وما ینطق عن الهویٰ ان هو الا وحی یوحی

جلد دوم

تالیف للامام الحافظ محمد بن عیسی الترمذی

ابواب القدر — ابواب العلل حدیث 2133 — 3956

ترجمہ علامہ مولانا بدیع الزمان برادر علامہ وحید الزمان

ازتحقیق وتخریج الشیخ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ

تسہیل وتہذیب حافظ محمد انور زاہد حفظہ اللہ

ناشر

ڈسٹری بیوٹرز

دار الفرقان للنشر والتوزیع

تحقیق وتخریج شدہ جدید ایڈیشن

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحٰى

جامع ترمذی

مترجم اردو

جلد دوم

تالیف للامام الحافظ محمد بن عیسی الترمذی

ابواب القدر — ابواب العلل

احادیث 2133 — 3956

ترجمہ علامہ مولانا بدیع الزمان برادر علامہ وحید الزمان

از تحقیق وتخریج الشیخ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ

تسہیل وتہذیب حافظ محمد انور زاہد حفظہ اللہ

ناشر

ڈسٹری بیوٹرز دار الفرقان للنشر والتوزیع
00966507419921

بسم اللہ الرحمن الرحیم
شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان
نہایت رحم والا ہے
ABU UMAIMAH OWAIS

جامع
مترجم اردو
ترمذی
جلد دوم
ABU UMAIMAH OWAIS

نام کتاب

جامع ترمذی
مترجم اُردو

تألیف للامام الحافظ محمد بن عیسیٰ الترمذی

ترجمہ: علامہ مولانا بدیع الزمان برادر علامہ وحید الزمان

از تحقیق و تخریج: الشیخ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ

تسہیل وتہذیب: حافظ محمد انور زاہد حفظہ اللہ

تاریخ اشاعت: مئی ۲۰۱۲ء

مطبوعہ: قرطاس پرنٹرز لاہور

ڈسٹری بیوٹرز: دار الفرقان للنشر والتوزیع

ناشر: نعمانی کتب خانہ حق سٹریٹ اردو بازار لاہور

NOMANI KUTAB KHANA

Haq Street Urdu Bazar, Lahore-Pakistan Tel: 042-37321865

E-Mail: nomania2000@hotmail.com

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

فہرست مضامین　جلد دوم

جامع ترمذی

(المعجم ۳۰) ابواب القدر عن رسول اللہ ﷺ (تحفۃ ۲۷) قدر کے بیان میں

(المعجم ۳۱) ابواب الفتن عن رسول اللہ ﷺ (تحفة ۲۸) فتنوں کے بیان میں

(المعجم ٣٢) ابواب الرؤياء عن رسول اللہ ﷺ (تحفة ٢٩) خوابوں کی تعبیر کے بیان میں

(المعجم ٣٣) ابواب الشهادات عن رسول اللہ ﷺ (تحفة ٣٠) گواہوں کے متعلق مسائل کے بیان میں

(المعجم ٣٤) ابواب الزهد عن رسول اللہ ﷺ (تحفة ٣١) زهد کے بیان میں

(المعجم ٣٥) ابواب الصفة القيامة (والرقائق والورع) عن رسول اللہ ﷺ (تحفة.....) قیامت کے بیان میں

(المعجم ٣٦) ابواب الصفة الجنة عن رسول الله ﷺ (تحفة ٣٢) جنت کے بیان میں

(المعجم ۳۷) ابواب الصفة الجهنم عن رسول اللہ ﷺ (تحفة ۳۳) دوزخ کے بیان میں

(المعجم ۳۸) ابواب الایمان عن رسول اللہ ﷺ (تحفة ٣٤) ایمان کے بیان میں

(المعجم ۳۹) ابواب العلم عن رسول اللہ ﷺ (تحفة ۳۵) طلب علم کی فضیلت کے بیان میں

(المعجم ٤١-٤٠) ابواب الاستئذان والآداب عن رسول اللہ ﷺ (تحفة ٣٦) الاستیذان وآداب کے بیان میں

(المعجم ......) ابواب الامثال عن رسول اللہ ﷺ (تحفة ٣٧) مثالوں کے بیان میں

(المعجم ٤٢) ابواب فضائل القرآن عن رسول الله ﷺ (تحفة ٣٨) فضائل قرآن کے بیان میں

(المعجم ۴۳) ابواب القرائت عن رسول اللہ ﷺ (تحفة ۳۹) قراءت کے بیان میں

(المعجم ۴۴) ابواب تفسير القرآن عن رسول اللہ ﷺ (تحفة ۴۰) قرآن کی تفسیر کے بیان میں

احاديث شتى أبواب الدعوات — دعاؤں کے بیان میں

(المعجم ٤٦) ابواب المناقب عن رسول الله ﷺ (تحفة ٤٢) فضیلتوں کے بیان میں

(المعجم ٤٧) أبواب العلل عن رسول الله ﷺ (تحفة ٤٣) راویوں کے بیان میں

ابواب القدر

عن رسول اللہ ﷺ

(المعجم ۳۰) قدر کے بیان میں (تحفۃ ۲۷)

مترجم: قدر بحرکتِ دال قضا و حکم۔ اور نہایہ میں ہے کہ قدر وہ ہے جو حکم کیا باری تعالیٰ شانہ نے، اور سکون دال سے بھی آیا ہے اور لیلۃ القدر وہ رات ہے کہ جس میں حکم فرمایا اور اندازہ کیا اللہ تعالیٰ نے کاموں کا، اور بندوں کے رزق و عمر اور خیر و شر کا۔ اور صراح میں ہے کہ قدر اندازہ کیا ہوا اللہ تعالیٰ کا بندہ کے اوپر حکم ہے اور اس عبارت سے ظاہر ہوا کہ قضا و قدر دونوں کے ایک ہی معنی ہیں اور کبھی دونوں میں فرق کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ قضا حکم ازلی ہے اور قدر وقوع اس کا اور اس معنی سے قضا سابق ہوئی قدر پر جیسا کہ فرمایا ﴿ يَمْحُوا اللّٰهُ مَا يَشَآءُ وَيُثْبِتُ وَعِنْدَهٗٓ اُمُّ الْكِتَابِ محوؤ ﴾ اثبات عبارت ہے قدر سے، اور عندہ ام الکتاب میں اشارہ ہے طرف قضا کی اور اس کے برعکس بھی اطلاق ہوتا ہے ایمان قدر پر لانے سے یہ مراد ہے کہ یقین کریں ہم کہ جو کچھ عالم میں واقع ہوتا ہے خیر و شر سے یا افعال سے بندوں کے، اور سوا اس کے اور چیزوں سے سب تقدیر الٰہی سے ہے، اور پروردگار تعالیٰ شانہ نے کائنات کو ازل میں اندازہ کر رکھا تھا اور کوئی ذرہ اس کی تقدیر اور اندازہ سے باہر نہیں اور باوجود اس کے بندوں کو اپنے کام میں اختیار بھی ہے کہ ثواب و عقاب اسی پر مرتب ہوتا ہے، اور تقدیر اور اختیار کے جمع ہونے میں جو اشکال ہے وہ کتب کلامیہ میں مذکور ہے اور جس کا جاننا یہاں ضرور ہے وہ اتنا ہے کہ آدمی میں ایک صفت ہے کہ اسے اختیار کہتے ہیں کہ دیدہ و دانستہ ایک فعل کو اس کے ترک پر اختیار کرتا ہے اور کبھی اس کے ترک کو فعل پر ترجیح دیتا ہے، بخلاف حرکت مرتعش کے کہ اصلاً اس میں اختیار نہیں ہے پس مذہب

جبریہ کا کہ کہتے ہیں حرکات آدمی کے مثل حرکات جماد کے ہے باطل ہے اور یہ خود مشاہدے سے بھی معلوم ہوا، اور کتاب وسنت کی گواہی سے بھی ثابت ہوا کہ ہر چیز کا ازل میں اندازہ ہوا ہے۔ اور ہر چیز ارادہ اور مشیئت الٰہی سے ظہور میں آئی ہے اور اس سے مذہب قدریوں کا کہ کہتے ہیں آدمی اپنے افعال کا آپ خالق ہے باطل ہوگیا پس حقیقت میں حال درمیان قدر و جبر کے ہے، جیسا کہ امام عارفین ابوعبداللہ جعفر صادق رحمہ اللہ فرماتے ہیں لَا جَبْرَ وَلَا قَدَرَ وَلٰكِنْ اَمْرٌ بَيْنَ اَمْرَيْنِ اور حقیقت میں اللہ تعالیٰ نے خلق وایجاد اشیاء میں اسباب وشرائط بطریق جریان عادت کے پیدا کیے ہیں جیسے کہ آگ جلانے کو پانی بجھانے کو اور کھانا کھانے کو، اور تلوار سر اڑانے کو یہ سب اس کی خلق وایجاد سے ہے ولیکن اس میں اسباب کو بھی دخل ہے پھر جب چاہے بغیر اسباب کے بھی جسے چاہے پیدا کر دے اور چاہے تو باوجود جمعیت اسباب کے ایجاد نہ کرے آدمی اور قصد اور اختیار اس کا سبب ہے اللہ تعالیٰ کے افعال پیدا کرنے کا' اور پیدا کرنے والا وہی ہے ہر چیز کا' اور وجود اسباب ومسببات اور شرائط اور مشروطات کا سب اس کے حیطۂ قضا وقدر میں داخل ہے اور اس کے قضا وقدر سے منافات نہیں رکھتا اور امر ونہی کا مبنیٰ ربوبیت وعبودیت پر ہے اور ثواب وعقاب تصرف اس کا ہے اپنے ملک میں مَنْ يَّفْعَلُ مَا يَشَآءُ وَيَحْكُمُ مَا يُرِيْدُ وَلَا يُسْاَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْئَالُوْنَ ہے۔ انتہیٰ ماذکرہ الشیخ فی شرح مشکوٰۃ۔

١ ـ بَابُ : مَا جَاءَ فِيْ التَّشْدِيْدِ فِي الْخَوْضِ فِي الْقَدَرِ

تقدیر میں بحث کرنے کی برائی کے بیان میں

(٢١٣٣) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ : خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَنَحْنُ نَتَنَازَعُ فِي الْقَدَرِ فَغَضِبَ حَتّٰى احْمَرَّ وَجْهُهٗ حَتّٰى كَاَنَّمَا فُقِئَ فِيْ وَجْنَتَيْهِ الرُّمَّانُ فَقَالَ **((اَبِهٰذَا اُمِرْتُمْ اَمْ بِهٰذَا اُرْسِلْتُ اِلَيْكُمْ؟ اِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حِيْنَ تَنَازَعُوْا فِيْ هٰذَا الْاَمْرِ. عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ اَلَّا تَنَازَعُوْا فِيْهِ))**.

(حسن ـ المشكاة : ٩٨، ٩٩) الظلال الجنة (٤٠٦) التعليق الرغيب (١/ ٨١ـ ٨٢)

ترجمہ : روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا نکلے ہمارے اوپر رسول اللہ ﷺ اور ہم بحث کر رہے تھے قدر میں، سو غصے ہوگئے آنحضرت ﷺ یہاں تک کہ سرخ ہوگیا آپ ﷺ کا منہ ایسا کہ گویا توڑا ہے آپ ﷺ کے گالوں پر انار کے دانوں کو، پھر فرمایا آپ ﷺ نے کیا اس کا حکم کیے گئے ہو تم یا میں اس واسطے بھیجا گیا ہوں تمہاری طرف سوا اس کے نہیں ہے کہ ہلاک ہوئیں ہیں تم سے اگلی قومیں جب کہ بحث کی انہوں نے اس امر میں قسم دیتا ہوں میں تم کو کہ مت بحث وتکرار کرو تم اس میں۔

فائدہ : اس باب میں عمر اور عائشہ اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے صالح مری کی روایت سے۔ اور صالح مری کے بہت غرائب ہیں کہ وہ متفرد ہیں ان کے ساتھ۔

❁❁❁❁

۲۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِيْ حِجَاجِ آدَمَ وَمُوْسٰى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ

آدم وموسیٰ علیہما السلام کے جھگڑے کا بیان

(۲۱۳۴) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((اِحْتَجَّ اٰدَمُ وَمُوْسٰى فَقَالَ مُوْسٰى : يَا آدَمُ! أَنْتَ الَّذِيْ خَلَقَكَ اللّٰهُ بِيَدِهِ وَنَفَخَ فِيْكَ مِنْ رُوْحِهِ، أَغْوَيْتَ النَّاسَ وَأَخْرَجْتَهُمْ مِنَ الْجَنَّةِ، قَالَ: فَقَالَ آدَمُ! أَنْتَ مُوْسَى الَّذِيْ اصْطَفَاكَ اللّٰهُ بِكَلَامِهِ، أَتَلُوْمُنِيْ عَلٰى عَمَلٍ عَمِلْتُهُ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ)) قَالَ: ((فَحَجَّ اٰدَمُ مُوْسٰى)) صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمَا. (صحيح) الظلال الجنة (۳۵٦)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا تقریر کی آدم وموسیٰ علیہما السلام نے، سو کہا موسیٰ علیہ السلام نے: اے آدم! آپ ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا آپ کو اپنے ہاتھ سے اور پھونکی اپنی روح آپ میں، پھر گمراہ کیا آپ نے لوگوں کو اور نکالا ان کو جنت سے، فرمایا آپ ﷺ نے: پھر جواب دیا حضرت آدم علیہ السلام نے: کہ تم موسیٰ ہو کہ خاص کیا تم کو اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام کے واسطے کیا ملامت کرتے ہو مجھے اس عمل پر کہ کیا میں نے حالانکہ لکھ رکھا تھا اسے اللہ تعالیٰ نے مجھ پر آسمان وزمین کی پیدائش سے قبل، فرمایا آپ نے: پھر جیت گئے آدم علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام سے تقریر میں۔

فائدہ: اس باب میں عمر اور جندب رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔ یعنی سلیمان کی روایت سے جو مروی ہے اعمش سے۔ اور روایت کی بعض اصحاب اعمش نے اعمش سے انہوں نے ابو صالح سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے۔ اور بعض نے سند میں یوں کہا عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی سعید عن النبی ﷺ اور مروی ہے یہ حدیث کئی سندوں سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے روایت کی ہے نبی ﷺ سے۔

مترجم: مسلم کی روایت میں ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضرت آدم علیہ السلام کی تعریف میں یہ بھی کہا کہ تم کو سجدہ کیا فرشتوں نے اور بسایا اللہ تعالیٰ نے تم کو جنت میں، اور آدم علیہ السلام نے موسیٰ علیہ السلام کی تعریف میں یہ بھی کہا کہ تم وہ موسیٰ ہو کہ دی تم کو الواح کہ اس میں بیان ہے ہر چیز کا، اور قریب کیا تم کو پروردگار نے کان میں باتیں کرنے کو پھر تو نے توراۃ میں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے اسے میری پیدائش کے کتنے سال آگے لکھا۔ کہا موسیٰ علیہ السلام نے چالیس برس، پھر فرمایا آدم علیہ السلام نے بھلا تم نے یہ بھی پڑھا اس میں وعصیٰ آدم ربہ فغوی انہوں نے کہا ہاں باقی گفتگو وہی ہے جو اوپر مذکور ہوئی۔ انتہی۔ مگر اس حدیث میں ایک اشکال ہے تقریر اشکال یہ ہے کہ ہر فاسق وفاجر اسی طرح تقدیر کے ساتھ متمسک ہو کر کہہ سکتا ہے کہ مجھے ملامت مت کرو جو کچھ اللہ تعالیٰ نے میرے واسطے لکھا تھا وہ مجھ سے صادر ہوا اور جواب اس کا یہ ہے کہ یہ کہنے والا دار التکلیف میں ہے کہ جاری ہیں وہاں احکام تکلیفہ شرعیہ عقوبت زجر وتوبیخ سے اور اس لوم وعقوبت میں ایک فائدہ ہے اور وہ یہ ہے، کہ اس میں روکنا ہے اس عاصی کو عصیان سے اور وہ محتاج ہے زجر کا جب تک کہ

مرا نہیں جیسے محتاج ہے تریاق کا زہر کھانے کے بعد جب تک کہ مرا نہیں بخلاف آدم علیہ السلام کے کہ ان سے جب یہ گفتگو ہوئی وہ خارج تھے دار التکلیف سے اور محتاج نہ تھے زجر و توبیخ کی بلکہ مغفور و مرحوم تھے اور کفارہ ہو چکا تھا ان کی خطا کا اب زجر کرنا ان کی خطا پر بے فائدہ ہے کہ بجز ان کے خجل اور شرمندہ کرنے کے اور کچھ حاصل نہیں، اور ظاہر ہے کہ جب وہ بھی دار تکلیف میں تھے اس وقت متمسک اس قول کے ساتھ نہ ہوئے بلکہ عاجزانہ ربنا ظلمنا انفسنا کے سوا زبان پر کچھ نہ لائے۔ اور ابو الحسن قابسی نے کہا ہے کہ ارواح دونوں کی آسمان میں جمع ہوئیں اور وہاں یہ تقریر ہوئی۔ قاضی عیاض نے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان دونوں اشخاص کو مجتمع کر دیا ہو، اور ثابت ہے کہ لیلۃ الاسراء میں مجتمع ہوئے انبیاء علیہم السلام آسمانوں میں اور بیت المقدس میں، اور آپ نے امامت کی ان کی نماز میں، اور احتمال ہے کہ موسیٰ علیہ السلام زندہ ہوں دار التکلیف میں، اور آدم علیہ السلام عالم ارواح میں، اور یہ توجیہ فقیر کے نزدیک بہت پسند ہے اس لیے کہ اس صورت میں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے مواخذہ خطا پر جو کیا یہ حق ہے دار التکلیف کا، اور حضرت آدم علیہ السلام نے جو اپنے تئیں معذور کیا یہ حق ہے بندہ مغفور کا، اور مناسب ہے دار السرور کے۔ (خلاصۃ ما فی النووی)

❀❀❀❀

٣۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الشَّقَاءِ وَالسَّعَادَةِ

بدبختی اور خوش بختی کے بیان میں

(٢١٣٥) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ: قَالَ عُمَرُ : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَرَاَيْتَ مَا نَعْمَلُ فِيْهِ اَمْرٌ مُبْتَدَعٌ اَوْ مُبْتَدَأٌ اَوْ فِيْمَا فُرِغَ مِنْهُ قَالَ: **((فِيْمَا قَدْ فُرِغَ مِنْهُ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ وَكُلٌّ مُيَسَّرٌ، اَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ السَّعَادَةِ، فَاِنَّهُ يَعْمَلُ لِلسَّعَادَةِ وَاَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الشَّقَاءِ فَاِنَّهُ يَعْمَلُ لِلشَّقَاءِ))** .

(صحيح ـ ظلال الجنة : ١٦١، ١٦٧)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ رضی اللہ عنہ سے کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ یا رسول اللہ (ﷺ) خبر دیجیے ہم کو کہ ہم جو عمل کرتے ہیں یہ ایک امر ہے نیا نکلا ہوا یا کہا نیا شروع ہوا یا ایک امر ہے کہ فراغت ہو چکی ہے اس سے؟ فرمایا آپ ﷺ نے: ایک امر ہے کہ فراغت ہو چکی ہے اس سے اے ابن خطاب ہر ایک پر آسان کی گئی ہے وہ چیز کہ پیدا کیا گیا ہے وہ اس کے لیے، سو جو اہل سعادت سے ہے وہ عمل کرتا ہے واسطے سعادت کے، اور جو اہل شقاوت سے ہے وہ عمل کرتا ہے واسطے شقاوت کے۔

فائدہ : اس باب میں علی اور حذیفہ بن اسید اور انس اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(٢١٣٦) عَنْ عَلِيٍّ قَالَ : بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يَنْكُتُ فِي الْاَرْضِ، اِذْ رَفَعَ رَاْسَهُ اِلَى السَّمَاءِ

ثُمَّ قَالَ : ((مَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا قَدْ عُلِمَ)) وَ قَالَ وَكِيعٌ : ((اِلَّا قَدْ كُتِبَ مَقْعَدُهُ مِنَ النَّارِ وَمَقْعَدُهُ مِنَ الْجَنَّةِ)) قَالُوا : اَفَلَا نَتَّكِلُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ : ((لَا ، اعْمَلُوْا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهُ)) .

(صحيح) الظلال (١٧١) الروض (٧٠١)

ترجمہ: روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا ایک دن ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے اور آپ ﷺ زمین میں کریدرہے تھے کہ یک بارگی آپ ﷺ نے سر اٹھایا آسمان کی طرف پھر فرمایا کوئی تم سے ایسا نہیں کہ جس کا حال معلوم نہ ہو چکا ہو یعنی مقرر ہو چکا ہے کہ وہ دوزخی ہے یا جنتی، کہا وکیع نے کوئی ایسا نہیں ہے مگر کہ لکھی ہے جگہ اس کی دوزخ سے یا جگہ اس کی جنت سے، کہا صحابہ رضی اللہ عنہم نے پھر کیا بھروسہ کریں ہم یارسول اللہ (ﷺ) یعنی اپنی قسمت کے لکھے پر؟ فرمایا آپ ﷺ نے: نہیں عمل کرو کہ ہرایک آسان کیا گیا ہے اس کام کے لیے جس کے لیے وہ پیدا ہوا ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: اول روایت میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ یہ عمل جو ہم کرتے ہیں یہ ایک امر ہے نیا۔ الخ، یعنی ہمارے اعمال پہلے سے مقدر اور مکتوب ہو چکے ہیں کہ اس کے موافق ظہور میں آتے ہیں، یا اول کچھ تحریر و تقدیر نہ تھی تو آپ نے جواب دیا کہ نہیں پہلے سے مکتوب تھی اور اس کی کتابت و اندازہ اور ہر صاحب عمل کا انجام وخمیازہ مقرر ہو چکا ہے، اور دوسری روایت میں قولہ: آپ ﷺ زمین کرید رہے تھے، یعنی جیسے کوئی تفکر کی حالت میں لکڑی وغیرہ سے زمین پر کچھ نقش بناتا ہے۔ قولہ: ہر ایک آسان کیا گیا ہے، الخ۔ یعنی سعید کو اعمال صالحہ کی توفیق ہوتی ہے اور شقی کو اعمال سیئہ کی۔

❀❀❀❀

٤۔ بَابُ : مَا جَاءَ أَنَّ الْأَعْمَالَ بِالْخَوَاتِيمِ

اس بیان میں کہ اعمال کا اعتبار خاتمہ پر ہے

(٢١٣٧) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ : حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوْقُ : ((اَنَّ اَحَدَكُمْ يُجْمَعُ خَلْقُهُ فِيْ بَطْنِ اُمِّهٖ فِيْ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا ثُمَّ يَكُوْنُ عَلَقَةً مِثْلَ ذٰلِكَ، ثُمَّ يَكُوْنُ مُضْغَةً مِثْلَ ذٰلِكَ، ثُمَّ يُرْسِلُ اللّٰهُ اِلَيْهِ الْمَلَكَ فَيَنْفُخُ فِيْهِ وَيُؤْمَرُ بِاَرْبَعٍ: يَكْتُبُ رِزْقَهُ وَاَجَلَهُ وَعَمَلَهُ وَشَقِيٌّ اَوْ سَعِيْدٌ، فَوَالَّذِيْ لَا اِلٰهَ غَيْرُهُ اِنَّ اَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ حَتّٰى مَا يَكُوْنُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا اِلَّا ذِرَاعٌ ثُمَّ يَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيُخْتَمُ لَهُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلُهَا، وَاِنَّ اَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ حَتّٰى مَا يَكُوْنُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا اِلَّا ذِرَاعٌ، ثُمَّ يَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيُخْتَمُ لَهُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَدْخُلُهَا)) . (صحيح) (ظلال الجنة (١٧٥ ـ ١٧٦) ارواء الغليل (٢١٤٣)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا روایت کی ہم سے رسول اللہ ﷺ نے اور وہ سچے ہیں اور سچے کہے گئے یا سچی بات کہی گئی ان سے اور مراد اس سے وحی ہے کہ جمع کیا جاتا ہے نطفہ ایک تم میں سے ماں کے پیٹ میں چالیس دن تک، پھر ہو جاتا ہے وہ علقہ مثل اس کے، پھر ہو جاتا ہے وہ مضغہ مثل اس کے یعنی چالیس روز کے، بعد یہ حالتیں اس کی بدلتی رہتی ہیں پھر بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی طرف ایک فرشتہ، سو وہ پھونکتا ہے اس میں روح اور حکم کیا جاتا ہے اس کو چار چیزوں کا یعنی لکھتا ہے وہ رزق اس کا اور موت اس کی اور عمل اس کا اور یہ کہ وہ شقی ہے یا سعید، سو قسم ہے اس پروردگار کی کہ کوئی معبود نہیں سوا اس کے کہ ایک تم میں سے کرتا ہے کام جنت والوں کے یہاں تک کہ رہ جاتا ہے اس کے اور جنت کے بیچ میں ایک ہاتھ کا فاصلہ پھر آگے بڑھتی ہے اس کی تقدیر جو لکھی تھی، سو خاتمہ کیا جاتا ہے اس کا دوزخیوں کے کام پر پھر داخل ہوتا ہے وہ اس میں، اور ایک تم میں سے عمل کرتا ہے دوزخ والوں کے یہاں تک کہ رہ جاتا اس کے اور دوزخ کے بیچ میں ایک ہاتھ، پھر آگے بڑھتی ہے اس کی تقدیر جو لکھی تھی، سو خاتمہ کیا جاتا ہے اس کا جنت والوں کے کام پر اور داخل ہوتا ہے وہ جنت میں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے زید بن وہب سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا بیان فرمایا ہم سے رسول اللہ ﷺ نے، اور ذکر کی حدیث مثل اس کے۔ اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ سنا میں نے احمد بن حسن سے کہا سنا میں نے احمد بن حنبل سے کہتے تھے نہیں دیکھا میں نے اپنی دونوں آنکھوں سے یحییٰ بن سعید قطان کی مثل۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور روایت کی یہ شعبہ نے اور ثوری نے اعمش سے مانند اس کے۔ روایت کی ہم سے محمد بن علاء نے انہوں نے وکیع سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے زید رضی اللہ عنہ سے مانند اس کے۔

❀❀❀❀

۵۔ بَابُ: مَا جَاءَ كُلُّ مَوْلُوْدٍ يُوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ

اس بیان میں کہ ہر پیدا ہونے والا فطرت پر پیدا ہوتا ہے

(۲۱۳۸) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((كُلُّ مَوْلُوْدٍ يُوْلَدُ عَلَى الْمِلَّةِ فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ وَيُنَصِّرَانِهِ وَيُشَرِّكَانِهِ)) قِيْلَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَنْ هَلَكَ قَبْلَ ذٰلِكَ؟ قَالَ: ((اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا عَامِلِيْنَ بِهٖ)). (صحيح۔ الارواء: ۱۲۲۰)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: ہر مولود پیدا ہوتا ہے اوپر ملت اسلام کے، سو ماں باپ اس کے یہودی کر دیتے ہیں، اس کو اور نصرانی کر دیتے ہیں اس کو اور مشرک کر دیتے ہیں اس کو عرض کیا یا رسول اللہ (ﷺ) جو ہلاک ہو گیا اس سے پہلے یعنی قبل بلوغ کے اور یہودی نصرانی ہونے سے پہلے؟ فرمایا: اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے اگر وہ بڑے

ہوتے تو کیا عمل کرتے۔

فائدہ: روایت کی ہم سے ابوکریب اور حسین بن حریث نے دونوں نے وکیع سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابوصالح سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کی معنوں میں۔ اوراس میں ملت کی جگہ فطرت کہا۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور روایت کی ہے شعبہ وغیرہ نے اعمش سے انہوں نے ابوصالح سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے ((يُوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ))۔

مترجم: ہر مولود پیدا ہوتا ہے ملت اسلام پر اور یا فطرت پر فطرت اور فطر لغت میں چیرنا ہے اور نو پیدا کرنا، اور پیدا کرنا اور معنی فطرت کے یہاں وہ خلقت و ہیئت انسانی ہے کہ جس پر مخلوق ہوا ہے انسان اور مستعد اور آمادہ ہے بسبب اس ہیئت کے معرفت حق اور قبول احکام اور اختیار دین اسلام کے لیے اور طیار ہے تمیز کرنے کو حق اور باطل میں اس لیے کہ ودیعت رکھی ہے اس میں صفت عقل کی، اور مرکب کیا ہے اس کو اس کے جوہر ذات میں کہ اس کی وجہ سے قادر ہوتا ہے قبول حق پر اگر نظر صحیح اور فکر و غور کرے اور عوارض و موانع نہ آویں، اور انہی موانع کا بیان ہے فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ سے آخر تک۔ قولہ: کہ اگر وہ بڑے ہوتے تو کیا عمل کرتے۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ دوزخ و بہشت میں جانا منوط بعمل ہے۔ اور دوسری روایت میں آیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے ایک گروہ کو جنت کے لیے اور وہ اصلاب آباء میں ہیں، اور پیدا کیا ایک گروہ کو دوزخ کے لیے اور وہ اصلاب اباء میں ہیں۔ اور اجماع اہل دین کا اس پر منعقد ہوا ہے کہ اطفال مسلمانوں کے بہشت میں ہیں، اور کفار کے اطفال میں تین قول ہیں: اول جانا دوزخ میں، دوسرے توقف، تیسرے جانا بہشت میں۔ اور یہی قول صحیح تر ہے اس لیے کہ ضرورۃً معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ بے گناہ کسی کو عذاب نہ کرے گا۔ اور اس حدیث میں آپ ﷺ نے تفویض کیا ان کے حال کو باری تعالیٰ کے علم پر پس صواب یہ ہے کہ صدور اس قول کا حضرت نبوت سے قبل اس کے تھا کہ اللہ تعالیٰ وحی کرے آپ ﷺ کی طرف کہ اطفال مشرکین بھی جنت میں جائیں گے اور بعد اس کے وحی آئی۔ وہ جنتی ہیں اور ماں باپ ان کے اگر مسلمان ہیں تو وہ ان کے شفیع ہیں۔ (کذا ذکرالشیخ فی شرح مشکوٰۃ)

٦۔ بَابُ : مَا جَاءَ لَا يَرُدُّ الْقَدَرَ اِلَّا الدُّعَآءُ

اس بیان میں کہ قدر کو رد نہیں کرتی مگر دعا

(٢١٣٩) عَنْ سَلْمَانَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((لَا يَرُدُّ الْقَضَاءَ اِلَّا الدُّعَاءُ، وَلَا يَزِيْدُ فِي الْعُمُرِ اِلَّا الْبِرُّ)). (حسن ۔ الصحيحة : ١٥٤)

---

[1] اور مؤید اس قول کا جو مروی ہے بخاری میں کہ رسول اللہ ﷺ نے دیکھا حضرت ابراہیم علیہ السلام کو شب معراج میں جنت میں، اور گرد ان کے اولاد ناس سے بہت کچھ تھے، پوچھا صحابہ نے کہ یا رسول اللہ وہ اولاد تھی مشرکین کی؟ کہا ہاں اولاد مشرکین کی اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے ﴿ وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا ﴾ یعنی ہم عذاب کرنے والے نہیں جب تک نہ بھیجیں رسول۔ اور ظاہر ہے کہ تکلیف شرعی نہیں ہوتی قبل بلوغ کے جیسے نہیں ہوتی قبل مجیئی رسول کے۔

ترجمہ: روایت ہے سلمان سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: رد نہیں کرتی ہے قضا کو کوئی چیز مگر دعا، اور نہیں بڑھاتی عمر کو مگر نیکی۔

فائدہ : اس باب میں ابواسید سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر یحییٰ بن ضریس کی روایت سے۔ اور ابومودود دو ہیں ایک کو ان میں سے فضہ کہتے ہیں، اور دوسرے کو عبدالعزیز بن ابی سلیمان، اور ایک ان میں سے بصری ہیں اور دوسرے مدینی، اور دونوں ایک زمانہ میں تھے، اور ابومودود جنھوں نے یہ روایت کی وہ فضہ بصری ہیں۔

مترجم: اس حدیث میں مبالغہ ہے تاثیر دعا کا اور دفع بلا کا گویا مراد یہ ہے کہ اگر ممکن ہوتا قضا کا کسی چیز سے لوٹ جانا تو سوا دعا کے کوئی ایسی چیز نہ تھی۔ اور بعض نے کہا ہے کہ مراد ردّ قضا سے آسان اور سہل ہو جانا ہے مرد کثیر الدعاء پر کہ گویا قضا نازل ہی نہیں ہوئی۔ اور بعض نے کہا ہے کہ مراد قضا سے بلا ہے کہ اس کے مکروہ ہونے اور اس سے ایذا اٹھانے سے آدمی ڈرتا ہے اور پرہیز کرتا ہے مگر یہ سب تکلف ہے معنی حقیقی یہ ہیں کہ مراد قضا سے قضائے معلق ہے اور وہ قضا ہے کہ جس کا رد ہو جانا بسبب دعا کے علم الٰہی میں مقرر ہو چکا ہے اس لیے کہ قضا منافات نہیں رکھتی ترتب مسببات سے اسباب پر اور یہ سب قضا ہے اور قضا میں ہو چکا ہے کہ یہ بلا اس دعا سے رد ہو جائے گی، اگر کہیں پھر اس کلام سے کیا فائدہ ہوا آخر میں جو قضا میں ہے وہی وقوع میں آیا ہے تو جواب اس کا یہ ہے کہ شاید مبالغہ اثر دعا میں منظور ہو جیسا کہ اوپر بیان ہوا۔ انتہی۔

❀❀❀❀

۷۔ بَابُ : مَا جَاءَ أَنَّ الْقُلُوبَ بَيْنَ أُصْبُعَيِ الرَّحْمٰنِ

اس بیان میں کہ دِل رحمٰن کی دو انگلیوں میں ہے

(۲۱۴۰) عَنْ اَنَسٍ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُكْثِرُ اَنْ يَقُوْلَ ((يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِيْ عَلٰى دِيْنِكَ)) فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ! اٰمَنَّا بِكَ وَبِمَا جِئْتَ بِهٖ فَهَلْ تَخَافُ عَلَيْنَا؟ قَالَ: ((نَعَمْ إِنَّ الْقُلُوْبَ بَيْنَ أُصْبُعَيْنِ مِنْ اَصَابِعِ اللّٰهِ يُقَلِّبُهَا كَيْفَ يَشَآءُ)) .

(صحیح) ظلال الجنة (۲۲۵) تخریج الایمان لابن ابی شیبة ۷/ ۵۵۔۵۸

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہا کہ تھے رسول اللہ ﷺ اکثر فرماتے تھے اے مقلب القلوب ثابت رکھ میرے دل کو اپنے دین پر، سو کہا میں نے اے نبی اللہ کے! ایمان لائے ہم آپ (ﷺ) پر اور اس چیز پر کہ آپ (ﷺ) لائے پھر آپ (ﷺ) ڈرتے ہیں ہم پر؟ فرمایا آپ ﷺ نے: ہاں دل دو انگلیوں میں ہیں اللہ تعالیٰ کی انگلیوں میں سے پھیرتا ہے انہیں جیسا چاہتا ہے۔

فائدہ : اس باب میں نواس بن سمعان اور ام سلمہ اور عائشہ اور ابوذر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور ایسے ہی روایت کی کئی لوگوں نے اعمش سے انہوں نے ابوسفیان سے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے۔ اور روایت کی بعض نے اعمش سے

انہوں نے ابوسفیان سے انہوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے۔ اور حدیث ابوسفیان کی انس رضی اللہ عنہ سے صحیح تر ہے۔

❀❀❀❀

بَابُ : مَا جَاءَ أَنَّ اللّٰهَ كَتَبَ كِتَابًا لِأَهْلِ الْجَنَّةِ وَأَهْلِ النَّارِ

اس بیان میں کہ اللہ تعالیٰ نے جنتیوں اور جہنمیوں کے متعلق کتاب لکھی ہوئی ہے

(۲۱۴۱) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَفِيْ يَدِهٖ كِتَابَانِ فَقَالَ **((اَتَدْرُوْنَ مَا هٰذَانِ الْكِتَابَانِ؟))** فَقُلْنَا : لَا، يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِلَّا اَنْ تُخْبِرَنَا، فَقَالَ لِلَّذِيْ فِيْ يَدِهِ الْيُمْنٰى **((هٰذَا كِتَابٌ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ فِيْهِ اَسْمَاءُ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاَسْمَآءُ اٰبَائِهِمْ وَقَبَائِلِهِمْ، ثُمَّ اُجْمِلَ عَلٰى اٰخِرِهِمْ فَلَا يُزَادُ فِيْهِمْ وَلَا يُنْقَصُ مِنْهُمْ اَبَدًا))** ثُمَّ قَالَ لِلَّذِيْ فِيْ شِمَالِهٖ **((هٰذَا كِتَابٌ مِنْ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ فِيْهِ اَسْمَاءُ اَهْلِ النَّارِ وَاَسْمَاءُ اٰبَآئِهِمْ وَقَبَائِلِهِمْ ثُمَّ اُجْمِلَ عَلٰى اٰخِرِهِمْ فَلَا يُزَادُ فِيْهِمْ وَلَا يُنْقَصُ مِنْهُمْ اَبَدًا))** فَقَالَ اَصْحَابُهٗ : فَفِيْمَ الْعَمَلُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنْ كَانَ اَمْرٌ قَدْ فُرِغَ مِنْهُ؟ فَقَالَ **((سَدِّدُوْا وَ قَارِبُوْا فَاِنَّ صَاحِبَ الْجَنَّةِ يُخْتَمُ لَهٗ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاِنْ عَمِلَ اَيَّ عَمَلٍ وَاِنَّ صَاحِبَ النَّارِ يُخْتَمُ لَهٗ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ وَاِنْ عَمِلَ اَيَّ عَمَلٍ))** ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيْهِ فَنَبَذَهُمَا ثُمَّ قَالَ : **((فَرَغَ رَبُّكُمْ مِنَ الْعِبَادِ، فَرِيْقٌ فِي الْجَنَّةِ وَ فَرِيْقٌ فِي السَّعِيْرِ))**.

(حسن ـ المشكاة : ٩٦ ـ الصحيحة : ٨٤٨ ـ الظلال : ٣٤٨)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے کہا نکلے ہم پر رسول اللہ ﷺ اور آپ کے ہاتھ میں دو کتابیں تھیں، پھر فرمایا تم جانتے ہو کیا ہیں یہ دونوں کتابیں؟ کہا ہم نے نہیں یا رسول اللہ (ﷺ) مگر آپ خبر دیویں ہم کو، سو فرمایا آپ ﷺ نے اس کتاب کو جو ان کے داہنے ہاتھ میں تھی: یہ کتاب ہے رب العالمین کی طرف سے اس میں نام ہیں جنت والوں کے اور نام ہیں ان کے باپ دادوں کے اور ان کے قبیلوں کے، پھر میزان لگائی گئی ہے اس کے اخیر میں پھر نہ بڑھیں گے ان میں اور نہ گھٹیں گے ان سے ہرگز۔ پھر فرمایا اس کو جو ان کے بائیں ہاتھ میں تھی: یہ کتاب ہے رب العالمین کی طرف سے اس میں نام ہیں دوزخ والوں کے اور نام ہیں ان کے باپ دادوں کے اور ان کے قبیلوں کے، پھر میزان لگادی گئی ہے اس کے آخیر میں سو نہ بڑھیں گے ان میں اور نہ گھٹیں گے ان سے ہرگز سو کہا اصحاب نے پھر کیا فائدہ ہے عمل سے یا رسول اللہ (ﷺ) بے شک یہ تو ایک ایسا امر ہے کہ فراغت ہو چکی اس سے؟ یعنی دوزخی جنتی جب مقرر ہو چکے پھر عمل سے کیا حاصل۔ فرمایا آپ ﷺ نے: متوسط چال چلو سیدھے رہو اور صواب کے قریب ہوتے جاؤ اس لیے کہ جنت والا ختم کیا جائے گا عمل پر جنت والوں کے، اور اگر چہ عمل کرے قبل خاتمہ کے کیسا ہی عمل اور دوزخ والا ختم کیا جائے گا دوزخ کے عمل پر اگر چہ عمل کرے قبل خاتمہ کیسا ہی

عمل۔ پھر اشارہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اور پھینک دیا ان دونوں کتابوں کو، پھر فرمایا فارغ ہو چکا تمہارا رب بندوں سے، ایک فرقہ جنت میں ہے اور ایک فرقہ دوزخ میں۔

❀❀❀❀

(۲۱۴۲) عَنْ أَنَسٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِنَّ اللّٰهَ إِذَا أَرَادَ بِعَبْدٍ خَيْرًا اِسْتَعْمَلَهُ)) فَقِيْلَ: كَيْفَ يَسْتَعْمِلُهُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((يُوَفِّقُهُ لِعَمَلٍ صَالِحٍ قَبْلَ الْمَوْتِ)).

(صحیح ۔ الروض النضیر ۲/ ۸۷۔ المشکاۃ : ۵۲۸۸ ۔ الظلال : ۳۹۷، ۳۹۹)

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: بے شک اللہ تعالیٰ جب چاہتا ہے کسی بندے کی بھلائی عمل میں لگاتا ہے اس کو، پوچھا کیسے عمل میں لگاتا ہے یا رسول اللہ (ﷺ) فرمایا: توفیق دیتا ہے اس کو عمل نیک کی قبل موت کے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: یہ دو کتابوں کا ہونا آنحضرت ﷺ کے دست مبارک میں یا تو تشبیہ اور تمثیل ہے کہ ایک امر معنوی کو آپ ﷺ نے تشبیہ دی امر محسوس سے تاکہ ذہن سامع میں مضمون اس کا بخوبی آ جائے اور کشاکش وہم سے مفہوم سخن کو نجات ہووے۔ اور اہل مشاہدہ کہتے ہیں کہ یہ دونوں کتابیں خارج ہیں موجود و محسوس تھیں بلکہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے بھی دیکھیں مگر مضمون پر اطلاع بغیر آنحضرت ﷺ کے فرمانے کے حاصل نہ ہوئی۔ واللہ اعلم بحقیقۃ الحال۔

❀❀❀❀

۹۔ بَابُ : مَا جَاءَ لَا عَدْوٰى وَلَا صَفَرَ وَلَا هَامَةَ

عدویٰ اور صفر اور ہامہ کی نفی کے بیان میں

(۲۱۴۳) عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: قَامَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ : ((لَا يُعْدِيْ شَيْءٌ شَيْئًا)) فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اَلْبَعِيْرُ أَجْرَبُ الْحَشَفَةَ نُدْبِنُهُ فَيُجْرِبُ الْإِبِلَ كُلَّهَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((فَمَنْ أَجْرَبَ الْأَوَّلَ؟ لَا عَدْوٰى وَلَا صَفَرَ، خَلَقَ اللّٰهُ كُلَّ نَفْسٍ فَكَتَبَ حَيَاتَهَا وَرِزْقَهَا وَمَصَائِبَهَا)).

(صحیح ۔ الصحیحۃ : ۱۱۵۲)

ترجمہ: روایت ہے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا کہ کھڑے ہوئے ہمارے درمیان رسول اللہ ﷺ یعنی خطبہ پڑھنے کو اور فرمایا: نہیں لگ جاتی ہے کسی کی بیماری کسی کو سو کہا ایک اعرابی نے یا رسول اللہ (ﷺ) ایک اونٹ جس کی فرج میں کھجلی ہو جب حظیرہ میں آتا ہے کھجلی والا کر دیتا ہے سب اونٹوں کو، سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ پھر کس کی کھجلی لگی پہلے اونٹ کو، ایک کی بیماری دوسرے کو نہیں لگتی اور نہ صفر ہے، پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے ہر جان کو اور لکھی اس کی زندگی اور رزق اور مصیبتیں۔

فائدہ : اس باب میں ابو ہریرہ اور ابن عباس اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ اور سنا میں نے علی بن مدینی سے کہتے تھے اگر مجھے قسم دلائی جائے رکن اور مقام کے بیچ میں تو میں قسم کھاؤں کہ میں نے نہ دیکھا کسی کو علم میں زیادہ عبدالرحمن بن مہدی سے۔

مترجم: تحقیق عدوی اور صفر کی اور ہامہ اور غول اور انواء کی کتاب الطب کے آخر میں گزری۔ اور تطبیق حدیث عدوی کے ساتھ حدیث فِرَّمِنَ الْمَجْزُوْمِ کی بھی کتاب الاطعمہ میں گزری۔ فلا نطيل باعادتها۔

❁❁❁❁

۱۰۔ بَابُ : مَا جَاءَ: أَنَّ الْإِيْمَانِ بِالْقَدْرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ

اچھی اور بری تقدیر پر ایمان رکھنے کے بیان میں

(۲۱۴۴) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰى يُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ حَتّٰى يَعْلَمَ اَنَّ مَا اَصَابَهٗ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَهٗ، وَاَنَّ مَا اَخْطَاَهٗ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيْبَهٗ)).

(صحيح ـ سلسلة الاحاديث الصحيحة : ۲٤۳۹)

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: نہیں مومن ہوتا ہے کوئی بندہ یہاں تک کہ ایمان لائے ساتھ تقدیر کے کہ خیر و شر سب تقدیر سے ہے اور یہاں تک کہ یقین کرے کہ جو کچھ پہنچا اس کو اس سے خطا کرنے والا نہ تھا، اور جس نے خطا کی اس سے وہ ہرگز اس کو پہنچنے والا نہ تھا۔

فائدہ : اس باب میں عبادہ اور جابر اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث غریب ہے جابر رضی اللہ عنہ کی روایت سے۔ نہیں جانتے ہم اسے مگر عبداللہ بن میمون کی اسناد سے۔ اور عبداللہ بن میمون منکر الحدیث ہے۔

❁❁❁❁

(۲۱۴۵) عَنْ عَلِيٍّ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰى يُؤْمِنَ بِاَرْبَعٍ: يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ بَعَثَنِيْ بِالْحَقِّ، وَيُؤْمِنُ بِالْمَوْتِ، وَيُؤْمِنُ بِالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ ، وَ يُؤْمِنُ بِالْقَدَرِ)). (صحيح) تخريج مشكاة المصابيح (١٠٤) ظلال الجنة (١٣٠) تخريج احاديث المختارة (٤١٦ ـ ٤٢٠)

ترجمہ: روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: نہیں مومن ہوتا کوئی شخص جب تک ایمان نہ لائے چار چیزوں پر اول گواہی دیوے کہ کوئی معبود بحق نہیں سوائے اللہ عزوجل کے اور میں رسول ہوں اللہ تعالیٰ کا، بھیجا اس نے مجھے حق کے ساتھ، دوسرے ایمان لائے موت پر یعنی تیاری کرے اس کے عقائد صحیحہ اور اعمال صالحہ سے، تیسرے ایمان لائے موت کے بعد زندہ ہونے پر، اور حشر و نشر پر چوتھے ایمان لائے تقدیر پر کہ خیر و شر سب تقدیر سے ہے۔

فائدہ : روایت کی ہم سے محمود بن غیلان نے انہوں نے نضر بن شمیل سے انہوں نے شعبہ سے مانند اس کے۔لیکن کہا ربعی نے روایت ہے ایک مرد سے وہ روایت کرتے ہیں علی رضی اللہ عنہ سے۔اور حدیث ابوداؤد کی جو شعبہ سے مروی ہے میرے نزدیک صحیح تر ہے نضر کی حدیث سے۔اور اسی طرح روایت کی ہے کئی لوگوں نے منصور سے انہوں نے ربعی سے انہوں نے علی رضی اللہ عنہ سے۔روایت کی ہم سے جارود نے کہا سنا میں نے وکیع سے کہ کہتے تھے خبر پہنچی ہے مجھے ربعی بن خراش نے کبھی جھوٹ نہ بولا اسلام میں ایک بار بھی۔

❀❀❀❀

١١ ـ بَابُ : مَا جَاءَ أَنَّ النَّفْسَ تَمُوْتُ حَيْثُ لَا كُتِبَ لَهَا

اس بیان میں کہ ہر شخص کی موت وہیں آتی ہے جہاں لکھی جاتی ہے

(٢١٤٦) عَنْ مَطَرِ بْنِ عُكَامِسٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِذَا قَضَى اللّٰهُ لِعَبْدٍ اَنْ يَمُوْتَ بِاَرْضٍ جَعَلَ لَهُ اِلَيْهَا حَاجَةً)) . (صحيح ـ المشكاة : ١١٠ ـ الصحيحة : ١٢٢١)

ترجمہ: روایت ہے مطر بن عکامس سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جب کہ حکم فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کسی بندہ کے لیے موت کا کسی زمین میں مقرر کر دیتا ہے اس کے لیے وہاں کوئی حاجت۔یعنی وہ اس حاجت کے لیے وہاں جاتا ہے اور مر جاتا ہے۔

فائدہ : اس باب میں ابوعزہ سے بھی روایت ہے۔یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔اور مطر بن عکامس کی کوئی حدیث ہم نہیں جانتے سوا اس حدیث کے روایت کی ہم سے محمود بن غیلان نے انہوں نے مؤمل اور ابوداؤد حفری سے انہوں نے سفیان سے مانند اس کی۔روایت کی ہم سے احمد بن منیع اور علی بن حجر نے اور معنی دونوں کی روایتوں کے ایک ہی ہیں دونوں نے کہا روایت کی ہم سے اسماعیل بن ابراہیم نے انہوں نے ایوب سے انہوں نے ابی الملیح سے انہوں نے ابی العزۃ سے انہوں نے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب تقدیر کرتا ہے اللہ تعالیٰ کسی بندے کے لیے مرنا کسی زمین میں مقرر کرتا ہے اس کے لیے کوئی حاجت طرف اس کی۔الیھا حاجة کی جگہ بھا حاجة کہا، یہ شک راوی کو ہے۔یہ حدیث صحیح ہے۔اور ابوعزہ کو صحبت ہے یعنی رسول اللہ ﷺ کی اور نام اس کا یسار بن عبد ہے،اور ابوالملیح بن اسامہ کا نام عامر بن اسامہ ہے،اور اسامہ بیٹے ہیں عمیر ہذلی کے۔

❀❀❀❀

(٢١٤٧) عَنْ اَبِيْ عَزَّةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِذَا قَضَى اللّٰهُ لِعَبْدٍ اَنْ يَمُوْتَ بِاَرْضٍ جَعَلَ لَهُ اِلَيْهَا حَاجَةً)) اَوْ قَالَ ((بِهَا حَاجَةً)) . (صحيح ـ انظر ما قبله)

ترجمہ: روایت ہے ابوعزہ رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب حکم فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کسی بندہ کے لیے موت کا کسی زمین میں تو مقرر کر دیتا ہے اس کے لیے وہاں کوئی حاجت۔

❀❀❀❀

۱۲۔ بَابُ : مَا جَاءَ لَا تَرُدُّ الرُّقٰی وَلَا الدَّوَاءُ مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ شَيْئًا

اس بیان میں کہ رقیہ (دم جھاڑ) اور دوا اللہ کی تقدیر کو نہیں لوٹاتے

(۲۱۴۸) عَنِ ابْنِ اَبِيْ خُزَامَةَ عَنْ اَبِيْهِ : اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اَرَاَيْتَ رُقًى نَسْتَرْقِيْهَا دَوَاءً نَتَدَاوٰى بِهٖ وَتُقَاةً نَتَّقِيْهَا هَلْ تَرُدُّ مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ شَيْئًا؟ قَالَ : ((هِيَ مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ)).

(ضعيف) التعليقات الرضيه على الروضة النديه (۲/۲۲۸) تخريج مشكاة المصابيح حديث (۹۸)

ترجمہ: روایت ہے ابوخزامہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ ایک مرد آیا نبی ﷺ کے پاس اور عرض کی بھلا خبر دیجیے ہم کو کہ یہ رقیہ جن سے جھاڑ پھونک کرتے ہیں ہم اور دوائیں جن سے علاج کرتے ہیں ہم اور وہ بچاؤ کی چیزیں جن سے بچاؤ اپنا کرتے ہیں ہم یعنی مثل زرہ اور سپر کیا لوٹا دیتے ہیں یہ اللہ کی تقدیر میں سے کچھ؟ فرمایا آپ ﷺ نے: یہ خود اللہ تعالیٰ کی تقدیر سے ہیں۔

فائدہ: یہ حدیث ایسی ہے کہ نہیں جانتے اسے ہم مگر زہری کی روایت سے۔ روایت کی کئی شخصوں نے یہ حدیث سفیان سے انہوں نے زہری سے انہوں نے ابوخزامہ سے انہوں نے اپنے باپ سے۔ اور یہ صحیح تر ہے اسی طرح، روایت کی کئی لوگوں نے زہری سے انہوں نے ابی خزامہ سے انہوں نے اپنے باپ سے۔

مترجم: یعنی یہ سب چیزیں اللہ تعالیٰ کی تقدیر سے بنی ہیں اور ان میں اور ان کی مقاصد و اغراض میں علاقہ سبب اور مسبب کا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو سبب ٹھہرایا ہے، پھر وہ مسبب الاسباب ان کے بعد مسبب کو ظاہر فرماتا ہے اور جہاں چاہتا ہے باوجود سبب کے مسبب کا ظہور نہیں کرتا اور جب چاہتا ہے بغیر سبب کے مسبب کو ظاہر فرماتا ہے۔ يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ وَيَحْكُمُ مَا يُرِيْدُ اسی کی شان ہے۔

❀❀❀❀

۱۳۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْقَدَرِيَّةِ

قدریوں کی مذمت کے بیان میں

(۲۱۴۹) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((صِنْفَانِ مِنْ اُمَّتِيْ لَيْسَ لَهُمَا فِي الْاِسْلَامِ نَصِيْبٌ: اَلْمُرْجِئَةُ وَالْقَدَرِيَّةُ)). (ضعيف ـ المشكاة : ۱۰۵ ـ الظلال : ۳۳۴، ۳۳۵) تخريج مشكاة المصابيح (۱۰۵/ظلال الجنة (۳۳۴، ۳۳۵) اس میں نزار راوی ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: دو گروہ ہیں میری امت سے ان کو حصہ نہیں اسلام میں سے کچھ ایک مرجیہ دوسرے قدریہ۔

فائدہ: اس باب میں عمر اور ابن عمر اور رافع بن خدیج رضی اللہ عنہم سے بھی روایت۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ روایت کی ہم سے محمد بن رافع نے انہوں نے محمد بن بشر سے انہوں نے سلام بن ابی عمرہ سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے نبی ﷺ سے کہا محمد بن رافع نے اور روایت کی ہم سے محمد بن بشر نے انہوں نے علی سے انہوں نزار سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے۔

مترجم: مرجئہ ایک فرقہ ہے فرق ضالہ میں سے کہ اعتقاد رکھتا ہے کہ افعال سب اللہ کی تقدیر سے ہیں اور بندے کو کسی طرح کا مطلق اختیار نہیں بلکہ جمادات کی طرح اپنے افعال میں مجبور محض ہے، اور کہتے ہیں کہ ایمان کے ساتھ کوئی معصیت ضرر نہیں کرتی جیسے کفر کے۔ ساتھ کوئی طاعات نفع نہیں دیتی (لمعات) اور قدریہ منکران تقدیر ہیں کہتے ہیں کہ افعال عباد مخلوق عباد میں کہ بقدرت ان کے مخلوق ہوئے ہیں نہ بقدرت و ارادۂ الٰہی اور ان کو قدریہ اس لیے کہتے ہیں کہ انہوں نے عقیدۂ تقدیر میں افراط کی جیسے مرجئوں نے تفریط کی اور مرجئہ کو مرجئہ اس لیے کہتے ہیں کہ انہوں نے رجاء میں افراط کی یعنی کہا مؤمن کو کوئی گناہ نقصان ہی نہیں کرتا ہے، اور عقیدہ اہل سنت کا بین الافراط والتفریط اور بین الغالی والجافی۔ چنانچہ کچھ تفصیل اس کی ابتدائے باب میں گزری۔

❀❀❀❀

١٤ـ بَابُ الْمَنَايَا إِن أَخْطَأَتِ ابن آدَمَ وَقَعَ فِي الْهَرَمِ

اگر ابن آدم خواہشات (تمناؤں) سے محفوظ بھی رہے تو بڑھاپے میں گرفتار ہو جاتا ہے

(٢١٥٠) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيْرِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((مُثِّلَ ابْنُ اٰدَمَ وَإِلٰى جَنْبِهٖ تِسْعٌ وَّتِسْعُوْنَ مَنِيَّةً، إِنْ اَخْطَاَتْهُ الْمَنَايَا وَقَعَ فِي الْهَرَمِ حَتّٰى يَمُوْتَ)) . (حسن ـ المشكاة : ١٥٦٩)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن شخیر سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: تصویر بنائی گئی ابن آدم کی اس طرح پر کہ اس کے بازو میں ننانوے موت ہیں اگر بچا وہ ان موتوں سے تو گرفتار ہوا بڑھاپے میں یہاں تک کہ مرے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے اور ابوالعوام کا نام عمران قطان ہے۔

مترجم: مَــنِيَّةٌ یعنی موت اور مراد اس سے بلیات نہ آفات مہلکہ ہیں کہ ہر ایک میں ہلاکت اور فنا متصور ہے اگر ان سب بلیات و آفات سے بچا تو بڑھاپے نے لے لیا۔ مصرعہ پیری وصد عیب چنیں گفتہ اند۔ رسول اللہ ﷺ نے ہرم یعنی بڑھاپے سے اپنی ادعیات میں پناہ مانگی ہے، اور اللہ تعالیٰ نے لِكَيْلَا يَعْلَمَ بَعْدَ عِلْمٍ شَيْئًا بوڑھوں کی شان میں ارشاد کیا ہے، شاید یہ مثل یہیں سے لوگوں نے نکالی ہے کہ بوڑھا بالا برابر ہے۔

❀❀❀❀

۱۵۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الرِّضَا بِالْقَضَاءِ

رضا بالقضا کے بیان میں

(۲۱۵۱) عَنْ سَعْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مِنْ سَعَادَةِ ابْنِ آدَمَ رِضَاهُ بِمَا قَضَى اللّٰهُ لَهُ، وَمِنْ شَقَاوَةِ ابْنِ آدَمَ تَرْكُهُ اسْتِخَارَةَ اللّٰهِ، وَمِنْ شَقَاوَةِ ابْنِ آدَمَ سَخَطُهُ بِمَا قَضَى اللّٰهُ لَهُ)).

(ضعيف ـ الضعيفة: ۱۹۰۶ ـ التعليق الرغيب ۱/ ۲٤٤) اس میں محمد بن ابی حمید راوی ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے سعد سے فرمایا کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: سعادت سے ابن آدم کے ہے راضی رہنا اس کا اللہ کی تقدیر پر، اور شقاوت سے ابن آدم کے ہے اللہ تعالیٰ سے طلب خیر نہ کرنا، اور شقاوت سے ابن آدم کے ہے کہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر سے ناراض ہونا۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر محمد بن ابی حمید کی روایت سے اور ان کو حماد بن ابی حمید بھی کہتے ہیں اور وہ ابو ابراہیم مدنی ہیں، اور وہ اہل حدیث کے نزدیک قوی نہیں۔

❀❀❀❀

۱٦۔ بَابُ مَاجَاءَ فِي الْمُكَذِّبِيْنَ بالقدر من الْوَعِيْدِ

تقدیر کو جھٹلانے والوں کی وعید کے بیان میں

(۲۱۵۲) عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: إِنَّ فُلَانًا يُقْرِئُ عَلَيْكَ السَّلَامَ، فَقَالَ: إِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّهُ قَدْ أَحْدَثَ، فَإِنْ كَانَ قَدْ أَحْدَثَ فَلَا تُقْرِئْهُ مِنِّي السَّلَامَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((فِي هٰذِهِ الْأُمَّةِ أَوْ أُمَّتِي)) الشَّكُّ مِنْهُ ((خَسْفٌ أَوْ مَسْخٌ أَوْ قَذْفٌ فِي أَهْلِ الْقَدَرِ)).

(حسن) تخريج مشكاة المصابيح (۱۰٦ ـ ۱۱٦) الروض النضير (۱۰۰٤)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ آئے ان کے پاس ایک شخص اور کہا کہ فلانا تم کو سلام کہتا ہے، سو کہا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ اس نے نیا عقیدہ نکالا ہے دین میں، پھر اگر اس نے نیا عقیدہ نکالا ہو دین میں تو میرا اسلام ان کو نہ کہنا اس لیے کہ میں نے سنا ہے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے اس امت میں یا میری امت میں راوی کو شک ہے خسف ہوگا یا مسخ یا قذف منکران قدر میں۔

فائدہ: یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے۔ اور ابو صخر کا نام حمید بن زیاد ہے۔

(۲۱۵۳) عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((يَكُوْنُ فِيْ أُمَّتِيْ خَسْفٌ وَمَسْخٌ وَذٰلِكَ فِي الْمُكَذِّبِيْنَ بِالْقَدَرِ)). (حسن ـ الصحيحة : ٤/ ٣٩٤)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: میری امت میں خسف (دھنسنا) اور مسخ (چہروں کا بگڑنا) ہوگا، اور یہ تقدیر کو جھٹلانے والوں میں ہوگا۔

❀❀❀❀

۱۷ ـ بَابُ: اعظام أمر الإيمان بالقدد

تقدیر پر ایمان لانے کے معاملے کا بڑا ہونا

(۲۱۵٤) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((سِتَّةٌ لَعَنْتُهُمْ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ وَكُلُّ نَبِيٍّ كَانَ: الزَّائِدُ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ وَالْمُكَذِّبُ بِقَدَرِ اللّٰهِ وَالْمُتَسَلِّطُ بِالْجَبَرُوْتِ؛ لِيُعِزَّ بِذٰلِكَ مَنْ أَذَلَّ اللّٰهُ وَيُذِلَّ مَنْ اَعَزَّ اللّٰهُ وَالْمُسْتَحِلُّ لِحُرَمِ اللّٰهِ، وَالْمُسْتَحِلُّ مِنْ عِتْرَتِيْ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَالتَّارِكُ لِسُنَّتِيْ)). (ضعيف ـ سلسلة الاحاديث الضعيفة (١٩٠٦) التعليق الرغيب (١/ ٢٤٤) ضعيف الجامع الصغير (٣٢٤٨)

ترجمہ: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: چھ قسم کے آدمیوں پر لعنت ہے، اور فرمایا ان پر اللہ نے: لعنت کی اور ہر نبی نے کتاب اللہ میں زیادتی کرنے والا، تقدیر کو جھٹلانے والا، زبردستی حکومت کرنے والا تاکہ عزت دے جس کو اللہ نے ذلیل کیا اور ذلیل کرے جس کو اللہ نے عزت دی، اور اللہ کے حرام کو حلال کرنے والا، اور حلال سمجھنے والا میری اولاد کی بے حرمتی جس کو حرام کیا اللہ تعالیٰ نے، اور میری سنت کا تارک۔

❀❀❀❀

(۲۱۵۵) حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَاحِدِ بْنُ سُلَيْمٍ قَالَ: قَدِمْتُ مَكَّةَ فَلَقِيْتُ عَطَاءَ بْنَ اَبِيْ رَبَاحٍ فَقُلْتُ لَهُ: يَا اَبَامُحَمَّدٍ! اِنَّ اَهْلَ الْبَصْرَةِ يَقُوْلُوْنَ فِي الْقَدَرِ قَالَ: يَا بُنَيَّ! اَتَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: فَاقْرَإِ الزُّخْرُفَ، قَالَ: فَقَرَأْتُ ﴿حٰمٓ. وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ. اِنَّا جَعَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ. وَاِنَّهٗ فِيْٓ اُمِّ الْكِتٰبِ لَدَيْنَا لَعَلِيٌّ حَكِيْمٌ﴾ فَقَالَ اَتَدْرِيْ مَا اُمُّ الْكِتَابِ؟ قُلْتُ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ. قَالَ: فَاِنَّهٗ كِتَابٌ كَتَبَهُ اللّٰهُ قَبْلَ اَنْ يَخْلُقَ السَّمَاءَ وَقَبْلَ اَنْ يَخْلُقَ الْاَرْضَ، فِيْهِ: اِنَّ فِرْعَوْنَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ، وَفِيْهِ ﴿تَبَّتْ يَدَآ اَبِيْ لَهَبٍ وَّتَبَّ﴾ قَالَ عَطَاءٌ: فَلَقِيْتُ الْوَلِيْدَ بْنَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ صَاحِبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَسَاَلْتُهٗ: مَا كَانَ وَصِيَّةُ اَبِيْكَ عِنْدَ الْمَوْتِ؟ قَالَ: دَعَانِيْ اَبِيْ فَقَالَ: يَا بُنَيَّ: اتَّقِ اللّٰهَ وَ اَعْلَمْ اَنَّكَ لَنْ تَتَّقِيَ اللّٰهَ حَتّٰى تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَتُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ كُلِّهٖ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ فَاِنْ مُتَّ عَلٰى غَيْرِ هٰذَا دَخَلْتَ النَّارَ، اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ

اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : ((إِنَّ أَوَّلَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ الْقَلَمَ. فَقَالَ : اكْتُبْ؟ قَالَ : مَا اكْتُبُ قَالَ : اكْتُبِ الْقَدْرَ مَا كَانَ وَمَا هُوَ كَائِنٌ إِلَى الْأَبَدِ)).

(صحيح ـ الصحيحة : ١٣٣ ـ تخريج الطحاوية : ٢٣٢ ـ المشكاة : ٩٤ ـ الظلال : ١٠٢، ١٠٥)

ترجمہ: بیان کیا ہم سے عبدالواحد بن سلیم نے کہا انہوں نے کہ آیا میں مکہ میں اور ملاقات کی میں نے عطاء بن ابی رباح سے اور کہا میں نے ان سے اے ابو محمد! اہل بصرہ کچھ گفتگو کرتے ہیں تقدیر میں یعنی بر سبیل انکار کچھ کہتے ہیں، کہا انہوں نے اے بیٹے میرے کیا تو قرآن پڑھتا ہے؟ کہا میں نے کہ ہاں فرمایا پڑھ تو سورہ زخرف، پھر پڑھی میں نے حٰم سے عَلِيٌّ حَكِيْمٌ تک تو فرمایا انہوں نے کیا جانتا ہے تو کیا ہے ام الکتاب؟ کہا میں نے اللہ اور رسول خوب جانتا ہے۔ فرمایا وہ ایک کتاب ہے کہ لکھی اللہ تعالیٰ نے آسمان پیدا کرنے سے پیشتر زمین پیدا کرنے سے پیشتر اس میں لکھا ہے کہ فرعون دوزخیوں میں سے ہے اور اس میں لکھا ہے کہ ٹوٹ گئے دونوں ہاتھ ابولہب کے اور ٹوٹ گیا وہ آپ۔ کہا عطاء نے پھر ملا میں ولید بن عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے جو صحابی تھے رسول اللہ ﷺ کے پھر پوچھا میں نے ان سے کیا تھی وصیت تمہارے والد کی موت کے وقت؟ کہا انہوں نے بلایا مجھ کو اور کہا میرے بیٹے ڈر اللہ تعالیٰ سے اور جان رکھ کہ تو نہ ڈرے گا اللہ سے یہاں تک کہ ایمان لائے تو اس پر اور ایمان لائے تقدیر پر کہ خیر و شر سب اسی سے ہے، سو اگر مرا تو اس کے سوا اور عقیدہ پر داخل ہوا تو دوزخ میں، بے شک میں نے سنا رسول اللہ ﷺ کو فرماتے تھے کہ پہلے جو پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے قلم ہے، پھر فرمایا اس کو لکھ، عرض کیا اس نے کیا لکھوں؟ فرمایا: لکھ اندازہ ہر چیز کا جو ہوئی اور ہونے والی ہے ابد تک یعنی قیامت تک۔

مترجم: ان آیتوں کے معنے یہ ہیں: قسم ہے کتاب مبین کی ہم نے کیا ہے اس کتاب کو قرآن عربی تاکہ تم سمجھو اور بے شک وہ ام الکتاب میں ہمارے نزدیک بلند قدر حکمت بھرا ہے۔ اور ام الکتاب سے مراد لوح محفوظ ہے۔ ام الکتاب اس کو اس لیے کہا کہ گویا وہ اصل ہے سب کتابوں کی جیسی ماں اصل ہوتی ہے اولاد کی۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ صدر میں اس لوح کے مرقوم ہے کوئی معبود برحق نہیں سوا اللہ تعالیٰ کے اکیلا ہے دین اس کا اسلام ہے اور محمد ﷺ بندہ اس کا ہے اور رسول اس کا جو ایمان لایا اللہ عزوجل پر، اور سچا جانا اس کے وعدے کو، اور اطاعت کی اس کے رسولوں کی، داخل ہوا جنت میں۔ اور کہا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے: لوح محفوظ ایک تختہ ہے موتی کا سفید طول اس کا ہے برابر آسمان زمین کے اور چوڑان اس کی مشرق سے مغرب تک، کنارے اس کے در و یاقوت کے ہیں اور دونوں دفتی اس کے یاقوت سرخ سے ہے اور قلم اس کا نور ہے اور کلام اس کا قدیم ہے اور ہر شئی اس پر لکھی ہوئی ہے۔ اور بعض نے کہا ہے اعلیٰ اس کا عرش میں لٹکا ہوا ہے اور اصل اس کی ایک فرشتہ کی گود میں ہے۔ اور مقاتل نے کہا ہے لوح محفوظ عرش کے داہنی طرف ہے (بغوی) اور ابد سے مراد قیامت ہے نہ وہ زمانہ کہ جس کی انتہا نہ ہو اس لیے کہ انحصار بے انتہا چیز کا فی الحال محال ہے۔ چنانچہ درمنثور میں اس کی تصریح وارد ہوئی ہے کہ مروی ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے پہلے جو

چیز بنائی اللہ تعالیٰ نے قلم ہے پھر نون یعنی دوات پھر فرمایا قلم سے لکھ، اس نے کہا کیا لکھوں؟ فرمایا: لکھ ما کان وماھو کائن الی یوم القیمة یعنی جو ہوا اور ہونے والا ہے قیامت کے دن تک۔ (مرقاۃ)

❁❁❁❁

(٢١٥٦) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو يَقُوْلُ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : ((قَدَّرَ اللّٰهُ الْمَقَادِيْرَ قَبْلَ اَنْ يَخْلُقَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ بِخَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ)) . (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہا انہوں نے سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے: اندازہ کیا اللہ تعالیٰ نے مخلوقات کا آسمان اور زمینیں پیدا کرنے کے پچاس ہزار برس پیشتر۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

❁❁❁❁

(٢١٥٧) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ : جَاءَ مُشْرِكُوْ قُرَيْشٍ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يُخَاصِمُوْنَ فِي الْقَدَرِ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: ﴿ يَوْمَ يُسْحَبُوْنَ فِي النَّارِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ ذُوْقُوْا مَسَّ سَقَرَ. اِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنٰهُ بِقَدَرٍ ﴾)).

(صحيح) ظلال الجنة (٣٤٩)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آئے مشرکین قریش کے رسول اللہ ﷺ کے پاس جھگڑتے ہوئے تقدیر میں، سو اتری یہ آیت ﴿ يَوْمَ يُسْحَبُوْنَ ﴾ سے اخیر تک۔ یعنی جس دن گھسیٹے جائیں گے آگ میں اپنے مونہوں پر اور کہیں گے ان سے فرشتے چکھو مزہ دوزخ کا ہم نے جو پیدا کیا سو تقدیر کے ساتھ۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: اس آیت کریمہ میں تصریح ہے اثبات تقدیر کی، اور تصریح ہے اس کی کہ تقدیر عام ہے اور سب کچھ اندازہ کیا ہوا ہے اللہ تعالیٰ کا اور معلوم ہے اس کو اور کوئی مخلوق اس کے اندازہ سے باہر نہیں۔

ابواب الفتن

عن رسول اللہ ﷺ

(المعجم ۳۱) فتنوں کے بیان میں (تحفۃ ۲۸)

مترجم: فتن جمع ہے فتنہ کی، جیسے محن جمع ہے محنت کی بمعنی آزمائش اور خوش رکھنا کسی شیءکا اور فریفتہ ہونا اس پر اور گمراہ ہونا اور گمراہ کرنا اور گناہ اور کفر اور فضیحت اور عذاب اور پگھلانا سونا چاندی کا اور جنون اور محنت اور مال اور اولاد اور اختلاف آدمیوں کی رائے میں اور فعل اس کا باب نصر ینصر سے آتا ہے، اور فتن بفتح فاءوسکون تا حال وگونہ اسی سے ہے قول عرب کا اَلْعَيْشُ فَتْنَانِ یعنی عیش دو قسم ہے شریں اور تلخ۔ اور تفتین فتنہ میں ڈالنا کسی کو، اور یہی معنی ہیں افتنان کے (منتہی) اور پناہ مانگی ہے رسول اللہ ﷺ نے ❶ فتنہ دنیا ❷ فتنہ قبر ❸ فتنہ دجال ❹ فتنہ غنی و ❺ فقر ❻ فتنہ محیا ❼ فتنہ ممات ❽ اور فتنہ نار وغیرہ سے۔ اور فتنہ دنیا یہ ہے کہ (۱) محبت میں اس کی اللہ کو بھول جانا، اور (۲) حرام وحلال میں پرہیز نہ کرنا، (۳) اور اس کی اور لذات وشہوات میں مشغول ہو کر لذت ذکر ومناجات سے محروم رہنا اور (۴) تدبیر آخرت سے غافل ہو جانا (۵) اور اس کو اپنا گھر اور وطن ٹھہرانا اور (۶) سرائے فانی نہ جاننا اور (۷) بازار آخرت نہ سمجھنا (۸) اور معبر نہ جاننا۔ اور فتنہ قبر سوال ہے منکر ونکیر کا اور عذاب ہے عرض نار کا غُدُوًّا أَوْ عَشِيًّا اور حسرت ہے ذہاب عمر اور دولت ومال وجاہ وحشم پر، اور غم ہے عزیز واقارب کے فراق اور جدائی کا الی غير ذلك من التكاليف والشدائد۔ اور فتنہ دجال بچانا ہے دین سے اور پھسلنا ہے صراط مستقیم سے اور سستی وتہاون ہے ادائے فرائض اور واجبات میں، اور گھس جانا ہے

عقائد فاسدہ اور اعمال کاسدہ کا قلوب عوام وخواص میں، اور غافل ہو جانا ہے اکثر ناس کا کتاب وسنت سے بلکہ طعن کرنا اس کے متمسکین اور عاملین پر، اور مشغول ہونا ایک جم غفیر کا معازف ومزامیر میں اور غنا اور لبس حریر میں اور کثرت زنا کی اور قلت علم وحیا کی، اور رفع امانت قلوب سے، اور کثرت شرب خمر کی اور وفور مسکرات کا اور ہجوم مغنیات کا اور نفرت زوجات صالحات سے، اور رغبت زانیات سے، الی غیر ذلك من الفتن ماظهر منها وما بطن اور فتنۂ غنی رکھنا ہے مال پر، اور عجب کرنا ہے اپنے حال پر اور حقیر جاننا فقیر کا اور مداہنت فی الدین کرنا امیر سے، اور مجالست امراء کی اور مجانبت غرباء سے، اور غفلت وبطر آخرت سے اور قلت فرصت عبادت کے لیے الی غیر ذلك من الآفات والبليات اور فتنۂ فقر راضی نہ رہنا تقدیر پر، اور معترض ہونا تقسیم رب قدیر پر اور پریشانی قلت کی اور کثرت خیالات فاسدہ اور افکار کاسدہ کی یہاں تک کہ خوف ہے اس میں کفر کا معاذ اللہ من ذلک۔ اور فتنۂ محیا جو کچھ مذکور ہوا سوائے فتنۂ قبر کے۔ اور فتنۂ ممات شدت سکرات کی اور سوء خاتمت اور ظلم فی الوصیت وغیر ذلک۔ اور فتنۂ نار احراق اور عذاب اس کا اور تبدیل جلود محرقہ مکرر سہ کرر آناً فآناً اعاذنا الله من ذلك كلها۔

۱۔ بَابُ: مَا جَاءَ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِيءٍ مُسْلِمٍ إِلَّا بِإِحْدٰى ثَلٰثٍ

اس بیان میں کہ تین باتوں کے علاوہ کسی مسلمان کا خون بہانا حلال نہیں

(۲۱۵۸) عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ أَشْرَفَ يَوْمَ الدَّارِ فَقَالَ: أَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ أَتَعْلَمُوْنَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِيءٍ مُسْلِمٍ إِلَّا بِإِحْدٰى ثَلَاثٍ: زِنًا بَعْدَ إِحْصَانٍ أَوِ ارْتِدَادٍ بَعْدَ إِسْلَامٍ أَوْ قَتْلِ نَفْسٍ بِغَيْرِ حَقٍّ فَقُتِلَ بِهِ)) فَوَاللّٰهِ مَا زَنَيْتُ فِيْ جَاهِلِيَّةٍ وَلَا فِيْ إِسْلَامٍ وَلَا ارْتَدَدْتُ مُنْذُ بَايَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَلَا قَتَلْتُ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ فَبِمَ تَقْتُلُوْنَنِيْ.

(صحيح) الارواء (۷/ ۲۰۴) تخريج الاحاديث المختارة (۳۰۰۔ ۳۰۲، ۳۴۲، ۳۴۶۔ ۳۴۷)

ترجمہ: روایت ہے ابوامامہ سے کہ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ چڑھے کوٹھے پر ان دنوں میں کہ وہ بیٹھ رہے تھے اپنے گھر میں بخوف اہل فتنہ، اور فرمایا قسم دیتا ہوں میں تم کو اللہ تعالیٰ کی کیا تم نہیں جانتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حلال نہیں خون کسی مرد مسلمان کا مگر تین باتوں کے عوض میں: اول زنا ہے احصان کے بعد، دوسرے مرتد ہونا اسلام کے بعد، تیسرے مار ڈالنا کسی کا ناحق پس قتل کیا جاتا ہے وہ شخص اس کے بدلے، سو قسم ہے اللہ تعالیٰ کی نہیں زنا کیا میں نے جاہلیت میں اور نہ اسلام میں اور نہ مرتد ہوا میں جب سے کہ بیعت کی رسول اللہ ﷺ کی، اور نہ قتل کیا میں نے کسی نفس کو کہ حرام کیا ہو اللہ نے قتل اس کا سو تم کس کی عوض میں مجھے قتل کرتے ہو۔

فائدہ: اس باب میں ابن مسعود اور عائشہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ اور روایت کی حماد بن سلمہ

نے یحییٰ بن سعید سے یہ حدیث، اور مرفوع کیا۔ اور روایت کی یحییٰ بن سعید قطان اور کئی لوگوں نے یحییٰ بن سعید سے یہ حدیث سو موقوف کیا انہوں نے اور مرفوع نہیں کیا اس روایت کو۔ اور مروی ہوئی یہ حدیث کئی سندوں سے عثمان رضی اللہ عنہ سے انہوں نے روایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

مترجم: خلاصہ قصہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے محبوس و مقتول ہونے کا یوں مروی ہے ابوسعید سے کہ سنا عثمان رضی اللہ عنہ نے کہ وفد اہل مصر آئے ہیں، اور ان کے استقبال کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ سے باہر تشریف لے گئے اور جب ان سے ملے انہوں نے کہا قرآن منگاؤ اور سورۂ یونس میں یہ آیت نکالی۔ ﴿ قُلْ اَرَءَيْتُمْ مَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ لَكُمْ مِّنْ رِّزْقٍ فَجَعَلْتُمْ مِّنْهُ حَرَامًا وَّ حَلٰلًا قُلْ آٰللّٰهُ اَذِنَ لَكُمْ اَمْ عَلَى اللّٰهِ تَفْتَرُوْنَ ﴾ اور کہا یہ جو آپ نے رمنہ مقرر کیے ہیں کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکم کیا ہے یا آپ جھوٹ باندھتے ہیں اللہ تعالیٰ پر؟ فرمایا حضرت عثمان ذی النورین نے کہ یہ آیت فلاں باب میں اتری ہے اور رمنہ مقرر کیا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اور میں نے صدقہ کے اونٹوں کی کثرت کے سبب سے اور بڑھا دیا۔ غرض اسی طرح جو انہوں نے اعتراض کیا آپ نے معقول جواب دیا اور کچھ شرط بھی انہوں نے چاہی آپ نے وہ بھی ان کو لکھ دی پھر انہوں نے فرمائش کی کہ اموال غنیمت میں سے کسی کو کچھ نہ دیا جائے بلکہ وہ سب کا سب مقاتلین کا حق سمجھا جائے اور شیوخ اصحاب کا، آپ نے اس کا بھی خطبہ پڑھ دیا، اور لوگوں کو حکم کیا کہ تجارت وغیرہ کریں اور اس مال سے کچھ نہ لیں۔ جب ان سب امور سے وہ وفد فارغ ہو کر مصر کو لوٹے راہ میں ایک شخص کو پایا اور اس کو تہمت لگائی کہ تیرے پاس کوئی خط ہے غرض کہ اس کے پاس سے ایک خط نکالا کہ اس پر مہر تھی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی اور وہ خط حاکم مصر کے نام تھا اور مضمون اس کا یہ تھا کہ یہ گروہ وفود جب تمہارے پاس پہنچیں تو ان کو قتل کرنا یا ہاتھ پیر کاٹنا۔ غرض جب ان لوگوں نے یہ خط پایا لوٹے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے کہا کہ یہ خط آپ نے لکھا انہوں نے انکار فرمایا اور فرمایا کہ دو امر ہیں اثبات کے، اول یہ کہ تم دو گواہ اس پر لاؤ کہ میں نے یہ خط بھیجا ہے، دوسرے یہ کہ مجھ سے قسم لو، اور یہ بھی قرینہ فرمایا اگر میرا خط ہوتا تو میری لسان میں ہوتا اور نقش خاتم کا خاتمہ کتاب میں ہوتا۔ اور یہ دونوں باتیں اس میں نہ تھیں پس ان نالائقوں کا فریب ثابت ہوا مگر انہوں نے آپ کو گھیرا اور ایک مدت محاصرہ کیا آپ اس عرصہ میں کوٹھے پر چڑھتے تھے اور اپنی براءت کی احادیث اور فضائل کی روایات ارشاد کرتے تھے۔ چنانچہ وہ روایت جو اوپر مذکور ہوئی ہے وہ بھی اس قبیل سے ہے۔ مگر لوگوں کا یہ حال تھا کہ پہلے پہل ان کو نصیحت اثر کرتی تھی اور پھر دوبارہ جب آپ نصیحت فرماتے تھے اثر نہ کرتی تھی آپ نے دروازہ کھول دیا اور قرآن شریف لے کر گھر میں بیٹھے کہ اتنے میں محمد بن ابی بکر آئے، اور آپ کی ریش مبارک پکڑی اور چھاتی پر چڑھے حضرت ذی النورین رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم ایسے جگہ بیٹھے ہو کہ تمہارے باپ ابوبکر کبھی ایسی جگہ نہیں بیٹھے تھے غرض یہ کہ وہ میرا احترام فرماتے تھے اور تم اس طرح پیش آتے ہو اس پر وہ لوٹ گئے اور آپ کو چھوڑ دیا، اور دوسرا شخص گھر میں گھسا کہ اس کا نام موت الاسود تھا اس بے ادب نے آپ کا گلا گھونٹا اور باہر نکل کر لوگوں سے کہنے لگا میں نے ایسی نرم چیز کوئی نہ پائی جیسا گلا تھا عثمان (رضی اللہ عنہ) کا اور میں نے اس کا گلا یہاں تک گھونٹا کہ جان ان کی سانپ کی

طرح بدن میں تڑپنے لگی، پھر تیسرا شخص گھسا اور آپ نے اس سے فرمایا کہ میرے اور تیرے درمیان قرآن عظیم الشان ہے اس مردود نے تلوار نکال کر آپ پر حملہ کیا اور آپؓ نے ہاتھ سے روکا اور دست مبارک اس سے کٹ کر جدا ہوا یا زخمی ہوا، راوی کو شک ہے پس آپ نے فرمایا یہ پہلا ہاتھ ہے جس نے مفصل قرآن کو لکھا ہے۔ اور ایک روایت میں وارد ہوا ہے کہ ایک شخص کنانہ بن بشر گھسا اور اس نے مشقص سے آپ کو شہید کیا اور مشقص ایک تیر ہوتا ہے چوڑی بھال کا اور خون مبارک آپ کا اس آیت پر گرا ﴿ فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴾ اور اس کا ایک داغ مدور مصحف مطہر میں ہو گیا اور آپ کی زوجہ بنت القرافصہ نے آپ کو گود میں لے لیا تھا قبل قتل کے، اور بعد قتل کے ان میں سے بعض لوگ کہنے لگے اللہ کی مار اس پر کیا بڑے سرین ہیں اس کے۔ راوی کہتا ہے مجھے یقین ہوا کہ نہ مارا انہوں نے اس خلیفہ رسول کو مگر دنیائے دنی کے واسطے۔

معاذ اللہ من ذلك، انا للہ وانا الیہ راجعون رضی اللہ عنہ، وخذل اللہ اعداءہ. (ازالۃ الخفا)

٢۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِي تَحْرِيمِ الدِّمَاءِ وَالْأَمْوَالِ

باب: جان و مال کی حرمت کے بیان میں

(٢١٥٩) عَنْ عَمْرِو بْنِ الْأَحْوَصِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ لِلنَّاسِ: ((أَيُّ يَوْمٍ هٰذَا؟ قَالُوا: يَوْمُ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ قَالَ: ((فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ بَيْنَكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِي بَلَدِكُمْ هٰذَا، أَلَا لَا يَجْنِي جَانٍ إِلَّا عَلٰى نَفْسِهِ، أَلَا لَا يَجْنِي جَانٍ عَلٰى وَلَدِهِ وَلَا مَوْلُودٌ عَلٰى وَالِدِهِ، أَلَا وَإِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ أَيِسَ أَنْ يُعْبَدَ فِي بِلَادِكُمْ هٰذِهِ أَبَدًا، وَلٰكِنْ سَتَكُونُ لَهُ طَاعَةٌ فِيمَا تُحْقِرُونَ مِنْ أَعْمَالِكُمْ فَسَيَرْضٰى بِهِ)).

(صحيح) ارواء الغليل (٥/٢٧٩) صحيح أبي داود تحت الحديث (١٧٠٠)

ترجمہ: روایت ہے عمرو بن احوص سے کہا انہوں نے کہ سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے فرماتے تھے حجۃ الوداع میں آدمیوں سے کون سا دن ہے یہ؟ بولے حج اکبر کا، فرمایا آپ ﷺ نے: سو بے شک خون تمہارے اور مال تمہارے اور عزتیں تمہاری ایک دوسرے پر حرام ہیں، اور حرمت ان کی ایسی ہے جیسی حرمت تمہاری اس دن کی اس تمہارے شہر میں آگاہ ہو کہ جنایت کرنے والا جنایت نہیں کرتا مگر اپنے نفس پر یعنی اس کا وبال و سزا اسی پر ہوتے ہیں آگاہ ہو کہ کوئی جنایت کرنے والا جنایت نہیں کرتا ہے اپنے لڑکے پر نہ لڑکا اپنے والد پر، آگاہ ہو کہ شیطان مایوس ہو گیا ہے اس سے کہ عبادت کی جائے اس کی تمہارے ان شہروں میں کبھی ولیکن کچھ اطاعت اس کی ہوگی ان عملوں میں کہ جنہیں تم حقیر سمجھتے ہو اور اس پر وہ راضی ہوگا۔

[1] سورۂ حجرات سے آخر تک کو مفصل کہتے ہیں۔

فائدہ: اس باب میں ابوبکرہ اور ابن عباس اور جابر اور حِذْیَم بن عمرو السعدی رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور روایت کی زائدہ نے شبیب بن غرقدہ کی سند سے۔

مترجم: جنایت یعنی زخمی کرنا یا قتل وغیرہ، اور عرب قدیم الایام سے یوم عرفہ اور بلد مکہ کی تعظیم وتوقیر کرتے تھے اس لیے حرمت دماء وغیرہ کو اس کے ساتھ تشبیہ دی کہ سامعین کے خوب ذہن نشین ہو جائے۔ اور شیطان مایوس ہو گیا الخ، یعنی جیسے زمانہ جاہلیت میں بت پرستی پھیلی تھی اور شعائر ملت حنیفیہ کے یک قلم منہدم ہو گئے تھے ایسا کبھی نہ ہو گا اگرچہ بعض افراد میں محقرات ذنوب مصغرات عیوب کا ارتکاب پایا جائے۔

❀❀❀❀

۳۔ بَابُ: مَا جَاءَ لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يُرَوِّعَ مُسْلِمًا

اس بیان میں کہ مسلمان کو حلال نہیں کہ وہ کسی مسلمان کو ڈرائے

(۲۱۶۰) **حَدَّثَنَا** عَبْدُاللّٰهِ بْنُ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ **((لَا يَأْخُذْ أَحَدُكُمْ عَصَا أَخِيْهِ لَاعِبًا أَوْ جَادًّا، فَمَنْ أَخَذَ عَصَا أَخِيْهِ فَلْيَرُدَّهَا إِلَيْهِ))** .

(صحيح لغيره ـ سلسلة الاحاديث الصحيحة: ۹۲۱)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن سائب بن یزید سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے انہوں نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: نہ لے کوئی شخص لاٹھی اپنے بھائی کی دل لگی سے اس کے ستانے کے لیے، اور جس نے لی ہو لاٹھی اپنے بھائی کی تو چاہیے کہ پھیر دے اس کو۔

فائدہ: اس باب میں ابن عمر اور سلیمان بن صرد اور جعدہ اور ابی ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ اور نہیں جانتے ہم اسے مگر ابن ابی ذئب کی روایت سے۔ اور سائب بن یزید کو صحبت ہے اور سنا ہے انہوں نے آنحضرت ﷺ سے اور وفات ہوئی آنحضرت ﷺ کی جب سائب سات برس کے تھے، اور ابو یزید بن سائب وہ اصحاب نبی ﷺ سے ہیں اور روایت کی ہیں انہوں نے نبی ﷺ سے کئی احادیث۔

❀❀❀❀

(۲۱۶۱) عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدُ قَالَ: حَجَّ يَزِيْدُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ حَجَّةَ الْوَدَاعِ وَأَنَا ابْنُ سَبْعِ سِنِيْنَ. فَقَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ عَنْ يَحْيَي بْنِ سَعِيْدٍ الْقَطَّانَ: كَانَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسَفَ ثَبْتًا صَاحِبَ حَدِيْثٍ وَكَانَ السَّائِبُ بْنُ يَزِيْدَ جَدَّهُ، وَكَانَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسَفَ يَقُوْلُ: حَدَّثَنِيْ السَّائِبُ بْنَ يَزِيْدَ وَهُوَ جَدِّيْ، مِنْ قِبَلِ أُمِّيْ .

(اسناده حسن موقوف)

ترجمہ: روایت ہے سائب بن یزید سے کہتے ہیں کہ یزید نے نبی ﷺ کے ساتھ حجۃ الوداع میں حج کیا جبکہ میں سات برس کا تھا۔ تو علی بن مدینی نے کہا: یحییٰ بن سعید القطان سے مروی ہے کہ محمد بن یوسف ثبت اور صاحب حدیث تھے۔ اور سائب بن یزید ان کے نانا تھے۔ اور محمد بن یوسف کہتے تھے مجھے سائب بن یزید نے حدیث بیان کی ہے اور وہ میری ماں کی طرف سے نانا ہیں۔

❀❀❀❀

٤۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي إِشَارَةِ الْمُسْلِمِ إِلٰى أَخِيْهِ بِالسِّلَاحِ

کسی مسلمان بھائی کی طرف ہتھیار سے اشارہ کرنے (کی ممانعت) کے بیان میں

(٢١٦٢) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((**مَنْ اَشَارَ عَلٰى اَخِيْهِ بِحَدِيْدَةٍ لَعَنَتْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ**)). (اسناده صحيح ۔ غاية المرام: ٤٤٦)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس نے اشارہ کیا اپنے بھائی پر لوہے سے یعنی چھری، تلوار وغیرہ سے لعنت کرتے ہیں اس پر فرشتے۔

فائدہ: اس باب میں ابوبکرہ اور عائشہ اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے۔ اور غریب سمجھی جاتی ہے خالد حذاء کی روایت سے اور روایت کی گئی محمد بن سیرین سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مانند اس کی اور مرفوع نہ کیا اس کو اور زیادہ کیے اس میں یہ لفظ وَاِنْ كَانَ اَخَاهُ لِاَبِيْهِ وَاُمِّهٖ یعنی ہتھیار سے اشارہ کرنے میں فرشتے لعنت کرتے ہیں اگرچہ حقیقی بھائی پر اشارہ کرے۔ روایت کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے حماد بن زید سے انہوں نے ایوب سے یہی حدیث۔

مترجم: اور حقیقی بھائی کی قید اس لیے فرمائی کہ مستبعد ہے ان میں عداوت اور خواہ مخواہ ان میں ڈرانا علی سبیل الاستہزاء ہوگا مگر اسے بھی احتیاطاً موجب لعن فرمایا پھر کسی اور پر اشارہ بدرجہ اولیٰ منع ہوا اور جب استہزاء میں یہ لعن ہو تو پھر عداوت کی راہ سے اگر اس کا مرتکب ہوگا تو کیا عذاب ہوگا۔ معاذ اللہ من ذلک۔

❀❀❀❀

٥۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنْ تَعَاطِي السَّيْفِ مَسْلُوْلًا

ننگی تلوار لینے دینے کے بیان میں

(٢١٦٣) عَنْ جَابِرٍ قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يُتَعَاطَى السَّيْفُ مَسْلُوْلًا.

(اسناده صحيح ۔ المشكاة: ٣٥٢٧ ۔ التحقيق الثانی)

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہا منع فرمایا رسول اللہ ﷺ نے تلوار کے ننگا لینے اور دینے سے بغیر میان کے۔

فائدہ: اور اس باب میں ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے حماد بن سلمہ کی روایت سے۔ اور روایت کی ابن لہیعہ نے یہ حدیث ابی الزبیر سے انہوں نے جابر سے انہوں بَنَّة الجهني سے انہوں نے نبی ﷺ سے۔ اور حدیث حماد بن سلمہ کی میرے نزدیک صحیح ہے۔

مترجم: تلوار ننگی لینے دینے کی نہی سے یا تو مجازاً قتل وقمع مراد ہے کہ آپس میں ایک دوسرے کو نہ ماریں اور یا حقیقۃً بغیر قتال کے بھی تلوار کسی کو نہ دینا چاہیے، بلکہ ضرور ہے کہ میان میں کر دے کہ اس میں اندیشہ ہے کہ پھسل جائے تو زخمی کرے یا لینے والا عدو ہو اور بے محابا مار بیٹھے۔

٦ـ بَابُ: مَا جَاءَ مَنْ صَلَّى الصُّبحَ فَهُوَ فِيُ ذِمَّةِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ

اس بیان میں کہ جس نے صبح کی نماز (فجر) پڑھی وہ اللہ تعالیٰ کی پناہ میں ہے

(٢١٦٤) عَنْ اَبِيُ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فَهُوَ فِيُ ذِمَّةِ اللّٰهِ فَلَا يَتَّبِعَنَّكُمُ اللّٰهُ بِشَيْءٍ مِنْ ذِمَّتِهِ)) . (صحيح ـ صحيح الترغيب: ٤٦١ ـ التعليق الرغيب: ١/ ١٤١، ١٥٥٥، ١٦٣)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس نے نماز پڑھی صبح کی وہ اللہ کی پناہ میں ہے پھر دیکھو درپے نہ ہوئے اللہ تعالیٰ تم میں سے کسی کا اس کی پناہ توڑنے کے سبب سے۔

فائدہ: اس باب میں جندب اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔

❀❀❀❀

٧ـ بَابُ: مَا جَاءَ فِيُ لُزُومِ الْجَمَاعَةِ

لزوم جماعت کے بیان میں

(٢١٦٥) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: خَطَبَنَا عُمَرُ بِالْجَابِيَةِ فَقَالَ: يَاأَيُّهَا النَّاسُ! اِنِّيُ قُمْتُ فِيْكُمْ كَمَقَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْنَا، فَقَالَ: ((اُوْصِيْكُمْ بِاَصْحَابِيُ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ يَفْشُو الْكَذِبُ حَتّٰى يَحْلِفَ الرَّجُلُ وَلَا يُسْتَحْلَفُ، وَيَشْهَدُ الشَّاهِدُ وَلَا يُسْتَشْهَدُ، اَلَا لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَاَةٍ اِلَّا كَانَ ثَالِثَهُمَا الشَّيْطَانُ، عَلَيْكُمْ بِالْجَمَاعَةِ، وَ اِيَّاكُمْ وَ الْفُرْقَةَ، فَاِنَّ الشَّيْطَانَ مَعَ الْوَاحِدِ وَ هُوَ مِنَ الْاِثْنَيْنِ أَبْعَدُ. مَنْ أَرَادَ بُحْبُوحَةَ الْجَنَّةِ فَلْيَلْزَمِ الْجَمَاعَةَ، مَنْ سَرَّتْهُ حَسَنَتُهُ وَسَآءَتْهُ سَيِّئَتُهُ فَذٰلِكُمُ الْمُؤْمِنُ)) . (صحيح)الروض النضير(٣٤٧) سلسلة الأحاديث الصحيحة (٤٣١، ١١١٦)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا خطبہ پڑھا ہم پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جابیہ میں پھر کہا اے لوگو! میں تمہارے بیچ میں کھڑا ہوں جیسا کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان کھڑے ہوئے تھے، اور فرمایا آنحضرت ﷺ نے وصیت کرتا ہوں میں اپنے اصحاب کے اطاعت کی پھر ان کی جوان سے ملے ہوں یعنی تابعین کی پھر ان کی جوان سے ملے ہوں یعنی تبع تابعین کی پھر ان زمانوں کے بعد مروج ہو جائے گا کذب، یہاں تک کہ قسم کھانے لگے گا آدمی بے قسم کھلائے اور گواہی دینے کو موجود ہوگا بے بلائے خبردار ہو تنہا نہیں ہوتا کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ مگر یہ کہ ہوتا ہے تیسرا ان کا شیطان، لازم پکڑو تم جماعت مذکور کو جس کو خوش لگے اس کی نیکی اور بری لگے اس کی برائی وہی مؤمن ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے۔ اور روایت کی یہ ابن مبارک نے محمد بن سوقہ سے مروی ہے یہ حدیث کئی سندوں سے نبی ﷺ سے بواسطہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے۔

❀❀❀❀

(۲۱۶۶) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((يَدُاللّٰهِ مَعَ الْجَمَاعَةِ)) .

(صحیح ۔ تخریج اصلاح المساجد: ٦١ ظلال الجنة: ٨١ ، ١ ـ المشكاة: ١٧٣ ـ تحقيق بداية السول: ٧٠ / ١٣٣)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا انہوں نے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ہاتھ جماعت کے ساتھ ہے۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت سے مگر اسی سند سے۔

❀❀❀❀

(۲۱۶۷) عَنِ ابْنِ عُمَرَ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اِنَّ اللّٰهَ لَا يَجْمَعُ اُمَّتِيْ — اَوْ قَالَ: اُمَّةَ مُحَمَّدٍ ﷺ — عَلٰى ضَلَالَةٍ، وَ يَدُاللّٰهِ عَلَى الْجَمَاعَةِ، وَمَنْ شَذَّ شَذَّ اِلَى النَّارِ)).

(صحيح دون "ومن شذ" المشكاة: ٣/ ١١ ـ الظلال: ٨٠)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جمع نہیں کرتا اللہ تعالیٰ میری امت کو یا فرمایا امت محمد ﷺ کو ضلالت پر، اور اللہ تعالیٰ کا ہاتھ ہے جماعت پر، اور جو جدا ہوا جماعت سے گرا آگ میں۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔ اس سند سے اور میرے نزدیک سلیمان مدنی سلیمان بن سفیان ہیں اور اس باب میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔

❀❀❀❀

۸۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي نُزُولِ الْعَذَابِ إِذَا لَمْ يُغَيِّرِ الْمُنْكَرُ

اس بیان میں کہ برائی کو نہ روکنا نزول عذاب کا باعث ہے

(۲۱۶۸) عَنْ أَبِي بَكْرِ الصِّدِّيقِ أَنَّهُ قَالَ: يَآيُّهَا النَّاسُ! إِنَّكُمْ تَقْرَءُونَ هٰذِهِ الْآيَةَ: ﴿ يَآيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ ﴾ وَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّ النَّاسَ إِذَا رَأَوُا الظَّالِمَ فَلَمْ يَأْخُذُوا عَلٰى يَدَيْهِ أَوْشَكَ أَنْ يَعُمَّهُمُ اللّٰهُ بِعِقَابٍ مِنْهُ)). (صحيح) تخريج مشكاة المصابيح (۵۱۴۲) تخريج الاحاديث المختارة (۵۴۔ ۵۸) سلسلة الاحاديث الصحيحة (۱۵۶۴)

ترجمہ: روایت ہے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے فرمایا اے آدمیو! تم پڑھتے ہو یہ آیت: اے ایمان والو لازم پکڑو اور فکر کرو اپنی جانوں کی نہیں ضرر کرے گا تم کو جو گمراہ ہوا جب کہ تم نے ہدایت پائی، اور خیال کرتے ہو بمنطوق آیہ مذکورہ کے کہ امر معروف ضرور نہیں حالانکہ میں نے سنا ہے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے لوگ جب کہ دیکھیں ظلم یعنی فسق و فجور اور نہ روک لیں ہاتھ اس کے مرتکب کے قریب ہے کہ عام کردے اللہ تعالیٰ ان پر عذاب کو۔ یعنی عذاب عام بھیجے کہ ظالم و غیر ظالم سب ہلاک ہوں۔

فائدہ: روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے یزید بن ہارون سے انہوں نے اسماعیل بن خالد سے یہی حدیث مانند اس کے۔ اور اس باب میں عائشہ اور ام سلمہ اور نعمان بن بشیر اور عبداللہ بن عمر اور حذیفہ رضی اللہ عنہم اجمعین سے بھی روایت ہے۔ اور اسی طرح روایت کی کئی لوگوں نے اسماعیل سے یزید کی روایت کی مانند، اور مرفوع کیا اس کو بعض نے اسماعیل سے اور موقوف کیا اس کو بعض نے۔

مترجم: ظاہر آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ امر معروف اور نہی منکر ضرور نہیں ہے بلکہ جب آدمی خود ہدایت پا چکا پھر سارا عالم اگر گمراہ رہے تو اسے کچھ نقصان نہیں مگر علماء نے اس آیت میں کئی تاویلیں ذکر کیں ہیں، اول تو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی حدیث میں مذکور ہوئیں گویا انہوں نے اشارہ کیا یہ آیت منسوخ ہے اور نسخ کتاب کا حدیث سے جائز ہے۔ اور بعض نے کہا کہ نسخ کچھ ضرور نہیں بلکہ آیت سے مراد افعال ہیں ذمیوں کے اور شرک ان کا انکار اس پر ضرور نہیں اس لیے کہ صلح کی ہے مسلمانوں نے ان سے اسی پر باقی رہے فسق و فجور اہل اسلام کے وہ اس آیت میں داخل نہیں پس کچھ منافات نہ رہی آیت و حدیث میں۔ اور یہ قول ہے ابوعبیدہ کا اور مجاہد۔ اور سعید بن جبیر نے کہا ہے کہ مراد اس سے یہود و نصاریٰ ہیں گویا ارشاد ہوتا ہے کہ جب تم مسلمان ہو گئے تو ان کا یہودیت نصرانیت پر قائم رہنا تم کو مضر نہیں ان سے جزیہ لو اور ان کے حال پر چھوڑ دو۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا امر معروف اور نہی منکر کرو جب تک امید ہو قبول کی اور جب مایوسی ہو جائے قبول سے اور رد کیا جائے قول تمہارا تم پر تو لازم پکڑو اپنی جانوں کو پس گویا مراد آیت کی وقت مایوسی ہے، اور مراد حدیث کی وقت قبول ہونے کا امر معروف اور نہی منکر کے جب بھی منافات نہ

رہی۔ پھر ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ قرآن کی آیات کئی قسم ہیں۔ اول وہ آیات ہیں کہ تاویل ان کی گزر گئی قبل نزول کے، دوسرے وہ کہ تاویل ان کی واقع ہوئی رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مبارک میں، تیسرے وہ کہ واقع ہوئی تاویل ان کی بعد زمانہ مبارک کے، چوتھے وہ ہیں کہ واقع ہوگی تاویل ان کے آخر زمانہ میں، اور پانچویں وہ ہیں کہ واقع ہوں گی تاویل ان کی قیامت کے دن، جیسے وہ آیتیں جن میں حساب و کتاب و جنت و نار کا مذکور ہے پھر جب تک کہ قلوب اور خواہشیں تمہاری ایک رہیں اور پھوٹ نہ ہو تمہارے درمیان اور لڑائی نہ ہو ایک دوسرے سے جب تک معروف کرو اور نہی منکر اور جب مختلف ہو جائیں دل اور جدا ہو جائیں خواہشیں اور لڑائی پڑے آپس میں پس لازم کرے ہر شخص فکر اپنی جان کی، اور جان لو کہ اس وقت آئی تاویل اس آیت کی۔ اور ابو امیہ شعبانی سے روایت ہے کہ آیا میں ابو ثعلبہ خشنی کے پاس اور کہا میں نے اے ابو ثعلبہ! کیا کہتے ہو تم اس آیت میں پوچھا انہوں نے کون سی آیت کہا میں نے قول اللہ عز و جل کا ﴿ عليكم انفسكم الاية ﴾ سو کہا انہوں نے آگاہ ہو کہ میں نے پوچھی یہ آیت جبیر سے انہوں نے کہا میں نے پوچھی رسول اللہ ﷺ سے تو فرمایا آپ ﷺ نے امر معروف کر اور نہی منکر یہاں تک کہ جب دیکھو تم بخیلی ایسی کہ اطاعت کی جاتی ہے اور ہوائے نفسانی ایسی کہ اتباع کیا جاتا ہے اس کا اور دنیا مقدم سمجھی جاتی ہے آخرت پر اور مقاصد دینیہ پر، اور معجب ہے ہر شخص اپنی رائے پر، اور دیکھے تو ایسا کام کہ لابد ہے وہ پس لازم پکڑ لے تو اپنے نفس کی تہذیب کو، اور چھوڑ دے خیال عوام کا اس لیے کہ بعد تمہارے دن ہیں صبر کے ، پھر جس نے کہ صبر کیا ان دنوں میں یعنی باوجود کثرت منکرات کے حق پر ثابت رہا ہو گا مانند اس شخص کے کہ لیے ہو آگ اپنی مٹھی میں عامل سنت کو ان دنوں میں ثواب ہے پچاس آدمیوں کے برابر جو اس کے مانند عمل کرتے ہوں۔ کہا ابن مبارک نے اور زیادہ بیان کیا مجھ سے عتبہ کے سوا اور راوی نے یہ عبارت بھی کہ پوچھا صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے یا رسول اللہ ﷺ پچاس آدمیوں کا اس زمانہ کے لوگوں میں سے یعنی جو ثابت قدم رہے گا آخر زمانہ میں دین پر اس کو پچاس صحابی کے برابر اجر ہو گا۔ اور بعض لوگوں نے کہا مراد آیت کی یہ ہے کہ ضرر نہیں کریں گے تم کو اہلا ہوا یعنی اصحاب فرق باطلہ۔ چنانچہ ابو جعفر سے مروی ہے کہ داخل ہوا صفوان بن محرز پر ایک جوان اہل اہوا سے اور اس نے ذکر کیا کچھ اپنے ہوائے باطل کا پس پڑھی صفوان نے یہی آیت اور فرمایا خاص کیا اللہ تعالیٰ نے اپنے دوستوں کو اسی آیت میں یعنی ان کو اہل اہوا سے کچھ ضرر نہیں (بغوی) اور صاحب مدارک نے کہا ہے اہل اسلام کفار کے حال پر افسوس و غم کرتے تھے اور حسرت کھاتے تھے اللہ تعالیٰ نے ان کی تسکین اس آیت میں فرمائی کہ تم کو ان کی گمراہی کچھ مضر نہیں ہے اور مراد آیت یہ نہیں کہ ترک امر معروف کرے بلکہ باوجود قدرت کے ترک اس کا جائز نہیں۔ انتہیٰ۔ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے پوچھا اس آیت کو تو فرمایا انہوں نے کہ یہ زمانہ نہیں ہے اس آیت کا ابھی مقبول ہوتا ہے امر معروف اور نہی منکر زمانہ اس کا بعد چندے آئے گا کہ امر بالمعروف کے ساتھ ایسا ایسا کیا جائے گا۔ اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ پڑھی میں نے یہ آیت رسول اللہ ﷺ کے آگے تو فرمایا ابھی تاویل اس کی آئی نہیں ہے نہ آئے گی تاویل اس کی جب تک کہ قریب نہ ہو نزول عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کا۔ یعنی نہ آ جائے زمانہ فتن کا جیسا کہ اب ہے۔ اور ابن مبارک سے

مروی ہے کہ جس قدر تاکید امر معروف کی اس آیت سے ثابت ہوتی ہے ایسی تو کسی سے ثابت نہیں ہوتی اس لیے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿ عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ ﴾ یعنی فکر کرو اور تدبیر کرو تم سب اہل اسلام کی جانوں کی تو ہر ایک کو ضرور ہوا ہر مسلمان کی فکر کرنا اور نصیحت اور خیر خواہی اس کی لازم سمجھنا اور ہر ایک کو رغبت دلانا خیر کی اور نفرت دلانا شر سے اور روکنا قبائح اور منکرات سے اور باز رکھنا زمائم اور سیئات سے (فتح البیان) اور احادیث امر معروف میں بہت ہیں اور اس قدر نقل سے تطبیق ان احادیث میں، اور آیہ مبارکہ میں معلوم ہوگئی الحمد للہ علی ذلک۔

❀❀❀❀

۹۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِي الْأَمْرِ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ

نیکی کا حکم دینے اور برائی سے روکنے کے بیان میں

(۲۱۶۹) عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ لَتَأْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ اَوْ لَيُوْشِكَنَّ اللّٰهُ اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عِقَابًا مِّنْهُ ثُمَّ تَدْعُوْنَهٗ فَلَا يَسْتَجِيْبُ لَكُمْ)) . (صحیح ـ سلسلة الاحادیث الصحیحة: ۲۸۶۸)

ترجمہ: روایت ہے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قسم ہے اس پروردگار کی کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے امر کرو ساتھ اچھی بات کے اور منع کرتے رہو بری بات سے ورنہ قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ بھیجے گا تم پر عذاب بہت بڑا اپنی درگاہ سے، پھر تم اس سے دعا کرو گے اور وہ قبول نہ کرے گا تمہاری دعا کو۔

فائدہ: روایت کی ہم سے علی بن حجر نے انہوں نے اسماعیل بن جعفر سے انہوں نے عمرو بن ابی عمرو سے اسی اسناد سے مانند اس کی۔ یہ حدیث حسن ہے۔

❀❀❀❀

(۲۱۷۰) عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَقْتُلُوْا اِمَامَكُمْ، وَتَجْتَلِدُوْا بِاَسْيَافِكُمْ، وَيَرِثَ دُنْيَاكُمْ شِرَارُكُمْ)) . (ضعیف) سلسلة الاحادیث الضعیفة (۲۰۴۶) ابن ماجه (۴۰۴۲) اس میں عبداللہ بن عبدالرحمٰن انصاری غیر معروف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے حذیفہ بن رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قسم ہے اس پروردگار کی کہ میری بقائے روح اس کے مبارک ہاتھ میں ہے نہ قائم ہوگی قیامت جب تک نہ قتل کرو گے تم امام اپنے کو اور آپس میں ایک دوسرے کو نہ مارو گے اپنی تلواروں سے، اور وارث نہ ہوں گے جب تک تمہاری دنیا کے تم میں سے بدتر لوگ۔ یعنی حکومت اور امارت فساق کو ہوگی۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ (امام ترمذی)

۱۰۔ بَابٌ: حديث الخسف بجيش البيراء

مقام بیداء کے لشکر کے زمین میں دھنسنے کا بیان

(۲۱۷۱) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ ذَكَرَ الْجَيْشَ الَّذِي يُخْسَفُ بِهِمْ فَقَالَتْ: أُمُّ سَلَمَةَ: لَعَلَّ فِيهِمُ الْمُكْرَهَ قَالَ: ((إِنَّهُمْ يُبْعَثُونَ عَلَى نِيَّاتِهِمْ)). (صحيح) [التعليق على ابن ماجه]

ترجمہ: روایت ہے امّ المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی ﷺ نے ذکر کیا ایک لشکر کا کہ وہ دھنس جائے گا۔ یعنی بسبب اپنے ذنوب کے عذاب عام سے ہلاک ہوگا، تو عرض کی ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہ شاید اس میں بعض لوگ مجبور ہوں اور گناہ سے اپنے ساتھیوں کے ناراض ہوں، فرمایا آپ ﷺ نے: اٹھائیں جائیں گے وہ اپنی نیتوں پر۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔ اور روایت کی گئی یہ حدیث نافع سے انہوں نے روایت کی امّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے نبی ﷺ سے۔

مترجم: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو قوم امر معروف اور نہی منکر ترک کرنے سے یا اپنے گناہ اور شامت اعمال سے عذاب عام میں ہلاک ہوتے ہیں اور اس میں کچھ لوگ صالحین ان کے ذنوب اور عیوب سے بدل ناراض ہوتے ہیں اگر چہ وہ بھی اس وقت عذاب میں گرفتار ہو جاتے ہیں مگر آخرت میں ان کی نیتوں کے موافق ان کا حشر ہوگا، اور اپنی نیک نیتی سے نجات پائیں گے۔ الحمد لله على ذلك۔

❀❀❀❀

۱۱۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي تَغْيِيرِ الْمُنْكَرِ بِالْيَدِ أَوْ بِاللِّسَانِ أَوْ بِالْقَلْبِ

تغیر منکر کے درجات کے میں

(۲۱۷۲) عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَوَّلُ مَنْ قَدَّمَ الْخُطْبَةَ قَبْلَ الصَّلوٰةِ مَرْوَانُ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ لِمَرْوَانَ: خَالَفْتَ السُّنَّةَ فَقَالَ: يَا فُلَانُ تُرِكَ مَا هُنَاكَ فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ: أَمَّا هٰذَا فَقَدْ قَضَى مَا عَلَيْهِ. سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ رَأَى مُنْكَرًا فَلْيُنْكِرْهُ بِيَدِهِ، وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهِ، وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهِ، وَذٰلِكَ أَضْعَفُ الْإِيْمَانِ)). تخريج مشكاة الفقر (٦٦) صحيح أبي داود (١٠٣٤)

ترجمہ: روایت ہے طارق بن شہاب سے کہا پہلے جس نے خطبہ پڑھا نماز سے پیشتر مروان تھا، سو کھڑا ہوا ایک مرد اور کہا اس نے مروان سے خلاف کیا تو نے سنت کا۔ تو کہا مروان نے اے فلانے چھوڑ دی گئی یعنی وہ سنت جسے تو ڈھونڈتا ہے، سو کہا ابو سعید نے آگاہ ہو کہ اس شخص نے پورا کر دیا جو اس کے ذمہ تھا۔ یعنی حق امر معروف کا، سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے

فرماتے تھے جو کوئی منکر دیکھے تو چاہیے کہ بدل دیوے اس کو اپنے ہاتھ سے اور جو نہ ہو سکے تو اپنی زبان سے، یعنی اس کی برائی بیان کر دے اور جو نہ ہو سکے تو اپنے دل سے اسے برا جانے اور یہ سب سے کم درجہ ہے ایمان کا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

۱۲۔ بَابٌ مِنْهُ

باب دوسرا اسی بیان میں

(۲۱۷۳) عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((**مَثَلُ الْقَائِمِ عَلٰى حُدُوْدِ اللّٰهِ وَالْمُدْهِنِ فِيْهَا كَمَثَلِ قَوْمٍ اسْتَهَمُوْا عَلٰى سَفِيْنَةٍ فِي الْبَحْرِ، فَاَصَابَ بَعْضُهُمْ اَعْلَاهَا وَاَصَابَ بَعْضُهُمْ اَسْفَلَهَا، فَكَانَ الَّذِيْنَ فِي اَسْفَلِهَا يَصْعَدُوْنَ فَيَسْتَقُوْنَ الْمَاءَ فَيَصُبُّوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ فِيْ اَعْلَاهَا، فَقَالَ الَّذِيْنَ فِيْ اَعْلَاهَا: لَا نَدَعُكُمْ تَصْعَدُوْنَ فَتُؤْذُوْنَنَا، فَقَالَ الَّذِيْنَ فِيْ اَسْفَلِهَا: فَاِنَّا نَنْقُبُهَا فِيْ اَسْفَلِهَا فَنَسْتَقِيْ، فَاِنْ اَخَذُوْا عَلٰى اَيْدِيْهِمْ فَمَنَعُوْهُمْ نَجَوْا جَمِيْعًا، وَاِنْ تَرَكُوْهُمْ غَرِقُوْا جَمِيْعًا**)).

(صحيح ـ سلسلة الاحاديث الصحيحة: ٦٩ ـ التعليق الرغيب: ٢/ ١٦٨)

ترجمہ: روایت ہے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: مثال اس کی جو قائم ہے حدود الٰہی پر اور جو سستی کرتا ہے اس میں اس قوم کی مانند ہے کہ قرعہ ڈال کر دریا میں ایک کشتی پر سوار ہوئے، سو ملی بعض کو جگہ اوپر کی اور بعض کو نیچے کی۔ پھر نیچے والے چڑھ کر پانی لینے کو اوپر آتے تھے اور گر جاتا تھا پانی اوپر والوں پر، سو اوپر والوں نے کہا ہم تمہیں نہ چھوڑیں گے کہ تم چڑھ کر ہمیں تکلیف دو، سو نیچے والوں نے کہا ہم ایک سوراخ کر لیں کشتی کے نیچے اور اس میں سے پانی لے لیں، پھر اگر سب کشتی والے ان کا ہاتھ پکڑ لیں اور روکیں نجات پائیں سب کے سب، اور اگر چھوڑ دیں ان کو ڈوبیں سب کے سب۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: امر معروف اور نہی منکر واجب ہے باجماع امت اور کتاب وسنت اس کے ساتھ ناطق ہے اور مراتب اس کے تین ہیں۔ جیسا حدیث میں مذکور ہے یعنی بالید واللسان والقلب، اور جس نے ادائے واجب کیا اور مخاطب نے قبول نہ کیا واجب اس کے ذمہ سے ساقط ہو گیا اور علماء نے کہا کہ فرضیت اس کی بطریق کفایت ہے، چنانچہ آیت ﴿ وَلْتَكُنْ منكم امة ﴾ بھی اسی پر دال ہے اور جو باوجود قدرت ترک کرے آثم ہے۔ اور کبھی فرض عین بھی ہو جاتا ہے جیسے ایک زمین میں کوئی شخص ہو اور اس کے سوا کوئی اس مسئلہ سے واقف نہ ہو، پس اسی کے ذمہ فرض ہے نہ غیر کے اوپر۔ اور وجوب امر معروف میں یہ شرط نہیں کہ آمر خود بھی عامل ہو بغیر عمل بھی امر معروف درست ہے۔ اس لیے کہ امر کرنا اپنے نفس کو ایک واجب ہے اور امر کرنا دوسرے شخص کو دوسرا واجب ہے پس اگر

اول فوت ہو تو ضرور نہیں کہ ثانی کو بھی چھوڑ دے، اور جو کہ مذکور ہے اس آیہ مبارکہ میں ﴿ لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَالاَ تَفعَلُوْنَ ﴾ اگر تسلیم بھی کیا جائے کہ ورود اس کا امر معروف اور نہی منکر میں ہے تو مراد اس سے زجر کرنا اپنے ترک عمل پر نہ منع کرنا قول حق کہنے سے، اور یہ ظاہر ہے کہ خود عمل کر کے دوسرے کو امر کرنا نہایت مستحسن ہے اس لیے کہ امر اس شخص کا جو خود عامل نہیں چنداں اثر نہیں رکھتا۔ اور امر، معروف اور نہی منکر حکام کے ساتھ مخصوص نہیں ادنیٰ مسلمان بھی کر سکتا ہے لیکن مار پیٹ کے لیے آمر والی ضرور ہے۔ اور امر نہی ضرور ہے کہ امور متفق علیہ میں ہو نہ مختلف میں علی الخصوص اس کے نزدیک جو کہتا ہے ہر مجتہد مصیب ہے، اور ضرور ہے کہ رفق و ملائمت سے ہو اور اللہ کے لیے، نہ طلب جاہ و مال اور جلب عز و منال کے لیے کہ ثواب اس پر مرتب ہو۔ اور کہا ہے کہ نصیحت ملا میں فضیحت ہے۔ (شرح مشکوۃ)

❀❀❀❀

١٣۔ بَابُ: مَا جَاءَ أَفْضَلُ الْجِهَادِ كَلِمَةُ عَدْلٍ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ

اس بیان میں کہ کلمہ حق ظالم بادشاہ سے کہہ دینا افضل جہاد ہے

(٢١٧٤) عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِیِّ: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((اِنَّ مِنْ اَعْظَمِ الْجِهَادِ كَلِمَةَ عَدْلٍ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ)). (صحيح) تخريج مشكاة المصابيح (٣٧٠٥۔ ٣٧٠٦) الروض النضير (٩٠٩) سلسلة الاحاديث الصحيحة (٤٩١)

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: سب سے بڑا جہاد کلمہ عدل کہنا ہے سلطان ظالم کے سامنے۔

فائدہ: اس باب میں ابوامامہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔

مترجم: سلطان ظالم بدمزاج متکبر مغرور کے آگے کلمہ حق کہنا اور اس پر خلاف شرع میں انکار کرنا ایک کمال جرأت اور بہادری اور تصلب فی الدین کی بات ہے، اور چونکہ اس میں اتلاف جان و مال کا اور عزت و جاہ کا یقین ہے اس لیے افضل جہاد ہے۔ اللهم وفقنابه۔

❀❀❀❀

١٤۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي سُؤَالِ النَّبِيِّ ﷺ ثَلَاثًا فِي أُمَّتِهِ

امت کے لیے نبی ﷺ کے سوالات ثلثہ کے بیان میں

(٢١٧٥) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ خَبَّابِ بْنِ الْاَرَتِّ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صَلَاةً فَاَطَالَهَا فَقَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! صَلَّيْتَ صَلَاةً لَمْ تَكُنْ تُصَلِّيْهَا؟ قَالَ: ((اَجَلْ اِنَّهَا صَلَاةُ رَغْبَةٍ وَرَهْبَةٍ، اِنِّیْ سَاَلْتُ اللّٰهَ

فِيهَا ثَلَاثًا فَأَعْطَانِي اثْنَتَيْنِ وَمَنَعَنِي وَاحِدَةً: سَأَلْتُهُ أَنْ لَا يُهْلِكَ أُمَّتِي بِسَنَةٍ فَأَعْطَانِيهَا، وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَا يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِّنْ غَيْرِهِمْ فَأَعْطَانِيهَا، وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَا يُذِيقَ بَعْضَهُمْ بَأْسَ بَعْضٍ فَمَنَعَنِيهَا)).

(صحیح۔صفة الصلاۃ)

ترجمہ: روایت ہے خباب بن ارت رضی اللہ عنہ سے کہ ایک نماز پڑھی رسول اللہ ﷺ نے اور دراز کیا اس کو، سو عرض کی صحابہ رضی اللہ عنہم نے یا رسول اللہ ﷺ آج آپ ﷺ نے ایسی نماز پڑھی کہ روز نہ پڑھتے تھے، فرمایا آپ ﷺ نے: ہاں بے شک یہ نماز تھی امید وخوف کی میں نے مانگیں اللہ تعالیٰ سے اس میں تین چیزیں، سو عنایت کیں مجھے دو اور باز رکھی مجھ سے ایک سو سنو کہ مانگا میں نے اس سے یہ کہ ہلاک نہ ہو میری ساری امت قحط میں، سو عنایت کیا مجھے اور مانگا میں نے یہ کہ مسلط نہ ہو ان پر کوئی دشمن ان کے غیر میں سے، سو عنایت کیا مجھ کو اور مانگا میں نے کہ نہ چکھا ان کے بعض کو مزہ بعض کی لڑائی کا، سو نہ دیا مجھے یہ۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے اور اس باب میں سعد اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔

❀❀❀❀

(۲۱۷۶) عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((إِنَّ اللّٰهَ زَوٰى لِيَ الْأَرْضَ فَرَأَيْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا وَإِنَّ أُمَّتِي سَيَبْلُغُ مُلْكُهَا مَا زُوِيَ لِي مِنْهَا، وَأُعْطِيتُ الْكَنْزَيْنِ الْأَحْمَرَ وَالْأَصْفَرَ، وَإِنِّي سَأَلْتُ رَبِّي لِأُمَّتِي أَنْ لَا يُهْلِكَهَا بِسَنَةٍ عَامَّةٍ، وَأَنْ لَا يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ سِوٰى أَنْفُسِهِمْ فَيَسْتَبِيحَ بَيْضَتَهُمْ، وَإِنَّ رَبِّي قَالَ: يَا مُحَمَّدُ! إِنِّي إِذَا قَضَيْتُ قَضَاءً فَإِنَّهُ لَا يُرَدُّ، وَإِنِّي أَعْطَيْتُكَ لِأُمَّتِكَ أَنْ لَا أُهْلِكَهُمْ بِسَنَةٍ عَامَّةٍ وَلَا أُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ سِوٰى أَنْفُسِهِمْ فَيَسْتَبِيحَ بَيْضَتَهُمْ، وَلَوِ اجْتَمَعَ عَلَيْهِمْ مَنْ بِأَقْطَارِهَا — أَوْ قَالَ: مِنْ بَيْنَ أَقْطَارِهَا حَتّٰى يَكُونَ بَعْضُهُمْ يُهْلِكُ بَعْضًا وَيَسْبِي بَعْضُهُمْ بَعْضًا)). (صحيح) الروض النضير (٦١، ١١٧٠) الصحيحة ٤/٢٥٢ و (١٩٥٧)

ترجمہ: روایت ہے ثوبان رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: بے شک اللہ تعالیٰ نے لپیٹ دی میرے لیے زمین اور میں نے دیکھا اس کے مشرق اور مغرب کو اور میری امت کی سلطنت پہنچے گی جہاں تک کہ لپیٹی گئی ہے میرے لیے زمین، اور دیئے گئے مجھے دو خزانے ایک سرخ اور ایک سفید اور میں نے مانگا اپنے پروردگار سے کہ ہلاک نہ کرے میری امت کو قحط عام میں، اور نہ مسلط ہو ان پر کوئی دشمن سوا ان کے لوگوں کے کہ توڑ ڈالے بیضہ ان کا، اور تحقیق کہ میرے رب نے کہا اے محمد (ﷺ) جب مقرر کر چکا میں کوئی حکم تو پھر وہ لوٹتا نہیں، اور میں نے عنایت کی تیری امت کو کہ ہلاک نہ کروں گا میں ان کو قحط عام سے، اور مسلط نہ کروں گا ان پر کوئی دشمن ان کے غیر میں سے کہ توڑ ڈالے بیضہ ان کا یعنی ہلاک کر دے ان کی ساری

جماعت ؑ اگرچہ جمع ہو جائیں زمین کے کناروں کے لوگ یا یہ فرمایا کہ جو لوگ ہیں زمین کے کناروں میں یہاں تک کہ انہیں کے لوگ بعض ہلاک کریں گے بعض کو، اور قید کریں گے بعض کو۔ یعنی باہر کا دشمن ان پر مسلط نہ ہوگا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: لپیٹ دی میرے لیے زمین، اس میں استدلال ہے اہل مکاشفہ کو۔ اور آپ ﷺ کو بوحی معلوم ہوا کہ جہاں تک زمین دیکھی ہے وہاں تک سلطنت آپ کی امت کی ہوگی ازمنہ مختلفہ میں اور دیئے گئے مجھے دو خزانے یعنی روپیہ اور اشرفی یا چاندی سونے کی کہ برکات اس کی ظاہر ہوئی امت پر اور وہ خزانہ عالم مثال میں آپ کو عنایت ہوئے تھے اور حقیقت اس کی بعد میں ظاہر ہوئی اور ایسا قحط آپ ﷺ کی امت میں نہ ہوا ہے اور نہ ہوگا کہ جس سے ساری امت ہلاک ہو جائے اور کوئی دشمن ان پر مسلط نہ ہوا اگرچہ ان کے بعض افراد پر کفار وغیرہ حاکم ہوئے ہیں مگر کسی زمانہ میں تمام امت پر حکومت کسی کافر کی نہ ہوئی اور نہ ہوگی یا مسلط ہونے سے ارادۂ ہلاک مراد ہے کسی کافر صاحب شوکت کا یہ ارادہ نہیں کہ تمام امت کو ہلاک کرے اور اگر ہو بھی تو بھی وہ قادر نہ ہوگا۔ قولہ: توڑ ڈالے بیضہ ان کا، مراد اس سے ساری جماعت کا ہلاک ہونا ہے۔ قاعدہ ہے کہ جب جانور کے انڈے تلک توڑ ڈالے جاویں تو ان کی نسل منقطع ہو جاتی ہے اور بیخ و بنیاد باقی نہیں رہتی۔ پس انڈے کا توڑنا کنایہ ہے ساری جماعت کے ہلاک کرنے سے۔ قولہ: یہاں تک کہ ہلاک کریں گے بعض ان کے بعض کو، یعنی آپس میں جنگ و جدال رہے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا بلکہ کفار کے ہاتھ سے صالحین امت کو اتنی ایذا نہیں پہنچی ہے جتنی کلمہ گویوں سے۔

❀ ❀ ❀ ❀

۱۵۔ بَابُ: مَا جَاءَ كَيْفَ يَكُونُ الرَّجُلُ فِي الْفِتْنَةِ

اس بیان میں کہ فتنے کے وقت آدمی کو کیسا ہونا چاہیے

(۲۱۷۷) عَنْ أُمِّ مَالِكٍ الْبَهْزِيَّةِ قَالَتْ: ذَكَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِتْنَةً فَقَرَّبَهَا قَالَتْ: قُلْتُ يَارَسُولَ اللّٰهِ! مَنْ خَيْرُ النَّاسِ فِيهَا؟ قَالَ: ((رَجُلٌ فِي مَاشِيَتِهِ يُؤَدِّي حَقَّهَا وَيَعْبُدُ رَبَّهُ، وَرَجُلٌ اٰخِذٌ بِرَأْسِ فَرَسِهِ يُخِيفُ الْعَدُوَّ وَيُخَوِّفُونَهُ)). (صحيح ـ سلسلة الاحاديث الصحيحة: ٦٩٨ ـ التعليق الرغيب: ٢/ ١٥٣)

ترجمہ: روایت ہے ام مالک بہزیہ رضی اللہ عنہا سے کہ ذکر کیا رسول اللہ ﷺ نے فتنہ کا اور بہت قریب فرمایا اس کا ظاہر ہونا۔ کہا راویہ نے عرض کی میں نے یارسول اللہ ﷺ کون شخص بہتر ہوگا سب لوگوں میں اس وقت؟ فرمایا آپ ﷺ نے: ایک تو وہ شخص کہ اپنے جانوروں میں ہوا ادا کرتا ہو حق اس کا یعنی چراتا ہو اور عبادت کرتا ہو اپنے رب کی، اور دوسرا وہ کہ پکڑے ہو سر اپنے گھوڑے کا ڈراتا ہو دشمن کو، یعنی کافروں کو، اور ڈراتے ہوں وہ اس کو۔

فائدہ: اس باب میں ام مبشر اور ابوسعید خدری اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث غریب ہے اس سند سے۔ اور روایت کی لیث بن ابی سلیم نے طاؤس سے انہوں نے نبی ﷺ سے۔

❁❁❁❁

١٦۔ بَابٌ فِيْ كَفِّ اللِّسَانِ فِي الْفِتْنَةِ

فتنوں میں زبان روکنے کے بیان میں

(٢١٧٨) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((تَكُوْنُ الْفِتْنَةُ تَسْتَنْظِفُ الْعَرَبَ، قَتْلَاهَا فِي النَّارِ، اللِّسَانُ فِيْهَا اَشَدُّ مِنَ السَّيْفِ)) .

(ضعیف) سلسلة الاحاديث الضعيفة (٣٢٢٩) اس میں لیث بن ابی سلیم راوی ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے: ایک فتنہ ایسا ہوگا کہ گھیر لے گا عرب کو مقتول، اس کے دوزخی ہیں، زبان کھولنا اُس میں تلوار مارنے سے زیادہ ہے۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔ سنا میں نے محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ سے فرماتے تھے نہیں جانتے ہم زیاد بن سیمین گوش کی کوئی حدیث سوا اس حدیث کے لیث سے۔ اور روایت کی حماد بن سلمہ نے یہ حدیث لیث سے، اور مرفوع کیا اس کو۔ اور روایت کی حماد بن زید نے لیث سے اور موقوف کیا۔

مترجم: مراد اس فتنہ سے وہ حروب ہیں جو سلاطین و حکام میں فقط بغرض دنیا واقع ہوئے نہ بہ نیت اعلائے کلمۃ اللہ۔ اور زبان تلوار سے زیادہ ہے یعنی کلمہ حق کہنا اس وقت جہاد فی سبیل اللہ سے بڑھ کر ہے یا وہ لوگ ایسے بدمزاج و مغرور و متکبر ہیں کہ اپنے طاعن کو مار ڈالتے ہیں جیسے کوئی اپنے اوپر تلوار کھینچنے والے کو مارے۔

❁❁❁❁

١٧۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِيْ رَفْعِ الْأَمَانَةِ

امانت کے اٹھ جانے کے بیان میں

(٢١٧٩) عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ: حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَدِيْثَيْنِ قَدْ رَاَيْتُ اَحَدَهُمَا وَاَنَا اَنْتَظِرُ الْاٰخَرَ: حَدَّثَنَا اَنَّ الْاَمَانَةَ نَزَلَتْ فِيْ جَذْرِ قُلُوْبِ الرِّجَالِ ثُمَّ نَزَلَ الْقُرْاٰنُ فَعَلِمُوْا مِنَ الْقُرْاٰنِ وَعَلِمُوْا مِنَ السُّنَّةِ، ثُمَّ حَدَّثَنَا عَنْ رَفْعِ الْاَمَانَةِ فَقَالَ: ((يَنَامُ الرَّجُلُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ الْاَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهِ فَيَظَلُّ اَثَرُهَا مِثْلَ الْوَكْتِ، ثُمَّ يَنَامُ نَوْمَةً فَتُقْبَضُ الْاَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهِ فَيَظَلُّ اَثَرُهَا مِثْلَ اَثَرِ الْمَجْلِ كَجَمْرٍ دَحْرَجْتَهُ عَلٰى

رِجْلِكَ فَنَفِطَتْ فَتَرَاهُ مُنْتَبِرًا وَلَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ)) ثُمَّ اَخَذَ حَصَاةً فَدَحْرَجَهَا عَلٰى رِجْلِهِ قَالَ: ((فَيُصْبِحُ النَّاسُ يَتَبَايَعُوْنَ لَا يَكَادُ اَحَدٌ، يُؤَدِّي الْاَمَانَةَ حَتّٰى يُقَالَ اِنَّ فِيْ بَنِيْ فُلَانٍ رَجُلًا اَمِيْنًا، وَحَتّٰى يُقَالَ لِلرَّجُلِ مَا اَجْلَدَهُ وَاَظْرَفَهُ وَاَعْقَلَهُ وَمَا فِيْ قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ مِنْ اِيْمَانٍ)) قَالَ: وَلَقَدْ اَتٰى عَلَيَّ زَمَانٌ وَمَا اُبَالِيْ اَيُّكُمْ بَايَعْتُ فِيْهِ لِاَنْ كَانَ مُسْلِمًا لَيَرُدَّنَّهُ عَلَيَّ دِيْنُهُ وَلَئِنْ كَانَ يَهُوْدِيًّا اَوْ نَصْرَانِيًّا لَيَرُدَّنَّهُ عَلَيَّ سَاعِيْهِ فَاَمَّا الْيَوْمَ فَمَا كُنْتُ لِاُبَايِعَ مِنْكُمْ اِلَّا فُلَانًا وَفُلَانًا. (صحیح)

ترجمہ: روایت ہے حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے کہ کہا انہوں نے کہ بیان فرمائیں ہم سے رسول اللہ ﷺ نے دو حدیثیں کہ دیکھ لی میں نے ان میں سے حقیقت ایک کی اور منتظر ہوں میں دوسری کا، پہلی حدیث ان میں کی یہ ہے کہ فرمایا آپ ﷺ نے اتری ہے مردوں کے دلوں میں امانت پھر اترا قرآن، اور پہچانا انہوں نے حق امانت کا قرآن سے اور پہچانا سنت سے یعنی دونوں میں تاکید ہے ادائے امانت کی۔ دوسری حدیث ان میں سے یہ ہے کہ ذکر کیا ہم سے رفع امانت کا۔ اور فرمایا سوئے گا آدمی ایک بار بس چھین لی جائے گی امانت اس کے دل سے، سورہ جائے گا اثر اس کا مثل دھبہ کے پھر سوئے گا ایک بار اور چھین لی جائے گی امانت اور رہ جائے گا اثر اس کا مثل گھٹے کی جیسے کہ گھمادے اور پھیرے تو اپنے پیر پر چنگاری اور چھالا پڑ جائے اس سے، پھر دیکھے تو اسے اٹھا ہوا اور اس میں کچھ نہیں ہے پھر لی آپ نے ایک کنکری اور پھیرا اس کو اپنے پیر پر اور فرمایا: پھر صبح کریں گے لوگ خرید و فروخت کرتے ہوں گے کوئی ایسا معلوم نہ ہوگا کہ ادا کرے امانت کو یہاں تک کہ کہا جائے گا تحقیق فلانے قبیلہ میں ایک شخص امین ہے۔ اور کہا جائے گا مرد کو یعنی اس کی تعریف میں کیا چست و چالاک آدمی ہے یعنی کاروبار دنیا میں، اور کیا ہوشیار و خوش تقریر ہے، اور کیا عقل مند اور دانا ہے، اور اس کے دل میں ایک رائی کے دانہ برابر ایمان نہیں۔ اور بے شک آ چکا مجھ پر ایک زمانہ کہ میں پرواہ نہ رکھتا تھا جس کسی سے معاملہ کروں کہ اگر وہ مسلمان ہوتا تھا دیوا تا تھا حق میرا اتدین اس کا، اور اگر وہ یہودی یا نصرانی ہوتا تھا تو دیوا تا تھا مجھ کو حق میرا سردار اس کا، مگر آج کے دن میں معاملہ کرنے والا نہیں ہوں کسی سے مگر فلاں فلاں سے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: قولہ: دیکھ لی میں نے الخ۔ یعنی جیسے آپ نے خبر دی تھی ویسا ہی وقوع میں آیا۔ قولہ: اتری ہے مردوں کے دل میں امانت، الخ۔ مراد امانت سے ایمان ہے جیسا کہ اشارہ کیا اس کی طرف آخر حدیث میں کہ فرمایا ((وَمَا فِيْ قَلْبِهِ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ اِيْمَانٍ)) قولہ: سورہ جائے گا اثر اس کا مثل دھبہ کے، الخ۔ یہ تمثال فرمائی آپ نے امانت کے دل سے نکل جانے کی کہ جیسے آگ کا اثر اور چھالا بدن پر رہ جاتا ہے اور اونچا معلوم ہوتا ہے ایسا ہی آدمی بلند رتبہ معلوم ہوگا مگر اس میں امانت کا نام نہ ہوگا۔ قولہ: اور بے شک آ چکا مجھ پر زمانہ، الخ۔ یعنی وہ زمانہ تھا رسول اللہ ﷺ کا کہ اس میں بلا خوف و خطر ہر ایک سے معاملہ کرتا تھا اور اگر میرا حق کسی

مسلمان پر ہوتا تو وہ اپنی دینداری اور امانت کی وجہ سے میرا حق تلف نہ کرتا، اور اگر یہودی یا نصرانی پر ہوتا تو سردار اس کے دلواتے تھے، اور اب کوئی لائق اطمینان نہیں مگر فلاں فلاں۔

❀❀❀❀

۱۸ ۔ بَابُ: مَا جَاءَ لَتَرْكَبُنَّ سُنَنَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ

سابقہ امتوں کی عادات اس امت میں منتشر ہونے کے بیان میں

(۲۱۸۰) عَنْ اَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا خَرَجَ اِلٰى حُنَيْنٍ مَرَّ بِشَجَرَةٍ لِلْمُشْرِكِيْنَ يُقَالُ لَهَا: ذَاتُ اَنْوَاطٍ يُعَلِّقُوْنَ عَلَيْهَا اَسْلِحَتَهُمْ فَقَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اجْعَلْ لَنَا ذَاتَ اَنْوَاطٍ، كَمَا لَهُمْ ذَاتُ اَنْوَاطٍ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((سُبْحَانَ اللّٰهِ! هٰذَا كَمَا قَالَ قَوْمُ مُوْسٰى: اجْعَلْ لَنَا اِلٰهًا كَمَا لَهُمْ اٰلِهَةٌ، وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَتَرْكَبُنَّ سُنَّةَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ)) . (صحيح ـ ظلال الجنة: ٧٦ ـ المشكاة: ٥٣٦٩)

ترجمہ: روایت ہے ابوواقد لیثی سے کہ رسول اللہ ﷺ جب نکلے حنین کو گزرے ایک درخت پر مشرکوں کے کہ اس کو ذات انواط کہتے تھے لٹکاتے تھے اس میں مشرک لوگ ہتھیار اپنے، پس عرض کی صحابہ رضی اللہ عنہم نے یارسول اللہ (ﷺ) مقرر کر دیجیے ہمارے لیے بھی ایک ذات انواط جیسا کہ مشرکوں کا ایک ذات انواط ہے سو فرمایا نبی ﷺ نے: یہ تو ویسی ہی بات ہوئی جیسے موسیٰ علیہ السلام کی قوم نے کہا اجعل لنا الهاً یعنی بنا دے ہمارے لیے ایک معبود قسم ہے اس پروردگار کی کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے تم مرتکب ہو گے اپنے اگلوں کے افعال کے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور ابوواقد لیثی کا نام حارث بن عوف ہے۔ اس باب میں ابوسعید اور ابی ہریرہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔

مترجم: ذات انواط ایک درخت تھا جھاؤ کا اور آپ ﷺ کو برا معلوم ہوا سوال صحابہ رضی اللہ عنہم کا ایسی چیز کے لیے جس میں مشابہت ہو مشرکین کی، اور فرمایا کہ مرتکب ہو گے تم افعال امم سابقہ کے۔ اور متبع ہو گے ان کی عادات کے ویسا ہی ہوا کہ اس جزو زمان میں محافل علماء سوء کے مثل یہود کے ہیں، اور محافل مشائخاں مبتدعین کے مثل محافل نصاریٰ کے۔ اور عقائد اور اعمال ان کے طابق النعل بالنعل مثل اہل کتاب کے ہو گئے ہیں، اور شادی اور بیاہ میں اور موت وغمی میں ہزاروں رسمیں یہود ونصاریٰ کی مسلمان نے اختیار کر لی ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اور تفصیل اس کی دراز ہے کہ یہ ترجمہ مختصر محل اس کا نہیں۔

❀❀❀❀

۱۹۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي كَلَامِ السِّبَاعِ

درندوں کے کلام کے بیان میں

(۲۱۸۱) عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ، لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُكَلِّمَ السِّبَاعُ الْاِنْسَ، وَحَتّٰى يُكَلِّمَ الرَّجُلَ عَذْبَةُ سَوْطِهِ وَشِرَاكُ نَعْلِهِ وَتُخْبِرُهُ فَخِذُهُ بِمَا اَحْدَثَ اَهْلُهُ مِنْ بَعْدِهِ)). (صحيح ـ سلسلة الاحاديث الصحيحة: ۱۲۲ ـ المشكاة: ۵۴۵۹)

ترجمہ: روایت ہے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہ کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے: قسم ہے اس پروردگار کی کہ میری بقائے روح جس کے قبضہ میں ہے قیامت قائم نہ ہوگی جب تک کہ بات نہ کریں درندے آدمیوں سے اور جب تک کہ کلام نہ کرے مرد سے وپھندنا اس کے کوڑے کا اور تسمہ اس کی نعل کا، اور خبر دے گی ران اس کی اس نئے کام سے کہ کیا اس کی بیوی نے اس کے بعد۔ یعنی اس کی غیبت میں۔

فائدہ: اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اسے مگر قاسم بن فضل کی روایت سے، اور قاسم بن فضل ثقہ ہیں مامون ہیں اہل حدیث کے نزدیک، اور ثقہ کہا ان کو یحییٰ بن سعید اور عبد الرحمٰن بن مہدی نے۔

❀❀❀❀

۲۰۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي انْشِقَاقِ الْقَمَرِ

چاند کے پھٹنے کے بیان میں

(۲۱۸۲) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: انْفَلَقَ الْقَمَرُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اشْهَدُوْا. (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا انہوں نے: پھٹ گیا چاند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں، سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے: گواہ رہو۔

فائدہ: اس باب میں ابن مسعود اور انس اور جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: چاند کا پھٹنا قیامت کی نشانی بھی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ بھی، تفصیل اس کی یہ ہے کہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اہل مکہ نے سوال کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ ہم کو کوئی معجزہ دکھاؤ پس دکھایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو پھٹنا چاند کا یہاں تک کہ دیکھا انہوں نے حرا کو اس کے بیچ میں۔ اور قتادہ سے مروی ہے کہ دکھایا ان کو شق القمر دوبار۔ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ پھٹا چاند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں اور دو ٹکڑے ہوگیا ایک ٹکڑا نظر آتا تھا جبل پر اور ایک ٹکڑا اس کے نیچے پھر فرمایا

آنحضرت ﷺ نے: گواہ رہو۔ عبداللہ سے مروی ہے کہ یہ معاملہ مکہ میں ہوا اور مروی ہے کہ قریش نے پوچھا مسافروں سے اس گمان پر کہ شاید محمد ﷺ نے ہم پر جادو کر دیا ہو، پھر مسافروں نے کہا ہم نے بھی چاند پھٹتے دیکھا پھر یہ آیت اتری ﴿ اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ ﴾ پس پھٹنا چاند کا مقدمہ ہے قیامت کا کہ اس سے ثابت ہوا کہ خرق والتیام اجرام علویہ میں جائز ہے۔ اس نظر سے یہ نشانی قیامت کی ہے، اور چونکہ کفار نے فرمائش کی تھی معجزہ کی اور اس کے بعد اس کا ظہور ہوا۔ اور آپ ﷺ نے فرمایا یہی کہ گواہ رہو اس نظر سے معجزہ ہوا آنحضرت ﷺ کا اور ہزاروں درجہ یہ معجزہ بڑھ کر ہوا دریائے نیل کے شق ہونے سے اس لیے کہ اول تو دریا کا پھٹنا چنداں خلاف عادت نہیں، دوسرے خرق والتیام اجزائے ارضیہ چنداں مستبعد نہیں بخلاف اجرام علویہ کے۔ وَذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُوا لْفَضْلِ الْعَظِيْمِ.

❀❀❀❀

۲۱ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الْخَسْفِ

زمین کے دھنسنے کے بیان میں

(۲۱۸۳) عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ أُسَيْدٍ قَالَ: اَشْرَفَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ غُرْفَةٍ وَنَحْنُ نَتَذَاكَرُ السَّاعَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَرَوْا عَشْرَ اٰيَاتٍ طُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَيَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ وَالدَّابَّةَ وَثَلَاثَةُ خُسُوْفٍ: خَسْفٌ بِالْمَشْرِقِ وَخَسْفٌ بِالْمَغْرِبِ وَخَسْفٌ بِجَزِيْرَةِ الْعَرَبِ، وَنَارٌ تَخْرُجُ مِنْ قَعْرِ عَدَنٍ تَسُوْقُ النَّاسَ اَوْ تَحْشُرُ النَّاسَ فَتَبِيْتُ مَعَهُمْ حَيْثُ بَاتُوْا، وَتَقِيْلُ مَعَهُمْ حَيْثُ قَالُوْا)) . (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے حذیفہ بن اسید سے کہا جھانکا ہم پر رسول اللہ ﷺ نے غرفہ سے اور ہم آپس میں چرچہ کر رہے تھے قیامت کا، سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: قیامت قائم نہ ہوگی جب تک نہ دیکھو گے تم اس سے پیشتر دس نشانیاں: اول نکلنا آفتاب کا مغرب سے، دوسرے یاجوج ماجوج، تیسرے نکلنا دابۃ الارض کا، اور تین جگہ زمین کا دھنسنا ایک مشرق میں، دوسرا مغرب میں تیسرا جزیرہ عرب میں، اور یہ چھ نشانیاں ہوئی، ساتویں نکلنا ایک آگ کا عدن کی جڑ سے کہ ہانکے گی آدمیوں کو یا فرمایا جمع کرے گی لوگوں کو یعنی ملک شام میں شب کو ٹھہرے گی ان کے ساتھ جب وہ ٹھہریں گے، اور دوپہر کو ٹھہرے گی ان کے ساتھ جب وہ قیلولہ کریں گے۔

فائدہ: روایت کی ہم سے محمود بن غیلان نے انہوں نے وکیع سے انہوں نے سفیان سے مانند اس کے۔ اور بڑھائی اس میں آٹھویں چیز دخان یعنی دھواں۔ روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے ابوالاحوص سے انہوں نے فرات قزاز سے جیسے حدیث وکیع کی ہے انہوں نے سفیان سے۔ روایت کی ہم سے محمود بن غیلان نے انہوں نے ابوداؤد طیالسی سے انہوں نے شعبہ سے اور مسعودی سے

دونوں نے سنا فرات قزاز سے مثل حدیث عبدالرحمٰن کے جو مروی ہے سفیان سے انہوں نے روایت کی ہے فرات سے اور زیادہ کی اس میں نویں نشانی دجال کا ظاہر ہونا اور ذکر کیا دخان کا بھی۔ روایت کی ہم سے ابوموسیٰ نے انہوں نے ابوالنعمان سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے فرات سے ابوداود کی روایت کے مانند جو مروی ہے شعبہ سے۔ اور زیادہ کی اس میں دسویں چیز ہوا کہ اڑا کر پھینک دے گی ان کو دریا میں یا اترنا عیسیٰ بن مریم کا فقط۔ اس باب میں علی رضی اللہ عنہ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہا اور صفیہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۲۱۸۴) عَنْ صَفِيَّةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لَا يَنْتَهِيَ النَّاسُ عَنْ غَزْوِ هٰذَا الْبَيْتِ حَتّٰى يَغْزُوَ جَيْشٌ حَتّٰى إِذَا كَانُوْا بِالْبَيْدَاءِ أَوْ بِبَيْدَاءَ مِنَ الْأَرْضِ خُسِفَ بِأَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ وَلَمْ يَنْجُ أَوْسَطُهُمْ)) قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! فَمَنْ كَرِهَ مِنْهُمْ؟ قَالَ: ((يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ عَلٰى مَا فِيْ أَنْفُسِهِمْ)). (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: باز نہ رہیں گے لوگ لڑنے سے اس گھر میں یہاں تک کہ آئے گا ایک لشکر اور جب پہنچے گا بیداء میں یا یہ فرمایا کہ پہنچے زمین بیداء میں دھنس جائے گا اس کا اوّل اور آخر اور نہ بچے گا اس کا بیچ یعنی سب ہلاک ہو جائیں گے۔ عرض کی میں نے یارسول اللہ ﷺ جو برا جانتا ہے ان میں سے ان کے فعلوں کو؟ فرمایا آپ ﷺ نے: اٹھائے گا اللہ تعالیٰ ان کو اس حال پر جو ان کے دلوں میں ہے۔ یعنی وہاں نیک و بد ممتاز ہو جائیں گے مگر یہاں سب ہلاک ہوں گے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۲۱۸۵) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((يَكُوْنُ فِيْ آخِرِ هٰذِهِ الْأُمَّةِ خَسْفٌ وَمَسْخٌ وَقَذْفٌ)) قَالَتْ: قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! أَنَهْلَكُ وَفِيْنَا الصَّالِحُوْنَ؟ قَالَ: ((نَعَمْ إِذَا ظَهَرَ الْخَبَثُ)).

(صحيح ـ الصحيحة: ۹۸۷ ـ الروض النضير: ۲/ ۳۹۴)

ترجمہ: روایت ہے امّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: ہوگا آخر میں اس امت کے زمین میں دھنسنا اور صورت کا بدلنا اور پتھروں کا آسمان سے برسنا۔ کہا انہوں نے عرض کی ہم نے یارسول اللہ ﷺ کیا ہم ہلاک ہو جائیں گے باوجود اس کے کہ ہم میں صالحین ہوں؟ فرمایا آپ ﷺ نے: ہاں جب کہ غالب ہو جائے خباثت یعنی فسق و فجور۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے امّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے۔ نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما میں کلام کیا ہے یحییٰ بن سعید نے ان کے حافظہ کی طرف سے۔

مترجم: ابن مردویہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ ہمیشہ جاری رہے گا آفتاب کا نکلنا مطلع سے اور جانا مغرب کو یہاں تک کہ وہ وقت آئے جو اللہ تعالیٰ نے مقرر کیا ہے اپنے بندوں کی توبہ کے لیے پس اجازت چاہے گا آفتاب کہ کہاں سے طلوع کرے اور اسی طرح چاند اذن مانگے گا کہ کہاں سے نکلے سو اذن نہ ملے گا ان میں سے کسی کو اور محبوس رکھے گا آفتاب تین شب اور چاند دو شب اور نہ پہچانیں گے مقدار جس کو مگر تھوڑے لوگ بقیۃ الأرض حاملان قرآن کہ پڑھ لے گا ہر شخص ورد اپنا اور پھر دیکھے گا کہ رات اپنے اپنے حال پر ہے اور نہ معلوم ہوگا مقدار رات کا مگر حاملان قرآن عظیم الشان کو اور پکارے گا بعض ان کا بعض کو اور جمع ہو جائیں گے مسجدوں میں اور کاٹیں گے بقیہ شب آہ وزاری وتضرع وبکا میں بعد اس کے بھیجے گا اللہ جل جلالہ جبرئیل کو سورج اور چاند کی طرف اور کہیں گے وہ کہ امر فرماتا ہے تم کو باری تعالیٰ شانہ کہ تم دونوں لوٹ جاؤ اپنے مغارب کی طرف اور طلوع کرو وہاں سے اور نہیں ہے آج تمہارے لیے ہماری درگاہ میں نور اور نہ چمک دمک۔ سو رونے لگیں سورج اور چاند قیامت کے خوف سے اور اپنی موت کے ڈر سے اور لوٹ کر طلوع کریں گے دونوں مغرب سے، سو اسی حال میں کہ لوگ تضرع وزاری کر رہے ہوں گے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور غافل اپنے نشۂ غفلت میں مست ہوں گے کہ اچانک آواز آئے گی باری تعالیٰ شانہ کی طرف سے کہ آگاہ رہو دروازہ توبہ کا بند ہو گیا۔ اور مہر وماہ نے مغرب سے طلوع کیا سو لوگ دیکھیں گے ان دونوں کو کہ وہ دونوں عکم کی مانند ہیں کہ نہ ان میں روشنی ہے اور نہ آب وتاب۔ اسی کی خبر دیتا ہے اللہ تعالیٰ اپنے قول مبارک میں ﴿ وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ﴾ یعنی اکٹھا کیے گئے مہر وماہ اور عکم خرجی ہے اونٹ پر لادیں گے یا گٹھری کپڑوں کی سو بلند ہوں گے یہ دونوں مانند دو اونٹوں کے کہ نزاع کرتا ہے ہر ایک دوسرے سے اور چاہتا ہے ہر ایک کہ میں آگے بڑھ جاؤں اس وقت فریاد کرنے لگیں گے دنیا کے لوگ اور غافل ہو جائیں گی مائیں اپنی اولاد سے اور گر پڑیں گے حمل، اور صالحوں اور ابرار کو نفع دے گا رونا اور لکھی جائے گی ان کی عبادت، مگر ظالموں اور فاجروں کے رونے سے کچھ فائدہ نہ ہوگا، اور لکھی جائے گی ان پر حسرت وندامت، اور جب یہ دونوں مہر وماہ ناف آسمان میں پہنچیں گے جبرائیل آ کر ان دونوں کے قرون پکڑ کر مغرب کی طرف لوٹا دیں گے اور مشرق کو جانے نہ دیں گے بلکہ مغرب ہی میں لوٹ کر ڈوب جائیں گے جہاں دروازہ ہے توبہ کا۔ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ دروازہ توبہ کا کیا ہے؟ فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے: اے عمر! پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے ایک دروازہ توبہ کے لیے مغرب کے پیچھے اور وہ جنت کے دروازوں میں سے ہے، اس کے دو پٹ ہیں سونے کے مکلل جواہرات سے ان دونوں پٹوں میں مسافت ہے چالیس برس کی راہ کی سوار تیز رو کے لیے، اور یہ دروازہ کھلا ہوا ہے جب سے کہ خداوند تعالیٰ نے اپنی مخلوق کو پیدا کیا ہے اور کھلا رہے گا اس شب کی صبح تک کہ شمس وقمر مغرب سے طلوع کریں، اور توبہ نہ کی کسی بندے نے اللہ کے بندوں میں سے توبہ نصوح آدم علیہ السلام کے زمانہ سے اس دن تلک مگر یہ کہ توبہ آتی ہے اسی دروازہ سے اور اوپر چڑھ جاتی ہے باری تعالیٰ شانہ کی طرف۔ پوچھا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہے توبہ نصوح؟ فرمایا: نادم ہوتا ہے بندہ اپنے گناہوں پر اور بھاگتا ہے اس سے اللہ تعالیٰ کی طرف اور پھر نہیں لوٹتا گناہوں کی طرف جیسے دودھ پستان سے نکل کر پھر عود

نہیں کرتا اس کی طرف، پس ڈوبا دیں گے جبرئیل ان دونوں کو اس دروازہ میں پھر بند کر دیئے جائیں گے وہ دونوں پٹ اور مل جنائیں گے وہ دونوں ایسے کہ گویا کبھی ان میں شگاف ودراڑ نہ تھی اور جب دروازہ توبہ کا بند ہوگا قبول نہ ہوگی کسی بندے کی توبہ اس کے بعد اور فائدہ نہ دے گا اسے کوئی حسنہ مگر وہ حسنہ کہ اس سے پہلے کیا ہے کہ وہ جاری رہے گا ان کے لیے بعد اس کے جیسا کہ جاری تھا قبل اس کے اور اسی طرف اشارہ ہے اللہ تعالیٰ کے اس قول میں ﴿ يَوْمَ يَأْتِي بَعْضُ ايَاتِ رَبِّكَ الاية ﴾

پھر عرض کی ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے: اے اللہ کے رسول میرے ماں باپ فدا ہوں آپ پر کیا معاملہ ہوگا اس کے بعد سورج اور چاند سے اور کیا حال ہوگا آدمیوں کا اور دنیا کا اس کے بعد فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے: اے ابی! پہنایا جائے گا شمس وقمر کو اس کے بعد جامہ نور وضیاء اور پھر طلوع کریں گے آدمیوں پر اور ظاہر ہوں گے جیسا کہ اس سے پیشتر تھے لیکن لوگ جب اس آیہ کبریٰ کو دیکھ لیں گے اور عظمت اس کی مشاہدہ کر لیں گے پھر مشغول ہوں گے دنیا میں اور آباد کریں گے اس کو اور جاری کریں گے اس میں نہریں اور لگائیں گے اس میں درخت اور بنائیں گے اس میں لیکن عمر دنیا کی ایسی ہوگی بعد طلوع شمس کے مغرب سے کہ اگر جنے گی کسی کی گھوڑی تو وہ بچہ سواری کے لائق نہ ہوگا کہ صور پھونکا جائے گا۔ انتہیٰ۔

اور ابن ابی شیبہ نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ اشرار بعد اخیار کے ایک سو بیس سال تک ہیں۔ یعنی بعد طلوع آفتاب کے مغرب سے کہ وہ زمانہ اشرار کا ہے ایک سو بیس سال تک عمر دنیا ہے۔ اور روایت اس باب میں مختلف ہیں وجہ تطبیق یہ ہے کہ باعتبار بقائے مؤمنین مدت قلیل ہے اور باعتبار بقائے کفار وشرار یک صد وبست سال اور دابۃ الارض ایک مخلوق ہے اللہ تعالیٰ کی مخلوقات عجیبہ سے کہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے وصف کیا اس کا اس طرح پر کہ سر اس کا گائے کا سا ہے اور چشم خوک کی سی اور کان فیل کے اور سینگ بز کوہی کے اور گردن شتر مرغ کی اور سینہ شیر کا اور رنگ پلنگ کا اور کمر بلی کی اور دم بکری کی اور پیر اونٹ کے۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ گردن اس کی دراز ہے کہ دیکھے گا اس کو جو مشرق میں ہے جیسا کہ دیکھتا ہے اسے جو کہ مغرب میں ہے اور اس کا منہ ہے مثل انسان کے منہ کے اور چونچ ہے مثل طائر کے برور یش ہے یعنی پشم وپر رکھتا ہے اور ہر رنگ میں موجود ہے اور اس کے چار پیر ہیں۔ اور حذیفہ نے کہا لن یدرکھا طالب ولا یفوتھا ھارب یعنی نہ پائے گا اسے ڈھونڈنے والا۔ یعنی بسبب تیز روی کے اور نہ بھاگ سکے گا اس سے کوئی بھاگنے والا اور حضرت علی کرم وجہہ اللہ نے کہا کہ ان لوگوں کو گمان ہے کہ دابۃ الارض آپ ہی ہیں انہوں نے فرمایا: کہ واللہ دابہ کو پر وموئے کو چک زرد ہوں گے اور مجھے پر وزغب نہیں اور اسے سم ہوگا مجھے سم نہیں اور وہ نکلے گا اسپ تیز رو کے مانند تین بار اور ابھی دو ثلث بھی اس کے باہر نہ آئے ہوں گے۔ اور عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سر اس کا آسمان میں لگے گا اور باہر نہ آئے ہوں گے پیر اس کے زمین سے۔ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا وہ نکلے گا دوڑتے گھوڑے کی مانند تین دن تلک اور ابھی اس کا ایک ثلث بھی نہ نکلا ہوگا یعنی تین دن کے عرصہ میں۔ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا مابین قرنیھا فرسخ للراکب المجد یعنی درمیان دونوں شاخ اس کے کے فاصلہ ہے ایک فرسخ کا سوار تیز رو کے لیے اور یہ سب

قدرت ہے مصور حقیقی کی کہ کیونکر تصویر کی اس کی اور نقش طرازی اور عجوبہ کاری ہے اس باری تعالیٰ شانہ کی کہ کیونکر تقدیر کی اس کی ﴿ فتبارك اللّٰہ احسن الخالقین ﴾ اور نکلنا اس کا سو وارد ہوا ہے کہ خروج اس کا عالم میں تین بار ہوگا ایک بار اقصائے بادیہ میں اور ایک روایت میں منتہائے یمن میں اور داخل نہ ہوگا ذکر اس کا قریہ میں یعنی مکہ میں پھر چھپا رہے گا زمانہ دراز تک پھر دوبارہ نکلے گا اول سے کمتر اور پہنچے گا ذکر اس کا اہل بادیہ میں اور آئے گی خبر اس کی مکہ میں پھر تیسری بار نکلے گا ایسے وقت میں کہ لوگ مجتمع ہوں گے افضل مساجد میں اور مراد اس سے مسجد الحرام ہے۔ اور نہ ڈرائے گا ان کو مگر یہ کہ وہ چرتا ہوگا رکن و مقام میں اور جھاڑتا ہوگا اپنے سر پر خاک اور جدا ہو جائیں گے اس سے۔ ایسا ہی مروی ہوا ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حذیفہ رضی اللہ عنہ سے اور حذیفہ رضی اللہ عنہ کی روایت کے بعض طرق صحیح ہیں۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ باہر آئے گا دابہ بعض اودیۂ تہامہ سے۔ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے: میں دیکھتا ہوں اس جگہ کو کہ نکلے گا جہاں سے دابہ اور وہ جگہ شگاف ہے صفا کا۔ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ خروج اس کا صفا سے ہوگا منیٰ کی شب میں اور صبح کریں گے لوگ اس کے سر اور دم کے بیچ میں اور نہ پھسلے گا کوئی پھسلنے والا اور نہ باہر آئے گا اس سے کوئی باہر آنے والا یہاں تک کہ فارغ ہوگا اس کام سے کہ حکم فرمایا ہے اس کا احکم الحاکمین نے پھر ہلاک ہوگا ہلاک ہونے والا اور نجات پائے گا نجات پانے والا، اور اول قدم جو رکھے گا وہ انطاکیہ میں رکھے گا۔ اور رسالہ حشریہ میں ہے کہ طلوع شمس مغرب سے جب ہوگا اسی دن کوہ صفا زلزلہ سے پھٹ جائے گا اور دآبہ الارض نکلے گا اور ایک ہاتھ میں اس کے عصائے موسیٰ اور دوسرے میں خاتم سلیمان ہوگی سیر کرے گا تمام شہروں میں کمال سرعت سے اور نشان کرے گا عصائے موسیٰ علیہ السلام سے مؤمن کی پیشانی پر اور ایک خط نورانی کھینچ دے گا کہ تمام چہرہ اس کا نورانی ہو جائے گا اور کافر کی ناک پر یا گردن پر مہر کر دے گا سلیمان علیہ السلام کی کہ سارا چہرہ اس کا ظلماتی اور مکدر ہو جائے گا۔ انتہیٰ۔ اور دخان کی تفصیل یہ ہے کہ ایک دھواں آسمان سے ظاہر ہوگا اور زمین پر اترے گا اور مومنوں کو اس سے زکام ہو جائے گا، اور تشنگی دماغ اور کدورت حواس کی لاحق ہوگی۔ اور منافقوں اور کافروں کو بے ہوشی آ جائے گی اور بعض ایک روز اور بعض دو روز اور بعض تین روز میں آفاقہ پائیں گے اور وہ دھواں چالیس روز تک رہے گا بعد اس کے آسمان صاف ہو جائے گا۔ ہٰکذا فی الرسالۃ الحشریہ۔

اور احمد اور مسلم نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ بھیجے گا اللہ تعالیٰ عیسیٰ علیہ السلام کی موت کے بعد ایک ہوائے سرد شام کی طرف سے روئے زمین پر کہ جس کے دل میں ایک ذرہ بھی ایمان ہوگا اس کی روح قبض ہو جائے گی یہاں تک کہ اگر کوئی پہاڑ کے جگر میں گھس جائے گا وہاں بھی وہ ہوا پہنچے گی اور اس کی روح قبض کرے گی اور باقی رہ جائیں گے لوگ بدترین خلق کے چڑیوں اور درندوں کی عقل والے نہ نیکی کو پہچانیں گے نہ برائی سے انکار کریں گے، اور متمثل ہوں گے ان کے آگے شیطان اور کہیں گے تم قبول نہیں کرتے وہ کہیں گے کیا حکم کرتے ہو تم پس سکھا دیں گے وہ انہیں عبادت بتوں کی اور بت پرستی کریں گے اور رزق دیا جائے گا انہیں اس حال میں بھی بہت اور عیش خوش کہ ناگاہ صور پھونکے گا۔ انتہیٰ۔

' اور روایت حذیفہ بن اسید کی جو ابتدائے باب میں مذکور ہے اصحاب ستہ نے روایت کی سوا بخاری کے صاحب اشاعہ نے کہا ہے کہ یہ تینوں خسف واقع ہو چکے۔ چنانچہ سلمان بن عبدالملک کے عہد میں ابن ہبیرہ نے انہیں لکھا کہ بخارا میں صبح کے وقت ایک آواز عظیم آسمان سے آئی اور ایک صوت مہیب مثل رعد کے مسموع ہوئی کہ اس سے حاملہ عورتوں کے حمل گر گئے جب نظر کی تو آسمان میں ایک شگاف عظیم تھا اور اس میں بڑے بڑے قد وقامت کے لوگ اترے کہ سر ان کے آسمان میں تھے اور پیر زمین میں اور ان میں ایک کہنے والا کہتا تھا اے اہل زمین! عبرت پکڑو، اور اے اہل آسمان! ڈرو کہ یہ صفوائیل فرشتہ ہے کہ نافرمانی کی اس نے خداوند تعالیٰ کی اور معذب ہوا، جب روز روشن ہوا لوگ اس جگہ جمع ہوئے کیا دیکھتے ہیں کہ وہاں ایک خسف عظیم ہے کہ اس کو تر ار نہیں ہے اور اور اس سے سیاہ دھواں نکل رہا ہے۔

قاضی بخارا نے اس واقعہ کو چالیس شخصوں کی گواہی سے پایۂ ثبوت کو پہنچایا۔ صحاب اشاعہ نے کہا ہے کہ اس قصہ میں نظر ہے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿ لَا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَا اَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ ﴾ مگر ہوسکتا ہے کہ جس طرح مستثنیٰ ہیں ان سے ہاروت وماروت اسی طرح جائز ہے کہ یہ بھی ہو اور اللہ تعالیٰ ہر شئے پر قادر ہے اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ قول اللہ تعالیٰ کا باعتبار غالب واکثر ملائکہ کے ہو نہ باعتبار ہر ہر فرد کے ملائکہ سے۔ واللہ اعلم۔

اور ۲۰۸ھ دوسو آٹھ ہجری میں تیرہ دیہہ خسف ہو گئے مغرب میں۔ اور ۳۳۴ھ تین سو چونتیس میں ماہ شعبان میں غرناطہ میں زلزلہ واقع ہوا کہ اس سے اماکن اور بہت جگہ خسف ہو گئیں اور بعض قلاع منہدم ہوئے۔ اور ۳۴۶ھ ہجری میں بلدہ رے اور اس کے نواحی میں زلزلہ عظیم واقع ہوا کہ ڈیڑھ سو قریہ اس سے خسف ہو گئے اور نقصان اس کا حلوان تک پہنچا اور اکثر لوگ حلوان کے بھی خسف ہو گئے اور زمین نے مردوں کی ہڈیاں باہر پھینک دیں، اور مقام خسف سے چشمے پانی کے جاری ہوئے، اور بلدہ طالقان تمام خسف ہو گیا قریب تیس آدمیوں کے اس سے نجات پائی اور پھٹ گیا رے میں ایک پہاڑ اور معلق ہوا ایک قریہ آسمان وزمین میں مع اہل قریہ دوپہر کے وقت اور پھر خسف ہو گیا اور زمین پھٹ گئی، اور اس سے پانی بہنے لگا، بدبودار دھواں نکلنے لگا بہت كذا نقله السيوطي عن ابن الجوزي اور ۵۹۷ھ میں پانچ سو ستانوے ہجری میں ایک قریہ نواحی بصرہ سے خسف ہوا۔ اور ۵۳۳ھ پانچ سو تینتیس میں بلدہ بجیرا خسف ہوا اور اس جگہ کالا پانی ہو گیا۔ صاحب اشاعہ نے کہا کہ اس کے بعد ہمارے زمانہ میں نواحی آذربائیجان کے دیہات خسف ہوئے جو دیار عجم سے تھے انتہیٰ اور نار کی تفصیل یہ ہے کہ نکلے گی وہ نار قریہ عدن میں سے چنانچہ ایک روایت میں من قعر عدن ابين وارد ہوا ہے اور ابین بروزن احمر نام ہے اس بادشاہ کا جس نے اسے آباد کیا ہے اور کھینچ لے جائے گی لوگوں کو محشر میں۔ مراد محشر سے زمین شام ہے کہ اسے ارض مقدس بھی کہتے ہیں، اور مراد اس سے وہ زمین ہے جو درمیان فرات اور بحر قلزم کے واقع ہوئی ہے طول میں اور ساحل بحر عمان سے بحر اسود تک عرض میں، اور کیفیت اس کے ہانکنے کی لوگوں کی خود حدیث میں مذکور ہے، اور دجال اور یاجوج ماجوج کا حال آگے مذکور ہے۔ (حج الکرامۃ)

❀ ❀ ❀ ❀

۲۲۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي طُلُوعِ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا

مغرب سے سورج طلوع ہونے کے بیان میں

(۲۱۸۶) عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ حِينَ غَابَتِ الشَّمْسُ وَالنَّبِيُّ ﷺ جَالِسٌ فَقَالَ: ((يَا أَبَاذَرٍّ! أَتَدْرِي أَيْنَ تَذْهَبُ هٰذِهِ؟)) قَالَ: قُلْتُ: اَللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: ((فَإِنَّهَا تَذْهَبُ لِتَسْتَأْذِنَ فِي السُّجُودِ فَيُؤْذَنُ لَهَا وَكَأَنَّهَا قَدْ قِيلَ لَهَا اطْلُعِي مِنْ حَيْثُ جِئْتِ فَتَطْلُعُ مِنْ مَغْرِبِهَا)) قَالَ: ثُمَّ قَرَأَ: وَذٰلِكَ مُسْتَقَرٌّ لَّهَا وَقَالَ: ذٰلِكَ قِرَاءَةُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ. (اسناده صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ابوذر رضی اللہ عنہ سے کہا داخل ہوا میں مسجد میں جب ڈوب گیا آفتاب اور نبی ﷺ بیٹھے ہوئے تھے۔ پھر فرمایا آپ ﷺ نے اے اباذر! آیا جانتا ہے تو کہ کہاں گیا یہ آفتاب۔ کہا راوی نے عرض کی میں نے کہ اللہ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں۔ فرمایا آپ ﷺ نے: وہ جاتا ہے تاکہ اجازت مانگے سجدہ کی، سو اجازت ملتی ہے اس کو اور گویا اس کو حکم ہوتا ہے پھر طلوع کر جہاں سے آیا تو پس طلوع کرے گا وہ مغرب سے۔ کہا راوی نے پھر پڑھی آپ ﷺ نے یہ آیت [وذلك مستقر لها] اور کہا راوی نے یہی ہے قرأت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی۔

فائدہ: اس باب میں صفوان بن عسال اور حذیفہ بن اسید اور انس اور ابوموسیٰ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: تفصیل اس کی اوپر خوب مذکور ہوئی۔

۲۳۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي خُرُوجِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ

یاجوج اور ماجوج کے نکلنے کے بیان میں

(۲۱۸۷) عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ قَالَتْ: اِسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَوْمٍ مُحْمَرًّا وَجْهُهُ وَهُوَ يَقُولُ ((لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ)) يُرَدِّدُهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ((وَيْلٌ لِّلْعَرَبِ، مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ، فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مِثْلُ هٰذِهِ)) وَعَقَدَ عَشْرًا قَالَتْ زَيْنَبُ: قُلْتُ: يَارَسُولَ اللّٰهِ! أَفَنَهْلَكُ وَفِينَا الصَّالِحُونَ؟ قَالَ: ((نَعَمْ إِذَا كَثُرَ الْخَبَثُ)). (صحیح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (۹۸۷) تخريج مشكاة المصابيح (۵۴۰۴)

ترجمہ: روایت ہے سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے کہا جاگے رسول اللہ ﷺ خواب سے کہ سرخ تھا چہرہ مبارک آپ ﷺ کا اور فرماتے تھے آپ ﷺ تین بار: لا الہ الا اللہ خرابی ہے اس عرب کی اس شر سے جو قریب ہو گیا ہے۔ اور تفصیل اس کی یہ ہے کہ کھل گیا آج کے دن ایک سوراخ یاجوج اور ماجوج کی دیوار میں مثل اس کے اور عقد کیا آپ ﷺ نے دس کا یعنی دائرہ

بنایا کلمہ شہادت کی انگلی اور انگوٹھے سے۔ کہا زینب نے عرض کی میں نے یارسول اللہ ﷺ! کیا ہم ہلاک ہو جائیں گے اور ہمارے درمیان صالحین ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں جب زیادہ ہو جائے گی خباثت یعنی فسق و فجور۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ جید کہا سفیان نے اس حدیث کو۔ اور کہا حمیدی نے کہ کہا سفیان نے یاد کیا میں نے اس اسناد میں زہری سے چار عورتوں کو زینب بنت ابی سلمہ رضی اللہ عنہا کو کہ وہ راویہ ہیں حبیبہ رضی اللہ عنہا سے اور یہ دونوں ربیبیہ ہیں رسول اللہ ﷺ کی۔ اور روایت کرتی ہیں حبیبہ رضی اللہ عنہا ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے کہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے وہ دونوں بیبیاں ہیں نبی ﷺ کی۔ اور روایت کی معمر نے یہی حدیث زہری سے اور نہیں ذکر کیا حبیبہ رضی اللہ عنہا کا۔

مترجم: یا جوج ماجوج اولاد سے ہیں حضرت نوح علیہ السلام کی بقول صحیح۔ چنانچہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ بیٹے نوح علیہ السلام کے تین تھے سام اور حام اور یافث، پس اولاد سام کی عرب اور فارس اور روم، اور اولاد حام کی قبط اور بربر اور سوڈان، اور اولاد یافث بن نوح کی یاجوج ماجوج و ترک و صقالبہ۔ رسالہ حشریہ میں ہے کہ ملک ان کا اقصائے بلاد شمالیہ میں ہے ہفت اقلیم سے باہر اور جانب شمال ان کے دریائے شور ہے کہ پانی اس کا بسبب شدت برد کے ایسا غلیظ ہے کہ گزرنا کشتی کا دشوار ہے۔ اور جانب میں شرق و غرب کے دو کوہ عظیم ایسے واقع ہیں کہ چڑھنا اترنا بھی ان پر ممکن نہیں اور جڑیں ان کی پانی میں ہیں۔ اور جنوب کی طرف وہ دونوں پہاڑ آہستہ آہستہ قریب ہوتے جاتے ہیں کہ درمیان ان کے فاصلہ قلیل رہ گیا ہے۔ اسکندر ذوالقرنین نے اسی فاصلہ پر دیوار آہنی بنائی ہے جو بہ سد سکندری معروف ہے، بلندی اس کی قلہ کوہ کے برابر ہے اور عرض اس کا ساٹھ گز ہے۔ اور وہ خبیث ہمیشہ اسے کودتے ہیں مگر باری تعالیٰ شب کو پھر درست فرما دیتا ہے آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں دو انگشت کے حلقہ کے برابر سوراخ ہو گیا تھا، جیسا کہ اوپر گزرا اور وہ تین قسم ہیں: ایک قسم مانند درخت صنوبر کے بلند بالا، دوسرے چار بالشت طول و عرض میں، تیسرے اپنا ایک کان بچھاتے ایک اوڑھتے ہیں۔ اور قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ یاجوج و ماجوج بائیس قبیلہ ہیں۔ ذوالقرنین نے اکیس پر سد بنائی ہے اور ایک قبیلہ کہ غائب تھا اور جہاد کو گیا تھا وہ باہر رہ گیا اور وہی ترک ہیں روایت کیا اس کو ابن ابی حاتم نے اور کثیر الاولاد ایسے کہ کوئی نہیں مرتا ان میں سے جب تک کہ نہیں دیکھ لیتا اپنے ہزار فرزند صلبی اور نہایت کثیر الجماع ہیں۔ چنانچہ ابن مردویہ اور ابن ابی حاتم نے روایت کیا کہ یاجوج و ماجوج کی عورتیں ہیں وہ جماع کرتے ہیں جب چاہتے ہیں بلکہ وہ مانند درخت کے ہیں کہ پھل لاتے ہیں جب چاہتے ہیں اور جتنا چاہتے ہیں۔ انتہیٰ۔

اور ابن ابی حاتم نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ کہا انہوں نے اَلْجِنَّ وَالْإِنْسَ عَشْرَةُ أَجْزَاءٍ فَتِسْعَةَ أَجْزَاءٍ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ وَجُزْء سَائِرِ النَّاسِ۔ یعنی جن و انس سب دس حصہ ہیں نو حصے ان میں سے یاجوج و ماجوج ہیں اور ایک حصہ اور سب لوگ۔ اور جب اللہ تعالیٰ کو منظور ہو گا نکلنا ان کا کہے گا حاکم ان کا شام کو کہ چھوڑ دو جو باقی ہے سد سے ان شاء اللہ تعالیٰ ہم کل پوری کھود لیں گے۔ پس ان شاء اللہ تعالیٰ کی برکت سے وہ درست نہ ہو گی اور ویسی ہی رہے گی کہ دوسرے روز جب وہ آئیں گے بخوبی

کھود کر اپنی راہ بنائیں گے۔ چنانچہ کیفیت ان کے خروج کی جو بہ روایت نواس بن سمعان مروی ہے ایک حدیث طویل میں مفصل آگے مذکور ہے۔ ابن عربی نے کہا ہے کہ حدیث استثناء سے تین آیات الٰہی معلوم ہوئی ہیں: ایک یہ کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو باوصف اس قوت کے اس پر قادر نہ کیا کہ روز و شب برابر سد کو کھودیں اور نکل آئیں، دوسرے یہ بھی قدرت نہ دی کہ وہ نردبان وغیرہ سے اوپر چڑھ کر ادھر اتر آویں۔ اور بندگانِ الٰہی کو ضرر پہنچائیں، تیسرے یہ کہ قدرت نہ دی ان کو انشاء اللہ کہنے کی جب تک کہ وقت معہود نہ پہنچے۔ اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے کہا کہ اس روایت سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ وہ اہل صناعات اور اہل ولایت وسلطنت ورعیت ہیں۔ اور ان میں سے ایسے بھی لوگ ہیں کہ اللہ تعالیٰ کو پہچانتے ہیں اور اقرار اس کی قدرت ومشیت کا رکھتے ہیں، اور یہ بھی احتمال ہے کہ کلمہ انشاء اللہ ان کی زبان سے بے ساختہ نکل جائے اگرچہ اس کے معنی ومطلب سے واقف نہ ہوں، اور برکت اس کلمہ مطہرہ کی باوجود جہالت کے بھی اپنا کام کر جائے۔ اور اختلاف ہے اسباب میں کہ اشتقاق یاجوج وماجوج کا کس مادہ سے ہے، بعضوں نے کہا ہے اجیج نار سے مشتق ہے، اور اجیج التہاب اور شعلہ مارنا ہے آگ کا۔ اور بعض نے کہا اُجّہ سے کہ بمعنی اختلاط اور شدت گرما کی ہے، اور بعض نے کہا اج سے کہ تیز دوڑنے کے معنی ہیں۔ اور بعضوں نے کہا اجاجہ سے کہ بمعنی آب شور کے ہے اور بہر تقدیر دونوں یفعول اور مفعول کے وزن پر ہیں، اور بعضوں نے کہا وزن ان کا فاعول ہے یج اور مج سے، اور بعض نے کہا وزن ان کا فاعول ہے اماج سے بمعنی اضطراب کے فقط۔ اور پوچھنا زینب کا کہ کیا ہم ہلاک ہو جائیں گے اور ہمارے درمیان صالحین ہوں گے تعجب سے ہے کہ یہ کیوں کر ہو سکتا ہے کہ باوصف صالحین نزول عذاب ہم پر ہو۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اعتبار کثرت کا ہے جب صالحین کی کثرت ہوتی ہے طالحین ان کے ذیل میں عذاب سے محفوظ رہتے ہیں۔ اسی طرح جب طالحین کی کثرت ہوتی ہے صالحین ان کے ساتھ معذب ہو جاتے ہیں اور آفات دنیا مثل قحط ووبا وخسف ومسخ میں گرفتار ہو جاتے ہیں، پھر آخرت میں اپنے بواطن کے موافق محشور ہوتے ہیں، عادت الٰہی یوں ہی جاری ہے اور یہ جو فرمایا خرابی ہے عرب کی الخ، بنظرِ مزید عنایت ہے۔ ورنہ فساد خروج یاجوج کا ساری دنیا میں منتشر ہو جائے گا، اور ظاہر ہے کہ اس وقت اسلام عرب ہی میں تھا اور آپ ﷺ کو بھی انہیں کی فکر تھی۔ (نج)

❀❀❀❀

۲۴۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِيْ صِفَةِ الْمَارِقَةِ

خارجی گروہ کی نشانی کے بیان میں

(۲۱۸۸) **عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ** قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ **((يَخْرُجُ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ اَحْدَاثُ الْاَسْنَانِ سُفَهَآءُ الْاَحْلَامِ يَقْرَءُ وْنَ الْقُرْاٰنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَقُوْلُوْنَ مِنْ قَوْلِ خَيْرِ الْبَرِيَّةِ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ))** . (حسن صحيح) الظلال (٩١٤) الروض (٦٨٤)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے نکلے گی آخر زمانہ میں ایک قوم ہوں گے لوگ ان کے جوان جوان ہلکی عقلوں والے، پڑھیں گے قرآن نیچے نہ اترے گا ان کے گلوں سے، کہیں گے بات خیر البریۃ کی، نکل جائیں گے دین سے جیسا کہ نکل جاتا ہے تیر شکار سے۔

فائدہ: اس باب میں علی اور ابوسعید اور ابوذر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور مروی ہے اس کے سوا اور حدیثوں میں نبی ﷺ سے وصف اس قوم کا کہ وہ پڑھتے ہیں قرآن نہیں تجاوز کرتا ان کے چنبر گردن سے نکل جاتے ہیں دین سے جیسا کہ نکل جاتا ہے تیر شکار سے اور حقیقت میں وہ خوارج حروریہ ہیں یا اور خوارج ان کے سوا۔

مترجم: فرقہ خارجیہ کو فرقہ مارقہ اس لیے کہتے ہیں کہ حدیث میں ان کی صفت یمرقون من الدین آئی ہے۔ کیفیت ان کے ظہور کی اور حقیقت ان کے خروج کی اس طرح ہے کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے جنگ صفین میں ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ اور عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو حکم کیا اور اس کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ کوفہ کو اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ شام کو لوٹ گئے اور لڑائی موقوف ہوگئی اسی درمیان میں ایک جماعت قاریان قرآن کی اس حکم کرنے سے ناراض ہوئی اور معاذ اللہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ دونوں کی تکفیر کرنے لگے، اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی رفاقت سے منہ موڑ کر رشتہ بیعت توڑ کر حروراء چلے گئے کہ نام ہے ایک بستی کا اور خوارج کو حروریہ کہنے کا سبب بھی یہی ہے کہ اول اقامت ان کی وہاں ہوئی اور وہ جماعت دس ہزار سے کچھ زیادہ تھی۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ان کی طرف آدمی بھیجا اور پیغام بھیجا کہ تم لوٹ آؤ اور خلیفہ برحق سے نقض بیعت نہ کرو، انہوں نے نہ مانا اور کہا ہم ڈرتے ہیں فتنہ سے آخر الامر کچھ لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اطاعت میں آگئے اور اس ضلالت سے تائب ہوئے اور باقیوں نے بغاوت پر کمر باندھی اور کہنے لگے کہ اگر حضرت علی رضی اللہ عنہ اور معاویہ رضی اللہ عنہ قضیہ تحکیم کو قبول کریں گے ہم دونوں سے لڑیں گے۔

غرض یہ کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ اگر تم ان سے لڑو گے تو دس شخص بھی تم میں سے مارے نہ جائیں گے اور ان کے دس بھی نجات نہ پائیں گے۔ اور بعونہ تعالیٰ ویسا ہی ہوا کہ عند المقابلہ فتح وفیروزی نصیب اصحاب علی رضی اللہ عنہ ہوئی اور وہ سب مقتول ہوئے پھر بعد فتح آپ نے فرمایا: ڈھونڈو اس شخص کو جس کی صفت بیان کی تھی رسول اللہ ﷺ نے، اور دو بار ڈھونڈا تیسری بار میں وہ ملا اور خبر دی تھی آنحضرت ﷺ نے فرقہ مارقہ کی علامت یہ ہے کہ ہوگا ان میں ایک مرد کہ شانہ پر اس کے ہاتھ نہیں بلکہ مثل پستان ہے اور اس پر کچھ بال ہیں سفید۔ اور حسن سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا آیا یہ کفار ہیں اے امیر المومنین! فرمایا آپ نے نہیں یہ تو کفر سے بھاگے ہیں پوچھا منافق ہیں؟ فرمایا آپ نے منافق ذکر نہیں کرتے اللہ کا مگر تھوڑا اور یہ تو اللہ کو بہت یاد کرتے ہیں یعنی منافق بھی نہیں پھر پوچھا کون ہیں؟ فرمایا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک لوگ ہیں کہ پہنچا ان کو فتنہ اور یہ کوڑا کرکٹ ہوگئے۔ اشاعہ میں ہے کہ بقایائے حروریہ میں سے ہیں۔ قرامطہ اور باطنیہ اور اسماعلیہ اور فتنہ ان کا مشہور ہے ہلاک کیا انہوں نے عباد کو تباہ کیا بلاد کو (حجج الکرامۃ)۔

اورخوارج کوخوارج اس لیے کہا کہ خروج کیا انہوں نے امام برحق یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ پر اور حکمیہ بھی انہیں کہتے ہیں اس لیے کہ انہوں نے انکار کیا حکم ہونے پر ابوموسیٰ اور عمرو بن العاص کے اور کہا لَا حُكْمَ اِلَّا لِلّٰهِ اور شراۃ بھی انہیں کہتے ہیں، اس لیے کہ انہوں نے کہا شَرَيْنَا اَنْفُسَنَا فِي اللّٰهِ یعنی بیچ ڈالا ہم نے اپنی جانوں کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں اور مارقہ اور حروریہ کی وجہ تسمیہ اوپر گزر چکی اور انہوں نے مفارقت کی ملت کو چھوڑ دیا جماعت کو، خروج کیا سلطان پر، تلوار نکالی اپنی ائمہ پر، اور حلال کیا ان کے دماء و اموال کو، اور کافر کہا اپنے مخالف کو اور تبرا کیا اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے اصہار پر، اور نسبت کی ان کی طرف کفر کے [معاذ اللہ من ذلک] اور قائل نہیں وہ عذاب قبر کے اور نہ حوض کے اور نہ شفاعت کے اور قائل نہیں اور اس بات کے کہ کوئی دوزخ میں سے جا کر پھر نکلے گا، اور کہتے ہیں کہ جس نے جھوٹ بولا ایک بار یا مرتکب ہوا کسی صغیرہ یا کبیرہ کا گناہوں میں سے اور بغیر توبہ کے مر گیا وہ کافر ہے اور ہمیشہ دوزخ میں رہے گا، اور نماز جماعت کو جائز نہیں جانتے مگر اپنے امام کے پیچھے اور جائز جانتے ہیں تاخیر کرنا نماز کا اس کے وقت سے اور روا جانتے ہیں تقدیم صوم رمضان کی رویت ہلال پر اور فطر کے بھی اسی طرح اور روا جانتے ہیں نظر اور نکاح بغیر ولی کے اور حلال جانتے ہیں متعہ کو اور بیع درہم کو بعوض درہمین کے اور جائز نہیں کہتے موزے پہن کر نماز پڑھنے کو اور نہ مسح موزے کو اور نہ طاعت سلطان کو اور نہ خلافت قریش کو اور اکثر خوارج جزیرہ عمان اور موصل اور حضرموت اور نواحی عرب میں ہیں۔ اور صاحبان کتاب ان میں عبداللہ بن زید اور محمد بن حرب اور یحییٰ بن کامل اور سعید بن ہارون ہیں۔ اور وہ پندرہ گروہ ہیں نجدات کہ منسوب ہیں نجدہ بن عامر کی طرف اور وہ اصحاب ہیں عبداللہ بن ناصر کے، عقیدہ ان کا یہ ہے کہ جس نے ایک جھوٹ بولا یا ایک صغیرہ کا مرتکب ہوا وہ مشرک ہے اگر اس پر اصرار کیا اور اگر زنا اور چوری اور شرب خمر کا مرتکب ہوا بغیر اصرار کے تو وہ مسلم ہے اور کہتے ہیں کہ حاجت نہیں کسی امام کی فقط علم کتاب اللہ کافی ہے اور ازارقہ کہ اصحاب ہیں نافع بن ازرق کے، مذہب ان کا یہ ہے کہ ہر کبیرہ کفر ہے اور تمام دنیا دار کفر ہے اور معاذ اللہ ابوموسیٰ اور عمرو بن العاص نے کفر کیا اللہ تعالیٰ کے ساتھ جب تحکیم کی انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور معاویہ رضی اللہ عنہ کے بیچ میں۔ اور جائز جانتے ہیں قتل اولاد مشرکین کا اور حرام جانتے ہیں رجم کو، اور قاذف محصن کو حد نہیں مارتے بخلاف قاذف محصنات کے کہ اسے حد مارتے ہیں۔

اور فونکیہ کہ منسوب ہیں ابن فرنک کی طرف اور عطویہ کہ منسوب ہیں عطیہ بن اسود کی طرف اور عجارد کہ منسوب ہیں عبدالرحمٰن بن عجرد کی طرف اور یہ بہت فرقے ہیں، اور مواقف میں کہا ہے کہ دس گروہ ہیں اور میمونیہ کہ اصحاب ہیں میمون بن عمر کے یہ سب حلال جانتے ہیں پوتیوں کے ساتھ نکاح کرنے کو اور نواسیوں اور بھتیجیوں اور بھانجیوں کے ساتھ، اور کہتے ہیں کہ سورہ یوسف قرآن میں داخل نہیں۔ اور حازمیہ کہ اصحاب حازم بن عاصم کے منفرد ہوئے اس کے ساتھ کہ ولایت اور عداوت دو ذاتی صفتیں ہیں باری تعالیٰ شانہ کی اور منشعب ہوئے حازمیہ سے معلومیۃ وہ کہتے ہیں کہ جو اللہ تعالیٰ کو بجمیع اسماء نہ جانے وہ جاہل ہے، اور کہا انہوں نے کہ افعال عباد مخلوق الٰہی نہیں۔ اور کہتے ہیں کہ قدرت اور توانائی فعل کے مقارن نہیں بلکہ اس پر مقدم ہیں اور مجھولیۃ کہتے ہیں کہ

جس نے بعض اسماءِ الٰہیہ کو جانا وہ عالم بخدا ہے نہ جاہل اور صلتیہ کہ منسوب ہے عثمان بن صلت کی طرف انہوں نے دعویٰ کیا کہ جس نے ہمارے مذہب کو مانا اس کے اطفال صغار کو اسلام نہیں جب تک کہ بالغ نہ ہوں اور ہماری دعوت مذہب کو قبول نہ کریں۔ اور اخنسیہ کہ منسوب ہیں ایک شخص کی طرف کہ اخنس اس کا نام تھا، ان کا مذہب ہے کہ سید لے لیوے زکوٰۃ اپنے غلام کی اور دیوے اس کو اپنی زکوٰۃ اگر محتاج ہو، اور ظفریہ کو حفصیہ بھی ایک طائفہ انہیں میں سے ہے، کہتے ہیں کہ جس نے اللہ تعالیٰ کو پہچانا اگرچہ منکر ہوا اس کے سوا اور چیزوں کا مثلاً رسالت آنحضرت ﷺ کا اور جنت اور نار کا، اور مرتکب ہوا تمامی جنایات کا مثل قتل نفس اور استحلال زنا وغیرہ کے، پس وہ شرک سے بری ہے اور شرک وہی ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کو نہ جانے اور انکار کرے اس کا فقط اور عقیدہ رکھتے ہیں وہ کہ حَیرَان جو قرآن میں اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں فرمایا ہے ﴿ كَالَّذِي اسْتَهْوَتْهُ الشَّيَاطِينُ فِي الْأَرْضِ حَيْرَانَ لَهُ أَصْحَابٌ يَدْعُونَهُ إِلَى الْهُدَى الاية ﴾ مراد اس سے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حزب و اصحاب ان کے ہیں اور ﴿ يَدْعُونَ إِلَى الْهُدَى ﴾ سے اہل نہروان ہیں۔ اور اَباضِیَۃ کہ اصحاب عبداللہ بن اباض کے ان کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو فرض کیا ہے اپنے بندوں پر وہ ایمان ہے اور ہر کبیرہ کفر نعمت ہے نہ کفر و شرک۔ اور بہنسیہ کہ منسوب ہے ابی بہنس بن جابر خارجی کی طرف، منفرد ہوئے ہیں وہ اس میں کہ آدمی مسلمان نہیں ہوتا ہے جب تک کہ جمیع حلال و حرام سے واقف نہ ہو جو اس کے نفس پر ہیں۔ اور بعضے بہنسیہ قائل ہیں کہ جو مرتکب ہوا حرام کا کافر نہیں جب تک کہ نہ لے جائے سلطان کی طرف پھر جب سلطان کی طرف، لے گئے اور اس پر حد قائم کی حکم کیا جائے گا اس پر کفر کا۔ اور شمراخیہ منسوب ہیں عبداللہ بن شمراخ کی طرف، وہ کہتے ہیں کہ قتل ابوین حلال ہے اور جب اس کا دعویٰ کیا اس نے دارالتقیہ میں خوارج اس سے بیزار ہو گئے۔ اور ایک گروہ خوارج کا بدعیہ ہیں کہ قول ان کا ازارقہ کے قول کے مانند ہے مگر متفرد ہوئے ہیں وہ اس کے ساتھ کہ نماز دو رکعت ہے صبح اور شام اس لیے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿ أَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ الْآيَة ﴾ اور متفق ہوئے وہ ازارقہ سے قید زنان کفار کے جواز میں اور قتل اطفال کفار میں بقولہ تعالیٰ ﴿ لَا تَذَرْ عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْكَافِرِينَ دَيَّارًا ﴾ اور متفق ہوئے ہیں جمیع خوارج کفر پر علی رضی اللہ عنہ کے بوجہ تحکیم کے اور تکفیر پر مرتکب کبیرہ کے مگر نجدات کہ وہ ان سے موافق نہیں اس میں یہ عقائد ان کے، ہیں مفصلاً (غنیۃ الطالبین) فقیر کہتا ہے منشاء ان کی گمراہی کا اعراض کرنا ہے حدیث رسول معصوم سے، اور نہ لینا قرآن کو اور نہ سمجھنا اس کو حسب تفہیم نبی ﷺ کے اور اکتفا کرنا اپنی فہم پر اور بہتر جاننا اس کو اصحاب کرام کے فہم بلکہ نبی علیہ السلام کے فہم سے، معاذ اللہ من ذلک کلہا، دیکھیے تو ہر گمراہ کو ان مرضوں میں سے ایک نہ ایک میں گرفتار ہو گا۔ اَللّٰھُمَّ اعْصِمْنَا مِنَ الْفِتَنِ مَاظَھَرَ مِنْھَا وَ مَا بَطَنَ۔

❀❀❀❀

۲۵۔ بَابُ: مَاجَاءَ فِي الْأَثَرَةِ

اثرہ کے بیان میں

(۲۱۸۹) عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ: اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِسْتَعْمَلْتَ فُلَانًا وَ لَمْ تَسْتَعْمِلْنِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدِيْ اَثَرَةً فَاصْبِرُوْا حَتّٰى تَلْقَوْنِيْ عَلَى الْحَوْضِ)) .
(اسناده صحيح ـ الظلال: ۷۵۲، ۷۵۳)

ترجمہ: روایت ہے اسید بن حضیر سے کہا ایک مرد نے انصار میں سے عرض کی کہ یارسول اللہ ﷺ عامل کردیا آپ نے فلانے شخص کو اور مجھ کو عامل نہ کیا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: بے شک تم دیکھو گے بعد میرے اثرہ پس صبر کرو تم یہاں تک کہ ملاقات کرو مجھ سے حوض کوثر پر۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❁❁❁❁

(۲۱۹۰) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((اِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدِيْ اَثَرَةً وَاُمُوْرًا تُنْكِرُوْنَهَا)) قَالُوْا: فَمَا تَأْمُرُنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ؟ قَالَ: ((اَدُّوْا اِلَيْهِمْ حَقَّهُمْ وَاسْأَلُوا اللّٰهَ الَّذِيْ لَكُمْ)) . (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا بے شک تم دیکھو گے بعد میرے اثرہ اور بہت سے کام کہ جنہیں تم برا جانو گے پوچھا صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے پھر کیا حکم فرماتے ہیں آپ ہم کو اس وقت میں؟ فرمایا آپ ﷺ نے: دو تم حق ان کا یعنی حاکموں کا ان کے تئیں اور مانگو اپنا حق اللہ تعالیٰ سے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: اثرہ لغت میں مقدم کرنا ہے کسی کو کسی پر، اور یہاں یہ مراد ہے کہ میرے بعد اور حاکم تمہارے اوپر غیروں کو مقدم کریں گے مال غنیمت اور فئی میں، اور جو میں تم کو دیتا ہوں وہ اوروں کو دیں گے حالانکہ تم زیادہ تر مستحق ہو گے۔ قولہ فرمایا دو تم حق ان کا یعنی حکام کا جو حق ہے کہ ان پر خروج نہ کرنا اور اطاعت ان کی بجالانا جب تک کہ وہ خلاف شرع حکم نہ کریں یہ تم ادا کرو اور بیت المال وغیرہ میں جو تمہارا حق ہے وہ اگر نہ دیں تو صبر کرو اور اللہ سے اس کی جزا چاہو فقط۔

❁❁❁❁

۲۶۔ بَابُ: مَا أَخْبَرَ النَّبِيُّ ﷺ أَصْحَابَهُ بِمَا هُوَ كَائِنٌ إِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ

اس بیان میں کہ نبی ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو قیامت تک کے واقعات کی خبر دی

(۲۱۹۱) عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا صَلَاةَ الْعَصْرِ بِنَهَارٍ ثُمَّ قَامَ خَطِيْبًا

فَلَمْ يَدَعْ شَيْئًا يَكُونُ إِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ إِلَّا أَخْبَرَنَا بِهِ حَفِظَهُ مَنْ حَفِظَهُ وَنَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ فَكَانَ فِيمَا قَالَ: ((إِنَّ الدُّنْيَا حُلْوَةٌ خَضِرَةٌ وَإِنَّ اللَّهَ مُسْتَخْلِفُكُمْ فِيهَا فَنَاظِرٌ كَيْفَ تَعْمَلُونَ، أَلَا فَاتَّقُوا الدُّنْيَا وَاتَّقُوا النِّسَاءَ)) وَكَانَ فِيمَا قَالَ: ((أَلَا لَا تَمْنَعَنَّ رَجُلًا هَيْبَةُ النَّاسِ أَنْ يَقُولَ بِحَقٍّ إِذَا عَلِمَهُ)) قَالَ: فَبَكَى أَبُو سَعِيدٍ فَقَالَ: قَدْ وَاللَّهِ! رَأَيْنَا أَشْيَاءَ فَهِبْنَا فَكَانَ فِيمَا قَالَ: ((أَلَا إِنَّهُ يُنْصَبُ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِقَدْرِ غَدْرَتِهِ وَلَا غَدْرَةَ أَعْظَمُ مِنْ غَدْرَةِ إِمَامِ عَامَّةٍ يُرْكَزُ لِوَاؤُهُ عِنْدَ اسْتِهِ)) وَكَانَ فِيمَا حَفِظْنَا يَوْمَئِذٍ: ((أَلَا إِنَّ بَنِي آدَمَ خُلِقُوا عَلَى طَبَقَاتٍ شَتَّى، فَمِنْهُمْ مَنْ يُولَدُ مُؤْمِنًا وَيَحْيَا مُؤْمِنًا وَيَمُوتُ مُؤْمِنًا، وَمِنْهُمْ مَنْ يُولَدُ كَافِرًا وَيَحْيَا كَافِرًا وَيَمُوتُ كَافِرًا، وَمِنْهُمْ مَنْ يُولَدُ مُؤْمِنًا وَيَحْيَا مُؤْمِنًا وَيَمُوتُ كَافِرًا، وَمِنْهُمْ مَنْ يُولَدُ كَافِرًا وَيَحْيَا كَافِرًا وَيَمُوتُ مُؤْمِنًا، أَلَا وَإِنَّ مِنْهُمُ الْبَطِيءَ الْغَضَبِ سَرِيعَ الْفَيْءِ، وَمِنْهُمْ سَرِيعُ الْغَضَبِ سَرِيعُ الْفَيْءِ، فَتِلْكَ بِتِلْكَ، أَلَا وَإِنَّ مِنْهُمْ سَرِيعَ الْغَضَبِ بَطِيءَ الْفَيْءِ أَلَا وَخَيْرُهُمْ بَطِيءُ الْغَضَبِ سَرِيعُ الْفَيْءِ، أَلَا وَشَرُّهُمْ سَرِيعُ الْغَضَبِ بَطِيءُ الْفَيْءِ، أَلَا وَإِنَّ مِنْهُمْ حَسَنَ الْقَضَاءِ حَسَنَ الطَّلَبِ، وَمِنْهُمْ سَيِّءُ الْقَضَاءِ حَسَنُ الطَّلَبِ، وَمِنْهُمْ حَسَنُ الْقَضَاءِ سَيِّءُ الطَّلَبِ، فَتِلْكَ بِتِلْكَ، أَلَا وَإِنَّ مِنْهُمُ السَّيِّءَ الْقَضَاءِ السَّيِّءَ الطَّلَبِ، أَلَا وَخَيْرُهُمُ الْحَسَنُ الْقَضَاءِ الْحَسَنُ الطَّلَبِ، أَلَا وَشَرُّهُمْ سَيِّءُ الْقَضَاءِ سَيِّءُ الطَّلَبِ، أَلَا وَإِنَّ الْغَضَبَ جَمْرَةٌ فِي قَلْبِ ابْنِ آدَمَ أَمَا رَأَيْتُمْ، إِلَى حُمْرَةِ عَيْنَيْهِ وَانْتِفَاخِ أَوْدَاجِهِ، فَمَنْ أَحَسَّ بِشَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ فَلْيَلْصَقْ بِالْأَرْضِ)) قَالَ: وَجَعَلْنَا نَلْتَفِتُ إِلَى الشَّمْسِ هَلْ بَقِيَ مِنْهَا شَيْءٌ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَلَا إِنَّهُ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا فِيمَا مَضَى مِنْهَا إِلَّا كَمَا بَقِيَ مِنْ يَوْمِكُمْ هَذَا فِيمَا مَضَى مِنْهُ)). (ضعيف ۔ الرد علی بلیق: ٨٦) (اس میں علی بن زید بن جدعان راوی ضعیف ہے)

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہا نماز پڑھی ہمارے ساتھ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن عصر کی پھر کھڑے ہوئے ہمارے درمیان خطبہ پڑھنے کو اور نہ چھوڑی کوئی چیز قیام ساعت تک مگر خبر دی ہم کو اس کی، یاد رکھا جس نے یاد رکھا اور بھول گیا جو بھول گیا سو اسی میں سے یہ بھی ہے کہ فرمایا بے شک دنیا ہری ہری ہے میٹھی میٹھی اور اللہ تعالیٰ تم کو اگلوں کا خلیفہ کرنے والا ہے دنیا میں، پھر دیکھے گا کہ تم کیا عمل کرتے ہو آگاہ ہو بچو دنیا سے اور بچو عورتوں سے اور اسی میں سے یہ بھی ہے کہ فرمایا کہ خبردار نہ باز رکھے کسی شخص کو ہیبت لوگوں کی حق کہنے سے جب کہ وہ جان لے حق کو۔ کہا راوی نے کہ رو لئے ابوسعید جب روایت کرنے لگے یہ بات اور کہا: قسم ہے اللہ تعالیٰ کی ہم بہت چیزوں کو دیکھ کر ڈر گئے۔ اور تھا ان مقولوں میں سے جو آپ نے فرمایا کہ آگاہ ہو بے شک ہر عہد شکن کے لیے ایک جھنڈا ہے قیامت کے دن اس کی عہد شکنی کے موافق، اور کوئی عہد شکنی

نہیں امام عام کی عہد شکنی سے بڑھ کر کھونس دیا جائے گا وہ جھنڈا اس عہد شکن کے سرین کے پاس۔ اور تھی ان حدیثوں میں جو ہم نے یاد کر لی اس دن کہ فرمایا آپ ﷺ نے آگاہ ہو بے شک بنی آدم پیدا ہوئے ہیں کئی درجوں پر پھر بعض ان میں سے پیدا ہوتا ہے مؤمن اور جیتا ہے مؤمن اور مرتا ہے مومن (اور یہ سب سے کامل تر ہے ایمان میں) اور بعض ان میں پیدا ہوتا ہے کافر اور جیتا ہے کافر اور مرتا ہے کافر (اور یہ سب سے زیادہ ہے کفر میں) اور اس میں بعض پیدا ہوتا ہے مومن زندہ رہتا ہے مومن اور مرتا ہے کافر (اور یہ سب سے زیادہ عذاب میں ہے) اور ان میں سے بعض پیدا ہوتا ہے کافر اور جیتا ہے کافر اور مرتا ہے مومن (اور وہ مغفور مرحوم ہے) آگاہ ہو ان میں سے بعض شخص دیر میں غصہ کرتا ہے جلدی مل جاتا ہے اور بعض جلدی غصہ کرتا ہے جلدی مل جاتا ہے، سو یہ برابر برابر ہے اور بعض ان میں جلدی غصہ کرتا ہے دیر میں ملتا ہے آگاہ ہو بہتر ان میں وہ ہے جو دیر میں غصہ کرے جلد ملے۔ اور بدتر ان میں وہ ہے جو جلدی غصہ کرے اور دیر میں ملے۔ (مترجم: باقی رہی ایک صورت یعنی دیر میں غصہ کرے اور دیر میں ملے، سو وہ برابر برابر ہے انتہیٰ) اور فرمایا کہ ان میں سے بعض قرض جلد ادا کرتا ہے اور تقاضا سہولت اور خوبی سے ادا کرتا ہے اور بعض بری طرح ادا کرتا ہے اور سہولت سے تقاضا کرتا ہے اور بعض اچھی طرح ادا کرتا ہے شدت سے تقاضا کرتا ہے، سو وہ برابر برابر ہے اور آگاہ ہو بعض ان میں بری طرح ادا کرنے والا ہے اور بری طرح تقاضا کرنے والا ہے اور یہ سب سے بدتر ہے کہ اپنا حق لے لے اور پرایا نہ دے اور آگاہ ہو بہتر ان میں اچھی طرح ادا کرنے والا اور سہولت سے تقاضا کرنے والا، اور آگاہ ہو کہ بدتر ان میں بری طرح ادا کرنے والا بری طرح شدت سے تقاضا کرنے والا آگاہ ہو کہ غضب ایک چنگاری ہے آگ کی ابن آدم کے دل میں کیا تم دیکھتے نہیں اسی کی آنکھوں کی سرخی اور اس کی رگہائے گردن کے پھولنے کو پھر جس کو کچھ بھی اس کا اثر معلوم ہو، تو چاہیے زمین سے لپٹ جائے تا کہ یقین ہو کہ میں خاکی ہوں نہ ناری کہا راوی۔ نے اور ہم کنکھنوں سے دیکھتے تھے آفتاب کو کہ کچھ باقی ہے یا نہیں، سو فرمایا نبی ﷺ نے: آگاہ ہو باقی نہ رہا دنیا سے بہ نسبت اس کی جو گزر چکا مگر اتنا کہ جتنا باقی ہے تمہارے دن سے بہ نسبت اس کی جو گزر چکا اس میں سے۔

فائدہ: اس باب میں مغیرہ بن شعبہ اور ابوزید بن اخطب اور حذیفہ اور ابی مریم سے بھی روایت ہے۔ اور ذکر کیا ہے ان راویوں نے کہ نبی ﷺ نے خبر دی ان کو اس چیز کی کہ ہونے والی تھی قیامت تک۔

مترجم: اس حدیث میں بڑے بڑے فوائد ہیں۔ اول مسنون ہونا خطبہ کا قیاماً۔ دوسرے جائز ہونا نسیان کا انسان کے لیے حتیٰ کہ صحابہ رضی اللہ عنہم رسول اللہ ﷺ کے لیے بھی۔ تیسرے مذمت دنیا کی۔ چوتھے اخبار ساتھ خلافت اور حکومت امت کے کہ ویسا ہی واقع ہوا۔ پانچویں یہ کہ حکومت میں آزمائش ہے بندے کی۔ چھٹے تخویف دنیا اور عورتوں کے شر و فساد و مکر و عناد سے۔ ساتویں نہ ڈرنا خلق سے اظہار حق میں اور مامور ہونا ہر انسان کا اس کے ساتھ۔ آٹھویں مذمت نقضِ عہد کی۔ نویں درجات مردم کفر و ایمان میں اور

تفاوت فیما بینہم۔ دسویں تفاوت درجات غضب وفئی میں۔ گیارہویں تفاوت درجات ادائے دین اور تقاضا میں۔ بارہویں مذمت غضب کی۔ تیرہویں دوا اس کی چودھویں استدلال جائز ہونا حالت قلبی پر آثار سے چہرہ کے۔ پندرھویں قلت عمر باقیہ دنیا۔

❀❀❀❀

۲۷۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي أَهْلِ الشَّامِ

اہل شام کی فضیلت کے بیان میں

(۲۱۹۲) عَنْ قُرَّةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((إِذَا فَسَدَ أَهْلُ الشَّامِ فَلَا خَيْرَ فِيكُمْ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي مَنْصُورِينَ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ حَتّٰى تَقُومَ السَّاعَةُ)) . (صحیح) قَالَ: مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ: عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ: هُمْ أَصْحَابُ الْحَدِيثِ . سلسلة الاحاديث الصحيحة (۱/۳/۱۳۵) تخريج فضائل الشام (۵)

ترجمہ: روایت ہے قرہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب بگڑ جائیں شام کے لوگ پھر خیر نہیں تم میں ہمیشہ رہے گا ایک فرقہ میری امت سے مدد کیا گیا نہ ضرر کرے گا جو ان کی مدد چھوڑ دے یہاں تک کہ قائم ہوگی قیامت۔ کہا محمد بن اسماعیل نے کہا علی بن مدینی نے وہ فرقہ اصحاب حدیث ہیں۔

فائدہ: اس باب میں عبداللہ بن حوالہ اور ابن عمر اور زید بن ثابت اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

☆ **عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! أَيْنَ تَأْمُرُنِي؟ قَالَ: ((هٰهُنَا)) وَنَحَا بِيَدِهِ نَحْوَ الشَّامِ.** (صحيح ـ فضائل الشام ، حديث ۱۳) [انظر السابق]

ترجمہ: ہمیں خبر دی بہز بن حکیم نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا سے کہ انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ! کہاں حکم فرماتے ہیں آپ مجھ کو یعنی ہجرت کا یا قیام کا؟ فرمایا آپ ﷺ نے اس طرف اور اشارہ کیا آپ نے مبارک ہاتھ سے شام کی طرف۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

برکت رکھی ہے اللہ تعالیٰ نے ساتھ ارزانی غلہ کے اور کثرت اشجار وثمار کے اور جریان عیون وانہار کے اور مبعوث ہوئے اکثر انبیاء وہیں سے۔ اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے کہا اللہ تعالیٰ نے اس کو مبارک اس لیے فرمایا کہ کوئی میٹھا پانی دنیا میں نہیں مگر جڑ اس کی پھوٹی ہے صخرہ بیت المقدس کے نیچے سے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے کعب احبار سے فرمایا کہ تم سکونت کیوں نہیں

(۲۱۹۶) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ: اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ اسْتَیْقَظَ لَیْلَةً فَقَالَ: ((سُبْحَانَ اللّٰهِ! مَاذَا أُنْزِلَ اللَّیْلَةَ مِنَ الْفِتْنَةِ؟ مَاذَا أُنْزِلَ مِنَ الْخَزَائِنِ؟ مَنْ یُوْقِظُ صَوَاحِبَ الْحُجُرَاتِ؟ یَا رُبَّ کَاسِیَةٍ فِی الدُّنْیَا، عَارِیَةٌ فِی الْآخِرَةِ)) .

(صحیح)

ترجمہ: روایت ہے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی ﷺ جاگے ایک رات اور فرمایا سبحان اللہ! کتنے اترے ہیں آج کی رات فتنہ کتنے اترے ہیں خزانہ کون ہے کہ جگادے حجروں کی عورتوں کو یعنی امہات المؤمنین کو کہ بہت سی اوڑھنی پہننے والیاں ہیں دنیا میں کہ ننگی ہوں گی آخرت میں۔

فائدہ: یہ حدیث صحیح ہے۔

مترجم: بہت سی اوڑھنی والیاں الخ۔ مراد اس سے وہ عورتیں ہیں جو باریک کپڑے پہنتی ہیں کہ بدن نظر آتا ہے یا مال حرام سے لباس بناتی ہیں کہ آخرت میں لباس تقویٰ سے محروم رہیں گی یا بہت سے کپڑے پہنتی ہیں زینت کے لیے ولیکن اپنے اعضاء نہیں ڈھانپتی جیسے اکثر اس زمانہ کی عورتیں ہیں۔

❀❀❀❀

(۲۱۹۷) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((تَكُوْنُ بَیْنَ یَدَیِ السَّاعَةِ فِتَنٌ كَقِطَعِ اللَّیْلِ الْمُظْلِمِ یُصْبِحُ الرَّجُلُ فِیْهَا مُؤْمِنًا وَیُمْسِیْ كَافِرًا، وَیُمْسِیْ مُؤْمِنًا وَیُصْبِحُ كَافِرًا یَبِیْعُ اَقْوَامٌ دِیْنَهُمْ بِعَرَضٍ مِنَ الدُّنْیَا)). (حسن صحیح ـ الصحیحة: ۷۵۸، ۸۱۰)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ہوں گے قیامت کے قبل بہت سے فتنے شب تاریک کے ٹکڑوں کی مانند صبح کو ہوگا مرد اس میں مومن اور شام کو کافر اور شام کو ہوگا مؤمن اور صبح کو کافر، بیچیں گی بہت سی قومیں اپنے دین مال دنیا کے عوض میں۔

فائدہ: اس باب میں ابو ہریرہ اور جندب اور نعمان بن بشیر اور ابو موسیٰ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث غریب ہے اس سند سے۔

❀❀❀❀

(۲۱۹۸) عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: كَانَ یَقُوْلُ فِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ: یُصْبِحُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا وَیُمْسِیْ كَافِرًا، وَیُمْسِیْ مُؤْمِنًا وَیُصْبِحُ كَافِرًا، قَالَ: یُصْبِحُ الرَّجُلُ مُحَرِّمًا لِدَمِ اَخِیْهِ وَعِرْضِهِ وَمَالِهِ وَیُمْسِیْ مُسْتَحِلًّا لَهُ، وَیُمْسِیْ مُحَرِّمًا لِدَمِ اَخِیْهِ وَعِرْضِهِ وَمَالِهِ وَیُصْبِحُ مُسْتَحِلًّا لَهُ. (صحیح الاسناد عن الحسن وهو البصری)

ترجمہ: روایت ہے حسن سے وہ کہتے تھے یہ جو آپ ﷺ نے فرمایا کہ صبح کو ہوگا مرد مؤمن اور شام کو کافر اور شام کو مؤمن اور صبح کو کافر، مطلب اس کا یہ ہے کہ صبح کو حرام سمجھے گا خون اپنے بھائی کا اور عزت اور مال اس کا اور شام کو حلال سمجھے گا ان تینوں کو،

اور شام کو ہوگا حرام سمجھنے والا اپنے بھائی کے خون اور عزت اور مال کو اور صبح کو ہوگا حلال سمجھنے والا اُن تینوں کو۔

مترجم: خلاصہ حسن کے قول کا یہ ہے کہ استحلال محرمات کا کفر ہے۔ انتہی۔

❀❀❀❀

(۲۱۹۹) عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَرَجُلٌ يَسْأَلُهُ فَقَالَ: اَرَاَيْتَ اِنْ كَانَ عَلَيْنَا اُمَرَاءُ يَمْنَعُوْنَا حَقَّنَا وَيَسْأَلُوْنَا حَقَّهُمْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِسْمَعُوْا وَاَطِيْعُوْا فَاِنَّمَا عَلَيْهِمْ مَا حُمِّلُوْا وَ اِنَّمَا عَلَيْكُمْ مَا حُمِّلْتُمْ)). (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے کہ کہا انہوں نے سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے اور ایک مرد آپ ﷺ سے پوچھتا تھا پھر کہا اس سائل نے خبر دیجیے مجھے اگر ہوویں ہم پر ایسے حاکم کہ نہ دیں ہمارا حق اور طلب کریں ہم سے اپنا حق تو میں کیا کروں؟ فرمایا آپ ﷺ نے: سنو تم ان کی بات اور کہا مانو ان کا کہ ان پر ہے جو کچھ انہوں نے اٹھایا یعنی جو عمل کیا اور تم پر ہے جو تم نے اٹھایا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: غرض یہ کہ اگر وہ تمہارا حق نہ دیویں اموال غنیمت وغیرہ میں سے جب بھی تم ان کی اطاعت کرو اور ان پر خروج مت کرو اور تمہارا حق آخرت میں ملے گا جیسے ان کو ان کے ظلم کی سزا ملے گی۔

❀❀❀❀

۳۱۔ بَابٌ: مَا جَاءَ فِي الْهَرْجِ [وَالْعِبَادَةِ فِيْهِ]

قتل کے بیان میں

(۲۲۰۰) عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنَّ مِنْ وَرَائِكُمْ اَيَّامًا يُرْفَعُ فِيْهَا الْعِلْمُ وَيَكْثُرُ فِيْهَا الْهَرْجُ)) قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا الْهَرْجُ؟ قَالَ: ((الْقَتْلُ)). (صحيح ـ صحيح الجامع: ۲۲۲۹)

ترجمہ: روایت ہے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے تمہارے بعد ایک زمانہ ہے کہ اٹھالیا جائے گا اس میں علم اور زیادہ ہوگا اس میں ہرج۔ عرض کی صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے یارسول اللہ! کیا ہے؟ ہرج فرمایا آپ ﷺ نے: قتل۔

فائدہ: اس باب میں ابوہریرہ اور خالد بن ولید اور معقل بن یسار رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۲۲۰۱) عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ رَدَّهُ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((اَلْعِبَادَةُ فِي الْهَرْجِ كَالْهِجْرَةِ اِلَيَّ)).

(صحيح) الروض النضير (۸۶۹)

ترجمہ: روایت ہے معقل بن یسار سے پہنچائی انہوں نے یہ حدیث رسول اللہ ﷺ تک کہ فرمایا آپ ﷺ نے: عبادت ایام قتل میں ایسی ہے جیسے ہجرت کرنا میری طرف۔

فائدہ: یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے جانتے ہیں ہم اسے فقط معلیٰ بن زیاد کی روایت سے۔

مترجم: ایام قتل سے ایام فتنہ مراد ہیں۔

❀❀❀❀

۳۲۔ بَابٌ: حديث إِذَا وُضِعَ السَّيْفُ فِي أُمَّتِي لَمْ يُرْفَعْ عَنْهَا إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ

جب رکھی جائے گی میری امت میں تلوار تو پھر قیامت تک ان کے درمیان نہ اٹھائی جائے گی

(۲۲۰۲) عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِذَا وُضِعَ السَّيْفُ فِي أُمَّتِي لَمْ يُرْفَعْ عَنْهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ)). (صحيح ـ المشكاة: ٥٤٠٦) والحاكم في المستدرك (٤/٤٤٩ ـ ٤٥٠) وقال صحيح على شرط شيخين واقره الذهبي

ترجمہ: روایت ہے ثوبان رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جب رکھی جائے گی تلوار میری امت میں نہ اٹھائی جائے گی ان کے درمیان سے قیامت تک۔

فائدہ: یہ حدیث صحیح ہے۔

❀❀❀❀

۳۳۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي اتِّخَاذِ سَيْفٍ مِنْ خَشَبٍ فِي الْفِتْنَةِ

فتنے میں لکڑی کی تلوار بنانے کے حکم میں

(۲۲۰۳) عَنْ عُدَيْسَةَ بِنْتِ أُهْبَانَ بْنِ صَيْفِيٍّ الْغِفَارِيِّ قَالَتْ: جَاءَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ إِلَى أَبِي فَدَعَاهُ إِلَى الْخُرُوجِ مَعَهُ، فَقَالَ لَهُ أَبِي: إِنَّ خَلِيلِي وَابْنَ عَمِّكَ عَهِدَ إِلَيَّ إِذَا اخْتَلَفَ النَّاسُ أَنْ أَتَّخِذَ سَيْفًا مِنْ خَشَبٍ فَقَدِ اتَّخَذْتُهُ فَإِنْ شِئْتَ خَرَجْتُ بِهِ مَعَكَ: قَالَتْ: فَتَرَكَهُ.

(حسن صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (١٣٨٠)

ترجمہ: روایت ہے عدیسہ سے کہا انہوں نے آئے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ میرے باپ کے پاس اور بلایا ان کو کہ نکلیں وہ ان کے ساتھ یعنی لڑائی میں تو کہا ان سے میرے باپ نے کہ میرے دوست اور تمہارے ابن عم یعنی رسول اللہ ﷺ نے عہد لیا مجھ سے کہ

جب اختلاف پڑے لوگوں میں تو بناؤں میں تلوار لکڑی کی پھر اگر آپ چاہیں تو میں نکلوں آپ کے ساتھ۔ کہا راوی نے پھر چھوڑ دیا ان کو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے۔

فائدہ: اس باب میں محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر عبداللہ بن عبید کی روایت سے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(٢٢٠٤) عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ فِی الْفِتْنَةِ: ((**كَسِّرُوْا فِيْهَا قِسِيَّكُمْ، وَقَطِّعُوْا فِيْهَا اَوْتَارَكُمْ، وَالْزَمُوْا فِيْهَا اَجْوَافَ بُيُوْتِكُمْ، وَكُوْنُوْا كَابْنِ اٰدَمَ**)).

(صحيح) ارواء الغليل (٢٤٥١) سلسلة الاحاديث الصحيحة (١٥٣٥).

ترجمہ: روایت ہے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ فتنہ کے زمانہ میں توڑ ڈالو اپنی کمانیں اور کاٹ ڈالو ان کی زین اور لازم پکڑو گوشہ مکان کو اور ہو جاؤ ابن آدم کی مانند یعنی ہابیل کی مثل کہ مقتول ہونے پر صبر کیا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ اور عبدالرحمٰن بن ثروان ابوقیس اودی کا نام ہے۔

مترجم: لکڑی کی تلوار بنانا کنایہ ہے ترکِ قتال سے اور زمانہ فتن میں خلوت بہتر ہے جلوت سے۔

❀ ❀ ❀ ❀

٣٤۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِیْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ

علامات قیامت کے بیان میں

(٢٢٠٥) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهٗ قَالَ: اُحَدِّثُكُمْ حَدِيْثًا سَمِعْتُهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَا يُحَدِّثُكُمْ اَحَدٌ بَعْدِیْ اَنَّهٗ سَمِعَهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((**اِنَّ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ يُرْفَعَ الْعِلْمُ وَيَظْهَرَ الْجَهْلُ وَيَفْشُوَ الزِّنَا وَيُشْرَبَ الْخَمْرُ وَيَكْثُرَ النِّسَآءُ وَيَقِلَّ الرِّجَالُ حَتّٰى يَكُوْنَ لِخَمْسِيْنَ امْرَأَةً قَيِّمٌ وَاحِدٌ**)). (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا کہ بیان کروں میں ایک حدیث کہ سنی میں نے رسول اللہ ﷺ سے نہ بیان کرے گا کوئی تم سے بعد میرے تحقیق کہ سنی میں نے وہ رسول اللہ ﷺ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: قیامت کی نشانیوں میں سے ہے علم کا اٹھ جانا اور جہل کا پھیل جانا اور زنا کا فاش ہو جانا اور شراب بہت پیا جانا، اور کثرت نساء کی، اور قلت رجال کی یہاں تک کہ ہوگا پچاس عورتوں پر حاکم ایک مرد۔

فائدہ: اس باب میں ابوموسیٰ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

٣٥۔ بَابٌ مِنْهُ

اسی بیان میں

(٢٢٠٦) عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ قَالَ: دَخَلْنَا عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: فَشَكَوْنَا إِلَيْهِ مَا نَلْقَى مِنَ الْحَجَّاجِ، فَقَالَ: مَا مِنْ عَامٍ إِلَّا الَّذِي بَعْدَهُ شَرٌّ مِّنْهُ حَتَّى تَلْقَوْا رَبَّكُمْ. سَمِعْتُ هٰذَا مِنْ نَبِيِّكُمْ ﷺ.

(صحیح ۔ سلسلة الاحاديث الصحيحة: ١/ ١٠، ١٢١٨)

ترجمہ: روایت ہے زبیر بن عدی سے کہا داخل ہوا میں انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس اور شکایت کی ہم نے ان امور کی جو پہنچی ہم کو حجاج سے، سو کہا انس رضی اللہ عنہ نے کوئی سال ایسا نہیں ہے کہ بعد اس کے اس سے بدتر نہ ہو یہاں تک کہ ملاقات کرو گے تم اپنے رب سے، سنا میں نے یہ تمہارے نبی ﷺ سے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(٢٢٠٧) عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((**لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى لَا يُقَالَ فِي الْأَرْضِ اللّٰهُ اللّٰهُ**)) . (صحيح۔ سلسلة الاحاديث الصحيحة: ٣٠١٦)

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے قیامت قائم نہ ہوگی جب تک زمین ایسی جہل سے بھر نہ جائے کہ کہا جائے گا اس میں اللہ اللہ۔[1]

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ روایت کی ہم سے محمد بن مثنیٰ نے انہوں نے خالد بن حارث سے انہوں نے حمید سے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے مانند اس کی۔ اور مرفوع نہیں کیا اور یہ زیادہ صحیح ہے اول سے۔

❀❀❀❀

٣٦۔ بَابٌ مِنْهُ

اسی بیان میں

(٢٢٠٨) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((**تَقِيءُ الْأَرْضُ أَفْلَاذَ كَبِدِهَا أَمْثَالَ الْأُسْطُوَانِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ**)) قَالَ: **فَيَجِيءُ السَّارِقُ فَيَقُولُ فِي مِثْلِ هٰذَا قُطِعَتْ يَدِي، وَ يَجِيءُ الْقَاتِلُ فَيَقُولُ فِي هٰذَا قَتَلْتُ، وَيَجِيءُ الْقَاطِعُ فَيَقُولُ فِي هٰذَا قَطَعْتُ رَحِمِي، ثُمَّ يَدَعُونَهُ**

[1] اس حدیث سے ذاکرین کی کمال فضیلت معلوم ہوئی گویا عالم انہی کے لیے ہے اور سب طفیلی ہیں۔

فَلَا يَأْخُذُوْنَ مِنْهُ شَيْئًا)). (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے قے کر دے گی زمین اپنے جگر گوشوں کو مثل کھنبوں کے سونے اور چاندی سے۔ فرمایا آپ ﷺ نے: پھر آئے گا چور اور کہے گا اسی کے لیے کاٹا گیا میرا ہاتھ، اور آئے گا قاتل اور کہے گا اسی کے لیے میں نے خون کیا اور آئے گا قاطع رحم اور کہے گا اسی کے لیے میں نے قطع رحم کیا، پھر چھوڑ دیں گے یہ سب لوگ اور کچھ نہ لیں گے اس میں سے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے۔

❀❀❀❀

۳۷۔ بَابٌ مِنْهُ

اسی بیان میں

(۲۲۰۹) عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَكُوْنَ اَسْعَدَ النَّاسِ بِالدُّنْيَا لُكَعُ بْنُ لُكَعٍ)). (صحيح ـ المشكاة: ۲۳٦٥ ـ التحقيق الثانى)

ترجمہ: روایت ہے حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ بڑا نصیب ور دنیا میں لکع ابن لکع ہوئے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ اور نہیں جانتے ہم اسے مگر عمرو بن ابی عمرو کی روایت سے۔

مترجم: لکع بضم لام وفتح کاف لئیم اور غلام اور احمق و بے وقوف کو کہتے ہیں۔ مراد یہ ہے کہ حمقاء کو امارت اور تونگری ہوگی جن کی پشت ہا پشت سے بیوقوفی اور حماقت وراثۃً چلی آتی ہو۔

❀❀❀❀

۳۸۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِيْ عَلَامَةِ حُلُوْلِ الْمَسْخِ وَالْخَسْفِ

شکلوں کے مسخ ہونے اور زمین میں دھنسنے کے جائز ہونے کی نشانیوں کے بیان میں

(۲۲۱۰) عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِذَا فَعَلَتْ اُمَّتِيْ خَمْسَ عَشْرَةَ خَصْلَةً حَلَّ بِهَا الْبَلَاءُ)) قِيْلَ: وَمَا هِيَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((اِذَا كَانَ الْمَغْنَمُ دُوَلًا، وَالْاَمَانَةُ مَغْنَمًا، وَالزَّكَاةُ مَغْرَمًا، وَاَطَاعَ الرَّجُلُ زَوْجَتَهُ وَعَقَّ اُمَّهُ، وَبَرَّ صَدِيْقَهُ وَجَفَا اَبَاهُ، وَارْتَفَعَتِ الْاَصْوَاتُ فِي الْمَسَاجِدِ، وَكَانَ زَعِيْمُ الْقَوْمِ اَرْذَلَهُمْ، وَاُكْرِمَ الرَّجُلُ مَخَافَةَ شَرِّهِ، وَشُرِبَتِ الْخُمُوْرُ وَلُبِسَ

الْحَرِيرُ، وَاتُّخِذَتِ الْقِيَانُ وَالْمَعَازِفُ، وَلَعَنَ آخِرُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ أَوَّلَهَا، فَلْيَرْتَقِبُوا عِنْدَ ذٰلِكَ رِيحًا حَمْرَاءَ، أَوْ خَسْفًا وَ مَسْخًا)).

(ضعيف ـ المشكاة: ٥٤٥١) ضعيف الجامع الصغير (٦٠٨) اس میں فرج بن فضالہ ضعیف راوی ہے

ترجمہ روایت ہے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جب کرنے لگے میری امت پندرہ کام اتریں گی اس پر بلائیں پوچھا اصحاب نے کون سے کام ہیں وہ یا رسول اللہ! فرمایا آپ ﷺ نے: جب ہو جائے مال غنیمت دولت اور ہو جائے امانت غنیمت، اور زکوٰۃ چٹی اور کہا مانے آدمی اپنی بیوی کا اور ناراض کرے اپنی ماں کو اور احسان کرے اپنے دوست سے، اور ظلم کرے اپنے باپ پر اور بلند ہوں آوازیں مسجدوں میں، اور چودھری قوم کا رذالہ ہو، اور تعظیم کی جائے آدمی کی اس کے شر کے خوف سے اور پیے جائیں شراب، اور پہنے جاویں ریشمی کپڑے، اور لے جائیں گانے والی لونڈیاں اور باجے، اور لعنت کرے آخر امت اول کو، پس منتظر رہو اس وقت سرخ ہوا کے یا خسف و مسخ کے۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اسے علی رضی اللہ عنہ کی روایت سے مگر اسی سند سے اور نہیں جانتے ہم کہ کسی نے روایت کی ہو یہ حدیث یحییٰ بن سعید سے سوا فرج بن فضالہ کے۔ اور کلام کیا ہے ان میں بعض اہل حدیث نے۔ اور ضعیف کہا بسبب حافظہ ان کے۔ اور روایت کی ان سے وکیع اور کئی اماموں نے۔

❀❀❀❀

(٢٢١١) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((إِذَا اتُّخِذَ الْفَيْءُ دُوَلًا وَالْأَمَانَةُ مَغْنَمًا، وَالزَّكَاةُ مَغْرَمًا، وَتُعُلِّمَ لِغَيْرِ الدِّينِ وَأَطَاعَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ وَعَقَّ أُمَّهُ وَأَدْنٰى صَدِيقَهُ وَأَقْصٰى أَبَاهُ، وَظَهَرَتِ الْأَصْوَاتُ فِي الْمَسَاجِدِ، وَسَادَ الْقَبِيلَةَ فَاسِقُهُمْ، وَكَانَ زَعِيمُ الْقَوْمِ أَرْذَلَهُمْ، وَأُكْرِمَ الرَّجُلُ مَخَافَةَ شَرِّهِ، وَظَهَرَتِ الْقَيْنَاتُ وَالْمَعَازِفُ، وَشُرِبَتِ الْخُمُورُ، وَلَعَنَ آخِرُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ أَوَّلَهَا فَلْيَرْتَقِبُوا عِنْدَ ذٰلِكَ رِيحًا حَمْرَاءَ وَزَلْزَلَةً وَخَسْفًا وَمَسْخًا وَقَذْفًا، وَآيَاتٍ تَتَابَعُ كَنِظَامٍ بَالٍ قُطِعَ سِلْكُهُ فَتَتَابَعَ)).

(ضعيف ـ المشكاة: ٥٤٥٠ سلسلة الاحاديث الضعيفة (١٧٢٧) اس میں ربیح الجذامی مجہول راوی ہے)

ترجمہ روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب کہ ٹھہرایا جائے مال غنیمت دولت اور امانت غنیمت اور زکوٰۃ چٹی اور علم سیکھا جائے غیر دین کے لیے اور کہا مانے مرد اپنی بیوی کا، اور نافرمانی کرے ماں کی اور ملے دوستوں سے اور دور بھاگے باپ سے، اور بلند ہوں آوازیں مسجدوں میں، اور سردار ہو قبیلہ کا فاسق ان کا اور چودھری ہوں قوم کا رذالہ ان میں کا اور تعظیم کی جائے آدمی کی اس کے شر کے خوف سے، اور پھیل پڑیں گانے والیاں اور باجے، اور پی جائے شراب اور لعنت کرے آخر امت اول کو۔ پس منتظر رہو اس وقت سرخ ہوا اور زلزلہ اور خسف اور مسخ اور آسمان سے پتھر

برسنے کے، اور ظہور آیات کے کہ پے در پے ظاہر ہوں گویا کہ ٹوٹ گیا پرانا تا گا کسی لڑی کا۔ سو پے در پے گرنے لگے دانے یعنی ایسا جلدی جلدی آثار قیامت کا ظہور ہوگا۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے۔

❀❀❀❀

(۲۲۱۲) **عَنْ** عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((**فِيْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ خَسْفٌ وَمَسْخٌ وَقَذْفٌ**)) فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَتٰى ذَاكَ؟ قَالَ: ((**اِذَا ظَهَرَتِ الْقِيَانُ وَالْمَعَازِفُ وَشُرِبَتِ الْخُمُوْرُ**)). (حسن ـ الصحيحة: ١٦٠٤)

ترجمہ: روایت ہے عمران بن حصین سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس امت میں خسف و مسخ و قذف ہے۔ سو عرض کی ایک مرد نے مسلمانوں میں سے یارسول اللہ ﷺ کب ہوگا یہ؟ فرمایا جب کہ پھیل پڑیں گانے والیاں اور باجے اور پی جائے شراب۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔ اور مروی ہوئی یہ اعمش سے انہوں نے روایت کی عبدالرحمٰن بن سابط سے انہوں نے نبی ﷺ سے مرسلاً۔

❀❀❀❀

۳۹۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِيْ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ ((بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ يَعْنِي السَّبَّابَةَ وَالْوُسْطٰى))

بعثت نبی ﷺ اور قیامت کے قرب میں

(۲۲۱۳) **عَنِ** الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ الْفِهْرِيِّ، رَوَاهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((**بُعِثْتُ اَنَا فِيْ نَفَسِ السَّاعَةِ فَسَبَقْتُهَا كَمَا سَبَقَتْ هٰذِهٖ هٰذِهٖ لِإِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى**)).

(ضعيف ـ المشكاة: ٥٥١٣) اس میں مجالد بن سعید راوی ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے مستورد بن شداد فہری سے روایت کی انہوں نے یہ حدیث نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے: بھیجا گیا ہوں میں نفس قیامت میں پھر آگے بڑھ گیا میں اس سے جیسا کہ آگے بڑھ گئی یہ انگلی اس انگلی سے، اور اشارہ کیا آپ ﷺ نے شہادت اور بیچ کی انگلی کی طرف۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے مستورد بن شداد کی روایت سے۔ نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے۔

مترجم: نفس قیامت سے مراد ہے وقت قیام و قرب اس کا اور بعض نے کہا کہ مجازاً آپ ﷺ نے قیامت کو ذی نفس ٹھہرایا مثل

انسان کے یعنی قرب سے گزرنے والا اپنے نزدیک والے کے دم سے آگاہ ہوتا ہے ویسا ہی میں قیامت کے دم سے آگاہ ہوا بسبب قرب کے اور مبعوث ہوا میں اس کے ظہور اور اشراط کے وقت میں۔ اور بعض روایتوں میں نسم الساعۃ بھی وارد ہوا ہے۔

❀❀❀❀

(۲۲۱۴) عَنْ اَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ)) وَاَشَارَ اَبُوْدَاوُدَ بِالسَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى - فَمَا فَضْلُ اِحْدَاهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى. (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے بھیجا گیا میں اور قیامت مانند اس کے اور اشارہ کیا ابوداؤد نے انگشت شہادت اور بیچ کی انگلی سے پھر کیا ہے زیادتی ایک کی دوسرے پر یعنی بہت تھوڑی ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: اس حدیث میں اشارہ ہے قرب قیامت کی طرف مجازاً اور اگر ساری دنیا کی عمر کو زمان آدم سے قیامت تک مثل ایک انسان کے فرض کریں تو جو فرق اس کی انگشت شہادت اور بیچ کی انگلی میں نکلے گا اتنا ہی زمانہ آنحضرت ﷺ کے وقت سے قیامت تک ہے۔

❀❀❀❀

۴۰۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِيْ قِتَالِ التُّرْكِ

ترکوں سے قتال کے بیان میں

(۲۲۱۵) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ: اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوْا قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعَرُ، وَلَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوْا قَوْمًا كَاَنَّ وُجُوْهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ)). (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: قیامت نہ ہوگی یہاں تک کہ تم لڑو گے ایک قوم سے کہ نعلین ان کی بالوں کی ہیں اور قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ لڑو تم ایک قوم سے کہ منہ ان کے مثل ڈھالوں تہ برتہ کے ہیں۔

فائدہ: اس باب میں ابوبکر صدیق اور بریدہ اور ابوسعید اور عمرو بن تغلب اور معاویہ رضی اللہ عنہم اجمعین سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: اس حدیث میں خطاب ہے عرب کو اور کئی روایتوں میں عرب اور ترک کے مقاتلہ کی خبر آئی ہے۔ اور بخاری میں مروی ہے کہ قائم نہ ہوگی قیامت یہاں تک کہ لڑو گے تم خوز و کرمان سے کہ ایک قوم ہے اعاجم سے سرخ رُو اور ایک لفظ میں چوڑے منہ چھوٹی ناک خورد چشم آیا ہے۔ گویا کہ منہ ان کے ڈھالیں ہیں تہ برتہ۔ اور اشاعہ میں کہا ہے کہ نعلین ان کی جلود موئدار سے ہے جو غیر مدبوغ ہو اور احتمال ہے کہ کثرت بالوں کی مراد ہو کہ بال ان کے پامال ہوتے ہیں جیسے کہ نعل پامال ہوتی ہے۔ انتہیٰ۔

مگر یہ احتمال اخیر ظاہر حدیث سے بعید معلوم ہوتا ہے۔ اور ایک روایت میں آیا ہے کہ ترک کرو ترک کو۔ جب تک کہ

ترک کریں وہ تم کو اور ایک روایت میں آیا ہے کہ وہ اصحاب باس شدید ہیں اور صاحبان غنائم قلیلہ۔ اور چھٹی صدی میں خروج کیا چنگیز خاں نے اور فتنہ اس کا تمامی قریٰ و امصار میں پہنچا اور اس کے قبل بھی عرب اور ترک کے درمیان کئی مقابلے ہوئے۔ اور تاج الدین سبکی نے طبقات میں کہا ہے کہ نہیں ہوا کوئی فتنہ مثل فتنہ تتار کے جب سے پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے دنیا کو اس لیے کہ ویران کیا انہوں نے مساجد کو، خراب کیا معابد کو، بے چراغ کیا امصار کو، برباد کیا دیار کو، جلایا مصاحف کو اور کتب کو، قتل کیا مردوں کو، قید کیا عورتوں کو، پیٹ پھاڑ ڈالے مستورات کے، اور نکالا اولاد کو ان کے بطنوں سے۔ انتہیٰ (حج)۔

❁❁❁❁

٤١۔ بَابُ: مَا جَاءَ إِذَا ذَهَبَ كِسْرٰى فَلَا كِسْرٰى بَعْدَهُ

اس بیان میں کہ کسریٰ کے جانے کے بعد پھر کوئی کسریٰ نہیں ہوگا

(٢٢١٦) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((إِذَا هَلَكَ كِسْرٰى فَلَا كِسْرٰى بَعْدَهُ وَإِذَا هَلَكَ قَيْصَرُ فَلَا قَيْصَرَ بَعْدَهُ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتُنْفَقَنَّ كُنُوزُهُمَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ)). (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جب ہلاک ہو جائے گا کسریٰ تو کسریٰ نہیں اس کے بعد، اور جب ہلاک ہو جائے گا قیصر تو پھر کوئی قیصر اس کے بعد نہیں، اور قسم ہے اس پروردگار کی کہ میری بقائے روح اس کے قبضہ قدرت میں ہے، بے شک تم خرچ کرو گے خزانے کسریٰ و قیصر کے اللہ کی راہ میں یعنی جہاد میں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: کسریٰ لقب ہے شاہ فارس کا اور قیصر لقب ہے سلطان روم کا اور زمانہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ کے اکثر ممالک روم و فارس فتح ہوئے بعض صلحاً بعض عنوۃً کہ تفصیل اس کی کتب تواریخ میں مذکور ہے۔

❁❁❁❁

٤٢۔ بَابُ: مَا جَاءَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَخْرُجَ نَارٌ مِنْ قِبَلِ الْحِجَازِ

اس بیان میں کہ حجاز سے آگ نکلنے سے پہلے قیامت قائم نہیں ہوگی

(٢٢١٧) عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((سَتَخْرُجُ نَارٌ مِّنْ حَضْرَمَوْتَ أَوْ مِنْ نَحْوِ بَحْرِ حَضْرَمَوْتَ قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ تَحْشُرُ النَّاسَ)) قَالُوا: يَارَسُولَ اللّٰهِ فَمَا تَأْمُرُنَا؟ قَالَ: ((عَلَيْكُمْ بِالشَّامِ)). (صحيح ـ فضائل الشام: ١١ ـ المشكاة: ٦٢٦٥)

ترجمہ: روایت ہے سالم بن عبداللہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے قریب ہے کہ نکلے گی

نکلے گی ایک آگ حضر موت سے یا یہ فرمایا کہ نکلے گی حضر موت کے دریا کی طرف سے روز قیامت کے پہلے کہ جمع کر دے گی لوگوں کو۔ عرض کیا صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے پھر آپ کیا حکم فرماتے ہیں ہم کو؟ فرمایا آپ ﷺ نے: لازم پکڑو تم سکونت شام کی۔

فائدہ: اس باب میں حذیفہ بن اسید اور انس اور ابو ہریرہ اور ابو ذر رضوان اللہ علیہم اجمعین سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت سے۔

❀❀❀❀

٤٣۔ بَابُ: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَخْرُجَ كَذَّابُونَ

اس بیان میں کہ جب تک جھوٹے کذاب نہ نکلیں اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی

(٢٢١٨) عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يُنْبَعِثَ كَذَّابُوْنَ دَجَّالُوْنَ قَرِيْبٌ مِّنْ ثَلَاثِيْنَ كُلُّهُمْ يَزْعَمُ اَنَّهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ)) . (صحيح ـ سلسلة الاحاديث الصحيحة: ١٦٨٣)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: قیامت قائم نہ ہوگی جب تک کہ نہ اٹھیں کذابون دجالون قریب تیس شخصوں کے کہ ہر ایک ان میں سے دعویٰ کرتا ہوگا کہ وہ رسول ہے اللہ تعالیٰ کا۔

فائدہ: اس باب میں جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: انہیں میں سے ہے اسود عنسی صاحب صنعا اور مسیلمہ کذاب صاحب یمامہ کہ آنحضرت ﷺ نے خواب میں دیکھا کہ آپ کے ہاتھ میں دو کنگن ہیں سونے کے پھر برے لگے وہ آپ ﷺ کو تو حکم ہوا کہ پھونک دو اس کو پھر پھونک دیا آپ ﷺ نے اور وہ اڑ گئے، سو تاویل کی آپ ﷺ نے کہ یہ دونوں کنگن سے مراد کاذبان مذکور ہیں۔

پس اسود عنسی ایک مرد شعبدہ باز تھا اور دو شیطان اس کے مسخر تھے کہ احوال مردم سے خبر دیتے تھے۔ ایک شقیق دوسرا اسحیق نامی اور ایک خرِ معلم اس کے ساتھ تھا کہ جب اسے کہتے کہ اپنے رب کو سجدہ کر اسے سجدہ کرتا تھا اس لیے اسے ذوالحمار کہتے تھے اہل نجران مرتد ہو کر اس کے مطیع ہوئے اور وہ اس میں سے چھ سو آدمی لے کر صنعا میں اترا اور فیروز کے ہاتھ سے مارا گیا نام اس کا عیہلہ بن کعب تھا۔

دوسرا مسیلمہ کذاب کہ وحشی قاتل حمزہ کے ہاتھ سے مقتول ہوا اور جہنم میں پہنچا اور وہ ملعون سجع ہائے ناموزون گھڑتا تھا۔ اور مقابلہ قرآن کا قصد کرتا تھا چنانچہ یہ عبارت کفر اشارت اسی کی ہے اَلْفِيْلُ مَاالْفِيْلُ لَهٗ خُرْطُوْمٌ طَوِيْلٌ اِنَّ ذٰلِكَ مِنْ خَلْقِ رَبِّنَا الْجَلِيْلِ۔

تیسرا ان میں ابن صیاد ہے مگر اسے دجال کبیر نہ کہیں۔ اور حافظ ابن حجر نے فتح الباری میں ترجیح بھی اسی کو دی ہے کہ وہ دجال کبیر نہیں۔ چنانچہ روایت تمیم داری کی بھی اسی پر دال ہے۔

چوتھا طلیحہ بن خویلد اسدی کہ بنی اسد میں ظاہر ہوا کہ نواحی خیبر میں ہے اور غطفان نے اس کی مدد کی اور بعد دعویٰ نبوت

کے تائب ہوا اور رجوع کیا اسلام کی طرف زمان ابوبکر رضی اللہ عنہ میں۔

پانچویں سجاع بنت سوید عورت نے دعویٰ نبوت کیا تمام قبیلہ تمیم اس کی نصرت پر مجتمع ہو گئے وہ مسیلمہ کذاب کے نکاح میں آئی اور اپنی نبوت باطلہ اپنے خصم کو بخش دی اور اپنے مہر میں نماز عصر اپنی امت ملعونہ پر سے معاف کر دی۔ رشاطی نے کہا بنو تمیم اب تک نماز عصر نہیں پڑھتے اور کہتے ہیں یہ مہر ہے ہماری کریمہ کا اس کو ہم ہاتھ سے نہ دیں گے پھر سجاع زمانِ معاویہ میں مشرف باسلام ہوئی۔

چھٹا مختار ثقفی ہے کہ ابن زبیر رضی اللہ عنہما کے زمانہ میں ظاہر ہوا اس کا دعویٰ تھا کہ مجھ پر وحی آتی ہے اور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مختار ہوں چنانچہ اسماء رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نکلیں گے ثقیف سے تین شخص کذاب وزیال ومبیر۔ روایت کیا اس کو ابو نعیم بن حماد نے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ نکلے گا ثقیف سے کذاب ومبیر کہا گیا ہے کہ مراد کذاب سے مختار بن عبید ثقفی ہے اور مراد مبیر سے حجاج بن یوسف۔

ساتواں متنبی شاعر مشہور کہ بعد نبوت تائب ہوا۔

آٹھواں بہبود کہ معتمد باللہ کے زمانہ میں ظاہر ہوا اس کا دعویٰ تھا کہ مجھے خلق کی طرف بھیجا ہے مگر رسالت کو رد کیا اور دعویٰ کرتا تھا کہ مجھے مغیبات پر اطلاع حاصل ہے۔

نواں یحییٰ زکرویہ قرمطی کہ مکتفی باللہ کی خلافت میں ظاہر ہوا۔

دسواں بعد اس کے بھائی اس کا ظاہر ہوا حسین اس کے بعد ابن عم اس کا عیسیٰ بن مہرویہ کہ اس نے گمان کیا کہ آیۃ ﴿ یاایھا المدثر ﴾ میں لفظ مدثر خطاب اسی کو ہے اور غلام مطوق کو اپنے نور کے ساتھ مسمیٰ کر کے ملک شام پر غالب ہوا اور بہت تباہی اور خرابی کی۔ اور لوگوں نے اس کے لیے منابر پر بد دعا کی وہ مارا گیا لعنۃ اللہ علیہ۔

اور زمانہ مقتدر میں ابوطاہر قرمطی ظاہر ہوا کہ حجر اسود کو کعبہ سے کھود کر لے گیا اور زمانہ راضی باللہ میں محمد بن علی شلمعانی ظاہر ہوا کہ اسے ابن ابی العراق کہتے تھے اور اس نے مشہور کیا کہ مدعی الوہیت ہے اور زندہ کرتا ہے مردہ کو پس ایک جماعت کے مقتول ومصلوب ہوا اور خلافت مطیع باللہ میں ایک قوم ظاہر ہوئی قائل تناسخ اور اس میں ایک جوان تھا کہ گمان کرتا تھا کہ روح حضرت علی رضی اللہ عنہ کی نے اس میں انتقال کی ہے اور اس کی بیوی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے انتقال روح کی مدعی تھی اپنے میں اور اس نے یہ بھی گمان کیا تھا کہ میں جبرئیل ہوں اور پھر بعد زد و کوب کے اس نے اپنے کو سیدوں میں منسوب کیا اور بحکم معز الدولہ رہا ہوا۔

اور خلافتِ مستظہر میں ایک شخص ظاہر ہوا نواحی نہاوند میں اور دعویٰ نبوت کیا اور ایک جماعت اس کے ساتھ ہو گئی پھر وہ بعد گرفتاری مقتول ہوا اور ایک جماعت مردوں عورتوں کی نے مغرب میں ظہور کیا ان میں ایک مرد تھا موسوم بہ لا اور مدعی تھا کہ حدیث میں جو وارد ہوا ہے ((لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ)) اس لا سے میں ہی مراد ہوں یعنی مسمیٰ باسم لا نبی ہے اور نہی میں ہے غازاری ساحر کہ ابو جعفر کے ہاتھ سے مقتول ہوا اور انہی میں ایک عورت ہے کہ مدعیہ نبوت تھی جب اس سے کہتے کہ آپ نے فرمایا ((لَا نبی بَعْدِیْ)) وہ

کہتے کہ آپ نے نفی کی ہے۔ نبی کہ نہ نبیہ کی اور میں تو نبیہ ہوں۔

بیت المقدس میں ایک یہودی نے دعویٰ کیا کہ وہ مسیح بن مریم علیہ السلام ہے مرد خوش بیان شیرین زبان تھا۔ جب اسے گرفتار کرنا چاہا وہ بھاگ گیا بعد گرفتاری مسلمان ہوا۔

ایک اور مرد نے دعویٰ کیا مہدی ہونے کا اور مقتول ہوا۔

اور ہندوستان میں ۱۰۰۰ھ میں اکبر بادشاہ ظاہر ہوا دعویٰ نبوت بلکہ خدائی کا کیا۔ اور علماء و مشائخان دیندار پر ظلم و جفا کیا اور ایک نیا دین نکال کر دین الٰہی کے ساتھ موسوم کیا اور فتنہ عظیم اور غوغائے فخیم اس سے ظاہر ہوا۔ ابوالفضل اور فیضی دونوں نے اس کے خوشامد خوروں میں سے تھے۔ اور لوگوں کو اس کے باطل کی طرف دعوت کرتے تھے چنانچہ کسی شاعر نے کہا ہے بیت:

خدا پناہ و بداز جلیس بد مذہب | خراب کرد ابوالفضل شاہ اکبررا

اور ازانجملہ رتن ہندی ہے کہ اس نے دعویٰ صحابیت کیا۔ حالانکہ ظہور اس کا قرن سادس میں ہوا اور بہت سی خرافات لوگوں نے اس کے باب میں کہیں اور وہ ایک جھوٹا خبیث تھا اور منجملہ مدعیان نبوت اسحاق اخرس کہ آخر میں خلافت سفاح کے ظاہر ہوا اور دعویٰ نبوت کیا اور خلق کثیر اس کے تابع ہوئی اور بصرہ اور عمان وغیرہ میں غالب ہوا۔ آخر مقتول ہوا۔

اور فارس بن یحییٰ ساباطی خلافت مغر میں بلدہ تینس میں مدعی نبوت ہوا اور بذریعہ شعبدہ احیاء اموات و ابراء ابرص وغیرہ کو اپنا معجزہ قرار دیا۔ اور ایک مرد راعی نے ایک عصا بنایا اور مسلک موسوی اختیار کیا اور عصا نظر خلائق میں اژدہا ہو جاتا تھا اور نظارگی مسحور ہو جاتی تھی۔

اور مامون کے زمانہ میں عبداللہ بن میمون نے دعویٰ نبوت کیا مامون نے اس کو قید کیا یہاں تک کہ قید ہی میں دارالبوار کو واصل ہوا۔ (حج)

❀❀❀❀

(۲۲۱۹) عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی تَلْحَقَ قَبَائِلُ مِنْ أُمَّتِي بِالْمُشْرِكِيْنَ وَحَتّٰی يَعْبُدُوا الْأَوْثَانَ وَإِنَّهُ سَيَكُوْنُ فِيْ أُمَّتِيْ ثَلَاثُوْنَ كَذَّابُوْنَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ وَأَنَا خَاتِمُ النَّبِيِّيْنَ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ)). (صحيح) (المشكاة: ٥٤٠٦، الصحيحة: ١٦٨٣)

ترجمہ: روایت ہے ثوبان رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ ملحق ہو جائیں گے کئی قبیلہ میری امت کے مشرکوں سے اور یہاں تک کہ پوجیں اوثان کو اور قریب ہے کہ ہوں گے میری امت میں تیس جھوٹے کہ ہر ایک دعویٰ کرتا ہوگا کہ وہ نبی ہے اور فرمایا میں خاتم النبیین ہوں۔ کوئی نبی نہیں میرے بعد۔

فائدہ: یہ حدیث صحیح ہے۔

مترجم: اوثان جمع ہے وثن کی جیسے اوطان جمع ہے وطن کی۔ اور وثن وہ ہے کہ جس کو جثہ ہے بنایا گیا جواہر ارض یا خشب وحجارہ سے مثل صورت آدمی کی اور صنم تصویر ہے بغیر جثہ کے کاغذ یا دیوار پر کھچی ہو یا کسی اور چیز پر۔ اور بعض نے کہا ہے کہ دونوں برابر ہیں اور کبھی وثن کو غیر صورت کے لیے استعمال کرتے ہیں اس صورت میں کہ عام ہوگا معنی اول سے اور اسی قبیل سے ہے حدیث عدی کی کہ کہا انہوں نے حاضر ہوا میں خدمت میں آنحضرت ﷺ کے اور میرے گلے میں صلیب تھی سونے کی، سو فرمایا آپ ﷺ نے ﴿أَلْقِ هٰذَا الْوَثَنَ عَنْكَ﴾ یعنی دور کر اس وثن کو اپنے سے۔ اور بعض نے کہا ہے ہر معبود باطل اگر جسم وصورت رکھتا ہے صنم ہے ورنہ وثن ہے۔ اور جمع اس کی اوثان بھی آتی ہے چنانچہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ﴿ إِنْ يَّدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖٓ إِلَّآ إِنٰثًا ﴾ پڑھا ہے کہ اصل میں وثنا تھا واؤ ہمزہ سے بدل گیا اور قرأت مشہور اناثا ہے اور داخل ہیں اس خبر میں بے جثہ پرست، ستارہ پرست، گور پرست، پیر پرست، شجر پرست، حجر پرست، چلہ پرست، جھنڈا پرست، چھڑی پرست غرض یہ کہ جو غیر اللہ کے ساتھ افعال عبادت بجالاتے ہیں مثل سجدہ ورکوع وغیرہ کے جو مخصوص ہیں باری تعالیٰ کے ساتھ سب ملحق بالمشرکین ہیں نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْهُمْ وَمِنْ أَفْعَالِهِمْ۔ اور تفصیل کذابوں کی اوپر گزری۔

❀❀❀❀

٤٤۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِيْ ثَقِيْفٍ كَذَّابٌ وَمُبِيْرٌ

باب: اس بیان میں کہ بنی ثقیف میں ایک کذاب اور ایک خون ریز ہوگا

(٢٢٢٠) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((فِيْ ثَقِيْفٍ كَذَّابٌ وَمُبِيْرٌ)). (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے بنی ثقیف کے قبیلہ میں ایک کذاب ہوگا اور دوسرا ہلاک کرنے والا۔

فائدہ: اس باب میں سیدہ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ روایت کی ہم سے عبدالرحمٰن بن واقد نے انہوں نے شریک سے مانند اس کے۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت سے نہیں جانتے ہم اس کو مگر شریک کی روایت سے۔ اور شریک کہتے تھے راوی کا نام عبدالرحمٰن بن عصم اور اسرائیل کہتے تھے عبداللہ بن عصمہ۔ اور کہا گیا ہے کہ کذاب سے مراد مختار بن ابی عبید ثقفی ہے۔ اور مبیر سے مراد حجاج بن یوسف ثقفی۔ روایت کی ہم سے ابوداؤد سلیمان بن سلم بلخی نے انہوں نے نضر بن شمیل سے انہوں نے ہشام بن حسان سے کہ کہا ہشام نے شمار کیا مقتولان حجاج کو جن کو اس نے باندھ کر مارا تھا تو پہنچی گنتی ان کی ایک لاکھ بیس ہزار تک۔ معاذاللہ من هذاالظلم۔

❀❀❀❀

٤٥۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الْقَرْنِ الثَّالِثِ

تیسری صدی کے بیان میں

(٢٢٢١) عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِي، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ يَأْتِي مِنْ بَعْدِهِمْ قَوْمٌ يَتَسَمَّنُوْنَ وَيُحِبُّوْنَ السِّمَنَ يُعْطُوْنَ الشَّهَادَةَ قَبْلَ اَنْ يُّسْأَلُوْهَا)). (اسنادہ صحیح ـ الصحیحة: ١٨٤٠)

ترجمہ: روایت ہے عمران بن حصین سے کہا سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے فرماتے تھے بہتر سب لوگوں میں میرے زمانہ کے لوگ ہیں پھر جوان کے بعد ہوں پھر جوان کے بعد ہوں پھر آئیں گے بعد ان کے ایک لوگ کہ فربہی چاہیں گے اور دوست رکھیں گے فربہی کو گواہی دیں گے قبل طلب کے۔

فائدہ: ایسی ہی روایت کی محمد بن فضیل نے یہ حدیث اعمش سے انہوں نے علی بن مدرک سے انہوں نے ہلال بن یساف سے۔ اور روایت کی کئی لوگوں نے حفاظ سے اعمش سے انہوں نے ہلال بن یساف سے اور نہ ذکر کیا اس میں علی بن مدرک کا۔ روایت کی ہم سے حسین بن حریث نے انہوں نے وکیع سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ہلال بن یساف سے انہوں نے عمران بن حصین سے انہوں نے نبی ﷺ سے۔ اور ذکر کی حدیث مانند اس کے اور یہ میرے نزدیک زیادہ صحیح ہے محمد بن فضیل کی حدیث سے اور تحقیق کہ روایت کی گئی یہ حدیث کئی سندوں سے عمران بن حصین سے انہوں نے نبی ﷺ سے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(٢٢٢٢) عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((خَيْرُ أُمَّتِي الْقَرْنُ الَّذِي بُعِثْتُ فِيْهِمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ)) قَالَ: وَلَا أَعْلَمُ أَذَكَرَ الثَّالِثَ أَمْ لَا، ((ثُمَّ يَنْشَأُ أَقْوَامٌ يَشْهَدُوْنَ وَلَا يُسْتَشْهَدُوْنَ، وَيَخُوْنُوْنَ، وَلَا يُؤْتَمَنُوْنَ وَيَفْشُوْ فِيْهِمُ السِّمَنُ)). (صحیح ـ سلسلة الاحادیث الصحیحة: ١٨٤٠)

ترجمہ: روایت ہے عمران بن حصین سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے میری امت کے لوگوں میں بہتر اس زمانہ کے لوگ ہیں جس میں مبعوث ہوا میں، پھر جوان کے بعد ہیں۔ کہا راوی نے نہیں جانتا میں کہ ذکر کیا تیسرے زمانہ کا بھی یا نہیں یعنی ثم الذین یلونھم ایک بار فرمایا یا دو بار۔ پھر فرمایا پیدا ہوں گے اس کے بعد قومیں کہ گواہی دیں گی اور کوئی طلب نہ کرے گا ان سے گواہی اور خیانت کریں گے اور امین نہ ہوں گے اور ظاہر ہوگی ان میں فربہی۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: يَتَسَمَّنُوْنَ فربہی چاہیں گے یا دعویٰ کریں گے ان بزرگیوں کا کہ ان میں نہ ہوں گی۔ اور بعض نے کہا جمع کریں گے مال۔

کو اور بعض نے کہا کہ بہت ہوتے جائیں گے یا دوست رکھیں گے توسع کو مآکل و مشارب میں کہ موجب فربہی ہے۔

❀❀❀❀

٤٦۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الْخُلَفَاءِ

خلفاء کے بیان میں

(٢٢٢٣) عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((يَكُوْنُ مِنْ بَعْدِيْ اِثْنَا عَشَرَ اَمِيْرًا)) قَالَ: ثُمَّ تَكَلَّمَ بِشَيْءٍ لَمْ اَفْهَمْهُ، فَسَاَلْتُ الَّذِيْ يَلِيْنِيْ فَقَالَ: قَالَ: ((كُلُّهُمْ مِّنْ قُرَيْشٍ)).

(صحيح ۔ سلسلة الاحاديث الصحيحة: ١٠٧٥)

ترجمہ: روایت ہے جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے: ہوں گے میرے بعد بارہ امیر۔ کہا راوی نے پھر کلام کیا آپ نے کہ میں نہ سمجھا، سو پوچھا میں نے اپنے پاس والے سے تو کہا اس نے فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے: وہ بارہ امیر سب کے سب قریش میں سے ہیں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث کئی سندوں سے جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے۔ روایت کی ہم سے ابوکریب نے انہوں نے عمرو بن عبید سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابوبکر بن ابی موسیٰ سے انہوں نے جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اس حدیث کے یہ حدیث غریب ہے غریب سمجھی جاتی ہے جابر کی روایت سے بواسطہ ابوبکر بن ابی موسیٰ کے۔ اور اس باب میں ابن مسعود اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔

❀❀❀❀

٤٧۔ بَابُ: كراهية إهانة السلطان

بادشاہ کی اہانت کی کراہت میں

(٢٢٢٤) عَنْ زِيَادِ بْنِ كُسَيْبٍ الْعَدَوِيِّ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ اَبِيْ بَكْرَةَ تَحْتَ مِنْبَرِ ابْنِ عَامِرٍ وَهُوَ يَخْطُبُ وَعَلَيْهِ ثِيَابٌ رِقَاقٌ، فَقَالَ اَبُوْ بِلَالٍ: اُنْظُرُوْا اِلٰى اَمِيْرِنَا يَلْبَسُ ثِيَابَ الْفُسَّاقِ فَقَالَ اَبُوْبَكْرَةَ: اُسْكُتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَنْ اَهَانَ سُلْطَانَ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ اَهَانَهُ اللّٰهُ)).

(حسن ۔ سلسلة الاحاديث الصحيحة: ٢٢٩٦)

ترجمہ: روایت ہے زیاد بن کسیب عدوی سے کہا کہ تھا میں ساتھ ابوبکرہ کے ابن عامر کے منبر کے نیچے اور وہ خطبہ پڑھتا تھا اور اس کے بدن پر باریک کپڑے تھے، سو کہا ابوبلال رضی اللہ عنہ نے دیکھو ہمارے امیر کو پہنتا ہے کپڑے فاسقوں کے، سو کہا ابوبکرہ

رضی اللہ عنہ نے چپ رہ کہ سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے جو شخص کہ اہانت کرے اللہ کے بنائے ہوئے بادشاہ کی زمین میں ذلیل کرے گا اس کو اللہ تعالیٰ۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

❀❀❀❀

٤٨۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الْخِلَافَةِ

خلافت کے بیان میں

(٢٢٢٥) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: قِيلَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ: لَوِ اسْتَخْلَفْتَ. قَالَ: اِنْ اَسْتَخْلِفْ فَقَدِ اسْتَخْلَفَ اَبُوْبَكْرٍ وَاِنْ لَّمْ اَسْتَخْلِفْ لَمْ يَسْتَخْلِفْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ. (صحيح) صحيح أبي داود (٢٦٠٥)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ کہا گیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کاش کہ خلیفہ کر دیتے آپ کسی کو تو فرمایا انہوں نے اگر میں خلیفہ کروں تو خلیفہ کیا ہے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یعنی ان کی اقتداء ہوگی اور اگر نہ خلیفہ کروں تو خلیفہ نہیں کیا ہے رسول اللہ ﷺ نے (یعنی ان کی سنت ہوگئی)۔

❀❀❀❀

(٢٢٢٦) حَدَّثَنِي سَفِيْنَةُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: **((اَلْخِلَافَةُ فِيْ اُمَّتِيْ ثَلَاثُوْنَ سَنَةً ثُمَّ مُلْكٌ بَعْدَ ذٰلِكَ))**. (صحيح ـ سلسلة الاحاديث الصحيحة: ٤٥٩، ١٥٣٤، ١٥٣٥) ثُمَّ قَالَ وَخِلَافَةَ عُمَرَ وَ خِلَافَةَ عُثْمَانَ، ثُمَّ قَالَ لِيْ: اَمْسِكْ خِلَافَةَ عَلِيٍّ قَالَ: فَوَجَدْنَاهَا ثَلَاثِيْنَ سَنَةً. قَالَ سَعِيْدٌ: فَقُلْتُ لَهٗ: اِنَّ بَنِيْ اُمَيَّةَ يَزْعَمُوْنَ اَنَّ الْخِلَافَةَ فِيْهِمْ، قَالَ: كَذَبُوْا بَنُو الزَّرْقَاءِ بَلْ هُمْ مُلُوْكٌ مِنْ شَرِّ الْمُلُوْكِ.

ترجمہ: مجھ سے بیان کیا سفینہ نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: خلافت راشدہ میری امت میں تیس برس تک ہے پھر ہو جائے گی سلطنت بعد اس کے۔ پھر کہا مجھ سے سفینہ نے گن لے تو خلافت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو پھر خلافت عمر رضی اللہ عنہ اور عثمان رضی اللہ عنہ کو پھر گن لے خلافت حضرت علی رضی اللہ عنہ کی، سو گنا ہم نے اور پایا اسے تیس سال۔ کہا سعید نے پھر کہا میں نے سفینہ سے کہ بنی امیہ دعویٰ کرتے ہیں خلافت ان میں ہے، کہا سفینہ نے جھوٹے ہیں بنی الزرقاء بلکہ وہ بادشاہ ہیں بدترین بادشاہوں میں سے۔

فائدہ: اس باب میں عمر رضی اللہ عنہ اور علی رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ اور کہا ان دونوں نے کہ ولی عہد مقرر نہیں کیا کسی کو رسول اللہ ﷺ نے خلافت کے واسطے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ روایت کی اس کو کئی لوگوں نے سعید بن جمہان سے۔ اور نہیں جانتے ہم اس کو مگر انہیں کی روایت سے۔

٤٩۔ بَابُ: مَا جَاءَ أَنَّ الْخُلَفَاءَ مِنْ قُرَيْشٍ إِلٰى أَنْ تَقُوْمَ السَّاعَةُ

اس بیان میں کہ قیامت تک خلفاء قریش ہی میں سے ہوں گے

(۲۲۲۷) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِي الْهُذَيْلِ يَقُوْلُ: كَانَ نَاسٌ مِّنْ رَبِيْعَةَ عِنْدَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ بَكْرِ بْنِ وَآئِلٍ: لَتَنْتَهِيَنَّ قُرَيْشٌ اَوْ لَيَجْعَلَنَّ اللّٰهُ هٰذَا الْاَمْرَ فِيْ جُمْهُوْرٍ مِّنَ الْعَرَبِ غَيْرِهِمْ، فَقَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ: كَذَبْتَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: ((**قُرَيْشٌ وُلَاةُ النَّاسِ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ**)) . (صحيح ـ سلسلة الاحاديث الصحيحة: ١١٥٥)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن ابی الہذیل سے کہتے تھے کہ کچھ لوگ ربیعہ کے عمرو بن العاص کے پاس بیٹھے تھے پھر کہا ایک مرد نے بکر بن وائل سے چاہیے کہ باز رہیں قریش نہیں تو کر دے گا اللہ تعالیٰ اس امر خلافت کو جمہور عرب میں سوا ان کے، سو کہا عمرو بن العاص نے جھوٹ کہا تو نے سنا ہے میں نے رسول اللہ ﷺ سے فرماتے تھے قریش حاکم ہیں آدمیوں کے خیر وشر میں قیامت کے دن تک یعنی مستحق حکومت ہیں۔

فائدہ: اس باب میں ابن عمر اور ابن مسعود اور جابر رضوان اللہ علیہم اجمعین سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

٥٠۔ باب: ملك رجل من الموالي يقال له جهجاهُ

غلاموں میں سے ایک آدمی سلطنت کرے گا، اسے جہجاہ کہتے ہوں گے

(۲۲۲۸) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَكَمِ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((**لَا يَذْهَبُ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ حَتّٰى يَمْلِكَ رَجُلٌ مِّنَ الْمَوَالِيْ يُقَالُ لَهٗ جَهْجَاهُ**)) .

(صحيح ـ سلسله الاحاديث الصحيحة: ٢٤٤١)

ترجمہ: روایت ہے عمر بن حکم سے کہا کہ سنا میں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: نہ جاویں گے رات اور دن یہاں تک کہ سلطنت کرے گا ایک مرد موالی میں سے کہ کہتے ہوں گے اسے جہجاہ۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

مترجم: طبرانی میں علیاء سلمی سے بھی مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: قائم نہ ہوگی قیامت یہاں تک کہ مالک ہو آدمیوں کا غلاموں سے جہجاہ نامی۔ شیخین سے مروی ہے کہ قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ نکلے ایک مرد بنی قحطان سے کہ ہانکتا ہو لوگوں کو اپنے عصا سے۔ اور طبرانی نے کبیر میں اور ابن مندہ اور ابونعیم اور ابن عسا کر نے قیس بن جابر سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے

کہ آپ نے فرمایا: ہوں گے میرے بعد خلیفہ اور ان کے بعد امیر اور ان کے بعد ملوک جبار پھر نکلے گا میرے اہل بیت سے ایک مرد کہ بھر دے گا زمین کو عدل سے جیسا کہ بھر گئی ہوگی ظلم سے پھر امیر ہوگا قحطانی، سوقسم ہے اس پروردگار کی جس نے مجھے بھیجا ہے ساتھ حق کے کہ وہ کچھ مہدی سے کم نہیں۔ یعنی حسن سیرت میں۔ پس ان احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جہجاہ قبیلہ بنی قحطان سے ہے اور ملک اس کا بعد امام مہدی کے ہے اور وہ سلاطین صالحین میں سے ہے۔ (حجج الکرامۃ)

❀❀❀❀

٥١۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الْأَئِمَّةِ الْمُضِلِّيْنَ

گمراہ حکمرانوں کے بیان میں

(۲۲۲۹) عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنَّمَا اَخَافُ عَلٰی اُمَّتِيْ اَئِمَّةً مُضِلِّيْنَ)) قَالَ: وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: **((لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ اُمَّتِيْ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِيْنَ لَا يَضُرُّهُمْ مَّنْ خَذَلَهُمْ حَتّٰى يَاْتِيَ اَمْرُ اللّٰهِ))**. (صحيح ـ سلسلة الاحاديث الصحيحة: ٤/ ١١٠، ١٩٥٧)

ترجمہ: روایت ہے ثوبان رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: بے شک میں ڈرتا ہوں اپنی امت پر گمراہ حاکموں سے۔ کہا راوی نے اور فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: ہمیشہ رہے گا ایک گروہ میری امت سے حق پر غالب اپنے اعداء پر ضرر نہ کرے گا ان کو جو کہ ان کی مدد چھوڑ دے یہاں تک کہ آئے حکم اللہ تعالیٰ کا۔ یعنی قیامت۔

فائدہ: یہ حدیث صحیح ہے۔

مترجم: ائمہ مضلین میں داخل ہے وہ حاکم جو قرآن کے خلاف حکم دے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴾ اور قانون عقلی پر چلے، اور انفصال مقدمات میں قواعد عقلیہ کو ضوابط نقلیہ پر مقدم رکھے، اور ترا وتج بدعات اور تنشیر سئیات اور احداث فی الدین اور بتاویہ مبتدعین اور اعزاز فاسقین کا مرتکب ہوا، اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر نہ کرے، اور اپنی رعایا اور توابع و برایا کو کتاب وسنت کے موافق نہ کھینچے۔ معاذ اللہ من ذلک۔

❀❀❀❀

٥٧۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الْمَهْدِيِّ

امام مہدی کے بیان میں

(۲۲۳۰) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ **((لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتّٰى يَمْلِكَ الْعَرَبَ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ بَيْتِيْ يُوَاطِئُ اسْمُهُ اِسْمِيْ))**.

(اسناده حسن صحيح ـ المشكاة: ٥٤٥٢ ـ فضائل الشام: ١٦ ـ الروض النضير: ٦٤٧)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: نہیں جائے گی دنیا یعنی ملک عدم میں یہاں تک کہ حاکم ہوگا ایک مرد میرے اہل بیت سے کہ موافق ہوگا اس کا نام میرے نام کے۔

فائدہ: اس باب میں علی رضی اللہ عنہ اور ابو سعید رضی اللہ عنہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہا اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❁ ❁ ❁ ❁

(۲۲۳۱) **عَنْ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ** ﷺ قَالَ: ((**يَلِيْ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ بَيْتِيْ يُوَاطِيءُ اسْمُهُ اسْمِيْ**)). (اسناده حسن صحيح ۔ انظر ما قبله)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ رضی اللہ عنہ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے کہ آپ نے فرمایا: والی ہوگا ایک مرد یعنی دنیا کا میرے اہل بیت سے کہ موافق ہوگا اس کا نام میرے نام کے۔

❁ ❁ ❁ ❁

☆ **عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ:** لَوْ لَمْ يَبْقَ مِّنَ الدُّنْيَا اِلَّا يَوْمًا لَطَوَّلَ اللّٰهُ ذٰلِكَ الْيَوْمَ حَتّٰى يَلِيَ.

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا اگر باقی نہ رہی دنیا میں سے مگر ایک دن تو دراز کرے گا اللہ تعالیٰ اس دن کو تا کہ حکومت کر لے وہ شخص یعنی مہدی۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❁ ❁ ❁ ❁

۵۳۔ باب: في عيش المهدي وعطائه

مہدی کی زندگی اور اس کی جود و سخا کے بیان میں

(۲۲۳۲) **عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ** قَالَ: خَشِيْنَا اَنْ يَّكُوْنَ بَعْدَ نَبِيِّنَا حَدَثٌ فَسَأَلْنَا نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((**اِنَّ فِيْ اُمَّتِي الْمَهْدِيَّ يَخْرُجُ يَعِيْشُ خَمْسًا اَوْ سَبْعًا اَوْ تِسْعًا**)) زَيْدٌ الشَّاكُّ قَالَ: قُلْنَا: وَمَا ذَاكَ؟ قَالَ: سِنِيْنَ قَالَ: فَيَجِيْءُ اِلَيْهِ الرَّجُلُ فَيَقُوْلُ: يَا مَهْدِيُّ اَعْطِنِيْ اَعْطِنِيْ، قَالَ: ((**فَيَحْثِيْ لَهُ فِيْ ثَوْبِهِ مَا اسْتَطَاعَ اَنْ يَّحْمِلَهُ**)). (حسن) الروض النفير (۶۴۷)

ترجمہ: روایت ہے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ڈرے ہم اس سے کہ ہوئے ہمارے نبی ﷺ کے بعد کوئی نئی بات، سو پوچھا ہم نے نبی ﷺ سے تو فرمایا آپ ﷺ نے: میری امت میں مہدی نکلے گا زندہ رہے گا پانچ یا سات یا نو۔ زید جو راوی حدیث ہے وہی شک کرنے والا ہے اس عدد میں۔ کہا راوی نے وہ گنتی کس کی ہے؟ کہا برسوں کی فرمایا آپ ﷺ نے: پھر آئے گا آدمی ان کے پاس اور کہے گا: اے مہدی دو مجھے دو مجھے، فرمایا آپ ﷺ نے: پھر لپ بھر دے گا وہ اس کے کپڑے میں یعنی

دینار و درہم جہاں تک وہ اٹھا سکے گا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی گئی ہے کئی سندوں سے ابوسعید رضی اللہ عنہ سے انہوں نے روایت کی نبی ﷺ سے۔ اور ابوالصدیق ناجی کا نام بکر بن عمرو ہے اور ان کو بکر بن قیس بھی کہتے ہیں۔

❀❀❀❀

٥٤۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي نُزُوْلِ عِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ

باب: عیسیٰ بن مریم کے نزول کے بیان میں

(٢٢٣٣) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ لَيُوْشِكَنَّ اَنْ يَنْزِلَ فِيْكُمْ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا مُقْسِطًا فَيَكْسِرُ الصَّلِيْبَ وَ يَقْتُلُ الْخِنْزِيْرَ وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ، وَيَفِيْضُ الْمَالُ حَتّٰى لَا يَقْبَلَهُ اَحَدٌ)).

(صحيح ـ سلسلة الاحاديث الصحيحة: ٢٤٥٧)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس پروردگار کی کہ میری جان جس کے ہاتھ میں ہے کہ اترے گا تمہارے درمیان ابن مریم حاکم عادل اور توڑے گا صلیب کو اور مارے گا خنزیر کو اور موقوف کر دے گا جزیہ کو اور یہاں تک کثرت سے دے گا لوگوں کو مال کہ قبول نہ کرے گا کوئی۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: حلیہ حضرت عیسیٰ بن مریم کا جو احادیث متفرقہ میں وارد ہوا ہے خلاصہ اس کا یہ ہے کہ وہ ایک مرد سرخ رنگ ہیں مرغول موئے پہنا سینہ خوبصورت ترین مردم بال سر کے لٹکے ہوئے اور کنگھی کیے ہوئے گویا پانی ان سے ٹپک رہا ہے۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: دیکھا میں نے عیسیٰ علیہ السلام کو میانہ قد سرخ وسفید رنگ لٹکے موئے سر۔ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں یہ بھی ہے کہ گویا نکلے ہیں حمام سے اور سیرت پاکیزہ ان کی یہ ہے کہ صلیب کو توڑیں گے خوک ماریں گے اور بوزینہ کو، اور موقوف کر دیں گے جزیہ کو اور قبول نہ کریں گے مگر اسلام کو، اور ایک ہو جائے گا ان کے وقت میں دین اور عبادت نہ ہوگی کسی کی سوا اللہ کے اور نہ دی جاوے گی زکوٰۃ اس لیے کہ کوئی زکوٰۃ لینے والا نہ ہوگا اور ظاہر ہو جائیں گے کنوز وخزائن ان کے زمانہ میں اور رغبت نہ کرے گا کوئی جمع اموال میں بسبب قرب قیامت کے، اور جاتا رہے گا لوگوں کے دل سے بغض وکینہ وعداوت وحسد بسبب فقدان اسباب ان کے، اور جاتی رہے گی سمیت ہر ذی سم کی یہاں تک کہ اطفال حیات وعقارب سے کھیلیں گے، اور گرگ وگوسفند ایک جگہ چریں گے اور بھر جائے گی زمین صلح سے اور منعدم ہو جائے گا جنگ وجدال، اور اگائے گی زمین اپنی روئیدگی آدم علیہ السلام کے زمانہ کی مانند، یہاں تک کہ لوگ جمع ہوں گے ایک خوشہ انگور پر اور سیر کرے گا وہ ان کو، آسودہ ہوگی ایک انار سے جماعت اور ارزاں ہوں گے گھوڑے بسبب عدم قتال کے اور گراں ہوں گے بیل بسبب حرث کے کہ ساری زمین محروث ہوگی۔

اور مدت حکومت ان کی اس میں روایات مختلف ہیں۔ چنانچہ طبرانی اور ابن عساکر کے نزدیک ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا آنحضرت ﷺ نے اتریں گے عیسیٰ بن مریم اور ٹھہریں گے زمین میں چالیس سال۔ اور ابن ابی شیبہ اور احمد اور ابی داؤد اور ابن جریر اور ابن حبان نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ چالیس برس تک رہیں گے وہ زمین میں پھر وفات پائیں گے اور نماز پڑھیں گے ان پر مسلمان اور دفن کریں گے ان کو نبی ﷺ کے پاس۔ اور ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی چالیس ہی برس مذکور ہے۔ اور ایک روایت میں پینتالیس برس آئے ہیں اور قلیل منافی کثیر نہیں ہے اور شاید کہ چالیس کا ذکر کسر کو محذوف کر کے فرمایا ہو۔

اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آئیں گے حضرت عیسیٰ علیہ السلام موضع روحاء میں اور وہاں سے عمرہ لائیں گے یا حج کریں گے یا دونوں کو جمع فرمائیں گے۔ اور روحاً ایک مقام کا نام ہے مابین مدینہ طیبہ اور وادیٔ صفرا کے راہ میں مکہ کے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا: اے میرے بھتیجو! اگر دیکھو تم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو تو کہو کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے تم کو سلام کہا ہے۔ اور حاکم نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو پائے تم میں سے عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کو تو میرا اسلام کہے۔ ملا علی قاری رحمہ اللہ نے مشرب دردی میں کہا ہے ان روایات سے ثابت ہوا کہ تمنا رویت انبیاء علیہم السلام کی اور صلحاء کی ہر آدمی کو ضرور ہے، اور اس میں بڑے فوائد اخروی ہیں۔

❀❀❀❀

۵۵۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الدَّجَّالِ

دجال کے بیان میں

(۲۲۳۴) عَنْ اَبِی عُبَیْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: ((اِنَّهٗ لَمْ یَکُنْ نَبِیٌّ بَعْدَ نُوْحٍ اِلَّا قَدْ اَنْذَرَ قَوْمَهُ الدَّجَّالَ وَاِنِّیْ اُنْذِرُکُمُوْهُ)). فَوَصَفَهٗ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((لَعَلَّهٗ سَیُدْرِکُهٗ بَعْضُ مَنْ رَاٰنِیْ اَوْسَمِعَ کَلَامِیْ)) قَالُوْا: یَارَسُوْلَ اللّٰهِ! فَکَیْفَ قُلُوْبُنَا یَوْمَئِذٍ؟ فَقَالَ: ((مِثْلُهَا یَعْنِی الْیَوْمَ اَوْ خَیْرٌ)). (ضعیف ـ المشکاۃ: ۵٤۸٦ ـ التحقیق الثانی) اس میں عبداللہ بن سراقہ مجہول ہے نیز اس کا ابوعبیدہ بن جراح سے سماع ثابت نہیں۔

ترجمہ: روایت ہے ابوعبیدہ بن جراح سے کہا انہوں نے سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے کوئی نبی نہیں ہوا بعد نوح علیہ السلام کے مگر ڈرایا اس نے اپنی قوم کو دجال لعین سے، اور میں بھی تم کو ڈراتا ہوں اس سے۔ پھر بیان کیا حال اس کا رسول اللہ ﷺ نے ہم سے اور فرمایا: شاید کہ پائے اس کو ہمارے دیکھنے والوں میں سے کوئی یا بات ہماری سننے والوں میں سے کوئی۔ پھر پوچھا صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے یارسول اللہ ﷺ کیسا ہوگا اس دن ہمارا دل؟ سو فرمایا آپ ﷺ نے: مثل اس کے یعنی جیسا کہ آج ہے یا اس سے بہتر۔

فائدہ: اس باب میں عبداللہ بن بسر اور عبداللہ بن مغفل اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ابوعبیدہ بن جراح کی روایت سے نہیں جانتے ہم اسے مگر خالد حذاء کی سند سے۔ اور ابوعبیدہ بن عامر کا نام عامر بن عبداللہ ہے اور وہ بیٹے ہیں جراح کے۔

❀❀❀❀

٥٦۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي عَلَامَةِ الدَّجَّالِ

دجال کی نشانیوں کے بیان میں

(٢٢٣٥) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي النَّاسِ فَأَثْنَى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ، ثُمَّ ذَكَرَ الدَّجَّالَ فَقَالَ: ((إِنِّي لَأُنْذِرُكُمُوْهُ وَمَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَقَدْ أَنْذَرَ قَوْمَهُ، وَلَقَدْ أَنْذَرَهُ نُوْحٌ قَوْمَهُ وَلٰكِنْ سَأَقُوْلُ لَكُمْ فِيْهِ قَوْلًا لَمْ يَقُلْهُ نَبِيٌّ لِقَوْمِهِ: تَعْلَمُوْنَ أَنَّهُ أَعْوَرُ وَإِنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِأَعْوَرَ)).

(اسناده صحيح ـ سلسلة الاحاديث صحيح الادب المفرد)

قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَأَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيُّ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ بَعْضُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ يَوْمَئِذٍ لِلنَّاسِ وَهُوَ يُحَذِّرُهُمْ فِتْنَةً: ((تَعْلَمُوْنَ أَنَّهُ لَنْ يَرَى أَحَدٌ مِّنْكُمْ رَبَّهُ حَتّٰى يَمُوْتَ، وَإِنَّهُ مَكْتُوْبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ يَقْرَؤُهُ مَنْ كَرِهَ عَمَلَهُ)). (صحيح ـ الصحيحة: ٢٨٦١)

ترجمہ: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہا کھڑے ہوئے ہمارے درمیان رسول اللہ ﷺ یعنی خطبہ پڑھنے کو اور تعریف کی اللہ تعالیٰ کی جیسے اس کے لائق ہے، پھر ذکر کیا دجال کا اور فرمایا کہ میں تم کو ڈراتا ہوں اس سے اور کوئی نبی نہیں جس نے ڈرایا نہ ہو اپنی قوم کو اس سے اور ڈرایا نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو اس سے ولیکن میں اس کے باب میں ایک ایسی بات کہتا ہوں کہ نہیں کہی کسی نبی نے اپنی قوم سے اور وہ یہ ہے کہ تم بخوبی جانتے ہو کہ وہ کانا ہے اور اللہ تعالیٰ کانا نہیں۔ پس دعویٰ الوہیت اس کا باطل ہے۔ کہا زہری نے اور خبر دی مجھ کو عمر بن ثابت نے کہ ان کو خبر دی بعض اصحاب نبی ﷺ نے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اسی دن ایسے حال میں کہ وہ ڈرا رہے تھے اس کے فتنے سے کہ تم لوگ بخوبی جانتے ہو کہ نہ دیکھے گا کوئی شخص اپنے پروردگار حقیقی کو یہاں تک کہ مرے یعنی اس نظر سے بھی اس کا دعویٰ باطل ہے کہ وہ حیاۃ دنیا میں نظر آئے گا اور اس کی دونوں آنکھوں کے بیچ میں لکھا ہوا ہے لفظ کافر کا پڑھ لے گا اس کو جو برا جانے گا اس کے کرتوت کو یعنی وہی لوگ اس کے کفر سے آگاہ ہوں گے جو اس کے عمل سے بےزار ہوں گے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

(۲۲۳۶) عَنِ ابْنِ عُمَرَ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((تُقَاتِلُكُمُ الْيَهُوْدُ فَتُسَلَّطُوْنَ عَلَيْهِمْ حَتّٰى يَقُوْلَ الْحَجَرُ: يَا مُسْلِمُ! هٰذَا يَهُوْدِيٌّ وَرَائِيْ فَاقْتُلْهُ)). (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لڑیں گے تم سے یہود اور مسلط ہو جاؤ گے تم ان پر یہاں تک کہ کہے گا پتھر: اے مسلم! یہ یہودی ہے میرے پیچھے سو قتل کر تو اس کو۔

❀❀❀❀

۵۷۔ بَابُ: مَا جَاءَ مِنْ أَيْنَ يَخْرُجُ الدَّجَّالُ

اس بیان میں کہ دجال کہاں سے نکلے گا

(۲۲۳۷) عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ قَالَ: حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((الدَّجَّالُ يَخْرُجُ مِنْ اَرْضٍ بِالْمَشْرِقِ يُقَالُ لَهَا: خُرَاسَانُ يَتْبَعُهُ اَقْوَامٌ كَاَنَّ وُجُوْهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ)). (صحيح) الروض النفير (۱۱۸٤)

تخريج الاحاديث المختارة (۳۳۔ ۳۷) سلسلة الاحاديث الصحيحة (۱۵۹۱)

ترجمہ: روایت ہے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ دجال نکلے گا مشرق کی ایک زمین سے کہ اسے خراسان کہتے ہیں ساتھ ہوں گی اس کے قومیں گویا کہ منہ ان کے ڈھالیں ہیں تہ برتہ۔

فائدہ: اس باب میں روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ اور روایت کی یہ عبداللہ بن شوذب نے انہوں نے ابوالتیاح سے اور معلوم نہیں ہوتی یہ روایت مگر ابوالتیاح سے۔

مترجم: مجان جمع ہے مجن کی بمعنی ڈھال اور مطرقہ بضم میم وفتح راء مخففہ طارقت النعل سے مشتق ہے عرب کہتا ہے طارقت النعل یعنی ایک چمڑے پر دوسرا چمڑہ جوڑا میں نے مراد اس سے یہ ہے کہ منہ ان کے چوڑے چوڑے ہوں گے۔

❀❀❀❀

۵۸۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِيْ عَلَامَاتِ خُرُوْجِ الدَّجَّالِ

دجال کے نکلنے کی نشانیوں کے بیان میں

(۲۲۳۸) عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((اَلْمَلْحَمَةُ الْعُظْمٰى وَفَتْحُ الْقُسْطَنْطِيْنِيَّةِ وَخُرُوْجُ الدَّجَّالِ فِيْ سَبْعَةِ اَشْهُرٍ)). (ضعيف) تخريج مشكاة المصابيح (٥٤٢٥) اس میں ابوبکر بن مریم ضعیف اور مختلط راوی ہے نیز اس میں قطبی السکونی مجہول ہے۔

ترجمہ: روایت ہے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ملحمہ عظمی اور فتح قسطنطنیہ اور خروج دجال سات مہینے میں ہیں۔

فائدہ: اس باب میں صعب بن جثامۃ اور عبداللہ بن بسر اور عبداللہ بن مسعود اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہم اجمعین سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے۔

❀❀❀❀

(۲۲۳۹) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: فَتْحُ الْقُسْطَنْطِينِيَّةِ مَعَ قِيَامِ السَّاعَةِ. (صحيح الأسناد موقوف)

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا کہ فتح قسطنطنیہ قیام ساعت کے قریب ہے۔

فائدہ: کہا محمود نے یہ حدیث غریب ہے۔ اور قسطنطنیہ وہ مدینہ روم ہے فتح ہوگا نزدیک خروج دجال کے۔ اور قسطنطنیہ فتح ہو چکا ہے بعض اصحاب کے زمانہ میں۔

مترجم: یعنی ایک بار مسلمانوں کے قبضہ میں قسطنطنیہ اصحابؓ کے وقت سے آ چکا ہے اور فی الحال اہل اسلام ہی کے ہاتھ میں ہے مگر امام مہدی کے وقت میں نصاریٰ کے قبضہ میں ہوگا تب قسطنطنیہ پر چڑھائی کریں گے اور اس کے فتح کے بعد دجال خروج کرے گا۔ چنانچہ احادیث باب میں یہی فتح مراد ہے نہ فتح اوّل۔

❀❀❀❀

۵۹۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي فِتْنَةِ الدَّجَّالِ

دجال کے فتنے کے بیان میں

(۲۲٤۰) عَنِ النَّوَاسِ بْنِ سَمْعَانَ الْكِلَابِيِّ، قَالَ: ذَكَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الدَّجَّالَ ذَاتَ غَدَاةٍ، فَخَفَّضَ فِيهِ وَ رَفَّعَ حَتّٰى ظَنَنَّاهُ فِي طَائِفَةِ النَّخْلِ، قَالَ: فَانْصَرَفْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ رَجَعْنَا إِلَيْهِ، فَعَرَفَ ذٰلِكَ فِينَا، فَقَالَ: **((مَا شَأْنُكُمْ؟))** قَالَ: قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! ذَكَرْتَ الدَّجَّالَ الْغَدَاةَ فَخَفَّضْتَ وَ رَفَّعْتَ حَتّٰى ظَنَنَّاهُ فِي طَائِفَةِ النَّخْلِ، قَالَ: **((غَيْرُ الدَّجَّالِ أَخْوَفُ لِي عَلَيْكُمْ، إِنْ يَخْرُجْ وَ أَنَا فِيكُمْ فَأَنَا حَجِيجُهُ دُونَكُمْ، وَ إِنْ يَخْرُجْ وَلَسْتُ فِيكُمْ فَامْرُؤٌ حَجِيجُ نَفْسِهِ، وَاللّٰهُ خَلِيفَتِي عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ، إِنَّهُ شَابٌّ قَطَطٌ عَيْنُهُ قَائِمَةٌ، شَبِيهٌ بِعَبْدِ الْعُزّٰى بْنِ قَطَنٍ، فَمَنْ رَآهُ مِنْكُمْ، فَلْيَقْرَأْ فَوَاتِحَ سُورَةِ أَصْحَابِ الْكَهْفِ))**. قَالَ: **((يَخْرُجُ مَا بَيْنَ الشَّامِ وَالْعِرَاقِ فَعَاثَ يَمِينًا وَ شِمَالًا، يَا عِبَادَ اللّٰهِ! اثْبُتُوا))** قَالَ: قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! وَمَا لَبْثُهُ فِي الْأَرْضِ؟ قَالَ: **((أَرْبَعِينَ يَوْمًا، يَوْمٌ كَسَنَةٍ، وَ يَوْمٌ كَشَهْرٍ، وَ يَوْمٌ كَجُمُعَةٍ، وَ سَائِرُ أَيَّامِهِ كَأَيَّامِكُمْ))** قَالَ: قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! أَرَأَيْتَ الْيَوْمَ الَّذِي كَالسَّنَةِ، أَتَكْفِينَا فِيهِ صَلَاةُ يَوْمٍ؟ قَالَ: **((لَا، وَلٰكِنِ اقْدُرُوا لَهُ))** قَالَ: قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! فَمَا سُرْعَتُهُ فِي الْأَرْضِ؟ قَالَ: **((كَالْغَيْثِ اسْتَدْبَرَتْهُ الرِّيحُ فَيَأْتِي الْقَوْمَ فَيَدْعُوهُمْ فَيُكَذِّبُونَهُ وَ يَرُدُّونَ عَلَيْهِ قَوْلَهُ فَيَنْصَرِفُ عَنْهُمْ، فَتَتْبَعُهُ أَمْوَالُهُمْ وَ يُصْبِحُونَ لَيْسَ بِأَيْدِيهِمْ شَيْءٌ، ثُمَّ يَأْتِي الْقَوْمَ**

فَيَدْعُوهُمْ فَيَسْتَجِيبُونَ لَهُ وَ يُصَدِّقُونَهُ فَيَأْمُرُ السَّمَاءَ أَنْ تُمْطِرَ فَتُمْطِرُ ، وَ يَأْمُرُ الْأَرْضَ أَنْ تُنْبِتَ فَتُنْبِتُ فَتَرُوحُ عَلَيْهِمْ سَارِحَتُهُمْ كَأَطْوَلِ مَا كَانَتْ ذُرًى وَ أَمَدِّهِ خَوَاصِرَ وَ أَدَرِّهِ ضُرُوعًا)) قَالَ: ((ثُمَّ يَأْتِي الْخَرِبَةَ ، فَيَقُولُ لَهَا: أَخْرِجِي كُنُوزَكِ فَيَنْصَرِفُ مِنْهَا فَتَتْبَعُهُ كَيَعَاسِيبِ النَّحْلِ ، ثُمَّ يَدْعُو رَجُلًا شَابًّا مُمْتَلِئًا شَبَابًا فَيَضْرِبُهُ بِالسَّيْفِ فَيَقْطَعُهُ جِزْلَتَيْنِ، ثُمَّ يَدْعُوهُ فَيُقْبِلُ يَتَهَلَّلُ وَجْهُهُ يَضْحَكُ ، فَبَيْنَا هُوَ كَذٰلِكَ إِذَا هَبَطَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامِ بِشَرْقِيِّ دِمَشْقَ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ بَيْنَ مَهْرُودَتَيْنِ وَاضِعًا يَدَيْهِ عَلَى أَجْنِحَةِ مَلَكَيْنِ إِذَا طَأْطَأَ رَأْسَهُ قَطَرَ ، وَ إِذَا رَفَعَهُ تَحَدَّرَ مِنْهُ جُمَانٌ كَاللُّؤْلُؤِ ، قَالَ: وَلَا يَجِدُ رِيحَ نَفْسِهِ . يَعْنِي أَحَدٌ . إِلَّا مَاتَ ، وَ رِيحُ نَفْسِهِ مُنْتَهٰى بَصَرِهِ)) قَالَ: ((فَيَطْلُبُهُ حَتّٰى يُدْرِكَهُ بِبَابِ لُدٍّ فَيَقْتُلَهُ)) قَالَ: ((فَيَلْبَثُ كَذٰلِكَ مَا شَاءَ اللّٰهُ)) قَالَ: ((ثُمَّ يُوحِي اللّٰه إِلَيْهِ أَنْ حَرِّزْ عِبَادِي إِلَى الطُّورِ ؛ فَإِنِّي قَدْ أَنْزَلْتُ عِبَادًا لِي لَا يَدَانِ لِأَحَدٍ بِقِتَالِهِمْ)) قَالَ: ((يَبْعَثُ اللّٰه يَأْجُوجَ وَ مَأْجُوجَ وَهُمْ كَمَا قَالَ اللّٰهُ)) : ﴿ وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ ﴾ [الأنبياء: ٩٦] ، قَالَ: ((فَيَمُرُّ أَوَّلُهُمْ بِبُحَيْرَةِ الطَّبَرِيَّةِ فَيَشْرَبُ مَا فِيهَا ، ثُمَّ يَمُرُّ بِهَا آخِرُهُمْ فَيَقُولُونَ: لَقَدْ كَانَ بِهٰذِهِ مَرَّةً مَاءٌ ، ثُمَّ يَسِيرُونَ حَتّٰى يَنْتَهُوا إِلَى جَبَلِ بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَيَقُولُونَ: لَقَدْ قَتَلْنَا مَنْ فِي الْأَرْضِ ، فَهَلُمَّ فَلْنَقْتُلْ مَنْ فِي السَّمَاءِ ، فَيَرْمُونَ بِنُشَّابِهِمْ إِلَى السَّمَاءِ فَيَرُدُّ اللّٰه عَلَيْهِمْ نُشَّابَهُمْ مُحْمَرًّا دَمًا ، وَ يُحَاصَرُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَ أَصْحَابُهُ حَتّٰى يَكُونَ رَأْسُ الثَّوْرِ يَوْمَئِذٍ خَيْرًا لِأَحَدِهِمْ مِنْ مِائَةِ دِينَارٍ لِأَحَدِكُمُ الْيَوْمَ)). قَالَ: ((فَيَرْغَبُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ إِلَى اللّٰهِ وَ أَصْحَابُهُ)) قَالَ: ((فَيُرْسِلُ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ النَّغَفَ فِي رِقَابِهِمْ فَيُصْبِحُونَ فَرْسٰى مَوْتٰى كَمَوْتِ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ)) قَالَ: ((وَ يَهْبِطُ عِيسٰى وَ أَصْحَابُهُ فَلَا يَجِدُ مَوْضِعَ شِبْرٍ إِلَّا وَ قَدْ مَلَأَتْهُ زَهَمَتُهُمْ وَ نَتَنُهُمْ وَ دِمَاؤُهُمْ)) قَالَ: ((فَيَرْغَبُ عِيسٰى إِلَى اللّٰهِ وَ أَصْحَابُهُ ، قَالَ فَيُرْسِلُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ طَيْرًا كَأَعْنَاقِ الْبُخْتِ)) قَالَ: ((فَتَحْمِلُهُمْ فَتَطْرَحُهُمْ بِالْمَهْبِلِ وَ يَسْتَوْقِدُ الْمُسْلِمُونَ مِنْ قِسِيِّهِمْ وَ نُشَّابِهِمْ وَ جِعَابِهِمْ سَبْعَ سِنِينَ)) قَالَ: ((وَ يُرْسِلُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مَطَرًا لَا يُكِنُّ مِنْهُ بَيْتُ وَبَرٍ وَلَا مَدَرٍ ، قَالَ: فَيَغْسِلُ الْأَرْضَ فَيَتْرُكُهَا كَالزَّلَفَةِ)) قَالَ: ((ثُمَّ يُقَالُ لِلْأَرْضِ: أَخْرِجِي ثَمَرَتَكِ وَرُدِّي بَرَكَتَكِ فَيَوْمَئِذٍ تَأْكُلُ الْعِصَابَةُ مِنَ الرُّمَّانَةِ وَ يَسْتَظِلُّونَ بِقِحْفِهَا وَ يُبَارَكُ فِي الرِّسْلِ حَتّٰى إِنَّ الْفِئَامَ مِنَ النَّاسِ لَيَكْتَفُونَ بِاللِّقْحَةِ مِنَ الْإِبِلِ وَاِنَّ الْفَخِذَ لَيَكْتَفُونَ بِاللِّقْحَةِ من الْبَقَرِ ، وَإِنَّ الْفَخِذَ لَيَكْتَفُونَ بِاللِّقْحَةِ الْغَنَمِ ، فَبَيْنَمَا هُمْ كَذٰلِكَ ، إِذْ بَعَثَ اللّٰهُ رِيحًا فَقَبَضَتْ رُوحَ كُلِّ مُؤْمِنٍ وَ يَبْقٰى سَائِرُ النَّاسِ يَتَهَارَجُونَ كَمَا تَتَهَارَجُ الْحُمُرُ ، فَعَلَيْهِمْ تَقُومُ السَّاعَةُ)).

(صحيح ـ الصحيحة: ٤٨١ ـ تخريج فضائل الشام: ٢٥)

ترجمہ: روایت ہے نواس بن سمعان کلابی ؓ سے کہا انہوں نے کہ ذکر کیا رسول اللہ ﷺ نے دجال کا ایک دن پس ذلت اور حقارت بیان کی اس کی اور بڑائی کی اس کے فتنہ اور خوارق عادات کی یہاں تک کہ یقین کیا ہم نے کہ وہ کھجوروں کے آڑ میں ہے۔ کہا راوی نے پھرے ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس سے پھر گئے ہم آپ ﷺ کے پاس اور پہچانا آپ ﷺ نے ہم میں اثر خوف دجال کا، سو فرمایا آپ ﷺ نے: کیا حال ہے تمہارا؟ کہا راوی نے عرض کی ہم نے یا رسول اللہ ﷺ ذکر کیا آپ نے دجال کا کل اور اہانت بیان کی اس کی اور بڑائی کی اس کے فتنہ کی یہاں تک کہ گمان کیا کہ وہ کھجوروں کی آڑ میں ہے یہاں تک اس کے آنے کا یقین ہو گیا۔ فرمایا آپ ﷺ نے: دجال کے سوا اور چیزوں کا خوف تم پر اس سے زیادہ ہے اور وہ تو اگر نکلا اور میں تمہارے درمیان ہوا تو میں حجت کرنے والا ہوں اس سے تمہارے سوا اور اگر وہ نکلا اور میں نہ ہوا تو ہر شخص اپنے نفس کی طرف سے حجت کرنے والا ہے اس سے اور اللہ تعالیٰ میرا خلیفہ ہے ہر مسلمان کے نزدیک تحقیق کہ وہ جوان ہے گھونگرالے بالوں والا ایک آنکھ اس کی قائم ہے یعنی باقی ہے۔ اپنے حدقہ میں ہم شکل ہے عبدالعزیٰ بن قطن کے پھر جو دیکھ پائے اسے تم میں سے ضرور ہے کہ پڑھ دے شروع سورہ کہف کا اس پر۔ پھر فرمایا کہ نکلے گا شام و عراق کے درمیان سے پھر خراب کر دے گا داہنے اور بائیں۔ اے بندو اللہ کے ثابت رہو یعنی دین حق پر۔ عرض کی ہم نے کہ یا رسول اللہ ﷺ کتنی مدت ٹھہرنا اس کا ہے زمین میں؟ فرمایا آپ ﷺ نے چالیس دن ایک دن ایک سال کے برابر۔ اور ایک دن ایک مہینے کے برابر اور ایک دن ایک ہفتہ کے برابر اور باقی دن تمہارے سب دنوں کے برابر کہا راوی نے پھر عرض کی ہم نے یا رسول اللہ ﷺ بھلا خبر دیجیے ہم کو کہ وہ دن جو سال کے برابر ہوگا کیا کافی ہوگی ہم کو نماز ایک دن کی؟ فرمایا آپ ﷺ نے: نہیں۔ ولیکن اندازہ کر لینا تم اوقات نماز کا غرضیکہ پورے سال کی نماز پڑھنا۔ عرض کی ہم نے یا رسول اللہ ﷺ کیسی ہے چال اس کی زمین میں؟ فرمایا مانند مینہ کے ہے کہ پیچھے رہ جاتی ہے اس سے ہوا یعنی ایسا تیز رو ہوگا اور آئے گا ایک قوم کے پاس اور دعوت کرے گا ان کو اپنی خرافات کی طرف۔ سو وہ جھٹلا دیں گے اس کو اور رد کر دیں گے اس کی بات کو پس پھرے گا وہ ان کے پاس سو اس کے ساتھ ہو جائیں گے اموال اس قوم کے پھر صبح کو وہ دیکھیں گے کہ ان کے ہاتھ میں کچھ نہیں پھر آئے گا دوسری قوم کے پاس پھر دعوت دے گا ان کو اور قبول کر لیں گے اس کی بات کو اور تصدیق کریں گے اس کی سو وہ حکم کرے گا آسمان کو کہ برسائے ان پر پھر وہ برسا دے گا اور حکم کرے گا زمین کو کہ اگائے پھر وہ اگائے گی پھر پھریں گے ان پر جانوران کے یعنی چراگاہ سے بہت لمبے کوہان والے اور کوکین پھولائی ہوئے اور دودھ بھرے تھن والے پھر آئے گا ویرانہ پر اور کہے گا کہ نکال تو اپنا خزانہ پھر وہ پھرے گا وہاں سے اور خزانے اس کے ساتھ ہوں گے۔ یعاسیب نحل کی مانند، پھر بلائے گا ایک مرد جوان کو کہ بھرا ہوگا جوانی سے پھر مارے گا اسے تلوار سے اور دو ٹکڑے کر ڈالے گا پھر پکارے گا اسے اور وہ زندہ ہو کر سامنے آ جائے گا چمکتا ہوگا منہ اس کا اور ہنستا ہوگا، پھر وہ اسی حال میں ہوگا کہ اتریں گے عیسیٰ بن مریم جانب شرقی میں دمشق کے سفید منارہ کے نزدیک دو کپڑوں زرد میں ہاتھ رکھے ہوئے بازوؤں پر دو فرشتوں کے جب

جھکائیں گے سر عرق ٹپکے گا اور جب سر اٹھائیں گے اترے گا ان سے مثل جمان کے کہ چمک ان کی مانند موتی کے ہوگی کہا نہ پائے گا، ہوا ان کے دم کی یعنی کوئی شخص کافروں میں سے مگر مر جائے گا اور پہنچتی ہے ہوا ان کے دم کی جہاں تک پہنچتی ہے نظر ان کی۔ فرمایا سو ڈھونڈھیں گے دجال کو اور پائیں گے اس کو باب لد پر اور قتل کریں گے اس کو فرمایا پھر رہیں گے وہ زمین پر اسی حال میں جب تک چاہے گا اللہ تعالیٰ فرمایا پھر وحی کرے گا اللہ تعالیٰ ان کی طرف کہ جمع کر لے جاؤ میرے بندوں کو طور کی طرف اس لیے کہ میں نے اتارے ہیں اپنے کچھ ایسے بندے کہ نہیں تاب ہے ان سے کسی کو لڑنے کی فرمایا آپ ﷺ نے: پھر بھیجے گا اللہ تعالیٰ یاجوج ماجوج اور وہ اس طرح چلے آئیں گے جیسا کہ فرماتا ہے اللہ تعالیٰ ﴿ وَهُمْ مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُوْنَ ﴾ یعنی وہ ہر بلندی سے پھیل پڑیں گے۔ فرمایا اور گزرے گا پہلا فرقہ ان کا بحیرہ طبریہ پر اور پی جائے گا جو کچھ اس میں ہے پانی پھر گزرے گا اس پر سے دوسرا گروہ ان کا اور وہ کہیں گے کہ کبھی تھا اس مقام میں پانی پھر چلیں گے وہ یہاں تک کہ پہنچیں گے بیت المقدس کے ایک پہاڑ پر اور کہیں گے بے شک قتل کیا ہم نے تمام زمین والوں کو، سو آؤ قتل کریں ہم آسمان والوں کو پھر پھینکیں گے اپنے تیر آسمان کی طرف اور لوٹا دے گا اللہ تعالیٰ ان کے تیروں کو سرخ کر کے خون سے اور گھرے رہیں گے عیسیٰ بن مریم اور اصحاب ان کے یعنی کوہ طور پر یہاں تک کہ ہووے گی ایک سری گائے کی بہتر اس دن سو دینار سے۔ فرمایا پھر متوجہ ہوں گے عیسیٰ بن مریم اللہ تعالیٰ کی طرف اور اصحاب ان کے فرمایا پھر بھیجے گا اللہ تعالیٰ ان پر نغف کہ نکلے گا ان کی گردنوں میں سو صبح کو ہو جائیں گے وہ سب مقتول مردہ گویا ایک آدمی تھا کہ مر گیا۔ فرمایا پھر اتریں گے عیسیٰ علیہ السلام اور اصحاب ان کے پھر نہ پائیں گے ایک بالشت بھر جگہ کہ بھری نہ ہوگی ان کی چربیوں سے اور بدبوؤں سے اور خونوں سے۔ فرمایا آپ ﷺ نے: پھر التجا کریں گے عیسیٰ علیہ السلام اور اصحاب ان کے پھر بھیجے گا اللہ تعالیٰ ان پر چڑیاں کہ ہوں گی گردنیں ان کی جیسے گردنیں اونٹوں۔ کی پھر اٹھائیں گے وہ ان کی لاشوں کو اور پھینک دیں گے انہیں مہبل میں اور ایندھن جلائیں گے مسلمان ان کی کمانوں اور تیروں اور ترکشوں سے سات برس۔ اور بھیجے گا اللہ تعالیٰ ایک مینہ ایسا کہ نہ روک سکے گا اس کو گھر پشم کا یعنی خیمہ اور نہ گھر مٹی کا۔ فرمایا پھر دھو جائے گی زمین اور صاف کر دے گا مینہ اسے مانند آئینہ کے فرمایا پھر حکم ہوگا زمین کو کہ نکال تو پھل اپنا اور پھیر لا اپنی برکت کو یعنی جو بذنوب عباد کم ہوگئی تھی پھر اس دن کھائے گا ایک گروہ ایک انار سے اور سایہ کریں گے اس کے چھلکے کا اور برکت دی جائے گی دودھ میں یہاں تک کہ ایک جماعت آدمیوں کی سیر ہو جائے گی ایک اونٹنی کے دودھ میں اور ایک قبیلہ کو کفایت کرے گا دودھ ایک گائے کا اور ایک فخذ کو کفایت کرے گا دودھ ایک بکری کا پھر وہ لوگ اسی خیر و برکت میں ہوں گے کہ بھیجے گا اللہ تعالیٰ ایک ہوا پس قبض ہو جائے گی روح ہر مؤمن کی اور باقی رہ جائیں گے ایسے لوگ کہ جماع کریں گے راہوں میں جیسا کہ جماع کرتے ہیں گدھے پھر انہیں پر قائم ہوگی قیامت۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: قولہ اللہ تعالیٰ میرا خلیفہ ہے الخ۔ یعنی وہ اس کے شر سے محفوظ رکھنے والا ہے۔ اور اس کے شبہات کا جواب تفصیل سے ہر مسلم کو الہاماً تعلیم کرنے والا ہے قطط لغت میں ان بالوں کو کہتے ہیں جو انبوہ کے ساتھ ہو بہت گھونگر والے اور قطط بھی آیا ہے عینہ قائمة یعنی آنکھ اس کی حدقہ چشم میں باقی ہے مگر بے نور ہے اور عبدالعزیٰ ایک شخص تھا خزاعہ سے کہ باشاہ تھا عہد جاہلیت میں۔ اور بعض نے کہا کہ نام ہے ایک یہودی کا اور مضمون نام سے معلوم ہوتا ہے کہ مشرک تھا اور فاتحہ سورہ کہف کا مشتمل ہے اوپر توحید الٰہی کے اور اثبات رسالت کے اور انزال قرآن کے اور عقیدہ ان کے تینوں کا پاش پاش کر دیتا ہے جمیع فتنوں کو کہ واقع ہوں دین میں۔ اور ایک روایت میں آیا ہے فَاِنَّهَا جَوَارٌ مِنْ فِتْنَتِهٖ یعنی آیتوں کا پڑھنا پناہ ہے اس کے فتنہ سے جیسا کہ اصحاب کہف کو فتنہ دقیانوس منحوس سے پناہ ہوئی قولہ وہ نکلے گا شام وعراق کے درمیان سے اور ایک روایت میں آیا ہے خَارِجُ خَلَّةٍ بَيْنَ الشَّامِ وَالْعِرَاقِ یعنی وہ نکلنے والا ہے اس راہ سے کہ جو درمیان ہے شام وعراق کے۔ اور خل بفتح خاء اور تشدید لام وہ راہ ہے کہ درمیان ریگستان کے ہو فقط۔ قولہ فَعَاثَ يَمِينًا وَّشِمَالًا بعض لوگوں نے اس کو بصیغہ ماضی پڑھا ہے اور بعض نے اسم فاعل یعنی فساد کرنے والا ہے اور وہ داہنی اور بائیں اور اس میں عموم فساد اس کا بیان کرنا مقصود ہے کہ فساداً اس کا ایسا نہیں کہ فقط اس کے ممر پر اثر کرے یمیناً وشمالاً خلق اس سے متضرر ہورہی ہے۔ قولہ ایک دن ایک سال کے برابر طول ایام کا سبب یہ ہوگا کہ وہ ملعون باستدراج اپنے آفتاب کو کبد سماء میں روک دے گا اور یہ قدرت اللہ تعالیٰ نے اسے اس لیے دی ہوگی کہ بندوں کا امتحان ہو جیسے عرب کہتا ہے ﴿ وَعِنْدَ الْاِمْتِحَانِ يعز الرَّجل أو يهان ﴾ پھر جو اس امتحان میں صراط مستقیم پر قائم رہا نعمت ابدی کا مستحق ہوا اور جو بچلا ہاویہ جحیم میں گرا۔ قولہ یعاسیب نحل کے یعاسیب جمع ہے یعسوب کے اور نحل شہد کی مکھی اور یعسوب نام ہے ان مکھیوں کے سردار کا قاعدہ ہے کہ یعسوب جہاں کہیں جاتا ہے سب مکھیاں اس کے ساتھ ہوتی ہیں۔ آپ ﷺ نے تشبیہ دی کہ خزانے دجال کے ساتھ بھی ایسے ہی پھریں گے۔ چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: میں یعسوب ہوں مؤمنوں کا اور مال یعسوب ہے کافروں کا کہ کافر درپے مال ہیں اور مومن میری صحبت میں خوشحال۔

قولہ جب جھکائیں گے سر عرق ٹپکے گا الخ۔ جمان بروزن غراب دانے چاندی کے کہ مثل موتی کے بنائیں۔ اور بعض نے بہ تشدید میم چھوٹے موتی کو کہتے ہیں اور یہاں معنی اول مراد ہیں یعنی جب وہ سر جھکائیں گے تو ان کے موئے سر سے قطرات نورانی ٹپکتے ہیں اور جب سر اونچا کرتے ہیں تو نیچے اتر آتے ہیں وہ قطرات اور یہ کنایہ ہے نہایت نورانیت اور نضارت اور طراوت سے ان کے جمال باکمال کے۔ قولہ باب لد پر اور لد نام ہے ایک قریہ کا بیت المقدس کے قریٰ سے۔ اور قاموس میں کہا ہے کہ ایک قریہ ہے فلسطین میں کہ ماریں گے حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال کو اسی جگہ۔ قولہ پھینک دیں گے انہیں مہبل میں الخ۔ قاموس میں باب اللام اور فصل المیم میں بروزن منزل گرنا سرکوہ سے۔ اور بعض نے بنون مفتوحہ اور بسکون ہا اور بفتح باء کہا ہے کہ ایک موضع ہے بیت المقدس میں۔ اور بعض نے کہا نام ہے اس جگہ کا جہاں سے آفتاب نکلتا ہے مگر صحیح بمیم ہے اور نون سے تصحیف ہے کاتبوں کی۔ کذا قال الشیخ فی شرح المشکوٰۃ۔ قولہ فیترکہا کالزلفہ زلفہ کے کئی معنی ہیں کہ یہاں مناسب ہیں اول وہ جگہ ہے کہ جہاں پانی ٹھہرے اور اسے

پاک کر دے۔ دوسرے کاسۂ سبز اور خم سبز رنگ کہ جب اس میں پانی بھرو سبز معلوم ہوتا ہے اس تشبیہ سے بھی صفائی زمین کی مراد ہے تیسرے صدف وسنگ ہموار اور زمین جھاڑو دی ہوئی۔ قولہ تأکل العصابة الرمانة یعنی کھالے گا ایک گروہ ایک انار سے عصابہ وہ جماعت ہے کہ عدد اس کے دس سے چالیس تک ہوں۔ قولہ اور ایک فخذ کو کفایت کرے گا الخ۔ فخذ یعنی بفتح فاء وسکون خاء چھوٹی جماعت بطن سے اور بطن چھوٹا ہے قبیلہ سے اور فخذ جو بمعنی ران کے ہے وہ بکسر خاء ہے۔ احوذی نے کہا ہے کہ احادیث باب میں کئی فوائد ہیں۔

اول یہ کہ ہر نبی نے امت کو فتنہ دجال سے ڈرایا ہے اس میں بہت تحذیر ہے قلوب کے فتن سے۔ دوسرے یہ کہ نبی ﷺ نے بھی براہ زیادت تحذیر اس سے خوف دلایا کہ اگر فتنہ دجال قریب نہ بھی ہو تو اتباع ائمہ مضلین اس کے فتنہ سے کیا کم ہے۔ تیسرے یہ کہ جب اصحاب نے یہ بات سنی پوچھا کہ ہمارا دل اس دن کیسا ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کہ آج کے جیسا یا اس سے بہتر یہ روایت ساقط الاعتبار ہے اور کیوں کر نہ ہو کہ دجال اس کے مستور الحال ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ قلوب مفارقت کے وقت نبی ﷺ کے ویسے نہیں رہے تھے نہ کہ بعد موت آنحضرت ﷺ کے اور وقت ظہور فتن کے بلکہ انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نہیں جھاڑے ہم نے ہاتھ رسول اللہ ﷺ کی تربت مبارک سے یعنی بعد دفن کے مگر فرق پایا ہم نے اپنے دلوں میں یعنی وہ انوار و برکات جو آنحضرت ﷺ کی زندگی میں تھے نہ رہے۔ چوتھے یہ کہ وہ دجال اعور ہے پس وہ درست نہیں کر سکتا اپنی صورت وخلقت کو تو پھر دعویٰ کیا کرے گا الوہیت کا مگر بات اتنی ہے کہ استدراج اس کا امتحان ہے بندوں کا۔ پانچویں یہ کہ بعض روایات میں وارد ہوا ہے کہ داہنی آنکھ اس کی کانی ہے۔ اور مسلم میں بائیں آنکھ مذکور ہے۔ اور ابوداؤد میں بھی بائیں آنکھ کا ذکر ہے۔ تطبیق اس میں یوں ہے کہ یہ عیوب مختلف ہوتے رہیں گے اس پر باختلاف اوقات تاکہ جن کی چشم بصیرت واہو دیکھ لیں کہ یہ اپنے نقصان کو درست نہیں کر سکتا اور کیا کر سکے گا۔ چھٹے یہ کہ فرمایا کہ نہ دیکھے گا کوئی تم میں سے اپنے رب کو جب تک نہ مرے اس میں کئی فائدے ہیں:

اول ابطال اس کی الوہیت کا۔ دوسرے اثبات اللہ تعالیٰ کی رویت کا آخرت میں بچشم سر جیسا مذہب ہے اہل سنت کا۔ تیسرے ابطال مبثتان رویت الٰہی کا دنیا میں جیسا مذہب ہے جہلہ صوفیاء کا۔

ساتویں یہ جو فرمایا کہ تم اندازہ کر لینا اوقات نماز کا اس سے معلوم ہوا کہ اشکال کے وقت تحری اور تقدیر اوقات صلوٰۃ میں جائز ہے۔ انتهیٰ بتغيير يسير۔

❀ ❀ ❀ ❀

٦٠۔ بَابُ مَا جَاءَ فِيْ صِفَةِ الدَّجَّالِ

دجال کی صفت کے بیان میں

(٢٢٤١) عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الدَّجَّالِ فَقَالَ: ((اَلَا اِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِاَعْوَرَ اَلَا وَاِنَّهُ

اَعْوَرُ عَيْنُهُ الْيُمْنٰى كَاَنَّهَا عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ)) . (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ سے پوچھا کسی نے حال دجال کا سوفرمایا آپ ﷺ نے: آگاہ ہو کہ رب تمہارا کانا نہیں اور بے شک اس کی تو داہنی آنکھ کانی ہے گویا وہ ایک انگور ہے پھولا ہوا۔

فائدہ: اس باب میں سیدنا سعد اور حذیفہ اور ابوہریرہ اور جابر بن عبداللہ اور ابوبکرہ اور ام المؤمنین عائشہ اور انس اور ابن عباس اور فلتان بن عاصم رضوان اللہ علیہم اجمعین سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت سے۔

❀❀❀❀

٦١ ـ بَابُ مَا جَاءَ فِي الدَّجَّالِ لَا يَدْخُلُ الْمَدِيْنَةَ

اس بیان میں کہ دجال مدینہ طیبہ میں داخل نہ ہو سکے گا

(٢٢٤٢) عَنْ اَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((يَاْتِي الدَّجَّالُ الْمَدِيْنَةَ فَيَجِدُ الْمَلَائِكَةَ يَحْرُسُوْنَهَا، فَلَا يَدْخُلُهَا الطَّاعُوْنُ وَلَا الدَّجَّالُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ)) . (اسناده صحيح ـ سلسلة الاحاديث الصحيحة: ٢٤٥٧)

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے آئے گا دجال قریب مدینہ کے سو پائے گا فرشتوں کو کہ حفاظت کر رہے ہیں اس کی، پس داخل نہ ہوگا مدینہ میں طاعون اور نہ دجال اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے۔

فائدہ: اس باب میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا اور محجن رضی اللہ عنہ اور اسامہ بن یزید رضی اللہ عنہ اور سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(٢٢٤٣) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اَلْاِيْمَانُ يَمَانٍ وَالْكُفْرُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ وَالسَّكِيْنَةُ لِاَهْلِ الْغَنَمِ، وَالْفَخْرُ وَالرِّيَاءُ فِي الْفَدَّادِيْنَ: اَهْلِ الْخَيْلِ وَاَهْلِ الْوَبَرِ، يَاْتِي الْمَسِيْحُ [اَيْ: الدَّجَّالُ] اِذَا جَاءَ دُبُرَ اُحُدٍ صَرَفَتِ الْمَلَائِكَةُ وَجْهَهُ قِبَلَ الشَّامِ وَهُنَالِكَ يَهْلِكُ)) .

(اسناده صحيح ـ سلسلة الاحاديث الصحيحة: ١٧٧٠)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایمان یمن کی طرف سے نکلا ہے اور کفر مشرق کی طرف سے اور تسکین بکری والوں میں ہے اور فخر وریاء فدادین میں ہے گھوڑے والے ہوں یا اونٹوں والے آئے گا مسیح دجال جب پیچھے احد کے پھیر دیں گے فرشتے منہ اس کا شام کی طرف اور وہیں ہلاک ہوگا۔

فائدہ: یہ حدیث صحیح ہے۔

مترجم: فدادون جمع ہے فداد کی بمعنی شتربان اور چوپان اور جو کہ ہمیشہ اونٹوں میں رہے اور جو کہ آواز بلند ودرشت رکھے کھیتوں

میں اور اپنے بیلوں میں اور ایک روایت میں یہ لفظ آئے ہیں اِنَّ الْفُجَآءَ وَالْقَسْوَةَ فِی الْفَدَّادِیْنَ یعنی جفا اور سختی دل کی فدادین میں ہے اور تخفیف دال بھی مروی ہے معنی اس کے اہل بقر ہیں کہ حراثت کرتے ہیں اور وہ جمع ہے فدان کی کہ نام ہے ہل وغیرہ کا کہ بیل جس سے حراثت کرتے ہیں اور وبر اونٹ کے بالوں کو کہتے ہیں۔ اہل وبر سے مراد اونٹ والے۔ خلاصہ یہ ہے کہ بکری والوں میں عجز ہے اور گھوڑے اور اونٹ والوں میں تکبر اور غرور۔

لطیفہ: جانور کی صحبت میں یہ اثر ہے افسوس ہے کہ آدمی کی صحبت میں کچھ اثر نہ ہو۔

❀❀❀❀

٦٢ـ بَابُ: مَا جَاءَ فِيْ قَتْلِ عِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ الدَّجَّالَ

اس بیان میں کہ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام دجال کو قتل کریں گے

(٢٢٤٤) عَنْ مُجَمِّعِ بْنِ جَارِيَةَ الْأَنْصَارِيِّ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((يَقْتُلُ ابْنُ مَرْيَمَ الدَّجَّالَ بِبَابِ لُدٍّ)) . (اسناده صحيح) [قصة الدجال وقتله].

ترجمہ: روایت ہے مجمع بن جاریہ سے کہا انہوں نے سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے قتل کریں گے ابن مریم دجال کو باب لد میں۔ اور تحقیق باب لد کی اوپر گزری۔

فائدہ: اس باب میں عمران بن حصین اور نافع بن عتبہ اور ابو برزہ اور حذیفہ بن اسید اور ابو ہریرہ اور کیسان اور عثمان بن ابی العاص اور جابر اور ابو امامہ اور ابن مسعود اور عبداللہ بن عمر اور سمرہ بن جندب اور نواس بن سمعان اور عمرو بن عوف اور حذیفہ بن یمان رضوان اللہ علیہم اجمعین سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(٢٢٤٥) عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَقَدْ أَنْذَرَ أُمَّتَهُ الْأَعْوَرَ الْكَذَّابَ. أَلَا إِنَّهُ أَعْوَرُ، وَإِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِأَعْوَرَ، مَكْتُوْبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ)) .

(صحيح ـ تخريج شرح العقيدة الطحاوية: ٧٦٢) [قصة المسيح الدجال]

ترجمہ: روایت ہے قتادہ رضی اللہ عنہ سے بواسطہ انس رضی اللہ عنہ کے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: نہیں کوئی نبی مگر ڈرایا اس نے اپنی امت کو اعور کذاب سے آگاہ ہو وہ یعنی دجال کانا ہے اور بے شک رب تمہارا کانا نہیں، لکھا ہوا ہے دجال کی دونوں آنکھوں کے بیچ میں یعنی پیشانی پر کافر۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

٦٣۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي ذِكْرِ ابْنِ صَيَّادٍ

ابن صیاد کے بیان میں

(٢٢٤٦) عَنْ اَبِي سَعِيدٍ قَالَ: صَحِبَنِي ابْنُ صَيَّادٍ: اِمَّا حُجَّاجًا وَاِمَّا مُعْتَمِرِينَ فَانْطَلَقَ النَّاسُ وَتُرِكْتُ اَنَا وَهُوَ، فَلَمَّا خَلَصْتُ بِهِ اقْشَعْرَرْتُ مِنْهُ وَاسْتَوْحَشْتُ مِنْهُ مِمَّا يَقُولُ النَّاسُ فِيهِ، فَلَمَّا نَزَلْتُ قُلْتُ لَهُ: ضَعْ مَتَاعَكَ حَيْثُ تِلْكَ الشَّجَرَةِ. قَالَ: فَاَبْصَرَ غَنَمًا فَاَخَذَ الْقَدَحَ فَانْطَلَقَ فَاسْتَحْلَبَ ثُمَّ اَتَانِي بِلَبَنٍ فَقَالَ لِي: يَا اَبَا سَعِيدٍ! اشْرَبْ، فَكَرِهْتُ اَنْ اَشْرَبَ عَنْ يَدِهِ شَيْئًا لِمَا يَقُولُ النَّاسُ فِيهِ، فَقُلْتُ لَهُ: هٰذَا الْيَوْمُ يَوْمٌ صَائِفٌ وَاِنِّي اَكْرَهُ فِيهِ اللَّبَنَ، فَقَالَ لِي: يَا اَبَاسَعِيدٍ! لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اٰخُذَ حَبْلًا فَاُوثِقَهُ اِلَى الشَّجَرَةِ ثُمَّ اَخْتَنِقَ لِمَا يَقُولُ النَّاسُ لِي وَفِيَّ، اَرَاَيْتَ مَنْ خَفِيَ عَلَيْهِ حَدِيثِي فَلَنْ يَخْفٰى عَلَيْكُمْ؟ اَنْتُمْ اَعْلَمُ النَّاسِ بِحَدِيثِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ: يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ اَلَمْ يَقُلْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ **((اِنَّهُ كَافِرٌ))** وَاَنَا مُسْلِمٌ، اَلَمْ يَقُلْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: **((اِنَّهُ عَقِيمٌ لَا يُولَدُ لَهُ))** وَقَدْ خَلَّفْتُ وَلَدِي بِالْمَدِينَةِ، اَلَمْ يَقُلْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ **((لَا يَدْخُلُ اَوْلَا تَحِلُّ لَهُ مَكَّةُ وَالْمَدِينَةُ))** اَلَسْتُ مِنْ اَهْلِ الْمَدِينَةِ وَهُوَ ذَا اَنْطَلِقُ مَعَكَ اِلَى مَكَّةَ، قَالَ: فَوَاللّٰهِ مَا زَالَ يَجِيءُ بِهٰذَا حَتّٰى قُلْتُ: فَلَعَلَّهُ مَكْذُوبٌ عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: يَا اَبَاسَعِيدٍ! وَاللّٰهِ لَاُخْبِرَنَّكَ خَبَرًا حَقًّا وَاللّٰهِ! اِنِّي لَاَعْرِفُهُ وَاَعْرِفُ وَالِدَهُ وَاَعْرِفُ اَيْنَ هُوَ السَّاعَةَ مِنَ الْاَرْضِ، فَقُلْتُ: تَبًّا لَكَ سَائِرَ الْيَوْمِ. (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید سے کہا کہ ساتھ رہا میرے ابن صیاد حج میں یا عمرہ میں اور آگے بڑھ گئے لوگ اور میں اور وہ پیچھے رہ گئے، پھر جب میں اکیلا رہ گیا اس کے ساتھ روئیں کھڑی ہوگئی میری اور متوحش ہوا میں اس سے بسبب اس چیز کے کہ لوگ کہتے تھے اس کے حق میں یعنی یہ کہتے تھے کہ دجال وہی ہے پھر جب میں اترا کہا میں نے رکھ دے اپنا اسباب یعنی تو بھی ٹھہر اس درخت کے پاس۔ کہا ابوسعید نے پھر دیکھا اس نے کچھ بکریوں کو پس اٹھالیا ایک پیالہ اور گیا اور دودھ دوہا اور لایا وہ دودھ میرے پاس اور کہا مجھ سے اے ابوسعید پیو، سو برا معلوم ہوا مجھے کہ میں اس کے ہاتھ سے کچھ پیوں اس خیال سے کہ لوگ اس کے حق میں کہتے تھے، یعنی اسے دجال جانتے تھے۔ سو کہا میں نے کہ آج کا دن گرمی کا دن ہے اور میں بہتر نہیں جانتا آج دودھ پینے کو سو کہا اس نے اے ابوسعید میں نے قصد کیا کہ لوں میں ایک رسی اور باندھوں اسے درخت میں اور گلا گھونٹ کر مر جاؤں میں اس خیال سے کہ جو بدگمانی کرتے ہیں لوگ میرے لیے اور کہتے ہیں وہ میرے حق میں بھلا دیکھو تو میری بات کسی پر پوشیدہ رہی تو رہی مگر تم پر پوشیدہ نہ رہے گی اس لیے کہ تم خوب جانتے ہو حدیث رسول اللہ ﷺ کے اے گروہ انصار کے کیا نہیں کہا ہے رسول اللہ ﷺ نے کہ دجال کافر ہے اور میں تو مسلمان ہوں، اور کیا نہیں کہا ہے رسول اللہ

ﷺ نے کہ بجو ٹتا ہے کہ وہ اس کی اولاد نہ ہوگی اور میں نے چھوڑی ہے اپنی اولاد مدینہ میں، اور کیا نہیں کہا ہے رسول اللہ ﷺ نے کہ نہ اتارے گا اس کو مکہ یعنی اس میں داخل نہ ہو سکے گا اور میں تو اہل مدینہ سے ہوں اور میں تو تمہارے ساتھ چلا جاتا ہوں مکہ تک۔ کہا ابوسعید نے پھر قسم ہے اللہ تعالیٰ کی کہ وہ ایسی ہی دلیلیں لاتا رہا کہ میں نے کہا شاید لوگ اس پر جھوٹی باتیں باندھتے ہیں۔ پھر کہا اس نے ابا سعید قسم ہے اللہ تعالیٰ کی میں تم کو خبر دوں سچی قسم اللہ تعالیٰ کی میں پہچانتا ہوں دجال کو اور اس کے باپ کو اور جانتا ہوں یہ بھی کہ وہ اس گھڑی کس زمین میں ہے جب اس نے یہ کہا تب میرا وہ حسن خیال بالکل جاتا رہا اور میں نے کہا خرابی ہو تیری سارے دن۔ یعنی اخیر میں تو نے ایک بات کہہ دی کہ پھر مجھے تجھ سے بدگمانی ہوگئی۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔

❀❀❀❀

(۲۲۴۷) **عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ** قَالَ: لَقِیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ابْنَ صَائِدٍ فِیْ بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِیْنَةِ فَاحْتَبَسَهٗ وَهُوَ غُلَامٌ یَهُوْدِیٌّ وَلَهٗ ذُؤَابَةٌ وَمَعَهٗ اَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ، فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((**اَتَشْهَدُ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ؟**)) فَقَالَ: اَتَشْهَدُ اَنْتَ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ؟ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ ((**اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَمَلَائِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْیَوْمِ الْآخِرِ**)) فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ: ((**مَا تَرٰی؟**)) قَالَ: اَرٰی عَرْشًا فَوْقَ الْمَاءِ. فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ ((**یَرٰی عَرْشَ اِبْلِیْسَ فَوْقَ الْبَحْرِ**)) قَالَ: ((**مَا تَرٰی؟**)) قَالَ: اَرٰی صَادِقًا وَكَاذِبَیْنِ اَوْ صَادِقَیْنِ وَكَاذِبًا قَالَ النَّبِیُّ ﷺ ((**لُبِّسَ عَلَیْهِ**)) فَدَعَاهُ. (اسنادہ صحیح ـ سلسلة الاحادیث الصحیحة (۱۷۰۷)

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید رضی اللہ عنہ سے کہ ملے رسول اللہ ﷺ ابن صیاد کو بعض راہوں میں مدینہ کے، سو روکا اس کو اور وہ ایک لڑکا تھا یہودی اور اس کے سر پر چوٹی تھی اور آپ کے ساتھ تھے ابوبکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ پس فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کیا تو گواہی دیتا ہے کہ میں رسول ہوں اللہ تعالیٰ کا تو کہا اس نے آپ گواہی دیتے ہیں کہ میں رسول ہوں اللہ تعالیٰ کا؟ فرمایا نبی ﷺ نے: ایمان لایا میں اللہ پر اور اس کی کتابوں اور رسولوں پر اور آخرت کے دن پر۔ پھر فرمایا اس سے نبی ﷺ نے کیا دیکھتا ہے تو یعنی مغیبات سے؟ کہا اس نے دیکھتا ہوں میں ایک تخت پانی پر۔ فرمایا نبی ﷺ نے دیکھتا ہے وہ تخت ابلیس لعین کا دریا پر۔ پھر فرمایا اور بھی کچھ دیکھتا ہے؟ یعنی اخبار مغیبات سے۔ کہا اس نے دیکھتا ہوں ایک سچ اور دو جھوٹ یا دو سچ اور ایک جھوٹ۔ فرمایا نبی ﷺ نے: مشتبہ ہو گیا ہے اس کا کام۔ پھر چھوڑ دیا اس کو۔

فائدہ: اس باب میں عمر اور حسین بن علی اور ابن عمر اور ابوذر اور ابن مسعود اور جابر اور حفصہ رضوان اللہ علیہم اجمعین سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

مترجم: صحابہ و من بعدہم نے اختلاف کیا ہے اس باب میں کہ ابن صیاد وہی موعود ہے یا دوسرا سوا اس کے فتح الباری نے دونوں قول میں تطبیق دی ہے۔ خلاصہ اس کا یہ ہے کہ جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ قسم کھاتے کہ ابن صیاد وہی دجال موعود ہے اور کہتے تھے کہ

میں نے سنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو کہ وہ بھی اس بات پر قسم کھاتے تھے آنحضرت ﷺ کے آگے اور آپ ﷺ ساکت تھے۔ اور ابوسعید سے جو کیفیت سفر میں ابن صیاد کی گزری اوپر مذکور ہوئی ہے اور ایک روایت میں اسی کی اخیر میں وارد ہوا ہے کہ ابن صیاد نے کہا کہ اگر مجھ پر عرض کریں کہ میں دجال ہوں تو میں مکروہ نہ رکھوں بلکہ قبول کرلوں۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے کہا کہ یہ سب احادیث نص صریح نہیں ہیں اس کے دجال ہونے پر اس لیے کہ آنحضرت ﷺ نے اس کے حق میں ایک شبہ کی بات فرما دی کہ اِنْ یَّکُنْ ھُوَ چنانچہ یہ لفظ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے جواب میں ابھی اوپر گزرا اور یہ سب اس وقت کی حدیثیں ہیں کہ جب آپ ﷺ نے اول اول مدینہ میں قدم رنجہ فرمایا تھا۔ اور امر دجال میں متردد تھے۔ پھر جب تمیم داری نے آپ کو دجال محبوس کی خبر دی آپ نے جزم کیا کہ دجال وہی ہے اور حلف عمر کی بنا پر غلبہ ظن تھی اور سکوت آپ کا مبنی بر تردد اور حلف جابر رضی اللہ عنہ کی مبنی بر حلف عمر رضی اللہ عنہ اور غایت حدیث ابوسعید یہ ہے کہ ابن صیاد ایک دجاجلہ کذابین میں سے ہو یا اتباع دجال کبیر سے۔ اور یہ بھی احتمال ہے کہ ابوسعید نے حدیث تمیم داری کی نہ سنی ہو اور اسی طرح جو لوگ ابن صیاد کے دجال ہونے کی طرف گئے ہیں ان کو یہ حدیث نہ پہنچی ہو۔ اور حافظ نے کہا کہ بعض نے گمان کیا ہے کہ تمیم داری کی حدیث کے ساتھ منفرد ہوئی ہیں فاطمہ بنت قیس، حالانکہ ایسا نہیں ہے اس لیے کہ فاطمہ کے ساتھ ہیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا اور جابر رضی اللہ عنہ کہ ان سب نے بھی اسے روایت کیا ہے۔ اور وہ روایت مفصل آگے آتی ہے۔ غرض خلاصہ مقصود اور حاصل کلام ابن حجر رحمہ اللہ کا یہ ہے کہ دجال غیر ابن صیاد ہے۔ اور بقیہ تحریر ابن حجر رحمہ اللہ کی تمیم داری کی روایت کے بعد مذکور ہوگی انشاء اللہ تعالیٰ (نج)

❀❀❀❀

(۲۲۴۸) عَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((یَمْکُثُ اَبُو الدَّجَّالِ وَاُمُّهٗ ثَلَاثِیْنَ عَامًا لَا یُوْلَدُ لَهُمَا وَلَدٌ ثُمَّ یُوْلَدُ لَهُمَا غُلَامٌ اَعْوَرُ اَضَرُّ شَيْءٍ وَاَقَلُّهٗ مَنْفَعَةً تَنَامُ عَیْنَاهُ وَلَا یَنَامُ قَلْبُهٗ)) ثُمَّ نَعَتَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَبَوَیْهِ فَقَالَ: ((اَبُوْهُ طُوَالٌ ضَرْبُ اللَّحْمِ كَاَنَّ اَنْفَهٗ مِنْقَارٌ، وَاُمُّهٗ امْرَاَةٌ فِرْضَاخِیَّةٌ طَوِیْلَةُ الثَّدْیَیْنِ)) فَقَالَ اَبُوْبَکْرَۃَ: فَسَمِعْنَا بِمَوْلُوْدٍ فِی الْیَهُوْدِ بِالْمَدِیْنَةِ فَذَهَبْتُ اَنَا وَالزُّبَیْرُ بْنُ الْعَوَّامِ حَتّٰی دَخَلْنَا عَلٰی اَبَوَیْهِ فَاِذَا نَعْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِیْهِمَا. قُلْنَا: هَلْ لَّكُمَا وَلَدٌ؟ فَقَالَا: مَکَثْنَا ثَلَاثِیْنَ عَامًا لَّا یُوْلَدُ لَنَا وَلَدٌ ثُمَّ وُلِدَ لَنَا غُلَامٌ اَعْوَرُ اَضَرُّ شَيْءٍ وَ اَقَلُّهٗ مَنْفَعَةً، تَنَامُ عَیْنَاهُ وَلَا یَنَامُ قَلْبُهٗ، قَالَ: فَخَرَجْنَا مِنْ عِنْدِهِمَا فَاِذَا هُوَ مُنْجَدِلٌ فِی الشَّمْسِ فِیْ قَطِیْفَةٍ لَهٗ وَلَهٗ هَمْهَمَةٌ فَکَشَفَ عَنْ رَّاْسِهٖ فَقَالَ: مَا قُلْتُمَا؟ قُلْنَا: وَهَلْ سَمِعْتَ مَا قُلْنَا؟ قَالَ: نَعَمْ، تَنَامُ عَیْنَایَ وَلَا یَنَامُ قَلْبِیْ.

(ضعیف ۔ المشکاۃ: ۵۵۰۳ ۔ التحقیق الثانی) اس میں علی بن زید بن جدعان ضعیف راوی ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: رہیں گے ماں باپ دجال کے تیس برس اس طرح کہ نہ ہوگا ان کو لڑکا پھر ہوئے گا ان کو ایک لڑکا کانا جس میں ضرر زیادہ ہوگا منفعت کم، سوئیں گی آنکھیں اس کی اور نہ سوئے گا دل اس کا پھر

حال وحلیہ بیان کیا ہم سے رسول اللہ ﷺ نے اس کے ماں باپ کا اور فرمایا باپ اس کا بہت دراز قد ہے دبلا پتلا یعنی بدن میں گوشت کم ہے ناک اس کی گویا مرغ کی چونچ ہے، اور ماں اس کی ایک عورت ہے لمبی چوڑی دراز پستان۔ اور مشکوٰۃ کے بعض نسخوں میں طویل الیدین ہے یعنی لمبے ہاتھوں والی۔ کہا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نے پھر سنا ہم نے ایک لڑکے کا حال یہود مدینہ میں، سو گیا میں اور زبیر بن عوام یہاں تک کہ داخل ہوئے ہم دونوں اس کے ماں باپ پر بس ناگہاں وہ تو ویسے ہی تھے جیسی تعریف کی تھی رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں کی پھر پوچھا ہم نے ان سے کہ تمہارے کوئی لڑکا ہے انہوں نے کہا تیس برس تک تو ہمارے ہاں کوئی لڑکا نہ ہوا اب ایک لڑکا ہوا ہے کانا جس میں ضرر زیادہ ہے منفعت کم، سوتی ہیں دونوں آنکھیں بس کی اور نہیں سوتا دل اس کا کہا راوی نے پھر نکلے ہم ان کے پاس سے تو یکایک وہ پڑا ہوا تھا دھوپ میں ایک موٹی روئیں دار چادر میں اور وہ کچھ گنگناتا تھا سو اس نے اپنا سر کھولا اور پوچھا کہ کیا کہا تم نے ہم نے کہا کہ تو نے؟ سن لیا جو ہم نے کہا؟ اس نے کہا ہاں سوتی ہیں آنکھیں میری اور نہیں سوتا دل میرا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر حماد بن سلمہ کی روایت سے۔

مترجم: اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ دجال یہی مولود ہے۔ اور تمیم داری کی روایت باعلی صوت پکارتی ہے کہ وہ محبوس ہے جزائر میں۔ پس جواب اس روایت کا بیہقی نے یوں دیا ہے کہ منفرد ہوا ہے اس کے ساتھ علی بن زید بن جدعان اور وہ قوی نہیں ہے پس یہ روایت قابل احتجاج نہیں۔ اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ ایک وجہ اس روایت کے ضعف کی یہ بھی ہے کہ اسلام ابوبکرہ کا طائف سے نزول کے وقت میں ہے۔ جب محاصرہ ہوا (۸ھ) آٹھ ہجری میں۔ اور صحیحین میں مروی ہے کہ جب مجتمع ہوئے اس کے ساتھ رسول اللہ ﷺ نخلستان میں تو وہ محتلم تھا یعنی قریب البلوغ۔ اور ایک روایت میں آیا کہ قد قارب الحلم پس ابوبکرہ نے زمان مولد اس کا کہاں سے پایا حالانکہ وہ مدینہ میں ساکن نہیں ہوئے مگر رسول اللہ ﷺ کی وفات کے دو برس پیشتر پس کیونکر زمانہ میں آنحضرت ﷺ کے محتلم ہوگا۔ پس جو کچھ صحیحین میں ہے وہ معتبر ہے۔ انتہیٰ ما قال حافظ ابن حجر کذا فی ا لج۔

❀❀❀❀

٦٤۔ باب: لَا تَأْتِي مائة سَنَة وَعَلَى الْأَرض نفس منفوسة اليوم

آج زندہ جانوں میں سے کوئی بھی سو برس تک زندہ نہ رہے گا

(۲۲۴۹) عَنِ ابْنِ عُمَرَ : اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَرَّ بِابْنِ صَيَّادٍ فِيْ نَفَرٍ مِنْ اَصْحَابِهِ فِيهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَهُوَ يَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ عِنْدَ أُطُمِ بَنِيْ مَغَالَةَ وَهُوَ غُلَامٌ، فَلَمْ يَشْعُرْ حَتّٰى ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ظَهْرَهٗ بِيَدِهٖ ثُمَّ قَالَ: ((اَتَشْهَدُ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ)) فَنَظَرَ اِلَيْهِ ابْنُ صَيَّادٍ قَالَ: اَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ الْاُمِّيِّيْنَ قَالَ: ثُمَّ قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ لِلنَّبِيِّ ﷺ: اَتَشْهَدُ اَنْتَ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَ رُسُلِهٖ)) ثُمَّ قَالَ

النَّبِيُّ ﷺ: ((مَا يَأْتِيكَ؟)) قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ: يَأْتِينِي صَادِقٌ وَكَاذِبٌ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((خُلِّطَ عَلَيْكَ الْأَمْرُ)) ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنِّي قَدْ خَبَأْتُ لَكَ خَبِيئًا)) وَخَبَّأَ لَهُ: ﴿ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِينٍ ﴾ [الدخان: ١٠] فَقَالَ ابْنُ صَيَّادٍ: هُوَ الدُّخُّ. فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((اخْسَأْ فَلَنْ تَعْدُوَ قَدْرَكَ)) قَالَ عُمَرُ: يَارَسُولَ اللّٰهِ! ائْذَنْ لِّي فَأَضْرِبَ عُنُقَهُ. فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: إِنْ يَكُ حَقًّا فَلَنْ تُسَلَّطَ عَلَيْهِ، وَإِنْ لَّا يَكُ فَلَا خَيْرَ لَكَ فِي قَتْلِهِ)) . قَالَ: عَبْدُالرَّزَّاقِ يَعْنِي الدَّجَّالَ .

(اسناده صحيح ـ صحيح الادب المفرد)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ ﷺ گزرے ابن صیاد پر اور آپ ﷺ کے ساتھ چند اصحاب تھے کہ ان میں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بھی اور ابن صیاد کھیل رہا تھا لڑکوں کے ساتھ بنی مغالہ کے قلعے کے پاس، اور وہ لڑکا تھا، سو اس کو خبر نہ ہوئی آنحضرت ﷺ کے آنے کی یہاں تک مارا رسول ﷺ نے اپنا ہاتھ اس کی پیٹھ پر اور فرمایا تو گواہی دیتا ہے کہ میں رسول ہوں اللہ تعالیٰ کا؟ پس نظر کی آپ ﷺ کی طرف ابن صیاد نے اور کہا گواہی دیتا ہوں میں کہ تم رسول ہو امیوں کے۔ کہا راوی نے پھر کہا ابن صیاد نے نبی ﷺ سے آپ گواہی دیتے ہیں کہ میں رسول ہوں اللہ کا؟ فرمایا نبی ﷺ نے: ایمان لایا میں اللہ پر اور اس کے رسولوں پر پھر پوچھا اس سے نبی ﷺ نے کیسے آتی ہیں تجھ پر خبریں؟ کہا ابن صیاد نے آتی ہیں میرے پاس جھوٹی بھی سچی بھی۔ سو فرمایا نبی ﷺ نے مختلط ہوگیا تیرا کام۔ پھر فرمایا رسول اللہ ﷺ نے میں نے کچھ دل میں بات لی ہے تیرے لیے اور آپ ﷺ نے اپنے دل میں اس آیت کا خیال کیا ﴿ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِينٍ ﴾ پس کہا ابن صیاد نے وہ درخ ہے۔ پس فرمایا رسول اللہ ﷺ نے پھٹکار ہی ہے تجھ کو تیری قدر کچھ زیادہ نہ ہوگی۔ عرض کی عمر رضی اللہ عنہ نے یا رسول اللہ ﷺ اجازت دیجیے مجھ کو کہ گردن ماردوں میں اس کی۔ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: اگر حقیقت میں یہ وہی ہے تو تم اس پر قادر نہ ہوسکو گے اور اگر یہ وہ نہیں ہے تو اس کے مارنے میں تمہارے لیے کچھ خیر نہیں۔ کہا عبدالرزاق نے مراد لیا آپ ﷺ نے اس شخص سے دجال کو۔

فائدہ: ابن صیاد ایک ایسا شخص تھا کہ جن اس کو جھوٹی سچی خبریں جیسے کاہنوں کو دیتے ہیں دیا کرتے تھے۔ اور آپ ﷺ نے آیہ مذکور اپنے دل میں چھپائی اور اس سے فرمایا کہ بتاؤ میرے دل میں کیا ہے تو گمان ہے کہ آپ ﷺ نے یا آپ ﷺ کے اصحاب نے کسی نے اس کے ساتھ تکلم کیا تھا شیطان نے اس پر مطلع ہو کر اسے خبر کردی مگر خبر کامل اس کو نہ پہنچی یا وہ قرأت آیت پر بسبب شامت نفس کے قادر نہ ہوسکا۔ مگر اس ناقص بے معنی لفظ درخ پر کہ جز ہے دخان کا۔

❀ ❀ ❀ ❀

(٢٢٥٠) عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَا عَلَى الْأَرْضِ نَفْسٌ مَنْفُوسَةٌ، يَعْنِي الْيَوْمَ تَأْتِي عَلَيْهَا مِائَةُ سَنَةٍ)) . (اسناده صحيح ـ الروض النضير: ١١٠٠ ـ صحيح الادب المفرد: ٧٥٥)

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی نفس منفوسہ نہیں ہے یعنی آج کے دن کہ گزرے اس پر یعنی سو برس تک سب ہلاک ہو جائیں گے۔

فائدہ: اس باب میں ابو عمر اور ابو سعید اور بریرہ رضوان اللہ علیہم اجمعین سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

(۲۲۵۱) **عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ** قَالَ: صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ صَلَاةَ الْعِشَآءِ فِيْ آخِرِ حَيَاتِهٖ، فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ فَقَالَ: **((اَرَءَيْتَكُمْ لَيْلَتَكُمْ هٰذِهٖ عَلٰى رَاْسِ مِائَةِ سَنَةٍ مِنْهَا لَا يَبْقٰى مِمَّنْ هُوَ عَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ اَحَدٌ))** قَالَ ابْنُ عُمَرَ: فَوَهَلَ النَّاسُ فِيْ مَقَالَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ تِلْكَ فِيْمَا يَتَحَدَّثُوْنَهٗ بِهٰذِهِ الْاَحَادِيْثِ نَحْوَ مِائَةِ سَنَةٍ، وَاِنَّمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: **((لَا يَبْقٰى مِمَّنْ هُوَ الْيَوْمَ عَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ اَحَدٌ))** يُرِيْدُ بِذٰلِكَ اَنْ يَنْخَرِمَ ذٰلِكَ الْقَرْنُ. (صحيح ـ الروض ايضًا (١١٠٠))

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا نماز پڑھی ہمارے ساتھ رسول اللہ ﷺ نے ایک رات عشاء کی اپنے آخر حیات میں پھر جب سلام پھیرا کھڑے ہوئے یعنی خطبہ پڑھنے کو اور فرمایا: بھلا دیکھو تو تم اس رات کو اپنی کہ اس کے سو برس کے بعد کوئی باقی نہ رہے گا پشت زمین پر ان میں سے جو اس پر اب موجود ہیں۔ کہا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے پھر غلطی کی لوگوں نے آنحضرت ﷺ سے نقل کرنے میں سو برس کی۔ اور یہ جو فرمایا آپ نے کہ باقی نہ رہے گا زمین کی پیٹھ پر کوئی شخص مراد اس سے یہ تھی کہ تمام ہو جائیں گے اس قرن کے لوگ۔

فائدہ: یہ حدیث صحیح ہے۔

مترجم: غرض یہ کہ لوگوں نے سمجھا کہ سو برس کے بعد قیامت ہوگی حالانکہ ان کی غلطی تھی، آپ ﷺ کا مطلب یہ تھا کہ سو برس کے بعد اس قرن کے لوگ نہ رہیں گے بلکہ سب مر جائیں گے۔

❁❁❁❁

٦٥ـ بَابُ: مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنْ سَبِّ الرِّيَاحِ

ہوا کو برا کہنے (گالی دینے) کی ممانعت میں

(۲۲۵۲) **عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ** قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ **((لَا تَسُبُّوا الرِّيْحَ، فَاِذَا رَاَيْتُمْ مَا تَكْرَهُوْنَ فَقُوْلُوْا: اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْاَلُكَ مِنْ خَيْرِ هٰذِهِ الرِّيْحِ وَخَيْرِ مَا فِيْهَا وَخَيْرِ مَا اُمِرَتْ بِهٖ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ هٰذِهِ الرِّيْحِ وَشَرِّ مَا فِيْهَا وَشَرِّ مَا اُمِرَتْ بِهٖ))**. (اسناده صحيح ـ المشكاة: ١٥١٨ ـ سلسلة الاحاديث الصحيحة: ٢٧٥٦ ـ الروض النضير: ١١٠٧ ـ الكلم الطيب: ١٥٤)

ترجمہ: روایت ہے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: برا مت کہو ہوا کو پھر جب دیکھو تم اس سے کچھ مکروہ تو کہو

اللھم...... آخر تک۔ اور معنی اس کے یہ ہیں یا اللہ ہم مانگتے ہیں بہتری اس ہوا کی اور جو بہتری کہ اس میں ہے اور بہتری اس چیز کی جس کی وہ مامور ہے اور پناہ مانگتے ہیں ہم ساتھ تیرے برائی سے اس ہوا کی اور جو برائی کہ اس میں ہے اور برائی اس چیز کی جس کا اسے حکم ہوا ہے۔

فائدہ: اس باب میں عائشہ رضی اللہ عنہا اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور عثمان بن العاص رضی اللہ عنہ اور انس رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما اور جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

٦٦۔ باب: حديث تميم الداري في الدجال

دجال کے بارے میں تمیم داری رضی اللہ عنہ کی حدیث

(٢٢٥٣) عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ: اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ صَعِدَ الْمِنبَرَ فَضَحِكَ فَقَالَ: ((اِنَّ تَمِيمًا الدَّارِيَّ حَدَّثَنِيْ بِحَدِيْثٍ فَفَرِحْتُ فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُحَدِّثَكُمْ بِهِ حَدَّثَنِيْ اَنَّ نَاسًا مِنْ اَهْلِ فِلَسْطِيْنَ رَكِبُوْا سَفِيْنَةً فِي الْبَحْرِ فَجَالَتْ بِهِمْ حَتّٰى قَذَفَتْهُمْ فِيْ جَزِيْرَةٍ مِنْ جَزَائِرِ الْبَحْرِ فَاِذَا هُمْ بِدَابَّةٍ لَبَّاسَةٍ نَاشِرَةٍ شَعْرَهَا فَقَالُوْا: مَا اَنْتِ؟ قَالَتْ: اَنَا الْجَسَّاسَةُ. قَالُوْا: فَاَخْبِرِيْنَا. قَالَتْ: لَا اُخْبِرُكُمْ وَلَا اَسْتَخْبِرُكُمْ وَلٰكِنِ ائْتُوْا اَقْصَى الْقَرْيَةِ فَاِنَّ ثَمَّ مَنْ يُخْبِرُكُمْ وَيَسْتَخْبِرُكُمْ، فَاَتَيْنَا اَقْصَى الْقَرْيَةِ فَاِذَا رَجُلٌ مُوْثَقٌ بِسِلْسِلَةٍ فَقَالَ: اَخْبِرُوْنِيْ عَنْ عَيْنِ زُغَرَ. قُلْنَا: مَلْاٰى تَدْفُقُ. قَالَ: اَخْبِرُوْنِيْ عَنِ الْبُحَيْرَةِ؟ قُلْنَا: مَلْاٰى تَدْفُقُ. قَالَ: اَخْبِرُوْنِيْ عَنْ نَخْلِ بَيْسَانَ الَّذِيْ بَيْنَ الْاُرْدُنِ وَفِلَسْطِيْنَ هَلْ اَطْعَمَ؟ قُلْنَا: نَعَمْ. قَالَ: اَخْبِرُوْنِيْ عَنِ النَّبِيِّ هَلْ بُعِثَ؟ قُلْنَا: نَعَمْ. قَالَ: اَخْبِرُوْنِيْ كَيْفَ النَّاسُ اِلَيْهِ؟ قُلْنَا: سِرَاعٌ. قَالَ: فَنَزّٰى نَزْوَةً حَتّٰى كَادَ. قُلْنَا: فَمَا اَنْتَ؟ قَالَ: اَنَا الدَّجَّالُ وَاِنَّهُ يَدْخُلُ الْاَمْصَارَ كُلَّهَا اِلَّا طَيْبَةَ، وَطَيْبَةُ: الْمَدِيْنَةُ)). (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے کہ نبی ﷺ چڑھے منبر پر اور ہنسے اور فرمایا کہ تمیم داری نے بیان کی مجھ سے ایک حدیث اور میں اس سے خوش ہوا، پس آرزو کی میں نے کہ تم سے کہوں اور وہ یہ ہے کہ کچھ لوگ فلسطین کے سوار ہوئے کشتی میں دریائے شور میں پس وہ طوفان میں آ گئے یہاں تک کہ ڈال دیا ان کو دریا نے ایک جزیرہ میں جزائر بحر سے پھر انہوں نے دیکھا ایک چلنے والی فریبی عورت کو لمبے لمبے تھے بال اس کے، پھر لوگوں نے اس سے پوچھا کہ تو کون ہے اس نے کہا میں جساسہ ہوں اور جساسہ شاید اسے اس لیے کہا گیا ہے کہ وہ جاسوسی کرتی ہے اور لے جاتی ہے خبریں دجال کے پاس۔ کہا انہوں نے پھر تو ہم کو خبر دے اس نے کہا نہ میں تم کو کچھ خبر دوں گی اور نہ تم سے خبر پوچھوں گی ولیکن تم آؤ کنارہ پر قریہ کے کہ

وہاں ایک شخص ہے کہ تم کو خبر دے گا اور خبر تم سے پوچھے گا بھی۔ پھر گئے ہم کنارہ پر قریہ کے تو کیا دیکھتے ہیں ایک مرد ہے زنجیریں بندھا ہوا، سواس نے پوچھا خبر دو مجھے چشمہ زغر سے، کہا ہم نے وہ بھرا ہوا ہے چھلک رہا ہے، کہا اس نے خبر دو مجھ کو بحیرہ سے، کہا ہم نے وہ بھرا چھلک رہا ہے، کہا اس نے خبر دو مجھ کو بلیسان کی کھجوروں سے جو کہ اردن اور فلسطین کے درمیان ہیں کہ وہ میوہ لاتی ہیں یا نہیں؟ کہا ہم نے ہاں کہا خبر دو ہم کو نبی[1] سے کہ مبعوث ہوئے یا نہیں؟ کہا ہم نے ہاں مبعوث ہوئے کہا خبر دو مجھ کہ لوگ ان کی طرف کیسے آتے ہیں؟ کہا ہم نے دوڑتے ہوئے۔ کہا تمیم نے پھر جنبش کی اس نے بہت بڑی یہاں تک کہ قریب ہوا یعنی قید سے نکل جانے کے۔ پھر پوچھا ہم نے کہ تو کون ہے کہا اس نے میں دجال ہوں اور وہ یعنی میں داخل ہوگا سب شہروں میں مگر طیبہ میں اور طیبہ سے مراد مدینہ ہے۔

فائدۃ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے قتادہ کی روایت سے کہ وہ شعبی سے روایت کرتے ہیں۔ اور روایت کی کئی لوگوں نے شعبی سے انہوں نے فاطمہ بنت قیس سے۔

مترجم: تمیم داری کی روایت صحیح مسلم میں بھی ہے اور ابوداؤد میں بھی۔ اور مسلم کی روایت میں ہے کہ ملاقات کی ان سے دابہ اہلب نے یعنی ایک حیوان نے کہ بہت بال تھے اس کے بدن پر اور نہایت غلیظ۔ اور ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ ناگاہ ملی ان کو ایک عورت کہ کھینچی تھی وہ بالوں اپنے کو۔ اور جساسہ فتح جیم اور تشدید سین اول مشتق ہے تجسس سے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ دآبۃ الارض جو آخر زمانہ میں نکلے گا وہی ہے۔ اور مروی ہے کہ جب پہنچی کشتی دجال کے پاس دیکھا اسے کہ ایک مرد ہے عظیم الجثہ دونوں ہاتھ اس کے گردن میں بندھے ہوئے ہیں اور دونوں گھٹنوں سے ٹخنوں تک زنجیر میں کسا ہے اور پوچھا اس نے چشمہ زغر سے زغر بضم زء و غین معجمہ بروزن صرد ایک بلدہ معروف ہے جانب شرقی میں دمشق کے اور اس میں ایک چشمہ آب ہے کہ اہل بلدا سے زراعت کرتے ہیں پھر پوچھا اس نے حال آنحضرت ﷺ کے نازل ہونے کا یثرب میں اور بہتر کہا عرب کے حق میں اطاعت رسول ﷺ کو اور آخر میں اس روایت کے ہے کہ کہا اس نے میں مسیح ہوں اور نزدیک ہے کہ اذن دیا جائے مجھے نکلنے کا اور باہر نکلوں میں اور سیر کروں زمین میں اور نہ چھوڑوں میں کوئی قریہ کہ نہ اتروں وہاں چالیس شب میں سوا مکہ اور طیبہ کے اور میں چاہوں گا کہ داخل ہوں ان میں مگر انقاب پر ان کے ملائکہ ہیں کہ حفاظت کرتے ہیں ان کی۔ پھر اشارہ کیا اور کونچا رسول اللہ ﷺ نے اپنی چوبدستی کو جو ہاتھ میں تھی تین بار اور فرمایا یہی ہے طیبہ پھر فرمایا آپ ﷺ نے آگاہ رہو تم کہ میں نے بیان کر دیا تم سے حال اس کا کہا لوگوں نے ہاں۔ پھر فرمایا وہ بحر شام میں ہے یا بحر یمن میں نہیں بلکہ جانب مشرق میں ہے۔ پھر اشارہ کیا آپ ﷺ نے مشرق کی طرف اپنے دست مبارک سے اور بعض طرق میں بیہقی کے وارد ہوا ہے کہ یہ بھی فرمایا آپ ﷺ نے وہ کہنہ سال ہے اور سند اس کی صحیح ہے۔ اور بیہقی نے کہا اس میں تصریح ہے کہ دجال اکبر جو آخر زمانہ میں خروج کرے گا وہ غیر ابن صیاد ہے اور ابن صیاد دجالین کذابین میں سے ہے نہ دجال اکبر اور جن لوگوں

[1] یعنی نبی آخر الزماں نبی ﷺ۔

نے اسے دجال اکبر کہا ہے گویا تمیم کی روایت ان کے گوش مبارک میں نہیں پہنچی ورنہ جمع دونوں روایت میں بہت دشوار ہے اس واسطے کیونکر ہو سکتی ہے یہ بات کہ اثنائے حیات میں نبی ﷺ کے وہ قریب الاحتلام ہو جیسا کہ حال میں ابن صیاد کے مروی ہے اور آنحضرت ﷺ سے اس نے ملاقات بھی کی ہو مدینہ میں پھر آپ ﷺ کے آخر حیات میں وہ شیخ کبیر السن مسجون ہو جزیرہ عرب میں جزائر بحر سے اور موثوق بحدید ہو اور پھر لوگوں سے نبی ﷺ کا حال پوچھتا ہو کہ آیا ان کا ظہور ہوا یا نہیں۔ پس اولیٰ یہی ہے کہ وہ غیر ابن صیاد ہو۔ الی آخر ما قال البیہقی۔ (ج)۔

❀❀❀❀

٦٧۔ بَابٌ: لا یتعرض من البلاء لما لا یطیق

جس آزمائش کو برداشت کرنے کی طاقت نہ ہو اس کا سامنا نہ کرے

(٢٢٠٤) عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لَا يَنْبَغِيْ لِلْمُؤْمِنِ اَنْ يُذِلَّ نَفْسَهُ)) قَالُوْا: وَكَيْفَ يُذِلُّ نَفْسَهُ؟ قَالَ: ((يَتَعَرَّضُ مِنَ الْبَلَاءِ لِمَا لَا يُطِيْقُ)) . (صحيح) سلسلة الاحاديث الضعيفة (٦١٣)

ترجمہ: روایت ہے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: لائق نہیں مؤمن کو کہ ذلیل کرے اپنے نفس کو پوچھا لوگوں نے کہ کیونکر ذلیل کرے اپنے نفس کو فرمایا ذلیل کرنا اپنے نفس کا یہ ہے کہ اپنے کو معرض بلا میں ڈال دے کہ جس کے اٹھانے کی طاقت نہ رکھتا ہو۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

❀❀❀❀

٦٨۔ بَابٌ: انصر أَخاكَ ظَالِمًا أَو مَظْلُوماً

اپنے بھائی کی مدد کرو خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم

(٢٢٠٥) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((اُنْصُرْ اَخَاكَ ظَالِمًا اَوْ مَظْلُوْمًا)) قُلْنَا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! نَصَرْتُهُ مَظْلُوْمًا فَكَيْفَ اَنْصُرُهُ ظَالِمًا؟ قَالَ: ((تَكُفُّهُ عَنِ الظُّلْمِ ؛ فَذَاكَ نَصْرُكَ اِيَّاهُ)) .

(صحيح ۔ الارواء: ٢٤٤٩ ۔ الروض النضير: ٣٢)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے مدد کر تو اپنے بھائی کی خواہ وہ ظالم ہو خواہ مظلوم، پوچھا کسی نے یا رسول اللہ ﷺ مدد کی میں نے اس کے مظلوم ہونے کے وقت پھر کیونکر مدد کروں میں اس کے ظالم ہونے کے وقت؟ فرمایا روک تو اس کو ظلم سے پس یہی اس کا مدد کرنا ہے۔

فائدہ: اس باب میں عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❁❁❁❁

٦٩۔ بَابٌ: من أحى أبواب السلطان افتتن

جو حاکم کے دروازے پر گیا وہ فتنے میں مبتلا ہو گیا

(٢٢٥٦) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ سَكَنَ الْبَادِيَةَ جَفَا، وَمَنِ اتَّبَعَ الصَّيْدَ غَفَلَ، وَمَنْ اَتٰى اَبْوَابَ السُّلْطَانِ افْتُتِنَ)). (صحيح ـ المشكاة: ٣٧٠١ ـ التحقيق الثاني) صحيح أبي داود (٢٥٤٧)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جس نے سکونت اختیار کی جنگل کی سخت خو اور بدخلق ہو گیا۔ اس لیے کہ لوگوں سے ملنے کا اتفاق نہ ہوا۔ اور جس نے پیچھا کیا شکار کا غافل ہو گیا، اور جو گیا دروازوں پر سلاطین کے فتنہ میں پڑا۔ یعنی مداہنت میں گرفتار ہوا۔

فائدہ: اس باب میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت سے، نہیں جانتے ہم اسے مگر ثوری کے اسناد سے۔

❁❁❁❁

٧٠۔ بَابٌ: فی لزوم تقوی الله عند الفتح والنصر

فتح اور نصرت کے وقت اللہ تعالیٰ کے ڈر کو لازم پکڑنے میں

(٢٢٥٧) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اِنَّكُمْ مَنْصُوْرُوْنَ وَمُصِيْبُوْنَ وَمَفْتُوْحٌ لَكُمْ، فَمَنْ اَدْرَكَ ذَاكَ مِنْكُمْ فَلْيَتَّقِ اللّٰهَ وَلْيَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَلْيَنْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَمَنْ يَكْذِبْ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ)). (صحيح ـ الصحيحة: ١٣٨٣) انظر الحديث ٢٦٥٩)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے فرماتے تھے تم کو مدد دی جائے گی یعنی تمہارے دشمنوں پر اور تم کو ملنے والے ہیں یعنی اموال کثیرہ اور تمہارے لیے کھولے جائیں گے یعنی حصون مستحضہ و بلاد متعددہ، پھر جو شخص پائے تم میں سے مال و امارت وغیرہ کو تو چاہیے کہ ڈرے اللہ تعالیٰ سے اور حکم کرے اچھے کام کا اور منع کرے برے کام سے، اور جو جھوٹ باندھے گا مجھ پر وہ اپنی جگہ ڈھونڈ لے دوزخ میں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: اس حدیث میں پیشین گوئی ہے امت مبارک کے لیے کہ تم کو بڑی بڑی فتوحات حاصل ہوں گی، اور غنائم اور فئی میں اموال

کثیرہ ہاتھ آئیں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اب اس زمانہ میں زمین پر کوئی حاکم نہیں سوائے امت محمدیہ کے یا نصاریٰ کے اور جمیع اقوام اور اہل مذاہب سے حکومت مسلوب ہے اور انصاریٰ بھی تھوڑے عرصہ سے اہل اسلام کے شریک حکومت ہوئے ہیں ورنہ ایک مدت تک اس امت نے بلاشرکت غیر زمین پر حکومت کی، اور ظہور مہدی کے وقت سے پھر آخر دنیا تک یہی زمین پر حاکم رہے گی مگر افسوس ہے کہ باوجود اس حکومت طویلہ کے آمران بالمعروف وناہیان عن المنکر بہت کم ہوئے اور تھوڑوں نے اس وصیت پر آپ کے عمل کیا اور جھوٹ باندھنا آپ پر احادیث موضوعہ بیان کرنا ہے یا اس پر عمل کرنا تحریض وترغیب کرنا عوام کو۔

❀❀❀❀

۱۷۔ بَابٌ: الفِتْنَةُ الَّتِي تَمُوجُ كَمَوْجِ الْبَحْرِ

اُس فتنے کے بارے میں جو موج مارے گا سمندر کی موج کی طرح

(۲۲۵۸) عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: قَالَ عُمَرُ: اَيُّكُمْ يَحْفَظُ مَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي الْفِتْنَةِ؟ فَقَالَ حُذَيْفَةُ: اَنَا. قَالَ حُذَيْفَةُ: فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِيْ اَهْلِهِ وَمَالِهٖ وَوَلَدِهٖ وَجَارِهٖ تُكَفِّرُهَا الصَّلَاةُ وَالصَّوْمُ وَالصَّدَقَةُ وَالْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ. فَقَالَ عُمَرُ: لَسْتُ عَنْ هٰذَا اَسْاَلُكَ وَلٰكِنْ عَنِ الْفِتْنَةِ الَّتِيْ تَمُوْجُ كَمَوْجِ الْبَحْرِ. قَالَ: يَااَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ! اِنَّ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا بَابًا مُغْلَقًا. قَالَ عُمَرُ: اَيُفْتَحُ اَمْ يُكْسَرُ؟ قَالَ: بَلْ يُكْسَرُ، قَالَ: اِذًا لَا يُغْلَقُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. قَالَ اَبُوْ وَائِلٍ فِيْ حَدِيْثِ حَمَّادٍ: فَقُلْتُ لِمَسْرُوْقٍ: سَلْ حُذَيْفَةَ عَنِ الْبَابِ فَسَاَلَهُ؟ فَقَالَ: عُمَرُ. (اسناده صحيح) تخريج فقه اسيرة (٦٤٣)

ترجمہ: روایت ہے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے کہ کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کون شخص یاد رکھتا ہے آپ ﷺ کے قول کو جو فتنہ کے باب میں ہے؟ کہا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے میں۔ پھر بیان کیا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فتنہ مرد کا اس کے اہل و مال میں اور ولد و ہمسایہ میں کہ کفارہ ہو جاتے ہیں ان کے فتنوں کے نماز و روزہ و صدقہ اور امر معروف اور نہی عن المنکر۔ کہا عمر رضی اللہ عنہ نے میں اس کو نہیں پوچھتا میں تو اس فتنہ کو پوچھتا ہوں جو موج مارے گا مثل دریا کے موج کے۔ کہا حذیفہ نے: اے امیر المؤمنین! تمہارے اور اس فتنۂ عظیم الشان کے بیچ میں ایک دروازہ ہے قفل دیا ہوا۔ پوچھا عمر رضی اللہ عنہ نے کہ وہ دروازہ کھولا جائے گا؟ یا توڑا جائے گا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ توڑا جائے گا۔ فرمایا عمر رضی اللہ عنہ نے پھر بند نہ ہوگا قیامت کے دن تک۔ کہا ابو وائل نے حماد کی روایت میں کہا میں نے مسروق سے پوچھو حذیفہ رضی اللہ عنہ سے کہ وہ دروازہ کون ہے؟ سو پوچھا انہوں نے اور کہا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے وہ دروازہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ذات مقدس ہے۔

فائدہ: یہ حدیث صحیح ہے۔

مترجم: قولہ فتنہ مرد کا اس کے اہل وعیال و مال میں الخ۔ یعنی آدمی گرفتار اور مبتلا ہے ان کے ادائے حقوق میں اور واقع ہوتی ہے

اس میں تقصیریں اور مرتکب ہوتا ہے ان کے سبب سے منہیات کا اور محنت وتعب کھینچتا ہے ان کی پرورش میں۔ قولہ جو موج مارے گا مثل دریا کے الخ۔ مراد اس فتنہ سے محاربہ ومقاتلہ ہے کہ واقع ہوا درمیان امت کے اور رکھی گئی تلوار ان کے بیچ میں کہ نہ اٹھی قیامت تک اور پھیل گیا اس کا شر اور محنت سائر امت میں۔ قولہ اے امیر المؤمنین! تمہارے اور اس فتنہ کے بیچ میں ایک دروازہ ہے الخ۔ یعنی وجود باوجود تمہارا جب تک درمیان ہے اس فتنہ عظیم الشان سے امن وامان ہے اور جب آپ ﷺ دنیا سے تشریف لے گئے وہ فتنہ اٹھے گا اور دنیا میں پھیل پڑے گا۔ قولہ وہ دروازہ کھولا جائے گا۔ یہ پوچھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس لیے کہ دروازہ جب کھولا جائے تو پھر بند ہوسکتا ہے اور اگر توڑ دیا جائے تو امید بند ہونے کی نہیں ہوتی مراد اس سے یہ کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کنایہ کیا فتح باب سے طرف اپنی موت کے اور کسر باب سے طرف اپنے قتل کے اور گویا یہ پوچھا کہ میں اپنی موت سے مروں گا یا مقتول ہوں گا۔ کہا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے آپ مقتول ہوں گے اور صحیحین کی روایت میں یہ بھی ہے کہ حذیفہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ پہچانتے تھے اس دروازہ کو انہوں نے کہا کہ ہاں ایسا پہچانتے تھے جیسا جانتے تھے کہ فردا سے پہلے رات ہے۔

❀❀❀❀

۷۲۔ بَابٌ فِي التَّحذِيرِ عن موافقة أمراء السوء

برے حاکموں کی موافقت سے ڈرتے رہنے کے بیان میں

(۲۲۵۹) عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ: خَرَجَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ تِسْعَةٌ خَمْسَةٌ وَأَرْبَعَةٌ، أَحَدُ الْعَدَدَيْنِ مِنَ الْعَرَبِ وَالْآخَرُ مِنَ الْعَجَمِ فَقَالَ: ((اسْمَعُوا هَلْ سَمِعْتُمْ أَنَّهُ سَيَكُونُ بَعْدِي أُمَرَاءُ فَمَنْ دَخَلَ عَلَيْهِمْ فَصَدَّقَهُمْ بِكَذِبِهِمْ وَأَعَانَهُمْ عَلَى ظُلْمِهِمْ فَلَيْسَ مِنِّي وَلَسْتُ مِنْهُ وَلَيْسَ بِوَارِدٍ عَلَيَّ الْحَوْضَ وَمَنْ لَمْ يَدْخُلْ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يُعِنْهُمْ عَلَى ظُلْمِهِمْ وَلَمْ يُصَدِّقْهُمْ بِكَذِبِهِمْ فَهُوَ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ وَهُوَ وَارِدٌ عَلَيَّ الْحَوْضَ)). (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے کہا نکلے ہماری طرف رسول اللہ ﷺ ہم نو آدمی تھے اور پانچ اور چار اور ایک گنتی[1] والے اس میں سے عربی تھے اور دوسرے عجمی، سو فرمایا آپ ﷺ نے آیا سنا تم نے کہ ہوں گے بعد میرے حاکم پھر جو داخل ہوا ان پر اور تصدیق کی ان کی جھوٹی باتوں کی اور اعانت کی ان کے ظلم میں پس وہ مجھ سے نہیں اور نہ میں اس سے ہوں اور نہ وہ میرے حوض پر آنے والا ہے یعنی کوثر پر اور جو نہ داخل ہوا ان پر اور نہ اعانت کی ان کے ظلم پر اور نہ تصدیق کی ان کے جھوٹ کی پس وہ مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں اور وہ آنے والا ہے میرے حوض پر۔

فائدہ: یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مسعر کی روایت سے مگر اسی سند سے۔ اور کہا ہارون نے حدیث بیان کی مجھ سے محمد بن عبدالوہاب نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے ابی حصین سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے عاصم عدوی سے ا

نہوں نے کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے۔ کہا ہارون نے اور روایت کی مجھ سے محمد نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے زبید سے انہوں نے ابراہیم سے اور وہ ابراہیم نخعی نہیں ہیں یعنی کوئی اور ابراہیم ہیں انہوں نے کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث مسعر کے مانند۔ اور اس باب میں حذیفہ رضی اللہ عنہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔

❀❀❀❀

٦٠۔ بَابُ الصَّابِرُ عَلَى دِيْنِهِ فِي الْفِتَنِ كَالْقَابِضِ عَلَى الْجَمَرِ

فتنوں میں اپنے دین پر صبر کرنے والا ایسا (مصیبت میں) ہوگا جیسے چنگاری کا ہاتھ میں لینے والا

(٢٢٦٠) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ الصَّابِرُ فِيهِمْ عَلَى دِيْنِهِ كَالْقَابِضِ عَلَى الْجَمْرِ)). (اسناده صحيح ـ سلسلة الاحاديث الصحيحة: ٩٥٧)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے: آئے گا لوگوں پر ایک زمانہ کہ صابر اس وقت اپنے دین پر ایسا مصیبت میں ہوگا جیسے چنگاری کا ہاتھ میں لینے والا۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے اس سند سے۔ اور عمر بن شاکر سے روایت کی ہے کئی لوگوں نے اہل علم سے اور وہ شیخ بصری ہیں۔

❀❀❀❀

٧٤۔ بَابُ متى يسلط شرار أمتي على خيارها

میری امت کے نیک لوگوں پر برے لوگ کب مسلط کر دیئے جائیں گے

(٢٢٦١) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((إِذَا مَشَتْ أُمَّتِي الْمُطَيْطِيَاءِ وَخَدَمَهَا أَبْنَاءُ الْمُلُوْكِ أَبْنَاءُ فَارِسَ وَالرُّوْمِ سُلِّطَ شِرَارُهَا عَلَى خِيَارِهَا)). (صحيح ـ سلسلة الاحاديث الصحيحة: ٩٥٤)

ترجمہ: روایت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کہ چلے امت میری اکڑ اکڑ کر اور خدمت کریں ان کی بادشاہوں کی اولاد یعنی بادشاہان فارس وروم کی اولاد تب مسلط کر دیئے جائیں گے بدترین لوگ اس امت کے نیکوں پر۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔ اور روایت کی یہ ابو معاویہ نے یحییٰ بن سعید انصاری سے۔ روایت کی ہم سے یہ محمد بن اسماعیل نے انہوں ابو معاویہ سے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے عبداللہ بن دینار سے انہوں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کی۔ اور نہیں معلوم ہوتی ہے ابو معاویہ کی حدیث کے لیے جو مروی ہے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے روایت کی عبداللہ بن دینار سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کچھ اصل یعنی معتبر نہیں اور مشہور حدیث موسیٰ بن عبیدہ کی ہے۔ اور روایت کی مالک بن انس نے یہ حدیث یحییٰ بن سعید سے مرسلاً اور نہیں ذکر کیا اس کی سند میں عبداللہ بن دینار کا کہ وہ روایت کرتے ہیں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے۔

۷۵۔ بَابٌ: مَاجَاءَ ((لَن يُفْلِحَ قَوْمٌ وَلَّوْ أمْرِهُمْ امرأة))

وہ قوم کبھی کامیاب نہیں ہوسکتی جس پر عورت حکمرانی کرتی ہو

(۲۲۶۲) **عَنْ اَبِیْ بَکْرَةَ** قَالَ: عَصَمَنِي اللّٰهُ بِشَيْءٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، لَمَّا هَلَكَ كِسْرٰی قَالَ: ((**مَنِ اسْتَخْلَفُوْا؟**)) قَالُوْا: اِبْنَتَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((**لَنْ يُفْلِحَ قَوْمٌ وَلَّوْا اَمْرَهُمُ امْرَاَةً**)). قَالَ: فَلَمَّا قَدِمَتْ عَائِشَةُ يَعْنِي الْبَصْرَةَ ذَكَرْتُ قَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَعَصَمَنِي اللّٰهُ بِهٖ. (صحیح) ارواء الغلیل (۲۴۵)

ترجمہ: روایت ہے ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ بچایا مجھ کو اللہ تعالیٰ نے اس چیز کی برکت سے جو سنی تھی میں نے رسول اللہ ﷺ سے ایک فتنہ سے اور وہ چیز یہ ہے کہ جب ہلاک ہوا کسریٰ یعنی بادشاہ فارس کا فرمایا آپ ﷺ نے کس کو خلیفہ کیا لوگوں نے کہا اس کی بیٹی کو تب فرمایا نبی ﷺ نے کبھی مراد کو نہ پہنچے گی وہ قوم جس کے کام کی متولی ہو عورت۔ کہا ابو بکرہ رضی اللہ عنہ نے جب آئیں امّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا بصرہ میں یاد کیا میں نے آنحضرت ﷺ کے اس قول کو پس اللہ نے بچایا مجھ کو ان کی معیت سے اس قول کی برکت سے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: اس حدیث میں اشارہ ہے قصہ جمل کی طرف اور مختصر کیفیت اس کی یہ ہے کہ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ شہید ہوئے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنے گھر سے نکلے اُشتر نے اور چند لوگوں نے آپ رضی اللہ عنہ سے بازار میں بیعت کی بعد اس کے آپ نے کسی کو طلحہ رضی اللہ عنہ اور زبیر رضی اللہ عنہ کی طرف بھیجا انہوں نے بھی آپ سے بیعت کی، اور پھر یہ دونوں بیعت علی رضی اللہ عنہ سے اور خذلان عثمان رضی اللہ عنہ سے نادم ہو کر طالب قتل قاتلان عثمان رضی اللہ عنہ ہوئے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے منتظر تھے کہ لوگ اس کی فریاد کریں تو دریافت عمل میں آئے اس میں طلحہ رضی اللہ عنہ اور زبیر رضی اللہ عنہ دونوں نے اجازت چاہی حضرت امیر سے عمرہ کی۔ آپ نے ان دونوں سے اقرار واثق لے کر اجازت دی۔ اور یہ دونوں ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے متفق ہو کر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قصاص کے طالب ہوئے۔ اور یعلی بن امیہ کہ آدمی متمول تھا، اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف سے عامل تھا صنعاء پر وہ حج کے لیے آیا ہوا تھا اس نے ان کی تائید کی اس طرح پر کہ چار لاکھ اور ستر مرد کو سواری دی قریش سے اور امّ المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کے واسطے ایک اونٹ خریدا کہ اسے عسکر کہتے تھے پس یہ سب متوجہ ہوئے بصرہ کی طرف اور اترے ایک پانی پر ابن عامر کے اور وہاں آواز کرنے لگے کتے، پوچھا عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ اس مقام کا کیا نام ہے؟ لوگوں نے کہا حَوْاَب بروزن کوکب صاحب قاموس نے کہا ہے کہ ایک موضع ہے بصرہ میں اور دمیری نے کہا ایک نہر ہے قریب بصرہ کے غرض ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ سن کر فرمایا کہ یقین ہے کہ میں لوٹ جاؤں اور اس لڑائی میں شریک نہ ہوں اس لیے کہ سنا ہے میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے کیا حال ہوگا تم میں سے ایک بی بی کا جب کہ آواز کریں گے اس کے پاس کتے حَــوْاَب کے۔ روایت کیا اس کو احمد اور یعلی بزار اور حاکم اور بیہقی اور ابونعیم نے قیس سے پھر جب بصرہ میں داخل

ہوئے آدمی بصرہ کے تعجب کرنے لگے اور پوچھنے لگے ان سے وجہ آنے کی انہوں نے کہا کہ ہم حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قصاص لینے کو خشمناک ہوئے ہیں۔ اور ابن الاحنف جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف سے حاکم بصرہ تھے ان کو قید کر لیا۔ اس طرف حضرت علی رضی اللہ عنہ نو سی سوار سے نہضب فرما ہوئے، اور حسن اور عمار رضی اللہ عنہما کو کوفہ کی طرف بھیجا کہ وہاں سے مدد لائیں۔

حسن رضی اللہ عنہ کوفہ میں داخل ہو کر منبر پر چڑھے اور عمار نیچے کھڑے رہے پھر حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ امیر المؤمنین نے ہم کو تمہاری طرف بھیجا ہے مدد کے واسطے اس لیے کہ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا وعن محبہا بصرہ کی طرف تشریف لے گئے ہیں اور ہم معتقد ہیں کہ وہ بیوی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دنیا اور آخرت میں ولیکن اللہ تعالیٰ ہم کو آزماتا ہے کہ ہم اطاعت کرتے ہیں ان کی یا اطاعت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی۔ اور فرمایا ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے تم میری طرف نکلو اگر میں مظلوم ہوں تو میری مدد کرو اگر ظالم ہوں تو مجھ سے انتقام لو، اور طلحہ اور زبیر رضی اللہ عنہما نے اول مجھ سے بیعت کی اور پھر نقض بیعت کیا، حالانکہ میں نے نہیں لیا کسی مال کو اور نہیں بدلا کسی حکم کو۔ پس آئے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف کوفہ سے بارہ ہزار آدمی جنگی پھر انہوں نے بعد ملاقات علی رضی اللہ عنہ کی حال پوچھا طلحہ رضی اللہ عنہ اور زبیر رضی اللہ عنہ کا۔ حضرت امیر نے فرمایا ان دونوں نے بیعت کی میری مدینہ میں پھر خلع کیا مجھ سے بصرہ میں پھر دعوت کی ان کی تین روز جب تیسرا روز ہوا قاتلان عثمان رضی اللہ عنہ کے دونوں لشکروں میں تھے ڈرے اس امر سے کہ یہ دونوں لشکر اتفاق نہ کر لیں ہمارے قتل پر۔ پس لڑائی شروع کروا دی انہوں نے، اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اپنے ساتھیوں سے کہ اگر لڑو تم تو پیچھا نہ کرو بھاگنے والے کا اور حملہ نہ کرو زخمی پر اور نہ لو ان کے اموال سے کچھ مگر جو پاؤ مقتل میں باقی سب ان کے وارثوں کا ہے۔

پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو بلایا اور فرمایا کہ آؤ تم کو امان ہے، جب وہ آئے آپ نے فرمایا قسم ہے اللہ تعالیٰ کی تمہیں یاد ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ لڑو گے تم علی سے اور تم ظالم ہو گے، پھر مدد کی جائے گی علی کی۔ پس زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا یاد دلائی تم نے مجھے وہ بات کہ میں بھول گیا تھا پس پھرے وہ لڑائی سے اور ان کے صاحبزادہ نے کہا نہیں آئے تھے تم لڑائی کو بلکہ آئے تھے صلح کو اب ایک غلام آزاد کرو اور لوٹ جاؤ، پس انہوں نے اپنا ایک غلام آزاد کیا اور لوٹ گئے، اور جب دیکھا کہ ہنگامہ جنگ گرم تھا اور صلح سے ناامید ہوئے دونوں لشکروں سے جدا ہو گئے اور اصحاب امیر المؤمنین غالب آئے طلحہ رضی اللہ عنہ پر اور تیرہ ہزار آدمی ہمراہیان طلحہ رضی اللہ عنہ سے مقتول ہوئے حاکم نے ثور بن مجزاۃ سے روایت کی ہے کہ جب طلحہ مجروح ہوئے میں ان کے پاس گیا حالانکہ آخر رمق ان میں باقی تھا مجھ سے پوچھا کہ تم کس کے ہمراہیوں میں سے ہو میں نے کہا امیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہ کے انہوں نے کہا اپنا ہاتھ بڑھاؤ کہ میں بیعت کروں پھر بیعت کی اور انتقال فرمایا پس خبر دی میں نے اس امر کی علی رضی اللہ عنہ کو فرمایا انہوں نے اللہ اکبر صدق رسول صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کو پسند نہ ہوا کہ طلحہ رضی اللہ عنہ جنت میں جائے بغیر اس کے کہ بیعت میری اس کے گلے میں ہو۔ پھر جمع کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے باقی لوگوں کو اور بیعت لی ان سے۔ اور گئے عبداللہ بن یزید بن ورقاء خزاعی ام المؤمنین کے پاس اور کہا میں حاضر ہوا تھا آپ کے پاس جب کہ مقتول ہوئے تھے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور پوچھا تھا آپ سے کہ میں کس کے ساتھ رہوں تو آپ نے وصیت فرمائی تھی حضرت علی رضی اللہ عنہ کی رفاقت کی پس ام المؤمنین چپ ہو گئیں پس کونچیں کاٹ دیں اونٹ کی اور بٹھا لیا اس کو، اور

ابوبکران کے بھائی اور ایک مرد اترے اور ہودج مبارک ان کا لا کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے روبرو رکھ دیا اور آپ نے با کرام تمام اور تعظیم تام مدینہ طیبہ میں ام المؤمنین کو روانہ فرمایا اور کسی طرح کی سرزنش اور توبیخ نہ کی۔ اور جب زبیر رضی اللہ عنہ دونوں لشکروں سے باہر گئے، عمر بن جرموزان کے پیچھے گیا اور ان کو قتل کیا پھر جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آن کر ظاہر کیا آپ نے فرمایا کہ تو نے ابن صفیہ کو قتل کیا اور فخر کرتا ہے لی اپنی جگہ دوزخ میں۔ عروہ سے مروی ہے کہ امّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے میں نے عرض کیا کہ کیا سبب تھا آپ کے خروج کرنے کا حضرت علی رضی اللہ عنہ پر؟ فرمایا کہ کیا سبب تھا جو تیری ماں کو جورو بنایا تیرے باپ نے؟ انہوں نے عرض کی تقدیر الٰہی، آپ نے فرمایا یہ بھی تقدیر الٰہی تھے ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نے کہا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے خروج کرے گی ایک قوم ہلاک ہونے والی کہ نجات نہ پائے گی، قائدان کی ایک عورت ہوگی اور قائد جنتی ہے مراد اس سے ام المؤمنین ہیں اور پوچھا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے حال اہل جمل کا؟ فرمایا آپ نے نہ وہ کافر ہیں نہ منافق بلکہ ہمارے بھائی ہیں ولیکن ہم پر بغاوت کی انہوں نے۔ اخوانـنـا بـغـوا علینا۔ یہ تھا اصل قصہ جس کی طرف اشارہ ہوا ابوبکرہ کی روایت میں۔ نقل کیا ہم نے اس کو حج الکرامہ سے باختصار و تلخیص۔

❀❀❀❀

٧٦۔ بَابُ: حدیث: ((خیر کم من یرجی خیرہ ویؤمن شرہ))

تم میں سے نیک وہ ہے جس سے لوگ بھلائی کی امید رکھیں اور اس کے شر سے بے خوف ہوں

(٢٢٦٣) عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَقَفَ عَلٰی اُنَاسٍ جُلُوْسٍ فَقَالَ: ((اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِخَیْرِکُمْ مِنْ شَرِّکُمْ؟)) قَالَ: فَسَکَتُوْا، فَقَالَ ذٰلِكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ رَجُلٌ بَلٰی یَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اَخْبِرْنَا بِخَیْرِنَا مِنْ شَرِّنَا، قَالَ: ((خَیْرُکُمْ مَنْ یُرْجٰی خَیْرُهٗ وَیُؤْمَنُ شَرُّهٗ، وَشَرُّکُمْ مَنْ لَا یُرْجٰی خَیْرُهٗ وَلَا یُؤْمَنُ شَرُّهٗ)). (اسنادہ صحیح ـ المشکاۃ: ٤٩٩٣)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے چند آدمیوں کے پاس جو بیٹھے ہوئے تھے پھر فرمایا کیا خبر نہ دوں میں تم کو تمہارے اچھوں کی بروں سے؟ یعنی کون اچھا ہے کون برا ہے؟ کہا راوی نے پس چپ ہو رہے سب لوگ پھر فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کو تین بار، تب عرض کی ایک مرد نے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خبر دیجیے ہم کو کہ کون ہم میں نیک ہے کون بد ہے، فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے: نیک تم میں وہ ہے جس کی نیکی کی امید رکھی جائے اور اس کے شر سے لوگ بے خوف ہوں اور بد وہ ہے کہ جس کی نیکی کی امید نہ رکھی جائے اور لوگ اس کے شر سے بے خوف نہ ہوں۔

فائدہ: یہ حدیث صحیح ہے۔

❀❀❀❀

۷۷۔ بَابٌ: فی خیار الأمراء وشرارهم

نیک اور برے حکمرانوں کے بیان میں

(۲۲٦٤) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((اَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخِيَارِ اُمَرَائِكُمْ وَشِرَارِهِمْ: خِيَارُهُمُ الَّذِيْنَ تُحِبُّوْنَهُمْ وَيُحِبُّوْنَكُمْ وَتَدْعُوْنَ لَهُمْ وَيَدْعُوْنَ لَكُمْ، وَشِرَارُ اُمَرَائِكُمُ الَّذِيْنَ تُبْغِضُوْنَهُمْ وَيُبْغِضُوْنَكُمْ وَتَلْعَنُوْنَهُمْ وَيَلْعَنُوْنَكُمْ)). (اسناده صحیح ـ سلسلة الاحادیث الصحیحة: ۹۰۷)

ترجمہ: روایت ہے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا خبر نہ دوں میں تم کو تمہارے نیک حاکموں کی اور بد کی: نیک حاکم تمہارے وہ ہیں کہ دوست رکھتے ہو تم ان کو اور دوست رکھتے ہیں وہ تم کو اور دعائے خیر کرتے ہو تم ان کے واسطے اور وہ تمہارے واسطے، اور بد حاکم تمہارے وہ ہیں کہ دشمن رکھتے ہو تم ان کو اور دشمن رکھتے ہیں وہ تم کو اور لعنت کرتے ہو تم ان پر اور لعنت کرتے ہیں وہ تم پر۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اسے مگر محمد بن حمید کی روایت سے اور محمد بن حمید ضعیف ہیں حافظہ کی طرف سے۔

❀❀❀❀

۷۸۔ بَابٌ: متی یکون ظهر الأرض خیرا من بطنها، ومتی یکون شرا

زمین کے اندر کا حصہ اس کے باہر والے حصے سے کب بہتر اور کب برا ہوگا؟

(۲۲٦٥) عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((اِنَّهُ سَيَكُوْنُ عَلَيْكُمْ اَئِمَّةٌ تَعْرِفُوْنَ وَتُنْكِرُوْنَ، فَمَنْ اَنْكَرَ فَقَدْ بَرِيءَ، وَمَنْ كَرِهَ فَقَدْ سَلِمَ، وَلٰكِنْ مَّنْ رَضِيَ وَتَابَعَ)) فَقِيْلَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَا نُقَاتِلُهُمْ؟ قَالَ: ((لَا، مَا صَلَّوْا)). (اسناده صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قریب ہے کہ ہوں گے تم پر کچھ حاکم کہ اچھا جانو گے تم ان کو بسبب بعض افعال کے، اور برا جانو گے تم ان کو یعنی بسبب بعض دوسرے فعلوں کے پھر جس نے کہ برا جانا ان کے منکرات کو پس وہ پاک ہوا اور جس نے برا جانا ان کے سیئات کو وہ بچا ان کی آفتوں سے یا ان کی شراکت کے گناہ سے ولیکن جو راضی ہو گیا اور ان کے ساتھ ہو گیا یعنی پس وہ ہلاک ہو گیا۔ پھر پوچھا کسی نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا نہ لڑیں ہم ان سے؟ فرمایا: نہ لڑو ان سے جب تک وہ نماز پڑھتے رہیں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

(۲۲۶۶) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِذَا کَانَ اُمَرَاؤُکُمْ خِیَارَکُمْ وَ اَغْنِیَاؤُکُمْ سُمَحَاءَکُمْ وَاُمُوْرُکُمْ شُوْرٰی بَیْنَکُمْ فَظَهْرُ الْاَرْضِ خَیْرٌ لَّکُمْ مِنْ بَطْنِهَا، وَاِذَا کَانَ اُمَرَاؤُکُمْ شِرَارَکُمْ وَاَغْنِیَاؤُکُمْ بُخَلَاؤُکُمْ وَاُمُوْرُکُمْ اِلٰی نِسَاءِکُمْ فَبَطْنُ الْاَرْضِ خَیْرٌ لَّکُمْ مِنْ ظَهْرِهَا)).

(اسناده ضعیف ۔ المشکاة: ۵۳۶۸ ۔ التحقیق الثانی) اس میں صالح المری سخت ضعیف اور منکر الحدیث ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب ہوویں حاکم تمہارے نیک لوگ تم میں کے اور غنی تمہارے سخی تر تم میں کے اور کام تمہارے آپس کے شوریٰ سے تو زمین کی پیٹھ بہتر ہے تمہارے لیے اس کے پیٹ سے۔ یعنی زندگی اولیٰ ہے موت سے۔ اور جب ہو جائیں حاکم تمہارے بدتر لوگ تم میں کے اور امیر تمہارے بخیل تم میں کے اور کام تمہارے سپرد ہوں عورتوں کے تو پیٹ زمین کا بہتر ہے تمہارے لیے اس کی پیٹھ سے۔ یعنی موت بہتر ہے زندگی سے۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اسے مگر صالح مری کی روایت سے۔ اور صالح مری کی روایتوں میں ایسی غریب روایتیں ہیں کہ ان کو کسی اور نے روایت نہیں کیا۔ اور وہ مرد صالح نیک ہیں۔

۷۹۔ بَابٌ: فی العمل فی الفتن وأرض الفتن، وعلامة الفتن

فتنوں کے دور میں عمل کرنے اور فتنوں کی زمین اور نشانیوں کا بیان

(۲۲۶۷) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: ((اِنَّکُمْ فِیْ زَمَانٍ مَنْ تَرَكَ مِنْکُمْ عُشْرَ مَا اُمِرَ بِهٖ هَلَكَ ثُمَّ یَأْتِیْ زَمَانٌ مَنْ عَمِلَ مِنْهُمْ بِعُشْرِ مَا اُمِرَ بِهٖ نَجَا)). (اسناده صحیح ۔ سلسله الاحادیث الصحیحة: ۲۵۱۰)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: تم ایسے زمانہ میں ہو کہ جو شخص چھوڑ دے دسواں حصہ اس چیز کا جس کا حکم کیا گیا ہے ہلاک ہو جائے گا پھر آئے، ایک زمانہ کہ جو عمل کرے گا دسویں حصہ پر اس کے جس کا حکم ہوا ہے نجات پائے گا۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم مگر نعیم بن حماد کی روایت سے کہ انہوں نے سفیان بن عیینہ سے روایت کی ہے۔ اس باب میں ابوذر رضی اللہ عنہ اور ابوسعید رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

(۲۲۶۸) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَی الْمِنْبَرِ فَقَالَ: ((هَاهُنَا اَرْضُ الْفِتَنِ)) وَاَشَارَ اِلَی الْمَشْرِقِ یَعْنِیْ ((حَیْثُ یَطْلُعُ قَرْنُ الشَّیْطَانِ)) اَوْ قَالَ: ((قَرْنُ الشَّمْسِ)).

(اسناده صحیح ۔ تخریج فضائل الشام، حدیث: ۸)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ کھڑے ہوئے رسول اللہ ﷺ منبر پر یعنی خطبہ پڑھنے کو اور فرمایا: اس طرف ہے زمین فتنوں کی، اور اشارہ کیا مشرق کی طرف جہاں سے نکلتا ہے سینگ شیطان کا یا کہا جہاں سے نکلتا ہے سینگ آفتاب کا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

(۲۲۶۹) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((یَخْرُجُ مِنْ خُرَاسَانَ رَایَاتٌ سُوْدٌ لَا یَرُدُّهَا شَیْءٌ حَتّٰی تُنْصَبَ بِاِیْلِیَاءَ)) . (ضعیف الاسناد) اس میں رشدین بن سعد ضعیف راوی ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: نکلیں گے خراسان سے سیاہ جھنڈے[1] پس نہ دور کرے گی ان کو کوئی چیز یہاں تک کہ نصب ہوویں گے بیت المقدس میں۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے حسن ہے۔

مترجم: چونکہ قیامت نہایت قریب ہے اور اشراط متوسطہ ساعت نے بدرجۂ کمال رواج پایا ہے کہ کوئی قریہ اور مصر و بدو خالی نہیں جہاں اشراط مشتہر نہ ہو چکے ہوں، اور مرد مان زماں سے فقیر و امیر و صغیر و کبیر کوئی ایسا نہیں رہا جس میں یہ اثر نہ کر چکے ہوں، لہٰذا کچھ تفصیل اشراط متوسطہ کی بغایت اختصار بیان کی جاتی ہے کہ اہل بصیرت کو عبرت ہو اور اہل ادراک کو خبرت منجملہ ان اشراط کے ہے: کہ کثرت عباد جہال کی، اور قاریان فاسق کی، اور فخر و مباہات لوگوں کا ساتھ مساجد کے، اور فحش و تفحش وقطعیت رحم و خیانت امین اور امین ہونا خائن کا نا، اور انتفاخ[2] اَہلّہ، اور کثرت باران اور قلت نبات، اور کثرت قراء یعنی عباد و قلت فقہاء، و کثرت امراء و قلت امناء، اور باقی رہنا اُن لوگوں کا جو مانند سبوس جو کے ہیں یا تمر کے، اور زہد کا روایت[3] ہو جانا اور ورع کا تضیع ہو جانا اور ہونا، فرزند[4] کا غیظ اور باران کا قبض، اور ہونا کاذب کا صادق اور صادق کا کاذب، یعنی لوگ صادق کو کاذب جانیں و برعکس، اور پیوند کریں اباعدوا جانب سے اور قطع کریں عزیز و اقارب سے اور سردار ہوں ہر قبیلہ کے منافق اور ہر بازار کے فاجر و فاسق اور مومن قبیلہ میں ذلیل ہو نقد سے اور تزئین محاریب و تخریب قلوب، اور مشغول ہونا مردوں کا مردوں سے، اور عورتوں کا عورتوں سے اور آبادی ویرانہ اور ویرانی آبادی اور ظہور معازف و شرب خمور اور کثرت شرط اور ہمازون اور غمازون اور لمازون اور کثرت اولاد زنا کی اور فشو تجارت اور فشو قلم یعنی کثرت کاتباں، اور ظہور شہادت زور اور کتمان شہادت حق اور تحلیل شراب بہ تسمیہ بہ نبیذ و تحلیل ربا بہ تسمیہ بہ بیع و تحلیل سُحت بہ تسمیہ بہ ہدیہ، اور تجارت کرنا مال زکوٰۃ میں اور مال غنیمت کا دولت ہونا اور امانت کا غنیمت ہونا اور زکوٰۃ کا تاوان ہونا اور علم سیکھنے جانا غیر دین کے لیے اور اطاعتِ زوجات اور عقوق امہات اور نزدیک کرنا یار و رفیق کا اور دور کرنا پدر شفیق کا، اور رفع اصوات مساجد میں اور اعزاز اکرام یاروں کا اور توہین اور تذلیل ماں باپ کی اور کثرت کلام دنیا کی مساجد میں اور زعیم قوم ہونا اراذل کا اور سردار ہونا فاسق کا اور باہر پھرنا عورتوں کا ساتھ زینت اور زیور کے اور لعنت کرنا آخر امت کا اول امت کو، اور کثرت لبس طیلسان کے اور کثرت تاجراں

[1] یہ رایات سود امام مہدی کے وقت نکلیں گے، اور صاحب رایات ان کے مددگاروں میں ہوں گے جب وہ سنیں گے کہ امام نے مکہ میں ظہور کیا وہ لوگوں کو جمع کر کے شام میں آ کر حضرت سے مل جائیں گے۔

[2] یعنی پہلی رات کا چاند معلوم ہو کہ دوسری یا تیسری شب کا۔

[3] یعنی فقط زبانی جمع خرچ رہ جائے یا حکایتیں اس کی زبانوں پر ہوں۔

[4] یعنی فرزند فقط والدین کے غصہ دلانے کا سبب ہو اور کسی کام کا نہ ہو۔

اور کثرت مال، اور تعظیم کیے جانا لوگوں کی بسبب مال کے اور امارت لڑکوں کی اور کثرت عورتوں کی اور جور بادشاہ کا اور کمی مکیاں اور میزان کی، اور متمثل ہونا شیطان کا بصورت آدمی اور آنا کلام کرنا اور پھر جب متفرق ہو جائیں لوگ کہیں ہم نے سنا ہے ایسے شخص سے کہ پہچانتے ہیں ہم اس کی صورت اور نہیں جانتے نام اس کا۔ رواہ مسلم۔ اور نکلنا ان شیاطین کا لوگوں پر جن کو بند کیا ہے حضرت سلیمان علیہ السلام نے دریا میں اور پڑھنا ان کا قرآن کا لوگوں پر۔ رواہ مسلم۔ اور تقارب زمان اور بہتر ہونا بچہ سگ کی پرورش کا اپنی اولاد کی پرورش سے اور توقیر نہ ہونا کبیر کی۔ اور رحم نہ کیے جانا صغیر پر۔ اور زنا کرنا لوگوں کا شاہراہوں میں اور پہننا چمڑوں کا اور ہونا دلوں کا مانند گرگوں کے، اور افضل ہونا ان لوگوں کا جو مداہن ہوں دین میں اخرجہ الحاکم والطبرانی عن ابی ذر اور ہونا فواحش کا کبار میں: امر ملک کا صغار میں اور علم کا رذال میں اور مداہنت کا خیار میں (احمد) اور تنقیہ کرنا موت کا خیار امت کو جیسے چنتا ہے ایک تم میں کا خیار رطب کو طبق سے، اور تطاول مردم بنیان میں اور تفاخر کرنا ننگے پیر برہنہ تن چرواہوں کا بنیاد و مکان میں، اور تفویض امور بہ نا اہل بے شعور اور تدافع اہل مساجد کا امامت کے لیے یہاں تک کہ نہ پاویں کسی کو نماز پڑھائے ان کو، اور لوٹنا اہل اسلام کا قبروں پر اور آرزو کرنا کہ کاش میں اندر ہوتا اور نہ ہونا دین کا سوا بلا کے اور قتال کرنا امت کا اپنے امام سے اور وارث دنیا ہونا بدوں کا، اور قتل کرنا بھائی کو اور کثرت وعاظ کی منابر پر اور میلان علماء کا والیان ملک پر اور تحلیل محرمات کی ان کے لیے اور برعکس، اور دینا فتوؤں کا موافق خواہش ان کی کے اور سیکھنا علم کا طلب دراہم و دنانیر کے لیے اور بنا لینا قرآن کو آلہ تجارت اور پڑھنا قرآن کا اجرت پر اور مقبوض ہونا علم کا اور کثرت سقارون[1] کی، اور نکاح کرنا کمینہ عورتوں سے بطمع مال اور ترک کرنا بنت عم کو اور قطع ارحام اور اخذ مال بوجہ ناجائز اور وفور قتل ناحق اور جریان شکایات مابین اہل قرابت اور گردش سائل کے اور نہ ہاتھ آنا کسی شئے کا۔ رواہ ابن ابی شیبہ عن عبداللہ۔ اور کتاب اللہ کا عار ہو جانا اور اسلام کا غریب ہو جانا اور ظہور عداوت مردم میں اور کم ہونا عمروں کا اور قلت اولاد کی اور ثمرات کی اور امین ہونا اہل تہمت کا اور متہم ہونا امین کا اور کثرت غرف اور مکانات کی اور غمگین ہونا زنان صاحبان اولاد کا۔ یعنی بسبب عقوق اولاد کے اور شاد ہونا زنان عقیمہ کا اور کثرت بغی اور حمیت اور بخل اور ہلاک اور قلت صدق کی اور کثرت دروغ کی اور اتباع ہوا کا اور حکم کرنا گمان پر اور کثرت باران اور قلت بار، اور گم ہونا علم کا اور زیادہ ہونا جہل کا اور جہر بالفحشاء اور قیام خطباء کا ساتھ کذب کے اور تسافد جماع مردم مانند بہائم اوپر شوارع عام کے۔ چنانچہ حاکم نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ قائم نہ ہوگی قیامت جب تک کہ عورتوں سے دن کو جماع نہ کیا جائے راستوں کے بیچ میں اور انکار نہ کرے اس پر کوئی شخص افضل ان میں کا وہ ہوگا کہ کہے گا کاش کہ راہ سے ذرا الگ ہو جاتے پس یہ شخص ان میں ایسا ہوگا جیسے تم میں ابوبکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ انتہی۔ دیلمی نے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ قائم نہ ہوگی قیامت جب تک کہ تین چیز کم یاب نہ ہو جائیں درہم حلال کا اور علم مفید اور دوستی اللہ کے واسطے اور گراں و کم ہونا

[1] وہ لوگ ہیں کہ تحیت ان کی ملاقات کے وقت آپس میں لعنت کرنا ہے اشاعہ میں کہا ہے کہ یہ فلاحین نعالین سفلوں میں بہت ہے اور اس زمانہ میں تو شرفاء میں بھی اس کی کثرت ہے۔ کہ جب ایک دوسرے سے ملتے ہیں بجائے سلام سب وشتم کرتے ہیں۔

صدقات کا اور خراب ہونا عمر انات کا اور بازی کرنا مرد کا امانات سے یا دین سے جیسا کہ اونٹ بازی کرتا ہے شجر سے اور حیف ائمہ اور تصدیق نجوم اور تکذیب قدر کی اور از انجملہ یہ ہے کہ نہ جائیں گے مردم جب تک کہ نہ کہیں کہ قرآن مخلوق ہے نہ خالق ولیکن کلام خدا ہے کہ اسی سے ظاہر ہوا اور اسی کی طرف عود کرے گا۔ رواہ اللالکائی ولاصبہانی عن علی رضی اللہ عنہ اور یہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے وقت واقع ہوا اور فتنہ عظیم اس امر پر برپا ہوا اور بہت لوگ مقتول و محبوس و مسجون ہوئے اور از انجملہ یہ ہے کہ جمع ہوں گے بیس شخص یا ان سے زیادہ اور ایک ان میں ایسا ہوگا کہ جو اللہ سے ڈرا ہو۔

اور از انجملہ یہ ہے کہ گزرے گا ایک مرد مسجد میں اور ادا نہ کرے گا وہاں دو رکعت، اور جماع کرنا بی بی یا لونڈی سے اس کے دبر میں اور مشورہ کرنا لونڈیوں سے اور حکومت عورتوں کی اور امارت نادانوں کی اور منحصر ہونا سلام کا موقت پر اور راستہ ٹھہرانا مسجدوں کو اور سجدہ نہ ہونا ان میں خالص اللہ کے واسطے اور بھیجنا لڑکوں کا بڈھوں کو بطور قاصد کے درمیان دونوں افق کے اور پھرنا سوداگر کا دونوں افق میں اور نہ پانا فائدہ کا، اور قائم ہونا خیار عراق کا شام میں اور شرار شام کا عراق میں اور سلامتی نہ ہونا دین کی مگر اس میں کہ بھاگے آدمی شاہق بشاہق اور سوراخ بسوراخ مانند روباہ کے کہ اپنے بچوں کو لے کر بھاگتی ہے، اور ہووے ہلاک مردم کا ماں باپ کے ہاتھ سے اگر اس کے ماں باپ ہوں ورنہ بیوی کے ہاتھ سے ورنہ عزیز و اقارب اور جار کے ہاتھ سے اور عار دیں اس کو یہ لوگ تنگی معاش پر اور تکلیف دیں مالا یطاق کی یہاں تک کہ جان اپنی ہلاکت میں ڈالے۔

از انجملہ چھپتے پھرنا مؤمن کا جیسے پھرتے تھے زمان سابق میں منافق۔ رواہ ابن السنی۔ از انجملہ یہ کہ آئے گا آدمیوں پر ایک زمانہ کہ ہوگی ہمت ان کی شکم پروری اور خواہش ان کی متاع دنیا اور قبلہ ان کا عورتیں اور دین ان کا درہم و دینار اور وہ بدترین خلق ہیں نہیں بہرہ ان کا اللہ سے۔ رواہ السلمی عن علی رضی اللہ عنہ۔ اور از انجملہ یہ کہ آئے گا لوگوں پر ایک زمانہ کہ قتل کیے جائیں گے علماء جیسے قتل کیے جاتے ہیں کتے، سو کاش کہ علماء اس وقت تحامق کریں۔ رواہ الدیلمی وابن عساکر عن علی رضی اللہ عنہ۔ اور آئے گا لوگوں پر ایک زمانہ کہ علماء کو موت عزیز ہوگی زر سرخ سے زیادہ رواہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ عن نعیم عن ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ۔ اور بخاوے رات اور دن یہاں تک کہ پرانا ہو جائے لوگوں کے سینوں میں جیسا کہ پرانا ہو جاتا ہے کپڑا اور ماسوائے قرآن اعجب ہوگا ان کی طرف اور بالکل طمع ہوگی ان کے دلوں میں کہ نہ ملے گا اس سے خوف اگرچہ حقوق الٰہیہ میں کمی کرتے ہوں، اور منتہای نفس ان کا آرزوئیں ہوں اگرچہ متجاوز ہو جائیں وہ منہیات الٰہی تک اور کہیں گے کہ امید رکھتے ہیں ہم اللہ سے کہ در گزر کرے گا وہ ہم کو پہنچیں گے پوست گوسفندوں کے گرگوں کے دلوں پر افضل ان کا وہ ہوگا کہ مداہن ہو نہ امر معروف کرے اور نہ نہی عن المنکر۔ رواہ ابو نعیم عن معقل بن یسار۔ اور آئے گا لوگوں پر ایک وقت کہ پیروی نہ کیا جائے گا علیم اور شرم نہ کیا جائے گا حلیم اور توقیر نہ ہو کبیر کی اور رحم نہ ہو صغیر پر، ماریں بعض ان کے بعض کو، دل ان کے عجمی اور زبان عربی نہ پہچانیں معروف کو اور نہ انکار کریں منکر کا، صالحین ان کے پوشیدہ ہیں وہ بدترین خلق خدا ہیں نظر نہ کرے گا اللہ تعالیٰ ان کی طرف قیامت کے دن۔ رواہ الدیلمی عن علی رضی اللہ عنہ۔ اور جب کہ مزخرف کرو تم مسجدوں کو اور محلی کرو مصحفوں کو ہلاکی

ہے تمہاری رواہ الحکیم بن ابی الدرداء۔ اور نماز پڑھیں گے پچاس آدمی اور قبول نہ ہوگی کسی کی ایک بھی نماز۔ رواہ ابوالشیخ عن ابن مسعود۔ اور قیامت قائم نہ ہوئے جب تک کہ تقسیم نہ ہوئے میراث اور خوشی نہ ہوساتھ غنیمت کے رواہ مسلم۔

اور تقارب[1] اسواق اور افشائی غیبت اور ظہور اہل منکر اور سوء جوار اور تعطیل سیف جہاد ہے اور اختیار دنیا بعوض دین اور سوء خلق و موت بدار نا گہاں، اور ہونا عورتوں کا کاسیات عاریات کا سران کے مانند کوہان شتر بختی کے ہیں، لعنت کروان کو کہ وہ ملعونات ہیں۔ اخرجہ احمد۔ اور نکلیں گے اس امت میں وہ کہ ان کے ساتھ تازیانہ ہیں مانند دم گاؤ[2] کے صبح کرتے ہیں وہ اللہ کے سخط میں اور شام کرتے ہیں اس کے غضب میں۔ اخرجہ احمد۔ اور باقی نہ رہنا اسلام سے سوا نام کے اور قرآن کے سوا نقش کے اور تحلیہ مصحف بزر اور فربہی ذکور امت اور خطبہ پڑھنا لڑکوں کا تیروں پر اور کثرت صفوف[3] کی دلہائے متباغضہ اور السنہ مختلفہ اور ہواہائے متکاثرہ کے ساتھ حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اقتراب ساعت سے ہیں بہتر خصلتیں جب دیکھو تم لوگوں کو کہ مارتے ہیں نماز کو ضائع کرتے ہیں امانت کو کھاتے ہیں ربوا اور کہتے ہیں دروغ کو سبک جانتے ہیں خونریزی کو مشغول ہیں ساتھ بنا تعمیر کے بیچتے ہیں دین کو ساتھ دنیا کے اور قطع کرتے ہیں رحم کو اور ہوا حکم ضعف اور کذب صدق اور حریر لباس اور ظاہر ہوا جور، اور بہت ہوئی طلاق اور بہت ہوا قذف اور بہت ہوئے لئام اور کم ہوئے کرام اور امیر ہوئے فاجر اور وزیر کاذب اور عرفاء ظلمہ اور قراء فسقہ اور ظاہر ہوئے اشرفی اور مطلوب ہوئے بیضاء روپیہ اور دراز ہوویں منابر اور خراب ہوویں قلوب اور مشروب ہو شراب اور معطل ہوں حدود اور جنے لونڈی اپنے مالک کو اور پیادہ پا برہنہ تن سلطان ہوں اور شریک ہو عورت مرد کی تجارت میں اور تشبہ کریں مرد عورتوں سے اور عورتیں مردوں سے اور قسمیں کھائیں غیر اللہ کی اور گواہی دیں بدون طلب، اور نفقہ کریں برائے غیر اللہ، اور طلب کی جائے دنیا عمل آخرت سے اور لے جاویں مغنیات اور معازف اور ظلم پر فخر کریں اور حکم بیچا[4] جائے اور قرآن کو مزامیر ٹھہراویں پس انتظار کرو باد سرخ اور مسخ و قذف کا۔ الحدیث وفیہ آیات کثیرہ حذفتها التکرار اخرجه ابو نعیم فی الحلیة اور اظہار علم اور تضیع عمل اور دوست بزبان اور دشمنی بدل۔ رواہ ابن ابی الدنیا فی کتاب العلم اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے علامات اقتراب ساعت میں استحلال کبائر کا اور اکل ربوا اور اکل رشا اور تشیید بنیان اور تہاون بطلاق و استحلال معازف و نقض شہور و نقض مواثیق اور صعود جہال کا منابر پر اور پہننا مردوں کا ٹوپیوں کو یعنی بغیر عمامہ کے اور تضیق طرقات اور رکون علماء بسوی ولاۃ اور لعب ساتھ میسر کے، اور بجانا طبل و ساز و مزامیر کا، اور اختلاف اہوا کا اور سوا اس کے اور بہت علامات ہیں کو اگر جمع کیے جائیں ایک بحر طویل درکار ہو، عاقل بصیر کو اتنا کافی ہے اور عالم خبیر

---

[1] مراد اس سے یہ ہے کہ ایک دوسرے سے شکایت کریں گے قلت نفع کی۔

[2] مراد اس سے چوبدار ہیں کہ امراء اور حکام اور ملوک و قضات و نواب کے دروازوں پر مقرر ہیں کہ فریادیوں اور مظلوموں کو ہانکتے ہیں اور کسی کو ان کے پاس جانے نہیں دیتے کہ اپنا عرض حال کرے۔

[3] مراد اس سے صفوں کا تمام نہ کرنا ہے اور قبل اتمام صفوف مقدمہ صف متاخر کا قائم کرنا ہے۔

[4] مسئلہ نہ بتائیں جب تک کہ کچھ روپیہ نہ لے لیں، یا حاکم فیصلہ نہ کرے جب تک رشوت نہ لے لے۔

کواس قدر روانی غرض بہر حال ظہور منکرات ورواج سیئات ونشر بدعات اور فشو سیئات اور احداث محدثات روز بروز ترقی پاتا جاتا ہے، اور بہت کم لوگ ہیں جوان امراض سے آگاہ ہوں اور ان سے بھی کم وہ ہیں جوان سے نفور ہوں، اور ان سے بھی کم وہ ہیں جوان امراض سے دور ہوں۔ غرض صلحاء اقل قلیل ہیں اور نظر خلائق میں اول ذلیل ہم لوگ انہی فتنوں کے ذیل میں بازار دنیا میں آئے ہیں دیکھئے آگے اللہ تعالیٰ کو کیا منظور ہے حتی المقدور بندوں کو خوف اللہ ضروری ہے۔ اور عزلت عن الخلق موجب فرح وسرور دیکھئے وخالق کون ومکان پردہ غیب سے اس امت مظلومہ کی استمالت کب فرماتا ہے اور بظہور مہدی مقدس اور بہ نزول عیسیٰ علیہ السلام غربت اسلام کا علاج کب کرتا ہے۔ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنَا مِنْ رُفَقَاءِ الْمَهْدِیِّ وَاجْعَلْنَا مِنْ خَدَمِ الْعِیْسٰی اَللّٰھُمَّ اَحْیِنَا مَعَھُمْ وَاَمِتْنَا مَعَھُمْ وَاحْشُرْنَا فِی الْاٰخِرَةِ مَعَھُمْ۔ وَاَدْخِلْنَا فِی الْجَنَّةِ مَعَھُمْ اٰمِیْنَ یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ وَیَا مُجِیْبَ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ الْخَلَائِقِ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ اَصْحَابِهٖ وَاَجْمَعِیْنَ .

ابواب الرویاء

عن رسول اللہ ﷺ

(المعجم ۳۲) خوابوں کی تعبیر کے بیان میں (تحفۃ ۲۹)

مترجم: رؤیا اصل میں مصدر ہے بمعنی رؤیت کے مگر مستعمل ہوگیا ہے اس چیز کے لیے کہ دیکھی جائے خواب میں صورتوں سے، قاموس میں ہے الرؤیا مارأیته فی منامك یعنی رؤیا وہ ہے جو کہ دیکھے تو خواب میں، اور رؤیا مقصود و مہموز ہے اور کبھی ہمزہ کو واو سے بدل کر دیتے ہیں تخفیف کے لیے اور رؤیا میں اختلاف ہے عقلاء کا بسبب ایک اشکال وارد کے اور وہ اشکال یہ ہے کہ نوم ضد ادراک ہے پس جو کوئی مرئی ہوتا ہے وہ کیا ہے اکثر متکلمین اشاعرہ سے اور معتزلہ اس طرف گئے ہیں کہ وہ خیال باطل ہے نہ حقیقت ادراک لیکن معتزلہ کہتے ہیں کہ دیکھنے کے شرائط میں مثلاً مقابلہ رائی اور مرئی میں اور خروج شعاع باصرہ سے اور توسط ہوائی شفاف کا مانند اس کی اور یہ سب مفقود ہیں منام میں پس سوائے خیالات فاسدہ اور اوہام باطلہ کے اور کچھ نہیں۔ اور اشاعرہ کہتے ہیں چونکہ نوم ضد ادراک ہے اور جاری نہیں ہوئی عادت الٰہی ساتھ خلق ادراک کے نائم میں پس جو مدرک ہوتا ہے حقیقت ادراک نہیں بلکہ خیال باطل اور وہم عاطل ہے۔ اور یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ مراد بطلان سے ان کے نزدیک اتنا ہے کہ رؤیا حقیقت ادراک نہیں ہے بلکہ ایک چیز ہے مشابہ ادراک اور یہ مراد نہیں کہ رؤیا صحیح نہیں یا اعتبار اس کا کچھ نہیں۔

اس لیے کہ صحت پر رؤیا صالحہ کے اور حقیقت پر اس کے اجماع اہل حق منعقد ہے پس گویا وہ کہتے ہیں کہ رؤیا حقیقت ادراک نہیں ہے ولیکن باوجود اس کے ثبوت رکھتا ہے اور اس کی تعبیر ہے اور اولیٰ یہ ہے کہ لفظ باطل رؤیا کی حق میں نہ کہیں بلکہ بجائے

اس کے محض یا صرف کا استعمال کریں تو اولیٰ ہے۔ اور ابو اسحاق اسفرائی نے کہا ہے کہ رؤیا ادراک ہے حقیقۃً بے شبہ اس لیے کہ کچھ فرق نہیں اس چیز میں جو پاتا ہے نائم نوم میں اور مستیقظ یقظہ میں، ادراکات سے پس تشکیک ادراک نائم میں مستلزم ہے وقوع شک کو ادراک مستیقظ میں اور یہ مستلزم ہے انکار بدیہی کو اور استاد مذکور بھی قائل ہے کہ نوم ضد ادراک ہے مگر کہتا ہے نوم قائم ہے بعض اجزائے انسان سے، اور ادراک قائم ہے بعض دوسرے کے ساتھ اس کے اجزاء سے اس لیے اجتماع ضدین مقام واحد میں لازم نہ آیا۔ کذافی شرح المواقف وشرحہ اور طیبی نے کہا ہے حقیقت رؤیا کی پیدا کرنا ہے حق تعالیٰ کا دل نائم میں علوم وادراکات کو جیسا کہ پیدا کرنا ہے اس کا دل یقظان میں اور وہ اللہ تعالیٰ خالق ہے علوم وادراکات کا نہ یہ کہ یقظہ موجب اس کا نہ نوم مانع اس کا خلق ان ادراکات کا نائم میں علامت اس کی دوسرے امور ہیں کہ عارض ہوتے ہیں ثانی الحال میں جیسے کہ تعبیر اس کی ہے اور خواب مانند ابر کے ہے کہ دلیل ہے باران کی اور اس قول کی رو سے رویاء حقیقت ادراک ہے اور نوم اور ادراک میں ضدیت نہیں، او فقیر یعنی مترجم کے نزدیک یہی قول کتاب وسنت سے قریب تر معلوم ہوتا ہے۔ شرح مشکوۃ۔

۱۔ بَابُ : أَنَّ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ

اس بیان میں کہ مؤمن کا خواب چھیالیسواں حصہ ہے نبوت کا

(۲۲۷۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ لَمْ تَكَدْ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ تَكْذِبُ، وَأَصْدَقُهُمْ رُؤْيَا أَصْدَقُهُمْ حَدِيثًا وَرُؤْيَا الْمُسْلِمِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ، وَالرُّؤْيَا ثَلَاثٌ: فَالرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ بُشْرٰى مِنَ اللّٰهِ، وَالرُّؤْيَا مِنْ تَحْزِينِ الشَّيْطَانِ، وَالرُّؤْيَا مِمَّا يُحَدِّثُ بِهَا الرَّجُلُ نَفْسَهُ، فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ مَا يَكْرَهُ فَلْيَقُمْ وَلْيَتْفُلْ وَلَا يُحَدِّثْ بِهَا النَّاسَ - قَالَ : وَأُحِبُّ الْقَيْدَ فِي النَّوْمِ وَأَكْرَهُ الْغُلَّ. الْقَيْدُ : ثَبَاتٌ فِي الدِّينِ)) . (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جب قریب ہو جائے زمانہ نہ ہوئے گا خواب مؤمن کا جھوٹ، اور سچا خواب اس کا ہے جس کی بات سچی ہے یعنی جو صادق ہے اور خواب مسلمان کا چھیالیسواں حصہ ہے نبوت کا اور خواب تین قسم ہے ایک خواب نیک کہ بشارت ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور دوسرا وہ خواب کہ غمگین کرتا ہے اس میں شیطان کی طرف سے اور ایک خواب حدیث نفس ہے مرد کی یعنی خیالات ہیں کہ متصور ہوتے ہیں پھر جب دیکھے کوئی خواب میں وہ چیز کہ مکروہ رکھے تو کھڑا ہو جائے اور تھوکے اور نہ بیان کرے لوگوں سے۔ اور فرمایا: دوست رکھتا ہوں میں زنجیر کو دیکھنا خواب میں اور مکروہ جانتا ہوں طوق کو دیکھنا یعنی گلے میں اور زنجیر کی تعبیر دین پر ثابت رہنا ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

(۲۲۷۱) عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ : اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ((رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَاَرْبَعِيْنَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ))۔ (صحيح)

ترجمہ: عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے: خواب مؤمن کا ایک ٹکڑا ہے چھیالیس ٹکڑوں میں سے نبوت کے۔

فائدہ : اس باب میں ابو ہریرہ اور ابو رزین عقیلی اور انس اور ابو سعید اور عبداللہ بن عمرو اور عوف بن مالک اور ابن عمر رضی اللہ عنہم اجمعین سے بھی روایت ہے۔ حدیث عبادہ کی صحیح ہے۔

مترجم: قولہ: جب قریب ہو جائے زمانہ۔ اس میں تین قول میں بعض نے کہا مراد قرب ساعت ہے کہ جب قیامت قریب ہوگی خواب صحیح بہت کثرت سے ہوں گی، اور یہ پہلا قول ہے۔ اور دوسرا قول یہ ہے کہ مراد اقتراب زبان سے برابر ہونا دن اور رات کا ہے۔ چنانچہ معبرین کا قول ہے اصدق الازمان للعبارة وقت انفتاق الانورا وادراك الثمار وحينئذ يستوى الليل والنهار. تیسرا قول یہ ہے کہ مراد اس سے زمانہ کا چھوٹا ہونا ہے قریب قیامت کے ہوگا کہ سال برابر ہوگا ماہ کے اور ماہ برابر ہفتہ کے اور ہفتہ برابر ایک دن کے اور دن برابر ایک گھڑی کے۔ قولہ: اور سچا خواب اس کا جس کی بات سچی الخ۔ یعنی جو شخص عادت کرے صدق کی اور بچے کذب سے اور حاصل کرے عقائد صحیحہ اور اعتقادات صادقہ اور صدق احوال و افعال و اقوال کا اس کا خواب روز بروز سچا ہوتا جاتا ہے اور بشارات غیبیہ سے اس کی تائید ہوتی جاتی ہے، اور بڑے بڑے عمدہ علوم اور پسندیدہ فہوم بذریعہ رؤیا اسے تعلیم ہوتے ہیں اور لقاء انبیاء و صلحا اور فیوض ارواح شہداء اور طرح طرح کی نعماء غیبیہ اور آلاء لاریبیہ اسے حاصل ہوتے ہیں کہ ابنائے زمان اس کے سننے سے متحیر اور اخوان دوران اس کے استماع سے ششدر رہوں۔ قولہ: اور خواب مسلمان کا چھیالیسواں حصہ ہے۔ اس میں روایات مختلف ہیں۔

چنانچہ مسلم کی روایت میں پینتالیسویں حصہ کا ذکر ہے اور ایک روایت میں جزء من سبعين جزءً من النبوة مذکور ہے اربعین جزواً بھی وارد ہوا ہے اور تسعة واربعین بھی۔ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے ایک روایت میں خمسین بھی آیا ہے۔ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت میں ستة وعشرین۔ اور عبادہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں اربعة واربعین۔ قاضی عیاض سے مروی ہے کہ طبری رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ یہ اختلاف ہوتا ہے بسبب اختلاف رائی کے کہ مؤمن صالح کا رؤیا چھیالیسواں جزء ہے اور مؤمن فاسق کا ستر اجزاء کا ایک جزء۔ اور بعض نے کہا ہے کہ جس کی تعبیر خفی ہو وہ ستر (۷۰) اجزاء کا ایک جز ہے۔ اور جس کی تعبیر جلی ہو وہ چھیالیسواں جزء ہے۔ خطابی نے کہا ہے کہ بعض علماء نے فرمایا کہ ایام وحی کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر تیئس برس ہیں دس برس مدینہ میں اور تیرہ برس مکہ میں اور اس سے قبل چھ مہینے خواب صالح میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو وحی ہوتی تھی اور چھ مہینے چھیالیسواں حصہ ہیں تیئس برس کا۔ پس اس حدیث میں اشارہ اس کی طرف ہے۔ اور بعض نے اس پر یہ اعتراض کیا ہے کہ مدت رؤیا صالح کی نقل سے ثابت نہیں اور بصورت ثبوت بھی بعد اس کے بہت سے خواب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھے ہیں پھر ان خوابوں کی مدت اگر ملائی جائے تو چھ مہینے سے زیادہ ہوں گے اور

نسبت متغیر ہو جائے گی مگر مازری نے اس کا جواب دیا ہے کہ یہ اعتراض باطل ہے اس لیے کہ بعد وحی کے خواب چونکہ بار سال ملک ہوئے ہیں وہ وحی میں داخل ہیں۔ اور بعض نے کہا چونکہ خواب میں اکثر اخبار بالغیب بھی ہوتا ہے اس لیے آپ نے اسے جزو نبوت فرمایا ہے۔ خطابی نے کہا یہ حدیث موکد ہے امر رؤیا کی، اور محقق ہے اس کی منزلت کی اور کہا جز نبوت ہونا رؤیا کا انبیاء کے حق میں ہے یعنی انہیں کے خواب جزو نبوت ہیں نہ ان کے غیر کے اس لیے کہ انبیاء پر وحی بھیجی جاتی ہے خواب میں جیسا کہ جاگنے میں۔ اور خطابی نے کہا بعض علماء کا قول ہے کہ مراد حدیث سے یہ ہے کہ رؤیا آتے ہیں موافقت پر نبوت کے اس لیے کہ وہ ایک جزو باقی ہے نبوت کا یعنی قیامت تک اور مترجم کے نزدیک یہی قول صحیح تر ہے اور مؤید ہیں اس کی بہت حدیثیں یعنی تخصیص رؤیا انبیاء کی جزء نبوت ہونے میں خوب نہیں۔ (واللہ اعلم نووی)۔

قولہ: جب دیکھے خواب میں کوئی چیز مکروہ الخ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ مناسب ہے کہ جمع کرے سب روایتوں کو یعنی جب کچھ مکروہ دیکھے تو تھوکے بائیں طرف تین بار اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم ومن شرھا پڑھتا جائے اور کروٹ بدل لیوے اور اٹھ کر دو رکعت پڑھ لے، پھر جس نے ایسا کیا اس نے سب روایتوں پر عمل کیا جو اس باب میں وارد ہوئی ہیں۔ اور اگر اقتصار کیا بعض پر تو بھی دفع ضرر کو کافی ہے جیسا کہ مصرح ہے حدیثوں میں۔ انتہی۔ قولہ: اور نہ بیان کرے لوگوں سے، اس لیے کہ شاید اگر تعبیر دی اس کی کسی دشمن نے خراب تو واقع ہوگی اس لیے کہ کہا گیا ہے کہ رؤیا بمنزلہ طائر کے ہے جب تعبیر دی گئی اس کی اتر آیا اور اگر تعبیر نہ دی گئی اڑ گیا۔

قولہ: دوست رکھتا ہوں میں زنجیر کو الخ اس لیے کہ زنجیریں پیروں میں ہوتی ہیں اور اشارہ ہے اس میں معاصی اور شرور اور انواع باطل سے باز رہنے کا اور طوق کا محل گردن ہے اور وہ زیور ہے اہل نار کا چنانچہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے ﴿ اِنَّا جَعَلْنَا فِیْٓ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلٰلًا ﴾ اور فرمایا ﴿ اِذِ الْاَغْلٰلُ فِیْٓ اَعْنَاقِهِمْ ﴾ اور اہل تعبیر نے اس میں ایک تفصیل کی ہے اور وہ یہ کہ جب دیکھے کوئی شخص زنجیر اپنے میں اور وہ مسجد میں ہے یا کسی مشہد خیر میں یا کسی اور اچھی حالت میں پس وہ دلیل ہے اثبات کی اس کی حالت مذکورہ پر، اور اسی طرح اگر دیکھے اسے صاحب ولایت تو وہ دلیل ہے اس کے اثبات ولایت پر، اور اگر دیکھے مریض و مسجون و مسافر و مکروب وغیرہ تو دلیل ہے اس کے ثبات پر ان حالتوں میں اور کہا ہے کہ اگر محلق ہو جائے اس کے ساتھ کوئی اور مکروہ بھی، مثلاً: زنجیر کے ساتھ طوق بھی دیکھا تو تعبیر ہے زیادہ مکروہ کی اس لیے کہ وہ صفت ہے معذبین کی اور طوق اگر گردن میں ہے مذموم ہے اور اگر ہاتھ میں ہے تعبیر اس کی کف عن الشر ہے اور کبھی دلالت اس کی بخل پر بھی ہے اور کبھی منع پر ان فعلوں کے جس کی نیت کی ہے (نووی) فقیر کہتا ہے دونوں ہاتھوں کو اپنے مغلول دیکھنا گردن میں اشارہ ہے بخل کی طرف چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿ وَلَا تَجْعَلْ یَدَكَ مَغْلُوْلَةً اِلٰی عُنُقِكَ ﴾ الْاٰیَة. اشارہ ہے ذہاب خیر و برکت کی طرف چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿ غُلَّتْ اَیْدِیْهِمْ ﴾ اور اگر کسی ظالم کو خواب میں مغلول دیکھے اشارہ ہے مواخذہ الٰہی کی طرف۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿ خُذُوْهُ فَغُلُّوْهُ ﴾

❀❀❀❀

٢۔ بَابٌ : ذَهَبَتِ النُّبُوَّةُ وَبَقِيَتِ الْمُبَشِّرَاتُ

نبوت چلی گئی اور بشارتیں باقی ہیں

(٢٢٧٢) حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((اِنَّ الرِّسَالَةَ وَالنُّبُوَّةَ قَدِ انْقَطَعَتْ فَلَا رَسُوْلَ بَعْدِيْ وَلَا نَبِيَّ)) قَالَ : فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ : ((لٰكِنِ الْمُبَشِّرَاتُ)) فَقَالُوْا : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ؟ قَالَ : ((رُؤْيَا الْمُسْلِمِ وَهِيَ جُزْءٌ مِّنْ اَجْزَاءِ النُّبُوَّةِ)) . (صحیح الاسناد)

ترجمہ: انس بن مالک کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ رسالت اور نبوت تمام ہوگئی پس اب کوئی رسول نہیں میرے بعد اور نہ کوئی نبی۔ کہا راوی نے: پس گراں ہوئی لوگوں پر یہ بات تب فرمایا آپ ﷺ نے: ولیکن مبشرات باقی ہیں عرض کی لوگوں نے یارسول اللہ ﷺ مبشرات کیا چیز ہے فرمایا آپ ﷺ نے خواب مسلمان کا اور یہ ایک ٹکڑا ہے نبوت کے ٹکڑوں سے۔

فائدہ : اس باب میں ابوہریرہ اور حذیفہ بن اسید اور ابن عباس اور ام کرز رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے اس سند سے یعنی مختار بن فلفل کی روایت سے۔

❀❀❀❀

٣۔ بَابٌ : قَوْلُهٗ تعالٰی ﴿لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا﴾

اللہ تعالیٰ کا فرمان ”ان کے لیے خوشخبری ہے دنیا کی زندگی میں“

(٢٢٧٣) عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَهْلِ مِصْرَ قَالَ : سَاَلْتُ اَبَاالدَّرْدَاءِ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ : ﴿ لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ﴾ [یونس : ٦٤] فَقَالَ : مَا سَاَلَنِيْ عَنْهَا اَحَدٌ غَيْرُكَ اِلَّا رَجُلٌ وَّاحِدٌ مُنْذُ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ : سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ : ((مَا سَاَلَنِيْ عَنْهَا اَحَدٌ غَيْرُكَ مُنْذُ اُنْزِلَتْ : هِيَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْمُسْلِمُ اَوْ تُرٰى لَهٗ)) .

(صحیح ۔ الصحیحة : ١٧٨٦)

ترجمہ: روایت ہے عطاء بن یسار سے وہ روایت کرتے ہیں ایک مرد سے اہل مصر کے کہا اس مرد نے پوچھا میں نے ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے معنی اس قول اللہ تعالیٰ عزوجل کے ﴿ لَهُمُ الْبُشْرٰى الآيه ﴾ سو فرمایا ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے: نہیں پوچھا مجھ سے کسی نے سوا تیرے مگر ایک شخص نے جب سے کہ پوچھ رکھا ہے میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سو فرمایا آپ ﷺ نے نہیں پوچھا مجھ سے کسی نے جب سے اتری یہ آیت سوا تیرے مراد بشریٰ سے اس آیت میں

خواب نیک ہے کہ دیکھتا ہے اس کو مسلمان یا فرمایا دکھایا جاتا ہے اس کو یعنی من جانب اللہ۔

فائدہ: اس باب میں عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

مترجم: بشریٰ قرآن عظیم الشان میں پندرہ جگہ آیا ہے اور منجملہ اس کے یہ آیت ہے کہ گیارھویں سپارے کے بارہویں رکوع میں واقع ہے ﴿ لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ فِي الْاٰخِرَةِ ﴾ اور اختلاف کیا ہے مفسرین نے بشریٰ میں کہ مراد اس سے کیا ہے پس ایک قول تو وہی جو اوپر گزرا ہے اور عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے بھی یہی مروی ہے یعنی وہ خواب صالح سے اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی ایک روایت میں آیا ہے۔ اور دوسرا قول یہ ہے کہ مراد اس سے ثناء حسن ہے دنیا میں اور جنت ہے آخرت میں۔ چنانچہ ابوذر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ پوچھا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آدمی عمل کرتا ہے اپنے نفس کے لیے اور لوگ دوست رکھتے ہیں اس کو فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے: ((تلك عاجل بشرے المومنين)) یعنی یہ دنیا میں بشریٰ ہے مؤمن کا۔ اور زہری اور قتادہ سے مروی ہے کہ مراد اس سے نزول ملائکہ ہے ساتھ بشارت کے اللہ تعالیٰ کی طرف موت کے قریب چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿ تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَنْ لَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ﴾ اور عطاء رحمہ اللہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ بشریٰ دنیوی سے مراد ہے آنا فرشتوں کا قریب قرب موت کے بشارت کے ساتھ اور آخرت میں بعد خروج نفس مؤمن کے کہ لے چڑھتے ہیں اسے اللہ تعالیٰ کی طرف اور بشارت دیتے ہیں اسے رضوان الٰہی کی غرض یہ تیسرا قول ہے اور چوتھا حسن بصری رحمہ اللہ سے منقول ہے کہ مراد اس سے وہ بشارتیں ہیں جو اللہ تعالیٰ نے مومنوں کے لیے اپنی کتاب کریم میں فرمائی ہیں ثواب عظیم سے اور انواع نعیم سے جیسا ان آیتوں میں ﴿ وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ اِلٰى غَيْرِهَا مِنَ الْاٰيَاتِ ﴾ (بغوی) فقیر کہتا ہے کہ قولین اولین مؤید بالحدیث ہیں پس وہی اولیٰ ہیں قبول کے لیے اگرچہ قولین آخرین میں بھی استدلال کتاب اللہ سے موجود ہے۔

❀❀❀❀

(٢٢٧٤) عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ : قَالَ ((اَصْدَقُ الرُّؤْيَا بِالْاَسْحَارِ)) .

(ضعیف ـ الضعيفة : ١٧٣٢) اس کی سند عبداللہ ابن لهيعه دراج عن ابی الھیثم کی وجہ سے ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سب سے زیادہ سچے وہ خواب ہیں جو سحر کے وقت دیکھے جائیں۔

مترجم: سحر چھٹا حصہ اخیر ہے رات کا اور وہ وقت ہے نزول برکات کا اور قبول ادعیات، اور ہوتا ہے اس وقت باری تعالیٰ شانہ آسمان اول پر، اور رجوع ہے تمام عالم قدس اور عالم ملکوت عالم شہادت کی طرف، اور نورانی ہوتے ہیں اس وقت دل اور نکلتی ہیں اس وقت دعائیں صالحین کی، اور مشغول بعبادت ہوتے ہیں اس وقت مخلصین بے ریا صاحبان اخلاص بندگان باوفا، پس ایسی تاثیر ہے اس وقت میں کہ اثر کر جاتی ہے نائمین میں یعنی وہ صداقت ہے خوابوں کی پس جو فائدہ حاصل ہوگا اس وقت میں بیداروں کو کہ وہ کب تحریر میں آسکتا ہے۔

(۲۲۷۵) عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ : سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ قَوْلِهٖ تَعَالٰی : ﴿ لَهُمُ الْبُشْرٰی فِی الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ﴾ [يونس: ٦٤] قَالَ: ((هِیَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْمُؤْمِنُ أَوْ تُرٰی لَهٗ)).

(صحیح۔ سلسله الاحاديث الصحيحة : ١٧٨٦)

ترجمہ: روایت ہے عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے کہ پوچھی میں نے رسول اللہ ﷺ سے مراد آیہ ﴿ لَهُمُ الْبُشْرٰی ﴾ کی فرمایا آپ ﷺ نے: وہ خواب صالح ہے کہ دیکھتا ہے اسے مؤمن یا دکھایا جاتا ہے اسے اللہ کی طرف سے۔

فائدہ : حرب نے اپنی روایت میں حدثنا يحيى کہا یعنی بجائے عن یحییٰ کے۔

❀❀❀❀

٤۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِیْ قَوْلِ النَّبِیِّ ﷺ ((مَنْ رَآنِیْ فِی الْمَنَامِ فَقَدْ رَاٰنِیْ))

نبی ﷺ کے اس قول کے بیان میں کہ جس نے خواب میں مجھے دیکھا، بے شک اس نے مجھے ہی دیکھا

(۲۲۷٦) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ((مَنْ رَآنِیْ فِی الْمَنَامِ فَقَدْ رَآنِیْ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ بِیْ)) .

(صحیح) الروض النضير (٩٩٥) سلسله الأحاديث الصحيحة (٢٧٢٩) مختصر الشمائل المحمدية (٣٤٣)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس نے مجھ کو دیکھا خواب میں، سو بے شک مجھی کو دیکھا اس لیے کہ شیطان متمثل نہیں ہوتا میری صورت کے ساتھ۔

فائدہ : اس باب میں ابو ہریرہ اور ابوقتادہ اور ابن عباس اور ابوسعید اور جابر اور انس اور ابو مالک اشجعی رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں۔ اور ابو بکرہ رضی اللہ عنہ اور ابوجحیفہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: الفاظ حدیث کے کئی طرح مروی ہیں چنانچہ ایک روایت میں: مَنْ رَاٰنِیْ فِی الْمَنَامِ فَقَدْ رَاٰنِیْ، اور ایک روایت میں: لَا يَنْبَغِیْ لِلشَّيْطَانِ اَنْ يَّتَمَثَّلَ فِیْ صُوْ رَتِیْ، ہے اور مَنْ رَاٰنِیْ فَقَدْ رَاَی الْحَقَّ، اور: مَنْ رَاٰنِیْ فِی الْمَنَامِ فَسَيَرَانِیْ فِی الْيَقْظَةِ اَوْ كَاَنَّمَا رَاٰنِیْ فِی الْيَقْظَةِ. اور اختلاف کیا ہے علماء نے کہ فقد رانی سے کیا مراد ہے بعض نے کہا مراد اس سے یہ ہے کہ جس نے مجھے دیکھا اس نے سچ دیکھا اور وہ خواب اس کا اضغاث احلام سے نہیں اور نہ تشبیہات شیطانیہ سے مؤید ہے اس معنی کی روایت فقد رای الحق کہ مراد اس سے رؤیت صحیحہ ہے اور کبھی دیکھتا ہے دیکھنے والا ان کی صفت کے خلاف اور حلیۂ مبارک کے مخالف اور اس میں کچھ اشکال نہیں اس لیے کہ ذات مقدس ان کی مرئی ہے اور صفات متخلیہ غیر مرئی اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ بعض صور

متخلیہ کو گمان کرتا ہے کہ میں نے دیکھا ہے حالانکہ اس نے دیکھا نہیں ہوتا اور اسی طرح کچھ اشکال نہیں اس میں کہ وقت واحد میں دیکھا دو شخصوں نے اپنی جگہوں میں اور ایک مشرق میں ہے اور دوسرا مغرب میں اس لیے کہ خواب فقط ادراک ہے اور شرط نہیں اس میں تصدیق ابصار کی اور نہ قرب مسافت کا اور نہ مدفون ہونا مرئی کا زمین میں اور نہ ظہر زمین پر ہونا فقط کافی ہے۔ اور اک صحیح واقعی کے لیے وجود جسم مبارک کا اور موجود ہونا جسم مبارک کا فنا سے محفوظ ہونا اس کا احادیث صحیحہ سے ثابت ہے۔ اور اگر دیکھا کسی نے کہ آپ نے حکم کیا کسی کے قتل کا کہ حرام ہے اس کا قتل پس دیکھنا اس کا ذات مقدس کو صحیح ہے اور وہ فرمان تخیل اس کا ہے اور قصور ہے رائی کا۔ نہ مرئی کا اور قاضی نے کہا احتمال ہے کہ فقد رانی اور فقد رای الحق سے یہ مراد ہو کہ شیطان متمثل نہیں ہوتا میری صورت میں یعنی جب کہ دیکھا آپ کو اس صفت پر جو معروف تھی آپ کی حیٰوۃ مبارک میں پھر اگر اس کے خلاف دیکھا تو رؤیا تاویل ہوا۔ نہ رؤیا حقیقی مگر یہ قول قاضی کا ضعیف ہے۔ صحیح یہی ہے کہ رؤیت آپ کی بہر حال حقیقی ہے خواہ صفت معروفہ پر دیکھیں یا اور طرح پر جیسا کہ ذکر کیا مازری نے کہا قاضی نے کہ قول ہے بعض علماء کا کہ خاص کیا اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو اس فضیلت سے کہ رؤیت آپ ﷺ کی صحیح اور صدق ہے اور روکا شیطان کو کہ متصور ہو آپ ﷺ کی صورت میں تاکہ جھوٹ نہ باندھ سکے آپ ﷺ پر خواب میں بھی جیسے کہ خرق عادت ہے انبیاء کے واسطے کہ معجزہ کے لیے اور جیسا کہ محال کیا متصور ہونا شیطان کا ان کی صورت میں بیداری میں اور اگر واقع ہوتا یہ امر تو مشتبہ ہوتا حق ساتھ باطل کے اور وثوق نہ ہوتا انبیاء کے فرمودوں کا، پس روک دیا اللہ تعالیٰ نے نزغ شیطان کو اور وسوسہ اور القاء اور کید اس کے کو اور کہا قاضی نے اتفاق کیا ہے علماء نے جو رؤیت الٰہی پر اور صحت پر اس کے خواب میں اگرچہ بندہ دیکھے اس صفت پر کہ جو اس کے حال کے لائق نہیں صفات اجسام سے اس لیے کہ یہ مرئی غیر ذات الٰہی ہے اور جائز نہیں اللہ تعالیٰ پر تجسیم غرض جو کچھ کہ مرئی ہے وہ تجلیات الٰہیہ ہے نہ ذات الٰہیہ اور وہ قادر ہے کہ جس طرح پر چاہے تجلی فرمادے، اور جس صورت میں چاہے متجلی ہو۔ ابن باقلانی نے کہا ہے کہ رؤیت الٰہی خواب میں خواطر قلبیہ ہیں یا دلالات ہیں رائی کو امور مـا کان او یکون کی طرف مانند سائر مرئیات کی۔ انتہیٰ۔ اور قول آنحضرت ﷺ کا: من رانی فی المنام فسیرانی فی الیقظۃ۔ اس میں تین قول ہیں:

اول یہ کہ مراد اس سے آپ کے ہم عصر لوگ ہیں گویا آپ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے میری طرف ہجرت نہ کی اور مجھے خواب میں دیکھا عنقریب وہ موافق ہجرت کے ہوگا اور عالم بیداری میں مجھے دیکھے گا۔ دوسرا قول یہ ہے کہ تصدیق اس خواب کی آخرت میں ہوگی کہ وہاں سب لوگ آپ کو دیکھیں گے۔ تیسرا قول یہ ہے کہ جس نے آپ کو یہاں خواب میں دیکھا اس کو آخرت میں ایک رؤیت خاص ہوگی اور قرب واختصاص بہ نسبت سائر ناس کے زیادہ ہوگا اور دولت شفاعت سے بھی فیض یاب ہوگا۔ (نووی)

❀❀❀❀

٥۔ بَابُ : اِذَا رَاٰی فِی الْمَنَامِ مَا یَکْرَہُ مَا یَصْنَعُ

اس بیان میں کہ اگر خواب میں کوئی مکروہ (بری) چیز دیکھے تو کیا کرے

(٢٢٧٧) عَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ : ((اَلرُّؤْیَا مِنَ اللّٰهِ وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّیْطَانِ، فَاِذَا رَاٰی اَحَدُکُمْ شَیْئًا یَکْرَهُهٗ فَلْیَنْفُثْ عَنْ یَسَارِہٖ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، وَلْیَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّهَا؛ فَاِنَّهَا لَا تَضُرُّہٗ)). (صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اچھا خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور برا خوب شیطان کی طرف سے پھر جب دیکھے کوئی تم میں کا کسی ایسی چیز کو کہ بری لگے اس کو تو تھوکے اپنی بائیں طرف تین بار اور پناہ مانگے اللہ تعالیٰ سے اس خواب کے شر سے پس وہ ضرر نہیں کرے گا اس کو۔

فائدہ: اس باب میں عبداللہ بن عمر اور ابوسعید اور جابر اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: کچھ بیان اس کا ابھی اوپر گزرا اور خاص کیا آپ نے بائیں طرف کو کہ جانب ہے شیطان کے آنے کی اور نجاسات کی اور منسوب کیا خواب بد کو شیطان کی طرف منسوب کرنا مسببات کا اسباب کی طرف اور منسوب کیا خواب نیک کو باری تعالیٰ کی طرف تأدبا حالانکہ خلق ادراک کا دونوں قسم کے خوابوں میں باری تعالیٰ شانہ کی طرف سے ہے بلا شرکت احد کے وھو الحق الصریح۔

❀❀❀❀

٦۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِیْ تَعْبِیْرِ الرُّؤْیَا

خواب کی تعبیر کے بیان میں

(٢٢٧٨) عَنْ اَبِیْ رَزِیْنٍ الْعُقَیْلِیِّ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((رُؤْیَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ اَرْبَعِیْنَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّۃِ، وَهِیَ عَلٰی رِجْلِ طَائِرٍ مَا لَمْ یُحَدِّثْ بِهَا، فَاِذَا تُحَدِّثُ بِهَا سَقَطَتْ)) قَالَ: وَاَحْسَبُهٗ قَالَ: ((وَلَا تُحَدِّثْ بِهَا اِلَّا لَبِیْبًا اَوْ حَبِیْبًا)).

(صحیح ـ سلسلة الأحادیث الصحیحة : ١٢٠ ـ المشکاۃ : ٤٦٢٢ ـ التحقیق الثانی)

ترجمہ: روایت ہے ابورزین سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: خواب مؤمن کا ایک ٹکڑا ہے چالیس ٹکڑوں میں سے نبوت کے اور یہ مرد پر ایسا ہے جیسے کہ کسی کے سر پر چڑیا ہو جب تک کہ بیان نہیں کیا اس کو پھر جب بیان کر دیا اس کو گر پڑی۔ کہا راوی نے اور گمان کرتا ہوں میں کہ یہ بھی فرمایا آپ ﷺ نے کہ مت بیان کر خواب کو مگر کسی عقلمند سے یا کسی دوست سے۔

❀❀❀❀

(۲۲۷۹) عَنْ اَبِیْ رَزِیْنٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ : ((رُؤْیَا الْمُسْلِمِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَاَرْبَعِیْنَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ وَهِیَ عَلٰی رِجْلِ طَائِرٍ مَا لَمْ یُحَدِّثْ بِهَا وَاِذَا حَدَّثَ بِهَا وَقَعَتْ)) . (صحیح ۔ انظر ما قبله)

ترجمہ: روایت ہے ابورزین سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: خواب مسلمان کا ایک ٹکڑا ہے چھیالیس ٹکڑوں میں سے نبوت کے اور وہ مرد پر بمنزلہ ایک پرندہ کی ہے جب تک کہ بیان نہ کرے، اور جب کہ بیان کیا وہ گر پڑا یعنی واقع ہوئی جو تعبیر اس کی ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور ابورزین عقیلی کا نام لقیط بن عامر ہے۔ اور روایت کی حماد بن سلمہ نے یعلیٰ بن عطاء سے۔ اور کہا روایت ہے وکیع بن حدس سے۔ اور کہا شعبہ ابوعوانہ اور ہشیم نے یعلیٰ بن عطاء سے انہوں نے وکیع بن عدس سے اور یہ صحیح تر ہے۔

مترجم: خواب بمنزلہ ایک پرندہ کے ہے یہ کنایہ ہے عدم استقرار سے یعنی ساقط ہے اور قرار پانے والا نہیں جب تک کہ دل میں پوشیدہ ہے اور زبان پر نہیں آیا اس کا اعتبار نہیں اور وقوع نہیں پاتا جب اسے زبان پر لایا اور غیر سے ذکر کیا اس نے تعبیر دی واقع ہوا، پس اسے کسی سے کہنا نہ چاہیے اور یہ اس خواب کا حکم ہے کہ جس کے وقوع سے آدمی ڈرتا ہے اور متضمن ہے وہ کسی شر کا اور باقی رہا خواب نیک اس کو بھی دشمن اور بدخواہ اور سفیہ اور بے شعور سے نہ کہنا چاہیے کہ وہ الٹی تعبیر دے گا کہ موجب حزن ہوگا بلکہ خیرخواہ ذی علم فہمیدہ آدمی سے ذکر کرنا چاہیے کہ وہ تعبیر نیک دے اور طبیعت اس سے محظوظ ہو۔

❀❀❀❀

۷۔ بَابُ : فِیْ تَأْوِیْلِ الرُّؤْیَا مِنْهَا وَمَا یُكْرَهُ

خواب کی تعبیر اور ناپسندیدہ خواب کے بیان میں

(۲۲۸۰) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((الرُّؤْیَا ثَلَاثٌ : فَرُؤْیَا حَقٌّ وَرُؤْیَا یُحَدِّثُ الرَّجُلُ بِهَا نَفْسَهُ وَرُؤْیَا تَحْزِیْنٌ مِنَ الشَّیْطَانِ، فَمَنْ رَاٰی مَا یَكْرَهُ فَلْیَقُمْ فَلْیُصَلِّ)) وَكَانَ یَقُوْلُ : ((یُعْجِبُنِی الْقَیْدُ وَاَكْرَهُ الْغُلَّ، الْقَیْدُ ثَبَاتٌ فِی الدِّیْنِ)) وَكَانَ یَقُوْلُ : ((مَنْ رَآنِیْ فَاِنِّیْ اَنَا هُوَ ؛ فَاِنَّهُ لَیْسَ لِلشَّیْطَانِ اَنْ یَتَمَثَّلَ بِیْ)) وَكَانَ یَقُوْلُ : ((لَا تُقَصُّ الرُّؤْیَا اِلَّا عَلٰی عَالِمٍ اَوْ نَاصِحٍ)) .

(صحیح ۔ سلسلة الاحادیث الصحیحة : ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۳۴۱ ۔ الروض النضیر : ۱۱۶۲)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: خواب تین ہیں: ایک سچا خواب، ایک وہ کہ خیال کرتا ہے آدمی اپنے دل میں، اور ایک غم دلاتا ہے شیطان کا، پھر جس نے دیکھا ایسا خواب کہ برا جانتا ہے اسے تو اٹھے اور نماز پڑھے۔ اور فرماتے تھے پسند آتا ہے مجھے زنجیر کا خواب میں دیکھنا اور برا لگتا ہے مجھے طوق کا دیکھنا اس لیے کہ زنجیر کی تعبیر ثبات فی الدین ہے۔ اور فرماتے تھے جس نے مجھ کو دیکھا پس میں ہی ہوں وہ اس لیے کہ شیطان کی یہ مجال نہیں کہ میری صورت بنے۔ اور فرماتے تھے مت بیان کر خواب کو مگر عالم سے یا ناصح سے۔

فائدہ: اس باب میں انس رضی اللہ عنہ اور ابو بکرہ رضی اللہ عنہ اور ام علاء رضی اللہ عنہا اور ابن عمر رضی اللہ عنہما اور عائشہ رضی اللہ عنہا اور ابو سعید رضی اللہ عنہ اور جابر رضی اللہ عنہ اور ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ اور ابن عباس اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: تفصیل ان سب کی اوپر گزری۔

❀❀❀❀

٨۔ بَابُ : ماجاءَ فِي الَّذِيْ يَكْذِبُ فِيْ حُلْمِهِ

جھوٹا خواب بیان کرنے کی مذمت میں

(٢٢٨١) عَنْ عَلِيٍّ قَالَ : أُرَاهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ((مَنْ كَذَبَ فِيْ حُلْمِهِ كُلِّفَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَقْدَ شَعِيْرَةٍ)) . (صحيح ـ سلسلة الاحاديث الصحيحة : ٢٣٥٩)

ترجمہ: روایت ہے علی رضی اللہ عنہ سے کہا راوی نے گمان کرتا ہوں میں کہ روایت کی انہوں نے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے: کہ جس نے جھوٹ باندھا اپنی خواب کا مضمون حکم دیا جائے گا اس کو قیامت کے دن کہ دو جو میں گرہ لگا دے۔

فائدہ: روایت کی قتیبہ نے انہوں نے ابو عوانہ سے انہوں نے عبدالاعلیٰ سے انہوں نے ابو عبدالرحمٰن سلمی سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کی۔ اس باب میں ابن عباس رضی اللہ عنہما اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابو شریح اور واثلہ بن اسقع سے بھی روایت ہے۔ اور یہ صحیح تر ہے پہلی حدیث سے۔

❀❀❀❀

(٢٢٨٢) عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ.

ترجمہ: روایت ہے علی رضی اللہ عنہ سے انہوں نے روایت کیا نبی ﷺ سے مانند اس کی۔

❀❀❀❀

(٢٢٨٣) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((مَنْ تَحَلَّمَ كَاذِبًا كُلِّفَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَنْ يَعْقِدَ بَيْنَ شَعِيْرَتَيْنِ وَلَنْ يَعْقِدَ بَيْنَهُمَا)) . (صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (٢٣٥٩)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس نے جھوٹا خواب بیان کیا حکم کیا جائے گا قیامت کے دن کہ گرہ لگائے دو جو میں اور گرہ نہ لگا سکے گا کبھی وہ ان میں۔

فائدہ: یہ حدیث صحیح ہے۔

مترجم: چونکہ خواب محل ہے اخبار غیبیہ کا اور خصوصاً خواب صالح ایک شعبہ ہے نبوت کا پس جھوٹ باندھنا اس میں گویا شعبہ ہے دعویٰ کاذبہ نبوت کا، یہی سبب ہے اس میں وعید وارد ہونے کا۔ انتہیٰ۔ اور بعضوں نے کہا سبب وعید شدید کا یہ ہے کہ رؤیا کاذبہ میں

جھوٹ باندھا ہے اللہ تعالیٰ پر اور تخصیص شعیر کے گرہ لگانے کے لیے اس واسطے کہ مادہ اس کا اور شعور کا قریب قریب ہے گویا اشارہ ہے کہ یہ تیری بے شعوری کی سزا ہے کہ عقد شعیر گلے پڑا۔

❀❀❀❀
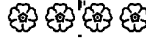
٩۔ بَابُ مَا جَآءَ فِي رُؤْيَا النَّبِيِّ ﷺ اللَّبَنَ وَالْقُمُصَ

نبی ﷺ کا خواب میں دودھ اور قمیص دیکھنے کے بیان میں

(٢٢٨٤) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ : ((بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ اِذْ اُتِيتُ بِقَدَحِ لَبَنٍ فَشَرِبْتُ مِنْهُ ثُمَّ اَعْطَيْتُ فَضْلِي عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ)) قَالُوا: فَمَا اَوَّلْتَهُ يَارَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: الْعِلْمَ .

(صحيح) (التعليقات الحسان : ٦٨١٥، ٦٨٣٩)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا انہوں نے سنا ہے میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے اس حال میں کہ میں سوتا تھا کہ لایا گیا میرے پاس ایک پیالہ دودھ کا، سو پیا میں نے پھر دیا بچا ہوا اپنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو لوگوں نے پوچھا کہ کیا تعبیر فرمائی آپ نے اس کی یا رسول اللہ ﷺ آپ ﷺ؟ نے فرمایا: تعبیر کی اس کی میں نے علم۔

فائدہ: اس باب میں ابو ہریرہ اور ابو بکرہ اور ابن عباس اور عبد اللہ بن سلام اور خزیمہ اور طفیل بن سنجرہ اور سمرہ اور ابو امامہ اور جابر رضوان اللہ علیہم اجمعین سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کی صحیح ہے۔

مترجم: اس حدیث میں معلوم ہوا کہ دودھ کی تعبیر علم ہے اور اسی طرح داخل ہے اس میں ہر خیر و برکت و نیکی و صلاح اور خوبی دنیا و آخرت اور ترقی دین اور بہبودی دارین۔ اور اہل تعبیر نے کہا ہے کہ لبن بقر کی تعبیر مال و خصب و غنا ہے اگر اسے لیتے ہوئے دیکھے اور اگر دیکھے کہ دودھ دوہا اور پیا تو مرد فقیر امیر ہوگا اور مطلق لبن فطرہ اسلام ہے اور سنت ہے نبی ﷺ کی اور مال حلال اور رزق حسن، اور دہی کا دیکھنا ہم و غم ہے اور ضرر و حزن۔

❀❀❀❀

(٢٢٨٥) عَنْ اَبِي اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ : اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : ((بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ رَاَيْتُ النَّاسَ يُعْرَضُونَ عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ قُمُصٌ مِنْهَا مَا يَبْلُغُ الثُّدِيَّ وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ اَسْفَلَ مِنْ ذٰلِكَ)) قَالَ : ((فَعُرِضَ عَلَيَّ عُمَرُ وَعَلَيْهِ قَمِيصٌ يَجُرُّهُ)) قَالُوا : فَمَا اَوَّلْتَهُ يَارَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ : ((الدِّينُ)) . (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابو امامہ سے وہ روایت کرتے ہیں بعض اصحاب سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ اس درمیان میں کہ میں سو رہا تھا دیکھا میں نے آدمیوں کو کہ پیش کیے جاتے ہیں مجھ پر اور کرتے ہیں سو بعض ان میں سے پہنچتے ہیں چھاتی تک۔ اور بعض

اس سے نیچے یعنی ناف یا گھٹنے تک فرمایا آپ ﷺ نے: پھر جب پیش کیے گیے مجھ پر عمر تو ان پر ایک کرتہ تھا کہ کھینچتے تھے وہ اس کو یعنی زمین پر لٹکتا تھا۔ لوگوں نے پوچھا کیا تعبیر سوچی آپ نے؟ فرمایا: تعبیر اس کی دین ہے۔

فائدہ: روایت کی ہم سے عبد بن حمید نے انہوں نے یعقوب بن ابراہیم بن سعد سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے صالح بن کیسان سے انہوں نے زہری سے انہوں نے ابوامامہ سے انہوں نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے ہم معنی اس کے اور یہ صحیح تر ہے پہلی روایت سے۔

مترجم: قمیص میں جیسا فرق تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اور لوگوں کے وہی فرق تھا ان کے دین میں اور اور لوگوں کے دین میں، یعنی تدین میں آپ اور لوگوں سے ایسے زیادہ تھے کہ جیسا لٹکتا ہوا قمیص اور قمیصوں سے زیادہ تھا اور اس سے لازم نہیں آتی فضیلت آپ کی ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پر اس لیے کہ حدیث میں تصریح نہیں اس کی اور فضیلت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی اور حدیثوں سے معلوم ہو چکی تھی اس لیے یہاں سکوت فرمایا اس سے اور اگر کوئی کہے کہ کیا مناسبت ہے قمیص کو دین سے تو کہیں گے کہ جیسا قمیص ساتر عورت ہے ویسا ہی دین ساتر عیوب و ذنوب ہے اور دین اور تقویٰ قریب سے قریب ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿ وَلِبَاسُ التَّقْوٰى ذٰلِكَ خَيْرٌ ﴾ پس تقویٰ لباس فرمایا دال ہے اس پر کہ قمیص اور دین میں مناسبت ہے۔

❀❀❀❀

(٢٢٨٦) عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ قَالَ : وَهٰذَا اَصَحُّ .

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے انہوں نے روایت کی نبی ﷺ سے ہم معنی اس کے اور یہ صحیح تر ہے پہلی روایت سے۔

❀❀❀❀

١٠ ۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ رُؤْيَا النَّبِيِّ ﷺ فِي الْمِيْزَانِ وَالدَّلْوِ

نبی ﷺ کا میزان اور ڈول کی تعبیر بتانے کے بیان میں

(٢٢٨٧) عَنْ اَبِىْ بَكْرَةَ : اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ذَاتَ يَوْمٍ : ((مَنْ رَاٰى مِنْكُمْ رُؤْيَا)) فَقَالَ رَجُلٌ اَنَا رَاَيْتُ كَاَنَّ مِيْزَانًا نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ فَوُزِنْتَ اَنْتَ وَاَبُوْبَكْرٍ فَرَجَحْتَ اَنْتَ بِاَبِىْ بَكْرٍ، وَوُزِنَ اَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ فَرَجَحَ اَبُوْبَكْرٍ، وَوُزِنَ عُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَحَ عُمَرُ، ثُمَّ رُفِعَ الْمِيْزَانُ، فَرَاَيْنَا الْكَرَاهِيَةَ فِيْ وَجْهِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (صحيح ـ المشكاة : ٦٠٥٧ ـ التحقيق الثانى)

ترجمہ: روایت ہے ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ایک دن کسی نے دیکھا ہے تم میں سے کوئی خواب تو کہا ایک مرد نے میں نے دیکھا خواب کہ گویا ایک ترازو اُترا ہے آسمان سے اور تولے گئے اس میں آپ ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ، سو بھاری نکلے آپ ﷺ اور پھر تولے گئے اس میں ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ اور بھاری نکلے ابوبکر رضی اللہ عنہ اور تولے گئے اس میں عمر رضی اللہ عنہ،

اور عثمان رضی اللہ عنہ پس بھاری نکلے عمر رضی اللہ عنہ پھر اٹھالی گئی میزان، پھر دیکھی ہم نے کراہت چہرے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنی اس خواب کے سننے سے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: شاید کراہیت کی وجہ یہ ہوئی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سمجھا خلافت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ہی تک ہوگی اور یہ سمجھنا بھی آپ کا موافق واقع کے ہوا یعنی وہ خلافت کہ جو باتفاق اصحاب ہوا اور مومنوں میں اختلاف نہ ہو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ہی کے زمانہ تک ہوئی حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت میں اختلاف اصحاب رہا اگرچہ شروط خلافت راشدہ باجمعہا ذات مقدس میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے تھے اور جس نے خلاف کیا آپ سے اس کی خطا اجتہادی تھی اور بھی دلالت کرتا ہے یہ خواب مراتب اصحاب اور فضیلت ان کی علیٰ ترتیب الخلافت یعنی اول سب سے ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں بعد ان کے عمر رضی اللہ عنہ بعد ان کے عثمان رضی اللہ عنہ اور یہی ہے عقیدہ اہل سنت کا۔

❁ ❁ ❁ ❁

(۲۲۸۸) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ وَرَقَةَ، فَقَالَتْ لَهُ خَدِيْجَةُ : اِنَّهُ كَانَ صَدَّقَكَ وَاَنَّهُ مَاتَ قَبْلَ اَنْ تَظْهَرَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((اُرِيْتُهُ فِي الْمَنَامِ وَعَلَيْهِ ثِيَابٌ بَيَاضٌ، وَلَوْ كَانَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ لَكَانَ عَلَيْهِ لِبَاسٌ غَيْرُ ذٰلِكَ)) . (ضعيف ـ المشكاة : ٤٦٢٣) (اس میں عثمان بن عبدالرحمٰن ضعیف ہے۔)

ترجمہ: روایت ہے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کہا پوچھا کسی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ورقہ بن نوفل کا سو عرض کی ام المؤمنین خدیجہ رضی اللہ عنہا نے کہ انہوں نے تصدیق کی تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی اور انتقال کر چکے وہ قبل اس کے کہ ظاہر کریں آپ صلی اللہ علیہ وسلم رسالت اپنی، سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے: دکھائے گئے مجھے وہ خواب میں اور ان کے بدن پر کپڑے تھے سفید اور اگر ہوتے وہ اہل نار سے تو ہوتے ان پر اور طرح کے کپڑے سوا اس کے یعنی سیاہ وغیرہ۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے۔اور عثمان بن عبدالرحمٰن اہل حدیث کے نزدیک قوی نہیں۔

مترجم: ورقہ بن نوفل چچیرے بھائی تھے ام المؤمنین خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے اور تصدیق کی تھی انہوں نے آپ کی رسالت کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا حال سن کر اور کہا تھا وہ فرشتہ جو تمہارے پاس آتا ہے وہ ناموس اکبر ہے۔اور افسوس کیا تھا انہوں نے اپنے بڑھاپے پر اور آرزو کی تھی کہ میں اس وقت جواں ہوتا جب کہ قوم آپ کی آپ کو نکالے گی تو آپ کی مدد کرتا۔ چنانچہ تفصیل اس کی ابتدائے بخاری میں مذکور ہے اور قبل اشتہار رسالت کے انتقال فرمایا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ وہ اہل نار سے نہیں اس لیے کہ ان کے بدن پر میں نے سفید کپڑے دیکھے خواب میں۔اس حدیث میں تصریح ہے کہ سفید کپڑوں میں کسی میت کو دیکھنا دلالت رکھتا ہے اس کے حسن خاتمہ پر اور نکوئی عاقبت پر اور رنگوں میں پسندیدہ تر سفید رنگ ہے۔

❁ ❁ ❁ ❁

(۲۲۸۹) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ رُؤْيَا النَّبِيِّ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ فَقَالَ : ((رَأَيْتُ النَّاسَ اجْتَمَعُوْا فَنَزَعَ أَبُوْبَكْرٍ ذَنُوْبًا أَوْ ذَنُوْبَيْنِ فِيْهِ ضَعْفٌ وَاللّٰهُ يَغْفِرُ لَهُ، ثُمَّ قَامَ عُمَرُ فَنَزَعَ فَاسْتَحَالَتْ غَرْبًا، فَلَمْ أَرَ عَبْقَرِيًّا يَفْرِيْ فَرِيَّهُ حَتّٰى ضَرَبَ النَّاسُ بِالْعَطَنِ))۔ (صحیح)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا انہوں نے خواب نبی ﷺ سے جس میں دیکھا تھا آپ ﷺ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ وعمر رضی اللہ عنہ کو، سوفرمایا آپ نے کہ دیکھا میں نے لوگوں کو کہ مجتمع ہوئے ہیں یعنی ایک کنویں پر پھر پانی کھینچا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ایک یا دو ڈول اوران کے کھینچنے میں ضعف ہے اوراللہ تعالیٰ بخشے گا ان کو پھر کھڑے ہوئے عمر (رضی اللہ عنہ) اورکھینچا انہوں نے اور وہ ڈول بہت بڑا ہوگیا پھر نہ دیکھا میں نے کسی پہلوان کو کہ کام کرے مثل اس کے کام کرنے کو یہاں تک کہ جگہ پکڑی لوگوں نے اپنی آرام گاہوں میں یعنی بخوبی سیراب ہوگئے۔

فائدہ: اس باب میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت سے۔

مترجم: اس حدیث میں اشارہ ہے خلافت کی طرف خلفائے راشدین یعنی شیخین کے۔ قولہ کھینچا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ایک یا دو ڈول یعنی خلافت ان کی ایک یا دو سال ہے۔ چنانچہ ایسا ہی واقع ہوا کہ خلافت ان کی دو سال اور تین ماہ تھی۔ قولہ: اوران کے کھینچنے میں ضعف ہے اشارہ ہے کہ ان کے ایام میں اضطراب اور ارتداد واقع ہوگا یا اشارہ ہے لین اور مدارات اور قلت سیاست کی طرف یا اجراء کرنا امور سلطنت کا تامل وتانی کے ساتھ۔ قولہ: اوراللہ تعالیٰ بخشے گا۔ یعنی ارتدادامت وغیرہ ان کے منصب عالی میں کچھ نقصان نہ پہنچائے گی اور امر خلافت میں مخل نہ ہوں گے بلکہ عنایت الٰہی تائیدات غیبیہ سے اس کی مکافات کردے گی اور غرب بڑا ڈول ہے اونٹوں کے پانی پلانے کا فاستحالت غربا یعنی مستحیل ہوگیا اور بدل گیا چھوٹا ڈول بڑے سے۔ قولہ: نہ دیکھا میں نے کسی پہلوان کو الخ۔ اس میں اشارہ ہے تعظیم دین کا اوراعلائے کلمۃ اللہ کا اور کثرت فتوحات اور فتح کنوز وخزائن اور جمع رجال اور نصب قتال کا جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمان فیض توامان میں منصۂ شہود پر آیا کہ اثر آپ کی حسن سعی اور خوبی عزم اور صحت نیت اور جہد کثیر کا مشارق الارض سے مغارب تک پہنچا۔ اورعبقری کا معنی رجل قوی شدید القوۃ قولہ: ضرب الناس بعطن۔ عطن اونٹوں کے بٹھانے کی جگہ مراد اس کلمہ سے یہ ہے کہ لوگ یہاں تک سیر ہوئے اور اپنے اونٹوں کو آسودہ کیا کہ کسی کو حاجت نہیں رہی پانی کی اور بٹھا دیا اونٹوں کو ان کے مقاموں میں اور کھول دیا اپنے رحال کو بسبب فراغت حال اور بشاشت بال کے اور مقصود اس سے کمال سیرابی ہے۔ الغرض اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر کسی کو خواب میں پانی پلاتے دیکھے تو تعبیر اس کی فیضان علوم ہے اور ایصال منافع دینیہ اور انتشار سنن نبویہ اور ترویج حسنات اور تشہیر واجبات اور اجرائے احکام اور اقامت حدود وغیر ذلك من الأمور التي ظهرت في زمان الخلافة على ايدي الخلفاء الراشدين رضوان اللہ علیہم اجمعین ۔

❀❀❀❀

(۲۲۹۰) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ رُؤْيَا النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((رَأَيْتُ امْرَأَةً سَوْدَاءَ ثَائِرَةَ الرَّأْسِ خَرَجَتْ مِنَ الْمَدِيْنَةِ حَتّٰى قَامَتْ بِمَهْيَعَةٍ وَهِيَ الْجُحْفَةُ فَاَوَّلْتُهَا وَبَاءَ الْمَدِيْنَةِ يُنْقَلُ اِلَى الْجُحْفَةِ)).

(صحيح) التعليق الرغيب (۲/۱٤٥)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ روایت کرنے لگے وہ خواب سے رسول اللہ ﷺ کے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: دیکھا میں نے ایک عورت سیاہ فام کو بکھرے ہوئے بال سر کے نکلی مدینہ سے یہاں تک کہ ٹھہر گئی مہیعہ میں اور نام ہے جحفہ کا کہ وہ بستی ہے سو تعبیر کی میں نے اس کی کہ وہ وباء ہے مدینہ کی کہ چلی جائے گی جحفہ میں۔

فائدہ: یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے۔

مترجم: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورت سیاہ فام کی تعبیر وباء ہے یا اور کوئی بلائے عام کہ جس سے اکثر خلائق متضرر ہو جیسے ظلم حکام کا جفا قضاۃ کی جور کسی قوم کا چنانچہ حدیث میں آیا ہے: ((اَلظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) پس ظلم بصورت زن سیاہ فام ظاہر ہوتا ہے خواب میں یا وہ کثرت ہے ذنوب کی اور جفا ہے اپنے نفوس پر غرض تاریکی اور سیاہی مشعر ہے ذنوب وعیوب سے اور معبر ہے جور و جفا سے جیسے کہ انوار و بیاض معبر بہ طاعت و سعادت سے معبر با قبال و دولت اور نور معبر ہے بعلم وفہم وصفائی ذہن وصفائی باطن اور ظلمت، و سیاہی معبر ہے بکدورت طبع و قساوت قلب جہل و حمق و عقائد خبیثہ و ارتکاب بدع وغیر ذلک۔

❁ ❁ ❁ ❁

(۲۲۹۱) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((فِيْ آخِرِ الزَّمَانِ لَا تَكَادُ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ تَكْذِبُ وَاَصْدَقُهُمْ رُؤْيَا اَصْدَقُهُمْ حَدِيْثًا، وَالرُّؤْيَا ثَلَاثٌ : اَلْحَسَنَةُ بُشْرٰى مِنَ اللّٰهِ، وَالرُّؤْيَا يُحَدِّثُ الرَّجُلُ بِهَا نَفْسَهُ، وَالرُّؤْيَا تَحْزِيْنٌ مِنَ الشَّيْطَانِ فَاِذَا رَاٰى اَحَدُكُمْ رُؤْيَا يَكْرَهُهَا فَلَا يُحَدِّثْ بِهَا اَحَدًا وَلْيَقُمْ فَلْيُصَلِّ)) . قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ يُعْجِبُنِي الْقَيْدُ وَاَكْرَهُ الْغُلَّ الْقَيْدُ : ثَبَاتٌ فِي الدِّيْنِ. قَالَ : وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَاَرْبَعِيْنَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ)). (صحيح) انظر الحديث (۲۲۸۰)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ آخر زمانہ میں جھوٹ نہ ہوگا رؤیا مؤمن کا یعنی جو دیکھے گا وہی وقوع میں آئے گا اور سب سے سچا خواب اس کا ہے جس کی بات سچی ہے اور خواب تین ہیں ایک اچھا خواب کہ بشارت ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور ایک خواب وہ ہے کہ خیال کرتا ہے آدمی اپنے دل میں اور ایک خواب غم میں ڈالنا ہے شیطان کا، پھر جب دیکھے کوئی تم میں سے ایسے خواب کو کہ مکروہ رکھے اس کو پس نہ بیان کرے اس کو کسی سے اور چاہیے کہ اٹھ کر نماز پڑھے۔ کہا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے: پسند آتا ہے مجھے زنجیر کا دیکھنا اور برا لگتا ہے طوق کا دیکھنا اس لیے کہ زنجیر کا دیکھنا تعبیر اس کی ثابت رہنا دین میں۔ کہا راوی نے: اور فرمایا نبی ﷺ نے خواب مؤمن کا ایک ٹکڑا ہے چھیالیس ٹکڑوں کا نبوت کے۔

فائدہ: اور روایت کی عبدالوہاب ثقفی نے یہ حدیث ایوب سے مرفوعاً۔ اور روایت کی حماد بن زید نے ایوب سے موقوفاً۔

مترجم: تفصیل اس کی اوپر گزری۔

❀❀❀❀

(۲۲۹۲) **عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((رَاَیْتُ فِی الْمَنَامِ کَأَنَّ فِیْ یَدَیَّ سِوَارَیْنِ مِنْ ذَهَبٍ فَهَمَّنِیْ شَانُهُمَا فَاُوْحِیَ اِلَیَّ اَنْ اَنْفُخُهُمَا فَنَفَخْتُهُمَا فَطَارَا، فَاَوَّلْتُهُمَا کَاذِبَیْنِ یَخْرُجَانِ مِنْ بَعْدِیْ یُقَالُ لِاَحَدِهِمَا : مَسْلَمَةُ صَاحِبُ الْیَمَامَةِ، وَالْعَنْسِیُّ صَاحِبُ صَنْعَاءَ))** . (صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے خواب میں دیکھا میں نے کہ میرے دونوں ہاتھوں میں دو کنگن ہیں سونے کے پس فکر میں ڈال دیا مجھ کو ان کے حال نے، سو وحی بھیجی گئی مجھ پر یعنی خواب ہی میں کہ پھونک دو ان دونوں کو، سو پھونک دیا میں نے ان کو، سو وہ دونوں اڑ گئے پھر تعبیر دی میں نے ان دونوں کی ساتھ دو جھوٹوں کے کہ نکلیں گے بعد میرے کہ ایک کو ان میں سے مسلمہ کہتے ہیں وہ نکلے گا یمامہ سے، اور دوسرا عنسی کہ ہے خروج اس کا صنعاء میں۔

فائدہ: یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے۔

مترجم: اس حدیث میں دلالت ہے اس پر کہ دیکھنا زیور کا جو ممنوع ہے مرد کو اپنے بدن پر تعبیر اس کی کسی کا تہمت باندھنا اور جھوٹ لگانا اور طوفان باندھنا ہے، اور دور ہونا اس کا یا اتارنا اس تہمت سے بچنا ہے۔

❀❀❀❀

(۲۲۹۳) **عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ** قَالَ : کَانَ اَبُوْهُرَیْرَةَ یُحَدِّثُ : اَنَّ رَجُلًا جَاءَ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ : اِنِّیْ رَاَیْتُ اللَّیْلَةَ ظُلَّةً یَنْطُفُ مِنْهَا السَّمْنُ وَالْعَسَلُ وَرَاَیْتُ النَّاسَ یَسْتَقُوْنَ بِاَیْدِیْهِمْ، فَالْمُسْتَکْثِرُ وَالْمُسْتَقِلُّ وَرَاَیْتُ سَبَبًا وَاصِلًا مِنَ السَّمَاءِ اِلَی الْاَرْضِ فَاَرَاكَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اَخَذْتَ بِهٖ فَعَلَوْتَ، ثُمَّ اَخَذَ بِهٖ رَجُلٌ بَعْدَكَ فَعَلَا، ثُمَّ اَخَذَهٗ رَجُلٌ بَعْدَهٗ فَعَلَا، ثُمَّ اَخَذَ بِهٖ رَجُلٌ فَقُطِعَ بِهٖ ثُمَّ وُصِلَ لَهٗ فَعَلَا بِهٖ، فَقَالَ اَبُوْبَکْرٍ : اَیْ رَسُوْلَ اللّٰهِ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ وَاللّٰهِ لَتَدَعُنِیْ اَعْبُرُهَا فَقَالَ : **((اُعْبُرْهَا))** فَقَالَ : اَمَّا الظُّلَّةُ فَظُلَّةُ الْاِسْلَامِ، وَاَمَّا مَا یَنْطُفُ مِنَ السَّمْنِ وَالْعَسَلِ فَهُوَ الْقُرْاٰنُ لِیْنُهٗ وَحَلَاوَتُهٗ، وَاَمَّا الْمُسْتَکْثِرُ وَالْمُسْتَقِلُّ، فَهُوَ الْمُسْتَکْثِرُ مِنَ الْقُرْاٰنِ وَالْمُسْتَقِلُّ مِنْهُ، وَاَمَّا السَّبَبُ الْوَاصِلُ مِنَ السَّمَآءِ اِلَی الْاَرْضِ، فَهُوَ الْحَقُّ الَّذِیْ اَنْتَ عَلَیْهِ فَاَخَذْتَ بِهٖ فَیُعْلِیْكَ اللّٰهُ، ثُمَّ یَاْخُذُ بِهٖ بَعْدَكَ رَجُلٌ آخَرُ فَیَعْلُوْ بِهٖ، ثُمَّ یَاْخُذُ بَعْدَهٗ رَجُلٌ آخَرُ فَیَعْلُوْ بِهٖ، ثُمَّ یَاْخُذُ رَجُلٌ آخَرُ فَیَنْقَطِعُ بِهٖ، ثُمَّ یُوْصَلُ فَیَعْلُوْ بِهٖ، اَیْ رَسُوْلَ اللّٰهِ لَتُحَدِّثَنِّیْ اَصَبْتُ اَمْ اَخْطَاْتُ؟ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ : **((اَصَبْتَ بَعْضًا وَاَخْطَاْتَ بَعْضًا))** قَالَ : اَقْسَمْتُ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ لَتُخْبِرَنِّیْ مَا الَّذِیْ اَخْطَاْتُ؟ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ **((لَا تُقْسِمْ))** .

(صحیح) ظلال الجنة (۱۱۴۳)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے تھے کہ ایک مرد آیا رسول اللہ ﷺ کے پاس اور کہا میں نے دیکھا آج کی رات ایک چھتا کہ ٹپکتا ہے اس سے گھی اور شہد اور دیکھا میں نے لوگوں کو کہ وہ پیتے ہیں اپنے ہاتھوں میں لے کر پھر ان میں بہت پینے والے بھی ہیں اور تھوڑے پینے والے بھی اور دیکھی میں نے ایک رسی لٹکتی ہوئی آسمان سے زمین تک، سو دیکھا میں نے آپ کو یا رسول اللہ ﷺ کہ پکڑا آپ نے اس کو اور اوپر چڑھ گئے آپ پھر پکڑا آپ (ﷺ) کے بعد ایک اور آدمی نے اور وہ بھی چڑھ گیا پھر اس کے بعد ایک اور آدمی نے پکڑا اس رسی کو اور وہ بھی چڑھ گیا پھر پکڑا اس کو ایک اور مرد نے پس ٹوٹ گئی وہ اور پھر جوڑی گئی اس کے لیے پھر وہ بھی چڑھ گیا۔ سو عرض کی ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اے اللہ کے رسول میرے ماں باپ فدا ہیں آپ پر قسم ہے اللہ کی آپ (ﷺ) مجھے رخصت دیں کہ میں تعبیر کہوں اس کی، سو فرمایا آپ ﷺ نے: اچھا تعبیر کہو اس کی۔ سو کہا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے وہ چھتا تو اسلام ہے اور گھی اور شہد جو ٹپکتا ہے وہ قرآن ہے کہ نرمی اور شرینی اس کی گھی اور شہد سے مناسبت رکھتی ہے اور بہت پینے والے اور تھوڑے پینے والے سے مراد قرآن کے بہت سیکھنے والے اور کم سیکھنے والے ہیں اور وہ رسی جو آسمان سے زمین تک لٹک رہی ہے پس وہ حق ہے کہ جس پر آپ (ﷺ) ہیں اور پکڑا اس حق کو آپ (ﷺ) نے اور چڑھا دے گا آپ کو اللہ تعالیٰ یعنی آپ مقبوض ہوں گے حالانکہ ثابت ہوں گے اسی حق پر پھر لے گا تمسک کرے گا یعنی خلیفہ ہوگا آپ (ﷺ) کے بعد اسی حق پر ایک مرد دوسرا اور چڑھ جائے گا وہ بھی اعلیٰ علیین کو پھر لے گا ایک مرد دوسرا اور چڑھ جائے گا وہ پھر لے گا اس حق کو ایک مرد تیسرا اور ٹوٹ جائے گا وہ یعنی اس کی خلافت میں کچھ رخنہ واقع ہوگا پھر جوڑ دیا جائے گا اس کے لیے یعنی مکافات اس رخنہ کی ہو جائے گی پھر چڑھ جائے گا وہ بھی اور تعبیر تمام ہوئی، پھر عرض کی ابو بکر رضی اللہ عنہ نے: اے اللہ کے رسول ﷺ خبر دیجیے مجھ کو کہ ٹھیک کہی میں نے یہ تعبیر خواب کی یا خطا کی میں نے؟ فرمایا نبی ﷺ نے: ٹھیک کہا تم نے کچھ۔ اور خطا کی تم نے کچھ عرض کی ابو بکر رضی اللہ عنہ نے: قسم دیتا ہوں میں آپ کو فدا ہیں آپ (ﷺ) پر میرے ماں باپ اے اللہ کے رسول کے خبر دیجیے مجھے کہ کیا خطا کی میں نے؟ فرمایا آپ ﷺ نے: مت قسم دو۔

فائدہ: یہ حدیث صحیح ہے۔

مترجم: ایک چھتا مشابہ بدلی کے اور لغت میں ظلہ اس چیز کے تئیں کہتے ہیں کہ جو تجھے ڈھانپے اور جس کے سایہ میں آدمی ہو جائے۔ بعض اہل شروح نے اس کا ترجمہ بدلی کیا ہے یعنی ایک ٹکڑا بدلی کا دیکھا کہ اس میں سے شہد وغیرہ ٹپکتا ہے۔ قولہ: ٹھیک کہی تم نے کچھ اور خطا کی تم نے کچھ اس میں اختلاف ہے علماء کا کہ مراد اس خطا سے کیا ہے۔ سو ابن قتیبہ اور بعض نے کہا کہ مراد اس سے یہ ہے کہ ٹھیک کہی تم نے تعبیر خواب کی مگر بغیر میری اجازت کے جو کہی یہ خطا ہوئی۔ اور اس معنی کو بعض نے فاسد کہا ہے اس لیے کہ آپ ﷺ نے ان کو اجازت دی تھی اور فرمایا اعبر بلکہ مراد اس سے یہ ہے کہ ترک کی تم نے تعبیر بعض چیز کی۔ چنانچہ خواب دیکھنے

والے نے دیکھا تھا کہ ٹپکتا ہے اس میں گھی اور شہد اور تعبیر دی تم نے فقط قرآن سے حالانکہ ضرور تھا کہ قرآن وحدیث کہتے کہ تعبیر دونوں کی آجاتی گھی اور شہد سے۔ اور اسی طرف اشارہ کیا طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے اور بعض نے کہا کہ فرمائش کرنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا یا قسم دینا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہی خطا تھی۔ انتہی مافی النووی۔

فقیر کہتا ہے غلطی اتنی تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اس کی تعبیر تفویض نہ کی اور خود اس کے متکفل ہوئے حالانکہ اگر زبان فیض ترجمان سے اس کی تعبیر بیان ہوتی علم اس کا یقینی ہوتا نہ ظنی واجتہادی اور جو بشارت خلافت آپ کے بیان سے حاصل ہوتی وہ زیادہ موجب اثبات فضیلت اور سبب اطمینان امت ہوتی فقط۔ اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ابراء قسم کا جب ہی ضرور ہے کہ اس کے ابراء میں کچھ مفسدہ نہ ہو اور درصورتیکہ اس میں کچھ مفسدہ متصور ہو ابراء اس کا کچھ ضرور نہیں۔ جیسے کہ ابراء نہ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کی قسم کا، اور شاید کہ مفسدہ وہی تھا جو کہ جانا اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رسی کے ٹوٹنے سے کہ ظہور اس کا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے واسطے ہوا۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جواز تعبیر کا اور یہ عابر مصیب اور مخطی ہوتا ہے۔ اور قاضی عیاض نے کہا جس نے اتنا کہا کہ قسم کھاتا ہوں میں اس پر کفارہ نہیں۔ جیسا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا، مگر قاضی عیاض نے جو یہ کہا ہے عجب ہے اس لیے کہ صحیح مسلم کے جمیع نسخوں میں وارد ہوا ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا واللہ یارسول اللہ لتحدثنی اور یہ صریح یمین ہے۔ انتہی۔

❀❀❀❀

(۲۲۹۴) عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا صَلّٰى بِنَا الصُّبْحَ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ بِوَجْهِهٖ وَقَالَ : ((هَلْ رَاٰى اَحَدٌ مِنْكُمْ رُؤْيَا اللَّيْلَةَ)) . (صحيح ـ التعليق الرغيب : ۱/ ۱۹۸، ۱۹۹)

ترجمہ: روایت ہے سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھ چکتے ہمارے ساتھ صبح کی متوجہ ہوتے آدمیوں پر اور فرماتے آیا دیکھا ہے کسی نے تم میں سے کوئی خواب آج کی رات۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور مروی ہے عوف اور جریر بن حازم سے انہوں نے روایت کی ابورجاء سے انہوں نے سمرہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک قصہ طویلہ کے ساتھ۔ اور ایسی ہی روایت کی ہے بندار نے یہ حدیث وہب بن جریر سے مختصراً۔

مترجم: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا پوچھنا خواب کو تعبیر دینے کے واسطے تھا پھر جب کوئی صحابی کوئی خواب بیان کرتا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی تعبیر ارشاد فرماتے اور قصہ اس حدیث کا مفصلاً بخاری میں مذکور ہے یہاں بخوف طویل ذکر نہ کیا۔ معلوم کرنا چاہیے کہ تعبیر رؤیا کی کبھی قرآن سے ہوتی ہے کبھی حدیث سے اور کبھی ان امثلہ سے جو زبان زد خلائق ہیں قرآن سے مثلاً تعبیر بیض یعنی انڈے کی عورتوں سے بدلیل قولہ تعالیٰ ﴿ كَاَنَّهُنَّ بَيْضٌ مَّكْنُوْنٌ ﴾ اور تعبیر پتھر کی قسوتِ قلوب سے جیسے قول اللہ تعالیٰ ﴿ ثُمَّ قَسَتْ قُلُوْبُكُمْ مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ ﴾ الآیۃ اور تعبیر لحم کی غیبت سے جیسے قول اللہ تعالیٰ ﴿ اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ ﴾ الآیۃ اور تعبیر مفاتیح کی خزانوں سے جیسے قول اللہ تعالیٰ ﴿ وَ اٰتَيْنٰهُ مِنَ الْكُنُوْزِ مَا اِنَّ مَفَاتِحَهٗ لَتَنُوْٓءُ بِالْعُصْبَةِ

اُولِی الْقُوَّۃِ ﴾ اور تعبیر سفینہ کی نجات سے جیسے قول اللہ تعالیٰ ﴿ وَاَنْجَیْنٰهُ وَاَصْحٰبَ السَّفِیْنَۃِ ﴾ اور ﴿ فَاَنْجَیْنٰهُ وَمَنْ مَّعَهٗ فِی الْفُلْکِ ﴾ اور تعبیر دخول ملک کے دار یا بلدہ با غلبہ میں ساتھ فساد اور خرابی اور بربادی اس دار و بلد کے۔ جیسے قول اللہ تعالیٰ ﴿ اِنَّ الْمُلُوْکَ اِذَا دَخَلُوْا قَرْیَۃً اَفْسَدُوْهَا وَجَعَلُوْٓا اَعِزَّۃَ اَهْلِهَآ اَذِلَّۃً ﴾ اور تعبیر لباس کی ساتھ عورتوں کے، اگر نائم مرد ہو اور ساتھ مردوں کے اگر نائم عورت ہو جیسے قول اللہ تعالیٰ ﴿ هُنَّ لِبَاسٌ لَّکُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ ﴾ اور مروی ہے ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ سے کہ آیا ان کے پاس ایک مرد اور اس نے کہا میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ مجھے کوئی پکارتا ہے پس دیکھا اس کی طرف ابن سیرین رضی اللہ عنہ نے کہا تیرا ہاتھ کاٹا جائے گا۔ پھر آیا دوسرا شخص اور اس نے بھی یہی خواب کہا آپ نے اس کی طرف دیکھ کر کہا کہ تجھے حج نصیب ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ۔ پھر پوچھی لوگوں نے علت اس کی فرمایا انہوں نے دیکھی میں نے پہلے شخص کے چہرے میں علامت فسق کی پس یاد کیا میں نے قرآن کی ندا اس کو ﴿ فَاَذَّنَ مُؤَذِّنٌ اَیَّتُهَا الْعِیْرُ اِنَّکُمْ لَسٰرِقُوْنَ ﴾۔ اور دیکھی میں نے دوسرے میں سیما صالحین کی پس یاد کی میں نے نداء قرآن کی ﴿ و اذن فی الناس بالحج ﴾ پس ویسا ہی واقع ہوا جیسے تعبیر دی تھی۔ اسی طرح تعبیر اکل نار کی ساتھ اکل مال یتیم کے بقولہ تعالیٰ ﴿ اِنَّمَا یَاْکُلُوْنَ فِیْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا ﴾ اور تعبیر رعد مع الریح کے ساتھ سلطان جائر قوی کے اور برق کی ساتھ خوف کے مسافر کے لیے اور ساتھ طمع کے مقیم کے لیے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿ وَهُوَ الَّذِیْ یُرِیْکُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَّطَمَعًا ﴾ اور تعبیر حدیث سے جیسے غراب کے رجل فاسق سے کہ حدیث میں اس کو آپ نے فاسق فرمایا ہے اور فارہ کی زن فاسقہ ہے اور ضلع کی عورت سے کہ حدیث میں آیا ہے کہ عورت پسلی سے پیدا ہوئی ہے اور آستانِ در کے ساتھ بیوی کی۔ چنانچہ مروی ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ بدل دو آستان در اپنا اور مراد اس سے بیوی کا بدلنا تھا۔ اور امثلہ متعارفہ سے جیسے لمبے ہاتھ والا مرد سخی ہے اور لمبے ہاتھ والی عورت سخیہ ہے اس لیے کہ عرب کہتا ہے: هٰذَا اَطْوَلُ مِنْكَ بَاعًا اَوْیَدًا۔ پھر امثلہ میں جس ملک کا خواب دیکھنے والا ہو اس ملک کے امثلہ کا اعتبار ہے، اور تعبیر عین جاریہ کی عمل صالح سے اور ذبح بقر کی کثرت مقتولین سے اور امراۃ سوداء کی وباء سے اور انقطاع صدر سیف کی مومنوں کے مقتول ہونے سے احادیث صحیحہ سے روایت بخاری ثابت ہے اور علم تعبیر رؤیا علوم انبیاء علیہم السلام سے ہے۔

وهذا اخر ما أردنا يراده فى هذا المقام والله لملك العلام

ابواب الشهادت

عن رسول الله ﷺ

(المعجم ۳۳) گواهوں کے متعلق مسائل کے بیان میں (تحفة ۳۰)

مترجم: شہادات جمع ہے شہادت کی اور شہادت اور شہود اور مشاہدات اصل میں بمعنی حضور اور ادراک بصر کے ہیں۔ اور کبھی اطلاق ہوتا ہے اس کا اوپر علم یقینی کے جو حاصل ہو ساتھ بصیرت کے، اور کبھی آتا ہے بمعنی خبر قاطع کے کہ صادر ہو ساتھ موافقت قلب کے اور شریعت میں خبر دینا ساتھ حق غیر کے جو ہو اوپر دوسرے کے، جیسا کہ اقرار اخبار ہے ساتھ حق غیر کے اوپر اپنے اور دعویٰ اخبار ہے ساتھ حق اپنے کے اوپر غیر کے۔ اور بعض نے شہادت کی تعریف میں کہا ہے: هي الأخبار عندالحاكم بما يعتقد الإنسان اور گواہ کو شاہد کہتے ہیں اور شاہد ایک نام ہے رسول اللہ ﷺ کے نامہائے مبارک سے۔ اور شہود اور شہداء اس کی جمع آتی ہے، اور اشہاد بھی اور شاہد بمعنی زبان اور فرشتہ اور روز جمعہ اور ثریا بھی وارد ہے، اور شہود ناقہ آثار ولادت اس کے خون وغیرہ سے صلوٰۃ شاہد نماز مغرب شاہدہ زمین ہے اور احکام اس کے ضمن احادیث میں مذکور ہوں گے۔ اور وجوب شہادت کا سبب درخواست ہی ہے صاحب حق کی یا خوف ہے صاحب حق کے حق فوت ہونے کا۔ اور شرائط شہادت بالاستیعاب اکیس ہیں جن میں سے پانچ وجوب قبول کی ہیں یعنی: بلوغ اور حریت اور بصارت اور نطق اور عدالت، اور شاہد کا محدود فی القذف نہ ہونا اور اپنی ذات کے واسطے جر منفعت نہ کرنا، اور دفع تاوان اپنی ذات سے نہ کرنا اور شاہد کا خصم وعدو نہ ہونا پس شہادت وصی کی یتیم کے واسطے اور وکیل کے موکل کے واسطے درست نہیں، اور یاد ہونا مشہود بہ کا اور اگر شاہد متعدد ہوں تو دونوں کا اتفاق ہونا، اور یہ شروط عام ہیں جمیع انواع شہادت میں۔ اور جو بعض انواع سے مخصوص ہیں ان میں سے اسلام ہے اگر مشہود علیہ مسلم ہو اور ذکورت حدود وقصاص میں اور تقدیم دعویٰ حقوق عباد میں

اور موافقت شہادت کی دعویٰ سے جس میں توافق شرط ہے اور قیام رائحہ شرب خمر کی شہادت میں مگر بعد مسافت سے، اور اصالۃً ادائے شہادت کرنا حدود وقصاص کی شہادت میں اور حضور اصل کا متعذر ہونا شہادت علی الشہادت میں سو یہ ادائے شہادت کے مشروط شرطیں ہیں۔ اور مکان شہادت یعنی مجلس قضا اور عقل وبصارت یہ دونوں تو تحمل اور ادا دونوں میں شرط ہے اور معائنہ مشہود بہ فقط تحمل کی شرط ہے۔ نہ ادا کی تو یہ سب بیس شرطیں ہوئیں۔ کذا فی الطحاوی۔ اور امتیاز کرنا سماعت سے جو بہ تسامع ثابت ہوتی ہے اکیسویں شرط ہے۔

۱ ۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الشُّهَدَآءِ أَيُّهُمْ خَيْرٌ

گواہوں کے بیان میں کہ کون بہترین (گواہ) ہے

(۲۲۹۵) عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِالْجُهَنِيِّ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ الشُّهَدَاءِ؟ اَلَّذِيْ يَأْتِيْ بِشَهَادَتِهٖ قَبْلَ اَنْ يُسْأَلَهَا)) . (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا خبر دوں میں تم کو بہترین گواہوں میں وہ ہے جو گواہی دے قبل سوال کے۔

فائدہ : روایت کی ہم سے احمد بن حسن نے انہوں نے عبداللہ بن مسلمہ سے انہوں نے مالک سے یہ حدیث۔ اور کہا ابن ابی عمرہ نے یہ حدیث حسن ہے اور اکثر آدمیوں نے کہا ہے عبدالرحمٰن بن ابی عمرہ اور اختلاف کیا مالک پر اس حدیث کے روایت کرنے میں۔ سو روایت کی بعض نے ابی عمرہ سے اور بعض نے ابن ابی عمرہ سے اور وہ عبدالرحمٰن بن ابی عمرہ انصاری ہیں اور یہ صحیح ہے نزدیک ہمارے اس واسطے کہ ایسا ہی مروی ہوا ہے مالک کی روایت کے سوا اور روایتوں میں بھی یعنی روایت ہے عبدالرحمٰن بن ابی عمرہ انصاری سے وہ روایت کرتے ہیں زید بن خالد سے۔ اور مروی ہوا ہے ابی عمرہ سے کہ وہ روایت کرتے ہیں زید بن خالد سے اس حدیث کے سوا اور وہ بھی صحیح ہے اور ابوعمرہ مولیٰ ہیں زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ کے اور ان کی ایک حدیث ہے کہ جس میں ذکر ہے غلول کا۔ اور مروی ہے وہ ابی عمرہ سے۔

مترجم: قولہ: بہترین گواہوں کے وہ ہیں کہ گواہی دیوے قبل سوال کے۔ مراد اس سے وہ شخص ہے کہ صاحب حق نہ جانتا ہو کہ یہ میرے اثبات حق کا گواہ ہے پس اس صورت میں صاحب حق اس کو طلب نہ کر سکے گا تو اس کو بغیر طلب کے گواہی دینا موجب ثواب ہے کہ اس کا حق تلف نہ ہو پس کچھ منافات نہ رہی حدیث مذکور میں۔ اور حدیث يَأْتِي قوم يشهدون ولا يستشهدون میں۔ اور بعض نے کہا مراد اس حدیث سے گواہان کاذب ہیں۔ اور بعض نے کہا حدیث باب سے مراد ہے امانت اور ودیعت کی گواہی کہ اسے کوئی نہ جانتا ہوں سوا اس گواہ کے۔ اور بعض نے کہا حدیث باب خاص ہیں۔ اور حدیث يَأْتِي قوم عام ہے۔

❀❀❀❀

(۲۲۹۶) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ : حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ بِهٖ وَقَالَ : ابْنُ اَبِيْ عُمْرَةَ. قَالَ : هٰذَا

حَدِيثٌ حَسَنٌ وَاَكْثَرُ النَّاسِ يَقُولُونَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِي عُمْرَةَ .

ترجمہ: بیان کیا ہم سے احمد بن حسن نے انہوں نے عبداللہ بن مسلمہ سے انہوں نے مالک سے یہ حدیث۔ اور کہا ابن ابی عمرہ نے یہ حدیث حسن ہے۔ اور اکثر آدمیوں نے کہا ہے عبدالرحمٰن بن ابی عمرہ۔

❀❀❀❀

(۲۲۹۷) حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ : ((خَيْرُ الشُّهَدَاءِ مَنْ اَدّٰى شَهَادَتَهُ قَبْلَ اَنْ يُسْأَلَهَا)) . (اسناده صحيح) [انظر ماقبله]

ترجمہ: مجھ سے بیان کیا زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ نے کہ سنا انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے آپ نے فرمایا: بہترین گواہوں میں وہ ہے جو گواہی دے قبل سوال کے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔

❀❀❀❀

۲۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِيمَنْ لَا تَجُوزُ شَهَادَتُهُ

اس بیان میں کہ جس کی گواہی جائز (اور مقبول) نہیں

(۲۲۹۸) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((لَا تَجُوزُ شَهَادَةُ خَائِنٍ وَلَا خَائِنَةٍ وَلَا مَجْلُودٍ حَدًّا وَلَا مَجْلُودَةٍ وَلَا ذِي غِمْرٍ لِاَخِيهِ وَلَا مُجَرَّبِ شَهَادَةٍ، وَلَا الْقَانِعِ اَهْلَ الْبَيْتِ لَهُمْ، وَلَا ظَنِينٍ فِي وَلَاءٍ وَلَا قَرَابَةٍ)) . قَالَ : الْفَزَارِيُّ الْقَانِعُ التَّابِعُ.

(ضعيف ۔ الارواء : ۲٦٧٥ ۔ المشكاة : ۳۷۸۱ ۔ التحقيق الثانی) اس میں یزید بن ابی زیاد راوی ضعیف ہے

ترجمہ: روایت ہے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جائز نہیں اور مقبول نہیں شہادت خائن مرد کی اور نہ عورت کی جو خیانت کرنے والی ہو اور نہ اس کی جس کو پڑ چکی ہو حد خواہ مرد ہو یا عورت اور نہ عداوت رکھنے والا اپنے بھائی سے یعنی دشمن کی گواہی دشمن پر اور نہ اس کی گواہی کہ جس کی ایک گواہی جھوٹی آزما چکے ہیں، اور نہ گھر کے قانع کی، اور نہ تہمت زدہ کی جو جھوٹ کے ساتھ مشہور ہو چکا ہے، ولاء[1] میں یا قرابت میں۔ فزاری نے کہا: قانع اہل بیت سے مراد ہے تابع کسی کے گھر کا۔

[1] یعنی جس کا قریب نہ تھا اس سے قرابت ظاہر کی اور جس نے آزاد کیا ہوا نہ تھا اس کو اپنا معتق کہا اور اس جھوٹ کے ساتھ مشہور ہو چکا ہے اس کی گواہی قبول نہیں اس لیے کہ وہ عدل نہیں۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے۔نہیں جانتے ہم اسے مگر یزید بن زیاد دمشقی کی روایت سے۔اور یزید ضعیف ہیں حدیث میں اور یہ حدیث معلوم نہیں ہوئی کسی روایت سے کہ اس نے زہری سے روایت کی ہو سوا ان کے۔اور اس باب میں عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے اور نہیں جانتے ہم مراد اس حدیث کی اور ہمارے نزدیک یہ قبیل اسناد سے بھی صحیح نہیں اور عمل اہل علم کے نزدیک یوں ہے کہ شہادت قریب کی جائز ہے قریب کے واسطے، اور اختلاف ہے اہل علم کا شہادت میں والد کی ولد کے لیے اور شہادت میں ولد کی والد کے لیے۔سوا کثر اہل علم نے کہا جائز نہیں شہادت اولاد کی والد کے لئے اور نہ شہادت والد کی اولاد کے لئے اور بعض اہل علم نے کہا کہ جائز ہے شہادت والد کی ولد کو اور اسی طرح شہادت ولد کی والد کو اگر عدل ہوں۔اور جائز ہے شہادت بھائی کی بھائی کے واسطے اس میں کچھ اختلاف نہیں۔اور اسی طرح اور قرابت والوں کی آپس میں۔اور شافعی رحمہ اللہ نے کہا کسی کی شہادت کسی پر جائز نہیں جب ان دونوں میں عداوت ہو اگرچہ شاہد عدل بھی ہو۔اور گئے ہیں وہ عبدالرحمٰن کی روایت کی طرف کہ نبی ﷺ سے مرسلاً مروی ہے کہ فرمایا آپ ﷺ نے: ((لَا تَجُوْزُ شَهَادَةُ صَاحِبِ حِنَةٍ)) یعنی جائز نہیں گواہی صاحب عداوت کی۔اور یہی مراد ہے اس حدیث کی جس کا متن اوپر مذکور ہوا کہ فرمایا اس میں آنحضرت ﷺ نے کہ جائز نہیں ہے شہادت ذی غمر یعنی صاحب عداوت کی۔

❁❁❁❁

٣۔ بَابٌ : مَا جَاءَ فِي شَهَادَةِ الزُّوْرِ

جھوٹی گواہی کے بیان میں

(٢٢٩٩) عَنْ اَيْمَنَ بْنِ خُرَيْمٍ : اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَامَ خَطِيْبًا فَقَالَ : ((يَاَيُّهَا النَّاسُ عَدَلَتْ شَهَادَةُ الزُّوْرِ اِشْرَاكًا بِاللّٰهِ ثُمَّ قَرَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ﴿ فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ ﴾)) [الحج : ٣٠] .

(ضعیف) اس میں فاتک بن فضالہ مجہول راوی ہے نیز ایمن بن خریم کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے عجلی کہتے ہیں تابعی ہے۔

ترجمہ : روایت ہے ایمن بن خریم سے کہ نبی ﷺ کھڑے ہوئے خطبہ پڑھنے کو سو کہا اے آدمیو! برابر کی گئی ہے جھوٹی گواہی اشراک باللہ کے ساتھ پھر پڑھی یہ آیت رسول اللہ ﷺ نے ﴿ فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ ﴾ الآیۃ یعنی بچو تم پلیدی سے اوثان کی اور بچو تم جھوٹی بات سے۔

فائدہ : اس حدیث کو نہیں جانتے ہم مگر سفیان بن زیاد کی روایت سے۔اور اختلاف کیا ہے اس حدیث کی روایت کرنے میں سفیان بن زیاد سے۔اور ایمن بن خریم کو ہم نہیں جانتے کہ رسول اللہ ﷺ سے سماع ہوئے۔

❁❁❁❁

(٢٣٠٠) عَنْ خُرَيْمِ بْنِ فَاتِكٍ الْاَسَدِيِّ : اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ صَلّٰى صَلَاةَ الصُّبْحِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَامَ قَائِمًا

فَقَالَ : ((عَدِلَتْ شَهَادَةُ الزُّوْرِ بِالشِّرْكِ بِاللّٰهِ)) ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ : ﴿ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ ﴾ اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ)) . (ضعيف ـ سلسلة الأحاديث الضعيفة : ١١١٠) اس میں حبیب بن نعمان مجھول راوی ہے۔اس کی ابن حبان کے علاوہ کسی نے توثیق بیان نہیں کی۔

ترجمہ: روایت ہے خریم بن فاتک اسدی سے کہ رسول اللہ ﷺ نے صبح کی نماز پڑھائی، پھر جب فارغ ہوئے تو کھڑے ہو گئے اور فرمایا کہ برابر کی گئی ہے جھوٹی گواہی شرک باللہ کے ساتھ، پھر پڑھی آپ نے یہ آیت ﴿ واجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّوْرِ ﴾ یعنی ''اور بچو تم جھوٹی بات سے'' آخر آیت تک۔

❀❀❀❀

(٢٣٠١) عَنْ اَبِیْ بَكْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَكْبَرِ الْكَبَائِرِ؟)) قَالُوْا : بَلٰى، يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ : ((اَلْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ، وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ)) اَوْ ((قَوْلُ الزُّوْرِ)) قَالَ: فَمَا زَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُهَا حَتّٰى قُلْنَا لَيْتَهُ سَكَتَ. (صحيح ـ غاية المرام : ٢٧٧)

ترجمہ: روایت ہے ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: کیا نہ خبر دوں میں تم کو بڑے سے بڑے گناہ کی؟ بولے ہم ہاں یارسول اللہ ﷺ، کہا: شریک کرنا ساتھ اللہ کے اور ناراض کرنا والدین کا اور گواہی جھوٹی یا بات جھوٹی۔ کہا راوی نے پھر فرماتے رہے آپ یعنی شہادت زور کو بار بار یہاں تک کہ کہا ہم نے کاش کہ آپ ﷺ چپ ہوتے۔

فائدہ : یہ حدیث صحیح ہے۔

❀❀❀❀

٤ ـ بَابٌ مِنْهُ

اسی بیان میں

(٢٣٠٢) عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : ((خَيْرُالنَّاسِ قَرْنِيْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ)) ثَلَاثًا، ((ثُمَّ يَجِيْءُ قَوْمٌ مِنْ بَعْدِهِمْ يَتَسَمَّنُوْنَ وَيُحِبُّوْنَ السِّمَنَ يُعْطُوْنَ الشَّهَادَةَ قَبْلَ أَنْ يُسْأَلُوْهَا)) . (صحيح) معنیٰ (٢٢٢١)

ترجمہ: روایت ہے عمران بن حصین سے کہا سنا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے تھے بہتر سب زمانوں کے لوگوں سے میرے زمانہ کے لوگ ہیں پھر جو ان کے بعد ہوں پھر جو ان کے بعد ہوں پھر جو ان کے بعد ہوں۔ یہ فرمایا آپ ﷺ نے تین بار۔ پھر آئے گی ایک قوم ان کے بعد کہ موٹا ہونا چاہیں گے اور دوست رکھیں گے موٹا ہونے کو اور ادائے شہادت کو موجود ہوں گے قبل درخواست کے۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے بروایت اعمش عن علی بن مدرک۔ اور اصحاب اعمش نے اس سند سے روایت کی ہے عن الاعمش عن ہلال بن یساف عن عمران بن حصین۔ چنانچہ روایت کی ہم سے ابوعمار نے انہوں نے وکیع سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ہلال بن یساف سے انہوں نے عمران بن حصین سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے۔ اور یہ صحیح تر ہے محمد بن فضیل کی حدیث سے اور اس حدیث سے بعض اہل علم کے نزدیک وہ شاہد مراد ہیں کہ بغیر سوال کے جھوٹی گواہی دیں۔ چنانچہ محدثین نے کہا ہے کہ یہ لفظ جو آپ سے مروی ہیں شَهَادَةُ اَحَدِهِمْ مِنْ غَيْرِ اَنْ يُّسْتَشْهَدُوْا بیان اس کا عمر بن خطاب کی حدیث میں ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: سب زمانوں سے بہتر میرے زمانے کے لوگ ہیں پھر جو ان کے بعد ہوں پھر جو ان کے بعد ہوں پھر ظاہر ہو جائے گا جھوٹ یہاں تک کہ گواہی دے گا آدمی اور گواہی طلب نہ کی جائے گی اس سے اور قسم کھانے لگے گا آدمی قبل اس کے کہ قسم لی جائے اس سے اور یہ جو آپ ﷺ نے فرمایا ہے کہ بہترین شہداء وہ ہیں کہ قبل درخواست کے گواہی دیں۔ مراد اس سے یہی ہے کہ جب درخواست کرے صاحب حق فوراً گواہی دینے کو حاضر ہوں اور حیلہ وحوالہ نہ کریں یہ نہیں کہ بغیر بلائے دوڑیں۔ یہ تطبیق ہے ان حدیثوں میں نزدیک بعض اہل علم کے۔

مترجم: مؤلف رحمہ اللہ نے ایک وجہ تطبیق یہ بھی بیان فرمائی ان حدیثوں میں اور وجوہ تطبیق اس کی ہم اوپر ذکر کر چکے ہیں فقط۔

❀ ❀ ❀ ❀

(۲۳۰۳) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِيْ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، ثُمَّ يَفْشُوْا الْكَذِبُ حَتّٰى يَشْهَدَ الرَّجُلُ وَلَا يُسْتَشْهَدُ وَيَحْلِفَ الرَّجُلُ وَلَا يُسْتَحْلَفُ)) .وَمَعْنٰى حَدِيْثِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((خَيْرُ الشُّهَدَاءِ الَّذِيْ يَاْتِيْ بِشَهَادَتِهٖ قَبْلَ اَنْ يُّسْاَلَهَا)) هُوَ اِذَا اسْتُشْهِدَ الرَّجُلُ عَلَى الشَّيْءِ، اَنْ يُّؤَدِّيَ شَهَادَتَهٗ وَلَا يَمْتَنِعَ مِنَ الشَّهَادَةِ. هٰكَذَا وَجْهُ الْحَدِيْثِ عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ . (صحيح ـ مجمع الزوائد : ۱۰ / ۱۹)

ترجمہ: عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: سب زمانوں سے بہتر میرے زمانہ کے لوگ ہیں پھر جو ان کے بعد ہوں پھر جو ان کے بعد ہوں، پھر ظاہر ہو جائے گا جھوٹ یہاں تک کہ گواہی دے گا آدمی اور گواہی طلب نہ کی جائے گی اس سے اور قسم اٹھائے گا آدمی قبل اس کے کہ قسم لی جائے اس سے۔ اور یہ جو آپ ﷺ نے فرمایا ہے کہ بہترین شہداء وہ ہیں کہ قبل درخواست کے گواہی دیں۔ مراد اس سے یہی ہے کہ جب درخواست کرے صاحب حق فوراً گواہی دینے کو حاضر ہوں اور حیلہ نہ کریں۔ یہ نہیں کہ بغیر بلائے دوڑیں۔ یہ تطبیق ہے ان حدیثوں میں نزدیک بعض اہل علم کے۔

ابواب الزهد

عن رسول الله ﷺ

(المعجم ٣٤) زهد کے بیان میں (تحفة ٣١)

مترجم: زہد بالفتح لغت میں بمعنی قدر روا رد ہوا ہے چنانچہ عرب کہتا ہے۔ خُذْزَهُدَ مَا يَكْفِيكَ اور زهد بالضم بے رغبتی اور طیب کسب اور او رقصر امل اور زَہَدَ بفتحتین زکوٰۃ، اور زاہد بے رغبتی کرنے والا اور زاہد بن عبداللہ اور ابوزاہد نام ہے دو بڑے محدثوں کا اور زہادوہ زمین کہ بغیر آب کثیر کے رواں نہ ہو اور زہید ہر چیز سے تھوڑے کو کہتے ہیں۔ اور زَہَدَ فیہ یعنی بے رغبتی کی اس چیز سے اور اسی سے ہے قول اللہ تعالیٰ کا وَكَانُوا فِيهِ مِنَ الزَّاهِدِينَ یعنی بے رغبتی کرنے والے تھے یوسف علیہ السلام سے بھائی اس کے، اور تزہید کسی کو زہد پر برانگیختہ کرنا (منتہی الارب) اور اصطلاح شرع میں زہد بے رغبتی کرنا ہے دنیائے فانی سے واسطے حصول نعما اور باقیہ اخروی کے اور یہ ادنیٰ درجہ ہے اور بے رغبتی کرنا ہے غیر خدا سے واسطے تحصیل وصال الٰہی کے اور قرب اس کے اور یہ اعلیٰ درجہ ہے اور ترک کرنا حظ نفس کا باختیار خود اور وہ مرکب ہے حال اور علم اور عمل سے، مراد حال سے رغبت قلبی کا پھیرنا ہے ایک ادنیٰ چیز سے طرف اعلیٰ چیز کے پس جس طرف سے پھیرا ہے اس کو مرغوب عنہ کہتے ہیں اور مزہود فیہ اور جدھر پھیرا ہے اسے مرغوب فیہ کہتے ہیں اور مزہود لہ تو ضرور ہوا کہ جس طرف سے دل کو پھیرا ہے وہ بھی مرغوب شئی من وجہ ہو ورنہ یہ پھیرنا زہد نہ کہلائے گا جیسا کہ تارک حجر و تراب کا زاہد نہ کہلائے گا برخلاف تارک ،، اہم ودنانیر کے اور شرط مرغوب فیہ کی یہ ہے کہ بہتر ہو اس کے نزدیک مرغوب عنہ سے اس لیے کہ بائع اقدام نہیں کرتا بیع پر جب تک کہ نہیں سمجھ لیتا کہ ثمن بہتر ہے مبیع سے پس وہ کہا جاتا ہے باعتبار بیع کے زاہد اور باعتبار ثمن کے راغب

اسی طرح کہا جاتا ہے زاہد کو زاہد باعتبار دنیا کے اور راغب باعتبار عقبیٰ کے یا زاہد کہا جاتا ہے باعتبار ماسوا کے اور راغب باعتبار مولیٰ کے اور مراد علم سے اس مقام میں وہ علم ہے کہ مثمر ہوئے اس حال کا جو اوپر مذکور ہوا اور وہ یہ ہے کہ شئے متروک کو حقیر جانے باعتبار شئے ماخوذ کے اور جب تک یہ علم حاصل نہیں ہوتا جیسے بائع جب تک کہ ثمن کو مبیع سے بہتر نہ سمجھ لے تب تک ترک مبیع اور اخذ ثمن جائز نہیں رکھتا، اسی طرح جس شخص نے بخوبی جان لیا کہ دنیا فانی ہے بمنزلہ برف کے اور عقبیٰ باقی اور بہتر ہے بمنزلہ دراہم و دنانیر کے، پس اس کو بدلنا برف کا دینار سے دشوار نہیں خصوصاً ایسے حال میں کہ برف دھوپ میں گھلتی ہو اور قیمت ہزار گنی لاگت سے ملتی ہو اور مشتری اس کا امین ہو اور خازن برف خائن۔ پس یہ علم جب درجۂ یقین کو پہنچتا ہے، حالت مذکورہ کو کمال قوت دیتا ہے اور واقع میں دنیا برف سے جلدی فانی ہونے والی ہے۔ اس لیے کہ وہ فقط گرمی میں گھلتی ہے اور یہ گرمی، جاڑے، برسات بلکہ دن اور رات معرض زوال میں ہے اور عقبیٰ دراہم و دینار سے ہزار درجہ اولیٰ، اس لیے کہ یہ بھی فانی ہیں اگرچہ برف سے فنا ان کی متاخر ہو بخلاف عقبیٰ کے کہ ابدالآباد ہے اور فنا و زوال کا ہرگز اس میں مجال نہیں اور مراد عمل سے ترک مطلق ہے اور بدل دنیا اس چیز کا جو ادنیٰ ہے اور لے لینا اعلیٰ کا اس کے عوض میں اسی طرح زہد واجب کرتا ہے مزہود فیہ کے ترک کو بالکلیہ اور وہ ساری دنیا ہے مع اسباب اور متعلقات اور مقدمات اپنے کے پس نکال دے اپنے دل سے محبت اس کی تمامہا اور داخل کرے اس کے عوض میں محبت طاعات و عبادات کی اور اتباع سنن اور ریاضات کی اور نکال دے اس چیز کو ہاتھ سے اور آنکھوں سے جیسے نکال دیا دل سے اور مشغول کرے چشم و دل کو وظائف طاعات میں جیسا کہ مشغول تھے پہلے دنیا کی لذت میں اور مستبشر ہو اس بیع و بدل کے ساتھ (كَذَا ذَكَرَ الْغَزَالِيُّ) اور باقی احکام زہد کے ضمن میں احادیث میں مذکور ہوں گے۔

(٢٣٠٤) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((نِعْمَتَانِ مَغْبُوْنٌ فِيهِمَا كَثِيرٌ مِّنَ النَّاسِ الصِّحَّةُ وَالْفَرَاغُ)).

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: دو نعمتیں ہیں کہ بھولے ہوئے ہیں ان میں بہت سے لوگ ایک تندرستی دوسرے فراغت۔ (صحیح)

فائدہ: روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے، انہوں نے یحییٰ سے، انہوں نے عبداللہ بن سعید بن ابو ہند سے اور مرفوع کیا اس کو اور موقوفاً روایت کی بعضوں نے عبداللہ بن سعید بن ابو ہند سے۔ مترجم کہتا ہے یعنی ان دونوں نعمتوں کی اکثر لوگ قدر نہیں جانتے اور قدر دانی نہیں کرتے، حالانکہ لازم ہے کہ تندرستی کو قبل مرض کے اور فراغت کو قبل شغل کے غنیمت جانیں۔

❁ ❁ ❁ ❁

(٢٣٠٥) عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَنْ يَّاْخُذُ عَنِّىْ هٰؤُلَآءِ الْكَلِمَاتِ فَيَعْمَلُ بِهِنَّ اَوْ يُعَلِّمُ مَنْ يَّعْمَلُ بِهِنَّ؟)) فَقَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ: قُلْتُ اَنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! فَاَخَذَ بِيَدِىْ فَعَدَّ خَمْسًا

((اتَّقِ الْمَحَارِمَ تَكُنْ أَعْبَدَ النَّاسِ، وَارْضَ بِمَا قَسَمَ اللّٰهُ لَكَ تَكُنْ أَغْنَى النَّاسِ، وَأَحْسِنْ إِلٰى جَارِكَ تَكُنْ مُؤْمِنًا، وَأَحِبَّ لِلنَّاسِ تُحِبُّ لِنَفْسِكَ تَكُنْ مُسْلِمًا، وَلَا تُكْثِرِ الضَّحِكَ فَإِنَّ كَثْرَةَ الضَّحِكِ تُمِيتُ الْقَلْبَ)).

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: کون شخص یاد کرتا ہے مجھ سے سن کر پانچ باتیں، پھر عمل کرتا ہے ان پر یا سکھاتا ہے کسی ایسے شخص کو جو عمل کرے ان پر، سو کہا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے میں نے: عرض کی کہ میں سیکھتا ہوں ان کو یا رسول اللہ ﷺ! پس پکڑا آپ ﷺ نے ہاتھ میرا اور گنا پانچ باتوں کو اور فرمایا: بچ تو حرام چیزوں سے ہو جائے گا تو سب لوگوں سے زیادہ عابد اور راضی رہ تو اللہ کی تقسیم پر ہو جائے گا سب سے زیادہ بے پروا اور احسان کر اپنے ہمسائے پر ہو جائے گا تو مومن اور دوست رکھ لوگوں کے لیے وہ چیز جو کہ دوست رکھتا ہے تو اپنے لیے ہو جائے گا تو مسلمان اور بہت نہ ہنس، اس لیے کہ بہت ہنسنا مار ڈالتا ہے دل کو۔ (اسناده حسن ـ سلسلة الاحاديث الصحيحه : ٩٣) تخريج مشكوة (١٧)

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے، نہیں جانتے ہم اسے مگر جعفر بن سلیمان کی روایت سے اور حسن کو سماع نہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مطلق ایسا ہی مروی ہے ایوب سے اور یونس بن عبید سے اور علی بن زید سے ان سب نے کہا کہ حسن کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں اور روایت کی ابو عبیدہ ناجی نے حسن سے یہ حدیث اور ٹھہرایا اسے قول حسن اور نہیں ذکر کیا اس میں کہ روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے۔

❀ ❀ ❀ ❀

٤ـ بَابُ: مَاجَآءَ فِي الْمُبَادَرَةِ بِالْعَمَلِ

نیک کاموں میں جلدی کرنے کے بیان میں

(٢٣٠٦) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((بَادِرُوا بِالْأَعْمَالِ سَبْعًا، هَلْ تُنْظَرُوْنَ إِلَّا إِلٰى فَقْرٍ مُنْسٍ، أَوْ غِنًى مُطْغٍ، أَوْ مَرَضٍ مُفْسِدٍ أَوْ هَرَمٍ مُفْنِدٍ أَوْ مَوْتٍ مُجْهِزٍ أَوِ الدَّجَّالِ فَشَرُّ غَائِبٍ يُنْتَظَرُ أَوِ السَّاعَةِ؟ فَالسَّاعَةُ أَدْهٰى وَأَمَرُّ)). [اسناده ضعيف] سلسلة الاحاديث الضعيفة (١٦٦٦) اس میں محرز بن ہارون کو امام بخاری اور نسائی نے منکر الحدیث کہا ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو نیکی کرنا ہو سات چیزوں سے پہلے کر لو، اس لیے کہ منتظر نہیں ہو تم مگر محتاجی متحیر کرنے والی کے یا غنا غافل کرنے والے کے یا مرض مفسد کے، یعنی جو طاعت میں خلل ڈالے یا بڑھاپے عقل کھونے والے کے یا موت جلدی آنے والی کے یا دجال کے پس شر غائب کا انتظار کیا جاتا ہے یا قیامت کے اور قیامت نہایت سخت ہے اور کڑوی۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے حسن ہے نہیں جانتے ہم اسے اعرج کی روایت سے کہ وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوں مگر محرز بن ہارون سے اور روایت کی معمر نے یہ حدیث اس شخص سے کہ جس نے سنی سعید مقبری سے، انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے۔

❀❀❀❀

۵۔ بَابُ: مَاجَآءَ فِيْ ذِكْرِ الْمَوْتِ

موت کو یاد کرنے کے بارے میں

(۲۳۰۷) **عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ** قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : **((اَكْثِرُوْا ذِكْرَهَاذِمِ اللَّذَاتِ))** يَعْنِي الْمَوْتَ.

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے: بہت یاد کرو لذتوں کو مٹانے والی کو، یعنی موت کو۔ (حسن صحیح)

تخریج مشكاة المصابيح (۱۶۱۰) ارواء الغليل (۶۸۲)

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے حسن ہے، اس باب میں ابو سعید سے بھی روایت ہے۔

❀❀❀❀

(۲۳۰۸) **عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُحَيْرٍ** اَنَّهُ سَمِعَ هَانِئًا مَوْلٰى عُثْمَانَ قَالَ: كَانَ عُثْمَانُ اِذَا وَقَفَ عَلٰى قَبْرٍ بَكٰى حَتّٰى يَبُلَّ لِحْيَتَهُ، فَقِيْلَ لَهُ تُذْكَرُ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ فَلَا تَبْكِيْ وَتَبْكِيْ مِنْ هٰذَا؟ فَقَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: **((اِنَّ الْقَبْرَ اَوَّلُ مَنْزِلٍ مِنْ مَنَازِلِ الْاٰخِرَةِ فَاِنْ نَجَا مِنْهُ فَمَا بَعْدَهُ اَيْسَرُ مِنْهُ، وَ اِنْ لَّمْ يَنْجُ مِنْهُ فَمَا بَعْدَهُ اَشَدُّ مِنْهُ))** قَالَ: وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **((مَا رَاَيْتُ مَنْظَرًا قَطُّ اِلَّا وَالْقَبْرُ اَفْظَعُ مِنْهُ))**.

[اسناده حسن] تخريج مشكاة المصابيح (۱۳۲) تخريج الاحاديث المختارة (۳۶۶۔ ۳۶۷)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن بحیر سے کہ انہوں نے سنا ہانی سے جو مولیٰ تھے عثمان رضی اللہ عنہ کے، کہا: تھے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کہ جب کھڑے ہوتے کسی قبر پر روتے یہاں تک کہ تر ہو جاتی ریش مبارک ان کی، سو کہا ان سے کسی نے: یاد کرتے ہیں آپ جنت کو اور دوزخ کو اور بیان فرماتے ہیں ان کا اور نہیں روتے اور روتے ہیں آپ قبر کو دیکھ کر، کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قبر پہلی منزل ہے منازل آخرت سے، سو اگر نجات پائی اس کے ہول و عذاب سے کسی نے تو جو بعد اس کے ہے آسان ہے اس سے اور اگر کسی نے نہ نجات پائی اس کے ہول و عذاب سے تو جو بعد اس کے ہے سخت تر ہے اس سے اور کہا عثمان نے: فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے: نہیں دیکھی میں نے کوئی دیکھنے کی جگہ قبر سے بڑھ کر گھبراہٹ میں اور سختی میں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے، نہیں جانتے ہم اس کو مگر ہشام بن یوسف کی روایت سے۔

❀❀❀❀

٦۔ بَابُ: مَنْ اَحَبَّ لِقَآءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَآءَهٗ

جس نے اللہ تعالیٰ سے ملاقات کو پسند کیا اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملاقات کو پسند کرتا ہے

(۲۳۰۹)عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ اَحَبَّ لِقَآءَ اللّٰه اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَآءَ هٗ، وَمَنْ كَرِهَ لِقَآءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لَقَآءَ هٗ)). (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو دوست رکھے اللہ تعالیٰ کی ملاقات کو اللہ بھی دوست رکھتا ہے اس کی ملاقات کو اور جو مکروہ جانے اللہ عزوجل کی ملاقات کو اللہ بھی مکروہ جانتا ہے اس کی ملاقات کو۔

فائدہ: اس باب میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا اور ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ اور انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث عبادہ کی صحیح ہے۔

❀❀❀❀

٧۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِي اِنْذَارِ النَّبِيِّ ﷺ

نبی اکرم ﷺ کا اپنی قوم کو ڈرانے کے بیان میں

(۲۳۱۰)عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ [وَاَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْاَقْرَبِينَ] قَالَ رَسُوْلُ اللّٰها: ((يَاصَفِيَّةُ بِنْتَ عَبْدُالْمُطَّلِبِ، يَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ يَا بَنِيْ عَبْدُالْمُطَّلِبِ: اِنِّي لَا اَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئاً سَلُوْنِي مِنْ مَّالِيْ مَا شِئْتُمْ)). (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے، فرمایا انہوں نے کہ جب نازل ہوئی یہ آیت ﴿ وَاَنْذِرْ ﴾ الآیۃ فرمایا اللہ تعالیٰ نے: ڈرا دے اے نبی ﷺ! اپنے ساتھیوں قرابت والوں کو، فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: اے صفیہ بیٹی عبدالمطلب کی! (اور یہ پھوپھی ہیں آنحضرت ﷺ کی) اے فاطمہ رضی اللہ عنہا بیٹی محمد ﷺ کی! اے اولاد عبدالمطلب! میں اختیار نہیں رکھتا ہوں تمہارے نفع وضرر کا اللہ کی درگاہ میں، کچھ مانگ لو مجھ سے جو چاہو میرے مال سے۔

فائدہ: اس باب میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما اور ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کی حسن ہے اور روایت کی بعضوں نے ہشام بن عروہ سے، انہوں نے اپنے باپ سے، انہوں نے نبی ﷺ سے مثل اس کے۔ مترجم کہتا ہے کہ اس حدیث میں بہت خوف دلاتا ہے اقربائے نبی ﷺ کو اور تمام امت کو، چنانچہ حضرت ﷺ نے جب آیت مذکورہ اتری، ایک ایک عزیز کو پکارا اور فرمادیا کہ میں آخرت میں تمہارے کچھ کام نہ آؤں گا، دنیا میں میرا مال جو چاہو مجھ سے مانگ لو، آخرت میں سوا تمہارے عملوں کے اور سوا رحمت کے صرف میری قرابت کچھ کام نہ آئے گی تو تم میری قرابت پر بھروسہ مت کرو۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جیسے بعض سفہاء بعض ولیوں کی اولاد میں ہونے کو فخر جانتے ہیں اور عمل نیک میں سستی کرتے ہیں اور یقین کرتے ہیں کہ

ہم خواہ عمل کریں یا نہ کریں ہم تو بزرگ زادے ہیں اللہ ہم کو خواہ مخواہ بخش دے گا اور ان کے معتقد باوجود فسق و فجور کے ان سے تبرک ڈھونڈتے ہیں، وہ محض سفیہہ اور بے عقل ہیں جب آنحضرت ﷺ کے اقرباء کو اللہ تعالیٰ نے ڈرایا تو اور کسی کی کیا حقیقت رہی۔

❀❀❀❀

۸۔ بَابُ: مَاجَآءَ فِي فَضْلِ الْبُكَآءِ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى

اللہ تعالیٰ کے ڈر سے رونے کی فضیلت کے بیان میں

(۲۳۱۱)عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَلِجُ النَّارَ رَجُلٌ بَكٰى مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ حَتّٰى يَعُوْدَ اللَّبَنُ فِي الضَّرْعِ، وَلَا يَجْتَمِعُ غُبَارٌ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ وَدُخَانُ جَهَنَّمَ)).

(اسناده صحيح' المشكاة: ۳۸۲۸۔ التعليق الرغيب: ۲/۱٦٦) الروض النضير (۱۱۸۰)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: داخل نہ ہوگا دوزخ میں وہ مرد کہ رویا اللہ تعالیٰ کے خوف سے یہاں تک کہ دوبارہ چلا جائے دودھ پستان میں اور نہیں جمع ہوتا غبار اللہ کی راہ، یعنی جہاد کا اور دھواں جہنم کا۔

فائدہ: اس باب میں ابوریحانہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے اور محمد بن عبدالرحمن مولیٰ ہیں آل طلحہ کے، مدنی ہیں، ثقہ ہیں روایت کی ان سے سفیان ثوری اور شعبہ نے۔ (مترجم) اس حدیث میں آنحضرت ﷺ نے تعلیق بالمحال فرمائی، یعنی جیسے دودھ کا پستانِ زن میں دوبارہ جانا محال ہے ویسا ہی اللہ تعالیٰ کے خوف سے رونے والے کا دوزخ میں جانا محال ہے یعنی بسبب رحمت اور فضل باری تعالیٰ کے کہ وہ رونے سے اس قدر مہربان ہوتا ہے نہ باعتبار قدرت وامکان کے اور جس کے بدن و کپڑوں وغیرہ پر غبار جہاد پڑے، اس پر دھواں جہنم کا حرام ہے، پھر دخول جہنم کا کیا ذکر ہے اس میں بڑی فضیلت ہے جہاد کی اور معلوم ہوا کہ جہاد کفارہ ہو جاتا ہے گناہوں کا اور سبب ہے نارِ دوزخ سے محفوظ رہنے کا، اَللّٰهُمَّ اَدْخِلْنَا فِي الْمُجَاهِدِيْنَ وَاَحْيِنَا مَعَهُمْ وَاَمِتْنَا مَوْتَ الصَّالِحِيْنَ وَاحْشُرْنَا مَعَهُمْ.

❀❀❀❀

۹۔ بَابٌ: مَا جَآءَ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ ((لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا

نبی اکرم ﷺ کے اس فرمان کے بیان میں اگر تم وہ جان لو جو میں جانتا ہوں تو تم تھوڑا ہنسو

(۲۳۱۲)عَنْ اَبِي ذَرٍّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنِّي اَرٰى مَا لَا تَرَوْنَ وَاَسْمَعُ مَا لَا تَسْمَعُوْنَ، اَطَّتِ السَّمَآءُ وَحُقَّ لَهَا اَنْ تَئِطَّ مَا فِيْهَا مَوْضِعُ اَرْبَعِ اَصَابِعَ اِلَّا وَمَلَكٌ وَاضِعٌ جَبْهَتَهُ لِلّٰهِ سَاجِدًا وَاللّٰهِ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا، وَمَا تَلَذَّذْتُمْ بِالنِّسَآءِ عَلَى الْفُرُشِ، وَلَخَرَجْتُمْ

اِلَى الصُّعُدَاتِ تَجْأَرُوْنَ اِلَى اللّٰهِ لَوَدِدْتُ اَنِّي كُنْتُ شَجَرَةً تُعْضَدُ)). [اسناده حسن] دون قوله لوددت سلسلة الاحاديث الصحيحة (١٧٢٢) (تخريج مشكاة المصابيح (٥٣٤٧) التحقيق الثاني۔

ترجمہ: روایت ہے ابوذر رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: میں دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے اور سنتا ہوں جو تم نہیں سنتے، چرچراتا ہے آسمان اور حق ہے اس کو کہ چرچراوے اس لیے کہ نہیں ہے اس میں چار انگل کی جگہ جہاں ایک فرشتہ سر رکھے ہوئے نہ ہو سجدہ کرنے کو اللہ عزوجل کے واسطے اور قسم ہے اللہ تعالیٰ کی اگر جانو تم جو میں جانتا ہوں تو ہنسو تھوڑا اور رؤو بہت اور لذت نہ اٹھاؤ عورتوں سے بچھونے پر اور بے شک نکل جاؤ تم میدانوں میں فریاد کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے، یعنی اپنے ذنوب کی مغفرت کے لیے اور ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: کاش کہ میں ایک درخت ہوتا کہ لوگ اسے کاٹ ڈالتے۔

فائدہ: اس باب میں عائشہ رضی اللہ عنہا اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما اور انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے، غریب ہے اور مروی ہے اور سند سے کہ ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے تھے: کاش کہ میں ایک درخت ہوتا کہ لوگ مجھے کاٹ ڈالتے اور مروی ہے یہ روایت ابوذر رضی اللہ عنہ سے موقوفاً۔

❀❀❀❀

(٢٣١٣) عَنْ اَبِي هريرة قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَو تَعْلَمُوْنَ مَااَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلاً وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيْراً)). [اسناده صحيح] فقة السيرة (٤٧٩)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اگر جانتے تم جو میں جانتا ہوں تو ہنسو تھوڑا اور رؤو بہت۔

فائدہ: یہ حدیث صحیح ہے۔

❀❀❀❀

١٠۔ بَابٌ: مَاجَآءَ مَنْ تَكَلَّمَ بِالْكَلِمَةِ لِيُضْحِكَ النَّاسَ

اس کے بیان میں کہ جو شخص لوگوں کو ہنسانے کے لیے کوئی بات کرے

(٢٣١٤) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ لَا يَرٰى بِهَا بَاسًا يَهْوِي بِهَا سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا فِي النَّارِ)). (اسناده حسن' سلسلة الاحاديث الصحيحة (٥٤٠) صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: بے شک آدمی کلام کرتا ہے ساتھ ایک بات کے اور نہیں دیکھتا اس میں کچھ مضائقہ، حالانکہ گر جاتا ہے اس کی شامت سے ستر برس کی راہ دوزخ میں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے، غریب ہے اس سند سے۔

❀❀❀❀

(٢٣١٥) حَدَّثَنَا بَهزُ بْنِ حَكِيْم حدثني اَبِي عَنْ جَدِّي قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ: يَقُوْلُ: ((وَيْلٌ لِلَّذِي

يُحَدِّثُ بِالْحَدِيثِ لِيُضْحِكَ بِهِ الْقَوْمَ فَيَكْذِبُ، وَيْلٌ لَهُ وَيْلٌ لَهُ)).

(حسن غاية المرام: ٣٧٦ـ المشكاة: ٤٨٣٨ـ التحقيق الثاني)

ترجمہ: روایت ہے بہز بن حکیم کے دادا سے، کہا انہوں نے سنا میں نے نبی ﷺ کو کہ فرماتے تھے کہ خرابی ہے اس شخص کو کہ ایک بات ایسی کہتا ہے کہ ہنستی ہے اس کو سن کر قوم اور وہ بات جھوٹی ہوتی ہے، خرابی ہے اس کے لیے، خرابی ہے اس کے لیے۔

فائدہ: اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے۔

❀❀❀❀

١١ـ بَابٌ: مِنْ حُسْنِ إِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهُ مَا لَا يَعْنِيهِ

انسان کے حسن اسلام سے ہے کہ وہ بے فائدہ کاموں کو چھوڑ دے

(٢٣١٦)عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: تُوُفِّيَ رَجُلٌ مِّنْ أَصْحَابِهِ، فَقَالَ۔ يَعْنِي رَجُلًا: أَبْشِرْ بِالْجَنَّةِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((أَوَلَا تَدْرِي فَلَعَلَّهُ تَكَلَّمَ فِيمَا لَا يَعْنِيهِ أَوْ بَخِلَ بِمَا لَا يَنْقُصُهُ)). [اسناده ضعيف] التعليق الرغيب (٤/ ١١) اعمش کا سیدنا انس سے سماع ثابت نہیں

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے، کہا: وفات پائی ایک مرد نے نبی ﷺ کے اصحاب سے تو کہا ایک مرد نے بشارت ہو تجھ کو جنت کی، سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: کیا تو نہیں جانتا شاید کہ اس نے کہی ہو کوئی بات بے فائدہ یا بخل کیا ہو ایسی چیز کے ساتھ جس کے خرچ کرنے سے اس کا کچھ نقصان نہ ہوتا۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔

❀❀❀❀

(٢٣١٧)عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ حُسْنِ إِسْلَامِ الْمَرْأُ تَرْكُهُ مَا لَا يَعْنِيهِ)).

[اسناده صحيح] الروض النضير (٢٩٣ و ٣٢١) تخريج شرح عقيده الطحاوية (٢٧٦)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا: فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: مرد کی خوبی اسلام سے ہے چھوڑنا بے فائدہ باتوں کا۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے، نہیں جانتے ہم اسے ابو سلمہ کی روایت سے کہ وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ نبی ﷺ سے مگر اسی سند سے روایت کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے مالک سے انہوں نے زہری سے انہوں نے علی بن حسین سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: بے شک خوبی اسلام سے مرد کی ہے چھوڑنا بے فائدہ باتوں کا، اسی طرح روایت کی کئی شخصوں نے اصحاب زہری سے انہوں نے علی بن حسین سے انہوں نے نبی ﷺ سے مالک کی روایت کی مانند۔

❀❀❀❀

(۲۳۱۸)عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِنَّ مِنْ حُسْنِ إِسْلَامِ الْمَرْءِ، تَرْكُهُ مَالَا يُعْنِيْهِ)). (صحيح بما قبله)

ترجمہ: روایت ہے علی بن حسین سے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آدمی کی خوبی اسلام سے ہے چھوڑنا بے فائدہ باتوں کا۔

❀❀❀❀

۱۲۔ بَابُ:مَا جَآءَ فِي قِلَّةِ الْكَلَامِ

قلت کلام کی خوبی میں

(۲۳۱۹)عَنْ بِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ الْمُزَنِيِّ صَاحِبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : ((اِنَّ اَحَدَكُمْ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللّٰهِ مَايَظُنُّ أَنْ تَبْلُغَ مَا بَلَغَتْ فَيَكْتُبُ اللّٰهُ لَهُ بِهَا رِضْوَانَهُ اِلٰى يَوْمِ يَلْقَاهُ، وَاِنَّ اَحَدَكُمْ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللّٰهِ مَا يَظُنُّ اَنْ تَبْلُغَ مَا بَلَغَتْ فَيَكْتُبُ اللّٰهُ عَلَيْهِ بِهَا سَخَطَهُ اِلٰى يَوْمِ يَلْقَاهُ)). [اسناده صحيح] سلسلة الاحديث الصحيحة (۸۸۸) الروض النضير (۱۷۲) التعليق الرغيب (۳/۱۵۱۔ ۱۵۲)

ترجمہ: روایت ہے بلال بن حارث رضی اللہ عنہ سے جو صحابی ہیں رسول اللہ ﷺ کے فرماتے تھے کہ سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے: کلام کرتا ہے ایک تم میں کا ساتھ ایک بات کے اللہ کی رضامندیوں سے یہ نہیں جانتا کہ اس کا رتبہ کہاں تک پہنچے گا پھر لکھی جاتی ہے اس کے لیے رضامندی اللہ تعالیٰ کی اس دن تلک کہ ملاقات کرے اللہ تعالیٰ سے اور ایک تم میں کا نکالتا ہے ایک بات خدا تعالیٰ کے غصے کی نہیں جانتا کہ کہاں تک پہنچے گا وبال اس کا، پھر لکھا جاتا ہے غصہ اللہ تعالیٰ کا اس کے لیے اس دن تک کہ ملاقات کرے گا وہ اس سے یعنی قیامت تک۔

فائدہ : اور اس باب میں ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے، یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے، اسی طرح روایت کی کئی شخصوں نے محمد بن عمرو سے مانند اس کے اور کہا انہوں نے سند میں عن محمد بن عمرو عن ابيه عن جده بلال بن الحارث اور روایت کی مالک بن انس نے یہ حدیث اس سند سے عن محمد بن عمرو عن ابيه عن بلال بن الحارث اور ذکر نہ کیا اس میں محمد بن عمرو کے دادا کا یعنی عن جده نہ کہا۔ مترجم کہتا ہے کہ اس حدیث میں اشارہ ہوا کہ شرائط زہد سے ہے فضول کلام سے پرہیز کرنا جیسے فضول مال سے پرہیز کرنا اس کی ضروریات سے ہے اور خوفناک رہنا کلام کے حساب سے اور ہمیشہ رضا جوئے الٰہی رہنا اپنے کلمات میں بھی اس لیے کہ زبان معبر جنان ہے اور جنان میں یوں فرمان رحمٰن ہے: اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُوْلًا .

❀❀❀❀

۱۳۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِي هَوَانِ الدُّنيَا عَلَى اللهِ عَزَّوَجَلَّ

اللہ عزوجل کے نزدیک دنیا کے ذلیل ہونے کے بیان میں

(۲۳۲۰) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : ((لَوْ كَانَتِ الدُّنيَا تَعْدِلُ عِنْدَ اللهِ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ مَا سَقَى كَافِراً مِنهَا شَرْبَةَ مَآءٍ)). (اسناده صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحه (۹٤٠)

ترجمہ: روایت ہے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: اگر دنیا اللہ تعالیٰ کی درگاہ میں ایک پر پشہ کے برابر عزت رکھتی ہوتی تو نہ پلاتا اللہ تعالیٰ کسی کافر کو ایک گھونٹ پانی یعنی سب مومنوں کو عنایت فرماتا چونکہ نہایت ذلیل تھی اس لیے کفار کے حصہ میں آئی۔

فائدہ: اس باب میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے اس سند سے۔

مترجم: اس حدیث میں اور آگے کی دونوں حدیثوں میں اشارہ ہے مزہود فیہ کی حقارت کی طرف اور موجب ان تینوں حدیثوں کا وہ علم ہے جو زاہد کو ضرور ہے وہ یہ کہ حقارت اور ذلت اور ہوان دنیا کا آخرت کے سامنے اس کی ذہن نشین ہو جانا ہے اور اسی طرح ہو ان سارے جہان بلکہ تمام کون ومکان کی ذلت مقدس باری تعالیٰ کے سامنے اسی طرح یقین کو پہنچنا کہ ترک کرنا تمام عالم کا رب العالمین کے واسطے دشوار نہ ہو اور ابھی یہ ادنیٰ درجہ ہے زہد کا اس لیے کہ ابھی اسکی کچھ قدر باقی ہے، اعلیٰ درجہ یہ ہے کہ اس کے ترک کو کچھ کام نہ جاننا اور یہ نہ سمجھنا کہ میں نے کوئی چیز عمدہ ترک کی اور اس پر متفخر نہ ہونا بلکہ اس امر کے اضافت کرنے سے اپنی جانب شرمانا جیسے کوئی جواہر بیش بہا کے آگے ایک کلوخ گلی کی ترک کو کچھ کام نہیں جانتا اور اگر ثنا کیا جائے اس پر تو شرماتا ہے اور یہ متوسط درجہ ہے زہد کا اس لیے کہ مزہود فیہ کے وجود کی خبر بھی زاہد کو ہے اگرچہ برابر کلوخ کے ہو اور تیسرا درجہ کہ وہ سب سے اعلیٰ ہے یہ ہے کہ زاہد کو اپنے زہد سے خبر نہ ہونا اور یہ مقام ہے وصال الٰہی کا حقیقت اس کی یہ ہے کہ جب متلذذ ہوتا ہے وہ ساتھ ذکر الٰہی کے اور تلذذ اٹھاتا ہے وہ ساتھ قرآن کے اور خوش ہوتا ہے وہ اپنے پروردگار کی ہم کلامی سے اور بھر جاتا ہے قلب اس کا اور نورانی ہو جاتی ہے روح اس کی اور دمک جاتا ہے جسم اس کا پس خبر نہیں رہتی اس کو موجودات کی اور یقین کرتا ہے کہ عالم میں کوئی شے باری تعالیٰ کے ذکر سے لذیذ نہیں اور کوئی ذات اس ذات مقدس کے آگے موجود نہیں بلکہ معرضِ فنا میں ہے اور جہان مقامِ زوال میں، اور مستغرق ہے زاہد مخلص باری تعالیٰ کے جاہ وجلال میں زبان حال میں یوں گویا ہے اور مقام قرب میں ہردم پویا۔

هرچه گویم از تو گویم اے عزیز　　هرچه جویم از تو جویم اے عزیز
اے مریض عشق راهر دم طبیب　　مے ندانم غیر ذاتت اے حبیب
از جہاں صائم شدم اے بحر نور　　تابقائے تو شود مارا حضور

❁❁❁❁

(۲۳۲۱)عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ: كُنْتُ مَعَ الرَّكْبِ الَّذِينَ وَقَفُوا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ عَلَى السَّخْلَةِ الْمَيِّتَةِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((أَتَرَوْنَ هٰذِهِ هَانَتْ عَلٰى أَهْلِهَا حِيْنَ أَلْقَوْهَا؟)) قَالُوا مِنْ هَوَانِهَا أَلْقَوْهَا يَارَسُولَ اللّٰه! قَالَ ((الدُّنْيَا أَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ هٰذِهِ عَلٰى أَهْلِهَا)).

(اسناده صحيح) التعليق الرغيب (٤/١٠١) سلسلة الاحاديث الصحيحة (٢٤٨٢)

ترجمہ: روایت ہے مستورد بن شداد رضی اللہ عنہ سے کہا کہ تھا میں ان سواروں کے ساتھ کہ کھڑے ہوئے وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک چھوٹے بچہ مرے ہوئے پر بکری کے اور فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: کیا دیکھتے ہو تم اس کو ذلیل اور حقیر ہو گیا یہ اپنے لوگوں کے سامنے جب تو پھینک دیا انہوں نے اس کو۔ عرض کی صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہ ہاں بسبب ذلیل و حقیر جاننے کے پھینک دیا اس کو یا رسول اللہ ﷺ! فرمایا: دنیا اللہ تعالیٰ کے سامنے اس سے زیادہ ذلیل ہے جیسا یہ اپنے مالکوں کے سامنے ذلیل ہے۔

فائدہ: اس باب میں جابر رضی اللہ عنہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے، حدیث مستورد رضی اللہ عنہ کی حسن ہے۔

❀❀❀❀

۱۴۔ باب: منه حديث: ((ان الدنيا المعونة))

اسی سے یہ حدیث ہے کہ بلا شبہ دنیا ملعون ہے

(۲۳۲۲)عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ : ((أَلَا إِنَّ الدُّنْيَا مَلْعُوْنَةٌ مَلْعُوْنٌ مَا فِيْهَا إِلَّا ذِكْرُ اللّٰهِ وَمَا وَالَاهُ وَعَالِمٌ أَوْمُتَعَلِّمٌ)). (اسناده حسن)تخريج مشكاة المصابيح (٥١٧٦) سلسلة الاحاديث الصحيحة (٢٧٩٧) التعليق الرغيب (١/٥٦)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہتے تھے سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے بے شک دنیا ملعون ہے، ملعون ہے جو کچھ اس میں ہے مگر ذکر اللہ تعالیٰ کا اور جو اس کی مدد کرے اور عالم یا شاگرد عالم کا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

مترجم: جناب مولانائے روم رحمہ اللہ نے خوب کہا ہے ؎

اہل دنیا کافران مطلق اند　　　روز و شب در زق زق در بق بق اند

دنیا ایک زنِ مکارہ ہے فریفتہ کرنے والی اپنے لوگوں کو اور دغا دینے والی ہے اپنے اہل کو، غافل کر دیتی ہے باری تعالیٰ کے ذکر سے، روک دیتی ہے زادِ آخرت کے حاصل کرنے سے، تارک اس کی زینت کا مرحوم ہے مشغول اس کے تکلفات میں مرجوم، وہ رحمت کا مستحق یہ زحمت کا مستوجب، اس کو جنت بے منت اس کو ذلت بے ضنت، غرض دنیا ملعونہ ہے اور اہل اس کے ملعون انہیں کے حق میں ہے ﴿ ويمنون الماعون ﴾ فرعون بے عون یہی ہیں اور مردود دوگون یہی دین بدنیا فروش ابطال حق میں پر جوش

ایک کا معاملہ اس کے ساتھ چار قسم میں سے ایک قسم سے ہوگا ایک بندہ وہ کہ عنایت فرمایا اس کو اللہ تعالیٰ نے مال اور علم سو وہ ڈرتا ہے اپنے پروردگار سے اس مال کے کمانے اور خرچ کرنے میں اور حسن سلوک کرتا ہے اس مال سے اپنے رشتہ داروں کے ساتھ اور پہچانتا ہے یعنی ادا کرتا ہے اس میں حق اللہ تعالیٰ کا یعنی زکوٰۃ دیتا ہے، صدقہ فطر ادا کرتا ہے اور غرباء و مساکین کی خدمت ادا کرتا ہے کہ جن کا حق اللہ نے مال میں رکھا ہے سو اس کا درجہ سب درجوں سے افضل ہے اور دوسرا وہ کہ عنایت فرمایا اس کو اللہ تعالیٰ نے علم اور نہ دیا اس کو مال حالانکہ وہ صادق النیة ہے کہتا ہے: کاش کہ اگر مجھے مال ملتا تو میں ایسے ہی عمل کرتا جیسے فلاں شخص کرتا ہے یعنی شخص اول پس وہ اپنی نیت کا اجر پانے والا ہے اور اجر ان دونوں کا برابر ہے اور ایک بندہ وہ ہے کہ دیا اللہ تعالیٰ نے اس کو مال اور نہ دیا اس کو علم خراب کرتا ہے اپنے مال کو بغیر علم کے یعنی خرچ کرتا ہے شہوات نفسانیہ اور بدعاتِ شیطانیہ میں نہیں ڈرتا اس کے کمانے اور خرچ کرنے میں اپنے پروردگار سے اور نہیں حسن سلوک کرتا اس سے کسی اپنے قرابت والے سے اور نہیں جانتا اللہ تعالیٰ کا اس میں کچھ حق یعنی اس کی رضا کی راہ میں ایک دمڑی نہیں دیتا پس اس کا درجہ سب درجوں سے بدتر ہے اور ایک بندہ وہ ہے کہ نہ دیا اس کو اللہ تعالیٰ نے مال اور نہ علم اور وہ کہتا ہے ہائے اگر مجھے مال ملتا تو میں عمل کرتا جیسے فلاں عمل کرتا ہے یعنی وہ جاہل مالدار سو وہ اپنی نیت کا وبال پانے والا ہے اور عذاب اور بار گناہ ان دونوں کا برابر ہے۔[اسناده صحيح] التعليق الرغيب (۱/ ۲۷)

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم کہتا ہے کہ الغرض اس حدیث میں آپ ﷺ نے یہ فرمایا کہ دنیا کے ساتھ جو لوگ معاملہ رکھتے ہیں وہ چار طرح ہیں ایک عالم مال دار، دوسرا عالم مال کی آرزو کرنے والا کہ اس میں پہلے کا درجہ اول ہے اور دوسرا اس کا رفیق ہے ﴿ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا ﴾ تیسرے جاہل مالدار حرام خوار نابکار، چوتھا جاہل مفلس پورا نکھٹو الو کا ٹٹو باوجود جہل و افلاس کے فسق و فجور کی آرزو کرنے والا وہ اس کا عشیر ہے وبئس العشير.

❀ ❀ ❀ ❀

۱۸۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي هَمِّ الدُّنْيَا وَحُبِّهَا

محبت دنیا اور اس کی فکر کے بیان میں

(۲۳۲۶) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَنْ نَزَلَتْ بِهِ فَاقَةٌ فَاَنْزَلَهَا بِالنَّاسِ لَمْ تُسَدَّ فَاقَتُهُ، وَمَنْ نَزَلَتْ بِهِ فَاقَةٌ فَاَنْزَلَهَا بِاللّٰهِ فَيُوْشِكُ اللّٰهُ لَهُ بِرِزْقٍ عَاجِلٍ اَوْ اٰجِلٍ)). (صحيح بلفظ بموت عاجل، أوغنى عاجل) صحيح ابى دائود (۱۴۵۲) سلسلة الاحاديث الصحيحة (۲۸۸۷)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس کو ہوا فاقہ پھر بیان کیا لوگوں سے اس نے اور چاہا

اس کا آدمیوں سے نہ بند کیا جائے گا فاقہ اس کا اور جس کو ہوا فاقہ پھر اتارا اس کو اللہ تعالیٰ کی طرف یعنی صبر کیا اور رضائے الٰہی پر راضی ہوا تو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ رزق دے اس کو جلدی یا دیر میں یا دنیا میں رزق دے یا آخرت میں ثواب دے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے، صحیح ہے۔

❀❀❀❀

۱۹۔ باب: ما جاء فیما یکفی المر من جمیع ماله

اس کے بیان میں جو آدمی کو اس کے سب مال میں سے کافی ہے

(۲۳۲۷)عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ قَالَ : جَآءَ مُعَاوِیَۃُ اِلٰی اَبِیْ هَاشِمِ بْنِ عُتْبَةَ وَهُوَ مَرِیْضٌ یَعُوْدُهٗ، فَقَالَ: یَاخَالُ مَا یُبْكِیْكَ؟ اَوَجَعٌ یُشْئِزُكَ اَوْحِرْصٌ عَلَی الدُّنْیَا؟ قَالَ: كُلٌّ لَا وَلٰكِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ عَهِدَ اِلَیَّ عَهْدًا لَمْ آخُذْ بِهٖ قَالَ: ((**اِنَّمَا یَكْفِیْكَ مِنْ جَمْعِ الْمَالِ خَادِمٌ وَمَرْكَبٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ**))، وَاَجِدُنِی الْیَوْمَ قَدْ جَمَعْتُ.

ترجمہ: روایت ہے ابو وائل سے کہا کہ آئے معاویہ، ابو ہاشم بن عتبہ رضی اللہ عنہ کے پاس اور وہ مریض تھے عیادت کے لیے پھر کہا معاویہ نے اے خال! کس چیز نے رلایا تم کو کیا کوئی درد ہے کہ اذیت دیتا ہے تم کو یا حرص ہے دنیا کی؟ فرمایا ابو ہاشم نے یہ کچھ نہیں لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت کی تھی مجھ کو ایک ایسی وصیت کہ بجا نہ لایا میں اس کو اور وہ وصیت یہ کہ فرمایا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے: کافی ہے تجھ کو جمع مال سے ایک خادم اور ایک سواری کہ جو کام آوے اللہ کی راہ میں اور میں اپنے تئیں دیکھتا ہوں کہ میں نے بہت کچھ جمع کیا۔

(اسنادہ حسن)التعلیق الرغیب (۱۲۳/۴) تخریج مشکاۃ المصابیح (۵۱۸۵) التحقیق الثانی)

فائدہ : روایت کیا اس کو زائدہ اور عبیدہ بن حمید نے منصور سے انہوں نے ابو وائل سے انہوں نے سمرہ بن سہم سے کہ داخل ہوئے معاویہ ابو ہاشم بن عتبہ کے پاس پس ذکر کی حدیث مانند اس کے اور اس باب میں بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

❀❀❀❀

۲۰۔ باب منه حدیث: ((لا تتخذوا الضیعة فترغبوا فی الدنیا))

(۲۳۲۸)عَنْ عَبْدِاللّٰهِ [بْنِ مَسْعُوْدٍ] قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((**لَا تَتَّخِذُوا الضَّیْعَةَ فَتَرْغَبُوْا فِی الدُّنْیَا**)).[اسنادہ صحیح سلسلة الاحادیث] (الصحیحه ۱۲)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے: مت جمع کرو ضیعہ کہ رغبت ہو جائے گی تم کو دنیا کی۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔ مترجم کہتا ہے: ضیعہ سے مراد ہے باغ اور کھیت اور گاؤں اور جائیداد غیر منقولہ کہ جب یہ قبضے میں آتی ہیں آدمی اپنی زندگی کو درست رکھتا ہے اور موت کو مکروہ رکھتا ہے اور دنیا کی محبت زیادہ ہو جاتی ہے۔

عُمُرُهُ وَحَسُنَ عَمَلُهُ))۔

(اسنادہ صحیح) سلسلة الاحاديث الصحيحه: ١٨٣٦۔ المشكاة: ٥٢٨٥۔ التحقيق الثانی۔ الروض النضير (٩٢٦)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے کہ ایک اعرابی نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! کون شخص سب لوگوں میں بہتر ہے؟ فرمایا: جس کی عمر زیادہ ہو اور عمل نیک۔

فائدہ: اس باب میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث غریب ہے اس سند سے۔

❀❀❀❀

٢٢۔ باب منه ای الناس خيروأيهم شر

(٢٣٣٠) عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ بَكْرَةَ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اَیُّ النَّاسِ خَيْرٌ؟ قَالَ: ((مَنْ طَالَ عُمُرُهُ وَحَسُنَ عَمَلُهُ)) قَالَ: فَاَیُّ النَّاسِ شَرٌّ؟ قَالَ: ((مَنْ طَالَ عُمُرُهُ وَسَآءَ عَمَلُهُ)).

(صحيح بما قبله)

ترجمہ: روایت ہے ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ایک مرد نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! کون سا آدمی بہتر ہے؟ فرمایا آپ ﷺ نے: جس کی عمر دراز ہو۔ اور عمل نیک ہو پھر پوچھا اس نے: کون سا آدمی سب میں بدتر ہے؟ فرمایا آپ ﷺ نے: جس کی عمر دراز ہو اور عمل بد ہو۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

٢٣۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِیْ اَعْمَارِ هٰذِهِ الْأُمَّةِ مَا بَيْنَ السِّتِّيْنَ إِلٰى سَبْعِيْنَ

عمریں ساٹھ سے ستر سال کے درمیان ہونے کے بیان میں

(٢٣٣١) عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((عُمُرُ أُمَّتِیْ مِنْ سِتِّيْنَ سَنَةً اِلٰى سَبْعِيْنَ سَنَةً)). حسن صحيح۔ بلفظ (اعمار امتی ما بين) تخريج مشكاة المصابيح (٥٢٨٠) سلسلة الاحاديث الصحيحة (٧٥٧)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: عمر میری امت کی ساٹھ برس سے ستر (٧٠) برس تک ہے۔

۲۴۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي تَقَارُبِ الزَّمَنِ وَقِصَرِ الأَمَلِ

زمانے کے قریب ہونے اور امید کے چھوٹا ہونے کے بیان میں

(۲۳۳۲)عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَتَقَارَبَ الزَّمَانُ فَتَكُوْنُ السَّنَةُ كَالشَّهْرِ، وَالشَّهْرُ كَالْجُمُعَةِ، وَتَكُوْنُ الْجُمُعَةُ كَالْيَوْمِ وَيَكُوْنَ الْيَوْمُ كَالسَّاعَةِ، تَكُوْنَ السَّاعَةُ كَالضَّرْمَةِ بِالنَّارِ)). (اسناده صحيح) المشكاة: ٥٤٤٨۔ التحقيق الثانی۔

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ قریب ہو جائے زمانہ اور ہووے سال برابر ایک ماہ کے اور ایک مہینہ برابر ہفتہ کے اور ہفتہ برابر ایک دن کے اور ہوگا دن برابر ایک ساعت کے اور ساعت برابر داغ دینے کے آگ سے۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے اس سند سے اور سعد بن سعید بھائی ہیں یحییٰ بن سعید انصاری کے۔

❀❀❀❀

۲۵۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي قِصَرِ الْأَمَلِ

امید کے چھوٹا ہونے کے بیان میں

(۲۳۳۳)عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِبَعْضِ جَسَدِيْ قَالَ: ((كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيْبٌ أَوْ عَابِرُ سَبِيْلٍ وَعُدَّ نَفْسَكَ فِيْ اَهْلِ الْقُبُوْرِ))، فَقَالَ لِي ابْنُ عُمَرَ: إِذَا اَصْبَحْتَ فَلَا تُحَدِّثْ نَفْسَكَ بِالْمَسَاءِ وَإِذَا اَمْسَيْتَ فَلَا تُحَدِّثْ نَفْسَكَ بِالصَّبَاحِ وَخُذْ مِنْ صِحَّتِكَ قَبْلَ سَقَمِكَ، وَمِنْ حَيَاتِكَ قَبْلَ مَوْتِكَ، فَاِنَّكَ لَا تَدْرِيْ يَا عَبْدَاللّٰهِ مَا اسْمُكَ غَدًا. (اسناده صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحه: ١١٥٧)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا کہ پکڑا رسول اللہ ﷺ نے بعض بدن میرا اور فرمایا کہ رہ دنیا میں گویا کہ تو مسافر ہے یا راہ چلنے والا اور گن تو اپنی ذات کو قبر والوں میں۔ سو کہا مجھ سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے: جب صبح کرے تو یقین مت رکھ اپنے دل میں شام کا اور جب شام کرے تو تو بھروسا مت رکھ دل میں صبح کا اور توشہ لے صحت و تندرستی کی حالت میں قبل بیماری کے اور زندگی کی حالت میں قبل موت کے اس لیے کہ تو نہیں جانتا اے عبداللہ کہ کیا نام ہوگا تیرا کل یعنی کل معلوم نہیں کہ زندہ کہلائے

گا یا مردہ یا عاصی یا مطیع۔

فائدہ : روایت کی ہم سے احمد بن عبدہ نے انہوں نے حماد بن زید سے انہوں نے لیث سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے اور روایت کی یہ حدیث اعمش نے مجاہد سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مانند اس کے۔

❀❀❀❀

(٢٣٣٤) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((**هٰذَا ابْنُ اٰدَمَ وَهٰذَا اَجَلُهُ**)) وَوَضَعَ يَدَهُ عِنْدَقَفَاهُ ثُمَّ بَسَطَهَا فَقَالَ : ((**وَثَمَّ اَمَلُهُ وَثَمَّ اَمَلُهُ**)).

(اسناده صحيح) تخريج مشكاة المصابيح (٥٢٧٧ ـ التحقيق الثانى)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: یہ ابن آدم ہے اور یہ اس کی موت ہے۔ اور ہاتھ رکھا گدی پر پھر کھولا اور پھیلایا ہاتھ اور دراز کیا اور فرمایا: یہ اس کی امید ہے اور یہ اس کی امید ہے۔

فائدہ : اس باب میں ابوسعید سے بھی روایت ہے، یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم کہتا ہے کہ حدیث اول میں جو فرمایا راوی نے کہ پکڑا آنحضرت ﷺ نے بدن میرا...... الخ جیسے شانہ یا ہاتھ پکڑ کر بات کہتے ہیں اور یہ مزید اہتمام اور وفور عنایت اور کمال اعتناء کے واسطے ہوتا ہے تا کہ وہ امر خوب یاد رہے۔ قولہ: رہ تو دنیا میں گویا کہ مسافر ہے مراد اس سے اتباع سنت سلف صالح ہے اور اجتناب کلی عمل کرنے سے مسائل واہیہ پر کہ جن کی سند کتاب وسنت سے نہ ہو اس لیے کہ اہل سنت اور اتباع سلف ہمیشہ غریب رہے ہیں دنیا میں گویا کہ وہ یتامیٰ ہیں کہ پرورش نہ کی ان کے باپ نے اور دودھ نہ دیا ان کو ماؤں نے اور ساتھ نہ دیا ان کا رفیقوں نے اور صلہ رحم نہ کیا ان سے قرابت والوں نے دور ہیں قریب ان کے مہجور ہیں حبیب ان کے۔ شمشیر ظلم ان پر آ ہیختہ ہے اور خوان ان کے بیختہ شہداء ہیں وہ اللہ کی زمین پر اور نجوم ہیں وہ آسمان دین پر، دنیا میں گم نام آخرت میں عالی مقام، اے فقیر مسکین محمد بدیع الزمان! اگر تو چاہے نجات اپنی عذاب ابدی سے تو ساتھ ہو ان کے رجال اور رفیق بن ان کے رجال کا، آگے بڑھ گئے قوافل ان کے، دور ہو گئے مراحل ان کے ﴿ اَلسَّابِقُوْنَ السَّابِقُوْنَ اُوْلٰٓئِكَ الْمُقَرَّبُوْنَ ﴾ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ان کا کوس ہے اور ناموس اکبر جو رب اکبر سے لائے ہیں ان کا ناموس ہے، كَفَانَا كِتَابُ اللّٰهِ ان کی سیف قاطع ہے اور انوار سنت ان کے سیماء ساطع خود را پیش رسول معصوم محجوب نکنند یعنی خویشتن را بآ حادامت منسوب نہ کنند سنت سے قریب، بدعت سے دور، احداث فی الدین سے مہجور، اتباع رسول سے پرنور، قول رسول پر مریں، قیل وقال پر نظر نہ کریں۔ اَللّٰهُمَّ اَحْيِنَا مَعَهُمْ وَاَحْشُرْنَا مَعَهُمْ وَاَدْخِلْنَا فِیْ نَعِيْمِ رِضْوَانِكَ مَعَهُمْ قولہ: گن تو اپنی ذات کو قبر والوں میں یعنی زندگی کا بھروسا نہ رکھ، یا دموت کا مزہ چکھ، وجود تیرا بين العدمين ہے كالطهر المتخلل بين الدمين ہے، توشہ آخرت ساتھ لے، شمع سنت ہاتھ لے، راہ تیرہ وتاریک ہے، پل صراط نہایت باریک ہے، اے مجہول! موت کو نہ بھول، صبح کو جو تیری صف میں تھے اب ملک الموت کے کف میں ہیں، ظہر میں جن کا

ظہور تھا اب نام ان کا اہل قبور ہے، عصر میں جو وحید تھے عاصر موت نے ان کو نہ چھوڑا اور اہل عشاء کو غذا تک نہ چھوڑا۔

ابیات

حریفاں بادہا خوردند درفتند — تہی خمخانہ ہا کردند ورفتند

توئی بے پاؤ سرافتادہ برراہ — رفیقان رختہا بردند ورفتند

حدیث ثانی میں جو فرمایا یہ اس کی موت ہے، یہ اس کی امید یعنی موت قریب ہے گردن سے لگی امید تا بفلک پہنچی مدامی حفر آباء حفر وکری انہار و تعمیر اماکن و ترمیم مساکن میں اور ترتیب باغ و تہذیب راغ میں گزارتا ہے اور اپنا جنم اسی لغویات فانیہ میں ہارتا ہے نیو مکان کی زمین ہفتم پر رکھتا ہے اور بلندی اس کی اوج فلک تک پہنچاتا ہے ہمیشگی کے سامان کرتا ہے آخر اسی حال میں مرتا ہے، نشہ غفلت دردسر ہے ندائے غیبی سے کور و کر ہے۔

ابیات

لَهُ مَلَكٌ يُنَادِيْ كُلَّ يَوْمٍ — لِدُوا لِلْمَوتِ وَابْنُوا لِلْخَرَابِ

اَلَا يَاسَاكِنَ الْقَصْرِ الْمُعَلّٰى — سَتُدْفَنُ عَنْ قَرِيْبٍ فِي التُّرَابِ

(۲۳۳۵) **عَنْ** عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: مَرَّعَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَنَحْنُ نُعَالِجُ خُصًّا لَنَا فَقَالَ: ((**مَا هٰذَا؟**)) فَقُلْنَا قَدْ وَهِيَ فَنَحْنُ نُصْلِحُهُ فَقَالَ: ((**مَا أَرَى الْاَمْرَ اِلَّا اَعْجَلَ مِنْ ذٰلِكَ**)). (اسناده صحيح) تخريج مشكاة المصابيح: ٥٢٧٥ـ التحقيق الثانى)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے کہا کہ گزرے ہم پر رسول اللہ ﷺ اور ہم گارا[1] بنا رہے تھے اپنے مکان کے لیے سو پوچھا آپ ﷺ نے: یہ کیا ہے؟ عرض کی ہم نے: یہ گھر بودا ہو گیا ہے سواسے ہم مرمت کرتے ہیں۔ فرمایا آپ ﷺ نے! بے شک میں دیکھتا ہوں امر موت کو اس سے بھی جلدی یعنی اس سے بھی جلد آنے والی۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو السفر کا نام سعید بن محمد ہے اور ان کو ابواحمد ثوری بھی کہتے ہیں۔

۲۶۔ بَابُ: مَا جَآءَ أَنَّ فِتنَةَ هٰذِهِ الْاُمَّةِ فِي الْمَالِ

اس بیان میں کہ فتنہ اس امت کا مال میں ہے

(۲۳۳۶) **عَنْ** كَعْبِ بْنِ عِيَاضٍ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: ((**اِنَّ لِكُلِّ اُمَّةٍ فِتْنَةً وَفِتْنَةُ اُمَّتِي الْمَالُ**)).

ترجمہ: روایت ہے کعب بن عیاض رضی اللہ عنہ سے کہ سنا میں نے رسول اللہ ﷺ کو کہ فرماتے تھے کہ ہر امت کی آزمائش اور امتحان اور ابتلاء ایک چیز میں ہوتی ہے اور میری امت کی آزمائش مال ہے۔ (اسنادہ صحیح) سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ: ۵۹۴)

---

[1] بلہان مدارس چکڑ کلار ہے تھے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے، غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر معاویہ بن صالح کی روایت سے۔ مترجم کہتا ہے: یعنی ہر امت ایک ابتلاء میں گرفتار ہو کر ذلیل وخوار ہوئی، چنانچہ پہلا فتنہ جو زمین پر ہوا وہ قتل تھا ہابیل مرحوم کا وہ بسبب نساء کے واقع ہوا، اور فتنہ قوم نوح کا تعظیم اولیاء میں حد سے بڑھ جانا اور آداب صلحاء اور عبادت خدا میں فرق نہ رکھنا اور فتنہ قوم لوط کا امارد کے ساتھ اختلاط کرنا اور ان سے دور نہ رہنا اور فتنہ قوم موسیٰ علیہ السلام کا سحر اور افعال طبیہ میں توغل کرنا اور فلسفیات میں غرق ہونا، چنانچہ اقوال فرعون اس پر دال ہیں اور تفصیل اس کی یہاں موجب تطویل ہے اسی طرح فتنہ اس امت کا کثرت مال اور فراغت حال کہ اس میں کیا کیا ظلم ہوئے اور کیسے کیسے لوگوں کے خون بہئے گئے شاید یہ مثل یہیں سے ہو کہ فساد کا سبب تین چیزیں ہیں، زر، زمین، زن اور چونکہ فتنہ اس امت کا مال ہے اور یہ مثل اسی کی حسب حال ہے اس لیے کہ زر عین مال ہے، زمین وزن پر مقدم ہوا اور واقع میں زمین وزن بغیر زر کے میسر نہیں اس لیے اصل فساد زر ہے باقی اس سے مؤخر ہے۔

❁❁❁❁

٢٧۔ بَابُ : مَا جَآءَ ((لَوْ کَانَ لِاِبْنِ اٰدَمَ وَادِیَان مِنْ مَّالٍ لَابْتَغیٰ ثَالِثاً))

اس بیان میں کہ اگر انسان کی مال کی دو وادیاں ہوں تو وہ تیسری کی حرص کرتا ہے

(٢٣٣٧) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ : ((لَوْ کَانَ لِاِبْنِ اٰدَمَ وَادِیاً مِنْ ذَھَبٍ لَاَحَبَّ اَنْ یَّکُوْنَ لَهٗ ثَانِیًا وَلَا یَمْلَأُ فَاهُ اِلَّا التُّرَابُ وَیَتُوْبُ اللّٰہُ عَلیٰ مَنْ تَابَ)).

(صحيح) تخريج مشكلة الفقر) ١٤ : ق)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: اگر ہو ابن آدم کا ایک جنگل سونے کا تو بھی وہ چاہے کہ دوسرا جنگل اور ہوتا۔ اور نہیں بھرتی منہ اس کا مگر خاک اور توبہ قبول کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی جو توبہ کرے (یعنی حرص اور جمع مال سے)۔

فائدہ : اس باب میں ابی بن کعب اور ابوسعید اور عائشہ رضی اللہ عنہا اور ابن زبیر اور ابوواقد اور جابر اور ابن عباس اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔

یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے۔

مترجم: مراد حدیث یہ ہے کہ بغیر موت کے آدمی قانع نہیں ہوتا جب تلک جیتا ہے مال پر مرتا ہے جب مرتا ہے جب ہی قناعت کرتا ہے۔ کسی نے خوب کہا ہے، بیت

گفت چشم تنگ دنیا دار را　　یا قناعت پُر کند یا خاک گور

اور جو بندہ بتوفیق الٰہی ہدایت پاتا ہے اور زہد وقناعت پر مستعد ہو جاتا ہے تو ارب حقیقی اسے افکار دنیوی سے اور آخرت میں شدت حساب سے بچاتا ہے سختی جان کندن بھی اس پر آسان ہے، امراء سے آگے فقراء کا نشان ہے یہ شراب طہور میں سرشار ہوں گے وہ حساب وکتاب میں گرفتار ہوں گے، یہ پانچ سو برس پہلے جنت کو سدھارے وہ سیکڑوں برس جان ہارے، بہتر مال مومن کا زوجہ صالحہ ہے یا لسان ذاکر اور بہتر خزانہ قناعت ہے یا قلب شاکر، زاہد دنیا میں راحت، گور میں استراحت، آخرت میں روح وریحان، دنیا دار زندگی میں گرفتار، افکار گور میں حسرت شعار، آخرت میں فنافی النار، نہ نفس رام نہ راحت وآرام۔

❀❀❀❀

۲۸۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ: قَلْبُ الشَّيْخِ شَابٌّ عَلىٰ حُبِّ اثْنَتَيْنِ

اس بیان میں کہ بوڑھے کا دل دو چیزوں کی محبت پر جوان ہے

(۲۳۳۸)عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : ((قَلْبُ الشَّيْخِ شَابٌّ عَلىٰ حُبِّ اثْنَتَيْنِ: طُوْلِ الْحَيٰوةِ وَكَثْرَةِ الْمَالِ)).

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: دل بوڑھے کا جوان ہے دو چیزوں کی محبت میں زندگی کی درازی اور مال کی کثرت پر۔ (اسنادہ حسن صحیح)التعليق الرغيب (۳/ ۱۰) سلسلة الاحاديث الصحيحة (۱۹۰۶)

فائدہ : اس باب میں انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۲۳۳۹)عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((يَهْرَمُ بْنُ اٰدَمَ وَيَشِبُّ مِنْهُ اثْنَتَانِ: الْحِرْصُ عَلَى الْعُمُرِ وَالْحِرْصُ عَلَى الْمَالِ)). (اسناده صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (۱۹۰۶)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بوڑھا ہو جاتا ہے آدمی اور جوان ہو جاتی ہیں اس میں دو چیزیں ایک حرص زندگی کی دوسرے حرص مال کی۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۲۹۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الزَّهَادَةِ فِيْ الدُّنْيَا

دنیا سے بے رغبتی کے بیان میں

(۲۳۴۰)عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((الزَّهَادَةُ فِي الدُّنْيَا لَيْسَتْ بِتَحْرِيْمِ الْحَلَالِ وَلَا إِضَاعَةِ الْمَالِ وَلٰكِنَّ الزَّهَادَةَ فِي الدُّنْيَا اَنْ لَا تَكُوْنَ بِمَا فِيْ يَدَيْكَ اَوْثَقَ مِمَّا فِيْ يَدِاللّٰهِ، وَاَنْ تَكُوْنَ فِيْ ثَوَابِ الْمُصِيْبَةِ إِذَا اَنْتَ أُصِبْتَ بِهَا اَرْغَبَ فِيْهَا لَوْ اَنَّهَا أُبْقِيَتْ لَكَ)).

(ضعيف جداً) تخريج مشكاة المصابيح (۵۳۰۱۔ التحقيق اس میں عمرو بن راوی منکر الحدیث ہے

ترجمہ: روایت ہے ابوذر رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ زہد اور ترک دنیا کے یہ معنی نہیں کہ آدمی حلال چیزوں کو اپنے اوپر حرام کرلے اور نہ یہ کہ مال کو ضائع کرے، لیکن زہد کے معنی یہ ہیں کہ تجھے وثوق اور اعتماد اور بھروسا زیادہ ہو اس چیز پر جو اللہ کے ہاتھ میں ہے بہ نسبت اس چیز کے جو تیرے ہاتھ میں ہے اور تجھے اس قدر ثواب مصیبت کی رغبت ہو جب تو مصیبت میں گرفتار ہو کہ خواہش کرے تو کہ یہ مصیبت باقی رہے یعنی تا کہ تجھے ثواب ملا کرے۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے، نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے اور ابوادریس خولانی کا نام عائذ اللہ بن عبداللہ ہے اور عمرو بن واقد منکر الحدیث ہے۔

❀❀❀❀

۳۰۔ باب: منه الخصال التي ليس لابن آدم حق في سواها

ان خصلتوں کا بیان جن کے سوا اور چیزوں میں انسان کا کوئی حق نہیں ہے

(۲۳۴۱)عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((لَيْسَ لِابْنِ آدَمَ حَقٌّ فِي سِوٰى هٰذِهِ الْخِصَالِ: بَيْتٍ يَسْكُنُهُ، وَثَوْبٍ يُوَارِي عَوْرَتَهُ، وَجِلْفِ الْخُبْزِ وَالْمَآءِ)). (اسناده ضعيف) سلسلة الاحاديث الضعيفة: ۱۰۶۳۔ نقد الكتاني ص ۲۲) وصححه الحاكم (۴/ ۳۱۲)

ترجمہ: روایت ہے عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: نہیں ہے ابن آدم کا کچھ حق یعنی دنیا کی چیزوں میں سوا ایک گھر کے کہ جس میں بقدر کفالت بسر کر سکے اور اتنے کپڑے کہ اپنا ستر ڈھانپ سکے اور روٹی اور پانی کے برتن۔

فائدہ : یہ حدیث صحیح ہے یعنی حریث بن سائب کی اور سنا میں نے ابوداود اور سلیمان بن سلم بلخی سے کہتے تھے کہ نضر بن شمیل نے کہا جلف الخبز یعنی اس کے سالن نہ ہو۔

❀❀❀❀

۳۱۔ باب: منه حديث ((يقول ابن آدم: مالي مالي……))

اسی سے یہ حدیث ہے کہ انسان کہتا ہے: میرا مال، میرا مال

(۲۳۴۲)عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ انْتَهَى إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يَقُولُ: ((أَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ قَالَ: يَقُولُ ابْنُ آدَمَ مَالِيْ مَالِيْ، وَهَلْ لَكَ مِنْ مَالِكَ إِلَّا مَا تَصَدَّقْتَ فَأَمْضَيْتَ أَوْ أَكَلْتَ فَأَفْنَيْتَ أَوْلَبِسْتَ فَأَبْلَيْتَ)). (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے مطرف سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ وہ پہنچے نبی ﷺ کے پاس اور آپ پڑھ رہے تھے:

﴿ اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ ﴾ پھر فرمایا کہتا ہے ابن آدم یہ میرا مال ہے یہ میرا مال ہے اور نہیں ہے مال تیرا مگر جو تو نے صدقہ دیا اور جلدی کر دیا اس کو یعنی اس کا اجر اللہ کے یہاں پائے گا یا کھایا اور فنا کر دیا یا پہنا اور پرانا کر دیا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

۳۲۔ باب منه فی فضل الاکتفاء بالکفاف وبذل الفضل

برابر سرابر مال پر اکتفا کرنا اور زائد مال خرچ کرنا

(۲۳۴۳)عَنْ أَبِي أُمَامَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((يَاابْنَ اٰدَمَ إِنَّكَ إِنْ تَبْذُلِ الْفَضْلَ خَيْرٌ لَّكَ، وَإِنْ تُمْسِكْهُ شَرٌّ لَّكَ، وَلَا تُلَامُ عَلٰى كَفَافٍ وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ، وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلٰى)).

(اسنادہ صحیح) (الارواء : ۲/۳۱۸)

ترجمہ: روایت ہے ابوامامہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: اے بیٹے آدم کے! اگر خرچ کر دے تو اپنی حاجت سے زیادہ چیز کو یعنی صدقات و خیرات میں یا بھائیوں کی مدارات میں تو بہتر ہے تیرے لیے اور اگر روک رکھے تو بدتر ہے تیرے لیے اور ملامت نہ کیا جائے گا تو اپنے بقدر کفاف خرچ کرنے میں اور صدقات و خیرات میں شروع کر اس کے دینے سے جس کے تو خرچ کا متکفل ہوتا ہے اور اوپر کا ہاتھ یعنی دینے والا بہتر ہے نیچے والے ہاتھ سے یعنی لینے والے ہاتھ سے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور شداد بن عبداللہ کی کنیت ابوعمار ہے۔

❀❀❀❀

۳۳۔ باب فی التوکل علی الله

اللہ پر توکل کرنے کے بیان میں

(۲۳۴۴)عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((لَوْ أَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَوَكَّلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ حَقَّ تَوَكُّلِهٖ لَرُزِقْتُمْ كَمَا تُرْزَقُ الطَّيْرُ تَغْدُوْا خِمَاصًا وَ تَرُوْحُ بِطَانًا)). (اسنادہ صحیح) تخریج الاحادیث المختارة (۲۱۷۔ ۲۱۸) سلسلة الاحادیث الصحیحة (۳۱۰) ((احادیث البیوع))

ترجمہ: روایت ہے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: اگر تم توکل کرو اللہ پر جو حق ہے توکل کرنے کا تو رزق ملے تم کو جیسا کہ ملتا ہے چڑیوں کو صبح کو نکلتی ہیں بھوکی اور شام کو آتی ہیں پیٹ بھرے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے اور ابوتمیم جیشانی کا نام عبداللہ بن مالک ہے۔

❁❁❁❁

(۲۳۴۵)عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : كَانَ اَخَوَانِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ا فَكَانَ اَحَدُهُمَا يَاْتِي النَّبِيَّ وَالْاٰخَرُ يَحْتَرِفُ، فَشَكَا الْمُحْتَرِفُ اَخَاهُ اِلَى النَّبِيِّ ا : ((فَقَالَ لَعَلَّكَ تُرْزَقُ بِهٖ)).

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا تھے دو بھائی زمانہ مبارک رسول اللہ ﷺ میں ایک ان میں سے حاضر رہتا تھا نبی ﷺ کی خدمت میں اور دوسرا محنت مزدوری کرتا تھا پس شکایت کی مزدوری کرنے والے نے اپنے بھائی کی نبی ﷺ کے پاس سو فرمایا آپ ﷺ نے: شاید کہ تجھے اسی کی برکت سے روٹی ملتی ہو۔

(اسنادہ صحیح)المشکاۃ:۵۳۰۸۔ سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ (۲۷۶۹)

❁❁❁❁

۳۴۔ باب: فی الوصف من حیزت له الدنیا

اس کے وصف کے بیان میں جس کے لیے دنیا جمع کر دی گئی

(۲۳۴۶)عَنْ سَلَمَةَ بْنِ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ مِحْصَنٍ الْخَطْمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ۔ وَكَانَتْ صُحْبَةٌ ۔ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَنْ اَصْبَحَ مِنْكُمْ اٰمِنًا فِيْ سِرْبِهٖ مُعَافًى فِيْ جَسَدِهٖ، عِنْدَهٗ قُوْتُ يَوْمِهٖ فَكَاَنَّمَا حِيْزَتْ لَهُ الدُّنْيَا)). [اسناده حسن] سلسلة الاحاديث الصحيحة (۲۳۱۸) ((التعليق الرغيب))

ترجمہ: روایت ہے عبیداللہ رضی اللہ عنہ سے اور ان کو صحبت ہے رسول اللہ ﷺ کی کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جس نے صبح کی تم میں سے فارغ البالی اور خوش حالی کے ساتھ اپنے نفس پر تندرستی کے ساتھ اپنے جسد سے اس کے پاس قوت ہے اس دن کا تو اس کے لیے گویا سب دنیا سمیٹی گئی۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر مروان بن معاویہ کی روایت سے اور مراد حِیْزَتْ سے یہ کہ جمع کی گئی یعنی لذت اور خوش وقتی دنیا کی، روایت کی ہم سے محمد بن اسماعیل نے انہوں نے حمیدی سے انہوں نے مروان بن معاویہ سے مانند اس کے۔ مترجم کہتا ہے: خلاصہ باب اور سلالہ تفسیر زہد یہ ہے کہ اعتماد علیٰ رب العباد اس قدر ہو کہ اپنے ہاتھ کی چیز سے چندیں ہزار درجہ بڑھ کر اطمینان ہو خزانہ غیبی پر اور وہ ایک صفت قلبی ہے کہ مزید یقین سے حاصل ہوتی ہے اور جب یقین اللہ تعالیٰ کے وعدوں پر ہو جاتا ہے تو رزق کی طرف سے آدمی مطمئن ہو جاتا ہے اس وقت خرچ کرنا مال کا رضائے الٰہی میں اور صبر کرنا مصیبت میں بنظر حصول صلوٰت الٰہی اور رحمت کے نہایت آسان ہو جاتا ہے۔ یہ حقیقت ہے زہد کی نہ وہ کہ سمجھ رکھی ہے بعض ابنائے زمان نے اور اپنی طرف سے گھڑ رکھی ہے کتنے اخوان دوران نے اور یہ خیال کیا ہے کہ گوشت اور گھی اور دودھ دہی چھوڑ دینا اور حلال چیزوں سے متمتع

نہ ہونا اسی کا نام زہد ہے یا ترک نکاح یا ترک جماعات صلوٰۃ یا ترک حقوق نفس کو زہد سمجھا ہے، سو باطل کیا حدیث اول نے اس زہد مخترع کو اور انکار کیا زاہدان جاہل پر کہ جو حقوق نفس اور حظوظ نفس میں تمیز نہ کر سکے اس بلا میں گرفتار ہوئے ہیں اور مباح کیا نفس انسان کے لیے حقوق ضروریہ کو اور جائز کیا اس سے منتفع ہونے کو حدیث ثانی نے مثل سکنیٰ اور ثوب وظروف ضروری وغیرہ کے پس منتفع ہونا اس سے خلاف زہد نہیں مگر یہ کہ ان اشیاء میں اس قدر تکلف کرے اور تکاثر کا خواہاں ہو کہ حد شرعی سے بڑھ جائے اور جمع اثواب وظروف ودیگر متاع خانگی میں اپنی اوقات خراب کرے کہ اس صورت میں زہد سے نکل جائے گا اور لہو میں گرفتار ہو جائے گا بیان کیا اس کو حدیث ثالث نے بلکہ یہ تعلیم فرمائی کہ اصل مال انسان کا تین قسم ہے ❶ جو صدقہ دیا ❷ یا کھایا ❸ یا پہنا اور باقی سب وارثوں کا ہے کہ خرچ وہ کریں گے اور حساب اسے دینا پڑے گا اور مال خرچ کرنے اور اپنے پاس جمع رکھنے کی تفصیل حدیث رابع میں فرمادی کہ جو حاجت سے زیادہ ہو اس سے اور بھائیوں کو منتفع ہونے دے اور حاجت کے موافق اپنے پاس رکھے اور حاجتوں کی تفصیل وہ ہے جو حدیث ثانی میں گزری، پس حد باندھ دی شارع نے انفاق وامساک مال کی حدیث رابع میں اور اجازت دی امساک کی بقدر کفاف کے اور یہ بھی فرمادیا کہ پہلے ان کو دینا جن کی روٹی اپنے ذمہ ہے۔ پھر فرمایا کہ اگر اس فضل مال کے خرچ کرنے میں یہ خیال آئے کہ رہے گا تو ہمارے کام آئے گا اور شاید ہم کو اور نہ ملے تو حدیث خامس میں فرمادیا کہ اگر توکل کرو گے تو چڑیوں کی طرح تم کو رزق ملے گا بغیر محنت ومزدوری ومشقت کے اس لیے کہ جوان کا رزق ہے وہی تمہارا بھی ہے پھر وہ ہر روز بھوکے اٹھتے ہیں پیٹ بھرے آشیانوں میں آتے ہیں، تعجب ہے کہ تم انسان ہو کر توکل میں ان سے کم ہو پھر یہ بھی فرمادیا کہ فضل مال سے اپنے بھائیوں کی مدارات کرنے میں اور رزق میں برکت ہوتی ہے نہ حرکت چنانچہ حدیث سادس جس میں دو بھائیوں کا ذکر ہے اسی پر دال ہے پھر جمع مال کی ایک حد معین کردی کہ ایک روز کا قوت آدمی کے پاس ہو تو سمجھے کہ ساری دنیا کی نعمت ہے نہ یہ کہ طالب ہو ہزار برس کے رزق کا کہ خلاف زہد ہے چنانچہ یہی مضمون ہے حدیث سابع کا، انتہیٰ مافی الباب۔

❀❀❀❀

۳۵۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي الْكَفَافِ وَالصَّبْرِ عَلَيْهِ

برابر سرابر روزی پر صبر کرنے کے بیان میں

(۲۳۴۷) عَنْ اَبِي اُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((اِنَّ اَغْبَطَ اَوْلِيَآئِي عِنْدِي لَمُؤْمِنٌ خَفِيفُ الْحَاذِ ذُوحَظٍّ مِنَ الصَّلٰوةِ، اَحْسَنَ عِبَادَةَ رَبِّهِ وَاَطَاعَهُ فِي السِّرِّ وَكَانَ غَامِضًا فِي النَّاسِ لَا يُشَارُ اِلَيْهِ بِالْاَصَابِعِ، وَكَانَ رِزْقُهُ كَفَافًا فَصَبَرَ عَلٰى ذٰلِكَ. ثُمَّ نَفَضَ بِيَدَيْهِ فَقَالَ عُجِّلَتْ مَنِيَّتُهُ قَلَّتْ بَوَاكِيهِ قَلَّ تُرَاثُهُ)) وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ قَالَ: ((عَرَضَ عَلَيَّ رَبِّي لِيَجْعَلَ بَطْحَآءَ مَكَّةَ ذَهَبًا. قُلْتُ: لَا يَارَبِّ وَلٰكِنْ اَشْبَعُ يَوْمًا، وَاَجُوعُ يَوْمًا اَوْقَالَ ثَلَاثًا اَوْنَحْوَ هٰذَا، فَاِذَاجُعْتُ تَضَرَّعْتُ اِلَيْكَ وَذَكَرْتُكَ، فَاِذَا

شَبِعْتُ شَكَرْتُكَ وَحَمِدْتُكَ)). [اسناده ضعيف] تخريج مشكاة المصابيح (٥١٨٩ـ التحقيق الثانی)

اس کی سند علی بن یزید کی وجہ سے ضعیف ہے

ترجمہ: روایت ہے ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، رشک کرنے کے لائق میرے دوستوں میں میرے نزدیک ہلکی بار برداری والا نماز میں بہت حصہ رکھنے والا کہ اچھی کی اس نے عبادت اپنے رب کی اور فرمانبرداری کی اس نے خلوت میں اور دبا ہوا رہا لوگوں میں کہ اشارہ نہیں کیا جاتا اس کی طرف انگلیوں سے یعنی بسبب شہرت کے اور ہو رزق اس کا بقدر کفایت پھر صبر کیا اس نے اس پر۔ پھر ٹھونکا زمین کو اپنے ہاتھ سے اور فرمایا: جلدی آئی موت اس کی تھوڑی ہوئیں رونے والیاں اس کی کم ہوئی میراث اس کی۔ اور اسی اسناد سے مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے: پیش کیا میرے رب نے مجھ پر اس بات کو کہ کر دے کنکریلی زمین مکہ کی سونا، کہا میں نے نہیں اے پروردگار میرے! لیکن میں چاہتا ہوں کہ آسودہ سیر رہوں ایک دن، اور بھوکا رہوں ایک دن، یا فرمایا تین دن یا اس کی مانند اور کچھ فرمایا، پھر جب میں بھوکا ہوں عاجزی اور مسکنت ظاہر کروں تیری طرف اور یاد کروں تجھ کو اور جب میں آسودہ و سیر ہوں شکر کروں تیرا اور حمد بجالاؤں تیری۔

فائدہ: اس باب میں فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے اور قاسم بیٹے ہیں عبدالرحمٰن کے اور کنیت ان کی ابوعبدالرحمٰن ہے اور وہ مولیٰ ہیں عبدالرحمٰن بن خالد بن یزید بن معاویہ کے اور وہ شامی ہیں ثقہ ہیں اور علی بن زید ضعیف ہیں حدیث میں اور کنیت ان کی عبدالملک ہے۔ مترجم کہتا ہے کہ قولہ: ہلکی بار برداری والا یعنی اہل وعیال اور دنیا کے اشغال اور ساز و سامان کم رکھتا ہے۔ قولہ: نماز میں...... الخ یعنی نماز دل لگا کر خلوص سے باد ائے سنن و مستحبات وحفظ فرائض وواجبات ادا کرتا ہے اور جمعہ اور جماعات میں بطیب خاطر حاضر رہتا ہے۔ قولہ: اور دبا ہوا رہا...... الخ یعنی لوگوں میں شہرت اور نام نہیں چاہتا اور ان پر غلبہ اور تسلط اور سلطان کا خواہاں اور جویاں نہیں بلکہ گوشۂ خمول میں اپنے رب کی عبادت میں جلوۃ وخلوۃ اس کی اطاعت میں مشغول ہے۔ قولہ: پھر ٹھونکا زمین کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ تورپشتی نے کہا مراد اس سے نوک انگشت کا مارنا ہے زمین پر یا دوسرے ہاتھ کی انگلیوں پر غرض بہر حال بیان کرنا تقلیل شے کا جب منظور ہوتا ہے تب ایسا کرتے ہیں پس بیان فرمائی آپ نے اس کے بعد کمی عمر کی اور قلت عورتوں کی جو اس پر رودیں خواہ بیبیاں ہوں یا اور عزیز واقارب اور قلت اس کی میراث کی کہ بہت سامان ومتاع جمع نہ کیا اور بہت ساز و سامان دنیا کا نہ چھوڑا کچھ ضروری چیزیں اپنے استعمال میں لایا اور چل بسا۔ قولہ: فرمایا آپ نے: پیش کیا میرے رب نے...... الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ فقر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اختیاری تھا نہ اضطراری اور یہی موجب فضیلت ہے اور سبب فخر اور اضطراری کہ جس سے بندہ مضطر ہے اس کو سبب کفر فرمایا۔

❀❀❀❀

(٢٣٤٨) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو : اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((قَدْ اَفْلَحَ مَنْ اَسْلَمَ وَرُزِقَ كَفَافًا وَقَنَّعَهُ اللّٰهُ

[اسناده صحيح] سلسلة الاحاديث الصحيحة (١٢٩) تخريج مشكلة الفقر (١٨)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مراد کو پہنچا اور عذاب اخروی سے نجات پائی اس شخص نے کہ اسلام لایا اور رزق ملا اس کو بقدر کفایت اور قناعت دے اسے اللہ عزوجل۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۲۳۴۹) عَنْ فُضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : ((طُوْبٰى لِمَنْ هُدِيَ لِـلْإِسْلَامِ وَكَانَ عَيْشُهُ كَفَافًا وَقَنَعَ)). (اسنادہ صحیح) التعلیق الرغیب: ۲/ ۱۱۔ سلسلة الاحادیث الصحیحه: (۱۵۰۶)

ترجمہ: روایت ہے فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے: مبارکبادی ہے اس شخص کو کہ ہدایت پائی اس نے طرف اسلام کے اور روٹی ملی اس کو بقدر کفایت اور قناعت کی اس نے۔

فائدہ : یہ حدیث صحیح ہے اور ابو ہانی خولانی کا نام حمید بن ہانی ہے۔

❀❀❀❀

۳۶۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِيْ فَضْلِ الْفَقْرِ

فضیلت فقر کے بیان میں

(۲۳۵۰) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ ﷺ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! وَاللّٰهِ إِنِّيْ لَأُحِبُّكَ، فَقَالَ: ((اُنْظُرْ مَا تَقُوْلُ)) قَالَ وَاللّٰهِ إِنِّيْ لَأُحِبُّكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، قَالَ: ((إِنْ كُنْتَ تُحِبُّنِيْ فَأَعِدَّ لِلْفَقْرِ تِجْفَافًا فَإِنَّ الْفَقْرَ أَسْرَعُ إِلٰى مَنْ يُحِبُّنِيْ مِنَ السَّيْلِ إِلٰى مُنْتَهَاهُ)). اسنادہ ضعیف۔ سلسلة الاحادیث الضعیفة: ۱۶۸۱۔ ضعیف الجامع الصغیر: ۱۲۹۷) ((اس میں روح بن اسلم راوی ضعیف ہے۔))

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے کہ کہا ایک مرد نے نبی ﷺ سے کہ یارسول اللہ ﷺ! قسم ہے اللہ کی میں آپ کو دوست رکھتا ہوں تو فرمایا آپ ﷺ نے: دیکھ سمجھ تو کیا کہتا ہے کہا اس نے میں دوست رکھتا ہوں آپ کو، کہا یہ تین بار، فرمایا آپ ﷺ نے: اگر تو مجھے دوست رکھتا ہے تو تیار کر فقر کے لیے ایک جھول اس لیے کہ فقر بہت جلد آنے والا ہے اس کی طرف جو مجھے دوست رکھے بھیا سے بھی زیادہ اپنے منتہا کی طرف۔

فائدہ : روایت کی ہم سے نضر بن علی نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے شداد بن ابی طلحہ سے اس کی مانند ہم معنی یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ابو وازع راسبی کا نام جابر بن عمرو ہے اور وہ بصری ہیں۔ مترجم کہتا ہے أَعِدَّ لِلْفَقْرِ تِجْفَافًا یعنی تیار کر فقر کے لیے تجفاف کو۔ تجفاف بکسر تا و سکون جیم ایک چیز ہے مثل زرہ کی اس کو لڑائی کے وقت گھوڑے کو پہناتے ہیں مراد اس سے یہ ہے کہ فقر کے لیے مستعد رہ اگر مجھے دوست رکھتا ہے۔

۳۷۔ بَابُ : مَا جَآءَ اَنَّ فُقَرَآءَ الْمُهَاجِرِيْنَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ قَبْلَ اَغْنِيَائِهِمْ

اس بیان میں کہ فقراء مہاجرین مالداروں سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے

(۲۳۵۱)عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِيْنَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ قَبْلَ اَغْنِيَائِهِمْ بِخَمْسِ مِائَةِ عَامٍ)). (اسناده صحيح) تخريج مشكاة المصابيح ۲۱۹۸۔ التحقيق الثانى) تحقيق رفع الاستار لابطال ادلة القائلين بفناء النار (ص ۱۰۶)

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: فقراء مہاجرین داخل ہوں گے جنت میں اغنیاء سے پانچ سو برس پیشتر۔

فائدہ: اس باب میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔

❀❀❀❀

(۲۳۵۲)عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((اَللّٰهُمَّ اَحْيِنِيْ مِسْكِيْنًا وَاَمِتْنِيْ مِسْكِيْنًا وَاحْشُرْنِيْ فِيْ زُمْرَةِ الْمَسَاكِيْنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) فَقَالَتْ عَائِشَةُ لِمَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((اِنَّهُمْ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ قَبْلَ اَغْنِيَائِهِمْ بِاَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا، يَا عَائِشَةُ! لَا تَرُدِّى الْمِسْكِيْنَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ، يَا عَائِشَةُ! اَحِبِّى الْمَسَاكِيْنَ وَقَرِّبِيْهِمْ فَاِنَّ اللّٰهَ يُقَرِّبُكِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)).

(اسناده صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (۳۰۸) ارواء الغليل (۸۶۱)

ترجمہ: روایت ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے دعا کی کہ یا اللہ! زندہ رکھ مجھے مسکین اور مار مجھے مسکین اور اٹھا مجھے مسکینوں کے گروہ سے قیامت کے دن۔ سو کہا عائشہ رضی اللہ عنہا نے کیوں یارسول اللہ ﷺ! فرمایا آپ ﷺ نے: داخل ہوں گے مساکین جنت میں اغنیاء سے چالیس برس پیشتر، اے عائشہ! مت پھیر مسکین کو اور دے اسے اگرچہ ایک کھجور کی پھانک ہو، اے عائشہ! دوست رکھ مساکین کو اور نزدیک ہو تو ان سے کہ بے شک اللہ تعالیٰ نزدیک کرے گا تجھ کو قیامت کے دن (یعنی اپنی درگاہ میں مراتب ومناقب عنایت فرمائے گا)۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔ مترجم کہتا ہے کہ اختلاف ہے علماء کا مساکین اور فقراء کی تعریف میں، سو ابن عباس رضی اللہ عنہما اور قتادہ رحمہ اللہ اور عکرمہ رحمہ اللہ نے کہا فقیر وہ ہے جو سوال نہ کرے اور مسکین جو سوال کرے اور ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا فقیر وہ نہیں جو درہم پر درہم جوڑ جوڑ کر رکھے اور تمر پر تمر ولیکن فقیر وہ ہے جو اپنے نفس سے متقی ہو اور نہ ہو اس کے پاس مگر کپڑا واسطے عورت کے اور قدرت نہ رکھتا ہو کسی شے پر جہاں اس کو عدم سوال کے سبب غنی جانتے ہوں اور قتادہ رحمہ اللہ نے کہا فقیر محتاج زمن اور مسکین محتاج تندرست ہے

اور عکرمہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ فقراء مسلمین میں سے ہیں اور مساکین اہل کتاب سے اور امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ فقیر وہ ہے جو مال اور حرفہ نہ رکھتا ہو زمن ہو خواہ غیر زمن اور مسکین وہ ہے جسے مال و حرفہ نہ ہو مگر کفایت نہ کرتا ہو سائل ہو خواہ غیر سائل اور مسکین ان کے نزدیک خوشحال ہے فقیر سے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ﴿ اَمَّا السَّفِيْنَةُ فَكَانَتْ لِمَسَاكِيْنَ ﴾ پس مسکین کہا ان کو باوجود اس کے کہ ان کے مال سے تھا سفینہ اور وہ اس میں اہل حرفہ تھے اور یہ قول مستند بکتاب اللہ ہے اور اصحاب رائے کے نزدیک فقیر خوشحال ہے مسکین سے اور قتیبی نے کہا فقیر وہ ہے جو بقدر کفایت روٹی رکھتا ہو اور مسکین وہ ہے کہ جس کے پاس کچھ نہ ہو اور بعضوں نے کہا فقیر وہ ہے کہ جس کا مسکن و خادم ہو اور مسکین وہ جو کچھ نہ رکھتا ہو اور بعضوں نے کہا جو کسی شے کا مفتقر ہو وہ فقیر ہے اگر چہ اپنے غیر سے غنی ہو اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ﴿ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ اِلَى اللّٰهِ ﴾ اور مسکین وہ ہے جو ہر شے کا محتاج ہو گیا تو نہیں دیکھتا کہ اللہ تعالیٰ نے ترغیب دی اس کے طعام کی اور طعام کفارہ کا مستحق اس کو کیا اور کوئی محتاجی زیادہ نہیں ہے اس سے کہ بشر سد جوع کا محتاج ہو اور ابراہیم نخعی نے کہا فقراء وہ ہیں جو ہجرت کر چکے ہوں اور مساکین جنہوں نے ہجرت نہ کی ہو۔

حاصل کلام یہ ہے کہ فقر و مسکنت دونوں عبارت ہیں حاجت سے اور ضعف حال سے سو فقیر وہ ہے کہ حاجت نے اس کی فقار ظہر توڑ دی ہو اور مسکین وہ ہے کہ ضعیف ہو گیا نفس اس کا اور ساکن ہو گیا طلب قوت کی حرکت سے، غرض فقیر فقار سے مشتق ہے اور مسکین سکون سے (ہذا ما ذکر البغوی رحمہ اللہ فی قولہ تعالیٰ ﴿ اِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِيْنِ ﴾ .

❀❀❀❀

(۲۳۵۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((يَدْخُلُ الْفُقَرَاءُ الْجَنَّةَ قَبْلَ الْاَغْنِيَآءِ بِخَمْسِ مِائَةِ عَامٍ، نِصْفِ يَوْمٍ)). (حسن صحيح) تخريج مشكاة المصابيح (۵۲۴۳/ التحقيق الثاني) (تحقيق الاستاد (ايضاً)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: داخل ہوں گے فقراء جنت میں پانچ سو برس پیشتر اغنیاء سے کہ وہ آدھا دن ہے قیامت کا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۲۳۵۴) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((يَدْخُلُ فُقَرَاءُ الْمُسْلِمِيْنَ الْجَنَّةَ قَبْلَ اَغْنِيَائِهِمْ بِنِصْفِ يَوْمٍ، وَهُوَ خَمْسُ مِائَةِ عَامٍ)). (حسن صحيح) انظر الحديث (۲۳۵۳)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: داخل ہوں گے فقراء مسلمین جنت میں اغنیاء سے آدھا دن پیشتر اور وہ پانچ سو برس ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم کہتا ہے کہ بعض روایتوں میں مدت تقدیم فقراء کی اغنیاء پر پانچ سو برس وارد ہوئے ہیں

اور بعض میں چالیس برس، تطبیق اس میں اس طرح ہے کہ فقیر دو قسم کے ہیں ایک قانع دوسرے غیر قانع پس اول پانچ سو برس تقدم رکھتے ہیں اور دوسرے چالیس برس۔

❀❀❀❀

(۲۳۵۵) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((يَدْخُلُ فُقَرَاءُ الْمُسْلِمِيْنَ الْجَنَّةَ قَبْلَ اَغْنِيَآءِ هِمْ بِاَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا)). (اسناده صحيح) بلفظ : فقراء المهاجرين.

ترجمہ: روایت ہے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: داخل ہوں گے فقراء مسلمین جنت میں ان کے اغنیاء سے چالیس برس پیشتر۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔

❀❀❀❀

۳۸۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِيْ مَعِيْشَةِ النَّبِيِّ ﷺ وَاَهْلِهٖ

نبی ﷺ اور آپ کے گھر والوں کی معاش کے بیان میں

(۲۳۵۶) عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ : دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ فَدَعَتْ لِيْ بِطَعَامٍ وَقَالَتْ مَا اَشْبَعُ مِنْ طَعَامٍ فَاَشَآءُ اَنْ اَبْكِيَ اِلَّا بَكَيْتُ۔ قَالَ: قُلْتُ: لِمَ؟ قَالَتْ۔ اَذْكُرُ الْحَالَ الَّتِيْ فَارَقَ عَلَيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ الدُّنْيَا: وَاللّٰهِ مَا شَبِعَ مِنْ خُبْزٍ وَلَحْمٍ مَرَّتَيْنِ فِيْ يَوْمٍ. (اسناده ضعيف) التعليق الرغيب: ٤/ ١٠٩۔ مختصر الشمائل (١٢٨)

ترجمہ: روایت ہے مسروق سے کہا داخل ہوا میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ام المومنین کی خدمت میں سو منگوایا انہوں نے میرے لیے کھانا اور فرمایا: میں سیر نہیں ہوتی ہوں کسی کھانے سے کہ پھر رونا چاہوں پھر روتی ہوں۔ کہا مسروق نے میں نے عرض کی کیوں؟ فرمایا انہوں نے: یاد کرتی ہوں میں اس حال کو کہ چھوڑا اس پر رسول اللہ ﷺ نے دنیا کو، قسم ہے اللہ تعالیٰ کی! نہ سیر ہوئے آپ روٹی اور گوشت سے دو بار ایک دن میں۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔

❀❀❀❀

(۲۳۵۷) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : مَاشَبِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ مِنْ خُبْزِ شَعِيْرٍ يَوْمَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ حَتّٰى قُبِضَ.
اسناده صحيح۔ مختصر الشمائل : ١٢٣)

ترجمہ: روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا انہوں نے: سیر نہ ہوئے رسول اللہ ﷺ جو کی روٹی سے دو دن پے در پے یہاں تک کہ وفات پائی۔

فائدہ : اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

(۲۳۵۸) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: مَا شَبِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاَهْلُهُ ثَلَاثًا تِبَاعًا مِنْ خُبْزِ الْبُرِّ حَتّٰى فَارَقَ الدُّنْيَا.

(اسنادہ صحیح) التعلیق الرغیب (۴/۱۰۸)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا انہوں نے: نہ سیر ہوئے رسول اللہ ﷺ اور گھر والے آپ کے تین روز پے در پے گیہوں کی روٹی سے یہاں تک کہ چھوڑا دنیا کو۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(۲۳۵۹) عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ يَقُوْلُ: مَا كَانَ يَفْضُلُ، عَنْ اَهْلِ بَيْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ خُبْزُ الشَّعِيْرِ. (اسنادہ صحیح) مختصر الشمائل: ۱۲۴۔ التعلیق الرغیب: ۴/۱۱۰)

ترجمہ: روایت ہے ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے کہتے تھے کہ نہ زیادہ ہوتی تھی رسول اللہ ﷺ کے گھر سے روٹی جو کی، یعنی حاجت سے نہ بڑھتی تھی۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(۲۳۶۰) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَبِيْتُ اللَّيَالِيَ الْمُتَتَابِعَةَ طَاوِيًا وَاَهْلُهُ لَا يَجِدُوْنَ عَشَآءً، وَكَانَ اَكْثَرُ خُبْزِهِمْ خُبْزَ الشَّعِيْرِ.

(حسن) سلسلة الاحاديث الصحيحة (۲۱۱۹) مختصر الشمائل المحمديه (۱۲۵)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ تھے رسول اللہ ﷺ اور گھر والے آپ کے کاٹتے تھے پے در پے راتوں کو خالی پیٹ نہ پاتے تھے کھانا رات کا اور اکثر خوراک ان کی جو کی روٹی تھی۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(۲۳۶۱) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ اٰلِ مُحَمَّدٍ قُوْتًا)).

(اسنادہ صحیح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (۱۳۰)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: یا اللہ! کر دے رزق آل محمد کا بقدر کفایت کے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(۲۳۶۲) عَنْ اَنَسٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لَا يَدَّخِرُ شَيْئًا لِغَدٍ.

(اسنادہ صحیح) مختصر الشمائل (۳۰۴) التعلیق الرغیب: ۲/۴۲)

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہا تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ رکھ نہ چھوڑتے کل کے لیے کچھ۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے اور مروی ہے جعفر بن سلیمان کے سوا اور لوگوں سے کہ روایت کی انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً۔

❀❀❀❀

(۲۳۶۳) عَنْ اَنَسٍ قَالَ : مَا اَكَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى خِوَانٍ وَلَا اَكَلَ خُبْزًا مُرَقَّقًا حَتّٰى مَاتَ.

(اسناده صحيح) مختصر الشمائل المحمديه (١٢٧)

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ نہ کھایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خوان پر کھانا رکھ کر اور نہ کھائی روٹی باریک یعنی چپاتی یہاں تک کہ وفات پائی۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے، غریب ہے سعید بن ابوعروبہ کی روایت سے۔

❀❀❀❀

(۲۳۶٤) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ: اَنَّهُ قِيْلَ لَهُ: اَكَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ النَّقِيَّ۔ يَعْنِيْ الْحُوَّارٰى۔؟ فَقَالَ سَهْلٌ: مَا رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ النَّقِيَّ حَتّٰى لَقِيَ اللّٰهَ فَقِيْلَ لَهُ: هَلْ كَانَتْ لَكُمْ مَنَاخِلُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ: مَا كَانَتْ لَنَا مَنَاخِلُ۔ قِيْلَ: فَكَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُوْنَ بِالشَّعِيْرِ؟ قَالَ: كُنَّا نَنْفُخُهُ فَيَطِيْرُ مِنْهُ مَا طَارَ ثُمَّ نُثَرِّيْهِ فَنَعْجِنُهُ.

ترجمہ: روایت ہے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے کہ ان سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کھایا ہے نقی یعنی میدہ؟ سو کہا سہل نے نہ دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میدہ یہاں تک کہ ملاقات کی اللہ سے یعنی کھانے کا کیا ذکر ہے آنکھ سے بھی نہیں دیکھا پھر پوچھا ان سے آیا تمہارے پاس چھلنیاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں تھیں کہا نہیں تھیں؟ ہمارے پاس چھلنیاں، پوچھا کیا کرتے تھے جو کے آٹے کو؟ کہا پھونک لیتے ہم اسے پھر اڑتا تھا جو اڑنا ہوتا تھا پھر پانی ڈالتے ہم اس پر اور گوندھ لیتے۔

(اسنادہ صحیح) مختصر الشمائل المحمديه (١٢٦) التعليق الرغيب (٤/١١١)

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی یہ مالک بن انس نے ابوحازم سے۔

❀❀❀❀

۳۹۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِيْ مَعِيْشَةِ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کی معیشت کے بیان میں

(۲۳۶۵) عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ وَقَّاصٍ يَقُوْلُ: اِنِّيْ لَاَوَّلُ رَجُلٍ اَهْرَاقَ دَمًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، وَاِنِّيْ لَاَوَّلُ رَجُلٍ رَمٰى بِسَهْمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، وَلَقَدْ رَاَيْتُنِيْ اَغْزُوْ فِي الْعِصَابَةِ مِنْ اَصْحَابِ

مُحَمَّدٍ ﷺ مَا نَأْكُلُ اِلَّا وَرَقَ الشَّجَرِ وَالْحُبْلَةِ حَتّٰى اِنَّ اَحَدَنَا لَيَضَعُ كَمَا تَضَعُ الشَّاةُ وَالْبَعِيْرُ وَاَصْبَحَتْ بَنُو اَسَدٍ يُعَزِّرُوْنِىْ فِى الدِّيْنِ، لَقَدْ خِبْتُ اِذًا وَضَلَّ عَمَلِىْ. (اسناده صحيح) مختصر الشمائل: ١١٤)

ترجمہ: روایت ہے سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ سے کہ فرماتے تھے میں پہلا شخص ہوں کہ بہایا خون اللہ کی راہ میں یعنی کفار کو قتل کیا اور میں پہلا شخص ہوں کہ تیر پھینکا اللہ کی راہ میں اور میں نے دیکھا اپنے کو جہاد کرتے ہوئے ایک جماعت میں اصحاب نبی ﷺ سے نہ کھاتے تھے ہم مگر پتے درختوں کے اور حبلہ یہاں تک کہ ایک ہم میں مینگنیاں کرتا تھا جیسے مینگنیاں کرتی ہے بکری یا اونٹ اور اب لگے بنو اسد کے لوگ مجھے طعن کرنے دین میں اگر میں ان کے طعن کے لائق ہوں تو بڑا محروم ہوں اور ضائع گئے میرے عمل۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے بیان کی روایت سے۔

❀❀❀❀

(٢٣٦٦) حَدَّثَنِىْ قَيْسٌ قَالَ: سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ: اِنِّىْ اَوَّلُ رَجُلٍ مِنَ الْعَرَبِ رَمٰى بِسَهْمٍ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، وَلَقَدْ رَاَيْتُنَا نَغْزُوْا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَمَا لَنَا طَعَامٌ اِلَّا الْحُبْلَةُ وَهٰذَا السَّمُرُ، حَتّٰى اِنَّ اَحَدَنَا لَيَضَعُ كَمَا تَضَعُ الشَّاةُ، ثُمَّ اَصْبَحَتْ بَنُوْ اَسَدٍ تُعَذِّرُنِىْ فِى الدِّيْنِ لَقَدْ خِبْتُ اِذَنْ وَضَلَّ عَمَلِىْ.

(صحيح) [انظر ماقبله]

ترجمہ: روایت ہے سعد رضی اللہ عنہ سے کہتے تھے کہ میں پہلا آدمی ہوں عرب سے کہ تیر پھینکا اللہ کی راہ میں یعنی جہاد میں اور میں نے دیکھا اپنے کو جہاد کرتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اور نہ تھا ہمارے واسطے کھانا مگر حبلہ اور یہ سمر یہاں تک کہ ایک ہم کا مینگنیاں کرتا تھا جیسا کہ مینگنی کرتی ہے بکری پھر اب لگے بنو اسد کے لوگ مجھے ملامت کرنے دین میں اگر میں ان کی ملامت کے لائق ہوا تو محروم ہوا اس وقت اور ضائع ہو گئیں میری سب نیکیاں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں عتبہ بن غزوان سے بھی روایت ہے۔ مترجم کہتا ہے کہ حُبلہ بالضم انگور اور بیخ انگور اور میوہ خاردار درختوں کا یا میوہ درخت سلم اور طلح وسیال کا کہ ایک نوع ہے درخت پر خار سے جبل بروزن قفل اس کی جمع ہے اور معنی ثالث مراد ہے اور سَمَر بھی ایک درخت کا نام ہے کہ طلح کی قسم سے ہے واحد اس کا سَمرہ ہے اور حضرت سعد امام تھے قبیلہ بنی اسد میں اور انہوں نے ان کی شکایت بے جا کی اور شکوہ کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس کہ ان کو نماز خوب نہیں آتی اس کے جواب میں حضرت سعد نے یہ مضمون فرمایا اور اپنا سابقہ اسلام اور حسن تائید اسلام میں بیان کیے۔

❀❀❀❀

(٢٣٦٧) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ اَبِىْ هُرَيْرَةَ وَعَلَيْهِ ثَوْبَانِ مُمَشَّقَانِ مِنْ كَتَّانٍ فَمَخَطَ فِىْ اَحَدِهِمَا ثُمَّ قَالَ بَخٍ بَخٍ يَتَمَخَّطُ اَبُوْ هُرَيْرَةَ فِى الْكَتَّانِ، لَقَدْ رَاَيْتُنِىْ وَاِنِّىْ لَاَخِرُّ فِيْمَا بَيْنَ مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

وَحُجْرَة عَائِشَةَ مِنَ الْجُوعِ مَغْشِيًّا عَلَيَّ فَيَجِيءُ الْجَائِي فَيَضَعُ رِجْلَهُ عَلَى عُنُقِي يَرَى اَنَّ بِي الْجُنُوْنَ وَمَابِيْ جُنُوْنٌ وَمَا هُوَ اِلَّا الْجُوْعُ. (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے محمد بن سیرین سے کہا تھے ہم ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس اور ان کے دو کپڑے تھے رنگے ہوئے مشق میں بنے ہوئے کتان سے پس ناک پونچھی انہوں نے ان میں سے ایک کپڑے میں پھر کہا واہ واہ ناک پونچھتا ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کتان میں بے شک میں نے دیکھا اپنے کو کہ گر پڑا تھا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر کے آگے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ کے پاس مارے بھوک کے بے ہوش ہو کے پھر آنے والا آتا تھا اور میری گردن پر پیر رکھتا تھا اور مجھے سمجھتا تھا کہ جنون ہے اور مجھے کچھ جنون نہ تھا سوائے بھوک کے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔ مترجم کہتا ہے کہ کتان بالفتح وتشدید تا ایک نبات ہے بقدر ایک ذراع کے پتا اس کا باریک اور پھول لاجوردی پوست اس کا مانند روئی کے کات کر کپڑا بناتے ہیں اور کپڑا اس کا معتدل ہوتا ہے گرمی اور سردی میں اور بدن میں نہیں لپٹتا اور رافع حرارت اور باعث ہے تقلیل عرق کا اور کھجلی اور ورم کو نافع ہے اور جوئیں اس میں کم پڑتی ہیں اور تخم کو اس کے ہندی میں السی کہتے ہیں اور ملک شام اور دمشق سے اس کی چھال کے کپڑے بہت آتے ہیں اور حرمین شریفین زاد هما الله شرفاً و تعظيماً میں اکثر قمیض اس کی بناتے ہیں اور اور مشق بکسر میم گل سرخ رنگ کہ اس میں کپڑے رنگتے ہیں۔

❀ ❀ ❀ ❀

(٢٣٦٨) عَنْ فُضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اِذَا صَلّٰى بِالنَّاسِ يَخِرُّ رِجَالٌ مِنْ قَامَتِهِمْ فِي الصَّلٰوةِ مِنَ الْخَصَاصَةِ وَهُمْ اَصْحَابُ الصُّفَّةِ حَتّٰى تَقُوْلَ الْاَعْرَابُ: هٰؤُلَاءِ مَجَانِيْنُ اَوْ مَجَانُوْنَ، فَاِذَاصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنْصَرَفَ اِلَيْهِمْ، فَقَالَ: **((لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا لَكُمْ عِنْدَاللّٰهِ لَاَحْبَبْتُمْ اَنْ تَزْدَادُوْا فَاقَةً وَحَاجَةً))** قَالَ فَضَالَةُ وَاَنَا يَوْمَئِذٍ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ.

(اسناده صحيح) (التعليق الرغيب: ٤/ ١٢٠)

ترجمہ: روایت ہے فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھاتے لوگوں کو گر پڑتے بہت لوگ کھڑے کھڑے نماز میں بھوک کے سبب سے اور وہ اصحاب صفہ تھے یہاں تک کہ اعراب کہتے یہ مجنون ہیں پھر جب نماز پڑھ چکتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جاتے ان کے پاس اور فرماتے اگر تم کو معلوم ہو جو مرتبہ تمہارا ہے اللہ کے نزدیک اور جو ثواب ہے اس فقر و فاقہ کا اس کی درگاہ میں تو دوست رکھتے تم کہ زیادہ ہو تم کو فاقہ اور حاجت، کہا فضالہ رضی اللہ عنہ نے میں اس وقت ساتھ تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے مترجم کہتا ہے کہ صفۃ الدار پیش دالان اور اصحاب صفہ کچھ صحابی تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ مسجد کے پیش دالان میں رہتے تھے اور کسی طرح کا حرفہ اور امور دنیوی میں مشغول نہ ہوتے بلکہ شبانہ روز تحصیل علوم دین اور حفظ احادیث

نبوی میں شاغل رہتے، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بھی انہی میں تھے اور عدد ان کے باختلاف زمان مختلف ہوتے تھے لفظ صوفی بھی اسی سے مشتق ہے اور اعراب گاؤں کے رہنے والے جن کو عربی میں بدوی اور ہندی میں گنوار کہتے ہیں۔

❁❁❁❁

(۲۳۶۹) **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ** قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ فِي سَاعَةٍ لَا يَخْرُجُ فِيهَا، وَلَا يَلْقَاهُ فِيهَا اَحدٌ، فَاَتَاهُ اَبُوبَكْرٍ فَقَالَ: ((**مَا جَآءَ بِكَ يَا اَبَابَكْرٍ؟**)) فَقَالَ: خَرَجْتُ اَلْقَى رَسُوْلَ اللّٰهِ ا وَاَنْظُرُفِيْ وَجْهِهٖ وَالتَّسْلِيْمَ عَلَيْهِ، فَلَمْ يَلْبَثْ أَنْ جَاءَ عُمَرُ، فَقَالَ ((**مَا جَآءَ بِكَ يَا عُمَرُ؟**)) قَالَ الْجُوْعُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**وَ اَنَا قَدْ وَجَدْتُ بَعْضَ ذٰلِكَ**)) فَانْطَلَقُوْا اِلٰى مَنْزِلِ أَبِي الْهَيْثَمِ بْنِ التَّيِّهَانِ الْاَنْصَارِيِّ، وَكَانَ رَجُلًا كَثِيْرَ النَّخْلِ وَالشَّآءِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ خَدَمٌ فَلَمْ يَجِدُوْهُ، فَقَالُوْا لِامْرَأَتِهٖ: اَيْنَ صَاحِبُكِ؟ فَقَالَتْ: انْطَلَقَ يَسْتَعْذِبُ لَنَا الْمَآءَ، وَلَمْ يَلْبَثُوْا اَنْ جَآءَ اَبُوالْهَيْثَمِ بِقِرْبَةٍ يَزْعَبُهَا فَوَضَعَهَا ثُمَّ جَآءَ يَلْتَزِمُ النَّبِيَّ ﷺ وَيُفَدِّيْهِ بِأَبِيْهِ وَاُمِّهٖ، ثُمَّ انْطَلَقَ بِهِمْ اِلٰى حَدِيْقَتِهٖ فَبَسَطَ لَهُمْ بِسَاطًا، ثُمَّ انْطَلَقَ اِلٰى نَخْلَةٍ فَجَآءَ بِقِنْوٍ فَوَضَعَهُ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((**اَفَلَا تَنَقَّيْتَ لَنَا مِنْ رُطَبِهٖ؟**)) فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنِّيْ اَرَدْتُّ اَنْ تَخْتَارُوْا اَوْقَالَ تَخَيَّرُوْا مِنْ رُطَبِهٖ وَبُسْرِهٖ فَاَكَلُوْا وَشَرِبُوْا مِنْ ذٰلِكَ الْمَآءَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**هٰذَا وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مِنَ النَّعِيْمِ الَّذِيْ تُسْاَلُوْنَ عَنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ظِلٌّ بَارِدٌ وَرُطَبٌ طَيِّبٌ وَمَآءٌ بَارِدٌ**)). فَانْطَلَقَ اَبُوالْهَيْثَمِ لِيَصْنَعَ لَهُمْ طَعَامًا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((**لَاتَذْبَحَنَّ ذَاتَ دَرٍّ**)). قَالَ فَذَبَحَ لَهُمْ عَنَاقًا اَوْجَدْيًا فَاَتَاهُمْ بِهَا فَاَكَلُوْا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((**هَلْ لَكَ خَادِمٌ؟**)) قَالَ: لَا قَالَ: ((**فَاِذَا اَتَانَا سَبْيٌ فَأْتِنَا**))، فَاُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِرَاْسَيْنِ لَيْسَ مَعَهُمَا **ثَالِثٌ** فَاَتَاهُ اَبُوالْهَيْثَمِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((**اِخْتَرْ مِنْهُمَا**)). قَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ! اِخْتَرْلِيْ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((**اِنَّ الْمُسْتَشَارَ مُؤْتَمَنٌ خُذْ هٰذَا فَاِنِّيْ رَاَيْتُهٗ يُصَلِّيْ وَاسْتَوْصِ بِهٖ مَعْرُوْفًا**)). فَانْطَلَقَ اَبُوالْهَيْثَمِ اِلَى امْرَأَتِهٖ فَأَخْبَرَهَا بِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ فَقَالَتِ امْرَأَتُهٗ مَا اَنْتَ بِبَالِغٍ مَا قَالَ فِيْهِ النَّبِيُّ اِلَّا اَنْ تُعْتِقَهٗ قَالَ هُوَ عَتِيْقٌ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((**اِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَبْعَثْ نَبِيًّا وَلَا خَلِيْفَةً اِلَّا وَلَهٗ بَطَانَتَانِ بِطَانَةٌ تَاْمُرُهٗ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَاهُ عَنِ الْمُنْكَرِ وَبِطَانَةٌ لَا تَاْلُوْهُ خَبَالًا وَمَنْ يُوْقَ بِطَانَةَ السُّوْءِ فَقَدْ وُقِيَ**)).

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نکلے نبی ﷺ ایسے وقت میں کہ نکلتے تھے اور نہ ملاقات کرتا تھا کوئی شخص ان سے اس وقت میں یعنی آرام وراحت اور گھر میں رہنے کا وقت تھا پھر آئے ان کے پاس ابوبکر سو پوچھا آپ نے: کیا چیز لائی تم کو

اے ابوبکر؟ سو عرض کی انہوں نے نکلا میں اس لیے کہ ملاقات کروں رسول اللہ ﷺ سے اور نظر کروں ان کے چہرۂ مبارک کی طرف اور سلام کروں ان پر پھر ان باتوں کو کچھ دیر نہیں ہوئی کہ اتنے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی حاضر ہوئے سو پوچھا: کیا چیز لائی تم کو اے عمر؟ عرض کی انہوں نے بھوک لائی مجھ کو یا رسول اللہ ﷺ فرمایا آپ نے: میں نے بھی کچھ اثر پایا بھوک کا، پس مل کر گئے ابوالہیثم بن تیہان کے گھر جو انصار میں سے ایک مرد تھے کہ کھجور اور بکریاں بہت رکھتے تھے اور کوئی ان کا خادم نہ تھا سو نہ پایا ابوالہیثم رضی اللہ عنہ کو گھر میں پس پوچھا ان کی بی بی سے کہ تمہارے صاحب کہاں ہیں؟ سو عرض کی اس نے کہ گئے ہیں میٹھا پانی لینے کو ہمارے واسطے اور کچھ دیر نہ ٹھہرے یہ لوگ کہ اتنے میں ابوالہیثم رضی اللہ عنہ آئے ایک مشک لیے ہوئے کہ اٹھائے ہوئے تھے اس کو سو رکھ دیا انہوں نے مشک کو پھر آ کر لپٹ گئے رسول اللہ ﷺ سے اور کہنے لگے کہ میرے ماں باپ فدا ہیں آپ پر پھر لے گئے ابوالہیثم رضی اللہ عنہ ان سب کو اپنے باغ میں اور ایک بچھونا بچھایا ان کے لیے پھر گئے کھجور کے درخت کے پاس اور لے آئے وہاں سے ایک گچھا کھجوروں کا اور رکھ دیا ان کو نبی ﷺ کے آگے اور فرمایا آپ نے: تم چن کر کیوں نہ لائے رطب ہمارے لیے سو عرض کی انہوں نے یا رسول اللہ ﷺ! میں نے چاہا کہ آپ خود پسند کر لیں ان میں سے یا یہ کہا کہ آپ پسند کر لیجیے پکی اس کی کچوں سے پس کھالی وہ کھجوریں اور پیا اس پانی سے یعنی جو وہ لائے تھے پس فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: قسم ہے اس پروردگار کی کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے! یہ ان نعمتوں سے ہے کہ جس کا سوال کیا جائے گا تم سے قیامت کے دن، تفصیل ان کی یہ ہے سایہ ٹھنڈا یعنی باغ کا اور کھجور خوش مزہ پکی ہوئی پاکیزہ اور پانی سرد پھر گئے ابوالہیثم رضی اللہ عنہ کہ کچھ کھانا تیار کریں آپ کے واسطے سو فرمایا نبی ﷺ نے: ذبح نہ کرنا تم دودھ والا جانور پھر ذبح کیا انہوں نے ایک بکری کا بچہ مادہ یا نر پھر اسے پکا لائے پھر کھایا ان سب بزرگواروں نے پھر فرمایا نبی ﷺ نے ابوالہیثم رضی اللہ عنہ سے: کیا تمہارے پاس کوئی خادم ہے؟ انہوں نے عرض کی نہیں فرمایا آپ نے: پھر جب آئیں ہمارے پاس قیدی یعنی غنیمت کے تو تم آؤ ہمارے پاس پھر آئے نبی ﷺ کے پاس دو نفر قیدی کہ نہ تھا ان کے ساتھ کوئی تیسرا پھر حاضر ہوئے ان کے پاس ابوالہیثم رضی اللہ عنہ حسب الارشاد آنحضرت ﷺ کے سو فرمایا نبی ﷺ نے: پسند کر لو ان دونوں میں سے۔ سو عرض کی کہ انہوں نے آپ ہی پسند کر دیجیے ان میں سے یا رسول اللہ ﷺ! سو فرمایا نبی ﷺ نے کہ جس سے مشورہ لیا جائے وہ امین ہے یعنی امانت اس کو ضرور ہے اور خیر خواہی اور اچھی بات پر اطلاع دینا سو لو تم اس کو یعنی اشارہ کیا ایک غلام کی طرف اور وجہ ترجیح یہ بیان فرمائی کہ میں نے دیکھا ہے اس کو نماز پڑھتے ہوئے اور حسن معاملت کرو اس کے ساتھ یعنی آرام و راحت سے رکھو، سو آئے ابوالہیثم رضی اللہ عنہ اپنی بیوی کے پاس اور خبر دی ان کو رسول اللہ ﷺ کے قول مبارک کی یعنی حضرت ﷺ نے فرمایا کہ اس غلام کو آرام سے رکھنا سو کہا ان کی بی بی نے کہ تم پوری نہ کر سکو گے وصیت رسول اللہ ﷺ کی جو اس غلام کے باب میں انہوں نے فرمایا ہے یعنی حق تربیت اس غلام کا ادا نہ کر سکو گے مگر یہ کہ آزاد کر دو تم ابھی کو کہا ابوالہیثم نے کہ اسی وقت آزاد ہے

پس فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ اللہ تعالیٰ نہیں بھیجتا کسی نبی اور کسی خلیفہ یعنی سلطان کو مگر اس کے دو قسم کے رفیق ہوتے ہیں ایک ایسے کہ حکم کرتے ہیں اس کو اچھے کاموں کا اور روکتے ہیں اسے برے کاموں سے، یعنی مشورہ نیک دیتے ہیں اور برائی بھلائی سے آگاہ کرتے ہیں اور دوسرے قسم وہ کہ قصور کرتے ہیں اس کے خراب کرنے میں پھر جو بچایا گیا رفیقوں کی برائی سے وہ بچایا گیا بڑی آفتوں سے۔ (اسنادہ صحیح) سلسلة الاحادیث الصحیحة: ۱۶۴۱۔ مختصر الشمائل (۱۱۳)

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے، روایت کی ہم سے صالح بن عبداللہ نے انہوں نے ابوعوانہ سے انہوں نے عبدالملک بن عمیر سے انہوں نے ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نکلے ایک دن اور ابوبکر اور عمر پھر ذکر کی حدیث ہم معنی حدیث مذکور کے اور نہیں ذکر کیا اس میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہونے کا اور حدیث شیبان کی اتم ہے اور اطول ابوعوانہ کی حدیث سے اور شیبان ثقہ ہیں اہلحدیث کے نزدیک اور صاحب کتاب ہیں یعنی صاحب تعلیم۔ مترجم کہتا ہے کہ اس حدیث میں بڑے بڑے فوائد ہیں اول یہ کہ نفرت اور زہد آنحضرت ﷺ کا اور آپ کے اصحاب مبارک کا اور قلت دنیا کی ان کے پاس، اور امتحان ان کا جوع اور ضیق عیش میں کسی کسی وقت اور بعضوں نے خیال کیا ہے کہ یہ حال قبل فتوح بلاد تھا اور بعد فتوح یہ حال نہ رہا حالانکہ یہ زعم باطل ہے اس لیے کہ راوی حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہیں اور معلوم ہے کہ وہ اسلام لائے ہیں بعد فتح خیبر کے پھر اگر کوئی کہے کہ ممکن ہے کہ راوی نے یہ حال بچشم خود نہ دیکھا ہو بلکہ حضرت سے سن کر بیان کیا ہو اور اس صورت میں جائز ہوسکتا ہے کہ یہ قصہ پیشتر کا ہو تو جواب اس کا یہ ہے کہ یہ خلاف ظاہر ہے ومن ادعیٰ خلاف الظاهر فعليه البيان بلکہ امر صواب یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمیشہ راحت و تکلیف میں زندگی گزارتے رہے اور کبھی وسعت خرچ کی پاتے تھے اور کبھی سب خرچ کر کے صبر فرماتے تھے جیسا کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بروایت صحیح ثابت ہوا ہے کہ نکلے رسول اللہ ﷺ دنیا سے اور آسودہ نہ ہوئے تھے خبز شعیر سے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آل محمد ﷺ جب سے مدینہ میں آئے تین روز پے در پے سیر نہ ہوئے کسی کھانے سے یہاں تک کہ وفات پائی۔ چنانچہ اس مضمون کی کچھ روایتیں اوپر بھی مذکور ہوچکی ہیں، غرض آنحضرت ﷺ کو کبھی فارغ البالی ہوتی تھی پھر بعد تھوڑے عرصہ کے آپ جو کچھ موجود ہوتا تھا سب اطاعت الٰہی میں اور وجوہ بر و ایثار میں صرف فرما دیتے تھے اور ضیافت اور دین اور اطعام مساکین اور اتیاء طارقین میں خرچ کر دیتے تھے اور یہی عادت تھی شیخین بلکہ اکثر اصحاب کی اور اہل یسار مہاجرین وانصار سے باوجود اس کے کہ خیال خدمت گزاری آپ کی کا بہت رکھتے تھے مگر کسی وقت آپ کی حاجت سے مطلع نہ ہوتے تھے اور کبھی ایسا بھی ہوتا تھا کہ وقت اطلاع کے وہ خود تنگی میں ہوتے تھے اور جو خبردار ہوتا تھا آپ کی حاجت مبارک سے اور قدرت اس کے رفع کی رکھتا تھا فوراً مبادرت فرماتا تھا اس کے پورا کرنے میں لیکن آنحضرت ﷺ باوصف اس کے کبھی اپنا حال ان سے چھپاتے بھی تھے اور ان کی سبکساری چاہتے تھے اور مبادرت کی ابوطلحہ نے جب سنی آواز حضرت ﷺ کی اور پہچانی بھوک آپ کی اور ایسی ہی ہے روایت جابر رضی اللہ عنہ کی خندق میں، اور روایت ابوشعیب انصاری رضی اللہ عنہ کی کہ انہوں نے پہچانا اثر بھوک کا آپ کے چہرۂ مبارک میں اور حکم کیا کھانا پکانے کا اور مانند اس کے بہت سی

روایتیں اس باب میں مشہور ہیں اور ایسا ہی معاملہ اصحاب کا تھا آپس میں کہ نہ واقف ہوتا تھا ایک بھائی دوسرے کی خواہش پر مگر یہ کہ سعی کرتا تھا اس کے انجاح مرام میں اور تعریف کی اللہ تعالیٰ نے ان کی اور فرمایا: ﴿ وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ﴾ اور فرمایا ﴿ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ ﴾ دوسرے یہ کہ جمع ہونا اور نکلنا ان کا رفع گرسنگی کے لیے سو سبب اس کا یہ ہے کہ جب وہ مراقبہ الٰہی میں مستغرق اور مشاہدہ صفات لامتناہی میں غرق تھے اور بھوک نے ان کو قلق میں ڈالا اور نشاط عبادت میں حارج و مانع ہوئی تو سعی کی انہوں نے اس کے ازالہ میں بطریق مباح اور یہ اکمل طاعات اور ابلغ انواع مراقبات ہے اس لیے کہ منع ہے ادائے صلوٰۃ مدافعت اخبثین کے وقت اور جب کھانا حاضر ہو اس لیے کہ نفس اس طرف میلان رکھتا ہے اور اسی طرح منع ہے نماز پھولدار کپڑے میں کہ مانع حضور قلب ہو اور باتیں کرنے والوں کے سامنے وغیر ذلك اور قاضی کو منع ہے کہ حکم نہ کرے غضب کے وقت اور جوع وہم وشدت فرح کے وقت میں جو چیزیں کہ اس کو غور وتفکر سے روکتی ہوں۔

قولہ: عرض کی انہوں نے کہ بھوک لائی، اس سے ثابت ہوا کہ آدمی کو اگر کسی طرح کا الم ورنج پہنچے تو اس کا ذکر کرنا دوسرے سے روا ہے مگر یہ کہ ذکر کرنا بہ نیت تصبیر وتسلی ہو نہ بہ نیت شکوہ وتشکی جیسے کہ حضرت سے ذکر کرنے میں امید تھی کہ آپ دعا فرمادیں گے اور مساعدت کریں گے اس کے ازالہ اور دفع میں پس یہ مذموم نہیں بلکہ جائز اور مباح ہے۔ قولہ: فرمایا آپ نے میں نے بھی کچھ اثر پایا بھوک کا اور مسلم کی روایت میں ہے کہ قسم ہے اس پروردگار کی کہ جان میری اس کے ہاتھ میں ہے...... الخ اور اس میں ثابت ہوا کہ جواز حلف کا بغیر استحلاف کے اور یہ تیسرا فائدہ ہے اور ابوالہیثم رضی اللہ عنہ کا نام مالک ہے اور اگر گھر جانے میں جائز ہوا دلالت کرنا ایسے شخص کی طرف جو انجاح مرام کرے صاحب حاجت کا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ان کو مخلص و جاں نثار اور یار وفادار سمجھنا اس میں کمال شرف ہے ان کا اس لیے کہ یہ معاملہ نہیں ہوتا ہے مگر نہایت دوست کے ساتھ پس جائز ہوا بغیر بلائے کسی دوست کے گھر جانا اور اس سے طالب اطعام ہونا اگر یقین ہو کہ وہ اس سے خوش ہوگا اور یہ چوتھا فائدہ ہے۔

اور مسلم کی روایت میں ہے کہ جب دیکھا ابوالہیثم رضی اللہ عنہ کی بی بی نے آپ کو کہا مرحباً واھلاً اور یہ دونوں کلمے معروف ہیں عرب میں یعنی آیا تو مکان وسیع میں اور ایسے اہل میں کہ انس کرے گا تو ان سے اور ابوالہیثم رضی اللہ عنہ جب آئے تو انہوں نے کہا الحمد للہ آج کسی کے گھر میں میرے گھر سے بہتر مہمان نہیں، اس سے ثابت ہوا کہ اظہار سرور مہمان کے آنے سے اور الحمد للہ کہنا اس کے دیکھنے سے مسنون ہے اس لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو ایمان رکھتا ہو اللہ پر اور پچھلے دن پر تو چاہیے کہ تعظیم کرے اپنے مہمان کی اور یہ پانچواں فائدہ ہے۔ قولہ: پھر پوچھا ان کی بی بی سے، اس میں ثابت ہوا جواز کلام اجنبیہ کے ساتھ اور جواب دینا اس کا وقت ضرورت کے اور یہ چھٹا فائدہ ہے اور ثابت ہوا جواز اجازت دینے کا عورت کو اپنے گھر میں ایسے شخص کو یقین رکھتی ہو کہ اس کے آنے سے شوہر خوش ہوگا اس طرح پر کہ خلوت محرمہ لازم نہ آئے اور یہ ساتواں فائدہ ہے۔ قولہ: گئے ہیں میٹھا پانی لینے، اس میں میٹھا پانی لانے کا جواز ثابت ہوا اور اس کے پینے اور طلب کرنے کا اور یہ آٹھواں فائدہ ہے۔ قولہ: اور لے کر آئے ایک گچھا کھجوروں کا، اس

سے ثابت ہوا کہ تقدیم فاکہہ خبز ولحم پر مستحب ہے اور مبادرت کرنا اور جلدی حاضر کرنا مہمان کے لیے جو میسر ہو علی الخصوص جب اس کی حاجت شدید معلوم ہو مستحب ہے اور بے تکلفی نہایت عمدہ چیز ہے، چنانچہ مکروہ رکھا ہے اکثر سلف نے مہمان کے لیے تکلف کرنا اور مراد اس سے وہ تکلف ہے جو تکلیف میں ڈالے میزبان کو کہ جب مہمان اس سے آگاہ ہوتا ہے وہ بھی اس کی مشقت کو دیکھ کر تکلیف کو برا جانتا ہے اور دونوں کو ایذا ہوتی ہے اور یہ نواں فائدہ ہے۔ قولہ: پھر کھایا ان سب بزرگواروں نے، مسلم کی روایت میں ہے کہ آسودہ ہو گئے اور سیر ہو گئے، اس سے ثابت ہوا کہ گاہ گاہ سیر ہو کر کھانا بھی جائز ہے مگر دوام اس کا موجب قسوت قلب ہے اور نہی آسودگی اور سیری پر محمول ہے دوام پر اور یہ دسواں فائدہ ہے۔ قولہ: یہ ان نعمتوں سے ہے کہ سوال کیا جائے گا ان سے قیامت کے دن یعنی سوال اظہار امتنان کا اور تعداد احسان کا نہ سوال توبیخ وتہدید کا اور یہ گیارھواں فائدہ ہے۔ قولہ: فرمایا آپ نے: پھر جب آئیں ہمارے پاس قیدی...... الخ اس میں ثابت ہوا کہ بدلہ کرنا اور عوض دینا احسان اور نیکی کا جائز ہے بقدر طاقت کے اور پہلے سے وعدہ کرنا اس چیز کا جس کی توقع ہو جائز ہے اور یہ بارھواں فائدہ ہے۔ قولہ: میں نے دیکھا اسے نماز پڑھتے ہوئے اس سے فضیلت نمازی کی بے نمازی پر ثابت ہوئی اور ثابت ہوا کہ حتی المقدور آدمی کے لونڈی غلام نوکر چاکر نمازی ہوں تو بہتر ہے اور یہ تیرھواں فائدہ ہے۔ قولہ: اور حسن معاملت کر واس کے ساتھ، ثابت ہوا اس سے موکد اور ضروری ہونا حسن معاملت کا غلام ولونڈی سے خصوصاً جبکہ وہ مائل ہوں دین کی طرف اور نمازی یا متقی ہوں اور یہ چودھواں فائدہ ہے۔ قولہ: مگر یہ کہ آزاد کر دو تم اس کو۔ کہا ابوالہیثم رضی اللہ عنہ نے وہ اسی وقت آزاد ہے، ثابت ہوا اس سے کمال علو ہمت ازواج صحابہ کا اور جلد مبادرت کرنا امر خیر میں اور بہت ڈرنا حقوق عباد سے حتیٰ کہ عبید واماء کے حقوق سے اور یہ پندرھواں فائدہ ہے۔ قولہ: مگر اس کے دو قسم کے رفیق ہوتے ہیں...... الخ اس میں احتیاط کی تعلیم کرنا ہے رفیق بد سے اور حذر کرنا اس کے شر سے اور دلجوئی کرنا اور قدر دانی رفیق نیک کی اور امتحان کرتے رہنا اور پہچاننا ان کا کہ مرد کی دانائیوں سے ہے پرکھنا آدمیوں کا۔ قولہ: بچایا گیا بڑی آفتوں سے اس سے معلوم ہوا کہ شر ور فسادات سے رفقاء کے بچنا طاقت بشری سے خارج ہے جب تک تائید غیبی نہ ہو ممکن نہیں پس پناہ مانگنا اللہ تعالیٰ سے اور بھروسا کرنا اس پر ضروری ہے اور یہ سولہواں فائدہ ہے۔ انتہی (بعضها في النووي)

❀ ❀ ❀ ❀

(۲۳۷۰) عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ خَرَجَ يَوْمًا وَأَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ، فَذَكَرَ نَحْوَ هٰذَا الْحَدِيْثِ بِمَعْنَاهُ، وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَحَدِيْثُ [شَيْبَانَ] أَتَمُّ مِنْ حَدِيْثِ أَبِي عَوَانَةَ وَأَطْوَلُ، وَشَيْبَانُ ثِقَةٌ عِنْدَهُمْ صَاحِبُ كِتَابٍ. (اسناده صحيح) [انظر ماقبله]

ترجمہ: ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما باہر تشریف لائے۔ اس کے بعد مذکورہ بالا حدیث کے ہم معنی روایت نقل کی۔ لیکن اس میں سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا واسطہ ذکر نہیں کیا۔ شیبان کی حدیث ابوعوانہ کی حدیث سے زیادہ مکمل اور طویل ہے۔ شیبان محدثین کے نزدیک ثقہ اور صاحب کتاب (یعنی علم والے) ہیں۔

❀ ❀ ❀ ❀

(۲۳۷۱)عَنْ اَبِی طَلْحَةَ قَالَ : شَكَوْنَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الْجُوْعَ وَرَفَعْنَا عَنْ بُطُوْنِنَا عَنْ حَجَرٍ حَجَرٍ، فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ حَجَرَيْنِ. (اسنادہ ضعیف) مختصر الشمائل: ۱۱۲)

اس میں سیار بن حاتم راوی صدوق ہے جس کے بہت سے اوھام ہیں

ترجمہ: روایت ہے ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے کہا بیان کیا ہم نے رسول اللہ ﷺ سے حال بھوک کا اور اٹھایا ہم نے کپڑا اپنے پیٹوں سے کہ ایک ایک پتھر بندھا تھا ان پر سو اٹھایا آپ نے اپنے شکم مبارک سے کپڑا کہ دو پتھر بندھے تھے آپ کے پیٹ پر۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے۔

❀❀❀❀

(۲۳۷۲)عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ: سَمِعْتُ النُّعْمَانَ ابْنَ بَشِيْرٍ يَقُوْلُ : أَلَسْتُمْ فِیْ طَعَامٍ وَّشَرَابٍ مَا شِئْتُمْ؟ لَقَدْ رَأَيْتُ نَبِيَّكُمْ ﷺ وَمَا يَجِدُ مِنَ الدَّقَلِ مَا يَمْـلَأُ بِهٖ بَطْنَهُ. (اسنادہ صحیح۔ مختصر الشمائل: ۱۱۰)

ترجمہ: روایت ہے سماک بن حرب سے کہا سنا میں نے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے کہ فرماتے تھے تم جو چاہتے ہو کھاتے پیتے ہو حالانکہ میں نے دیکھا تمہارے نبی ﷺ کو کہ نہ پاتے تھے وہ کھجور ادنیٰ قسم کی اس قدر کہ بھریں وہ شکم مبارک اپنا۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے ابوعوانہ اور کئی لوگوں نے سماک بن حرب سے مانند حدیث ابوالاحوص کے اور روایت کی شعبہ نے یہ حدیث سماک سے انہوں نے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے۔

❀❀❀❀

۴۰۔ بَابُ: مَا جَآءَ اَنَّ الْغِنَا غِنَی النَّفْسِ

اس بیان میں کہ اصل تونگری دل کی تونگری ہے

(۲۳۷۳)عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((لَيْسَ الْغِنَا عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ وَلٰكِنَّ الْغِنَا غِنَی النَّفْسِ)). (اسنادہ صحیح) تخریج مشکلۃ الفقر (۱۶) صحیح الترغیب (۸۱۸)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے نہیں ہے غنا اسباب و سامان کے بہت ہونے سے بلکہ غنا دل کی ہے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

۴۱۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِیْ أَخْذِ الْمَالِ

مال لینے کے بیان میں

(۲۳۷۴) عَنْ أَبِی الْوَلِيْدِ قَالَ: سَمِعْتُ خَوْلَةَ بِنْتَ قَيْسٍ وَكَانَتْ تَحْتَ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ تَقُوْلُ: سَمِعْتُ

رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : ((اِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ مَنْ اَصَابَهُ بِحَقِّهِ بُوْرِكَ لَهُ فِيْهِ، وَرُبَّ مُتَخَوِّضٍ فِيْمَا شَآءَتْ بِهِ نَفْسُهُ مِنْ مَالِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ لَيْسَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِلَّا النَّارِ)).

ترجمہ: روایت ہے ابوالولید سے کہا سنا میں نے خولہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے اور تھیں وہ نکاح میں حمزہ بن عبدالمطلب کے فرماتی تھیں وہ کہ سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے یہ مال ہرا ہرا ہے میٹھا' جس نے لیا اس کو حق کے ساتھ برکت دی گئی اس کے لیے اس میں اور بہت سے گھسنے والے ہیں اس چیز میں کہ چاہتا ہے اس کا دل اللہ اور اس کے رسول کے مال سے نہیں ہے قیامت میں ان کے لیے مگر دوزخ کی آگ۔ (اسنادہ صحیح) سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ: ۱۵۹۲۔ المشکاۃ: ۴۰۱۷۔ التحقیق الثانی)

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابوالولید کا نام عبید سنطاء ہے۔

مترجم: مال ہرا ہرا ہے میٹھا یعنی مرغوب خاطر ہے جس نے بوجہ حلال حاصل کیا تھا اس کو برکت ہوئی اور جس نے بوجہ ناجائز لیا وہ دوزخ میں گرا۔

❀❀❀❀

۴۲۔ بَابٌ: فيما جاء في عبد الدينار وعبد الدرهم

درہم و دینار کے بندے کے بیان میں

(۲۳۷۵) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((لُعِنَ عَبْدُ الدِّيْنَارِ، لُعِنَ عَبْدُالدِّرْهَمِ)).

(اسناده ضعيف) (المشكاة: ٥١٨٠، التحقيق الثانى) ضعيف الجامع الصغير (٤٦٦٥)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ملعون ہے بندہ دینار کا ملعون ہے بندہ درہم کا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور اس سند سے مروی ہوئی ہے سوا اس کے اور سند سے بھی بواسطہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے نبی ﷺ سے اور اس سے زیادہ پوری ہے۔

❀❀❀❀

۴۳۔ بَابٌ: [حديث: ((مَا ذِئْبَانِ جَائِعَانِ أُرْسِلَا فِيْ غَنَمٍ......))]

حدیث "دو بھوکے بھیڑیے اگر بکریوں میں چھوڑ دیے جائیں......

(۲۳۷۶) عَنْ ابْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكِ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ أَبِيْهِ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَا ذِئْبَانِ جَائِعَانِ أُرْسِلَا فِيْ غَنَمٍ بِأَفْسَدَلَهَا مِنْ حِرْصِ الْمَرْءِ عَلَى الْمَالِ وَالشَّرَفِ لِدِيْنِهِ)).

(اسناده صحيح) الروض النضير (٥-٧)

ترجمہ: روایت ہے کعب بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے دو بھڑیے بھوکے اگر چھوڑ دیے جائیں بکریوں

میں تو اتنا فساد اور خرابی نہ کریں جتنا آدمی کا دین مال وجاہ کی حرص خراب کرتی ہے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں مگر ان کی اسناد صحیح نہیں۔

❀❀❀❀

٤٤۔ بَابٌ حدیث ((ما الدنیا الا کراکب استظل))

حدیث ”دنیا ایک مسافر کی طرح ہے جو سایہ حاصل کرتا ہے“

(٢٣٧٧) **عَنْ** عَبْدِاللّٰهِ قَالَ : نَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى حَصِيْرٍ فَقَامَ وَقَدْ اَثَّرَ فِيْ جَنْبِهٖ، فَقُلْنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! لَوِ اتَّخَذْنَالَكَ وِطَاءً فَقَالَ : ((**مَالِيْ وَلِلدُّنْيَا، مَا اَنَا فِي الدُّنْيَا اِلَّا كَرَاكِبٍ اسْتَظَلَّ تَحْتَ شَجَرَةٍ، ثُمَّ رَاحَ وَتَرَكَهَا**)). [اسناده صحيح] سلسلة الاحاديث الصحيحة (٤٣٩ ـ ٤٤٠) تخريج فقه السيرة (٤٧٨)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ سوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک بوریے پر پھر اٹھے اور اثر کر گیا تھا نقش بوریا آپ کی کروٹ میں پس عرض کی صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہ بنا دیں ہم آپ کے واسطے ایک بچھونا فرمایا آپ نے: مجھے دنیا سے کیا کام ہے، میری اور دنیا کی مثال ایسی ہے جیسے ایک سوار سایہ کے لیے اترا ایک درخت کے نیچے پھر چلا گیا اور درخت کو چھوڑ گیا۔ (صحیح)

فائدہ : اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

❀❀❀❀

٤٥۔ بَابٌ: [حدیث ((الرجل علی دین خلیله......))]

حدیث ”آدمی اپنے دوست کے دین پر ہے......“

(٢٣٧٨) **عَنْ** أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((**اَلرَّجُلُ عَلٰى دِيْنِ خَلِيْلِهٖ فَلْيَنْظُرْ اَحَدُكُمْ مَنْ يُخَالِلُ**)).

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آدمی اپنے دوست کے دین پر ہے سوچا ہیے کہ خیال رکھے کہ کس سے دوستی ہے یعنی دیندار سے دوستی کرے نہ بے دین سے۔ (اسنادہ حسن)

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

❀❀❀❀

٤٦۔ بَابٌ: ما جاء مثل ابن آدم واهله وولده وماله وعمله

ابن آدم اور اس کے اہل، اولاد، مال اور عمل کی مثال کے بیان میں

(٢٣٧٩) **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((**يَتْبَعُ الْمَيِّتَ ثَلَاثٌ، فَيَرْجِعُ اثْنَانِ، وَيَبْقٰى**

وَاحِدٌ: يَتْبَعُهُ اَهْلُهُ وَمَالُهُ وَعَمَلُهُ، فَيَرْجِعُ اَهْلُهُ وَمَالُهُ وَيَبْقٰى عَمَلُهُ)). (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: ساتھ جاتی ہیں میت کے تین چیزیں پھر لوٹ آتی ہیں دو اور باقی رہ جاتی ہے اس کے ساتھ ایک ساتھ جاتے ہیں اہل و مال و عمل پھر لوٹ آتے ہیں اہل و مال اور باقی رہتا ہے اس کے ساتھ عمل اس کا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

٤٧۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ كَثْرَةِ الْاَكْلِ

زیادہ کھانے کے ناپسندیدہ ہونے کے بیان میں

(٢٣٨٠) عَنْ مِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْكَرِبَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَا مَلَأَ اٰدَمِيٌّ وِعَاءً شَرًّا مِّنْ بَطْنٍ بِحَسْبِ ابْنِ اٰدَمَ اُكُلَاتٌ يُقِمْنَ صُلْبَهُ، فَاِنْ كَانَ لَامَحَالَةَ فَثُلُثٌ لِطَعَامِهِ وَثُلُثٌ لِشَرَابِهِ وَثُلُثٌ لِنَفْسِهِ)).

ترجمہ: روایت ہے مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ سے کہا سنا میں نے رسولِ اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے: نہیں بھری انسان نے کوئی تھیلی بدتر پیٹ سے کافی ہے ابن آدم کو چند لقمے کہ سیدھا رکھیں اس کی پیٹھ پھر اگر ضرورت ہو اس سے زیادہ کی تو تہائی پیٹ کھانے کے لیے اور تہائی پانی پینے کو اور تہائی دم لینے کے لیے مقرر رکھے۔

(اسنادہ صحیح) ارواء الغلیل (١٩٨٣) التعليق الرغيب (٣/١٢٢) سلسلة الاحاديث الصحيحة ٢٢٦٥)

فائدہ: روایت کی ہم سے حسن بن عرفہ نے انہوں نے اسماعیل بن عیاش سے مانند اس کے اور کہا مقدام رضی اللہ عنہ نے روایت ہے نبی ﷺ سے اور نہیں ذکر کیا اس کا کہ سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

٤٨۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِي الرِّيَآءِ وَالسُّمْعَةِ

دکھاوا اور سنوائی کے بیان میں

(٢٣٨١) عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ يُّرَائِيْ يُرَائِي اللّٰهُ بِهِ وَمَنْ يُّسَمِّعْ يُسَمِّعِ اللّٰهُ بِهِ)). وَقَالَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ لَّا يَرْحَمِ النَّاسَ لَا يَرْحَمْهُ اللّٰهُ)).

(اسناده صحيح۔ تخريج المشكاة: ١٠٨۔ الصحيحه: ٤٨٣) صحيح الترغيب (٢٤)

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جو شخص دکھانا چاہے اپنی عبادت لوگوں کو اللہ تعالیٰ دکھا دیتا ہے

اس کی عبادت لوگوں کو اور جو شخص سنانا چاہے اپنی عبادت لوگوں کو سنا دیتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی عبادت لوگوں کو اور کہا راوی نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جو رحم نہ کرے لوگوں پر اللہ رحم نہ کرے اس پر۔

فائدہ : اس باب میں جندب اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔

❀❀❀❀

(٢٣٨٢) **حَدَّثَنَا الْوَلِيْدِيْنَ أَجِيَ الْوَلِيْدِ أَبُوْ عُثْمَانَ الْمَرَائِنِيُّ، أَنَّ عُقْبَةَ بْنَ مُسْلِمٍ حَدَّثَهُ أَنَّ شُفَيًّا الْاَصْبَحِيَّ** : حَدَّثَهُ أَنَّهُ دَخَلَ الْمَدِيْنَةَ فَإِذَا هُوَ بِرَجُلٍ قَدِ اجْتَمَعَ عَلَيْهِ النَّاسُ فَقَالَ مَنْ هٰذَا؟ فَقَالُوْا: اَبُوْهُرَيْرَةَ، فَدَنَوْتُ مِنْهُ حَتّٰى قَعَدْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُوَ يُحَدِّثُ النَّاسَ. فَلَمَّا سَكَتَ وَخَلَا قلتَ لَهُ: اَسْأَلُكَ بِحَقٍّ وَ بِحَقٍّ لما حَدَّثْتَنِيْ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَقَلْتَهُ، وَعَلِمْتَهُ فَقَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ: اَفْعَلُ لَاُحَدِّثَنَّكَ حَدِيْثًا حَدَّثَنِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَقَلْتُهُ وَعَلِمْتُهُ، ثُمَّ نَشَغَ اَبُوْهُرَيْرَةَ نَشْغَةً، فَمَكَثْنَا قَلِيْلًا ثُمَّ اَفَاقَ فَقَالَ: لَاُحَدِّثَنَّكَ حَدِيْثًا حَدَّثَنِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ هٰذَا الْبَيْتِ مَا مَعَنَا اَحَدٌ غَيْرِيْ وَغَيْرُهُ، ثُمَّ نَشَغَ اَبُوْهُرَيْرَةَ نَشْغَةً شَدِيْدَةً ثُمَّ اَفَاقَ وَمَسَحَ وَجْهَهُ وَقَالَ: اَفْعَلُ لَاُحَدِّثَنَّكَ حَدِيْثًا حَدَّثَنِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنَا وَهُوَ فِيْ هٰذَا الْبَيْتِ مَا مَعَنَا اَحَدٌ غَيْرِيْ وَغَيْرُهُ، ثُمَّ نَشَغَ اَبُوْهُرَيْرَةَ نَشْغَةً شَدِيْدَةً، مَالَ خَارًّا عَلٰى وَجْهِهٖ فَاَسْنَدْتُهُ طَوِيْلًا ثُمَّ اَفَاقَ فَقَالَ: حَدَّثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ يَنْزِلُ اِلَى الْعِبَادِ لِيَقْضِيَ بَيْنَهُمْ وَكُلُّ اُمَّةٍ جَاثِيَةٌ فَاَوَّلُ مَنْ يَدْعُوْا بِهٖ رَجُلٌ جَمَعَ الْقُرْاٰنَ، وَرَجُلٌ قُتِلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، وَرَجُلٌ كَثِيْرُ الْمَالِ، فَيَقُوْلُ اللّٰهُ لِلْقَارِئِ اَلَمْ اُعَلِّمْكَ مَآ اَنْزَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِيْ؟ قَالَ بَلٰى يَارَبِّ قَالَ: فَمَاذَا عَمِلْتَ؟ فِيْمَا عَلِمْتَ قَالَ: كُنْتُ اَقُوْمُ بِهٖ آنَآءَ اللَّيْلِ وَآنَآءَ النَّهَارِ، فَيَقُوْلُ اللّٰهُ لَهُ: كَذَبْتَ وَتَقُوْلُ لَهُ الْمَلَائِكَةُ كَذَبْتَ وَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى بَلْ اَرَدْتَّ اَنْ يُّقَالَ فُلَانٌ قَارِئٌ فَقَدْ قِيْلَ ذَاكَ وَيُؤْتٰى بِصَاحِبِ الْمَالِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ لَهُ اَلَمْ اُوَسِّعْ عَلَيْكَ حَتّٰى لَمْ اَدَعْكَ تَحْتَاجُ اِلٰى اَحَدٍ؟ قَالَ بَلٰى يَارَبِّ قَالَ: فَمَاذَا عَمِلْتَ فِيْمَا اٰتَيْتُكَ؟ قَالَ: كُنْتُ اَصِلُ الرَّحِمَ وَاَتَصَدَّقُ، فَيَقُوْلُ اللّٰهُ لَهُ كَذَبْتَ وَتَقُوْلُ لَهُ الْمَلَائِكَةُ لَهُ كَذَبْتَ، وَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى بَلْ اَرَدْتَّ اَنْ يُّقَالَ فُلَانٌ جَوَادٌ وَقَدْ قِيْلَ ذٰلِكَ وَيُؤْتٰى بِالَّذِيْ قُتِلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ لَهُ: فِيْ مَاذَا قُتِلْتَ؟ فَيَقُوْلُ اُمِرْتَ بِالْجِهَادِ فِيْ سَبِيْلِكَ فَقَاتَلْتُ۔ حَتّٰى قُتِلْتُ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ لَهُ كَذَبْتَ وَتَقُوْلُ لَهُ الْمَلَائِكَةُ كَذَبْتَ وَيَقُوْلُ اللّٰهُ: بَلْ اَرَدْتَّ اَنْ يُّقَالَ **فُلَانٌ** جَرِيْءٌ فَقَدْ قِيْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ عَلٰى رُكْبَتِيْ فَقَالَ يَااَبَاهُرَيْرَةَ: **((اُولٰٓئِكَ الثَّلَاثَةُ اَوَّلُ خَلْقِ اللّٰهِ تُسَعَّرُ بِهِمُ النَّارُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))**.

(صحیح۔ التعليق الرغيب: ١/ ٢٩، ٣٠۔ التعليق على ابن خزيمة: ٢٤٨٢)

ترجمہ: روایت ہے شفیا الاصبحی سے کہ وہ داخل ہوئے مدینہ میں سو یکا یک دیکھا ایک شخص کو کہ جمع ہوئے اس کے پاس لوگ سو پوچھا کون شخص ہے یہ؟ لوگوں نے کہا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہیں سو قریب ہوا میں ان کے یہاں تک کہ بیٹھا ان کے آگے اور وہ حدیث بیان کرتے تھے لوگوں سے پھر جب چپ ہو گئے اور اکیلے رہ گئے کہا میں نے ان سے: پوچھتا ہوں میں آپ سے اللہ کے واسطے کہ البتہ آپ بیان کیجیے مجھ سے ایک ایسی حدیث کہ سنی ہو آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور خوب سمجھا اور بوجھا ہوا سے آپ نے' سو کہا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اچھا کرتا ہوں میں جو کہا تم نے بے شک بیان کروں گا میں ایک حدیث کہ بیان فرمائی مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور میں سمجھا بوجھا اس کو پھر چیخ ماری اور بے ہوش ہو گئے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ایک بار پھر ٹھہرے ہم تھوڑی دیر پھر ہوش میں آئے اور کہا بیان کرتا ہوں میں تم سے ایک حدیث کہ بیان کی مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی گھر میں کہ نہ تھا ہمارے ساتھ ان کے اور میرے ساتھ کوئی اور پھر چیخ ماری ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بڑے زور سے اور بے ہوش ہو گئے اور پھر ہوش میں آئے اور پونچھا اپنا منہ اور کہا کرتا ہوں میں جو تم نے کہا بیان کرتا ہوں میں ایک حدیث کہ بیان فرمائی مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور میں اور وہ اسی گھر میں تھے نہ تھا ہمارے ساتھ کوئی سوا میرے اور ان کے پھر چیخ ماری ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بڑے زور سے اور بے ہوش ہو گئے۔ پھر گر پڑے بے ہوش ہو کر اپنے منہ کے بل سو میں ٹیکا دیئے رہا ان کو بڑی دیر تک اور بے ہوش رہے وہ پھر ہوش میں آئے اور کہا بیان فرمایا مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بے شک اللہ جل جلالہ جب ہو گا قیامت کا دن نزول فرمادے گا اپنے بندوں کے پاس تاکہ فیصلہ کرے ان کے درمیان اور ہر گروہ اس وقت گھٹنوں پر پڑا ہو گا سو اول جس کو بلائے گا پروردگار تعالیٰ شانہ ایک مرد ہو گا کہ اس نے جمع کیا ہو گا قرآن اپنے سینہ میں اور ایک مرد ہو گا کہ قتل کیا گیا ہو گا اللہ کی راہ میں یعنی شہید ہو گا اور ایک مرد ہو گا کہ بہت مال رکھتا ہو گا سو فرمائے گا اللہ تعالیٰ قاری قرآن سے: کیا نہ سکھلایا میں نے تجھ کو جو اتارا میں نے اپنے رسول پر؟ اس نے عرض کی کہ ہاں اے پروردگار میرے فرمایا پھر کیا عمل کیا تو نے اس علم میں سے کہ تو نے حاصل کیا تھا؟ کہا اس نے: میں قیام کرتا تھا اس کے ساتھ رات کے وقتوں اور دن کے وقتوں میں یعنی تہجد اور نمازوں میں قرآن پڑھتا تھا سو فرمائے گا اللہ تعالیٰ: جھوٹ کہا تو نے اور فرشتے بھی بول اٹھیں گے کہ جھوٹ کہا تو نے اور فرمائے گا اللہ تعالیٰ اس سے بلکہ ارادہ کیا تو نے یہ کہ کہا جائے گا فلاں قاری ہے یعنی تو اپنا نام چاہتا تھا سو یہ تو دنیا میں کہا گیا اور لائیں گے صاحب مال کو پھر فرمائے گا اس سے اللہ عزوجل: کیا نہ وسعت دی میں نے تجھ کو اور نہ چھوڑا میں نے تجھ کو کہ تو کسی کا محتاج ہو؟ عرض کی اس نے کہ ہاں اے رب میرے! فرمائے گا: پھر کیا عمل کیا تو نے اس چیز میں کہ میں نے دی تجھ کو؟ عرض کرے گا وہ: صلہ رحم کیا میں نے اور صدقہ دیتا رہا سو فرمائے گا: اللہ تعالیٰ اس سے: جھوٹ کہا تو نے اور بول اٹھیں گے فرشتے کہ جھوٹ کہا تو نے اور فرمائے گا اللہ تعالیٰ بلکہ ارادہ کیا تو نے کہ کہا جائے فلاں سخی ہے اور یہ تو کہا گیا یعنی دنیا میں'

پھر لائیں گے اس کو جو قتل کیا گیا اللہ کی راہ میں سو فرمائے گا اللہ تعالیٰ اس سے: تو کس لیے قتل کیا گیا؟ وہ عرض کرے گا کہ تو نے حکم فرمایا تھا جہاد کا اپنی راہ میں پس لڑا میں یہاں تک کہ قتل کیا گیا میں پس فرمائے گا اس سے اللہ جل جلالہ: جھوٹ کہا تو نے اور بول اٹھیں گے فرشتے کہ جھوٹ کہا تو نے اور فرمائے گا: اللہ تعالیٰ بلکہ ارادہ کیا تو نے کہ کہا جائے کہ تو بہادر ہے سو کہا گیا پھر مارا رسول اللہ ﷺ نے یعنی ہاتھ میرے زانو پر اور کہا: اے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ! یہ تین تو پہلے شخص ہیں کہ بھڑکائی اور سلگائی جائے گی ان سے آگ دوزخ کی قیامت کے دن۔

فائدہ: کہا ولید ابو عثمان مدائنی نے کہ خبر دی مجھ کو عقبہ نے کہ شفیا وہی ہیں کہ داخل ہوئے معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس اور خبر دی ان کو اس روایت کی کہا ابو عثمان نے اور روایت کی مجھ سے علاء بن ابو حکیم نے کہ وہ سیاف یعنی جلاد تھے معاویہ رضی اللہ عنہ کے انہوں نے کہا کہ داخل ہوا معاویہؓ کے پاس ایک مرد سو خبر دی ان کو اس روایت کی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سو کہا معاویہ رضی اللہ عنہ نے: یہ معاملہ تو ہوا ان تینوں کے ساتھ پھر کیا حال ہوگا باقی لوگوں کا۔ پھر روئے معاویہ رضی اللہ عنہ بہت رونا یہاں تک کہ گمان کیا ہم نے کہ وہ ہلاک ہو جائیں گے اور کہا ہم نے لایا یہ شخص اپنے ساتھ ایک شر پھر ہوش میں آئے معاویہ رضی اللہ عنہ اور پونچھا اپنا منہ اور فرمایا سچ کہا اللہ نے اور اس کے رسول ﷺ نے اور پڑھی یہ آیت:

﴿ مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا نُوَفِّ اِلَيْهِمْ اَعْمَالَهُمْ فِيْهَا وَهُمْ فِيْهَا لَا يُبْخَسُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا النَّارُ وَحَبِطَ مَا صَنَعُوْا فِيْهَا وَبٰطِلٌ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴾ (هود: ١٦-١٧)

”جو ارادہ کرے دنیا کی زندگی کا اور اس کی زینت کا پورا دیں گے ہم بدلا ان کے عملوں کا دنیا میں اور وہ ان کے عملوں سے کچھ کم نہ دیئے جائیں گے۔ وہ لوگ ہیں کہ نہیں ان کو آخرت میں مگر دوزخ اور ضائع ہو گئے جو کیا تھا انہوں نے دنیا میں اور باطل ہے جو وہ کرتے تھے۔“ (اسناده صحيح التعليق الرغيب: ١/ ٢٩، ٣٠۔ التعليق علىٰ ابن خزيمة: ٢٤٨٢)

یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

مترجم: قولہ: اللہ کے واسطے، مقرر کیا اس قول کو تاکید کے واسطے قولہ: پھر چیخ ماری اور بے ہوش ہو گئے، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خوف اللہ تعالیٰ اور دہشت اس کی جو کچھ اصحاب کے قلوب میں تھی اور لرزاں اور ترساں تھے وہ باوجود تقویٰ کے اور کمال ورع کے تھی' قولہ: نزول فرما دے گا اللہ تعالیٰ، آہ' نزول فرمانا باری تعالیٰ کا قیامت کے دن اور اسی طرح ہر شب کے اخیر میں جو احادیث صحیحہ میں وارد ہوا ہے ایمان لانا چاہیے اس پر اور جاننا چاہیے کہ یہ صفات ہیں باری تعالیٰ شانہ کی معلوم المعنی مجہول الکیفیت پس اس کے لفظ اور معنی پر ایمان لانا ضروری ہے اور کیفیت اس کی علام الغیوب کو سونپنا چاہیے اور یہی مسلک صحیح ہے محدثین وا کابر سلف کا نہیں خلاف کیا اس کا مگر جہلائے جہمیہ اور ان کے اتباع معتزلہ وغیرہ نے۔ قول معاویہ رضی اللہ عنہ کا پھر کیا حال ہوگا باقی لوگوں کا یعنی جب قاری شہید سخی کہ جو

فضائل دینیہ میں ممتاز تھے ان کا یہ حال ہوا اور لوگوں کا کیا حال ہوگا اور پڑھی یہ آیۃ مبارک کہ خلاصہ اس کا یہ ہے کہ جن لوگوں نے اپنے اعمال سے حیوۃ دنیا اور زینت طلب کی اور آخرت کے روز رضائے الٰہی کے طالب نہ ہوئے ان کے اعمال ضائع حسنات حبط خیرات وصدقات ضبط۔

❁ ❁ ❁ ❁

(۲۳۸۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ جُبِّ الْحُزْنِ)) قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَا جُبُّ الْحَزَنِ؟ قَالَ: ((وَادٍ فِي جَهَنَّمَ يَتَعَوَّذُ مِنْهُ جَهَنَّمُ كُلَّ يَوْمٍ، مِائَةَ مَرَّةٍ)). قِيلَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَنْ يَدْخُلُهُ؟ قَالَ: ((الْقُرَّآءُ الْمُرَآءُوْنَ بِأَعْمَالِهِمْ)). (اسناده ضعيف) التعليق الرغيب (۱/۳۳) تخريج مشكاة المصابيح (۱۷۵) سلسلة الاحاديث الضعيفة (۵۰۲۳) اس میں عمار بن سیف راوی ضعیف الحدیث ہے۔اور اس کا شیخ مجہول ہے

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: پناہ مانگو اللہ تعالیٰ کے ساتھ جُبِّ حزن سے۔عرض کی صحابہ رضی اللہ عنہم نے: کیا چیز ہے جب حزن اے اللہ کے رسول ﷺ؟ فرمایا: ایک نالہ ہے جہنم میں کہ پناہ مانگتی ہے اس سے جہنم ہر دن سو بار۔ عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! کون داخل ہوگا اس میں؟ فرمایا: قاری جو اپنے عملوں میں ریا کرنے والے ہیں۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔

مترجم: اس وقت میں اکثر حفاظ اس بلا میں گرفتار ہیں الا ماشاء اللہ یہاں تک کہ یہ نوبت ہے کہ آپس میں فخر ہوتا ہے کہ میں ایسا ختم کرتا ہوں اور وہ کیا میرے سامنے پڑھ سکتا ہے اس کے استاد کا دم میرے آگے بند ہوگیا ایک ہی لقمہ میں میں نے ان کا گلا دبا دیا پھر لقمہ دینے سے وہ بزرگ ایسے ناراض ہوتے ہیں کہ گویا اس امر کو ہتک عزت سمجھتے ہیں اور ضد کے مارے غلط پڑھنا بہتر جانتے ہیں مگر لقمہ لینے سے پیٹ بھر کر عار ہے اور بغیر اجرت ٹھہرائے ہوئے کہیں ایک آیت نہیں پڑھتے۔پانچ آیت پڑھ کر اگر دوہرا حصہ نہ پائیں تو پنچایت کی نوبت پہنچائیں ختموں کی دکان لگائے ہوئے بیٹھے رہتے ہیں خریدار آ کر پوچھتا ہے کیوں حافظ جی! میری اماں جان کا انتقال ہوگیا ہے آپ کے پاس کوئی ختم ہے؟ پھر قیمت چکا کر لے لیتا ہے۔معاذ الله من ذالك اور قبائح ان کے اگر لکھے جائیں تو ایک بحر طویل ہو جائے ان سب کے حق میں وہی وعید ہے جو اوپر مذکور ہوئی اللہ تعالیٰ اس سے نجات دے۔

❁ ❁ ❁ ❁

۴۹۔ بَابُ عَمَلِ السِّرِّ

نیک عمل چھپانے کے بیان میں

(۲۳۸۴) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! الرَّجُلُ يَعْمَلُ الْعَمَلَ فَيُسِرُّهُ فَإِذَا اطُّلِعَ عَلَيْهِ

اَعْجَبَهُ ذٰلِكَ قَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَهُ اَجْرَانِ اَجْرُ السِّرِّ وَاَجْرُ الْعَلَانِيَةِ)). (اسناده ضعيف سلسلة الاحاديث الضعيفة (٤٣٤٤) اس میں حبیب بن ابی ثابت مدلس ہے اور عن سے روایت کر رہا ہے

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ ایک مرد نے عرض کی کہ یارسول اللہ ﷺ آدمی جب عمل کرتا ہے اور چھپاتا ہے وہ اس عمل نیک کو پھر جب لوگوں کو اس پر اطلاع ہو جاتی ہے دوست رکھتا ہے اس بات کو اور پسند آتی ہے اس کو یہ بات، کہا راوی نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: اس کو دو ثواب ہیں ایک ثواب نیکی کے چھپانے کا اور دوسرا اس کے ظاہر ہو جانے کا۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے اور روایت کی اعمش نے حبیب بن ابو ثابت سے انہوں نے ابو صالح سے انہوں نے نبی ﷺ سے مرسلاً اور تفسیر کی بعض اہل علم نے اس حدیث کی اس طور پر کہ مراد اطلاع ناس کے دوست رکھنے سے یہ ہے کہ پسند آتی ہے اس کو تعریف لوگوں کی اور ثنائے خیر جو اس کے لیے کرتے ہیں اس لیے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ تم گواہ ہو اللہ کی زمین میں، پس خوش آتی ہے اس کو ثنائے خیر اپنے لیے جو لوگوں کی زبان سے سنتا ہے یعنی جب نیک لوگ اسے اچھا کہتے ہیں تو امید ہوتی ہے اس کو حسن آخرت کی لیکن جو شخص لوگوں کے مطلع ہونے کو اس لیے دوست رکھے کہ اس کے خیر سے مطلع ہو کر اس کی تعظیم و تکریم کریں گے پس یہ ریا ہے اور بعض اہل علم نے فرمایا کہ جب لوگوں کو اس کی نیکی پر اطلاع ہو جائے تو وہ اس نظر سے خوش ہو کہ اور لوگ بھی اس کے امر نیک میں اقتداء کریں گے اور اس کو ان عملوں کے اجور ملیں گے تو یہ بھی ایک راہ ہے یعنی یہ خوشی مناسب ہے۔

❀❀❀❀

۵۰۔ بَابُ: مَا جَآءَ اَنَّ الْمَرْأَ مَعَ مَنْ اَحَبَّ

اس بیان میں کہ آدمی اس کے ساتھ ہے جسے دوست رکھے

(۲۳۸۵) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلْمَرْأُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ وَلَهُ مَا اكْتَسَبَ)).

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: آدمی اسی کے ساتھ ہو گا جسے دوست رکھے، قیامت کے دن اور اس کو اجر ملے گا جو عمل کرے گا۔ (اسناده صحيح) (الروض النضير ١٠٤)

فائدہ: اس باب میں علی اور عبداللہ بن مسعود اور صفوان بن عسال اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابو موسیٰ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے' یہ حدیث حسن ہے' غریب ہے' حسن بصری کی روایت سے کہ وہ انس سے روایت کرتے ہیں۔

(۲۳۸۶) عَنْ اَنَسٍ اَنَّهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَتٰى قِيَامُ السَّاعَةِ؟ فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ اِلَى الصَّلٰوةِ فَلَمَّا قَضٰى صَلَاتَهُ قَالَ: ((اَيْنَ السَّائِلُ عَنْ قِيَامِ السَّاعَةِ؟)) فَقَالَ الرَّجُلُ: اَنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((مَا اَعْدَدْتَ لَهَا؟)) قَالَ: مَا اَعْدَدْتُ لَهَا كَبِيْرَ صَلَاةٍ وَلَا صَوْمٍ اِلَّا اَنِّيْ اُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ فَقَالَ، رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ، وَاَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ))، فَمَا رَاَيْتُ فَرِحَ

الْمُسْلِمُوْنَ بَعْدَ الْإِسْلَام فَرَحَهُمْ بِهٰذَا.

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ آیا ایک مرد رسول اللہ ﷺ کے پاس اور عرض کی اس نے یا رسول اللہ ﷺ! کب ہے قائم ہونا قیامت کا؟ سو کھڑے ہو گئے رسول اللہ ﷺ نماز کی طرف پھر جب تمام فرما چکے اپنی نماز، فرمایا آپ نے: کہاں ہے وہ سائل جو قیام ساعت کا وقت پوچھتا تھا؟ سو عرض کی اس نے کہ میں ہوں یا رسول اللہ ﷺ! فرمایا آپ ﷺ نے: کیا تیار کیا تو نے قیامت کے لیے؟ عرض کی اس نے یا رسول اللہ ﷺ! نہیں تیار کی میں نے اس کے لیے بڑی بڑی نمازیں نہ بہت روزے مگر اتنا ہی کہ میں دوست رکھتا ہوں اللہ کو اور اس کے رسول ﷺ کو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: آدمی اسی کے ساتھ ہوگا، یعنی قیامت میں جسے دوست رکھتا ہے اور تو بھی اسی کے ساتھ ہوگا جسے دوست رکھتا ہے۔ راوی کہتا ہے نہ دیکھا میں نے مسلمانوں کو کہ خوش ہوئے ہوں بعد اسلام کے اتنا جتنا کہ خوش ہوئے اس حدیث سے۔

(صحیح بلفظ: انت مع من احببت ولك ما احتسبت) سلسلة الاحاديث الصحيحة: ۳۲۵۳)

فائدہ: یہ حدیث صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۲۳۸۷) عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ قَالَ: جَآءَ اَعْرَابِيٌّ جَهْوَرِيُّ الصَّوْتِ فَقَالَ: يَامُحَمَّدُ! الرَّجُلُ يُحِبُّ الْقَوْمَ وَلَمَّا يَلْحَقْ بِهِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ)). (حسن) الروض النضير: ۳۶۰)

ترجمہ: روایت ہے صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ سے کہ آیا ایک اعرابی بلند آواز اور عرض کی اس نے یا محمد ﷺ! آدمی دوست رکھتا ہے ایک قوم کو اور نہیں ملا ان سے یعنی عمل میں ان کے برابر نہیں یا وہ اس پر زمانا مقدم ہیں۔ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: آدمی اسی کے ساتھ ہے یعنی قیامت میں جسے دوست رکھتا ہے۔

فائدہ: یہ حدیث صحیح ہے روایت کی ہم سے احمد بن عبدہ ضبی نے انہوں نے حماد بن زید سے انہوں نے عاصم سے انہوں نے زر سے انہوں نے صفوان رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے حدیث محمود کی مانند۔

مترجم: قولہ: فرمایا آپ نے: کیا تیار کیا، آہ یعنی سوال کرنا قیامت کے وقت سے دلالت کرتا ہے کہ تو نے بہت کچھ عبادت اور حسن اطاعت تیار کی ہے کہ اس کے اجور ملنے کے لیے قیامت میں جلدی کرتا ہے اور یہ سوال حضرت کا کمال حکمت اور غایت فطانت اور نہایت ذکاوت پر دال ہے پھر اس نے عاجزانہ جواب دیا کہ سوائے محبت الٰہی کے اور الفت رسول الٰہی کے جیب عمل خالی ہے نہ کثرت صلوٰۃ ساتھ ہے نہ وفور صیام فرمایا آپ نے: تو ملحق ہے اپنی محبوب قوم سے۔ گویا اشارہ کیا اس آیت مبارکہ کی طرف ﴿ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا ﴾ یعنی اطاعت کرنے والے اللہ اور رسول کے ان لوگوں کے ساتھ ہیں جن پر انعام کیا اللہ تعالیٰ نے نبیوں اور صدیقوں اور شہیدوں اور صالحوں سے اور نیک ہے ان کا رفیق انتہی، ایسا ہی ذکر کیا طیبی نے اور مجمع میں ہے کہ معیت مستلزم تساوی درجات کے نہیں

انتہیٰ اور شرح مسلم میں بھی کہا ہے کہ محبت قوم جو اس قوم کے ساتھ ہوگا اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ مرتبہ اور جزا اس کی مثل ان کے ہو جائے من جمیع الوجوہ، واللہ اعلم فقیر کہتا ہے جیسے کوئی کسی بادشاہ کے قافلہ میں ہو اسے کہہ سکتے ہیں کہ بادشاہ کے ساتھ ہے اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ وہ بھی بادشاہ ہو جائے مگر یہ معیت جب بھی فضیلت سے خالی نہیں۔

❀❀❀❀

٥١۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِيْ حُسْنِ الظَّنِّ بِاللّٰهِ تَعَالٰى

اللہ عزوجل کے ساتھ حسن ظن رکھنے کے بیان میں

(٢٣٨٨) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ: اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِيْ بِيْ وَاَنَا مَعَهُ اِذَا دَعَانِيْ)). (صحیح) خ (٧٤٠٥) بلفظ ((اذا ذکرنی))

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اپنے بندے کے گمان کے پاس ہوں اور میں اس کے ساتھ ہوں وہ جب مجھے پکارے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

٥٢۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِي الْبِرِّ وَالْإِثْمِ

نیکی اور بدی کی پہچان میں

(٢٣٨٩) عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ: اَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْبِرِّ وَالْإِثْمِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((الْبِرُّ: حُسْنُ الْخُلُقِ، وَالْإِثْمُ مَا حَاكَ فِيْ نَفْسِكَ وَكَرِهْتَ اَنْ يَطَّلِعَ عَلَيْهِ النَّاسُ)). (صحیح)

ترجمہ: روایت ہے نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے کہ ایک مرد نے پوچھی رسول اللہ ﷺ سے حقیقت نیکی اور بدی کی فرمایا آپ نے: نیکی حسن خلق ہے اور بدی جو تیرے دل میں چھپے اور برا جانے تو کہ لوگ اس پر مطلع ہوں۔

فائدہ: روایت کی ہم سے بندار نے انہوں نے عبدالرحمٰن بن مہدی سے انہوں نے معاویہ بن صالح سے انہوں نے عبدالرحمٰن سے مانند اس کے مگر انہوں نے اس روایت میں کہا کہ پوچھا میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

٥٣۔ بَابُ : بَابُ مَا جَآءَ فِي الْحُبِّ فِي اللّٰهِ

اللہ کے لیے محبت کرنے کے بیان میں

(٢٣٩٠) حَدَّثَنِيْ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ يَقُوْلُ: ((قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: الْمُتَحَابُّوْنَ فِيْ

جَلَالِيْ لَهُمْ مَنَابِرُمِنْ نُوْرٍ يَغْبِطُهُمُ النَّبِيُّوْنَ وَالشُّهَدَآءُ))۔ (اسنادہ صحیح) (المشکاۃ: ۵۰۱۱۔ التحقیق الثانی۔ التعلیق الرغیب: ۴/۴۷۱) وصحیحہ الحاکم (ر/۱۶۹۔ ۱۷۰)

ترجمہ: روایت ہے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ محبت کرنے والے آپس میں میری بزرگی کے لیے ان کے واسطے منبر ہیں نور کے کہ رشک کرتے ہیں ان پر پیغمبر اور شہید۔

فائدہ: اس باب میں ابوالدرداء اور ابن مسعود اور عبادہ بن صامت اور ابو مالک اشعری اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو مسلم خولانی کا نام عبداللہ بن ثوب ہے۔

❀❀❀❀

(۲۳۹۱) عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللّٰهُ فِيْ ظِلِّهِ: يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّهُ اِمَامٌ عَادِلٌ، وَشَابٌّ نَشَأَ بِعِبَادَةِ اللّٰهِ، وَرَجُلٌ كَانَ قَلْبُهُ مُعَلَّقًا بِالْمَسْجِدِ اِذَا خَرَجَ مِنْهُ حَتّٰى يَعُوْدَ اِلَيْهِ، وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللّٰهِ فَاجْتَمَعَا عَلٰى ذٰلِكَ وَتَفَرَّقَا، وَرَجُلٌ ذَكَرَاللّٰهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ، وَرَجُلٌ دَعَتْهُ اِمْرَاَةٌ ذَاتُ حَسَبٍ وَجَمَالٍ فَقَالَ: اِنِّيْ اَخَافُ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ، وَ رَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَاَخْفَاهَاحَتّٰى لَا تَعْلَمُ شِمَالُهُ مَا تُنْفِقُ يَمِيْنُهُ))۔ (صحیح) (الاوراء: ۸۸۷)

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سات شخص ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے سایہ میں رکھے گا جس دن کوئی سایہ نہ ہوگا سوا اس کے سایہ کے، پہلے ان میں امام عادل ہے۔ دوسرے وہ جوان کہ بڑھا ہوا اللہ تعالیٰ کی عبادت میں تیسرے وہ کہ دل لگا ہوا ہو اس کا مسجد میں جب وہ نکلا مسجد میں سے جب تک کہ لوٹ کر نہ جائے اس میں چوتھے وہ شخص کہ محبت رکھتے ہیں خالص اللہ تعالیٰ کے واسطے جمع ہوتے ہیں اسی کے واسطے اور جدا ہوتے ہیں اسی کے واسطے پانچویں وہ شخص کہ یاد کیا اس نے اللہ تعالیٰ کو خالی مکان میں اور جوش کر آئیں اس کی آنکھیں یعنی خوف الٰہی یا ذوق شوق سے رونے لگا۔ چھٹے وہ شخص کہ بلایا اس کو ایک عورت حسب و جمال والی نے یعنی زنا کی طرف اور اس نے کہا کہ میں ڈرتا ہوں اللہ عزوجل سے ساتویں وہ شخص کہ صدقہ دیا اس نے کچھ اور چھپایا اس کو یہاں تک کہ نہ جانا اس کے بائیں ہاتھ نے کہ کیا دیتا ہے داہنا ہاتھ۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ایسی ہی مروی ہوئی ہے یہ حدیث مالک بن انس سے کئی سندوں سے مثل اس کی اور اس میں شک کیا اور کہا روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ یا ابوسعید رضی اللہ عنہ سے اور روایت کی عبداللہ بن عمر نے خبیب بن عبدالرحمن سے انہوں نے حفص بن عاصم سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کی ہم سے سوار بن عبداللہ اور محمد بن مثنیٰ نے دونوں نے کہا روایت کی ہم سے یحییٰ بن سعید نے انہوں نے عبیداللہ بن عمر سے انہوں نے خبیب بن عبدالرحمن سے انہوں نے حفص بن عاصم سے

انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مالک بن انس کی حدیث کے مانند معنوں میں مگر اس میں اتنا کہا ہے کہ تیسرا شخص وہ ہے کہ اس کا دل لگا ہو مساجد میں اور ذات حسب کی جگہ ذات منصب کہا۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

٥٤۔ بَاب: مَا جَآءَ فِيْ إِعْلَامِ الْحُبِّ

محبت کی خبر دینے کے بیان میں

عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْكَرِبَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِذَا اَحَبَّ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ فَلْيُعْلِمْهُ اِيَّاهُ)).

ترجمہ: روایت ہے مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جب دوست رکھے کوئی تم میں کا اپنے بھائی کو تو چاہیے کہ اس کو خبر کر دے۔ (صحيح) (الصحيحة سلسلة الاحاديث : ٤١٧ و ٢٥١٥)

فائدہ : اس باب میں میں ابوذر اور انس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے حدیث مقدام بن معدیکرب کی حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

❀❀❀❀

(٢٣٩٢) عَنْ يَزِيْدَ بْنِ نُعَامَةَ الضَّبِّيِّ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِذَا آخَا الرَّجُلُ الرَّجُلَ فَلْيَسْأَلْهُ عَنْ اِسْمِهِ وَاسْمِ أَبِيْهِ وَمِمَّنْ هُوَ؟ فَإِنَّهُ اَوْصَلُ لِلْمَوَدَّةِ)). (اسناده ضعيف) سلسلة الاحاديث الضعيفه: ١٧٢٦) امام ترمذی کہتے ہیں یہ ضعیف ہے۔ یذید بن نعامہ نے نبی کریمؐ سے کچھ نہیں سنا۔

ترجمہ: روایت ہے یزید بن نعامہ ضبی رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جب بھائی چارہ کرے ایک مرد دوسرے مرد سے تو پوچھ لے ہر ایک دوسرے سے نام اس کا اور نام اس کے باپ کا اور کس قبیلہ سے ہے وہ اس لیے کہ یہ خوب ملانے والا ہے محبت کا یعنی ترقی دینے والا۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے اور نہیں جانتے ہم کہ یزید بن نعامہ کو سماع ہو نبی ﷺ سے اور مروی ہوا ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے مثل اس حدیث کی اور اس کی اسناد صحیح نہیں۔

❀❀❀❀

٥٥۔ بَاب: مَا جَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ الْمِدْحَةِ وَالْمَدَّاحِيْنَ

تعریف اور تعریف کرنے والوں کی ناپسندیدگی کے بیان میں

(٢٣٩٣) عَنْ أَبِيْ مَعْمَرٍ قَالَ : قَامَ رَجُلٌ فَأَثْنٰى عَلٰى اَمِيْرٍ مِّنَ الْاُمَرَآءِ، فَجَعَلَ الْمِقْدَادُ ابْنُ الْاَسْوَدِ يَحْثُوْ فِيْ

وَجْهِهِ التُّرَابَ وَقَالَ: اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ أَنْ نَحْثُوَ فِيْ وُجُوْهِ الْمَدَّاحِيْنَ التُّرَابَ.

(اسناده صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (٩١١)

ترجمہ: روایت ہے ابو معمر سے کہا کہ کھڑا ہوا ایک مرد تعریف کرنے لگا کسی امیر کی امیروں میں سے سو ڈالنے لگے مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ اس کے منہ میں مٹی اور فرمایا حکم کیا ہے ہم کو رسول اللہ ﷺ نے کہ مٹی ڈالیں ہم مدح کرنے والوں کے منہ میں۔

فائدہ: اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی زائدہ نے یزید بن ابی زیاد سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے ابن عباس سے اور حدیث مجاہد کی ابو معمر سے صحیح تر ہے یعنی جس کا متن مذکور ہوا اور ابو معمر کا نام عبداللہ بن سخبرہ ہے اور مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ وہ مقداد بن عمرو کندی ہیں اور کنیت ان کی ابو معبد ہے اور منسوب ہیں وہ اسود بن عبد یغوث کی طرف اس لیے کہ انہوں نے ان کو متبنی کیا تھا لڑکپن میں۔

❀❀❀❀

(٢٣٩٤) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَنْ نَحْثُوَ فِيْ اَفْوَاهِ الْمَدَّاحِيْنَ التُّرَابَ.

(صحيح) [بماقبله]

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ حکم کیا ہم کو رسول اللہ ﷺ نے کہ خاک ڈالیں ہم مداحوں کے منہ میں۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے۔

❀❀❀❀

٥٦۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِيْ صُحْبَةِ الْمُؤمِنِ

مومن کی صحبت کے بیان میں

(٢٣٩٥) عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ((لَا تُصَاحِبْ اِلَّا مُؤْمِنًا وَلَا يَاكُلْ طَعَامَكَ اِلَّا تَقِيٌّ)).

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے: مت صحبت میں رہ مگر مومن کی اور نہ کھائے کھانا تیرا مگر متقی۔ (اسنادہ حسن) تخریج المشکاۃ: ٥٠١٨)

فائدہ: اس حدیث کو نہیں جانتے ہم مگر اسی سند سے۔

٥٧۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِيْ الصَّبْرِ عَلَى الْبَلَآءِ

آزمائش پر صبر کرنے کے بیان میں

(٢٣٩٦) عَنْ اَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ بِعَبْدِهِ الْخَيْرَ عَجَّلَ لَهُ الْعُقُوْبَةَ فِي الدُّنْيَا،

وَإِذَا أَرَادَ بِعَبْدِهِ الشَّرَّ أَمْسَكَ عَنْهُ بِذَنْبِهِ حَتّٰى يُوَافِي بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ عِظَمَ الْجَزَآءِ مَعَ عِظَمِ الْبَلَاءِ، وَإِنَّ اللّٰهَ إِذَا أَحَبَّ قَوْمًا ابْتَلَاهُمْ، فَمَنْ رَضِيَ فَلَهُ الرِّضٰى وَمَنْ سَخِطَ فَلَهُ السَّخَطُ)).

(حسن صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحه: (١٢٢٠) تخريج المشكاة: ١٥٦٥)

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جب ارادہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ کسی اپنے بندے کے ساتھ خیر کا جلدی گرفتار کرتا ہے اس کو دنیا کے عذاب میں اور جب ارادہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ شر کا روک رکھتا ہے اس کے گناہوں کو سزا کو یہاں تک کہ پوری کر دیتا ہے اسے سزا قیامت کے دن اور اسی اسناد سے مروی ہے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ نے: بڑا ثواب بڑی بلا کے ساتھ ہے یعنی جس کا ثواب زیادہ ہے آخرت میں اس کی بلا زیادہ ہے دنیا میں اور بے شک اللہ تعالیٰ جب دوست رکھتا ہے کسی قوم کو گرفتار کرتا ہے ان کو بلا میں پھر جو راضی رہے تقدیر الٰہی پر اس کے لیے رضا اس کی اور جو ناراض ہوا اس سے اس کے لیے ناراضی ہے اس کی۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(٢٣٩٧) عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ يَقُوْلُ: قَالَتْ عَائِشَةُ: مَا رَأَيْتُ الْوَجَعَ عَلٰى أَحَدٍ أَشَدَّ مِنْهُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. [اسناده صحيح]

ترجمہ: روایت ہے اعمش سے کہا سنا میں نے ابو وائل سے وہ کہتے تھے کہ فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے: نہیں دیکھا میں نے کسی شخص کا درد سخت تر رسول اللہ ﷺ کے درد سے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(٢٣٩٨) عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَيُّ النَّاسِ أَشَدُّ بَلَاءً قَالَ: ((اَلْأَنْبِيَآءُ ثُمَّ الْأَمْثَلُ فَالْأَمْثَلُ يُبْتَلَى الرَّجُلُ عَلٰى حَسَبِ دِيْنِهِ، فَإِنْ، كَانَ فِيْ دِيْنِهِ صُلْبًا اشْتَدَّ بَلَاؤُهُ، وَإِنْ كَانَ فِيْ دِيْنِهِ رِقَّةٌ ابْتُلِيَ عَلٰى قَدْرِ دِيْنِهِ، فَمَا يَبْرَحُ الْبَلَاءُ بِالْعَبْدِ حَتّٰى يَتْرُكَهُ يَمْشِيْ عَلَى الْأَرْضِ وَمَا عَلَيْهِ خَطِيْئَةٌ)). (حسن صحيح) تخريج مشكاة المصابيح (١٥٦٢) سلسلة الاحاديث الصحيحة (١٤٣)

ترجمہ: روایت ہے سعد رضی اللہ عنہ سے کہا عرض کی میں نے یا رسول اللہ ﷺ! کون لوگ زیادہ ہیں از روئے بلا کے فرمایا: پیغمبر پھر جو ان کی مثل ہوں پھر جو ان کی مثل ہوں یعنی اطاعت الٰہی اور سنت میں؛ بلا میں گرفتار کیا جاتا ہے آدمی موافق اپنے دین کے

پھر اگر وہ اپنے دین میں سخت ہے زیادہ ہوتی ہے بلا اس کی اگر وہ اپنے دین میں نرم ہے مبتلا ہوتا ہے اپنے دین کے موافق پھر ہمیشہ رہتی ہے بلاء بندہ پر یہاں تک کہ چھوڑ دیتی ہے اس کو کہ زمین پر چلتا ہے اور کوئی گناہ اس پر نہیں ہوتا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: پیغمبروں میں سے ہر ایک اکیلا سارے جہان سے مقابل ہوتا ہے اور کمال علوم ہمت اور وفور شجاعت سے کسی وقت کسی طرح دعوت سے باز نہیں آتا اور سارے جہان کے مبتدعین فساق فجار ہر طرف سے اس پر ہجوم کرتے ہیں اور منافق بھی ہر جانب سے اسے گھیر لیتے ہیں اور مخلصین موافقین ان مخالفین کی بہ نسبت اتنے بھی نہیں ہوتے کہ جیسے کالے بیل کی پیٹھ پر ایک دو بال سفید ہوں یہی سبب ہے ان کی شدت بلاء اور کثرت ابتلاء کا اور پھر جب وہ دنیا سے تشریف لے جاتے ہیں ہر طرف سے مبتدعین اور فساق جو اس کی صولت وشوکت سے سرد بائے گوشہ میں منزوی تھے سب برسر میدان آتے ہیں اور جس کو اس نبی ﷺ کے طریقہ مسنونہ پر اور صراط محمودہ پر پاتے ہیں طرح طرح کی تکالیف ومصائب پہنچاتے ہیں غرض یہی سلسلہ ان کے اتباع اور اتباع اتباع میں جاری رہتا ہے خوب کہا ہے کسی بزرگ نے کہ سنت ہمیشہ ظالم اور مظلوم کے بیچ میں رہتی ہے مظلوم اس کا عامل ہوتا ہے اور ظالم اپنا جنم کھوتا ہے مظلوم مرحوم ہے ظالم مرجوم علی ہذا القیاس اخوان زمان بھی اسی اوصاف سے موصوف ہیں اور انہیں کمالات میں معروف واللہ کہ ان کے سامنے منکر معروف ہے اور معروف منکر، سنت کے عدو بدعت خو عقیدۂ حقہ کے دشمن جانی، عقائد باطلہ کے دوست جاودانی محدثین کے عقائد پاکیزہ کی مذمت اور ان کے پیروں کی تکفیر کو بکو ہے اور ہمیشہ محدثات امور اور بدعات بے نور کی جستجو۔

اَللّٰهُمَّ اَرِنَا الْحَقَّ حَقًّا وَّارْزُقْنَا اتِّبَاعَهٗ وَاَرِنَا الْبَاطِلَ بَاطِلًا وَّارْزُقْنَا اجْتِنَابَهٗ.

❀❀❀❀

(٢٣٩٩) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَا يَزَالُ الْبَلَاءُ بِالْمُؤْمِنِ وَالْمُؤْمِنَةِ فِيْ نَفْسِهٖ وَوَلَدِهٖ وَمَالِهٖ حَتّٰى يَلْقَى اللّٰهَ وَمَا عَلَيْهِ خَطِيْئَةٌ)). (حسن صحيح) الصحيحة : (٢٢٨٠)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: ہمیشہ رہتی ہے مومن مرد پر بلاء اور مومن عورت پر اس کی ذات اور اولاد اور مال میں یہاں تک کہ ملتا ہے وہ اللہ تعالیٰ سے اور اس پر کوئی گناہ نہیں ہوتا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اس باب میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کی بہن سے بھی روایت ہے۔

❀❀❀❀

٥٧۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِيْ ذَهَابِ الْبَصَرِ

آنکھیں جاتی رہنے کے بیان میں

(٢٤٠٠) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((اِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ اِذَا اَخَذْتُ كَرِيْمَتَيْ عَبْدِيْ فِيْ

الدُّنْيَا لَمْ يَكُنْ لَهُ جَزَآءٌ عِنْدِيْ إِلَّا الْجَنَّةَ)). (صحيح) (التعليق الرغيب : ٤/ ١٥٥، ١٥٦)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: بے شک اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جب لیں میں نے دو پیاریاں اپنے بندے کی دنیا میں یعنی آنکھیں نہیں ہے اس کا کچھ بدلہ میرے نزدیک مگر جنت۔

فائدہ: اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور ابوظلال کا نام ہلال ہے۔

❀❀❀❀

(٢٤٠١) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: مَنْ أَذْهَبْتُ حَبِيْبَتَيْهِ فَصَبَرَ وَاحْتَسَبَ لَمْ أَرْضَ لَهُ ثَوَابًا دُوْنَ الْجَنَّةِ)). (اسناده صحيح) التعليق الرغيب: ٤/١٥٦)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوع کیا انہوں نے اس حدیث کو رسول اللہ ﷺ تک کہ فرمایا آپ نے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جس کی دونوں پیاری چیزیں لے جاؤں میں یعنی آنکھیں اور وہ صبر کرے اور ثواب چاہے یعنی تقدیر پر راضی رہے یعنی شکایت نہ کرے نہیں راضی ہوں گا میں اس کے لیے کسی بدلہ دینے پر سوائے جنت کے۔

فائدہ: اس باب میں عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

٥٨۔ باب: يوم القيامة وندامة المحسن والمسيء

قیامت کے دن نیکوکار اور گناہ گار کا شرمندہ ہونا

(٢٤٠٢) عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَوَدُّ أَهْلُ الْعَافِيَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حِيْنَ يُعْطَى أَهْلُ الْبَلَاءِ الثَّوَابَ لَوْ أَنَّ جُلُوْدَهُمْ كَانَتْ قُرِضَتْ فِي الدُّنْيَا بِالْمَقَارِيْضِ)). (اسناده حسن) سلسلة الاحاديث الصحيحه: ٢٢٠٦۔ التعليق الرغيب: ٤/١٤٦۔ تخريج المشكاة: ١٥٧٠)

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: دوست رکھیں گے اہل عافیت قیامت کے دن جب ملے گا تکلیف والوں کو ثواب کہ کاش کہ کتری جاتیں کھالیں ان کی دنیا میں قینچیوں سے یعنی تاکہ وہ بھی ثواب مذکور کے مستحق ہوتے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے اس اسناد سے مگر اسی روایت سے اور روایت کی بعضوں نے یہ حدیث اعمش سے انہوں نے طلحہ بن مصرف سے انہوں نے مسروق سے کچھ مضمون اس کا۔

❀❀❀❀

(۲۴۰۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا مِنْ اَحَدٍ يَمُوتُ اِلَّا نَدِمَ)) قَالُوا وَمَا نَدَامَتُهُ يَارَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((اِنْ كَانَ مُحْسِنًا نَدِمَ اَنْ لَّا يَكُونَ ازْدَادَ، وَاِنْ كَانَ مُسِيئًا نَدِمَ أَنْ لَا يَكُونَ نَزَعَ)).

ترجمہ: ہم سے یحییٰ بن عبیداللہ نے بیان کیا کہا میں نے اپنے باپ سے سنا وہ کہتے ہیں میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: کوئی نہیں ہے کہ مر کر نادم نہ ہو۔ پوچھا اصحاب نے: کیا سبب ہے ندامت کا یارسول اللہ ﷺ؟ فرمایا: اگر نیک ہے اس لیے نادم ہے کہ میں نے نیکی زیادہ نہ کی اور اگر بد ہے نادم ہے کہ میں نے اپنے نفس کو کیوں نہ نکالا اس بدی سے۔ (ضعیف جداً۔ تخریج المشکاۃ: ۵۵۴۵) اس میں یحییٰ بن عبیداللہ متروک اور متہم ہے

فائدہ: اس حدیث کو نہیں جانتے ہم مگر اسی سند سے اور یحییٰ بن عبیداللہ میں کلام کیا شعبہ نے۔

❀❀❀❀

۵۹۔ باب: حديث خاتلي الدنيا بالدين وعقوبتهم

دین کے ذریعے سے دنیا طلب کرنے والوں اور ان کی سزا کے بیان میں حدیث

(۲۴۰۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَخْرُجُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ رِجَالٌ يَخْتِلُونَ الدُّنْيَا بِالدِّينِ، يَلْبَسُونَ لِلنَّاسِ جُلُودَ الضَّأْنِ مِنَ اللِّينِ، اَلْسِنَتُهُمْ اَحْلٰى مِنَ السُّكَّرِ وَقُلُوبُهُمْ قُلُوبُ الذِّئَابِ. يَقُولُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ أَبِيَ تَغْتَرُّونَ اَمْ عَلَيَّ تَجْتَرِءُونَ فَبِي حَلَفْتُ لَاَبْعَثَنَّ عَلٰى اُولٰئِكَ مِنْهُمْ فِتْنَةً تَدَعُ الْحَلِيمَ مِنْهُمْ حَيْرَانًا)).

ترجمہ: ہم سے یحییٰ بن عبیداللہ نے بیان کیا کہا میں نے اپنے باپ سے سنا وہ کہتے ہیں میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: نکلیں گے آخر زمانہ میں کچھ لوگ اور طلب کریں گے دنیا کو ساتھ دین کے یعنی کمالات دینیہ حاصل کریں گے طلب دنیا کے واسطے، پہنیں گے لوگوں کو معتقد کرنے کو کھالیں دنبوں کی نرمی سے زبانیں ان کی میٹھی ہیں شکر سے زیادہ دل ان کے بدتر ہیں بھیڑیوں کے دلوں سے، فرماتا ہے اللہ عزوجل کیا تم ساتھ میرے مغرور ہو یا مجھ پر جرأت کرتے ہو سو میں اپنی ذات مقدس کی قسم کھاتا ہوں کہ اٹھاؤں گا ان پر ایک ایسا فتنہ کہ حیران رہ جائے گا اس میں ان کا عقل مند بھی۔ (ضعیف جداً۔ التعلیق الرغیب: ۱/۳۲) اس کی سند بھی یحییٰ بن عبیداللہ راوی کی وجہ سے ضعیف ہے

فائدہ: اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔

(۲۴۰۵) عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ: لَقَدْ خَلَقْتُ خَلْقًا أَلْسِنَتُهُمْ أَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ وَقُلُوْبُهُمْ أَمَرُّ مِنَ الصَّبْرِ فَبِيْ حَلَفْتُ لَأُتِيْحَنَّهُمْ[1] فِتْنَةً تَدَعُ الْحَلِيْمَ مِنْهُمْ حَيْرَانًا، فَبِيْ يَغْتَرُّوْنَ أَمْ عَلَيَّ يَجْتَرِءُوْنَ)). (اسنادہ ضعیف) اس میں حمزہ بن ابی محمد راوی ضعیف ہے

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: پیدا کی ہے میں نے ایک خلق کہ زبانیں ان کی شیریں ہیں شہد سے زیادہ اور دل ان کے کڑوے ہیں صبر سے زیادہ سو میں قسم کھاتا ہوں اپنی ذات مقدس کی کہ اٹھاؤں گا میں ان کے لیے ایسا فتنہ کہ عقل مند بھی اس میں حیران ہو جائے سو وہ کیا میرے ساتھ غرور کرتے ہیں یا مجھ پر جرأت کرتے ہیں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت سے نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے۔

مترجم: اگرچہ محدثین نے ان احادیث کا مورد خوارج وغیرہ کو کہا ہے مگر عموم الفاظ میں ہمارے زمانہ کے مبتدعین مشائخ بھی اس میں داخل ہیں کہ شیریں زبانی ان کی اس قدر ہے کہ کسبیوں تک سے بھی سوائے اماں جان کے بات نہیں کرتے اور غایت شیریں زبانی اور خوش خلقی انہوں نے امر معروف اور نہی منکر کے ترک میں سمجھ رکھی ہے بلکہ آمران بالمعروف کو بد خلق و ترش قرار دیتے ہیں اور قلوب ان کے بسبب عقائد فاسدہ اور معتقدات شرکیہ کے گرگ دین ہیں اور باوجود کثرت ابتداع اور ترک اتباع کے اپنے حال پر ایسے مغرور ہیں اور اعمال پر اس قدر معجب ہیں کہ اللہ کی پناہ اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ۔ مرگ چھالا ان کا بچھونا ہے شب و روز اسی پر سونا ہے اللہ عزوجل کے ساتھ ہزاروں بے ادبیاں کرتے ہیں اور اس منتقم حقیقی کی خدمت میں سینکڑوں گستاخیاں۔

❀❀❀❀

٦٠۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِيْ حِفْظِ اللِّسَانِ

زبان کی حفاظت کے بیان میں

(۲۴۰۶) عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ: قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا النَّجَاةُ؟ قَالَ: ((أَمْلِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ وَلْيَسَعْكَ بَيْتُكَ وَابْكِ عَلٰى خَطِيْئَتِكَ)). (اسنادہ صحیح) سلسلة الاحاديث الصحيحه: (۸۸۸)

ترجمہ: روایت ہے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے کہ کہا انہوں نے عرض کی میں نے یارسول اللہ ﷺ کیا صورت ہے نجات کی؟ فرمایا آپ نے: اختیار میں کر اور روک رکھ اپنی زبان اور جگہ دیوے تجھ کو گھر تیرا یعنی خانہ نشین ہو جا اور روتا رہ اپنی خطا پر۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔

❀❀❀❀

[1] اتاح له كذا اى قدرله وانزل به ۱۲ مجمع۔

(۲۴۰۷) عَنْ أَبِی سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَفَعَهُ قَالَ: ((اِذَا اَصْبَحَ بْنُ آدَمَ فَاِنَّ الْاَعْضَآءَ كُلَّهَا تُكَفِّرُ اللِّسَانَ فَتَقُوْلُ: اِتَّقِ اللّٰهَ فِیْنَا فَاِنَّمَا نَحْنُ بِكَ، فَاِنِ اسْتَقَمْتَ اِسْتَقَمْنَا، وَاِنِ اعْوَجَجْتَ اِعْوَجَجْنَا)).

(اسناده حسن) تخريج المشكاة: ۴۸۳۸۔ التحقيق الثاني۔

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مرفوع کیا انہوں نے اس حدیث کو یعنی قول رسول اللہ ﷺ ٹھہرایا کہ فرمایا آپ نے: جب صبح کرتا ہے آدمی سب اعضا اس کے عاجزی کرتے ہیں زبان کے آگے اور کہتے ہیں ڈر تو اللہ تعالیٰ سے ہمارے مقدمہ میں اس لیے کہ ہم تیرے ساتھ ہیں اگر تو سیدھی ہوئی تو ہم سب سیدھے ہوئے اور اگر تو ٹیڑھی ہوئی تو ہم سب ٹیڑھے ہوئے۔

فائدہ: روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے ابواسامہ سے انہوں نے حماد بن زید سے مانند اس کے اور مرفوع نہ کیا اس کو اور یہ زیادہ صحیح ہے محمد بن موسیٰ کی حدیث سے۔ اس حدیث کو نہیں جانتے ہم مگر حماد کی روایت سے اور روایت کی یہ کئی لوگوں نے حماد بن زید سے اور مرفوع نہ کیا اس کو۔

❀❀❀❀

(۲۴۰۸) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ یَتَكَفَّلُ لِیْ مَا بَیْنَ لَحْیَیْهِ وَمَا بَیْنَ رِجْلَیْهِ اَتَكَفَّلُ لَهُ بِالْجَنَّةِ)). (اسناده صحيح) التعليق الرغيب: ۳/۱۹۷۔ سلسلة الاحاديث الضعيفه: ۲۳۰۲۔)

ترجمہ: روایت ہے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جو ضامن ہو مجھ سے اپنی دونوں داڑھوں اور دونوں پیروں کے بیچ کی چیز کا ضامن ہوں گا میں اس کے لیے جنت کا۔

فائدہ: اس باب میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

مترجم: داڑھوں کے بیچ میں زبان ہے اس کا ضامن ہونا یہ کہ کذب وغیبت و بہتان وافتراء وکلمات کفر سے اسے بچائے اور پیروں کے بیچ میں عورت غلیظہ اس کا ضامن ہونا یہ کہ زنا ولواطت وسحاق وزلق سے بچائے چونکہ ان دونوں اعضاء سے بڑے بڑے گناہ واقع ہوتے ہیں اس لیے خاص کر لیا ان کو ساتھ ذکر کے اور یقین ہے کہ جب آدمی ان اعضاء کی آفات سے محفوظ رہے گا تو اور بلیات سے بھی غالب ہے کہ بچتا رہے۔

❀❀❀❀

(۲۴۰۹) عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ وَقَاهُ اللّٰهُ شَرَّ مَا بَیْنَ لَحْیَیْهِ وَشَرَّ مَا بَیْنَ رِجْلَیْهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ)). (حسن صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحه: (۵۱۰)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جس کو بچایا اللہ تعالیٰ نے دونوں داڑھوں کے درمیان اور دونوں پیروں کے درمیان کی چیز کے فساد سے داخل ہوا وہ جنت میں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابوحازم جو سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں وہ ابوحازم زاہد مدینی ہیں نام ان کا سلمہ بن دینار

ہے اور وہ ابو حازم جو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں نام ان کا سلمان بن اشجعی ہے وہ مولیٰ ہیں عزۃ الاشجعیہ کے، اور وہ کوفی ہیں۔

❀❀❀❀

(٢٤١٠) عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الثَّقَفِيِّ قَالَ: قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! حَدِّثْنِيْ بِاَمْرٍ اَعْتَصِمُ بِهٖ. قَالَ: ((قُلْ رَبِّيَ اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقِمْ)) قَالَ: قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا اَخْوَفُ مَا تَخَافُ عَلَيَّ؟ فَاَخَذَ بِلِسَانِ نَفْسِهٖ ثُمَّ قَالَ ((هٰذَا)). [اسناده صحيح] ظلال الجنة (٢١، ٢٢)

ترجمہ: روایت ہے سفیان بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے کہا عرض کی میں نے یا رسول اللہ ﷺ! بیان فرمائیں مجھ سے ایک ایسی بات کہ مضبوط پکڑوں میں اس کو فرمایا آپ نے: کہہ تو رب میرا اللہ ہے پھر قائم رہ اس بات پر پھر عرض کی میں نے یا رسول اللہ ﷺ! کیا چیز ہے خوف کی اور کس چیز سے ڈرتے ہیں آپ مجھ سے؟ سو پکڑی آپ ﷺ نے اپنی زبان اور فرمایا یہ۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی کئی سندوں سے سفیان بن عبد اللہ ثقفی رضی اللہ عنہ سے۔

مترجم: یعنی اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کا قائل ہونا اور اس پر استقامت کرنا اس میں سب دینداری کا معاملہ داخل ہو گیا اس لیے کہ ربوبیت اس کی مستلزم ہے اس کی عبادت و طاعت کو اور عبادت اس کی دو قسم ہے ایک دل سے یعنی عقائد صحیحہ حاصل کرنا دوسرے جوارح سے یعنی اعمال صالحہ بجالانا۔

❀❀❀❀

٦٢ـ باب: منه النهي، عن كثرة الكلام الا بذكر الله

اس میں ہے ممانعت زیادہ باتیں کرنے سے سوائے اللہ تعالیٰ کے ذکر کے

(٢٤١١) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تُكْثِرِ الْكَلَامَ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللّٰهِ، فَاِنَّ كَثْرَةَ الْكَلَامِ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللّٰهِ قَسْوَةٌ لِلْقَلْبِ، وَاِنَّ اَبْعَدَ النَّاسِ مِنَ اللّٰهِ الْقَلْبُ الْقَاسِيْ)).

(اسناده ضعيف) سلسلة الاحاديث الضعيفه (٩٢٠) تخريج المشكاة (٢٢٧٦) (التحقيق الثانى)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: مت کلام زیادہ کرو سوا ذکر الٰہی کے اس لیے کہ کثرت کلام کی بغیر ذکر الٰہی کے سبب ہے دل کی سختی کا اور دور تر آدمیوں کا اللہ تعالیٰ سے سخت دل والا ہے۔

فائدہ: روایت کی ہم سے ابو بکر بن ابو النضر نے انہوں نے ابو النضر سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے عبد اللہ بن دینار سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے معنوں میں یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر ابراہیم بن عبد اللہ بن حاطب کی روایت سے۔

❀❀❀❀

٦٣۔ باب: منه حديث ((كُلُّ كَلَامُ ابْنِ آدَمَ عَلَيْهِ لَا لَهُ))

اسی سے یہ حدیث ہے کہ انسان کی ہر بات اس پر وبال ہے، اس کے حق میں نہیں ہے

(٢٤١٢) عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((كَلَامُ ابْنِ آدَمَ عَلَيْهِ لَا لَهُ إِلَّا أَمْرٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ نَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ أَوْ ذِكْرُ اللّٰهِ)). (اسناده ضعيف) التعليق الرغيب (٤/ ١٠) (اس میں ام صالح راویہ کے حالات معلوم نہیں)

ترجمہ: روایت ہے ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے جو بی بی ہیں رسول اللہ ﷺ کی کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جتنی باتیں انسان کی ہیں سب اس کی گردن پر ہیں نہیں ہے اس کو کچھ ثواب مگر امر بالمعروف اور نہی منکر یا ذکر الٰہی۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر محمد بن یزید بن خنیس کی روایت سے۔

❀❀❀❀

٦٤۔ بَاب: فِي اعطائه حقوق النفس والرب والضيف والاهل

نفس، پروردگار، مہمان اور گھر والوں کے حقوق ادا کرنے کے بارے میں

(٢٤١٣) عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: اٰخَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَ سَلْمَانَ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ فَزَارَ سَلْمَانُ أَبَا الدَّرْدَاءِ فَرَاٰى أُمَّ الدَّرْدَاءِ مُتَبَذِّلَةً۔ قَالَ: مَا شَأْنُكِ مُتَبَذِّلَةً قَالَتْ: إِنَّ أَخَاكَ أَبَا الدَّرْدَاءِ لَيْسَ لَهُ حَاجَةٌ فِي الدُّنْيَا، قَالَتْ: فَلَمَّا جَآءَ أَبُو الدَّرْدَاءِ قَرَّبَ إِلَيْهِ طَعَامًا فَقَالَ: كُلْ فَإِنِّي صَائِمٌ۔ قَالَ: مَا أَنَا بِآكِلٍ حَتّٰى تَأْكُلَ، قَالَ فَأَكَلَ۔ فَلَمَّا كَانَ اللَّيْلُ ذَهَبَ أَبُو الدَّرْدَاءِ لِيَقُوْمَ۔ فَقَالَ لَهُ سَلْمَانُ۔ نَمْ فَنَامَ۔ ثُمَّ ذَهَبَ لِيَقُوْمَ فَقَالَ لَهُ نَمْ فَنَامَ فَلَمَّا كَانَ عِنْدَ الصُّبْحِ فَقَالَ لَهُ سَلْمَانُ قُمِ الْآنَ، فَقَامَا فَصَلَّيَا۔ فَقَالَ: إِنَّ لِنَفْسِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَلِرَبِّكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَلِضَيْفِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَإِنَّ لِأَهْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، فَأَعْطِ كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ، فَأَتَيَا النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَا ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ: ((صَدَقَ سَلْمَانُ)). (اسناده صحيح) مختصر البخاری (٩٦٥)

ترجمہ: روایت ہے ابو جحیفہ سے کہا کہ بھائی چارہ کروا دیا رسول اللہ ﷺ نے سلمان رضی اللہ عنہ اور ابو الدرداء رضی اللہ عنہ میں پھر ملاقات کو آئے سلمان ابو الدرداء کے یہاں اور دیکھا ام الدرداء یعنی ان کی بیوی کو میلی کچیلی پوچھا کیا حال ہے تمہارا تم میلی کچیلی ہو رہی ہو وہ بولیں تمہارے بھائی ابو الدرداء کو کچھ رغبت نہیں دنیا کی کہا انہوں نے پھر جب آئے ابو الدرداء کھانا سامنے لائے سلمان کے اور کہا ابو الدرداء نے کہ تم کھاؤ میں روزے سے ہوں تو سلمان نے کہا میں ہرگز کھانے والا نہیں جب تک کہ تم نہ کھاؤ۔ کہا راوی نے پھر کھایا ابو الدرداء نے بھی پھر جب رات ہوئی گئے ابو الدرداء کہ نماز شب ادا کریں یعنی نوافل سو کہا ان

سے سلمان نے سو جاؤ، پھر وہ سو گئے پھر اٹھے کہ چلیں اور نماز پڑھیں پھر کہا سلمان نے سو جا پھر سو رہے پھر جب صبح نزدیک ہوئی یعنی تھوڑی شب رہی تو کہا سلمان نے کہ اٹھو اب پھر دونوں اٹھے اور نماز تہجد ادا کی پھر کہا سلمان نے ابوالدرداء سے کہ تمہارے نفس کا تم پر حق ہے یعنی کھانا پینا سونا وغیرذالک اور تمہارے رب کا تم پر حق ہے یعنی صوم وصلوٰۃ وغیرہ اور تمہارے مہمان کا تم پر حق ہے یعنی اطعام طعام وغیرہ اور تمہاری بیوی کا تم پر حق ہے یعنی جماع ومباشرت وغیرہ پس ادا کرو ہر صاحب حق کا حق پھر دونوں حاضر ہوئے نبی ﷺ کے پاس اور ذکر کیا دونوں نے اس گفتگو کا جو آپس میں ہوئی تھی تو فرمایا آنحضرت ﷺ نے: سچ کہا سلمان نے۔

فائدہ: یہ حدیث صحیح ہے اور ابوالعمیس کا نام عتبہ بن عبداللہ ہے اور وہ بھائی ہیں عبدالرحمٰن بن عبداللہ المسعودی کے۔

مترجم: اس حدیث میں بڑے فائدے ہیں:

اول یہ کہ عبادت وہی ہے کہ موافق سنت کے ہو اور جو شخص سنت کی حد سے متجاوز ہوا اتلاف حقوق میں پھنسا اور واللہ کہ کوئی پیر اور مرشد تجھ کو نہ ملے گا جو توسط حقیقی پر تجھے چلا دے اور جمیع اطراف کی رعایت رکھے اور حقوق کی مراعات کرے سنت رسول اللہ ﷺ سے بڑھ کر۔

دوسرے یہ کہ حق اخوت یہ ہے کہ تفقد کرنا بھائی کے حالات کا اور نصیحت کرنا جس میں بھلائی ہو دارین کی اور اپنے بھائی کی نصیحت کو قبول کرنا اور اس کی خاطر کے لیے نفل روزہ کھول دینا۔

تیسرے مسنون ہے اول شب میں آرام فرمانا آخر شب کو زندہ رکھنا۔

چوتھے تفصیل حقوق کی اور حقوق دو حال سے خالی نہیں یا اپنے نفس کے یا غیر اپنے کے نفس کے حقوق جیسے اکل وشرب ونوم ولباس اور بول وبراز سے فارغ ہونا کہ بعض اوقات مقدم ہے ان کا ادا کرنا حقوق الٰہیہ پر چنانچہ مدافعت اخبثین کے وقت نماز نہ پڑھنا چاہیے جب تک فارغ نہ ہو اور اسی طرح جب کھانا سامنے آئے تو پہلے کھانا کھالینا اور جب نیند کا غلبہ ہو سو رہنا۔ شارع نے اس کی اجازت دی۔ اسی لیے سلمان رضی اللہ عنہ نے بھی اسی کو مقدم کیا اور چونکہ مشکوٰۃ نبوت سے قلب ان کا نورانی تھا پہلے اسی کو ذکر کیا۔ دوسرے قسم حقوق غیر ہیں کہ اس میں سب سے مقدم اللہ تعالیٰ کا حق ہے اور وہ تین قسم ہے ایک متعلق ہے قلب سے اور وہ معرفت اس کی اور پہچاننا اس کی ذات وصفات کو اور مراد معرفت سے اس مقام میں وہ معرفت ہے جو انبیاء نے اپنی امتوں کو تعلیم کی ہے اور بندے اسی معرفت کے مکلّف ہیں اور بروایات صحیحہ وباخبار صریحہ ہم تک پہنچے ہیں، نہ وہ معرفت کہ منکران نبوت اور اہل بدعت نے خود بخود گھڑلی ہے اور فلاسفہ یا ملاحدہ نے تصور کر لی ہے۔ دوسرے اطاعت اس کی جوارح سے جیسے صوم وصلوٰۃ۔ تیسرے اطاعت اس کی مال سے جیسے ادائے زکوٰۃ وصدقات ومیراث وانفاق مال فی سبیل اللہ اور اطعام طعام یتامیٰ ومساکین وارامل کو اور دوسرے قسم حق غیر کے حقوق الٰہیہ کے بعد اپنے گھر والوں کے حق ہیں کہ لفظ اہل کا ان کو شامل ہے اور وہ نان ونفقہ ہے بیوی کا اور حسن معاشرت اور جماع ومباشرت اس کی اور سکنیٰ اور لباس موافق طاقت کے اور پرورش عیال کی۔

٦٥۔ بَابٌ: مِنْهُ عاقبة من التمس رضا الناس بسخط الله ومن عكسه

اللہ تعالیٰ کو ناراض کر کے لوگوں کو راضی کرنے اور اس کے برعکس کرنے کا انجام

(٢٤١٤) عَنْ عَبْدِالْوَهَّاب بْن الْوَرْد عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَهْلِ الْمَدِينَةِ قَالَ: كَتَبَ مُعَاوِيَةُ اِلَيَّ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَن اكْتُبِيْ اِلَيَّ كِتَابًا تُوصِيْنِيْ فِيْه وَلَا تُكْثِرِيْ عَلَيَّ، قَالَ: فَكَتَبَتْ عَائِشَةُ[رضی اللہ عنہا] اِلَى مُعَاوِيَةَ: سَلَامٌ عَلَيْكَ اَمَّابَعْدُ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَنِ الْتَمَسَ رِضَا اللهِ بِسَخَطِ النَّاسِ كَفَاهُ اللهُ مُؤْنَةَ النَّاسِ، وَمَنِ الْتَمَسَ رِضَا النَّاسِ بِسَخَطِ اللهِ وَكَلَهُ اللهُ اِلَى النَّاسِ)) وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ.

(اسناده صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحه: (٢٣١١) تخريج الطحاويه: ٢٧٨)

ترجمہ: روایت ہے عبدالوہاب بن ورد سے کہ ایک مرد نے مدینہ کے کہا کہ لکھ بھیجا معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف کہ مجھے ایک خط لکھئے اور اس میں وصیت کیجیے مجھ کو اور بہت نہ لکھئے کہا راوی نے پھر لکھوا بھیجا حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا نے معاویہ کو کہ سلام علیک کے بعد معلوم کہ میں نے سنا رسول اللہ ﷺ کو کہ فرماتے تھے جو ڈھونڈے اور طلب کرے رضامندی اللہ کی لوگوں کے غصہ میں کفایت کرے گا اللہ تعالیٰ لوگوں کی تکلیف کو اس سے اور جو ڈھونڈے رضامندی لوگوں کی اللہ تعالیٰ کے غصہ میں اللہ تعالیٰ مقرر کر دے گا انہیں لوگوں کو اس کے تکلیف دینے کے لیے اور سلام ہے تم پر۔

فائدہ: روایت کی ہم سے محمد بن یحییٰ نے انہوں نے محمد بن یوسف سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ لکھ بھیجا انہوں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو پھر ذکر کی حدیث ہم معنی حدیث اول کے اور مرفوع نہ کیا اس کو۔

مترجم: یعنی ایک امر ایسا ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ کی رضامندی ہے اور لوگ غصہ ہوں گے تو اس میں جو اللہ کی رضامندی کے لیے قدم رکھے اور لوگوں کے غصہ ہونے سے خوف نہ کرے اللہ تعالیٰ اسے اپنی رضامندی بھی عنایت کرے گا اور لوگوں کے شر سے بھی محفوظ رکھے گا اور اگر لوگوں کی رضامندی سے اسے ترک کر دے اور اللہ کی رضامندی کی پرواہ نہ کرے تو اللہ تعالیٰ انہیں لوگوں کے ہاتھ سے اسے ایذاء اور تکلیف پہنچائے گا اور اپنے فیض مدد سے محروم کرے گا۔ اس حدیث میں بڑی تنبیہ ہے ان لوگوں کو جو بخوف خلق امر معروف اور نہی منکر چھوڑ کر بیٹھ رہیں اور ڈر کے مارے زبان نہیں کھولتے آخر جب وہ لوگ ہدایت پا جاتے ہیں خود ان کے دشمن بن جاتے ہیں کہ یہ مولوی اتنے دن سے ہمارے شہر یا محلہ میں ہے اور ہم کو اس راہ نیک کی خبر نہ دی اور چاہ ضلالت سے نہ نکالا بے شک یہ ہمارا دشمن ہے اور اگر یہ معاملہ دنیا میں نہ ہو تو آخرت میں ہوتا ہے۔

ابواب الصفة القيامة

(والرقائق والورع)

عن رسول اللہ ﷺ

(المعجم ۳۵) قیامت کے بیان میں (تحفة......)

مترجم: قیامت اور قیام مصدر ہے کھڑا ہونا اور اصل اس کی قوامت تھی واؤ بسبب کسرہ ماقبل کے مبدل بیاء ہوا۔

یوم القیامة روز رستخیز یعنی قیامت کا دن اور روز قیامت شاید اس لیے کہا لِاَنَّ النَّاسَ يَقُوْمُوْنَ بَيْنَ يَدَیْ رَبِّهِمْ کہ لوگ کھڑے ہوں گے اس دن اپنے پروردگار کے آگے یا مشتق ہے قَامَتِ السُّوْقُ سے عرب جب بازار گرم ہوتا ہے اور خوب چلنے لگتا ہے تو کہتا ہے قَامَتِ السُّوْقُ چونکہ اس دن بھی بازار دار و گیر گرم ہوگا اور مار دھاڑ کی راہ نکلے گی اور اعمال مقوم با جر ہوں گے اور خریداران حور وقصور اور مشتریان نار ونور جمع ہوں گے اس لیے وہ دن مسمیٰ بقیامت ہوا یا مشتق ہے قَامَ الْاَمْرُ سے جب کسی کا کام درست ہو جاتا ہے عرب کہتا ہے قَامَ اَمْرُهٗ چونکہ اس دن اہل حق کا سب کام درست ہو جائے گا جنت میں ان کا مقام اور روح وریحان ان کا مکان ہو جائے گا اعداء ان کے فنافی النار دشمن داخل دارالبوار ہو جائیں گے اس لیے وہ دن معروف بیوم القیامۃ ہوا یا مشتق ہے یہ لفظ قَامَتِ الْمَرْاَةُ تَنُوْحُ سے جب کوئی عورت نوحہ کرنے کھڑی ہوتی ہے عرب وہی کلمہ کہتا ہے چونکہ اس دن طالبان دنیا کہ موتشان حقیقی ہیں سر پر ہاتھ رکھ کر روئیں گے اور اپنا منہ اشک ندامت سے دھوئیں گے اس لیے یہ دن مشہور بیوم القیامۃ ہوا۔ اسراء الفاتحہ میں ہے کہ قیامت کے ایک سو ایک نام ہیں۔ از انجملہ قرآن عظیم الشان میں سے چونتیس مذکور ہیں گیارہ ناموں میں یوم کا لفظ نہیں وہ یہ ہیں ساعۃ، حاقۃ، صاخۃ، خافضۃ، رافعۃ، واقعۃ، راجفۃ، لادفۃ، طامۃ، غاشیۃ، قارعۃ، قال اللہ تعالیٰ:

﴿ يَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ ﴾، ﴿ الْحَاقَّةُ مَا الْحَاقَّةُ ﴾، ﴿ فَإِذَا جَآءَتِ الصَّاخَّةُ ﴾، ﴿ خَافِضَةٌ الرَّافِعَةٌ ﴾، ﴿ إِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ﴾، ﴿ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ ﴾، ﴿ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ ﴾، ﴿ فَإِذَاجَآءَتِ الطَّامَّةُ الْكُبْرٰى ﴾، ﴿ هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ ﴾، ﴿ الْقَارِعَةُ مَاالْقَارِعَةُ ﴾.

اور تئیس ناموں میں یوم کا لفظ ہے وہ یہ ہیں: آخر' ازفہ' تلاق' تغابن' تناد' جمع' حسرت' حساب' حق' خروج' خلود' عبوس' قمطریر' عظیم' عسیر' فصل' قیامت' معلوم' مجموع' مشہود' وعید' موعود' دین۔ قال اللہ تعالیٰ:

﴿ مَن اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ﴾، ﴿ اَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْاٰزِفَةِ يَوْمَ التَّلَاقِ ﴾' ﴿ ذٰلِكَ يَوْمُ التَّغَابُنِ ﴾، ﴿ اِنِّيْ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ ﴾، ﴿ يَوْمَ التَّنَادِ يَوْمَ يَجْمَعُكُمْ لِيَوْمِ الْجَمْعِ ﴾، ﴿ وَاَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ ﴾، ﴿ مَاتُوْعَدُوْنَ لِيَوْمِ الْحِسَابِ ﴾، ﴿ ذٰلِكَ الْيَوْمُ الْحَقُّ ﴾، ﴿ ذٰلِكَ يَوْمُ الْخُرُوْجِ ﴾' ﴿ ذٰلِكَ يَوْمُ الْخُلُوْدِ ﴾، ﴿ يَوْمًا عَبُوْسًا قَمْطَرِيْرًا ﴾، ﴿ اِنَّهُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ ﴾، ﴿ لِيَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴾، ﴿ يَوْمٌ عَسِيْرٌ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ غَيْرُ يَسِيْرٍ ﴾ ﴿ يَوْمُ الْفَصْلِ جَمَعْنٰكُمْ ﴾، ﴿ لَا اُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيَامَةِ ﴾ ﴿ اِلٰى مِيْقَاتِ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ﴾ ﴿ ذٰلِكَ يَوْمٌ مَّجْمُوْعٌ لَّهُ النَّاسُ وَ ذٰلِكَ يَوْمٌ مَّشْهُوْدٌ ﴾، ﴿ ذٰلِكَ يَوْمُ الْوَعِيْدِ ﴾، ﴿ وَالْيَوْمِ الْمَوْعُوْدِ ﴾، ﴿ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ﴾.

اور خلاصہ احوال قیامت کئی چیزیں ہیں نفخ صور اور بعث یعنی قبروں سے اٹھنا اور حشر یعنی محشر کے میدان میں چلنا اور اطارت نامہ اعمال اور میزان اور صراط اور حوض کوثر اور شفاعت اور اعراف اور نار اور درکات اور جنت اور درجات اور تفصیل ان اشیاء کی ضمن ابواب میں مذکور ہے۔

❀❀❀❀

۳۵۔ اَبْوَابُ صِفَةِ الْقِيَامَةِ وَالرَّقَائِقِ وَالْوَرَاعِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

رسول اللہ ﷺ سے قیامت کے احوال اور دلوں کو نرم کرنے والی چیزوں اور ورع کے بیان کے ابواب

(۲۴۱۵) عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَا مِنْكُمْ مِنْ رَجُلٍ اِلَّا سَيُكَلِّمُهُ رَبُّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تَرْجُمَانٌ ثُمَّ يَنْظُرُ اَيْمَنَ مِنْهُ فَلَا يَرٰى شَيْئًا اِلَّا شَيْئًا قَدَّمَهُ، ثُمَّ يَنْظُرُ اَشْاَمَ مِنْهُ فَلَا يَرٰى شَيْئًا اِلَّا شَيْئًا قَدَّمَهُ، ثُمَّ يَنْظُرُ تِلْقَآءَ وَجْهِهِ فَتَسْتَقْبِلُهُ النَّارُ)). قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ يَقِيَ وَجْهَهُ حَرَّ النَّارِ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَلْيَفْعَلْ)).

(اسناده صحيح) تخريج مشكاة الفقر (١١٥) ظلال الجنة (٦٠٦)

ترجمہ: روایت ہے عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: کوئی تم میں سے ایسا شخص نہیں ہے مگر کلام کرے گا وہ اپنے

پروردگار سے قیامت کے دن اور نہ ہوگا اس کے اور اس کے بیچ میں کوئی ترجمان پھر دیکھے گا وہ اپنی داہنی طرف پس دکھائی نہ دے گی اسے کوئی چیز وہ جو آگے بھیجی اس نے یعنی عمل اپنے اور دیکھے گا اپنے بائیں طرف پس نہ دیکھے گا کوئی چیز مگر وہ چیز کہ آگے بھیجی اس نے پھر دیکھے گا اپنے منہ کے سامنے سو آگے نظر آئے گی اس کو دوزخ۔ کہا راوی نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو طاقت رکھے تم میں سے اور جس سے ہو سکے بچائے اپنا منہ دوزخ سے اگرچہ ایک پھانک کھجور کی دے کر بچا سکے پھر جس سے ہو سکے اب کر لے۔

مترجم: جہمیہ ایک فرقہ ہے فرق باطلہ سے اور جہم بن صفوان کی طرف منسوب ہے اور منکر ہے صفات الٰہی کا اور رویت و کلام و استواء و نزول و مجیء کا کہ قرآن و احادیث میں مذکور ہے اور اکثر اہل اسلام میں خصوصاً اس زمان پرفتن میں عقائد باطلہ اس کے ایسے سمائے ہیں کہ چندیں ہزار عوام کالانعام بلکہ بعض خاص ناس بھی ان عقائد کو اہل سنت کے عقائد خیال کئے ہوئے ہیں حالانکہ وہ اسی گمراہ فرقہ کے عقائد باطلہ ہیں اور ساتھ ہو گیا ہے اس فرقہ باطلہ کے ایک گروہ متکلمین کا کہ ترجیح دی انہوں نے عقائد فلاسفہ اور مفہومات حکماء کو کتاب وسنت پر اور انکار کیا انہوں نے نصوص قرآنیہ اور روایات صحیحہ کا جو وارد ہوئے تھے صفات الٰہیہ میں اور پھیل گیا فتنہ ان عقائد باطلہ کا ایک جہان میں' اور بہت بڑا مسئلہ کہ جس میں خلاف کیا جہمیہ نے اہل سنت کا یہی مسئلہ صفات ہے اور آیات و احادیث صفات میں تین قول ہیں اہل قبلہ کے اور ہر قول پر دو جماعتیں قائم ہیں' قول اول یہ کہ جاری کرو ان آیات و احادیث کو ظاہر پر' قول ثانی یہ کہ کل آیات و احادیث صفات خلاف ظاہر ہیں قول ثالث یہ کہ ان آیات و احادیث میں سکوت کرنا ضرور ہے۔ اب قول اول کی رو سے جو جاری کرنے والے ہیں ان آیات و احادیث کو ظاہر پر دو جماعتیں ہیں پہلی جماعت جاری کرتی ہے آیات کو اوپر ظاہر ان کے اور ٹھہراتی ہے ان کے ظاہر کو جنس سے صفات مخلوقات کے اور یہ لوگ مشبہہ ہیں اور مذہب ان کا باطل ہے انکار کیا ان پر سلف نے اور اہل حق ان کی طرف متوجہ ہوئے رد کرنے کو۔ دوسری جماعت ان دونوں میں سے وہ ہے کہ جاری کرتی ہے ان آیتوں کو اوپر ظاہر ان کے جیسا کہ لائق ہے ساتھ بزرگی اللہ تعالیٰ کے جس طرح کہ جاری کرتی ہے اسم علیم و قدیر اور رب اور اللہ اور موجود اور ذات کا اور سوا ان کے اوپر ظاہر ان کے جیسا کہ لائق ہے ساتھ جلال اللہ عزوجل کے کیونکہ ظاہر ان صفات کا بیچ حق مخلوق کے یا جوہر ہیں نو پیدا یا عرض ہیں قائم ساتھ اس جوہر کے پس علم اور قدرت اور کلام اور مشیت اور رحمت اور رضا اور غضب اور مثل ان کے بندوں کے حق میں اعراض ہیں اور منہ اور ہاتھ اور آنکھ بندوں کے حق میں اجسام ہیں اور جب موصوف ہوا اللہ عزوجل اہل ثبات کے نزدیک ساتھ علم اور قدرت اور کلام و مشیت کے اگرچہ ان میں سے کوئی ایسا عرض نہیں کہ جاری ہوں اس پر صفتیں مخلوقین کی پس جائز ہوا یہ کہ ہو اللہ تعالیٰ کا منہ اور دونوں ہاتھ ایسی صفت اس کی کہ جاری نہ ہوں اس پر صفات مخلوقین کی اور یہ وہ مذہب ہے کہ حکایت کیا اس کو خطابی نے اور اور لوگوں نے سلف سے اور اسی پر دلالت کرتا ہے کلام جمہور سلف کا اور کلام باقی اماموں کا بھی اس کے مخالف نہیں اور یہ امر واضح ہے کیونکہ ذات مثل صفات ہوتی ہیں۔

پس جب ذات الٰہی ثابت ہے حقیقۃً بغیر اس امر کے کہ جنس سے ذوات مخلوقات کی ہو اسی طرح صفات اللہ کی ثابت ہیں حقیقۃً بغیر اس امر کے کہ جنس سے صفات مخلوقات کے ہوں پس اگر کوئی شخص کہے کہ نہیں سمجھتا ہوں میں علم اور ید کو مگر جنس سے اس علم اور ید کے جو مقرر اور مشہور ہیں کہا جائے گا اس سے کس طرح سمجھتا ہے تو ذات الٰہی کو بغیر جنس مخلوقات کے اور یہ بات تو معلوم ہے کہ صفات ہر موصوف کے مناسب ہوتے ہیں اس کی ذات کے اور مناسب ہوتے ہیں اس کی حقیقت کے پس جو شخص یہ نہ سمجھے صفات رب کو کہ ﴿ لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ ﴾ ہیں مگر مشابہ صفات مخلوقین کے پس گمراہ ہوا اپنی عقل میں اور دین میں' کیا خوب کہا ہے بعضوں نے جس وقت کہے تجھ کو جہمی کہ استواء کس طرح ہے اور کس طرح ہے اترنا رب کا آسمان دنیا میں اور کس طرح ہیں دونوں ہاتھ اس کے یا مثل اس کے اور صفتوں کو کہے تو کہہ تو اس کو کہ کس طرح ہے وہ ذات اپنی میں جب کہے جہمی اس کے جواب میں کہ نہیں جانتا کوئی اس کو مگر وہی اور کنہ باری تعالیٰ کی غیر معلوم ہے واسطے بشر کے پس تو کہہ اس کو کہ علم کیفیت صفات کا مستلزم ہے علم کیفیت موصوف کو پس کیونکر معلوم ہو کیفیت اس کی صفت کی جس کی خود کیفیت معلوم[1] نہ ہو۔ اور وہ دو گروہ کہ نفی کرتے ہیں ان آیات کے ظاہر کی یعنی کہتے ہیں کہ ان آیتوں کے باطن میں کوئی معنی ایسے نہیں ہیں کہ وہ صفت ہوں باری تعالیٰ کی بلکہ اللہ تعالیٰ کی کوئی ثبوتی صفت نہیں ہے بلکہ صفات اس کے یا سلبی ہیں یا اضافی یا مرکب ہیں ان دونوں سے اور ثابت کرتے ہیں بعض صفات کو کہ وہ صفات سبعہ ہیں یا ثمانیہ یا خمسہ عشر یعنی سات یا آٹھ یا پندرہ ہیں اور ثابت کرتے ہیں احوال کو نہ صفات کو جیسا کہ معلوم ہے مذاہب سے متکلمین کے پس یہ بھی دو قسم ہیں ایک قسم تاویل کرتے ہیں آیات کی اور مقرر کرتے ہیں مراد کو جیسے کہتے ہیں استواء بمعنی استولی ہے یعنی بمعنی غالب اور کہتے ہیں مراد استواء سے علو مکانی ہے اور قدر اور ظہور نور اس کے کا واسطے عرش کے یا بمعنی انتہاء ہے خلق کی طرف اس کے اور سوا اس کے اور معانی جو متکلمین ذکر کرتے ہیں اور دوسری قسم کہتے ہیں کہ اللہ جانتا ہے ارادہ اپنا ان آیات سے لیکن اس قدر جانتے ہیں ہم کہ نہیں ارادہ کیا اللہ تعالیٰ نے ان آیات سے اثبات ایسی صفت کا جو خارج ہو جائے ہمارے علم سے۔

اب رہا تیسرا قول یعنی سکوت اور توقف کرنا ان آیتوں میں ایک گروہ ان میں سے کہتا ہے جائز ہے کہ ہو مراد ان آیات سے ظاہر معنی ان کے کہ لائق ہوں ساتھ اللہ تعالیٰ کے اور جائز ہے کہ نہ ہو صفت اللہ تعالیٰ کی اور اسی طرح کے اور اقوال ہیں ان کے اور یہ طریقہ ہے اکثر فقہاء وغیرہ کا اور دوسرا گروہ کہتا ہے کہ ہم بالکل خاموش ہیں ان سے اور نہیں پڑھتے اوپر تلاوت قرآن کے اور اوپر تلاوت حدیث کے یعنی اس کی قسمت میں صرف تلاوت کرنا ہے قرآن کا بے سمجھے اور روکتے ہیں دل اور زبان کو اپنی سب باتوں سے اور صواب اکثر آیات واحادیث کی رو سے قول اول میں طریقہ دوسرے گروہ کا ہے کہ دلالت کرتے ہیں آیات و احادیث کہ وہ تعالیٰ عرش پر ہے۔ انتہی ما قال ابن تیمیہ فی الحمویہ۔

---

[1] غرض یہی مذہب ہے محدثین اور اکابر سلف اور محققین کا جمیع صفات الٰہیہ میں کہ حقائق ان کے ثابت ہیں اور کیفیات مجہول یعنی کہ حقیقت ذات ثابت ہے اور کیفیت اس کی مجہول۔

اقول غرض مذہب صحیح صفات میں یہی ہے کہ یہ سب صفات محمول ہیں اپنے معنی ظاہری پر جیسا کہ شان الوہیت کے لائق ہیں بلاتشبیہ وتاویل وبلا کیف وتعطیل اور یہی مذہب ہے اکابر سلف اور صلحائے خلف کا اور صفات الٰہی سے کہ ناطق ہوا اس کے ساتھ قرآن اور وارد ہوئیں اس کے ساتھ روایات صحیحہ نفس ہے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے ناقلاً عَنْ عیسیٰ علیه السلام ﴿ تَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِي وَلَا اَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِكَ ﴾ اور اصابع چنانچہ وارد ہوا حدیث میں قُلُوْبُ الْعِبَادِ بَيْنَ اصبعين مِنْ اَصَابِعِ الرَّحْمٰنِ يُقَلِّبُهَا كَيْفَ يَشَآءُ اور مجیئ یعنی آنا اس باری تعالیٰ کا قیامت کے دن جیسا کہ فرمایا ﴿ وَجَآءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا ﴾ اور قریب ہوتا ہے وہ اپنی خلق سے جیسا چاہیے چنانچہ فرمایا ﴿ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ ﴾ اور اسی قبیل سے ہے دونوں ہاتھ یعنی فرمایا: ﴿ بَلْ يَدَاهُ مَبْسُوْطَتَانِ يُنْفِقُ كَيْفَ يَشَآءُ ﴾ اور یمین والسموت مطویات بیمینه اور قبضہ یعنی مٹھی ﴿ وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ﴾ اور قدم اور رجل اور وجہ اور عین اور نزول اور اتیان اور کلام اور قول اور ساق اور حقو اور جنب اور فوق اور استواء اور قوۃ اور قرب اور بعد اور ضحک اور تعجب اور حب اور کراہت اور مقت اور رضا اور غضب اور سخط اور علم اور حیوۃ اور قدرت اور ارادہ اور مشیت اور سمع اور بصر اور معیت اور فرح وغیرہ کہ وارد ہوئے ہیں احادیث صحیحہ اور آیات قرآنیہ میں' اور داخل ہوا جہم بن صفوان امام مالک کی مجلس میں اور پڑھا ﴿ اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى ﴾ کو اور پوچھا كيف استوىٰ یعنی کیونکر استویٰ کیا اللہ تعالیٰ نے عرش پر آپ نے فرمایا اَلْاِسْتِوَاءُ مَعْلُوْمٌ وَّالْكَيْفُ مَجْهُوْلٌ وَالْاِيْمَانُ بِهٖ وَاجِبٌ وَالسُّؤَالُ عَنْهُ بِدْعَةٌ یعنی استواء باعتبار معنی ظاہر کے معلوم ہے اور کیفیت اس کی مثل کیفیت سائر صفات کے مجہول ہے اور ایمان اس کے لفظ و معنی پر واجب ہے اور سوال کیفیت سے بدعت ہے اور یہ ایک کلیہ ہے جمیع صفات الٰہیہ میں مثل ید و وجہ وغیرہ کے جو اوپر مذکور ہوئے۔

❀❀❀❀

(٢٤١٦) عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((لَا تَزُوْلُ قَدَمَا ابْنِ اٰدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ عِنْدِ رَبِّهٖ حَتّٰى يُسْئَلَ عَنْ خَمْسٍ عَنْ عُمْرِهٖ فِيْمَا اَفْنَاهُ، وَعَنْ شَبَابِهٖ فِيْمَا اَبْلَاهُ، وَعَنْ مَالِهٖ مِنْ اَيْنَ اِكْتَسَبَهٗ، وَفِيْمَا اَنْفَقَهٗ وَمَاذَا عَمِلَ فِيْمَا عَلِمَ)).

(اسناده صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحه (٩٤٦) التعليق الرغيب: ١/٧٦۔ الروض النضير: ٦٤٨)

ترجمہ: روایت ہے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: نہ ہٹیں گے دونوں قدم ابن آدم کے قیامت کے دن اس کے رب کے پاس سے یہاں تک کہ پوچھی جائیں اس سے پانچ چیزیں' اول عمر اس کی کہ کس میں صرف کی دوسرے جوانی اس کی کہ کس میں خرچ کی تیسرے مال اس کا کہ کہاں کمایا اور چوتھے کس کام میں لگایا پانچویں کیا عمل کیا اپنے علم میں سے۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت سے کہ وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں مگر حسین بن قیس کی اسناد سے اور حسین ضعیف ہیں حدیث میں اور اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابو سعید رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

❀❀❀❀

(٢٤١٧) عَنْ اَبِیْ بَرْزَةَ الْاَسْلَمِیِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَزُوْلُ قَدمَا عَبْدٍ یَوْمَ الْقِیَامَةِ حَتّٰی یُسْئَالَ عَنْ عُمُرِهٖ فِیْمَا اَفْنَاهُ، وَعَنْ عِلْمِهٖ فِیْمَا فَعَلَ، وَعَنْ مَالِهٖ مِنْ اَیْنَ اِکْتَسَبَهٗ وَفِیْمَا اَنْفَقَهٗ، وَعَنْ جِسْمِهٖ فِیْمَا اَبْلَاهُ)). [اسناده صحیح] تخریج اقتضاء العلم العمل (١/١٥)

ترجمہ: روایت ہے ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: نہ ہٹیں گے قدم کسی بندے کے یہاں تک کہ پوچھا جائے اس سے کہ عمر اپنی کس میں فنا کی اور علم سے اپنے کس پر عمل کیا اور مال کہاں سے کمایا اور کس میں خرچ کیا اور جسم کو کس میں لگایا؟

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور سعید بن عبداللہ بن جریج مولیٰ ہیں ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ کے اور ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ کا نام نضلہ بن عبید ہے۔

❁ ❁ ❁ ❁

٢۔ باب: مَا جَآءَ فِیْ شَاْنِ الْحِسَابِ وَالْقِصَاصِ

حساب اور قصاص کے بیان میں

(٢٤١٨) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اَتَدْرُوْنَ مَنِ الْمُفْلِسُ؟)) قَالُوْا: اَلْمُفْلِسُ فِیْنَا یَارَسُوْلَ اللّٰهِ! مَنْ لَّا دِرْهَمَ لَهٗ وَلَا مَتَاعَ۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اَلْمُفْلِسُ مَنْ اُمَّتِیْ مَنْ یَاْتِیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ بِصَلٰوةٍ وَصِیَامٍ وَزَکٰوةٍ وَیَاْتِیْ قَدْ شَتَمَ هٰذَا وَقَذَفَ هٰذَا وَاَکَلَ مَالَ هٰذَا وَسَفَكَ دَمَ هٰذَا وَضَرَبَ هٰذَا فَیُقْعَدُ فَیَقْتَصُّ هٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهٖ وَهٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهٖ، فَاِنْ فَنِیَتْ حَسَنَاتُهٗ قَبْلَ اَنْ یُقْتَصَّ مَا عَلَیْهِ مِنَ الْخَطَایَا اُخِذَ مِنْ خَطَایَاهُمْ فَطُرِحَ عَلَیْهِ ثُمَّ طُرِحَ فِی النَّارِ)).

(اسناده صحیح) سلسلة الاحادیث (الصحیحه: ٨٤٥، احکام الجنائز: ٤)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بھلا خبر دو مجھے کہ مفلس کون ہے؟ عرض کی صحابہ نے کہ مفلس ہماری اصطلاح میں یارسول اللہ ﷺ وہ ہے کہ درہم و متاع خانگی نہ رکھتا ہو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: مفلس میری امت میں وہ ہے کہ قیامت کے دن روزہ، نماز اور زکوٰۃ لے کر آدمی اس صورت سے آئے گا کہ برا کہا ہو کسی کو اور گالی دی ہو کسی کو اور کھایا مال کسی کا اور بہایا ہو خون کسی کا اور مارا ہو کسی کو پس بٹھاویں اس کو بدلہ میں دیویں مظلوموں کو نیکیاں اس کی پھر اگر نیکیاں اس کی تمام ہو گئیں اس سے پیشتر کہ بدلہ پورا ہو اس کے ظلموں کا تو لیے جائیں گناہ مظلوموں کے اور رکھ دیئے جاویں اس پر اور ڈال دیا جائے دوزخ میں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❁ ❁ ❁ ❁

(۲۴۱۹) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((رَحِمَ اللّٰهُ عَبْدًا كَانَتْ لِاَخِیْهِ عِنْدَهُ مَظْلِمَةٌ فِیْ عِرْضٍ اَوْمَالٍ، فَجَآءَهُ فَاسْتَحَلَّهُ قَبْلَ اَنْ یُؤْخَذَ وَلَیْسَ ثَمَّ دِیْنَارٌ وَلَا دِرْهَمٌ فَاِنْ كَانَتْ لَهُ حَسَنَاتٌ اُخِذَ مِنْ حَسَنَاتِهِ وَاِنْ لَمْ تَكُنْ لَّهُ حَسَنَاتٌ حَمَلُوْا عَلَیْهِ مِنْ سَیِّئَاتِهِمْ)).

(اسناده صحیح) سلسلة الاحادیث الصحیحه: ۳۲٦۵)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے: رحمت کرے اللہ تعالیٰ اس بندے پر کہ جس پر کچھ مظلمہ ہوا اپنے بھائی کا اس کی عزت یا مال میں پھر آیا وہ اور اس سے معاف کروالیا قبل مؤاخذہ آخرت کے اور وہاں تو نہ ہوگا درہم اور نہ دینار پھر اگر ہوئیں ظالم کی نیکیاں لیا جائے گا بدلہ اس کی نیکیوں سے اور اگر نہ ہوئیں نیکیاں رکھ دیئے جاویں گے گناہ مظلوم کے ظالم کی گردن پر۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی مالک بن انس نے سعید مقبری سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کی۔

❀❀❀❀

(۲۴۲۰) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((لَتُؤَدَّنَّ الْحُقُوْقُ اِلٰی اَهْلِهَا حَتّٰی تُقَادَ الشَّاةُ الْجَلْحَآءُ مِنَ الشَّاةِ الْقَرْنَآءِ)). (اسناده صحیح) سلسلة الاحادیث الصحیحه: (۱۵۹۸)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پورے دیئے جائیں گے اہل حقوق کو حق ان کے یہاں تک کہ بدلہ لیا جائے گا بے سینگ والی بکری کا سینگ والی بکری سے۔

فائدہ: اس باب میں ابوذر رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۲۴۲۱) حَدَّثَنَا الْمِقْدَادُ صَاحِبُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: ((اِذَا كَانَ یَوْمُ الْقِیَامَةِ اُدْنِیَتِ الشَّمْسُ مِنَ الْعِبَادِ حَتّٰی یَكُوْنَ قِیْدَ مِیْلٍ اَوِاثْنَتَیْنِ))، قَالَ سُلَیْمُ بْنُ عَامِرٍ: لَا اَدْرِیْ اَیَّ الْمِیْلَیْنِ عَنٰی اَمَسَافَةَ الْاَرْضِ اَمِ الْمِیْلَ الَّذِیْ یُكْحَلُ بِهِ الْعَیْنُ؟ قَالَ: ((فَتَصْهَرُهُمُ الشَّمْسُ فَیَكُوْنُوْنَ فِی الْعَرَقِ بِقَدْرِ اَعْمَالِهِمْ: فَمِنْهُمْ مَنْ یَاْخُذُهُ اِلٰی عَقِبِهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ یَاْخُذُهُ اِلٰی رُكْبَتَیْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ یَاْخُذُهُ اِلٰی حَقْوَیْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ یُلْجِمُهُ اِلْجَامًا)). فَرَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یُشِیْرُ بِیَدِهِ اِلٰی فِیْهِ اَیْ یُلْجِمُهُ اِلْجَامًا. [اسناده صحیح] سلسلة الحادیث الصحیحة (۱۳۸۲)

ترجمہ: روایت ہے مقداد رضی اللہ عنہ سے جو صحابی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا انہوں نے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے: جب ہوگا قیامت کا دن قریب کیا جائے گا آفتاب بندوں سے یہاں تک کہ ہو جائے گا بقدر ایک میل کے یا دو میل کے یعنی

اتنے فاصلے پر ہوگا' کہا سلیم بن عامر نے نہیں جانتا میں کون سی میل مراد لی آنحضرت ﷺ نے آیا مراد لی مسافت زمین کی یعنی جسے کوس کہتے ہیں یا سلائی جس سے سرمہ لگاتے ہیں آنکھ میں پس فرمایا آپ نے: پس پگھلا دے گا ان کو آفتاب پھر ڈوب جائیں گے وہ پسینے میں اپنے اعمال کے موافق سو کسی کو پہنچے گا پسینہ ایڑی تک کسی کو دونوں گھٹنوں تک کسی کو کمر تک کسی کو منہ تک کہ لگام کی مانند ہو جائے گا پھر دیکھا میں نے رسول اللہ ﷺ کو کہ ارشاد فرماتے تھے اپنے دست مبارک سے اپنے منہ کی طرف یعنی پسینہ یوں لگ جائے گا اس کے منہ تک جیسے لگام لگی ہوتی ہے۔

فائدہ: اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما اور ابو سعید رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے ابوزکریا نے انہوں نے حماد بن زید سے انہوں نے ایوب سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا حماد نے اور یہ روایت ہمارے نزدیک مرفوع ہے اور وہ تفسیر ہے اس آیت کی ﴿ يَوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِيْنَ ﴾ یعنی جس دن کھڑے ہوں گے لوگ رب العالمین کے آگے فرمایا آپ نے: کھڑے ہوں گے پسینے میں کہ ان کے آدھے کانوں تک ہوگا۔ یہ حدیث حسن ہے روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے عیسیٰ سے انہوں نے ابن عون سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(۲۴۲۲) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ حَمَّادٌ وَهُوَ عِنْدَنَا مَرْفُوْعٌ ﴿ يَوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴾ [المطففين : ٦]، قَالَ: ((يَقُوْمُوْنَ فِي الرَّشْحِ إِلٰى أَنْصَافِ آذَانِهِمْ)). (اسناده صحيح) التعليق الرغيب (١٩٥/٤ ـ ١٩٦)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا حماد نے اور یہ روایت ہمارے نزدیک مرفوع ہے اور وہ تفسیر ہے اس آیت کی، یعنی: جس دن کھڑے ہوں گے لوگ رب العالمین کے سامنے، آپ نے فرمایا: کھڑے ہوں گے پسینے میں کہ ان کے آدھے کانوں تک ہوگا۔

❀ ❀ ❀ ❀

٣ـ بَابُ: مَا جَآءَ فِيْ شَأْنِ الْحَشْرِ

حشر کی کیفیت کے بیان میں

(۲۴۲۳) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا كَمَا خُلِقُوْا)) ثُمَّ قَرَأَ: {كَمَا بَدَأْنَا اَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيْدُهٗ وَعْدًا عَلَيْنَا اِنَّا كُنَّا فَاعِلِيْنَ} وَاَوَّلُ مَنْ يُكْسٰى مِنَ الْخَلَائِقِ اِبْرٰهِيْمُ، وَيُؤْخَذُ مِنْ اَصْحَابِيْ بِرِجَالٍ ذَاتَ الْيَمِيْنِ وَذَاتَ الشِّمَالِ، فَاَقُوْلُ يَارَبِّ اَصْحَابِيْ فَيُقَالُ: اِنَّكَ لَا تَدْرِيْ مَا اَحْدَثُوْا بَعْدَكَ اِنَّهُمْ لَمْ يَزَالُوْا مُرْتَدِّيْنَ عَلٰى اَعْقَابِهِمْ مُنْذُ فَارَقْتَهُمْ، فَاَقُوْلُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ {اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَاِنْ تَغْفِرْلَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ

الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ﴾. (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: حشر میں لائے جائیں گے لوگ قیامت کے دن ننگے بدن ننگے پیر بغیر ختنہ کے، پھر پڑھی آپ نے یہ آیت ﴿ كَمَا بَدَأْنَا اَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيْدُهُ ﴾ الآیۃ یعنی جیسے پہلے پیدا کیا ہم نے دوبارہ ویسے ہی پیدا کریں گے ہم وعدہ ہے ہمارے ذمہ پر بے شک ہم کرنے والے ہیں انتہیٰ اور پہلے جسے کپڑے پہنائے جائیں گے خلائق میں سے ابراہیم علیہ السلام ہوں گے اور لے جائیں گے بعض اصحاب کو میری داہنے طرف یعنی عرش کے اور بعض کو بائیں طرف پھر میں کہوں گا یعنی بائیں طرف والوں کے لیے اے رب! یہ اصحاب ہیں میرے پھر کہا جائے گا کہ تم نہیں جانتے کہ کیا نئی بات نکالی انہوں نے بعد تمہارے اور ہمیشہ رہے گا پیچھے لوٹتے اپنی ایڑیوں پر جب سے کہ جدا ہوا تو ان سے سو کہوں گا میں جیسے کہا بندے صالح نے یعنی عیسیٰ علیہ السلام نے ﴿ اِنْ تُعَذِّبْهُمْ ﴾ الآیۃ یعنی اگر عذاب کرے تو ان کو تو وہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو بخشے تو زبردست ہے حکمت والا۔

فائدہ: یہ روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے اور محمد بن مثنیٰ نے دونوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے مغیرہ سے پھر ذکر کی حدیث مانند حدیث مذکور کے۔

مترجم: اور پہلے جسے کپڑے پہنائے جائیں گے ابراہیم علیہ السلام ہوں گے اس لیے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے کپڑے راہ خدا میں سب سے پہلے اتارے گئے اور آگ میں ڈالے گئے۔ قولہ اور بعض کو بائیں طرف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب تک عمل وایمان درست نہ ہو آدمی عذاب سے بچ نہیں سکتا اگرچہ صحبت یافتہ رسول ﷺ کے ہوں پھر اور کسی صحبت پر فخر کرنا اور مغرور ہو کر عمل میں سستی کرنا محض جہالت ہے۔ اکثر صحبت یافتہ مشائخین کے اس مرض مہلک میں گرفتار ہیں۔ قولہ تم نہیں جانتے کہ کیا نئی بات نکالی انہوں نے بعد تمہارے۔ آہ معلوم ہوا کہ دین میں نئی بات نکالنا اور اس پر عامل اور مصر ہونا اس سے بڑھ کر کوئی گناہ نہیں چنانچہ فرمایا آپ نے دوسرے مقام میں شَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا قولہ اور ہمیشہ رہے پیچھے لوٹتے اپنی ایڑیوں پر یعنی مرتد ہو گئے دین سے یعنی جیسے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے وقت مانعان زکوۃ مرتد ہو گئے تھے۔

❀❀❀❀

(٢٤٢٤) **حَدَّثَنَا** بَهْزُ بْنُ حَكِيمٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اِنَّكُمْ تُحْشَرُوْنَ رِجَالًا وَرُكْبَانًا وَتُجَرُّوْنَ عَلٰى وُجُوْهِكُمْ)). (اسناده صحيح) فضائل الشام (١٠٣)

ترجمہ: بسند مذکور روایت ہے کہ فرماتے تھے آنحضرت ﷺ کہ تم میدان حشر میں لائے جاؤ گے پیدل اور سوار اور گھسیٹے جائیں گے بعض لوگ اپنے مونہوں پر۔

فائدہ: اس باب میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے۔

٤۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِي الْعَرْضِ

آخرت کی پیشی کے بیان میں

(٢٤٢٥) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((يُعْرَضُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَلٰثَ عَرَضَاتٍ، فَاَمَّا عَرْضَتَانِ فَجِدَالٌ وَمَعَاذِيْرُ وَاَمَّا الْعَرْضَةُ الثَّالِثَةُ فَعِنْدَ ذٰلِكَ تَطِيْرُ الصُّحُفُ فِي الْاَيْدِيْ فَاٰخِذٌ بِيَمِيْنِهٖ وَاٰخِذٌ بِشِمَالِهٖ)). (اسناده ضعيف) تخريج شرح العقيده الطحاوية (٤٦٨) تخريج مشكاة المصابيح (٥٥٥٧ و ٥٥٥٨) منقطع ہے' حسن بصری کا ابو ہریرہ سے سماع ثابت نہیں

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: پیش کیے جائیں گے اور روبکاری میں آئیں گے لوگ قیامت کے دن پھر دو بار میں گفت وشنید اور عذر و معذرت ہے اور تیسرے بار اڑیں گے نامہ اعمال ہاتھوں میں تو کوئی داہنے ہاتھ میں لینے والا ہے کوئی بائیں میں۔

فائدہ : اور صحیح نہیں یہ حدیث اس نظر سے کہ حسن کو سماع نہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے پس کوئی راوی دونوں کے بیچ میں چھوٹ گیا ہے اور سند متصل نہیں اور روایت کی بعضوں نے علی بن علی سے اور وہ رفاعی ہیں انہوں نے حسن سے انہوں نے ابو موسیٰ سے انہوں نے نبی ﷺ سے۔

❀ ❀ ❀ ❀

٥۔ بَابٌ مِّنْهُ من نوقش هلك

جس سے مناقشہ کیا گیا وہ ہلاک ہو گیا

(٢٤٢٦) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : ((مَنْ نُوْقِشَ الْحِسَابَ هَلَكَ))، قُلْتُ : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّ اللّٰهَ [تَعَالٰى] يَقُوْلُ : {فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتَابَهٗ بِيَمِيْنِهٖ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيْرًا} قَالَ : ((ذٰلِكَ الْعَرْضُ)).

ترجمہ: روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا آنحضرت ﷺ نے: جو سختی کیا گیا اور نقیر و قطمیر سے پوچھا گیا حساب میں ہلاک ہوا۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ بے شک اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے کہ جس کو کتاب ملی داہنے ہاتھ میں اس سے حساب لیا جائے گا آسانی سے' فرمایا آپ نے: وہ فقط عملوں کا روبرو کر دینا ہے۔

(اسناده صحيح) (ظلال الجنة : ٨٨٥)

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی یہ ایوب نے بھی ابن ابی ملیکہ سے۔

٦۔ بَابٌ مِّنْهُ سؤال الرب عبده عما خوله فی الدنیا

پروردگار کا اپنے بندے سے ان چیزوں کے بارے میں پوچھنا جو اسے دنیا میں عطا کی تھیں

(٢٤٢٧) عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((يُجَآءُ بِابْنِ اٰدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَاَنَّهُ بَذَجٌ، فَيُوْقَفُ بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَيَقُوْلُ اللّٰهُ لَهُ: اَعْطَيْتُكَ وَخَوَّلْتُكَ وَاَنْعَمْتُ عَلَيْكَ، فَمَاذَا صَنَعْتَ؟ فَيَقُوْلُ: يَارَبِّ جَمَعْتُهُ وَثَمَّرْتُهُ فَتَرَكْتُهُ اَكْثَرَ مَا كَانَ فَارْجِعْنِيْ اٰتِكَ بِهٖ فَيَقُوْلُ لَهُ: اَرِنِيْ مَا قَدَّمْتَ فَيَقُوْلُ يَارَبِّ جَمَعْتُهُ وَثَمَّرْتُهُ فَتَرَكْتُهُ اَكْثَرَ مَا كَانَ، فَارْجِعْنِيْ اٰتِكَ بِهٖ كُلِّهٖ فَاِذَا عَبْدٌ لَمْ يُقَدِّمْ خَيْرًا فَيُمْضٰى بِهٖ اِلَى النَّارِ)). (اسنادہ ضعیف) (التعلیق الرغیب: ٣/ ١١) (اس میں اسماعیل بن مسلم راوی ضعیف ہے)

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: لائیں گے ایک ابن آدم کو قیامت کے دن گویا کہ وہ بچہ ہے بھڑیا کا یعنی کمال ذلت سے لائیں گے پھر کھڑا کیا جائے گا اللہ تعالیٰ کے سامنے پھر فرمائے گا اللہ تعالیٰ: دیا میں نے تجھ کو مال و اسباب اور عنایت کیے تجھ کو لونڈی اور غلام اور انعام کیا میں نے تجھ پر پھر کیا عمل کیا تو نے؟ سو کہے گا جمع کیا میں نے اس مال کو اور بڑھایا اس کو اور چھوڑا اسے دنیا میں اس سے زیادہ کہ جتنا پہلے تھا سو مجھے پھر بھیج دنیا میں کہ اسے لے کر آؤں سب کا سب تب فرمائے گا اللہ تعالیٰ: دکھا مجھے جو تو نے آگے بھیجا ہو یعنی صدقات وخیرات میں دیا ہو۔ پھر وہ کہے گا اے رب میں نے تو جمع کیا اور بڑھایا اور چھوڑا اسے زیادہ اس سے کہ جتنا پہلے تھا سو مجھے پھر دنیا میں پھیر کہ میں سب لے کر آؤں اور یہ اس بندے کا حال ہوگا کہ اس نے کسی امر خیر میں مال نہ خرچا ہوگا پھر لے جائیں گے اسے دوزخ میں۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ نے اور روایت کی یہ حدیث کئی لوگوں نے حسن سے اور کہا اس کو انہیں کا قول اور مرفوع نہ کیا یعنی آنحضرت ﷺ کا مقولہ نہ ٹھہرایا اور اسماعیل بن مسلم ضعیف سمجھے جاتے ہیں حدیث میں اور اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(٢٤٢٨) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَا، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((يُؤْتٰى بِالْعَبْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ لَهُ: اَلَمْ اَجْعَلْ لَكَ سَمْعًا وَبَصَرًا وَمَالًا وَوَلَدًا وَسَخَّرْتُ لَكَ الْاَنْعَامَ وَالْحَرْثَ وَتَرَكْتُكَ تَرْأَسُ وَتَرْبَعُ فَكُنْتَ تَظُنُّ اِنَّكَ مُلَاقِيَّ يَوْمَكَ هٰذَا؟ قَالَ: فَيَقُوْلُ: لَا فَيَقُوْلُ لَهُ: اَلْيَوْمَ اَنْسَاكَ كَمَا نَسِيْتَنِيْ)).

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابو سعید رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: لائیں گے ایک بندہ کو قیامت کے دن اور فرمائے گا باری تعالیٰ اس سے کیوں میں نے تجھ کو نہ دیئے تھے کان اور آنکھ اور مال اور اولاد اور تابع نہ کر دیا تیرا چار پایوں اور کھیتی کو اور چھوڑ دیا تجھے کہ رئیس بنا پھرے قوم کا اور چوتھ لیا کرے ان سے پھر تجھے خیال تھا کہ ایک دن مجھ سے ملنا ہے تجھ کو

اور وہ دن ہے آج کا سو وہ کہے گا مجھے تو خیال نہ تھا اس کا فرمائے گا اللہ تعالیٰ: سو آج میں تجھے بھول جاتا ہوں جیسے تو مجھے بھول گیا تھا دنیا میں۔ (اسنادہ صحیح) ظلال الجنۃ: (٦٣٢)

مترجم: بھولنے سے مراد ہے کہ آج کے دن چھوڑ دوں گا میں تجھے عذاب میں پڑا رہے گا تو جیسے بھولی چیز پڑی رہتی ہے ایسے ہی تفسیر کی ہے بعض اہل علم نے اس آیت کی بھی ﴿ فَالْيَوْمَ نَنْسَاهُمْ ﴾ یعنی آج کے دن ہم ان کو بھول جائیں گے یعنی چھوڑ دیں گے ان کو عذاب میں پڑا ہوا۔

❀ ❀ ❀ ❀

بَابٌ مِنْهُ تفسير قوله تعالىٰ ﴿يومئذ تحدث اخبارها﴾

اللہ تعالیٰ کے فرمان: ''اس دن وہ (زمین) اپنے حالات بیان کرے گی'' کی تفسیر

(٢٤٢٩) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ : قَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ﴿ يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا ﴾(الزلزلة: ٤) قَالَ : اَتَدْرُوْنَ مَا اَخْبَارُهَا؟ قَالُوْا: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ۔ قَالَ : فَاِنَّ اَخْبَارَهَا اَنْ تَشْهَدَ عَلٰى كُلِّ عَبْدٍ اَوْ اَمَةٍ بِمَا عَمِلَ عَلٰى ظَهْرِهَا، اَنْ تَقُوْلَ عَمِلَ كَذَا وَكَذَا فِيْ يَوْمِ كَذَا وَكَذَا، قَالَ ((بِهٰذَا اُمِرُهَا)). (ضعيف الاسناد) (اس میں یحییٰ بن ابی سلیمان راوی ضعیف ہے)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا پڑھی رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت ﴿ يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا ﴾ یعنی اس دن بیان کرے گی زمین اپنی خبریں پھر فرمایا اصحاب سے: جانتے ہو تم کیا ہیں خبریں اس کی؟ عرض کی انہوں نے اللہ اور رسول خوب جانتا ہے فرمایا آپ نے: اخبار اس کے یہ ہیں کہ گواہی دے گی ہر غلام اور باندی پر اللہ تعالیٰ کے آگے اس عمل کے جو کیا اس نے اس کی پیٹھ پر اس طرح پر کہ کہے گی وہ عمل کیا اس نے ایسا اور ایسا فلاں فلاں دن میں فرمایا آپ نے اسی کا حکم دیا اس زمین کو اللہ تعالیٰ نے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

۸۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِيْ شَانِ الصُّوْرِ

صور کی کیفیت کے بیان میں

مترجم: صور کی حقیقت میں کئی قول ہیں مفسرین کے بعضوں نے کہا وہ ایک قرن ہے کہ پھونکا جاتا ہے جس میں، مجاہد نے کہا صوت اس کی مانند بوق کے بعضوں نے کہا صور جمع ہے صورت کی اور یہی قول ہے حسن کا اور اصح قول اول ہے اور احادیث باب اس کی موید ہیں۔

(۲۴۳۰) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ : جَآءَ اَعْرَابِیٌّ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ : مَا الصُّوْرُ؟ قَالَ : ((قَرْنٌ يُنْفَخُ فِيْهِ)). (اسناده صحيح) سلسلة الاحاديث (الصحيحه : ۱۰۸۰)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے کہ آیا ایک گنوار نبی ﷺ کے پاس اور پوچھا صور کیا ہے؟ فرمایا آپ نے ایک نرسنگا ہے کہ اس میں پھونکا جائے گا قیامت کے دن۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی کئی لوگوں نے یہ حدیث سلیمان تیمی سے اور نہیں جانتے ہم اسے مگر انہی کی روایت سے۔

❀❀❀❀

(۲۴۳۱) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((وَكَيْفَ اَنْعَمُ وَصَاحِبُ الْقَرْنِ قَدِ الْتَقَمَ الْقَرْنَ وَاسْتَمَعَ الْاُذُنَ مَتٰى يُؤْمَرُ بِالنَّفْخِ)) فَيَنْفُخُ فَكَاَنَّ ذٰلِكَ ثَقُلَ عَلٰى اَصْحَابِ النَّبِیِّ ﷺ، فَقَالَ لَهُمْ: قُوْلُوْا: ((حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا)).(اسناده صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحه : (۲۰۷۹)

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: کیونکر آرام کروں میں اور صاحب قرن یعنی اسرافیل علیہ السلام قرن کو منہ میں لیے ہوئے اور کان لگائے ہوئے ہے کہ کب حکم ہو پھونکنے کا کہ اسی وقت پھونک دے۔ سو گویا یہ امر سخت گزرا اصحاب رسول اللہ ﷺ پر پس فرمایا آپ نے: کہو تم حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا یعنی کافی ہے ہم کو اللہ اور اچھا ہے وکیل اللہ پر توکل کیا ہم نے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے اور مروی ہے کئی سندوں سے عطیہ سے اور انہوں نے روایت کی ابوسعید رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے۔

❀❀❀❀

۹۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِیْ شَانِ الصِّرَاطِ

صراط کی کیفیت کے بیان میں

(۲۴۳۲) عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((شِعَارُ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَى الصِّرَاطِ: رَبِّ سَلِّمْ سَلِّمْ)).

ترجمہ: روایت ہے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: شعار مومنوں کا پل صراط پر یہی ہے اے رب سلامت رکھ اے رب سلامت رکھ۔ (اسناده ضعيف) سلسلة الاحاديث الضعيفه (۱۹۷۳) امام ترمذی نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر عبدالرحمن بن اسحاق کی روایت سے۔

❀❀❀❀

(۲۴۳۳) **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ((**قَالَ** : سَاَلْتُ النَّبِیَّ ﷺ اَنْ یَّشْفَعَ لِیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ، فَقَالَ : **اَنَا فَاعِلٌ**)). قَالَ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ! فَاَیْنَ اَطْلُبُكَ؟ قَالَ: ((**اُطْلُبْنِیْ اَوَّلَ مَا تَطْلُبُنِیْ عَلَی الصِّرَاطِ**))، قَالَ قُلْتُ: فَاِنْ لَمْ اَلْقَكَ عَلَی الصِّرَاطِ قَالَ: ((**فَاطْلُبْنِیْ عِنْدَالْمِیْزَانِ**))، قُلْتُ فَاِنْ لَمْ اَلْقَكَ عِنْدَ الْمِیْزَانِ؟ قال: ((**فَاطْلُبْنِیْ عِنْدَ الْحَوْضِ فَاِنِّیْ لَا اُخْطِئُ هٰذِهِ الثَّلَاثَ الْمَوَاطِنَ**)). (اسنادہ صحیح) تخریج (المشکاة : ۵۵۹۵، التعلیق الرغیب : ۴/ ۲۱۱)

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہا سوال کیا اور درخواست کی میں نے نبی ﷺ سے کہ آپ شفاعت کریں میری قیامت کے دن فرمایا آپ نے: میں کرنے والا ہوں پھر عرض کی میں نے یارسول اللہ ﷺ کہاں ڈھونڈوں میں آپ کو؟ فرمایا: پہلے تو مجھے پل صراط پر ڈھونڈھیو۔ میں نے کہا اگر وہاں نہ ملوں میں آپ سے' فرمایا آپ نے: ڈھونڈو میزان کے پاس۔ میں نے کہا اگر وہاں بھی نہ ملوں میں آپ سے فرمایا: ڈھونڈو مجھے حوض کوثر پر اور میں خطا نہ کروں گا ان تین مواطن سے یعنی خواہ نخواہ ملوں گا انہیں تین مقاموں میں سے کسی مقام پر۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے' غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے۔

❁ ❁ ❁ ❁

۱۰۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِی الشَّفَاعَةِ

شفاعت کے بیان میں

مترجم: شفع اور شفاعت مصدر ہے معنی اس کے سوال کرنا واسطے تجاوز کے جرائم و ذنوب سے اور مشفع بکسر فا وہ شخص ہے کہ شفاعت قبول کرے اور بفتح فاء جس کی شفاعت قبول کی جائے اور تشفیع قبول کرنا شفاعت کا اسی سے ہے حدیث اِشْفَعْ تُشَفَّعْ یعنی شفاعت کرو تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی پس تشفع کا مصدر تشفیع ہے اور شفاعت پر جب الف لازم آتا ہے تو شفاعت عظمٰی مراد ہوتی ہے۔ چنانچہ حدیث اُعْطِیْتُ الشَّفَاعَةَ میں شکر یہ ہے شفاعت عظمٰی کے عنایت ہونے کا' ورنہ مطلق شفاعت عام ہے جمیع انبیاء بلکہ علماء اور شہداء کو بھی' یا مراد ہے شفاعت کبائر کی کہ مخصوص ہے بخاتم رسالت کے ساتھ یا شفاعت مقبولہ کہ کبھی رد نہ ہو یا شفاعت اس کی کہ جس کے دل میں ذرہ بھر ایمان ہو اور شفاعت مطلق کئی قسم ہے یعنی سوا شفاعت عظمٰی کے کبھی تثقیل اعمال امت کے لیے ہے میزان پر کبھی خروج کے لیے ہے نار سے کبھی ادخال جنت کے لیے بغیر حساب و کتاب کے کبھی تخفیف عذاب کے لیے اور تخفیف کبھی انواع عذاب میں ہے کبھی تقلیل مکث میں اسی طرح شفاعت کبھی رفع درجات کے لیے ہے جنت میں کبھی اسم جہنمی کے لیے بہشت میں کبھی اقامت قدم کے لیے صراط پر کبھی تکثیر حور کے لیے جنان میں اور حدیث میں ہے کہ آپ نے فرمایا: اَنَا اَوَّلُ شَافِعٍ وَاَوَّلُ مُشَفَّعٍ بفتح فاء ہے یعنی میں پہلے باب شفاعت کھلنے والا ہوں اور پہلا وہ شخص ہوں جس کی شفاعت قبول کی جائے گی' اور فرمایا

آپ نے: اَنَا اَوَّلُ شَافِعٍ فِي الْجَنَّةِ مراد اس سے دخول جنت ہے یا رفع درجات جنت میں اور نزول برکات بہشت میں، اور یہ جو وارد ہوا ہے حدیث میں فَيُؤْذَنُ لَهُ فِي الشَّفَاعَةِ مراد اس سے مقام محمود ہے اور پہلے شفاعت اراحت اہل موقف کے لیے ہوگی ہول اور خوف قیامت سے اور اس شفاعت کے منکر معتزلہ بھی نہیں اور اسی طرح رفع درجات کے لیے جو شفاعت ہے معتزلہ کو انکار اسی شفاعت کا ہے جس میں خروج عن النار مذکور ہے اور اہل سنت کے نزدیک خروج عن النار بشفاعت انبیاء وصلحاء علی الخصوص بشفاعت سید الانبیاء وسند الاصفیاء باسانید صحیحہ ثابت ہے اور یہ جو وارد ہوا ہے حدیث میں کہ ابو طالب کو میری شفاعت نفع دے گی مراد اس سے تخفیف عذاب ہے نہ خروج عن النار اور شفاعت جیسے مفید ہے مشفع لہٗ کو ویسی ہی موجب ثواب واجر ہے شفیع کو چنانچہ وارد ہوا ہے اِشْفَعُوا فَلْتُؤْجَرُوا یعنی شفاعت کرو تا کہ اجر حاصل ہو اور آیۃ ﴿ مَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً ﴾ بھی شاہد اس مقصود کی ہے اور شفع کے معنی لغت میں جوڑے کے ہیں چنانچہ ﴿ وَالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ ﴾ میں یہی مراد ہے یعنی جفت اور طاق اور حدیث اُمِرَ بِلَالٌ اَنْ يَّشْفَعَ الْاَذَانَ میں بھی یہی مراد ہے یعنی اذان کے کلمے دو دو بار کہیں اور تکبیر کے ایک ایک بار اور بعض مفسرین نے کہا ہے کہ والشفع والوتر میں یوم النحر مراد ہے کہ ایام تشریق سے مل کر جفت ہو جاتا ہے اور وتر سے یوم عرفہ یا وتر سے ذات مقدس باری تعالیٰ مراد ہے کہ ثانی ونظیر اس کا مفقود ہے اور شفع سے مخلوقات کہ ہر ایک کا جفت وجوڑا موجود ہے۔

(٢٤٣٤) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ : اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِلَحْمٍ فَرُفِعَ اِلَيْهِ الذِّرَاعُ فَاَكَلَهٗ وَكَانَ يُعْجِبُهٗ فَنَهَشَ مِنْهُ نَهْشَةً ثُمَّ قَالَ: ((اَنَا سَيِّدُ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ هَلْ تَدْرُوْنَ لِمَ ذٰلِكَ؟ يَجْمَعُ اللّٰهُ النَّاسَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ فِيْ صَعِيْدٍ وَاحِدٍ فَيُسْمِعُهُمُ الدَّاعِيَ وَيَنْفُذُهُمُ الْبَصَرُ وَتَدْنُوا الشَّمْسُ مِنْهُمْ فَيَبْلُغُ النَّاسَ مِنَ الْغَمِّ وَالْكَرْبِ مَا لَا يُطِيْقُوْنَ وَلَا يَحْتَمِلُوْنَ فَيَقُوْلُ النَّاسُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: اَلَا تَرَوْنَ مَا قَدْ بَلَغَكُمْ؟ اَلَا تَنْظُرُوْنَ مَنْ يَشْفَعُ لَكُمْ اِلٰى رَبِّكُمْ؟ فَيَقُوْلُ النَّاسُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَلَيْكُمْ بِاٰدَمَ فَيَاْتُوْنَ اٰدَمَ فَيَقُوْلُوْنَ: اَنْتَ اَبُوالْبَشَرِ خَلَقَكَ اللّٰهُ بِيَدِهٖ وَنَفَخَ فِيْكَ مِنْ رُوْحِهٖ وَاَمَرَالْمَلٰٓئِكَةَ فَسَجَدُوْا لَكَ، اِشْفَعْ لَنَا اِلٰى رَبِّكَ اَلَا تَرٰى مَا نَحْنُ فِيْهِ؟ اَلَا تَرٰى مَا قَدْ بَلَغَنَا؟ فَيَقُوْلُ لَهُمْ اٰدَمُ اِنَّ رَبِّيْ قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهٗ مِثْلَهٗ. وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ وَاِنَّهٗ قَدْ نَهَانِيْ عَنِ الشَّجَرَةِ فَعَصَيْتُهٗ. نَفْسِيْ نَفْسِيْ نَفْسِيْ، اِذْهَبُوْا اِلٰى غَيْرِيْ اِذْهَبُوْا اِلٰى نُوْحٍ، فَيَاْتُوْنَ نُوْحًا فَيَقُوْلُوْنَ. يَا نُوْحُ. اَنْتَ اَوَّلُ الرُّسُلِ اِلٰى اَهْلِ الْاَرْضِ وَقَدْ سَمَّاكَ اللّٰهُ عَبْدًا شَكُوْرًا اِشْفَعْ لَنَا اِلٰى رَبِّكَ اَلَا تَرٰى مَا نَحْنُ فِيْهِ؟ اَلَا تَرٰى مَا قَدْ بَلَغَنَا؟ فَيَقُوْلُ لَهُمْ نُوْحٌ: اِنَّ رَبِّيْ قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهٗ مِثْلَهٗ وَلَنْ يَّغْضَبَ بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ وَاِنَّهٗ قَدْ كَانَتْ لِيْ دَعْوَةٌ دَعَوْتُهَا عَلٰى قَوْمِيْ نَفْسِيْ نَفْسِيْ، اِذْهَبُوْا اِلٰى غَيْرِيْ اِذْهَبُوْا اِلٰى اِبْرَاهِيْمَ، فَيَاْتُوْنَ اِبْرٰهِيْمَ فَيَقُوْلُوْنَ: يَااِبْرٰهِيْمُ!

اَنْتَ نَبِیُّ اللّٰهِ وَخَلِیْلُهٗ مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ فَاشْفَعْ لَنَا اِلٰی رَبِّكَ أَلَا تَرٰی مَا نَحْنُ فِیْهِ؟ فَیَقُوْلُ اِنَّ رَبِّیْ قَدْ غَضِبَ الْیَوْمَ غَضَبًا لَمْ یَغْضَبْ قَبْلَهٗ مِثْلَهٗ وَلَنْ یَغْضَبَ بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ وَاِنِّیْ قَدْ كَذَبْتُ ثَلَاثَ كَذِبَاتٍ. فَذَكَرَهُنَّ اَبُوْحَیَّانَ فِی الْحَدِیْثِ. نَفْسِیْ نَفْسِیْ نَفْسِیْ اِذْهَبُوْا اِلٰی غَیْرِیْ اِذْهَبُوْا اِلٰی مُوْسٰی، فَیَاْتُوْنَ مُوْسٰی فَیَقُوْلُوْنَ: یَا مُوْسٰی اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَضَّلَكَ اللّٰهُ بِرِسَالَتِهٖ وَكَلَامِهٖ عَلَی النَّاسِ، اِشْفَعْ لَنَا اِلٰی رَبِّكَ. أَلَا تَرٰی مَا نَحْنُ فِیْهِ؟ فَیَقُوْلُ: اِنَّ رَبِّیْ قَدْ غَضِبَ الْیَوْمَ غَضَبًا لَمْ یَغْضَبْ قَبْلَهٗ مِثْلَهٗ وَلَنْ یَغْضَبَ بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ وَاِنِّیْ قَدْ قَتَلْتُ نَفْسًا لَمْ اُوْمَرْ بِقَتْلِهَا نَفْسِیْ نَفْسِیْ نَفْسِیْ، اِذْهَبُوْا اِلٰی غَیْرِیْ اِذْهَبُوْا اِلٰی عِیْسٰی، فَیَاْتُوْنَ عِیْسٰی فَیَقُوْلُوْنَ: یَا عِیْسٰی اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهٗ اَلْقَاهَا اِلٰی مَرْیَمَ وَرُوْحٌ مِنْهُ وَكَلَّمْتَ النَّاسَ فِی الْمَهْدِ. اِشْفَعْ لَنَا اِلٰی رَبِّكَ اَلَا تَرٰی مَا نَحْنُ فِیْهِ؟ فَیَقُوْلُ عِیْسٰی اِنَّ رَبِّیْ قَدْ غَضِبَ الْیَوْمَ غَضَبًا لَمْ یَغْضَبْ قَبْلَهٗ مِثْلَهٗ وَلَنْ یَغْضَبَ بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ وَلَمْ یَذْكُرْ ذَنْبًا نَفْسِیْ نَفْسِیْ نَفْسِیْ اِذْهَبُوْا اِلٰی غَیْرِیْ اِذْهَبُوْا اِلٰی مُحَمَّدٍ ﷺ قَالَ: فَیَاْتُوْنَ مُحَمَّدًا ﷺ فَیَقُوْلُوْنَ: یَامُحَمَّدُ اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَخَاتِمُ الْاَنْبِیَآءِ: وَغُفِرَلَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ اِشْفَعْ لَنَا اَلٰی رَبِّكَ اَلا تَرٰی مَانَحْنُ فِیْهِ؟ فَاَنْطَلِقُ فَآتِیْ تَحْتَ الْعَرْشِ فَاَخِرُّ سَاجِدًا لِرَبِّیْ ثُمَّ یَفْتَحُ اللّٰهُ عَلَیَّ مِنْ مَحَامِدِهٖ وَحُسْنِ الثَّنَآءِ عَلَیْهِ شَیْئًا لَمْ یَفْتَحْهُ عَلٰی اَحَدٍ قَبْلِیْ. ثُمَّ یُقَالُ: یَامُحَمَّدُ! اِرْفَعْ رَاْسَكَ سَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ: فَاَرْفَعُ رَاْسِیْ فَاَقُوْلُ یَارَبِّ! اُمَّتِیْ، یَارَبِّ! اُمَّتِیْ، یَارَبِّ! اُمَّتِیْ، فَیَقُوْلُ: یَامُحَمَّدُ! اَدْخِلْ مِنْ اُمَّتِكَ مَنْ لَاحِسَابَ عَلَیْهِ مِنَ الْبَابِ الْاَیْمَنِ مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ وَهُمْ شُرَكَآءُ النَّاسِ فِیْمَا سِوٰی ذٰلِكَ مِنَ الْاَبْوَابِ)). ثُمَّ قَالَ: ((وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ اَنَّ مَا بَیْنَ الْمِصْرَاعَیْنِ مِنْ مَصَارِیْعِ الْجَنَّةِ كَمَا بَیْنَ مَكَّةَ وَهَجَرَ وَكَمَا بَیْنَ مَكَّةَ وَبُصْرٰی)).

(اسناده صحیح) (تخریج الطحاویه: ۱۹۸، ظلال الجنة: ۸۱۱)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ لائے رسول اللہ ﷺ کے پاس گوشت پھر اٹھایا آپ نے اس میں سے دست اور اچھا لگتا تھا اور پسند آتا تھا وہ آپ ﷺ کو پھر نوچا آپ نے ایک بار اس میں سے اپنے دندان مبارک یا داڑھوں سے پھر فرمایا: میں سردار ہوں آدمیوں کا قیامت کے دن تم جانتے ہو کہ کیوں؟ اس لیے کہ جمع کرے گا اللہ عزوجل اگلے پچھلے لوگوں کو ایک چٹپٹر زمین پر پھر اس طرح اکٹھے ہوں گے کہ سنا سکے گا ان کو آواز ایک پکارنے والا اور دیکھ سکے گا ان کو صاحب بصر اور قریب ہو گا ان سے آفتاب اور لوگوں میں غم و کرب اس درجہ پہنچ جائے گا کہ طاقت نہ رکھ سکیں گے اور متحمل نہ ہو سکیں گے وہ اس کے کہیں گے بعضے لوگ بعض سے کیا نہیں دیکھتے ہو کہ کہاں تک پہنچی مصیبت تمہاری؟ کیا دیکھتے نہیں تم ایسے شخص کو جو شفاعت کرے

تمہارے رب کے پاس؟ سو کہیں گے بعضے بعض سے چلو تم آدم علیہ السلام کے پاس پھر آئیں گے وہ آدم علیہ السلام کے پاس اور کہیں گے تم ابوالبشر ہو پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے دست مبارک سے اور پھونکی آپ میں اپنی پیدا کی ہوئی روح اور حکم فرمایا فرشتوں کو کہ انہوں نے سجدہ کیا آپ کو سو شفاعت کیجیے ہماری اپنے رب کے پاس کیا دیکھتے نہیں آپ کہ ہم سب کس بلا میں گرفتار ہیں کیا دیکھتے نہیں آپ کہ کہاں تک پہنچی مصیبت ہماری سو کہیں گے ان کو آدم علیہ السلام کہ میرا رب آج ایسا غصہ ہوا ہے ایسا کبھی اس سے پہلے اور نہ غصہ ہوگا کبھی اس کے بعد اور اس نے مجھے منع فرمایا تھا ایک درخت سے سو نافرمانی کی میں نے اس تعالیٰ شانہ کی نفسی نفسی جاؤ تم کسی اور کے پاس جاؤ نوح علیہ السلام کے پاس پھر آئیں گے وہ سب نوح علیہ السلام کے پاس اور کہیں گے اے نوح تم پہلے رسول ہو کہ بھیجے گئے زمین والوں کی طرف اور نام رکھ دیا تمہارا اللہ جل جلالہ نے بندۂ شکر گزار شفاعت کرو ہماری اپنے پروردگار کے پاس کیا نہیں دیکھتے ہو تم ہم کس بلا میں ہیں کیا نہیں دیکھتے تم کہ کہاں تک پہنچی مصیبت ہماری سو کہیں گے ان سے نوح علیہ السلام میرا رب آج کے دن غصہ میں ہے ایسا کہ کبھی غصہ میں نہ ہوا اس سے پہلے اور نہ غصہ ہوگا اس کے بعد اور میرے واسطے ایک دعائے مقبول و مستجاب تھی تو وہ خرچ کر دی میں نے اپنی قوم کی ہلاکت کے لیے نفسی نفسی جاؤ تم میرے سوا کسی اور کے پاس جاؤ ابراہیم علیہ السلام کے پاس لوگ ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور کہیں گے اے ابراہیم تم اللہ کے نبی ہو اور خلیل یعنی دوست اس کے زمیں والوں میں سے سو شفاعت کرو ہمارے واسطے اپنے رب کے پاس کیا نہیں دیکھتے ہو تم کہ ہم کس بلا میں ہیں سو وہ کہیں گے بے شک میرا رب ایسا غضب ناک ہے آج کے روز کہ کبھی ایسا نہ ہوا اور نہ ہوگا اور میں نے تین جھوٹ بولے پھر ذکر کیا ابوحیان نے اپنی روایت میں نفسی نفسی جاؤ تم کسی اور کے پاس سوا میرے جاؤ تم موسیٰ علیہ السلام کے پاس پھر آئیں گے موسیٰ علیہ السلام کے پاس اور کہیں گے اے موسیٰ تم رسول ہو اللہ کے فضیلت دی تم کو اللہ تعالیٰ نے ساتھ اپنی رسالت کے اور کلام کے تمام لوگوں پر تم شفاعت کرو ہماری اپنے رب کے پاس کیا نہیں دیکھتے تم کہ ہم کس بلا میں ہیں سو وہ کہیں گے بے شک رب میرا آج کے روز اس قدر غضب ناک ہے کہ کبھی ایسا نہ ہوا نہ ہوگا اور میں نے مار ڈالی ہے ایک جان یعنی قبطی کہ نہیں حکم ہوا تھا مجھے اس کے مارنے کا مجھے آج اپنی جان کی فکر ہے نفسی نفسی جاؤ تم میرے سوا کسی اور کے پاس جاؤ عیسیٰ علیہ السلام کے پاس پھر آئیں گے سب عیسیٰ علیہ السلام کے پاس اور کہیں گے اے عیسیٰ علیہ السلام تم رسول ہو اللہ تعالیٰ کے اور کلمہ اس کا کہ ڈالا اس نے مریم کی طرف یعنی بغیر اسباب ولادت کے فقط اللہ کے کن فرمانے سے پیدا ہو گئے ہو اور روح اس کی طرف سے اور کلام کیا تم نے لوگوں سے گود میں یعنی اپنی ماں کے تم شفاعت کرو ہماری اپنے پروردگار کے پاس کیا نہیں دیکھتے تم کہ ہم کس مصیبت میں ہیں پھر کہیں گے حضرت عیسیٰ علیہ السلام بے شک آج میرا رب غصہ ہوا ایسا کہ کبھی نہ ہوا تھا اور نہ ہوگا اور نہ ذکر کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کسی اپنی خطا کا اور کہا نفسی نفسی جاؤ

تم میرے سوا کسی اور کے پاس' جاؤ محمد ﷺ کے پاس سو آئیں گے وہ سب محمد ﷺ کے پاس اور کہیں گے اے محمد (ﷺ) تم رسول ہو اللہ عزوجل کے اور خاتم الانبیاء ہو اور بخشے گئے تمہارے لیے گناہ تمہارے اگلے پچھلے شفاعت کرو تم ہماری اپنے پروردگار کے پاس کیا نہیں دیکھتے آپ کہ ہم کس مصیبت اور بلا میں ہیں سو میں چلوں گا اور آؤں گا نیچے عرش کے اور گر پڑوں گا سجدہ میں اپنے رب کی تعظیم کے لیے پھر کھولے گا اللہ تعالیٰ میری جنان ولسان پر اپنی محامد اور حسن وثنا کو اس قدر کہ نہ کھولا ہو گا کسی پر مجھ سے پہلے پھر کہا جائے گا مجھ سے اے محمد ﷺ اٹھاؤ سر اپنا اور سوال کرو تم پاؤ گے اور شفاعت کرو تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی پھر اٹھاؤں گا میں اپنا سر اور کہوں گا اے رب مانگتا ہوں میں نجات اور فلاح اپنی امت کی اے رب مانگتا ہوں میں نجات اور فلاح اپنی امت کی پھر فرمائے گا باری تعالیٰ شانہ: اے محمد ﷺ داخل کرو تم اپنی امت میں سے ان لوگوں کو جن پر حساب و کتاب نہیں ہے داہنے دروازے میں جنت کے اور وہ لوگ شریک ہوں گے اور دروازوں میں سے بھی لوگوں کے یعنی داخل ہونے میں' پھر فرمایا قسم ہے اس پروردگار کی کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے کہ دو پٹ میں جنت کی پٹوں سے ایسا فاصلہ ہے جیسا مکہ اور ہجر میں یا جیسا مکہ اور بصریٰ میں۔

فائدہ : اس باب میں ابوبکر صدیق اور انس اور عقبہ بن عامر اور ابوسعید رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: قولہٗ اٹھایا دست اور اچھا لگتا تھا آپ کو الخ دست چونکہ نجاست سے دور ہوتا ہے اس لیے حضرت ﷺ کو پسند تھا۔ قولہ فَنَهَشَ نَهْشَةً یعنی نوچا ایک بار نوچنا اور یہ لفظ بسین مہملہ بھی وارد ہوا ہے اور اگر بسین معجمہ پڑھا جائے تو معنی اس کے نوچنا گوشت کا ہڈی پر سے دانت کے کناروں سے اور بسین مہلمہ نوچنا گوشت کا داڑھوں سے (علی ماقاله الطيبى) قولہ میں سردار ہوں آدمیوں کا' غرض سید کے دو معنی ہیں اول مالک و متصرف کہ جو چاہے سو کرے اس معنی کو رسول اللہ ﷺ کسی چیز کے سید نہیں بلکہ سوا باری تعالیٰ کے یہ معنی کسی میں پائے نہیں جاتے۔ اس معنی سے حدیث میں وارد ہوا ''اَلسَّيِّدُ هُوَ اللّٰهُ'' یعنی سید اللہ ہی ہے اور دوسرے معنی یہ ہیں کہ جب مالک کا حکم مملوکوں کی طرف اترے تو پہلے اس شخص پر اترے اور وہ سب لوگوں کو سنا دے اس معنی میں رسول اللہ ﷺ سارے جہان کے سردار ہیں۔ چنانچہ اس حدیث میں اس معنی کی تفصیل مذکور ہے قولہ پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے دست مبارک سے الخ اللہ جل جلالہ کی صفات میں سے ہے ید و وجہ وغیرہ اور ثابت ہیں وہ اس ذات مقدس کے لیے جیسے کہ ثابت ہیں سمع اور بصر اور ایمان ان سب پر ضرور ہے اور بلا تشبیہ اور بلا کیف ان کو ثابت کرنا پر ضرور ہے۔ نہیں انکار کیا ان کا مگر ملاعنہ جہمیہ نے خَذَلَهُمُ اللّٰهُ' اور فرمایا اللہ عزوجل نے ﴿ لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَيَّ ﴾ اور نہ انکار کیا اس کا آدم علیہ السلام کے شیطان نے بھی اور اگر مراد ہوتی ید سے قدرت وغیرہ تو فوراً کہتا وہ کہ کیا میں تیری قدرت سے نہیں بنا ہوں پس باطل ہوا قول ان کا جو تاویل کرتے ہیں اس کی ساتھ قدرت اور قوت وغیرہا کے اور نہ انکار کیا اس کا یہود نے بلکہ عیب لگایا اس کو مغلول ہونے کا باوجود اثبات ید کے اور ملعون ہو گئے وہ فقط عیب لگانے سے اس میں پھر کیا حال ہو گا ان کا جو بالکل اس کی نفی کے درپے ہیں اور تفسیر معالم التنزیل میں ہے يَدُ اللّٰهِ

صِفَةٌ مِّنْ ذَاتِهٖ كَالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ وَالْوَجْهِ وَقَالَ جَلَّ ذِكْرُهٗ ﴿ لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَيَّ ﴾ وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ كِلْتَا يَدَيْهِ يَمِيْنٌ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِصِفَاتِهٖ فَعَلَى الْعِبَادِ فِيْهَا الْاِيْمَانُ وَالتَّسْلِيْمُ وَقَالَ اَئِمَّةُ السَّلَفِ وَاَهْلُ السُّنَّةِ فِيْ هٰذِهِ الصِّفَاتِ اَمِرُّوْهَا كَمَا جَآءَتْ بِلَا كَيْفٍ۔

یعنی ید ایک صفت ہے اللہ تعالیٰ کی اس کی صفات میں سے مانند سمع و بصر و وجہ کے چنانچہ فرمایا اللہ عزوجل نے ﴿ لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَيَّ ﴾ اور فرمایا نبی ﷺ نے: دونوں ہاتھ اس تعالیٰ شانہ کے برکت والے ہیں اور اللہ خوب جانتا ہے اپنی صفتوں کو اور واجب ہے بندوں پر ایمان لانا اس پر اور مان لینا اور کہا ائمہ سلف اور اہل سنت نے ان صفتوں کے باب میں کہ جاری کرو ان کو جیسے آئی ہیں بلا کیف انتہیٰ۔

قولہ نفسی نفسی الخ یعنی میرا نفس خود مستحق ہے کہ کوئی شفاعت اس کی کرے (مجمع) وہ خرچ کی میں نے اپنی قوم کی ہلاکت کے لیے آہ حدیث میں وارد ہوا ہے کہ ہر نبی کی ایک دعا مقبول ہے میں نے اپنی دعا کو رکھ چھوڑا ہے کہ اپنی امت کی شفاعت میں خرچ کروں گا۔ اور حضرت نوح علیہ السلام کی دعا سے مراد ہے یہ دعا: ﴿ لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْكَافِرِيْنَ دَيَّارًا ﴾ قولہ اور میں نے تین جھوٹ بولے الخ پہلا یہ کہ کفار سے آپ نے فرمایا جب انہوں نے اپنے میلہ میں بلایا ﴿ اِنِّيْ سَقِيْمٌ ﴾ یعنی میں بیمار ہوں اور جب کفار نے پوچھا بتوں کو تم نے توڑا تو آپ نے فرمایا ﴿ بَلْ فَعَلَهٗ كَبِيْرُهُمْ ﴾ یعنی بڑے بت نے توڑا اور جب ایک بادشاہ جابر کے ملک سے آپ کا گزر ہوا تو سارہ علیہا السلام کو اپنی بہن فرمایا۔ انتہیٰ۔

فائدہ: نووی نے کہا کہ قاضی عیاض نے بیان کیا ہے کہ مذہب اہل سنت کا جواز شفاعت ہے عقلاً اور وجوب اس کا سمعاً بدلیل قولہ تعالیٰ ﴿ يَوْمَئِذٍ لَّا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَرَضِيَ لَهٗ قَوْلًا ﴾ اور روایات صحیحہ اس قدر ثبوت شفاعت میں وارد ہوئی ہیں کہ تواتر معنوی کو پہنچ گئی ہیں اور اجماع ہے سلف صالح کا اس پر اور انکار کیا بعض خوارج اور معتزلہ نے اس لیے کہ ان کا مذہب ہے کہ مذنبین مخلد فی النار ہیں اور استدلال کیا انہوں نے ان آیتوں سے ﴿ مَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ حَمِيْمٍ وَّلَا شَفِيْعٍ يُّطَاعُ ﴾ اور آیت ﴿ فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشّٰفِعِيْنَ ﴾ سے اور جواب دیا ہے اہل سنت نے مراد آیہ اول میں ظلم سے شرک ہے اور آیہ ثانی کفار کے حق میں ہے اور معتزلہ احادیث شفاعت کی تاویل یہ کرتے ہیں کہ مراد ان سب شفاعتوں سے زیادت درجات ہے نہ خروج عن النار حالانکہ یہ باطل ہے اور الفاظ احادیث صراحتہً ان کے بطلان مذہب پر دال ہیں اور مثبت ہیں خروج مذنبین کے نار سے اور شفاعت پانچ قسم ہے اول واسطے نجات اہوال موقف سے اور یہ مخصوص ہے آنحضرت ﷺ کے ساتھ دوسرے دخول جنت کے لئے تیسرے مستوجبان نار کے لیے چوتھے خروج مذنبین کے لیے نار سے کہ خروج ان کا ثابت ہے بہ شفاعت نبی ﷺ اور شفاعت ملائکہ اور اخوان مومنین کے پانچویں رفع درجات کے لیے۔

❀ ❀ ❀ ❀

۱۱۔ بَابُ مِنْهُ

دوسرا باب اسی بیان میں

(۲٤۳٥) عَنْ اَنَسٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((شَفَاعَتِيْ لِاَهْلِ الْكَبَآئِرِ مِنْ اُمَّتِيْ)).(اسناده صحيح)

تخريج المشكاة : ٥٥٩٩۔ الظلال (٨٣١) الروض النضير (٦٥)

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: شفاعت میری ہے اہل کبائر کے لیے میری امت سے۔

فائدہ : اس باب میں جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے۔

❀❀❀❀

(۲٤۳٦) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((شَفَاعَتِيْ لِاَهْلِ الْكَبَائِرِ مِنْ اُمَّتِيْ)). قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ : فَقَالَ لِيْ جَابِرٌ: يَا مُحَمَّدُ مَنْ لَّمْ يَكُنْ مِنْ اَهْلِ الْكَبَائِرِ فَمَالَهٗ وَلِلشَّفَاعَةِ.

(صحيح) المشكاة : ٥٥٩٩۔الظلال: (٨٣١۔ ٨٣٢) الروض النضير (٦٥)

ترجمہ: روایت ہے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے شفاعت میری میری امت کے اہل کبائر کے لیے ہے۔ کہا محمد بن علی نے کہا مجھ سے جابر رضی اللہ عنہ نے اے محمد جو نہ ہو اہل کبائر سے اسے شفاعت سے کیا تعلق۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے اس سند سے۔

مترجم: یہاں وہی شفاعت مراد ہے جو خروج عن النار کے واسطے ہے اور وہ مخصوص ہے اہل کبائر کے ساتھ یہی مطلب ہے جابر رضی اللہ عنہ کے قول کا۔

❀❀❀❀

۱۲۔ باب منه دخول سبعين الف بغير حساب و بعض من يشفع له

اسی سے ستر ہزار کا بغیر حساب کے جنت میں داخل ہونا ہے اور بعض کے لیے سفارش کی جائے گی

(۲٤۳۷) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الْاَلْهَانِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا اُمَامَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : ((وَعَدَنِيْ رَبِّيْ اَنْ يُّدْخِلَ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِيْ سَبْعِيْنَ اَلْفًا لَاحِسَابَ عَلَيْهِمْ وَلَا عَذَابَ، مَعَ كُلِّ اَلْفٍ سَبْعُوْنَ اَلْفًا وَثَلَاثُ حَثَيَاتٍ مِّنْ حَثَيَاتِ رَبِّيْ)).[اسناده صحيح] سلسلة الاحاديث الصحيحة (٢١٧٩)

ترجمہ: روایت ہے ابی امامہ سے کہا انہوں نے کہ سنا میں نے ابوامامہ سے کہا انہوں نے کہ سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے وعدہ کیا ہے مجھ سے میرے پروردگار نے کہ داخل کرے گا جنت میں میری امت کے ستر ہزار شخص کہ نہ حساب

ہے ان پر نہ عذاب ہر ہزار شخص کے ساتھ پھر ستر ہزار اور تین لپ بھر کر میرے پروردگار کے ہاتھوں سے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

مترجم: جہمیہ اس حدیث کو سن کر کف افسوس ملتے ہیں' معتزلہ اپنے ہاتھوں آپ جلتے ہیں۔ غرض منکران صفات ہر طرف ہاتھ پیر مارتے ہیں اور مؤولین بہر حال جان ہارتے ہیں، محدثین کا دل ہاتھوں بڑھ رہا ہے وہ کہتے ہیں ایمان لائے ہم حثیات پر اپنے پروردگار کے اور سونپا ان کی کیفیت کو علم الٰہی پر اور یہ الفاظ مجہول ہیں اپنے معانی ظاہر پر بلا تاویل و بلا تشبیہ و تعطیل۔

❀❀❀❀

(۲۴۳۸) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ : كُنْتُ مَعَ رَهْطٍ بِإِيلِيَاءَ، فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْهُمْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ : ((يَدْخُلُ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَةِ رَجُلٍ مِنْ أُمَّتِي أَكْثَرُ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ)) قِيلَ: يَارَسُولَ اللّٰهِ! سِوَاكَ؟ قَالَ: ((سِوَايَ)). فَلَمَّا قَامَ قُلْتُ مَنْ هٰذَا؟ قَالُوا: هٰذَا ابْنُ أَبِي الْجَذْعَاءِ. (اسناده صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (۲۱٦۸) تخريج مشكاة المصابيح (٥٦٠١)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن شقیق سے کہا تھا میں ایک جماعت کے ساتھ ایلیاء میں سو کہا ایک مرد نے ان میں سے سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے فرماتے تھے کہ داخل ہوں گے جنت میں ایک مرد کی شفاعت سے جو میری امت سے ہوگا بنی تمیم کے لوگوں سے بڑھ کر' عرض کیا صحابہ نے یارسول اللہ ﷺ وہ مرد سوا آپ کے ہے فرمایا آپ نے: ہاں میرے سوا ہے پھر جب کھڑا ہوا وہ شخص پوچھا میں نے لوگوں سے کون ہے یہ جس نے یہ روایت بیان کی لوگوں نے کہا یہ ابن ابی الجذعاء ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ابن ابی الجذعا کا نام عبداللہ ہے اور ان کی یہی ایک حدیث معلوم ہوتی ہے۔

مترجم: مراد اس شخص سے عثمان رضی اللہ عنہ ہیں یا اویس قرنی رحمہ اللہ۔

❀❀❀❀

(۲۴۳۹) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ مِنْ أُمَّتِي مَنْ يَشْفَعُ لِلْفِئَامِ مِنَ النَّاسِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَشْفَعُ لِلْقَبِيلَةِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَشْفَعُ لِلْعُصْبَةِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَشْفَعُ لِلرَّجُلِ حَتّٰى يَدْخُلُوا الْجَنَّةَ)). (اسناده ضعيف) تخريج (المشكاة : ٥٦٠٢) اس میں عطیہ عوفی راوی ضعیف ہے

ترجمہ: روایت ہے ابو سعید رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: میری امت میں سے کوئی شفاعت کرے گا کئی جماعتوں کی آدمیوں سے اور کوئی ان میں سے شفاعت کرے گا ایک قبیلہ کی اور کوئی شفاعت کرے گا ایک عصبہ کی اور کوئی شفاعت کرے گا ایک مرد کی یہاں تک کہ داخل ہوں گے جنت میں۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔

مترجم: فِئَام کہا ہے بعضوں نے کہ جمع ہے فِئَه کی اور فِئَه بمعنی جماعت اور بعضوں نے کہا فِئَام بمعنی جماعات متعددہ اور واحد اس کا لفظ سے کوئی نہیں اور عصبہ وہ جماعت ہے کہ افراد اس کے دس سے چالیس تک ہوں۔

❀❀❀❀

(٢٤٤٠) عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ قَالَ : قَالَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ : ((يَشْفَعُ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رضی اللہ عنہ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِمِثْلِ رَبِيْعَةَ وَمُضَرَ)). مرسل (ضعیف) ہے۔ ترمذی کے اکثر نسخوہ میں یہ حدیث نہیں ہے نیز اس میں حسین بن جعفر کے حالات معلوم نہیں

ترجمہ: حسن بصری سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ شفاعت کریں گے عثمان رضی اللہ عنہ قیامت کے دن ربیعہ اور مضر قبیلہ کے افراد کے برابر۔

❀❀❀❀

١٣۔ باب: منه حديث تخيير النبي ﷺ بين دخول نصف امته الجنة و بين الشفاعة و اختياره الثاني

اسی سے نبی ﷺ کو اپنی آدھی امت کے جنت میں جانے یا شفاعت کا اختیار دینے والی حدیث ہے اور آپ نے دوسری چیز کو اختیار کیا

(٢٤٤١) عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((اَتَانِيْ آتٍ مِنْ عِنْدِرَبِّيْ فَخَيَّرَنِيْ بَيْنَ اَنْ يُدْخِلَ نِصْفَ اُمَّتِي الْجَنَّةَ وَبَيْنَ الشَّفَاعَةِ فَاخْتَرْتُ الشَّفَاعَةَ وَهِيَ لِمَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا)).

ترجمہ: روایت ہے عوف سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: ایک آنے والا میرے پاس آیا میرے رب کی طرف سے اور مجھے اختیار دیا اس باب میں کہ داخل ہو میری آدھی امت جنت میں یا ملے مجھے درجہ شفاعت کا تو میں نے اختیار کیا درجہ شفاعت کا اور وہ شفاعت اس کے واسطے ہے جو مرے اور شریک نہ کیا ہو اس نے اللہ تعالیٰ کا کسی چیز کو۔

(اسنادہ صحیح) ظلال الجنة (٨١٨۔ ٨٢٠) التعليق الرغيب (٤/٢١٥)

فائدہ : اور مروی ہوئی یہ حدیث ابوالملیح سے وہ روایت کرتے ہیں ایک اور صحابی سے رسول اللہ ﷺ کے وہ آنحضرت ﷺ سے اور نہیں ذکر کیا اس میں عوف بن مالک رضی اللہ عنہ کا۔

مترجم: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پنجہ پرست شدہ پرست نعل پرستوں کو شفاعت سے کچھ تعلق نہیں اور جب تک آدمی میں ایک ذرہ شرک کا باقی ہے وہ شفاعت کا مستحق نہیں اور بات بھی یہی ہے اس لیے کہ آنحضرت ﷺ شفیع المذنبین ہیں نہ کہ شفیع المشرکین۔

❀❀❀❀

١٤ ـ بَابُ: مَا جَآءَ فِيْ صِفَةِ الْحَوْضِ

حوض کوثر کی صفت کے بیان میں

(٢٤٤٢) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((اِنَّ فِيْ حَوْضِيْ مِنَ الْاَبَارِيْقِ بَعَدَدِ نُجُوْمِ السَّمَآءِ)). (صحيح) [اسناده صحيح] ظلال الجنة (٧١١)

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: بے شک میرے حوض میں صراحیاں ہیں آسمان کے ستاروں کے شمار کے برابر۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے۔

(٢٤٤٣) عَنْ سَمُرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((اِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوْضًا وَاِنَّهُمْ يَتَبَاهَوْنَ اَيُّهُمْ اَكْثَرُ وَارِدَةً وَاِنِّيْ اَرْجُوْا اَنْ اَكُوْنَ اَكْثَرَهُمْ وَارِدَةً)). (اسناده صحيح) تخريج شرح عقيدة الطحاويه: ١٩٧ـ تخريج المشكاة : ٥٥٩٤ـ سلسلة الاحاديث الصحيحه: ١٥٨٩)

ترجمہ: روایت ہے سمرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: ہر نبی کا ایک حوض ہے اور وہ فخر کرتے ہیں آپس میں ایک دوسرے پر اس باب میں کہ کس کے حوض پر پانی پینے والے زیادہ جمع ہوتے ہیں اور میں امید رکھتا ہوں یعنی اللہ کے فضل سے کہ میرے حوض پر سب سے زیادہ جمع ہوں۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے اور روایت کی اشعث بن عبدالملک نے یہ حدیث حسن ہے انہوں نے نبی ﷺ سے مرسلاً اور نہ ذکر کیا اس میں سمرہ رضی اللہ عنہ کا اور وہ صحیح تر ہے۔

❀❀❀❀

١٥ ـ بَابُ: مَا جَآءَ فِيْ صِفَةِ اَوَانِي الْحَوْضِ

ظروف حوض کی صفت کے بیان میں

(٢٤٤٤) عَنْ اَبِيْ سَلَّامِ الْحُبْشِيِّ قَالَ : بَعَثَ اِلَيَّ عُمَرُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيْزِ فَحُمِلْتُ عَلَى الْبَرِيْدِ قَالَ: فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ قَالَ: يَااَمِيْرَالْمُؤْمِنِيْنَ! لَقَدْ شَقَّ عَلَيَّ مَرْكَبِي الْبَرِيْدُ۔ فَقَالَ: يَا اَبَاسَلَّامٍ! مَا اَرَدْتُّ اَنْ اَشُقَّ عَلَيْكَ

وَلٰكِنْ بَلَغَنِي عَنْكَ حَدِيثٌ تُحَدِّثُهُ عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْحَوْضِ، فَأَحْبَبْتُ أَنْ تُشَافِهَنِي بِهِ۔ قَالَ أَبُو سَلَّامٍ: حَدَّثَنِي ثَوْبَانُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ قَالَ: ((**حَوْضِي مِنْ عَدَنٍ إِلٰى عَمَّانَ الْبَلْقَاءِ وَمَاؤُهُ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَأَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ وَأَكْوَابُهُ عَدَدُ نُجُومِ السَّمَاءِ مَنْ شَرِبَ مِنْهُ شَرْبَةً لَمْ يَظْمَأْ بَعْدَهَا أَبَدًا، أَوَّلُ النَّاسِ وُرُودًا عَلَيْهِ فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِينَ الشُّعْثُ رُءُوسًا، الدُّنْسُ ثِيَابًا الَّذِينَ لَا يَنْكِحُونَ الْمُتَنَعِّمَاتِ وَلَا يُفْتَحُ لَهُمُ السُّدَدِ**)). قَالَ عُمَرُ: لٰكِنِّي نَكَحْتُ الْمُتَنَعِّمَاتِ وَفُتِحَتْ لِيَ السُّدَدُ نَكَحْتُ فَاطِمَةَ بِنْتَ عَبْدِالْمَلِكِ لَا جَرَمَ إِنِّي لَا أَغْسِلُ رَأْسِي حَتّٰى يَشْعَثَ وَلَا أَغْسِلُ ثَوْبِيَ الَّذِي يَلِي جَسَدِي حَتّٰى يَتَّسِخَ. (اسناده صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (١٠٨٢) ظلال الجنة (٧٠٧'٧٠٨) تخريج المشكاة (٥٥٩٢)

ترجمہ: روایت ہے ابوسلام حبشی سے کہا انہوں نے بھیجا میری طرف عمر بن عبدالعزیز نے پیغام اور میں سوار کیا گیا برید پر پھر جب داخل ہوا میں ان پر کہا اے امیرالمومنین شاق گزری مجھ پر سواری برید کی فرمایا عمر بن عبدالعزیز نے اے ابوسلام مجھے یہ منظور نہیں کہ تم پر مشقت ہو مگر میں نے تمہیں اس لیے تکلیف دی کہ میں نے سنا ہے کہ تم ایک حدیث بیان کرتے ہو بواسطہ ثوبان رضی اللہ عنہ کے رسول اللہ ﷺ سے حوض کوثر کے بارے میں تو میں نے چاہا کہ تم سے بالمشافہ سن لوں کہا ابوسلام نے روایت کی مجھ سے ثوبان رضی اللہ عنہ نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے حوض میرا عدن سے عمان تک ہے پانی اس کا زیادہ سفید ہے دودھ سے اور زیادہ میٹھا ہے شہد سے آبخورے اس کے جتنے آسمان کے تارے۔ جس نے ایک بار اس میں سے پیا پیاسا نہ ہوگا بعد اس کے کبھی پہلے جو لوگ اس پر آئیں گے فقراء مہاجرین ہوں گے گردآلود سر ان کے میلے کچیلے کپڑے نکاح نہیں کرتے ناز پروردہ عورتوں سے اور نہیں کھولے جاتے ان کے لیے دروازے کہا عمر بن عبدالعزیز نے لیکن میں نے تو نکاح کیا ناز پروردہ عورتوں سے اور کھولے گئے میرے لیے دوازے' نکاح کیا میں نے فاطمہ بنت عبدالملک سے مگر اتنی بات ضرور ہے کہ میں نہیں دھوتا اپنا سر جب تک کہ چکٹ نہ جائے اور نہیں دھوتا اپنے وہ کپڑے کہ میرے بدن سے لگے ہیں جب تک کہ میلے کچیلے نہ ہوں۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے اس سند سے اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث معدان بن ابوطلحہ سے انہوں نے روایت کی ثوبان رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور ابوسلام حبشی کا نام ممطور ہے۔

مترجم: برید لفظ فارسی ہے اصل میں خچر کو کہتے ہیں اور ترجمہ ندوی میں کہا ہے برید وہ خچر ہے کہ بارہ میل کی سواری کے لیے مستعد رکھیں اور عمان بفتح عین اور بہ تشدید میم ایک موضع ہے شام میں اور بضم عین اور بہ تخفیف میم ایک موضع بحرین میں اور بلقاء ایک شہر ہے شام میں اور عدن جزیرہ مشہور ہے کہ مرہے حجاج کا اور یہ لفظ منصرف ہے اور غیر منصرف بھی وارد ہوا ہے اور اختلاف احادیث کا تقدیر حوض میں مبنی اس پر ہے کہ سامع کے ذہن میں اس کی بڑائی آ جائے' یہ مقصود نہیں کہ مقدار اس کا بعینہ مذکور ہو اس لیے ہر مقام میں

حسب ادراک مخاطب جیسا مناسب ہوا ویسا ارشاد ہوا۔ قولہ نکاح نہیں کرتے یعنی خود بھی صحبت ناز پروردہ عورتوں کی نہیں چاہی اور اگر چاہیں اور طلب کریں تو کوئی ان کے خطبہ کو قبول نہ کرے، قولہ اور نہیں کھولے جاتے دروازے یعنی کسی کے دروازے پر اذن مانگیں داخل ہونے کو تو اجازت نہ ملے غرض یہ کہ نہایت ابتذال و عجز سے وہ دنیا میں رہے ہیں اور کسی طرح کا جاہ و منزلت اور علوم رتبت زمین پر نہیں چاہتے مظہر عبدیت ہیں اور معدن کسر و انکسار نہ طالب حشمت ہیں نہ راغب جاہ افتخار۔

❀❀❀❀

(٢٤٤٥) عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ: قُلْتُ: یَارَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا آنِیَةُ الْحَوْضِ؟ قَالَ: ((وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَآنِیَتُهٗ اَكْثَرُ مِنْ عَدَدِ نُجُوْمِ السَّمَآءِ وَكَوَاكِبِهَا فِیْ لَیْلَةٍ مُظْلِمَةٍ مُصْحِیَةٍ مِنْ آنِیَةِ الْجَنَّةِ مَنْ شَرِبَ مِنْهَا لَمْ یَظْمَأْ آخِرَ مَا عَلَیْهِ عَرْضُهٗ مِثْلُ طُوْلِهٖ، مَا بَیْنَ عَمَّانَ اِلٰی اَیْلَةَ مَآءُهٗ اَشَدُّ بَیَاضًا مِّنَ اللَّبَنِ وَاَحْلٰی مِنَ الْعَسَلِ)).

تَرجَمَہ: روایت ہے ابو ذر رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے عرض کی میں نے یارسول اللہ ﷺ کیسے ہیں برتن حوض کوثر کے؟ فرمایا آپ ﷺ نے: قسم ہے اس پروردگار کی کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے۔ بے شک برتن اس کے آسمان کے تاروں سے زیادہ ہیں اس رات میں کہ اندھیری ہو اور ابر فلک سے کھل گیا ہو اور وہ برتن جنت کے برتنوں سے ہیں جس نے پیا اس میں سے کبھی پیاسا نہ ہوگا آخر وقت تک عرض اس کا طول کے برابر ہے یعنی چوکور ہے عمان سے ایلہ تک پانی اس کا دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا۔ (اسنادہ صحیح) الظلال (۷۲۱)

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور اس باب میں حذیفہ بن الیمان اور عبداللہ بن عمرو اور ابو برزہ اسلمی اور ابن عمر اور حارثہ بن وہب اور مستورد بن شداد رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے اور مروی ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: حوض میرا کوفہ سے حجر اسود تک ہے۔

مترجم: قولہ برتن اس کے آسمان کے تاروں سے الخ یعنی جس رات میں اندھیرا ہو چاندنی نہ ہو اس لیے کہ چاندنی میں اکثر چھوٹے تارے نظر نہیں آتے اور ابر فلک سے کھل گیا یعنی مینہ برس کر بدلی کھل گئی ہو کہ جو سماء گرد و غبار سے پاک ہو اور کوئی شئی حائل نہ ہو رائی اور فلک کے درمیان اس رات میں جیسے تارے کثرت سے چھٹکے ہوئے ان گنت نظر آتے ہیں اس سے زیادہ برتن ہیں اس حوض کے۔

❀❀❀❀

١٧۔ بَابٌ: صِفَةِ الَّذِیْنَ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ بِغَیْرِ حِسَابٍ

ان لوگوں کے بیان میں جو بغیر حساب داخل جنت ہوں گے

(٢٤٤٦) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَمَّا اُسْرِیَ بِالنَّبِیِّ جَعَلَ یَمُرُّ بِالنَّبِیِّ وَالنَّبِیِّیْنَ وَمَعَهُمُ الْقَوْمُ وَالنَّبِیِّ وَالنَّبِیِّیْنَ

وَمَعَهُمُ الرَّهْطُ وَالنَّبِيَّ وَالنَّبِيِّينَ وَلَيْسَ مَعَهُمْ اَحَدٌ حَتّٰى مَرَّ بِسَوَادٍ عَظِيمٍ، فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا قِيلَ مُوْسٰى وَقَوْمُهُ وَلٰكِنِ ارْفَعْ رَاْسَكَ فَانْظُرْ۔ قَالَ فَاِذَا هُوَ سَوَادٌ عَظِيمٌ قَدْ سَدَّ الْاُفُقَ مِنْ ذَا الْجَانِبِ، وَ مِنْ ذَا الْجَانِبِ فَقِيلَ هٰؤُلَاءِ اُمَّتُكَ وَسِوٰى هٰؤُلَاءِ مِنْ اُمَّتِكَ سَبْعُونَ اَلْفًا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ، فَدَخَلَ وَلَمْ يَسْاَلُوْهُ وَلَمْ يُفَسِّرْ لَهُمْ۔ فَقَالُوْ نَحْنُ هُمْ وَقَالَ قَائِلُوْنَ هُمْ اَبْنَاءُ الَّذِيْنَ وُلِدُوْا عَلَى الْفِطْرَةِ وَالْاِسْلَامِ۔ فَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: ((**هُمُ الَّذِيْنَ لَا يَكْتَوُوْنَ وَلَا يَسْتَرْقُوْنَ وَلَا يَتَطَيَّرُوْنَ وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ**)). فَقَامَ عُكَّاشَةُ بْنُ مُحْصِنٍ فَقَالَ: اَنَا مِنْهُمْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((**نَعَمْ**)) ثُمَّ جَاءَهُ اٰخَرُ فَقَالَ اَنَا مِنْهُمْ؟ فَقَالَ: ((**سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ**)). (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا انہوں نے کہ جب شب معراج میں تشریف لے گئے رسول اللہ ﷺ تو گزرے آپ ایک یا کئی نبیوں پر کہ ان کے ساتھ ایک قوم تھی یعنی ان کی امت اور گزرے ایک یا کئی نبیوں پر کہ ان کے ساتھ ایک رہط تھی اور گزرے ایک یا کئی نبیوں پر کہ ان کے ساتھ کوئی آدمی نہ تھا یہاں تک کہ گزرے آپ ﷺ ایک بڑے گروہ پر سو پوچھا میں نے کہ کون ہے یہ کہا گیا یہ موسیٰ علیہ السلام ہیں اور ان کی قوم ولیکن بلند کرو سر اور نظر کرو تو یکایک دیکھا میں نے ایک گروہ بہت بڑا کہ گھیر لیا اس نے کناروں کو آسمان کی اس جانب سے اور اس جانب سے سو کہا گیا مجھ سے کہ یہ تمہاری امت ہے اور اس کے سوا تمہاری امت کے ستر ہزار اور ہیں کہ داخل ہوں گے جنت میں بغیر حساب کے پھر یہاں تک فرمایا کہ آنحضرت ﷺ گھر میں تشریف لے گئے اور لوگوں نے نہ پوچھا کہ ستر ہزار کون لوگ ہیں اور آپ نے تفسیر بھی نہ کی ان کی سو بعض اصحاب کہنے لگے شاید وہ ہم لوگ ہوں یعنی اصحاب آپ کے اور بعضوں نے کہا وہ لڑکے ہیں کہ فطرت اسلام پر پیدا ہوئے پھر نکل آئے رسول اللہ ﷺ اور فرمایا: وہ لوگ ہیں کہ نہ داغ کرتے ہیں اور نہ منتر کرواتے ہیں اور نہ بد فالی لیتے ہیں اور اپنے رب پر توکل کرتے ہیں سو کھڑے ہو گئے عکاشہ بن محصن اور عرض کی کہ میں ان میں ہوں یارسول اللہ ﷺ فرمایا آپ نے: ہاں، پھر آئے دوسرے صاحب اور عرض کی کہ میں بھی ان میں ہوں فرمایا آپ نے سبقت کی تم پر عکاشہ نے۔

فائدہ: اس باب میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: رہط جماعت مردوں کی جو دس سے کم ہو اور بعضوں نے کہا چالیس تک اور نہ ہو اس میں کوئی عورت اور واحد اس کا اس کے لفظ سے نہیں اور جمع اس کی ارہط اور ارہاط اور جمع الجمع اراہط آتی ہے اور تصغیر اس کی رہیط ہے اور اس حدیث میں بیان ہے توکل کا اور فضیلت متوکلین کی، اور توکل لغت میں اظہار عجز اپنا اور شرع میں عبارت ہے اس سے کہ بندہ اپنا کام کارساز حقیقی پر چھوڑ دے اور اس کی تقدیر پر مفوض کرے اور حرکات وسکنات میں کسی کو متصرف نہ جان کر کالمیت فی ید الغسال اس فعال لما یرید کے سامنے ہو جائے اور نظر اپنی اسباب پر نہ رکھے اور اسباب تین قسم ہیں یقینی، ظنی، وہمی، یقینی جیسے لقمہ منہ میں رکھنا اور چبانا کہ سبب ہے سیری کا

مباشرت ان افعال کی منافی توکل نہیں بلکہ ترک اس کا جہل وسفاہت ہے اور موجب اثم ومعصیت اور ظنی وہ کہ جاری ہوئی سنت الٰہی اور تقدیر اس کی عامہ خلائق میں جیسے کسب قوت اور معالجت اور مداومت بادویہ طیبہ کہ حاصل ہوا ہے ظن اس کے نفع کے ساتھ اور مانند احتیاط نفس کے اس چیز سے کہ غالب اس میں ہلاک ہے جیسے خواب کرنا ایسی چیز میں کہ عادت ہے وہاں سیل اور شیر وغیرہ کے آنے کی مثلاً اور یہ قسم کبھی ساقط ہو جاتی ہے نظر سے اہل توکل کے اور یقین ہوتا ہے ان کو قدرت حق کے مشاہدہ پر اور اس کی تقدیر پر اور یقین ہوتا ہے کہ ایک ذرہ بے اذن پروردگار کے نہیں ہل سکتا اور کوئی چیز بے تقدیر اور اندازہ اس کے وقوع میں نہیں آ سکتی اور اسباب وہمی واجب ہے ترک اس کا مرد متوکل کو اور مباشرت اس کی منافی توکل ہے بالکل جیسے کہ قیام ومقام نہ کرنا ایسے مقام میں کہ جہاں کبھی سیل اور شیر نہیں آتا اور بجز دتو ہم اس سے محترز ہونا اور افسونہائے جاہلیت اور نظیر اور مانند اس کے جن چیزوں کی شارع نے نفی کی ہے اس قسم سے ہیں اور ترک تدبیرات اور معالجات عادیہ کا قسم ثانی سے ہے۔ فافہم، کذا ذکر الشیخ فی شرح مشکوٰۃ۔

قولہٗ وہ لوگ ہیں کہ نہ داغ کرتے ہیں الخ' اس لیے کہ داغ اسباب وہمیہ سے ہے اور وارد ہوئی ہے اس سے نہی' قولہٗ اور نہ منتر کرواتے ہیں الخ مراد اس سے منتر جاہلیت کے ہیں کہ جس میں احتمال ہے شرک کا اور داخل ہیں اس میں جمیع منتر کہ جس کے معنی معلوم نہ ہوں کہ احتمال ہے اس میں کفر وشرک کا' قولہ سو کھڑے ہوئے عکاشہ بن محصن رضی اللہ عنہ الخ اس میں دلالت ہے اوپر مسارعت اور مسابقت کے نیکیوں میں اور طلب دعا کی صالحین سے دوسری روایتوں میں تصریح وارد ہوئی ہے کہ انہوں نے عرض کیا کہ آپ دعا کیجیے کہ اللہ مجھے اس گروہ میں داخل کر دے۔ قولہٗ سبقت کی تم پر عکاشہ نے دوسری روایت میں وارد ہوا ہے کہ مرد دوسرے سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ تھے گویا آپ کو وحی خفی ہوئی کہ ایک شخص اسی مجلس میں اس جماعت میں داخل ہو سکتا ہے پھر جو سابق ہو وہ مقدم ہے اور مستحق اور عکاشہ صحابی مشہور ہیں حاضر ہوئے بدر میں اور جو مشاہد کہ بعد اس کے ہیں اور ٹوٹ گئی ان کی تلوار بدر کے دن پس دی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ایک چوب یا شاخ خرمائے خشک شک راوی ہے سو ہو گئی ان کے ہاتھ میں شمشیر' اور وہ پہلے شخص ہیں کہ بیعت رضوان کی اور بشارت دی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بہشت کی اور وہ فضلائے صحابہ سے تھے اور وفات پائی خلافت صدیق رضی اللہ عنہ میں زمن ردت میں اور عمر مبارک ان کی پینتالیس سال ہے روایت کی ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بہن ان کی ام قیس بنت محصن ہیں۔ (شرح مشکوٰۃ)

❀❀❀❀

۱۷۔ باب: حدیث اضاعة الناس الصلاة وحدیث ذمائم العباد

لوگوں کے نماز ضائع کرنے اور قابل مذمت بندوں کا بیان

(۲۴۴۷) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : مَا اَعْرِفُ شَيْئًا مِمَّا كُنَّا عَلَيْهِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ فَقُلْتُ : اَيْنَ الصَّلَاةُ؟

قَالَ: اَوَلَمْ تَصْنَعُوْا فِیْ صَلٰوتِكُمْ مَا قَدْ عَلِمْتُمْ. (اسناده صحیح)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے نہیں دیکھتا میں اب کوئی شے ان میں سے جس پر تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہم لوگ۔ ابوعمران جونی کہتے ہیں کہا میں نے کہاں ہے نماز؟ فرمایا انس رضی اللہ عنہ نے: کیا تم نے نہیں کی نماز میں ایسی چیز کہ تم جانتے ہو یعنی اس میں بھی تم سستی اور کاہلی کرتے ہو۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور مروی ہوئی ہے کئی سندوں سے انس رضی اللہ عنہ سے۔

مترجم: اللہ اللہ! اس حدیث سے تغیر زمان اور اہل زماں معلوم ہوتا ہے اور ذہاب علم وکمال ایمان کا اور ظہور قصور ایقان کا کہ صحابی جلیل القدر قریب العہد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہتے ہیں کہ میں حضرت کے زمانے کی کوئی چیز نہیں دیکھتا افسوس صد افسوس پھر اس زمانہ کا کیا حال خیال کیا جائے کہ وفات مبارک سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تیرہ سو برس کامل ہونے کو ہیں دو چار سال باقی ہیں وہ بھی فتن وزلازل ورنج ومحن سے دوچار ہیں اور اکثر بلاد اہل اسلام کے نصاریٰ کے قبضہ اقتدار میں آ گئے ہیں اور انہدام شعائر اسلام کا اور انسداد حدود شرعیہ کا بدرجہ اتم ہے تنفر لوگوں کے امزجہ میں اثر کرتا جاتا ہے تسنن مثل عنقا گم ہے بندگان بیدار روتے ہیں اور نائمان غفلت سوتے ہیں اور نہ ان میں جوش مردانہ ہے نہ ان میں ہوش عاقلانہ قوانین ریاست اہل اسلام سے مسلوب اور قواعد سیاست ان کے پاس معیوب نہ اس پر وقوف نہ اس پر شعور ہزار ہا مساجد بے چراغ اور معابد آشیانہ زاغ ہو رہے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون اَللّٰهُمَّ اٰجِرْنَا فِیْ مُصِیْبَتِنَا وَاَخْلُفْ لَنَا خَیْرًا مِّنْهَا.

❀❀❀❀

(٢٤٤٨) عَنْ أَسْمَآءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ الْخَثْعَمِيَّةِ قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ تَخَيَّلَ وَاخْتَالَ، وَنَسِيَ الْكَبِيْرَ الْمُتَعَالَ. وَبِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ تَجَبَّرَ وَاعْتَدٰى، وَنَسِيَ الْجَبَّارَ الْاَعْلٰى أَبِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ سَهٰى وَلَهٰى، وَنَسِيَ الْمَقَابِرَ وَالْبِلٰى، بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ عَتَاوَطَغٰى، وَنَسِيَ الْمُبْتَدَ وَالْمُنْتَهٰى بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ يَخْتِلُ الدُّنْيَا بِالدِّيْنِ. بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ يَخْتِلُ الدِّيْنَ بِالشُّبُهَاتِ. بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ طَمَعٌ يَقُوْدُهُ. بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ هَوًى يُضِلُّهُ. بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ رُغَبٌ يُذِلُّهُ)). (اسناده ضعیف) تخریج المشکاة: ٥١١٥ـ التحقیق الثانی۔ سلسلة الاحادیث الضعیفه (٢٠٢٦) الظلال (٩ـ١٠) ضعیف الجامع الصغیر (٢٣٥٠) اس میں زید الخثعمی مجہول راوی ہے۔

ترجمہ: روایت ہے اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے کہ سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ برا ہے وہ بندہ کہ خیال خام پکایا اور اترایا اور بھول گیا خدائے بزرگ و برتر کو اور برا ہے وہ بندہ کہ تکبر کیا اس نے اور زیادتی کی اور بھول گیا

جبار برتر کو برا ہے وہ بندہ کہ کھیل میں مشغول ہو گیا اور بھول گیا قبروں کو اور ہڈیوں کے گل سڑ جانے کو برا ہے وہ بندہ کہ حد سے تجاوز کیا اس نے اور سرکشی کی اور بھول گیا اپنی ابتدائے خلقت کو اور انتہائے کار کو برا ہے وہ بندہ کہ طلب کرتا ہے دنیا کو امور دین سے برا ہے وہ بندہ کہ ملاتا ہے دین اپنا ساتھ شبہوں کے برا ہے وہ بندہ کہ اس کو طمع کھینچے پھرتی ہے برا ہے وہ بندہ کہ اس کو ہوائے نفسانی گمراہ کرتی ہے برا ہے وہ بندہ کہ اس کو حرص ذلیل کرتی ہے۔

فائدہ : اس حدیث کو نہیں پہچانتے ہم مگر اسی سند سے اور اسناد اس کی قوی نہیں۔

❁❁❁❁

۱۸۔ باب: فی ثواب الاطعام والسقی ولاکسو وحدیث من خاف ادلج

کھانا کھلانے اور پانی پلانے کے ثواب کا بیان اور حدیث کہ جو ڈر گیا وہ رات کے ابتدائی حصے میں نکلا

(۲۴۴۹) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((اَیُّمَا مُؤْمِنٍ اَطْعَمَ مُؤْمِنًا عَلٰی جُوْعٍ اَطْعَمَهُ اللّٰهُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ مِنْ ثِمَارِ الْجَنَّةِ، وَاَیُّمَا مُؤْمِنٍ سَقٰی مُؤْمِنًا عَلٰی ظَمَاٍ سَقَاهُ اللّٰهُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ مِنَ الرَّحِیْقِ الْمَخْتُوْمِ، وَاَیُّمَا مُؤْمِنٍ کَسَا مُؤْمِنًا عَلٰی عُرْیٍ کَسَاهُ اللّٰهُ مِنْ خُضْرِ الْجَنَّةِ)). (اسنادہ ضعیف)

تخریج (المشکاۃ : ۱۹۱۳) ضعیف ابی داؤد (۳۰۰) اس میں عطیہ عوفی راوی ضعیف ہے

ترجمہ: روایت ہے ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جو مومن کھلائے کسی مومن کو بھوک کے وقت، کھلائے گا اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن جنت کے میووں سے اور جو مومن کہ پلائے کسی مومن کو پیاس کے وقت، پلائے گا اسے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن رحیق مختوم سے اور جو مومن پہنائے کسی مومن کو ننگے بدن ہونے کے وقت، پہنائے گا اسے اللہ تعالیٰ سبز حلوں سے جنت کے۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے اور مروی ہوئی ہے عطیہ سے انہوں نے روایت کی ابوسعید رضی اللہ عنہ سے موقوفاً اور یہ صحیح تر ہے میرے نزدیک اور اشبہ۔

مترجم: رحیق نام ہے شراب کا' مختوم مہر لگی ہوئی اس کے شیشے پر۔

❁❁❁❁

(۲۴۵۰) عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَنْ خَافَ اَدْلَجَ وَمَنْ اَدْلَجَ بَلَغَ الْمَنْزِلَ أَلَا اِنَّ

سِلْعَةَ اللّٰهِ غَالِيَةٌ اِلَا اِنَّ سِلْعَةَ اللّٰهِ الْجَنَّةُ)). (اسناده صحيح) سلسلة الاحاديث (الصحيحه : ٩٥٤۔ ٢٣٣٥۔ تخريج المشكاة : ٥٣٤٨۔ التحقيق الثانی)

ترجمہ: مجھ سے بکیر بن فیروز نے بیان کیا انہوں نے کہا میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جو ڈرا اول شب سے چلا اور جو اول شب سے چلا منزل کو پہنچا آگاہ ہو کہ پونجی اللہ تعالیٰ کی گراں قیمت ہے آگاہ ہو کہ پونجی اللہ تعالیٰ کی جنت ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر ابو النضر کی روایت سے۔

مترجم: جو ڈرا شب خون سے کہ ایک قوم رات کو آ کر اپنی بستی اور شہر اور عورتوں و بچوں کو قتل کرے گی پھر اول شب سے بستی چھوڑ بھاگا اور صبح تک امن کی جگہ میں پہنچ گیا۔ یہ حضرت نے بطور مثال کے فرمایا کہ جو اللہ تعالیٰ کے عذاب سے کہ لیلاً اور نہاراً سر پر کھڑا ہے یا موت سے ڈرا کہ دائماً سر پر سوار ہے اور نیک عمل میں سعی کرنے کا طریقہ اختیار کیا اور عادات سابقہ اور معاصی ماضیہ کے شہر سے بقدم توبہ نکلا اور بقیہ عمر چلتا رہا طریق حسنات میں سے صبح قیامت کو یا صبح موت کے وقت منزل مقصود کو پہنچ گیا اور راحت پائی اور جو نہ نکلا نہ چلا فوج نے آ کر اس کا مال لوٹا اور اس کے اہل و عیال اسیر کیے اور وہ ہلاک ہو گیا اور سلعہ متاع خانگی یا جو چیز کہ معرض بیع میں لائی جائے اسی طرح جنت کہ مسلمانوں کے اعمال صالحہ کے عوض میں بیع ہوئی ہے مگر قیمت اس کی بہت گراں ہے جب تک رضائے مولیٰ نہ ہو اس کا ملنا دشوار ہے۔

❀❀❀❀

١٩۔ باب: علامة التقوى ودع ما لا باس به حذرًا

تقوے کی علامت اور بچنے کے لیے ان کاموں کو چھوڑ دے جن میں کوئی حرج نہیں ہے

(٢٤٥١) عَنْ عَطِيَّةَ السَّعْدِيِّ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((لَا يَبْلُغُ الْعَبْدُ اَنْ يَّكُوْنَ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ حَتّٰى يَدَعَ مَالَا بَاْسَ بِهِ حَذَرًا لِمَا بِهِ بَاْسٌ)). (اسناده ضعيف) غاية المرام (١٧٨) ((احاديث البيوع)) التعليق الرغيب (١٧/٣) اس میں عبداللہ بن یزید کو جوز جانی وغیرہ نے ضعیف کہا ہے۔

ترجمہ: سیدنا عطیہ سعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اور وہ نبی ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے تھے انہوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: کوئی شخص اس وقت تک پرہیز گاروں (متقین) کے درجے پر نہیں پہنچ سکتا جب تک وہ شبہ والی چیز سے بچنے کے لئے اس چیز کو نہ چھوڑے جس میں شبہ نہیں ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے۔

❀❀❀❀

۲۰۔ باب: حدیث لَوْ اَنَّكُمْ تَكُوْنُوْنَ كَمَا تَكُوْنُوْنَ عِنْدِیْ

حدیث کہ اگر تم ایسے ہوتے جیسے تم میرے پاس ہوتے ہو

(۲۴۵۲) عَنْ حَنْظَلَةَ الْاُسَيْدِيِّ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((لَوْ اَنَّكُمْ تَكُوْنُوْنَ كَمَا تَكُوْنُوْنَ عِنْدِيْ لَأَظَلَّتْكُمُ الْمَلَائِكَةُ بِاَجْنِحَتِهَا)). (حسن صحیح) سلسلة الاحاديث الصحيحه (۱۹۷۶)

تَرجَمَہ: روایت ہے حنظلہ اسیدی رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: اگر تمہارے دل ویسے رہیں جیسا کہ میرے پاس رہتے ہیں تو سایہ کریں تم پر فرشتے اپنے پروں سے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور مروی ہے یہ حدیث اس سند کے سوا کئی سندوں سے حنظلہ اسیدی رضی اللہ عنہ سے اور اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

مترجم: اس حدیث میں دلالت ہے تاثیر پر صحبت رسول مکرم ﷺ کی اور علی ہذا القیاس اثر صحبت پر صالحین کے اور اشارہ ہے فضیلت بشر پر کہ حاصل ہوتی ہے بہ صحبت انبیاء علیهم التحية والثناء۔

❀❀❀❀

۲۱۔ باب: منه حديث ((ان لكل شيء شرة))

اسی بیان میں حدیث کہ بیشک ہر چیز کے لیے ایک حرص ونشاط ہے

(۲۴۵۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((إِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ شِرَّةً، وَلِكُلِّ شِرَّةٍ فَتْرَةً، فَإِنْ صَاحِبُهَا سَدَّدَ قَارَبَ فَارْجُوْهُ، وَإِنْ أُشِيْرَ إِلَيْهِ بِالْأَصَابِعِ فَلَا تَعُدُّوْهُ)). (اسناده حسن) تخريج (المشكاة : ۵۳۲۵، التحقيق الثانى التعليق الرغيب : ۱/۴۶۔ الظلال : ۱/۲۸)

تَرجَمَہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ہر شے کی ایک حرص ونشاط ہے اور ہر حرص ونشاط کی ایک فترت ہے پھر اگر صاحب اس کا متوسط چال چلا اور حق سے نزدیک ہوتا رہا تو امید رکھو اس کی بہتری کی اور اگر اشارہ کیا جائے اس کی طرف انگلیوں سے تو اسے کچھ شمار میں نہ لاؤ۔

یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے اور مروی ہوئی ہے یہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے انہوں نے روایت کی نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ نے: کافی ہے آدمی کو اتنا شر کہ اشارہ کیا جائے انگلیوں سے دنیا میں یا دین میں مگر جس کو بچائے اللہ تعالیٰ۔

مترجم: یعنی ہر شے کی ابتداء میں ایک نشاط وخوشی وفرحت وجوش ہوتا ہے، اسی طرح عبادت وزہد وریاضت کی ابتداء میں بھی آدمی

کو خوب شوق و ذوق رہتا ہے، پس اگر مجتنب رہا آدمی افراط و تفریط سے اور ثابت رہا صراط مستقیم پر اور قریب ہوتا گیا حق سے تو امید ہے کہ منزل مقصود کو پہنچے اور اگر شہرت ان کی ایسی ہوئی کہ جدھر نکلا انگلیاں اٹھنے لگیں کہ یہ بڑا عابد ہے بڑا زاہد ہے تو فتنہ سے بچنا اور ذلت سے محفوظ رہنا متعذر ہے مگر جسے اللہ تعالیٰ بچائے غرض اقتصاد فی الامور یعنی بیچ کی چال پر مستقیم رہنا اور مشہور نہ ہونا طریقہ سلامت ہے اور شہرت کا انجام حسرت و ندامت۔

❀❀❀❀

۲۲۔ باب: في تمثيل طول الامل وازدياد حرص المرء كلما هرم ووقوعه في الهرم آخر الامر

لمبی امید کی مثال اور اس بیان میں کہ آدمی جب کبھی بوڑھا ہوتا ہے تو اس کی حرص بڑھ جاتی ہے اور اس کا بوڑھا ہونا آخری معاملہ ہے

(۲۴۵۴) عَنْ عَبدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: خَطَّ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ خَطًّا مُرَبَّعًا وَخَطَّ فِيْ وَسَطِ الْخَطِّ خَطًّا وَخَطَّ خَارِجًا مِنَ الْخَطِّ خَطًّا وَحَوْلَ الَّذِيْ فِي الْوَسَطِ خُطُوْطًا، فَقَالَ: ((**هٰذَا ابْنُ آدَمَ وَهٰذَا أَجَلُهُ مُحِيْطٌ بِهِ وَهٰذَا الَّذِيْ فِي الْوَسَطِ الْإِنْسَانُ وَهٰذِهِ الْخُطُوْطُ عُرُوْضُهُ إِنْ نَجَا مِنْهُ هٰذَا، يَنْهَشُهُ هٰذَا وَالْخَطُّ الْخَارِجُ الْأَمَلُ**)). (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا کہ کھینچی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لکیر مربع اور مربع لکیر کے اندر ایک لکیر اور کھینچی اور لکیر اس مربع کے باہر اور کھینچی اس خط کے گرد جو وسط مربع میں واقع تھا کئی لکیریں کھینچیں پھر فرمایا یہ ابن آدم ہے یعنی وسط مربع میں اور یہ اجل اس کی ہے یعنی وہ خطوط جو اسے ہر طرف سے گھیرے ہیں اور یہ جو بیچوں بیچ میں ہے انسان ہے اور یہ خطوط بلیات و آفات اس کے ہیں اگر ان سے بچا تو لیا اس خط عریض نے اس کو اور خط خارج اس کی امید ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

مترجم: خط مربع جو الف' ب ج' د سے مرکب ہے موت انسان ہے جو جوانب اربعہ سے اسے گھیرے ہوئی ہے اور ف' ک کا جو خط وسط مربع میں ہے انسان ہے اور خطوط صغار اس کے یمین و یسار عوارض و بلیات و آفات و امراض و حوادث ہیں کہ اس سے احتراز ممکن نہیں اور خط بیروں مربع جو م' ن سے مرکب ہے امل اور امید دراز اس کی ہے کہ اس خیال خام میں دوڑتا دھوپتا ہے اور سعی اور کوشش کرتا ہے آخر ش مر جاتا ہے اور کف افسوس ملتا ہے۔

❀❀❀❀

(۲۴۵۵) عَنْ اَنَسٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ : ((یُھْرَمُ بْنُ آدَمَ وَتَشِبُّ مِنْہُ اثْنَتَانِ اَلْحِرْصُ عَلَی الْمَالِ وَالْحِرْصُ عَلَی الْعُمُرِ)). (اسنادہ صحیح) سلسلة الاحادیث الصحیحة (۱۹۰۶)

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: بوڑھا ہو جاتا ہے آدمی اور جوان ہو جاتی ہیں اس میں دو چیزیں ایک حرص مال کی دوسرے حرص زندگی کی۔

فائدہ: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(۲۴۵۶) عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ الشِّخِّیْرِ، عَنْ أَبِیْہِ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ : ((مُثِّلَ ابْنُ آدَمَ وَاِلٰی جَنْبِہٖ تِسْعَةٌ وَتِسْعُوْنَ مَنِیَّةً اِنْ أَخْطَأَتْہُ الْمَنَایَا وَقَعَ فِی الْھَرَمِ)). [اسنادہ حسن]

ترجمہ: روایت ہے مطرف بن عبداللہ بن شخیر انہوں نے اپنے باپ سے روایت کیا انہوں نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: صورت بنائی گئی انسان کی اور اس کے بازو پر ننانوے موتیں ہیں اگر ان موتوں سے بچ گیا تو گرفتار پیری ہوا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: صورت بنائی گئی یعنی عالم مثال میں اس طرح ممثل ہوا یا خلقت اس کی مستلزم ہے ان امراض و آفات کی جس کا انجام موت ہو پھر اگر ان سے بحفاظت الٰہی محفوظ رہا اور موت نہ آئی تو ایک اور مرض لا دوا میں گرفتار ہوا اور وہ پیری ہے کسی نے خوب کہا ہے: ع

پیری و صد عیب چنیں گفتہ اند

اور آنحضرت ﷺ نے ہرم سے یعنی پیری سے پناہ مانگی ہے۔

❀❀❀❀

۲۳۔ باب: فی الترغیب فی ذکر اللہ و ذکر الموت آخر اللیل و فضل اکثار الصلاۃ علی النبی ﷺ

اللہ کے ذکر اور رات کے آخری حصے میں موت کو یاد کرنے کی ترغیب اور نبی ﷺ پر کثرت سے درود بھیجنے کی فضیلت

(۲۴۵۷) عَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ عَنْ أَبِیْہِ قَالَ : کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِذَاذَھَبَ ثُلُثَا اللَّیْلِ قَامَ فَقَالَ : ((یَآیُّھَا النَّاسُ! اذْکُرُوا اللّٰہَ اذْکُرُوا اللّٰہَ جَآءَ تِ الرَّاجِفَةُ تَتْبَعُھَا الرَّادِفَةُ جَآءَ الْمَوْتُ بِمَا فِیْہِ، جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِیْہِ)). قَالَ اُبَیٌّ : فَقُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ! اِنِّیْ اُکْثِرُ الصَّلٰوۃَ عَلَیْکَ فَکَمْ اَجْعَلُ لَکَ مِنْ صَلٰوتِیْ؟ قَالَ: ((مَا شِئْتَ)). قُلْتُ الرُّبُعَ؟ قَالَ: ((مَاشِئْتَ فَاِنْ زِدْتَّ فَھُوَخَیْرٌلَکَ)). قُلْتُ : فَالنِّصْفُ؟ قَالَ:

((مَا شِئْتَ فَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ)). قُلْتُ فَالثُّلُثَيْنِ؟ قَالَ: ((مَا شِئْتَ فَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ)). قُلْتُ اَجْعَلُ لَكَ صَلوٰتِي كُلَّهَا؟ قَالَ: ((إِذاً تُكْفٰى هَمَّكَ وَيُغْفَرُ لَكَ ذَنْبُكَ)).

[اسناده حسن] سلسلة الاحاديث (الصحيحه: ٩٥٤، فضل الصلاة على النبى ﷺ رقم ١٣-٤١)

ترجمہ: روایت ہے طفیل بن ابی بن کعب سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ اٹھتے جب دو ثلث رات گزر جاتی اور فرماتے: اے آدمیو! یاد کرو اللہ کو یاد کرو اللہ کو آ گئی کھڑکھڑانے والی ساتھ لگی ہے اس کے دوسری آ گئی موت اپنی فوج لے کر آ گئی موت اپنی فوج لے کر۔ کہا ابی رضی اللہ عنہ نے پھر عرض کی میں نے یارسول اللہ میں بہت درود پڑھا کرتا ہوں آپ پر سو کتنا وقت مقرر کروں آپ پر درود پڑھنے کے لیے یعنی اپنے وظیفہ کے وقت میں سے فرمایا آپ نے: جتنا تم چاہو۔ میں نے کہا چوتھائی آپ نے فرمایا: جتنا تم چاہو اور اگر اس سے زیادہ کرو تو بہتر ہے تمہارے حق میں' میں نے کہا نصف آپ نے فرمایا: جتنا تم چاہو اور اگر زیادہ کرو تو بہتر ہے تمہارے لیے میں نے کہا دو ثلث آپ نے فرمایا: جتنا تم چاہو اور اگر زیادہ کرو تو بہتر ہے تمہارے لیے کہا میں نے تمام وقت میں وظیفہ کے درود ہی پڑھا کروں گا آپ پر آپ نے فرمایا: تو اب کفایت کرے گا درود تمہارے سب فکروں کو اور بخشے جائیں گے گناہ تمہارے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔

❀❀❀❀

٢٤۔ باب: في بيان ما يقتضيه الاستحياء من الله حق الحياء

اللہ تعالیٰ سے کما حقہ شرم کھانے کے تقاضوں کے بیان میں

(٢٤٥٨) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِسْتَحْيُوْا مِنَ اللّٰهِ حَقَّ الْحَيَآءِ)). قَالَ: قُلْنَا: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ! اِنَّا لَنَسْتَحْيِيْ وَالْحَمْدُلِلّٰهِ، قَالَ: ((لَيْسَ ذَاكَ وَلٰكِنَّ الْاِسْتِحْيَآءَ مِنَ اللّٰهِ حَقَّ الْحَيَآءِ اَنْ تَحْفَظَ الرَّأْسَ وَمَا وَعٰى وَتَحْفَظَ الْبَطْنَ وَمَا حَوٰى وَتَتَذَكَّرَ الْمَوْتَ وَالْبِلٰى، وَمَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَةَ تَرَكَ زِيْنَةَ الدُّنْيَا، فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَدِ اسْتَحْيٰى يَعْنِيْ مِنَ اللّٰهِ حَقَّ الْحَيَآءِ)). (اسناده حسن) تخريج (الروض النضير (٦٠١) المشكاة: ١٦٠٨، التحقيق الثانى)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: حیا کرو اللہ تعالیٰ سے جیسا حق ہے حیا کا۔ ہم نے کہا اے نبی اللہ کے ہم حیا کرتے ہیں اور شکر ہے اللہ کا فرمایا آپ نے: یہ حق ہے ولیکن حیا کرنا اس سے جو حق ہے حیا کا یہ ہے کہ حفاظت کرے تو سر کی اور جو سر میں ہے یعنی چشم و گوش و لسان کی اور حفاظت کرے تو پیٹ کی اور جس کو اس نے جمع کیا اور یاد رکھے تو موت اور ہڈیوں کے گل سڑ جانے کو اور جس نے ارادہ کیا فوز آخرت کا چھوڑ دے زینت دنیا کی پس جس نے یہ

سب پورا کیا اس نے حیا کی اللہ تعالیٰ سے یعنی جیسا حق ہے اس سے حیا کا۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے یعنی روایت سے ابان بن اسحاق کی وہ روایت کرتے ہیں صباح بن محمد سے۔

مترجم: قولہ ہم حیا کرتے ہیں یعنی محرمات سے بچتے ہیں اور کبائر سے اور یہ پہلا درجہ ہے حیا کا' اصحاب نے اس کو بیان کیا' حضرت نے فرمایا میری غرض یہ نہیں بلکہ میں اعلیٰ درجہ کے حیا کی تعلیم دینا چاہتا ہوں پھر اسے بیان فرمایا۔ قولہ' حفاظت کرے تو سر کی اور جو اس میں ہے یعنی آنکھ کو نظر بد سے اور گوش کو استماع غیبت سے اور ملاہی وغیرہ سے اور لسان کو کلام لغو و بیہودہ اور کذب و افتراء سے باز رکھے اور اس حفاظت کا خوگر ہو۔ قولہ اور حفاظت کرے تو پیٹ کی یعنی حرام و شبہات سے نہ بھرے بلکہ ورع و زہد اختیار کرے' قولہ اور جس کو اس نے جمع کیا یعنی پیٹ نے مراد اس سے اعضاء باقیہ ہیں مثل فرج اور ہاتھ اور پاؤں کے کہ ان کو لواطت' سحاق' زنا' مباشرت اجنبیہ سے بچائے اور ان سب اعضا کو رضائے الٰہی میں اور خوشنودی باری تعالیٰ میں لگائے اور اس پر موت کو یاد کرتا رہے اور زینت دنیا اور جاہ منزلت کا طالب نہ ہو اس نے حق اللہ سے حیا کرنے کا پورا کیا اور جس میں کچھ نقصان ہے اس کی حیا میں اتنی ہی کمی ہے۔

❀❀❀❀

۲۵۔ باب: حدیث الكيس من دان نفسه و عمل لما بعد الموت

حدیث کہ عقل مند وہ ہے جو اپنے نفس کا محاسبہ کرے اور موت کے بعد کے مراحل کے لیے عمل کرے

(۲۴۵۹) عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((اَلْكَيِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَهُ وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ، وَالْعَاجِزُ مَنْ اَتْبَعَ نَفْسَهُ هَوَاهَا وَتَمَنّٰى عَلَى اللّٰهِ)). (اسناده ضعيف)تخريج مشكاة المصابيح (٥٢٨٩) الروض النفير (٣٥٦) سلسلة الاحاديث الضعيفة (٥٣١٩) اس کی سند ابی بکر بن ابی مریم کی وجہ سے ضعیف ہے

ترجمہ: روایت ہے شداد بن اوس سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: عقلمند وہ ہے کہ عبادت میں لگائے اپنے نفس کو اور عمل کرے مابعد موت کے واسطے اور بے وقوف وہی ہے کہ پیچھے پڑا رہے خواہش نفس کے اور غرور کرے اللہ کی رحمت پر۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے اور یہ جو فرمایا من دان نفسه یعنی حساب کرے اپنے نفس کا دنیا میں قبل اس کے کہ حساب کیا جائے قیامت کے دن اور مروی ہے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا انہوں نے حساب کرو اپنے نفسوں کا قبل اس کے کہ تم سے حساب لیا جائے اور تدبیر کرو پہلے سے عرض اکبر کے لیے یعنی روبکاری آخرت کے لیے اور حساب ہلکا ہوگا قیامت کے دن اس شخص پر جو حساب کرتا رہے اپنے نفس کا دنیا میں اور مروی ہے میمون بن مہران سے کہا متقی نہیں ہوتا بندہ جب تک کہ وہ حساب نہ کرے اپنے نفس سے اس طرح کہ جیسے حساب کرتا ہے اپنے شریک سے اور خیال کرے کہ میرا کھانا کہاں سے ہے یعنی حلال سے یا حرام سے یا شبہات سے۔

مترجم: قولہ اور غرور کرے یعنی گناہ سے باز نہ آئے اور اللہ تعالیٰ پر بطور حکومت اپنی مغفرت کا حق ثابت کرے جیسے بعض بے وقوف

کہتے ہیں کہ آخراس کو اپنے کیے کی شرم آئے گی اور ہم کتنا گناہ کریں اس کی مغفرت سے بخش دیئے جائیں گے اور ہمارا وسیلہ بہت بڑا ہے یہ سب باتیں بے وقوفی کی ہیں۔

❁❁❁❁

۲۶۔ باب حدیث اکثروا من ذکرھا ذم اللذات

حدیث کہ لذتوں کو توڑنے والی چیز کو کثرت سے یاد کرو

(۲۴۶۰) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ: دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مُصَلَّاہ فَرَاٰی نَاسًا کَاَنَّهُمْ یَکْتَشِرُوْنَ قَالَ: ((اَمَا اِنَّکُمْ لَوْ اَکْثَرْتُمْ ذِکْرَ هَاذِمِ اللَّذَّاتِ لَشَغَلَکُمْ عَمَّا اَرٰی [الْمَوْتَ] فَاَکْثِرُوْا مِنْ ذِکْرِ هَاذِمِ اللَّذَّاتِ الْمَوْتِ، فَاِنَّهٗ لَمْ یَاْتِ عَلَی الْقَبْرِ یَوْمٌ اِلَّا تَکَلَّمَ فَیَقُوْلُ: اَنَا بَیْتُ الْغُرْبَةِ، وَاَنَا بَیْتُ الْوَحْدَةِ وَاَنَا بَیْتُ التُّرَابِ وَاَنَا بَیْتُ الدُّوْدِ، فَاِذَا دُفِنَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ قَالَ لَهُ الْقَبْرُ: مَرْحَبًا وَاَهْلًا، اَمَا اِنْ کُنْتَ لَاَحَبَّ مَنْ یَمْشِیْ عَلٰی ظَهْرِیْ اِلَیَّ فَاِذْ وُلِّیْتُكَ الْیَوْمَ وَصِرْتَ اِلَیَّ فَسَتَرٰی صَنِیْعِیْ بِكَ، فَیَتَّسِعُ لَهُ مَدَّ بَصَرِهٖ وَیُفْتَحُ لَهُ بَابٌ اِلَی الْجَنَّةِ. وَاِذَا دُفِنَ الْعَبْدُ الْفَاجِرُ اَوِ الْکَافِرُ قَالَ لَهُ الْقَبْرُ: لَا مَرْحَبًا وَلَا اَهْلًا اَمَا اِنْ کُنْتَ لَاَبْغَضَ مَنْ یَمْشِیْ عَلٰی ظَهْرِیْ اِلَیَّ فَاِذَا وُلِّیْتُكَ الْیَوْمَ وَصِرْتَ اِلَیَّ فَسَتَرٰی صَنِیْعِیْ بِكَ. قَالَ فَیَلْتَئِمُ عَلَیْهِ حَتّٰی یَلْتَقِیَ عَلَیْهِ وَتَخْتَلِفَ اَضْلَاعُهٗ)). قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِاَصَابِعِهٖ فَاَدْخَلَ بَعْضَهَا فِیْ جَوْفِ بَعْضٍ قَالَ: ((وَیُقَیَّضُ لَهُ سَبْعُوْنَ تِنِّیْنًا لَوْ اَنَّ وَاحِدًا مِنْهَا نَفَخَ فِی الْاَرْضِ مَا اَنْبَتَتْ شَیْئًا مَا بَقِیَتِ الدُّنْیَا فَیَنْهَشْنَهٗ وَیَخْدِشْنَهٗ حَتّٰی یُفْضٰی بِهٖ اِلَی الْحِسَابِ)). قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّمَا الْقَبْرُ رَوْضَةٌ مِنْ رِیَاضِ الْجَنَّةِ، اَوْحُفْرَةٌ مِنْ حُفَرِ النَّارِ)). (ضعیف جدا)

سلسلة الاحادیث الضعیفه: (۴۹۹۰) لکن جمله "هاذم اللذات" صحیحة فانظر الحدیث (۲۳۰۷) اس میں عطیہ عوفی اور عبیداللہ بن الولید الوصافی دونوں ضعیف ہیں

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہا داخل ہوئے رسول اللہ ﷺ اپنے مصلیٰ میں اور دیکھا کئی شخصوں کو کہ وہ ہنس رہے تھے فرمایا آپ نے: آگاہ ہو اگر یاد کرو تم بہت ہاذم لذات کو تو باز رکھے تم کو اس سے کہ جس میں تمہیں دیکھتا ہوں سو بہت یاد کرو تم ہاذم لذات کو یعنی موت کو اس لیے کہ نہیں آتا قبر پر کوئی دن مگر کلام کرتی ہے وہ سو کہتی ہے میں گھر ہوں غربت کا میں گھر ہوں تنہائی کا میں گھر ہوں خاک کا میں گھر ہوں کیڑوں کا پھر جب دفن ہوتا ہے بندہ مومن کہتی ہے قبر اس سے مرحباً و اھلاً آگاہ ہو بے شک تو بہت پیارا تھا میرا ان لوگوں سے جو میری پیٹھ پر چلتے ہیں پھر اب جو میں متولی ہوئی تیرے کام کی اور تو میری طرف آ گیا تو دیکھے گا تو میرے حسن سلوک کو جو میں تیرے ساتھ کروں گی پھر کشادہ ہو جاتی ہے اس کے لیے

جہاں تک کہ اس کی نظر پہنچتی ہے اور کھول دیا جاتا ہے اس کے لیے ایک دروازہ طرف جنت کے اور جب دفن کیا جاتا ہے بندہ فاجر یا کافر کہتی ہے اس کو قبر لا مرحباً ولا اھلاً بے شک تو بڑا دشمن تھا میرا ان لوگوں سے جو میری پیٹھ پر چلتے ہیں' پھر اب جو میں متولی ہوئی تیرے کام کی اور تو آن پڑا میری طرف سو دیکھے گا تو میری بدسلوکیاں جو تیرے ساتھ کروں گی پھر دباتی ہے وہ اس کو اور زور ڈالتی ہے ہر طرف سے اس پر اور مختلف ہو جاتی ہیں پسلیاں اس کی' کہا راوی نے اشارہ کیا رسول اللہ ﷺ نے اپنی انگلیوں سے اور داخل کیا بعض کو بعض میں' فرمایا اور مقرر کیے جاتے ہیں اس پر ستر اژدہا اگر ایک ان میں سے پھونک دے زمین پر ایک بار تو کبھی گھاس نہ اگے جب تک کہ دنیا باقی رہے پھر کاٹتے ہیں اس کو دانتوں سے اور نوچتے ہیں یہاں تک کہ لے جائیں گے اسے حساب کی طرف کہا راوی نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: بے شک قبر ایک باغ ہے جنت کے باغوں سے یا ایک گڑھا ہے دوزخ کے گڑھوں سے۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے۔

مترجم: قولہٗ ہاذم اللذات یہ لفظ بذال معجمہ اور مہملہ دونوں طرح مروی ہے اور دونوں صحیح ہیں' قولہ مرحباً و اھلاً یہ کلمہ ہے کہ عرب قادم کو کہتے ہیں یعنی آیا تو مکان وسیع میں اور ملا تو ایسے اہل سے کہ جن سے انس کرے گا' قولہ بے شک تو بہت پیارا تھا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو اللہ تعالیٰ کا دوست ہے اس کو جمادات و نباتات سب دوست رکھتے ہیں اور اس کے دشمن کی سب چیز دشمن ہے۔

❀❀❀❀

۲۷۔ باب: حدیث مختصر: ما لی وللدنیا وما انا الا کراکب

مختصر حدیث کہ مجھے دنیا سے کیا سروکار میں تو صرف ایک مسافر کی طرح ہوں

(۲۴۶۱) عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي ثَوْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: اَخْبَرَنِيْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَإِذَا هُوَ مُتَّكِئٌ عَلٰى رَمْلِ حَصِيْرٍ فَرَأَيْتُ أَثَرَهُ فِيْ جُنْبِهِ۔ وَفِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ طَوِيْلَةٌ. (اسناده صحيح) (تخريج الترغيب: ٤/١١٤)

ترجمہ: روایت ہے عبید اللہ بن عبد اللہ بن ابو ثور سے انہوں نے کہا میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا وہ فرماتے تھے کہ خبر دی مجھ کو عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا داخل ہوا میں رسول اللہ ﷺ کے پاس اور تکیہ لگائے ہوئے تھے رمل حصیر پر سو دیکھا میں نے کہ اثر کر گیا تھا وہ آپ کے بازو میں اور اس حدیث میں ایک قصہ ہے طویل۔

فائدہ: یہ حدیث صحیح ہے۔

مترجم: قولہٗ رمل حصیر رمل بفتح راء وسکون میم بمعنی نسج یعنی بناوٹ اور حصیر بوریا مراد یہ ہے کہ بوریے کے اور آپ کے بیچ میں کوئی اور فرش نہ تھا اور بوریا کی بناوٹ کے نقش نے آپ ﷺ کے بدن میں چبھ کر اثر کیا تھا اور بعض روایتوں میں رمال حصیر آیا ہے اور من قبیل

اضافت جنس کے ہے نوع کی طرف ای رمال من حصیر منسوج من ور ق النحل یعنی بناوٹ حصیر کی جو بنا ہوا تھا ورق نخل سے اور وہ قصہ بخاری میں اسی طرح مروی ہے کہ فرمایا ابن عباس رضی اللہ عنہما میں آرزو رکھتا تھا کہ پوچھوں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے حال ان دو عورتوں کا ازواج نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جن کے باب میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿ اِنْ تَتُوْبَا اِلَی اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا ﴾ یعنی اگر توبہ کرو تم دونوں تو جھک رہے ہیں تمہارے دل سوحج کیا میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ اور راہ سے کنارے ہوئے وہ اور کنارے ہوا میں ان کے ساتھ چھاگل لے کر پھر وہ پاخانہ گئے اور آئے اور ڈالا میں نے ان کے ہاتھوں پر پانی چھاگل سے اور وضو کیا انہوں نے پھر کہا میں نے اے امیر المومنین وہ دو عورتیں کون ہیں ازواج نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جن کے حق میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگر توبہ کرو تم تو جھکے ہیں تمہارے دل تو انہوں نے کہا تعجب ہے تم کو اے ابن عباس رضی اللہ عنہما تم کو اب تک یہ بات معلوم نہیں وہ دونوں عائشہ رضی اللہ عنہا اور حفصہ رضی اللہ عنہا ہیں پھر بیان کرنے لگے عمر رضی اللہ عنہ قصہ ان کا اور کہا انہوں نے کہ میرا ایک ہمسایہ تھا انصاری بنی امیہ کے قبیلہ سے اور میں اور وہ عوالی مدینہ سے نوبت بہ نوبت آتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس یعنی ایک دن وہ اور ایک دن میں پھر جب میں حضرت کے پاس آتا تھا تو لوٹ کر اس دن کی کیفیت سے اس کو اطلاع دیتا تھا اور وہ بھی ایسا ہی کرتا تھا اور ہم معشر قریش تھے کہ دبا رکھتے تھے اپنی عورتوں کو پھر جب انصار میں آئے تو وہ ایسے تھے کہ عورتیں ان پر غالب تھیں تو ہماری عورتیں ان کی عادتیں سیکھنے لگیں سو ایک دن ڈانٹا میں نے اپنی عورت کو تو وہ مجھے جواب دینے لگی تو میں نے تعجب کیا اس کے جواب دینے پر سو اس نے کہا تم کو کیوں تعجب ہوتا ہے میرے جواب دینے کا قسم ہے اللہ کی کہ ازواج نبی صلی اللہ علیہ وسلم حضرت کو جواب دیتی ہیں اور ایک ایک ان میں کی حضرت سے الگ ہو بیٹھتی ہے یعنی خفا ہو کر سارے دن رات تک سو میں یہ سن کر گھبرایا اور میں نے کہا وہ بڑی کم بخت ہے جو ایسا کرے پھر لئے میں نے اپنے کپڑے یعنی باہر جانے کے اور داخل ہوا میں حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس اور کہا میں نے اے حفصہ تم میں سے ایک ایک خفا کر دیتی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سارے دن رات تک۔ سو انہوں نے کہا ہاں میں نے کہا محروم ہوئی خیر سے اور نقصان پایا اس نے کیا تو نڈر ہے اس سے کہ غصہ کرے تجھ پر اللہ تعالیٰ بسبب غصہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ہلاک ہو جائے تو مت زیادہ مانگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور کبھی جواب نہ دے ان کو کسی بات کا اور مت جدا ہوا کر ان سے اور مانگ لے مجھ سے جو تجھے ضرورت ہو اور دھوکا مت کھا تو اس پر کہ ساتھی تیری تجھ سے زیادہ خوبصورت ہے اور پیاری ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یعنی عائشہ رضی اللہ عنہا مراد یہ ہے کہ تو اس کی برابری مت کر اور انہیں دنوں میں چرچا تھا کہ بنی غسان کے لوگ تیاری کر رہے ہیں ہم سے لڑنے کی سو گیا میرا ہمسایہ اپنی باری کے دن آنحضرتؐ کے پاس اور لوٹ کر آیا وہ رات کو اور میرا دروازہ ٹھونکا بہت اور اسے کہا گیا سو گئے ہیں سو میں گھبرایا اور نکل کر اس کے پاس آیا اس نے کہا ایک بڑا حادثہ ہوا میں نے کہا کیا آئے بنی غسان اس نے کہا نہیں اس سے بھی بڑا اور طویل ایک حادثہ یہ ہے کہ طلاق دے دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیویوں کو میں نے کہا محروم ہوئی اور نقصان پایا حفصہ نے میں پہلے ہی خیال کرتا تھا کہ ایسا ہوگا سو لیے میں نے اپنے کپڑے اور نماز پڑھی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ فجر کی اور داخل ہو گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم عرفہ میں اور اکیلے بیٹھ گئے وہاں سو گیا میں

حفصہؓ کے پاس اور وہ رو رہی تھی میں نے کہا کیوں روتی ہے میں تجھے ڈراتا نہیں تھا اور منع نہیں کرتا تھا یعنی حضور ﷺ کے ساتھ گستاخی کرنے سے کیا طلاق دی تم کو رسول اللہ ﷺ نے کہا اس نے میں نہیں جانتی اور وہ اس عرفہ میں تشریف رکھتے تھے سو نکلا میں اور آیا منبر کے پاس یعنی مسجد میں اور منبر کے پاس کچھ لوگ تھے کہ بعض ان میں رو رہے تھے سو تھوڑی دیر بیٹھا میں ان کے ساتھ پھر غالب ہوا مجھ پر جو خیال مجھے تھا اور آیا میں عرفہ کے پاس جس میں حضرت تھے سو کہا میں نے حضرت کے غلام سیاہ سے کہ اجازت مانگ تو عمر کے لیے اندر آنے کی سو وہ اندر گیا اور حضرت سے عرض کی پھر نکلا اور کہا میں نے تمہارا ذکر کیا تو حضرت چپ ہو رہے پھر میں لوٹا اور بیٹھ گیا منبر کے پاس لوگوں میں' پھر غالب ہوا مجھ پر وہی خیال اور آیا میں اور کہا میں نے اسی غلام سے اور پھر اس نے آ کر وہی جواب دیا جو پہلے دیا تھا پھر بیٹھا میں منبر والوں کے پاس پھر غالب ہوا مجھ پر یہی خیال اور گیا میں غلام کے پاس اور کہا میں نے اجازت مانگ عمر کے لیے سو پھر اس نے وہی جواب دیا جو پہلے دیا تھا پھر جب میں نے پیٹھ پھیری لوٹنے کو تو غلام نے مجھے بلایا اور کہا کہ اجازت دی تم کو رسول اللہ ﷺ نے پھر داخل ہوا میں آپ کے پاس اور وہ لیٹے ہوئے تھے رومال حصیر پر کہ حصیر کے اور آپ کے درمیان کوئی بچھونا نہ تھا اور اثر کر گئی تھی اس کی بناوٹ آپ کے بازوئے مبارک پر ٹیکا دیئے ہوئے تھے آپ ایک تکیہ پر کہ چمڑے کا تھا اس میں کھجور کی چھال بھری تھی پھر سلام کیا میں نے اور کہا کھڑے کھڑے کیا طلاق دی آپ نے اپنی عورتوں کو پھر نظر اٹھا کر دیکھا میری طرف حضرت نے اور فرمایا نہیں' پھر میں نے کہا اور میں کھڑا تھا حضرت کے دل بہلانے کو کہ یا رسول اللہ بھلا دیکھئے آپ کہ ہم گروہ قریش دبا کر رکھتے ہیں اپنی عورتوں کو یعنی ڈرا دھمکا کر پھر جب آئے ہم ایک قوم پر تو وہ قوم ایسی ہے کہ ان کی عورتیں مردوں پر غالب ہیں پھر یاد کیا آپ نے اور مسکرائے نبی ﷺ پھر عرض کی کاش آپ دیکھتے جب میں داخل ہوا حفصہؓ کے پاس اور میں نے کہا تو اس بھروسے نہ رہ کہ سوت تیری تجھ سے زیادہ خوبصورت ہے اور زیادہ پیاری ہے نبی ﷺ کو مراد سوت سے عائشہ رضی اللہ عنہا ہیں تو پھر دوبارہ مسکرائے اور میں بیٹھ گیا جب آپ کو مسکراتے دیکھا پھر میں نے آپ کے گھر میں نگاہ کی تو قسم ہے اللہ کی کہ کوئی چیز نہ پائی کہ جس کو دیکھ کر میری نگاہ لوٹے بجز تین چمڑوں کے سو کہا میں نے دعا کیجیے آپ کہ اللہ وسعت دے آپ کی امت کو اس لیے کہ فارس و روم کو فراخی دی گئی ہے اور دنیا عنایت کی گئی ہے حالانکہ وہ اللہ کی عبادات نہیں کرتے اور آپ تکیہ لگائے تھے پھر کہا ابھی تم شک میں ہو اے ابن خطاب فارس و روم وہ لوگ ہیں کہ دیئے گئے طیبات ان کے دنیا کی زندگی میں یعنی آخرت میں ان کا کچھ حصہ نہیں سو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ استغفار کیجیے میرے واسطے سو کنارہ کیا تھا رسول اللہ ﷺ نے یعنی عورتوں سے اس بات کے سبب سے جو پہنچایا حفصہ رضی اللہ عنہا نے عائشہ رضی اللہ عنہا تک اور فرمایا تھا کہ میں داخل نہ ہوں گا تم پر ایک مہینہ اور آپ کو غصہ اس لیے آیا کہ عتاب کیا باری تعالیٰ نے آپ پر یعنی گویا سبب عتاب وہی ہوئیں پھر جب گزر گئے انتیس روز داخل ہوئے آپ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر اور شروع کیا آپ[1] نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور عرض کی عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ قسم کھائی تھی آپ نے کہ داخل نہ ہوں گے ہم پر ایک مہینہ تک اور

[1] یعنی بیان کرنا آیات تخییر کا۔

آج ہم نے صبح کی انتیسویں رات کی اور میں تو ایک ایک دن گنتی تھی سو فرمایا نبی ﷺ نے کہ مہینہ انتیس دن کا بھی تو ہوتا ہے اور وہ مہینہ انتیس ہی کا تھا کہا عائشہ رضی اللہ عنہا نے پھر نازل ہوئی یہ آیۂ تخییر سو شروع کیا حضرت ﷺ نے مجھ سے یعنی اس کا بیان کرنا سب عورتوں سے پیشتر اور فرمایا میں تم سے ایک بات کہتا ہوں اور تم جلدی نہ کرنا اس کے جواب دینے میں جب تک کہ مشورہ نہ لے لینا اپنے ماں باپ سے کہا عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ آپ نے اس لیے فرمایا کہ خوب جانتے تھے آپ کہ میرے ماں باپ مجھے جدا ہونے کا حکم نہ دیں گے آپ سے پھر پڑھی آپ نے یہ آیت ﴿ يَاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِاَزْوَاجِكَ ﴾ سے ﴿ عَظِيْمًا ﴾ تک پس میں نے عرض کی کہ اس میں کیا مشورہ لوں اپنے ماں باپ سے میں نے اختیار کیا اللہ کو اور رسول ﷺ اس کے کو اور دار آخرت کو پھر تخییر فرمائی رسول اللہ ﷺ نے اپنی سب بیبیوں کو اور سب نے وہی جواب دیا جو عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا تھا یعنی سب نے ترک دنیا اور تحصیل آخرت اختیار کی اور رسول اللہ ﷺ کا ساتھ دیا۔

❀❀❀❀

٢٨۔ باب: باب حديث: والله ما الفقراء خشي عليكم

حدیث کہ اللہ کی قسم! میں تم پر فقر سے نہیں ڈرتا

(٢٤٦٢) عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ أَنَّ الْمِسْوَرَ بْنِ مَخْرَمَةَ أَخْبَرَهُ اَنَّ عَمْرو بْنَ عَوْفٍ وَهُوَحَلِيْفُ بَنِيْ عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ، وَكَانَ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَخْبَرَهُ : اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَعَثَ اَبَاعُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ فَقَدِمَ بِمَالٍ مِّنَ الْبَحْرَيْنِ فَسَمِعَتِ الْاَنْصَارُ بِقُدُوْمِ اَبِىْ عُبَيْدَةَ فَوَافَوْاصَلٰوةَ الْفَجْرِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَلَمَّاصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنْصَرَفَ فَتَعَرَّضُوْا لَهٗ، فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ رَآهُمْ ثُمَّ قَالَ: **((اَظُنُّكُمْ سَمِعْتُمْ اَنَّ اَبَاعُبَيْدَةَ قَدِمَ بِشَيْءٍ))** قَالُوْا۔ اَجَلْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ: **((فَاَبْشِرُوْا وَاَمِّلُوْا مَا يَسُرُّكُمْ فَوَاللّٰهِ مَا الْفَقْرَ اَخْشٰى عَلَيْكُمْ وَلٰكِنْ اَخْشٰى عَلَيْكُمْ اَنْ تُبْسَطَ الدُّنْيَا عَلَيْكُمْ كَمَا بُسِطَتْ عَلٰى مَنْ قَبْلَكُمْ فَتَنَافَسُوْهَا كَمَا تَنَافَسُوْهَا فَتُهْلِكَكُمْ كَمَا اَهْلَكَتْهُمْ))**.

(اسناده صحيح) ارواء الغليل (٥/٨٩۔ ٩٠)

ترجمہ: روایت ہے زہری سے کہ انہیں خبر دی عروہ بن زبیر نے، انہیں خبر دی مسور بن مخرمہ نے کہ عمرو بن عوف جو حلیف تھے بنی عامر بن لوی کے اور حاضر ہوئے تھے جنگ بدر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ انہوں نے خبر دی مسور کو کہ رسول اللہ ﷺ نے بھیجا ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کو پھر وہ کچھ مال لے کر آئے بحرین سے سنا اور انصار نے کہ ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ آئے ہیں پھر حاضر ہوئے صلوٰۃ فجر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ پھر جب نماز پڑھ چکے رسول اللہ ﷺ پھر کر بیٹھے اور انصار آپ کے سامنے ہوئے سو مسکرائے رسول اللہ ﷺ جب ان کو دیکھا اور فرمایا: میں گمان کرتا ہوں کہ سنا تم نے ابوعبیدہ کچھ لے کر آئے ہیں۔ انہوں

نے عرض کی کہ ہاں یارسول اللہ ﷺ فرمایا آپ نے: پھر خوشخبری سنو اور امید رکھو جو تمہیں خوش کرے پس قسم ہے اللہ تعالیٰ کی میں تم پر فقر سے نہیں ڈرتا ہوں ولیکن ڈرتا ہوں اس سے کہ کشادہ کی جائے تم پر دنیا جیسے کہ کشادہ کی گئی تم سے اگلوں پر اور رغبت اور حرص کرو تم اس کی جیسے رغبت کی تم سے اگلوں نے پس ہلاک کرے وہ تم کو جیسا کہ ہلاک کیا اس نے تم سے اگلوں کو۔

فائدہ: یہ حدیث صحیح ہے۔

❁❁❁❁

(٢٤٦٣) عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ وَابْنِ الْمُسَيَّبِ، أَنَّ حَكِيمَ بْنَ حِزَامٍ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَأَعْطَانِي ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي ثُمَّ قَالَ: ((**يَاحَكِيمُ! إِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ فَمَنْ أَخَذَهُ بِسَخَاوَةِ نَفْسٍ بُورِكَ لَهُ فِيهِ وَمَنْ أَخَذَهُ بِإِشْرَافِ نَفْسٍ لَمْ يُبَارَكْ لَهُ فِيهِ، وَكَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى**)). فَقَالَ حَكِيمٌ: فَقُلْتُ: يَارَسُولَ اللّٰهِ! وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا أَرْزَأُ أَحَدًا بَعْدَكَ شَيْئًا حَتّٰى أُفَارِقَ الدُّنْيَا فَكَانَ أَبُوبَكْرٍ يَدْعُو حَكِيمًا إِلَى الْعَطَاءِ فَيَأْبٰى أَنْ يَقْبَلَهُ، ثُمَّ إِنَّ عُمَرَ دَعَاهُ لِيُعْطِيَهُ فَأَبٰى أَنْ يَقْبَلَ مِنْهُ شَيْئًا فَقَالَ عُمَرُ: إِنِّي أُشْهِدُكُمْ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ عَلٰى حَكِيمٍ أَنِّي أَعْرِضُ عَلَيْهِ حَقَّهُ مِنْ هٰذَا الْفَيْءِ فَيَأْبٰى أَنْ يَأْخُذَهُ، فَلَمْ يَرْزَأْ حَكِيمٌ أَحَدًا مِّنَ النَّاسِ شَيْئًا بَعْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى تُوُفِّيَ. (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے عروہ بن زبیر اور ابن مسیّب سے کہ حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کہا مانگا میں نے رسول اللہ ﷺ سے یعنی کچھ مال سو عطا کیا مجھ کو پھر مانگا میں نے پھر دیا مجھ کو پھر مانگا میں نے پھر دیا مجھ کو پھر فرمایا آپ نے: اے حکیم تحقیق یہ مال ہرا ہرا میٹھا میٹھا ہے پھر جس نے لیا اسے سخاوت نفس سے برکت دیا جاتا ہے اس میں اور جس نے لیا اپنے نفس کو ذلیل کر کے برکت نہ دی جائے گی اس کو اور اس کی مثال ایسی ہوگی کہ جیسے کھائے کوئی شخص اور پیٹ نہ بھرے اس کا اور اوپر کا ہاتھ یعنی دینے والا بہتر ہے نیچے کے ہاتھ سے یعنی لینے والے سے سو عرض کی حکیم نے اے رسول اللہ ﷺ کہ قسم ہے اس پروردگار کی کہ جس نے آپ کو بھیجا ہے حق کے ساتھ کسی کا مال نہ گھٹاؤں گا میں آپ کے بعد یعنی کسی سے سوال نہ کروں گا یہاں تک کہ چھوڑوں میں دنیا کو پس تھے ابوبکر رضی اللہ عنہ کہ بلاتے تھے حکیم کو کہ کچھ دیں پس وہ انکار کرتے تھے اس کے قبول کرنے سے پھر عمر رضی اللہ عنہ نے بلایا ان کو تاکہ کچھ دیں تو بھی قبول نہ کیا ان سے کچھ پھر کہا عمرؓ نے میں گواہ کرتا ہوں تم کو اے گروہ مسلمانوں کے حکیم پر اس بات کا کہ میں پیش کرتا ہوں اس پر اس کا حق فے سے اور وہ انکار کرتا ہے اس کے لینے سے پھر نہ گھٹایا (یعنی نہ لیا) حکیم نے کسی شخص کے مال سے کچھ بعد رسول اللہ ﷺ کے یہاں تک کہ وفات پائی۔

فائدہ: یہ حدیث صحیح ہے۔

مترجم: زہد اور بے رغبتی دنیا سے اس کا نام ہے کہ مال دنیا باوجود اپنے کے بھی قبول نہ کرے نہ یہ کہ عصمت بی بی از بے چادری فقر اضطراری کو بصورت زہد ظاہر کرے اور دل میں محبت اموال دنیوی کی بھری ہو فقط۔

❀❀❀❀

۳۰۔ باب: احادیث ابقلینا بالضراء، ومن کانت الآخرة همه، وابن آدم تفرغ لعبادتی

حدیثیں کہ ہمیں تکلیف کے ساتھ آزمایا گیا، اور جس کی فکر آخرت میں ہو، اور ابن آدم! میری عبادت کے لیے فارغ ہو جا

(٢٤٦٤) عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ: اُبْتُلِيْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِالضَّرَّآءِ فَصَبَرْنَا، ثُمَّ ابْتُلِيْنَا بَعْدَهٗ بِالسَّرَّآءِ فَلَمْ نَصْبِرْ. (صحيح الاسناد)

ترجمہ: روایت ہے عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے کہ کہا انہوں نے آزمائے گئے ہم ساتھ رسول اللہ ﷺ کے تکلیف اور تنگی میں سو صبر کیا ہم نے پھر آزمائے گئے ہم بعد ان کے ساتھ وسعت اور خوشی کے سو صبر نہ کر سکے ہم۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔

❀❀❀❀

(٢٤٦٥) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ كَانَتِ الْاٰخِرَةُ هَمَّهٗ جَعَلَ اللّٰهُ غِنَاهُ فِيْ قَلْبِهٖ وَجَمَعَ لَهٗ شَمْلَهٗ وَأَتَتْهُ الدُّنْيَا وَهِيَ رَاغِمَةٌ، وَمَنْ كَانَتِ الدُّنْيَا هَمَّهٗ جَعَلَ اللّٰهُ فَقْرَهٗ بَيْنَ عَيْنَيْهِ وَفَرَّقَ عَلَيْهِ شَمْلَهٗ وَلَمْ يَأْتِهٖ مِنَ الدُّنْيَا اِلَّا مَا قُدِّرَ لَهٗ)).

(اسناده صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحه (٩٤٩-٩٥٠)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جس کا مقصود آخرت ہو اللہ تعالیٰ رکھ دیتا ہے بے پروائی اس کے دل میں اور جمع کر دیتا ہے خاطر اس کی اور آتی ہے دنیا اس کے پاس ذلیل ہو کر اور جس کا مقصود دنیا ہو اللہ تعالیٰ رکھ دیتا ہے محتاجی اس کی دونوں آنکھوں کے سامنے اور پریشان کر دیتا ہے خاطر اس کی اور نہیں آتی دنیا اس کے پاس مگر جتنی مقدر ہو۔

مترجم: یعنی طلب دنیا سے کچھ زیادہ نہیں ملتا اور طلب آخرت سے کچھ کم نہیں ملتا جتنا مقدر ہے اتنا ہی ملتا ہے مگر طالب دنیا کو ذلت سے اور طالب عقبیٰ کو عزت سے۔

❀❀❀❀

(۲۴۶۶) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُولُ: يَا ابْنَ آدَمَ! تَفَرَّغْ لِعِبَادَتِي أَمْلَأْ صَدْرَكَ غِنًى وَأَسُدَّ فَقْرَكَ وَإِنْ لَا تَفْعَلْ مَلَأْتُ يَدَيْكَ شُغْلًا وَلَمْ أَسُدَّ فَقْرَكَ)).

(اسناده صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (۱۳۵۹)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: بے شک فرماتا ہے اللہ جل جلالہ اے بیٹے آدم کے مشغول رہ تو میری عبادت میں بھر دوں گا میں تیرا سینہ غنا سے اور دور رکھوں گا تجھ سے محتاجی کو اور اگر نہ کرے گا تو میری عبادت تو بھر دوں گا میں دونوں ہاتھ تیرے محنت مزدوری میں اور نہ دور کروں گا تجھ سے محتاجی تیری۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ابو خالد والبی کا نام ہرمز ہے۔

❀❀❀❀

۳۱۔ باب: حديث عائشة: توفي رسول الله ﷺ

عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی

(۲۴۶۷) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَعِنْدَنَا شَطْرٌ مِنْ شَعِيرٍ فَأَكَلْنَا مِنْهُ مَا شَاءَ اللّٰهُ، ثُمَّ قُلْتُ لِلْجَارِيَةِ: كِيلِيهِ، فَكَالَتْهُ، فَلَمْ يَلْبَثْ أَنْ فَنِيَ، قَالَتْ : فَلَوْ كُنَّا تَرَكْنَاهُ لَأَكَلْنَا مِنْهُ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ.

[اسناده صحيح]

ترجمہ: امّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی تو ہمارے پاس کچھ جو تھے۔ چنانچہ ہم اس میں سے اتنی مدت تک کھاتے رہے جتنی کہ اللہ کی چاہت تھی۔ پھر میں نے اپنی لونڈی سے کہا کہ اس کا وزن کرو۔ اس نے وزن کیا تو وہ بہت جلد ختم ہو گئے۔ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ اگر ہم اسے اسی طرح چھوڑ دیتے اور وزن نہ کرتے تو اس سے مدت دراز تک کھاتے رہتے۔

❀❀❀❀

۳۲۔ باب: قوله في القرام: انه يذكرني الدنيا......

نبی اکرم ﷺ کا نقش و نگار والے پردے کے بارے میں کہنا کہ یہ مجھے دنیا یاد دلاتا ہے

(۲۴۶۸) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ لَنَا قِرَامُ سِتْرٍ فِيهِ تَمَاثِيلُ عَلٰى بَابِي فَرَآهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ : ((انْزِعِيهِ فَإِنَّهُ يُذَكِّرُنِي الدُّنْيَا)) قَالَتْ: وَكَانَ لَنَا سَمَلُ قَطِيفَةٍ تَقُولُ عَلَمُهَا حَرِيرٌ كُنَّا نَلْبَسُهَا.

(اسناده صحيح) (غاية المرام : ۱۳۶)

ترجمہ: روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کہا انہوں نے کہ ہمارے ہاں ایک باریک پردہ تھا کہ اس میں تصویریں تھیں اور میرے دروازے پر پڑا تھا سو دیکھا اس کو رسول اللہ ﷺ نے اور فرمایا: اس کو دور کرو اس لیے کہ وہ یاد دلاتا ہے مجھے دنیا کو کہا انہوں نے کہ تھی ہمارے یہاں ایک چادر پرانی روئی دار کہ اس میں نشان بنے ہوئے تھے ریشم سے کہ ہم اسے اوڑھتے تھے۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے۔

مترجم: قرام ستر یعنی پردہ باریک اور بعضوں نے کہا کہ قرام وہ ہے کہ خوب گف ہو صوف سے اور رنگ برنگ ہو اور اضافت اس کی مثل ثوب قمیص کے ہے اور بعضوں نے کہا قرام پردہ باریک ہے پردہ غلیظ کے سوا۔

❀ ❀ ❀ ❀

(٢٤٦٩) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَتْ وِسَادَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الَّتِيْ يَضْطَجِعُ عَلَيْهَا مِنْ أَدَمٍ حَشْوُهَا لِيفٌ.

(اسناده صحيح) مختصر الشمائل (٢٨٢)

ترجمہ: روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ تھا ایک چمڑے کا تکیہ رسول اللہ ﷺ کا کہ اس پر لیٹتے تھے بھرتی اس کی کھجور کی چھال تھی۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

٣٣۔ بابٌ: قوله ﷺ فی الشاة......

نبی ﷺ کا فرمان بکری کے بارے میں

(٢٤٧٠) عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهُمْ ذَبَحُوْا شَاةً فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَا بَقِيَ مِنْهَا؟)) قَالَتْ: مَا بَقِيَ مِنْهَا إِلَّا كَتِفُهَا۔ قَالَ: ((بَقِيَ كُلُّهَا غَيْرَ كَتِفِهَا)). (اسناده صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحه: (٢٥٤٤)

ترجمہ: روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ انہوں نے ذبح کی ایک بکری سو نبی ﷺ نے پوچھا کیا باقی رہا اس میں سے کہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نہیں باقی رہا اس میں سے مگر دست اس کا فرمایا آپ نے: باقی رہا سب سوا دست کے۔

فائدہ: یہ حدیث صحیح ہے اور ابومیسرہ ہمدانی کا نام عمرو بن شرحبیل ہے۔

مترجم: وہ بکری ذبح کر کے خیرات دے دی اور ایک دست باقی تھا سو حضرت نے فرمایا: جو اللہ کی راہ میں دے دی وہی باقی ہے اور جو ہمارے خرچ میں آئے گی وہ فانی ہے گویا اشارہ کیا آپ نے اس آیت کی طرف:

﴿مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَ مَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ﴾

''یعنی جو تمہارے نزدیک ہے فنا ہوتی ہے اور جو اللہ کے نزدیک ہے وہ باقی ہے''۔

❀ ❀ ❀ ❀

٣٤۔ بابٌ: احادیث عائشة وانس وعلی وابی هریرة......

عائشہ، انس، علی اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم کی حدیثیں

(٢٤٧١) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: اِنْ كُنَّا آلَ مُحَمَّدٍ نَمْكُثُ شَهْرًا مَا نَسْتَوْقِدُ نَارًا اِنْ هُوَ اِلَّا الْمَآءُ وَالتَّمْرُ.

ترجمہ: روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے کہ ہم آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم ایسے تھے کہ ایک ایک مہینہ نہ جلاتے تھے آگ یعنی کچھ نہ پکاتے ہماری خوراک تھی فقط پانی اور کھجور۔ (اسنادہ صحیح) مختصر الشمائل: ١١١)

فائدہ: یہ حدیث صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(٢٤٧٢) عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَقَدْ أُخِفْتُ فِي اللّٰهِ وَمَا يُخَافُ اَحَدٌ، وَلَقَدْ أُوْذِيْتُ فِي اللّٰهِ لَمْ يُؤْذَ اَحَدٌ وَلَقَدْ اَتَتْ عَلَيَّ ثَلَاثُوْنَ مِنْ بَيْنِ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ وَمَالِيْ وَلِبِلَالٍ طَعَامٌ يَأْكُلُهُ ذُوْكَبِدٍ اِلَّا شَيْءٌ يُوَارِيْهِ اِبْطُ بِلَالٍ)). (اسناده صحيح) تخريج مشكاة المصابيح (٥٣٥٣) سلسلة الاحاديث الصحيحة (٢٢٢٢) مختصر الشمائل المحديه (١١٥)

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے: میں ڈرایا گیا ہوں اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایسا کہ نہیں ڈرایا گیا کوئی[1] اور بے شک ایذا دیا گیا ہوں میں ایسی کہ نہیں ایذا دیا گیا کوئی اور اور گزرے ہیں مجھ پر تیس دن اور رات کہ میرے اور بلال کے لیے کوئی کھانا نہیں تھا کہ جس کو ذو کبد کھاوے مگر کچھ قدرے کہ چھپاتی تھی اس کو بغل بلال رضی اللہ عنہ کی۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مراد اس حدیث سے وہ دن ہیں کہ جب نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیزار ہو کر اہل مکہ سے آپ کے ساتھ بلال تھے اور بلال کے ساتھ کچھ کھانا تھا کہ وہ اپنے بغل میں دبائے تھے۔

مترجم: یہ خروج سوائے ہجرت مدینہ ہے اس لیے کہ مدینہ کی ہجرت میں بلال ساتھ نہ تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور شاید اس سے وہ سفر مراد ہو کہ جب آپ ابتدائے نبوت میں طائف کی طرف تشریف لے گئے عبد یالیل کے پاس جو حاکم طائف تھا اس لیے کہ وہ حمایت کرے آپ کی اہل مکہ کے مقابلہ میں کہ آپ پوری کریں رسالت باری تعالیٰ شانہ کی پھر مسلط کر دیا اس نے آپ پر لڑکوں کو کہ وہ ڈھیلے مارتے تھے اور زخمی ہو گئے آپ کے ٹخنے اور اس سفر میں آپ کے ساتھ زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ تھے نہ بلال رضی اللہ عنہ واللہ اعلم بمرادہ ورسولہ (لمعات)

سوال: عمر مبارک آپ کی بہ نسبت اکثر انبیاء کے کم تھی پھر یہ فرمانا آپ کا کہ کسی کو اللہ کی راہ میں اس قدر اذیت نہ ہوئی جیسی مجھ کو ہوئی کیونکر صحیح ہو گا حالانکہ مرض حضرت ایوب علیہ السلام کا سنگ زنی کفار کی حضرت نوح علیہ السلام کو آگ میں ڈالنا حضرت ابراہیم علیہ السلام کا نہایت مشہور ہے۔

---

[1] ظاہر یہ ہے یعنی ان دنوں میں اور کوئی اللہ کے دین میں نہیں ڈرایا جاتا تھا کہ مسلمان کوئی نہ تھا واللہ اعلم۔

جواب: جواب اس کا کئی طور پر ہے' اولاً یہ کہ فرمانا آپ کا بہ نسبت اپنے زمانہ کے لوگوں کے ہے اور ظاہر ہے کہ آپ کے زمانہ مبارک میں جو تکلیف آپ کو ہوئی کسی کو نہ ہوئی ہوگی۔ ثانیاً یہ کہ آپ بہ نسبت اکثر انبیاء کے کثیر الاتباع تھے اور تابعین آپ کے مہاجرین وانصار سے سب نے کچھ نہ کچھ اذیت پائی ہے اور وہ اذیت گویا بعینہٖ آپ ﷺ کو ہوئی اس لیے کہ عربی کی مثل ہے ضَرَبَ الْغُلَامِ اِهَانَةُ الْمَوْلٰى بلکہ رئیس مشفق اور امیر شفیق رعیت کی مصیبت اور تکلیف کو اپنی ذاتی مصیبت سے بڑھ کر جانتا ہے اور استاد شفیق شاگرد رفیق کی اذیت اپنی اذیٔ نفسی سے دہ چند قیاس کرتا ہے پس اس نظر سے اذیت آپ کی سائر انبیاء سے صد چنداں زیادہ ہوگی اور حقیقت میں آپ کے اصحاب نے وہ وہ اذیتیں پائی ہیں اور آپ کی رفاقت میں وہ وہ بلائیں اٹھائی ہیں کہ قلم کا سینہ ان کی تحریر سے شق ہوتا ہے اور زبان کا چہرہ اس کے بیان سے فق' سینکڑوں کفار کے ہاتھ سے مقتول ومصلوب ہوئے ہزاروں مسجون ومضروب کتنوں کے زن وبچہ درجہ شہادت کو پہنچے کتنوں کے اَب وجدّ اس سعادت پر فائز ہوئے پھر قیامت تک جو کچھ علمائے حقانی اور فقہائے ربانی پر آلام ومصائب امر معروف اور نہی منکر اور اقامت حدود اللہ میں گزری اور گزرے گی وہ سب گویا آپ کے نفس نفیس پر تھی جزاہ اللہ عنا خیر الجزا۔ صرف ایک شہید ہونا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کا حیات مبارک میں اور شہادت حسینؓ کی خبر دینا ایسی اذیت ہے کہ احاطہ تحریر سے باہر ہے اور پھر لطف یہ کہ ان مصائب میں آپ راضی برضا تھے اور شاکر بقضاء بلکہ جالب فقر واذیٰ وطالب اذیت وبلا چنانچہ فرمایا:

اَشَدُّ النَّاسِ بَلَآءً اَلْاَنْبِيَاءُ ثُمَّ الْاَمْثَلُ فَالْاَمْثَلُ.

❀❀❀❀

(٢٤٧٣) **عَنْ** مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبِ الْقُرَظِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ مَنْ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ يَقُوْلُ: خَرَجْتُ فِيْ يَوْمٍ شَاتٍ مِنْ بَيْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَقَدْ اَخَذْتُ إِهَابًا مَعْطُوْنًا فَجَوَّبْتُ وَسْطَهٗ فَاَدْخَلْتُهٗ عُنُقِيْ وَشَدَدْتُ وَسْطِيْ فَحَزَمْتُهٗ بِخُوْصِ النَّخْلِ وَاِنِّيْ لَشَدِيْدُ الْجُوْعِ وَلَوْكَانَ فِيْ بَيْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ طَعَامٌ لَطَعِمْتُ مِنْهُ فَخَرَجْتُ اَلْتَمِسُ شَيْئًا فَمَرَرْتُ بِيَهُوْدِيٍّ فِيْ مَالٍ لَهٗ وَهُوَ يَسْقِيْ بِبَكْرَةٍ لَهٗ فَاطَّلَعْتُ عَلَيْهِ مِنْ ثُلْمَةٍ فِي الْحَائِطِ، فَقَالَ: مَالَكَ يَا اَعْرَابِيُّ! هَلْ لَكَ فِيْ دَلْوٍ بِتَمْرَةٍ فَقُلْتُ: نَعَمْ فَافْتَحِ الْبَابَ حَتّٰى اَدْخُلَ، فَفَتَحَ فَدَخَلْتُ فَاَعْطَانِيْ دَلْوَهٗ، فَكُلَّمَا نَزَعْتُ دَلْوًا اَعْطَانِيْ تَمْرَةً حَتّٰى إِذَا امْتَلَاَتْ كَفِّيْ اَرْسَلْتُ دَلْوَهٗ وَقُلْتُ حَسْبِيْ فَاَكَلْتُهَا ثُمَّ جَرَعْتُ مِنَ الْمَاءِ فَشَرِبْتُ ثُمَّ جِئْتُ الْمَسْجِدَ فَوَجَدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِيْهِ. (اسناده ضعيف) التعليق الرغيب: ٣/١٠٩-١١٠) اس میں ایک راوی کا نام نہیں لیا گیا۔

ترجمہ: روایت ہے محمد بن کعب قرظی سے انہوں نے کہا مجھ سے اس نے بیان کیا جس نے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ نکلا میں سردی کے دنوں میں رسول اللہ ﷺ کے گھر سے اور لیا میں نے ایک چمڑا بدبودار جس کے بال جھڑے ہوئے

تھے پھر کاٹ ڈالا میں نے اس کو بیچ سے اور ڈال لیا میں نے اس کو گردن میں اور باندھ دی میں نے اپنی کمر سو باندھا میں نے اس کو شاخ نخل سے اور مجھے بہت بھوک تھی اور اگر رسول اللہ ﷺ کے گھر میں کچھ کھانا ہوتا تو میں کھاتا اس میں سے سو نکلا میں طلب کرتا ہوا کسی چیز کو سو گزرا میں ایک یہودی پر کہ وہ اپنے باغ میں تھا اور پانی دے رہا تھا ساتھ ایک بکرہ کے سو جھانکا میں نے اس کو ایک دیوار کے سوراخ سے سو کہا اس نے کیا ہے اے اعرابی کیا تو ایک کھجور پر ایک ڈول کھینچے گا میں نے کہا ہاں پس کھول دے تو دروازہ کہ میں داخل ہوں پھر کھولا اس نے دروازہ سو میں داخل ہوا اور دیا مجھے اس نے ڈول اپنا جب میں ایک ڈول نکالتا تھا وہ مجھے ایک کھجور دیتا تھا یہاں تک کہ جب بھر گئی میری مٹھی چھوڑ دیا میں نے اس کا ڈول اور کہا میں نے بس ہے مجھ کو اور کھائی میں نے وہ اور دو تین گھونٹ پانی پیا پھر آیا میں مسجد میں اور پایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس میں۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

مترجم: اہاب چمڑا ہے معطونا یعنی بدبودار کہ جس کے بال جھڑ گئے ہوں' بکرہ ایک خشب مستریہ ہے کہ اس کے بیچ میں ایک لکڑی ڈال کر پانی کھینچتے ہیں فارسی میں اسے چرخ اور ہندی میں اسے گراری کہتے ہیں اس حدیث سے کسب حلال اور قناعت اصحاب اور فقر رسالت مآب اور زہد اہل بیت ثابت ہوا۔

❀❀❀❀

(٢٤٧٤) عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ : اَنَّهُمْ اَصَابَهُمْ جُوعٌ، فَأَعْطَاهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ تَمْرَةً تَمْرَةً. (شاذ)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ پہنچی اصحاب کو بھوک اور دی ان کو رسول اللہ ﷺ نے ایک ایک کھجور۔

فائدہ : یہ حدیث صحیح ہے۔

مترجم: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اصحاب صفہ میں ہیں اور اصحاب صفہ حاضر باش خدمت شریف میں تھے اس لیے اکثر ایسا اتفاق ہوتا تھا' پھر غلبہ جوع کے وقت جو حاضر ہوتا تھا آنحضرت ﷺ ان سب کو تقسیم فرماتے اکیلے تناول نہ فرماتے۔

(٢٤٧٥) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ: بَعَثَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَنَحْنُ ثَلَاثُ مِائَةٍ نَحْمِلُ زَادَنَا عَلٰى رِقَابِنَا فَفَنِيَ زَادُنَا حَتّٰى كَانَتْ تَكُونُ لِلرَّجُلِ مِنَّا كُلَّ يَوْمٍ تَمْرَةٌ، فَقِيلَ لَهُ: يَا اَبَاعَبْدِاللّٰهِ! وَأَيْنَ كَانَتْ تَقَعُ التَّمْرَةُ مِنَ الرَّجُلِ؟ قَالَ: لَقَدْ وَجَدْنَا فَقْدَهَا حِينَ فَقَدْنَاهَا فَاَتَيْنَا الْبَحْرَ فَإِذَا نَحْنُ بِحُوتٍ قَدْ قَذَفَهُ الْبَحْرُ فَأَكَلْنَا مِنْهُ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ يَوْمًا مَا اَحْبَبْنَا. (اسناده صحيح) غاية المرام (٢٣)

ترجمہ: روایت ہے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ بھیجا ہم کو رسول اللہ ﷺ نے اور ہم تین سو تھے اٹھائے ہوئے اپنا اپنا توشہ اپنی گردنوں پر یعنی قلیل الزاد تھے یہاں تک نوبت پہنچی کہ ہوتی تھی ہر آدمی کے حصہ میں ایک ایک کھجور سو لوگوں نے کہا اے ابا عبداللہ اور کیا ہوتا ہوگا ایک آدمی کا ایک کھجور میں فرمایا انہوں نے پایا ہم نے فقدان اس کا بھی جب کہ وہ ہو چکی یعنی وہ

ایک ملنا بھی موقوف ہوگئی پھر پہنچے ہم دریائے شور کے کنارہ پر اور یکا یک وہاں ایک مچھلی ہے کہ پھینک دیا ہے اس کو دریا نے سو کھایا ہم نے اس میں سے اٹھارہ دن جس قدر چاہا یعنی خوب سیر ہو کر۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: یہ روایت صحیح مسلم اور مؤطا میں بھی ہے، مسلم میں مروی ہے کہ امیر اس سریہ پر ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ تھے اور تلاش تھی ان کو ایک قافلہ قریش کی کہ ان کو لوٹیں اور جراب (تھیلہ) تمر ان کے ساتھ تھی اور ایک ایک تمر روز بٹتا تھا پھر راوی سے پوچھا کہ تم کیا کرتے تھے انہوں نے کہا ہم سے ہر ایک اسے چوستا تھا جیسے لڑکا پستان چوستا ہے پھر اس پر پانی پی لیتے تھے پھر سارا دن ہم کو کفایت کرتا تھا اور اپنی لاٹھیوں سے ہم پتے درختوں کے جھاڑ لیتے تھے اور پانی میں بھگو کر کھاتے سو جب گزرے ہم کنارۂ دریا پر وہاں ایک اونچی چیز مثل ٹیلے کے نظر آئی پھر جب ہم نے اس کو پاس جا کر دیکھا تو وہ ایک دابہ ہے یعنی دریائی جانور کہ اسے عنبر کہتے ہیں ابو عبیدہ نے کہا وہ میتہ ہے پھر کہا نہیں بلکہ ہم بھیجے ہوئے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اللہ کی راہ میں ہیں یعنی جہاد میں اور تم لوگ بھوک کے مارے مضطر ہو سو کھاؤ' کہا راوی نے کہ ہم اس کے پاس ایک ماہ کامل ٹھہرے اور ہم تین سو تھے اور یہاں تک کھایا کہ موٹے ہو گئے ہم کہا راوی نے کہ میں نے اپنے تئیں دیکھا کہ بھر بھر لاتے تھے اس کے ہدقہ چشم سے بڑے بڑے مٹکے چربی کے اور کاٹ کاٹ لاتے تھے اس میں سے ٹکڑے بیل کے برابر اور لیا ہم سے ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے تیرہ آدمیوں کو اور بٹھلایا ان کو ہدقہ چشم میں اور لی ایک پسلی کی ہڈی اس کی ہڈیوں سے اور اسے بطور محراب کھڑا کیا پھر سب سے بڑا اونٹ کس کر اس کے نیچے سے نکالا تو نکل گیا پھر توشہ لے لیا ہم نے اس کے گوشت سے ابال کر پھر جب ہم مدینہ میں آئے ذکر کیا ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور فرمایا آپ نے: وہ رزق تھا کہ نکالا اللہ تعالیٰ نے واسطے تمہارے پھر فرمایا اس کے گوشت سے کچھ ہو تو ہم کو کھلاؤ پھر بھیجا ہم نے گوشت اور کھایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ تمام ہوئی روایت مسلم کی۔ اور اس جیش کو جیش خبط کہتے ہیں اور خبط اصل میں جھاڑے ہوئے پتے ہیں درختوں کے چونکہ وہ اس لشکر مبارک میں کھائے گئے تھے اس لیے اسی نام سے مشہور ہوا اور مطلب حدیث کا یہ ہے کہ اولاً ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے بطور اجتہاد فرمایا کہ یہ میتہ ہے اور میتہ حرام ہے پھر متغیر ہوا اجتہاد ان کا اور انہوں نے کہا وہ حلال ہے اگر چہ میتہ ہو اس لیے کہ تم جہاد میں ہو اور مضطر ہو اور مباح کیا اللہ تعالیٰ نے میتہ مضطر غیر باغ ولا عاد کو سو کھاؤ اس میں سے اور طلب کرنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اس کے گوشت میں سے اور کھانا اس واسطے تھا کہ خوش ہوں ان کے دل اور اطمینان کامل ہو ان کو اس کی اباحت اور حلت کا اور شک نہ رہے اس میں کسی طرح کا یا اس واسطے ہو کہ قصد کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے تبرک کا اس لیے کہ وہ طعمہ غیبی تھا کہ منجانب اللہ بطور خرق عادت کے عنایت ہوا تھا گویا ضیافت تھی رب العباد کی طرف سے قاصدان جہاد کے لیے' اور اس سے ثابت ہوا کہ سوال کرنا اور مانگنا ایسی چیز کا کہ دینے والے کو ناگوار نہ ہو بلکہ خوش ہو اپنے رفیق سے جائز ہے اور یہ سوال منہی عنہ سے نہیں اس لیے کہ سوال منع وہ ہے جو بہ نیت تکثیر مال ہوا جانب سے اور یہ سوال تو ملاطفت اور موانست کی نیت سے تھا' اور اس سے ثابت ہوا جواز اجتہاد کا زمان نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں جیسا کہ ثابت ہے جواز اس کا بعد آپ کے اور ثابت

ہوا استحباب اس امر کا کہ مفتی کو ضرور ہے کہ کوئی چیز جس میں شک ہو مستفتی کو اس سے مانگ کر خود استعمال کرے تا کہ مستفتی کو تشفی اور تسلی کامل ہو جیسا آنحضرت ﷺ نے گوشت مانگ کر کھالیا اور ثابت ہوئی اس حدیث سے اباحت جمیع میقات بحری' برابر ہے یہ کہ وہ جانور خود مر گیا ہو یا شکار کرنے سے مرا ہو اور اجماع ہے مسلمانوں کا اباحت سمک میں' کہا اصحاب شافعی نے کہ حرام ہے مینڈک اس سے کہ نہی وارد ہوئی ہے حدیث میں اس کے قتل کی اور اس کے ماسوا میں تین قول ہیں۔

قول اصح یہی ہے کہ حلال ہے سب چیز دریا کی اسی حدیث کی رو سے جو ابھی گزری اور دوسرا قول عدم حل ہے اور تیسرا قول یہ ہے کہ جس نظیر بر میں ماکول ہے وہ حلال ہے والا فلا تو اس قول کی رو سے گھوڑا دریائی اور بکری اور ہرن کھایا جائے اور کلب و خنزیر اور حمار نہیں۔ اور اصحاب شافعی نے کہا کہ حمار بر میں اگرچہ ماکول بھی ہے یعنی حمار وحشی مگر غالب اس میں غیر ماکول ہے پس قیاس کیا حمار بحری کو حمار غیر ماکول بری پر۔ یہ تفصیل ہے مذہب شافعی کی اور جو لوگ قائل ہیں جمیع حیوانات دریائی کی حلت کے سوا مینڈک کے ابو بکر ہیں عمر اور عثمان اور ابن عباس رضی اللہ عنہم اور امام مالک نے ضفدع اور جمیع حیوانات بحری کو حلال کہا ہے اور ابو حنیفہ نے کہا حلال نہیں سوا سمک کے اور لیکن سمک طافی یعنی جو دریا میں مر جائے بغیر کسی سبب کے تو مذہب شافعی کا اس کی اباحت ہے اور یہی مذہب ہے جماہیر علمائے صحابہ رضی اللہ عنہم کا اور جو ان کے بعد ہیں انہیں میں ہیں ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور ابو ایوب اور عطا اور مکحول اور امام نخعی اور امام مالک اور امام احمد اور ابو ثور اور داود وغیرہم اور کہا جابر بن عبد اللہ اور جابر بن زید اور طاؤس اور ابو حنیفہ نے کہ طافی حلال نہیں دلیل ان کی جو حلال کہتے ہیں قول ہے اللہ تعالیٰ کا: ﴿ اُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهٗ ﴾ کہا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اور جمہور نے کہ وہ صید وہ ہے کہ جسے تم شکار کرو اور طعام وہ ہے جسے دریا نے پھینک دیا یعنی طافی دوسرے یہی حدیث جو اوپر گزری تیسری حدیث هُوَ الطَّهُوْرُ مَاءَهٗ وَالْحِلُّ مَيْتَتُهٗ اور یہ حدیث صحیح ہے اور سوا اس کے اور اشیاء مشہورہ کہ جس کو ہم نے ذکر نہیں کیا اور وہ حدیث جو جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے یعنی حنیفہ نے جس سے استدلال کیا ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: مَا اَلْقَاهُ الْبَحْرُ اور حَرَزَعَنْهُ فَكُلُوْهُ وَمَا مَاتَ فِيْهِ فَطَفَا فَلَا تَاْكُلُوْهُ پس باتفاق ائمہ حدیث ضعیف ہے ہرگز احتجاج اور استدلال کے لائق نہیں اگر کوئی حدیث اس کے معارض بھی نہ ہو اور جب کہ معارض ہوئیں وہ چیزیں جو اوپر مذکور ہوئیں آیات و احادیث سے تو پھر کب لائق احتجاج رہی' کہا نووی نے بیان کیا ہے میں نے اس کا ضعف اور حال شرح مہذب کے بَابُ الْاَطْعِمَةِ میں اور اگر کوئی کہے حدیث عنبر سے حلت طافی کی ثابت نہیں ہوتی اس لیے کہ اس میں خود مذکور ہے کہ وہ مضطر ہے تو ہم کہیں گے احتجاج اس میں اصحاب کے کھانے سے نہیں بلکہ آنحضرت ﷺ کے لیے ضرورت مانگ کر نوش فرمانے سے ہے اور یہ جو کسی روایت میں مذکور ہے کہ ہم نے اس میں سے اٹھارہ دن تک کھایا کسی میں ہے کہ مہینہ بھر تک تطبیق اس کی یوں ہے کہ مراد ایام اول میں تر و تازہ گوشت اس کا ہے اور مراد ایام ثانی میں قدید اور سوکھا ہوا گوشت ہے کہ وہ مہینہ بھر تک کھاتے رہے بلکہ مدینہ طیبہ تک پہنچا اور وہاں بھی ماکول و مستعمل ہوا۔ (خلاصہ مافی النووی)

فقیر کہتا ہے کہ مذہب صحیح قرآن و حدیث کی رو سے حلت جمیع حیوانات بحری کی ہے اور طافی حلال ہے بہر حال حق یہی ہے

وَمَا ذَا بَعْدَ الْحَقِّ اِلَّا الضَّلَالَ اور حرمت اس کی جو بروایت صحیحہ ماکول نبی ﷺ ہو چکی ہو اور آپ کے لب ہائے مبارک تک پہنچ چکی ہو بلکہ جزو بدن مقدس و مکرم ہوئی ہو ثابت کرنا بجز تعصب اور ترک تادب کے اور کیا ہوگا۔ غرض مذہب حنفیہ کا اس باب میں نہایت ضعیف ہے اور مذہب مالکی اوسع اور اوفق بالقرآن چنانچہ لکھا شاہ ولی اللہ قدس سرہ نے مسوّی شرح مؤطا میں کہ ظاہر قرآن و حدیث اباحت ہے میتات بحر کی اور مراد اس سے وہ جانور ہے کہ جو زندہ رہے دریا میں اور جب نکالا جائے تو زندگی اس کی مثل مذبوح و بسمل کے ہو یعنی تڑپ تڑپ کر جان دینے لگے جیسے مچھلی کا حال ہے پس اس قسم کے سب جانور حلال ہیں بغیر ذبح کے برابر ہے کہ مثل اس کا بر میں کھایا جائے جیسے بقر و غنم یا نہ کھایا جائے جیسے کلب و خنزیر اور یہ سب کے سب سمک ہیں یعنی کلب و خنزیر دریائی بھی مچھلی میں داخل ہے اور حکم ان کا بھی حلت میں مثل مچھلی کے ہے اگر چہ صورت میں مختلف ہوں بخلاف اس جانور کے جو دریا میں زندگی کرتا ہے مگر جب خشکی پر نکالا جائے تو پھر بھی اس کی حیات باقی رہتی ہے پھر اگر وہ طائر ہے جیسے بط اگر ذبح کی جائے حلال ہے اور میت اس کی حلال نہیں اور اگر غیر طائر ہے مثل ضفدع اور سرطان اور سلحفاۃ اور ذوات سموم کے جیسے حیّہ اور عقرب پس وہ حرام ہے اور یہی قول ہے شافعی کا۔ میں کہتا ہوں اس تقدیر پر قول اللہ تعالیٰ کا ﴿ اُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَ طَعَامُهٗ ﴾ مراد صید سے شکار ہے کہ لوگ باختیار و بقصد شکار کریں اور طعام سے میتات بحر کہ باختیار و بقصد شکار نہ ہوں اور اس کو طعام فرمایا اور میتہ نہ فرمایا اس لیے کہ میتہ کا ذکر کھانے پینے کے مقام میں کراہت سے خالی نہیں اور ﴿ مَتَاعًا لَّكُمْ ﴾ سے مراد اباحت ہے اہل حضر کو اور ﴿ لِلسَّيَّارَةِ ﴾ سے مراد ہے اباحت اہل سفر کو اور ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ جمیع حیوانات بحر حرام ہیں مگر سمک معروف' امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ مچھلیاں جب مر جائیں گرمی سے یا سردی سے یا قتل کر ڈالے ایک ان کی تو کچھ مضائقہ نہیں ان کے کھانے میں پھر اگر وہ خود مر جائے اور طافی ہو جائے وہ مکروہ ہے اگر مچھلی کی قسم سے ہو اور ماسوا مچھلی کی اگر ہو تو اس میں بھی کچھ مضائقہ نہیں اور علی العموم حلال کہا امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے دریائی میتہ کو۔ (انتهىٰ ما قال شاه ولى الله فى المسوّىٰ)

اور مؤطا میں نافع سے مروی ہے کہ عبدالرحمن بن ابو ہریرہ رحمۃ اللہ علیہ نے سوال کیا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اس چیز سے کہ پھینک دیا اسے دریا نے یعنی طافی سے پس منع کیا انہوں نے اس کے کھانے سے کہا نافع نے پھر پھرے عبداللہ اور منگوایا قرآن پھر پڑھی یہ آیت: اُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهٗ مَتَاعاً لكم یعنی طعام عام ہے خواہ شکار کرو یا نہ یعنی طافی بھی اس میں داخل ہے پھر کہا نافع نے کہ بھیجا مجھے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے عبدالرحمن بن ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی طرف اور کہلا بھیجا کہ طافی کے کھانے میں کچھ مضائقہ نہیں ہے اور روایت ہے سعد جاری سے کہ پوچھا میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ان مچھلیوں کے کھانے سے کہ قتل کرے بعض ان کا بعض کو یا مر جائیں سردی سے تو فرمایا ان میں کچھ مضائقہ نہیں کہا سعد نے پھر پوچھا میں نے عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے تو انہوں نے بھی مثل اس کے کہا جیسا سعد نے کہا تھا اور ابو ہریرہ اور زید بن ثابت سے مروی ہے کہ یہ دونوں اس کے کھانے میں مضائقہ نہ کرتے تھے جسے دریا نے باہر ڈال دیا ہو۔ (كلها فى المؤطا)

❀❀❀❀

۳۵۔ باب حدیث علی فی ذکر مصعب بن عمیر......

مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کے ذکر میں علی رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۲۴۷۶) **حَدَّثَنِی** مَنْ سَمِعَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ: إِنَّا لَجُلُوسٌ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ إِذْطَلَعَ عَلَيْنَا مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ مَا عَلَيْهِ إِلَّا بُرْدَةٌ لَهُ مَرْقُوعَةٌ بِفَرْوٍ، فَلَمَّا رَآهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَكَى لِلَّذِي كَانَ فِيهِ مِنَ النِّعْمَةِ وَالَّذِي هُوَفِيهِ الْيَوْمَ۔ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((**كَيْفَ بِكُمْ إِذَاغَدَا أَحَدُكُمْ فِي حُلَّةٍ وَرَاحَ فِي حُلَّةٍ وَوُضِعَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ صَحْفَةٌ وَرُفِعَتْ أُخْرَى وَسَتَرْتُمْ بُيُوتَكُمْ كَمَا تُسْتَرُالْكَعْبَةُ؟**)) قَالُوا: يَارَسُولَ اللَّهِ! نَحْنُ يَوْمَئِذٍ خَيْرٌ مِنَّا الْيَوْمَ نَتَفَرَّغُ لِلْعِبَادَةِ وَنُكْفَى الْمُؤْنَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((**لَا أَنْتُمُ الْيَوْمَ خَيْرٌ مِنْكُمْ يَوْمَئِذٍ**)).

(اسناده ضعيف) تخريج المشكاة : (٥٣٦٦) التحقيق الثاني) اس میں محمد کعب القرظی کے شیخ کا نام معلوم نہیں

ترجمہ: روایت ہے ان سے جنہوں نے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے ہم بیٹھے ہوئے تھے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مسجد میں کہ آئے ہم پر معصب بن عمیر رضی اللہ عنہ کہ نہ تھی ان کے بدن پر مگر ایک چادر کہ پیوند لگے ہوئے تھے اس میں پوستین کے پھر جب دیکھا ان کو رسول اللہ ﷺ نے رونے لگے اس ناز ونعمت کو خیال کر کے جس میں وہ پہلے تھے اور ان دنوں کا حال ان کا دیکھ کر فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: کیا حال ہوگا تمہارا کہ تم میں سے ایک شخص صبح کرے گا ایک جوڑے میں اور شام کرے گا دوسرے جوڑے میں یعنی صبح وشام کپڑے بدلے گا اور رکھا جائے گا اس کے آگے ایک برتن کھانے کا اور اٹھایا جائے گا دوسرا یعنی قسم قسم کے کھانے ہوں گے اور پردہ ڈالو گے تم اپنے مکانوں میں جیسے پردہ ڈالا جاتا ہے کعبہ میں۔ عرض کی صحابہ رضی اللہ عنہم نے اس دن ہم بہت اچھے ہوں گے آج سے فارغ ہوں گے عبادت کے لیے اور بچیں گے محنت ومشقت سے سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: نہیں بلکہ تم آج کے دن بہتر ہو ان دنوں سے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور یزید بن زیاد مدینی ہیں روایت کی ان سے مالک بن انس نے اور کئی اہل علم نے اور یزید بن زیاد دمشقی کہ جن سے زہری نے روایت کی ہے ان سے وکیع نے اور مروان بن معاویہ نے اور یزید بن ابی زیاد کوفی ہے کہ روایت کی ان سے سفیان نے اور شعبہ نے اور ابن عیینہ اور کئی لوگوں نے ائمہ سے۔

مترجم: اس حدیث میں زہد اور بے رغبتی ہے اصحاب کی دنیا سے اور شفقت اور رأفت اور محبت آنحضرت ﷺ کی ان کے حال پر اور فضیلت فقر کی غنا پر کہ اس میں راحت ہے جسم کی اور قلت ہے فکر کی دنیا میں اور خفت ہے حساب کی آخرت میں اور دوست رکھنا مال کا فراغ عبادت کے لیے نہ اتباع شہوات کے لیے اور کراہیت تکلف کی لباس اور طعام میں اور مکروہ ہونا دونوں کی کثرت کا۔

❀❀❀❀

٣٦۔ باب: قصة اصحاب الصفة......

اصحاب صفہ کا قصہ

(٢٤٧٧) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ : كَانَ اَهْلُ الصُّفَّةِ اَضْیَافَ اَهْلِ الْاِسْلَامِ لَا یَأْوُوْنَ عَلٰی اَهْلٍ وَلَا مَالٍ، وَاللّٰهِ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اِنْ كُنْتُ لَاَعْتَمِدُ بِكَبِدِیْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْجُوْعِ وَاَشُدُّ الْحَجَرَ عَلٰی بَطْنِیْ مِنَ الْجُوْعِ۔ وَلَقَدْ قَعَدْتُ یَوْمًا عَلٰی طَرِیْقِهِمُ الَّذِیْ یَخْرُجُوْنَ فِیْهِ۔ فَمَرَّبِیْ اَبُوْبَكْرٍ فَسَأَلْتُهٗ عَنْ اٰیَةٍ مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ مَا سَأَلْتُهٗ اِلَّا لِیَسْتَتْبِعَنِیْ فَمَرَّ وَلَمْ یَفْعَلْ ثُمَّ مَرَّ عُمَرُ فَسَأَلْتُهٗ عَنْ اٰیَةٍ مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ مَا سَاَلْتُهٗ اِلَّا لِیَسْتَتْبِعَنِیْ فَمَرَّ وَلَمْ یَفْعَلْ ثُمَّ مَرَّ اَبُوالْقَاسِمِ ﷺ فَتَبَسَّمَ حِیْنَ رَاٰنِیْ وَقَالَ: ((اَبُوْهُرَیْرَةَ؟)) قُلْتُ لَبَّیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((اَلْحَقْ)) وَمَضٰی فَاتَّبَعْتُهٗ وَدَخَلَ مَنْزِلَهٗ فَاسْتَاْذَنْتُ فَاَذِنَ لِیْ فَوَجَدَ قَدَحًا مِنَ اللَّبَنِ قَالَ: ((مِنْ اَیْنَ هٰذَا اللَّبَنُ لَكُمْ؟)) قِیْلَ اَهْدَاهُ لَنَا فُلَانٌ۔ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ: ((اَبَاهُرَیْرَةَ)) قُلْتُ لَبَّیْكَ قَالَ: ((اَلْحَقْ اِلٰی اَهْلِ الصُّفَّةِ فَادْعُهُمْ)) وَهُمْ اَضْیَافُ اَهْلِ الْاِسْلَامِ لَا یَأْوُوْنَ عَلٰی اَهْلٍ وَ مَالٍ اِذَا اَتَتْهُ الصَّدَقَةُ بَعَثَ بِهَا اِلَیْهِمْ وَلَمْ یَتَنَاوَلْ مِنْهَا شَیْئًا وَّاِذَااَتَتْهُ هَدِیَّةٌ اَرْسَلَ اِلَیْهِمْ فَاَصَابَ مِنْهَا وَاَشْرَكَهُمْ فِیْهَا فَسَآءَ نِیْ ذٰلِكَ وَقُلْتُ مَا هٰذَاالْقَدَحُ بَیْنَ اَهْلِ الصُّفَّةِ وَاَنَا رَسُوْلُهٗ اِلَیْهِمْ فَسَیَأْمُرُنِیْ اَنْ اُدِیْرَهٗ عَلَیْهِمْ فَمَا عَسٰی اَنْ یُّصِیْبَنِیْ مِنْهُ؟ وَقَدْ كُنْتُ اَرْجُوْا اَنْ اُصِیْبَ مِنْهُ مَا یُغْنِیْنِیْ وَلَمْ یَكُ بُدٌّ مِنْ طَاعَةِ اللّٰهِ وَطَاعَةِ رَسُوْلِهٖ فَاَتَیْتُهُمْ فَدَعَوْتُهُمْ۔ فَلَمَّا دَخَلُوْا عَلَیْهِ فَاَخَذُوْا مَجَالِسَهُمْ قَالَ: ((اَبَاهُرَیْرَةَ خُذِ الْقَدَحَ فَاَعْطِهِمْ)) فَاَخَذْتُ الْقَدَحَ فَجَعَلْتُ اُنَاوِلُهُ الرَّجُلَ فَیَشْرَبُ حَتّٰی یَرْوٰی ثُمَّ یَرُدُّهٗ فَاُنَاوِلُهُ الْاٰخَرَحَتّٰی انْتَهَیْتُ بِهٖ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَقَدْ رَوِیَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ، فَاَخَذَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْقَدَحَ فَوَضَعَهٗ عَلٰی یَدِهٖ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهٗ فَتَبَسَّمَ وَقَالَ: ((اَبَا هُرَیْرَةَ اشْرَبْ))، فَشَرِبْتُ ثُمَّ قَالَ: ((اشْرَبْ)) فَلَمْ اَزَلْ اَشْرَبُ وَیَقُوْلُ: ((اشْرَبْ)) ثُمَّ قُلْتُ وَالَّذِیْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا اَجِدُ لَهٗ مَسْلَكًا، فَاَخَذَ الْقَدَحَ فَحَمِدَاللّٰهَ وَسَمّٰی وَشَرِبَ. (اسناده صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اہل صفہ مہمان تھے مسلمانوں کے نہیں جگہ پکڑتے تھے وہ اہل کی طرف نہ مال کی طرف اور قسم ہے اس معبود برحق کی کہ کوئی معبود نہیں سوا اس کے کہ میں البتہ ٹیکتا تھا اپنا کلیجہ زمین پر مارے بھوک کے اور باندھتا تھا پتھر اپنے پیٹ پر بھوک سے اور ایک دن میں بیٹھا تھا مسلمانوں کی راہ میں کہ نکلتے تھے وہ اسی طرف سے سو گزرے مجھ پر ابوبکر رضی اللہ عنہ اور پوچھی میں نے ان سے ایک آیت کلام اللہ کی نہیں پوچھی میں نے مگر اس لیے کہ وہ مجھے اپنے ساتھ

۳۸۔ باب فی لبس الصوف......

اون پہننے کے بیان میں

(۲۴۷۹) عَنْ اَبِیْ مُوسٰی قَالَ : یَا بُنَیَّ لَوْ رَأَیْتَنَا وَنَحْنُ مَعَ النَّبِیِّ ﷺ وَأَصَابَتْنَا السَّمَآءُ لَحَسِبْتَ اَنَّ رِیْحَنَا رِیْحُ الضَّأْنِ. (اسناده صحیح)التعلیق الرغیب (۳/۱۰۹)

ترجمہ: روایت ہے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے اپنے بیٹے سے اے بیٹے میرے اگر دیکھتا تو ہم کو اور ہم نبی ﷺ کے ساتھ تھے اور جب پڑتا تھا ہم پر مینہ تو یقین کرتا کہ بو ہماری جیسے بو بھیڑ کی۔

فائدہ : یہ حدیث صحیح ہے مراد اس سے یہ ہے کہ کپڑے اصحاب کے صوف کے تھے پھر جب ان پر مینہ پڑتا تو بھیڑ کی سی بو آنے لگتی تھی۔ اس حدیث میں زہد وقناعت ہے اصحاب کی اور قلت ان کے کپڑوں کی دنیا میں کہ موجب ہے کثرت ثواب کا عقبیٰ میں۔

❁❁❁❁

۳۹۔ باب: البناء کله وبال......

تعمیر ساری وبال ہے

(۲۴۸۰) عَنْ اِبْرَاهِیْمَ النَّخْعِیِّ قَالَ: کُلُّ بِنَاءٍ وَبَالٌ عَلَیْكَ، قُلْتُ أَرَأَیْتَ مَالَا بُدَّمِنْهُ؟ قَالَ: لَا اَجْرَ وَلَا وِزْرَ.

ترجمہ: روایت ہے ابراہیم سے کہ کہا انہوں نے ہر بنا وبال ہے تجھ پر کہا میں نے خبر دیجیے مجھے اس عمارت سے جو ضروری ہو اور بغیر اس کے کام نہ چلے کہا نہ اس میں اجر ہے نہ وزر۔ (ضعیف الاسناد مقطوع)

❁❁❁❁

(۲۴۸۱) عَنْ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ الْجُهَنِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((مَنْ تَرَكَ اللِّبَاسَ تَوَاضُعًا لِلّٰهِ وَهُوَ یَقْدِرُعَلَیْهِ، دَعَاهُ اللّٰهُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ عَلٰی رُءُوْسِ الْخَلَائِقِ حَتّٰی یُخَیِّرَهُ مِنْ اَیِّ حُلَلِ الْاِیْمَانِ شَآءَ یَلْبَسُهَا)).

ترجمہ: روایت ہے معاذ بن انس سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص چھوڑ دے لباس زینت کا واسطے تواضع کے اللہ تعالیٰ کے لیے اور وہ قدرت رکھتا ہے لباس زینت کی بلائے گا اسے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تمام خلائق کے سامنے تا کہ پسند کر لے وہ لباس اہل ایمان سے جسے چاہے۔ (اسنادہ حسن)سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ: ۷۱۷)

٤٠۔ باب: النفقة كلها في سبيل الله الا البناء

نفقہ سب اللہ کی راہ میں ہے سوائے تعمیر کے

(٢٤٨٢) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((اَلنَّفَقَةُ كُلُّهَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ اِلَّا الْبِنَاءَ فَلَا خَيْرَ فِيهِ)).

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: نفقہ شرعی سب اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہے مگر جو خرچ ہوتا ہے عمارت میں پس اس میں خیر نہیں ہے۔

(اسنادہ ضعیف) التعليق الرغيب: ٢/١١٣) سلسلة الاحاديث الضعيفة (١٠٦١)

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے ایسا ہی کہا محمد بن حبیب نے شبیب بن بشیر سے اور وہ شبیب بن بشر ہیں۔

❀❀❀❀

(٢٤٨٣) عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ قَالَ: أَتَيْنَا خَبَّابًا نَعُودُهُ وَقَدِ اكْتَوٰى سَبْعَ كَيَّاتٍ، فَقَالَ: لَقَدْ تَطَاوَلَ مَرَضِي وَلَوْلَا أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ يَقُولُ : ((لَا تَمَنَّوُا الْمَوْتَ)) لَتَمَنَّيْتُهُ وَقَالَ: ((يُؤْجَرُ الرَّجُلُ فِي نَفَقَتِهِ كُلِّهَا اِلَّا التُّرَابَ اَوْقَالَ فِي التُّرَابِ)). (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے حارثہ بن مضرب سے کہا آئے ہم خباب کے پاس عیادت کو اور انہوں نے سات داغ لگوائے تھے سو کہا انہوں نے دراز ہوا مرض میرا اور اگر میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ بات نہ سنی ہوتی کہ آپ فرماتے تھے کہ آرزو مت کرو موت کی تو بے شک میں آرزو کرتا اس کی اور فرمایا کہ اجر و ثواب ملتا ہے آدمی کو ہر مال خرچ کرنے میں مگر مٹی کا یا فرمایا جو مٹی میں خرچ ہو۔

فائدہ: یہ حدیث صحیح ہے۔

مترجم: اس حدیث میں مذمت ہے بنا کی اور عدم اجر عمارات کے خرچ پر اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ فرماتے تھے دیرانہ دیگراں مرا بس است۔

❀❀❀❀

٤١۔ باب: ما جاء في ثواب من كسا مسلماً......

اس کے ثواب کے بیان میں جو کسی مسلمان کو لباس پہنائے

(٢٤٨٤) حَدَّثَنِي حُصَيْنٌ قَالَ : جَآءَ سَائِلٌ فَسَأَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لِلسَّائِلِ اَتَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: اَتَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ وَتَصُومُ رَمَضَانَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: سَأَلْتَ وَلِلسَّائِلِ حَقٌّ اِنَّهُ لَحَقٌّ عَلَيْنَا أَنْ نَصِلَكَ فَأَعْطَاهُ ثَوْبًا ثُمَّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ

يَقُوْلُ : ((مَا مِنْ مُسْلِمٍ كَسَا مُسْلِمًا ثَوْبًا إِلَّا كَانَ فِيْ حِفْظِ اللّٰهِ مَادَامَ مِنْهُ عَلَيْهِ خِرْقَةٌ)).

(اسناده ضعيف) التعليق الرغيب : ۳/۱۱۲) تخريج مشكاة المصابيح (۱۹۲۰) اس میں خالد بن طهمان ضعیف ہے۔

ترجمہ: مجھ سے حصین نے بیان کیا کہا کہ آیا ایک سائل اور سوال کیا اس نے تو پوچھا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس سے کہ تو گواہی دیتا ہے اس امر کی کہ کوئی معبود برحق نہیں سوا خداوند تعالیٰ کے اس نے کہا ہاں' پھر کہا گواہی دیتا ہے تو کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم رسول اس کے ہیں اس نے کہا ہاں' پھر پوچھا کہ روزے رکھتا ہے تو رمضان کے کہا ہاں' فرمایا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے سوال کیا تو نے اور سائل کا حق ہے اور ہم پر ضرور ہے کہ ہم کچھ سلوک کریں تیرے ساتھ' پھر دیا اس کو ایک کپڑا پھر فرمایا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے: کوئی مسلمان ایسا نہیں کہ پہنائے کسی مسلمان کو کوئی کپڑا مگر وہ رہے گا اللہ تعالیٰ کی امان میں جب تک کہ اس کپڑے سے رہے اس کے بدن پر ایک پارچہ۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔

مترجم: اس سائل نے جب کچھ مانگا تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس کا اسلام دریافت کیا اس لیے کہ حدیث میں مسلمان کو پہنانے کی فضیلت وارد ہوئی ہے۔

❀❀❀❀

(۲٤۸۵) **عَنْ** عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ : لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَعْنِي الْمَدِيْنَةَ، اِنْجَفَلَ النَّاسُ اِلَيْهِ وَقِيْلَ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَجِئْتُ فِي النَّاسِ لِأَنْظُرَ اِلَيْهِ فَلَمَّا اسْتَبَنْتُ وَجْهَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَرَفْتُ اَنَّ وَجْهَهُ لَيْسَ بِوَجْهِ كَذَّابٍ، وَكَانَ اَوَّلُ شَيْئٍ تَكَلَّمَ بِهِ اَنْ قَالَ : **((يَا اَيُّهَا النَّاسُ! اَفْشُوا السَّلَامَ وَاَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَصَلُّوْا وَالنَّاسُ نِيَامٌ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ))**. (اسناده صحيح) ارواء الغليل (۳/۲۳۹) التعليق الرغيب (۱/۲۱٤) صحيح الترغيب (۶۱۲) سلسلة الاحاديث الصحيحة (۵۶۹) تخريج فقه السيرة (۲۱۳)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے کہا کہ جب آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی مدینہ میں لوگ دوڑے آپ کی طرف اور کہا گیا آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سو میں بھی آیا لوگوں کے ساتھ کہ دیکھوں آپ کو پھر جب ظاہر ہوا مجھ پر چہرہ مبارک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پہچانا میں نے کہ یہ چہرہ جھوٹ بولنے والے کا نہیں اور پہلے جو کلام کیا آپ نے یہ تھا کہ فرمایا اے لوگو پھیلایا کرو سلام کو اور کھلاؤ کھانا اور نماز پڑھو جب لوگ سوتے ہوں تہجد کی داخل ہو جاؤ جنت میں سلامتی سے۔

فائدہ : یہ حدیث صحیح ہے۔

مترجم: عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کبار علمائے یہود سے تھے اور کتب سابقہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف وثنا دیکھ کر مشتاق قدوم تھے جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں پہنچے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر مشرف با سلام ہوئے۔ قولہ افشا کرو یعنی پھیلاؤ اور رواج دو

اور خوگر ہو سلام کے اور سلام کرو جس کو پہچانو اس پر بھی اور جسے نہ پہچانو اس پر بھی اور سلام کے فضائل احادیث میں بہت ہیں اور قرآن میں اللہ تعالیٰ نے ﴿ تَحِيَّةً مُّبَارَكَةً طَيِّبَةً ﴾ فرمایا ہے۔ اور عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کو دیکھتے ہی سلام کا بیان فرمانا اور ختم کلام بھی لفظ سلام پر کرنا عجیب لطافت لفظی ہے کہ فصیحان عرب و عجم پر پوشیدہ نہیں ہے مگر فطرت سلیم چاہیے۔

❀❀❀❀

٤٣۔ باب: باب حديث: الطاعم الشاكر......

حدیث کہ کھانے والا شکر کرنے والا

(٢٤٨٦) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((الطَّاعِمُ الشَّاكِرُ بِمَنْزِلَةِ الصَّائِمِ الصَّابِرِ)).[اسناده صحيح]

سلسلة الاحاديث الصحيحة (٦٥٥) التعليق على ابن خزيمة (١٨٩٨ ـ ١٨٩٩)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: کھانے والا شکر گزار ثواب میں برابر ہے صابر روزہ دار کے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

❀❀❀❀

٤٤۔ باب: ثناء المهاجرين على صنيع الانصار معهم

مہاجرین کا اپنے ساتھ انصار کے سلوک پر ان کی تعریف کرنا

(٢٤٨٧) عَنْ أَنَسٍ قَالَ : لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَدِينَةَ أَتَاهُ الْمُهَاجِرُونَ فَقَالُوا: يَارَسُولَ اللّٰهِ! مَارَأَيْنَا قَوْمًا أَبْذَلَ مِنْ كَثِيرٍ وَلَا أَحْسَنَ مُوَاسَاةً مِنْ قَلِيلٍ مِنْ قَوْمٍ نَزَلْنَا بَيْنَ أَظْهُرِهِمْ لَقَدْ كَفَوْنَا الْمُؤْنَةَ وَأَشْرَكُونَا فِي الْمَهْنَاِ، حَتّٰى لَقَدْ خِفْنَا أَنْ يَذْهَبُوا بِالْأَجْرِ كُلِّهِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((لَامَادَعَوْتُمُ اللّٰهَ لَهُمْ وَأَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِمْ)).

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہا کہ جب آئے نبی ﷺ مدینہ میں حاضر ہوئے ان کے پاس مہاجرین اور عرض کی کہ اے رسول اللہ ﷺ کہ نہیں دیکھی ہم نے کوئی قوم بڑی خرچ کرنے والی مال کثیر سے اور نہ حسن مواساۃ کرنے والی مال قلیل سے اس قوم سے بڑھ کر جس کے درمیان ہم اترے ہیں اور تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ باز رکھا انہوں نے ہم کو محنت و مشقت سے اور شریک کیا ہم کو آرام وراحت میں یہاں تک کہ ہم ڈر رہے ہیں کہ سب ثواب ہماری نیکیوں کا وہی نہ لے جائیں فرمایا نبی ﷺ نے: نہیں جب تک تم دعا کرتے رہو گے ان کے لیے اور شکر یہ ادا کرتے رہو گے ان کا۔

(اسنادہ صحیح) تخریج المشکاۃ:٣٢٠٦۔ التعلیق الرغیب:٢/٥٦)

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

ہے ابالے گی اور جوش میں لائے گی ان کو آگ آتشوں کی پلائے جائیں گے عصارہ دوزخیوں کا جسے طینۃ الخبال کہتے ہیں۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔

مترجم: مانند چھوٹی چیونٹیوں کے الخ بعضوں نے کہا مراد اس سے فقط ذلت اور ہوان ہے کہ لوگ ان کو روندیں گے جیسے چیونٹیوں کو روندتے ہیں پس ان کو چیونٹی کی مانند فرمانا مجاز ہے ذلت سے۔ چنانچہ آگے بھی یہی فرماتے ہیں کہ ڈھانپے گی ان کو ذلت پس یہ قرینہ ہے مجاز کا اور بعضوں نے کہا بلکہ وہ حقیقت ہے اور جثہ ان کا چیونٹیوں ہی کے برابر ہوگا اگرچہ صورت مردوں کی ہو اور بولس بفتح باء اکثر شروح میں وارد ہوا ہے اور قاموس میں بضم باء نام ہے جہنم میں ایک قید خانہ کا ہے جو کہ مخصوص ہے متکبروں کے واسطے قولہ تَعلُوْهُم یعنی ابالے گی غلی اس کا مصدر ہے بمعنی جوش دینے اور کھولنے کے۔ قولہ نار الانیار یعنی آگ آگوں کی مراد اس سے یہ ہے کہ اس سجن میں وہ آگ ہے کہ دوزخ کی آگ بھی اس سے ایسے پناہ مانگتی ہے جیسے اور اجسام آگ سے پناہ مانگتے ہیں سو وہ آگوں کی آگ ہے۔ قولہ عصارہ دوزخیوں کا عصارہ ہر چیز کا وہ ہے جو اس کے نچوڑنے سے ٹپکے جیسے عصارہ انگور یعنی شیرہ اس کا مراد اس مقام میں وہ پیپ اور لہو اور زرد آب ہے کہ دوزخیوں کے زخموں اور دما میل سے بہہ رہا ہے۔ قولہ طینۃ الخبال طینہ کیچڑ ہے کہ پانی اور مٹی مل کر سڑ گئی ہو اور خبال بمعنی فساد ہے یعنی بگڑی ہوئی چیز یعنی وہ کیچڑ کہ خوب سڑی ہوئی متعفن ہوگئی ہے اور عصارہ اہل نار سے مرکب ہے جو ان کی خوراک ہوگی معاذ اللہ من ذلک۔

❀❀❀❀

(٢٤٩٣) عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ اَبِيهِ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ : قَالَ : ((مَنْ كَظَمَ غَيْظًا، وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَىٰ أَنْ يُنَفِّذَهُ دَعَاهُ اللّٰهُ عَلَىٰ رُءُوْسِ الْخَلَائِقِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتّٰى يُخَيِّرَهُ فِي أَيِّ الْحُوْرِ شَاءَ)).

(اسناده حسن) الروض النضير : (٤٨١، ٨٥٤) التعليق الرغيب : ٣/٢٧٩)

ترجمہ: سہل بن معاذ بن انس اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس نے غصے کو پی لیا، حالانکہ وہ اسے نافذ کرنے پر قادر تھا، اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن تمام مخلوقات کے سامنے بلائے گا اور اسے اختیار عطاء فرمائے گا کہ حور میں سے جسے پسند کرے اسے منتخب کرے۔

❀❀❀❀

(٢٤٩٤) عَنْ جَابِرٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ نَشَرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ كَنَفَهُ وَاَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ: رِفْقٌ بِالضَّعِيفِ وَالشَّفَقَةُ عَلَى الْوَالِدَيْنِ وَالْإِحْسَانُ إِلَى الْمَمْلُوْكِ)). (موضوع) سلسلة الاحاديث الضعيفه : ٩٢) اس میں عبداللہ بن ابراہیم کے متعلق ابن حبان کہتے ہیں یہ احادیث وضع کیا کرتا تھا حاکم کہتے ہیں اس نے ضعفاء کی ایک جماعت سے موضوع احادیث روایت کی ہیں نیز اس کا والد مجہول ہے'

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: تین چیزیں ہیں کہ جس میں ہوں پھیلائے گا اس پر اللہ تعالیٰ

کنف اپنا یعنی قیامت کے دن اور داخل کرے گا اس کو جنت میں، پہلے نرمی ضعیف پر دوسرے شفقت والدین پر تیسرے احسان لونڈی غلام پر۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے۔

❀❀❀❀

(٢٤٩٥) عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ يَا عِبَادِيْ! كُلُّكُمْ ضَالٌّ اِلَّا مَنْ هَدَيْتُ فَسَلُوْنِي الْهُدٰى اَهْدِكُمْ، وَكُلُّكُمْ فَقِيْرٌ اِلَّا مَنْ اَغْنَيْتُ فَسَلُوْنِيْ اَرْزُقْكُمْ وَكُلُّكُمْ مُذْنِبٌ اِلَّا مَنْ عَافَيْتُ فَمَنْ عَلِمَ مِنْكُمْ أَنِّيْ ذُوْقُدْرَةٍ عَلَى الْمَغْفِرَةِ فَاسْتَغْفَرَنِيْ غَفَرْتُ لَهُ وَلَا أُبَالِيْ وَلَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَحَيَّكُمْ وَمَيِّتَكُمْ وَرَطْبَكُمْ وَيَابِسَكُمْ اِجْتَمَعُوْا عَلٰى اَتْقٰى قَلْبِ عَبْدٍ مِنْ عِبَادِيْ، مَا زَادَ ذٰلِكَ فِيْ مُلْكِيْ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ، وَلَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَحَيَّكُمْ وَمَيِّتَكُمْ وَرَطْبَكُمْ وَيَابِسَكُمْ اِجْتَمَعُوْا عَلٰى اَشْقٰى قَلْبِ عَبْدٍ مِنْ عِبَادِيْ مَا نَقَصَ ذٰلِكَ مِنْ مُلْكِيْ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ، وَلَوْ اَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَجِنَّكُمْ وَاِنْسَكُمْ وَحَيَّكُمْ وَمَيِّتَكُمْ وَرَطْبَكُمْ وَيَابِسَكُمْ اِجْتَمَعُوْا فِيْ صَعِيْدٍ وَاحِدٍ فَسَأَلَ كُلُّ اِنْسَانٍ مِنْكُمْ مَا بَلَغَتْ اُمْنِيَّتُهُ فَأَعْطَيْتُ كُلَّ سَآئِلٍ مِنْكُمْ، مَا نَقَصَ ذٰلِكَ مِنْ مُلْكِيْ اِلَّا كَمَا لَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ مَرَّ بِالْبَحْرِ فَغَمَسَ فِيْهِ اِبْرَةً ثُمَّ رَفَعَهَا اِلَيْهِ ذٰلِكَ بِاَنِّيْ جَوَّادٌ وَاجِدٌ مَاجِدٌ اَفْعَلُ مَا اُرِيْدُ، عَطَآئِيْ كَلَامٌ وَعَذَابِيْ كَلَامٌ، اِنَّمَا اَمْرِيْ لِشَيْءٍ اِذَا اَرَدْتُ اَنْ اَقُوْلَ لَهُ كُنْ فَيَكُوْنُ)). (ضعيف بهذا السياق، واكثره صحيح في(مسلم) التعليق الرغيب (٢/٢٦٨ و ٢٧٠) تخريج مشكاة المصابيح (٢٣٥٠ ـ التحقيق الثاني) اس میں شہر بن حوشب ضعیف راوی ہے

ترجمہ: روایت ہے ابوذر رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ فرماتا ہے اللہ بزرگ و برتر اے میرے بندو! تم سب گمراہ ہو مگر جسے میں راہ بتاؤں سو تم مجھ سے مانگو ہدایت تا کہ میں تمہیں ہدایت کروں اور تم سب فقیر ہو مگر جسے میں غنی کروں سو تم سوال کرو مجھ سے تا کہ میں تمہیں رزق دوں اور تم گنہگار ہو مگر جسے میں بچاؤں گناہ سے پھر جو شخص جانے کہ میں قدرت رکھنے والا ہوں بخشنے پر اور مجھ سے مغفرت مانگے بخش دوں گا میں اس کو اور پرواہ نہیں رکھتا میں اور اگر اگلے اور پچھلے تمہارے اور زندے اور مردے تمہارے اور تر و خشک تمہارے جمع ہو جائیں اتقی قلب عبد پر میرے بندوں سے تو نہ بڑھے میری سلطنت ایک مچھر کے پر کے برابر اور اگر تمہارے اگلے اور پچھلے اور زندے اور مردے اور تر و خشک جمع ہو جائیں اشقی قلب عبد پر میرے بندوں سے نہ گھٹے گا میرے ملک سے ایک مچھر کے پر برابر اور اگر اگلے تمہارے اور پچھلے اور جن و انس تمہارے اور زندے اور مردے اور تر و خشک تمہارے جمع ہو جائیں ایک زمین پر اور سوال کرے ہر انسان تم میں سے وہ چیز کہ منتہائے آرزو ہو اس کی اور دوں میں ہر سائل کو تم میں سے نہ گھٹے میرے ملک سے کچھ مگر اتنا کہ کوئی تم میں کا گزرے دریا پر اور ڈبودے اس

مترجم: قولہ نہیں دیکھی ہم نے کوئی قوم الخ مراد قوم سے انصار ہیں کہ جب مہاجرین ان کے وطن میں آئے اور ایک مہاجر کو ایک ایک انصار کے ساتھ بھائی چارہ ہو گیا تو انہوں نے اپنے مال تقسیم کر دیئے بلکہ اپنی حاجات پر ان کی حاجات کو مقدم کیا اللہ تعالیٰ نے انہیں کی تعریف میں فرمایا ﴿ وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ﴾ تو مہاجرین نے ان کا شکریہ حضرت کے سامنے بیان کیا کہ اگر ان کے پاس مال بہت ہوتا تو بھی بے دریغ خرچ کرتے ہیں اور اگر تھوڑا ہوتا ہے تو بھی مروت اور مدارت سے بھائیوں سے کنارہ نہیں کرتے چنانچہ تفصیل اس کی یہ کہی کہ انہوں نے محنت و مشقت کسب و تجارت و زراعت وغیرہ کی تو اپنے ذمہ لی ہے اور نفع اور چرندم خورندم میں ہم کو بھی شریک کیا ہے۔ قولہ ہم ڈر رہے ہیں آہ یعنی آخرت میں ہماری سب نیکیوں کا ثواب انہیں کو مل جائے اور ہم محروم رہیں' حضرت ﷺ نے فرمایا ان کی محنت اور مشقت کا بدلہ اگر تم کرتے رہو گے تو یہ بات نہ ہو گی اور وہ دو چیزیں فرمائیں ایک دعائے خیر ان کے واسطے' دوسری ثنائے خیر کہ ہر ممنون کو اپنے محسن کے لیے ضرور ہے۔

❀❀❀❀

٤٥۔ باب: فضل كلى قريب هين سهل

ہر قریب رہنے والے، آسانی کرنے والے اور باوقار و سنجیدہ کی فضیلت

(٢٤٨٨) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((أَلَا اُخْبِرُكُمْ بِمَنْ يَحْرُمُ عَلَى النَّارِ، وَبِمَنْ وَتَحْرُمُ عَلَيْهِ النَّارُ؟ عَلٰى كُلِّ قَرِيْبٍ هَيِّنٍ سَهْلٍ)).

(اسناده صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحه: ٩٣٥)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کیا نہ خبر دوں میں تم کو کہ کون حرام ہے آگ پر اور کس پر حرام ہے آگ یعنی دوزخ کی اوپر ہر قریب سکینہ اور وقار اور آسانی کرنے والے کے۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے۔

❀❀❀❀

(٢٤٨٩) عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ : قُلْتُ يَا عَائِشَةُ! اَىُّ شَيْئٍ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَصْنَعُ اِذَا دَخَلَ بَيْتَهٗ قَالَتْ : كَانَ يَكُوْنُ فِيْ مِهْنَةِ اَهْلِهٖ فَاِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ قَامَ فَصَلّٰى. (اسناده صحيح) مختصر الشمائل : ٢٩٣)

ترجمہ: روایت ہے اسود بن یزید سے کہا انہوں نے عرض کی میں نے کہ اے عائشہ ام المومنین کیا کرنے لگتے تھے رسول اللہ ﷺ جب داخل ہوتے اپنے گھر میں' فرمایا انہوں نے کام کاج کرنے لگتے اپنے گھر کا پھر جب وقت آتا نماز کا کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگتے۔

فائدہ : یہ حدیث صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۲۴۹۰) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ا اِذَا اسْتَقْبَلَهُ الرَّجُلُ فَصَافَحَهُ لَا يَنْزِعُ يَدَهُ مِنْ يَدِهِ حَتّٰى يَكُوْنَ الرَّجُلُ يَنْزِعُ، وَلَا يَصْرِفُ وَجْهَهُ عَنْ وَجْهِهِ حَتّٰى يَكُوْنَ الرَّجُلُ هُوَالَّذِىْ يَصْرِفُهُ وَلَمْ يُرَمُقَدِّمًا رُكْبَتَيْهِ بَيْنَ يَدَىْ جَلِيْسٍ لَهُ. (اسناده ضعيف : الا جملة المصافحة فهي ثابتة)سلسلة الاحاديث الصحيحة (۴۲۸۵) اس میں زید العمی راوی ضعیف ہے

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب سامنے آتا آپ کے کوئی مرد اور مصافحہ کرتا آپ سے نہ نکالتے اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ سے یہاں تک کہ وہی نکالتا اپنا ہاتھ اور نہ پھیرتے اس کی طرف سے منہ اپنا یہاں تک کہ وہی پھیرتا اپنا منہ اور نہ دیکھے ان کے پیر پھیلے کسی نے ان کے ہم نشین کے آگے۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے۔

❀❀❀❀

(۲۴۹۱) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((خَرَجَ رَجُلٌ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فِيْ حُلَّةٍ لَهُ يَخْتَالُ فِيْهَا، فَأَمَرَاللّٰهُ الْاَرْضَ فَأَخَذَتْهُ فَهُوَ يَتَجَلْجَلُ فِيْهَا اَوْقَالَ يَتَلَجْلَجُ فِيْهَا اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ)).
(اسناده صحيح) صحيح الجامع : ۳۲۱۷)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نکلا ایک مرد تم سے اگلوں میں کا ایک جوڑا اپنا پہن کر اتراتا تھا وہ اس میں سو حکم فرمایا اللہ تعالیٰ نے زمین کو پس پکڑا اس کو زمین نے اور وہ دھنستا چلا جاتا ہے زمین میں قیامت کے دن تک راوی کو شک ہے کہ یتجلجل فرمایا آپ نے یا یتلجلج۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث صحیح ہیں۔

مترجم: یتجلجل کا مصدر جلجلہ ہے اور جلجلہ وہ حرکت ہے کہ جس کے ساتھ آواز ہو اور یتلجلج کا مصدر تلجلج بمعنی تردد کے۔ غرض کہ وہ ادھر ادھر کروٹیں لیتا مثل غریق کے دھنستا چلا جاتا ہے اور کہیں قرار نہیں پاتا' معاذ اللہ من ذالک۔

❀❀❀❀

(۲۴۹۲) عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((يُحْشَرُ الْمُتَكَبِّرُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَمْثَالَ الذَّرِّ فِيْ صُوَرِالرِّجَالِ يَغْشَاهُمُ الذُّلُّ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ، يُسَاقُوْنَ اِلٰى سِجْنٍ فِيْ جَهَنَّمَ يُسَمّٰى بُوْلَسَ تَعْلُوْهُمْ نَارُ الْأَنْيَارِ يُسْقَوْنَ مِنْ عُصَارَةِ اَهْلِ النَّارِطِيْنَةَ الْخَبَالِ)). (اسناده حسن) تخريج المشكاة : ۵۱۱۲۔ التحقيق الثاني۔ التعليق الرغيب : ۱۸/۴)

ترجمہ: بسند مذکور روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حشر میں لائے جائیں گے متکبر لوگ قیامت کے دن مانند چھوٹی چیونٹیوں کی صورتوں میں مردوں کی ڈھانپے گی ان کو ذلت ہر جگہ سے، ہنکائے جائیں گے جہنم کے ایک قید خانہ کی طرف کہ اس کا نام بولس

ہے ابالے گی اور جوش میں لائے گی ان کو آگ آتشوں کی پلائے جائیں گے عصارہ دوزخیوں کا جسے طینۃ الخبال کہتے ہیں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔

مترجم: مانند چھوٹی چیونٹیوں کے الخ بعضوں نے کہا مراد اس سے فقط ذلت اور ہوان ہے کہ لوگ ان کو روندیں گے جیسے چیونٹیوں کو روندتے ہیں پس ان کو چیونٹی کی مانند فرمانا مجاز ہے ذلت سے۔ چنانچہ آگے بھی یہی فرماتے ہیں کہ ڈھانپے گی ان کو ذلت پس یہ قرینہ ہے مجاز کا اور بعضوں نے کہا بلکہ وہ حقیقت ہے اور جثہ ان کا چیونٹیوں ہی کے برابر ہوگا اگر چہ صورت مردوں کی ہو اور بولس بفتح باء اکثر شروح میں وارد ہوا ہے اور قاموس میں بضم باء نام ہے جہنم میں ایک قید خانہ کا ہے جو کہ مخصوص ہے متکبروں کے واسطے قولہ تَعْلُوْهُم یعنی ابالے گی، غلی اس کا مصدر ہے بمعنی جوش دینے اور کھولنے کے۔ قولہ نار الانیار یعنی آگ آگوں کی مراد اس سے یہ ہے کہ اس سجن میں وہ آگ ہے کہ دوزخ کی آگ بھی اس سے ایسے پناہ مانگتی ہے جیسے اور اجسام آگ سے پناہ مانگتے ہیں سو وہ آگوں کی آگ ہے۔ قولہ عصارہ دوزخیوں کا، عصارہ ہر چیز کا وہ ہے جو اس کے نچوڑنے سے ٹپکے جیسے عصارہ انگور یعنی شیرہ اس کا، مراد اس مقام میں وہ پیپ اور لہو اور زرد آب ہے کہ دوزخیوں کے زخموں اور دمامیل سے بہہ رہا ہے۔ قولہ طینۃ الخبال طینہ کیچڑ ہے کہ پانی اور مٹی مل کر سڑ گئی ہو اور خبال بمعنی فساد ہے یعنی بگڑی ہوئی چیز یعنی وہ کیچڑ کہ خوب سڑی ہوئی متعفن ہوگئی ہے اور عصارہ اہل نار سے مرکب ہے جو ان کی خوراک ہوگی، معاذ اللہ من ذلک۔

❀❀❀❀

(٢٤٩٣) عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ: قَالَ: ((مَنْ كَظَمَ غَيْظًا، وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَى أَنْ يُنَفِّذَهُ دَعَاهُ اللّٰهُ عَلَى رُءُوسِ الْخَلَائِقِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتّٰى يُخَيِّرَهُ فِي أَيِّ الْحُورِ شَاءَ)) .

(اسناده حسن) الروض النضير: (٤٨١، ٨٥٤) التعليق الرغيب: ٣/٢٧٩)

ترجمہ: سہل بن معاذ بن انس اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس نے غصے کو پی لیا، حالانکہ وہ اسے نافذ کرنے پر قادر تھا، اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن تمام مخلوقات کے سامنے بلائے گا اور اسے اختیار عطاء فرمائے گا کہ حور میں سے جسے پسند کرے اسے منتخب کرے۔

❀❀❀❀

(٢٤٩٤) عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ نَشَرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ كَنَفَهُ وَأَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ: رِفْقٌ بِالضَّعِيفِ وَالشَّفَقَةُ عَلَى الْوَالِدَيْنِ وَالْإِحْسَانُ إِلَى الْمَمْلُوكِ)). (موضوع) سلسلة الاحاديث الضعيفه: ٩٢) اس میں عبداللہ بن ابراہیم کے متعلق ابن حبان کہتے ہیں یہ احادیث وضع کیا کرتا تھا حاکم کہتے ہیں اس نے ضعفاء کی ایک جماعت سے موضوع احادیث روایت کی ہیں نیز اس کا والد مجہول ہے'

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: تین چیزیں ہیں کہ جس میں ہوں پھیلائے گا اس پر اللہ تعالیٰ

کنف اپنا یعنی قیامت کے دن اور داخل کرے گا اس کو جنت میں' پہلے نرمی ضعیف پر دوسرے شفقت والدین پر تیسرے احسان لونڈی غلام پر۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے۔

❁❁❁❁

(۲۴۹۵) عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((يَقُولُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ يَا عِبَادِيْ! كُلُّكُمْ ضَالٌّ اِلَّا مَنْ هَدَيْتُ فَسَلُوْنِي الْهُدٰى اَهْدِكُمْ، وَكُلُّكُمْ فَقِيْرٌ اِلَّا مَنْ اَغْنَيْتُ فَسَلُوْنِيْ اَرْزُقْكُمْ وَكُلُّكُمْ مُذْنِبٌ اِلَّا مَنْ عَافَيْتُ فَمَنْ عَلِمَ مِنْكُمْ اَنِّيْ ذُوْقُدْرَةٍ عَلَى الْمَغْفِرَةِ فَاسْتَغْفَرَنِيْ غَفَرْتُ لَهُ وَلَا اُبَالِيْ وَلَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَحَيَّكُمْ وَمَيِّتَكُمْ وَرَطْبَكُمْ وَيَابِسَكُمْ اِجْتَمَعُوْا عَلٰى اَتْقٰى قَلْبِ عَبْدٍ مِنْ عِبَادِيْ، مَا زَادَ ذٰلِكَ فِيْ مُلْكِيْ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ، وَلَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَحَيَّكُمْ وَمَيِّتَكُمْ وَرَطْبَكُمْ وَيَابِسَكُمْ اِجْتَمَعُوْا عَلٰى اَشْقٰى قَلْبِ عَبْدٍ مِنْ عِبَادِيْ مَا نَقَصَ ذٰلِكَ مِنْ مُلْكِيْ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ، وَلَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَجِنَّكُمْ وَاِنْسَكُمْ وَحَيَّكُمْ وَمَيِّتَكُمْ وَرَطْبَكُمْ وَيَابِسَكُمْ اِجْتَمَعُوْا فِيْ صَعِيْدٍ وَاحِدٍ فَسَأَلَ كُلُّ اِنْسَانٍ مِنْكُمْ مَا بَلَغَتْ اُمْنِيَّتُهُ فَأَعْطَيْتُ كُلَّ سَآئِلٍ مِنْكُمْ، مَا نَقَصَ ذٰلِكَ مِنْ مُلْكِيْ اِلَّا كَمَا لَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ مَرَّ بِالْبَحْرِ فَغَمَسَ فِيْهِ اِبْرَةً ثُمَّ رَفَعَهَا اِلَيْهِ ذٰلِكَ بِاَنِّيْ جَوَّادٌ وَاجِدٌ مَاجِدٌ اَفْعَلُ مَا اُرِيْدُ، عَطَآئِيْ كَلَامٌ وَعَذَابِيْ كَلَامٌ، اِنَّمَا اَمْرِيْ لِشَيْءٍ اِذَا اَرَدْتُ اَنْ اَقُوْلَ لَهُ كُنْ فَيَكُوْنُ)). (ضعيف بهذا السياق، واكثره صحيح فى(مسلم) التعليق الرغيب (۲/۲٦٨ و ۲۷۰) تخريج مشكاة المصابيح (۲۳۵۰ ـ التحقيق الثانى) اس میں شہر بن حوشب ضعیف راوی ہے

ترجمہ: روایت ہے ابوذر رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ فرماتا ہے اللہ بزرگ و برتر اے میرے بندو! تم سب گمراہ ہو مگر جسے میں راہ بتاؤں سو تم مجھ سے مانگو ہدایت تاکہ میں تمہیں ہدایت کروں اور تم سب فقیر ہو مگر جسے میں غنی کروں سو تم سوال کرو مجھ سے تاکہ میں تمہیں رزق دوں اور تم گنہگار ہو مگر جسے میں بچاؤں گناہ سے پھر جو شخص جانے کہ میں قدرت رکھنے والا ہوں بخشنے پر اور مجھ سے مغفرت مانگے بخش دوں گا میں اس کو اور پرواہ نہیں رکھتا میں اور اگر اگلے اور پچھلے تمہارے اور زندے اور مردے تمہارے اور تر و خشک تمہارے جمع ہو جائیں اتقی قلب عبد پر میرے بندوں سے تو نہ بڑھے میری سلطنت ایک مچھر کے پر کے برابر اور اگر تمہارے اگلے اور پچھلے اور زندے اور مردے اور تر و خشک جمع ہو جائیں اشقی قلب عبد پر میرے بندوں سے نہ گھٹے گا میرے ملک سے ایک مچھر کے پر برابر اور اگر اگلے تمہارے اور پچھلے اور جن و انس تمہارے اور زندے اور مردے اور تر و خشک تمہارے جمع ہو جائیں ایک زمین پر اور سوال کرے ہر انسان تم میں سے وہ چیز کہ منتہائے آرزو ہو اس کی اور دوں میں ہر سائل کو تم میں سے نہ گھٹے میرے ملک سے کچھ مگر اتنا کہ کوئی تم میں کا گزرے دریا پر اور ڈبو دے اس

میں ایک سوئی پھر نکالے اس کو اور یہ اس سبب سے ہے کہ میں جواد ہوں واجد ہوں ماجد ہوں کرتا ہوں جو چاہتا ہوں دین دنیا میرا فقط کلام ہے اور عذاب میرا فقط کلام ہے بے شک میرا حکم کسی چیز کے لیے جب میں چاہتا ہوں تو یہی ہے کہ میں کہتا ہوں ہو جا بس وہ ہو جاتا ہے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی بعضوں نے یہ حدیث شہر بن حوشب سے انہوں نے معدیکرب سے انہوں نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کی۔

مترجم: قولہ جمع ہو جائیں اتقی قلب عبد پر میرے بندوں سے یعنی اگر تمام جہان کے لوگ محمد ﷺ اور جبرئیل علیہ السلام کے برابر تقویٰ میں ہو جائیں تو سلطنت اس شہنشاہ عالی جاہ بے پرواہ کی مچھر کے برابر نہ بڑھے اور اگر سارے جہان کے لوگ دجال اور فرعون کے برابر شقی اور بد بخت ہو جائیں تو ایک مچھر کے پر برابر اس کی سلطنت نہ گھٹے' قولہ میں جواد ہوں واجد ہوں ماجد ہوں' جواد سخی برابر ہے اس میں مذکر و مؤنث اور اجواد اور اجاود اور جوداء اور جودہ اس کی جمع ہے (منتہی) بعضوں نے کہا سخی وہ ہے جو مانگنے اور سوال کرنے سے دے اور جواد وہ ہے کہ اگر نہ مانگو تو خفا ہو جائے اور بے مانگے عطا کرے اور یہ صفت باری تعالیٰ شانہ کی ہے نہیں پا سکتے یہ کسی مخلوق میں اس لیے کہ خزانہ اس کا بے حد ہے اور عطا اس کی بے عدد نہ اس کی انتہاء ہے نہ اس کی معہا اور واجد وہ غنی ہے کہ مفتقر نہ ہو اور وہ امیر ہے کہ کبھی فقیر نہ ہو اور یہ شان ہے باری تعالیٰ شانہ کی کہ وہ تمام مخلوقات سے بے پرواہ ہے اور سائر موجودات سے مستغنی اور ماجد صاحب فضیلت و شرافت اور مجد لغت میں شرف واسع کا نام ہے اور مجید میں زیادت معنی ہے ماجد سے اس لیے کہ لفظ مجید گویا جامع ہے معنی جلیل و وہاب و کریم کو اور یہ صفت ہے باری تعالیٰ شانہ کی کہ شرف اس کا غیر منتہیٰ اور فضل اس کا غیر تناہی' قولہ دین میری فقط کلام ہے اور عذاب میرا فقط کلام ہے یعنی جیسے اور مخلوقات کو عطا کے وقت ہزاروں چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے مثلاً:

(۱) اولاً موجود ہونا اس چیز کا جسے دینا منظور ہو' (۲) دوسرے زائد ہونا اپنی حاجت سے (۳) تیسرے متعلق نہ ہونا حق غیر کا اس میں اور بغیر اس کے اور کو مشکل ہوتی ہے اور باری تعالیٰ کو اس کی کچھ حاجت نہیں اس لیے کہ وہاں فقط کن کے کہنے سے معدوم موجود ہو جاتا ہے اور پھر اس موجود سے کمال بے پروائی اس ذات مقدس کو ہوتی ہے چنانچہ فرمایا: ﴿ وَاللّٰهُ غَنِیٌّ عَنِ الْعَالَمِیْنَ ﴾ اور متعلق نہیں ہوتا اس میں حق کسی غیر کا بلکہ ملک خاص ہوتی ہے وہ شئی باری تعالیٰ شانہ' کی اور اسی طرح عذاب میں فقط حکم دینے کی حاجت ہوتی ہے چاہے شے مولم اور مایعذب بہ موجود ہو یا نہ' غرض اس حدیث میں بڑی عظمت اور کبریائی باری تعالیٰ شانہ کی مذکور ہے اور ہادی و رزاق و قادر و غفور ہونا اس ذات مقدس کا مسطور ہے۔ افسوس ہے ان بندوں پر جو اس درگاہ کی بندگی کا اقرار کر کے اپنی حاجات اوروں سے مانگتے ہیں اور اس کی عطا اور رزاقیت کا حال سن سمجھ کر اولیاء اور انبیاء اور پیر و شہید سے التجاء کرتے ہیں' معاذ اللہ من ذلک گویا مضمون اس شعر کا ان کے گوش ہوش میں نہیں۔ شعر:

حاجت طلبی بغیر مولے　　　عیب است غلام باوفارا

❀ ❀ ❀ ❀

(۲۴۹۶)عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ : يُحَدِّثُ حَدِيْثًا لَوْ لَمْ اَسْمَعْهُ اِلَّا مَرَّةً اَوْمَرَّتَيْنِ حَتّٰى عَدَّ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَلٰكِنِّيْ سَمِعْتُهُ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((**كَانَ الْكِفْلُ مِنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ لَا يَتَوَرَّعُ مِنْ ذَنْبٍ عَمِلَهُ فَاَتَتْهُ امْرَاَةٌ فَاَعْطَاهَا سِتِّيْنَ دِيْنَارًا عَلٰى اَنْ يَطَاَهَا فَلَمَّا قَعَدَ مِنْهَا مَقْعَدَ الرَّجُلِ مِنْ اِمْرَاَتِهِ اُرْعِدَتْ وَبَكَتْ فَقَالَ: مَا يُبْكِيْكِ؟ اَكْرَهْتُكِ قَالَتْ: لَا وَلٰكِنَّهُ عَمَلٌ مَا عَمِلْتُهُ قَطُّ وَمَا حَمَلَنِيْ عَلَيْهِ اِلَّا الْحَاجَةُ فَقَالَ: تَفْعَلِيْنَ اَنْتِ هٰذَا وَمَا فَعَلْتِهِ اِذْهَبِيْ فَهِيَ لَكِ وَقَالَ: لَا وَاللّٰهِ لَا اَعْصِي اللّٰهَ بَعْدَهَا اَبَدًا فَمَاتَ مِنْ لَيْلَتِهِ فَاَصْبَحَ مَكْتُوْبًا عَلٰى بَابِهِ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ غَفَرَ لِلْكِفْلِ**)). (اسنادہ ضعیف) سلسلة الاحاديث الضعيفة: (۴۹۸۳) اس میں سعد مدنی طلحہ مجہول راوی ہے

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا کہ انہوں نے سنا میں نے نبی ﷺ سے کہ فرماتے تھے ایک حدیث کہ اگر سنی ہوتی میں نے ایک یا دو بار یہاں تک کہ گنا سات تک تو نہ بیان کرتا میں بلکہ سنی ہے میں نے ان سے اس سے زیادہ مرتبہ سنا میں نے ان کو کہ فرماتے تھے: ایک مرد بنی اسرائیل سے کہ نام اس کا کفل تھا کہ وہ پرہیز نہ کرتا تھا کسی گناہ سے سو آئی اس کے پاس ایک عورت اور دیئے اس نے اس کو ساٹھ دینار اس بات پر کہ جماع کرے اس عورت سے پھر جب بیٹھا وہ اس کے آگے جیسا کہ بیٹھتا ہے مرد اپنی عورت کے آگے کانپی وہ اور رونے لگی سو پوچھا اس نے کیوں روئی تو کیا میں نے زبردستی کی تجھ پر وہ بولی کہ نہیں آج میں وہ کام کرتی ہوں جو کبھی نہیں کیا اور باعث اس کا کوئی نہیں سوا حاجت کے سو کہا اس نے تو یہ کام کرتی ہے اور کبھی تو نے نہیں کیا جاوہ تیرے دینار تیرے لیے ہیں اور کہا اس مرد نے قسم ہے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہ کروں گا میں اللہ تعالیٰ کی اس کے بعد کبھی سو انتقال کر گیا وہ اسی رات کو سو صبح اس کے دروازے پر لکھا ہوا تھا کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے بخش دیا کفل کو۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی یہ شیبان اور کئی لوگوں نے اعمش سے اور مرفوع کیا اس کو اور روایت کی بعضوں نے اعمش سے اور مرفوع نہ کیا اس کو اور روایت کی ابوبکر بن عیاش نے یہ حدیث اعمش سے اور خطا کی اس میں اور کہا عن عبداللہ بن عبداللہ عن سعید بن جبیر عن ابن عمر اور وہ غیر محفوظ ہے اور عبداللہ بن عبداللہ الرازی کوفی ہیں اور جدہ ان کی سریہ تھیں علی بن ابی طالب کی اور روایت کی عبداللہ بن عبداللہ رازی سے عبیدہ ضبی اور حجاج بن ارطاۃ اور کئی لوگوں نے۔

❀❀❀❀

(۲۴۹۷) عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ ثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بِحَدِيْثَيْنِ اَحَدُهُمَا عَنْ نَفْسِهِ وَالْآخَرُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ: اِنَّ الْمُؤْمِنَ يَرٰى ذُنُوْبَهُ كَاَنَّهُ فِيْ اَصْلِ جَبَلٍ يُخَافُ اَنْ يَّقَعَ عَلَيْهِ وَاِنَّ الْفَاجِرَ يَرٰى ذُنُوْبَهُ كَذُبَابٍ وَقَعَ عَلٰى اَنْفِهِ قَالَ بِهِ هٰكَذَا . (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے حارث بن سوید سے کہا انہوں نے کہ بیان کیں ہم سے عبداللہ نے دو حدیثیں ایک اپنی جانب سے یعنی موقوف

اور دوسری نبی ﷺ کی طرف سے یعنی مرفوعاً کہا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے: مومن اپنے گناہ کو ایسا دیکھتا ہے کہ گویا وہ ایک پہاڑ کی جڑ میں ہے اور ڈرتا ہے کہ وہ اس پر گر پڑے یعنی عذاب الٰہی کا پہاڑ سامنے نظر آتا ہے اور فاجر دیکھتا ہے اپنے گناہ کو مانند ایک مکھی کے کہ بیٹھی اس کی ناک پر اور اس نے ہاتھ سے اشارہ کیا اور وہ اڑ گئی اور یہ حدیث موقوف تھی۔

❀❀❀❀

(٢٤٩٨) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَلّٰهُ اَفْرَحُ بِتَوْبَةِ اَحَدِكُمْ مِنْ رَجُلٍ بِاَرْضٍ فَلَاةٍ دَوِيَّةٍ مَهْلِكَةٍ مَعَهُ رَاحِلَتُهُ عَلَيْهَا زَادُهُ وَطَعَامُهُ وَشَرَابُهُ وَمَا يُصْلِحُهُ فَاَضَلَّهَا فَخَرَجَ فِيْ طَلَبِهَا حَتّٰى اِذَا اَدْرَكَهُ الْمَوْتُ قَالَ: اَرْجِعُ اِلٰى مَكَانِي الَّذِيْ اَضْلَلْتُهَا فِيْهِ فَاَمُوْتُ فِيْهِ، فَرَجَعَ اِلٰى مَكَانِهِ فَغَلَبَتْهُ عَيْنُهُ فَاسْتَيْقَظَ فَاِذَا رَاحِلَتُهُ عِنْدَ رَأْسِهِ، عَلَيْهَا طَعَامُهُ وَشَرَابُهُ وَمَا يُصْلِحُهُ)).(اسناده صحيح)

ترجمہ: فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ عزوجل بے شک زیادہ خوش ہونے والا ہے تم میں سے ایک کی توبہ پر بہ نسبت اس مرد کے کہ تھا وہ چٹیل زمین میں کہ جس میں گھاس نہ تھی یا ہلاک کرنے والی تھی وہ زمین، اس کے ساتھ تھی اونٹنی اس کی کہ اس پر تھا توشہ اس کا اور کھانا پینا اس کا اور جس کی اس کو حاجت ہو پس کھودیا اس نے اس اونٹنی کو سو نکلا وہ اس کے ڈھونڈنے کو یہاں تک کہ جب وہ قریب ہلاک کے پہنچا کہا اس نے کہ لوٹوں میں اس جگہ میں جہاں کھویا میں نے اس اونٹنی کو اور مر جاؤں وہیں پس لوٹا وہ اس مکان کی طرف سو لگ گئی اس کی آنکھ پھر جاگا تو کیا دیکھتا ہے کہ اونٹنی اس کی اس کے سر کے پاس موجود ہے اس پر ہے اس کا کھانا اور پینا اور جس کی اسے حاجت ہو۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں ابوہریرہ اور نعمان بن بشیر اور انس بن مالک رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے کہ وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔

مترجم: مسلم میں باختلاف یسیر یہ روایت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اور اس کے آخر میں یہ بھی ہے کہ جب وہ اونٹنی اس کو مل گئی پکڑ لی اس نے مہار اس کی اور خوشی کے مارے کہنا لگا: اَللّٰهُمَّ اَنْتَ عَبْدِيْ وَاَنَا رَبُّكَ یعنی یا اللہ تو میرا بندہ ہے اور میں تیرا رب، خطا کی اس نے شدت فرح سے انتہی اور یہ ایک مثال ہے اور تشبیہ ہے باری تعالیٰ کے خوش ہونے کی جیسے وہ بندہ اپنی جان دینے پر مستعد ہو گیا تھا اور کوئی صورت حیوۃ کی نظر نہ آتی تھی پھر یکبارگی سب سامان راحت اور استراحت مجتمع ہو گیا اور خوشی کے مارے کچھ کا کچھ زبان سے نکل گیا، حالانکہ ایسی خطا باری تعالیٰ پر محال ہے مگر یہ اس کے خوش ہونے کے باعتبار فضل و کرم کے ایک مثال ہے غرض یہ کہ بندہ جیسے اپنی زندگی پر خوش ہوتا ہے ویسی ہی باری تعالیٰ اس کی زندگی ابدی پر کہ بسبب توبہ کے حاصل ہوئی ہے اور ہلاکت گناہ سے بندہ کو نجات ملی ہے خوش ہوتا ہے۔ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ۔

❀❀❀❀

(۲۴۹۹) عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ : قَالَ : ((كُلُّ ابْنِ آدَمَ خَطَّاءٌ وَخَيْرُ الْخَطَّائِيْنَ التَّوَّابُوْنَ)). (اسناده حسن تخريج مشكاة المصابيح (۲۳٤۱)

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ہر بیٹا آدم کا خطا کار ہے اور بہتر خطا کاروں کے توبہ کرنے والے ہیں۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر علی بن مسعدہ کی روایت سے کہ وہ قتادہ سے روایت کرتے ہیں۔

❁❁❁❁

۵۰۔ بَابٌ: حديث من كان يؤمن بالله فليكرم ضيفه

حدیث کہ جو اللہ پر ایمان رکھتا ہے پس چاہیے کہ وہ اپنے مہمان کی عزت کرے

(۲۵۰۰) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا اَوْ لِيَصْمُتْ)). (اسناده صحيح) الارواء : ۲۵۲۰)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو ایمان رکھتا ہو اللہ پر اور پچھلے دن پر پس چاہیے کہ اکرام و تعظیم کرے اپنے مہمان کی اور جو ایمان رکھتا ہوں اللہ پر اور پچھلے دن پر تو چاہیے کہ نیک بات کہے یا چپ رہے۔

فائدہ : یہ حدیث صحیح ہے اس باب میں عائشہ رضی اللہ عنہا اور انس رضی اللہ عنہ اور ابو شریح کعبی رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے اور ابو شریح عدوی ہیں اور نام ان کا خویلد بن عمرو ہے۔

❁❁❁❁

(۲۵۰۱) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَنْ صَمَتَ نَجَا)).

(اسناده صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحه: ۵۳۵)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے: جو چپ رہا اس نے نجات پائی۔

فائدہ : اس حدیث کو نہیں پہچانتے ہم مگر ابن لہیعہ کی روایت سے۔

❁❁❁❁

۵۱۔ بَابٌ: حديث لو مزج بها ماء البحر

حدیث کہ اگر اس کلمے کو دریا کے پانی کے ساتھ ملایا جائے

(۲۵۰۲) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : حَكَيْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ رَجُلًا فَقَالَ : ((مَا يَسُرُّنِيْ أَنِّيْ حَكَيْتُ رَجُلًا وَاِنَّ لِيْ كَذَا

وَكَذَا)) قَالَتْ فَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّ صَفِيَّةَ امْرَأَةٌ وَقَالَتْ بِيَدِهَا هٰكَذَا كَاَنَّهَا تَعْنِي قَصِيْرَةٌ، فَقَالَ: ((لَقَدْ مَزَجَ بِكَلِمَةٍ لَوْ مَزَجْتَ بِهَا مَاءُ الْبَحْرِ لَمُزِجَ)).

(اسناده صحيح) تخريج (المشكاة : ٤٨٥٣، ٤٨٥٧ ـ التحقيق الثاني ـ غاية المرام : ٤٢٧)

ترجمہ: روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے کہ ذکر کیا میں نے رسول اللہ ﷺ کے آگے ایک مرد کا سو فرمایا آپ نے کہ نہیں پسند آتا مجھ کو کہ میں ذکر کروں کسی مرد کا اگرچہ مجھے ملے اتنا اور اتنا یعنی مال' کہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی میں نے یارسول اللہ ﷺ بے شک صفیہ ایک عورت ہے اور اشارہ کیا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنے ہاتھ سے اسی طرح یعنی وہ ٹھگنی ہے سو فرمایا رسول اللہ ﷺ: بے شک تو نے ایسی بات ملائی اپنی باتوں میں کہ اگر ملائی جائے وہ دریا کے پانی میں تو بدل جائے یعنی خراب ہو جائے۔

مترجم: یہ ہاتھ سے اشارہ کرنے کو بھی آپ نے غیبت قرار دیا معلوم ہوا کہ غیبت ہاتھ سے یا منہ سے یا آنکھ سے اشارہ کرنے سے بھی ہو جاتی ہے اور پھر اس کی خرابی بیان فرمائی کہ اگر دریا میں ملا دی جائے تو وہ بھی متغیر اور خراب ہو جائے یہ ایک تمثیل ہے اس کی خرابی کی۔

(٢٥٠٣) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا أُحِبُّ أَنِّيْ حَكَيْتُ اَحَدًا وَأَنَّ لِيْ كَذَا وَكَذَا)).

(اسناده صحيح) تخريج المشكاة : ٤٨٥٧ ـ التحقيق الثانی)

ترجمہ: روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: نہیں دوست رکھتا ہوں میں کہ ذکر کروں کسی شخص کا اگرچہ مجھے اتنا اتنا ہو یعنی مال دنیا سے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

بَابٌ

(٢٥٠٤) عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَيُّ الْمُسْلِمِيْنَ اَفْضَلُ؟ قَالَ: ((مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهٖ وَيَدِهٖ)). (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے کہا پوچھا کسی نے رسول اللہ ﷺ سے کہ مسلمانوں میں افضل کون شخص ہے؟ فرمایا آپ نے: جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان بچے رہیں۔

فائدہ: یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کی روایت سے۔

❀❀❀❀

٥٣۔ باب: فی وعید من عیر اخاه یذنب

اس وعید کے بیان میں کہ جو اپنے بھائی کو کسی گناہ سے عار دلائے

(٢٠٠٥) عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَنْ عَيَّرَ أَخَاهُ بِذَنْبٍ لَمْ يَمُتْ حَتّٰى يَعْمَلَهُ)). قَالَ اَحْمَدُ قَالُوْا: مِنْ ذَنْبٍ قَدْ تَابَ مِنْهُ. (اسناده موضوع) سلسلة الاحاديث (الضعيفة : ١٧٨) (خالد بن معدان نے معاذ بن جبل کو نہیں پایا۔ نیز محمد بن حسن راوی کو ابن معین اور امام ابوداؤد نے کذاب کہا ہے)

ترجمہ: روایت ہے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جس نے عار دلایا اپنے بھائی کو کسی گناہ کے ساتھ نہ مرے گا جب تک کہ اس سے وہ گناہ صادر نہ ہو۔ کہا احمد رحمہ اللہ نے کہ محدثین کا قول ہے کہ مراد اس سے وہ گناہ ہے کہ جس سے وہ شخص توبہ کر چکا ہو یعنی بعد توبہ کے پھر عار نہ دلانا چاہیے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور اسناد اس کی متصل نہیں' خالد بن معدان نے نہیں پایا معاذ بن جبل کو اور مروی ہے کہ خالد بن معدان نے ملاقات کی ہے ستر صحابیوں سے رسول اللہ ﷺ کے۔

❀❀❀❀

٥٤۔ باب: لا تظهر الشماتة لاخيك......

اپنے بھائی کی تکلیف پر خوشی کا اظہار نہ کرو

(٢٠٠٦) عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((لَا تُظْهِرِ الشَّمَاتَةَ لِأَخِيْكَ فَيَرْحَمَهُ اللّٰهُ وَيَبْتَلِيْكَ)).

ترجمہ: روایت ہے واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: مت ظاہر کر و شماتت اپنے بھائی کے لیے کہ اللہ رحم کرے گا اس پر اور مبتلا کرے گا تجھ کو یعنی اس بلا میں کہ جس پر تو نے شماتت کی تھی۔ اسنادہ ضعیف) تخریج المشکاۃ: ٤٨٥٦۔ التحقیق الثانی) وابن حبان فی المجروحین (٢/٢١٣) وذکرہ السخاوی فی المقاصد الحسنہ (١٢٩٣) والقضاعی فی مسند الشہاب (٥٩٢) اس میں قاسم بن اُمیہ کا ذکر ابن حبان نے الضعفاء میں کیا ہے اور کہا ہے کہ اس نے حفص بن غیاث سے منکر روایات بیان کی ہیں

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے اور مکحول نے سنا ہے واثلہ بن اسقع سے اور انس بن مالک اور ابی ہند داری سے اور بعضوں نے کہا ہے کہ ان کو کسی صحابی سے سماع نہیں مگر ان تین شخصوں سے اور مکحول شامی کی کنیت ابو عبداللہ ہے اور وہ غلام تھے پس آزاد کیے گئے اور مکحول ازدی بصری نے سنا ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اور روایت کرتے ہیں ان سے عمارہ بن زاذان' روایت کی ہم سے علی بن حجر نے انہوں نے اسماعیل بن عیاش سے انہوں نے تمیم سے انہوں نے عطیہ سے کہا انہوں نے کہ بہت سنا میں نے مکحول سے کہ لوگ ان سے کوئی مسئلہ پوچھتے تھے تو وہ کہتے تھے ندانم یعنی میں نہیں جانتا۔

۵۵۔ باب: فی فضل المخالطة مع الصبر علیٰ اذی الناس

لوگوں کی تکلیفوں پر صبر کرتے ہوئے ان سے میل جول رکھنے کی رخصت

(۲۵۰۷) عَنْ یَحْیَی بْنِ وَثَّابٍ عَنْ شَیْخٍ مِّنْ اَصْحَابَ النَّبِیِّ ﷺ أُرَاہُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ : ((اِنَّ الْمُسْلِمَ اِذَا کَانَ یُخَالِطُ النَّاسَ وَیَصْبِرُ عَلٰی اَذَاھُمْ خَیْرٌ مِنَ الْمُسْلِمِ الَّذِیْ لَایُخَالِطُ النَّاسَ وَلَا یَصْبِرُ عَلٰی أَذَاھُمْ)). [اسنادہ صحیح] سلسلة الاحادیث الصحیحة (۹۳۶) تخریج مشکاة المصابیح (۵۰۸۷)

ترجمہ: روایت ہے یحییٰ بن وثاب سے وہ روایت کرتے ہیں ایک شیخ سے جو اصحاب نبی ﷺ سے ہیں' کہا یحییٰ نے گمان کرتا ہوں میں کہ کہا اس شخص نے فرمایا نبی ﷺ نے: جو مسلمان کہ ملے لوگوں سے اور صبر کرے ان کی تکلیف پر بہتر ہے اس مسلمان سے کہ نہ ملے لوگوں سے اور نہ صبر کرے ان کی تکلیف پر۔

فائدہ: کہا ابن عدی نے گمان کرتا ہوں میں کہ وہ راوی ابن عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔

۵۶۔ باب: فی فضل صلاحِ ذات البین

آپس میں صلح کرانے کی فضیلت

(۲۵۰۸) عَنْ أَبِیْ ھُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ : ((إِیَّاکُمْ وَسُوْءَ ذَاتِ الْبَیْنِ فَإِنَّھَا الْحَالِقَةُ)).

(اسنادہ حسن) تخریج المشکاة : ۵۰۴۱۔ التحقیق الثانی)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: بچو تم آپس کی برائی سے یعنی پھوٹ اور بغض وعداوت سے کہ وہ مونڈنے والی ہیں۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے اس سند سے اور سوء ذات البین سے مراد عداوت وبغض آپس کی' اور یہ جو فرمایا کہ مونڈنے والی ہے یعنی دین کی مونڈنے والی ہے۔

❀❀❀❀

(۲۵۰۹) عَنْ أَبِی الدَّرْدَآءِ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ : ((أَلَا أُخْبِرُکُمْ بِأَفْضَلَ مِنْ دَرَجَةِ الصِّیَامِ وَالصَّلٰوةِ وَالصَّدَقَةِ؟)) قَالُوْا : بَلٰی قَالَ : ((صَلَاحُ ذَاتِ الْبَیْنِ، فَإِنَّ فَسَادَ ذَاتِ الْبَیْنِ ھِیَ الْحَالِقَةُ)).
(اسنادہ صحیح) غایة المرام (۴۱۴) تخریج المشکاة : ۵۰۳۸۔ التحقیق الثانی)

ترجمہ: روایت ہے ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: کیا خبر نہ دوں میں تم کو ایسی چیز کی جو درجہ میں افضل ہے صیام و صلوۃ و صدقہ؟ سے کہا صحابہؓ نے کیوں نہیں فرمایا آپؐ نے ملاپ اور محبت آپس میں اس لیے کہ پھوٹ آپس کی مونڈنے والی ہے۔

فائدہ: یہ حدیث صحیح ہے اور مروی ہے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ نے پھوٹ آپس کی مونڈنے والی ہے نہیں کہتا میں کہ مونڈتی ہے بال کو بلکہ مونڈتی ہے دین کو یعنی استیصال کر دیتی ہے دین کا۔

❀❀❀❀

(۲۵۱۰) **عَنْ** يَعِيْشَ بْنِ الْوَلِيْدِ أَنَّ مَوْلَى الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ أَنَّ الزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ حَدَّثَهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((**دَبَّ اِلَيْكُمْ دَآءُ الْاُمَمِ قَبْلَكُمْ: الْحَسَدُ وَالْبَغْضَآءُ هِيَ الْحَالِقَةُ، لَا اَقُوْلُ تَحْلِقُ الشَّعْرَ وَلٰـكِنْ تَحْلِقُ الدِّيْنَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ! لَا تَدْخُلُوْا الْجَنَّةَ حَتّٰى تُؤْمِنُوْا وَلَا تُؤْمِنُوْا حَتّٰى تَحَابُّوْا، اَفَلَا اُنَبِّئُكُمْ بِمَا يُثَبِّتُ ذٰلِكَ لَكُمْ: اَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ**)). (اسناده حسن) التعليق الرغيب: ۳/۱۲۔ الارواء (۲۳۸)

تخريج مشكلة الفقر (۲۰) غاية المرام (٤١٤) صحيح الادب المفرد (۱۹۷)

ترجمہ: روایت ہے زبیر بن عوام سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: گھس گیا ہے تم میں مرض اگلی امتوں کا یعنی حسد اور بغض اور مونڈنے والا ہے، نہیں کہتا ہوں میں کہ مونڈتا ہے بالوں کو ولیکن مونڈتا ہے دین کو اور قسم ہے اس پروردگار کی کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے داخل نہ ہو گے تم جنت میں جب تک مومن نہ ہو گے اور مومن نہ ہو گے جب تک آپس میں محبت نہ کرو گے اور بتا دوں میں تم کو ایسی چیز کہ جو جمائے تم کو محبت میں رواج دو سلام کو آپس میں۔

❀❀❀❀

۵۷۔ بَابٌ: فی عظم الوعيد علی البغی وقطيعة الرحم

سرکشی اور قطع رحمی پر بہت بڑی وعید کا بیان

(۲۵۱۱) **عَنْ** أَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**مَا مِنْ ذَنْبٍ اَجْدَرُ اَنْ يُعَجِّلَ اللّٰهُ لِصَاحِبِهِ الْعُقُوْبَةَ فِي الدُّنْيَا مَعَ مَا يَدَّخِرُ لَهُ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْبَغْيِ وَقَطِيْعَةِ الرَّحِمِ**)). (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: کوئی گناہ لائق تر نہیں کہ سزا اس کے مرتکب کو جلد دنیا میں ملے اور کچھ جمع بھی رہے آخرت میں بغی اور قطع رحم سے زیادہ۔

فائدہ: یہ حدیث صحیح ہے۔

مترجم: یعنی خروج کرنا حاکم اسلام کی اطاعت سے کہ اس کی سزا اللہ تعالیٰ دنیا میں بھی دیتا ہے۔ قتل واسر ونہب اموال وغیرہ سے اور آخرت میں بھی اس پر عذاب ہوگا اور اسی طرح قطع رحم کا حال ہے یعنی ناتے داروں سے بدسلوکی کا بھی یہی منوال ہے۔

❀❀❀❀

(٢٥١٢) عَنْ عَمْرِوبْنِ شُعَيْبٍ عَنْ جَدِّهٖ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍوقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((خَصْلَتَانِ مَنْ كَانَتَا فِيْهِ كَتَبَهُ اللّٰهُ شَاكِرًا صَابِرًا، وَمَنْ لَّمْ تَكُوْنَا فِيْهِ لَمْ يَكْتُبْهُ اللّٰهُ، شَاكِرًا وَّلَا صَابِرًا. مَنْ نَظَرَ فِيْ دِيْنِهٖ اِلٰى مَنْ هُوَ فَوْقَهٗ فَاقْتَدٰى بِهٖ، وَمَنْ نَظَرَ فِيْ دُنْيَاهُ اِلٰى مَنْ هُوَدُوْنَهٗ فَحَمِدَ اللّٰهَ عَلٰى مَا فَضَّلَهٗ بِهٖ عَلَيْهِ، كَتَبَهُ اللّٰهُ شَاكِرًا صَابِرًا، وَمَنْ نَظَرَ فِيْ دِيْنِهٖ اِلٰى مَنْ هُوَ دُوْنَهٗ وَنَظَرَ فِيْ دُنْيَاهُ، اِلٰى مَنْ هُوَ فَوْقَهٗ فَاَسِفَ عَلٰى مَا فَاتَهٗ مِنْهُ لَمْ يَكْتُبْهُ اللّٰهُ شَاكِرًا وَّلَا صَابِرًا)).

(اسنادہ ضعیف) سلسلة الاحاديث الضعيفة : ٦٣٣ و ١٩٢٤) اس میں مثنیٰ بن صباح راوی ضعیف ہے۔

ترجمہ: بسند مذکور روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے: دو خصلتیں ہیں کہ جس میں ہوں گی لکھے گا اللہ تعالیٰ اسے شاکر اور صابر، اور جس میں نہ ہوں گی نہ لکھے گا اسے شاکر اور نہ صابر، تفصیل ان کی یہ ہے کہ جس نے نظر کی دین میں اس شخص کی طرف جو اس سے بڑھ کر ہے اور پیروی کی اس کی اور نظر کی دنیا میں اس شخص کی طرف جو اس سے کم ہے اور حمد کی اللہ تعالیٰ کی اس فضل پر کہ اس پر ہوا۔ لکھے گا اللہ تعالیٰ اس کو شاکر اور صابر، اور جس نے نظر کی دین میں اپنے سے کم پر اور نظر کی دنیا میں اپنے سے زیادہ پر اور افسوس کیا اس دنیا پر جو اسے نہ ملی نہ لکھے گا اللہ تعالیٰ اس کو شاکر اور نہ صابر۔

مترجم: یعنی دین میں اپنے سے زیادہ پر نظر کرنے سے قصور اپنا معلوم ہوتا ہے اور رغبت مزید عبادت پر ہوتی ہے۔ بخلاف اس کے جو دین میں اپنے سے کم ہو اس پر نظر کرنے سے عجب اور خوش پسندی اپنی نظر میں آتی ہے اور تھوڑی عبادت بھی اپنی بہت دکھائی دیتی ہے اور دنیا میں جو مال و متاع اپنے سے زیادہ رکھتا ہے اس پر نظر کرنے سے ناشکری اللہ تعالیٰ کی ہوتی ہے اور رغبت تحصیل دنیا کی زیادہ ہوتی ہے اور جو نعمتِ حق اپنے پاس موجود ہے وہ نظر میں حقیر ہو جاتی ہے اور اپنے سے کم پر نظر کرنے سے شکر ہوتا ہے اور نعمت شناسی اللہ تعالیٰ کی حاصل ہوتی ہے اور تھوڑی نعمت بہت نظر آتی ہے۔ انتهى كلام المترجم ۔

روایت کی ہم سے موسیٰ بن حزام نے انہوں نے علی بن اسحاق سے انہوں نے عبداللہ سے انہوں نے مثنیٰ بن صباح سے انہوں نے عمرو بن شعیب سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کی، یہ حدیث غریب ہے اور نہیں ذکر کیا سوید نے عمرو بن شعیب کے بعد ان کے باپ کا اپنی روایت میں۔

❀❀❀❀

(٢٥١٣) **عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((أُنْظُرُوْا إِلٰى مَنْ هُوَ اَسْفَلَ مِنْكُمْ وَلَا تَنْظُرُوْا إِلٰى مَنْ هُوَ فَوْقَكُمْ، فَإِنَّه أَجْدَرُ اَنْ لَا تَزْدَرُوا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ))**. (اسناده صحيح) الروض النغير (٦٠٤)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے نظیر کرو اس کی طرف جو تم سے کم ہے یعنی نعماءِ دنیوی میں اور مت نظر کرو اس کی طرف جو تم سے زیادہ ہے اس لیے کہ اس میں امید ہے کہ تم حقیر نہ جانو گے اللہ تعالیٰ کی نعمت کو جو تمہارے پاس ہے۔

❀❀❀❀

٥٩۔ بَابٌ: حديث حنظلة......

حنظلہ رضی اللہ عنہ کی حدیث

(٢٥١٤) **عَنْ** أَبِيْ عُثْمَانَ عَنْ حَنْظَلَةَ الْأُسَيْدِيّ وَكَانَ مِنْ كُتَّابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهٗ مَرَّ بِأَبِيْ بَكْرٍ وَهُوَ يَبْكِيْ فَقَالَ: مَالَكَ يَا حَنْظَلَةُ؟ قَالَ: نَافَقَ حَنْظَلَة يَا اَبَابَكْرٍ! نَكُوْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، يُذَكِّرُنَا بِالنَّارِ وَالْجَنَّةِ كَأَنَّا رَأْىَ عَيْنٍ فَإِذَا رَجَعْنَا عَافَسْنَا الْأَزْوَاجَ وَالضَّيْعَةَ وَنَسِيْنَا كَثِيْرًا قَالَ فَوَاللّٰهِ اِنَّا كَذَالِكَ اِنْطَلِقْ بِنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَانْطَلَقْنَا فَلَمَّا رَاٰهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((قَالَ مَالَكَ يَا حَنْظَلَةُ؟)) قَالَ نَافَقَ حَنْظَلَةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! نَكُوْنَ عِنْدَكَ تُذَكِّرُنَا بِالنَّارِ وَالْجَنَّةِ حَتّٰى كَأَنَّا رَأْىَ عَيْنٍ فَإِذَا رَجَعْنَا عَافَسْنَا الْأَزْوَاجَ وَالضَّيْعَةَ وَنَسِيْنَا كَثِيْرًا: قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ: **((لَوْ تَدُوْمُوْنَ عَلَى الْحَالِ الَّذِىْ تَقُوْمُوْنَ بِهَا مِنْ عِنْدِىْ لَصَافَحَتْكُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ فِيْ مَجَالِسِكُمْ وَعَلٰى فُرُشِكُمْ وَفِيْ طُرُقِكُمْ وَلٰكِنْ يَاحَنْظَلَةُ سَاعَةً وَسَاعَةً))**. (اسناده صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (١٩٤٨)

ترجمہ: روایت ہے ابو عثمان سے کہ حنظلہ اسیدی جو کاتب تھے رسول اللہ ﷺ کے روتے ہوئے گزرے ابو بکر رضی اللہ عنہ پر سو فرمایا ابو بکرؓ نے: کیا ہوا تم کو اے حنظلہ؟ کہا انہوں نے کہ منافق ہو گیا حنظلہ اے ابو بکر اور کیفیت اس کی یوں ہے کہ جب رہتے ہیں ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس اور وہ یاد دلاتے ہیں ہم کو دوزخ اور جنت تو گویا ہم آنکھوں سے دیکھتے ہیں پھر جب لوٹتے ہیں ہم ان کے پاس سے اور ملتے ہیں اور مشغول ہوتے ہیں ہم بیبیوں اور سامان دنیوی میں بھول جاتے ہیں ہم بہت کچھ ان نصیحتوں میں سے۔ پس کہا ابو بکرؓ نے قسم ہے اللہ کی ہمارا بھی یہی حال ہے چلو ہمارے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی طرف پھر گئے ہم پھر جب دیکھا ان کو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا حال ہے تمہارا اے حنظلہ؟ عرض کی کہ حنظلہ منافق ہو گیا یا رسول اللہ! ہوتے ہیں ہم آپؐ کے پاس اور آپ خوف دلاتے ہیں ہم کو نار سے اور امید دلاتے ہیں جنت کی یہاں تک کہ گویا ہم آنکھوں سے دیکھتے ہیں ان دونوں کو یعنی ایسا یقین ہوتا ہے' پھر جب لوٹتے ہیں ہم آپ کے پاس سے اور ملتے ہیں اور اختلاط کرتے ہیں

عورتوں سے اور مشغول ہوتے ہیں سامانِ دنیا میں بھول جاتے ہیں بہت سی باتیں ان میں کی' کہا راوی نے پھر فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ اگر تم مداومت کرو اور ہمیشہ رہو اسی حال پر کہ اٹھتے ہو جس حال میں میرے پاس سے تو مصافحہ کریں تم سے فرشتے تمہاری مجلسوں میں اور تمہارے بچھونوں پر اور تمہاری راہوں میں ولیکن اے حنظلہ کوئی گھڑی کیسی ہوتی ہے کوئی کیسی۔

فائدہ : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: یہ کمال ایمان تھا صحابہ رضی اللہ عنہم کا کہ غفلت اور نسیان کو منجملہ نفاق شمار کیا اور اپنے نفس پر نفاق سے ڈرے، سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ تم دوامِ حضور کے ساتھ مکلف نہیں مگر ساعت فساعت۔

❀❀❀❀

(٢٥١٥) عَنِ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُم حَتّٰى يُحِبَّ لِأَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ)). (اسناده صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (٧٣) الروض النضير (١٢٩)

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا مومن کامل نہیں ہوتا کوئی تم میں کا یہاں تک کہ دوست رکھے اپنے بھائی کے لیے جو دوست رکھتا ہے اپنے نفس کے لیے۔

فائدہ : یہ حدیث صحیح ہے۔

(٢٥١٦) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : كُنْتُ خَلْفَ النَّبِيِّ ﷺ يَوْمًا فَقَالَ : ((يَا غُلَامُ! اِنِّي أُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ اِحْفَظِ اللّٰهَ يَحْفَظْكَ، اِحْفَظِ اللّٰهِ تَجِدْهُ تُجَاهَكَ إِذَا سَأَلْتَ فَاسْئَلِ اللّٰهِ وَاِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ، وَاعْلَمْ أَنَّ الْأُمَّةَ لَوِاجْتَمَعَتْ عَلٰى أَنْ يَّنْفَعُوْكَ بِشَيْءٍ لَّمْ يَنْفَعُوْكَ اِلَّا بِشَيْءٍ قَدْكَتَبَهُ اللّٰهُ لَكَ وَ أَنِ اجْتَمَعُوْا عَلٰى أَنْ يَّضُرُّوْكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَضُرُّوْكَ اِلَّا بِشَيْئٍ قَدْكَتَبَهُ اللّٰهُ عَلَيْكَ، رُفِعَتِ الْأَقْلَامُ وَجَفَّتِ الصُّحُفُ)). (اسناده صحيح) (تخريج : مشكوٰة المصابيح ٥٣٠٢۔ ظلال الجنة : ٣١٦۔٣١٨)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا کہ تھا میں پیچھے نبی ﷺ کے ایک دن تو فرمایا آپ ﷺ نے اے لڑکے سکھاؤں میں تجھے چند کلمات یاد رکھ تو اللہ کو کہ وہ یاد رکھے گا تجھ کو یاد رکھ اللہ کو کہ پاوے گا تو اس کو اپنے آگے اور جب مانگے تو مانگ اللہ تعالیٰ سے اور جب مدد چاہے تو مدد چاہ اللہ تعالیٰ سے اور جان تو کہ اگر لوگ ہو جائیں اس پر کہ نفع پہنچائیں تجھ کو کچھ تو ہرگز نہ پہنچا سکیں گے مگر اتنا کہ لکھا ہے اسے اللہ تعالیٰ نے تیرے لیے اور اگر مجتمع ہو جائیں اس پر کہ ضرر پہنچائیں تجھ کو کچھ تو ضرر نہ پہنچا سکیں گے تجھ کو مگر اتنا کہ اللہ تعالیٰ نے لکھا ہے تیرے لیے، اٹھا لیے گئے قلم اور سوکھ گئے صحیفے یعنی کتابت تقدیر کی۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: یاد رکھنا بندہ کا اللہ کو ذکر لسان اور جان ہے اور اطاعت اور فرمانبرداری اس کی اور یاد رکھنا اللہ کا بندہ کو بچانا ہے اسے معاصی

سے اور توفیق خیر بخشا اس کا اور مدد و اعانت کرنی اس کی تو ائب و مصائب میں اور فرمایا جب مانگے تو مانگ اللہ تعالیٰ سے، اس میں رد ہوا ان مبتدعین و مشرکین پر جو اولیاء و انبیاء سے اپنی حاجات طلب کرتے ہیں اور دعائیں کرتے ہیں اور دور دور سے ان کو پکارتے ہیں اور ان کی تائید اور مدد کی امید پر نذریں نیاز کرتے ہیں کوئی پڑھتا ہے یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئاللہ کوئی کہتا ہے یا سید احمد مدد دے کوئی کہتا ہے یا علی مدد یا پیر مدد حالانکہ یہ سب عاجز ہیں اللہ تعالیٰ کے روبرو اور ایک ذرہ نفع وضرر پر اختیار نہیں رکھتے قولہٗ اٹھا لیے گئے قلم یہ کنایہ ہے تقدیر کے تمام ہو جانے سے اور اس سے فراغت تام حاصل ہونے سے۔

❀❀❀❀

٦٠۔ باب: حدیث اعقلها وتوکل

حدیث کہ اونٹنی کو باندھ اور بھروسہ کر

(٢٠١٧) **حَدَّثَنَا** الْمُغِيرَةُ ابْنُ أَبِي قُرَّةَ السَّدُوسِيُّ قَالَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَجُلٌ: يَارَسُولَ اللّٰهِ! اَعْقِلُهَا وَاَتَوَكَّلُ اَوْ أُطْلِقُهَا وَأَتَوَكَّلُ قَالَ: **((اَعْقِلْهَا وَتَوَكَّلْ))**. (اسناده حسن) تخريج المشكلة: (٢٢)

ترجمہ: ہم سے مغیرہ بن ابوقرہ نے بیان کیا کہا سنا میں نے انس رضی اللہ عنہ سے کہ ایک مرد نے کہا یا رسول اللہ! کیا باندھوں میں پیر اونٹ کا اور توکل کروں یا اس کو چھوڑ کر توکل کروں؟ فرمایا آپ نے اونٹ کا پیر باندھ اور توکل کر۔

فائدہ: کہا عمرو بن علی نے کہا یحییٰ نے اور یہ میرے نزدیک حدیث منکر ہے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے انس کی روایت سے نہیں جانتے ہم مگر اسی سند سے اور مروی ہوئی ہے عمرو بن امیہ ضمری سے انہوں نے روایت کی نبی ﷺ سے مانند اس کے۔

مترجم: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ توکل ترکِ اسباب کا نام نہیں ہے جیسے بعض لوگوں نے سمجھا ہے بلکہ توکل یہی ہے کہ اسباب کو بجالا کر مسبب الاسباب پر بھروسہ کرنا اور نظر اور اعتماد اسباب پر نہ کرنا۔

❀❀❀❀

(٢٠١٨) **عَنْ** أَبِي الْحَوْرَاءِ السَّعْدِيِّ قَالَ: قُلْتُ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ مَاحَفِظْتَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ؟ قَالَ: حَفِظْتُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ: **((دَعْ مَا يَرِيبُكَ، إِلَى مَا لَا يَرِيبُكَ، فَإِنَّ الصِّدْقَ طُمَأْنِينَةٌ وَإِنَّ الْكَذِبَ رِيبَةٌ))** وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ. (اسناده صحيح) الارواء: ١٢ و ٢٠٧٤۔ الظلال: ١٧٩۔ الروض النضير: ١٥٢)

ترجمہ: روایت ہے ابوالحوراء سعدی سے کہا انہوں نے حسن بن علی سے، کیا یاد کیا تم نے رسول اللہ ﷺ سے؟ فرمایا انہوں نے کہ یاد کیا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرمایا آپ نے چھوڑ دے وہ چیز کہ شک میں ڈالے تجھ کو طرف اس چیز کے کہ شک میں نہ ڈالے تجھ کو اس لیے کہ صدق اطمینان ہے دل میں اور کذب اضطراب ہے، اور اس حدیث میں ایک قصہ ہے۔

فائدہ : یہ حدیث صحیح ہے اور ابوالحوراء کا نام ربیعہ بن شیبان ہے روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے برید سے مانند اس کے۔

مترجم: یعنی چھوڑ دے شک کی بات کو جیسے محرمات کو چھوڑ دیا تو نے کہ جس میں شک نہیں اور صدق پر دل مطمئن ہو جاتا ہے اور قلب کو تسلی ہو جاتی ہے اور کذب میں اضطراب اور بے قراری اور دل میں حرکت رہتی ہے۔

❀❀❀❀

(۲۰۱۹) عَنْ جَابِرٍ قَالَ: ذُكِرَ رَجُلٌ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ بِعِبَادَةٍ وَّاجْتِهَادٍ، وَذُكِرَ آخَرُ بِرِعَةٍ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَا يُعْدَلُ بِالرِّعَةِ)). (اسناده ضعيف) سلسلة الاحاديث (الضعيفة : ٤٨١٧) (اس میں محمد بن عبدالرحمٰن مجہول راوی ہے)

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہا ذکر کیا گیا ایک مرد کا نبی ﷺ کے سامنے ساتھ عبادت اور ریاضت کے اور ذکر کیا گیا دوسرے کا ساتھ ورع کے سو فرمایا نبی ﷺ نے: برابر نہیں کی جاتی ہے کوئی عبادت ساتھ ورع کے۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی وجہ سے۔

مترجم: اس حدیث سے فضیلت ورع کی معلوم ہوئی اور ورع یہی ہے کہ آدمی شبہات سے بچے اس خوف سے کہ محرمات میں نہ پڑے اور چونکہ شر سے بچنا مقدم ہے اس لیے عبادت کثیرہ کی کچھ حقیقت نہیں ورع قلیل کے آگے اور مثال اس کی یہ ہے کہ ایک مریض پرہیز کرتا ہوا گرچہ دوا کا کم استعمال کرے اکثر تندرست ہو جاتا ہے اور دوسرا اگرچہ دوا بہت کرے مگر بد پرہیزی اختیار کرے تو دوا ضائع ہوتی ہے اور مرض بڑھتا ہے۔

❀❀❀❀

(۲۰۲۰) عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ أَكَلَ طَيِّبًا وَعَمِلَ فِيْ سُنَّةٍ وَأَمِنَ النَّاسُ بَوَائِقَهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ)). فَقَالَ رَجُلٌ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّ هٰذَا الْيَوْمَ فِي النَّاسِ لَكَثِيْرٌ۔ قَالَ: ((فَسَيَكُوْنُ فِيْ قُرُوْنٍ بَعْدِيْ)).

(اسناده ضعيف) تخريج (المشكاة : ١٧٨ـ التعليق الرغيب : ١/٤١) (اس میں ابی بشر راوی مجہول ہے)

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس نے کھایا حلال اور عمل کیا سنت پر اور امن میں رہے لوگ اس کے شر سے داخل ہوا جنت میں، سو عرض کی ایک شخص نے یا رسول اللہ ایسے لوگ تو اس زمانہ میں بہت ہیں، آپ نے فرمایا: میرے بعد کے زمانوں میں بھی ہوں گے۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے اسرائیل کی روایت سے روایت کی، ہم سے عباس نے انہوں نے یحییٰ سے انہوں نے اسرائیل سے انہوں نے ہلال بن مقلاص سے مانند حدیث قبیصہ کے جو اسرائیل سے مروی ہے۔

❀❀❀❀

(۲۰۲۱) عَنْ مُعَاذِ الْجُهَنِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : ((مَنْ أَعْطَى لِلّٰهِ وَمَنَعَ لِلّٰهِ وَأَحَبَّ لِلّٰهِ وَأَبْغَضَ لِلّٰهِ وَأَنْكَحَ لِلّٰهِ، فَقَدِاسْتَكْمَلَ إِيْمَانَهُ)). (اسناده حسن) سلسلة الاحاديث الضحيحة : ۱/۱۱۳)

ترجمہ: روایت ہے معاذ جہنی سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس نے دیا اللہ کے لیے اور روکا اللہ کے لیے اور محبت کی اللہ کے لیے اور عداوت کی اللہ کے لیے اور نکاح کیا اللہ کے لیے سو پورا ہو گیا ایمان اس کا۔ (صحیح) الصحیحہ:۱۷۳۶)

❀❀❀❀

(۲۰۲۲) عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((أَوَّلُ زُمْرَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، وَالثَّانِيَةُ عَلَى لَوْنِ أَحْسَنِ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِي السَّمَاءِ لِكُلِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ زَوْجَتَانِ عَلَى كُلِّ زَوْجَةٍ سَبْعُونَ حُلَّةً يَبْدُو مُخُّ سَاقِهَا مِنْ وَرَائِهَا)).

(اسناده صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة: ۱۷۳۶)

ترجمہ: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا پہلا گروہ جو جنت میں داخل ہوگا ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح ہوں گے اور دوسرے گروہ کے (چہرے) آسمان میں جو بہت خوبصورت ستارہ ہے ان کے رنگ پر ہوں گے۔ ان میں سے ہر مرد کے لئے دو بیویاں ہوں گی، اور ہر بیوی پر ستر جوڑے ہوں گے اس میں سے اس کی پنڈلی کی ہڈی کا گودا باہر سے نظر آئے گا۔

ابواب الصفة الجنة

عن رسول اللہ ﷺ

(المعجم ٣٦) جنت کے بیان میں (تحفة ٣٢)

مقدمه من المترجم: جنت اصل لغت میں بمعنی چھپانے کے ہے اور ترکیب ان حروف کی ستر واخفا کے واسطے ہے چنانچہ جنین بھی اسی سے مشتق ہے کہ بطن مادر میں پوشیدہ ہے اور جنون بھی اس سے نکلا ہے کہ وہ عقل کو چھپانے والا ہے اور جنان بھی کہ بمعنی قلب ہے کہ سینہ میں پوشیدہ ہے اور جنت نام ہوگیا سایہ دار درختوں کا کہ وہ بھی اپنے ماتحت کی زمین کو چھپاتے ہیں یا اپنے جوانب کو مستور کر دیتے ہیں بعد اس کے نام ہوگیا بستان و باغ کا کہ درختان سایہ دار رکھتا ہو۔ اور اصطلاح شرع میں نام ہے دارالثواب کا جیسے جہنم نام ہے دارُالعَذَابُ کا اور صراح میں کہا ہے کہ جنت باغ و بہشت ہے انتہی ۔ اور جنت کو جنت اس لیے کہا کہ وہ بھی نظر خلائق سے پوشیدہ ہے چنانچہ اس سے ہے قول اللہ تعالیٰ کا ﴿ جَنَّ عَلَيْهِ اللَّيْلُ ﴾ یعنی ڈھانپا اس کو رات نے اور جن کو جن کہا ہے اسی لیے کہ وہ نظر انس سے مستور و مختفی ہیں اور اسی سے ہے حدیث ولی دفنه ﷺ وَاجْنَانَهٗ عَلِي وَعَبَّاسُ یعنی متولی ہوئے آپ کے دفن واخفا کے علی رضی اللہ عنہ اور عباس رضی اللہ عنہ اور اسی لیے قبر کو جَانٌ کہتے ہیں کہ وہ مردوں کو چھپاتی ہے اور اس سے ہے قول اللہ تعالیٰ کا ﴿ اِتَّخَذُوْا اَيْمَانَهُمْ جُنَّةً ﴾ یعنی ٹھہرایا منافقوں نے اپنے قسموں کو ستر اور اسی سے ہے حدیث اِنَّمَا الْاِمَامُ جَنَّةٌ یعنی امام موجب ستر ہے اور اسی سے ہے جَنَّةٌ کہ بمعنی سپر ہے اس لیے کہ وہ بھی چھپاتی اور بچاتی ہے اہل اپنے کو شمشیر و تیر سے (مجمع) اور قرآن عظیم الشان میں جو تعریف و توصیف جنت کی وارد ہوئی ہے اگر تمام جہان کے عقلاء اور نبلاء جمع ہو کر ہزاروں برس فکر و تدبر

کریں ممکن نہیں کہ اس سے بہتر یا برابر اس کے کوئی مکان قیاس میں آ سکے چنانچہ خلاصہ اس کا ہم اس مقام میں تحریر کرتے ہیں اور جمیع صفات قرانیہ دو قسم ہیں ایک ثبوتی دوسرے سلبی۔ اول ہم ذکر کرتے ہیں ثبوتی کو بعد اس کے سلبی کو دو فصلوں میں۔

❀❀❀❀

فصل اول

دو صفات ثبوتیہ جنت کہ قرآن عظیم الشان بہ تبیان آں پرداختہ است

اللہ تعالیٰ نے دار الثواب کو جنت فرمایا اَنَّ لَھُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ اور روضہ بھی فَھُمْ فِیْ رَوْضَۃٍ یُّحْبَرُوْنَ اور جنت عالیہ فِیْ جَنَّۃٍ عَالِیَۃٍ اور ماکولات میں سے ذکر کیا ہے آٹھ چیزوں کا فواکہ لَھُمْ فِیْھَا فَاکِھَۃٌ وَلَھُمْ مَا یَدَّعُوْنَ وَفَاکِھَۃٍ کَثِیْرَۃٍ لَّا مَقْطُوْعَۃٍ وَّلَا مَمْنُوْعَۃٍ سدر فِیْ سِدْرٍ مَّخْضُوْدٍ موز وَطَلْحٍ مَّنْضُوْدٍ خوشہا قُطُوْفُھَا دَانِیَۃٌ ثمرات کُلَّمَا رُزِقُوْا مِنْھَا مِنْ ثَمَرَۃٍ رِّزْقًا قَالُوْا ھٰذَا الَّذِیْ رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ لحم طیر یعنی گوشت پرندوں کا وَلَحْمِ طَیْرٍ مِّمَّا یَشْتَھُوْنَ اور صبح و شام اس کا وقت بیان فرمایا کہ اکثر بلاد متوسط میں متنعمین کی عادت یہی ہے وَلَھُمْ رِزْقُھُمْ فِیْھَا بُکْرَۃً وَّعَشِیًّا اور نخل و رمان فِیْھَا فَاکِھَۃٌ وَنَخْلٌ وَ رُمَّانٌ اور مشروبات کے ذیل میں بارہ چیزوں کا ذکر فرمایا اَنَّ لَھُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ اور تفصیلاً فِیْھَا اَنْھٰرٌ مِّنْ مَّآءٍ غَیْرِ آسِنٍ وَاَنْھٰرٌ مِّنْ لَّبَنٍ لَّمْ یَتَغَیَّرْ طَعْمُہٗ وَاَنْھٰرٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّۃٍ لِّلشّٰرِبِیْنَ وَاَنْھٰرٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّی اور تفجیر ان کی عَیْنًا یَّشْرَبُ بِھَا عِبَادُ اللّٰہِ یُفَجِّرُوْنَھَا تَفْجِیْرًا اور جریان ان کا فِیْھَا عَیْنٌ جَارِیَۃٌ اور سکوب پانی کا وَمَآءٍ مَّسْکُوْبٍ اور اسماء ان کے ذکر کیا سلسبیل کو عَیْنًا فِیْھَا تُسَمّٰی سَلْسَبِیْلًا اور تسنیم کو وَمِزَاجُہٗ مِنْ تَسْنِیْمٍ عَیْنًا یَّشْرَبُ بِھَا الْمُقَرَّبُوْنَ اور ذکر کیا تین کاسوں کا' کاس معین یُطَافُ عَلَیْھِمْ بِکَاْسٍ مِّنْ مَّعِیْنٍ اور کاس کافور اِنَّ الْاَبْرَارَ یَشْرَبُوْنَ مِنْ کَاْسٍ کَانَ مِزَاجُھَا کَافُوْرًا اور کاس زنجیل وَیُسْقَوْنَ فِیْھَا کَاْسًا کَانَ مِزَاجُھَا زَنْجَبِیْلًا اور سقایت میں وَسَقٰھُمْ رَبُّھُمْ شَرَابًا طَھُوْرًا۔

اور مشربات کے ختم میں یُسْقَوْنَ مِنْ رَّحِیْقٍ مَّخْتُوْمٍ خِتٰمُہٗ مِسْکٌ اور متاع خانگی میں سے ذکر کیا ❶ اکواب ❷ اباریق ❸ و کاس کا بِاَکْوَابٍ وَّاَبَارِیْقَ وَکَاْسٍ مِّنْ مَّعِیْنٍ اور ثیاب وحلیہ کا عٰلِیَھُمْ ثِیَابُ سُنْدُسٍ خُضْرٌ وَّاِسْتَبْرَقٌ وَّحُلُّوْا اَسَاوِرَ مِنْ فِضَّۃٍ اور ارائك کا مُّتَّکِـِٕیْنَ فِیْھَا عَلَی الْاَرَآئِكِ اور عَلَی الْاَرَآئِكِ یَنْظُرُوْنَ اور ھُمْ وَاَزْوَاجُھُمْ فِیْ ظِلٰلٍ عَلَی الْاَرَآئِكِ مُتَّکِـُٔوْنَ اور فرشوں کا مُتَّکِـِٕیْنَ عَلٰی فُرُشٍۭ بَطَآئِنُھَا مِنْ اِسْتَبْرَقٍ۔ وَفُرُشٍ مَّرْفُوْعَۃٌ اور زرابی کا وَزَرَابِیُّ مَبْثُوْثَۃٌ اور نمارق کا وَنَمَارِقُ مَصْفُوْفَۃٌ اور لباس کا وَلِبَاسُھُمْ فِیْھَا حَرِیْرٌ اور صحاف کا یُطَافُ عَلَیْھِمْ بِصِحَافٍ مِّنْ ذَھَبٍ وَّاَکْوَابٍ اور رفرف وعبقری کا مُتَّکِـِٕیْنَ عَلٰی رَفْرَفٍ خُضْرٍ وَّعَبْقَرِیٍّ حِسَانٍ اور اساور اور لولو کا یُحَلَّوْنَ فِیْھَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَھَبٍ وَّلُؤْلُؤًا اور مکانوں سے ابواب کا جَنّٰتِ عَدْنٍ مُّفَتَّحَۃً لَّھُمُ الْاَبْوَابُ اور غرفوں کا وَھُمْ فِی الْغُرُفٰتِ اٰمِنُوْنَ اور اُولٰٓئِكَ یُجْزَوْنَ الْغُرْفَۃَ بِمَا صَبَرُوْا۔

اور مساکن وَمَسَاكِنَ طَيِّبَةً فِي جَنّٰتِ عَدْنٍ اور امن کا مقام اِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي مَقَامٍ اَمِينٍ اور ساکنان جنت سے ازواج اہل جنت کے وَلَهُمْ فِيهَا اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ اور حور وَزَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِيْنٍ اور بیان کی حیا ان کی وَعِنْدَهُمْ قَاصِرَاتُ الطَّرْفِ عِيْنٌ كَاَنَّهُنَّ بَيْضٌ مَّكْنُوْنٌ اور رنگ بدن ان کا كَاَنَّهُنَّ الْيَاقُوْتُ وَالْمَرْجَانُ كَاَنَّهُنَّ بَيْضٌ مَّكْنُوْنٌ وَحُوْرٌ عِيْنٌ كَاَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُوْنِ اور ہم عمری ان کی فَجَعَلْنٰهُنَّ اَبْكَارًا عُرُبًا اَتْرَابًا لِّاَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ اور سایہ پروردگی ان کی حُوْرٌ مَّقْصُوْرَاتٌ فِي الْخِيَامِ اور بکارت ان کی فَجَعَلْنٰهُنَّ اَبْكَارًا اور لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَانٌّ اور حسن ان کا فِيْهِنَّ خَيْرَاتٌ حِسَانٌ اور تکعب ان کا وَكَوَاعِبَ اَتْرَابًا اور پیار ان کا اپنے شوہروں پر عُرُبًا اَتْرَابًا اور نشو ونما ان کا بطور عجیب برخلاف دوسری مخلوقات کے اِنَّا اَنْشَاْنٰهُنَّ اِنْشَآءً اَیْ اِنْشَآءً عَجِيبًا غَرِيبًا اور تزویج ان کی غیبی طور پر وَزَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِيْنٍ اور ذکر کیا ساکنان جنت سے غلامان کو وَيَطُوْفُ عَلَيْهِمْ غِلْمَانٌ لَّهُمْ كَاَنَّهُمْ لُؤْلُؤٌ مَّكْنُوْنٌ اور ولدان کو وَيَطُوْفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ اور تشبیہ دی لؤلؤ منثور سے اِذَا رَاَيْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَّنْثُوْرًا اور خازن کو وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلَامٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خٰلِدِيْنَ.

جنتیوں کے افعال واحوال سے ذکر کیا نضرت وسرور کو وَلَقّٰهُمْ نَضْرَةً وَّسُرُوْرًا اور حمد باری تعالیٰ کی اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هَدٰنَا لِهٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا اَنْ هَدٰنَا اللّٰهُ وَاٰخِرُ دَعْوٰهُمْ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ اور سلام اللہ تعالیٰ کا ان پر سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ اور سلام خزنہ جنت کا ان پر وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلَامٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خٰلِدِيْنَ اور سلام دوسرے فرشتوں کا ان پر وَالْمَلٰٓئِكَةُ يَدْخُلُوْنَ عَلَيْهِمْ مِّنْ كُلِّ بَابٍ، سَلَامٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ اور ان کا سلام آپس میں وَتَحِيَّتُهُمْ فِيْهَا سَلَامٌ، لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا اِلَّا سَلٰمًا، وَيُلَقَّوْنَ فِيْهَا تَحِيَّةً وَّسَلٰمًا کلام ان کا آپس میں اِنَّ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ الْيَوْمَ فِيْ شُغُلٍ فٰكِهُوْنَ اور جھانکنا ان کا اہل نار پر فَاطَّلَعَ فَرَاٰهُ فِيْ سَوَآءِ الْجَحِيْمِ اور پکارنا ان کا دوزخیوں کو وَنَادٰى اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ اَصْحٰبَ النَّارِ الاية اور ہنسنا ان کا کفار پر فَالْيَوْمَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنَ الْكُفَّارِ يَضْحَكُوْنَ اور مطلق ہنسی خوشی ان کی وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ مُّسْفِرَةٌ ضَاحِكَةٌ مُّسْتَبْشِرَةٌ اور عیش خوش ان کا فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ اور خلود ان کا هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ، خٰلِدِيْنَ فِيْهَا اَبَدًا اور صاف دلی ان کی آپس میں وَنَزَعْنَا مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ اِخْوَانًا عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ اور راضی ہونا باری تعالیٰ شانہ کا ان سے وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ اور رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ اور نظر کرنا ان کا اس تعالیٰ شانہ کی طرف چشم سر سے بجہت فوق میں وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ یہ ہیں صفات ثبوتیہ جنت اور اہل جنت کے کہ قرآن عظیم الشان نے ان کو مقامات متعددہ میں اسالیب مختلفہ سے بیان فرمایا اور عبارات بلیغہ اور تعبیرات مانوسہ فصیحہ سے اس کا اثبات کیا کہ گوش ہوش سامعین کے اس سے پرشوق ہیں اور کلام حافظین کی اس سے پرذوق ہزاروں نے اس مژدہ کے استماع سے جام شہادت پی لیے اور لاکھوں بصد وریاضت وعبادت جی لیے غرض شوق نے مومنوں کو بے قرار کیا اور اشتیاق نے پر از اضطرار۔ بیت

نہ تنہا عشق از دیدار خیزد بسا کین دولت از گفتار خیزد

فصل دوئم

درصفات سلبیہ جنت کے قرآن عظیم الشان بہ نفی آں پرداختہ است

اور وہ بارہ چیزیں ہیں کہ قرآن نے دامن جنت کو اس سے پاک کیا اور برأت ساخت اہل جنت کی ان چیزوں سے فرمائی اس میں لغو ہے چنانچہ فرمایا لَا تَسْمَعُ فِيهَا لَاغِيَةً، لَا يَسْمَعُوْنَ فِيهَا لَغْوًا اِلَّا سَلَامًا اور مرگ لَا يَذُوْقُوْنَ فِيهَا الْمَوْتَ اِلَّا الْمَوْتَةَ الْاُوْلٰى اور جوع اور عریانی اِنَّ لَكَ اَنْ لَّا تَجُوْعَ فِيهَا وَلَا تَعْرٰى اور تشنگی اور دھوپ وَاَنَّكَ لَا تَظْمَأُ فِيهَا وَلَا تَضْحٰى اور کذب لَا يَسْمَعُوْنَ فِيهَا لَغْوًا وَّلَا كِذّٰبًا اور تاثیم یعنی گناہ کی بات لَا يَسْمَعُوْنَ فِيهَا لَغْوًا وَّلَا تَاْثِيْمًا اِلَّا قِيْلًا سَلَامًا سَلَامًا اور سردی اور گرمی لَا يَرَوْنَ فِيهَا شَمْسًا وَّلَا زَمْهَرِيْرًا اور تکلیف اس میں اور خروج اس سے لَا يَمَسُّهُمْ فِيهَا نَصَبٌ وَّمَا هُمْ مِّنْهَا بِمُخْرَجِيْنَ یہ صفات ہیں جنت کے کہ وارد ہوئے ہیں قرآن عظیم الشان میں اور نہ پائے گا تو اکثر مقام میں اس اختصار کے ساتھ تفصیل اس کی کہ موفق ہوا یہ فقیر اس کے بیان کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے فضل عمیم سے واللہ ذوالفضل العظیم اور مزید تفصیل اس کی وارد ہوئی ہے احادیث میں یا اقوال مفسرین میں پائے گا تو اسے ابواب ذیل میں انشاء اللہ تعالیٰ انتہیٰ قول المترجم بفضل خالق المتمم۔

۱۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي صِفَةِ شَجَرِ الْجَنَّةِ

جنت کے درختوں کی صفت کے بیان میں

(۲۵۲۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً يَسِيْرُ الرَّاكِبُ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ)).

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جنت میں ایک درخت ایسا ہے کہ چلا جائے سوار اس کے سایہ میں سو برس تک۔ (اسنادہ صحیح)

فائدہ: اس باب میں انس اور ابی سعید رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے یہ حدیث صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۲۵۲۴) عَنْ أَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةٌ يَسِيْرُ الرَّاكِبُ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لَا يَقْطَعُهَا. قَالَ: وَذٰلِكَ الظِّلُّ الْمَمْدُوْدُ)). (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جنت میں ایسے درخت ہیں کہ چلا جائے سوار اس کے سایہ میں سو برس تک اور پورا نہ ہو سایہ اس کا فرمایا آپ نے: مراد ظل ممدود سے جو قرآن میں مذکور ہے وہی سایہ ہے۔

❀❀❀❀

(۲۵۲۵) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : ((مَا فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةٌ إِلَّا وَسَاقُهَا مِنْ ذَهَبٍ)).
(اسناده صحيح) (التعليق الرغيب : ۴/ ۲۵۷)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جنت میں کوئی درخت ایسا نہیں کہ جس کا تنا سونے کا نہ ہو۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے حسن ہے۔

مترجم: ایک روایت میں آیا ہے کہ یسیر الراکب الجواد المضمر السریع یعنی اگر چلے سوار مضمر گھوڑے کا تیز رو سو برس تک تو بھی قطع نہ کرے مسافت اس کے ظل کی اور مضمر وہ گھوڑا ہے کہ جس کو اول دانہ چارہ دے کر خوب موٹا تازہ کریں اور بعد اس کے بتدریج خوراک اس کی کم کریں کہ دبلا ہو مگر قوت غذائے سابق کے باقی رہے اور بدن ہلکا ہو جائے اور اس کے برابر کوئی گھوڑا دوڑ نہیں سکتا اور مراد سایہ درخت سے وہ مقام ہے جہاں تک اس کی شاخیں پھیلی ہوں اور اعضا منتشر ہوں۔ (نووی)

❀❀❀❀

بَابُ: مَا جَآءَ فِي صِفَةِ الْجَنَّةِ وَنَعِيمِهَا

جنت اور اس کی نعمتوں کی صفت کے بیان میں

(۲۵۲۶) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قُلْنَا يَارَسُولَ اللّٰهِ! مَا لَنَا إِذَا كُنَّا عِنْدَكَ رَقَّتْ قُلُوبُنَا، وَزَهَدْنَا وَكُنَّا مِنْ أَهْلِ الْآخِرَةِ، فَإِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِكَ فَأَنَسْنَا أَهَالِيْنَا وَشَمَمْنَا الْأَوْلَادَ أَنْكَرْنَا أَنْفُسَنَا؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : **((لَوْ أَنَّكُمْ تَكُوْنُوْنَ إِذَا خَرَجْتُمْ مِنْ عِنْدِي كُنْتُمْ عَلَى حَالِكُمْ ذٰلِكَ لَزَارَتْكُمُ الْمَلَائِكَةُ فِي بُيُوْتِكُمْ، وَلَوْلَمْ تُذْنِبُوْا لَجَآءَ اللّٰهُ بِخَلْقٍ جَدِيْدٍ كَيْ يُذْنِبُوْا فَيَغْفِرَلَهُمْ)). قَالَ: قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! مِمَّ خُلِقَ الْخَلْقُ؟ قَالَ: ((مِنَ الْمَآءِ)). قُلْتُ الْجَنَّةُ مَا بِنَاؤُهَا؟ قَالَ: ((مِنْ فِضَّةٍ وَلَبِنَةٌ مِنْ ذَهَبٍ، وَمِلَاطُهَا الْمِسْكُ الْأَذْفَرُ وَحَصْبَاؤُهَا اللُّؤْلُؤُ وَالْيَاقُوْتُ وَتُرْبَتُهَا الزَّعْفَرَانُ مَنْ يَدْخُلُهَا يَنْعَمُ لَايَبْأَسُ وَيَخْلُدُ لَا يَمُوْتُ وَلَا تَبْلٰى ثِيَابُهُمْ وَلَا يَفْنٰى شَبَابُهُمْ)). ثُمَّ قَالَ: ((ثَلَاثَةٌ لَا يُرَدُّ دَعْوَتُهُمْ الْإِمَامُ الْعَادِلُ وَالصَّائِمُ حِيْنَ يُفْطِرُ وَدَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ يَرْفَعُهَا فَوْقَ الْغَمَامِ، وَيُفْتَحُ لَهَا أَبْوَابُ السَّمَآءِ وَيَقُوْلُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: وَعِزَّتِيْ لَأَنْصُرَنَّكَ وَلَوْ بَعْدَ حِيْنٍ)).**

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا عرض کی ہم نے کہ اے اللہ کے رسول ﷺ کیا حال ہے ہمارا کہ جب ہوتے ہیں ہم آپ کی خدمت میں نرم رہتے ہیں دل ہمارے اور بیزار ہوتے ہیں ہم آپ یعنی دنیا سے اور ہوتے ہیں ہم اہل آخرت سے پھر جب کہ ہم نکل جاتے ہیں آپ کے پاس سے اور انس کرتے ہیں ہم اپنے گھر والوں سے اور سونگھتے ہیں یعنی پیار کرتے ہیں اولاد کو بدلا ہوا پاتے ہیں ہم اپنے دلوں کو پس فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: اگر تم اسی حال پر رہو جس حال سے میرے پاس

سے نکلتے ہوتو ملاقات کریں تم سے فرشتے تمہارے گھروں میں اور اگر تم گناہ نہ کروتو اللہ تعالیٰ لائے اور مخلوقات کو یعنی تمہارے سوا کہ وہ گناہ کریں اور اللہ تعالیٰ ان کے گناہ معاف کرے یعنی بعد ان کے استغفار کے یا قبل اس کے۔ کہا راوی نے پھر عرض کی میں نے یارسول اللہ کس سے پیدا کی گئی مخلوق؟ فرمایا: پانی سے۔ عرض کی میں نے جنت کس چیز سے بنی ہے؟ فرمایا آپ نے: ایک اینٹ چاندی کی ہے ایک اینٹ سونے کی اور گارا اس کا مشک اذفر ہے اور کنکر اس کے موتی اور یاقوت ہے اور خاک اس کی زعفران، جو داخل ہوگا اس میں عیش کرے گا اور تکلیف نہ پائے گا اور ہمیشہ رہے گا اور مرے گا نہیں نہ پرانے ہوں گے کپڑے اس کے اور نہ فنا ہوگی جوانی اس کی پھر فرمایا آپ نے تین شخصوں کی دعا پھیری نہیں جاتی یعنی ضرور قبول ہوتی ہے امام عادل کی اور روزے دار کی جب افطار کرے اور مظلوم کی کہ بلند کر لیتا ہے اس کو اللہ تعالیٰ بدلی کے اوپر یعنی جاتی ہے آسمان پر اور کھولے جاتے ہیں اس کے لیے دروازے آسمان کے اور فرماتا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ قسم ہے مجھے اپنی عزت کی میں ضرور تیری مدد کروں گا اگرچہ کچھ دیر کے بعد کروں۔

(اسناده صحيح) (دون قوله مم خلق الخلق، سلسلة الاحاديث الصحيحة: ٢/٦٩٢، ٦٩٣ـ غاية المرام: ٣٧٣)

فائدہ: اس حدیث کی اسناد کچھ قوی نہیں اور میرے نزدیک وہ متصل نہیں اور مروی ہوئی یہ حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور اسناد سے۔

❀❀❀❀

٣ـ بَابُ: مَا جَآءَ فِيْ صِفَةِ غُرَفِ الْجَنَّةِ

جنت کے غرفوں کی صفت کے بیان میں

(٢٥٢٧) عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَغُرَفًا يُرٰى ظُهُوْرُهَا مِنْ بُطُوْنِهَا وَبُطُوْنُهَا مِنْ ظُهُوْرِهَا))، فَقَامَ إِلَيْهِ أَعْرَابِيٌّ، فَقَالَ: لِمَنْ هِيَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((هِيَ لِمَنْ أَطَابَ الْكَلَامَ وَأَطْعَمَ الطَّعَامَ وَأَدَامَ الصِّيَامَ وَصَلّٰى لِلّٰهِ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ)).

(اسناده حسن) التعليق الرغيب: ٢/٤٦ـ تخريج المشكاة: ١٢٣٣)

ترجمہ: روایت ہے علی رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جنت میں جھروکے ہیں کہ نظر آتا ہے ان کا باہر ان کے اندر سے اور ان کا اندر ان کے باہر سے، سو کھڑا ہو گیا آپ کے سامنے ایک اعرابی اور عرض کی کہ وہ کن لوگوں کے لیے ہیں اے نبی اللہ کے، فرمایا آپ نے وہ ان کے واسطے ہیں کہ اچھا کیا انہوں نے کلام یعنی شیریں زبانی سے حق گوئی کی اور کھلایا کھانا اور پے در پے ہمیشہ روزے رکھے یعنی سوائے ایام ممنوعہ کے اور نماز پڑھے اللہ کے لیے رات کو جب لوگ سوتے ہیں یعنی تہجد کی۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے اور کلام کیا بعض اہل حدیث نے عبدالرحمٰن بن اسحاق میں ان کے حافظہ کی طرف سے اور وہ کوفہ کے رہنے والے ہیں اور عبدالرحمٰن بن اسحاق قرشی مدینہ کے رہنے والے ہیں اور وہ اثبت ہیں عبدالرحمٰن کوفی سے۔

(۲۰۲۸) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((إِنَّ فِي الْجَنَّةِ جَنَّتَيْنِ فِيهِمَا مِنْ فِضَّةٍ آنِيَتُهُمَا وَمَا فِيهِمَا، آجَنَّتَيْنِ مِنْ ذَهَبٍ آنِيَتُهُمَا وَمَا فِيهِمَا وَمَا بَيْنَ الْقَوْمِ وَبَيْنَ أَنْ يَنْظُرُوا إِلَى رَبِّهِمْ إِلَّا رِدَآءُ الْكِبْرِيَآءِ عَلٰى وَجْهِهِ فِيْ جَنَّةِ عَدْنٍ)) وَبِهٰذَا الْاَسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَخَيْمَةً مِّنْ دُرَّةٍ مُجَوَّفَةٍ عَرْضُهَا سِتُّوْنَ مِيْلًا فِيْ كُلِّ زَاوِيَةٍ مِنْهَا أَهْلٌ لَا يَرَوْنَ الْآخَرِيْنَ يَطُوْفُ عَلَيْهِمُ الْمُؤْمِنُ)).(اسناده صحيح) ظلال الجنة (٦١٣)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن قیس سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا بے شک جنت میں دو باغ ہیں ایک چاندی کا کہ برتن اس کے اور جتنی چیزیں اس میں ہیں سب چاندی کی ہیں۔ اور دوسرا سونے کا کہ برتن اس کے اور جتنی چیزیں اس میں ہیں سب سونے کی ہیں اور جنت کے لوگوں میں اور ان کے پروردگار میں اگر نظر کریں تو کوئی چیز مانع نہیں مگر چادر اس کی بڑائی کہ ہے اس کے مبارک منہ پر جنت عدن میں، اور اسی اسناد سے مروی ہے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ نے جنت میں ایک خیمہ ہے ایک موتی کا اندر سے تراشا ہوا کہ چوڑان اس کی ساٹھ میل ہے ہر کونے میں اس کے کچھ لوگ ہیں کہ نہیں دیکھتے دوسرے کو طواف کرے گا ان پر مؤمن۔

فائدہ: یہ حدیث صحیح ہے اور ابوعمران جونی کا نام عبدالملک بن حبیب ہے اور ابوبکر بن ابی موسیٰ کا نام معلوم نہیں ہے ایسا ہی کہا احمد بن حنبل نے اور ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا نام عبداللہ بن قیس ہے۔

مترجم: سورہ رحمٰن کے اخیر رکوع میں بھی اللہ جل جلالہ نے بالتفصیل دو باغوں کا ذکر فرمایا ہے اور ہر ایک کی نعمتیں جدا جدا شمار کی ہیں یہ حدیث اس کی مصدق ہے قولہ ہر کونے میں اس کے کچھ لوگ ہیں یعنی حوریں ہیں' قولہ طواف کرے گا یعنی جماع کرے گا۔

❀❀❀❀

٤۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِيْ صِفَةِ دَرَجَاتِ الْجَنَّةِ

جنت کے درجات کی صفت کے بیان میں

(۲۰۲۹) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((فِي الْجَنَّةِ مِائَةُ دَرَجَةٍ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ مِائَةُ عَامٍ)).

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جنت میں سو درجے ہیں ایک درجے سے دوسرے درجے تک سو برس کا فاصلہ ہے۔ (اسناده صحيح) سلسلۃ الاحادیث (الصحيحة: ۹۲۲، المشكاة: ٥٦٣٢)

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

❀❀❀❀

(۲۰۳۰) عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ صَامَ رَمَضَانَ وَصَلَّى الصَّلَاةَ وَحَجَّ الْبَيْتَ، لَا أَدْرِيْ أَذَكَرَ الزَّكٰوةَ أَمْ لَا إِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ أَنْ يَغْفِرَ لَهُ: ((إِنْ هَاجَرَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ أَوْمَكَثَ بِأَرْضِهِ الَّتِيْ وُلِدَ بِهَا)). قَالَ مُعَاذٌ أَلَا أُخْبِرُ بِهٰذَا النَّاسَ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((ذَرِ النَّاسَ يَعْمَلُوْنَ فَإِنَّ فِي الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْأَرْضِ وَالْفِرْدَوْسُ أَعْلَى الْجَنَّةِ وَأَوْسَطُهَا فَوْقَ ذٰلِكَ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ وَمِنْهَا تُفَجَّرُ أَنْهَارُ الْجَنَّةِ فَإِذَا سَأَلْتُمُ اللّٰهَ فَاسْأَلُوْهُ الْفِرْدَوْسَ)). (اسنادہ صحیح)سلسلة الاحادیث الصحیحة: ۹۲۱)

ترجمہ: روایت ہے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے روزہ رکھا رمضان کا اور نماز پڑھی اور حج کیا بیت اللہ کا کہا راوی نے نہیں جانتا میں کہ ذکر کیا زکوۃ کا یا نہیں پھر فرمایا حق ہے اس کا اللہ تعالیٰ پر یعنی براہِ فضل وکرم یہ کہ بخشے اس کو خواہ وہ ہجرت کرے اللہ کی راہ میں یا رہے اسی زمین پر جہاں پیدا ہوا ہو۔ کہا معاذ نے کیا نہ خبر دوں میں اس کی لوگوں کو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوڑ دو لوگوں کو کہ عمل کرتے رہیں اس لیے کہ جنت میں سو درجے ہیں ہر دو درجوں میں اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان وزمین میں اور فردوس سب سے اوپر ہے جنت میں اور سب کے بیچوں بیچ اور اس کے اوپر ہے عرش رحمٰن کا اور اسی میں سے بہتی ہیں نہریں جنت کی پھر جب تم مانگو اللہ تعالیٰ سے تو فردوس مانگو۔

فائدہ: ایسی ہی مروی ہوئی ہے یہ حدیث ہشام سے انہوں نے روایت کی زید بن اسلم سے انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے معاذ بن جبل سے اور یہ حدیث میرے نزدیک زیادہ صحیح ہے ہمام کی روایت سے جو زید بن اسلم سے مروی ہے وہ روایت کرتے ہیں عطاء سے وہ عبادہ بن صامت سے اور عطا نے نہیں پایا معاذ بن جبل کو اور معاذ مدت ہوئی تھی کہ انتقال کر چکے۔ انتقال کیا زمانہ میں خلافت عمر رضی اللہ عنہ کے۔

❀❀❀❀

(۲۰۳۱) عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((فِي الْجَنَّةِ مِائَةُ دَرَجَةٍ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْأَرْضِ، وَالْفِرْدَوْسُ أَعْلَاهَا دَرَجَةً وَمِنْهَا تُفَجَّرُ أَنْهَارُ الْجَنَّةِ الْأَرْبَعَةُ، وَمِنْ فَوْقِهَا يَكُوْنُ الْعَرْشُ فَإِذَا سَأَلْتُمُ اللّٰهَ فَاسْأَلُوْهُ الْفِرْدَوْسَ)). (اسنادہ صحیح) [المصدر نفسه]

ترجمہ: روایت ہے عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت کے سو درجے ہیں، ہر دو درجوں میں اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان وزمین میں اور فردوس سب سے اوپر کا درجہ ہے کہ اسی میں سے بہتی ہیں نہریں جنت کی چاروں اور اس کے اوپر عرش ہے پھر جب سوال کرو تم اللہ تعالیٰ سے تو سوال کرو فردوس کا۔

فائدہ: روایت کی ہم سے احمد بن منیع نے انہوں نے یزید بن ہارون سے انہوں نے ہمام سے انہوں نے زید بن اسلم سے مانند اس کے۔

❀❀❀❀

(۲۵۳۲) عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((إِنَّ فِي الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ لَوْ أَنَّ الْعَالَمِيْنَ اجْتَمَعُوْا فِيْ إِحْدٰهُنَّ لَوَسِعَتْهُمْ)). (اسناده ضعيف، تخريج المشكاة: ٥٦٣٣ـ سلسلة الاحاديث الضعيفة: ١٨٨٦)

(اس کی سند ابن لہیعہ اور دراج عن ابی الہیثم کی وجہ سے ضعیف ہے)

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جنت کے سو درجہ ہیں اگر سارے جہان کے لوگ جمع ہو جائیں ایک درجہ میں تو سما جائیں۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے۔

مترجم: اللہ جل جلالہ نے بھی کئی مقامات میں درجات مومنین کے بیان فرمائے ہیں منجملہ اس کے یہ آیت ہے فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجَاهِدِيْنَ عَلَى الْقَاعِدِيْنَ دَرَجَةً یعنی مال و جان سے جہاد کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ نے قاعدین پر ایک درجہ فضیلت عنایت فرمائی ہے اور فرمایا فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجَاهِدِيْنَ عَلَى الْقَاعِدِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا دَرَجَاتٍ مِّنْهُ وَمَغْفِرَةً وَّرَحْمَةً. (الآية) اور کہا ابن محریز نے مجاہدین اور قاعدین کے درمیان ستر درجہ ہیں ایک درجہ سے دوسرے درجہ تک اتنا فاصلہ ہے کہ اگر فردوس جواد مضمر دوڑایا جائے تو ستر برس میں پہنچے اور سلمہ بن عبیط سے مروی ہے کہ ضحاک نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا لَهُمْ دَرَجَاتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ کہ بعض اصحاب درجہ میں افضل ہیں بعض سے اور افضل ان میں کا دیکھتا ہے اپنے فضل کو اور ادنیٰ نہیں دیکھتا کہ مجھ سے کوئی افضل ہے اور اوپر کی آیت میں اللہ تعالیٰ نے مجاہدین کو قاعدین پر اولا ایک درجہ افضل فرمایا پھر درجات فرمائے اس میں یہ نکتہ ہے کہ مراد اول سے قاعدین معذورین ہیں ثانی سے غیر معذورین اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اہل جنت دیکھیں گے غرفہ والوں کو اپنے اوپر جیسا دیکھتے ہیں کوکب دری کو جو ڈوبنے کو جاتا ہو مشرق کی طرف یا مغرب کی طرف بسبب اس تفاضل کے کہ ان کے درمیان ہے لوگوں نے عرض کی یارسول اللہ یہ منازل انبیاء ہیں کہ نہ پہنچے گا ان پر غیر ان کا فرمایا آپ نے نہیں بلکہ قسم ہے اس پروردگار کی کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے وہ کچھ لوگ ہیں کہ ایمان لائے ہیں اللہ پر اور تصدیق کی ہے انہوں نے پیغمبروں کی یعنی پیغمبر نہیں بلکہ ان کے مصدقین و مومنین ہیں اور مسند میں ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے آپس میں اللہ کے واسطے محبت کرنے والوں کے غرفہ ہیں جنت میں اور وہ ایسے نظر آئیں گے جیسے کوکب طالع شرق میں یا غرب میں اور کہا جائے گا یہ وہ لوگ ہیں کہ محبت رکھتے تھے آپس میں اللہ کے واسطے اور مروی ہے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ نے کہا جائے گا صاحب قرآن کو جب داخل ہوگا جنت میں پڑھ اور چڑھ پھر پڑھے گا وہ قرآن اور چڑھے گا فی آیت ایک درجہ یہاں تلک کہ پڑھے آخر آیت کہ اس کے ساتھ ہے انتہیٰ اور اس حدیث میں تصریح ہے کہ درجات جنت سو سے زیادہ ہیں اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت اور اسی طرح اور روایاتِ باب دال ہیں کہ درجے اس کے سو ہیں پس تطبیق اس میں اس طرح ہے کہ درجات اگرچہ زیادہ ہیں مگر شارع نے ان حدیثوں میں سو کا ذکر فرمایا یہ کہ سو درجے بہت بڑے بڑے ہیں اور ان کے بیچ میں اور درجات ہیں صغار لاتعد و لا تحصیٰ کہ مومن ترقی کریں

گے ان پر اپنے اعمال کے موافق بفضل الٰہی (حادی الارواح لابن القیمؒ)

٥۔ بَابٌ: مَا جَاءَ فِيْ صِفَةِ نِسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ

نساء اہل جنت کی صفت کے بیان میں

(٢٥٣٣) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((اِنَّ الْمَرْأَةَ مِنْ نِسَآءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ لَيُرٰى بَيَاضُ سَاقِهَا مِنْ وَرَآءِ سَبْعِيْنَ حُلَّةً حَتّٰى يُرٰى مُخُّهَا وَذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهِ تَعَالٰى يَقُوْلُ: ﴿ كَأَنَّهُنَّ الْيَاقُوْتُ وَالْمَرْجَانُ ﴾، فَاَمَّا الْيَاقُوْتُ فَإِنَّهُ حَجَرٌ لَوْ أَدْخَلْتَ فِيْهِ سِلْكًا، ثُمَّ اسْتَصْفَيْتَهُ لَأُرِيْتَهُ مِنْ وَرَائِهِ)).

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ اہل جنت کی عورتوں سے ہر ایک عورت کی بیاض ساق نظر آتی ہے ستر حلّوں کے اندر سے یہاں تلک کہ دکھائی دیتا ہے گودا اس کی ہڈیوں کا اور یہ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ گویا وہ یاقوت اور مونگا ہیں سو یاقوت ایک پتھر ہے اگر اس میں ڈورا ڈالا تو نے اور اس کو صاف کیا تو نے نظر آئے گا وہ ڈورا باہر سے یعنی جب پتھر میں دنیا کے یہ صفت ہے تو حوریں عقبیٰ کے کیا کچھ نہ ہوگا۔ (اسنادہ ضعیف۔ التعلیق الرغیب: ۴/۲۶۳)

فائدہ: روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے عبیدہ سے انہوں نے عطاء سے انہوں نے عمرو سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے اور روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے ابوالاحوص سے انہوں نے عطاء سے انہوں نے عمرو بن میمون سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مانند اس کے معنوں میں اور مرفوع نہیں کیا اس کو اور یہ صحیح تر ہے عبیدہ بن حمید کی روایت سے یعنی جس کا متن اوپر مذکور ہوا اور ایسی ہی روایت کی جریر نے اور کئی لوگوں نے عطاء بن سائب سے اور مرفوع نہ کیا اس کو۔

❀❀❀❀

(٢٥٣٥م) عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((اِنَّ أَوَّلَ زُمْرَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى مِثْلِ ضَوْءِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، وَالزُّمْرَةُ الثَّانِيَةُ عَلٰى مِثْلِ أَحْسَنِ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِي السَّمَآءِ، لِكُلِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ زَوْجَتَانِ، عَلٰى كُلِّ زَوْجَةٍ سَبْعُوْنَ حُلَّةً يُرٰى مُخُّ سَاقِهَا مِنْ وَرَائِهَا)). [اسنادہ صحیح] (انظر مابعدہ)

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ پہلا گروہ جو داخل ہوگا جنت میں قیامت کے دن چمک ان کے چہروں کی مانند چودھویں رات کے چاند کی ہے اور دوسرا گروہ چمک ان کی مانند بہتر ستارے چمکتے ہوئے کی ہے آسمان میں ہر ایک مرد کو ان میں سے دو بیبیاں ہیں ہر بی بی پر ستر (۷۰) حلّے ہیں اور پھر نظر آتی ہے پنڈلی اس کی ان حلوں کے باہر سے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۲۵۳۵) عَنْ أَبِی سَعِیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ : ((اِنَّ أَوَّلَ زُمْرَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ عَلٰی مِثْلِ ضَوْءِ الْقَمَرِ لَیْلَةَالْبَدْرِ، وَالزُّمْرَةُ الثَّانِیَةُ عَلٰی مِثْلِ أَحْسَنِ کَوْکَبٍ دُرِّیٍّ فِی السَّمَآءِ، لِکُلِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ زَوْجَتَانِ، عَلٰی کُلِّ زَوْجَةٍ سَبْعُوْنَ حُلَّةً یُرٰی مُخُّ سَاقِهَامِنْ وَرَائِهَا)). [اسنادہ صحیح] (انظرمابعدہ)

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا پہلا گروہ جو داخل ہوگا جنت میں صورت ان کی چودھویں رات کے چاند کی سی ہے اور دوسرا بہتر ستارہ روشن جو آسمان میں ہے اس کے رنگ پر ہے ہر مرد کو ان میں سے دو بیبیاں ہیں ہر بی بی پر ستر حلّے ہیں کہ دکھائی دیتا ہے مغز اس کی پنڈلی کا باہر سے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

مترجم: ازواج اہل جنت کا حال اوران کی دس صفتیں ہم نے ابتدائے ابواب میں لکھ دیں بعون اللہ وقوتہ اور یہاں تفصیل اور تفسیر ان آیتوں کی مستعیناً باللہ تحریر کرتے ہیں سو آیۃ اوّل وَلَهُمْ فِيهَا أَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ہے اَلآیۃ پس اللہ جل جلالہ نے ان کو مطہر فرمایا یعنی پاک ہیں وہ غائط اور بول اور حیض اور نفاس اور بصاق اور مخاط اور منی اور ولد اور ہر قذر اور نجس سے۔ ابراہیم نخعی نے کہا جنت میں جماع ہے مگر ولد نہیں، حسن نے کہا یہ دنیا کی عورتیں چندھی دھندھی کہ پاک ہوگئی ہیں قذارتِ دنیا سے اور بعضوں نے کہا کہ پاک ہیں مساوی اخلاق سے (بغوی) اور یہ آیت الم کے پارہ اول میں وارد ہوئی ہے اللہ جل جلالہ نے اس آیۂ مبارکہ میں جمع فرمایا نعیم بدن کو جنات نعیم سے اور انہار وثمار سے اور نعیم نفس کو ازواج مطہرہ سے اور نعیم قلب کہ قرۃ عین وغیرہ سے اور دوام اس عیش کا ابدیت اور عدم انقطاع اس کا اور ازواج جمع کے زوج کی عورت زوج سے مرد کی اور مرد زوج ہے عورت کا اور یہی لغت فصیح ہے قریش کی کہ نازل ہوا ان کی زبان میں قرآن اور عبدالرحمٰن بن زید سے مروی ہے کہ حوا کو پیدا کیا اللہ جل جلالہ نے اور وہ حائضہ نہ ہوتی تھی پھر جب نافرمانی ہوئی ان سے فرمایا باری تعالیٰ نے میں تجھ سے جاری کروں گا خون جیسے جاری کیا تو نے شجرہ منہیّہ سے دوسری آیت وَزَوَّجْنَا هُمْ بِحُوْرٍعِیْنٍ یعنی قرین کریا اور نزدیک کردیا ہم نے ان کو حورعین سے اور مراد اس سے عقد تزویج نہیں ہے اس لیے کہ عرب نہیں کہتا زوجتہ بامرأۃ ابوعبیدہ نے کہا جوڑا لگا دیا ہم نے مومنوں کا ان کے ساتھ جیسے نعل کا جوڑا ہوتا ہے نعل کے ساتھ اور حور نقیات بیاض عورتیں ہیں مجاہد نے کہا حوار نہیں اس لیے کہا کہ آنکھیں دیکھنے سے حیران اور متحیّر ہوتی ہیں اور بیاض اور صفائی لون سے ان پر نظر نہیں ٹھہرتی ابوعبیدہ نے کہا حور وہ عورت ہے کہ اس کی آنکھ کی سفیدی اور سفیدی دونوں بشدّت ہوں واحد اس کا احور ہے اور عین جمع ہے عینا کی اور عینا بڑی آنکھ والی عورت ہے (بغوی) ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حور کلام عرب میں گوری عورت ہے اور قتادہ کا بھی یہی قول ہے اور مقاتل نے کہا بیض الوجوہ ابوعمر نے کہا حور سیاہی آنکھ ہے جیسے چشم آہو میں ہوتی ہے (حاوی الارواح) تیسری آیت وَعِنْدَهُمْ قٰصِرَاتُ الطَّرْفِ عِیْنٌ كَاَنَّهُنَّ بَیْضٌ مَّكْنُوْنٌ یعنی نیچی نگاہ والیاں روکی ہوئی ہیں نگاہیں اپنی کہ نظر نہیں کرتیں سوا اپنے شوہر کے اور ارادہ نہیں کرتیں ان کے سوا غیر کا۔ ابن زید نے کہا وہ اپنے شوہر سے کہتی ہے کہ قسم ہے میرے

پروردگار کی عزت کی میں جنت میں کوئی چیز تم سے بہتر نہیں دیکھتی سب تعریف اس اللہ کو کہ جس نے تم کو میرا جوڑا بنایا اور مجھ کو تمہاری بیوی (بغوی) قولہ تعالیٰ کَاَنَّهُنَّ بَيْضٌ مَّكْنُوْنٌ یعنی وہ گویا انڈے ہیں محفوظ و مستور تشبیہ دی اللہ جل جلالہ نے ان کو بیض نعامہ سے کہ مکنون و مستور ہو اس کے پروں میں اور محفوظ ہو گرد و غبار سے سو رنگ اس کا سفید ہے زردی مائل اور کہا ہے کہ یہ احسن الوانِ نساء ہے کہ گوری ہو تو ملی ہو ساتھ مصفرۃ کے اور عرب عورت کو تشبیہ دیتا ہے بیضہ نعامہ سے اور بیض جمع ہے بیضہ کی۔

چوتھی آیت کَاَنَّهُنَّ الْيَاقُوْتُ وَالْمَرْجَانُ قتادہ نے کہا صفائی بدن ان کی مثل یاقوت کے ہے اور بیاض ان کی مثل مرجان کے، عمرو بن میمون سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا حور عین ستر حلے پہنے ہے اور مخ ساق اس کا اوپر سے نظر آتا ہے جیسے شراب سرخ شیشہ سپید میں نظر آتی ہے۔

پانچویں آیت وَعِنْدَهُمْ قَاصِرَاتُ الطَّرْفِ اَتْرَابٌ وَعُرُبًا اَتْرَابًا اور اتراب مستویات الاسنان ہیں یعنی جن کی عمریں برابر ہوں اور وہ سب تینتیس برس کی ہیں اور اتراب جمع ہے ترب کی مشتق ہے تراب سے۔ عرب دو لڑکے جو وقت واحد میں پیدا ہوں ان کو اتراب کہتا ہے اس لیے کہ دونوں کو ایک وقت میں تراب نے مس کیا ہے اور مجاہد سے مروی ہے کہ آپس میں محبت کرنے والیاں ہیں بغض و مغائرت نہیں رکھتیں (بغوی) اور عربا میں دو قراءتیں ہیں' حمزہ اور اسماعیل نے نافع اور ابوبکر سے بسکون راء روایت کیا ہے اور باقیوں نے بضم راء پڑھا ہے اور وہ جمع ہے عرب کی یعنی عاشق اور پیار کرنے والی ہیں اپنے شوہروں کو یا چہیتیاں کہ بے حد ہے سہاگ ان کا عکرمہ نے کہا غنج و دلال والیاں ہیں' اسامہ بن زید نے اپنے باپ سے روایت کی کہ خوش تقریر ہیں شیریں زبان۔

چھٹی آیت حُوْرٌ مَّقْصُوْرَاتٌ فِي الْخِيَامِ اور کچھ تفسیر اس کی قاصرات کے ضمن میں تیسری آیت کے ذیل میں گزری۔

ساتویں آیت فَجَعَلْنَاهُنَّ اَبْكَارًا ابکار جمع ہے بکر کی میسّب بن شریک نے کہا وہ دنیا کی بوڑھیاں ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو بخلق جدید باکرہ کر دیا ہے جب ان کے شوہر ان کے پاس آتے ہیں باکرہ پاتے ہیں اور مقاتل وغیرہ نے کہا کہ وہ حور عین ہیں کہ پیدا کیا ان کو اللہ تعالیٰ نے نہیں واقع ہوئی ان پر ولادت اور اللہ نے ان کو باکرہ کیا ہے اور انہیں درد نہیں ہوتا۔

آٹھویں آیت فِيْهِنَّ خَيْرَاتٌ حِسَانٌ حسن نے اپنے باپ سے انہوں نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ میں نے عرض کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ خبر دیجیے مجھے خیرات سے فرمایا آپ نے وہ خیرات لاخلاق ہیں اور حسان الوجوہ۔

نویں كَوَاعِبَ اَتْرَابًا بغوی نے فرمایا ہے جواری نواہد قد تکعبت ثدیہن واحد تہا کاعب یعنی وہ نوجوان نوعمر ہیں کہ اونچی ہیں چھاتیاں ان کی اور کواعب جمع ہے کاعب کی اور مراد یہ ہے کہ چھاتیاں ان کی گول ہیں اور بلند نیچے لٹکی ہوئی نہیں ہیں۔

دسویں گیارھویں عُرُبًا اَتْرَابًا اس کی شرح اوپر گزری اِنَّا اَنْشَأْنَاهُنَّ اِنْشَاءً اس میں ضمیر هُنَّ کی حوروں کی طرف راجع ہے اگرچہ اوپر اس کا ذکر نہیں اس لیے کہ اوپر اس کے مذکور ہے کہ وَفُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ اور قرینہ فرش کا دلالت کرتا ہے طرف حوروں کے اس

لیے کہ وہ محل ان کا ہے۔ اور بعض مفسرین نے کہا بھی ہے کہ فرش مرفوعہ سے مراد ازواج جنت ہیں اور رفعت سے ان کی رفعت شان مراد ہے اور بلندی قدر۔ اور عرب فرش سے کنایہ کرتا ہے عورتوں کی طرف جیسے قواریر وغیرہ سے مگر قول صائب یہی ہے کہ مراد اس سے بستر ہیں۔ قتادہ نے کہا خَلَقْنَا هُنَّ خَلْقًا جَدِيْدًا اور مراد اس سے عورتیں دنیا کی ہیں یا حوریں اس میں مفسرین کے دو قول ہیں۔

❀❀❀❀

٦۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِي صِفَةِ جِمَاعِ اَهْلِ الْجَنَّةِ

جماع اہل جنت کی صفت کے بیان میں

(٢٥٣٦) عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((يُعْطَى الْمُؤْمِنُ فِي الْجَنَّةِ قُوَّةَ كَذَا وَكَذَا مِنَ الْجِمَاعِ)) قِيلَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اَوَ يُطِيقُ ذٰلِكَ؟ قَالَ: ((يُعْطَى قُوَّةَ مِائَةٍ)).

(اسناده حسن صحيح) تخريج المشكاة: (٥٦٣٦) وابن حبان (٢٦٣٥)

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ دی جائے گی جنت میں قوت اتنی اتنی جماع کی کہا گیا یا رسول اللہ کیا طاقت رکھے گا وہ اس کی فرمایا آپ نے دی جائے گی اس کو قوت سو آدمیوں کی۔

فائدہ: اس باب میں زید بن ارقم سے بھی روایت یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے قتادہ کی روایت سے کہ وہ انس سے روایت کرتے ہوں مگر عمران قطان کی روایت سے۔

مترجم: فرمایا اللہ عزوجل نے اِنَّ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ الْيَوْمَ فِيْ شُغُلٍ فَاكِهُوْنَ۔ ابن کثیر اور نافع نے شغل بسکون غین پڑھا ہے اور باقیوں نے بضم شین وغین اور لغت میں دونوں وارد ہوئے ہیں مثل سُحْتَ اور سُحُت کے اور اختلاف کیا ہے مفسرین نے معنی شغل میں ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا مراد اس سے افتضاض جماع ابکار ہے اور وکیع بن جراح نے کہا سماع ہے۔ قلبی نے کہا مشغول ہیں وہ اہل نار سے یعنی غافل ہیں کہ ان کو یاد نہیں کرتے ہیں اور ان کی فکر میں نہیں ہیں' حسن نے کہا مشغول ہیں نعماء جنت میں غافل ہیں عذاب نار سے' ابن کیسان نے کہا' ملاقات میں ہیں بعض بعض کی' بعض نے کہا ضیافت الٰہی میں ہیں۔ (بغوی)

روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا انہوں نے کہ یا رسول اللہ ﷺ جماع کریں گے ہم جنت میں فرمایا آپ نے ہاں قسم ہے اس پروردگار کی کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے کہ جماع کریں گے اہل جنت بار بار کمال قوت سے پھر جدا ہوں گے اپنی بی بی سے وہ پاک ہوگی اور باکرہ اور روایت ہے ابو امامہ سے کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ کیا جماع کریں گے اہل جنت فرمایا آپ نے دحماً دحماً اور دہم لغت میں بمعنی نکاح و وطی واقع ہوا ہے کہ کمال انزعاج کے ساتھ ہو اور تکرار تاکید کے لیے ہے ولیکن نہ منی ہے نہ منیہ یعنی موت سے مراد یہ ہے کہ نہ انزال ہے نہ موت۔ (حاوی الارواح لابن القیم)

❀❀❀❀

۷۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي صِفَةِ أَهْلِ الْجَنَّةِ

صفت میں اہل جنت کے

(٢٥٣٧) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : ((أَوَّلُ زُمْرَةٍ تَلِجُ الْجَنَّةَ صُوْرَتُهُمْ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَا يَبْصُقُونَ وَلَا يَمْتَخِطُونَ وَلَا يَتَغَوَّطُونَ آنِيَتُهُمْ فِيهَا مِنَ الذَّهَبِ وَأَمْشَاطُهُمْ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَمَجَامِرُهُمْ مِنَ الْأُلُوَّةِ وَرَشْحُهُمُ الْمِسْكُ، وَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ زَوْجَتَانِ يُرٰى مُخُّ سُوْقِهِمَا مِنْ وَرَآءِ اللَّحْمِ مِنَ الْحُسْنِ، لَا اخْتِلَافَ بَيْنَهُمْ وَلَا تَبَاغُضَ قُلُوبُهُمْ قَلْبُ رَجُلٍ وَاحِدٍ يُسَبِّحُونَ اللهَ بُكْرَةً وَعَشِيًّا)). (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے پہلا گروہ جو داخل ہوگا جنت میں صورت ان کی چودھویں رات کے چاند کی مانند ہوگی نہ وہ تھوکیں گے اور نہ ناک سنکیں گے اور نہ پاخانہ پھریں گے برتن ان کے جنت میں سونے کے ہیں اور کنگھیاں ان کی سونے اور چاندی کی ہیں اور انگیٹھیاں ان کی عود سے ہیں اور پسینہ ان کا مسک ہے ہر ایک کو ان میں سے دو بیبیاں ہیں کہ دکھائی دیتا ہے گودا ان کی رانوں کا گوشت کے باہر سے بسبب کمال حسن کے ان لوگوں میں اختلاف نہیں ہے اور نہ عداوت ہے دل ان کے مانند ایک دل کے ہیں تسبیح کرتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کی صبح وشام۔

فائدہ : یہ حدیث صحیح ہے۔

مترجم: قولہ مجامرھم من الالوۃ مجمر بالکسر مفرد ہے مجامر اس کی جمع ہے اور معنی اس کے موضع نار ہیں یعنی انگیٹھی اور مجمر بضم میم جو چیز کہ انگیٹھی میں جلائی جائے۔

❀❀❀❀

(٢٥٣٨) عَنْ دَاوُدَ بْنِ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((لَوْ أَنَّ مَا يُقِلُّ ظُفُرٌ مِمَّا فِي الْجَنَّةِ بَدَا لَتَزَخْرَفَتْ لَهُ مَا بَيْنَ خَوَافِقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَلَوْ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ اطَّلَعَ فَبَدَا أَسَاوِرُهُ لَطَمَسَ ضَوْءَ الشَّمْسِ كَمَا تَطْمَسُ الشَّمْسُ ضَوْءَ النُّجُومِ)).

(اسناده صحيح) تخريج (المشكاة : ٥٦٣٧ـ التعليق الرغيب)

ترجمہ: روایت ہے داود بن عامر بن سعد بن ابو وقاص سے وہ روایت کرتے ہے اپنے باپ سے اور وہ روایت کرتے ہے اپنے دادا سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ایک ناخون کے برابر اگر ظاہر ہوں جنت کی چیزوں میں سے تو چمکا دیے جو کچھ آسمان وزمین کے کناروں میں ہے اور اگر ایک مرد اہل جنت سے جھانکے اور ظاہر ہوں اس کے کنگن تو مٹا دیں روشنی آفتاب کی جیسے آفتاب مٹا دیتا ہے روشنی تاروں کی۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے اس اسناد سے مگر ابن لہیعہ کی روایت سے اور روایت کی یحییٰ بن ایوب نے یہ حدیث یزید بن ابی حبیب سے اور کہا اس میں عن عمر بن سعد بن ابی وقاص عن النبی ﷺ۔

❀❀❀❀

۸۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِيْ صِفَةِ ثِيَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ

اہل جنت کے کپڑوں کی صفت کے بیان میں

(۲۵۳۹) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((اَهْلُ الْجَنَّةِ جُرْدٌ مُرْدٌ كَحْلٰى لَا يَفْنٰى شَبَابُهُمْ، وَلَا تَبْلٰى ثِيَابُهُمْ)). (اسناده حسن) تخريج المشكاة: ٥٦٣٨ و ٥٦٣٩۔ التحقيق الثاني۔ التعليق الرغيب: ٤/٢٤٥)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جنت کے لوگ جرد مرد ہیں کحلی نہیں فنا ہوگی جوانی ان کی اور نہ پرانے ہوں گے کپڑے ان کے۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے۔

مترجم: جرد وہ شخص ہے کہ اس کے بدن پر بال نہ ہوں اور مراد اس کے بغل کے بال اور زیر ناف وغیرہ کے ہیں کہ جس کا نہ ہونا موجب حسن ہے اور مرد جمع ہے امرد کی اور امرد وہ ہے کہ داڑھی مونچھ نہ رکھتا ہوں اور جوان ہو عالم شباب میں کحلی جمع ہے کحیل کی بمعنی اکحل مراد اس سے وہ شخص ہے کہ پلکیں اس کی دراز ہوں اور منبت اس کے سیاہ گویا بغیر سرمہ لگائے معلوم ہوتا ہے کہ سرمہ لگا ہوا ہے۔ (لمعات)

❀❀❀❀

(۲۵۴۰) عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ قَوْلِهٖ۔ ﴿ وَفُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ ﴾ قَالَ : ((ارْتِفَاعُهَا كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ مَسِيْرَةُ خَمْسِ مِائَةِ عَامٍ)).

(اسناده ضعيف) تخريج المشكاة: (٥٦٣٤) (اس کی سند دراج عن ابی الہیثم کی وجہ سے ضعیف ہے)

ترجمہ: روایت ہے ابو سعید رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا تفسیر میں قول الٰہی کے وفرش مرفوعة کہ بلندی ان کی فرشوں کی زمین سے آسمان تک ہے پانچ سو برس کی راہ۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر رشد بن سعد کی روایت سے اور بعض اہل علم نے تفسیر اس کی یوں کی ہے کہ مراد فرش سے درجات جنت ہیں کہ ایک درجہ سے دوسرے درجہ تک اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان و زمین میں۔

مترجم: علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ فرش مرفوعۃ علی الاسرۃ یعنی بچھونے ہیں کہ بلند پلنگوں پر بچھے ہوئے ہیں اور ایک جماعت نے مفسرین کی کہا ہے کہ ایک دوسرے پر بچھے ہوئے اس لیے مرفوع و عالی ہیں اور بعضوں نے کہا کہ مراد فرش سے عورتیں ہیں اور عرب عورت کو فرش ولباس کہتا ہے بطور استعارہ کے اور مرفوعہ سے مراد رفعت ان کے حسن و جمال کی کہ نساءِ دنیا سے ان کا درجہ بلند ہے چنانچہ آیت لاحقہ

إِنَّا أَنْشَأْنَاهُنَّ إِنْشَاءً اسی کی مؤید ہے اس لیے کہ ضمیر ہن کی عورتوں کی طرف راجع ہے اور فرش سے اگر عورتیں مراد نہ لیں تو اضمار قبل الذکر لازم آتا ہے مگر اس کے جواب میں کہا ہے کہ فرش سے اگر بستر مراد لیں تو بھی اضمار قبل الذکر لازم نہیں آتا اس لیے کہ قرینہ فرشوں کا دلالت کرتا ہے عورتوں پر اس لیے کہ وہ محل ہے ان کا پس اس قرینہ سے اضمار اس کا جائز ہوا اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے مُتَّكِئِينَ عَلَى فُرُشٍ بَطَائِنُهَا مِنْ إِسْتَبْرَقٍ اور یہ آیت دلالت کرتی ہے اوپر دو امر کے اول یہ کہ بطائن اس کے استبرق کے ہیں اور بطائن استر ہے جو اندر ہوتا ہے پھر جب بطائن استبرق سے ہے تو ظہار اس سے بھی عمدہ اور بہتر ہے اس لیے کہ ظہار سے مقصود ہوتا ہے جمال وتزئین اور مراد ہوتی ہے اس پر مباشرت اور استراحت پھر وہ خواہ مخواہ بطائن سے بہتر ہوتا ہے پس فرمایا باری تعالیٰ نے حال بطائن کا کہ بدرجہ اولیٰ معلوم ہو جائے حال ظہائر کا دوسرے یہ معلوم ہوا کہ فرش عالیہ ہیں کہ ان میں حشو اور بھرن ہے اور اس کی بھرن اور بلندی میں آثار مروی ہیں منجملہ ان کے حدیث باب جو رشدین بن سعد سے مروی ہے اور رشدین صاحب مناکیر ہے دارقطنی نے کہا وہ قوی نہیں احمد نے کہا اسے احتیاط نہیں ہر ایک سے روایت کرتا ہے مگر وہ لاباس بہ ہے رقاق میں اور کہا انہوں نے کہ امید ہے مجھے کہ وہ صالح الحدیث ہو اور یحییٰ بن معین نے کہا لیس بشی ء اور ابوزرعہ نے کہا ضعیف ہے۔

❀❀❀❀

٩۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِي صِفَةِ ثِمَارِ أَهْلِ الْجَنَّةِ

جنت کے پھلوں کے بیان میں

(٢٥٤١) عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَذَكَرَ سِدْرَةَ الْمُنْتَهٰى قَالَ: **((يَسِيرُ الرَّاكِبُ فِي ظِلِّ الْفَنَنِ مِنْهَا مِائَةَ سَنَةٍ، أَوْ يَسْتَظِلُّ بِظِلِّهَا مِائَةُ رَاكِبٍ. شَكَّ يَحْيٰى. فِيهَا فِرَاشُ الذَّهَبِ كَأَنَّ ثَمَرَهَا الْقِلَالُ))**.

(اسناده ضعيف) تخريج المشكاة: ٥٦٤٠۔ التحقيق الثاني۔ التعليق الرغيب: ٤/٢٥٦) (اس میں محمد بن اسحاق مدلس ہے)

ترجمہ: روایت ہے اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے اور ذکر کیا آپ نے سدرۃ المنتہیٰ کا اور فرمایا سوار اس کی شاخوں میں چلا جائے گا سو برس تک یا فرمایا رہیں گے اس کے سایہ میں سو سوار شک کیا اس میں یحییٰ نے اس پر پتنگے ہیں سونے کے گویا کہ پھل اس کے مٹکے ہیں بڑے بڑے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

مترجم: سدرۃ لغت میں بیری کے درخت کو کہتے ہیں منتہیٰ اسے اس لیے کہا کہ جو چیز اوپر سے اترتی ہے وہیں ٹھہر جاتی ہے اور نیچے سے جو اوپر چڑھتی ہے وہیں تک منتہیٰ ہوتی ہے اور بعضوں نے کہا کہ منتہیٰ ہوا علم خلق کا وہیں تک اور پوچھا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حال

سدرۃ المنتہیٰ کا تو کہا کعب نے وہ ایک درخت ہے اصل عرش میں حملہ عرش کے سر پر منتہیٰ ہوتا ہے علم خلائق کا اس تک کہ اس کے بعد غیب ہے کہ نہیں جانتا اس کو مگر اللہ تعالیٰ مقاتل نے کہا کہ وہ ایک درخت ہے کہ حامل ہے زیور کا اہل جنت کے لیے اور حلوں کا اور پھلوں کا جمیع الوان سے اگر ایک پتہ اس کا رکھ دیا جائے زمین پر تو روشن کر دے اہل زمین کو اور بعض مفسرین نے کہا طوبیٰ لھم وحسن مآب میں طوبیٰ سے وہی شجر پر ثمر مراد ہے۔ چنانچہ ابوامامہ اور ابوہریرہ اور ابوالدرداء رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ وہ ایک درخت ہے جنت میں کہ سایہ کر رہا ہے تمام جنتیوں کو اور عبید بن عمیر نے کہا وہ درخت ہے جنت عدن میں کہ جڑ اس کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خانہ نور کا شانہ میں ہے اور ہر گھر میں جنت کے اور غرفہ میں اس کی ایک شاخ ہے اور اللہ تعالیٰ نے کوئی رنگ اور رونق نہیں پیدا کی کہ اس میں نہ پائی جاتی ہو مگر سیاہی اور کوئی فواکہ اور ثمر نہیں پیدا کیا کہ اس میں موجود نہیں اور اس کی جڑ میں دو نہریں بہتی ہیں ایک کافور کی اور دوسری سلسبیل کی، اور مقاتل نے کہا اس کے ہر پتہ میں اتنی وسعت ہے کہ گھیر لے ایک امت کو اور ہر پتہ پر ایک فرشتہ ہے تسبیح کرتا ہے اللہ عزوجل کی بانواع تسبیح۔

اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرد نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ طوبیٰ سے کیا مراد ہے؟ فرمایا آپ نے ایک درخت ہے جنت میں کہ سایہ اس کا سو برس کی راہ تک ہے کپڑے اہل جنت کے اسی کے گابھوں سے نکلتے ہیں۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا انہوں نے کہ جنت میں ایک درخت ہے کہ راکب اس کے سایہ میں سو برس تک چلا جائے اور قطع نہ کر سکے پڑھو اگر تم چاہو وَظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ۔ سو پہنچی یہ خبر کعب کو انہوں نے فرمایا کہ سچ کہا ہے قسم ہے اس پروردگار کی جس نے توراۃ اتاری موسیٰ پر اور قرآن محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور کہا کہ اگر ایک مرد جوان تین برس کی اونٹنی پر سوار ہو کر چلے تو بڈھا ہو کر گر جائے مگر اس کی جڑ کا دورہ پورا نہ کر سکے اللہ تعالیٰ نے اس کو اپنے ہاتھ سے بویا ہے اور اپنی قدرت سے اس میں روح پھونکی ہے اور شاخیں اس کی فصیل جنت سے باہر نکلی ہوئی ہیں جنت میں کوئی نہر نہیں جو اس کی جڑ سے نہ نکلی ہو نام اس کا طوبیٰ ہے اللہ عزوجل فرماتا ہے جو چیز تجھ سے مانگیں اہل جنت اور فرمائش کریں تو شق ہو جا اور ان کو نکال دے سو نکلتے ہیں اس میں سے گھوڑے زین لگے ہوئے اور لجام بندھے ہوئے جیسا جنتی چاہتا ہے اور نکلتی ہے اس میں سے اونٹنی مع کجاوہ اور مہار کے جیسا کہ چاہے اور کپڑے جو درخواست کرے جنتی۔ (بغوی)

❀ ❀ ❀ ❀

١٠۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِيْ صِفَةِ طَيْرِ الْجَنَّةِ

طیور جنت کے بیان میں

(٢٥٤٢) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا الْكَوْثَرُ؟ قَالَ: ((ذَاكَ نَهْرٌ أَعْطَانِيْهِ اللّٰهُ يَعْنِيْ فِي الْجَنَّةِ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَأَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ فِيْهِ طَيْرٌ أَعْنَاقُهَا كَأَعْنَاقِ الْجُزُرِ)). قَالَ

عُمَرُ: اِنَّ هٰذِهٖ لَنَاعِمَةٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَكَلَتُهَا أَنْعَمُ مِنْهَا)).

(اسناده حسن صحيح) تخريج المشكاة: ٥٦٤١ـ سلسلة الاحاديث الصحيحة: ٢٥١٤)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کسی نے پوچھا رسول اللہ ﷺ سے کہ کوثر کیا چیز ہے؟ فرمایا آپ ﷺ نے وہ ایک نہر ہے کہ دی مجھے اللہ تعالیٰ نے یعنی جنت میں پانی اس کا سفید زیادہ ہے دودھ سے اور شیریں زیادہ ہے شہد سے اس میں چڑیاں ہیں کہ گردنیں ان کی اونٹوں کی سی ہیں عمر نے کہا وہ تو بڑی نعمت میں ہیں فرمایا آپ نے ان کے کھانے والے ان سے زیادہ نعمت میں ہیں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے اور محمد بن عبداللہ بن مسلم بھتیجے ہیں ابن شہاب زہری کے۔

مترجم: قولہ تعالیٰ وَلَحْمِ طَيْرٍ مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ' ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب جی چاہتا ہے جنتی کا پرندوں کے گوشت کھانے کو تو اسی وقت وہ ممثل ہو جاتا ہے اس کے سامنے جیسا چاہتا تھا اور کہتے ہیں کہ گر پڑتی ہے چڑیا برتن میں جنتی کے اور وہ کھاتا ہے جتنا چاہتا ہے اس میں سے پھر وہ زندہ ہو کر اڑ جاتی ہے۔(بغوی)

اور اللہ جل جلالہ نے ماکولات میں سے ذکر کیا آٹھ چیزوں کا جس کو ہم اجمالاً مقدمہ ابواب میں ذکر کر چکے ہیں۔اور اس مقام میں ہم تفسیر اس کی تحریر کرتے ہیں' چنانچہ پہلی چیز ان میں کی فاکہہ ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وفَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ لَا مَقْطُوْعَةٍ وَّلَا مَمْنُوْعَةٍ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ وہ منقطع اور تمام نہیں ہوتا اگر میوہ توڑا جائے اور کسی کو اس میوہ کا لینا مشکل نہیں ہوتا۔اور بعضوں نے کہا مقطوع نہیں طول زمان سے اور ممنوع نہیں بالاثمان یعنی فصل اس کی تمام نہیں ہوتی اور کچھ قیمت اس میں نہیں لگتی جیسے ثمار دنیا میں' اور وارد ہوا ہے کہ جب توڑ لیا جاتا ہے کچھ میوہ اس میں سے فوراً پیدا ہو جاتا ہے بدل اس کا دونا اس سے اور مسلم میں جابر سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کھائیں گے اہل جنت اور پئیں گے اور نہ تھوکیں گے اور نہ پاخانے جائیں گے اور نہ پیشاب کریں گے کھانا ان کا ہضم ہو جائے گا ایک ڈکار میں کہ خوشبو اس کی مثل مشک کے ہے الہام ہو گی ان کو تسبیح اور تکبیر جیسے دنیا میں دم آتا جاتا ہے۔

اور حاکم نے اپنی صحیح میں روایت کی ہے کہ آیا نبی ﷺ کے پاس ایک یہودی اور اس نے کہا اے ابا القاسم تم کہتے ہو کہ جنتی جنت میں کھاتے پیتے ہیں' اور اپنے لوگوں سے وہ یہودی کہتا تھا کہ اگر وہ اقرار کریں گے اس بات کا تو میں ان سے تقریر کروں گا یعنی آنحضرت ﷺ سے' سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے قسم ہے اس پروردگار کی کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے کہ اہل جنت کو دی جائے گی ہر ایک کو ان میں سے قوت سو مردوں کے کھانے پینے اور جماع کی سو کہا یہودی نے جو کھائے گا ہو گی اور پئے گا اس کو حاجت یعنی بول و براز کی سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے حاجت ان کی رفع ہو گی اس طرح کہ ایک پسینہ ان کا بہے گا ان کی جلدوں میں مثل مشک کے پھر پیٹ ان کا خالی ہو جائے گا۔اور لَحْمِ طَيْرٍ سو ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا آنحضرت ﷺ نے جب تو نظر کرے گا جنت کے پرندوں کی طرف اور خواہش کرے گا تو ان کی سو اسی وقت وہ گر پڑے گا تیرے آگے بھونا ہوا۔(بغوی)

اور روایت ہے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ہوگی ساری زمین قیامت کے دن ایک روٹی کہ تھپکے گا اسے جبار اپنے ہاتھ سے جیسا کہ تھپکتا ہے ایک تم میں سے اپنی روٹی سفر میں مہمان کے لیے اہل جنت کے پھر آیا مرد یہود سے اور اس نے کہا بارک الرحمٰن یا ابا القاسم کیا خبر دوں میں تم کو اہل جنت کی مہمانی کی قیامت کے دن کہا آپ نے ہاں' کہا اس نے ہو جائے گی ساری زمین ایک روٹی جیسا کہ حضرت فرما چکے تھے سو دیکھا آپ نے اصحاب کی طرف اور ہنسے یہاں تلک کہ کھل گئیں کچلیاں آپ کی پھر کہا اس یہودی نے کیا خبر دوں میں تم کو ان کے سالن کی کہ بالام ونون ہے اصحابؓ نے کہا وہ کیا ہے اس نے کہا بیل اور مچھلی کہ کھالے گا اس کے زائد کبد سے ستر ہزار آدمی (متفق علیہ)

اور سدر مخضود یعنی جس میں کانٹا نہیں گویا چن ڈالے گئے ہیں کانٹے اس کے' یہ قول ہے ابن عباس اور عکرمہ کا اور حسن نے کہا ہاتھ زخمی نہیں کرتا ابن کیسان نے کہا اس میں اذیت نہیں اور میووں پر جنت کے غلاف اور چھلکا اور اندر اس کے گٹھلی نکمی نہیں جیسا کہ دنیا کے میووں میں ہے بلکہ سب چیز ان میں ماکول و مشموم و منظور ہے اور قابل اکل اور لائق تلذذ' سعید بن جبیر نے کہا ثمار اس کے مٹکوں کے برابر ہیں بلکہ اس سے بڑے' اور ابو العالیہ اور ضحاک سے مروی ہے کہ نظر کی مسلمانوں نے ہر طرف وادی وج کی طائف میں اور پسند آئے ان کو بیر وہاں کے اور آرزو کی انہوں نے اس کے مثل کی پس اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت فِیْ سِدْرٍ مَّخْضُوْدٍ وَّ طَلْحٍ مَّنْضُوْدٍ یعنی موز اور طلح کا واحد طلح ہے اکثر مفسرین کا یہی قول ہے اور حسن نے کہا وہ موز نہیں بلکہ ایک درخت ہے کہ ظل بارد و طیب رکھتا ہے۔ فراء اور ابو عبیدہ نے کہا طلح عرب میں ایک درخت ہے بڑا کہ اس میں کانٹا ہے اور منضود کے معنی متراکم وتہ بہ تہ' مسروق نے کہا اشجار جنت سر سے لے کر جڑ تک ثمر ہیں لائق اکل اور خوشوں میں جنت کے فرمایا قطوفها دانیه یعنی میوہ اس کا سہل الوصول ہے کہ جنتی تناول کرتا ہے اسے قائماً قاعدًا مضطجعاً اور توڑ لیتا ہے جس طرح چاہتا ہے چنانچہ کہا گیا ہے کہ اصول ان کے فوقانی اور فروع نیچے لٹکے ہوئے اور پھیلے ہوئے اور اوقات طعام میں دو وقت بیان فرمائے باری تعالیٰ نے چنانچہ فرمایا و لهم رزقهم فیما بکرةً وعشیا اہل تفسیر نے کہا جنت میں رات نہیں کہ بکرہ اور عشی معلوم ہو بلکہ اہل جنت نور میں ہیں دائما ولیکن رزق ان کو دن کے دونوں کناروں کے انداز پر اور مقدار پر پہنچتا ہے جیسے متنعمین کی دنیا میں عادت تھی غرض اللہ تعالیٰ نے اس مقدار کو بکرہ وعشی فرمایا نہ یہ کہ وہاں صبح و شام ہے حقیقۃً اور بعضوں نے کہا کہ پہچان لیں گے جنتی دن کو پردوں کے اٹھ جانے سے اور رات کو پردوں کے گر جانے سے اور بعضوں نے کہا مراد اس سے رفاہیت عیش اور وسعت رزق ہے کہ جس میں تنگی نہ ہو نہ اوقات مذکور اور حسن بصری فرماتے ہیں کہ عرب اس سے افضل کوئی عیش نہیں جانتا کہ صبح و شام اطعام طعام ہو اور بکرۃً وعشی رزق پائیں پس اللہ تعالیٰ نے جنتیوں کو موصوف کیا اسی صفت کے ساتھ اور فرمایا نخل و رمان کے بیان میں فِیْهِمَا فَاكِهَةٌ وَّنَخْلٌ وَّرُمَّانٌ مفسرین نے کہا کہ نَخْلٌ وَّرُمَّان فواکہ میں داخل نہیں اس لیے عطف کیا اس کا اللہ تعالیٰ نے فاکہۃ پر اور بعضوں نے کہا ہے کہ اگرچہ یہ دونوں فواکہ میں داخل

ہیں مگر عطف ان کا فوا کہ پر تخصیص اور تفصیل کے لیے ہے جیسے عطف جبریل و میکائیل کا ملائکہ پر اس آیت میں ﴿ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِلّٰهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَرُسُلِهِ وَجِبْرِيْلَ وَمِيْكَالَ ﴾ (بغوی) اور فرمایا اللہ تعالیٰ کہ کہا جائے گا اہل جنت سے كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْئًا بِمَا اَسْلَفْتُمْ فِي الْاَيَّامِ الْخَالِيَةِ یعنی کھاؤ پیو گوارا' عوض میں ان عملوں کے کہ کیے تم نے ایام ماضیہ میں یعنی دنیا میں یہ ہے تفسیر ان آیات کی جن کا ذکر کیا تھا ہم نے مقدمۂ ابواب میں۔

❀❀❀❀

١١۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِيْ صِفَةِ خَيْلِ الْجَنَّةِ

خیل جنت کے بیان میں

(٢٥٤٣) عَنْ بُرَيْدَةَ عَنْ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! هَلْ فِي الْجَنَّةِ مِنْ خَيْلٍ؟ قَالَ : ((إِنِ اللّٰهُ **أَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ فَلَا تَشَآءُ أَنْ تُحْمَلَ فِيْهَا عَلٰى فَرَسٍ مِّنْ يَاقُوْتَةٍ حَمْرَاءَ تَطِيْرُبِكَ فِي الْجَنَّةِ حَيْثُ شِئْتَ إِلَّا فَعَلْتَ**)). قَالَ وَسَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! هَلْ فِي الْجَنَّةِ مِنْ إِبِلٍ؟ قَالَ فَلَمْ يَقُلْ لَهُ مَا قَالَ لِصَاحِبِهِ فَقَالَ: ((**إِنَّ يُدْخِلْكَ اللّٰهُ الْجَنَّةَ، يَكُنْ لَكَ فِيْهَا مَا اشْتَهَتْ نَفْسُكَ وَلَذَّتْ عَيْنُكَ**)). (اسناده ضعيف) تخريج (المشكاة: ٥٦٤٢۔ الضعيفة : ١٩٨٠) (اس میں مسعودی مختلط راوی ہے)

ترجمہ: روایت ہے بریدہ سے کہ ایک مرد نے پوچھا رسول اللہ ﷺ سے اور کہا اس نے یارسول اللہ آیا جنت میں گھوڑے ہیں فرمایا آپ ﷺ نے اگر تجھ کو داخل کیا اللہ تعالیٰ نے جنت میں تو جب چاہے گا تو سوار کیا جائے گا گھوڑے پر یاقوت سرخ کے کہ وہ تجھے لے کر اڑتا پھرے گا جنت میں جہاں تو چاہے گا۔ کہا راوی نے کہ پھر پوچھا آپ سے ایک اور مرد نے یارسول اللہ! آیا جنت میں اونٹ ہیں۔ کہا راوی نے پھر جواب نہ دیا آپ نے اس کو جیسے جواب دیا تھا اس کے صاحب کو یعنی سائل اول کو اور فرمایا اگر داخل کرے گا تجھے اللہ تعالیٰ جنت میں ہوگی تیرے لیے جو چیز کہ تیرا جی چاہے اور جس سے تیری آنکھیں لذت پائیں۔

فائدہ : روایت کی ہم سے سوید نے انہوں نے عبداللہ بن مبارک سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے علقمہ بن مرثد سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن باسط سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے اسی کے ہم معنی اور یہ روایت صحیح تر ہے حدیث مسعودی سے۔

❀❀❀❀

(٢٥٤٤) عَنْ أَبِيْ أَيُّوْبَ قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ ﷺ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنِّيْ أُحِبُّ الْخَيْلَ أَفِي الْجَنَّةِ خَيْلٌ؟ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((**إِنْ أُدْخِلْتَ الْجَنَّةَ أُتِيْتَ بِفَرَسٍ مِنْ يَاقُوْتَةٍ لَهُ جَنَاحَانِ فَحُمِلْتَ عَلَيْهِ، ثُمَّ طَارَ بِكَ حَيْثُ شِئْتَ**)).

(اسناده ضعيف) تخريج المشكاة: ٥٦٤٣۔ الضعيفة: (١٩٨٠) (اس میں ابی سورہ راوی ضعیف ہے)

ترجمہ: روایت ہے ابوایوب رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آیا نبی ﷺ کے پاس ایک اعرابی اور اس نے کہا یا رسول اللہ میں دوست رکھتا ہوں گھوڑوں کو آیا جنت میں گھوڑے ہیں؟ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اگر داخل کیا جائے تو جنت میں تو ملے گا تجھے گھوڑا یاقوت کا کہ اس کے دو بازو ہیں اور سوار کیا جائے گا تو اس پر پھر وہ تجھے لے کر اڑے گا جہاں تو چاہے۔

فائدہ : اس حدیث کی اسناد قوی نہیں اور نہیں جانتے ہم اسے ابوایوب کی روایت سے مگر اسی سند سے اور ابوسورہ بھتیجے ہیں ابوایوب کے اور ضعیف ہیں حدیث میں بہت ضعیف کہا ان کو یحییٰ بن معین نے اور سنا میں نے محمد بن اسماعیل سے کہتے تھے کہ ابوسورہ یہ منکر الحدیث ہیں روایت کرتے ہیں ایسی مناکیر ابوایوب سے کہ کوئی متابعت نہیں کرتا ان کے راویوں کی۔

❀❀❀❀

۱۲۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِي سِنِّ اَهْلِ الْجَنَّةِ

اہل جنت کی عمر کے بیان میں

(۲۰۴۵) عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((يَدْخُلُ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ جُرْدًا مُرْدًا مُكَحَّلِينَ أَبْنَاءَ ثَلَاثِينَ أَوْ ثَلَاثٍ وَثَلَاثِينَ سَنَةً)). (اسنادہ حسن) انظر الحديث (۲۰۳۹)

ترجمہ: روایت ہے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا داخل ہوں گے جنت کے لوگ بے ریش کہ بدن پر ان کے بال نہ ہوں گے اور نہ داڑھی مونچھ ہے سرمہ گوں آنکھیں ان کی بغیر سرمہ لگائے تیس یا تینتیس برس کے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور بعض اصحاب قتادہ نے روایت کی یہ مرسلاً اور اسکو مرفوع نہیں کیا۔

❀❀❀❀

۱۳۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي كَمْ صَفُّ اَهْلِ الْجَنَّةِ

اہل جنت کی صفوں کے بیان میں

(۲۰۴۶) عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((أَهْلُ الْجَنَّةِ عِشْرُونَ وَمِائَةُ صَفٍّ: ثَمَانُونَ مِنْهَا مِنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ وَأَرْبَعُونَ مِنْ سَائِرِ الْأُمَمِ)). (اسنادہ صحیح) تخریج مشکاة المصابیح (۵٦٤٤) الروض النضير (٦٠٨)

ترجمہ: روایت ہے بریدہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جنت کے لوگ ایک سو بیس صفیں ہیں اسی صفیں اس امت کی اور چالیس اور امتوں سے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے اور مروی ہوئی علقمہ بن مرثد سے انہوں نے روایت کی سلیمان بن بریدہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے

---

[1] قاموس میں ہے خیل گھوڑوں کی اس کا واحد نہیں یا واحد اس کا خائل ہے کہ اس میں اختیار ہوتا ہے یعنی تکبر۔

مرسلاً اور بعضوں نے کہا روایت ہے سلیمان بن بریدہ سے انہوں نے روایت کی اپنے باپ سے اور حدیث ابی سنان کی محارب بن دثار سے حسن ہے اور ابوسنان کا نام ضرار بن مرہ ہے اور ابوسنان شیبانی کا نام سعید بن سنان ہے اور وہ بصری ہیں اور ابوسنان شامی کا نام عیسیٰ بن سنان ہے اور وہ قسملی ہے۔

❀❀❀❀

(۲۰۴۷) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ قُبَّةٍ نَحْوًا مِّنْ أَرْبَعِينَ، فَقَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَتَرْضَوْنَ اَن تَكُوْنُوْا رُبُعَ اَهْلِ الْجَنَّةِ؟)) قَالُوْا: نَعَمْ قَالَ: ((اَتَرْضَوْنَ اَنْ تَكُوْنُوْا ثُلُثَ اَهْلِ الْجَنَّةِ؟)) قَالُوْا: نَعَمْ قَالَ: ((اَتَرْضَوْنَ اَنْ تَكُوْنُوْا شَطْرَ اَهْلِ الْجَنَّةِ؟ اِنَّ الْجَنَّةَ لَا يَدْخُلُهَا اِلَّا نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ مَا اَنْتُمْ فِي الشِّرْكِ اِلَّا كَالشَّعْرَةِ الْبَيْضَآءِ فِي جِلْدِ الثَّوْرِ الْاَسْوَدِ اَوْكَالشَّعْرَةِ السَّوْدَآءِ فِي جِلْدِ الثَّوْرِ الْاَحْمَرِ)). (اسناده صحيح) الروض النفير (۶۰۸، ۱۰۷۹) سلسلة الاحاديث الصحيحة (۸۴۹)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا تھے ہم نبی ﷺ کے ساتھ ایک خیمہ میں قریب چالیس آدمی کے سوفرمایا ہم سے رسول اللہ ﷺ نے کیا راضی ہوتم اس پر کہ ہو چوتھائی جنت والوں کی؟ کہا انہوں نے کہ ہاں فرمایا کیا راضی ہوتم کہ ہو تہائی جنت والوں کی کہا صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہ ہاں فرمایا کیا راضی ہوتم کہ ہو نصف جنت والوں کے بے شک جنت میں داخل نہ ہوگا مگر نفس مسلمان اس لیے کہ نہیں ہوتم اہل شرک کی نسبت مگر اتنے کہ جیسے ایک بال سفید ہو کالے بیل کی کھال پر یا ایک بال سیاہ ہو سرخ بیل کی کھال پر۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں عمران بن حصین اور ابوسعید خدری سے بھی روایت ہے۔

❀❀❀❀

۱۴۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِي صِفَةِ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ

ابواب جنت کے بیان میں

(۲۰۴۸) عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((بَابُ أُمَّتِي الَّذِيْ يَدْخُلُوْنَ مِنْهُ الْجَنَّةَ عَرْضُهُ مَسِيْرَةُ الرَّاكِبِ الْمُجَوَّادِ ثَلَاثًا، ثُمَّ اِنَّهُمْ لَيُضْغَطُوْنَ عَلَيْهِ حَتّٰى تَكَادُ مَنَاكِبُهُمْ تَزُوْلُ)).

ترجمہ: روایت ہے سالم بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے وہ دروازہ کہ میری امت داخل ہوگی اس سے جنت میں چوڑان اس کی برابر ہے راکب مجوّد کے سیر کی جو تین دن تک چلا جائے پھر باوجود اس کے ایسی مزاحمت ہوگی ان کو کہ قریب ہے کہ ان کے بازو اتر جائیں۔ (اسنادہ ضعیف) تخریج (المشكاة: ۵۶۴۵۔ التحقيق الثانی) (اس کی سند خالد بن ابی بکر کی وجہ سے ضعیف ہے)

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے اور پوچھی میں نے محمد سے یہ حدیث تو نہ پہچانی انہوں نے اور کہا کہ خالد بن ابی بکر کی بہت منکر روایتیں ہیں کہ سالم بن عبداللہ سے مروی ہیں۔

❀❀❀❀

۱۵۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِيْ سُوْقِ الْجَنَّةِ

بازار جنت کے بیان میں

(۲۰۴۹) عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ لَقِيَ أَبَاهُرَيْرَةَ فَقَالَ أَبُوْهُرَيْرَةَ: أَسْاَلُ اللّٰهَ أَنْ يَّجْمَعَ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ فِيْ سُوْقِ اَهْلِ الْجَنَّةِ، فَقَالَ سَعِيْدٌ أَفِيْهَاسُوْقٌ؟ قَالَ: نَعَمْ أَخْبَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((أَنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ اِذَا دَخَلُوْهَا نَزَلُوْا فِيْهَا بِفَضْلِ اَعْمَالِهِمْ، ثُمَّ يُؤْذَنُ فِيْ مِقْدَارِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ مِنْ أَيَّامِ الدُّنْيَا فَيَزُوْرُوْنَ رَبَّهُمْ وَيُبْرُزُلَهُمْ عَرْشَهُ وَيَتَبَدّٰى لَهُمْ فِيْ رَوْضَةٍ مِّنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ، فَيُوْضَعُ لَهُمْ مَنَابِرُ مِنْ نُوْرٍ وَمَنَابِرُمِنْ لُؤْلُؤٍ وَمَنَابِرُمِنْ يَاقُوْتٍ وَمَنَابِرُمِنْ زَبَرْجَدٍ وَمَنَابِرُمِنْ ذَهَبٍ وَمَنَابِرُ مِنْ فِضَّةٍ وَيَجْلِسُ أَدْنَاهُمْ وَمَافِيْهِمْ مِنْ دَنِيٍّ عَلٰى كُثْبَانِ الْمِسْكِ وَالْكَافُوْرِ وَمَا يَرَوْنَ اَنَّ اَصْحٰبَ الْكَرَاسِيِّ بِأَفْضَلَ مِنْهُمْ مَجْلِسًا)). قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ: قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! وَهَلْ نَرٰى رَبَّنَا؟ قَالَ: ((نَعَمْ، هَلْ تَتَمَآرُوْنَ مِنْ رُؤْيَةِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ؟)) قُلْنَا لَا قَالَ: ((كَذٰلِكَ لَا تَتَمَارُّوْنَ فِيْ رُؤْيَةِ رَبِّكُمْ، وَلَا يَبْقٰى فِيْ ذٰلِكَ الْمَجْلِسِ رَجُلٌ اِلَّا حَاضَرَهُ اللّٰهُ مُحَاضَرَةً حَتّٰى يَقُوْلَ لِلرَّجُلِ مِنْهُمْ يَا فُلَانُ ابْنَ فُلَانٍ! اَتَذْكُرُ يَوْمَ قُلْتَ كَذَا وَكَذَا فَيُذَكِّرُهُ بِبَعْضِ غَدَرَاتِهِ فِي الدُّنْيَا، فَيَقُوْلُ يَارَبِّ! أَفَلَمْ تَغْفِرْلِيْ؟ فَيَقُوْلُ: بَلٰى فَبِسَعَةِ مَغْفِرَتِيْ بَلَغْتَ مَنْزِلَتِكَ هٰذِهِ فَبَيْنَمَاهُمْ عَلٰى ذٰلِكَ غَشِيَتْهُمْ سَحَابَةٌ مِنْ فَوْقِهِمْ فَأَمْطَرَتْ عَلَيْهِمْ طِيْبًا لَمْ يَجِدُوْا مِثْلَ رِيْحِهٖ شَيْئًا قَطُّ، وَيَقُوْلُ رَبُّنَا قُوْمُوْا أَعْدَدْتُّ لَكُمْ مِنَ الْكَرَامَةِ فَخُذُوْا مَا اشْتَهَيْتُمْ فَنَاتِيْ سَوقًا قَدْ حَفَّتْ بِهِ الْمَلٰئِكَةُ فِيْهِ مَا لَمْ تَنْظُرِالْعُيُوْنُ اِلٰى مِثْلِهٖ وَلَمْ تَسْمَعِ الْاٰذَانُ وَلَمْ يَخْطُرْ عَلَى الْقُلُوْبِ، فَيُحْمَلُ إِلَيْنَا مَا اشْتَهَيْنَا لَيْسَ يُبَاعُ فِيْهَا وَلَا يُشْتَرٰى وَفِيْ ذٰلِكَ السُّوْقِ يَلْقٰى اَهْلُ الْجَنَّةِ بَعْضُهُمْ بَعْضًا. قَالَ فَيُقْبِلُ الرَّجُلُ ذُوالْمَنْزِلَةِ الْمُرْتَفِعَةِ فَيَلْقٰى مَنْ هُوَ دُوْنَهُ وَمَا فِيْهِمْ دَنِيٌّ فَيَرُوْعُهُ مَا يَرٰى عَلَيْهِ مِنَ اللِّبَاسِ فَمَا يَنْقَضِيْ آخِرُ حَدِيْثِهٖ حَتّٰى يَتَخَيَّلَ عَلَيْهِ مَا هُوَ أَحْسَنُ مِنْهُ وَذٰلِكَ أَنَّهُ لَا يَنْبَغِيْ لِاَحَدٍ أَنْ يَّحْزَنَ فِيْهَا، ثُمَّ نَنْصَرِفُ اِلٰى مَنَازِلِنَا فَيَتَلَقَّانَا أَزْوَاجُنَا فَيَقُلْنَ مَرْحَبًا وَاَهْلًا لَقَدْ جِئْتَ وَإِنَّ لَكَ مِنَ الْجَمَالِ أَفْضَلَ مِمَّا فَارَقْتَنَا عَلَيْهِ فَنَقُوْلُ: إِنَّا جَالَسْنَا الْيَوْمَ رَبَّنَا الْجَبَّارَ وَيَحِقُّنَا أَنْ نَنْقَلِبَ بِمِثْلِ مَا انْقَلَبْنَا)). (اسناده ضعيف) سلسلة الاحاديث

الضعيفة (١٧٢٢) تخريج مشكاة المصابيح (٥٦٤٧) اس کی سند ہشام بن عمار کی وجہ سے ضعیف ہے

ترجمہ: روایت ہے سعید بن مسیب سے کہ ملے وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سو کہا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے سوال کرتا ہوں میں اللہ تعالیٰ سے کہ جمع کر دے مجھ کو اور تم کو جنت کے بازار میں سو کہا سعید نے کیا جنت میں بازار ہے؟ کہا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ہاں خبر دی مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اہل جنت جب داخل ہوں گے جنت میں اتریں گے وہاں اپنے اعمال کے موافق پھر پکارے جائیں گے مقدار پر جمعہ کے ایام دنیا سے سو زیارت کریں گے وہ اپنے رب کی اور ظاہر ہوگا ان کو عرش اس کا اور نظر آئے گا وہ ان کو ایک باغ میں جنت کے باغوں سے اور رکھے جائیں گے ان کے لیے منبر نور کے اور منبر موتی کے اور منبر یاقوت کے اور منبر زمرد کے اور منبر سونے کے اور منبر چاندی کے اور بیٹھیں گے ادنیٰ درجہ والے اگر چہ ان میں ادنیٰ کوئی نہیں ٹیلوں پر مشک اور کافور کے اور نہ خیال کریں گے وہ لوگ کہ کرسی والے ان سے افضل جگہ بیٹھے ہیں یعنی کوئی اپنے تئیں ادنیٰ سمجھ کر محزون نہ ہوگا کہا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی میں نے یا رسول اللہ کیا دیکھیں گے ہم اپنے رب کو فرمایا آپ نے ہاں بھلا تم کچھ شک کرتے ہو سورج اور چاند کے دیکھنے میں چودھویں رات میں ہم نے عرض کی کہ نہیں فرمایا آپ نے ایسا ہی شک نہ کرو گے اپنے پروردگار کے دیکھنے میں اور باقی نہ رہے گا اس مجلس میں کوئی مرد کہ روبرو نہ ہوگا اس کے اللہ تعالیٰ بالمشافہ یہاں تک کہ فرمائے گا کسی مرد کو ان میں سے اے فلانے بیٹے فلانے کے تجھے یاد ہے جس دن تو نے ایسا ویسا کیا تھا پھر یاد دلائے گا اس کو بعض گناہ اس کے جو صادر ہوئے تھے اس سے دنیا میں، سو وہ عرض کرے گا کیا تو نے مجھے بخش نہیں دیا اے رب میرے، تب فرمائے گا اللہ تعالیٰ کیوں نہیں میری ہی وسعت مغفرت کے سبب سے تو تو اس مرتبہ کو پہنچا سو وہ اسی قیل وقال میں ہوں گے کہ ڈھانپ لے گی ان کو ایک بدلی اوپر سے اور برسے گی ان پر ایسی خوشبو کہ نہ پائی ہوگی انہوں نے اس کے برابر کوئی بو کبھی اور فرمائے گا ان سے رب ہمارا کہ اٹھو جاؤ اس کرامت کی طرف کہ تیار کی ہے میں نے واسطے تمہارے سو تم جو چاہو لو پھر آئیں گے ہم ایک بازار میں کہ گھیرے ہوئے ہوں گے اس کو فرشتے اور اس میں وہ چیزیں ہوں گی کہ نہیں دیکھیں ان کی مثل کبھی آنکھوں نے اور نہ سنی کانوں نے اور نہ خیال آیا اس کا کسی دل میں سولائی جائے گی ہمارے پاس جو چیز کہ ہم چاہیں گے کہ نہ ہوگی وہاں بیع اور نہ شراء اور اسی بازار میں ملاقات کریں گے بعض جنتی بعض سے فرمایا آپ نے پھر متوجہ ہوگا اور ملے گا ایک مرد بلند رتبہ والا اپنے کم درجہ سے اور نہیں ہے ان میں کوئی کم درجہ والا سو پسند کرے گا اور عجیب معلوم ہوگا اس کو وہ لباس جو بلند رتبہ والے پر ہے سو نہیں پوری ہوگی بات اس کی کہ ظاہر ہوگا اس کے بدن پر اس سے بہتر لباس یعنی جس کی آرزو کی تھی اور یہ ایسے ہوگا کہ شان نہیں کسی کی کہ غمگین ہو وہاں پھر لوٹیں گے ہم سب اپنے مکانوں کی طرف اور ملاقات کریں گے اپنی بیبیوں سے سو کہیں گی مرحباً واھلاً تم ہمارے پاس اس سے بہتر جمال لے کر آئے ہو کہ جس پر جدا ہوئے تھے ہم سے سو ہم کہیں گے مجالست کی ہے ہم نے آج اپنے پروردگار جبار کے ساتھ اور مستحق ہیں ہم کہ ایسا ہی جمال لے کر پھریں جیسا کہ لے کر پھرے ہیں۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے۔

مترجم: قولہ پھر پکارے جائیں گے مقدار پر جمعہ کے الخ یعنی جیسے ہر ہفتہ میں دنیا میں ایک دن جمعہ کا ہوتا ہے اسی طرح اس اندازہ اور مقدار پر وہاں ہمیشہ وہ ندا اور پکار ہوگی اگر چہ جنت میں دن اور رات نہیں اور اس میں فضیلت ہے جمعہ کی اور ترغیب وتحریض ہے اس کے ادائے حقوق کی سنن وواجبات سے اور حضور صلوٰۃ و جماعات سے وغیرہ ذالک' قولہ سوزیارت کریں گے یعنی دیکھیں گے اپنے رب کو چشم سر سے جیسا کہ مذہب ہے محدثین اور سلف اور باتیں کریں گے اس سے سنے گا ہر ایک ان میں سے کلام پاک اس تعالیٰ شانہ کا حروف اور اصوات کے ساتھ نہ جیسا کہ سمجھ رکھا ہے بعض متکلمین متقشفہ نے یا فلاسفہ قشیریہ نے۔ قولہ مگر ان میں ادنیٰ کوئی نہیں الخ، یعنی اگر چہ تفاوت درجات کا ان کے درمیان ہے مگر ادنی اس میں کوئی نہیں یعنی خسیس اور بخیل کہ مشتق ہے دناءت سے کہ بمعنی خساست کے ہیں' قولہ اور نہیں ہے کوئی ان میں کم درجہ والا یعنی خسیس نہیں۔

(۲۵۵۰) عَنْ عَلِيٍّ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَسُوْقًا مَا فِيهَا شِرَاءٌ وَلَا بَيْعٌ إِلَّا الصُّوَرَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ فَإِذَا اشْتَهَى الرَّجُلُ صُوْرَةً دَخَلَ فِيهَا)). (اسناده ضعيف) تخريج (المشكاة: ٥٦٤٦۔ سلسلة الاحاديث الضعيفة: ١٩٨٢) اس میں عبدالرحمٰن بن اسحاق ضعیف راوی ہے

ترجمہ: روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جنت میں ایک بازار ہے کہ نہیں ہے اس میں خرید اور نہ فروخت مگر اس میں تصویریں ہیں مردوں اور عورتوں کی پھر جب پسند کرے گا آدمی کسی صورت کو داخل ہو جائے گا وہ اس میں یعنی وہی صورت اس کی ہو جائے گی۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

❀❀❀❀

۱۶۔ بَابٌ: مَا جَآءَ فِي رُؤْيَةِ الرَّبِّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى

دیدار الٰہی کے بیان میں

(۲۵۵۱) عَنْ جَرِيْرِبْنِ عَبْدِاللّٰهِ الْبَجَلِيِّ قَالَ: كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَنَظَرَ إِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ فَقَالَ: ((إِنَّكُمْ سَتُعْرَضُوْنَ عَلٰى رَبِّكُمْ فَتَرَوْنَهُ كَمَا تَرَوْنَ هٰذَا الْقَمَرَ لَا تُضَامُّوْنَ فِي رُؤْيَتِهِ فَإِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ لَا تُغْلَبُوْا عَلٰى صَلٰوةٍ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَصَلَاةٍ قَبْلَ غُرُوْبِهَا فَافْعَلُوْا. ثُمَّ قَرَ ﴿ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوْبِ ﴾)). (اسناده صحيح)ظلال الجنة (٤٤٦۔ ٤٥١)

ترجمہ: روایت ہے جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ ہم بیٹھے تھے نبی ﷺ کے پاس سو نظر کی آپ نے چاند کی طرف کہ چودھویں رات کا تھا اور فرمایا پیش کیے جاؤ گے تم اپنے پروردگار پر سو دیکھو گے تم اس کو جیسا کہ دیکھتے ہو اس چاند کو اور زحمت

نہ اٹھاؤ گے تم اس کی رویت میں سو اگر ہو سکے تم سے کہ مغلوب نہ ہو تم اس نماز میں کہ قبل طلوع شمس ہے اور اس نماز میں کہ قبل غروب ہے تو کرو پھر پڑھی آپ نے یہ آیت فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوْبِ یعنی تسبیح کرتو ساتھ حمد رب اپنے کے قبل طلوع شمس اور قبل غروب کے۔

فائدہ : یہ حدیث صحیح ہے۔

مترجم: قولہ دیکھو گے تم اس کو جیسا کہ دیکھتے ہو چاند کو یہ تشبیہ ہے فقط او پر نظر آنے میں اور عدم زحمت میں اور ثابت ہے اس سے فوقیت باری تعالیٰ شانہ کی حقیقۃً اور اوپر ہونا اس خالق اکبر کا جمیع مخلوقات کے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ شانہ نے یَخَافُوْنَ رَبَّهُمْ مِنْ فَوْقِهِمْ یعنی ڈرتے ہیں فرشتے اپنے رب سے کہ اوپر ان کے ہے اور وارد ہوا حدیث اوعال میں ثم الله فوق ذلك یعنی اللہ ہے اوپر ان سب مخلوقات کے اور فرمایا اِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهٗ یعنی اس کی طرف چڑھتے ہیں کلمہ پاک اور عمل صالح کو بلند کرتا ہے اور فرمایا بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ یعنی بلکہ اٹھالیا اسے اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف یعنی عیسیٰ علیہ السلام کو اور کہا حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے زوجنيك الرحمن فوق العرش یعنی نکاح کر دیا میرا تم سے اللہ تعالیٰ نے عرش کے اوپر اور یہی ہے عقیدہ سلف صالحین کا اور ائمہ و محدثین کا اور تمامی کبرائے صالحین کا کہ وہ تعالیٰ شانہٗ بائن ہے مخلوقات سے بلند ہے موجودات سے مستقر ہے عرش عظیم الشان پر مستوی ہے بذاتہ اس پر بلند و عالی ہے اور متعالی و برتر نہ مخلوق اس کے اندر ہے نہ وہ مخلوق کے اندر اور نہیں خلاف کیا اس میں ہمارا مگر جہلائے جہمیہ اور سفہائے فلاسفہ نے خذلہم اللہ نے۔ قولہ سو اگر ہو سکے تم سے کہ مغلوب نہ ہو تم آہ یعنی اگر ہو سکے تم سے کہ مانع نہ ہو تم کو اس کے ادا سے کوئی چیز تو بجالاؤ اور ادا کرو اس کو بجمیع سنن و مستحبات و فرائض و واجبات اور مراد ان سے نماز صبح ہے اور عصر کہ ان وقتوں میں سستی اور اشغال دنیوی مانع حضوری جماعت ہوتے ہیں اور پڑھی آپ نے یہ آیت کہ اشارہ ہے اس میں انہی نمازوں کی طرف اور مراد تسبیح سے نماز ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(۲۵۵۲) عَنْ صُهَيْبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ قَوْلِهٖ ﴿ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ ﴾ قَالَ : ((اِذَا دَخَلَ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ نَادٰى مُنَادٍ اِنَّ لَكُمْ عِنْدَاللّٰهِ مَوْعِدًا، قَالُوْا اَلَمْ يُبَيِّضْ وُجُوْهَنَا وَيُنَجِّنَا مِنَ النَّارِ وَيُدْخِلْنَا الْجَنَّةَ؟ قَالُوْا: بَلٰى فَيَنْكَشِفُ الْحِجَابُ قَالَ: فَوَاللّٰهِ مَا أَعْطَاهُمْ شَيْئًا اَحَبَّ اِلَيْهِمْ مِنَ النَّظَرِ اِلَيْهِ)). (اسناده صحيح) ظلال الجنة (٤٧٢) تخريج شرح العقيده الطحاوية (١٦١)

ترجمہ: روایت ہے صہیب سے کہ نبی ﷺ نے آیۃ للذين احسنوا الحسنى وزيادة کی تفسیر میں فرمایا جب داخل ہوں گے جنت میں جنت والے پکارے گا ایک پکارنے والا کہ تمہیں اللہ تعالیٰ کے نزدیک سے ایک چیز اور ملنے والی ہے کہ جس کا وعدہ کیا گیا ہے تو وہ کہیں گے کہ کیا نہیں روشن کیا اس نے ہمارے چہروں کو اور نجات دی ہم کو یعنی عذاب نار وغیرہ سے اور

داخل کیا ہم کو جنت میں یعنی ہمیں اب کس چیز کی حاجت ہے تو جواب دیں گے پکارنے والے کہ ہاں پھر کھولا جائے گا پردہ فرمایا آپ نے پس قسم ہے اللہ تعالیٰ کی کوئی چیز ان کو پیاری نہیں اس جل شانہ کی طرف نظر کرنے سے۔

فائدہ : اس حدیث کو مسند اور مرفوع کیا حماد بن سلمہ نے اور روایت کی سلمان بن مغیرہ نے یہ حدیث ثابت بنانی سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابن ابی لیلیٰ سے قول ان کا۔

مترجم: یہ آیہ مبارکہ للذين احسنوا الحسنىٰ وزيادة یعنی جن لوگوں نے نیک عمل کیے ان کے لیے حسنیٰ یعنی جنت اور زیادہ، مراد زیادہ سے نظر کرنا ہے وجہ مبارک پر اس تعالیٰ وتبارک کے اور یہ حدیث بھی مؤید اسی معنی کی ہے اور یہی قول ہے ایک جماعت اصحاب کا کہ اسی میں ہیں ابوبکر صدیق اور حذیفہ اور ابوموسیٰ اور عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہم اور یہی قول ہے حسن اور عکرمہ اور عطا اور مقاتل اور ضحاک اور سدی رحمہ اللہ کا اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ بھی مروی ہے کہ حسنیٰ سے مراد مثل اس کا جزا سے اور زیادہ سے مراد ہے تضعیف اس کی دس گنا یا سات سو تک اور مجاہد نے کہا حسنیٰ حسنہ سے ہے اور زیادہ مغفرت اور رضوان' فقیر کہتا ہے کہ قول اول بہت صحیح اور مؤید باحادیث (بغوی) اور بیضاوی نے فرمایا حسنیٰ صفت ہے مثوبۃ کی یعنی تقدیر آیت یوں ہے للذين احسنوا المثوبة الحسنىٰ اور زیادہ سے مراد وہ زیادتی کہ جو براہ فضل جزاء سے عنایت ہو جیسا فرمایا اللہ تعالیٰ نے ويزيدهم من فضله۔

❀❀❀❀

۱۷۔ باب: منه تفسير قوله: وجوه يومئذ ناضرة

اسی سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی تفسیر کہ اس روز بہت سے چہرے تر و تازہ ہوں گے

(۲۵۵۳) عَنْ ثُوَيْرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنِ عُمَرَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ اَدْنٰى اَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً لَمَنْ يَنْظُرُ اِلٰى جِنَانِهِ وَزَوْجَاتِهِ وَنَعِيْمِهِ وَخَدَمِهِ وَسُرُرِهِ مَسِيْرَةَ اَلْفِ سَنَةٍ، وَاَكْرَمُهُمْ عَلَى اللّٰهِ مَنْ يَنْظُرُ اِلٰى وَجْهِهِ غُدْوَةً وَعَشِيَّةً، ثُمَّ قَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ﴿وَجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ﴾)). (اسناده ضعيف) سلسلة الاحاديث الضعيفة (۱۹۸۵) (اس میں ثویر بن فاختہ ضعیف راوی ہے)

ترجمہ: روایت ہے ثویر سے انہوں نے کہا کہ سنا میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جنت میں ادنیٰ درجہ والا وہ ہے کہ نظر کرے گا اپنے باغوں اور بیبیوں اور نعمتوں اور خدمت گاروں اور تختوں کی طرف کہ ہیں وہ ایک ہزار برس کی مسافت تک اور سب سے زیادہ نزدیک وہ ہوگا کہ نظر کرے گا اس اللہ تعالیٰ کے چہرے کی طرف صبح اور شام پھر پڑھی رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت وجوه یومئذ یعنی بہت سے منہ اس دن تازہ ہیں اپنے رب کی طرف نظر کرنے والے۔

فائدہ : اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث کئی سندوں سے اسرائیل سے انہوں نے روایت کی سویر سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً اور روایت کی یہ عبدالملک بن الحبر نے سویر سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے موقوفاً اور روایت کی عبیداللہ اشجعی نے سفیان سے

انہوں نے سویر سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے ابن عمر سے قول ان کا اور مرفوع نہ کیا اس کو۔ روایت کی یہ ہم سے ابو کریب محمد بن علا نے انہوں نے عبیداللہ اشجعی سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے سویر سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مانند اس کے اور مرفوع نہ کیا اس کو۔

مترجم: آیت مبارک کی تفسیر میں ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا ناضرۃ سے مراد حسنہ ہے یعنی چہرے ان کے خوبصورت ہیں مجاہد نے کہا مسرورہ ابن زید نے کہا ناعمہ' مقاتل نے کہا بیض یعلو ہا النور' سدی نے کہا مضیئہ' یمان نے کہا مسفرۃ' فراء نے کہا مشرقه بالنعم الى ربها ناظرۃ ابن عباس رضی اللہ عنہما اور اکثر مفسرین نے کہا نظر کریں گے وہ اپنے رب کی طرف عیاناً بغیر حجاب کے حسن نے کہا نظر کریں گے وہ اپنے خالق کی طرف اور کیوں نہ تازہ ہوں وہ چہرے کہ دیکھتے ہوں اپنے خالق کو (بغوی) بعد اس کے ذکر کی بغوی رحمہ اللہ نے وہی حدیث جو اوپر گزری۔

(٢٥٥٤) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((تَضَامُّوْنَ فِيْ رُؤْيَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَتُضَامُّوْنَ فِيْ رُؤْيَةِ الشَّمْسِ؟)) قَالُوْا: لَا قَالَ: ((فَإِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ الْقَمَرَ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، لَا تَضَامُّوْنَ فِيْ رُؤْيَتِهِ)). (اسناده صحيح) ظلال الجنة (٤٤٤ و ٤٥٣)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کیا مزاحمت ہوتی ہے تم کو رویت قمر میں چودھویں رات کو یا مزاحمت کی جاتی ہے تم پر رویت شمس میں عرض کی صحابہ نے کہ نہیں فرمایا بے شک دیکھو گے تم اپنے رب کو جیسا کہ دیکھتے ہو چاند چودھویں رات کا نہیں مزاحمت ہوگی اس میں تم کو کسی طرح۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے حسن ہے اور ایسا ہی روایت کیا ہے یحییٰ بن عیسیٰ اور کئی لوگوں نے اعمش سے انہوں نے ابو صالح سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور روایت کی عبداللہ بن ادریس نے اعمش سے انہوں نے ابو سعید سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور مروی ہوئی ہے یہ ابو سعید سے انہوں نے روایت کی نبی ﷺ سے کئی سندوں سے مثل اسی حدیث کے اور یہ روایت بھی صحیح ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

١٨۔ بَابُ: محاورة الرب اهل الجنة

پروردگار کا اہل جنت سے گفتگو کرنا

(٢٥٥٥) عَنْ أَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ لِأَهْلِ الْجَنَّةِ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ! فَيَقُوْلُوْنَ لَبَّيْكَ رَبَّنَا وَسَعْدَيْكَ، فَيَقُوْلُ: هَلْ رَضِيْتُمْ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: مَالَنَا نَرْضٰى وَقَدْ أَعْطَيْتَنَا مَالَمْ تُعْطِ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ فَيَقُوْلُ أَنَا أُعْطِيْكُمْ أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ؟ قَالُوْا وَأَيُّ شَيْءٍ أَفْضَلُ مِنْ ذٰلِكَ؟

قَالَ أُحِلُّ عَلَيْكُمْ رِضْوَانِي فَلَا أَسْخَطُ عَلَيْكُمْ أَبَدًا)). (اسنادہ صحیح) ق

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بے شک اللہ تعالیٰ فرمائے گا جنت والوں کو اے اہل جنت! وہ عرض کریں گے لبیک اے رب ہمارے اور سعدیک پھر فرمائے گا آیا تم راضی ہوئے سو وہ عرض کریں گے کیا ہوا ہم کو کہ راضی نہ ہوں گے اور تو نے عنایت فرمائی ہم کو ایسی چیز کہ نہیں دی کسی کو اپنی مخلوقات سے سو فرمائے گا باری تعالیٰ میں دوں گا تم کو اس سے بھی افضل وہ کہیں گے کہ وہ کیا چیز ہے جو اس سے افضل ہو فرمائے گا اللہ تعالیٰ اتارتا ہوں میں تم پر رضامندی ایسی کہ ناراض نہ ہوں گا میں تم سے کبھی۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: یعنی اللہ جل جلالہ کی ناراضی فسق وفجور اور اس کی نافرمانی سے ہوتی ہے اور مدار اس کا تکلیف شرعی پر ہے اور تکلیف کے ایام تمام ہو گئے پس رضامندی الٰہی ابدی ان کے لیے ثابت ہوئی اور نہیں ہے یہ مگر فضل اس اللہ تعالیٰ کا وَهُوَ ذو الفضل العظيم اَللّٰهُمَّ ادْخِلْنَا الْجَنَّةَ بِفَضْلِكَ وَكَرَمِكَ وَارْضِ عَنَّا بِرَحْمَتِكَ رِضَآءً اِلَّا تَسْخَطُ بَعْدَهٗ اَبَدًا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ.

❀❀❀❀

۱۹ ـ بَابٌ: مَا جَاءَ فِي تَرَائِي أَهْلِ الْجَنَّةِ فِي الْغُرَفِ

اہل جنت کا غرفوں سے دیکھنے کے بیان میں

(۲۵۵۶) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ لَيَتَرَاءَوْنَ فِي الْغُرْفَةِ كَمَا يَتَرَاءَوْنَ الْكَوْكَبَ الشَّرْقِيَّ أَوِ الْكَوْكَبَ الْغَرْبِيَّ الْغَارِبَ فِي الْأُفُقِ وَالطَّالِعَ فِي تَفَاضُلِ الدَّرَجَاتِ)) فَقَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! أُولَئِكَ النَّبِيُّوْنَ؟ قَالَ: ((بَلٰى وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! وَأَقْوَامٌ آمَنُوا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ وَصَدَّقُوا الْمُرْسَلِيْنَ)). (اسنادہ صحیح) الروض النضير: ۲/۳۶۰ـ ۳۶۱ التعلیق الرغیب: ۴/۲۵۱)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اہل جنت آپس میں ایک دوسرے کو دیکھیں گے غرفوں میں جیسے دکھائی دیتا ہے تارہ شرقی یا غربی غروب ہونے والا کنارہ آسمان میں یا طلوع کرنے والا تفاضل درجات میں۔ سو عرض کی صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہ یارسول اللہ وہ لوگ انبیاء ہیں؟ فرمایا نہیں بلکہ قسم ہے اس پروردگار کی کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے وہ ایسے لوگ ہیں کہ ایمان لائے ہیں اللہ تعالیٰ پر اور اس کے رسول پر اور تصدیق کی ہے پیغمبروں کی یعنی مومنین ہیں انبیاء نہیں۔

فائدہ: یہ حدیث صحیح ہے۔

مترجم: اس حدیث میں آپ نے تشبیہ دی تفاضل درجات کی کہ آپس میں ایسا فرق رکھتے ہیں کہ جیسے تارہ دور نظر آتا ہے اسی طرح

وہ ایک دوسرے کو نظر آتے ہیں پھر صفت کی اس تارہ کی کہ کنارۂ شرق میں ہے یا غرب میں اور قریب الغروب ہے یا قریب الطلوع تاکہ دلالت کرے کمال بعد پر اس لیے کہ دیکھنے والے کے سر پر جو تارہ ہے اس کی بہ نسبت نزدیک ہے اور دنیا میں کوئی چیز مرئیات میں اس سے بڑھ کر نہیں۔

❁❁❁❁

۲۰۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِیْ خُلُوْدِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاَهْلِ النَّارِ

اہل جنت اور اہل نار کے خلود کے بیان میں

(۲۵۵۷) عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((يَجْمَعُ اللّٰهُ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِیْ صَعِيْدٍ وَاحِدٍ، ثُمَّ يَطْلُعُ عَلَيْهِمْ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ فَيَقُوْلُ أَلَا يَتْبَعُ كُلُّ إِنْسَانٍ مَا كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ فَيُمَثَّلُ لِصَاحِبِ الصَّلِيْبِ صَلِيْبُهُ وَلِصَاحِبِ التَّصَاوِيْرِ تَصَاوِيْرُهُ، وَلِصَاحِبِ النَّارِ نَارُهُ فَيَتْبَعُوْنَ مَا كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ وَيَبْقَى الْمُسْلِمُوْنَ فَيَطْلُعُ عَلَيْهِمْ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ فَيَقُوْلُ: لَا تَتْبَعُوْنَ النَّاسَ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ، وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ، اَللّٰهُ رَبُّنَا، وَهٰذَا مَكَانُنَا حَتّٰى نَرٰى رَبَّنَا، وَهُوَ يَأْمُرُهُمْ وَيُثَبِّتُهُمْ))، قَالُوْا: وَهَلْ نَرَاهُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((وَهَلْ تُضَارُّوْنَ فِي رُؤْيَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ؟)) قَالُوْا: لَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ: فَإِنَّكُمْ لَا تُضَارُّوْنَ فِیْ رُؤْيَتِهٖ تِلْكَ السَّاعَةِ؟ ثُمَّ يَتَوَارٰى ثُمَّ يَطْلُعُ فَيُعَرِّفُهُمْ نَفْسَهٗ ثُمَّ يَقُوْلُ: اَنَا رَبُّكُمْ فَاتَّبِعُوْنِیْ، فَيَقُوْمُ الْمُسْلِمُوْنَ وَيُوْضَعُ الصِّرَاطُ فَيَمُرُّ عَلَيْهِ مِثْلَ جِيَادِ الْخَيْلِ وَالرِّكَابِ وَقَوْلُهُمْ عَلَيْهِ: سَلِّمْ سَلِّمْ وَيَبْقٰى اَهْلُ النَّارِ فَيُطْرَحُ مِنْهُمْ فِيْهَا فَوْجٌ فَيُقَالُ: هَلِ امْتَلَاْتِ فَتَقُوْلُ: ﴿ هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ ﴾ ثُمَّ يُطْرَحُ فِيْهَا فَوْجٌ فَيُقَالُ: هَلِ امْتَلَاْتِ فَتَقُوْلُ ﴿ هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ ﴾ حَتّٰى إِذَا أُوْعِبُوْا فِيْهَا وَضَعَ الرَّحْمٰنُ قَدَمَهٗ فِيْهَا وَأُزْوِیَ بَعْضُهَا إِلٰى بَعْضٍ ثُمَّ قَالَ: قَطْ قَالَتْ قَطْ قَطْ، فَإِذَا اَدْخَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَهْلَ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ وَاَهْلَ النَّارِ النَّارَ أُتِیَ بِالْمَوْتِ مُلَبَّبًا فَيُوْقَفُ عَلَى السُّوْرِ الَّذِیْ بَيْنَ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاَهْلِ النَّارِ، ثُمَّ يُقَالُ: يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ فَيَطَّلِعُوْنَ خَائِفِيْنَ، ثُمَّ يُقَالُ: يَا أَهْلَ النَّارِ! فَيَطَّلِعُوْنَ مُسْتَبْشِرِيْنَ يَرْجُوْنَ الشَّفَاعَةَ فَيُقَالُ لِأَهْلِ الْجَنَّةِ وَاَهْلِ النَّارِ هَلْ تَعْرِفُوْنَ هٰذَا؟ فَيَقُوْلُوْنَ هٰؤُلَاءِ وَهٰؤُلَاءِ: قَدْعَرَفْنَاهُ هُوَ الْمَوْتُ الَّذِیْ وُكِّلَ بِنَا، فَيُضْجَعُ فَيُذْبَحُ ذَبْحًا عَلَى السُّوْرِ، ثُمَّ يُقَالُ: يَاأَهْلَ الْجَنَّةِ! خُلُوْدٌ لَا مَوْتَ، وَيَاأَهْلَ النَّارِ خُلُوْدٌ لَامَوْتَ)).

(اسناده صحيح) تخريج شرح عقيدة الطحاوية (۵۷٦)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جمع کرے گا اللہ تعالیٰ آدمیوں کو قیامت کے دن ایک زمین پر پھر جھانکے گا ان پر رب العالمین اور فرمائے گا کیوں نہیں چلا جاتا ہے ہر انسان اپنے معبود کے ساتھ پس صورت بن کر آئے گی صاحب صلیب کے آگے صلیب اس کی اور صاحب تصویر کے آگے تصویریں اس کی اور صاحب نار کے آگے نار اس کی یعنی جسے وہ پوجتے تھے سو ساتھ ہو جائیں گے تمام لوگ جن کو پوجتے تھے اور باقی رہ جائے گے میدانِ حشر میں مسلمان سو جھانکے گا ان پر رب العالمین اور فرمائے گا تم کیوں نہیں ساتھ گئے لوگوں کے وہ عرض کریں گے نعوذ باللہ منک نعوذ باللہ منک یعنی اللہ کی پناہ تجھ سے اللہ کی پناہ تجھ سے ہمارا معبود تو اللہ ہے ہم یہیں رہیں گے یہاں تک کہ دیکھیں گے ہم اپنے رب کو اور وہ حکم کرے گا ان کو اور ثابت قدمی دے گا ان کو پھر چھپ جائے گا پھر مطلع ہو گا اور فرمائے گا تم کیوں نہ گئے آدمیوں کے ساتھ پھر وہ کہیں گے پناہ ہے اللہ کی تجھ سے پناہ ہے اللہ کی تجھ سے ہمارا معبود تو اللہ ہی ہے اور ہم یہیں رہیں گے یہاں تک کہ دیکھیں ہم اس اللہ تعالیٰ شانہ کو، انہوں نے کہا یا رسول اللہ کیا ہم اسے دیکھے گے؟ فرمایا آپ نے کیا تم پر کچھ مزاحمت ہوتی ہے چاند کے دیکھنے میں چودھویں رات کو انہوں نے عرض کی کہ نہیں یا رسول اللہ فرمایا اسی طرح تم کو کچھ مزاحمت نہ ہوگی اس کے دیکھنے میں اس وقت پھر چھپ جائے گا پھر مطلع ہو گا اور معرفت اپنی ذات کی عنایت فرمائے گا ان کو پھر فرمائے گا میں ہوں رب تمہارا سو میرے ساتھ چلو تب کھڑے ہو جائیں گے مسلمان اور رکھی جائے گی صراط یعنی پشت دوزخ پر سو گزرے گا اس پر ایک گروہ مثل عمدہ گھوڑوں کے اور ایک گروہ مثل عمدہ اونٹوں کے اور ان کا یہی کہنا ہو گا اس پر سَلِّمْ سَلِّمْ یعنی سلامت رکھ سلامت رکھ اور باقی رہ جائیں گے اہل نار، سو ڈالی جائے گی ایک فوج اس میں اور کہا جائے گا نار سے کیا تو سیر ہوگئی سو وہ کہے گی کہ اور کچھ پھر ایک فوج ڈالی جائے گی اس میں اور کہا جائے گا تو سیر ہوگئی وہ کہے گی کچھ اور ہے یہاں تک کہ جب سب ڈالے جائیں گے اس میں جب بھی وہ سیر نہ ہوگی تو رکھ دے گا اس میں رحمٰن قدم اپنا اور سمٹ جائے گا ایک ٹکڑا اس کا دوسرے پر پھر فرمائے گا یعنی رحمٰن بس ہے وہ کہے گی بس ہے بس ہے پھر جب داخل کرے گا اللہ تعالیٰ اہل جنت کو جنت میں اور اہل نار کو نار میں لائیں گے موت کو کھینچتے ہوئے سو کھڑا کریں گے اسے دیوار پر کہ اہل جنت اور اہل نار کے بیچ میں ہے اور پکارا جائے گا اے جنت والو سو وہ جھانکنے لگیں گے ڈر کر پھر پکارا جائے گا اے دوزخ والو سو وہ جھانکنے لگیں گے خوش ہو کر امید ہوگی ان کو شفاعت کی پھر کہا جائے گا اہل جنت اور اہل نار کو تم پہچانتے ہو اس کو تو کہیں گے یہ بھی اور وہ بھی کہ ہم نے خوب پہچانا ہے اسے وہ موت ہے کہ ہم پر مؤکل تھی سو لٹائی جائے گی وہ اور ذبح کر دی جائے گی اور ایک بارگی اس دیوار پر اور منادی کی جائے گی اے اہل جنت! تمہیں ہمیشہ جنت میں رہنا ہے، اور جنت میں موت نہیں، اور اے اہل دوزخ! تمہیں ہمیشہ رہنا ہے دوزخ میں اور موت نہیں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: اس حدیث میں بڑے بڑے فوائد ہیں کہ بعد شرح حدیث تحریر ہوں گے' قولہ سوجھانکے ان پر رب العالمین اور فرمائے گا تم کیوں نہ ساتھ گئے لوگوں کے الخ، اس تجلی اور اطلاع میں دو قول ہیں محدثین کے اول یہ کہ یہ جھانکنے والا ملک ہے نہ مالک الملک اور اسناد جھانکنے کا اللہ تعالیٰ کی طرف مجازاً ہے گویا مامور کے فعل کو آمر کا فعل فرمایا اب جو انہوں نے جواب دیا کہ نعوذ باللہ منک یعنی ہم پناہ مانگتے ہیں تجھ سے اس میں کچھ اشکال نہ رہا اور دوسرا قول یہ کہ فرمانے والا اور مطلع خود باری تعالیٰ ہے اور اس میں امتحان مومنین کا منظور ہے اور امتحان کے جواز میں قیامت کے دن تک کچھ اختلاف نہیں چنانچہ نووی نے کہا ہے یہ آخر امتحان مومنین کا پھر جب منظور ہوگا باری تعالیٰ کو کہ میں اپنی معرفت ان کو عنایت کردوں اس وقت پہچانیں گے اور کہیں گے کہ تو ہمارا رب ہے اور اس کے ساتھ چلیں گے' قولہ اور رکھی جائے گی صراط الخ، اس میں ثبوت ہے صراط کا اور مذہب اہل حق کا ہے اثبات اس کا اور اجماع ہے سلف کا اس کے اثبات پر اور وہ ایک پل ہے کہ رکھا جائے گا پشت دوزخ پر اور متکلمین وغیرہم نے کہا ہے کہ صراط بال سے زیادہ باریک تلوار سے زیادہ تیز ہے۔ قولہ رکھ دے گا رحمٰن اس میں قدم اپنا' اپنا قدم ایک صفت ہے باری تعالیٰ کی معلوم المعنی مجہول الکیف اس کے لفظ اور معنی پر بلا تشبیہ ایمان ہے مومنین کا اور نہیں انکار کیا ان صفتوں کا مگر چند افراخ فلاسفہ اور بعض متکلمین قشیریہ نے کہ لازم کرلی جنہوں نے اپنے نفسوں پر تقلید معتزلہ کی اور چھوڑ دی صراطِ مستقیم سنت کی اور پکڑ گئے ہادیہ جحیم بدعت میں' اعاذنا اللہ منہا۔ قولہ لائیں گے موت کو' بعض روایات میں ہے کہ موت کو بصورت دنبہ ارزق لائیں گے اور بعد تعریف مردم کے ذبح فرمائیں گے' قولہ اے اہل دوزخ تمہیں ہمیشہ رہنا ہے اس میں اثبات خلود نار کا ہے جیسا کہ خلود ہے اہل جنت کو جنت میں اور نہیں اختلاف اس میں اہل حق کا اور نہیں ثابت ہے خروج کفار و مشرکین کا نار سے ہرگز' تمام ہوئی شرح حدیث کی۔

اس حدیث میں اثبات ہے کلام الٰہی کا اور معلوم ہوتا ہے کہ وہ کلام ایسے حروف و اصوات سے مرکب ہے کہ سامعین کو مفہوم ہوتا ہے محض تخیل اور خیال نہیں جیسا کہ سمجھا ہے بعض لوگوں نے اور داخل ہیں صاحب تصاویر میں' وہ لوگ کہ تصاویر اولیاء اور انبیاء کی تعظیم بجالاتے ہیں اور آدابِ عابدانہ ان کے سامنے کرتے ہیں اور اسی طرح داخل ہیں عابدان نار میں اکثر اہل دکن جو محرم میں الاوہ کے گرد گھومتے ہیں اور طواف کرتے ہیں اور اس کی نذر و نیاز منت کرتے ہیں۔ روایت الٰہی کی تشبیہ قمر سے دینے میں اثبات ہے مرئی کے فوقیت کا اور ثابت ہے فوقیت باری تعالیٰ کی آیت متکاثرہ اور احادیث متواترۃ المعنی سے نہیں انکار کیا اس کا مگر افراخ فلاسفہ نے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(۲۵۵۸) عَنْ أَبِیْ سَعِیْدٍ یَرْفَعُهُ قَالَ : ((إِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیَامَةِ أُتِیَ بِالْمَوْتِ کَالْکَبْشِ الْأَمْلَحِ فَیُوْقَفُ بَیْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَیُذْبَحُ وَهُمْ یَنْظُرُوْنَ، فَلَوْ أَنَّ أَحَدًا مَاتَ فَرَحًا لَمَاتَ أَهْلُ الْجَنَّةِ، وَلَوْ أَنَّ اَحَدًا مَاتَ حَزَنًا لَمَاتَ أَهْلُ النَّارِ)). (اسنادہ صحیح) دون قولہ: "فلو أن اَحَدًا" ۔ سلسلة الاحادیث الضعیفة: ۲۶۶۹)

ترجمہ: روایت ہے ابو سعید سے کہ مرفوع کرتے تھے وہ اس روایت کو یعنی کہتے تھے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب ہوگا دن قیامت کا لائیں گے موت کو مانند چت کبری بھیڑ کے سوکھڑی کی جائے گی جنت اور دوزخ کے درمیان اور ذبح کی جائے گی اور وہ نظر کرتے ہوں گے سو اگر کوئی مرتا ہوتا ان دنوں خوشی سے تو مرجاتے جنت والے اور اگر کوئی مرتا ہوتا غم سے تو مرجاتے دوزخ والے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے اور مروی ہیں نبی ﷺ سے بہت سی روایتیں مثل اس کے کہ جن میں مذکور ہے دیدار الٰہی کا کہ اس طرح دیکھیں گے لوگ اپنے پروردگار کو اور مذکور ہے قدم کا اور جو مشابہ ہے ان اشیاء کے یعنی ید و وجہ و ساق و جنب و عین و سمع و بصر وغیرہ اور مذہب ائمہ اہل علم کا مثل سفیان ثوری اور مالک بن انس اور سفیان بن عیینہ اور ابن مبارک اور وکیع وغیرہم کا یہ ہے کہ روایت کیں انہوں نے یہ چیزیں اور کہا روایت کرتے ہیں ہم ان حدیثوں کو اور ایمان لاتے ہیں ہم ساتھ ان کے اور نہیں کہی جاتیں یہ صفتیں کہ کیسے ہیں اور کیونکر ہیں اور یہی مختار ہے اہل حدیث کا کہ روایت کی جائیں یہ اشیاء جس طرح کہ آئی ہیں اور اس پر ایمان رکھا جائے اور تفسیر اس کی نہ کی جائے اور وہم نہ کیا جائے اس میں اور نہ کہا جائے کہ وہ کیسے ہیں اور یہی مذہب مختار ہے اہل علم کا کہ گئے ہیں اس طرف اور مراد فیعر فھم نفسہ سے جو اوپر کی حدیث میں مذکور ہوا ہے کہ تجلی کرے گا ان پر۔

مترجم: قولہ اور روایت کرتے ہیں ہم ان حدیثوں کو اور ایمان لاتے ہیں ہم ساتھ ان کے یعنی ایمان لاتے ہیں ہم ان کے لفظ اور معنی پر اس لیے کہ یہ الفاظ معلوم المعنی ہیں کہ عرب ہمیشہ اپنی لسان میں استعمال کرتا ہے اور عوام اور خواص ہر ایک ان کے مفہوم کو بخوبی جانتا ہے اس لیے کہا ہے علماء نے کہ یہ آیات و احادیث متشابہ الکیفیت ہیں اور محکم المعنی اور فرق کیف اور معنی میں ظاہر ہے کہ اوّل ان میں سے مجہول ہے اور ثانی معلوم اور اگر دونوں مجہول ہوتے تو ایمان ان آیات و احادیث پر ممکن نہ تھا اس لیے کہ ایمان فرع ہے معرفت کی پھر معرفت اس لفظ کی کہ جو واضع نے ایک معنی کے لیے وضع کیا ہے بغیر پہچانتے معنی کے کچھ معنی نہیں رکھتے اور اگر کیف و معنی دونوں مجہول ہوتے تو اوائل سور اور آیات صفات دونوں یکساں ہو جاتے حالانکہ تصریح کی ہے علماء نے کہ ان دونوں میں بون بائن ہے چنانچہ کہا فخر الاسلام بزدوی نے اثبات الید والوجه حق عندنا لكنه معلوم باصله ومتشابه بوصفه ولا يجوز ابطال الاصال بالعجز عن درك الصفات بالكيف وانما ضلّت المعتزلة من هذالوجه فانهم رد والاصول بجهلهم بالصفات على الوجه المعقول فصاروامعطلة (كذافى الازهر شرح الفقه الاكبر) یعنی اثبات ہاتھ اور منہ کا اللہ تعالیٰ کے واسطے حق ہے نزدیک ہمارے لیکن معلوم ہے اصل اس کی اور متشابہ ہے وصف ان کا یعنی کیف ان کا اور نہیں جائز ہے باطل کرنا اصل کا بسبب عجز کے کیف صفات کی ادراک سے اور گمراہ ہو گئے معتزلہ اسی سبب سے کہ انہوں نے رد کر دیا اصول صفات کو بسبب نہ جاننے صفتوں کے علیٰ وجہ المعقول اور ہو گئے معطلہ اور ایسا ہی ذکر کیا شمس الائمہ سرخسی نے اور پھر فرمایا اهل السنة والجماعة اثبتوا ماهو الاصل المعلوم بالنص اے بالآیات القطعية والدلالاتِ اليقينية وتوفقوا فيما هو المتشابه وهوا الكيفية ولم يجوزوا والاشتغال بطلب ذلك انتہیٰ یعنی اہل سنت اور جماعت نے ثابت کیا اس اصل کو کہ معلوم ہے

ساتھ نص کے ساتھ یعنی ساتھ آیات قطعیہ کے اور دلالات یقینیہ کے اور مراد اس سے معنی معلوم ہے اور توقف کیا اس میں جو متشابہ ہے اور وہ فقط کیفیت ہے اور جائز نہ رکھا اشتغال اس کی طلب میں انتہیٰ۔

اور فرمایا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب غنیۃ الطالبین میں وَهِيَ صفة الازمة له ولا يلقيه كاليد والوجه والعين والسمع والبصر والحياة والقدرة وكونه خالقاً ورازقاً محيياً ومميتاً موصوفاً بها ولا يخرج من الكتاب والسنته فقرات الآتية والخبر ونومن بها فيها ونكل الكيفية فى الصفاتِ الىٰ علم الله انتہیٰ۔ یعنی یہ صفت یعنی استواء وغیرہ لازم ہے اس کو اور لائق ہے اس کے مانند ید و وجہ وسمع وبصر وحیاۃ وقدرت کی اور لازم ہے ایسے جیسے لازم ہے ان کا خالق و رازق ومحی وممیت ہونا موصوف ہے وہ ساتھ ان کے اور نہ نکالے جائیں کتاب وسنت سے وہ فقرے آیتوں اور حدیثوں کے اور ایمان لاتے ہیں ہم ساتھ ان کے اور سونپتے ہیں ہم کیفیت صفتوں کی اللہ پاک کے علم پر انتہیٰ' اس قول میں بھی تصریح ہے کہ مفوض بعلم الٰہی فقط کیفیت ہے نہ لفظ ومعنی پس مدار ایمان ان دونوں پر ہے اور فرمایا امام ابوعبید قاسم بن سلام معاصر امام احمد بن حنبل نے هذه احاديث صحاح حملها اهل الحديث والفقهاء بعضهم عن بعض وهى عندنا حق لا شك فيها ولا كن اذا قيل كيف يضحك قلنا لا نفسّر هذا ولا سمعنا احدا يفسّره (رواه الذهبى فى كتاب العرش باسناده) یعنی یہ احادیث صحیح ہیں روایت کیا ان کو اہل حدیث نے اور فقہاء نے بعض نے بعض سے اور وہ ہمارے نزدیک حق ہے یعنی موصوف ہونا باری تعالیٰ کا ان صفات سے کہ ان حدیثوں میں مذکور ہے، حق ہے کسی طرح کا شک نہیں اس میں، ولیکن جب کہا جائے کہ کیسے ہنستا ہے باری تعالیٰ اور کیا کیفیت ہے اس کی کہیں گے ہم تفسیر نہیں کرتے ہم اس کی اور نہیں سنی ہم نے تفسیر اس کی کسی سے کہ کوئی کرتا ہو، انتہیٰ اس قول سے معلوم ہوا کہ مراد اس تفسیر سے جو اس مقام میں منع ہے بیان کرنا کیفیت کا اور یہی مراد ہے ترمذی رحمہ اللہ کی نہ یہ کہ ترجمہ اس کا نہ کیا جائے۔ قولہ اور وہم نہ کیا جائے اس میں یعنی کیفیت اس کی جو وہم وخیال میں آئے اس سے تنزیہہ باری تعالیٰ کی ضرور ہے اور نفی ان صفات کی اس خیال سے کہ اس میں تشبیہ یا تجسیم لازم آتی ہے ہرگز نہ چاہیے جیسے کہ سمع وبصر کا اثبات بلا تشبیہ وتکیف کہا جاتا ہے اسی طرح ید و وجہ کا اثبات بلا تشبیہ وتکیف وتجسیم ضرور ہے' تعجب ہے ان لوگوں سے کہ اثبات سمع وبصر بلا تکلف کرتے ہیں اور ثبوت ید و وجہ میں تجسیم سے ڈرتے ہیں حالانکہ شارع نے ثبوت ان جمیع صفات کا برابر کیا ہے۔

❁❁❁❁

۲۱۔ بَابُ: مَا جَاءَ حُفَّتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ وَحُفَّتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ

جنت کے تکلیفوں کے ساتھ اور دوزخ کے خواہشات کے ساتھ گھیرے جانے کے بیان میں

(۲۵۵۹) عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((حُفَّتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ وَحُفَّتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ)).

(اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گھیری گئی جنت ساتھ تکلیفوں کے اور گھیری گئی دوزخ ساتھ شہوتوں کے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے۔

مترجم: یعنی جنت عبادات شاقہ اور ریاضات شرعیہ کے بجالانے سے ملتی ہے اور مصائب و بلیات میں اور زہد و طاعات میں صبر کرنا اس کی تحصیل کے لیے ضرور ہے پھر شہوات نفسانیہ اور تلذذات محرمہ جسمانیہ سے بھی دور رہنا اس کے طالب کا دستور ہے گویا ان مکارہ کے کانٹے اس کے گرداگرد لگائے گئے ہیں جیسے باغ وراغ کے گرد کانٹے لگاتے ہیں اسی طرح اتباع شہوات نفسانیہ اور انہماک تلذذات جسمانیہ موجب دخول نار ہے۔

❀❀❀❀

(۲۵۶۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ أَرْسَلَ جِبْرِيلَ إِلَى الْجَنَّةِ فَقَالَ: انْظُرْ إِلَيْهَا وَإِلَى مَا أَعْدَدْتُ لِأَهْلِهَا، فِيهَا قَالَ: فَجَاءَ مَا فَنَظَرَ إِلَيْهَا وَإِلَى مَا أَعَدَّ اللّٰهُ لِأَهْلِهَا فِيهَا قَالَ: فَرَجَعَ إِلَيْهِ قَالَ: فَوَعِزَّتِكَ لَا يَسْمَعُ بِهَا أَحَدٌ إِلَّا دَخَلَهَا، فَأَمَرَ بِهَا فَحُفَّتْ بِالْمَكَارِهِ، فَقَالَ: ارْجِعْ إِلَيْهَا فَانْظُرْ إِلَيْهَا وَإِلَى مَا أَعْدَدْتُ لِأَهْلِهَا فِيهَا قَالَ: فَرَجَعَ إِلَيْهَا فَإِذَا هِيَ قَدْ حُفَّتْ بِالْمَكَارِهِ، فَرَجَعَ إِلَيْهِ فَقَالَ: فَوَعِزَّتِكَ لَقَدْ خِفْتُ أَنْ لَا يَدْخُلَهَا أَحَدٌ. قَالَ اذْهَبْ إِلَى النَّارِ فَانْظُرْ إِلَيْهَا وَإِلَى مَا أَعْدَدْتُ لِأَهْلِهَا فِيهَا فَإِذَا هِيَ يَرْكَبُ بَعْضُهَا بَعْضًا فَرَجَعَ إِلَيْهِ، فَقَالَ: فَوَعِزَّتِكَ لَا يَسْمَعُ بِهَا أَحَدٌ فَيَدْخُلَهَا، فَأَمَرَ بِهَا فَحُفَّتْ بِالشَّهَوَاتِ، فَقَالَ: ارْجِعْ إِلَيْهَا فَرَجَعَ إِلَيْهَا فَقَالَ: فَوَعِزَّتِكَ لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ لَا يَنْجُوَ مِنْهَا أَحَدٌ إِلَّا دَخَلَهَا)). (حسن، صحيح) تخريج التنكيل: (۲/ ۱۷۷)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے جنت کو اور دوزخ کو بھیجا جبرائیل علیہ السلام کو جنت کی طرف اور فرمایا نظر کر اس کی طرف اور جو تیار کیا ہے میں نے اس کے رہنے والوں کے لیے جنت میں فرمایا آپ نے پھر آئے جبرائیل اور دیکھا اس کو اور جو تیار کیا تھا اللہ تعالیٰ نے اس کے اہل کے لیے اس میں کہا پھر لوٹ کر آئے اللہ تعالیٰ کی طرف اور عرض کی کہ قسم ہے تیری عزت کی نہ سنے گا کوئی اس کا حال مگر ہوگا اس میں پھر حکم فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ وہ گھیر دی گئی ساتھ تکلیفوں کے پھر فرمایا اللہ تعالیٰ نے پھر جا اس کی طرف اور دیکھ کیا تیار کیا ہے میں نے اس میں اس کے اہل کے لیے فرمایا آپ نے پھر گئے جبرائیل اس کی طرف اور دیکھا کہ وہ گھیری ہوئی ہے تکلیفوں سے اور لوٹ کر آئے باری تعالیٰ کی طرف اور عرض کیا کہ قسم ہے تیری عزت کی میں خوف کرتا ہوں کہ داخل نہ ہوگا اس میں کوئی یعنی ان تکلیفوں کے سبب سے جو اس کے گرد ہیں پھر فرمایا اللہ تعالیٰ نے یعنی جبرائیل کو جا طرف دوزخ کے اور نظر کر اس کی طرف اور جو تیار کیا میں نے اس کے اہل کے لیے اس میں پھر گئے وہ اس کی طرف اور دیکھا کہ چڑھا جاتا ہے ایک ٹکڑا اس کا

دوسرے پر سولوٹ کر آئے وہ باری تعالیٰ کی طرف اور عرض کی قسم ہے تیری عزت کی نہ سنے گا اس کا حال کوئی شخص کہ پھر داخل ہو اس میں سو حکم فرمایا اللہ تعالیٰ نے گھیر دی گئی وہ شہوتوں سے اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے پھر جاؤ اس کی طرف اور وہ پھر گئے اس کی طرف اور عرض کی قسم ہے تیری عزت کی کہ میں خوف کرتا ہوں کہ نہ نجات پائے گا اس سے کوئی شخص مگر یہ کہ داخل ہو جائے گا اس میں۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

٢٢۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِي اِحْتِجَاجِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ

جنت اور نار کی تکرار کے بیان میں

(٢٥٦١) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((احْتَجَّتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ فَقَالَتِ الْجَنَّةُ: يَدْخُلُنِي الضُّعَفَآءُ وَالْمَسَاكِيْنُ، وَقَالَتِ النَّارُ يَدْخُلُنِي الْجَبَّارُوْنَ وَالْمُتَكَبِّرُوْنَ، فَقَالَ لِلنَّارِ: اَنْتِ عَذَابِيْ أَنْتَقِمُ بِكِ مِمَّنْ شِئْتُ، وَقَالَ لِلْجَنَّةِ أَنْتِ رَحْمَتِيْ أَرْحَمُ بِكِ مَنْ شِئْتُ)).

(حسن صحيح) ظلال الجنة : ٥٢٨)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: تکرار ہوئی جنت اور نار میں سو کہا جنت نے داخل ہوں گے مجھ میں ضعیف اور مسکین اور کہا دوزخ نے داخل ہوں گے مجھ میں ظالم اور متکبر سو فرمایا اللہ تعالیٰ نے فیصلہ کرنے کو ان کے درمیان دوزخ سے کہ تو عذاب میرا ہے میں بدلہ لوں گا ساتھ تیرے جس سے چاہوں اور فرمایا جنت سے تو رحمت میری ہے رحم کروں گا تیرے ساتھ جس پر چاہوں۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

٢٣ بَابُ: مَا جَآءَ مَا لِأَدْنٰى أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْكَرَامَةِ

ادنیٰ جنتی کی عزت افزائی کا بیان

(٢٥٦٢) عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((أَدْنٰى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً الَّذِيْ لَهُ ثَمَانُوْنَ أَلْفَ خَادِمٍ وَاثْنَتَانِ وَسَبْعُوْنَ زَوْجَةً وَتُنْصَبُ لَهُ قُبَّةٌ مِنْ لُؤْلُؤٍ وَزَبَرْجَدٍ وَيَاقُوْتٍ كَمَا بَيْنَ الْجَابِيَةِ إِلٰى صَنْعَآءَ)). وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ مَاتَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنْ صَغِيْرٍ أَوْ كَبِيْرٍ يُرَدُّوْنَ

بَنِيْ ثَلَاثِيْنَ فِي الْجَنَّةِ لَا يَزِيْدُوْنَ عَلَيْهَا اَبَدًا، وَكَذٰلِكَ اَهْلُ النَّارِ)) وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ قَالَ: ((اِنَّ عَلَيْهِمُ التِّيْجَانَ اِنَّ اَدْنٰى لُؤْلُؤَةٍ مِنْهَا لَتُضِيْءُ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ)). (اسنادہ ضعیف)

تخریج (المشكاة: ٥٦٤٨۔ ضعيف الجامع الصغير: ٢٦٦) (اس میں رشدین بن سعد ضعیف اور دراج کی ابوالہیثم سے روایت ضعیف ہوتی ہے) ضعيف الجامع الصغير (٥٨٥٢) و (١٨٨٢)

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: ادنیٰ جنتی وہ ہے کہ جس کے اسی (۸۰) ہزار خادم ہیں اور بہتر (۷۲) بیبیاں ہیں اور لگایا جائے گا اس کے لیے ایک خیمہ موتی اور زمرد اور یاقوت سے جابیہ سے صنعاء تک اور اسی اسناد سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرمایا آپ نے جو مرتا ہے اہل جنت سے چھوٹا ہو یا بڑا یعنی دنیا میں ہو جائے گا تینتیس (۳۳) برس کا جنت میں اس پر زیادہ نہ ہوں گے کبھی بھی یعنی یہی سن رہے گا اور یہی عمر ہو گی اہل دوزخ کی اور اسی اسناد سے مروی ہے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ نے ان پر تاج ہیں کہ کم سے کم اس میں موتی ہے ایسا کہ چمک ہو گی اس سے مابین مشرق و مغرب۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر رشدین بن سعد کی روایت سے۔

❁ ❁ ❁ ❁

(٢٥٦٣) عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلْمُؤْمِنُ إِذَا اشْتَهَى الْوَلَدَ فِي الْجَنَّةِ كَانَ حَمْلُهُ وَوَضْعُهُ وَسِنُّهُ فِيْ سَاعَةٍ كَمَا يَشْتَهِيْ)). (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے مؤمن جب خواہش کرے گا ولد کی جنت میں تو حمل اور جننا اور عمر اس کی یعنی برابر جنتیوں کے ہو جائے گی ایک ساعت میں جیسا کہ وہ چاہے گا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور اختلاف کیا ہے اہل علم نے اس میں سو بعضوں نے کہا جنت میں جماع ہے اولاد نہیں ایسا ہی مروی ہے طاؤس اور مجاہد اور ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ سے اور کہا محمد نے اسحاق بن ابراہیم سے روایت میں نبی ﷺ سے کہ جب خواہش کرے گا مومن ولد کی جنت میں ہو گی ایک ساعت میں جیسا کہ وہ چاہتا ہو گا ولیکن وہ نہ چاہے گا اور آرزو نہ کرے گا ولد کی' کہا محمد نے اور مروی ہے بواسطۂ ابی رزین عقیلی کے نبی ﷺ سے کہ اہل جنت کے ولد نہ ہو گا اور ابوصدیق ناجی کا نام بکر بن عمرو ہے اور بکر بن قیس بھی انہیں کہتے ہیں۔

مترجم: ظاہراً ولد میں کچھ اختلاف نہیں اس لیے کہ جو لوگ اس کی نفی کرتے ہیں مراد ان کی یہ ہے کہ ولد معتاد نہیں جیسے دنیا میں عادت ہے کہ ولد نتیجہ جماع و نکاح ہے اور جنہوں نے اثبات ولد کیا ہے مراد ان کی یہ ہے کہ علی سبیل الشذ وذ اگر کوئی جنتی خواہش کرے تو امکان رکھتا ہے اس لیے کہ جنتیوں کی سب خواہشیں پوری کی جائیں گی اور کسی آرزو میں تاخیر و تاجیل نہ ہو گی۔

❁ ❁ ❁ ❁

٢٤۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِي كَلَامِ حُوْرِ الْعِيْنِ

حورعین کی کلام شیریں کے بیان میں

(٢٥٦٤) عَنْ عَلِيٍّ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَمُجْتَمَعًا لِلْحُوْرِ الْعِيْنِ يَرْفَعْنَ بِأَصْوَاتٍ لَمْ يَسْمَعِ الْخَلَائِقُ مِثْلَهَا [قَالَ] يَقُلْنَ: نَحْنُ الْخَالِدَاتُ فَلَا نَبِيْدُ، وَنَحْنُ النَّاعِمَاتُ فَلَا نَبْأَسُ، وَنَحْنُ الرَّاضِيَاتُ فَلَا نَسْخَطُ طُوْبٰى لِمَنْ كَانَ لَنَا وَكُنَّا لَهُ)).

(اسناده ضعيف) سلسلة الاحاديث الضعيفة: ١٩٨٢)

ترجمہ: روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جنت میں حورعین جمع ہوتی ہیں اور آواز بلند کرتی ہیں کہ خلائق نے کبھی ویسی آواز نہیں سنی۔ کہتی ہیں ہم ہمیشہ رہنے والی ہیں کبھی فنا ہونے والی نہیں اور ہم ناز ونعمت میں رہنے والی ہیں کبھی تکلیف اٹھانے والی نہیں اور ہم اپنے شوہروں سے راضی رہنے والی ہیں کبھی ناراض ہونے والی نہیں، مبارکباد ہے جو ہمارے لیے ہو اور ہم اس کے لیے ہوں۔

فائدہ: اس باب میں ابو ہریرہ اور ابو سعید اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ حدیث علی رضی اللہ عنہ کی غریب ہے۔

مترجم: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جیسے حورعین کی صورتِ ظاہری موزون اور حسین ہے ویسی ہی طبیعت بھی ان کی کمال موزون ہے اور نہایت فصاحت خیز اور بلاغت انگیز کہ تھوڑا سا کلام ان کا جو منقول ہوا عجیب قوافی اور اسجاع سے بھرا ہوا ہے اگرچہ شعر نہیں مگر وزن شاعرانہ ہے اور ان کا یہ فرمانا مجاز نہیں بلکہ محققانہ ہے ناز پروردگی اور خلود میں دعویٰ انہیں کا سچا ہے اور مبارکبادی کا مستحق ہونا انہی کے لیے اچھا ہی ہیں خالدات بے فنا اور ناعمات بے عنا۔

❀❀❀❀

(٢٥٦٥) عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ ﴿ فَهُمْ فِي رَوْضَةٍ يُحْبَرُوْنَ ﴾ [الروم : ١٥] قَالَ: السَّمَاعُ وَمَعْنَى السَّمَاعِ مِثْلَ مَا وَرَدَ فِي الْحَدِيثِ أَنَّ الْحُورَ الْعِينَ يَرْفَعْنَ بِأَصْوَاتِهِنَّ . (صحيح الإسناد مقطوعاً)

ترجمہ: یحییٰ بن ابی کثیر سے روایت ہے کہ اللہ عزوجل کے فرمان ''وہ تو جنت میں خوش وخرم کر دیے جائیں گے'' سے مراد سماع ہے اور سماع کا مطلب، جیسے حدیث میں وارد ہوا ہے کہ موٹی آنکھوں والی دوشیزائیں آواز بلند کرتی (ہوئی گنگناتی) ہیں۔

❀❀❀❀

٢٥۔ باب أحاديث في صفة الثلاثة الذين يحبهم الله

ان تین لوگوں کی صفت کے بیان میں جن سے اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے

(٢٥٦٦) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((ثَلَاثَةٌ عَلٰى كُثْبَانِ الْمِسْكِ. أُرَاهُ قَالَ. يَوْمَ الْقِيَامَةِ

يَغْبِطُهُمُ الْأَوَّلُوْنَ وَالْآخِرُوْنَ: رَجُلٌ يُنَادِى بِالصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ وَرَجُلٌ يَؤُمُّ قَوْمًا وَهُمْ بِهِ رَاضُوْنَ، وَعَبْدٌ أَدّٰى حَقَّ اللّٰهِ وَحَقَّ مَوَالِيْهِ)). (اسناده ضعيف) تخريج (المشكاة: ٦٦٦ـ نقد التاج (١٨٤ـ التعليق الرغيب: ١/ ١١٠) انظر الحديث (١٩٨٦)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے تین شخص ہیں کہ مشک کے ٹیلوں پر ہوں گے، کہا راوی نے کہ گمان کرتا ہوں میں کہ فرمایا آپ نے قیامت کے دن کہ رشک کریں گے ان پر اگلے اور پچھلے ایک وہ مرد کہ اذان دیتا ہے نماز پنجگانہ کی ہر رات اور دن میں دوسرے وہ مرد کہ امامت کرے ایک قوم کی اور وہ اس سے راضی ہوں تیسرے وہ غلام کہ ادا کرے حق اللہ تعالیٰ کا اور حق اپنے آقاؤں کا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر سفیان ثوری کی روایت سے اور ابوالیقظان کا نام عثمان بن عمیر ہے اور ان کو ابن قیس بھی کہتے ہیں۔

❀❀❀❀

(٢٥٦٧) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ يَرْفَعُهُ قَالَ: ((ثَلٰثَةٌ يُحِبُّهُمُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: رَجُلٌ قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَتْلُوْ كِتَابَ اللّٰهِ، وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ صَدَقَةً بِيَمِيْنِهِ يُخْفِيْهَا، قَالَ أُرَاهُ مِنْ شِمَالِهِ وَرَجُلٌ كَانَ فِيْ سَرِيَّةٍ فَانْهَزَمَ أَصْحَابُهُ فَاسْتَقْبَلَ الْعَدُوَّ)). (اسناده ضعيف) تخريج (المشكاة: ١٩٢١، التحقيق الثانى) (اس کی سند ابی بکر بن عیاش کی وجہ سے ضعیف ہے)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مرفوع کرتے تھے وہ اس حدیث کو یعنی فرمایا آنحضرت ﷺ نے تین شخص ہیں دوست رکھتا ہے ان کو اللہ عزوجل ایک وہ مرد کہ کھڑا ہو کر رات کو تلاوت کرتا ہے قرآن کی دوسرا وہ کہ صدقہ دیتا ہے داہنے ہاتھ سے اور چھپاتا ہے اسے کہا راوی نے گمان کرتا ہوں کہ فرمایا آپ نے بائیں ہاتھ سے تیسرے وہ مرد کہ ایک چھوٹے لشکر میں تھا اور شکست کھائی اصحاب اس کے نے اور اس نے مقابلہ کیا دشمن کا یعنی اکیلے۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے غیر محفوظ ہے اس سند سے اور صحیح وہ ہے جو روایت کی شعبہ وغیرہ نے منصور سے انہوں نے ربعی بن حراش سے انہوں نے زید بن ظبیان سے انہوں نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور ابوبکر بن عیاش کثیر الغلط ہیں۔

مترجم: سریہ ایک ٹکڑا ہے بڑے لشکر سے کہ جسے جیش کہتے ہیں انتہائی عدد اس کا چار سو تک ہے جمع اس کی سرایا ہے مسمّیٰ ہوا وہ اس نام سے اس لیے کہ وہ خلاصہ لشکر ہے اور چنا ہوا ان میں کا عرب کہتا ہے السری النفیس والسری خلاصۃ الشیء اور جو بعض اہل لغت نے کہا وہ بھیجا جاتا ہے سراً یعنی خفیۃً اس لیے اسے سریہ کہا سو یہ غلط ہے اس لیے کہ سر جو بمعنی اخفا ہے وہ مضاعف ہے اور سریہ ناقص ہے ہفت اقسام میں سے پس اشتقاق اس کا سر سے باطل ہے۔ قولہ اور چھپایا ہے اپنے بائیں ہاتھ سے مراد اس سے چھپانا اس شخص سے

ہے کہ جو بائیں طرف ہے یا مبالغہ ہے کمال اخفاء میں۔

❁ ❁ ❁ ❁

(٢٥٦٨) عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((ثَلٰثَةٌ يُحِبُّهُمُ اللّٰهُ وَثَلٰثَةٌ يُبْغِضُهُمْ، فَأَمَّا الَّذِيْنَ يُحِبُّهُمُ اللّٰهُ فَرَجُلٌ أَتٰى قَوْمًا فَسَأَلَهُمْ بِاللّٰهِ وَلَمْ يَسْأَلْهُمْ لِقَرَابَةٍ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُمْ فَمَنَعُوْهُ فَتَخَلَّفَ رَجُلٌ بِأَعْقَابِهِمْ فَأَعْطَاهُ سِرًّا لَا يَعْلَمُ بِعَطِيَّتِهِ إِلَّا اللّٰهُ، وَالَّذِيْ أَعْطَاهُ. وَقَوْمٌ سَارُوْا لَيْلَتَهُمْ حَتّٰى إِذَا كَانَ النَّوْمُ أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِمَّا يُعْدَلُ بِهٖ فَوَضَعُوْا رُءُوْسَهُمْ قَامَ رَجُلٌ يَتَمَلَّقُنِيْ وَيَتْلُوْا آيَاتِيْ وَرَجُلٌ كَانَ فِيْ سَرِيَّةٍ فَلَقِيَ الْعَدُوَّ فَهُزِمُوْا فَأَقْبَلَ بِصَدْرِهٖ حَتّٰى يُقْتَلَ أَوْ يُفْتَحَ لَهٗ، وَالثَّلَاثَةُ الَّذِيْنَ يُبْغِضُهُمُ اللّٰهِ: الشَّيْخُ الزَّانِيْ، وَالْفَقِيْرُ الْمُخْتَالُ، وَالْغَنِيُّ الظَّلُوْمُ)). (اسناده ضعيف) تخريج المشكاة: (١٩٢٢)

ترجمہ: روایت ہے ابوذر سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا تین شخص ہیں کہ دوست رکھتا ہے ان کو اللہ عزوجل اور تین شخص ہیں کہ دشمن رکھتا ہے ان کو اللہ عزوجل سو جن لوگوں کو دوست رکھتا ہے ان میں پہلا وہ مرد ہے کہ ایک سائل آیا کسی قوم کے پاس اور سوال کیا بواسطہ اللہ تعالیٰ کے اور نہیں سوال کیا بواسطہ کسی قرابت کے جو اس کے اور قوم کے بیچ میں ہو سو نہ دیا قوم نے اسے کچھ پس پیچھے پھرا ایک شخص ان میں سے اور دیا اس نے سائل کو ایسا چھپا کر کہ نہ جانا اس کے عطیہ کو مگر اللہ تعالیٰ نے یا اس نے کہ جس کو دیا اور دوسرا وہ شخص کہ ایک قوم میں ہے اور چلی وہ قوم رات کو یہاں تک کہ جب نیند ان کو پیاری ہوئی ان چیزوں سے جو نیند کے برابر ہیں اور رکھے انہوں نے سر اپنے کھڑا ہوا وہ شخص اور عاجزی اور چاپلوسی کرنے لگا میری اور پڑھنے لگا میری آیتیں اور تیسرا وہ مرد کہ لشکر میں تھا اور مقابلہ ہوا دشمن سے اور شکست کھائی لشکر نے سو وہ سینہ سپر ہو کر دشمن کے مقابلہ میں گیا کہ قتل کیا جائے یا کہ فتح ہو اس کے ہاتھ پر۔ اور وہ تین شخص جن کو دشمن رکھتا ہے اللہ تعالیٰ پہلا بوڑھا زانی' دوسرا فقیر متکبر اترانے والا تیسرا غنی ظالم۔

فائدہ: روایت کی ہم سے محمود غیلان نے انہوں نے نضر بن شمیل سے انہوں نے شعبہ سے مانند اس کی' یہ حدیث صحیح ہے اور ایسی ہی روایت کی شیبان نے منصور سے مانند اس کے اور صحیح تر ہے ابوبکر بن عیاش کی روایت سے۔

مترجم: مؤلف رحمہ اللہ نے اگرچہ چند احادیث متفرقہ اس باب میں ذکر کیں مگر منعقد کیا تھا اس باب کو انہار جنت کے بیان میں اور انہار منجملہ مشروبات ہیں پس تفصیل مشروبات کی حسب اجمال مقدمہ سابق مذکور ہوتی ہے قولہ تعالیٰ تجری من تحتها الانهار یعنی بہتی ہیں نیچے ان باغوں کے نہریں' ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ انہار جنت بہتی ہیں جبال مسک کے نیچے سے اور انہار جمع ہے نہر کی اور وہ مجری واسع ہے جدول سے زیادہ اور بحر سے کم مانند نیل اور فرات کے اور مراد جریان انہار سے جریان ان کے پانیوں کا ہے اور اسناد جریان کا انہار کی طرف مجازاً ہے۔ مسروق سے مروی ہے کہ وہ بغیر اخدود کے بہتی ہیں یعنی پانی ان کا زمین سے اونچا بہتا ہے نہ گڑھے کے اندر۔ اور بیضاوی نے فرمایا ہے تجری من تحت اشجارها یعنی مضاف اس جگہ

محذوف ہے۔ مراد یہ ہے کہ بہتی ہیں نہریں جنات کے درختوں کے نیچے سے۔ یا تقدیر عبارت یہ ہے کہ من تحت اھلھا یعنی بہتی ہیں نہریں جنت والوں کے حکم پر جیسے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ناقلاً عن فرعون هذه الانهار تجری من تحتی اے بامری اور نہر اصل لغت میں وسعت اور ضیاء کو کہتے ہیں چنانچہ نہار اسی سے مشتق ہے اسی لیے نہر کو نہر بسبب کمال وسعت اور صفائی آپ کے۔ قولہ تعالیٰ فیھا انھار من ماء غیر آسن یعنی اس میں نہریں ہیں پانی سے جو بگڑا اور سڑا نہیں لفظ آسن بعضوں نے بمد اور بعضوں نے بقصر پڑھا ہے' مصدر اس کا آسون ہے اور اسون اور اجون دونوں بمنزلہ تغیر وارد ہوئے ہیں' آسن یعنی آجن مراد اس سے متغیر اللون منتن الریح ہے۔

قولہ تعالیٰ وأنھار من لبن لم یتغیر طعمه، یعنی نہریں ہیں دودھ کی کہ نہیں بدلا مزہ ان کا یعنی محفوظ ہے وہ پھٹ جانے سے اور دہی ہو جانے سے اور مٹھا بن جانے سے۔ قولہ تعالیٰ وانھار من خمر لذة للشاربین یعنی اور نہریں ہیں شراب سے کہ لذت ہے پینے والوں کے لیے انتہیٰ۔ اور لذت اگرچہ مصدر ہے مگر محمول کیا اس کو کمال مبالغہ کے واسطے اور بیان فرمایا کہ کمال تبائن اس کا خمور دنیا سے اس لیے کہ خمور دنیا کراہت غائلہ اور ریح متننہ رکھتی ہیں بدمزہ بدبودار ہوتی ہیں اور اگر اس کو مقصود نہ ہو تو کبھی کوئی اس کا استعمال نہ کرے بخلاف خمر جنت کے کہ کمال لذت اور خوش مزگی سے ممتاز ہیں اور سکر اور خمار سے بے نیاز اور لفظ لذت کو بعضوں نے مرفوع پڑھا ہے اس لیے کہ صفت ہے انہار کی اور بعضوں نے منصوب اس لیے کہ علت ہے جیسے ضربۃ تادیباً' قولہ وانھار من عسل مصفی' یعنی اور نہریں ہیں عسل مصفی سے کہ صاف اور پاک ہے موم سے اور فضلات نحل وغیرہ سے اور محفوظ ہے گرد و غبار سے اور مصئون ہے خس و خار سے نہیں ڈالا اس میں کسی نے ہاتھ اپنا اور نہیں ماکول و مشروب ہوا کسی آکل و شارب کا اور ان چیزوں کو بضمن انہار بیان فرمایا کہ دلالت ہو کمال ضیاء اور صفا پر اور دلیل ہو اس کی وفور و تکاثر کی اس لیے کہ جریان موجب صفا و نور ہے جیسے مستلزم تکاثر و وفور۔ قولہ تعالیٰ یفجرونھا تفجیرا بہاتے ہیں اس کو جیسا حق ہے بہانے کا۔ بغوی رحمہ اللہ نے فرمایا کھینچ لے جاتے ہیں ان کو جہاں چاہتے ہیں اور اپنے منازل اور قصور میں یعنی وہ نہریں جنتیوں کے اختیار میں ہیں جیسے کہ ناقہ مہار دار قائد کے اختیار میں ہے۔ قولہ تعالیٰ فیھا عین جاریة یعنی اس میں نہر ہے بہنے والی یعنی ہمیشہ بہتی ہے کہ منقطع نہیں ہوتا جریان اس کا' قولہ تعالیٰ وماء مسکوب یعنی مصبوب یعنی پانی بہایا گیا کہ بہتا ہے دائما یعنی بغیر اخدود کے موقوف نہیں ہوتا بہنا اس کا گویا بطور چادر کے اوپر سے گر رہا ہے نہیں ٹوٹتا سلسلہ اس کا' قولہ تعالیٰ عیناً فیھا تسمیٰ سلسبیلا یعنی ایک نہر ہے اس میں کہ نام ہے اس کا سلسبیل قتادہ نے فرمایا کہ وہ سلسلہ ہے کہ مطیع و منقاد جنتیوں کے پھیرتے ہیں اسے جس طرف چاہتے ہیں مجاہد نے کہا حدیدة! البحریة یعنی تیز بہنے والی' ابوالعالیہ اور مقاتل بن حیان نے کہا سلسبیل اسے اس لیے کہا کہ سیلان ہوتا ہے اس کا راستوں میں جنتیوں کے اور ان کے مکانوں میں یعنی مثل سیل کے بہتے ہیں یعنی نہایت زور سے منبع اس کا اصل عرش ہے جنت عدن میں بہتی ہیں اہل جنان کی طرف اور مشروب ہے وہ اہل جنت کی برودت اس کی کافور کی ہے اور مزہ زنجبیل کا اور بو مسک کی زجاج نے کہا وہ موسوم بہ سلسبیل اس لیے ہوئی کہ پانی اس کا غایت سلاست میں ہے کہ نہیں ٹوٹتا سلسلہ اس کا حلق میں اترنے کے وقت یعنی بکمال آسانی بغایت خوشگواری گلو میں

اتر تا ہے اور تسمیٰ بمعنی توصف ہے اس لیے کہ اکثر علماء قائل ہیں کہ سلسبیل صفت ہے اسم نہیں (بغوی) قولہ تعالیٰ و مزاجه من تسنیم اور ملونی اس کی تسنیم سے ہے انتہیٰ اور تسنیم بینام سے مشتق ہے اسی سے سنام بعیر یعنی کوہان اونٹ کا کہ اس کے اعضاء میں سب سے بلند ہے اس لیے بعضے مفسرین نے کہا کہ وہ ایک نہر ہے کہ ہوا میں بہتی ہے بلند اور جنتیوں کے غرفوں اور منازل میں انصباب اس کا ہوتا ہے حسب خواہش ان کے اور اسی طرح اوانی اور ظروف ہیں اہل جنت کے علی قدر ملئہا پانی اس کا اتر تا ہے پھر جب وہ بھر جاتے ہیں ٹھہر جاتا ہے۔

یہ مضمون ہے قتادہ کے قول کا اور ضحاک نے کہا وہ ایک اشرف شراب ہے' ابن مسعود اور ابن عباس نے کہا وہ خالص مقربین کے لیے ہے کہ وہ اس کو بغیر ملونی کے پیتے ہیں اور سائر اہل جنت اسے مثل گلاب اور کیوڑے کے اور مشروبات میں ملا کر استعمال کرتے ہیں۔ قولہ تعالیٰ و کاس من معین یعنی پیالہ شراب جاری سے کہ جس کی نہریں بہتی ہیں اور وہ دنان میں دھرا ہوا نہیں کہ کیڑے پڑیں اور بہ تمدد زماں سڑیں اور پینے والوں کو اس سے بدبو آئے اور طبیعت متنفر ہو جائے بلکہ بسبب جریان کے کمال صفائی اور نظافت اس میں ہے اور شارب اس کا صداع' خمار' غول اور سکر و نزف سے مبرا ہے اور غفلت اور غلیان اور بے ہوشی اور ہذیان سے معرا۔ قولہ تعالیٰ یشربون من کاس کان مزاجها کافوراً اور مہر لگائی جائے گی اس میں مسک کی' عکرمہ نے کہا مزاج سے اس کا مزہ مراد ہے اہل معانی نے کہا کہ بیاض اس کی مثل کافور کے ہے اور طیب ریح اور برودت اس لیے کہ کافور منجملہ مشروبات نہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا حتیٰ اذا جعله ناراً یعنی کنار یہ مضمون ہے مقاتل کے قول کا اور مجاہد نے کہا خوشبو اس میں کافور کی ملائے جائے گی۔ ابن کیسان نے کہا مطیب کیا ہے اس کو کافور و مسک و زنجبیل سے' عطاء اور کلبی نے کہا کافور نام ہے ایک چشمہ آب کا جنت میں (بغوی)

قولہ تعالیٰ ویسقون فیها کاساً کان مزاجها زنجبیلا یعنی پلایا جائے گا ان کو وہ پیالہ کہ مزاج اس کا زنجبیل ہے اور زنجبیل مہیج ہے طبائع کی طرف جماع کے وقت اور حرارت پیدا کرتی ہے اور نعوظ لاتی ہے اور گرم کرتی ہے امزجہ باردہ کو اور انزعاج اور ہیجان زیادہ کرتی ہے اور شوق اور طرب لاتی ہے اور عرب اس کو اپنے خوشبوؤں اور قہووں میں استعمال کرتے ہیں۔ سو وعدہ کیا رازق حقیقی نے کہ پلائی جائے گی وہ جنت میں۔ مقاتل نے کہا وہ زنجبیل دنیا سے مشابہ نہیں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جو کچھ کہ اللہ تعالیٰ نے ذکر کیا ہے قرآن میں جنت کی چیزوں کا اور نام لیا ہے اس کا اس کی مثل دنیا میں کوئی شی نہیں اور بعضوں نے کہا وہ ایک نہر ہے جنت میں کہ پایا جاتا ہے اس میں مزہ زنجبیل کا، قتادہ نے کہا کہ مقربین اس کو بغیر ملونی کے صرفاً استعمال کریں گے اور سائر اہل جنت بطور ملونی کے جیسا کہ ذکر کیا ہم نے تسنیم میں۔

قولہ تعالیٰ وَسَقَاهُمْ رَبُّهُمْ شَرَاباً طَهُوْرًا۔ یعنی پلایا ان کو رب نے شراب طہور یعنی پاک وصاف و مطہر کہ اپنے شارب تک کہ اخلاقِ رویہ اور عاداتِ قبیحہ سے پاک کر دے اور قلب و روح میں ایک طہارتِ ابدی اور نظافتِ سرمدی بخشے اور طبائع میں نشہ محبت الٰہی اور مودتِ لامتناہی پیدا کرے۔ دماغ میں علو اور طبیعت میں لینت اور حسن خو کا سبب ہو' بدن میں جا کر مولد نجاست و اقذار نہ ہو بلکہ موجد قویٰ و انوار ہو' مفسرین نے کہا ہے کہ متدنس نہیں کیا اس کو ایدی اور ارجل نے مثل خمر دنیا کی۔ ابوقلابہ اور ابراہیم نے کہا

ہے کہ بطن میں جا کر بول نجس نہیں ہوتا بلکہ پسینہ ہو جاتا ہے کہ خوشبو اس کی مثل مسک کے ہے اور عادت اہل جنت کی یہ ہے کہ پہلے وہ طعام تناول فرماتے ہیں اور جب اس سے فارغ ہوتے ہیں شراب طہور پلائے جاتے ہیں کہ بطون ان کے پاکیزہ ہو جاتے ہیں اور وہ کھانا ایک پسینہ خوشبودار ہو کر ان کے جلود سے بہہ جاتا ہے اور پیٹ ان کا لگ جاتا ہے اور شہوت عود کرتی ہے۔ مقاتل نے کہا وہ ایک نہر ہے باب جنت پر جس نے اس میں سے پیا اللہ تعالیٰ نے اس کے دل سے بغض و حسد اور غل و غش نکال لیا۔ قولہ تعالیٰ يُسْقَوْنَ مِنْ رَّحِيْقٍ مَّخْتُوْمٍ خِتَامُهٗ مِسْكٌ یعنی پلائے جائیں گے شراب صاف کہ اس پر مہر ہے مسک کی انتہیٰ' رحیق خمر صافی طیب ہے۔ مقاتل نے کہا خمر بیضاء یعنی سفید' مختوم یعنی مہر لگایا ہوا ہے تا کہ کسی کا ہاتھ اس میں نہ لگے اور تصرف غیر سے بالکل محفوظ رہے جیسے کہ سلاطین اور امراء کی توروں اور صراحیوں پر ان کے داروغہ معتبر مہر لگاتے ہیں کہ وہ ان کے سامنے کھولی جاتی ہے۔ مجاہد نے کہا کہ مختوم سے مراد مطیّن ہے ختام یعنی طین کہ جس پر مہر لگائی جائے گی مسک سے یہ مراد ہے کہ اخیر میں اس کے مزہ مسک کا آجاتا ہے یعنی ختام سے ختم اس کا مراد ہے۔ قتادہ نے کہا اس میں کافور ملا کر مسک کی مہر لگا دیتے ہیں اور قرأت عامہ ختامہ ہے بہ تقدیم تاء اور کسائی نے خاتمہ پڑھا ہے بہ تقدیم الف اور یہی قرأت ہے علی اور علقمہ کی اور معنی ان دونوں کے ایک ہیں جیسے عرب کہتا ہے فلان کریم الطابع والطبائع اور خاتم اور ختام آخر ہر شی کا۔ یہ ہے تفسیر ان آیتوں کی کہ ذکر کی تھی ہم نے مقدمۃ ابواب میں بحمد اللہ والمنۃ کہ تمام ہوا بیان جنت کا۔ اللہ تعالیٰ مؤلف کتاب کے ساتھ بجمیع احباب اس فقیر کو جنت میں پہنچائے اور عذاب دوزخ سے بچائے اور سائر مومنین و مسلمین کو اس نعمت ابدیت سے سرفراز فرمائے۔ آمین یارب العالمین۔

❀❀❀❀

۲۶۔ باب حدیث یوشك الفرات یحسر، عن کنز من ذھب

حدیث کہ قریب ہے کہ فرات سونے کا خزانہ کھولے گا

(۲۵۶۹) عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((یُوْشِكُ الْفُرَاتُ یَحْسِرُ عَنْ كَنْزٍ مِنَ الذَّهَبِ، فَمَنْ حَضَرَهٗ فَلَا یَأْخُذْ مِنْهُ شَیْئًا)). [اسناده صحیح]

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے قریب ہے کہ کھولے گا فرات ایک خزانہ سونے کا پھر جو حاضر ہو اس پر نہ لے اس میں سے کچھ۔

فائدہ: یہ حدیث صحیح ہے روایت کی ہم سے ابو سعید اشج نے انہوں نے عقبہ بن خالد سے انہوں نے عبید اللہ بن عمر سے انہوں نے ابی الزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مثل اس کے مگر یہ کہ انہوں نے اپنی روایت میں کہا یحسر عن جبل من ذھب یعنی کھول دے گا فرات ایک پہاڑ سونے کا یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۲۵۷۰) عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ مِثْلَهٗ ، إِلَّا أَنَّهٗ قَالَ : ((یَحْسِرُ عَنْ جَبَلٍ مِنْ ذَهَبٍ)) . [اسناده صحیح]

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مثل اس کے مگر یہ کہ انہوں نے اپنی روایت میں کہا: کھول دے گا فرات ایک پہاڑ سونے کا۔

٢٧۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِيْ صِفَةِ أَنْهَارِ الْجَنَّةِ

انہار جنت کے بیان میں

(٢٥٧١) عَنْ مُعَاوِيَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ فِي الْجَنَّةِ بَحْرَ الْمَاءِ وَبَحْرَ الْعَسَلِ، وَبَحْرَ اللَّبَنِ، وَبَحْرَ الْخَمْرِ، ثُمَّ تُشَقَّقُ الْأَنْهَارُ بَعْدُ)). [اسناده صحيح] تخريج مشكاة المصابيح (٥٦٥٠)

ترجمہ: روایت ہے معاویہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جنت میں دریا ہے پانی کا اور دریا ہے شہد کا اور دریا ہے دودھ کا اور دریا ہے شراب کا پھر نکل رہی ہیں نہریں اس کے بعد، یا نکلیں گی جب جنتی جنت میں داخل ہوں گے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور حکیم بن معاویہ وہ والد ہیں بہز کے۔

مترجم: یعنی تو یہ بمنزلہ دریا کے چاروں بھری ہیں جب جنتی جنت میں جائیں گے بہتی نہریں پائیں گے کہ ہر ایک کے گھر میں ایک نہر ہوگی۔

❀❀❀❀

(٢٥٧٢) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ سَأَلَ اللّٰهَ الْجَنَّةَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَتِ الْجَنَّةُ: اللّٰهُمَّ أَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَمَنِ اسْتَجَارَ مِنَ النَّارِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، قَالَتِ النَّارُ: اللّٰهُمَّ أَجِرْهُ مِنَ النَّارِ)).

[اسناده صحيح] تخريج مشكاة المصابيح (٢٤٧٨۔ التحقيق الثاني التعليق الرغيب (٢٢٢/٤)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس نے مانگی اللہ تعالیٰ سے جنت تین بار، کہتی ہے جنت یا اللہ داخل کر اس کو جنت میں اور جس نے پناہ مانگی دوزخ سے تین بار کہتی ہے دوزخ یا اللہ پناہ دے اس کو دوزخ سے۔

فائدہ: اسی طرح روایت کی یہ یونس نے ابواسحاق سے انہوں نے ابن ابوبرید بن مریم سے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے اور مروی ہوئی ابی اسحاق سے انہوں نے روایت کی برید بن ابومریم سے انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے قول ان کا۔

مترجم: اس حدیث میں فضیلت ہے تین کی اعداد میں سے اور معلوم ہوتا ہے کہ یہ ایک نصاب کامل ہے گنتی میں کہ مرتب ہوتے ہیں اس پر فوائد معتد بہا اور ترغیب و تحریض ہے جنت کے طلب کرنے پر اور دوزخ سے پناہ مانگنے پر اور معلوم ہوتا ہے کہ جنت اور دوزخ عقل و فہم رکھتے ہیں اور یہی مذہب صحیح ہے کہ ثابت ہے احادیث صحیحہ سے اور معلوم ہوتا ہے کہ جیسے صالحین مشتاق جنت ہیں ویسی ہی جنت بھی مشتاق صالحین ہے۔

ابواب الصفة الجهنم

عن رسول الله ﷺ

(المعجم ٣٧) دوزخ کے بیان میں (تحفة ٣٣)

مقدمة عن المترجم: صاحب نہایہ نے کہا ہے کہ جہنم لفظ عجمی ہے۔ اور بعضوں نے کہا عربی ہے موسوم ہوا وہ اس نام سے بسبب بعد قعر اپنے کے اسی سے ہے قول عرب کا رَکِیَّۃ جِھُنَّامٌ بکسر جیم و ہا و تشدید نون یعنی کنواں بعید القعر۔ اور اسی سے ہے حدیث "یقال لھم الجھنمیون" یعنی ان کو جہنمی کہیں گے۔ مراد ان سے وہ لوگ ہیں کہ جہنم سے نکل کر جنت میں داخل ہوں گے، اور عتقاء اللہ کہلائیں گے اور ان کو جہنمی کہتے ہیں تنقیص شان منظور نہیں بلکہ تذکیر ہے ان کے نجات کی تا کہ سبب ہو مزید شکر و فرح کا اور حاصل ہو ان کو مسرت فوز نجات پر اور اہل علم نے کہا ہے کہ جہنم اعلیٰ درکات نار ہے کہ مختص عصاۃ امت محمد ﷺ کے لیے اور وہی ہے کہ چند روز میں اپنے ساکنوں سے خالی ہو جائے گی، اور ہوائیں اس کے دروازوں کو بجائیں گی غرض وہ پہلا طبقہ ہے دوزخ کا نہایت خفیف العذاب بہ نسبت اور طبقات کے۔ پھر اس کو جہنم اس لیے کہا کہ وہ تجہم کرتی ہے عورتوں اور مردوں کے مونہوں پر اور کھا جاتی ہے ان کے گوشتوں کو۔ اور دوسرا طبقہ لظیٰ ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے نزاعۃً للشوی یعنی کھا جانے والی ہے اطراف یدین اور رجلین کو۔ لغت میں شویٰ ہاتھ پیر کے کناروں کو کہتے ہیں۔ مجاہد نے کہا شویٰ سے مراد سر کی کھال ہے۔ ابراہیم نے کہا کھینچ لیتی ہے لحم کو عظام سے۔ ضحاک نے کہا جلد و لحم کو عظام سے کھینچ لیتی ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا عصب اور عقب کو کھینچ لیتی ہے۔ کلبی نے کہا خوراک اس آگ کی ام دماغ ہے کہ جب وہ اسے کھا جاتی ہے پھر از سر نو عود کرتا ہے یہی اس کا داب ہے قتادہ نے کہا مکارم خلق

کھا جاتی ہے۔ ابوالعالیہ نے کہا محاسن وجہ نکل جاتی ہے بلاتی ہے جو پیٹھ موڑے حق سے اور تولی کرے شریعت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیہ سے۔

تیسرا طبقہ سَقَرَ ہے اور سقر اسے اس لیے کہا کہ کھا جاتی ہے گوشت عورتوں اور مردوں کے کہ نہیں باقی رہتا ان کی ہڈیوں پر گوشت۔ اور اللہ تعالیٰ نے اس کے حال میں فرمایا ﴿ لاَ تُبْقِیْ وَلاَ تَذَرُ ﴾ یعنی نہ باقی رکھتی ہے نہ چھوڑتی ہے۔ انتہیٰ۔ بغوی رحمہ اللہ نے فرمایا: نہیں باقی رکھتی کوئی چیز مگر کھا جاتی ہے اسے اور ہلاک کر دیتی ہے۔ مجاہد نے کہا: نہ مرنے دیتی ہے نہ جینے دیتی ہے۔ سدی نے کہا نہ باقی رکھتی ہے لحم کو نہ چھوڑتی ہے ہڈیوں کو۔ ضحاک نے کہا: جب وہ انہیں پکڑتی ہے باقی نہیں رکھتی کوئی جگہ اور جب یہ اس کی طرف جاتے ہیں نہیں چھوڑتی ان کو اور ہر شی کو ملالت اور فترت ہے، مگر جہنم کو ﴿ لَوَّاحَةٌ لِّلْبَشَرِ ﴾ یعنی چمکنے والی ہے پنڈے پر اور مغیر ہے جلد کی کہ اس کو کالا کر دیتی ہے عرب کہتا ہے لَاحَهُ السَّقَمُ وَالْحُزن یعنی رنگ بدل دیا اور صورت متغیر کر دی اس کی مرض اور غم نے۔ مجاہد نے کہا جھلسا دیتی ہے جلد کو یہاں تک کالی ہو جاتی ہے وہ شب تاریک سے زیادہ۔ ابن عباس اور زید بن اسلم نے فرمایا مُحْرِقَةٌ لِلْجِلْدِ۔ ابن کیسان نے کہا دور سے نظر پڑے گی ان کو جہنم لواحہ یعنی دور سے نظر آنے والی جیسے فرمایا ﴿ وَبُرِّزَتِ الْجَحِیْمُ لِلْغَاوِیْنَ ﴾ اور بشر جمع ہے بشرہ کی۔

چوتھا طبقہ حطمہ ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿ لَیُنْبَذَنَّ فِی الْحُطَمَةِ ﴾ یعنی ڈالا جائے گا وہ حطمہ میں۔ انتہیٰ۔ اور حطمہ حطم سے مشتق ہے۔ حطم لغت میں توڑنے کو کہتے ہیں، حطمہ اسے اس لیے کہا کہ وہ ہڈی پسلی کفار کی توڑے گی اور عظام راس ہر خناس کا پھوڑے گی۔ بیضاوی نے فرمایا اس کی شان یہ ہے کہ جوڑ الوتوڑ ڈالے اللہ تعالیٰ خود اس کی شان میں فرماتا ہے ﴿ نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ الَّتِیْ تَطَّلِعُ عَلَى الْاَفْئِدَةِ ﴾ یعنی وہ آگ ہے اللہ تعالیٰ کی بھڑکائی ہوئی کہ چمکتی ہے دلوں پر انتہیٰ۔ اور اس آیت میں کمال تخویف ہے اس نار سے اور نہایت مبالغہ ہے اس کے ایقاد اور بھڑکانے کا، اس لیے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ ہماری بھڑکائی ہوئی ہے پھر کسی کی کیا مجال ہے کہ اسے بجھا سکے یا اس کے التہاب اور اشتعال کو مٹا سکے۔ اللھم اجرنا منہ (کذا قال البیضاوی)۔ چمکتی ہے دلوں پر یعنی اثر اس کے الم اور وجع کا اور درد اس کے لہب اور احراق کا پہنچتا ہے دلوں تک۔ اور اطلاع اور بلوغ اور تطلع سب کے ایک معنی ہیں۔ عرب کہتا ہے مَتٰی "طَلَعْتَ اَرْضَنَا" اَیْ بَلَغْتَ یعنی کب پہنچے تم ہمارے ملک میں۔ مراد آیۃ یہ ہے کہ وہ جلا دیتی ہے عظم و لحم و جلد کو یہاں تک کہ پہنچ جاتی ہے دل تک۔ یہی قول ہے قرطبی اور کلبی کا۔ ﴿ اِنَّهَا عَلَیْهِمْ مُّؤْصَدَةٌ ﴾ یعنی مَطْبَقَةٌ مُغْلَقَةٌ ﴿ فِیْ عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ ﴾۔ حمزہ اور کسائی اور ابوبکر نے عُمُد بضم عین و میم پڑھا ہے، اور دوسرے قاریوں نے بفتحہما یعنی وہ مندی ہوئی ہے لمبے لمبے ستونوں میں۔ انتہیٰ اور عمد بضم اولین و بفتحہما جمع ہے۔ عمود کی مثل ادیم کے کہ جمع ہے اس کی ادم اور آدم دونوں آتی ہے، یہ قول ہے فراء کا۔ اور ابوعبیدہ نے کہا جمع عماد کی ہے مثل اہاب اور اُہُب اور اَہَب کے۔ بیضاوی نے فرمایا باندھے گئے وہ عمودے میں کہ مثل مقاطر کے ہے کہ جس میں قید کیے جاتے ہیں لصوص اور مقاطرہ وہ لکڑی دراز ہے کہ اس میں سوراخ ہوتے ہیں موافق پیروں کے اس میں چوروں کا پیر ڈال کر قفل لگا دیتے ہیں، اہل ہند اسے کاٹ ٹھوکنا بولتے ہیں بعض اسے لاٹ کہتے ہیں۔

قتادہ نے کہا پہنچا ہے ہم کو کہ وہ ستون ہیں کہ معذب ہوں گے اہل نار اس سے۔ اور بعضوں نے کہا وہ میخیں ہیں قفل درکی کہ بند کیے جائیں گے اس سے دروازے۔ مقاتل نے کہا کہ بند کیے گئے دروازے ان پہ پھر ماری گئیں اس میں میخیں لوہے کی جو آگ سے تھیں یہاں تک کہ گھٹن اور گرمی نے اس کی گھیر لیا مجوسین کو اور نہ کھلے گا ان پر کوئی دروازہ اور نہ داخل ہوگی ان پر ہوائے بیرونی اور ممددہ صفت ہے عمد کی یعنی مطولہ کہ دراز میخ زیادہ مضبوط ہوتی ہے قصیر سے۔

پانچواں طبقہ جحیم ہے۔ وجہ تسمیہ اس کی یہ ہے کہ وہ عظیم الجمرہ چنگاری ہے کہ ایک ایک چنگاری اس کی ساری دنیا سے بڑھ کر ہے۔ بیضاوی نے فرمایا الجحيم المتاجج من النار یعنی آگ شعلہ دار۔ اور بغوی نے کہا الجحيم معظم النار، بعضوں نے کہا نَارٌ شديدة التاجج یعنی آگ بہت زور سے شعلہ مارنے والی اور وہ آگ کہ بعض اس کا اوپر نار کے ہے کہ تہ بہ تہ ڈھیر لگی ہوئی ہے۔ ابو مالک نے کہا جحیم ماعظم من النار (یقظہ)۔

چھٹا طبقہ سعیر ہے۔ اس لیے اسے سعیر کہا کہ وہ سلگانے والی ہے آگ کی اس میں تین سو قصر ہیں ہر قصر میں تین سو بیت ہیں، ہر بیت میں تین سو طرح کا عذاب ہے اور اس میں سانپ اور بچھو ہیں اور قیود اور سلاسل اور اغلال اور انکال اور اسی میں ہے جب الحزن اور اس سے اشد عذاب کسی طبقہ میں نہیں جب جُبُّ الحزن کھولا جاتا ہے اہل نار حزن شدید ہوتا ہے (یقظہ)

ساتواں طبقہ ہاویہ ہے کہ جو اس میں گرا کبھی نہ نکلا۔ اسی میں ہے بیر الهب کہ جب کھولا جاتا ہے دوزخ اس سے پناہ مانگتی ہے۔ اور اسی میں ہے صعود کہ وہ ایک پہاڑ ہے کہ چڑھیں گے دشمنان خدا اس پر اپنے منہ کے بل بندھے ہوں گے ہاتھ ان کے گردنوں میں اور زبانیہ کھڑے ہوں گے ان کے سروں پر ان کے ہاتھوں میں موگریاں ہیں لوہے کی جب ایک چوٹ مارتا ہے سنتے ہیں آواز اس کی ثقلین اور دروازے اس کے لوہے کے ہیں، فرش اس کا چنگاریاں ہیں، غشاوہ اس کا ظلمت ہے زمین اس کی تانبے کی ہے اور رصاص اور زجاج کی اوپر اور نیچے اس کے آگ ہے اوپر ان کے ظل ہیں نار کے، اور نیچے ان کے ظل ہیں سلگائے گئے وہ ہزار برس تک کہ وہ سرخ ہو گئے پھر ہزار برس تک کہ سپید ہو گئے پھر ہزار برس تک کہ سیاہ ہو گئے۔ اب وہ نہایت تیرہ و تاریک ہے اور ممزوج ہے ساتھ غضب الٰہی کے (یقظہ)

یہ ہے تفصیل اس کے طبقات کی اور تفصیل اس کے احوال و اہوال کی ضمن ابواب میں اور کچھ خاتمہ میں مذکور ہوگی ان شاء اللہ تعالیٰ۔

١۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي صِفَةِ النَّارِ

جہنم کے بیان میں

(٢٥٧٣) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((يُؤْتَى بِجَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لَهَا سَبْعُوْنَ أَلْفَ زِمَامٍ مَعَ كُلِّ زِمَامٍ سَبْعُوْنَ أَلْفَ مَلَكٍ يَجُرُّوْنَهَا)). (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے، کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: لائی جائے گی جہنم اور اس دن اس کی ستر ہزار لگامیں ہوں گی، ہر لگام کے ساتھ ستر ہزار فرشتے کہ کھینچ رہے ہوں گے اس کو۔

فائدہ : کہا عبداللہ بن عبدالرحمٰن نے اور ثوری سے مرفوع نہ کرتے تھے۔ روایت کی ہم سے عبدالرحمٰن بن حمید نے انہوں نے عبدالملک سے اور ابو عامر عقدی سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے علاء سے اسی اسناد سے مانند اس کے اور مرفوع نہ کیا اس کو۔

❀❀❀❀

(٢٥٧٤) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((يَخْرُجُ عُنُقٌ مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَهُ عَيْنَانِ تُبْصِرَانِ وَأُذُنَانِ تَسْمَعَانِ وَلِسَانٌ يَنْطِقُ يَقُوْلُ: إِنِّيْ وُكِّلْتُ بِثَلَاثَةٍ: بِكُلِّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ، وَبِكُلِّ مَنْ دَعَا مَعَ اللّٰهِ إِلٰهًا اٰخَرَ، وَبِالْمُصَوِّرِيْنَ)). (اسناده صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة: ٥١٢) التعليق الرغيب: ٤/٥٦)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: نکلے گی ایک گردن دوزخ سے قیامت کے دن اس کی دو آنکھیں ہوں گی کہ دیکھتی ہوں گی اور دو کان ہوں گے کہ سنتے ہوں گے اور ایک زبان کہ بولتی ہوگی، کہے گی کہ میں مقرر ہوئی ہوں تین شخصوں کے نگلنے کو ایک جبار عنید، دوسرے جس نے اللہ کے ساتھ کسی دوسرے کو پکارا۔ تیسرے مصور لوگ۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

مترجم: اس حدیث میں بڑی مذمت اور تخویف ہوئی مصوروں کی جو جاندار چیزوں کی تصویر بناتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ان کو مشرکوں کے ساتھ ذکر کیا اور وہ مشرکوں کے ساتھ ایک ہی گردن کا لقمہ ہوں گے اس وقت میں۔ بعض سفہاء تصویروں کی طرف بہت راغب ہیں بلکہ اس کے جواز میں تحریر و تقریر سے پیش آتے ہیں هداهم الله۔ مگر تعجب ہے کہ کتا اور تصویر دونوں حکم میں برابر ہیں کہ جس گھر میں ہوں فرشتہ رحمت قدم نہ رکھے اور آدمی اشرف المخلوقات ہو کر اس سے دل لگائے معاذا الله من ذالك اور مؤلف رحمہ اللہ نے ذکر کیا اس باب میں جہنم کے میدان حشر میں لانے کا اللہ تعالیٰ نے قرآن عظیم الشان میں کئی مقام میں یہ مضمون فرمایا: عَرَضْنَا جَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لِّلْكَافِرِيْنَ عَرْضًا الَّذِيْنَ كَانَتْ اَعْيُنُهُمْ فِيْ غِطَاءٍ عَنْ ذِكْرِيْ وَكَانُوْا لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ سَمْعًا۔ یعنی ہم سامنے لائیں گے جہنم کو اس دن کافروں کے لیے کہ آنکھیں ان کی پردہ میں تھیں ہمارے ذکر سے اور طاقت رکھتے تھے سننے کی۔ انتہی۔ قولہ سامنے لائیں گے یعنی سب لوگ اسے بخوبی دیکھیں گے عیاناً اور غطاء اور غشا جو چیز کہ ڈھانپے کسی کو اور طاقت نہ رکھتے تھے سننے یعنی سمع قبول نہ رکھتے تھے۔

❀❀❀❀

٢۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِيْ صِفَةِ قَعْرِ جَهَنَّمَ

جہنم کی گہرائی کے بیان میں

(٢٥٧٥) عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: قَالَ عُتْبَةُ بْنُ غَزْوَانَ عَلٰى مِنْبَرِنَا هٰذَا، مِنْبَرِ الْبَصْرَةِ[1] عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((إِنَّ

[1] ترمذی کے دو نسخہ مطبوعہ میں البَصَرَة کا لفظ ہے۔ اور مترجم نے الصلوٰۃ کا لفظ لکھا ہے اور ترجمہ بھی اسی کے موافق کیا ہے۔ واللہ اعلم۔

الصَّخْرَةَ الْعَظِيْمَةَ لَتُلْقٰى مِنْ شَفِيْرِ جَهَنَّمَ فَتَهْوِىْ فِيْهَا سَبْعِيْنَ عَامًا مَا تُفْضِىْ إِلٰى قَرَارِهَا)). قَالَ: وَكَانَ عُمَرُ يَقُوْلُ: أَكْثِرُوْا ذِكْرَ النَّارِ، فَإِنَّ حَرَّهَا شَدِيْدَةٌ، وَإِنَّ قَعْرَهَا بَعِيْد، وَإِنَّ مَقَامِعَهَا حَدِيْدٌ.

(اسناده صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة: ١٦١٢

ترجمہ: روایت ہے حسن سے کہا فرمایا عتبہ بن غزوان نے ہمارے اس منبر پر جو منبر ہے ہماری نماز کا کہ فرمایا نبی ﷺ نے اگر ایک بڑا پتھر ڈالا جائے کنارہ جہنم سے اور چلا جائے وہ گرتا ہوا ستر برس تک تو بھی نہ پہنچے اس کی جڑ میں۔ کہا عتبہ نے اور تھے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کہ فرماتے تھے بہت یاد کرو دوزخ کی آگ کو کہ گرمی اس کی شدید ہے اور قعر اس کا بعید اور موگریاں اس کی ہیں حدید۔

فائدہ: ہم نہیں جانتے کہ حسن کو سماع ہو عتبہ بن غزوان سے۔ اور آئے تھے عتبہ بصرہ میں حضرت عمرؓ کے زمانہ خلافت میں۔ اور پیدا ہوئے حسن جب باقی رہی خلافت عمر دو برس۔

❁ ❁ ❁ ❁

(٢٥٧٦) عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الصَّعُوْدُ جَبَلٌ مِنْ نَّارٍ يُتَصَعَّدُ فِيْهِ الْكَافِرُ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا وَيَهْوِىْ فِيْهِ كَذٰلِكَ مِنْهُ أَبَدًا))

(اسناده ضعيف) تخريج المشكاة: ٥٦٧٧ اس کی سند ابن لہیعہ اور دراج عن ابی الہیثم کی وجہ سے ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابی سعید سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ صعود ایک پہاڑ ہے آگ کا کہ چڑھتا ہے اس پر کافر ستر برس تک پھر گرتا ہے اتنی ہی مدت میں ہمیشہ اسی عذاب میں ہے۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اسے مرفوع مگر ابن لہیعہ کی روایت سے۔

مترجم: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿ سَأُرْهِقُهُ صَعُوْدًا ﴾ یعنی چڑھاویں گے ہم اسے صعود پر۔ صعود کو صعود اس لیے کہا کہ کافر اس پر صعود کرتا ہے یا مکلّف کریں گے ہم اسے ایسی مشقت کا کہ اسے راحت نہ ہو اس میں۔ اور مروی ہے آپ ﷺ سے کہ فرمایا آپ نے کہ وہ پہاڑ ہے دوزخ میں آگ کا کہ کافر کو اس پر چڑھائیں گے پھر جب وہ ہاتھ رکھے گا پہاڑ پگھل جائے گا پھر جب اٹھا لے گا ویسا ہی ہو جائے گا جیسا تھا۔ کلبی نے کہا صعود ایک سنگ املس (چکنا) ہے کہ کافر کو اس پر چڑھنے کی تکلیف دیں گے اور اس کو سانس نہ لینے دیں گے چڑھنے میں اور آگے کھینچیں گے اسے سلاسل حدید سے اور پیچھے سے ماریں گے مقامع حدید سے، پھر چڑھے گا وہ چالیس برس میں پھر جب اس کی ذروہ چوٹی پر پہنچ جائے گا دھکیل دیا جائے گا نیچے کو پھر اسی طرح چڑھایا جائے گا اسی طرح ہوتا رہے گا ہمیشہ۔ اور ضمیر سَأُرْهِقُهٗ کی ولید بن مغیرہ مخزومی کی طرف راجع ہے کہ عرب میں وہ وحید مشہور تھا اور اپنی قوم میں کثیر المال والاولاد۔ یہ آیات سورۂ مدثر میں اسی کے حق میں نازل ہوئی ہیں (بغوی)

❁ ❁ ❁ ❁

بَابُ: مَا جَآءَ فِي عِظَمِ أَهْلِ النَّارِ

اہل نار کے جثہ کے بیان میں

(۲۵۷۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((إِنَّ غِلَظَ جِلْدِ الْكَافِرِ اثْنَتَانِ وَأَرْبَعُوْنَ ذِرَاعًا وَّإِنَّ ضِرْسَهُ مِثْلُ أُحُدٍ وَّإِنَّ مَجْلِسَهُ مِنْ جَهَنَّمَ مَا بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ)).

(اسناده صحيح) تخريج المشكاة: ٥٦٧٥ـ سلسلة الاحاديث الصحيحة: (١١٠٥) الظلال: (٦١٠)

ترجمہ: بیان کیا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کافر کی کھال کا ڈل بیالیس گز ہے اور اس کی ڈاڑھ احد کے برابر اور اس کے بیٹھنے کی جگہ جہنم میں جیسے مکہ سے مدینہ۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے اعمش کی روایت سے۔

مترجم: جلد اور اعضاء کی مقدار میں جو روایات مختلف ہیں محمول ہیں اختلاف اعمال پر یعنی جس قدر کفر و بطر اور فساد و شر کافر کا زیادہ ہوگا اسی قدر اس کا جسم عریض و طویل زیادہ ہوگا کہ جمع کرے اقسام عذاب اور انواع نکال کو اپنے بدن پر، اور یہی حال ہے عصاۃ مومنین کا۔ چنانچہ حارث بن قیس سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں سے کسی شخص کا بدن اتنا بڑا ہو جائے گا دوزخ میں کہ دوزخ کا ایک کونا بھر جائے گا۔ انتہی۔ یہی مضمون ہے قرطبی کے قول کا (یقظہ)

❀❀❀❀

(۲۵۷۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((ضِرْسُ الْكَافِرِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِثْلُ أُحُدٍ وَفَخِذُهُ مِثْلُ الْبَيْضَآءِ وَمَقْعَدُهُ مِنَ النَّارِ مَسِيْرَةُ ثَلَاثٍ مِثْلَ الرَّبَذَةِ يَعْنِي بِهِ كَمَا بَيْنَ الْمَدِيْنَةِ وَالرَّبَذَةِ وَالْبَيْضَآءُ جَبَلٌ)).

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈاڑھ کافر کی قیامت کے دن احد کے برابر ہے اور ران اس کی بیضاء کے برابر اور اس کے بیٹھنے کی جگہ دوزخ میں تین دن کی راہ تک ہے مثل ربذہ کے اور یہ جو فرمایا آپ نے مثل ربذہ کے یعنی جتنا فاصلہ ہے مدینہ سے ربذہ تک اور بیضاء ایک پہاڑ کا نام ہے۔

(اسناده حسن) سلسلة الاحاديث الصحيحة: ٣/٩٥)

فائدہ : اس حدیث کو نہیں پہچانتے ہم مگر اسی سند سے اور فضل بن یزید کوفی روایت کی ان سے کئی اماموں نے اور ابوالمخارق کچھ مشہور نہیں۔

❀❀❀❀

(۲۵۷۹) قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ كُرَيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ الْمِقْدَامِ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ، عَنْ أَبِي

حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَفَعَهُ، قَالَ ((ضِرْسُ الْكَافِرِ مِثْلُ أُحُدٍ)). قَالَ أَبُو عِيسٰى : هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ، وَأَبُو حَازِمٍ هُوَ: الْأَشْجَعِيُّ، اسْمُهُ : [سَلْمَانُ] مَوْلٰى عَزَّةَ الْأَشْجَعِيَّةِ.

ترجمہ: روایت کی ہم سے ابوکریب نے انہوں نے مصعب بن مقدام سے انہوں نے فضیل سے انہوں نے ابوحازم سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوع کیا انہوں نے اس کو کہ فرمایا آپ نے: داڑھ کافر کی مثل احد کے ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ اور ابوحازم اشجعی ہیں اور نام ان کا سلمان ہے اور وہ مولیٰ ہیں عزۃ الاشجعیۃ کے۔ [اسناده صحيح] التعليق الرغيب (٢٣٧/٤) سلسلة الاحاديث الصحيحة (٩٦/٣)

❀❀❀❀

(٢٥٨٠) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِنَّ الْكَافِرَ لَيُسْحَبُ لِسَانَهُ الْفَرْسَخَ وَالْفَرْسَخَيْنِ يَتَوَطَّأُهُ النَّاسُ)). (اسناده ضعيف) تخريج المشكاة: ٥٦٧٦۔ سلسلة الاحاديث الضعيفة: ١٩٨٦ (اس میں ابی المخارق مجہول راوی ہے)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: بے شک کافر کھینچے گا اپنی زبان ایک یا دو فرسخ تک، روندیں گے اس کو لوگ۔

❀❀❀❀

٤۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي صِفَةِ شَرَابِ أَهْلِ النَّارِ

جہنمیوں کے مشروبات کے بیان میں

(٢٥٨١) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي قَوْلِهِ: [كَالْمُهْلِ] قَالَ : ((كَعَكَرِ الزَّيْتِ، فَإِذَا قَرَّبَهُ إِلٰى وَجْهِهِ سَقَطَتْ فَرْوَةُ وَجْهِهِ فِيهِ)). (اسناده ضعيف) تخريج المشكاة: ٥٦٧٨۔ التعليق الرغيب: ٢٣٤/٤) اس کی سند دراج عن ابی الہیثم کی وجہ سے ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے مہل کی تفسیر میں فرمایا کہ وہ تیل کی تلچھٹ کی مانند ہے پھر جب دوزخی اپنے منہ کے پاس لے جائے گا گر پڑے گی کھال اس کے منہ کی اس پیالہ کے اندر۔

فائدہ: اس حدیث کو نہیں جانتے ہم مگر رشدین بن سعد کی روایت سے، اور رشدین میں کلام کیا گیا ہے ان کے حافظہ کی طرف سے۔

مترجم: فروہ اصل میں کھال ہے سر کی معہ بالوں کے پھر استعارہ کیا اس لفظ کو منہ کی کھال کے لیے اور قولہ مہل کی تفسیر یعنی قرآن میں جو وارد ہوا ہے ﴿ وَإِنْ يَسْتَغِيثُوا يُغَاثُوا بِمَآءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِي الْوُجُوه ﴾ الآیۃ۔ اس کی تفسیر میں آپ نے فرمایا کہ وہ

تیل کے تلچھٹ کے مانند ہے یعنی رنگ میں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ وہ آب غلیظ ہے مثل وردزیت کے۔ مجاہد نے کہا کہ وہ قیح دم ہے اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ مہل کیا چیز ہے، سو منگوایا انہوں نے سونا اور چاندی اور پگھلایا اسے اور کہا کہ یہ بہت اشبہ ہے مہل سے۔

❀❀❀❀

(۲۵۸۲) عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((إِنَّ الْحَمِيْمَ لَيُصَبُّ عَلٰى رُؤُوْسِهِمْ فَيَنْفُذُ الْحَمِيْمُ حَتّٰى يَخْلُصَ إِلٰى جَوْفِهِ فَيَسْلِتَ مَا فِيْ جَوْفِهِ حَتّٰى يَمْرُقَ مِنْ قَدَمَيْهِ وَهُوَ الصَّهْرُ، ثُمَّ يُعَادُ كَمَا كَانَ)).

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا حمیم ڈالا جائے گا ان کے سروں پر سو نفوذ کر جائے گا یہاں تک کہ پہنچ جائے گا دوزخی کے جوف میں اور کاٹ ڈالے گا جو کچھ اس کے جوف میں ہے یعنی آنتوں اور کلیجے اور گردوں وغیرہ کو یہاں تک کہ نکل جائیں گی یہ چیزیں اس کے قدموں کے نیچے سے یعنی دبر سے۔ اور یہی مراد ہے صہر سے جو مذکور ہے قرآن میں پھر ہو جاتا ہے اس کا جوف جیسا تھا۔ (اسناده ضعيف) تخريج المشكاة: ۵۶۷۹. التعليق الرغيب : ۲۳۴/۴۔ اس میں لیث بن سعد راوی ضعیف ہے۔

فائدہ: ابن حجیرہ کا نام عبدالرحمٰن بن حجیرہ مصری ہے یہ حدیث حسن ہے۔ غریب ہے صحیح ہے۔

مترجم: قولہ: نفاذ کر جائے گا۔ یعنی اندر سما جائے گا اور دماغ و دل و بطن میں اتر جائے گا۔ قولہ: اور یہی مراد ہے صہر سے' صہر کے معنی اصل لغت میں پگھلنے کے ہیں چنانچہ عرب کہتا ہے صہرت الشحم اصہرہ اذا اذبتہ یعنی پگھلایا میں نے چربی کو اور پگھلاتا ہوں میں اس کو جب پگھلائے تو اس کو اور یہاں اشارہ ہے اس آیۂ مبارکہ کی طرف ﴿ يُصَبُّ مِنْ فَوْقِ رُءُ وسِهِمُ الْحَمِيْمُ يُصْهَرُ بِهٖ مَا فِيْ بُطُوْنِهِمْ وَالْجُلُوْد ﴾ الآیۃ۔ یعنی ڈالا جائے گا ان کے سروں پر حمیم کہ پگھل جائے گا اس سے جو کہ ان کے پیٹوں میں ہے اور کھالیں۔ انتہیٰ۔ بغوی نے فرمایا حمیم گرم پانی ہے کہ انتہا کو پہنچ گئی ہو حرارت اس کی یُصْهَرُ أَیْ یذَابُ بِالْحَمِیْمِ یعنی پگھل جائے گا بسبب حمیم کے یعنی جب ان کے سروں پر پڑے گا شحوم اور احشاء اور جلود کو پگھلا دے گا اور بھون دے گا کہ وہ جل کر بدن سے جدا ہو جائیں گے۔ بیضاوی نے فرمایا حرارت اس کی اثر کرتی ہے باطن میں جیسا اثر کرتی ہے ظاہر میں، سو پگھل جاتا ہے اس سے احشاء اس کا جیسے کہ پگھل جاتی ہے جلود اور یُصَھَّرُ کو بعضوں نے بہ تشدید ہاء پڑھا ہے تا کہ دلالت کرے کثرتِ لفظ کثرتِ معنی پر جیسے شغرف مصری کو عرب نے شغنداف کہا، بسبب بڑا ہونے کے، شغادیف سے۔ کماذکرہ صاحب الكشاف فی تفسیرہ۔

❀❀❀❀

(۲۵۸۳) عَنْ أَبِیْ أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِیْ قَوْلِهٖ ﴿ وَيُسْقٰى مِنْ مَّآءٍ صَدِيْدٍo يَّتَجَرَّعُهٗ ﴾ قَالَ : ((يُقَرَّبُ إِلٰى فِيْهِ فَيَكْرَهُهٗ، فَإِذَا أُدْنِيَ مِنْهُ شَوٰى وَجْهَهٗ وَوَقَعَتْ فَرْوَةُ رَأْسِهٖ، فَإِذَا شَرِبَهٗ قَطَعَ أَمْعَاءَهٗ حَتّٰى

يَخْرُجَ مِنْ دُبُرِهِ. يَقُوْلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ ﴿ وَتَعَالٰى وَسُقُوْا مَآءً حَمِيْمًا فَقَطَّعَ اَمْعَآءَ هُمْ ﴾ وَيَقُوْلُ ﴿ وَاِنْ يَّسْتَغِيْثُوْا يُغَاثُوْا بِمَآءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِى الْوُجُوْهُ بِئْسَ الشَّرَابُ وَسَآءَتْ مُرْتَفَقًا ﴾)).

(اسناده ضعيف) تخريج المشكاة: ٥٦٨٠ـ التعليق ايضاً

ترجمہ: روایت ہے ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کی تفسیر میں ﴿ وَيُسْقٰى ﴾ الآیۃ فرمایا کہ قریب کیا جائے گا ماء صدید اس کے منہ کے اور وہ کراہت کرے گا اس سے، پھر جب اور نزدیک کیا جائے گا بھن جائے گا اس سے منہ اس کا اور گر پڑے گی کھال اس کے سر کی، پھر جب اسے پئے گا کٹ جائیں گی اس سے آنتیں اس کی یہاں تک کہ نکل جائیں گی اس کی دبر سے۔ چنانچہ فرماتا ہے اللہ جل جلالہ وجل شانہ ﴿ وسقوا ماءً ﴾ الآیۃ یعنی پلایا جائے گا ان کو گرم پانی سو کٹ جائیں گی آنتیں ان کی اور فرماتا ہے وہ تعالیٰ شانہ ﴿ وَاِنْ يَّسْتَغِيْثُوْا ﴾ الآیۃ اگر فریاد کریں گے وہ ملے گا پانی ان کو مانند مہل کے کہ بھون دے گا ان کے منہ کو، بری ہے پینے کی چیز اور بری ہے آرام گاہ۔ انتہی اور باقی تفسیر اس کی اوپر گزری۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔ ایسا ہی کہا محمد بن اسماعیل نے روایۃً عبیداللہ بن بسر سے اور عبیداللہ بن بسر پہچانے نہیں جاتے مگر اسی روایت سے۔ اور روایت کی صفوان بن عمرو نے عبداللہ بن بسر سے جو صحابی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس کے سوا اور حدیثیں اور عبداللہ بن بسر کے ایک بھائی ہیں کہ انہوں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ایک بہن بھی کہ ان کو بھی سماع ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور عبیداللہ بن بسر کہ جن سے صفوان بن عمرو نے روایت کی حدیث ابوامامہ کی یعنی جس کا متن اوپر گزرا شاید بھائی ہوں عبداللہ بن بسر کے۔

❀❀❀❀

(٢٥٨٤) عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ﴿ كَالْمُهْلِ ﴾ قال: ((كَعَكَرِ الزَّيْتِ فَإِذَا قُرِّبَ إِلَيْهِ سَقَطَتْ فَرْوَةُ وَجْهِهِ فِيْهِ)). وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَسُرَادِقُ النَّارِ أَرْبَعَةُ جُدُرٍ، كِثَفُ كُلِّ جِدَارٍ مَسِيْرَةِ أَرْبَعِيْنَ سَنَةً)). وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ قَالَ: ((لَوْ أَنَّ دَلْوًا مِنْ غَسَّاقٍ يُهَرَاقُ فِي الدُّنْيَا لَأَنْتَنَ اَهْلُ الدُّنْيَا)).

(اسناده ضعيف) المشكاة: (٥٦٨١ و ٥٦٨٢) التعليق الرغيب: ٤/٢٣١. اس کی سند رشدین بن سعد اور دراج عن ابی الہیثم کی وجہ سے ضعیف ہے

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ﴿ كَالْمُهْلِ ﴾ کی تفسیر میں کہ مہل تیل کے تلچھٹ کی مانند ہے پھر جب قریب کیا جائے گا دوزخی کے گر پڑے گا اس کے منہ کا گوشت اور پوست اس پیالہ میں اور اسی اسناد سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے سرادق نار چار دیواریں ہیں کہ ہر ایک کا دل چالیس برس کی راہ تک ہے اور اسی اسناد سے مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے: اگر ایک ڈول غساق کا ڈال دیا جائے دنیا میں تو سڑ جائیں سب اہل دنیا۔

فائدہ : اس حدیث کو نہیں جانتے ہم مگر رشدین بن سعد کی روایت سے اور رشدین بن سعد میں مقال ہے چنانچہ اوپر کئی جگہ مذکور ہوا کہ وہ ضعیف ہیں۔

مترجم: سرادق ما احاط الشی من حائط اوغیرہ یعنی سرادق وہ چیز ہے جو گھیر لے کسی چیز کو دیوار وغیرہ سے اور بغوی رحمہ اللہ نے لکھا ہے السرادق الحجرۃ التی تطیف بالفساطیط یعنی سرادق وہ چیز ہے کہ گھیر لیتی ہے خیموں کو جسے قنات کہتے ہیں۔ پھر بعد اس کے نقل کی یہی روایت باب کی پھر کہا کہ فرمایا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے: وہ دیوار ہے نار کی۔ کلبی نے کہا کہ وہ ایک گردن ہے کہ دوزخ سے نکل کر کافروں کو مثل حظیرہ کے گھیر لے گی اور حظیرہ وہ دیوار ہے جو کانٹوں سے جنگلوں میں گھیر دیتے ہیں کہ اس میں جانور درندوں سے محفوظ رہیں، مگر یہ قول بعید ہے اور بعضوں نے کہا وہ دخان ہے کہ گھیر لے گا دوزخیوں کو اسی کا ذکر کیا اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں ﴿ اِنْطَلِقُوْا اِلٰى ظِلٍّ ذِىْ ثَلٰثِ شُعَبٍ ﴾ الایۃ۔ انتہیٰ مافی البغوی۔ اور غساق کے لفظ میں دو قرأتیں ہیں حمزہ اور کسائی اور حفص نے بہ تشدید سین پڑھا ہے جہاں کہیں وارد ہوا ہے اور دوسرے قاریوں نے بہ تخفیف۔ سو جنہوں نے بہ تشدید پڑھا ہے اسم ٹھہرایا خبّاز اور طبّاخ کے وزن پر، اور جنہوں نے بہ تخفیف پڑھا انہوں نے عذاب وثواب کے وزن پر کہا۔ اور غساق کے معنوں میں مفسرین کے کئی قول ہیں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ وہ زمہریر ہے کہ جلائے گا ان کو بسبب کمال برودت کے جیسے جلاتی ہے آگ بسبب اپنی حرارت کے۔ مقاتل اور مجاہد نے کہا غساق وہ ہے کہ حد کو پہنچ گئی ہو برودت اس کی۔ اور بعضوں نے کہا کہ غساق زبان ترک میں بدبو ہے۔ قتادہ نے کہا ھوما یغسق یعنی وہ چیز ہے کہ بہے دوزخیوں کے لحوم وجلود سے از جنس قیح یا صدید یا بہے فرجوں سے زانیوں کے۔ عرب کہتا ہے غسقت عینہ اذا نصبت یعنی بہی اور جاری ہوئی نہر اس کی اور غسقان لغت میں انصباب وجریان ہے (بغوی)

❀❀❀❀

(۲۵۸۵) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَرَأَ هٰذِهِ الْآيَةَ: ﴿ اِتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴾ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَوْ أَنَّ قَطْرَةً مِنَ الزَّقُّوْمِ قُطِرَتْ فِيْ دَارِ الدُّنْيَا لَأَفْسَدَتْ عَلٰى أَهْلِ الدُّنْيَا مَعَايِشَهُمْ، فَكَيْفَ بِمَنْ يَكُوْنُ طَعَامُهُ)).

(اسنادہ ضعیف) التعلیق الرغیب (۴/۲۳۶) الروض النضیر (۴۵۱)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ ﷺ نے پڑھی یہ آیت ﴿ اِتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهٖ ﴾ الآیۃ۔ یعنی ڈرو اللہ تعالیٰ سے جو حق ہے ڈرنے کا اور نہ مرو تم مگر مسلمان۔ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: اگر ایک قطرہ زقوم سے ٹپکا دیا جائے دنیا کے گھر میں تو بگڑ جائے اہل دنیا پر معیشت ان کی پھر کیا حال ہوگا اس کا جس کی وہ غذا ہوگی۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: زقوم کا بیان اللہ جل جلالہ نے اپنی کتاب مقدس میں فرمایا ہے ﴿ اَذٰلِكَ خَيْرٌ نُّزُلًا اَمْ شَجَرَةُ الزَّقُّوْمِ اِنَّا جَعَلْنٰهَا فِتْنَةً لِّلظّٰلِمِيْنَ اِنَّهَا شَجَرَةٌ تَخْرُجُ فِيْٓ اَصْلِ الْجَحِيْمِ طَلْعُهَا كَاَنَّهٗ رُءُوْسُ الشَّيٰطِيْنِ فَاِنَّهُمْ لَاٰكِلُوْنَ مِنْهَا فَمَا لِئُوْنَ

مِنْهَا الْبُطُوْنَ ﴾ یعنی بھلا یہ بہتر ہے مہمانی یا درخت زقوم کا ہم نے اس کو رکھا ہے خراب کرنے اور آزمانے کے لیے ظالموں کو وہ ایک درخت ہے کہ نکلتا ہے دوزخ کی جڑ میں اس کا خوشہ جیسے سر شیطانوں کے سو وہ کھائیں گے اس میں سے پھر بھریں گے اس سے پیٹ۔ انتہیٰ۔ اور زقوم ایک شجرہ خبیثہ ہے کریہۃ الطعم ذی مرارہ کہ مکروہ رکھیں گے اہل نار اس کے تناول کو سو زبردستی کھلایا جائے گا وہ ان کو۔ چنانچہ عرب کہتا ہے تَزَقَّمَ الطَّعَامَ یعنی تناول کرے گا اس کو کراہت اور مشقت سے اور معلوم ہوا اس سے اشتقاق اس کا۔ قولہ ہم نے اس کے آزمانے کو آہ یعنی کفار کہتے ہیں کہ درخت سبز نار میں کیونکر ہوگا حالانکہ نار محرق اشجار ہے۔ چنانچہ ابن الزبعری کافر صنادید قریش سے کہتا تھا کہ محمد ڈراتے ہیں ہم کو زقوم سے حالانکہ زقوم لسان بربر میں زبد اور تمر کا نام ہے، سو لے گیا اس کو ابو جہل اپنے گھر میں اور کہا اپنی باندی سے یَاجَارِیَۃُ زَقِّمِیْنَا سو وہ زبد اور تمر سامنے لائی، اور کہا ابو جہل نے تَزَقَّمُوْا فَھٰذَا مَا یُوْعِدُکُمْ بِہٖ مُحَمَّدٌ یعنی زقوم کھاؤ کہ اس سے ڈراتے ہیں تمہیں محمد۔ قولہ: وہ نکلتا ہے دوزخ کی جڑ سے۔ انتہیٰ۔ یعنی قعر نار سے اور حسن نے کہا کہ اصل اور بیخ اس کی قعر جہنم میں ہے اور اغصان اس کی مرتفع ہیں تمام درکات نار میں۔ قولہ: طَلْعُھَا مراد طلع سے ثمر ہے مسمی ہوا ساتھ طلع کے بسبب طلوع کرنے اس کے کے اغصان سے مثل طلوع آفتاب کے مشرق اور کنارۂ آسمان سے۔

قولہ: جیسے کہ سر ہیں شیطانوں کے آہ مراد شیاطین سے حقیقۃً جن اور شیطان ہیں کہ تشبیہ دی اللہ تعالیٰ نے ان کے سروں کے ساتھ اس سبب سے کہ قبح اور برائی ان کے آدمیوں کے ذہن میں ہے اگرچہ دیکھا نہیں۔ چنانچہ عرب کسی کی مذمت کرتا ہے اور اس کا قبح بیان کرنا چاہتا ہے تو کہتا ہے کَاَنَّہٗ شَیْطَانٌ گویا شیطان ان کے ذہنوں میں نہایت ڈراؤنی اور خوفناک اور پُر عیوب مذموم و قبیح شئی ہے اگرچہ ان کی نگاہوں نے اسے احاطہ نہ کیا ہو اور آنکھوں نے کبھی دیکھا نہ ہو مگر صورت قبیح اس ملعون کی بغایت قبح اس کی تصور و خیال میں موجود ہے پس تشبیہ صحیح ہوگئی اور رفع ہو گیا اس تقریر سے ہمارا وہ اعتراض کہ جو علمائے بیان کی طرف سے قرآن عظیم الشان پر وارد ہوتا ہے اور تقریر اعتراض یہ ہے کہ تشبیہ زقوم کی کیونکر صحیح ہوگی اس لیے کہ مخاطبین نے نہیں دیکھا سر شیطانوں کا اور جواب کا خلاصہ یہ ہے کہ اگرچہ نہیں دیکھا مگر ان کے اذہان میں قبح اس کی صورت اور سر کا موجود ہے اور یہ کافی ہے صحت تشبیہ کو۔ یہی مراد ہے ابن عباس اور قرظی کے قول کی۔ اور بعضوں نے کہا مراد شیاطین سے حیات ہیں اس لیے کہ عرب حیہ قبیحۃ المنظر کریہۃ المرئی کو شیطان کہتا ہے اور بعضوں نے کہا کہ وہ ایک درخت ہے قبیح منتن بدمزہ کہ بادیہ عرب میں ہوتا ہے۔ اور اہل بوادی اسے رؤس الشیاطین کہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے اس سے تشبیہ دی اور شاید اہل ہند اسی کو سینڈھ کہتے ہوں۔ قولہ ﴿ **فمالئون** ﴾ لغت میں ملوٗ کہتے ہیں ظرف کے اس قدر بھرنے کو کہ متحمل نہ ہو پھر زیادت کا پس بھرے جائیں گے اسی طرح بطون ان کے۔ معاذ اللہ من ذالک (بغوی) اور بیضاوی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ زقوم ایک شجر ہے کہ ثمر اس کا نُزُل ہے اہل نار کا اور منصوب ہے نزلاً اس لیے کہ تمیز ہے یا حال ہے اور لفظ نزل میں اشارہ ہے کہ جو کچھ نعمائے جنت اوپر مذکور ہوئے یعنی ان آیتوں سے قبل تو وہ بمنزلہ اس چیز کے ہیں کہ جلد تیار کر کے مسافر کے لیے قبل از طعام پیش کی جاتی ہے عرب اسے نزل کہتا ہے اس لیے کہ وقت نزول نازل سامنے آتی ہے اور جو اس

کے ماوراء ہے وہ ذہن بشر سے بعید ہے۔ اسی طرح زقوم نزل اہل نار ہے اور عذاب جو اس کے سوا ہے خیال سے دور ہے احاطہ بیان میں نہیں آ سکتا۔ اور زقوم نام ہے ایک شجرہ صغیرۃ الورق بدمزہ تلخ و ناگوار کا کہ ملک تہامہ میں ہوتا ہے۔ انتہیٰ۔

❀❀❀❀

۵۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِيْ صِفَةِ طَعَامِ أَهْلِ النَّارِ

جہنمیوں کے کھانے کے بیان میں

(۲۵۸۶) عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((يُلْقٰى عَلٰى أَهْلِ النَّارِ الْجُوْعُ فَيَعْدِلُ مَا هُمْ فِيهِ مِنَ الْعَذَابِ فَيَسْتَغِيْثُوْنَ فَيُغَاثُوْنَ بِطَعَامٍ مِنْ ضَرِيْعٍ، لَا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِيْ مِنْ جُوْعٍ، فَيَسْتَغِيْثُوْنَ بِالطَّعَامِ فَيُغَاثُوْنَ بِطَعَامٍ ذِيْ غُصَّةٍ، فَيَذْكُرُوْنَ أَنَّهُمْ كَانُوْا يُجِيْزُوْنَ الْغُصَصَ فِي الدُّنْيَا بِالشَّرَابِ فَيَسْتَغِيْثُوْنَ بِالشَّرَابِ فَيُدْفَعُ إِلَيْهِمُ الْحَمِيْمُ بِكَلَالِيْبِ الْحَدِيْدِ فَإِذَا دَنَتْ مِنْ وُجُوْهِهِمْ شَوَتْ وُجُوْهَهُمْ، فَإِذَا دَخَلَتْ بُطُوْنَهُمْ قَطَّعَتْ مَا فِيْ بُطُوْنِهِمْ، فَيَقُوْلُوْنَ ادْعُوْا خَزَنَةَ جَهَنَّمَ، فَيَقُوْلُوْنَ: ﴿ اَوَلَمْ تَكُ تَأْتِيْكُمْ رُسُلُكُمْ بِالْبَيِّنَاتِ قَالُوْا بَلٰى قَالُوْا فَادْعُوْا وَمَا دُعَآءُ الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلَالٍ ﴾ قَالَ: فَيَقُوْلُوْنَ اُدْعُوْا مَالِكًا، فَيَقُوْلُوْنَ ﴿ يٰمٰلِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ ﴾ قَالَ: فَيُجِيْبُهُمْ ﴿ اِنَّكُمْ مَاكِثُوْنَ ﴾ قَالَ: الْأَعْمَشُ: نُبِّئْتُ أَنَّ بَيْنَ دُعَائِهِمْ، وَبَيْنَ إِجَابَةِ مَالِكٍ إِيَّاهُمْ أَلْفَ عَامٍ، قَالَ: فَيَقُوْلُوْنَ اُدْعُوْا رَبَّكُمْ فَلَا أَحَدَ خَيْرٌ مِنْ رَبِّكُمْ، فَيَقُوْلُوْنَ: ﴿ رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا وَكُنَّا قَوْمًا ضَآلِّيْنَ ۝ رَبَّنَا اَخْرِجْنَا مِنْهَا فَاِنْ عُدْنَا فَاِنَّا ظٰلِمُوْنَ ﴾ قَالَ: فَيُجِيْبُهُمْ ﴿ اِخْسَئُوْا فِيْهَا وَلَا تُكَلِّمُوْنَ ﴾ قَالَ: فَعِنْدَ ذٰلِكَ يَئِسُوْا مِنْ كُلِّ خَيْرٍ وَعِنْدَ ذٰلِكَ يَأْخُذُوْنَ فِي الزَّفِيْرِ وَالْحَسْرَةِ وَالْوَيْلِ)).

(اسناده ضعيف) تخريج (المشكاة : ٥٦٨٦، التعليق الرغيب : ٤/٢٣٦) اس میں شہر بن حوشب راوی ضعیف ہے

ترجمہ: روایت ہے ابو درداء رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ڈالی جائے گی اہل نار پر بھوک سو برابر ہو جائے گی تکلیف بھوک کی دوسرے اور عذابوں کی کہ وہ اس میں گرفتار ہوئیں گے سو فریاد کریں گے وہ اور ملے گا ان کو طعام ضریع سے کہ نہ فربہ کرے گا وہ بدن کو اور نہ دور کرے گا وہ بھوک پھر فریاد کریں گے وہ کھانے کے لے، سو ملے گا ان کو کھانا گلے میں اٹکنے والا، سو یاد کریں گے وہ دنیا میں اتارا کرتے تھے اٹکے ہوئے نوالے سو فریاد کریں گے وہ کچھ پینے کے لیے سو دیا جائے گا ان کو حمیم کلالیب حدید سے پھر جب نزدیک کیا جائے گا ان کے مونہوں کے بھون دے گا ان کے مونہوں کو پھر جب داخل ہو گا ان کے بطون میں کاٹ ڈالے گا جو کچھ ان کے بطون میں سو کہیں گے پکارو جہنم کے خزانچیوں کو سو وہ جواب دیں گے ان کو اور کہیں گے کیا نہ آئے تھے تمہارے پاس رسول کھلے معجزے اور روشن دلیل لے کر کہیں گے وہ کیوں نہیں آئے یعنی آئے

تھے ہمارے پاس رسول سو کہیں گے فرشتے پھر پکارو اور نہیں ہے پکار کافروں کی مگر گمراہی میں فرمایا آپ ﷺ نے پھر کہیں گے وہ کہ پکارو مالک کو اور کہیں گے وہ اے مالک چاہیے کہ فیصلہ کر دے ہمارا رب تیرا فرمایا آپ نے کہ مالک ان کو جواب دے گا کہ تمہارا فیصلہ ہو گیا کہ تم ہمیشہ رہنے والے ہو دوزخ میں۔ اعمش راوی حدیث نے کہا کہ خبر دی گئی ہے مجھے کہ ان کی پکار میں اور مالک کے جواب میں ہزار برس کا فاصلہ ہے فرمایا آپ نے سو وہ کہیں گے کہ پکارو تم اپنے رب کو اس لیے کہ کوئی بہتر نہیں رب سے سو پکاریں گے اور کہیں گے اے رب ہمارے غالب ہو گئی ہم پر شقاوت ہماری اور ہم گمراہ لوگ تھے، اے رب ہمارے نکال ہم کو اس سے اگر ہم پھر وہی کام کریں تو ہم ظالم ہیں۔ فرمایا آپ نے پھر جواب دے گا ان کو اللہ تعالیٰ کہ دور ہو پھٹکارے ہے تم پر مجھ سے بات نہ کرو فرمایا پھر اس وقت مایوس ہو جائیں گے وہ ہر خیر سے اور اس وقت وہ گدھے کی طرح ڈینکنے لگیں گے اور حسرت اور ویل پکاریں گے۔

فائدہ : کہا عبداللہ بن عبدالرحمٰن نے لوگ مرفوع نہیں کرتے اس حدیث کو یعنی رسول اللہ ﷺ تک نہیں پہنچاتے۔ کہا اور مروی ہوئی یہ حدیث اس سند سے عن الاعمش عن شمر بن عطیه عن شهر بن حوشب عن ام الدرداء عن ابی الدرداء۔ اور روایت کیا گیا قول ابوالدرداء کا اور مرفوع نہ ہوئی اور قطبہ بن عبدالعزیز ثقہ ہیں اہل حدیث کے نزدیک۔

مترجم: معلوم ہوتا ہے یقیناً یہ حال مشرکوں کا ہے اس لیے کہ مشرک کی عادت ہے کہ جب کوئی مصیبت پڑتی ہے تو دہلہ اولیٰ میں کبھی خدا کو نہیں پکارتا اور اس سے دعا نہیں کرتا بلکہ غیر اللہ کی نذر و نیاز و منت شروع کرتا ہے اور انہیں سے گڑگڑا کر مدد مانگتا ہے اعانت چاہتا رہتا ہے اور ایک پیر سے حاجت روائی نہیں ہوتی تو دوسروں کے پیر پکڑتا ہے اور ایک چلہ سے کامیابی نہیں ہوتی تو دوسرے پر چلا جاتا ہے ایک نال سے بے نیل مراد رہتا ہے تو دوسروں کے آگے نالہ کرتا ہے غرض جب سب طرف سے راندہ از ہر جانب ماندہ ہو جاتا ہے ہاری نیاؤ خداوند تعالیٰ کو پکارتا ہے بخلاف موحد پاک سیرت صاف سریرت کے کہ سوا اللہ کے کسی کو جانتا ہی نہیں دفع مصائب اور رفع معایب میں بجز اس کے کسی کو مانتا ہی نہیں اول و آخر اسی کے دراجابت پر مستقیم ہے اور ظاہر و باطن اسی کے اعانت پر قائم نہ کسی کی نذر مانے نہ منت نہ کسی سے حور چاہیے نہ جنت مجیب الداعین پر اس کا بھروسہ ہے اور رب العالمین پر اس کا تکیہ اب مشرکوں کا سر دھنئے اور شرح حدیث سنئے۔

قولہ ملے گا ان کو طعام ضریع سے۔ مجاہد اور عکرمہ اور قتادہ نے کہا ہے کہ ضریع ایک نبات ہے کانٹے دار زمین میں لگی ہوئی کہ قریش اس کو شبرق کہتے ہیں پھر جب سوکھ جاتی ہے اسے ضریع کہتے ہیں اور وہ بہت بدمزہ ہے نہایت بکٹھی۔ کلبی نے کہا جب سوکھ جاتی ہے جب بھی کوئی جانور اس کے پاس نہیں جاتا۔ ابن زید نے کہا دنیا میں ضریع سوکھا ہوا کانٹا ہے کہ جس میں پتا نہ ہو اور آخرت میں کانٹے ہیں آگ کے اور ایک روایت مرفوع میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ضریع نار میں ایک چیز ہے مشابہ کانٹے کے تلخ تر ایلوہ سے بدبو زیادہ مردار سے گرم زیادہ آگ سے اور مفسرین نے کہا ہے جب نازل ہوئی یہ آیت ﴿ لَيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ إِلَّا مِنْ ضَرِيعٍ ﴾ اور کچھ کھانا نہیں سوائے ضریع کے تو مشرکین نے کہا کہ ضریع کھا کھا کر تو ہمارے اونٹ خوب فربہ ہوتے ہیں حالانکہ یہ

انہوں نے جھوٹ کہا اس لیے کہ اونٹ اسے جب ہی کھاتا ہے کہ وہ تر ہے اور شبرق کہتے ہیں جیسا کہ اوپر گزرا پھر جب سوکھے اور ضریع ہوئی پھر اس کے پاس نہیں جاتا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ان کے جواب میں اتارا ﴿ لَا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِي مِنْ جُوعٍ ﴾ انتہیٰ (بغوی) قولہ کلالیب حدید کلالیب جمع ہے کلوب کی اور کلوب بہ تشدید لام وہ لوہا ہے کہ جس پر عرب گوشت لٹکاتا ہے اور یہاں مراد وہ آلے ہیں کہ جن میں حمیم بھر کران کے منہ میں ڈالیں گے۔ قولہ: یاخذون فی الزفیر، زفیر گدھے کی پہلی آواز ہے جیسے شہیق اس کی آخری آواز۔ قولہ: ﴿ غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا ﴾ شقوت میں دو قرأتیں ہیں حمزہ اور کسائی نے بفتح شین اور بالف پڑھا ہے اور باقیوں نے بکسر شین وبسکون قاف بغیر الف پڑھا ہے۔ قولہ تعالیٰ ﴿ اِخْسَئُوا فیها ﴾ اخسار ایک کلمہ ہے زجر وتوبیخ کا کتے کے دھتکارنے کو موضوع ہے۔ قولہ ﴿ ولا تکلمون ﴾ یعنی مجھ سے بات نہ کرو تخفیف عذاب اور طلب ثواب میں اور نہ مانگو کسی طرح راحت اپنے نفسوں کے لیے اس لیے کہ عذاب تمہارا ابدی ہے اور نکال سرمدی۔ حسن نے کہا یہ آخر کلام ہے اہل نار کا نہ کلام کریں گے وہ اس کے بعد سوا شہیق وزفیر کے اور اس کے بعد عواء ہوگی مثل عواء کلب کے کہ نہ خود سمجھیں گے نہ دوسرا قرظی نے کہا منقطع ہو جائے گی اس کے بعد امید ان کی اور بھونکے گا ہر ایک ان میں کا دوسرے کے منہ کے آگے اور بند کر دی جائے گی دوزخ ان پر۔ (بغوی)

❁❁❁❁

(۲۵۸۷) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((﴿ وَهُمْ فِيهَا كَالِحُونَ ﴾ قَالَ تَشْوِيهِ النَّارُ فَتَقَلَّصُ شَفَتُهُ الْعُلْيَا حَتَّى تَبْلُغَ وَسَطَ رَأْسِهِ وَتَسْتَرْخِي شَفَتُهُ السُّفْلَى حَتَّى تَضْرِبَ سُرَّتَهُ)).

(اسناده ضعيف، تخريج المشكاة: ٥٦٨٤) (اس میں ابی السمح ضعیف ہے)

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اس آیۃ کی تفسیر میں ﴿ وَهُمْ فِيهَا كَالِحُونَ ﴾ یعنی وہ اس میں بدشکل اور ترش رو ہو رہے ہیں کہ حقیقت ان کی بھن جانا آگ میں ہے کہ سکڑ جائے گا اس کا اوپر کا ہونٹ یہاں تک کہ پہنچے گا سر کے بیچ میں اور لٹک پڑے گا نیچے کا ہونٹ یہاں تک کہ لگنے لگے گا ناف تک۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور ابوالہیثم کا نام سلیمان بن عمرو بن عبدالعتواری ہے اور وہ یتیم تھے کہ پرورش پائی تھی انہوں نے ابوسعید رضی اللہ عنہ کے پاس۔

❁❁❁❁

٦۔ باب في بعد قعر جهنم

جہنم کی گہرائی کے بیان میں

(۲۵۸۸) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((لَوْ أَنَّ رَصَاصَةً مِثْلَ هٰذِهِ،

وَأَشَارَ إِلٰى مِثْلِ الْجُمْجُمَةِ أُرْسِلَتْ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ وَهِيَ مَسِيرَةُ خَمْسِ مِائَةِ سَنَةٍ لَبَلَغَتِ الْأَرْضَ قَبْلَ اللَّيْلِ، وَلَوْ أَنَّهَا أُرْسِلَتْ مِنْ رَأْسِ السِّلْسِلَةِ لَسَارَتْ أَرْبَعِينَ خَرِيفًا اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ قَبْلَ أَنْ تَبْلُغَ أَصْلَهَا أَوْقَعْرَهَا)). (اسناده ضعيف) تخريج المشكاة: ٥٦٨٨- التعليق الرغيب: ٤/٢٣٢) (اس میں ابوالسمح دراج ضعیف راوی ہے)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن عمرو بن العاص سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: اگر ایک رصاص کا گولہ مثل اس کے اور اشارہ کیا آپ نے سر کی طرف یعنی برابر سر کے صبح کو چھوڑ دیا جائے آسمان سے زمین کی طرف اور مسافت ان دونوں میں پانچ سو برس کی ہے تو پہنچ جائے گا زمین تک رات سے پہلے اگر وہی گولہ چھوڑا جائے سلسلہ کی سر پر سے تو چلا جائے چالیس برس تک رات اور دن قبل اس کے پہنچے اس کی اصل میں یا فرمایا اس کے قعر میں۔

فائدہ: اس حدیث کی اسناد حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: طیبی نے کہا مراد اس سے قعر جہنم ہے کہ وہ رصاص کا گولہ قعر جہنم میں نہ پہنچے اور چالیس برس گزر جائیں اس لیے کہ زنجیر کا قعر نہیں ہوتا۔ اور بعضوں نے کہا مراد اس سے وہ زنجیر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں فرمائی ہے ﴿ فِي سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُونَ ذِرَاعًا ﴾ الغرض اگر زنجیر مراد ہے تو قعر سے اس کا طول مقصود ہے یعنی وہ اس قدر لمبی ہے کہ اگر لٹکائی جائے تو وہ رصاص اوپر سے نیچے تک مدت مذکور میں نہ پہنچے۔ واللہ اعلم۔

❀❀❀❀

۷۔ بَابُ: مَا جَاءَ أَنَّ نَارُكُمْ هٰذِهِ جُزْءٌ مِنْ سَبْعِينَ جُزْءًا مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ

اس بیان میں کہ دنیا کی (یہ) آگ جہنم کی آگ کا سترواں (۷۰) حصہ ہے

(۲۵۸۹) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((نَارُكُمْ هٰذِهِ الَّتِي يُوقِدُ بَنُو آدَمَ جُزْءٌ وَاحِدٌ مِنْ سَبْعِينَ جُزْءًا مِنْ حَرِّ جَهَنَّمَ)). قَالُوا وَاللّٰهِ! إِنْ كَانَتْ لَكَافِيَةً يَا رَسُولَ اللّٰهِ!، قَالَ ((فَإِنَّهَا فُضِّلَتْ بِتِسْعَةٍ وَسِتِّينَ جُزْءًا كُلُّهُنَّ مِثْلُ حَرِّهَا)). (اسناده صحيح) التعليق الرغيب: ٤/٢٢٦)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا تمہاری یہ آگ کہ جس کو بنی آدم سلگاتے ہیں ایک ٹکڑا ہے جہنم کی آگ کے ستر ٹکڑوں میں، صحابہ نے عرض کی قسم ہے اللہ کی یہی آگ دنیا کی کافی تھی جلانے کو معذبین کے اے رسول اللہ (ﷺ) فرمایا وہ زیادہ ہے اس سے انہتر درجہ حرارت میں ہر درجہ دنیا کی آگ کے مثل۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور ہمام بن منبہ بھائی ہیں وہب بن منبہ کے۔ اور روایت کی ہے ان سے وہب نے۔

❀❀❀❀

۸۔ بَابٌ : منه في صفة النار انها سوى مظلمة

اسی بیان میں کہ جہنم کی آگ سیاہ اور تاریک ہے

(۲۵۹۰) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((نَارُكُمْ هٰذِهِ جُزْءٌ مِنْ سَبْعِينَ جُزْءًا مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ لِكُلِّ جُزْءٍ مِنْهَا حَرُّهَا)). (صحيح بما قبله)

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ تمہاری یہ آگ ایک ٹکڑا ہے نارِ جہنم کے ستر ٹکڑوں میں سے کہ ہر ٹکڑے میں ایسی ہی گرمی ہے جیسے تمہاری نار میں۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ابوسعید کی روایت سے۔

(۲۵۹۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((أُوْقِدَ عَلَى النَّارِ أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى احْمَرَّتْ، ثُمَّ أُوْقِدَ عَلَيْهَا أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى ابْيَضَّتْ، ثُمَّ أُوْقِدَ عَلَيْهَا أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى اسْوَدَّتْ فَهِيَ سَوْدَاءُ مُظْلِمَةٌ)).
(اسناده ضعيف) سلسلة الاحاديث الضعيفة (۱۳۰۵)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: دھونکائی اور روشن کی گئی آگ دوزخ کی ہزار برس تک کہ سرخ ہوگئی پھر دھونکائی گئی ہزار برس تک کہ سفید ہوگئی پھر دھونکائی گئی ہزار برس تک کہ سیاہ ہوگئی، سو وہ اب سیاہ و تاریک ہے۔

فائدہ : روایت کی ہم سے سوید بن نصر نے انہوں نے عبداللہ سے انہوں نے شریک سے انہوں نے عاصم سے انہوں نے ابو صالح سے یا کسی اور مرد سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مانند اس کی اور مرفوع نہ کیا اس کو اور حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی موقوفاً اس باب میں صحیح تر ہے اور نہیں جانتا میں کسی کو کہ مرفوع کیا ہو اس کو سوا یحییٰ بن بکیر کے انہوں نے شریک سے روایت کی ہے۔

مترجم: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ یہ ایک ٹکڑا ہے جہنم کی آگ کے سو ٹکڑوں میں سے۔ روایت کیا اس کو احمد نے اور رجال اس کے رجال صحیح کے ہیں اور سلمان سے مروی ہے کہ نار دوزخ سوداء ہے کہ نہیں چمکتا شعلہ اور انگارہ اس کا اور ابوہریرہؓ سے مرفوعاً مروی ہے کہ اگر اس آگ پر نہ مارا جاتا پانی دوبارہ تو کسی کی مجال نہ تھی کہ اس سے منفعت اٹھاتا روایت کیا اس کو سفیان بن عیینہ نے۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ اس آگ پر سات مرتبہ دریا مارا گیا ہے اور اگر یہ نہ ہوتا تو منتفع نہ ہوتا کوئی شخص اس آگ سے۔ ذکر کیا اس کو ابوعمرو نے اور عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا اگر اس پر دس بار دریا کو نہ جھونکتے تو تم ہرگز منتفع نہ ہو سکتے اس سے اور سوال کیا گیا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ دنیا کی آگ کس چیز سے پیدا ہوئی ہے تو فرمایا انہوں نے نار جہنم سے کہ بجھایا اس کو پانی سے ستر بار اور اگر نہ بجھاتے تو کوئی اس کے نزدیک نہ جا سکتا اس لیے کہ اصل اس کی نار جہنم ہے۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: اگر کوئی جہنمی اہل جہنم سے نکالے اپنی ہتھیلی اہل دنیا کی طرف کہ دیکھ لیں اس کو لوگ تو فوراً جل جائے دنیا اس کی حرارت سے اور اگر کوئی خازن خازنان جہنم سے نکلے اہل دنیا کی طرف کہ اس کو دیکھ لیں تو مر جائیں اہل دنیا جب

کہ نظر پڑے ان کی اس پر غضب الٰہی کے خوف سے روایت کیا اس کو ابراہیم بن ہدیہ نے۔ اور ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ اگر جمع ہوں کسی مسجد میں ایک لاکھ آدمی یا اس سے زیادہ پھر سانس لے ایک مرد اہل نار سے ان پر تو پھونک دے ان کو یعنی اپنی گرمی سے۔ روایت کی یہ بزار نے۔ (یقظہ)

❀❀❀❀

۹۔ بَابُ: مَا جَاءَ أَنَّ لِلنَّارِ نَفَسَيْنِ وَمَا ذُكِرَ مَنْ يَّخْرُجُ مِنَ النَّارِ مِنْ أَهْلِ التَّوْحِيْدِ

جہنم کے لیے دو سانس لینے اور موحدوں کا اس میں سے نکلنے کے بیان میں

(۲۵۹۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِشْتَكَتِ النَّارُ إِلٰى رَبِّهَا وَقَالَتْ أَكَلَ بَعْضِي بَعْضًا فَجَعَلَ لَهَا نَفَسَيْنِ: نَفَسًا فِي الشِّتَاءِ وَنَفَسًا فِي الصَّيْفِ. فَأَمَّا نَفَسُهَا فِي الشِّتَاءِ فَزَمْهَرِيْرٌ، وَأَمَّا نَفَسُهَا فِي الصَّيْفِ فَسَمُوْمٌ)). (اسناده صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (١٤٥٧)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ شکایت کی اور عرض حال کیا اپنا نار دوزخ نے اپنے پروردگار کے سامنے اور کہا کہ کھا گئے بعض اجزا میرے بعض کو، سو اجازت دی اور مقرر کر دیئے اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے دو سانس، ایک سانس جاڑے میں اور ایک سانس گرمی میں، سو سانس اس کے جاڑے میں سبب ہے شدتِ برود کا اور سانس اس کی گرمی میں سبب ہے سموم کا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ صحیح ہے اور مروی ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کئی سندوں سے اور مفضل بن صالح اہل حدیث کے نزدیک کچھ ایسے صاحب حفظ نہیں۔

❀❀❀❀

(۲۵۹۳) عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ۔ قَالَ هِشَامٌ: ((يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ)) وَقَالَ شُعْبَةُ: ((أَخْرِجُوْا مِنَ النَّارِ. مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَكَانَ فِيْ قَلْبِهِ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَزِنُ شَعِيْرَةً أَخْرِجُوْا مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَكَانَ فِيْ قَلْبِهِ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَزِنُ بُرَّةً، أَخْرِجُوْا مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَكَانَ فِيْ قَلْبِهِ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَزِنُ ذَرَّةً)). وَقَالَ شُعْبَةُ: مَا يَزِنُ ذُرَةً مُخَفَّفَةً.[1]

(اسناده صحيح) ظلال الجنة (٨٠٤۔ ٨١٠ و ٨٤٩)

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (ہشام کی روایت میں) کہ نکلے گا دوزخ سے (شعبہ کی روایت

[1] بضم الدال وخفه الراء وهو بالفارسية ارزن۔

میں ہے) کہ حکم ہوگا نکالو دوزخ سے جس شخص نے کہا لا الہ الا اللہ کہا ہو اور اس کے دل میں جو کے برابر نیکی ہو اور نکالو دوزخ سے جس شخص نیکہ لا الہ الا اللہ کہا ہو اور اس کے دل میں گیہوں کے دانہ کے برابر نیکی ہو، اور نکالو دوزخ سے جس نے کہا ہو لا الہ الا اللہ اور اس کے دل میں ایک ذرہ کے برابر نیکی ہو، اور شعبہ نے اپنی روایت میں کہا کہ اس کے دل میں ایک جوار کے دانہ کے برابر نیکی ہو۔

فائدہ : اس باب میں جابر اور عمران بن حصین سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۲۵۹۴) عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((يَقُولُ اللَّهُ: أَخْرِجُوا مِنَ النَّارِ مَنْ ذَكَرَنِي يَوْمًا أَوْ خَافَنِي فِي مَقَامٍ)).

(اسناده ضعيف) الظلال: (۸۳۳)، التعليق الرغيب: ٤/۱۳۸، تخريج المشكاة: (۵۳٤۹) التحقيق الثانی اس میں مبارک بن فضالہ راوی ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرمائے گا یعنی قیامت میں نکالو آگ سے دوزخ کی اس شخص کو جس نے مجھے یاد کیا ہو ایک دن یا ڈرا ہو مجھ سے کسی جگہ میں۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

❀❀❀❀

(۲۵۹۵) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِنِّیْ لَأَعْرِفُ اٰخِرَ أَهْلِ النَّارِ خُرُوْجًا رَجُلٌ يَخْرُجُ مِنْهَا زَحْفًا فَيَقُوْلُ: يَارَبِّ! قَدْ أَخَذَ النَّاسُ الْمَنَازِلَ)) قَالَ: ((فَيُقَالُ لَهٗ: اِنْطَلِقْ إِلَى الْجَنَّةِ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ))، قَالَ: ((فَيَذْهَبُ لِيَدْخُلَ فَيَجِدُ النَّاسَ قَدْ أَخَذُوْا الْمَنَازِلَ فَيَرْجِعُ فَيَقُوْلُ يَارَبِّ! قَدْ أَخَذَ النَّاسُ الْمَنَازِلَ)) قَالَ: ((فَيُقَالُ لَهٗ أَتَذْكُرُ الزَّمَانَ الَّذِیْ كُنْتَ فِيْهِ؟ فَيَقُوْلُ: نَعَمْ، فَيُقَالُ لَهٗ تَمَنَّ)) قَالَ: ((فَيَتَمَنّٰى، فَيُقَالُ لَهٗ: فَإِنَّ لَكَ الَّذِیْ تَمَنَّيْتَ وَعَشْرَةَ أَضْعَافِ الدُّنْيَا)) قَالَ: ((فَيَقُوْلُ أَتَسْخَرُبِیْ وَأَنْتَ الْمَلِكُ)) قَالَ: فَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ. (اسناده صحيح) مختصر الشمائل المحمديه (۱۹۷)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے میں خوب پہچانتا ہوں اس شخص کو کہ آخر میں نکلے گا اہل نار سے کہ ایک مرد ہوگا کہ نکلے گا اس سے گھٹنوں پر چلتا ہوا اور کہے گا اے رب لوگوں نے لے لیے ہوں گے جنت کے سب گھر فرمایا آپ نے سو کہا جائے گا اس کو جا تو جنت میں اور داخل ہو اس میں، فرمایا آپ نے پھر وہ چلے گا کہ اس میں داخل ہو سو لوگوں کو پائے گا کہ لے لیے انہوں نے سب مکان جنت کے، یعنی اور نہ چھوڑی اس کے لیے کوئی جگہ سو پھر لوٹے گا وہ اور

عرض کرے گا اے رب میرے لوگوں نے تو لے لیے سب مکان جنت کے فرمایا آپ نے پھر کہا جائے گا اس سے تجھے یاد ہے وہ وقت کہ جس میں تو تھا[1] یعنی عذاب دوزخ کا وہ کہے گا کہ ہاں سو کہا جائے گا اس سے کہ اب تو آرزو کر فرمایا آپ ﷺ نے کہ پھر وہ آرزو کرے گا اور کہا جائے گا اس سے تیرے لیے ہے جو تو نے آرزو کی اور دس گنا ساری دنیا کا فرمایا آپ نے وہ عرض کرے گا تعجب کی راہ سے نہ انکار سے کہ کیا مسخری کرتا ہے تو مجھ سے حالانکہ تو مالک الملک ہے۔ کہا راوی نے اور بے شک دیکھا میں نے رسول اللہ ﷺ کو کہ ہنسے آپ یہاں تک کہ کھل گئیں کچلیاں آپ کی۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۲۵۹٦) عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِنِّي لَأَعْرِفُ اٰخِرَ أَهْلِ النَّارِ خُرُوْجًا مِنَ النَّارِ وَاٰخِرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُوْلًا الْجَنَّةَ، يُؤْتٰى بِرَجُلٍ، فَيَقُوْلُ: سَلُوْا عَنْ صِغَارِ ذُنُوْبِهٖ وَأَخْبِؤُوا كِبَارَهَا، فَيُقَالُ لَهٗ: عَمِلْتَ كَذَا وَكَذَا يَوْمَ كَذَا وَكَذَا، عَمِلْتَ كَذَا وَكَذَا فِيْ يَوْمِ كَذَا وَكَذَا، قَالَ: فَيُقَالُ لَهٗ: فَإِنَّ لَكَ مَكَانَ كُلِّ سَيِّئَةٍ حَسَنَةً قَالَ: فَيَقُوْلُ: يَارَبِّ! لَقَدْ عَمِلْتُ أَشْيَاءَ مَا أَرَاهَا هٰهُنَا))، قَالَ: فَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَضْحَكُ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ. (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابوذر رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں خوب پہچانتا ہوں اس کو کہ آخر میں نکلے گا دوزخ سے اور آخر میں داخل ہوگا جنت میں کیفیت مفصل اس کی یہ ہے کہ لائیں گے ایک مرد کو اور فرمائے گا اللہ تعالیٰ فرشتوں کو کہ اس سے سوال کرو چھوٹے گناہوں کا اور چھپاؤ بڑے گناہوں کو، سو کہا جائے گا اس سے کیوں تو نے ایسا ایسا کیا تھا فلانے فلانے دن اور ایسا ایسا کیا تھا فلانے فلانے دن فرمایا آپ نے کہا جائے گا اس سے کہ تیرے لیے ہر بدی کے عوض ایک نیکی ہے فرمایا آپ نے پھر وہ عرض کرے گا اے رب میں نے اور بھی بہت ہی گناہ کئے تھے کہ ان کو میں یہاں نہیں دیکھتا۔ کہا راوی نے کہ پھر دیکھا میں نے رسول اللہ ﷺ کو کہ آپ ہنسے یہاں تک کہ کھل گئیں کچلیاں آپ کی یعنی اللہ تعالیٰ نے اس کے بڑے گناہوں کو بخش دیا اور چھوٹوں کو حسنات سے بدل دیا اور یہ فضل ہے اللہ تعالیٰ کا۔ واللہ ذوالفضل العظیم۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: اللہ تعالیٰ تبدیل سیئات بحسنات کے باب میں فرماتا ہے ﴿ مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنَاتٍ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴾ جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور عمل نیک کرے وہ لوگ ہیں کہ بدل دے گا اللہ تعالیٰ ان کی برائیوں کو بھلائیوں سے اور اللہ تعالیٰ غفور و رحیم ہے۔ انتہی۔ ایک جماعت مفسرین کی اس طرف گئی ہے کہ یہ تبدیلی دنیا میں ہوتی ہے۔ چنانچہ ابن عباس اور سعید بن جبیر اور حسن اور مجاہد اور سدی اور ضحاک نے فرمایا کہ بدل دیتا ہے اللہ تعالیٰ بشرف اسلام اس کے قبائح اعمال کو جو حالت شرک و کفر میں کیے تھے ساتھ محاسن اعمال کے اسلام میں اور بدل دیتا ہے شرک کو توحید سے اور

ل　یا مراد ملک ہے دنیا کی جو دنیا میں سلطنت ہوتی ہے واللہ اعلم۔

قتل مومنین کو قتل مشرکین سے اور زنا کو عفت و احسان اور بدعت کو سنت سے اور قبائح اخلاق کو محاسن عادات سے اور ملکات ردیہ کو عادات سجیہ سے علیٰ ہذا القیاس۔ غرض جس طرح سئیات میں شاغل تھا قبل اسلام کے اسی طرح حسنات میں مشغول رہتا ہے بعد اسلام کے پس یہی تبدیل ہے سئیات کی حسنات سے۔ اور ایک جماعت نے کہا کہ بدل دیتا ہے اللہ تعالیٰ سئیات دنیا کو جو بعد اسلام کے اس سے صادر ہوئی ہیں قیامت کے دن حسنات سے، اور یہ قول ہے سعید بن مسیّب اور مکحول کا۔ اور روایت باب بھی اس پر دال ہے پس یہی قول راجح ہے اور بعضوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ مٹا دیتا ہے سیئات کو بسبب ندامت کے اور عنایت کرتا ہے اس کے عوض میں ہر سیئہ کے ایک حسنہ۔ (انتہیٰ ما فی البغوی)

فقیر کہتا ہے کہ شرطیں اس تبدیل کی اللہ تعالیٰ نے تین فرمائیں اول توبہ، دوسرے ایمان، تیسرے عمل صالح، پھر جب بندہ ان تینوں کو بجالایا اور حقوق ان تینوں کے بخوبی ادا کیے دنیا میں بھی جیسا کہ سئیات میں گرفتار تھا اب موفق بحسنات ہوتا ہے اور آخرت میں بھی وہ فضل الٰہی کا مستحق ہے۔ انتہیٰ۔

❀❀❀❀

(٢٥٩٧) عَنْ جَابِرٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((يُعَذَّبُ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ التَّوْحِيْدِ فِي النَّارِ حَتّٰى يَكُوْنُوا فِيْهَا حُمَمًا، ثُمَّ تُدْرِكُهُمُ الرَّحْمَةُ فَيُخْرَجُوْنَ وَيُطْرَحُوْنَ عَلٰى أَبْوَابِ الْجَنَّةِ. قَالَ: فَيَرُشُّ عَلَيْهِمْ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْمَاءَ، فَيَنْبُتُوْنَ كَمَا يَنْبُتُ الْغُثَاءُ فِيْ حِمَالَةِ السَّيْلِ، ثُمَّ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ)).

(اسناده صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة: ٢٤٥١

ترجمہ: روایت ہے جابرؓ سے کہ انہوں نے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: معذب ہوں گے کچھ لوگ اہل توحید سے دوزخ میں یہاں تک کہ وہ ہو جائیں اس میں کوئلہ پھر تدارک کرے گی ان کا رحمت الٰہی، سو نکالے جائیں گے وہ اور ڈالے جائیں گے وہ دروازوں پر جنت کے، فرمایا آپ نے سو چھڑکیں گے ان پر جنت کے لوگ پانی اور اگیں گے وہ جیسے کہ اگتا ہے دانہ کنارۂ سیل کے پھر داخل ہوں گے جنت میں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے کہ مروی ہوئی کئی سندوں سے جابر رضی اللہ عنہ سے۔

مترجم: غثا بالضم والمد جو سیل کے اوپر بہہ کر آ جائے کوڑے کرکٹ سے اور حمالۃ السّیل بہا لے جائے سیل مثل زبد وغیرہ کے پھر اگر اس میں کوئی دانہ اتفاقاً آ جاتا ہے تو ایک رات دن میں اگ جاتا ہے اور سرسبز ہو جاتا ہے اس طرح پر وہ دوزخی جنت کے پانی پہنچنے سے جلد سرسبز ہو جائیں گے، اور تر و تازہ حسین خوبصورت بن جائیں گے وہ کالا رنگ بیاض و حسن سے متبدل ہو جائے گا اور جنت میں داخل ہوں گے۔

❀❀❀❀

(۲۰۹۸) عَنْ أَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ: أَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ : ((یَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ كَانَ فِیْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنَ الْإِیْمَانِ)) قَالَ أَبُوْ سَعِیْدٍ فَمَنْ شَكَّ فَلْیَقْرَأْ ﴿ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ ﴾. (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا نکلے گا دوزخ سے جس کے دل میں ایک ذرہ کے برابر ایمان ہوگا۔ کہا ابوسعید نے اور جس کو شک ہو اس میں تو پڑھ لے یہ آیت ﴿ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَظْلِمُ ﴾ یعنی اللہ تعالیٰ ظلم نہیں کرتا ایک ذرہ کے برابر۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: ذرہ ایک چھوٹی چیونٹی ہے یا وہ غبار جو روشن دانوں کی روشنی میں اڑتا ہوا نظر آتا ہے کہ ہر جز اس کا ذرہ ہے گویا مراد آیۃ یہ ہوئی کہ اللہ تعالیٰ کچھ ظلم نہیں کرتا۔ چنانچہ دوسری جگہ فرماتا ہے ﴿ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَظْلِمُ النَّاسَ شَیْئًا ﴾ چنانچہ انسؓ سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ظلم نہیں کرتا مومن کی کسی حسنہ پر بلکہ رزق دیتا ہے اسے حسنہ پر دنیا میں اور بدلہ دیتا ہے اس کا آخرت میں مگر کافر سو وہ اپنی نیکیوں کا بدلہ کھا جاتا ہے دنیا میں پھر جب آخرت میں پہنچتا ہے کوئی نیکی اس کی نہیں رہتی کہ جس کے عوض میں کچھ بھلائی کی جائے اس کے ساتھ۔ اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ قیامت کے دن ایک بندے کو لائیں گے اور منادی اولین وآخرین میں ندا کرے گا کہ یہ فلانا بیٹا فلانے کا ہے پھر جس کا اس پر کچھ حق ہو وہ آکر اپنا حق لے لے پھر کہا جائے گا اس سے کہ دے دے ان سب لوگوں کو حقوق وہ کہے گا کہاں سے دوں اے رب اور دنیا تو رہی نہیں، فرمائے گا اللہ عزوجل فرشتوں کو کہ نظر کرو اس کے اعمال صالحہ میں اور دو اس کے اہل حقوق کو، سو باقی رہ جائے گا اس کے لیے ایک ذرہ نیکی کا، کہیں گے فرشتے اے رب ہمارے باقی رہ گیا اس کے لیے ایک ذرہ نیکی کا تو فرمائے گا اللہ تعالیٰ دوگنا چوگنا کردو میرے بندے کے لیے اس ایک ذرہ کو اور داخل کرو میرے فضل ورحمت سے جنت میں اور مصداق اس کا کتاب اللہ میں موجود ہے ﴿ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ وَاِنْ تَكُ حَسَنَةً یُّضٰعِفْهَا ﴾ (بغوی) اور وجہ استدلال اس آیت سے خروج نار پر اس طرح ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے ذرہ برابر نیکی کو ضائع نہ کیا اور صاحب اس کا اپنے اعمال کی شامت سے دوزخ میں ہے تو ضرور ہے کہ وہ اس نیکی کا ثواب پائے اور وجود ثواب کا دوزخ میں ممکن نہیں اس لیے کہ وہ دار العذاب ہے نہ دار الثواب، پس ضرور ہوا کہ وہ دار الثواب میں جائے اور بفضل الٰہی اپنا ثواب پائے۔

❀❀❀❀

(۲۰۹۹) عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((إِنَّ رَجُلَیْنِ مِمَّنْ دَخَلَا النَّارَ اِشْتَدَّ صِیَاحُهُمَا فَقَالَ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی أَخْرِجُوْهُمَا، فَلَمَّا أُخْرِجَا، قَالَ لَهُمَا: لِأَیِّ شَیْءٍ اِشْتَدَ صِیَاحُكُمَا؟ قَالَا: فَعَلْنَا ذٰلِكَ لِتَرْحَمَنَا، قَالَ: رَحْمَتِیْ لَكُمَا أَنْ تَنْطَلِقَا فَتُلْقِیَا أَنْفُسَكُمَا حَیْثُ كُنْتُمَا مِنَ النَّارِ، فَیَنْطَلِقَانِ، فَیُلْقِیْ أَحَدُهُمَا نَفْسَهٗ فَیَجْعَلُهَا عَلَیْهِ بَرْدًا وَسَلٰمًا، وَیَقُوْمُ الْاٰخَرُ فَلَا یُلْقِیْ نَفْسَهٗ، فَیَقُوْلُ

لَهُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: مَا مَنَعَكَ أَنْ تُلْقِيَ نَفْسَكَ كَمَا أَلْقٰى صَاحِبُكَ: فَيَقُوْلُ يَارَبِّ! إِنِّيْ لَأَرْجُوْ أَنْ لَّا تُعِيْدَنِيْ فِيْهَا بَعْدَ مَا أَخْرَجْتَنِيْ، فَيَقُوْلُ لَهُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: لَكَ رَجَاؤُكَ فَيُدْخَلَانِ الْجَنَّةَ جَمِيْعًا بِرَحْمَةِ اللّٰهِ)).

(اسنادہ ضعیف) المشکاۃ: (٥٦٠٥) سلسلة الاحاديث الضعيفة: (١٩٧٧) اس میں رشدین بن سعد راوی ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ دو شخصوں کا ان لوگوں میں جو داخل ہو چکے تھے دوزخ میں بلند ہوا چیخنا، سو فرمایا اللہ تبارک وتعالیٰ نے: نکالو ان دونوں کو پھر جب نکالا ان دونوں کو فرمایا ان سے کیوں بلند ہوا چیخنا تمہارا؟ ان دونوں نے عرض کی تاکہ رحم کرے تو ہم پر فرمایا اللہ تعالیٰ نے میری رحمت یہی ہے واسطے تمہارے کہ تم دونوں چلے جاؤ اور ڈال دو اپنی جانوں کو اسی عذاب میں دوزخ کے جہاں تم تھے، سو دونوں جائیں گے اور ڈال دے گا ایک شخص اپنی جان آگ میں سو اللہ تعالیٰ کر دے گا اس پر آگ ٹھنڈی اور سلامتی والی اور کھڑا رہے گا دوسرا اور نہ ڈالے گا اپنی جان کو آگ میں، سو فرمائے گا اس سے پروردگار تعالیٰ شانہ کہ کس چیز نے روکا تجھ کو اس سے کہ ڈال دے تو اپنی جان کو آگ میں جیسا کہ ڈال دی تیرے صاحب نے؟ سو وہ عرض کرے گا اے رب میں امید رکھتا ہوں کہ پھر نہ بھیجے گا تو مجھ کو دوبارہ دوزخ میں اس کے بعد کہ نکالا تو نے مجھے اس میں سے، سو فرمائے گا اللہ تبارک وتعالیٰ تیرے لیے ہے امید تیری۔ اور داخل ہوں گے دونوں جنت میں برحمت الٰہی یعنی اول بسبب بجالانے حکم الٰہی کے اور ثانی بسبب اپنی رجاء کے جو ساتھ اللہ تعالیٰ کے رکھتا تھا۔

فائدہ: اس حدیث کی اسناد ضعیف ہے اس لیے کہ وہ مروی ہے رشدین بن سعد سے اور رشدین بن سعد ضعیف ہیں اہل حدیث کے نزدیک اور رشدین روایت کرتے ہیں ابن انعم سے اور وہ افریقی ہیں اور افریقی ضعیف ہیں اہل حدیث کے نزدیک۔

❀ ❀ ❀ ❀

(٢٦٠٠) عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَيَخْرُجَنَّ قَوْمٌ مِنْ أُمَّتِيْ مِنَ النَّارِ بِشَفَاعَتِيْ يُسَمَّوْنَ الْجَهَنَّمِيِّيْنَ)). (اسنادہ صحیح) صحيح الجامع (٥٢٣٨)

ترجمہ: روایت ہے عمران بن حصین سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: بے شک نکلے گی ایک قوم میری امت سے دوزخ سے بسبب شفاعت میری کے کہ نام ان کا جہنمی ہوگا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور ابورجاء عطاردی کا نام عمران بن تیم ہے اور ان کو ابن ملحان بھی کہتے ہیں۔

❀ ❀ ❀ ❀

(٢٦٠١) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا رَأَيْتُ مِثْلَ النَّارِ نَامَ هَارِبُهَا، وَلَا مِثْلَ الْجَنَّةِ نَامَ طَالِبُهَا)).

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے نہ دیکھا میں نے دوزخ کے برابر کسی کو کہ اس سے بھاگنے والا سو جائے، اور نہ جنت کے برابر کسی کو کہ اس کا طالب سو جائے۔ یعنی جنت اور دوزخ کے ہوتے سونا جائے تعجب ہے۔ (اسناده حسن) سلسلة الاحاديث الصحيحة: (۹۵۱)

فائدہ: اس حدیث کو نہیں پہچانتے ہم مگر یحییٰ بن عبید اللہ کی روایت سے اور یحییٰ بن عبید اللہ ضعیف ہیں اہل حدیث کے نزدیک، کلام کیا ہے ان میں شعبہ نے۔

مترجم: موحدین کے دوزخ سے نکلنے کے بارے میں بہت احادیث وارد ہوئی ہیں اور اتفاق ہے اس پر اہل سنت کا نہیں خلاف کیا اس میں ہمارا مگر معتزلہ نے، کہا انہوں نے: نہ نکلیں گے ارباب کبائر دوزخ سے حالانکہ تکذیب کرتی ہیں ان کے قول کی روایاتِ باب اور بہت روایتیں اور دیکھا ہے فقیر نے بعض احباب معتزلہ کو اس زمانہ میں کہ ان کا بھی یہی دعویٰ باطل ہے کہ نہ نکلے گا کوئی دوزخ میں جا کر اور مناظرہ کیا اس باب میں مگر نہ دیکھا ان میں سوا انکار حدیث کے اور کچھ۔ اللہ ہدایت کرے ان کو اور ان کی ذریات کو۔ آمین یارب العالمین۔

❀❀❀❀

۱۱۔ بَابُ: مَا جَاءَ أَنَّ أَكْثَرَ أَهْلِ النَّارِ النِّسَاءُ

اس بیان میں کہ جہنم میں اکثریت عورتوں کی ہوگی

(۲۶۰۲) عَنْ أَبِي رَجَاءٍ الْعُطَارِدِيِّ قَالَ: ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اطَّلَعْتُ فِي الْجَنَّةِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا الْفُقَرَاءَ، وَاطَّلَعْتُ فِي النَّارِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ)).

(اسناده صحيح) الضعيفة تحت الحديث (۲۸۰۰)

ترجمہ: روایت ہے ابو رجاء عطاردی سے، کہا سنا میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے، وہ کہتے تھے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جھانکا میں نے جنت میں تو دیکھا کہ اکثر لوگ اس کے فقراء ہیں، اور جھانکا میں نے دوزخ میں تو دیکھا کہ اکثر ان کی عورتیں ہیں۔

❀❀❀❀

(۲۶۰۳) عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اطَّلَعْتُ فِي النَّارِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ، وَاطَّلَعْتُ فِي الْجَنَّةِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا الْفُقَرَاءَ)). (اسناده صحيح) [انظر ماقبله]

ترجمہ: روایت ہے عمران بن حصین سے کہ انہوں نے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جھانکا میں نے دوزخ میں سو دیکھا کہ اکثر لوگ اس کی رہنے والی عورتیں ہیں، اور جھانکا میں نے جنت میں تو دیکھا کہ اکثر اہل اس کے فقراء ہیں۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔اس طرح کہتے تھے عوف کہ روایت ہے ابورجاء سے وہ روایت کرتے ہیں عمران بن حصین سے ایوب کہتے تھے روایت ہے ابورجاء سے وہ روایت کرتے ہیں ابن عباس سے اور دونوں اسنادوں میں کچھ گفتگو نہیں ہے اور ممکن ہے کہ ابورجاء نے دونوں سے سنا ہو یعنی عمران اور ابن عباس سے۔اور روایت کی عوف کے سوا اور لوگوں نے بھی یہ حدیث عمران بن حصین سے بواسطہ ابورجاء کے۔

مترجم: عورتیں جیسے دوزخ میں زیادہ ہیں ویسی ہی جنت میں بہ نسبت مردوں کے زیادہ ہیں۔ چنانچہ ہر مرد[1] کی دو عورتیں تو ضرور ہوں گی اہل دنیا کی عورتوں سے اور بعضوں کی اس سے زیادہ ہوں گی پس تتبع روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ عورتوں کی تولید آدم میں مردوں کی بہ نسبت زیادہ ہے خصوصاً آخر زمانہ میں۔اور ان احادیث سے معلوم ہوئی فضیلت فقر کی اور خوف دلانا ہوا عورتوں کو فقط۔

❀❀❀❀

۱۲۔ بَابٌ: صفة اهون اهل النار عذابا يوم القيامة

قیامت کے دن سب سے ہلکا عذاب پانے والے جہنمی کی حالت

(۲۶۰۴) عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((إِنَّ أَهْوَنَ أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا [يَوْمَ الْقِيَامَةِ] رَجُلٌ فِيْ أَخْمَصِ قَدَمَيْهِ جَمْرَتَانِ يَغْلِيْ مِنْهُمَا دِمَاغُهُ)). (اسناده صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (۱۶۸۰)

ترجمہ: روایت ہے نعمان بن بشیر سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ خفیف تر عذاب میں دوزخ والوں سے ایک مرد ہوگا کہ اس کے دونوں پیروں کے تلووں میں دو چنگاریاں ہوں گی کہ جوش کرتا ہوگا ان سے دماغ اس کا۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔اور اس باب میں ابوہریرہ اور عباس بن عبدالمطلب اور ابوسعید رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔

مترجم: روایت کیا اس حدیث کو مسلم نے بھی۔اور بخاری میں ابن عباس سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا خفیف تر عذاب میں اہل دوزخ میں سے ابوطالب ہیں اور ان کو دو نعل پہنائے گئے ہیں کہ پک رہا ہے اس سے دماغ ان کا۔انتہیٰ۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ محبت اور رفاقت رسول اللہ ﷺ کی مستفید ہوتے ہیں اس سے کفار بھی کہ یہ تخفیف عذاب ابوطالب کو فقط آنحضرت ﷺ کی تائید اور حمایت کی برکت سے ہے۔پھر کیا مرتبہ ہوگا اس مومن کامل کا جو حالت ایمان میں پھیلا دے احادیث رسول اللہ ﷺ کی اور مؤید ہو آپ کی سنن متبرکہ کا اور نشر علوم دینیہ اور انتشار احکام نبویہ میں مال اور جان خرچے۔

ذلك فضل الله يؤتيه من يشاء والله ذو الفضل العظيم۔

❀❀❀❀

---

[1] یہ فقط رجماً بالغیب ہے کہ دو عورتیں ہر جنتی کے واسطے اہل دنیا سے ہوں گی اس تقریر میں جو مقصود تھا شارع کا صریح فوت ہوا تعجب ہے ایسی دلیری سے اللہ تعالیٰ عفو کرے غرض یہ کہ مردوں سے عورتیں زیادہ ہیں گناہ میں یعنی ناشکری اور لعن میں اس سبب سے اکثر وہ دوزخ میں ہوں گی۔

۱۳۔ باب: مَنْ هُمْ أَهْلَ الْجَنَّةِ وَمَنْ هُمْ أَهْلُ النَّارِ

کون جنتی ہیں اور کون جہنمی ہیں

(۲۶۰۵) عَنْ مَعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ: سَمِعْتُ حَارِثَةَ بْنَ وَهْبِ الْخُزَاعِيِّ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ الْجَنَّةِ ﴿ كُلُّ ضَعِيفٍ مُتَضَعِّفٍ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَأَبَرَّهُ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ النَّارِ: كُلُّ عُتُلٍّ جَوَّاظٍ مُتَكَبِّرٍ)). [اسناده صحيح] تخريج مشكلة الفقر (۱۲۵)

ترجمہ: روایت ہے معبد بن خالد سے کہا سنا میں نے حارثہ بن وہب خزاعی سے کہ کہتے تھے سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے کیا نہ خبر دوں میں تم کو اہل جنت سے؟ اہل جنت میں ہے ہر ضعیف کہ حقیر جانیں اسے لوگ اگر قسم کھائے اللہ تعالیٰ کے بھروسے پر تو اللہ تعالیٰ سچی کر دے قسم اس کی، اور کیا نہ خبر دوں میں تم کو دوزخ والوں کی دوزخ والا ہے ہر عتل و جواظ و متکبر۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: یہ فرمانا آپ کا باعتبار اکثر افراد کے ہے یا مقصود ہے بیان کرنا ان صفتوں کے نتائج کا۔ ضعیف سے مراد کم قوت متذلل اور خاشع اور متحمل اور بردبار شخص ہے کہ اظہار اپنے زور و قوت کا اور اشتہار اپنا لوگوں میں نہ چاہتا ہو۔ منضعف وہ ہے کہ جس کو لوگ ضعیف سمجھیں، اور رقیق القلب اور لیّن دہیّن نرم دل نرم خو زبان ہو عُتُلٍ بضمتین وتشدید لام سخت مزاج ہیں اہل جفا تند خو و بدگو۔ جوّاظ بفتحتین کثیر المال بخیل کہ نہ آپ کھائے نہ کسی کو دے کسی کو دیتے دیکھے تو منہ کیا پیٹ تک پھول جائے۔ اور بعضوں نے کہا کثیر اللحم یعنی خریطہ بلغم اترانے والا متکبر اپنی بڑائی چاہنے والا۔ پھر اگر یہ صفات ایک فرد میں جمع ہوں تو کریلا اور نیم چڑھا۔ اور زیادہ تلخ کلامی کا سبب ہے اور اگر ایک فرد سے متصف نہ ہو تو بھی ڈرے اور تائب ہو کہ اللہ تعالیٰ نار دوزخ سے بچائے۔
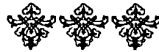
(المعجم ۳۸) ایمان کے بیان میں (تحفة ۳٤)

مقدمة از مترجم: ایمان افعال ہے امن ہے۔ اور مومن کو مومن اسی لیے کہتے ہیں کہ وہ اپنے نفس کو امن میں کرتا ہے عذاب الٰہی سے یا بچاتا ہے انکار سے اور ایمان اصل لغت میں بمعنی تصدیق بھی وارد ہوا ہے چنانچہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورۂ یوسف میں ﴿ وَمَا أَنْتَ بِمُؤْمِنٍ لَنَا ﴾ یعنی تو مصدق نہیں ہے ہماری بات کا۔ اور یہ مقولہ ہے برادران یوسف علیہ السلام کا کہ خطاب کیا انہوں نے اس کے ساتھ اپنے باپ سے۔ پھر کبھی وہ متعدی ہوتا ہے ساتھ با کے چنانچہ ﴿ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ ﴾ میں اس لیے کہ وہ متضمن ہے معنی اعتراف اور اقرار کو یا شامل ہے معنی وثوق کو اور المومن ایک نام مبارک ہے اللہ تعالیٰ کے پاک ناموں سے' مراد اس سے بھی تصدیق کرنے والا کہ سچا کرتا ہے اپنے بندوں سے اپنے وعدوں کو دنیا اور آخرت میں' یا امن دیتا ہے ان کو عذاب سے آخرت میں اور کفر وبطر سے دنیا میں اور اسی سے ہے حدیث "اِجْلِسْ بِنَا نُؤْمِنْ[1] سَاعَةً" یعنی بیٹھو ہمارے ساتھ تاہم یہ حرکت ذکر الٰہی مامون رہیں وساوس وخطرات سے یا اور ہوا حس نفسانیہ سے۔ اور اسی سے ہے حدیث یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا قول ﴿ اٰمَنْتُ بِكِتَابِ اللّٰهِ وَكَذَّبْتُ نَفْسِي ﴾ یعنی تصدیق کی میں نے کتاب اللہ کی اور جھٹلایا اپنے نفس کو خطاب کیا آپ نے اس کے ساتھ ایک چور سے' اور اسی سے ہے ﴿ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيْمَانًا ﴾ جس نے قیام کیا رمضان کا درآنحالیکہ تصدیق

[1] بلکہ بمعنی زیادت ایمان کے ہے کہ اس کے اجزاء ہیں واللہ اعلم۔

کرنے والا ہے اس کی فضیلت کا۔ اور شریعت میں ایمان سے مراد ہے تصدیق ان چیزوں کی کہ خبر دی اس کی رسول اللہ ﷺ نے اشراط ساعت اور عذاب قبر اور حشر و نشر اور صراط و میزان و جنت و نار وغیرہ سے۔ اور یہ ایمان شرعی ہے کہ اشارہ کیا اس حدیث میں اس کی طرف جہاں فرمایا نبی ﷺ نے ''فَأَخْبِرْنِیْ عَنِ الْإِیْمَانِ قَالَ: ((أَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَتُؤْمِنُ بِالْقَدْرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ)) قَالَ: ((صَدَقْتَ)) انتہی۔

اور تابعین کی تعریف ایمان شرعی میں کئی قول ہیں۔ ابن کثیر نے کہا ہے کہ ایمان جو شرع میں مطلوب ہے وہ نہیں ہوتا بغیر اعتقاد اور قول اور عمل کے یعنی اعتقاد قلبی اور قول لسانی اور عمل جوارح جب یہ تینوں پائے جائیں گے مطلوب شرعی حاصل ہوگا اور اس کی طرف اکثر ائمہ گئے ہیں بلکہ حکایت کی اس کی شافعی اور احمد اور ابو عبید اور کئی لوگوں نے اجماعاً اور کہا کہ ایمان قول ہے اور عمل ہے زیادہ ہوتا ہے اور کم ہوتا ہے ساتھ زیادت اعمال اور نقصان اس کے کے۔ اور وارد ہوئے ہیں اس قول کے مؤید آثار کثیرہ انتہی۔ اور انکار کیا اکثر متکلمین نے زیادت ایمان اور اس کے نقصان کا' اور اہل سنت نے کہا کہ نفس تصدیق نہ بڑھتی ہے نہ گھٹتی ہے اور ایمان شرعی بڑھتا ہے اور گھٹتا ہے ساتھ زیادت اعمال کے اور نقصان اعمال کے۔ اور اس تقریر سے ممکن ہے توفیق اور جمع مابین ظواہر نصوص کتاب و سنت کے کہ وارد ہوئے ہیں ساتھ زیادت اور نقصان ایمان کے اور درمیان اصل لغت کے کہ تصدیق نہ بڑھتی ہے نہ گھٹتی ہے اور ایمان داخل ایمان ہیں اس پر یہ حدیث دال ہے کہ فرمایا آنحضرتؐ نے کہ ایمان کے ستر درجے اور کئی شاخیں ہیں افضل ان کا قول لا الہ الا اللہ ہے اور ادنیٰ اس کا دور کرنا اذی کا طریق سے۔ اور حیا ایک شعبہ ہے ایمان کا کہ روایت کیا اس کو شیخین نے ابو ہریرہؓ سے (فتح البیان فی مقاصد القرآن) اور شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ نے حجۃ البالغہ میں فرمایا ہے کہ چونکہ مبعوث تھے نبی ﷺ خواص و عام بلکہ کافہ انام کی طرف' اور منظور الٰہی تھا کہ دین آپ ﷺ کا غالب ہو اجمیع ادیان پر بِعِزِّ عَزِيْزٍ يَابِذُلِّ ذَلِيْلٍ اور داخل ہوئے آپؐ کے دین میں قسم قسم کے لوگ تو ضرور ہوا تمیز درمیان ان لوگوں کے جو متدین بدین اسلام ہوئے اور درمیان غیر ان کے کے اور اسی طرح ضرور ہوا تمیز درمیان ان لوگوں کے جنہوں نے بدل قبول کیا ہدایت کو اور رنگ چڑھ گیا ان پر انوار ہدایت اور ایمان کا ان لوگوں سے کہ داخل نہیں ہوئی بشاشت ایمان کی ان کے دلوں میں' پس اس تمیز کے حاصل ہونے کو آپ نے ایمان کی دو قسمیں ٹھہرائیں۔

قسم اول: وہ ایمان کہ دائر ہوں اس پر احکام دنیا کے' یعنی محفوظ رہے خون اور مال اس کے صاحب کا غازیوں کے ہاتھ سے اور اسیر نہ ہو اور رقیت نہ آئے اس میں۔ اور ضبط کیا اس کو ساتھ ان امور کے کہ ظاہر ہو اس سے انقیاد اور فرمانبرداری۔ چنانچہ فرمایا ((أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَشْهَدُوْا أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ فَإِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ عَصَمُوْا مِنِّيْ دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّ الْإِسْلَامِ وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ)) اور فرمایا آپ نے ((مَنْ صَلّٰى صَلٰوتَنَا وَاسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا وَأَكَلَ ذَبِيْحَتَنَا فَذٰلِكَ الْمُسْلِمُ الَّذِيْ لَهٗ ذِمَّةُ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَلَا تُخْفِرُوا

اللّٰهَ فِيْ ذِمَّتِهٖ)) اور فرمایا آپ نے ((قُلْتُ مِنْ أَصْلِ الْإِيْمَانِ الْكَفُّ عَمَّنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ لَا تُكَفِّرْهُ بِذَنْبٍ وَلَا تُخْرِجْهُ مِنَ الْإِسْلَامِ بِعَمَلِ الْحَدِيْثِ))

قسم ثانی: وہ کہ دائر ہوں اس پر احکام آخرت کے نجات اور فوز بدرجات وغیر ذلک اور وہ شامل ہے ہر اعتقاد حقہ کو اور عمل پسندیدہ اور ملکہ فاضلہ کو یعنی ہر ایک کو ان میں سے کہہ سکتے ہیں اور لفظ ایمان ان سب کو شامل ہے اور وہ زیادہ ہوتا ہے اور ناقص ہوتا ہے اور عادت شارع کی اس طرح جاری ہے کہ مسمی کرتا ہے ہر ایک چیز کو ان کے ساتھ ایمان کے تاکہ تنبیہہ بلیغ ہو اس پر کہ یہ بھی جز ہے ایمان کا مثلاً فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ((لَاإِيْمَانَ لِمَنْ لَّا أَمَانَةَ لَهٗ وَلَا دِيْنَ لِمَنْ لَّاعَهْدَلَهٗ)) اور فرمایا ((أَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ)) الحدیث اور اس کے شعبے بہت ہیں اور مثال اس کی ایک شجر پر ثمر کے مانند ہے کہ اس کے دوحہ (تنہ درخت) اور اغصان (شاخیں) اور ثمار (پھل) اور اوراق (پتے) اور ازہار (شگوفہ) سب کو شجر کہہ سکتے ہیں۔ پھر جب اس کی اغصان کاٹ ڈالیں اور اوراق توڑ ڈالیں اور ثمار چن لیں تو کہا جائے گا شجرۂ ناقصہ۔ غرض کہ اطلاق شجر کا اب بھی اس پر ہوسکتا ہے اگرچہ مقید بہ نقص ہو پھر جب اس کا دوحہ کاٹ پھینکیں تو شجر کا نام ونشان نہ رہا۔

چنانچہ فرمایا اللہ تبارک وتعالیٰ نے: ﴿ إِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ إِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَإِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ آيَاتُهٗ زَادَتْهُمْ إِيْمَانًا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ﴾ یعنی اس آیت میں مومنان کامل الایمان مراد ہیں کہ ان کے شجرۂ ایمان میں ذکر الٰہی کے ثمر اور توکل کی بہار ہو رہی ہے اور تلاوت آیات بمنزلہ آب باراں کے اس کی سرسبزی اور شادابی میں ترقی بے پایاں دے رہی ہے۔ پھر جب ہر عقیدہ حقہ اور عمل پسندیدہ ایمان کامل کے شاخ ٹھہرا تو نبی ﷺ نے ان شاخوں کو دو قسم کیا:

قسم اول: ارکان ہیں کہ وہ عمدہ ترین اجزاء ہیں ایمان کے اسی طرف اشارہ کیا ہے اس حدیث میں: ((بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ شَهَادَةِ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَإِقَامِ الصَّلٰوةِ وَإِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَالْحَجِّ وَصَوْمِ رَمَضَانَ)) اور قسم ثانی اور شعبے ہیں اس کے کہ فرمایا آپؐ نے ((أَلْإِيْمَانُ بِضْعٌ وَّسَبْعُوْنَ شُعْبَةً أَفْضَلُهَا قَوْلُ لَا إِلٰهَ إِلَّااللّٰهُ وَأَدْنَاهَا إِمَاطَةُ الْأَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الْإِيْمَانِ)).

اور ایمان اول کے مقابل میں عین کفر ہے، اور ایمان ثانی کے مقابل میں اگر تصدیق قلبی معدوم ہے اور انقیاد بغلبۂ سیف ہے تو نفاق اصلی ہے اور منافق میں اس معنی سے اور کافر میں کچھ فرق نہیں آخرت میں اور انہیں کے حق میں ارشاد ہوا ہے کہ وہ درکہ اسفل میں ہیں نار کے اور اگر تصدیق قلبی موجود ہے مگر وظیفہ جوارح اس نے فوت کیا ہے۔ مثلاً ترک کیا نماز کو یا صوم فرض کو تو نام اس کا فاسق ہے۔ یا وظیفہ جنان کو فوت کیا سوا تصدیق کے پس وہ منافق بہ نفاق آخر اور بعض سلف نے اس کو نفاق عمل کہا ہے اور تفصیل اس کی یہ ہے کہ غالب ہوجائے حجاب طبع کا یا رسم یا سوء معرفت کا پس منہمک ہوجائے وہ دنیا کی محبت میں اور عشائر اور اولاد کی الفت میں اور آجائے اس کے دل میں استبعاد مجازات کا اور ہوجائے جرأت معاصی پر اگرچہ معترف ہو آخرت

وغیرہ کا بنظر برہانی یا دیکھا اس نے شدائد اسلام کو اور مکروہ رکھا اس کو یا کافروں سے دوستی ہوگئی اس کو کہ اعلاء کلمۃ اللہ سے باز رہا وہ بسبب ان چیزوں کے۔

اور ایمان کے دو معنی اور بھی ہیں: اول تصدیق جنان کی ان چیزوں کے لیے کہ جن کی تصدیق ضرور ہے۔ چنانچہ جواب جبرائیل میں جو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ایمان یہی ہے کہ ایمان لائے تو اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر الحدیث اسی پر دال ہیں۔

دوسرے سکینہ اور ہیئت وجدانیہ اور وقار اور طمانیت دل کی اور نورانیت روح کی کہ حاصل ہوتی ہے مقربین کو کہ حدیث ((أَلطُّهُوْرُ شَطْرُ الْإِيْمَانِ)) میں یہی مراد ہے اور حدیث ((إِذَا زَنَى الْعَبْدُ خَرَجَ مِنْهُ الْإِيْمَانُ فَكَانَ فَوْقَ رَاسِهِ كَالظُّلَّةِ فَإِذَا خَرَجَ مِنْ ذٰلِكَ الْعَمَلُ رَجَعَ إِلَيْهِ الْإِيْمَانُ)) وہی معنی مقصود ہیں اور اسی طرح قول معاذ میں ''إِجْلِسْ بِنَا نُؤْمِنُ سَاعَةً'' پس ایمان کے یہ چار معنے ہیں کہ مستعمل ہیں شرع میں اور اگر اتارے تو ہر حدیث کو اس کے محل پر تو جو حدیثیں کہ بادی النظر میں متعارض معلوم ہوتی ہیں ان میں توفیق و تطبیق ہو جائے اور کسی طرح کا شک و شبہ راہ نہ پائے اور اسلام کا استعمال اکثر معنے اول میں ہوتا ہے۔ اسی لیے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ﴿ قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ قُوْلُوْا أَسْلَمْنَا ﴾.

اور فرمایا نبی ﷺ نے سعد سے اور مسلمًا اور احسان کا استعمال اکثر معنی رابع ہیں اور چونکہ نفاق عملی اور اخلاص دلی ایک امر خفی تھا ضرور ہوا کہ علامات کی ہر ایک ان میں سے بیان کی جائیں۔ چنانچہ فرمایا آپ نے ((أَرْبَعٌ مَّنْ كُنَّ فِيْهِ كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا وَمَنْ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِنْهُنَّ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِنَ النِّفَاقِ حَتّٰى يَدَعَهَا: إِذَا ئْتُمِنَ خَانَ وَإِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَإِذَا عَاهَدَ غَدَرَ وَإِذَا خَاصَمَ فَجَرَ)) اور فرمایا: ((ثَلَاثٌ مَّنْ كُنَّ فِيْهِ وَجَدَ بِهِنَّ حَلَاوَةَ الْإِيْمَانِ مَنْ كَانَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَمَنْ أَحَبَّ عَبْدًا لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلّٰهِ وَمَنْ يَّكْرَهُ إِنْ يَّعُوْدَ فِي الْكُفْرِ بَعْدَ أَنْ أَنْقَذَهُ اللّٰهُ مِنْهُ كَمَا يَكْرَهُ أَنْ يُّلْقٰى فِي النَّارِ۔ وانتہیٰ ما قال سیدنا وشیخنا رحمۃ اللہ علیہ فی حجۃ اللہ۔ باقی دلائل زیادت اور نقصان ایمان کے اور علامات مومناں کامل کے قرآن عظیم الشان سے اور تفسیر ان آیتوں کی ابواب کے ذیل میں اور خاتمہ میں وارد ہوگی انشاء اللہ تعالیٰ۔

١ ـ بَابٌ: مَا جَاءَ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ

اس بیان میں کہ مجھے لوگوں سے قتال کا حکم دیا گیا ہے یہاں تک کہ وہ لا الہ الا اللہ کہیں

(٢٦٠٦) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، فَإِذَا قَالُوْهَا عَصَمُوْا مِنِّيْ دِمَاءَ هُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ)).

(صحیح،متواتر) سلسلة الاحاديث الصحيحة (٤٠٧)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: حکم کیا گیا ہوں میں کہ لڑوں لوگوں سے یہاں تک کہ وہ کہیں لا الہ الا اللہ پھر جب وہ اس کے قائل ہوئے بچا لیا انہوں نے اپنی جانوں کو اور مالوں کو میرے ہاتھ سے مگر ساتھ حقوق جان و مال کے اور حساب ان کا اللہ پر ہے۔

فائدہ: اس باب میں جابر اور ابو سعید اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

مترجم: پس اس حدیث میں حسب تحقیق مقدمہ جناب شاہ صاحب رحمہ اللہ آپ ﷺ نے پہلے درجہ کا ایمان بیان فرما دیا۔ قولہ: مگر ساتھ حقوق آہ یعنی اگر کسی نے کسی کی جان ماری ہے تو اس کا قصاص ہوگا یا کسی کا مال کسی نے چھین لیا تو اس کے مال میں سے میں دلوادوں گا باقی اور کسی طرح کسی کے جان و مال سے تعرض نہیں۔ قولہ: اور حساب ان کا اللہ تعالیٰ پر ہے یعنی مجھے یہ تفتیش ضرور نہیں کہ ان کے دل میں بھی توحید ہے یا فقط بخوف سیف توحید کا اقرار کرتے ہیں۔ بلکہ اس کا حساب و کتاب اللہ تعالیٰ ان سے آخرت میں لے گا۔

❀❀❀❀

(٢٦٠٧) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: لَمَّا تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاسْتُخْلِفَ أَبُوْبَكْرٍ بَعْدَهُ كَفَرَ مَنْ كَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ، فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لِأَبِي بَكْرٍ كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ، وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ **((أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَمَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ عَصَمَ مِنِّيْ مَالَهُ وَنَفْسَهُ إِلَّا بِحَقِّهِ وَحِسَابُهُ عَلَى اللّٰهِ؟))** فَقَالَ أَبُوْبَكْرٍ: وَاللّٰهِ لَأُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ، فَإِنَّ الزَّكٰوةَ حَقُّ الْمَالِ. وَاللّٰهِ لَوْ مَنَعُوْنِيْ عِقَالًا كَانُوْا يُؤَدُّوْنَهُ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلٰى مَنْعِهِ، فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ رَأَيْتُ أَنَّ اللّٰهَ قَدْ شَرَحَ صَدْرَ أَبِيْ بَكْرٍ لِلْقِتَالِ فَعَرَفْتُ إِنَّهُ الْحَقُّ.

(اسنادہ صحیح) سلسلة الاحادیث الصحیحة (٤٠٧) صحیح ابی داؤد ١٣٩١ـ ١٣٩٣

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ کہا انہوں نے جب وفات پائی رسول اللہ ﷺ نے اور خلیفہ ہوئے ابو بکرؓ بعد آپ کے کافر ہوگئے جو لوگ کافر ہوگئے سو کہا عمرؓ بن الخطاب نے ابو بکرؓ سے کیوں کر لڑیں گے آپ لوگوں سے اور حالانکہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ حکم کیا گیا ہوں میں کہ لڑوں لوگوں سے یہاں تک کہ کہیں وہ لا الہ الا اللہ اور جس نے کہہ دیا لا الہ الا اللہ بچایا اس نے اپنا مال اور جان اپنی مگر ساتھ حق اس کے کے، اور حساب اس کا اللہ تعالیٰ پر ہے؟ سو جواب دیا ابو بکرؓ نے کہ قسم ہے اللہ تعالیٰ کی بے شک میں لڑوں گا اس شخص سے کہ پھوٹ ڈالے اور فرق کرے نماز و زکوٰۃ میں اس لیے کہ زکوٰۃ وظیفہ مال ہے یعنی جیسے کہ نماز وظیفہ بدن ہے۔ کہا عمر رضی اللہ عنہ نے اور قسم ہے اللہ تعالیٰ کی نہیں ہے یہ مگر یہ کہ دیکھا میں نے کہ اللہ تعالیٰ نے کھول دیا سینہ ابو بکر رضی اللہ عنہ کا قتال کے لیے اور جان لیا میں نے کہ یہی حق ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی طرح روایت کیا شعیب بن ابی حمزہ نے زہری سے انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے اور روایت کی عمران قطان نے یہ حدیث معمر سے انہوں نے زہری سے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے ابوبکرؓ سے اور اس سند میں خطا ہے اس لیے کہ خلاف کیا گیا عمران کا معمر سے روایت کرنے میں۔

مترجم: قولہ: کافر ہو گئے جو لوگ کافر ہو گئے۔ واضح ہو کہ اہل ردّت دو قسم تھے ایک گروہ نے بالکل دین سے انکار کیا اور نبذ ملت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیہ یک قلم اختیار کیا اور ابوہریرہؓ نے اپنے قول (کفر من کفر من العرب) اسی گروہ کو مراد لیا اور یہ گروہ دو قسم تھا ایک قسم اصحاب مسیلمۂ کذاب اور اسود عنسی تھے، اور دونوں کی مفصل کیفیت اوپر مذکور ہو چکی ہے۔ دوسری قسم نے جمیع شرائع کا انکار کیا تھا اور نماز زکوٰۃ وغیرہما کو بالکل چھوڑ دیا تھا اور مذہب جاہلیت پر ہو گئے تھے اور یہاں تک کہ ارتداد کا زور اور کفر کا شور ہوا کہ تین مسجدوں کے سوا کہیں اللہ عزوجل مسجود نہ تھا، اور اہل اسلام کا کوئی گروہ ان تین جگہ کے سوا موجود نہ تھا اول مسجد مکۂ دوسری مسجد مدینہ تیسری مسجد عبدالقیس بحرین میں ایک قریہ میں واقع ہے کہ نام اس قریہ کا جواثا تھا کہ وہاں کچھ لوگ دین حق پر ثابت تھے اور بخوف کفار محصور و مجبور۔ چنانچہ بنی بکر بن کلاب سے ان کے ایک شاعر نے حضرت ابوبکرؓ سے فریاد کرتے ہوئے کہا: ؎

الا ابلغ ابابکر رسولا — وفتیان المدینة اجمعینا

فهل لکم الی قوم کرام — قعود فی جواثا محصرینا

کان دمائهم فی کل فج — دمآء البدن تغشی الناظرینا

توکلنا علی الرحمن انا — وجدنا النصر للمتوکلینا

اور دوسرے گروہ نے فرق کیا تھا صلوٰۃ و زکوٰۃ میں کہ مقر تھے صلوٰۃ کے اور منکر تھے فرضیت زکوٰۃ کے اور اس کے امام وقت کو ادا کرنے کے اور یہ حقیقت میں اہل بغی تھے مگر اس وقت میں ان کو باغی نہ کہا گیا بلکہ مرتد کا خطاب دیا گیا اس لیے کہ انہوں نے بھی گویا شراکت کی تھی مرتدین کی کیونکہ ارتداد اعظم امر تھا بغی سے اور بعضی مانعین زکوٰۃ میں ایسے تھے کہ وہ قبول کرتے تھے زکوٰۃ دینا مگر ان کے رؤساء اور سرداروں نے انہیں روکا تھا کہ وہ زکوٰۃ امام برحق تک پہنچا دیں۔ چنانچہ بنی یربوع نے اموال زکوٰۃ مجتمع کیے اور چاہا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پہنچیں کہ روک دیا ان کو مالک بن نویرہ نے۔ انہی لوگوں کے بارے میں شبہ پڑا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اور مراجعت (وتکرار) کی انہوں نے ابوبکرؓ سے اور خیال نہ فرمایا حضرت عمرؓ نے کہ ارشاد فرمایا آپ ﷺ نے کہ میں مامور ہوا ہوں ساتھ مقاتلہ ناس کے یہاں تک کہ وہ کہیں لا الہ الا اللہ مشروط بشرائط ہے۔ یعنی مراد ہے اس سے قبول کرنا جمیع شرائع اسلام کا چنانچہ دوسری روایت میں تصریح اس کی آئی ہے جیسے مروی ہے اور سند سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے ((أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَشْهَدُوْا أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَيُؤْمِنُوْا بِيْ وَبِمَا جِئْتُ بِهٖ فَإِذَا فَعَلُوْا

ذٰلِكَ عَصَمُوا مِنِّىْ دِمَائَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا)) اور مروی ہے انس ﷺ سے ((أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَشْهَدُوْا أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ وَأَنْ يَّسْتَقْبِلُوْا قِبْلَتَنَا وَأَنْ يَّأْكُلُوْا ذَبِيْحَتَنَا وَإِنْ يُّصَلُّوْا صَلٰوتَنَا فَإِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ حُرِمَتْ عَلَيْنَا دِمَاءُ هُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا لَهُمْ مَا لِلْمُسْلِمِيْنَ وَعَلَيْهِمْ مَا عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ)) مگر کیفیت یہ ہوئی کہ ان روایتوں سے اطلاع نہ ہوئی اس وقت شیخین کو' ورنہ حضرت عمرؓ مراجعت نہ فرماتے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ قیاس نہ کرتے، پھر قیاس ابوبکر رضی اللہ عنہ کا جب مدلل بدلیل ہوا یعنی انہوں نے فرمایا کہ میں لڑوں گا جو فرق کرے نماز وزکوٰۃ میں تو قبول کرلیا اس کو حضرت عمرؓ نے تحقیقانہ تقلیداً کہ تقلید ایک مجتہد کی دوسرے کو جائز نہیں اور اس قول سے ابوبکرؓ کے یہ بھی واضح ہوا کہ مانع صلوٰۃ سے قتال کرنا صحابہ ضروری جانتے تھے۔

چنانچہ اسی پر قیاس کیا ابوبکرؓ نے مانع زکوٰۃ کو' گویا یوں کہا کہ جب صلوٰۃ وزکوٰۃ دونوں فرض ہیں تو قتال دونوں کے تارک سے ضروری ہے ورنہ لازم آئے گی ترجیح بلا مرجح پس قیاس کیا مختلف فیہ کو متفق علیہ پر۔ قولہ: منعونی عقالاً بعضوں نے کہا عقال سے زکوٰۃ عام مراد لی ہے مگر یہ قول خطا ہے صحیح وہی ہے کہ مراد اس سے اونٹ باندھنے کی رسی ہے جیسا ترجمہ کیا ہم نے بعون اللہ وقوتہ۔ چنانچہ خطابی نے بعض اہل علم سے نقل کیا ہے کہ عقال بھی لیا جائے ساتھ فریضہ کے اس لیے کہ اس کے صاحب پر تسلیم اس کی ضرور ہے اور وہ کامل نہیں ہوتی جب تک کہ اس کے باندھنے کا سامان نہ ہو۔ اور خطابی نے کہا کہ ابن ابی عائشہ نے کہا کہ عادت مصدق کی تھی کہ جب صدقہ کا جانور لیتا اس کے ساتھ ایک قرن بھی لیتا تھا۔ اور قرن وہ رسی ہے کہ قرین کردے دو اونٹوں کو آپس میں یعنی اس کے دونوں سروں میں ایک ایک اونٹ باندھ دیا جاتا ہے کہ پھر دونوں بھاگ نہیں سکتے اور ابوعبیدہ نے کہا کہ بھیجا نبی ﷺ نے محمد بن مسلمہ کو زکوٰۃ لینے کو تو وہ ہر دو اونٹ میں ان کا عقال اور قرن لیتے تھے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی ہر فریضہ کے ساتھ عقال لیتے تھے اور یہ حدیث بطرقہ مشتمل ہے انواع علوم اور اقسام فوائد پر اولاً اس میں دلیل ہے کہ کمال شجاعت پر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے اس موطن عظیم میں انہوں نے کمر ہمت قتال کے کس کے باندھی اور ساتھ دقت نظر اور رصانت فکر کے استنباط ایسے علوم کا کیا کہ اس وقت میں کوئی ان کا شریک نہ ہوا' اگرچہ بعد اس کے سب پر حقیقت اس کی ظاہر ہوئی اور علماء نے ان کے دلائل رجحان اور حجج تقدم میں سائر صحابہؓ پر تصانیف کثیرہ کئے ہیں کہ عمدہ تر اس میں کتاب فضائل صحابہؓ ہے۔

امام ابی المظفر منصور بن محمد السمعانی شافعی کی ثانیاً اس میں جواز ہے تقریر و مناظرہ کرنے کا بڑوں سے اور سرداروں سے اظہار حق کے لیے جیسا کہ حضرت عمرؓ وغیرہ نے کیا حضرت ابوبکرؓ سے ثالثاً۔ اس سے معلوم ہوا کہ ایمان کی صحت کے لیے اقرار شہادتین کے ساتھ اعتقاد کی جمیع ما آتی بہ الرسول کا بھی ضرور ہے۔ چنانچہ روایت اس کی اوپر گزری۔ رابعاً اس میں وجوب ہے جہاد کا۔ خامساً اس میں صیانت ہے جان و مال کی اس شخص کی کہ کلمۂ توحید زبان پر لائے اگرچہ عند السیف ہو۔ سادساً اس سے معلوم ہوا کہ جریان احکام ظاہر پر ہے۔ اور اللہ تعالیٰ متولی سرائر ہے۔ سابعاً اس میں جواز قیاس ہے اور جواز اس پر عمل

کرنے کا۔ ثامناً وجوب قتال مانع صلوٰۃ وزکوٰۃ وغیر ہما سے اور مانع واجبات اسلام سے قلیل ہو یا کثیر۔ تاسعاً وجوب قتال اہل بغی۔ عاشراً اجتہاد آئمہ کا نوازل میں اور دو مناظرہ اہل علم کا اس میں تاکہ ظاہر ہو حق اور رجوع کرنا ایک مجتہد کا دوسرے مجتہد کی طرف جب حق ظاہر ہو اور دلیل اس کی ساتھ ہو اس سے ترک تخطیہ مجتہدین کا کہ اختلاف کرتے ہوں فروع میں ایک دوسرے کے ساتھ۔ یہ ہیں فوائد اور شرح اس حدیث کی کہ التقاط کیا ہم نے اس کو نووی سے بعونہ تعالیٰ وفضلہ۔

❀❀❀❀

۲۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا: لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ: ((وَيُقِمُوْا الصَّلٰوةَ))

نبی ﷺ کے اس قول کے بیان میں کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ اس وقت تک لوگوں سے لڑوں جب تک یہ "لا الہ الا اللہ" کہیں اور نماز پڑھیں

(۲۶۰۸) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَشْهَدُوْا أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ وَأَنْ يَسْتَقْبِلُوْا قِبْلَتَنَا، وَيَأْكُلُوْا ذَبِيْحَتَنَا، وَأَنْ يُصَلُّوْا صَلٰوتَنَا، فَإِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ حُرِّمَتْ عَلَيْنَا دِمَاؤُهُمْ وَأَمْوَالُهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا، لَهُمْ مَا لِلْمُسْلِمِيْنَ وَعَلَيْهِمْ مَا عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ)). (اسناده صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (۳۰۳ و ۱/۱۵۲) صحيح ابی داود (۲۳۷۴)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے حکم کیا گیا ہے مجھے کہ لڑوں میں لوگوں سے یہاں تک کہ وہ گواہی دیں کہ کوئی معبود برحق نہیں سوا اللہ تعالیٰ کے اور محمد ﷺ بندے اس کے اور رسول اس کے ہیں۔ اور یہ کہ منہ کریں وہ ہمارے قبلہ کی طرف یعنی نماز ادا کریں ہمارے طریق پر اور کھائیں ذبیحہ ہمارا اور نماز پڑھیں ہماری نماز کی سی پھر جب وہ یہ سب کام بجالائیں حرام ہو گیا ہم پر ان کا خون اور ان کا مال مگر ساتھ حق اس کے کے اور ان کا حق ہم پر جو سب مسلمانوں کا حق ہے اور ان پر حکم ہے جو سب مسلمانوں پر ہے۔

فائدہ: اس باب میں معاذ بن جبلؓ اور ابوہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے اور روایت کیا یحییٰ بن ایوب نے حمید سے انہوں نے انسؓ سے مانند اس کے۔

❀❀❀❀

٣۔ بَابُ: مَا جَاءَ بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ

اس بیان میں کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے

(٢٦٠٩) عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ: شَهَادَةِ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ، وَإِقَامِ الصَّلٰوةِ، وَإِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَصَوْمِ رَمَضَانَ، وَحَجِّ الْبَيْتِ)).

(اسناده صحيح) الارواء (٧٨١) ايمان ابی عبيد(٢) الروض النضير (٢٧٠) .

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: بنایا گیا ہے اسلام پانچ چیزوں پر، اول گواہی دینا اس کی کہ کوئی معبود برحق نہیں سوائے اللہ تعالیٰ کے اور محمد رسول اس کے ہیں، اور دوسرے قائم کرنا نماز کا، تیسرے ادا کرنا زکوٰۃ کا، چوتھے روزے رمضان کے، پانچویں حج بیت اللہ کا۔

فائدہ : اس باب میں عبداللہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور مروی ہوئی ہے کئی سندوں سے ابن عمرؓ سے انہوں نے روایت کیا نبی ﷺ سے مانند اس کے اور سعیر بن الخمس ثقہ ہیں اہل حدیث کے نزدیک۔ روایت کیا ہم سے ابوکریب نے انہوں نے وکیع سے انہوں نے حنظلہ بن سفیان سے انہوں نے عکرمہ بن خالد مخزومی سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کی۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

٤۔ بَابُ : مَا وَصَفَ جِبْرِيْلُ لِلنَّبِيِّ ﷺ أَلْإِيْمَانَ وَالْإِسْلَامَ

اس بیان میں کہ جبریل علیہ السلام نے نبی ﷺ سے ایمان اور اسلام کی کیا صفات بیان کیں

(٢٦١٠) عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمُرَ قَالَ : أَوَّلُ مَنْ تَكَلَّمَ فِي الْقَدَرِ مَعْبَدٌ الْجُهَنِيُّ قَالَ: خَرَجْتُ أَنَا وَحُمَيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْحِمْيَرِيِّ حَتّٰى أَتَيْنَا الْمَدِيْنَةَ، فَقُلْنَا لَوْ لَقِيْنَا رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ فَسَأَلْنَاهُ عَمَّا أَحْدَثَ هٰؤُلَاءِ الْقَوْمُ قَالَ: فَلَقِيْنَاهُ، يَعْنِيْ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ وَهُوَ خَارِجٌ مِنَ الْمَسْجِدِ، قَالَ فَاكْتَنَفْتُهُ أَنَا وَصَاحِبِيْ فَقُلْتُ: يَاأَبَا عَبْدَالرَّحْمٰنِ! إِنَّ قَوْمًا يَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ وَيَتَقَفَّرُوْنَ الْعِلْمَ، وَيَزْعُمُوْنَ أَنْ لَا قَدَرَ، وَأَنَّ الْأَمْرَ أُنُفٌ قَالَ: فَإِذَا لَقِيْتَ أُولٰئِكَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنِّيْ مِنْهُمْ بَرِيْءٌ وَأَنَّهُمْ مِنِّيْ بُرَآءُ. وَالَّذِيْ يَحْلِفُ بِهِ عَبْدُاللّٰهِ لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا مَا قُبِلَ ذٰلِكَ مِنْهُ حَتّٰى يُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ .قَالَ: ثُمَّ أَنْشَأَ يُحَدِّثُ، فَقَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَجَاءَ رَجُلٌ شَدِيْدُ بَيَاضِ الثِّيَابِ شَدِيْدُ سَوَادِ الشَّعْرِ، لَا يُرٰى عَلَيْهِ أَثَرُ السَّفَرِ، وَلَا يَعْرِفُهُ مِنَّا أَحَدٌ حَتّٰى أَتَى النَّبِيَّ ﷺ، فَأَلْزَقَ

رُكْبَتَهُ بِرُكْبَتِهِ، ثُمَّ قَالَ: يَامُحَمَّدُ! مَا الْإِيمَانُ؟ قَالَ: أَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰئِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ، وَالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ. قَالَ: فَمَا الْإِسْـلَامُ، قَالَ: شَهَادَةُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، وَإِقَامُ الصَّلٰوةِ وَإِيْتَاءُ الزَّكٰوةِ وَحَجُّ الْبَيْتِ، وَصَوْمُ رَمَضَانَ. قَالَ: فَمَا الْإِحْسَانُ؟ قَالَ أَنْ تَعْبُدَاللّٰهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ، فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهٗ يَرَاكَ. قَالَ: فِيْ كُلِّ ذٰلِكَ يَقُوْلُ لَهٗ صَدَقْتَ. قَالَ: فَتَعَجَّبْنَامِنْهُ يَسْأَلُهٗ وَيُصَدِّقُهٗ. قَالَ فَمَتَى السَّاعَةُ؟ قَالَ مَاالْمَسْئُوْلُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ، قَالَ: فَمَا أَمَارَتُهَا؟ قَالَ: أَنْ تَلِدَ الْأَمَةُ رَبَّتَهَا، وَأَنْ تَرَى الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ الْعَالَةَ **((رِعَاءَ الشَّاءِ يَتَطَاوَلُوْنَ فِي الْبُنْيَانِ))** قَالَ عُمَرُ: فَلَقِيَنِي النَّبِيُّ ﷺ بَعْدَ ذٰلِكَ بِثَلَاثٍ، فَقَالَ: يَا عُمَرُ! **((هَلْ تَدْرِيْ مَنِ السَّائِلُ؟ ذَاكَ جِبْرِيْلُ أَتَاكُمْ يُعَلِّمُكُمْ أَمْرَ دِيْنِكُمْ))**.

(اسناده صحيح) ظلال الجنة (۱۲۰ـ ۱۲۷) ارواء الغليل (۱/۳۳ـ ۳٤)

ترجمہ: روایت ہے یحییٰ بن یعمر سے کہ کہا اس نے پہلے پہل جو گفتگو کی انکار میں تقدیر کے تو معبد جہنی نے کی، سو کہا یحییٰ نے کہ نکلا میں اور حمید بن عبدالرحمٰن یہاں تک کہ آئے ہم دونوں مدینہ میں' سو کہا ہم نے کہ اللہ کرے کہ ملاقات ہو ہم سے کسی مرد کی اصحاب نبی ﷺ سے تا کہ ہم پوچھیں ان سے حقیقت اس مسئلہ کی کہ نئی نکالی ہے اس میں گفتگو ان لوگوں نے، سو ملاقات کی ہم نے ان سے یعنی عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ نکل رہے تھے مسجد سے، کہا یحییٰ نے سو گھیر لیا میں نے اور میرے صاحب نے ان کو یعنی ہم میں سے ایک ان کے داہنے ہو گیا ایک بائیں سو کہا میں نے کہ اے ابا عبدالرحمٰن کچھ لوگ ہیں کہ پڑھتے ہیں قرآن اور طلب کرتے ہیں علم کو اور باوجود اس کے عقیدہ رکھتے ہیں کہ تقدیر نہیں ہے اور امر مخلوقات کا ابتدائی ہے کہ پہلے سے اس کا اندازہ نہیں ہوا۔ تو جواب دیا عبداللہ بن عمرؓ نے کہ جب تو ان لوگوں سے ملے تو خبر دے ان کو کہ میں ان سے بیزار ہوں اور وہ مجھ سے بیزار ہیں یعنی بسبب مخالفت عقیدہ کے، اور قسم ہے اس ذات کی کہ عبداللہ جس کی قسم کھاتا رہتا ہے اگر کوئی ان میں کا احد کے برابر سونا خرچ کرے ہرگز اس میں سے کچھ مقبول نہ ہوگا یہاں تک کہ ایمان لائے قدر پر اور اس کے خیر وشر پر۔ کہا یحییٰ نے کہ پھر حدیث بیان کرنے لگے عبداللہ اور کہا کہ فرمایا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہ ہم حاضر تھے خدمت میں رسول اللہ ﷺ کے سو آیا ایک مرد بہت سفید کپڑے والا اور بہت سیاہ بالوں والا کہ نہ دیکھا جاتا تھا اس پر اثر سفر کا اور نہ پہچانتا تھا ہم میں سے اس کو کوئی یہاں تک کہ آیا وہ قریب نبی ﷺ کے اور ملا دیئے اپنے گھٹنے آپ ﷺ کے گھٹنوں سے یعنی بیٹھنے میں پھر کہا اے محمد ﷺ کیا حقیقت ہے ایمان کی؟ فرمایا آپ نے ایمان کی حقیقت یہ ہے کہ تصدیق کرے تو اللہ کی اور فرشتوں کی اور اس کی کتابوں اور رسولوں کی اور تصدیق کرے پچھلے دن کی اور تقدیر کی اس کے خیر وشر کی پھر کہا اس نے اور کیا ہے اسلام؟ فرمایا آپ نے اسلام گواہی دینا ہے اس

بات کی کہ کوئی معبود برحق نہیں سوا اللہ کے اور محمد بندے اس کے ہیں اور قائم کرنا نماز کا اور ادا کرنا زکوٰۃ کا، اور حج بیت اللہ کا، اور روزہ رمضان کا۔ کہا اس نے پھر کیا ہے احسان؟ فرمایا آپ ﷺ نے احسان یہ ہے کہ پوجے اور عبادت کرے تو اللہ تعالیٰ کی اس خشوع خضوع سے کہ گویا تو اسے دیکھتا ہے، پھر اگر یہ تجھ سے نہ ہو سکے تو یہ یقین کر کہ وہ تجھے دیکھتا ہے۔ کہا راوی نے کہ پھر وہ سائل ہر بات میں آپ ﷺ کی کہتا جاتا تھا کہ سچ فرمایا آپ ﷺ نے۔ کہا راوی نے سو تعجب کیا ہم نے کہ کیسا پوچھتا ہے یہ اور جلدی سے مان لیتا ہے۔ پھر کہا اس سائل نے کہ کب ہے قیامت؟ تو فرمایا آپ نے جس سے تم پوچھتے ہوا سے کچھ زیادہ علم نہیں اس کا تم سے۔ یعنی جیسے تم اس کا وقت نہیں جانتے ویسا ہی میں بھی نہیں جانتا۔ پھر کہا سائل نے کہ کیا ہے نشانی اس کی؟ فرمایا آپ نے نشانی اس کی یہ ہے کہ جنے گی لونڈی اپنی بی بی کو اور یہ کہ دیکھے گا تو ننگے پیر برہنہ تن محتاج بکریوں کے چرانے والوں کو کہ لمبی لمبی عمارتیں بناتے ہوں گے۔ کہا عمرؓ نے سو ملے مجھ سے نبی اس کے تین دن بعد اور فرمایا اے عمر تم جانتے ہو کہ کون تھا یہ پوچھنے والا؟ البتہ یہ جبرئیل تھا کہ آیا تھا تمہارے پاس کہ سکھلا دے تم کو دین تمہارا۔

فائدہ : روایت کیا ہم سے احمد بن محمد نے انہوں نے ابن مبارک سے انہوں نے کہمس بن الحسن سے اسی اسناد سے مانند اس کے اور روایت کیا ہم سے محمد بن مثنیٰ نے انہوں نے معاذ بن ہشام سے انہوں نے کہمس سے اسی اسناد سے مانند اس کے معنوں میں اور اس باب میں طلحہ بن عبیداللہ اور انس بن مالک اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی ہے کئی سندوں سے اسی کے مانند۔ اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث ابن عمرؓ سے انہوں نے روایت کیا نبی ﷺ سے۔ اور صحیح یہ ہے کہ روایت ہے ابن عمرؓ سے وہ روایت کرتے ہیں حضرت عمرؓ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے۔

مترجم : قولہ: پہلے پہل جو گفتگو کی تھی انکار تقدیر میں تو معبد جہنی نے۔ یعنی نئی نکالی اس نے بدعت اور احداث فی الدین کیا اور اختلاف کیا اہل حق کا حالانکہ اہل حق اثبات کرتے ہیں قدر کا۔ اور قدر بفتح دال اور باسکان دونوں طرح لغت مشہور ہے اور مراد اثبات قدر سے یہ ہے اللہ تبارک وتعالیٰ نے اندازہ کیا اشیاء کا ازل میں اور محیط تھا علم قدیم اس کا اس پر کہ یہ واقع ہوں فلاں فلاں اوقات معلومہ میں فلاں فلاں صفاتِ مخصوصہ پر، پھر وہ اشیاء انہی اوقات میں انہی صفات پر منصۂ شہود میں آتی ہیں اور کتم عدم سے مطابق علم الٰہی ساخت وجود پر مصور ہوتی ہیں اور قدریہ اس کا انکار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے کوئی اندازہ نہیں کیا قبل مخلوقات کے اور نہیں متعلق ہوا علم اس کا اشیاء موجودہ سے قبل وجود کے بلکہ جانا اللہ تعالیٰ نے اشیاء کو بعد موجود ہونے کے اور جھوٹ باندھا انہوں نے اللہ تعالیٰ پر اور انکار کیا اخبار رسول کا تعالی اللہ عن اقوالھم الباطلة علوا كبيرا اور موسوم ہوا یہ فرقہ بہ قدریہ بسبب انکار قدر کے، صاحب مقالات نے کہ متکلمین میں سے ہے کہا ہے کہ باقی نہ رہے وہ قدریہ کہ جن کا یہ قول شنیع تھا اور اہل قبلہ سے اب کوئی اس کا قائل نہیں اور فی زمانناجو قدریہ پائے جاتے ہیں وہ معتقد ہیں اثبات قدر کے مگر کہتے ہیں

کہ غیر اللہ کی طرف سے ہے اور شر اس کے غیر کی طرف سے۔ تعالیٰ اللہ عن قولھم۔ امام الحرمین نے فرمایا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد کیا کہ قدریہ مجوس اس امت کے ہیں اور تشبیہ دی آپ ﷺ نے ان کو مجوس سے اس لیے کہ انہوں نے بھی خیر و شر کی تقسیم کی ہے۔

چنانچہ کہا ہے خیر یزدان کی طرف سے ہے اور شر اہرمن کی طرف سے۔ اور اس حدیث کو روایت کیا ابن عمرؓ نے رسول اللہ ﷺ سے۔ اخراج کیا اس کو ابوداؤد نے اپنے سنن میں اور حاکم نے مستدرک میں اور کہا یہ حدیث صحیح ہے شیخین کی شرط پر اور مذہب اہل حق کا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ خالق ہے خیر و شر سب کا نہیں موجود ہوتی ہے کوئی چیز مگر اس کی مشیت سے سو وہ دونوں منسوب ہیں اس کی طرف خلقاً اور ایجاداً جیسے منسوب ہیں فاعلین کی طرف اس کے بندوں سے فعلاً اور اکتساباً۔ خطابی نے فرمایا ہے کہ بعض عوام کے خیال خام میں ہے کہ معنی قضا کے جبر کرنا ہے اللہ تعالیٰ کا بندے پر اس چیز کے ساتھ کہ مقدر کیا اس کے لیے اور سلب کرنا ہے اس کے اختیار کا، حالانکہ ایسا نہیں ہے بلکہ مراد اثبات قدر سے فقط ثابت کرنا ہے اللہ تعالیٰ شانہ کے علم قدیم کا قبل اکتساب عبد کے خیر و شر کو اور قبل پیدا کرنے خیر و شر کے اپنی قدرت کاملہ سے۔ اور قدر اسم ہے اس چیز کا کہ صادر ہوئی مقدر بقدرت قادر کہا جاتا ہے قدرت الشئی وقدرتہ بہ تخفیف و تثقیل ایک ہی معنے کے لیے اور قضا کے معنی پیدا کرنا ہے۔

چنانچہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے ﴿ فَقَضَاهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ فِي يَوْمَيْنِ ﴾ أَیْ خَلَقَهُنَّ۔ یعنی پیدا کیا ان کو سات آسمان دوروز میں اور ظاہر ادلہ قطعیہ کتاب و سنت کے اور اجماع ہے صحابہ کا اور اتفاق اہل حل عقد کا سلف خلف سے اثبات قدر پر اور بہت ہوئی ہیں تصانیف اس باب میں چنانچہ احسن اور مفید تر اس میں سے کتاب حافظ فقیہ ابوبکر بیہقی کی ہے۔ قولہ: ويتفقرون العلم تقفر تقدیم قاف علی الفاء بمعنی طلب ہے، یہی مشہور ہے اور بعضوں نے کہا ہے معنی اس کے جمع کرنا ہے يتفقرون العلم یعنی جمع کرتے ہیں علم کو۔ اور بعض شیوخ مغاربہ نے بتقدیم فا کہا ہے یعنی بحث کرتے ہیں غوامض علم سے اور استخراج کرتے ہیں اس کے خفیات کا یہ روایتیں مسلم کی ہیں اور غیر مسلم میں يتقفون بہ تقدیم قاف و بحذف را وارد ہوا ہے اور وہ بھی صحیح ہے معنی اس کے تتبع کے ہیں۔ اور قاضی عیاض نے کہا میں نے بعضوں سے يتقعرون بعین مہملہ بعد القاف سنا ہے یعنی طلب کرتے ہیں قعر علم کو اور ڈھونڈتے ہیں اس کے غوامض اور خفیات کو۔ محاورہ ہے تقعر فی کلامہ جب کسی کے کلام میں غرابت پائی جائے اور ابویعلی موصلی کی روایت میں يتفقهون مروی ہے اور معنی اس کے ظاہر ہیں۔ قولہ: اور امر مخلوق کا ابتدائی ہے یعنی قبل وقوع وقائع کے، اللہ تعالیٰ کو اس کا علم نہ تھا اور اس کے علم قدیم میں اس کا اندازہ اور مقدار معین نہ ہوا تھا بلکہ بعد وقوع کے اس کا علم بطور ابتداء کے اللہ تعالیٰ کو حاصل ہوتا ہے اور لازم آتی ہے اس قول سے تجہیل اللہ پاک کی قبل وقوع وقائع کے اللہ تعالیٰ عن ذلک علواً کبیرا اور یہ قول ان کے غلاۃ کا اور جو قائل ہے اس کا کافر ہے بلا خلاف ایسا ہی کہا تھا قاضی عیاض نے اور بے شک منکر اس قدر فلاسفہ ہیں۔

قولہ: جواب دیا عبداللہ نے کہ جب تو ان سے ملے آہ اس قول سے ظاہر ہے کہ مراد عبداللہ کی تکفیر تھی ان قدریوں کی جونفی کرتے ہیں علم قدیم کی اللہ تعالیٰ کے اور شاید مراد اس سے کفرانِ نعمت ہو اور جائز ہے کہ عمل مسلم کو غیر مقبول کہیں باوصف صحت کے جیسے نماز مکان مغصوبہ میں صحیح ہے کہ اس کی قضا واجب نہیں باوجود اس کے غیر مقبول ہے یعنی ثواب نہیں اس کا جماہیر علماء کے نزدیک اور باجماع سلف اس پر مترتب نہیں اجرا اور ایسا ہی شافعیہ کے نزدیک ہے اور نفطویہ نے کہا ہے ذہب کو ذہب کہا ہے لسرعة ذهابه یعنی بسبب جلد چلے جانے اس کے۔ قولہ: لا يرى عليه اثر السفر اور بعض روایتوں میں لانری نون سے مروی ہے۔ یعنی نہیں دیکھتے ہم اس پر اثر سفر کا اور دونوں صحیح ہیں۔

قولہ: فرمایا آپ نے احسان یہ ہے کہ عبادت کرے تو اور یہ کلام آپ کا جوامع الکلم سے ہے یعنی تھوڑے لفظوں میں وہ مضمون ارشاد کیا کہ عبادات طویلہ میں ادا نہ ہو سکے اور یہاں پر جاننا چاہیے کہ عبادت تین قسم ہے: اول اس طرح بجالانا کہ وظیفہ تکلیف کا ساقط ہو جائے اور شرعاً اس کا تارک نہ رہے یعنی بجالانا اس کا باستیفاء شرائط اور ارکان اور مقام، دوسرا مراقبہ کا ہے اور وہ بجالانا عبادت کا ہے اس طور پر کہ یقین ہو اس کو کہ اللہ تعالیٰ مجھے دیکھتا ہے اور ظاہر ہے کہ جب اس امر کا یقین ہوگا تو بندہ کوئی چیز نہ چھوڑے گا خشوع وخضوع وحسن سمت اور اجتماع ظاہری اور باطنی سے کہ بجالائے اس کو اور تیسرا مقام اس سے ارفع ہے کہ وہ مقام مشاہدہ ہے۔ اور وہ مقام ہے رسول اللہ ﷺ کا اور تفصیل اس کی یہ ہے کہ بجالائے عبادت بشرائط مذکورہ اور مستغرق ہو اس کے ساتھ بحار مکاشفہ میں گویا کہ وہ دیکھ رہا ہے اللہ تعالیٰ جل جلالہ وجل شانہ کو اور یہ مقام آپ کا ہے کہ فرمایا آپ ﷺ نے "جعلت قرة عيني في الصلوٰة" بسبب حصول استلذاد کے ساتھ طاعت کے اور وصول راحت کے ساتھ عبادت کے اور مسدود ہونے مسالک التفات الی الغیر کے بسبب استیلاء انوار مکاشفہ کے اور یہ ثمرہ ہے امتلاء زوایا قلب کا محبوب ہے، اور اشتغال باطن کا ساتھ اس کے اور نتیجہ اس کا نسیان احوال معلوم ہے اور اضمحلال رسوم اور ہر ایک ان درجات ثلثہ سے احسان ہے مگر مقامِ اول ان میں سے شرط ہے صحت اعمال کی اور مقامین اخریین شرط ہیں کمال کی اور لفظ احسان کا اکثر مستعمل ہوتا ہے مقامین اخریین کے لیے اور کمال ایمان کے واسطے۔

چنانچہ تحقیق اس کی مقدمہ میں گزری اور آخر میں سوال کیا اس کا جبرئیل علیہ السلام نے کہ اہل اس کے قلیل ہیں وقليل ماهم اللهم اجعلنا من القليل اور ایک وجہ یہ بھی ہے کہ احسان صفات افعال سے ہے یا شرائط سے اور صفت اور شرط کا درجہ متاخر ہے موصوف سے اور مشروط کے درجہ سے۔ قولہ: فرمایا آپ نے جس سے تم پوچھتے ہو اسے کچھ زیادہ علم نہیں آہ اس سے معلوم ہوا کہ مسئول اور مفتی کو ضرور ہے کہ جو چیز اسے معلوم نہ ہو تو لااعلم ولا ادری کہہ دے اور اس میں شرمائے نہیں۔ اور یہ خیال نہ کرے کہ میری کسر شان ہوگی بلکہ اس سے اور اس کا ورع وتقویٰ اور محتاط ہونا لوگوں میں ظاہر ہوگا اسی لیے کہا گیا ہے کہ لا ادری نصف العلم اور یہ سوال جبرئیل علیہ السلام کا اس نظر سے نہ تھا کہ لوگ اس کے وقت کو جان لیں بلکہ اس مقصود کے لیے تھا کہ لوگ اس کا

وقت پوچھنے سے باز رہیں۔ چنانچہ یہ سوال و جواب حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت جبرئیل علیہ السلام کے درمیان میں ہو چکا تھا مگر فرق اتنا تھا کہ وہاں جبرئیل علیہ السلام مسئول عنہ تھے اور یہاں سائل اور جبرئیل نے بھی وہی جواب دیا تھا جو آنحضرت ﷺ نے ان کو دیا اور اس میں عجیب لطف ہوا کہ لبیب ذکی پر پوشیدہ نہیں۔ قولہ: فما امارتھا بعضی روایتوں میں امارات کا لفظ ہے اور بعضی میں اشراط کا امارات جمع ہے امارت کی' امارت باثبات ہا دحذف ہا بمعنی علامت ہے اور اشراط جمع ہے شرط کی وہ بھی بمعنی علامت مگر یہاں امارت سے امارات وسطی قیامت مراد ہیں کہ مقدمہ قیامت اور مقارن اس کے ہیں۔ قولہ: ان تلد الامة ربتھا بعضی روایتوں میں ربہا آیا ہے بغیر تاء کے اور رب کے معنی سید اور ربتہ کے معنی سیدہ یعنی جنے گی لونڈی اپنی بی بی کو اور مالکہ کو یا اپنے میاں اور مالک کو۔ چنانچہ بعضی روایتوں میں بعلہا ہے اور بعل سے مراد بھی سید اور مالک ہے اور یہ کنایہ ہے کثرت اولاد سراری سے کہ جب لونڈیوں سے اولاد ہوگی تو ماں ان کی گویا اولاد کی لونڈی ہے اس لیے کہ ملک ہے ان کے باپ کے۔ اور بعضوں نے کہا ہے کہ مراد یہ ہے کہ سلاطین اکثر کنیز زادے ہوں گے کہ ان کی ماں ان کی رعیت ہوگی اور وہ اس کے حاکم اور سید۔ اور بعضوں نے کہا مراد اس سے فساد حال ہے اور کثرتِ بیع امہات اولاد کہ آخر ام ولد بکتے بکتے اپنی اولاد کے ملک میں آ جائے گی اور وہ نہ جانے گا کہ یہ میری ماں ہے تا کہ اس کی تعظیم و تکریم کرے۔ اور بعضوں نے کہا مراد اس سے کثرت عقوق ہے یعنی اولاد ماں سے ایسا معاملہ کرے گی اور کام خدمت لے گی کہ جیسے لونڈیوں سے لیتے ہیں۔ اور نووی نے فرمایا کہ اس حدیث میں دلیل نہیں ہے جو از بیع پر ام ولد کے اور نہ اس کے منع پر، اور لطف یہ ہے کہ دو بڑے کبار علماء نے اس سے استدلال کیا ہے ایک نے جواز پر اور ایک نے منع پر۔ قولہ: اور یہ کہ دیکھے گا تو ننگے پیر برہنہ تن کو الخ۔ مراد اس سے ارتفاع اسافل ہے اور تمول اراذل کہ کمینے لوگ اور خبیث امیر ہوں گے اور رئیس۔ چنانچہ شاعر عرب نے کہا ہے شعر:

إِذَا الْتَحَقَ الْأَسَافِلَ بِالْأَعَالِيْ　　فَقَدْ طَابَتْ مَنَادَمَةُ الْمَنَايَا

اور اس قول میں حضرت کے اخبار ہے انتشار اسلام سے، اور استیلاء اہل اسلام سے کہ وہ غالب ہوں گے ملکوں پر اور قید کریں گے کفار کی عورتوں کو اور کثرت سے ہوگی ان کی اولاد۔ قولہ: سکھلائے گا تم کو دین تمہارا اس سے معلوم ہوا کہ لفظ دین کا شامل ہے اسلام و ایمان و احسان کو، جیسا کہ ہم نے تصریح کی مقدمہ میں اور بعضی روایتوں میں آیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا قسم ہے اس پروردگار کی کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے کہ جبرئیل علیہ السلام جب میرے پاس آئے ہیں میں نے ان کو پہچانا ہے مگر اس بار کہ نہ پہچانا میں نے ان کو مگر جب پیٹھ پھیری انہوں نے۔ (وھذا اخر ماار دنا ایراده فی شرح ھذا الحدیث و التقطنا کله من النووی والقسطلانی)

❀❀❀❀

٥۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي إِضَافَةِ الْفَرَائِضِ إِلَى الإِيْمَانِ

اس بیان میں کہ فرائض ایمان میں داخل ہیں

(٢٦١١) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِالْقَيْسِ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالُوْا : إِنَّا هٰذَا الْحَيَّ مِنْ رَبِيْعَةَ وَلَسْنَا نَصِلُ إِلَيْكَ إِلَّا فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ، فَمُرْنَا بِشَيْءٍ نَأْخُذُهُ عَنْكَ وَنَدْعُوا إِلَيْهِ مَنْ وَرَاءَنَا، فَقَالَ: ((آمُرُكُمْ بِأَرْبَعٍ: اَلْإِيْمَانُ بِاللّٰهِ، ثُمَّ فَسَّرَهَا لَهُمْ: شَهَادَةُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ، وَإِقَامُ الصَّلٰوةِ وَإِيْتَاءُ الزَّكٰوةِ، وَأَنْ تُؤَدُّوْا خُمُسَ مَاغَنِمْتُمْ)). (اسناده صحيح) ايمان ابى عبيد ص ٥٨۔٥٩)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا: کہ آئے قاصد عبدالقیس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیا کہ ہمارے آپ کے درمیان یہ قبیلہ ہے ربیعہ کہ اس کے سبب سے ہم ہمیشہ حاضر نہیں ہو سکتے آپ کی خدمت میں مگر حرام کے مہینوں میں یعنی اشہر حج میں کہ عرب ان دنوں کسی کو لوٹتے مارتے نہ تھے، سو آپ حکم کر دیجیے ہم کو ایسی چیز کا کہ ہم اس پر عمل کریں اور ترغیب وتحریض کریں اس کی اور لوگوں کو اپنے سوا، سو فرمایا آپ نے کہ میں تم کو حکم کرتا ہوں چار چیزوں کا: اول ایمان لانا اللہ تعالیٰ پر اور تفسیر کی آپ نے ایمان کی کہ ایمان گواہی دینا ہے اس امر کی کہ کوئی معبود برحق نہیں سوا اللہ کے اور میں رسول ہوں اللہ تعالیٰ کا، اور قائم کرنا نماز کا، اور ادا کرنا زکوٰۃ کا اور یہ کہ دو تم خمس غنیمت سے۔ یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تفسیر ایمان ان عملوں سے کی۔

فائدہ: روایت کیا ہم سے قتیبہ نے انہوں نے حماد بن زید سے انہوں نے ابی حمزہ سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اس کی۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابوحمزہ ضبعی کا نام نضر بن عمران ہے اور روایت کیا شعبہ نے ابوجمرہ سے بھی اور زیادہ کیے اس میں یہ لفظ ''أَتَدْرُوْنَ مَا الْإِيْمَانُ شَهَادَةُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ'' فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ۔ یعنی کیا تم جانتے ہو کیا ہے ایمان؟ گواہی دینا کہ کوئی معبود برحق نہیں سوا اللہ کے اور میں رسول ہوں اللہ کا۔ پھر ذکر کیا آخر حدیث تک سنا میں نے قتیبہ سے کہ وہ فرماتے تھے نہیں دیکھا میں نے مثل ان چار فقہاء بزرگ کے کسی کو مالک بن انس اور لیث بن سعد اور عباد بن عباد مہلبی اور عبدالوہاب ثقفی، کہا قتیبہ نے اور راضی تھے ہم اس پر کہ ہر دن لوٹیں ہم عباد بن عباد کے پاس سے دو ہی حدیث سن کر اور عباد بن عباد اولاد سے ہیں مہلب بن ابی صفرہ کی۔

مترجم: غرض مصنف رحمہ اللہ کی اس بات سے یہ ہے کہ اعمال ایمان میں داخل ہیں اور یہی مذہب صحیح ہے۔

چنانچہ بخاری نے تعریف ایمان میں فرمایا ہے: "الایمان قول و فعل و یزید و ینقص" اور حاکم کے نزدیک یہ لفظ ہیں الایمان قول وعمل و یزید و ینقص اور ایسا ہی نقل کیا اللالکائی نے ''کتاب السنہ'' میں شافعی اور احمد بن حنبل اور اسحاق

بن راہویہ سے بلکہ قائل ہیں اس کے اصحاب رسول اللہ ﷺ میں سے عمر بن الخطاب اور علی بن ابی طالب اور ابن مسعود اور معاذ بن جبل اور ابوالدرداء اور ابن عباس اور ابن عمر اور عمارہ اور ابو ہریرہ اور حذیفہ اور عائشہ رضی اللہ عنہم اجمعین وغیرہم۔ اور تابعین سے کعب احبار اور عروہ اور طاؤس اور عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہم وغیرہم اور روایت کیا اللالکائی نے بسند صحیح بخاری سے کہ فرمایا امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے کہ ملاقات کی میں نے ہزار مردوں سے زیادہ علماء امصار اور فقہائے دیار سے پھر ایک کو بھی نہ دیکھا میں نے کہ وہ اختلاف کرتا اس قول میں کہ ایمان قول ہے اور عمل ہے اور زیادہ ہوتا ہے اور کم ہوتا ہے لیکن مالک نے جو توقف کیا ہے اس کے نقصان میں تو فقط اس خیال سے کوئی ان پر موافقت خوارج کی تہمت نہ لگائے، اور یہ نہ سمجھے کہ وہ موافق خوارج ہیں۔ اور استدلال کیا ہے بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے زیادت ایمان پر کتنی ہی آیتوں سے چنانچہ فرمایا اللہ سبحانہ نے سورۂ فتح میں ﴿ لِيَزْدَادُوْا إِيْمَانًا مَعَ إِيْمَانِهِمْ ﴾ اور سورہ کہف میں ﴿ وَزِدْنَاهُمْ هُدًى ﴾ اور سورہ مریم میں ﴿ وَيَزِيْدُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اهْتَدَوْا هُدًى ﴾ اور سورہ مدثر میں ﴿ وَيَزْدَادَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا إِيْمَانًا ﴾ اور سورۂ برأت میں ﴿ أَيُّكُمْ زَادَتْهُ هٰذِهِ إِيْمَانًا فَأَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَزَادَتْهُمْ إِيْمَانًا ﴾ اور آل عمران میں ﴿ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ إِيْمَانًا ﴾ اور سورۂ احزاب میں ﴿ وَمَا زَادَهُمْ إِلَّا إِيْمَانًا وَّتَسْلِيْمًا ﴾ پھر اگر کوئی معترض ہو اور کہے کہ ایمان تصدیق باللہ کا نام ہے اور تصدیق بالرسول کا اور تصدیق ایک شے واحد کہ متجزی نہیں ہوتی پس اس میں زیادت اور نقصان کیونکر جائز ہوگا۔ جواب دیا جائے گا کہ درصورت یہ کہ قول اور فعل تعریف ایمان میں داخل ہوں پس زیادتی اس کی اظہر من الشمس ہے کہ افعال حسنہ جتنے بڑھتے جائیں گے ایمان بڑھتا جائے گا اور درصورت یہ کہ قول وفعل اس میں داخل نہ ہوں تب بھی کمی بیشی اس کی مشاہدہ میں آتی ہے اس لیے کہ ہر ایک جانتا ہے کہ جو تصدیق اس کے قلب میں ہے وہ کم و بیش ہوتی رہتی ہے اس طرح پر کہ بعض احیان میں یقین اور اخلاص قلب میں زیادہ معلوم ہوتا ہے اور توکل مسبب الاسباب پر زیادہ ہو جاتا ہے اور آخرت گویا سامنے نظر آتی ہے۔ چنانچہ محافل علماء اور صلحاء میں اس کا مشاہدہ کیا جاتا ہے اور بعض اوقات میں بحسب ظہور براہین وسطوح دلائل مزید یقین ہوتا ہے اور بعض احیان میں کم۔

اسی جگہ سے معلوم ہوا کہ ایمان صدیقین کا اقویٰ ہے ایمان غیر سے اور اس مضمون پر حدیث حنظلہ دال ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ یارسول اللہ (ﷺ) جب ہم آپ کی خدمت میں ہوتے ہیں گویا آخرت کو دیکھتے ہیں پھر جب اپنے اموال واولاد میں مشغول ہو جاتے ہیں وہ تصدیق نہیں پاتے اور وہ یقین اپنے دلوں میں مشاہدہ نہیں فرماتے۔ اور اسی پر مبنی ہے محققین اشاعرہ کا یہ قول کہ نفس تصدیق کم وبیش نہیں ہوتی مگر ایمان شرعی کم وبیش ہوتا ہے بزیادت وکمی ثمرات اس کی کے کہ وہ اعمال ہیں۔ اور اس تقریر سے حاصل ہوتی ہے توفیق ظواہر نصوص میں جو دال ہیں زیادت پر اور اقاویل سلف میں اور اصل وضع لغوی میں اور اکثر متکلمین کے قول ہیں ہاں البتہ زیادتی قوت اور ضعف کی راہ سے اور اجمال وتفصیل کے راہ سے اور تعدد کی راہ سے باعتبار کثرت افراد مسلمین کے مسلم الطرفین ہے۔ اور پسند کیا اس تقریر کو نووی نے اور منسوب کیا علامہ تفتازانی نے شرح عقائد نسفی

میں اس قول کو طرف بعض محققین کے اور مواقف میں کہا کہ یہی حق ہے۔

اور انکار کیا اکثر متکلمین نے اور حنفیہ نے اور کہا انہوں نے کہ اگر یہ قول قبول نہ کیا جائے تو لازم آتا ہے شک اور کفر یعنی جب تصدیق کم ہوجائے تو منجر ہو طرف شک کے اور وہ کفر ہے اور جواب دیا آیات وغیرہ کا جیسا کہ نقل کیا ہے انہوں نے اپنے امام سے کہ زیادت ایمان کی مخصوص تھی آپ ﷺ کی زبان مبارک کے ساتھ اس لیے کہ ہمیشہ فرائض واحکام وہاں زیادہ ہوتے تھے۔ پھر جو فرض زیادہ ہوتا تھا اس پر وہ لوگ ایمان لاتے تھے پس یہی زیادتی ایمان تھی اور بعد آپ کے یہ ممکن نہیں حاصل اس کا یہ ہے کہ زیادتی ایمان بزیادتی مایجب به الایمان تھی اور یہ اس زمانے کے سوا متصور نہیں مگر اس میں نظر ہے اس لیے کہ اطلاع تفاصیل فرائض پر ممکن ہے۔ غیر زبان مبارک میں اور ایمان واجب ہے اجمالاً اس چیز میں کہ جو معلوم ہے اجمالاً اور واجب ہے تفصیلاً اس چیز میں کہ جو معلوم ہے تفصیلاً اور یہ امر پوشیدہ نہیں کہ تفصیل زیادہ ہے اجمالی سے پس ممکن ہوئی زیادتی ایمان کی بعد زمانہ مبارک کے بھی مثلاً ایک شخص اُمی ایمان لایا اجمالاً اور بعد اس کے تحصیل علم میں مشغول ہوا اور وہ اجمال روز بروز تفصیل سے منشرح ہوتا رہا اور ایمان تفصیلی حاصل ہوتا رہا۔ پس یہ زیادتی ہے اصل ایمان کی اور انکار اس کا انکار بدیہی ہے۔ (قسطلانی مع شئے زائد)

٦۔ بَابُ: فِي إِسْتِكْمَالِ الْإِيْمَانِ وَالزِّيَادَةِ وَالنُّقْصَانِ

ایمان کے مکمل ہونے اور اس میں کمی اور زیادتی ہونے کے بیان میں

(٢٦١٢) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ مِنْ أَكْمَلِ الْمُؤْمِنِيْنَ إِيْمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا وَأَلْطَفُهُمْ بِأَهْلِهِ)).

ترجمہ: روایت ہے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کامل تر مؤمنین میں ایمان کی رو سے اچھے خلق والا ہے اور اپنے اہل سے نرمی کرنے والا۔ (اسنادہ ضعیف) سلسلة الاحاديث الصحيحة تحت الحديث (٢٨٤)

فائدہ: اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور مالک رحمہ اللہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے اور نہیں جانتے ہم کہ ابو قلابہ کو سماع ہو ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور روایت کی ہے ابو قلابہ نے عبداللہ بن یزید سے جو کہ رضیع ہیں عائشہ رضی اللہ عنہا کے۔ وہ روایت کرتے ہیں عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس روایت کے سوا اور روایتیں۔ اور ابو قلابہ کا نام عبداللہ بن زید جرمی ہے۔ روایت کی ہم سے ابن ابی عمر نے انہوں نے سفیان سے کہا سفیان نے کہ ذکر کیا ایوب سختیانی نے ابو قلابہ کا اور کہا واللہ وہ فقہائے ذوی الالباب سے تھے۔

مترجم: یہ حدیث دال ہے کمال ایمان پر، اور جس میں کمال ہوتا ہے اس میں نقصان بھی راہ پاتا ہے اور یہی مقصود ہے مولف رحمہ اللہ کا۔

(۲۶۱۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ خَطَبَ النَّاسَ فَوَعَظَهُمْ ثُمَّ قَالَ: ((يَامَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ فَإِنَّكُنَّ أَكْثَرُ أَهْلِ النَّارِ))، فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِنْهُنَّ: وَلِمَ ذَاكَ يَارَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((لِكَثْرَةِ لَعْنِكُنَّ))، يَعْنِي وَكُفْرِ كُنَّ الْعَشِيْرَ قَالَ: ((وَمَا رَأَيْتُ مِنْ نَاقِصَاتِ عَقْلٍ وَدِيْنٍ أَغْلَبَ لِذَوِي الْأَلْبَابِ وَذَوِي الرَّأْيِ مِنْكُنَّ)). قَالَتِ امْرَأَةٌ مِنْهُنَّ: وَمَا نُقْصَانُ عَقْلِهَا وَدِيْنِهَا؟ قَالَ: ((شَهَادَةُ امْرَأَتَيْنِ مِنْكُنَّ بِشَهَادَةِ رَجُلٍ، وَنُقْصَانُ دِيْنِكُنَّ الْحَيْضَةُ فَتَمْكُثُ إِحْدَكُنَّ الثَّلَاثَ وَالْأَرْبَعَ لَا تُصَلِّيْ)).

(اسناده صحيح) الارواء: ۱/۲۰۵) الظلال (۹۵۶).

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے خطبہ پڑھا لوگوں پر اور نصیحت کی ان کو پھر فرمایا اے گروہ عورتوں کے! صدقہ دو کہ تم اکثر اہل نار ہو۔ عرض کی ایک عورت نے ان میں سے اور کیوں ہے یہ یارسول اللہ' فرمایا بسبب کثرت لعن تمہارے کے یعنی اور ناشکری کرتی ہو تم شوہر کی۔ اور فرمایا میں نے نہ دیکھا کسی ناقص عقل ناقص دین والی کو کہ غالب ہو جاتی ہو عقلمندوں پر اور ہوشیار لوگوں پر تم سے زیادہ۔ پھر عرض کی ایک عورت نے ان میں سے کہ کیا ہے نقصان عورتوں کی عقل کا۔ فرمایا: دو عورتوں کی گواہی ایک مرد کی گواہی کے برابر ہے یعنی یہ نقصان اس کی عقل کا اور نقصان ان کے دین کا حیض ہے ایک جب حائضہ ہوتی ہے رک جاتی ہے ایک تم میں کی تین یا چار دن کہ نماز نہیں پڑھتی۔

فائدہ: اس باب میں ابوسعید اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۲۶۱٤) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَلْإِيْمَانُ بِضْعٌ وَسَبْعُوْنَ بَابًا فَأَدْنَاهَا إِمَاطَةُ الْأَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ، وَأَرْفَعُهَا قَوْلُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ)).

(اسناده صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (۱۳٦۹ـ تخريج الايمان: ۲۱/٦۷)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ ایمان کے ستر پر کئی باب ہیں سو ادنیٰ باب دور کرنا اذٰی کا ہے راہ سے اور اعلیٰ باب قول لا الہ الا اللہ۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ایسی ہی روایت کی سہیل بن ابو صالح نے انہوں نے عبداللہ بن دینار سے انہوں نے ابو صالح سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے۔ اور روایت کی عمارہ بن غزیہ نے یہ حدیث ابو صالح سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ نے: ایمان کے چونسٹھ باب ہیں۔ روایت کی ہم سے یہ حدیث قتیبہ نے انہوں نے بکر بن مضر سے انہوں نے عمارہ سے جو بیٹے ہیں غزیہ کے انہوں نے ابو صالح سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے۔

مترجم: اس حدیث سے مؤلف رحمہ اللہ نے استدلال کیا کہ ایمان ذی اجزاء شے ہے اور جو ذی اجزاء ہو اس میں باجتماع اجزاء

تکمیل اور بہ تنقیص اجزاء نقص راہ پاتا ہے پس ایمان کی زیادتی و کمی بیشی ثابت ہوئی۔ و ذلك المقصود۔ قولہ: بضع و سبعون آہ بضع بکسر موحدہ وقد تفتح۔ فرا نے کہا ہے کہ خاص ہے ساتھ عشرات کے تسعین تک' سو نہ کہا جائے گا بضع و مأته اور نہ بضع والف۔ اور قاموس میں ہے کہ بضع ما بین ثلاث و تسع یا خمس یک یا واحد سے چار سے نو تک یا مراد اس سے سات ہیں اور جب متجاوز ہوا عشر سے گیا بضع سو نہیں کہا جاتا بضع وعشرون اور دوسرا قول یہ ہے کہ کہا جاتا ہے مگر مذکر میں بہا اور مؤنث میں بے ہا کے' سو کہے گا تو بضعة وعشرون رجلاً وبضع وعشرون امرأة اور اس کا عکس نہیں ہوتا (قسطلانی) اور مسلم میں سہیل بن ابوصالح نے عبداللہ بن دینار سے بضع وسبعون اور بضع وستون بر سبیل شک روایت کیا ہے۔

اور اصحاب سنن ثلثہ نے ان کے طریق سے بضع وسبعون بغیر شک کے روایت کیا ہے۔ اور بیہقی نے روایت بخاری کو ترجیح دی ہے اس لیے کہ سلیمان نے بغیر شک کے بضع وستون روایت کیا ہے اور ترجیح اس طرح بھی ہے کہ وہ متقین ہے اور ماعدا اس کا بضع وسبعون مشکوک ہے۔ اور بیہقی کی ایک کتاب ہے شعب الایمان کہ اس میں ایمان کے شعبوں کا بیان ہے اور وہ نہج پر منہاج کے تالیف ہوئی ہے اور منہاج ایک عمدہ کتاب ہے ابوعبداللہ حلیمی کی کہ وہ امام ہیں شافعیوں کے۔ قاضی عیاض نے کہا ہے کہ بضع اور بضعۃ بفتح با اور بکسر با دونوں ہے عدد میں بخلاف بضعۃ اللحم کے کہ وہ بالفتح ہے لاغیر۔ امام حافظ ابوحاتم بن حبان سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا تتبع کیا میں نے طاعات کا تو وہ بہت ہو جاتے تھے پھر رجوع کی میں نے سنن کی طرف اور گنا ان طاعتوں کو کہ آپ ﷺ نے جنہیں ایمان سے شمار کیا ہے تو وہ گھٹ جاتی تھیں بضع وسبعین سے' پھر ڈھونڈھا میں نے قرآن سے اور قرأت کی اس کی تدبر سے اور گنا ان طاعتوں کو کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے ان کو ایمان سے تو وہ گھٹ جاتی تھیں بضع وسبعین سے پس ملا میں نے ستر (۷۰) پر سے ان چیزوں کو کہ گنا ان کو آپ نے ایمان سے ساتھ طاعت قرآن کے اور گرایا مکرر ان کو پس وہ ستر پر گئے نہ بڑھے اس سے نہ گھٹے، سو یقین کر لیا میں نے کہ یہی مراد ہے رسول اللہ ﷺ کے اور ذکر کیا ابوحاتم نے ان سب کو کتاب وصف الایمان میں۔ (نووی)

❀❀❀❀

۷۔ بَابُ: مَا جَاءَ: ((أَنَّ الْحَيَاءُ مِنَ الْإِيْمَانِ))

اس بیان میں کہ حیا ایمان سے ہے

(۲۶۱۵) عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَرَّ بِرَجُلٍ وَهُوَ يَعِظُ أَخَاهُ فِى الْحَيَاءِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَلْحَيَاءُ مِنَ الْإِيْمَانِ)). (اسناده صحيح) الروض النضير (۵۱۳ و ۷۴۳)

تَرجمہ: روایت ہے سالم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ رسول اللہ ﷺ گزرے ایک مرد پر اور وہ منع کر رہا تھا

اپنے بھائی کو حیا سے، سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: کہ حیا تو ایمان میں داخل ہے۔ یعنی منع کرنا اس سے بے محل ہے۔

فائدہ : کہا احمد بن منیع نے اپنی حدیث میں کہ نبی ﷺ نے سنا ایک مرد کو کہ وہ منع کر رہا تھا اپنے بھائی کو حیا سے الحدیث۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

مترجم: مؤلف رحمہ اللہ نے استدلال کیا اس حدیث سے اس پر کہ اعمال داخل ایمان ہیں۔ چنانچہ حیا کہ ایک عمل ہے اس کو آپ ﷺ نے ایمان سے فرمایا پس اور افعال بھی اسی طرح اس میں داخل ہوئے ورنہ ترجیح بلا مرجح لازم آئے گی۔

❀❀❀❀

۸۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِيْ حُرْمَةِ الصَّلَاةِ

نماز کی عظمت کے بیان میں

(۲۶۱۶) عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ سَفَرٍ فَأَصْبَحْتُ يَوْمًا قَرِيْبًا مِنْهُ وَنَحْنُ نَسِيْرُ فَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَخْبِرْنِيْ بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ وَيُبَاعِدُنِيْ عَنِ النَّارِ، قَالَ: ((**لَقَدْ سَأَلْتَنِيْ عَنْ عَظِيْمٍ وَإِنَّهُ لَيَسِيْرٌ عَلٰى مَنْ يَسَّرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ: تَعْبُدُ اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا، وَتُقِيْمُ الصَّلٰوةَ، وَتُؤْتِي الزَّكٰوةَ وَتَصُوْمُ رَمَضَانَ وَتَحُجُّ الْبَيْتَ**))، ثُمَّ قَالَ: ((**أَلَا أَدُلُّكَ عَلٰى أَبْوَابِ الْخَيْرِ: أَلصَّوْمُ جُنَّةٌ، وَالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيْئَةَ كَمَا يُطْفِئُ الْمَاءُ النَّارَ، وَصَلٰوةُ الرَّجُلِ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ**)). قَالَ: ثُمَّ تَلَا ﴿**تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ**﴾ حَتّٰى بَلَغَ ﴿**يَعْمَلُوْنَ**﴾ ثُمَّ قَالَ ((**أَلَا أُخْبِرُكَ بِرَأْسِ الْأَمْرِ كُلِّهِ وَعَمُوْدِهِ وَذِرْوَةِ سَنَامِهِ**))، قُلْتُ: بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((**رَأْسُ الْأَمْرِ الْإِسْلَامُ، وَ عَمُوْدُهُ الصَّلَاةُ، وَ ذِرْوَةُ سَنَامِهِ الْجِهَادُ**)) ثُمَّ قَالَ ((**أَلَا أُخْبِرُكَ بِمَلَاكِ ذٰلِكَ كُلِّهِ**)). قُلْتُ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((**فَأَخَذَ بِلِسَانِهِ**)) قَالَ ((**كُفَّ عَلَيْكَ هٰذَا**)) فَقُلْتُ: يَانَبِيَّ اللّٰهِ! وَإِنَّا لَمُؤَاخَذُوْنَ بِمَا نَتَكَلَّمُ بِهِ فَقَالَ: ((**ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ يَا مُعَاذُ! وَهَلْ يَكُبُّ النَّاسَ فِي النَّارِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ أَوْعَلٰى مَنَاخِرِهِمْ، إِلَّا حَصَائِدُ أَلْسِنَتِهِمْ**)).

(اسناده صحيح) ارواء الغليل (۴۱۳) التعليق الرغيب (۴/۵-۶) تخريج الايمان لابن ابی شيبة (۳/۱-۲)

ترجمہ: روایت ہے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ تھا میں نبی ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں، سو صبح کو ایک دن میں قریب تھا آپ ﷺ کے اور ہم سب لوگ چلے جاتے تھے، سو میں نے عرض کی یا رسول اللہ! خبر دیجیے مجھے ایسے عمل کی کہ داخل کرے مجھے وہ جنت میں اور دور کر دے مجھے دوزخ سے، فرمایا آپ نے تم نے بڑی بات پوچھی اور وہ آسان ہے جس پر

اللہ آسان کردے: عبادت کرے تو اللہ کی، اور شریک نہ کرے اس کا کسی کو اور قائم کرے تو نماز، اور ادا کرے تو زکوٰۃ کو اور روزے رکھے تو رمضان کے، اور حج کرے تو بیت اللہ کا، پھر فرمایا آپ نے کیا خبر نہ دوں میں تجھ کو خیر کے دروازوں کی؟ روزہ سپر ہے، صدقہ بجھاتا ہے گناہوں کو جیسا کہ پانی بجھاتا ہے آگ کو، اور نماز مرد کی رات کے بیچ میں یعنی یہ بھی اور خیر ہے۔ پھر پڑھی آپؐ نے یہ آیت ﴿ تَتَجَافٰى ﴾ سے ﴿ يَعْمَلُوْنَ ﴾ تک۔ پھر فرمایا کیا نہ خبردوں میں تجھ کو راس الامر کی اور اس کی عمود اور ذروہ سنام کی؟ عرض کی میں نے کیوں نہیں اے اللہ کے رسول فرمایا آپ نے: راس الامر تو اسلام ہے اور عمود اس کا نماز اور ذروہ سنام اس کا جہاد ہے۔ پھر فرمایا آپ نے: کیا خبر نہ دوں میں ان سب کی جڑ کی؟ کہا میں نے کیوں نہیں اے اللہ کے رسول، کہا راوی نے: سو پکڑی رسول اللہ ﷺ نے زبان اور فرمایا روک رکھ اس کو اپنے اوپر سو عرض کی میں نے اے اللہ کے نبی کیا ہم پکڑے جائیں گے اپنی باتوں پر بھی جو کرتے ہیں؟ فرمایا آپ ﷺ نے: روئے تجھ پر تیری ماں اے معاذ کیا اور کوئی چیز گراتی ہے لوگوں کو دوزخ میں ان کے مونھوں کے بل یا ان کے نتھنوں کے بل سوا حصائد لسان ان کے کے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: قولہ: خیر کے دروازوں کی کہ خیر اس راہ سے داخل ہو اور اپنے بجالانے والے کو موفق بخیر کرے یا اس کے فاعل ان کے افعال کی برکت سے ارباب خیر میں داخل ہو۔ قولہ: روزہ سپر ہے۔ یعنی روزہ رکھنے سے آدمی گناہ سے بچتا ہے اس لیے کہ اکثر گناہ بنی آدم کے شہوت اور غضب سے ہوتے ہیں اور روزے سے دونوں کا زور گھٹ جاتا ہے۔ پس گویا وہ سپر ہے دنیا میں آفات شہوت وغضب سے اور آخرت میں عذاب رب سے۔ قولہ: پھر پڑھی آپ ﷺ نے یہ آیت ﴿ تَتَجَافٰى ﴾ سے ﴿ يَعْمَلُوْنَ ﴾ تک پوری آیت یہ ہے ﴿ تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَآءً بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴾ یعنی الگ رہتی ہیں ان کی کروٹیں اپنے سونے کی جگہ سے پکارتے ہیں اپنے رب کو ڈر سے اور لالچ سے اور ہمارا دیا ہوا کچھ خرچ کرتے ہیں۔

فائدہ: اللہ تعالیٰ سے لالچ برا نہیں نہ اس سے ڈر اور اس واسطے بندگی کرے تو قبول ہے ڈر اور لالچ دنیا کا ہو یا آخرت کا اگر کسی اور کے خوف ورجا سے بندگی کرے تو ریا ہے کچھ قبول نہیں (موضح القرآن) سو کسی جی کو معلوم نہیں جو چھپا دھرا ہے ان کے واسطے ٹھنڈک سے آنکھوں کے بدلا اس کا جو کرتے تھے۔

اور مفسرین کا اختلاف ہے کہ مراد اس آیت سے کیا ہے۔ چنانچہ انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ آیت ہمارے درمیان معشر انصار میں اتری ہے کہ ہم مغرب پڑھ کر مسجد میں حاضر رہتے تھے گھر نہ جاتے تھے یہاں تک کہ عشاء پڑھ لیتے تھے آپ ﷺ کے ساتھ۔ اور انس رضی اللہ عنہ سے یہ بھی ہے کہ یہ ان صحابہؓ کے حق میں نازل ہوئی ہے جو مغرب سے عشا تک نماز پڑھتے رہتے

تھے۔ اور یہی قول ہے ابوحازم اور محمد بن منکدر کا کہ ان دونوں نے کہا ہے کہ مراد اس سے صلوٰۃ اوّابین ہے۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ملائکہ گھیر لیتے ہیں ان کو جو نماز پڑھتے رہتے ہیں مغرب اور عشاء کے درمیان، اور وہ صلوٰۃ اوابین ہے۔ عطاء نے کہا یہ لوگ ہیں کہ نہیں سوتے جب تک عشاء نہیں پڑھ لیتے۔ ابودرداء اور ابوذر اور عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہم نے کہا ہے کہ یہ وہ لوگ ہیں کہ جو عشاء اور صبح کی نماز باجماعت ادا کرتے ہیں چنانچہ مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جس نے عشاء کی نماز باجماعت پڑھی گویا نصف شب جاگا۔ اور جس نے صبح کی نماز باجماعت ادا کی گویا ساری رات عبادت میں جاگا مگر ان سب قولوں میں مشہور وہی قول ہے جس پر حدیث باب دال ہے۔ اور وہی قول ہے حسنؒ اور مجاہدؒ اور مالکؒ اور اوزاعیؒ کا اور ایک جماعت مفسرین کا۔ اس کے بعد بغوی نے ذکر کیا حدیث باب کو، اور پھر کہا روایت ہے ابوامامہ باہلی سے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لازم پکڑو تم قیام لیل کو کہ وہ داب ہے اگلے صالحوں کا اور موجب قربت ہے تمہارے رب کی طرف اور مکفّر ہے سیئات کا اور روکنے والا ہے گناہ سے۔

اور کہا روایت ہے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے: تعجب کیا ہمارے رب نے دو مردوں پر، ایک وہ مرد کہ اٹھا اپنے بچھونے اور لحاف سے اپنے محبوب و اہل کے درمیان سے نماز کی طرف، سو فرماتا ہے اللہ تعالیٰ دیکھو میرے بندے کی طرف کہ اٹھا اپنے بچھونے اور بستر سے اپنے محبوب اور اہل کے درمیان سے طرف نماز کی برابر رغبت طرف اس چیز کی جو میرے پاس ہے یعنی جنت اور دیدارِ الٰہی سے اور خوف سے اس چیز کے کہ نزدیک میرے ہے یعنی دوزخ اور عذاب حشر وغیرہ سے۔ دوسرے وہ مرد کہ لڑا اللہ کی راہ میں اور شکست کھا گئے رفیق اس کے، سو جانا اس نے اور خیال کیا جو عذاب ہے بھاگ جانے میں اور ثواب ہے لوٹ جانے میں، سو لوٹا اور لڑا کافروں سے یہاں تک کہ بہا دیا گیا خون اس کا سو فرماتا ہے اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے کہ دیکھو میرے بندے کو لوٹا رغبت کر کے اس کی طرف جو میرے پاس ہے۔ یعنی ثواب شہادت سے، اور خوف کر کے اس چیز سے کہ جو میرے پاس ہے عذاب سے یہاں تک کہ بہا دیا گیا خون اس کا۔ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے: افضل صیام بعد رمضان کے شہر اللہ المحرم ہے، اور افضل صلوٰۃ بعد فریضہ کی صلوٰۃ اللیل ہے۔ (بغوی)

❀❀❀❀

(٢٦١٧) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ : ((إِذَا رَأَيْتُمُ الرَّجُلَ يَتَعَاهَدُ الْمَسْجِدَ فَاشْهَدُوا لَهُ بِالْإِيْمَانِ)) فَإِنَّ اللّٰهَ يَقُولُ ﴿ إِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَاللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَأَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ ﴾ الاية. (اسناده ضعيف) تخريج مشكاة المصابيح (٧٢٣) سلسلة الاحاديث الضعيفة تحت الحديث (١٦٨٢) التعليق الرغيب (١/١٣١- ١٣٢) (اس میں درّاج راوی بکثرت منکر حدیثیں بیان کرتا ہے)

تَرجَمہ: روایت ہے ابوسعید رضی اللہ عنہ سے کہ کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے: جب دیکھو تم کسی مرد کو کہ خدمت کرتا ہے مسجد کی حاضر باشی اور صفائی اور جاروب کشی وغیرہ سے تو گواہی دو اس کے لیے ایمان کی، اس لیے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

کہ بے شک آباد کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کی مسجدوں کو وہ لوگ جو ایمان لائے اللہ پر اور پچھلے دن پر اور قائم کی جنہوں نے نماز اور دی زکوٰۃ۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

مترجم: آیت مبارک ﴿ إِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَاللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَأَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَلَمْ يَخْشَ إِلَّا اللّٰهَ فَعَسٰى أُولٰئِكَ أَنْ يَكُوْنُوْا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ ﴾ سورۂ برأت میں ہے یعنی آباد نہیں کرتے ہیں اللہ کی مسجدوں کو مگر جو ایمان لائے اللہ پر اور پچھلے دن پر اور قائم رکھی نماز اور ادا کی زکوٰۃ اور نہ ڈرے سوا اللہ تعالیٰ کے کسی سے، سو یقین ہے کہ وہ ہوئیں ہدایت پائے ہوؤں سے انتہی بغوی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ عَسٰی اللہ تعالیٰ کی جانب سے یقینی ہے پس وہ لوگ مہتدین میں سے ہیں یقیناً اور متمسک ہیں طاعت الٰہی کے ساتھ حتماً کہ آخر کار اس کا جنت ہے۔ پھر اس کے بعد حدیث باب نقل فرمائی پھر فرمایا روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو صبح کو چلا مسجد کو یا شام کو، تیار کرے گا اللہ تعالیٰ مہمانی اس کی جنت سے صبح اور شام اور محمود بن لبید سے روایت ہے کہ ارادہ کیا حضرت عثمانؓ نے مسجد بنانے کا اور لوگوں نے مکروہ جانا اس کو، اور دوست جانا اس کو اپنی حالت پر چھوڑ دیں اور مراد اس سے ظاہراً مسجد نبوی ہے۔ سو فرمایا انہوں نے کہ سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے کہ جو بنائے اللہ تعالیٰ کے لیے ایک مسجد بناتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک گھر اسی نقشے کا جنت میں۔ انتہیٰ ما قال سیدنا وشیخنا البغوی رحمہ اللہ۔

❀❀❀❀

۹۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي تَرْكِ الصَّلٰوةِ

نماز کو ترک کر دینے کی وعید کے بیان میں

(۲۶۱۸) **عَنْ جَابِرٍ**: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : ((**بَيْنَ الْكُفْرِ وَالْإِيْمَانِ تَرْكُ الصَّلٰوةِ**)). (اسناده صحيح) الروض النضير (۲۲۴، ۲۲۵) التعليق الرغيب (۱/ ۱۹۴) تخريج (۱۴/ ۴۴-۴۵)

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کفر اور ایمان میں ترکِ صلوٰۃ کا فرق ہے۔ یعنی ادا کرنا اس کا ایمان ہے اور ترک اس کا قریب الکفر۔

❀❀❀❀

(۲۶۱۹) **عَنِ الْأَعْمَشِ** بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهٗ قَالَ: ((**بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ الشِّرْكِ أَوِلْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلٰوةِ**)).

(صحيح، بما قبله)

ترجمہ: اور باسناد حدیث اول مروی ہے اعمش سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے بندہ کے کفر یا شرک کے درمیان ترکِ صلوٰۃ کا فرق ہے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے اور ابوسفیان کا نام طلحہ بن نافع ہے۔

(۲۶۲۰) عَنْ جَابِرٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ الْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلٰوةِ)). (صحيح بما قبله)

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: بندہ کے کفر یا شرک کے درمیان ترکِ صلوٰۃ کا فرق ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابوالزبیر کا نام محمد بن مسلم بن تدرس ہے۔

❀❀❀❀

(۲۶۲۱) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيْهِ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((الْعَهْدُ الَّذِىْ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمُ الصَّلٰوةُ فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ)). (اسناده صحيح) تخريج مشكاة المصابيح (٥٧٤) التعليق الرغيب (١/١٩٤) تقدالتاج (٧١) تخريج الايمان (٤٦/١٤)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن بریدہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے، انہوں نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے وہ عہد کہ ہمارے اور کافروں کے درمیان میں ہے نماز ہے، پھر جس نے اسے چھوڑ دیا وہ کافر ہو گیا۔

فائدہ: اس باب میں انس اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

❀❀❀❀

(۲۶۲۲) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ الْعُقَيْلِيِّ قَالَ كَانَ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ ﷺ لَا يَرَوْنَ شَيْئًا مِنَ الْأَعْمَالِ تَرْكُهُ كُفْرٌ غَيْرَ الصَّلٰوةِ. (اسناده صحيح) صحيح الترغيب : ٢٢٧/١ رقم : ٥٦٤).

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن شقیق عقیلی سے کہ اصحاب رسول اللہ ﷺ کے کسی چیز کے ترک کو اعمال میں سے کفر نہ جانتے تھے سوا نماز کے۔

❀❀❀❀

۱۰۔ بَابُ: حديث ((ذاق طعم الايمان)) و حديث ((ثلاث من كن فيه وجدبهن طعم الايمان))

حدیث ''ایمان کا مزا چکھا'' اور حدیث ''تین چیزیں جس میں ہوگی وہ ان کی وجہ سے ایمان کا مزہ پا لے گا''

(۲۶۲۳) عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : ((ذَاقَ طَعْمَ الْإِيْمَانِ مَنْ رَضِيَ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِيْنًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا)). (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے عباس بن عبدالمطلب سے کہ انہوں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے: چکھا مزا ایمان کا اس شخص نے کہ راضی ہوا اللہ کو رب ٹھہرا کر اور اسلام کو دین قرار دے کر اور محمد ﷺ کو نبی جان کر۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(٢٦٢٤) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((ثَلٰثٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ وَجَدَ بِهِنَّ طَعْمَ الْإِيْمَانِ: مَنْ كَانَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَأَنْ يُحِبَّ الْمَرْأَ لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلّٰهِ وَأَنْ يَكْرَهَ أَنْ يَعُوْدَ فِي الْكُفْرِ بَعْدَ إِذْ أَنْقَذَهُ اللّٰهُ مِنْهُ، كَمَا يَكْرَهُ أَنْ يُقْذَفَ فِي النَّارِ)).

(صحیح) تخریج فقه السیرة (٢١١) الروض النضیر (٥٢)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین چیزیں جس میں ہوں گی پائے گا وہ ان کے سبب سے مزہ ایمان کا ایک یہ کہ اللہ و رسول دوست ہوں اس کی طرف ماسوا ان کے سے، اور دوسرے یہ کہ جسے دوست رکھے نہ دوست رکھے مگر اللہ کے واسطے، اور تیسرے یہ کہ مکروہ جانے کفر میں گرنے کو بعد اس کے نکالا اس کو اور بچایا اس کو اللہ نے جیسا کہ مکروہ جانتا ہے آگ میں گرنے کو۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور روایت کیا اس کو قتادہ نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے۔

مترجم: یہ دونوں حدیثیں اصول ایمان سے ہیں اور مذکور ہے ان میں کمال ایمان کا اور مراد طعم ایمان سے حلاوت اور شرینی ہے ایمان کی یعنی متلذذ ہونا طاعات سے اور لذت روحانی پانا مناجات سے اور راضی ہونا تحمل مشاق پر اللہ کی رضامندی اور خوشنودی میں ایثار کرنا رضائے الٰہی کا عرض دنیا پر اور مراد محبت اللہ اور رسول سے اطاعت اور فرمانبرداری ان کی ہے اور ترک کرنا مخالفت کا اور علامات اس محبت کی مکروہ جاننا افعال کفر کا، اور حب فی اللہ اور بغض فی اللہ، اور راضی رہنا اس کی تقدیر پر اگرچہ ناگوار ہوں نفس شقی پر اور پسند و اختیار کرنا سنت رسول کو بدعات جہول پر، اور نصرت دین اسلام کی قول و فعل و مال سے اور ذب عن الشریعۃ المقدسہ، اور علامات سے اس محبت کے ہے تخلق باخلاق رسول ﷺ جود و ایثار و حلم و صبر و تواضع و شکر و غیر ذلک میں۔

❀❀❀❀

١١۔ بَابٌ: لَا يَزْنِي الزَّانِيْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ
زانی کو مومن نہ کہنے کے بیان میں

(٢٦٢٥) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَزْنِي الزَّانِيْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَسْرِقُ السَّارِقُ

وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلٰكِنَّ التَّوْبَةَ مَعْرُوْضَةٌ))۔ (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: زنا کرتا ہے زانی اور اس حال میں کہ وہ مومن ہے، اور نہیں چوری کرتا چور اس حال میں کہ وہ مومن ہے ولیکن توبہ مقبول ہے۔

فائدہ: اس باب میں ابن عباس اور عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے غریب ہے صحیح ہے اس سند سے اور مروی ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب زنا کرتا ہے بندہ نکل جاتا ہے اس سے ایمان اور رہو جاتا ہے اس کے سر پر مانند چھتری کے پھر جب نکل جاتا ہے وہ اس عمل سے لوٹ آتا ہے اس کی طرف ایمان۔ اور مروی ہے ابو جعفر محمد بن علی سے کہ انہوں نے کہا مراد اس حدیث سے خروج ہے زانی کا ایمان سے طرف اسلام کے اور مروی ہے کئی سندوں سے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے: زنا اور سرقہ کے باب میں کہ جو مرتکب ہوا ان کا اور قائم کی جائے اس پر حد وہ کفارہ ہو گیا اس کا یعنی باقی نہ رہا گناہ اس کا اور جو مرتکب ہوا اور اللہ تعالیٰ نے اس کا پردہ ڈھانپا تو وہ اللہ تعالیٰ کی مشیت پر ہے چاہے عذاب کرے اسے قیامت کے دن چاہے بخش دے۔ روایت کی یہ علی بن ابی طالب اور عبادہ بن صامت اور خذیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہم نے نبی ﷺ سے۔ سلسلة الاحاديث الصحيحة (٢٣١٧)

مترجم: غرض مؤلف رحمہ اللہ کی اس تقریر سے یہ ہے کہ زانی اور سارق سے جو نام مومن کا سلب کیا گیا اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ کافر مخلد فی النار ہو جائے جیسا معتزلہ وغیرہم کہتے ہیں بلکہ مراد اس سے نفی ہے کمال ایمان کی اور لفظ مومن علی الاطلاق دلالت کرتا ہے مومن کامل پر جیسے لفظ مولوی عالم فاضل طبیب کا۔ اور ابو جعفر کے قول میں تصریح ہے اسی پر اور حدیث بھی دلالت کرتی ہے اسی معنی پر۔ چنانچہ تفصیل اس کی بخوبی اوپر گزری۔

❀❀❀❀

(٢٦٢٦) عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ أَصَابَ حَدًّا فَعُجِّلَ عُقُوْبَتُهُ فِي الدُّنْيَا، فَاللّٰهُ أَعْدَلُ مِنْ أَنْ يُثَنِّيَ عَلٰى عَبْدِهِ الْعُقُوْبَةَ فِي الْاٰخِرَةِ، وَمَنْ أَصَابَ حَدًّا فَسَتَرَهُ عَلَيْهِ وَعَفَا عَنْهُ، فَاللّٰهُ أَكْرَمُ مِنْ أَنْ يَعُوْدَ فِيْ شَيْءٍ قَدْ عَفَا عَنْهُ))۔ (ضعيف) الروض النضير (٧٠٥) اس میں ابو اسحاق مدلس ہے اور سماع کی صراحت نہیں۔

ترجمہ: روایت ہے علی بن ابو طالب سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو مرتکب ہو کسی ایسے کام کا کہ آئی اس پر حد اس کو سزا مل گئی دنیا میں یعنی جلد و قطع وغیرہ سے، سو اللہ تعالیٰ عادل زیادہ ہے اس سے کہ پھر دوبارہ اپنے بندے کو سزا دے آخرت میں اور جس نے ایسا کام کیا کہ حد اس پر آئی اور پردہ ڈھانپ دیا اس کا اللہ تعالیٰ نے اور معاف کر دیا اس کا قصور تو اللہ تعالیٰ بزرگ زیادہ ہے اس سے کہ پھر دوبارہ سزا دے اس قصور کی جو ایک بار معاف کر دیا۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ اور یہی قول ہے اہل علم کا، نہیں جانتے ہم کسی کو کہ کافر کہا ہو اس نے مرتکب زنا اور سرقہ اور شراب پینے والے کو۔

مترجم: مرتکب کبائر کے باب میں یہی عقیدہ ہے اہل سنت کا کہ وہ خارج الملۃ اور کافر نہیں۔ جیسا مؤلف رحمہ اللہ نے فرمایا اور اسی پر دلالت کرتی ہیں آیات و احادیث اور تصریحات صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین۔ قاضی عیاض نے فرمایا ہے کہ اختلاف کیا لوگوں نے حق میں عاصی کے جو اہل شہادتین میں سے ہو۔ پس مرجیہ نے کہا ہے کہ معصیت اس کو ضرر نہیں کرتی ایمان کے ہوتے ہوئے۔ اور خوارج نے کہا ہے ضرر کرتی ہے یہاں تک کہ کافر ہو جاتا ہے اس کے سبب سے۔ معتزلہ نے کہا ہے وہ خالد فی النار ہے اگر معصیت کبیرہ ہے اور نہ اس کو مومن کہیں گے نہ کافر بلکہ فاسق کہیں گے۔ اور اشاعرہ نے کہا ہے بلکہ وہ مومن ہے اور اگر اس کا گناہ نہ بخشا جائے تو معذب ہوگا وہ نار میں پھر نکلے گا اور داخل ہوگا جنت میں اور مراد مومن سے ناقص الایمان ہے نہ کامل۔ غرضیکہ خروج اہل کبائر کا نار سے اہل سنت کے نزدیک ثابت ہے۔ اور اختلاف اہل بدعت کا قابل اعتبار نہیں۔ چنانچہ تفصیل اس کی آگے آئے گی۔ ان شاء اللہ تعالیٰ (نووی)

❀❀❀❀

۱۲۔ بَابُ: مَا جَاءَ ((اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهٖ وَيَدِهٖ))

اس بیان میں کہ مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہے

(۲۶۲۷) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((أَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهٖ وَيَدِهٖ، وَالْمُؤْمِنُ مَنْ أَمِنَهُ النَّاسُ عَلٰى دِمَائِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ)) وَيُرْوٰى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: أَنَّهٗ سُئِلَ أَيُّ الْمُسْلِمِيْنَ أَفْضَلُ؟ قَالَ: ((مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهٖ وَيَدِهٖ)).

(حسن صحيح) المشكاة (۳۳) التحقيق الثاني۔ الصحيحة (۵٤۹) .

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے مسلمان کامل وہ ہے کہ بچے رہیں مسلمان اس کی زبان اور ہاتھ سے، اور مومن کامل وہ ہے کہ امین سمجھیں اس کو لوگ اپنی جانوں اور مالوں کا اور مروی ہے نبی ﷺ سے کہ کسی نے پوچھا آپ سے کہ کون مسلمان افضل ہے؟ تو فرمایا آپ ﷺ نے: جس کی زبان اور ہاتھ سے لوگ بچے رہیں۔

فائدہ : روایت کی ہم سے یہ ابراہیم بن سعید جوہری، نے انہوں نے ابو اسامہ سے انہوں نے برید بن عبداللہ سے انہوں نے اپنے دادا بردہ سے انہوں نے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے کہ سوال کیا کسی نے آپ سے کہ کون سا مسلمان افضل ہے؟ فرمایا آپ ﷺ نے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان بچے رہیں۔ یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے۔ ابو موسیٰ

اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ اور اس باب میں جابر اور ابوموسیٰ اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے روایت ہے۔ حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: اس حدیث میں بڑی فصاحت ہے۔ گویا استدلال کیا آپ نے کہ مسلم کا لفظ سلامت سے نکلا ہے پھر مسلمان جس کی آفت سے سلامت رہیں وہ مسلم ہے اور ایسے ہی مومن کا لفظ امانت سے ہے پھر جس میں امانت ہو وہ مومن کامل ہے اور مخصوص کیا بیان میں ہاتھ اور زبان کو کہ اکثر ایذاء دو قسم کی ہوتی ہے فعلی یا قولی۔ پس پہلی ہاتھ سے ہے دوسری زبان سے۔

❀❀❀❀

(۲۶۲۸) عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سُئِلَ : أَيُّ الْمُسْلِمِيْنَ أَفْضَلُ؟ قَالَ: ((مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ)). (اسناده صحيح)

ترجمہ: ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ کون سا مسلمان افضل ہے؟ فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے: جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں۔

بَابُ: مَا جَاءَ أَنَّ الْإِسْلَامَ بَدَأَ غَرِيبًا وَسَيَعُوْدُ غَرِيبًا

اس بیان میں کہ اسلام غربت سے شروع ہوا اور عنقریب پھر غریب ہو جائے گا

(۲۶۲۹) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِنَّ الْإِسْلَامَ بَدَأَ غَرِيْبًا وَسَيَعُوْدُ غَرِيْبًا كَمَا بَدَأَ فَطُوْبٰى لِلْغُرَبَاءِ)). (صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (۳/۲۶۹)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول کہا انہوں نے اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اسلام ظاہر ہوا ہے غریب اور پھر دوبارہ عنقریب ہو جائے گا غریب جیسا کہ پہلے ظاہر ہوا تھا، سو مبارکبادی ہے غرباء کو۔

فائدہ: اس باب میں سعد اور ابن عمر اور جابر اور انس اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت سے۔ اور نہیں جانتے اسے ہم مگر حفص بن غیاث کی روایت سے کہ وہ اعمش سے روایت کرتے ہیں اور ابوالاحوص کا نام عوف بن مالک بن نضلہ جشمی ہے اور متفرد ہوئے اس روایت میں حفص یعنی اور کسی نے روایت نہ کی سوا ان کے۔

❀❀❀❀

(۲۶۳۰) حَدَّثَنِي كَثِيْرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَوْفِ بْنِ زَيْدِ بْنِ مِلْحَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((إِنَّ الدِّيْنَ لَيَأْرِزُ إِلَى الْحِجَازِ كَمَا تَأْرِزُ الْحَيَّةُ إِلَى جُحْرِهَا، وَلَيَعْقِلَنَّ الدِّيْنُ فِي الْحِجَازِ مَعْقَلَ

الْأُرْوِيَّةِ مِنْ رَأْسِ الْجَبَلِ، إِنَّ الدِّيْنَ بَدَأَ غَرِيْبًا وَيَرْجِعُ غَرِيْبًا فَطُوْبٰى لِلْغُرَبَاءِ الَّذِيْنَ يُصْلِحُوْنَ مَا أَفْسَدَ النَّاسُ مِنْ بَعْدِيْ مِنْ سُنَّتِيْ)). (ضعيف جداً) الصحيحة تحت الحديث (١٢٧٣) المشكاة (١٧٠) .اس میں کثیر بن عبداللہ کے ضعیف پر محدثین کا اتفاق ہے

ترجمہ: مجھ سے کثیر بن عبداللہ بن عمرو بن عوف بن ملحہ نے بیان کیا انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دین پناہ پکڑے گا ملک حجاز کی طرف جیسا کہ سانپ پناہ پکڑتا ہے اپنے سوراخ کی طرف، اور پناہ لے گا دین ملک حجاز میں مثل پناہ لینے جنگلی بکری کے پہاڑ کی چوٹی پر، بے شک دین شروع ہوا ہے غریب اور پھر ہو جائے گا غریب، سو مبارکبادی ہے ان غریبوں کو کہ درست کرتے ہیں اس چیز کو جسے بگاڑ دیا لوگوں نے میرے بعد میری سنت سے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔

مترجم: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غریبوں سے مراد پیروانِ سنت ہیں کہ جو مری ہوئی سنتوں کے جاری کرنے میں جان و مال سے لگے ہوئے ہیں اور دشمنوں کی ایذاء سہتے ہیں مگر جادۂ مستقیم سنت پر رہتے ہیں، قدم ان کا احکام نبوی ﷺ پر مضبوط ہے اور دل احادیث محمدی ﷺ سے مربوط، واقع میں وہی عاشقان رسول ہیں اور دشمن ان کے فاسقان بوالفضول۔

❀❀❀❀

١٤ ـ بَابُ: مَا جَاءَ فِيْ عَلَامَةِ الْمُنَافِقِ

منافق کی علامت کے بیان میں

(٢٦٣١) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((آيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ: إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ، وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ، وَإِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ)). (صحيح) ايمان ابى عبيد ص : ٩٥ .

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: نشانی منافق کی تین ہیں: ایک یہ کہ جب بات کرے جھوٹ کہے، اور جب وعدہ کرے خلاف کرے، اور جب امانت رکھی جائے اس کے پاس خیانت کرے۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے علاء کی روایت سے اور مروی ہے یہ کئی سندوں سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے اور اس باب میں عبداللہ بن مسعود اور انس اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ روایت کی ہم سے علی بن حجر نے انہوں نے اسماعیل بن جعفر سے انہوں نے ابو سہل سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے۔ اور ابو سہل وہ چچا ہیں مالک بن انس کے اور نام ان کا نافع بن مالک بن ابی عامر الخولانی الاصبحی ہے۔

❀❀❀❀

(۲۶۳۲) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((أَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ كَانَ مُنَافِقًا وَإِنْ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنْهُنَّ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنَ النِّفَاقِ حَتّٰى يَدَعَهَا: مَنْ إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ، وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ، وَإِذَا خَاصَمَ فَجَرَ، وَإِذَا عَاهَدَ غَدَرَ)). (اسناده صحيح) التعليق الرغيب : ٤/ ٢٧ .

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: چار چیزیں ہیں کہ جس میں ہوں وہ منافق ہے یعنی از روے عمل کے، اور اگر اس میں ایک خصلت ہے ان چاروں میں کی تو ایک خصلت ہے اس میں نفاق کی جب تک کہ نہ چھوڑے اس کو۔ ایک یہ کہ جب بات کرے جھوٹ بولے، اور جب وعدہ کرے خلاف کرے، اور جب جھگڑا کرے تو گالیاں دے اور جب وعدہ کرے تو خلاف کرے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اہل علم کے نزدیک مراد اس سے نفاق عملی ہے۔ رہا نفاق تکذیب تو وہ رسول اللہ ہی کے زمانہ مبارک میں تھا ایسا ہی کچھ مروی ہے حسن بصری سے۔ روایت کی ہم سے حسن بن علی بن خلال نے انہوں نے عبداللہ بن نمیر سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے عبداللہ بن مرہ سے اسی اسناد سے مانند اس کے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۲۶۳۳) عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِذَا وَعَدَ الرَّجُلُ وَيَنْوِي أَنْ يَفِيَ بِهِ فَلَمْ يَفِ بِهِ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ)). (اسناده ضعيف) تخريج المشكاة (٤٨٨١) سلسلة الاحاديث الضعيفة : ١٤٤٧) اس میں ابوالنعمان اور ابی وقاص دونوں مجہول راوی ہیں

ترجمہ: روایت ہے زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جب وعدہ کرے آدمی اور نیت کرے کہ میں اپنا وعدہ پورا کروں گا پھر وہ پورا نہ کیا۔ یعنی کسی عذر سے تو اس پر گناہ نہیں۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے اور اسناد اس کی کچھ قوی نہیں اور علی بن عبداللہ ثقہ ہیں اور ابونعمان مجہول اور ابووقاص۔

مترجم: تفصیل نفاق عمل اور نفاق اعتقاد کی ابن قیم رحمہ اللہ کی کتاب الصلوۃ میں ہے۔ فليرجع اليه۔

❀❀❀❀

۱۵۔ بَابُ: مَا جَاءَ سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ

اس بیان میں کہ مسلمان کو گالی دینا فسق ہے

(۲۶۳٤) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((قِتَالُ الْمُسْلِمِ أَخَاهُ كُفْرٌ وَسِبَابُهُ فُسُوقٌ)).

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے، قتل کرنا مسلمان کا اپنے بھائی مسلمان کو کفر ہے، اور

گالی دینا اس کو فسق ہے۔ (اسنادہ صحیح)

فائدہ : اس باب میں سعد اور عبداللہ بن مغفل سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی ہے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کئی سندوں سے۔ روایت کی ہم سے محمود بن غیلان نے انہوں نے وکیع سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے زبید سے انہوں نے ابووائل سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ گالی دینا کسی مسلمان کو فسق ہے اور قتل کرنا اس کا کفر ہے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۲۶۳۵) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ، وَقِتَالُهُ كُفْرٌ)).

(صحيح)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہ کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: گالی دینا کسی مسلمان کو فسق ہے اور قتل کرنا اس کا کفر ہے۔

❀❀❀❀

۱۶ ۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِيمَنْ رَمٰى أَخَاهُ بِكُفْرٍ

اس بیان میں کہ جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی تکفیر کرے

(۲۶۳۶) عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((لَيْسَ عَلَى الْعَبْدِ نَذْرٌ فِيمَا لَا يَمْلِكُ، وَلَاعِنُ الْمُؤْمِنِ كَقَاتِلِهِ، وَمَنْ قَذَفَ مُؤْمِنًا بِكُفْرٍ فَهُوَ كَقَاتِلِهِ، وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ عَذَّبَهُ اللّٰهِ بِمَا قَتَلَ بِهِ نَفْسَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ثابت بن ضحاک سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ نہیں واجب ہوتی بندہ پر نذر اس چیز کی جس کا وہ مالک نہیں، اور لعنت کرنے والا مومن کا گناہ میں اس کے قاتل کے برابر ہے، اور جس نے نسبت کی مومن کی طرف کفر کی سو وہ بھی گناہ میں اس کے قاتل کے مانند ہے اور جس نے قتل کیا اپنے تئیں کسی چیز سے یعنی ہتھیار وغیرہ سے عذاب کرے گا اسے اللہ تعالیٰ اسی چیز سے جس سے اس نے اپنی جان ماری قیامت کے دن۔

فائدہ : اس باب میں ابوذر اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۲۶۳۷) عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((أَيُّمَا رَجُلٍ قَالَ لِأَخِيهِ كَافِرٌ فَقَدْ بَاءَ بِهَا أَحَدُهُمَا)).

(اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو آدمی کافر کہے اپنے بھائی مسلمان کو سو کمالا یا ایک ان کا کفر کو۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: تحقیق اس کی ابن قیم کی کتاب الصلوۃ میں واضح ہے۔

❀❀❀❀

۱۷۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِيمَنْ يَمُوتُ وَهُوَ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ

اس شخص کے بیان میں جو اس حالت میں مرے کہ وہ گواہی دیتا ہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں

(۲۶۳۸) عَنِ الصُّنَابِحِيِّ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّهُ قَالَ : دَخَلْتُ عَلَيْهِ وَهُوَ فِي الْمَوْتِ فَبَكَيْتُ فَقَالَ مُهْلًا لِمَ تَبْكِي، فَوَاللّٰهِ! لَئِنِ اسْتُشْهِدْتُ لَأَشْهَدَنَّ لَكَ وَلَئِنْ شُفِّعْتُ لَأَشْفَعَنَّ لَكَ وَلَئِنِ اسْتَطَعْتُ لَأَنْفَعَنَّكَ، ثُمَّ قَالَ: وَاللّٰهِ! مَا مِنْ حَدِيثٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ لَكُمْ فِيهِ خَيْرٌ إِلَّا حَدَّثْتُكُمُوهُ إِلَّا حَدِيثًا وَاحِدًا وَسَأُحَدِّثُكُمُوهُ الْيَوْمَ وَقَدْ أُحِيطَ بِنَفْسِي، سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰهِ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ النَّارَ)). (اسناده حسن)

ترجمہ: روایت ہے صنابحی سے وہ روایت کرتے ہیں عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے کہا صنابحی نے داخل ہوا میں عبادہ کے پاس اور وہ قریب الموت تھے، سو میں رویا۔ سو کہا عبادہ نے چپ رہو کیوں روتے ہو قسم ہے اللہ تعالیٰ کی اگر مجھ سے گواہی پوچھی گئی یعنی تمہارے ایمان کی آخرت میں تو بے شک میں گواہی دوں گا تمہارے لیے اور اگر مجھے اجازت شفاعت کرنے کی ملے گی تو میں شفاعت بھی کروں گا تمہاری اور مجھے اگر کچھ استطاعت ہوئی تو نفع پہنچاؤں گا میں تمہیں پھر کہا قسم ہے اللہ پاک کی کوئی حدیث ایسی نہیں کہ میں نے سنی ہو رسول اللہ ﷺ سے کہ اس میں تمہارے لیے خیر ہو مگر بیان کردی میں نے تم سے مگر ایک حدیث اور بیان کرتا ہوں میں اس کو اب آج کے دن' اور اب موت نے گھیرا ہے میری جان کو، سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے جو گواہی دے اس امر کی کہ کوئی معبود برحق نہیں سوا اللہ تعالیٰ کے اور بے شک محمد ﷺ رسول اس کے ہیں حرام کردے گا اللہ تعالیٰ اس پر آگ دوزخ کی یعنی دوام اس کا۔

فائدہ : اس باب میں ابوبکر اور عمر اور عثمان اور علی اور طلحہ اور ابن عمر اور زید بن خالد رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ اور صنابحی کا نام

عبدالرحمٰن بن عسیلہ ہے، کنیت ان کی ابوعبداللہ ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے اور مروی ہے زہری سے کہ ان سے پوچھا کسی نے کہ آپ نے جو فرمایا ہے کہ جو کہے لا الہ الا اللہ داخل ہوگا جنت میں اس کا مطلب کیسا ہے تو فرمایا انہوں نے یہ حکم ابتدائے اسلام میں تھا کہ جب تک فرائض اور امر و نہی نازل نہ ہوئے تھے اور مطلب اس حدیث کا بعض اہل علم کے نزدیک یہ ہے کہ اہل توحید داخل ہوں گے جنت میں اگرچہ معذب ہوں دوزخ میں اپنے گناہوں کی شامت سے مگر ہمیشہ نہ رہیں گے وہ دوزخ میں۔ اور مروی ہے ابن مسعود اور ابوذر اور عمران بن حصین اور جابر بن عبداللہ اور ابن عباس اور ابوسعید خدری اور انس رضی اللہ عنہم سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: نکلے گی ایک قوم اہل توحید کی دوزخ سے اور داخل ہوں گے وہ جنت میں۔ اور ایسا ہی مروی ہے سعید بن جبیر اور ابراہیم نخعی اور کئی لوگوں سے تابعین کی تفسیر میں اس آیت کے ﴿ رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ كَانُوا مُسْلِمِينَ ﴾ یعنی آرزو کریں گے ایک دن کفار کہ کاش مسلمان ہوتے۔ انتہیٰ۔ اور کفار کو یہ آرزو اس دن ہوگی کہ اہل توحید نار سے نکلیں گے اور داخل ہوں گے جنت میں، تب یہ کفار پچھتائیں گے اور کہیں گے کہ ہم بھی مسلمان ہوتے کہ آج کے دن دوزخ سے نکلنا ہمیں بھی نصیب ہوتا۔

مترجم: مؤلف رحمہ اللہ نے اس حدیث کی شرح میں یعنی جو کہے لا الہ الا اللہ داخل ہوگا جنت میں دو قول ذکر کیے ہیں اول یہ کہ یہ حکم ابتدائے اسلام میں تھا کہ اس وقت میں سوا توحید اور اقرارِ رسالت ہمارے نبی ﷺ کے اور کچھ فرض نہ تھا، اور رسالت کا ذکر اس لیے نہ کیا کہ وہ مستلزم ہے توحید کا یعنی جب توحید کو اس نبی سے سیکھے گا تو خواہ مخواہ اقرار رسالت بھی کرے گا اور دوسری یہ کہ یہ فرمانا آپ ﷺ کا باعتبار حالت اخیرہ کے ہے کہ جو توحید پر مرا ہے اور منکر رسالت بھی نہیں وہ اگرچہ اپنے گناہوں کی شامت سے گرفتار ہوگا مگر آخرکار نجات پائے گا۔ چنانچہ مذہب اہل سنت کا اور جس پر گزرے ہیں اسلاف صالحین اور سائر صحابہ اور تابعین یہی ہے کہ جو شخص موحد مرے گا داخل ہوگا جنت میں قطعاً بہرحال پھر اگر سالم ہے معاصی سے مانند صغیر اور مجنون کے کہ متصل ہوگیا جنون اس کا بلوغ کے ساتھ یا تائب ہے بتوبۂ صحیحہ شرک وغیرہ اور جمیع معاصی سے اور پھر حادثہ نہ ہوئی اس سے توبہ کے بعد کوئی معصیت یا ایسا مؤفق ہے کہ ملوث معصیت نہ ہو بفضل الٰہی اصلاً، سو یہ صنف داخل ہوجائے گی جنت میں بغیر دخول نار کے لیکن ورود ان کا نار پر ہے ضرور ہے علی الاختلاف المعروف فیہ اور صحیح یہ ہے کہ ورود سے دخول نار مراد نہیں بلکہ مرور بر صراط مراد ہے کہ وہ منصوب ہے نار پر اور جو لوگ مرتکب کبیرہ ہیں اور بغیر توبہ مرے ہیں پس وہ اللہ تعالیٰ کی مشیت میں ہیں چاہے عفو کردے اور داخل کردے ان کو جنت میں۔ ایک بارگی اور ملادے ان کو قسم اول سے اور چاہے عذاب کرے جب تک اس کا ارادہ ہو اور اس کے بعد داخل کرے جنت میں غرضیکہ خالد و دائم وابداً نہ رہے گا کوئی شخص نار میں جو مرا ہوگا توحید پر اگرچہ اس نے معاصی کبیرہ سے کچھ بھی کیا ہوگا جیسا کہ نہ داخل ہوگا جنت میں کوئی شخص ان میں سے جو مرے ہوں گے کفر پر اگرچہ اس نے اعمال حسنہ میں سے کچھ بھی کیا ہو یہ مختصر مذہب ہے اہل حق کا اس باب میں اور متظاہر ہیں اس پر ادلہ کتاب وسنت کے اور منعقد ہوا

ہے اس پر اجماع ان لوگوں کا کہ جن کا اجماع معتبر ہے پھر جب یہ قاعدہ ٹھہر چکا اب ظاہراً اگر کوئی روایت اس کے خلاف پائی جائے تو وہ تاویل طلب ہے اور ضروری ہے کہ اس کو اپنے معنی ظاہری سے مؤول کر کے اس کی طرف پھیر لیں۔ ھذا ماذکرہ النووی رحمہ اللہ فی شرح مسلم۔

❀❀❀❀

(١٦٣٩) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : ((إِنَّ اللّٰهَ سَيُخَلِّصُ رَجُلًا مِّنْ أُمَّتِيْ عَلٰى رَءُوسِ الْخَلَائِقِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَنْشُرُ عَلَيْهِ تِسْعَةً وَتِسْعِيْنَ سِجِلًّا، كُلُّ سِجِلٍّ مِثْلُ مَدِّالْبَصَرِثُمَّ يَقُوْلُ: أَتُنْكِرُ مِنْ هٰذَا شَيْئًا؟ أَظَلَمَكَ كَتَبَتِيَ الْحَافِظُوْنَ؟ يَقُوْلُ: لَا، يَارَبِّ! فَيَقُوْلُ: أَفَلَكَ عُذْرٌ؟ فَيَقُوْلُ: لَا، يَارَبِّ! فَيَقُوْلُ: بَلٰى، إِنَّ لَكَ عِنْدَنَا حَسَنَةً فَإِنَّهُ لَا ظُلْمَ عَلَيْكَ الْيَوْمَ، فَيُخْرَجُ بِطَاقَةٌ فِيْهَا أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ فَيَقُوْلُ: اُحْضُرْوَزْنَكَ فَيَقُوْلُ يَارَبِّ! مَا هٰذِهِ الْبِطَاقَةُ مَعَ هٰذِهِ السِّجِلَّاتِ؟ فَقَالَ: فَإِنَّكَ لَا تُظْلَمُ: قَالَ فَتُوْضَعُ السِّجِلَّاتُ فِيْ كِفَّةٍ وَالْبِطَاقَةُ فِيْ كِفَّةٍ فَطَاشَتِ السِّجِلَّاتُ وَثَقُلَتِ الْبِطَاقَةُ، وَلَا يَثْقُلُ مَعَ اسْمِ اللّٰهِ شَيْءٌ)). (اسنادہ صحیح) تخویج :مشکوٰۃ المصابیح (٥٥٥٩) سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ (١٣٥) التعلیق الرغیب (٣/ ٢٤٠ ـ ٢٤١)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے تھے کہ سنا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ جدا کرے گا ایک مرد کو میری امت سے اور سامنے لائے گا اس کو لوگوں کے قیامت کے دن پھر کھولے جائیں گے اس کے ننانوے دفتر گناہوں کے کہ ہر دفتر اتنا بڑا ہوگا کہ جہاں تک نظر پہنچے، پھر فرمائے گا تو انکار کرتا ہے اس میں سے کسی گناہ کا کیا ظلم کیا ہے تجھ پر میرے کاتبوں حفاظت کرنے والوں نے کہے گا وہ نہیں اے رب میرے سو فرمائے گا اللہ تعالیٰ کیا تجھے کچھ عذر ہے وہ کہے گا نہیں اے رب میرے فرمائے گا اللہ تعالیٰ کہ نہیں تیری نیکی بھی ہے ہمارے پاس اور تحقیق نہیں ہے تجھ پر کچھ ظلم، سو نکالے گا اللہ تعالیٰ ایک پرچہ کہ اس میں لکھا ہوگا کہ گواہی دیتا ہوں میں کہ کوئی معبود برحق نہیں سوائے اللہ تعالیٰ کے اور گواہی دیتا ہوں میں کہ محمد ﷺ بندے اس کے ہیں اور رسول اس کے' پھر فرمائے گا کہ جا اپنے اعمال تولانے کو' سو وہ عرض کرے کہ اے رب میرے اس پرچہ کا کیا وزن ہوگا ان دفتروں کے روبرو سو اللہ تعالیٰ فرمائے گا تجھ پر ظلم نہ کیا جائے گا، فرمایا آپ ﷺ نے پھر رکھ دیئے جائیں گے وہ دفتر ایک پلہ میں، میزان کے اور وہ پرچہ ایک پلہ میں سو ہلکے ہو جائیں گے وہ دفتر اور بھاری ہو جائے گا وہ پرچہ اور برابر نہیں ہو سکتی کوئی چیز اللہ کے نام مبارک کے آگے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ روایت کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے ابن لہیعہ سے انہوں نے عامر بن یحییٰ سے اسی

اسناد سے مانند اس کے۔اور بطاقہ پرچہ ہے۔

مترجم: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ توحید اور اتباع سنت بڑی چیز ہے اور اقرار توحید اور اقرار رسالت اصل اصول ہے نجات کا مگر افسوس ہے ہمارے اخوان زمان نے انہیں دونوں چیزوں کو نہایت ادنیٰ اور کمتر سمجھ رکھا ہے توحید کو تو یوں خراب کیا کہ پنجہ پرستی اور شدہ پرستی میں عمر گزاری اور چلہ گور پوجنے میں اوقات خراب کیے اولیاء انبیاء کی نذر مانتے رہے۔شادی بیاہ موت غمی میں شیخ سدو کا بکرا شاہ راول کا مینڈھا کبھی ان کے گھر سے باہر نہ گیا گنگنہ ان کا دستگیر اور سہرہ گلوگیر رہا اولاد کی پروش میں ہر ایک چھٹی چلہ میں پابز نجیر رہا بڈھے باپ کے روٹ اور رابعہ بصری کی کھچڑی نے کبھی ان کا تو اہنڈیا نہ چھوڑا۔نعوذ باللہ منہا۔اور اتباع سنت کو جو شعبہ اقرار رسالت تھا اس کو یوں برباد کیا کہ کوئی مہینہ اور ہفتہ بدعت سے خالی نہ چھوڑا یہاں تک کہ ان کا اہتمام کیا کہ ممکن نہیں کہ قضا ہو جائے قرض لے لیں،سود سے لائیں مگر طعام بدعت ضرور پکوائیں۔ یتامیٰ اور مساکین کو نہ کھلائیں اور امراء اور اغنیاء کے یہاں حصے خوان بھجوا دیں۔ چنانچہ تفصیل بعض بدعات کی ہم اوپر بیان کر چکے ہیں تکرار کی مہلت نہیں۔ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا مِنْ كُلِّهَا وَارْزُقْنَا اتِّبَاعَ السُّنَّةِ وَامِتْنَا عَلَيْهَا۔

❀❀❀❀

١٨ ـ بَابُ : مَا جَاءَ فِي إِفْتِرَاقِ هٰذِهِ الْأُمَّةِ

امت میں افتراق کے بیان میں

(٢٦٤٠) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((تَفَرَّقَتِ الْيَهُودُ عَلٰى إِحْدٰى وَسَبْعِينَ فِرْقَةً، أَوِاثْنَتَيْنِ وَسَبْعِينَ فِرْقَةً وَالنَّصَارٰى مِثْلَ ذٰلِكَ وَتَفْتَرِقُ أُمَّتِي عَلٰى ثَلٰثٍ وَسَبْعِينَ فِرْقَةً)).

(حسن صحيح)الرض النفير (٥٠) سلسلة الاحاديث (الصحية (٢٠٣) التعليق على التنكيل (٢/٥٣)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: متفرق ہو گئے یہود اکہتر یا بہتر فرقوں پر اور نصاریٰ بھی اسی کی مانند اور ہو جائے گی میری امت تہتر فرقے۔

فائدہ : اس باب میں سعد اور عبداللہ بن عمرو اور عوف بن مالک رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(٢٦٤١) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((لَيَأْتِيَنَّ عَلٰى أُمَّتِي مَا أَتٰى عَلٰى بَنِي إِسْرَائِيلَ حَذْوَالنَّعْلِ بِالنَّعْلِ حَتّٰى إِنْ كَانَ مِنْهُمْ مَنْ أَتٰى أُمَّهُ عَلَانِيَةً لَكَانَ فِي أُمَّتِي مَنْ يَصْنَعُ ذٰلِكَ وَإِنَّ بَنِي

إِسْرَائِيلَ تَفَرَّقَتْ عَلَى ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِينَ مِلَّةً، وَتَفْتَرِقُ أُمَّتِيْ عَلَى ثَلٰثٍ وَسَبْعِينَ مِلَّةً كُلُّهُمْ فِي النَّارِ إِلَّا مِلَّةً وَاحِدَةً))، قَالَ: وَمَنْ هِيَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((مَا أَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِيْ)).

(حسن) تخریج مشكاة المصابيح (١٧١) التحقيق الثانی سلسلة الاحاديث الصحيحة : ٣٤٨

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے آئے گا میری امت پر ایک ایسا زمانہ جیسا کہ آیا تھا بنی اسرائیل پر اور مطابق ہوں گے دونوں کے زمانہ جیسے مطابق ہوتی ہے ایک نعل دوسرے نعل کے یہاں تک کہ اگر ہوگا ان میں کوئی شخص ایسا کہ وہ زنا کرے اپنی ماں سے علانیہ تو ہوگا میری امت میں سے ایسا شخص کہ مرتکب ہو اس امر شنیع کا، اور بنی اسرائیل متفرق ہوئے بہتر مذہبوں پر، اور متفرق ہوگی میری امت تہتر مذہبوں پر سب اہل مذہب دوزخی ہیں مگر ایک مذہب والے۔ عرض کی کہ وہ کون ہیں یا رسول اللہ! فرمایا آپ ﷺ نے: جس پر میں ہوں اور میرے اصحابی۔ یعنی کتاب وسنت پر۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے مفسر ہے۔ نہیں جانتے ہم مثل اس کی مگر اسی سند سے۔

مترجم: شاہ ولی اللہ قدس سرہ نے حجۃ اللہ میں لکھا ہے کہ فرقہ ناجیہ وہ ہے کہ تمسک ہو اس نے عقیدہ اور عمل میں بالکلیہ ظاہر کتاب وسنت پر اور جس پر گزرے ہیں جمہور صحابہ رضی اللہ عنہم وتابعین رحمۃ اللہ علیہم اگرچہ مختلف ہوں وہ فیمابینھم ان چیزوں میں کہ جس میں نص جلی نہ ہو اور نہ ظاہر ہوا ہو صحابہؓ سے اس میں کوئی امر متفق علیہ اور وجہ ان کے اختلاف کی استدلال کرنا ہو ان کا بعض کتاب وسنت پر سے یا تفسیر ہو ان میں سے کسی مجمل کی اور غیر ناجیہ وہ فرقہ ہے کہ منتحل ہو گیا ہو کسی عقیدہ میں خلاف عقیدۂ سلف کے یا کسی عمل میں سوا ان کے عملوں کے۔ انتہیٰ اور یہ قول گویا بعینہٖ تفسیر ہے آپ ﷺ کے قول مبارک کی (جس پر میں ہوں اور میرے اصحاب، اور اس حدیث میں کلام ہے اس سے زیادہ کہ تفصیل اس کی مذکور ہے۔ (یقظہ اولی الاعتبار مما ورد فی ذکر النار واصحابؓ النار میں۔ اور یہ کتاب بیان نار میں بے نظیر ہے کہ اسلام میں شاید اس کا ثانی تصنیف نہ ہوا ہو۔

❀❀❀❀

(٢٦٤٢) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو يَقُوْلُ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : ((إِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى خَلَقَ خَلْقَهُ فِيْ ظُلْمَةٍ فَأَلْقٰى عَلَيْهِمْ مِنْ نُوْرِهٖ، فَمَنْ أَصَابَهُ ذٰلِكَ النُّوْرُ إِهْتَدٰى، وَمَنْ أَخْطَأَهُ ضَلَّ، فَلِذٰلِكَ أَقُوْلُ جَفَّ الْقَلَمُ عَلٰى عِلْمِ اللّٰهِ)).

(اسناده صحيح) تخريج المشكاة (١٠١) سلسلة الاحاديث الصحيحة (١٠٧٦) الظلال (٢٤١ـ ٢٤٤)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے کہتے تھے کہ سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے بے شک اللہ بزرگ وبرتر نے پیدا کیا اپنی مخلوق کو یعنی جن وانس کو تاریکی میں پھر ڈالا ان پر نور سو جس پر پہنچا وہ نور اس نے راہ پائی۔ اور جس

کو نہ پہنچا وہ گمراہ ہو گیا، اس لیے میں کہتا ہوں کہ سوکھ گیا قلم علم الٰہی پر۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔

مترجم: مراد ان سے جن وانس ہیں کہ جن میں مادہ ہدایت کا اور تخم ضلالت کا دونوں رکھے گئے ہوں اور تخم ضلالت جو معبر الظلمت ہے مراد ہے اس سے شہوتیں نفس امارہ کی اور بری عادتیں بشریت کی اور مذموم خصلتیں جہالت کی۔ اور مراد ہے نور سے نور علم کا اور تدین وتشرع وعبادت وتوحید واحسان وطاعت کا (مرقات)

❀❀❀❀

(٢٦٤٣) **عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ** قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((**أَتَدْرِيْ مَا حَقُّ اللّٰهِ عَلَى الْعِبَادِ**))؟ فَقُلْتُ : اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ : قَالَ : ((**فَإِنَّ حَقَّهُ عَلَيْهِمْ أَنْ يَعْبُدُوْهُ وَلَا يُشْرِكُوْا بِهِ شَيْئًا**))، قَالَ : ((**أَفَتَدْرِيْ مَا حَقُّهُمْ عَلَى اللّٰهِ إِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ**؟)) قُلْتُ : اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ، قَالَ : ((**أَنْ لَّا يُعَذِّبَهُمْ**)).

(اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: آیا جانتا ہے تو کہ کیا ہے اللہ تعالیٰ کا حق بندوں پر؟ عرض کیا میں نے کہ اللہ ورسول خوب جانتے ہیں۔ فرمایا آپ نے: حق اللہ کا بندوں پر یہ ہے کہ عبادت کریں خاص اس کی اور شریک نہ کریں اس کا کسی کو، فرمایا آپ نے بھلا جانتا ہے تو کہ کیا ہے حق ان کا اللہ پر جب وہ بجالائیں یہ؟ کہا معاذ رضی اللہ عنہ نے کہ اللہ ورسول اس کو خوب جانتے ہیں۔ فرمایا آپ نے: یہ ہے حق ان کا اللہ پر کہ ان کو عذاب نہ کرے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور مروی ہے کئی سندوں سے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے۔

❀❀❀❀

(٢٦٤٤) **عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ** أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((**أَتَانِيْ جِبْرَئِيْلُ فَبَشَّرَنِيْ أَنَّهُ مَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ**)). **قُلْتُ : وَإِنْ زَنٰى وَإِنْ سَرَقَ؟ قَالَ : نَعَمْ**)). (اسنادہ صحیح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (٨٢٦) .

ترجمہ: روایت ہے ابوذر رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آئے میرے پاس جبرئیل اور بشارت دی مجھ کو کہ جو مر جائے یعنی میری امت سے کہ نہ شریک کرتا ہو وہ اللہ تعالیٰ کا کسی چیز کو داخل ہوگا جنت میں۔ کہا میں نے اگرچہ زنا کیا ہو اس نے اور چوری کی اس نے؟ فرمایا آپ ﷺ نے: ہاں۔ یعنی اگرچہ مرتکب زنا وسرقہ ہو مگر انجام اس کا جنت ہے اگر موحد مرا۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور اس باب میں ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

(المعجم ۳۹) طلب علم کی فضیلت کے بیان میں (تحفة ۳۵)

مقدمہ مترجم: علم بالفتح پیدا کرنا اور جو کچھ کہ احاطہ آسمان میں ہے اور علم بالکسر جاننا ہے، علوم جمع، اور کبھی علم بمعنی معلوم کے بھی آتا ہے۔ چنانچہ بعضوں نے کہا ﴿ وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِنْ عِلْمِهِ ﴾ ای معلومہ اور علم بفتحتین حد فاصل درمیان دو زمینوں کے اور نشانی کہ راہ کی شناخت کے واسطے بنائیں اور اسی سے ہے قول اللہ تعالیٰ کا ﴿ إِنَّهُ لَعِلْمٌ لِلسَّاعَةِ ﴾ یعنی ظہور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نشانِ قیامت ہے۔ اور ایام معلومات سے مراد ہیں عشرۂ ذی الحجہ۔ اور علم بفتحین کی جمع اعلام آتی ہے اور عَلَم السّعد ایک پہاڑ کا نام ہے۔ اور علیم اسم فاعل ہے علم بالکسر سے، یعنی جاننے والا اور نود نہ نام باری تعالیٰ میں سے ہے کہ علم اس کا محیط ہے جمیع اشیاء کو ظاہراً اور باطناً، اور کوئی نقیر و قطمیر اس کے علم سے باہر نہیں، شامل ہے جزئیات و کلیات کو أَعْلَمُ افعل التفضیل دانا تر اور زیادہ جاننے والا، اعلام جمع علم نشان و علامت علامہ صیغہ مبالغہ خوب جاننے والا و لا یجوز اطلاقہ علی اللہ سبحانہ بالتاء و تشبیهه بالتانیث معلم وہ نشان کہ راہ میں رکھ دیں اور علم جو جاننے کے معنی میں ہے وہ باب سَمِعَ يَسْمَعُ سے ہے اور جو بمعنی نشان کر۔ : ک۔ ہے وہ باب نَصَرَ يَنْصُرُ سے اور ضَرَبَ يَضْرِبُ سے ہے اعلام آگاہ کرنا اور خبردار کرنا باب افعال سے تعلیم سکھانا اور آگاہ کرنا تَعَلَّمُ سیکھنا اور جاننا اور مضبوط کرنا کام کا اور اسی سے ہے حدیث: ((مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ......)) آہ یعنی بہتر تم میں سے وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے اور علوم مدونہ علم صرف ہے اور علم نحو، علم لغت، علم معانی، علم بیان کہ آلات

ہیں علوم دینیہ کے اور علوم دینیہ علم قراءت ہے اور علم تفسیر، اور علم حدیث، اور علم فقہ، اور علم فرائض، اور علم اصول، اور علم کلام۔ اور علوم دنیا سے ہے علم عروض اور علم قافیہ، علم انشا، علم رسم الخط، علم معما، علم منطق، علم حکمت شامل ہے۔

بہت سے علوم کو چنانچہ علم، ہیئت علم ہندسہ، علم عدد، علم طب، علم فلاحت، علم کیمیا، علم نجوم، علم موسیقی، علم مناظرہ اور مرایا علم جراثقال، علم جبر و مقابلہ علم رمل، علم جفر، علم طلسم، علم قیافہ، علم مساحت، علم اصطرلاب، علم محاضرات اسی میں داخل ہیں۔ اور ان میں سے بعض منہی عنہ ہیں اور بعض جائز اور بعض مفید ہیں اور بعض غیر مفید بلکہ مضر باعتبار تضیع اوقات کے۔ اور علوم منہیہ سے ہے منطق کہ قول مشرق نے تحریم المنطق میں کہا فن منطق فن مذموم ہے حرام ہے اشتغال بعض مافیہ کا۔ چنانچہ قائل ہونا ہیولے کا کہ وہ کفر ہے کہ منجر ہوتا ہے فلسفہ اور زندقہ کی طرف اور کچھ اس کا ثمرہ نہیں دین میں بلکہ نہ دنیا میں تنصیص کی ہے اس پر ائمہ دین اور علماء شریعت نے سو اول جس نے بیان کیا اس کی حرمت کو امام شافعی رحمہ اللہ ہیں۔ اور بیان کیا ان کے اصحابوں میں سے امام الحرمین نے، اور غزالی نے اپنے آخر امر میں اور بیان کیا ابن صباغ صاحب شامل اور ابن قشیری نے اور تنصیص کی اس پر مقدسی اور عمار بن یونس اور سلفی اور ابن مندہ اور ابن اثیر اور ابن الصلاح اور ابن عبدالسلام اور ابواسامہ اور نووی اور ابن دقیق العید اور برہان جوبری اور ابو حیان اور شرف دمیاطی اور ذہبی اور ملوی اور راستوی اور اوزاعی اور الولی العراقی اور شرف ابن مقری نے۔ اور فتویٰ دیا اس کی حرمت پر ہمارے شیخ قاضی مناوی نے اور نص کیا اس پر آئمہ مالکیہ سے ابن ابی زید مالکی صاحب الرسالۃ اور قاضی ابوبکر بن عربی اور ابوبکر طوسی اور ابن الولید الباجی اور ابو طالب المکی صاحب القوت نے اور ابوالحسن بن الحصاری اور ابو عامر بن الربیع اور ابوالحسن بن الحبیب اور ابوالمنیر اور ابن رشید اور ابن حمزہ اور عامہ اہل مغرب نے اور تنصیص کی اس کی حرمت پر آئمہ حنفیہ میں سے ابوسعید شیرازی اور سراج قزوینی اور عرفی نے ہدون کی ایک کتاب اس کی تحریم پر اور تنصیص کی اس کی حرمت پر ائمہ حنابلہ سے ابن الجوزی اور سعید الحارثی اور شیخ الاسلام التقی ابن تیمیہ نے اور تالیف کی شیخ قدس سرہ نے اس کی مذمت میں ایک کتاب۔ انتہیٰ اور یہ علم زمانہ صحابہ اور تابعین میں ملت اسلامیہ میں موجود نہ تھا بلکہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کتابخانہ فلسفہ کا جلوا دیا کذا فی ھدایۃ السائل الی ادلۃ المسائل اور ظاہراً اور علوم دنیاویہ بھی جو بکار آمد نہیں ہیں اور موجب غفلت اور کبر و غرور و عجب ہوتے ہیں ایسے ہی ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے تو ان علوم سے پناہ مانگی ہے جو نفع نہ دیں چہ جائیکہ موجب ضرر ہوں۔ باقی تحقیقات متعلقات علم کے اور فضائل اور برکات اور نتائج اور ثمرات علوم دینیہ کے ضمن ابواب میں مذکور ہوں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

١ ـ بَابُ : إِذَا أَرَادَاللّٰهُ بِعَبْدٍ خَيْرًا فَقَّهَهُ فِي الدِّيْنِ

اس بیان میں کہ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو اسے دین کی سمجھ عطا کر دیتا ہے

(٢٦٤٥) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((مَنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ)).

(اسنادہ صحیح) سلسلۃ الأحادیث (١١٩٤، ١١٩٥) الروض (١١٦٠)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ جس کی بہتری چاہتا ہے اسے دین کی سمجھ دیتا ہے۔

فائدہ: اس باب میں عمر اور ابو ہریرہ اور معاویہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: قولہ: دین کی سمجھ دیتا ہے۔ یعنی اس کو علم دین عنایت فرماتا ہے اور بصیرت کامل اور فہم راشد اور ذہن ثاقب اور حافظہ قوی دیتا ہے کہ چند عرصہ میں علوم دینیہ سے سرفراز ہو کر اپنے اقران میں ممتاز ہو جاتا ہے اور احکام شریعت اور اسرار طریقت اور انوار حقیقت و معرفت سے اس کا سینہ نورانی ہو جاتا ہے۔ اور نہیں خاص ہے یہ حدیث ساتھ فقہ مصطلحہ کے جیسا کہ گمان کیا ہے بعض اشخاص نے اس لیے کہ مروی ہے دارمی میں عمران سے کہ انہوں نے کہا کہ میں نے حسن بصری سے کہا ایک دن کہ ایسا ہی کہا ہے فقہاء نے انہوں نے فرمایا خرابی ہے تیری تو نے کوئی فقیہ دیکھا بھی ہے فقیہ تو وہی ہے جو زاہد ہو دنیا سے راغب ہو آخرت کا بصیر ہو امر دین کا مداوم ہو عبادتِ الٰہی پر اور ایک روایت میں ہے کہ فقیہ وہ ہے کہ کھل گئیں جس کی دونوں آنکھیں دل کی اور دیکھا اس نے اپنے رب کو یعنی چشم دل سے۔ انتہی اور منقول ہے محدثین سے کہ فقه الرجل بصيرته بالحديث یعنی فقہ سے مراد کمال بصیرت ہے حدیث میں اور بخوبی پہچاننا اس کے ناسخ و منسوخ اور ضعیف و قوی اور مقدم اور مؤخر کو اور واقف ہونا جرح و تعدیل سے رواۃ کے حالات سے ثقات کے اور مروی ہے مرفوعاً کہ جس نے یاد کیا میری حدیثوں میں سے چالیس حدیثوں کو سنت سے ملاقات کرے گا وہ اللہ عزوجل سے قیامت کے دن فقیہ و عالم ہو کر۔ اور ایک روایت میں ہے کہ جس نے یاد کیں چالیس حدیثیں امر دین میں اٹھائے گا اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن زمرۂ فقہاء اور علماء میں اور یہ حدیث اگرچہ ضعیف ہے باتفاق محدثین مگر مؤید قول مذکور ہے۔

❀❀❀❀

۲۔ بَابُ: فَضْلِ طَلَبِ الْعِلْمِ

طلب علم کی فضیلت میں

(٢٦٤٦) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَنْ سَلَكَ طَرِيْقًا يَلْتَمِسُ فِيْهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللّٰهُ لَهُ طَرِيْقًا إِلَى الْجَنَّةِ)). (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو چلا کسی راہ میں طلب کرتا ہو علم کو، آسان کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک راہ جنت کی طرف۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔

❀❀❀❀

(٢٦٤٧) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَنْ خَرَجَ فِيْ طَلَبِ الْعِلْمِ فَهُوَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

حَتّٰى يَرْجِعَ)). (اسناده ضعيف) تخريج المشكاة (٢٢٠) سلسلة الاحاديث الضعيفة (٢٠٣٧) الروض النضير (١٠٩) .اس کی سند ربیع بن انس کی وجہ سے ضعیف ہے۔ضعيف الجامع الصغير (٥٥٧٠)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جو نکلے طلب علم میں وہ اللہ کی راہ میں ہے جب تک کہ لوٹے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔اور روایت کی یہ بعضوں نے اور مرفوع نہ کی۔

❀❀❀❀

(٢٦٤٨) **عَنْ سَخْبَرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ كَانَ كَفَّارَةً لِمَا مَضٰى)).** (اسناده موضوع) تخريج المشكاة (٢٢١) الضعيفة (٥٠١٧) .اس میں ابو داؤد راوی سخت ضعیف ہے۔اور سخبرہ کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے سخبرہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس نے طلب کیا علم کو اس کے اگلے گناہوں کا کفارہ ہو گیا۔

فائدہ: یہ حدیث ضعیف الاسناد ہے۔اور ابوداؤد کا نام نفیع اعمیٰ ہے وہ ضعیف ہیں حدیث میں اور نہیں معلوم ہوئی ہیں عبداللہ بن سخبرہ کی زیادہ حدیثیں اور نہ ان کے باپ کی۔

❀❀❀❀

٣۔ بَابٌ: مَا جَاءَ فِيْ كِتْمَانِ الْعِلْمِ

علم کو چھپانے کی مذمت کے بیان میں

(٢٦٤٩) **عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَنْ سُئِلَ عَنْ عِلْمٍ عَلِمَهُ ثُمَّ كَتَمَهُ أُلْجِمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِلِجَامٍ مِنْ نَارٍ)).** (اسناده صحيح) تخريج مشكاة المصابيح (٢٢٣- ٢٢٤) الروض (١١٥٠- ١١٥٢) التعليق الرغيب (٢/٧٣)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو سوال کیا جائے اس علم سے کہ جانتا ہے اس کو پھر چھپائے اس کو، لجام لگائی جائے گی اس کو قیامت کے دن آگ سے۔

فائدہ: اس باب میں جابر اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے۔

مترجم: مراد اس سے بقول علماء علم ضروری ہے اور چھپانا اس کا ایسے وقت میں کہ دوسرا کوئی بتانے والا نہ ہو اور کوئی مانع صحیح بھی نہ ہو بلکہ نہ بتانا فقط براہ بخل ہو زیادہ برا ہے۔اور روایت کیا ہے اس حدیث کو احمد اور ابوداؤد نے۔اور روایت کیا ابن ماجہ نے انس رضی اللہ عنہ سے۔

❀❀❀❀
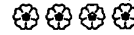
٤۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الْإِسْتِيصَاءِ بِمَنْ يَطْلُبُ الْعِلْمَ

طالب علم کے خیر خواہی کرنے کے بیان میں

(٢٦٥٠) عَنْ أَبِي هَارُوْنَ قَالَ: كُنَّا نَأْتِي أَبَا سَعِيْدٍ فَيَقُوْلُ: مَرْحَبًا بِوَصِيَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((**إِنَّ النَّاسَ لَكُمْ تَبَعٌ وَإِنَّ رِجَالًا يَأْتُوْنَكُمْ مِنْ أَقْطَارِ الْأَرْضِ يَتَفَقَّهُوْنَ فِي الدِّيْنِ، فَإِذَا أَتَوْكُمْ فَاسْتَوْصُوْا بِهِمْ خَيْرًا**)). (اسنادہ ضعیف) تخریج مشکاۃ المصابیح (٢١٥) اس میں ابوہارون العبدی راوی ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابو ہارون سے کہا کہ ہم آتے تھے ابوسعید کے پاس یعنی علم حدیث کے لیے سو وہ فرماتے تھے مرحبا تم کو موافق وصیت رسول اللہ ﷺ کے اس لیے کہ نبی ﷺ نے فرمایا تھا یعنی اپنے اصحاب سے کہ لوگ تمہارے تابع ہیں اور بہت سے مرد آئیں گے تمہارے پاس کناروں سے زمین کے سمجھ حاصل کرنے کو دین کی پھر جب وہ تمہارے پاس آئیں پس طلب کرو ان کے لیے خیر کو۔ یعنی ان کو نصیحت و وعظ کرو اور شیریں زبان سے ان کی دل جوئی کرو کہ وہ طالب دین ہیں۔

فائدہ: علی بن عبداللہ نے نقل کی کہ یحییٰ بن سعید کہتے تھے کہ شعبہ ضعیف کہا کرتے تھے ابوہارون عبدی کو۔ اور کہا یحییٰ نے کہ ہمیشہ ابن عون روایت کرتے رہے ابوہارون عبدی سے یہاں تلک کہ انتقال کیا انہوں نے اور ابوہارون کا نام عمارہ بن جوین ہے۔

مترجم: عمار بن جُوَین بجیم مصغر کہ کنیت ان کی ابوہارون ہے اور اپنی کنیت سے مشہور ہیں۔ متروک الحدیث ہے اور بعض محدثین نے ان کو منسوب کیا کذب کی طرف اور وہ شیعی ہے طبقہ رابعہ سے، وفات پائی ۱۳۴ھ میں۔ (تقریب)

❀❀❀❀

(٢٦٥١) عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((**يَأْتِيْكُمْ رِجَالٌ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ يَتَعَلَّمُوْنَ، فَإِذَا جَاءُوْكُمْ فَاسْتَوْصُوْا بِهِمْ خَيْرًا**)). قَالَ: فَكَانَ أَبُوْسَعِيْدٍ إِذَا رَآنَا قَالَ: مَرْحَبًا بِوَصِيَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. (اسنادہ ضعیف، انظر ما قبلہ) اس میں بھی ابوہارون العبدی راوی ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا آئیں گے تمہارے پاس مشرق کی جانب سے بہت لوگ علم حاصل کرنے کو پھر جب وہ تمہارے پاس آئیں تو بھلی بات کہو ان کے لیے، سو ابوسعید جو راوی حدیث ہیں ہمیشہ جب دیکھتے ہم کو مرحبا کہتے تھے موافق وصیت رسول اللہ ﷺ کے۔

فائدہ: اس حدیث کو نہیں جانتے ہم مگر ہارون بن عبدی کی روایت سے کہ وہ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔

❀❀❀❀

٥۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِيْ ذَهَابِ الْعِلْمِ

(دنیا سے) علم کے اٹھ جانے کے بیان میں

(٢٦٥٢) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِنَّ اللّٰهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ اِنْتِزَاعًا يَنْتَزِعُهُ مِنَ النَّاسِ، وَ لٰكِنْ يَقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَاءِ، حَتّٰى إِذَا لَمْ يَتْرُكْ عَالِمًا اِتَّخَذَ النَّاسُ رُؤُوسًا جُهَّالًا فَسُئِلُوْا فَأَفْتَوْا بِغَيْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوْا وَأَضَلُّوْا)). (اسناده صحيح) الروض النضير (٥٧٩)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن عمرو بن عاص سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ قبض نہ کرے گا علم کو اس طرح کہ یکبارگی چھین لے اس کو لوگوں سے بلکہ قبض کرے گا علم کو ساتھ وفات دینے علماء کے یہاں تک کہ جب کوئی عالم نہ رہے گا بنالیں گے لوگ جاہلوں کو سردار، سوان سے پوچھیں گے اور وہ فتویٰ دیں گے بغیر علم کے، سوخود بھی گمراہ ہوں گے اور ان کو بھی گمراہ کریں گے۔

فائدہ : اس باب ام المومنین میں عائشہ رضی اللہ عنہا اور زیاد بن لبید سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی یہ حدیث زہری نے عروہ سے انہوں نے عبداللہ بن عمرو سے اور عروہ سے انہوں نے عائشہؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اس کی مانند۔

❀❀❀❀

(٢٦٥٣) عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ : كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَشَخَصَ بِبَصَرِهِ إِلَى السَّمَاءِ، ثُمَّ قَالَ : ((هٰذَا أَوَانُ يُخْتَلَسُ الْعِلْمُ مِنَ النَّاسِ حَتّٰى لَا يَقْدِرُوْا مِنْهُ عَلٰى شَيْءٍ)). فَقَالَ زِيَادُ بْنُ لَبِيْدٍ الْأَنْصَارِيُّ: كَيْفَ يُخْتَلَسُ مِنَّا، وَقَدْ قَرَأْنَا الْقُرْآنَ فَوَاللّٰهِ لَنَقْرَأَنَّهُ، وَلَنُقْرِئَنَّهُ نِسَاءَ نَا وَأَبْنَاءَنَا، قَالَ: ((ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ يَازِيَادُ إِنْ كُنْتُ لَأَعُدُّكَ مِنْ فُقَهَاءِ أَهْلِ الْمَدِيْنَةِ: هٰذِهِ التَّوْرٰةُ وَالْإِنْجِيْلُ عِنْدَ الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى فَمَاذَا تُغْنِيْ عَنْهُمْ؟)) قَالَ جُبَيْرٌ: فَلَقِيْتُ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ فَقُلْتُ: أَلَا تَسْمَعُ مَا يَقُوْلُ أَخُوْكَ أَبُو الدَّرْدَاءِ فَأَخْبَرْتُهُ بِالَّذِيْ قَالَ أَبُوْ الدَّرْدَاءِ، قَالَ: صَدَقَ أَبُو الدَّرْدَاءِ إِنْ شِئْتَ لَأُحَدِّثَنَّكَ بِأَوَّلِ عِلْمٍ يُرْفَعُ مِنَ النَّاسِ: الْخُشُوْعُ، يُوْشِكُ أَنْ تَدْخُلَ مَسْجِدَ الْجَامِعِ فَلَا تَرٰى فِيْهِ رَجُلًا خَاشِعًا.

(اسناده صحيح) تخريج اقتضاء العلم العمل (٨٩)

ترجمہ: روایت ہے ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے کہا کہ تھے ہم نبی ﷺ کے ساتھ سونظر کی آپ نے آسمان کی طرف پھر فرمایا یہ ایسا وقت ہے کہ چھینا جارہا ہے علم آدمیوں سے یہاں تک کہ نہ قادر ہوں گے اس میں سے کسی چیز پر، سوکہا زیاد بن لبید انصاری نے کیونکر چھینا جائے گا ہم سے علم اور ہم نے پڑھا ہے قرآن اور قسم ہے اللہ تعالیٰ کی کہ ہم پڑھیں گے اور

پڑھائیں گے اپنی عورتوں کو اور لڑکوں کو۔ یعنی یہی سلسلہ نسلاً بعد نسل جاری رہے گا۔ تو فرمایا آپ نے روئے تجھ پر ماں تیری اے زیاد میں تجھ کو مدینہ کے سمجھ داروں میں گنتا تھا، کیا توراۃ وانجیل یہود ونصاریٰ کے پاس نہیں مگر کیا کام آتی ہے ان کو۔ کہا جبیر نے سو ملا میں عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے اور کہا میں نے سنا تم نے کہ کیا کہتے ہیں بھائی تمہارے ابوالدرداء رضی اللہ عنہ اور خبر دی میں نے ان کو ابوالدرداء کے قول کی تو کہا انہوں نے کہ سچ کہا ابوالدرداء نے اگر چاہے تو تو بیان کروں میں تجھ سے کہ علم سے پہلی جو چیز اٹھے گی لوگوں کے پاس سے وہ خشوع ہے قریب ہے ایسا وقت کہ داخل ہوگا تو جامع مسجد میں اور نہ دیکھے گا تو اس میں مرد خاشع۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ اور معاویہ بن صالح ثقہ ہیں اہل حدیث کے نزدیک اور نہیں جانتے ہم کسی کو کہ کلام کیا ہو اس نے ان میں، مگر یحییٰ بن سعید قطان نے۔ اور روایت کی معاویہ بن صالح نے مانند اس کے اور روایت کی بعضوں نے یہ حدیث عبدالرحمٰن بن جبیر بن نفیر سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عوف بن مالک سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

مترجم: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قریب ہے کہ آئے گا لوگوں پر ایک زمانہ کہ نہ باقی رہے گا اسلام سے مگر نام اس کا اور نہ باقی رہے گا قرآن سے مگر رسم اس کی۔ مساجد ان کی آباد ہیں یعنی نقش دار ہیں اور چونہ گچ کی ہوئی اور مناروں سے، اور ویران ہیں ہدایت سے یعنی ہدایت کا نام نہیں، علماء ان کے بدترین خلائق ہیں نیچے آسمان کے، اور انہیں سے نکلتا ہے فتنہ اور انہیں کی طرف عود کرتا ہے۔ روایت کیا اس کو بیہقی نے شعب الایمان میں، اور ابن خباب سے مروی ہے کہ انہوں نے پوچھا سعید بن جبیر سے کہ اے ابا عبداللہ کیا علامت ہے لوگوں کے ہلاک ہونے کی؟ کہا انہوں نے کہ ہلاک ہونا علماء کا۔ اور سلمان سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا ہمیشہ رہیں گے لوگ خیر کے ساتھ جب تلک کہ باقی رہیں اگلے یہاں تلک کہ تعلیم پالیں پچھلے اور اگر ہلاک ہو جائیں اگلے قبل اس کے کہ تعلیم پائیں پچھلے تو ہلاک ہو گئے لوگ۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرمایا انہوں نے تم جانتے ہو کیا ہے ذہاب علم کا؟ ہم نے کہا نہیں، انہوں نے فرمایا ذہاب علماء کا ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا کیا ہے علماء کو میں دیکھتا ہوں کہ چلے جاتے ہیں اور جاہل لوگ حاصل نہیں کرتے ان سے تعلیم کو، سو حاصل کرو علم کو قبل اس کے کہ اٹھایا جائے اس لیے کہ رفع علم جانا ہے علماء کا اور انہی نے فرمایا کہ آدمی عالم ہیں یا متعلم اور اس کے بعد پھر کچھ خیر نہیں اور انہوں نے فرمایا کہ معلم خیر اور متعلم اجر میں برابر ہیں اور ان کے سوا اور لوگوں میں کچھ خیر نہیں۔ اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا متفقہ ہو قبل سردار ہونے کے اور تمیم داری سے مروی ہے کہ لوگ بہت بہت مکان بنانے لگے حضرت عمرؓ کے وقت میں تو فرمایا آپ نے: اے گروہ عرب کے! بچو زمین سے۔ یعنی بچو تعمیر سے بے شک اسلام نہیں ہے مگر جماعت سے، اور جماعت نہیں مگر امارت سے، اور امارت نہیں مگر اطاعت سے، پھر جو سردار اپنی قوم کا دین کی سمجھ پیدا کرے وہ سرداری اس کی اور لوگوں کی حیات ابدی کا سبب ہے اور جو سردار ہوا بغیر سمجھ دین کے وہ سرداری اس کی اور لوگوں کی ہلاکت کا سبب ہے۔ (کلھا فی الدارمی)

٦۔ بَابٌ : فِيمَنْ يَّطْلُبُ بِعِلْمِهِ الدُّنْيَا

اس شخص کے متعلق جو اپنے علم سے دنیا طلب کرے

(٢٦٥٤) عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : ((مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ لِيُجَارِيَ بِهِ الْعُلَمَاءَ أَوْ لِيُمَارِيَ بِهِ السُّفَهَاءَ وَيَصْرِفَ بِهِ وُجُوْهَ النَّاسِ إِلَيْهِ أَدْخَلَهُ اللّٰهُ النَّارَ)).

(اسناده حسن) المشكاة : ٢٢٥ـ٢٢٣ـ التعليق الرغيب : ٦٨/١ .

ترجمہ: روایت ہے کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے جو طلب کرے علم اس لیے کہ فخر کرے اس کے ساتھ علماء میں یا تکرار کرے اس کے ساتھ سفہاء سے اور متوجہ کرے اپنی طرف منہ لوگوں کا داخل کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو جہنم میں۔

فائدہ : یہ حدث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور اسحاق بن یحییٰ بن طلحہ کچھ ایسے قوی نہیں نزدیک محدثین کے۔کلام کیا گیا ہے ان میں حافظہ کی طرف سے۔

❀❀❀❀

(٢٦٥٥) عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((مَنْ تَعَلَّمَ عِلْمًا لِغَيْرِ اللّٰهِ أَوْ أَرَادَ بِهِ غَيْرَ اللّٰهِ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ)).

(اسناده ضعيف) سلسلة الاحاديث الضعيفة (٥٠١٧) التعليق الرغيب (٦٩/١) خالد بن دریک نے ابن عمر رضی اللہ عنہ کو نہیں دیکھا۔

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو سیکھے دین کا کوئی علم غیر اللہ کے لیے یا فرمایا ارادہ کرے اس سے غیر اللہ کا تو ڈھونڈ لے جگہ اپنی دوزخ میں۔

مترجم: یہ فرمانا آپ ﷺ کا معنی اس کے یا دعا ہے یا خبر ہے۔

❀❀❀❀

٧۔ بَابٌ: فِي الْحَثِّ عَلٰى تَبْلِيغِ السَّمَاعِ

لوگوں کے سامنے احادیث بیان کرنے کی فضیلت میں

(٢٦٥٦) عَنْ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ: خَرَجَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ مِنْ عِنْدَ مَرْوَانَ نِصْفَ النَّهَارِ، قُلْنَا مَا بَعَثَ إِلَيْهِ هٰذِهِ السَّاعَةِ إِلَّا لِشَيْءٍ يَسْأَلُهُ عَنْهُ، فَقُمْنَا فَسَأَلْنَاهُ فَقَالَ: نَعَمْ سَأَلَنَا عَنْ أَشْيَاءَ سَمِعْنَاهَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ،

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : ((نَضَّرَ اللّٰهُ أَمْرَءًا سَمِعَ مِنَّا حَدِيْثًا فَحَفِظَهُ حَتّٰى يُبَلِّغَهُ غَيْرَهُ، فَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ إِلٰى مَنْ هُوَ اَفْقَهُ مِنْهُ، وَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ لَيْسَ بِفَقِيْهٍ)). (اسناده صحيح) التعليق الرغيب (۱/٦٤) الروض النضير (۲۷٦) تخريج مساجلة علمية (ص ۳۲) سلسلة الاحاديث الصحيحة (۴۰۳)

ترجمہ: روایت ہے ابان بن عثمان سے کہا کہ نکلے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ مروان کے پاس سے دوپہر کے وقت میں دن کو، سو کہا ہم نے کہ نہیں بلایا تھا ان کو مروان نے مگر کسی چیز کے پوچھنے کو سو کھڑے ہوئے ہم اور پوچھا ہم نے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے تو کہا انہوں نے کہ ہاں پوچھیں ہم نے کتنی ہی چیزیں کہ سنی تھیں ہم نے رسول اللہ ﷺ سے پھر بیان کی ان میں سے ایک روایت کہ سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے کہ تازہ رکھے اللہ تعالیٰ اس شخص کو کہ سنے ہماری کسی حدیث کو اور یاد رکھے اس کو یہاں تک کہ پہنچا دے اس کو دوسرے تک اس لیے کہ بہت سے اٹھانے والے فقہ کے لے جاتے ہیں فقہ کو اپنے سے زیادہ فقیہ کے پاس، اور بہت سے فقہ کے اٹھانے والے خود فقیہ نہیں ہیں۔

فائدہ : اس باب میں عبداللہ بن مسعود اور معاذ بن جبل اور جبیر بن مطعم اور ابی الدرداء اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ حدیث زید بن ثابت کی حسن ہے۔

مترجم: اس حدیث سے بخوبی معلوم ہوا کہ فقہ نام ہے حدیث رسول ﷺ کا اور اسی کے جاننے اور تحقیق سے آدمی عنداللہ فقیہ ہوتا ہے اور بشارت ہے اس میں کہ بعد زمانہ صحابہؓ کے تابعین میں بکثرت فقہا ہوں گے اور احادیث جمع کریں گے اور حفاظت کریں گے اور یدطولیٰ اور کعب علیا اس علم میں حاصل کریں گے اور امور دین میں تفقہ اور تدبر انہیں عنایت ہوگا اور دعائے خیر ہے اس میں تمامی خادمانِ حدیث کو کہ مدام ان کے چہرے تروتازہ رہیں گے اور قلوب مسرور اور چشم پرنور۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى ذٰلِكَ. اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مِنْهُمْ بِفَضْلِكَ وَ كَرَمِكَ۔ آمین۔

❁❁❁❁

(۲۶۵۷) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ : قَالَ سَمِعْتُ ﷺ رَسُوْلَ اللّٰهِ يَقُوْلُ : ((نَضَّرَ اللّٰهُ امْرَءًا سَمِعَ مِنَّا شَيْئًا فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَهُ فَرُبَّ مُبَلَّغٍ أَوْعٰى مَنْ سَامِعٍ)).

(اسناده صحيح) التعليق الرغيب (۱/٦۳) تخريج مشكاة المصابيح (۲۳۰)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہا سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے تروتازہ رکھے اللہ تعالیٰ اس شخص کو کہ سنے ہم سے کوئی بات اور پہنچائے اس کو جیسا کہ سنا ہے اسے اس لیے کہ بہت سے لوگ کہ جن کو حدیث پہنچے گی زیادہ یاد رکھنے والے ہوں گے سننے والے سے۔

مترجم: اس حدیث میں دعائے خیر ہے تمام اہل حدیث کے لیے اور دعا آنحضرت ﷺ کی مقبول ہے اور بشارت ہے اس کی

کہ بعد قرن صحابہ اور قرون میں حفاظ اور حراس حدیث پیدا ہوں گے کہ وہ ایک ایک حدیث بحفاظت تامہ وحراست جمع کریں گے اوران کے تدوینات اور تالیفات سے ایک عالم کو فائدہ ہوگا چنانچہ ایسا ہی واقع ہوا۔

❀❀❀❀

(٢٦٥٨) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((نَضَّرَ اللّٰهُ أمْرَءًا سَمِعَ مَقَالَتِي فَوَعَاهَا وَحَفِظَهَا وَبَلَّغَهَا، فَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ إِلَى مَنْ هُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ، ثَلَاثٌ لَا يَغِلُّ عَلَيْهِنَّ قَلْبُ مُسْلِمٍ: إِخْلَاصُ الْعَمَلِ لِلّٰهِ، وَمُنَاصَحَةُ أَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ، وَلُزُومِ جَمَاعَتِهِمْ، فَإِنَّ الدَّعْوَةَ تُحِيطُ مِنْ وَرَائِهِم)).

(اسناده صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (٤٠٤).

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے، آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوش وخرم رکھے جو میری حدیث کو سنے، اسے سمجھے، اسے یاد کرے اور آگے پہنچائے۔ اس لیے کہ بہت سے فقیہ اسے اپنے سے زیادہ فقیہ شخص کے پاس لے جاتے ہیں۔ تین چیزوں پر مسلمان کا دل خیانت نہیں کرتا۔ عمل کو اللہ تعالیٰ کے لیے خالص کرنا، اور مسلمانوں کے اماموں کی خیر خواہی کرنا، اور اُن کی جماعت کو لازم پکڑنا۔ بلاشبہ (ان کی) دعوت انہیں ان کے پیچھے سے گھیر لے گی (ان کی حفاظت کرے گی)۔

❀❀❀❀

٨۔ بَابُ: فِيُ تَعظِيمِ الْكِذْبِ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ باندھنے کی ممانعت میں

(٢٦٥٩) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ)).

(صحيح متواتر) الروض النضير (٧٠٧ و ٨٨٥) سلسلة الاحاديث الصحيحة (١٣٨٣)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جس نے جھوٹ باندھا مجھ پر وہ اپنی جگہ ڈھونڈ لے جہنم میں۔

❀❀❀❀

(٢٦٦٠) عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ : ((لَا تَكْذِبُوْا عَلَيَّ فَإِنَّهُ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ يَلِجُ النَّارَ)). (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: مت جھوٹ باندھو مجھ پر اس لیے کہ جس نے جھوٹ باندھا مجھ پر داخل ہوا جہنم میں۔

فائدہ: اس باب میں ابوبکر اور عمر اور عثمان اور زبیر اور سعد بن زید اور عبداللہ بن عمرو اور انس اور جابر اور ابن عباس اور ابوسعید اور عمرو بن عنبسہ اور عقبہ بن عامر اور معاویہ اور بریدہ اور ابوموسیٰ اور ابوامامہ اور عبداللہ بن عمر اور منقع اور اوس ثقفی رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ حدیث علی وکیع نے ربعی بن حراش نے اسلام میں کبھی جھوٹ نہ بولا۔

❀❀❀❀

(٢٦٦١) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ. حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ مُتَعَمِّدًا. فَلْيَتَبَوَّأْ بَيْتَهُ مِنَ النَّارِ)). (صحيح متواتر) [انظر ماقبله]

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جس نے جھوٹ باندھا مجھ پر گمان کرتا ہوں میں کہ فرمایا قصداً وہ ڈھونڈ لے اپنا گھر جہنم میں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے اس سند سے یعنی زہری کی روایت سے کہ وہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ اور مروی ہوئی یہ حدیث کئی سندوں سے انس رضی اللہ عنہ سے کہ وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے۔

مترجم: ابن صلاح نے کہا ہے کہ حدیث "مَنْ كَذِبَ عَلَيَّ" متواتر ہے اور نہیں ہے احادیث میں کوئی حدیث اس مرتبہ کی کہ پہنچی ہو تواتر میں اس کے برابر اس لیے کہ ناقلین اس کے صحابہ سے ایک جم غفیر ہیں یہاں تک کہ بعض نے کہا ہے کہ راوی اس کے باسٹھ (٦٢) اصحاب ہیں کہ عشرہ مبشرہ بھی ان میں داخل ہیں اور پھر اسی طرح عدد اس کے رواۃ کے ہر قرن میں بڑھتے گئے۔ (كذافي المرقاة والطيبي)

❀❀❀❀

٩۔ بَابُ: فِيْ مَنْ رَوٰى حَدِيْثًا وَهُوَ يُرٰى أَنَّهُ كَذِبٌ

موضوع احادیث روایت کرنے کی مذمت کے بیان میں

(٢٦٦٢) عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((مَنْ حَدَّثَ عَنِّيْ حَدِيْثًا وَهُوَ يُرٰى أَنَّهُ كَذِبٌ فَهُوَ أَحَدُ الْكَاذِبِيْنَ)). (صحيح) مقدمه سلسلة الاحاديث الضعيفة : ١/ ١٢ .

ترجمہ: روایت ہے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو بیان کرے ہمارے نام سے کوئی حدیث اور وہ گمان کرتا ہے کہ جھوٹ ہے پس وہ دو جھوٹوں میں کا ایک جھوٹا ہے۔

فائدہ: اس باب میں علی بن ابی طالب اور سمرہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی شعبہ نے حکم سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے انہوں نے سمرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے یہ حدیث اور روایت کی اعمش اور ابن ابی لیلیٰ نے حکم سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے انہوں نے علیؓ سے انہوں نے نبی ﷺ اور حدیث عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کی جو مروی ہے سمرہ سے اہل حدیث کے نزدیک صحیح ہے۔ کہا پوچھا میں نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن سے جن کی کنیت ابو محمد ہے مراد اس کی جو فرمایا نبی ﷺ نے کہ جو بیان کرے ہمارے نام سے کوئی حدیث اور وہ گمان کرتا ہو کہ وہ جھوٹ ہے وہ دو جھوٹوں میں کا ایک جھوٹا ہے۔ اور کہا میں نے کہ جس نے روایت کی کوئی حدیث اور وہ جانتا ہے کہ سند میں اس کے کچھ خطا ہے تو میں خوف کرتا ہوں کہ داخل ہوگیا وہ وعید میں اس حدیث نبی ﷺ کے اور میں نے جیسے کہ بعضے لوگ حدیث مرسل کو مرفوع کر دیتے ہیں یا بدل دیتے ہیں اس کی اسناد کو تو وہ بھی داخل ہوگا اس وعید میں اور یہ سب تقریر تھی سائل کی پس جواب دیا عبداللہ نے کہ نہیں یہ لوگ جن کا تم نے ذکر کیا داخل نہیں اس وعید میں بلکہ وہ داخل ہے جو روایت کرے ایسی حدیث کو کہ نہیں جانتا نبی ﷺ سے اس کی کچھ اصل اور روایت کر دے آپ ﷺ کے نام سے، سو مجھے خوف ہے کہ داخل ہوگا وہ شخص اس وعید میں۔

مترجم: اس وعید میں داخل وہ لوگ ہیں کہ احادیث موضوعہ برسر وعظ بیان کرتے ہیں یا ترغیب و ترہیب کے لیے جھوٹی حدیثیں بناتے ہیں جیسے انگلیاں چومنے کی روایت وقت اذان کے کہ باتفاق محدثین موضوع ہے۔ اور سخاوی وغیرہ اکابرین محققین نے اس کے وضع پر تصریح کر دی ہے اور اسی طرح موضوع ہیں وہ حدیثیں کہ فضائل سور میں صاحب کشاف نے ہر ہر سورۃ کے ذیل میں نقل کر دی ہیں۔ اہل علم کو لازم ہے کہ ان کو روایت نہ کریں۔

❀❀❀❀

۱۰ ۔ بَابُ: مَا نُهِيَ عَنْهُ أَنْ يُقَالَ عِنْدَ حَدِيثِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ

استماع حدیث کے آداب میں

(۲۶۶۳) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ وَسَالِمٍ أَبِي النَّضْرِ، عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ وَغَيْرُهُ رَفَعَهُ قَالَ: ((لَا أُلْفِيَنَّ أَحَدَكُمْ مُتَّكِئًا عَلٰى أَرِيكَتِهِ يَأْتِيهِ أَمْرٌ مِمَّا أَمَرْتُ بِهِ أَوْنَهَيْتُ عَنْهُ فَيَقُولُ: لَاأَدْرِي، مَا وَجَدْنَا فِي كِتَابِ اللّٰهِ اتَّبَعْنَاهُ)). (اسناده صحيح) تخريج مشكاة المصابيح (١٦٢)

ترجمہ: روایت ہے محمد بن منکدر اور سالم سے وہ دونوں روایت کرتے ہیں عبیداللہ سے وہ ابو رافع سے اور ابو رافع کے سوا اور راویوں نے اس کو مرفوع کیا یعنی یوں کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: میں تم میں سے کسی کو اپنی مسند پر تکیہ لگائے ہوئے نہ پاؤں کہ اس کے پاس میری کوئی حدیث آئے جس میں میرا کوئی جاری کردہ حکم یا ممانعت ہو اور وہ کہے: میں اسے نہیں

جانتا' بس ہم تو صرف کتاب اللہ میں موجود حکم ہی کی پیروی کریں گے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔ اور روایت کی بعضوں نے سفیان سے انہوں نے ابن المنکدر سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور روایت کی سالم ابی النضر نے عبیداللہ بن ابی رافع سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی ﷺ سے۔ اور ابن عیینہ جب روایت کرتے اس حدیث کو علیحدہ تو جدا کر دیتے حدیث محمد بن منکدر کی سالم کی حدیث سے اور جب جمع کر دیتے دونوں روایتوں کو اسی طرح روایت کرتے اور ابورافع مولیٰ ہیں نبی ﷺ کے' نام ان کا اسلم ہے۔

❀❀❀❀

(٢٦٦٤) عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيكَرِبَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((أَلَا هَلْ عَسٰى رَجُلٌ يَبْلُغُهُ الْحَدِيثُ عَنِّي وَهُوَ مُتَّكِئٌ عَلٰى أَرِيكَتِهِ، فَيَقُولُ: بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ كِتَابُ اللّٰهِ، فَمَا وَجَدْنَا فِيهِ حَلَالًا اِسْتَحْلَلْنَاهُ وَمَا وَجَدْنَا فِيهِ حَرَامًا حَرَّمْنَاهُ! وَإِنَّ مَا حَرَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ كَمَا حَرَّمَ اللّٰهُ)).

(صحيح) تخريج مشكاة المصابيح (١٦٣)

ترجمہ: روایت ہے مقدام بن معدیکرب سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: آگاہ ہو کہ قریب ہے کہ پہنچے گی ایک آدمی کو ایک حدیث میری اور وہ تکیہ لگائے ہوگا اپنی مسند پر اور کہے گا کہ ہمارے اور تمہارے درمیان اللہ کی کتاب ہے پھر ہم جو اس میں حلال پائیں گے اسی کو حلال کہیں گے اور جس کو حرام پائیں گے اسی کو حرام کہیں گے۔ اور بے شک جس کو حرام کہا اللہ کے رسول نے اللہ کی رحمت ہو ان پر اور سلام، حرمت میں اس چیز کے مانند ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے حرام فرمایا۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے اس سند سے۔

مترجم: ان حدیثوں میں بڑی تنبیہ ہے مقلدین متعصبین کو اور ان لوگوں کو کہ آراءِ رجال کو ترجیح دیتے ہیں احادیث مطہرہ پر اور احادِ امت کے اقوال کو جو صریح احادیث سے مخالفت رکھتے ہیں ان کو توجیہات باردہ سے مزین کر کے قبول فرماتے ہیں اور احادیث صحیحہ صریحہ غیر منسوخہ کو تاویلات فاسدہ سے رد کرنا چاہتے ہیں معاذ اللہ من ذالک ﴿ يُرِيدُونَ لِيُطْفِئُوا نُورَ اللّٰهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُورِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ ﴾۔ حالانکہ اکابر امت اور ائمہ ملت نے ان کو وصیت کی ہے کہ جب حدیث رسول ﷺ کو پاؤ تو ہمارے اقوال کو وَرَاءِ جُدُرْ پھینک دو اور بالکل ان سے قطع نظر کرو چنانچہ محی السنہ نے نقل کی حدیث ابو رافع کی اور کہا کہ اس حدیث میں دلالت واضحہ ہے کہ حاجت نہیں پیش کرنے کی حدیث رسول ﷺ کو کتاب اللہ پر اس لیے کہ جب ثابت ہوگئی رسول اللہ ﷺ سے کوئی چیز پس وہ حجت ہے امت پر بنفسہ حاجت نہیں اس کو کسی پر پیش کرنے کی میں کہتا ہوں کہ جب حدیث کا پیش کرنا کتاب اللہ پر ضرور نہ ہوا بلکہ بمجرد سماع اس کو قبول کرنا اور ماننا چاہیے تو غیر کتاب پر عرض کرنے کی بدرجہ اولیٰ حاجت نہیں مگر کسی حدیث کا اس نظر سے دیکھنا کہ معلوم ہو جائے کہ یہ صحیح ہے اس میں کچھ مضائقہ نہیں' پھر اللہ کی طرف

شکایت ہے ان لوگوں کی کہ جن کے خیال خام ہیں یہ امر مستقر ہیں کہ احادیث صحیحہ محتاج ہیں بعد صحت اور ثبوت کے کہ عرض کی جائیں قول امام پر جن کے ہم تابع ہیں سو اگر انہوں نے قبول کیا تو لائق حجت ہیں اور نہیں تو نہیں سو ان کے عقیدہ باطل میں یہ بات ہے کہ احادیث ثابتہ رسول اللہ ﷺ کی حجت نہیں بذاتہ بلکہ قول امام حجت ہے سو حلت اور حرمت اور وجوب اور نہی ثابت نہیں ہوتی ان کے نزدیک احادیث سے بلکہ ثابت ہوتے ہیں یہ امور قول امام سے اور یہ عقیدہ بالکل فاسد و باطل ہے۔ اور مسلم میں عمران بن حصین سے روایت ہے کہ وہ حدیث بیان کررہے تھے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ((اَلْحَيَاءُ لَا يَأْتِيْ إِلَّا بِخَيْرٍ)) تو بشیر بن کعب نے کہا کہ ایسا ہی لکھا ہوا ہے کتب حکمت میں کہ اسی سے ہے وقار اور سکینہ تو عمران نے فرمایا کہ میں تجھ کو سناتا ہوں حدیث رسول ﷺ کی اور تو مجھے سناتا ہے بات اپنے صحیفہ کی۔ اور دوسری روایت میں ہے کہ غصے ہو گئے عمران یہاں تک کہ سرخ ہو گئیں ان کی دونوں آنکھیں اور کہا کہ کبھی نہ دیکھوں گا میں تجھے اس حال میں کہ میں روایت کرتا ہوں تیرے آگے رسول اللہ ﷺ سے اور تو درمیان میں لائے اور بات۔ انتہی۔ اور مستنبط ہوئی اس حدیث سے شناعت اور برائی اس کی جو کہتا ہے حدیث سن کر کہ یہ موافق نہیں ہے فقہ ابوحنیفہؒ کے مثلاً یا نقل کر دیتا ہے اس کے خلاف میں قول کسی کا چہ جائیکہ وہ مرتکب ہو اس خطائے کبیر کا کہ کہہ بیٹھے کہ یہ حدیث مخالف ہے فقہ کے اور ہم فقہ جانتے ہیں حدیث نہیں جانتے یا اسی طرح کی اور گستاخی اور بے ادب بات کہے اور اس زمانہ پرفتن میں تو یہ عادت ہو گئی ہے اکثر طلبہ علم کی اور دیدن ٹھہر گیا ہے خواص کا' عوام کا تو کیا ذکر ہے اور غور کرنا چاہیے کہ بشیر بن کعب نے عمران کے سامنے جو ذکر کیا قول حکمت کا اس سے منظور نہ تھی مخالفت حدیث کی بلکہ مطلوب تھی تائید اس کی مگر خفا ہوئے اس پر عمران اور جھڑکا اور عتاب اور غصہ کیا ان پر اس لیے کہ ذکر کرنا مجلس حدیث میں قول کسی کا مشغول کرنا ہے سامعین کا نبی ﷺ کی طرف سے غیر کی طرف اور مانع ہونا ہے تفکر اور تدبر سے آپ کے کلام نور التیام میں اور متفرق کرنا ہے ان کے قبلہ توجہ کو جناب سے شارع علیہ السلام کے اور خلل اور زلل ڈال دینا ہے ان انوار میں کہ جو آپ ﷺ کے قول میں توجہ کرنے سے امت کو حاصل ہو رہے تھے اور محروم کرنا ہے ان برکات سے سامعین اور ناقلین کو کہ بسبب کمال توجہ ان کی کے حدیث مطہرہ کی طرف ان کے قلوب پر عالم قدس سے نازل ہو رہے تھے۔

پس انہیں وجوہ سے عمران نے نام رکھا اس کا معارضہ اور مزاحمہ ساتھ کلام رسول علیہ السلام کے جو ناطق ہیں وحی الٰہی کے ساتھ اور گنا اس گستاخی کو خیانت بادیہ اور خطاء ظاہرہ' یہاں تک کہ سرخ ہو گئیں ان کی آنکھیں اور غیرت کھائی انہوں نے واسطے کلام رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اور غضب کیا سوء ادب پر ناقل کے۔ پھر کیا حال ہے اس شخص کا جو نقل کر دیتا ہے احکام حلال و حرام میں صاحب وحی کے مقابلہ میں قول مخالف زید وعمرو کا اور کیا فضیحت ہوتی اس کی اگر ہوتا وہ عمران رضی اللہ عنہ کے سامنے اور مسلم میں مروی ہے کہ حاضرین نے تسکین دی عمران کے غصہ کو یہ کہہ کر کہ بشیر منافق نہیں ہے یعنی مومن ہے اور یقین کیا حاضرین نے کہ عمران نے اس گستاخی کے سبب سے اسے منافق سمجھا ہے۔ پھر جب ایسی بات سے صحابہ کو شک نفاق کا ہو جائے کہ جس میں

کسی طرح کی مخالفت حدیث نہ تھی' تو کیا حال ہوتا اگر وہ سنتے گستاخیاں اور بے ادبیاں متعصبین زمان کی کہ کوئی کہتا ہے: قال قال بسیار است ترا قال ابوحنیفہ درکاراست، اور کوئی کہتا ہے اس حدیث کو ہمارے امام نے نہیں لیا ہم کیونکر عمل کریں، اور کوئی کہتا ہے ہم کیا جانیں حدیث کیا ہے ہم کو فقہ کافی ہے یا قول امام وافی ہے معاذ اللہ من ذالك كُلّها، وَتَحْسَبُوْهُ هَيِّنًا وَهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمٌ۔

اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب انہوں نے روایت کی حدیث مرفوع کہ وضو کرو اس چیز سے کہ جس کو آگ نے چھوا ہے تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کیا وضو کریں ہم گھی اور پانی گرم سے؟ تو کہا ابو ہریرہؓ نے: اے ابن اخی جب تو سنے حدیث رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تو باتیں مت بنا یعنی بلا عذر قبول کر اور تقریریں مت چھانٹ۔ رواہ الترمذی۔ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے جب روایت کیا قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ فرمایا ہے آپ نے جب کوئی سو کر اٹھے تو نہ ڈبوئے ہاتھ اپنا برتن میں جب تک کہ نہ دھولے اسے تین بار' تو کہا قین اشجعی نے کہ کیا کریں ہم مہراس کے ساتھ تو فرمایا ابو ہریرہؓ نے: نعوذ باللہ من شرك یعنی اللہ کی پناہ تیرے فساد سے اور مہراس ایک سنگ منقور ہوتا ہے مانند حوض کے کہ اسے کوئی اٹھا نہیں سکتا' اور یہ جو فرمایا ابو ہریرہؓ نے کہ ابن اخی جب سنے تو حدیث تو باتیں مت بنا اس میں اشارہ ہے کہ جب حدیث سنے تو اس کے مقابلہ میں معانی قیاسیہ نہ لائے اور معارضاتِ عقلیہ نہ پیش کرے اور نصوص قاطعہ کو مقدمات عقلیہ سے رد نہ کرے۔ اور اس طرح کی تصریحات صحابہ کی بہت ہیں کہ اگر جمع کی جائیں تو اس کے لیے ایک دفتر طویل کی حاجت ہو اور تابعین وغیرہم سے بھی ایسے اقوال بہت مروی ہیں چنانچہ امام مالک رحمہ اللہ نے فرمایا ہر ایک شخص کہ بعض قول اس کا ماخوذ ہوگا اور بعض قول اس کا پھیر دیا جائے گا یعنی قابل قبول نہ ہوگا مگر صاحب اس قبر کے اور اشارہ کیا قبر مبارک کی طرف آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی۔ اور امام احمد بن حنبل نے نہ تصنیف کی کوئی کتاب فقہ میں اور حفظ کیا ان سے لوگوں نے جو حفظ کیا سینوں میں اور ان سے عرض کی ایک بار لوگوں نے کہ کیوں نہیں تصنیف کرتے آپ فقہ میں تو فرمایا انہوں نے کس کی مجال ہے کہ کلام کرے اللہ تعالیٰ کے کلام کے آگے یا اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام کے آگے۔ اور ابن مبارک نے فرمایا کہ لوگ ہمیشہ خیر وصلاح سے رہیں گے جب تک کہ ان میں طالبان حدیث ہوں گے پھر جب طلب کریں گے علم کو غیر حدیث سے بگڑ جائیں گے۔ اور امام شعراوی نے کہا منہج میں کہ اجماع امت ہے اس پر کہ سنت حاکم ہے کتاب اللہ پر اور نہیں ہے کتاب حاکم سنت پر۔ انتہی۔ یعنی کتاب اللہ اور حدیث میں اگر تعارض ہو بادی النظر میں تو سنت اور حدیث قابل قبول ہے، اس لیے کہ کتاب مجمل ہے اور حدیث اس کی مفسر اور فرمایا امام اعظم رحمہ اللہ نے: ((اترکوا قولی بقول الرسول ﷺ)) یعنی چھوڑ دو میرا قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کے آگے۔ اور روایت کی حاکم اور بیہقی نے شافعی سے کہ وہ فرماتے تھے جب صحیح ہو جائے حدیث تو وہی میرا مذہب ہے۔ اور فرماتے تھے جب دیکھو کلام میرا کہ مخالف ہے کلام رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تو پھینک دو کلام میرا دیوار پر۔ (ھذا خلاصة ما فی الدراسات)

❀❀❀❀

۱۱۔ بَابُ: فِي كَرَاهِيَةِ كِتَابَةِ الْعِلْمِ

کتابت علم کی کراہت کے بیان میں

(۲۶۶۵) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: ((إِسْتَأْذَنَّا النَّبِيَّ ﷺ فِي الْكِتَابَةِ فَلَمْ يَأْذَنْ لَنَا)). (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ اجازت چاہی ہم نے نبی ﷺ سے حدیث لکھنے کی تو اجازت نہ دی ہم کو یعنی ابتدائے اسلام میں۔

فائدہ: اور مروی ہوئی یہ حدیث کئی سندوں سے اس سند کے سوا بھی زید بن اسلم سے۔ اور روایت کیا اس کو ہمام نے زید بن اسلم سے۔

مترجم: یعنی ابتدائے اسلام میں حکم تھا کہ کوئی چیز مت لکھو سوا قرآن کے اس خیال سے کہ شاید حدیث قرآن میں مل جائے اور زمانہ صحابہ جب منقرض ہو جائے تو جو کچھ لکھا ہو سب کو لوگ قرآن جاننے لگیں' پھر اخیر میں جب صحابہ محتاط اور فقیہ ہو گئے اور وحی متلو اور غیر متلو میں فرق بیّن جاننے لگے تو آپ ﷺ نے حدیث لکھنے کی بھی اجازت دے دی تب بھی بعض احادیث بر سبیل ندرت کتابت میں آئیں نہ یہ کہ تدوین ان کی شروع ہو گئی۔

❀❀❀❀

۱۲۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِيهِ

کتابت علم کی رخصت کے بیان میں

(۲۶۶۶) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يَجْلِسُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَيَسْمَعُ مِنَ النَّبِيِّ الْحَدِيثَ فَيُعْجِبُهُ، وَلَا يَحْفَظُهُ فَشَكَىٰ ذٰلِكَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنِّي لَأَسْمَعُ مِنْكَ الْحَدِيثَ فَيُعْجِبُنِي وَلَا أَحْفَظُهُ. فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((اسْتَعِنْ بِيَمِينِكَ)) وَأَوْمَأَ بِيَدِهِ الْخَطَّ.

(اسنادہ ضعیف) سلسلة الاحادیث الضعیفة (۲۷٦١) اس میں خلیل بن عرہ منکر الحدیث ہے

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ تھا ایک مرد انصار سے کہ بیٹھتا تھا مجلس میں رسول اللہ ﷺ کے اور سنتا تھا نبی ﷺ سے حدیثیں اور پسند آتی تھیں اس کو اور یاد نہ رہتی تھیں۔ سو شکایت کی اس نے اپنی یاد نہ رہنے کی رسول اللہ ﷺ کے پاس اور عرض کی کہ یا رسول اللہ! میں سنتا ہوں آپ کی حدیثیں اور مجھے اچھی لگتی ہیں اور یاد نہیں رہتیں مجھ کو۔ سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: مدد لے تو اپنے داہنے ہاتھ سے، اور اشارہ کیا آپ نے ہاتھ سے لکھنے کی طرف۔

فائدہ: اس باب میں عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ اس حدیث کی اسناد کچھ قائم نہیں یعنی قوی نہیں۔ سنا میں نے محمد بن اسماعیل سے فرماتے تھے کہ خلیل بن مرہ منکر الحدیث ہیں۔

(۲۶۶۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَطَبَ فَذَكَرَ قِصَّةً فِي الْحَدِيثِ فَقَالَ أَبُوشَاهٍ: أُكْتُبُوا لِي يَارَسُولَ اللّٰهِ! فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أُكْتُبُوا لِأَبِي شَاهٍ)). وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ. (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے خطبہ پڑھا اور ذکر کیا راوی نے ایک قصہ حدیث میں یعنی خطبہ کی تقریر بیان کی تو کہا ابوشاہ نے لکھوا دیجیے مجھ کو یارسول اللہ تو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: لکھ دو ابوشاہ کو۔ اس حدیث میں ایک قصہ ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور روایت کی شیبان نے یحیٰی بن ابی کثیر سے مانند اس کے۔

مترجم: پوری روایت صحیح مسلم میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یوں مروی ہے کہ فرمایا انہوں نے: جب فتح دی اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو مکہ پر کھڑے ہوئے آپ لوگوں میں یعنی خطبہ پڑھنے کو اور تعریف کی اللہ تعالیٰ کی اور ثنا کی اس پر پھر فرمایا اللہ تعالیٰ نے روکا مکہ سے اصحاب فیل کو اور مسلط کیا اس پر اپنے رسول کو اور مومنوں کو اور وہ حلال نہیں ہوا کسی کے لیے قبل میرے، اور میرے لیے حلال ہوا ایک ساعت دن کی اور نہ حلال ہوگا بعد میرے کسی کے لیے، سو نہ بھگایا جائے شکار اس کا، اور نہ توڑا جائے کانٹے دار درخت اس کا اور حلال نہیں گری پڑی چیز اس کی اٹھانا مگر جو بتاتا پھرے اور جس کا کوئی شخص مارا جائے وہ دو امر میں مختار ہے یا دیت لے لے یا قصاص میں قاتل کو قتل کرے' سو عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کی مگر اذخر یارسول اللہ ہم اس کو اپنی قبور اور بیوت میں ڈالتے ہیں تو فرمایا آپ نے کہ خیر اذخر کے اکھاڑنے کا مضائقہ نہیں، سو کھڑے ہوئے ابوشاہ کہ ایک مرد تھے یمن کے اور عرض کی انہوں نے کہ مجھے لکھوا دیجیے یارسول اللہ! تو فرمایا آپ نے لکھ دو ابوشاہ کو' ولید نے کہا میں نے اوزاعی سے پوچھا کہ کیا چیز وہ لکھواتے تھے؟ کہا انہوں نے یہی خطبہ جو رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ میں پڑھا۔ انتہیٰ۔ پس اس حدیث سے اجازت ہوئی اصحاب کو تحریر حدیث کی اور یہ آخر امر تھا رسول اللہ ﷺ کا پس نہی اول منسوخ ہے جیسا ہم نے باب گزشتہ میں اشارہ کیا تھا طرف اس کی۔

❀❀❀❀

(۲۶۶۸) عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: لَيْسَ أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَكْثَرَ حَدِيثًا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مِنِّي إِلَّا عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو فَإِنَّهُ كَانَ يَكْتُبُ وَكُنْتُ لَا أَكْتُبُ. (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ہمام بن منبہ سے کہا انہوں نے کہ سنا میں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ وہ کہتے تھے کہ کوئی نہیں اصحاب رسول اللہ ﷺ سے مجھ سے زیادہ حدیث جاننے والا آنحضرت ﷺ کی مگر عبداللہ بن عمرو کہ وہ لکھتے تھے اور میں نہ لکھتا تھا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ اور وہب بن منبہ جو راوی ہیں اپنے بھائی سے تو ان کے بھائی کا نام ہمام بن منبہ ہے۔

❀❀❀❀

۱۳۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِی الْحَدِیْثِ عَنْ بَنِی إِسْرَائِیْلَ

بنی اسرائیل سے روایت کرنے کے بیان میں

(۲۶۶۹) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَةً، وَحَدِّثُوْا عَنْ بَنِیْ إِسْرَائِیْلَ وَلَا حَرَجَ. وَمَنْ كَذَبَ عَلَیَّ مُتَعَمِّدًا فَلْیَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ)).

(صحیح) تخریج العلم لابی خیثمة (۱۱۹/۴۵) الروض النضیر (۵۸۲)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے پہنچاؤ مجھ سے اگر ایک آیت ہو یعنی غائبین کو، اور روایت کرو بنی اسرائیل سے کہ اس میں کچھ حرج نہیں۔ اور جو مجھ پر جھوٹ باندھے قصداً وہ اپنی جگہ ڈھونڈ لے دوزخ میں۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے ابو عاصم سے انہوں نے اوزاعی سے انہوں نے حسان بن عطیہ سے انہوں نے ابو کبشہ سلولی سے انہوں نے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے۔ اور یہ حدیث صحیح ہے۔

مترجم: قولہ: پہنچاؤ مجھ سے اگرچہ ایک آیت ہو۔ ظاہراً آیت سے مراد آیات کلام اللہ ہیں اور احادیث بھی اسی میں داخل ہیں۔ اس لیے جب قرآن باوجود اس کے کہ مشتہر و منتشر ہے اور حاملین اور ناقلین اس کے بہت ہیں اور رب العالمین نے اس کی حفاظت کا وعدہ بھی کیا ہے اس کے پہنچانے کا ہم کو حکم ہوا تو حدیث کا پہنچانا تو بدرجہ اولیٰ ضرور ہوا۔ یا مراد آیت سے کلام مفید جامع احکام شرعیہ ہے جو از قبیل جوامع الکلم ہو جیسے کہ اکثر احادیث ہیں رسول اللہ ﷺ کی، تو معنی حدیث یہ ہوں گے کہ پہنچاؤ مجھ سے اگر ایک حدیث ہو اور وجہ تخصیص یہ ہوگی کہ قرآن کا تو اللہ تعالیٰ خود حافظ ہے اب امت کو حفاظت احادیث پر ضرور ہے کہ وہ تفسیر کتاب پر نور ہے۔

قولہ: اور روایت کرو بنی اسرائیل سے، الخ۔ یعنی حکایت کرو اور خبر دو ان چیزوں کی کہ ان سے سنتے ہو اور تنگ نہ کرو ان سے روایت کرنے میں اس خیال سے کہ حمل روایت میں احتیاط واجب ہے اور رعایت اتصال سند کی پر ضرور تھی اور نقل کرنا عدل ثقہ ضابطہ سے لازم ہے اور چونکہ قبل اس کے لکھنے سے منع فرمایا تھا اور فرمایا تھا کہ کیا تم متحیر ہوا چاہتے ہو اپنے دین میں جیسے کہ یہود نصاریٰ متحیر ہیں۔ چنانچہ جابر رضی اللہ عنہ سے یہ مضمون مروی ہے۔ اس حدیث میں اتنی اجازت دی کہ اگر قصص و مواعظ و امثال ان کے ان سے نقل کرو اور ان سے عبرت لو تو کچھ مضائقہ نہیں نہ شرائع اور احکام کہ وہ شریعت محمدیہ ﷺ سے منسوخ ہو چکے ہیں، اور اگر ان کی سند متصل انبیاء تک نہ ملے تو کچھ مضائقہ نہیں اس لیے کہ مقصود عبرت لینا ہے نہ اثبات کسی حکم جدید کا یا تحصیل کسی عقیدہ کی کہ اس کے لیے شریعت محمدیہ کافی ہے۔ کذا فی قال الشیخ فی شرح مشکوٰۃ۔

❀❀❀❀

١٤ ـ بَابُ: مَا جَاءَ إِنَّ الدَّالَّ عَلَى الْخَيْرِ كَفَاعِلِهِ

اس بیان میں کہ نیکی کا راستہ بتانے والا اس پر عمل کرنے والے کی طرح ہے

(٢٦٧٠) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : أَتَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ يَسْتَحْمِلُهُ، فَلَمْ يَجِدْ عِنْدَهُ مَا يَحْمِلُهُ فَدَلَّهُ عَلَى آخَرَ فَحَمَلَهُ فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ : ((إِنَّ الدَّالَّ عَلَى الْخَيْرِ كَفَاعِلِهِ)).

(حسن صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (١١٦٠) التعليق الرغيب (١/٨٢)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے، کہا انہوں نے کہ آیا نبی ﷺ کے پاس ایک مرد سواری مانگنے کو سو نہ پائی آپ کے پاس سواری کہ سوار ہوتا اس پر سو بھیج دیا آپ نے اس کو ایسے شخص کے پاس کہ سواری دی اس نے اس شخص کو اور خبر دی اس کی آنحضرت ﷺ کو تو فرمایا آپ نے: بتلانے والا خیر کا ثواب میں مثل کرنے والے کے ہے۔

فائدہ : اس باب میں ابو مسعود اور بریدہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث غریب ہے اس سند سے یعنی انس رضی اللہ عنہ کی روایت سے کہ وہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔

❀❀❀❀

(٢٦٧١) عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْبَدْرِيِّ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ يَسْتَحْمِلُهُ، فَقَالَ: إِنَّهُ قَدْ أُبْدِعَ بِي. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((إِئْتِ فُلَانًا))، فَأَتَاهُ فَحَمَلَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((مَنْ دَلَّ عَلَى خَيْرٍ فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِ فَاعِلِهِ. أَوْقَالَ. عَامِلِهِ)). (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابو مسعود بدری سے کہ ایک مرد آیا نبی ﷺ کے پاس سواری مانگتا ہوا اور عرض کی اس نے کہ میرا جانور مر گیا ہے، سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جاؤ تم فلانے شخص کے پاس سو گیا وہ اس کے پاس، اور سواری دی اس نے اس شخص کو تو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جو دلالت کرے کسی چیز پر اس کو ثواب ہے مثل کرنے والے کے یا فرمایا مثل عامل کے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور ابو عمرو شیبانی کا نام سعید بن ایاس ہے اور ابو مسعود بدری کا نام عقبہ بن عمرو ہے۔ روایت کی ہم سے حسن بن علی خلال نے انہوں نے عبداللہ بن نمیر سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابو عمرو شیبانی سے انہوں نے ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے اور کہا اس میں مثل اجر فاعله کے اور شک نہ کیا اس میں۔

❀❀❀❀

(٢٦٧٢) عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((إِشْفَعُوا وَلْتُؤْجَرُوا وَلْيَقْضِيَ اللَّهُ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ مَا شَاءَ)). (اسناده صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة : ١٤٤٦ـ

ترجمہ: روایت ہے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: شفاعت کرو تا کہ اجر پاؤ اور جاری کرتا ہے اللہ تعالیٰ اپنے نبی کی زبان پر جو چاہے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور برید بن عبداللہ بن ابو بردہ ابن ابی موسیٰ ہیں، کہ روایت کی ان سے ثوری اور سفیان بن عیینہ نے اور برید کی کنیت ابو بردہ ہے وہ بیٹے ہیں ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے۔

❀❀❀❀

(٢٦٧٣) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَا مِنْ نَفْسٍ تُقْتَلُ ظُلْمًا إِلَّا كَانَ عَلَى ابْنِ اٰدَمَ كِفْلٌ مِنْ دَمِهَا ذٰلِكَ لِأَنَّهُ أَوَّلُ مَنْ أَسَنَّ الْقَتْلَ. وَقَالَ عَبْدُالرَّزَّاقِ۔ سَنَّ الْقَتْلَ)).

(اسناده صحيح) التعليق الرغيب (١/ ٤٨)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: کوئی آدمی ایسا نہیں کہ قتل کیا جائے ظلم کی راہ سے مگر یہ کہ ہوتا ہے ابن آدم پر ایک بار گناہ اس کے خون سے اور یہ اس لیے ہے کہ اس نے پہلی راہ ڈالی قتل کی۔ اور عبدالرزاق نے کہا سن اور معنی أَسَنَّ اور سَنَّ کے ایک ہی ہیں۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

١٥۔ بَابٌ : فِيمَنْ دَعَا إِلٰى هُدًى فَاتُّبِعَ أَوْ إِلٰى ضَلَالَةٍ

اس شخص کے ثواب میں جس نے ہدایت کی طرف بلایا اور لوگوں نے اس کی تابعداری کی یا گمراہی کی طرف

(٢٦٧٤) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَنْ دَعَا إِلٰى هُدًى كَانَ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلُ أُجُوْرِ مَنْ يَتَّبِعُهُ، لَا يَنْقُصُ ذَالِكَ مِنْ أُجُوْرِهِمْ شَيْئًا، وَمَنْ دَعَا إِلٰى ضَلَالَةٍ كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْإِثْمِ مِثْلُ آثَامِ مَنْ يَتَّبِعُهُ لَايَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ اٰثَامِهِمْ شَيْئًا)).

(اسناده صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (٧٦٥) ظلال الجنة (١١٣)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے، کہا انہوں کہ کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جس نے بلایا لوگوں کو ہدایت کی طرف اس کو ثواب ہوگا مانند ثواب ان لوگوں کے جنہوں نے اس کی فرمانبرداری کی بغیر اس کے کہ ان کے ثوابوں سے کچھ گھٹے یعنی اللہ تعالیٰ اپنے خزانۂ غیب سے دعوت دینے والے کو ماننے والوں کے برابر ثواب دے گا یہ نہیں کہ ان کے ثواب سے

کاٹ کر اسے دیا جائے اور جس نے بلایا ضلالت کی طرف اس کو گناہ ہوگا ان لوگوں کے گناہ کے مانند جنہوں نے اس کی بات مانی نہ گھٹے گا ان کے گناہوں سے کچھ۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: جس نے بلایا لوگوں کو ہدایت کی طرف یعنی ایمان و توحید اور اتباع سنت کی طرف اور تائید کی اقامت سنت اور احیاء امور ملت میں اور پھیلایا علوم دینیہ کو تصنیف و تالیف و طبع کتابت سے بصرف اموال بذل سعی لساناً و جناناً اس کو اجر ہے قیامت تلک ان سب کا جتنے تابع ہوں اس کے اور قبول کریں اس کی دعوت کو اور داخل ہیں اس میں محدثین بابرکت کہ جن کی تالیف سے ایک جہان کو فائدہ ہوا اور قیامت تک ان کے ثمرات و برکات سے سائر امت مالا مال ہے اور شامل ہیں اس میں مجتہدین امت کہ جن کے استنباطات صحیحہ سے ایک عالم مستفید ہوا اور حشر تک ان کے انوار اجتہادات سے ہر ایک خوش حال ہے اور اسی طرح ہر واعظ و ناصح و داعی الی الخیر و مؤید ملت و متبع سنت کو اس بشارت سے اپنے حوصلہ کے موافق اور سعی کے مطابق حصہ ہے۔

قولہ: جس نے بلایا ضلالت کی طرف یعنی بدعت نکال کر سنت مٹائی، ظلم و جور و جفا کی رسم ڈالی، افعال شرکیہ امت میں پھیلائے، امور بدعیہ اور محرمات شرعیہ اور قوانین جوریہ لوگوں کو سکھائے، فسق و فجور کی ترغیب، کذب و زور کی ترخیص، محدثات امور کی تزئین لوگوں کے ذہن نشین کی اس نے اپنے بار گناہ کے ساتھ اپنے اتباع کا بھی وبال و نکال گردن پر لیا اور عاقبت تباہ اور نامہ سیاہ ہوا۔ معاذ اللہ من ذالک اور داخل ہے اس وعید میں ہر داعی بدعت اور ماحی سنت اور رافع احکام ملت اور مروج محدثات اور مزین محرمات مثیر فتن باعث آفات موجد سیئات و خطیئات۔

❀❀❀❀

(٢٦٧٥) عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَنْ سَنَّ سُنَّةَ خَيْرٍ فَأُتُّبِعَ عَلَيْهَا فَلَهُ أَجْرُهُ وَمِثْلُ أُجُوْرِ مَنِ اتَّبَعَهُ غَيْرَ مَنْقُوْصٍ مِنْ أُجُوْرِهِمْ شَيْئًا، وَمَنْ سَنَّ سُنَّةَ شَرٍّ فَأُتُّبِعَ عَلَيْهَا، كَانَ عَلَيْهِ وِزْرُهُ وَمِثْلُ أَوْزَارِ مَنِ اتَّبَعَهُ غَيْرَ مَنْقُوْصٍ مِنْ أَوْزَارِهِمْ شَيْئًا)).

(اسنادہ صحیح) احكام الجنائز (١٧٨) التعليق الرغيب (١/٤٧)

ترجمہ: روایت ہے جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے کہ کہا انہوں نے: فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جس نے اچھا طریقہ پھیلایا اور لوگ تابع ہو گئے اس کے اس طریقہ حسن میں سو اس کے لیے ثواب ہے اپنے عمل کا اور ثواب ہے اس کے تابعین کے مانند بغیر اس کے کہ گھٹایا جائے ان کے ثوابوں سے کچھ، اور جس نے نکالا برا طریقہ اور لوگوں نے تابعداری کی اس کی ہوگا اس پر بوجھ اس کے عمل کا اور بوجھ ان لوگوں کا کہ تابع ہوئے اس کے بغیر اس کے کہ گھٹایا جائے ان کے بار گناہ سے کچھ۔

فائدہ : اس باب میں حذیفہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی کئی سندوں سے جریر بن

عبداللہ رضی اللہ عنہما سے انہوں نے روایت کی نبی ﷺ سے مانند اس کے۔ اور مروی ہوئی یہ حدیث منذر بن جریر بن عبداللہ سے انہوں نے روایت کی اپنے باپ سے انہوں نے نبی ﷺ سے۔ اور مروی ہوئی عبید اللہ بن جریر سے بھی انہوں نے روایت کی اپنے باپ سے انہوں نے نبی ﷺ سے۔

مترجم: قولہ: اچھا طریقہ پھیلا دیا۔ یعنی کسی مری ہوئی سنت کو جلا دیا، یا کسی شعار اسلام کو جاری کر دیا یا صدقات و خیرات کو موافق طریقہ مسنون کے جاری کر دیا اور رواج دے دیا کہ لوگ اس کے خوگر اور معتاد ہو گئے، اور یہ مراد نہیں کہ کوئی بدعت نئی نکالی یا کوئی طریقہ محدثہ جاری کیا یا کوئی رسم جدید احداث کی اس لیے کہ آپ ﷺ نے دوسری حدیث میں فرمایا ہے: ((شَرُّ الْأُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا)) پھر طریقہ محدث کو حضرت سنت خیر کیوں فرمائیں گے۔

قولہ: اور جس نے نکالا برا طریقہ یعنی احداث فی الدین کیا اور رسم جدید نکالی اس پر قیامت تک اتباع کا وبال پڑے گا اس میں بڑی تہدید ہے جہلاء صوفیہ کو اور بطلۂ مبتدعہ کو جو رات اور دن ہزار ہا بدعات نکالتے چلے جاتے ہیں اور ان کے اتباع بلا تامل قبول کرتے ہیں، اور رسوم مشائخین کو سنت رسول ﷺ سے افضل و اکمل جانتے ہیں اور اعراس و اعیاد میں ان کا اجراء موجب برکت اور ترک موجب ہلاکت جانتے ہیں۔

❀❀❀❀

١٦۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الْأَخْذِ بِالسُّنَّةِ وَإِجْتِنَابِ الْبِدْعَةِ

سنت کی پابندی اور بدعت سے اجتناب کرنے کے بیان میں

(٢٦٧٦) عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ قَالَ: وَعَظَنَارَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًابَعْدَ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ مَوْعِظَةً بَلِيْغَةً ذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُوْنُ وَوَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوْبُ فَقَالَ رَجُلٌ: إِنَّ هٰذِهِ مَوْعِظَةُ مُوَدِّعٍ فَبِمَاذَا تَعْهَدُ إِلَيْنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: أُوْصِيْكُمْ بِتَقْوَى اللّٰهِ، وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ، وَإِنْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ فَإِنَّهُ مَنْ يَّعِشْ مِنْكُمْ يَرَى إِخْتِلَافًا كَثِيْرًا، وَإِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْأُمُوْرِ، فَإِنَّهَا ضَلَالَةٌ فَمَنْ أَدْرَكَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِيْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ عَضُّوْا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ)). (اسناده صحيح)

ارواء الغليل (٢٤٥٥) تخريج مشكاة المصابيح (١٦٥) ظلال الجنة (٢٦ ـ ٣٤) صلاة التراويح (٨٨ ـ ٨٩) سلسلة الاحاديث الصحيحة (٩٣٨)

ترجمہ: روایت ہے عرباض بن ساریہ سے کہا نصیحت کی ہم کو رسول اللہ ﷺ نے ایک دن صبح کی نماز کے بعد بڑی کامل اور پوری نصیحت کہ بہنے لگیں اس سے آنکھیں یعنی ہم سب رونے لگے اور کانپ گئے اس سے دل یعنی خوف خدا سے، سو

عرض کی ایک مرد نے کہ یہ نصیحت تو رخصت ہونے والے کی ہے سو کیا وصیت فرماتے ہیں آپ ہم کو اے رسول اللہ کے؟ فرمایا آپ نے وصیت کرتا ہوں میں تم کو اللہ سے ڈرنے کی اور بات سننے اور کہا ماننے کی اگرچہ حاکم ہو تم پر ایک بندہ حبشی اس لیے کہ جو زندہ رہے گا تم میں سے دیکھے گا اختلاف کثیر، سو بچو تم نئے نکلے ہوئے کاموں سے اس لیے کہ نئے کام پر چلنا گمراہی ہے، سو جس نے پایا تم میں سے اس وقت کو تو لازم پکڑے میری سنت کو اور خلفائے راشدین ہدایت والوں کی سنت کو مضبوط پکڑو دانتوں سے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور روایت کی ثور بن یزید نے خالد بن معدان سے انہوں نے عبدالرحمٰن سے انہوں نے عرباض سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے۔ روایت کی ہم سے یہ حسن بن علی خلال نے اور کئی لوگوں نے کہا انہوں نے کہ روایت کی ہم سے ابو عاصم نے انہوں نے ثور بن یزید سے انہوں نے خالد بن معدان سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن عمرو سلمی سے انہوں نے عرباض بن ساریہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے۔ اور عرباض بن ساریہ کی کنیت ابو نجیح ہے۔ اور روایت کی گئی یہ حدیث حجر بن حجر سے انہوں نے روایت کی عرباض بن ساریہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے۔

❁❁❁❁

(٢٦٧٧) **عَنْ** كَثِيرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِبِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ: ((**إِعْلَمْ**)). قَالَ: أَعْلَمُ يَارَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((**إِنَّهُ مَنْ أَحْيَا سُنَّةً مِنْ سُنَّتِي قَدْ أُمِيتَتْ بَعْدِي كَانَ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلَ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْئًا، وَمَنِ ابْتَدَعَ بِدْعَةَ ضَلَالَةٍ لَا يَرْضَاهَا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ كَانَ عَلَيْهِ مِثْلُ آثَامِ مَنْ عَمِلَ بِهَا لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ أَوْزَارِ النَّاسِ شَيْئًا**)). (اسنادہ ضعيف ظلال الجنة (٤٢) تخريج مشكاة المصابيح (١٦٨) اس میں کثیر بن عبداللہ راوی ضعیف ہے

ترجمہ : روایت ہے کثیر بن عبداللہ سے کہ وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا بلال بن حارث سے کہ جانو اور معلوم کرو۔ عرض کی انہوں نے کہ جانتا ہوں میں اے اللہ کے رسول فرمایا آپ نے: بے شک جس نے زندہ کی ایک سنت میری سنتوں سے کہ مرگئی ہو وہ میرے بعد ہوگا اس کو ثواب ان لوگوں کے برابر کہ عمل کیا انہوں نے اس پر بغیر اس کے کہ گھٹے ان کے ثوابوں سے کچھ اور جس نے نئی بدعت نکالی گمراہی کی کہ نہیں پسند کرتا اس کو اللہ اور رسول اس کا ہوگا اس پر وبال اور گناہ مثل گناہ ان لوگوں کے کہ عمل کیا انہوں نے اس پر نہ گھٹے گا ان کے گناہوں سے کچھ۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔ اور محمد بن عیینہ وہ مصیصی ہیں شامی اور کثیر بن عبداللہ وہ بیٹے ہیں عمرو بن عوف مزنی کے۔

(۲۶۷۸) عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَابُنَيَّ إِنْ قَدَرْتَ إِنْ تُصْبِحَ وَتُمْسِيَ لَيْسَ فِي قَلْبِكَ غِشٌّ لِأَحَدٍ فَافْعَلْ))، ثُمَّ قَالَ لِي: ((يَا بُنَيَّ وَذٰلِكَ مِنْ سُنَّتِي، وَمَنْ أَحْيَا سُنَّتِي فَقَدْ أَحَبَّنِي وَمَنْ أَحَبَّنِي كَانَ مَعِي فِي الْجَنَّةِ)). (اسناده ضعيف) تخريج المشكاة (۱۷۵) ضعيف الجامع الصغير (۶۳۸۹) اس میں علی بن زید بن جدعان راوی ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے سعید بن میبّب سے، کہا کہ انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مجھ سے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: اے میرے بیٹے اگر قدرت رکھے تو اس امر کی کہ صبح کرے تو اور شام کرے تو اور نہ ہو تیرے دل میں بدخواہی اور حسد اور بغض کسی کی طرف سے تو کر پھر فرمایا مجھ سے اے میرے بیٹے اور یہ میری سنت ہے جس نے زندہ کیا میری سنت کو اس نے زندہ کیا مجھ کو ہوگا میرے ساتھ جنت میں۔

فائدہ: اس حدیث میں ایک قصہ طویل ہے۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور محمد بن عبداللہ انصاری ثقہ ہیں اور باپ ان کے ثقہ ہیں اور علی بن زید صدوق ہیں مگر یہ کہ وہ مرفوع کہہ دیتے ہیں اس روایت کو جسے اور راوی موقوفاً روایت کرتے ہیں۔ سنا میں نے محمد بن بشار سے کہتے تھے کہ کہا ابوالولید نے کہ کہا شعبہ نے روایت کی ہم سے علی بن زید نے اور وہ رفاع تھے یعنی موقوف روایتوں کو مرفوع کر دینے والے اور نہیں جانتے ہم سعید بن میبّب کی انس رضی اللہ عنہ سے کوئی روایت مگر یہی حدیث طویل اور روایت کی عباد منقری نے یہ حدیث علی سے جو بیٹے ہیں زید کے انہوں نے انس سے اور نہ ذکر کیا اس میں سعید بن میبّب کا اور ذکر کیا میں نے اس حدیث کا محمد بن اسماعیل بخاری سے تو نہ پہچانا انہوں نے سعید بن میبّب سے یہ حدیث کہ وہ روایت کرتے ہوں انس رضی اللہ عنہ سے اور نہ غیر ان کے اور انتقال کیا انس بن مالک نے ۹۳ھ میں اور سعید بن میبّب نے ان کے دو برس بعد ۹۵ھ میں۔

❀❀❀❀

۱۷۔ بَابُ: فِي الْإِنْتِهَاءِ عَمَّا نَهٰى عَنْهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ

جن چیزوں سے رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا انہیں ترک کرنے کے بیان میں

(۲۶۷۹) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((اُتْرُكُونِي مَا تَرَكْتُكُمْ، فَإِذَا حَدَّثْتُكُمْ فَخُذُوا عَنِّي فَإِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِكَثْرَةِ سُؤَالِهِمْ وَاخْتِلَافِهِمْ عَلٰى أَنْبِيَائِهِمْ)). (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: چھوڑ دو تم مجھے اس پر جس پر چھوڑ دوں میں تم کو پھر جب بیان کروں میں تم سے کوئی چیز تو سیکھ لو تم اس کو مجھ سے اور پکڑو اس کو اس لیے کہ ہلاک ہو گئے تم سے اگلے اپنے نبیوں سے بہت سوال اور اختلاف کرنے کے سبب سے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: ''چھوڑ دو مجھے اس پر جس پر میں تمہیں چھوڑ دوں۔'' یعنی بغیر ضرورت کے مجھ سے سوال نہ کرو اور جس کو میں حکم کر دوں اس کو بجالاؤ اور جس سے منع کروں اس سے باز رہو اس لیے کہ ہر چیز پوچھنے سے احکام زیادہ ہوں گے پھر ان کی بجا آوری مشکل ہوگی۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سلف نے جس میں سکوت کیا ہے اس میں ساکت رہنا اولیٰ ہے اور بنی اسرائیل پر کثرتِ سوال سے جو بلا آئی سورۂ بقرہ میں موجود ہے۔

❀❀❀❀

۱۸۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي عَالِمِ الْمَدِينَةِ

مدینہ کے عالم کی فضیلت کے بیان میں

(۲۶۸۰) **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ** رِوَايَةً : يُوشِكُ أَنْ يَضْرِبَ النَّاسُ أَكْبَادَ الْإِبِلِ يَطْلُبُونَ الْعِلْمَ فَلَا يَجِدُونَ أَحَدًا أَعْلَمَ مِنْ عَالِمِ الْمَدِينَةِ. (اسناده ضعيف) تخريج المشكاة (٢٤٦) التعليق على التنكيل: ١/٣٨٥) سلسلة الاحاديث الضعيفة (٤٨٣٣) .ضعيف الجامع الصغير (٦٤٤٨) اس میں ابن جریج اور ابوالزبیر دونوں مدلس ہیں اور عن سے روایت کر رہے ہیں۔

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً کہ قریب ہے کہ ماریں گے لوگ کلیجے اونٹوں کے طلب کرتے ہوں گے علم کو پھر نہ پائیں گے کسی کو علم میں زیادہ مدینہ کے عالم سے بڑھ کر۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔ یعنی جو ابن عیینہ سے مروی ہے، اور ابن عیینہ سے یوں بھی مروی ہے کہ انہوں نے کہا مراد عالم مدینہ سے امام مالک بن انس ہیں۔ کہا اسحاق بن موسیٰ نے سنا میں نے ابن عیینہ سے کہ وہ عمری زاہد ہیں اور نام ان کا عبدالعزیز بن عبداللہ ہے۔ سنا میں نے یحییٰ بن موسیٰ سے کہتے تھے کہ کہا عبدالرزاق نے مراد اس سے مالک بن انس ہیں۔

مترجم: امام مالک رحمہ اللہ امام المحدثین ہیں اور افضل المجتہدین، کنیت ان کی ابوعبداللہ ہے پیدا ہوئے ۹۵ھ ہجری میں اور حمل میں رہے تین برس اور بعضوں نے کہا دو برس اور سترھویں سال میں بیٹھے وہ مجلس تدریس میں یعنی لوگوں کو درس دینے لگے اور پہچانی گئی ان کے لیے امامت۔ ابن خلکان نے کہا وفات پائی انہوں نے ربیع الاول میں ۱۷۹ھ میں پس عمر مبارک ان کی چوراسی سال ہے اور مدفون ہوئے بقیع میں شیخ عبدالحق دہلوی نے کہا کہ وہ ثقہ تھے، مامون تھے، نہایت پرہیز گار اور فقیہ تھے اور محدث حجت الٰہی تھے خلق پر، اور کبار تبع تابعین تھے۔ ابن خلکان نے کہا لیا انہوں نے علم قرأت نافع بن ابی نعیم سے اور سنا انہوں نے زہری سے اور نافع سے جو مولیٰ تھے ابن عمر کے اور روایت کی ان سے یحییٰ نے اور اوزاعی اور یحییٰ بن سعید نے۔ امام مالک نے

فرمایا کہ اکثر ایسا اتفاق ہوا ہے کہ جس سے میں نے علم حاصل کیا وہ نہ مرا یہاں تک کہ میرے پاس آیا اور فتویٰ پوچھا ابن وہب نے کہ میں نے ایک منادی کو سنا کہ ندا کرتا تھا مدینہ میں کہ فتویٰ نہ دے لوگوں کو سوا مالک بن انس کے اور ابن ابی ذئب کے۔ اور تیسیر الاصول میں ہے کہ علم حاصل کیا امام مالک سے ایک خلق کثیر نے کہ انہی میں ہیں شافعی اور محمد بن ابراہیم بن دینار اور ابن عبدالرحمٰن مخزومی اور عبدالعزیز بن ابی حازم، اور یہ لوگ ان کی نظیر ہیں اصحاب سے اور لیا ان سے علم کو معین بن عیسیٰ فراء اور عبدالملک بن عبدالعزیز ماجشون اور یحییٰ بن یحییٰ اندلسی اور عبداللہ بن مسلمہ قعنبی اور عبداللہ بن وہب، اور اصبغ بن فرج اور یہ لوگ استاد ہیں بخاری اور مسلم اور ابوداؤد اور ترمذی اور یحییٰ بن معین اور احمد بن حنبل وغیرہم کے جو امام ہیں حدیث کے اور وہب بن خالد نے کہا مشرق سے مغرب تک کوئی زیادہ امین نہیں رسول اللہ ﷺ کی حدیث کا امام مالک سے بڑھ کر۔ یحییٰ بن سعید نے کہا قوم میں کوئی اصح نہیں امام مالک سے زیادہ۔ امام شافعی نے فرمایا کہ اگر امام مالک اور ابن عیینہ نہ ہوتے تو علم اہل حجاز کا تشریف لے جاتا۔ اور کہا کہ جہان کا ذکر ہو تو امام مالک ایک ستارہ روشن ہیں اور اس قدر علم حدیث کا ادب ان کی نظر میں تھا کہ عبداللہ بن مبارک فرماتے ہیں کہ ایک دن میں امام مالک کی محفل میں ان کی منزل میں حاضر تھا اور وہ حدیث بیان کر رہے تھے اور ان کے کپڑوں میں ایک بچھو تھا کہ اس نے سولہ جگہ ڈنک مارا اور چہرہ ان کا متغیر ہو جاتا تھا اور رنگ زرد ہو جاتا تھا مگر سلسلہ حدیث رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منقطع نہ کرتے تھے پھر جب فارغ ہوئے مجلس سے اور لوگ متفرق ہوئے میں نے کہا ابا عبداللہ میں نے تمہارا عجب حال دیکھا انہوں نے فرمایا ہاں اور مجھے خبر کی اور کہا کہ میں نے صبر کیا اس بلا پر بنظر جلال حدیث رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کے۔

اور جعفر بن سلیمان سے لوگوں نے کہا کہ امام مالک تمہاری بیعت کو کچھ نہیں سمجھتے، سو وہ غضبناک ہوا اور ان کو بلایا اور بہت ایذا دی اور کوڑے مارے اور ہاتھ کھینچے یہاں تک کہ شانہ ان کا اتر گیا اور اس کے بعد ان کی بزرگی اور عزت لوگوں میں اور زیادہ ہوگئی چنانچہ اس شانہ کے اترنے کے عذر سے وہ ہاتھ نہ باندھ سکتے تھے نہ یہ کہ کسی دلیل سے متمسک ہوں۔ مگر افسوس ہے کہ یہ امر پوشیدہ رہا اکثر مالکیہ پر اور قعنبی نے کہا میں داخل ہوا امام مالک پر مرض موت میں ان کو روتے دیکھا، سو میں نے سبب رونے کا پوچھا انہوں نے فرمایا کیوں نہ روؤں البتہ میں دوست رکھتا ہوں کہ جو فتویٰ میں نے اپنی رائے اور قیاس سے دیئے ہیں ہر ایک کے عوض میں ایک ایک کوڑا دنیا میں کھالیتا اور آخرت کے خوف سے بچ جاتا کاش کہ میں نے کوئی فتویٰ اپنی رائے سے نہ دیا ہوتا۔ اور یہ قول دلالت کرتا ہے ان کے کمال ورع اور تقویٰ اور احتیاط پر۔ اللہ تعالیٰ رحم فرمائے ان پر اور بلند کرے درجہ ان کا اعلیٰ علیین میں اور داخل کرے اس فقیر کو ان کے محبین اور مخلصین میں اور جگہ دے جنت الماویٰ میں بمعیت ان کے۔ آمین یارب العالمین۔

❀❀❀❀

۱۹۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْفِقْهِ عَلَى الْعِبَادَةِ

علم کا عبادت سے افضل ہونے کے بیان میں

(۲۶۸۱) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((**فَقِيْهٌ أَشَدُّ عَلَى الشَّيْطَانِ مِنْ أَلْفِ عَابِدٍ**)). (اسناده موضوع) اس میں روح بن جناح کو جمہور نے ضعیف قرار دیا ہے۔اور ابن حبان نے اس کو متہم کہا ہے ضعیف الجامع (۳۹۸۷).

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: ایک فقیہ یعنی عالم بالحدیث سخت تر ہے شیطان پر ہزار عابد سے زیادہ۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے۔نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے ولید بن مسلم کی روایت سے۔

❀❀❀❀

(۲۶۸۲) عَنْ قَيْسِ بْنِ كَثِيْرٍ قَالَ: قَدِمَ رَجُلٌ مِنَ الْمَدِيْنَةِ عَلَى أَبِي الدَّرْدَاءِ وَهُوَ بِدِمَشْقَ فَقَالَ: مَا أَقْدَمَكَ يَا أَخِيْ فَقَالَ: حَدِيْثٌ بَلَغَنِيْ أَنَّكَ تُحَدِّثُهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: أَمَا جِئْتَ لِحَاجَةٍ؟ قَالَ: لَا قَالَ: أَمَا قَدِمْتَ لِتِجَارَةٍ؟ قَالَ: لَا قَالَ ﷺ امَاجِئْتُ إِلَّا فِيْ طَلَبِ هٰذَا الْحَدِيْثِ. قَالَ: فَإِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : ((**مَنْ سَلَكَ طَرِيْقًا يَبْتَغِيْ فِيْهِ عِلْمًا سَلَكَ اللّٰهُ بِهٖ طَرِيْقًا إِلَى الْجَنَّةِ، وَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَتَضَعُ أَجْنِحَتَهَا رِضًى لِطَالِبِ الْعِلْمِ، وَإِنَّ الْعَالِمَ لَيَسْتَغْفِرُ لَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ حَتَّى الْحِيْتَانُ فِي الْمَاءِ، وَفَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِ الْقَمَرِ عَلَى سَائِرِ الْكَوَاكِبِ، وَإِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ إِنَّ الْأَنْبِيَاءَ لَمْ يُوَرِّثُوْا دِيْنَارًا وَلَا دِرْهَمًا، إِنَّمَا وَرَّثُوا الْعِلْمَ، فَمَنْ أَخَذَ بِهٖ فَقَدْ أَخَذَ بِحَظٍّ وَّافِرٍ**)). (اسناده صحيح) صحيح الترغيب (۱/۳۳/۶۸)

ترجمہ: روایت ہے قیس بن کثیر سے کہ آیا ایک مرد مدینہ سے ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کے پاس اور وہ دمشق میں تھے تو پوچھا ابودرداء نے کیوں آئے تم اے بھائی میرے؟ کہا اس نے کہ مجھے خبر پہنچی ہے ایک حدیث کی کہ تم بیان کرتے ہوا سے رسول اللہ ﷺ سے، کہا ابوالدرداء نے کیا تم نہیں آئے کسی اور حاجت کو؟ اس نے کہا نہیں' کہا ابوالدرداء نے نہیں آئے تم تجارت کو؟ کہا نہیں' کہا نہیں آیا میں مگر اس حدیث کی طلب کو۔ پھر کہا ابوالدرداء نے کہ بے شک میں نے سنا ہے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے: جو چلے کوئی راستہ ڈھونڈتا ہوا اس میں علم کو آسان کردے گا اسی کے لیے اللہ تعالیٰ بسبب اس کے ایک راستہ طرف جنت کے، اور بے شک فرشتے بچھاتے ہیں اپنے بازو طالب علم کی رضامندی کے لیے اور عالم کے لیے مغفرت مانگتے ہیں جو لوگ ہیں آسمانوں میں اور زمین میں یہاں تک کہ مچھلیاں پانی میں، اور فضیلت عالم کی عابد پر ایسی ہے جیسے فضیلت چاند کی تاروں پر اور بے شک علماء وارث ہیں پیغمبروں کے، اور پیغمبروں نے ورثہ نہ چھوڑا

دینار و درہم کا بلکہ ورثہ چھوڑا ہے علم کا، سو جس نے علم حاصل کیا اس نے حصہ وافر لیا۔

فائدہ : اور نہیں جانتے ہم اس حدیث کو مگر عاصم بن رجا بن حیوۃ کی روایت سے۔ اور اسناد اس کی میرے نزدیک متصل نہیں۔ اسی طرح روایت کی ہم سے محمود بن خداش نے یہ حدیث۔ اور مروی ہوئی یہ حدیث عاصم بن رجاء بن حیوۃ سے انہوں نے روایت کی داؤد بن جمیل سے انہوں نے کثیر بن قیس سے انہوں نے ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے۔ اور یہ صحیح تر ہے محمود خداش کی روایت سے۔

❀❀❀❀

(٢٦٨٣) **عَنْ** يَزِيْدَ بْنِ سَلَمَةَ الْجُعْفِيِّ قَالَ : قَالَ يَزِيْدُ بْنُ سَلَمَةَ : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ سَمِعْتُ مِنْكَ حَدِيْثًا كَثِيْرًا أَخَافُ أَنْ يُنْسِيَ أَوَّلَهُ اٰخِرُهُ فَحَدِّثْنِيْ بِكَلِمَةٍ تَكُوْنُ جِمَاعًا، قَالَ : ((**اتَّقِ اللّٰهَ فِيْمَا تَعْلَمُ**)). (اسناده ضعيف) سلسلة الأحاديث الضعيفة (١٦٩٦) .اس میں ابن اشوع نے یزید بن سلمہ کو نہیں دیکھا۔

ترجمہ: روایت ہے یزید بن سلمہ جعفی سے کہا کہ یزید بن سلمہ نے عرض کی کہ یارسول اللہ ﷺ میں سنتا ہوں آپ سے بہت سی حدیثیں اور ڈرتا ہوں میں کہ بھلا دیں مجھے آخر ان کا اول ان کے کو یعنی پچھلی حدیثوں کو یاد کرنے لگوں تو خوف ہے کہ بھول جائیں پس فرما دیجیے مجھ سے ایک ایسی بات کہ وہ جامع ہو فوائد کثیرہ اور احادیث وافرہ کے باعتبار معنی اور مطلب کے تو فرمایا آپ نے ڈر تو اللہ تعالیٰ سے ان چیزوں میں کہ جسے تو جانتا ہے یعنی محرمات شرعیہ سے جو تجھے معلوم ہیں ان سے محترز رہ بخوف رب تعالیٰ۔

فائدہ : یہ حدیث ایسی ہے کہ اسناد اس کی متصل نہیں اور میرے نزدیک وہ مرسل ہے۔ اور میرے خیال میں یوں ہے کہ ابن اشوع نے یزید بن سلمہ کو نہیں پایا اور ابن اشوع کا نام سعید بن اشوع ہے۔

❀❀❀❀

(٢٦٨٤) **عَنْ** أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((**خَصْلَتَانِ لَا تَجْتَمِعَانِ فِيْ مُنَافِقٍ: حُسْنُ سَمْتٍ، وَلَا فِقْهٌ فِي الدِّيْنِ**)). (اسناده صحيح) تخريج المشكاة (٢١٩) التحقيق الثانى۔ سلسلة الاحاديث الصحيحة (٢٧٨) .

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: دو خصلتیں ہیں کہ کبھی جمع نہیں ہوتیں منافق میں: ایک حسن اخلاق، اور دوسری سمجھ دین میں۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے۔ اور نہیں جانتے ہم اس حدیث کو عوف کی اسناد سے مگر خلف بن ایوب کی روایت سے۔ اور نہیں دیکھا ہم نے کہ کوئی روایت کرتا ہو ان سے سوا محمد بن علا کے اور ہم نہیں جانتے کہ وہ کیسے شخص ہیں۔

(٢٦٨٥) **عَنْ** أَبِيْ أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ : ذُكِرَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ رَجُلَانِ أَحَدُهُمَا : عَابِدٌ وَالْاٰخَرُ عَالِمٌ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((**فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِيْ عَلٰى أَدْنَاكُمْ**))، ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((إِنَّ

اللّٰهِ وَمَلٰئِكَتَهُ وَأَهْلَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرَضِيْنَ حَتّٰى النَّمْلَةَ فِيْ جُحْرِهَا وَحَتّٰى الْحُوْتَ لَيُصَلُّوْنَ عَلٰى مُعَلِّمِ النَّاسِ الْخَيْرَ))۔ (اسناده صحيح) تخريج المشكاة (٢١٣) التحقيق الثاني۔ التعليق الرغيب ١/ ٦٠

ترجمہ: روایت ہے ابوامامہ باہلی سے کہ ذکر کیا گیا رسول اللہ ﷺ کے آگے دو مردوں کا ایک ان میں سے عابد تھا اور دوسرا عالم فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: فضیلت عالم کی عابد پر ایسی ہے جیسے فضیلت میری تمہارے ادنیٰ پر، پھر فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: بے شک اللہ تعالیٰ اور فرشتے اس کے اور آسمان اور زمین کے سب لوگ یہاں تک کہ چیونٹی اپنے سوراخ میں، اور مچھلی یعنی پانی میں دعائے خیر کرتے ہیں اور رحمت بھیجتے ہیں اس شخص کے لیے جو لوگوں کو نیک بات سکھائے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ صحیح ہے سنا میں نے ابوعمار حسین بن حریث خزاعی سے کہ فرماتے تھے سنا میں نے فضل بن عیاض سے کہ عالم عامل معلم خیر بڑا شخص پکارا جاتا ہے ملکوت سماوات میں۔

❀❀❀❀

(٢٦٨٦) عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَنْ يُشْبَعَ الْمُؤْمِنُ مِنْ خَيْرٍ يَسْمَعُهُ حَتّٰى يَكُوْنَ مُنْتَهَاهُ الْجَنَّةَ))۔ (اسناده ضعيف) تخريج المشكاة (٢٢٢) (اس کی سند دراج عن ابی الہیثم کی وجہ سے ضعیف ہے)

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: سیر نہیں ہوتا مومن خیر سے کہ جس کو سنتا ہے یہاں تک کہ ہو جاتی ہے جگہ اس کی جنت میں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

❀❀❀❀

(٢٦٨٧) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلْكَلِمَةُ الْحِكْمَةُ ضَالَّةُ الْمُؤْمِنِ، فَحَيْثُ وَجَدَهَا فَهُوَ أَحَقُّ بِهَا))۔ (اسناده ضعيف جدًا) تخريج المشكاة (٢١٦) اس میں ابراہیم بن الفضل ضعیف بلکہ متروک ہے

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: کلمہ حکمت کا کھوئی ہوئی چیز ہے مومن کی، سو جہاں پائے وہ اس کو مستحق ہے وہ اس کا۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے۔ اور ابراہیم بن فضل مخزومی ضعیف ہیں حدیث میں۔

(المعجم ٤٠ ـ ٤١) الاستیذان وآداب کے بیان میں (تحفۃ ٣٦)

مقدمۃ المترجم: اذن بالکسر دستوری اور جاننا۔ عرب کہتا ہے فَعَلَه باذنی یعنی یہ کام اس نے میری اجازت اور حکم سے کیا۔ اور عرب کہتا ہے أَذِنَ بِالشَّیْءِ إِذْنًا وَإِذْنًا وَاذَانًا وَأَذَانَةً یعنی آگاہ وخبردار ہوا اس چیز سے اور اسی سے ہے قول اللہ تعالیٰ کا ﴿ فَأْذَنُوا بِحَرْبٍ مِنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ ﴾ یعنی خبردار ہو اور آگاہ رہو اور ہوشیار ہو جاؤ اللہ اور رسول سے لڑنے کو۔ أَذِنَ لَهُ فِي الشَّيْءِ إِذْنًا وَأَذِيْنًا، اجازت اور دستوری دی اس کو فلاں چیز کی اور فلانے کام کی اور ائذن لی علی الامیر یعنی اجازت دے مجھے امیر کے پاس جانے کی اور اس پر داخل ہونے کی اور اسی سے ہے استئذان یعنی دستوری اور اجازت چاہنا' اور مراد اس مقام میں یہ ہے کہ قادم جب دروازہ پر آئے بغیر اجازت گھر میں نہ جائے اور یہ امر منصوص ہے کہ تفصیل اس کی ضمن ابواب میں مذکور ہے۔ اور آداب جمع ہے ادب کی اور ادب بالفتح شگفت اور عجب، اور بفتحین زیرکی اور نگاہ رکھنا ہر چیز کی حد کا اور ظاہر ہے کہ یہاں معنی اخیر مراد ہیں۔ اس سے ادبہ کہ تعجب اور شگفت کے معنی میں آتا ہے اور نام ہے طعام مہمانی اور کتخدائی کا اسی سے ہے مأدبہ یعنی طعام دعوت۔ چنانچہ حدیث میں آیا ہے "وَجَعَلَ فِيهَا مَأْدُبَةً" یعنی تیار کیا اس میں ایک طعام دعوت کا۔ اور یہاں مراد ہے نگہداشت حدود شرعیہ اور حفاظت سنت سنیہ' نشست و برخاست و عادات وغیرہا میں کہ تفصیل اس کی ضمن ابواب میں مذکور ہے۔

١ ـ بَابُ: مَا جَاءَ فِيُ إِفُشَاءِ السَّلَامِ

اسلام کو پھیلانے کے بیان میں

(٢٦٨٨) عَنُ أَبِيُ هُرَيُرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((وَالَّذِيُ نَفُسِيُ بِيَدِهِ لَا تَدخُلُوا الُجَنَّةَ حَتّٰى تُؤمِنُوا، وَلَا تُؤمِنُوا حَتّٰى تَحَابُّوا، اَلَا أَدُلُّكُمُ عَلٰى أَمُرٍ إِذَا أَنتُمُ فَعَلْتُمُوهُ تَحَابَبْتُمُ؟ أَفُشُو السَّلَامَ بَيُنَكُمُ)).

(اسناده صحيح) ارواء الغليل (٧٧١)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: قسم ہے پروردگار کی کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے کہ نہ داخل ہوگے تم جنت میں جب تک مومن نہ ہوگے اور مومن نہ ہوگے جب تک کہ آپس میں محبت نہ کروگے اور کیا نہ بتاؤں میں تم کو ایک ایسی چیز کہ جب تم اس کو بجالاؤ آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہوجاؤ وہ چیز یہ ہے کہ جاری کرو سلام کو اور پھیلاؤ اسے آپس میں۔

فائدہ : اس باب میں عبداللہ بن سلام اور شریح بن ہانی سے بھی روایت ہے کہ وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں۔ اور عبداللہ بن عمرو اور براء اور انس اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

٢ ـ بَابٌ: ما ذكر في فضل السلام

سلام کی فضیلت کے بیان میں

(٢٦٨٩) عَنُ عِمُرَانَ بُنِ حُصَيُنٍ: أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ فَقَالَ : أَلسَّلَامُ عَلَيُكُمُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((عَشُرٌ))، وَجَاءَ اٰخَرُ فَقَالَ: أَلسَّلَامُ عَلَيُكُمُ وَرَحُمَةُ اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((عِشُرُونَ)) ثُمَّ جَاءَ اٰخَرُ فَقَالَ: أَلسَّلَامُ عَلَيُكُمُ وَرَحُمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ثَلَاثُونَ)).

(اسناده صحيح) التعليق الرغيب: ٣/٢٦٨.

ترجمہ: روایت ہے عمران بن حصین سے کہ ایک مرد آیا رسول اللہ ﷺ کے پاس اور اس نے کہا السلام علیکم تو فرمایا نبی ﷺ نے دس نیکیاں ہیں یعنی اس قائل کے لیے۔ پھر آیا دوسرا اور اس نے کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ، تو فرمایا نبی ﷺ نے بیس۔ پھر آیا تیسرا اور اس نے کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، تو فرمایا نبی ﷺ نے تیس یعنی ہر لفظ کے عوض میں دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے اس سند سے عمران بن حصین کی روایت سے۔ اور اس باب میں ابو سعید اور علی اور سہل بن حنیف

سے بھی روایت ہے۔

۳۔ بَابٌ: مَا جَاءَ فِيْ أَنَّ الاستئذان ثَلَاثٌ

تین مرتبہ اجازت لینے کے بیان میں

(۲۶۹۰) عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ : إِسْتَأْذَنَ أَبُوْمُوْسٰى عَلٰى؟ عُمَرَ. فَقَالَ: أَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَأَدْخُلُ؟ فَقَالَ عُمَرُ: وَاحِدَةٌ، ثُمَّ سَكَتَ سَاعَةً، ثُمَّ قَالَ: أَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَأَدْخُلُ؟ فَقَالَ عُمَرُ : ثِنْتَانِ، ثُمَّ سَكَتَ سَاعَةً، فَقَالَ: أَلسَّلَامُ، عَلَيْكُمْ أَأَدْخُلُ؟ فَقَالَ عُمَرُ: ثَلَاثٌ، ثُمَّ رَجَعَ، فَقَالَ عُمَرُ لِلْبَوَّابِ: مَا صَنَعَ؟ قَالَ رَجَعَ، قَالَ: عَلَيَّ بِهِ. فَلَمَّا جَاءَهُ قَالَ مَا هٰذَا الَّذِيْ صَنَعْتَ، قَالَ: السُّنَّةُ؟ قَالَ أَلسُّنَّةَ وَاللّٰهِ لَتَأْتِيَنِّيْ عَلٰى هٰذَا بِبُرْهَانٍ وَبَيِّنَةٍ أَوْلَأَفْعَلَنَّ بِكَ، قَالَ: فَأَتَانَا وَنَحْنُ رُفْقَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَقَالَ: يَامَعْشَرَالْأَنْصَارِ أَلَسْتُمْ أَعْلَمَ النَّاسِ بِحَدِيْثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ؟ أَلَمْ يَقُلْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: **((أَلْإِسْتِيْذَانُ ثَلَاثٌ، فَإِنْ أُذِنَ لَكَ وَإِلَّا فَارْجِعْ)). فَجَعَلَ الْقَوْمُ يُمَازِحُوْنَهُ، قَالَ أَبُوْسَعِيْدٍ: ثُمَّ رَفَعْتُ رَأْسِيْ إِلَيْهِ فَقُلْتُ مَا أَصَابَكَ فِيْ هٰذَا مِنَ الْعُقُوْبَةِ فَأَنَا شَرِيْكُكَ قَالَ: فَأَتٰى عُمَرُ فَأَخْبَرَهُ بِذٰلِكَ، فَقَالَ عُمَرُ: مَا كُنْتُ عَلِمْتُ بِهٰذَا.** (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید سے کہا کہ اذن مانگا ابوموسیٰ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے گھر میں آنے کا اور کہا السلام علیکم کیا داخل ہوں میں؟ سو کہا عمرؓ نے ابھی ایک بار تو اذن مانگا ہے انہوں نے پھر چپ رہے ابوموسیٰ تھوڑی دیر پھر کہا السلام علیکم کیا داخل ہوں میں؟ تو کہا عمر نے دوبارہ ہوا ان کا اذن پھر چپ رہے ابوموسیٰ تھوڑی دیر پھر کہا السلام علیکم کیا داخل ہوں میں؟ تو کہا عمر رضی اللہ عنہ نے تین بار ہوا ان کا اذن مانگنا پھر لوٹ چلے ابوموسیٰ سو عمرؓ نے اپنے دربان سے کہا کیا کیا ابوموسیٰ نے؟ دربان نے کہا لوٹ گئے فرمایا عمرؓ نے میرے پاس لاؤ ان کو، پھر جب لایا وہ ابوموسیٰ کو عمرؓ کے پاس، کہا حضرت عمرؓ نے کیوں کیا تم نے یہ کام؟ انہوں نے کہا یہ سنت ہے کہا سنت ہے؟ قسم اللہ کی کہ لاؤ تم میرے پاس دلیل اس کے سنت ہونے کی یا گواہ نہیں تو میں بہت کچھ تنبیہ کروں گا تم کو، کہا ابوسعید نے پھر آئے ابوموسیٰ ہمارے پاس اور ہم انصار کی ایک جماعت کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے، سو کہا انہوں نے اے گروہ انصار کے کیا تم نہیں سب سے زیادہ جاننے والے رسول اللہ ﷺ کی حدیث کو؟ کیا نہیں فرمایا ہے رسول اللہ ﷺ نے کہ اذن مانگنا چاہیے تین بار پھر اگر اذن ملا تو داخل ہو گھر میں ورنہ لوٹ جائے؟ پھر لوگ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے خوش طبعی کرنے لگے یعنی کہنے لگے کہ بہتر ہے کہ عمر تمہیں خوب تنبیہ کریں اور ایسی ہی باتیں ظرافت کی کہنے لگے کہا ابوسعید نے: سو اٹھایا میں نے اپنا سر ان کی طرف اور کہا میں نے کہ میں شریک ہوں تمہارا اس سزا میں یعنی جو عمر سے تم کو پہنچے۔ کہا راوی نے کہ پھر آئے ابوسعید حضرت عمرؓ کے پاس

اور خبر دی ان کو اس امر کی یعنی کہا کہ آپ نے ایسا ہی فرمایا ہے کہ تین بار اذن مانگے پھر اگر اذن نہ ملے تو لوٹ جائے، تب فرمایا سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہ میں یہ نہ جانتا تھا۔

فائدہ : اس باب میں علی اور ام طارق مولاہ سعد سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور جریری کا نام سعید بن ایاس ہے اور کنیت ابومسعود۔ اور روایت کی یہ حدیث اور لوگوں نے بھی ان کے سوا ابونضرہ سے اور ابونضرہ عبدی کا نام منذر بن مالک بن قطعہ ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(۲۶۹۱) **حَدَّثَنِي** عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ : اسْتَأْذَنْتُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ثَلَاثًا فَأَذِنَ لِي.

(ضعيف الاسناد، منكر المتن)

ترجمہ: مجھ سے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہا انہوں نے کہ اذن مانگا میں نے رسول اللہ ﷺ سے تین بار پس مجھ کو اذن دیا اندر آنے کا۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ اور ابوزمیل کا نام سماک حنفی ہے۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جو اعتراض کیا ابوموسیٰ پر تو اس امر میں کہ انہوں نے روایت کیا کہ اذن مانگنا تین بار چاہیے پھر اگر اذن ملا تو خیر نہیں تو لوٹ جائے۔ اور عمر رضی اللہ عنہ نے اذن مانگا نبی ﷺ سے تین بار پھر اذن ملا ان کو۔ اور نہیں معلوم تھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ بات جو روایت کی ابوموسیٰ نے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ نے کہ اگر اذن نہ ملے تو لوٹ جائے غرض یہ کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو معلوم نہ تھا کہ آپ نے تین بار اجازت مانگنے کے بعد لوٹ جانے کا حکم فرمایا ہے اسی لیے وہ ابوموسیٰ پر معترض ہوئے۔

❀ ❀ ❀ ❀

٤۔ بَابٌ : كَيْفَ رَدُّ السَّلَامِ

سلام کا جواب کیسے دیا جائے

(۲۶۹۲) **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ** قَالَ : دَخَلَ رَجُلٌ الْمَسْجِدَ وَرَسُولُ اللّٰهِ جَالِسٌ فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ فَصَلَّى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : **((وَعَلَيْكَ، إِرْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ))** فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ. (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ کہا انہوں نے کہ داخل ہوا ایک مرد مسجد میں اور رسول اللہ ﷺ بیٹھے ہوئے تھے مسجد کے ایک کنارے میں پھر نماز پڑھی اس نے یعنی جلدی جلدی بغیر تعدیل ارکان کے پھر آیا آپ ﷺ کے پاس اور سلام کیا آپ پر، سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: وعلیک یعنی تجھ پر بھی سلام ہے اور جا پھر نماز پڑھ اس لیے کہ تو نے نماز کامل ادا

نہیں کی۔ اور ذکر کی راوی نے حدیث طویل۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔ اور روایت کی یحییٰ بن سعید قطان نے یہ حدیث عبیداللہ بن عمر سے انہوں نے سعید مقبری سے سوا اس میں یوں کہا کہ روایت ہے سعید مقبری کے باپ سے وہ روایت کرتے ہیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے۔ اور حدیث یحییٰ بن سعید کی اصح ہے۔

❀❀❀❀

٥۔ بَابٌ : فِيْ تَبْلِيْغِ السَّلَامِ

سلام کہلا بھیجنے اور سلام لے جانے کے بیان میں

(٢٦٩٣) **حَدَّثَنِيْ** أَبُوْ سَلَمَةَ أَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهُ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَهَا: ((**إِنَّ جِبْرَئِيْلَ يُقْرِئُكِ السَّلَامَ**))، قَالَتْ: وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ. (اسناده صحيح)

ترجمہ: بیان کیا مجھ سے ابوسلمہ نے کہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا ان سے کہ رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمایا عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ جبریل علیہ السلام تم کو سلام کہتے ہیں سو جواب دیا ام المومنین عائشہ علیہا السلام نے ان لفظوں سے وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ یعنی ان پر سلام ہے اور رحمت اللہ کی اور برکتیں اس کی۔

فائدہ : اس باب میں ایک اور شخص سے بھی روایت ہے کہ وہ ابن نمیر سے روایت کرتے ہیں وہ اپنے باپ سے وہ ان کے دادا سے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور روایت کی زہری نے بھی ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے۔

❀❀❀❀

٦۔ بَابٌ: فِيْ فَضْلِ الَّذِيْ يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ

اس کی فضیلت میں جو پہلے سلام کرے

(٢٦٩٤) **عَنْ** أَبِيْ أُمَامَةَ قَالَ : قِيْلَ : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! أَلرَّجُلَانِ يَلْتَقِيَانِ أَيُّهُمَا يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ؟ فَقَالَ : ((**أَوْلَاهُمَا بِاللّٰهِ**)). (اسناده صحيح) تخريج المشكاة (٤٦٤٦) تخريج الكلم الطيب (١٩٨) .

ترجمہ: روایت ہے ابوامامہ سے کہا کہ پوچھا کسی نے رسول اللہ ﷺ سے کہ یارسول اللہ! دو مرد جب ملیں آپس میں تو کون ان میں سے پہلے سلام کرتا ہے؟ فرمایا: جو نزدیک تر ہے ان میں سے اللہ تعالیٰ کی طرف۔ یعنی وہی پہلے سلام کرتا ہے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔ کہا محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ نے ابوفروہ رہاوی مقارب الحدیث ہیں لیکن بیٹے ان کے محمد بن یزید ان سے مناکیر روایت کرتے ہیں۔

❀❀❀❀

۷۔ بَابٌ: فِی كَرَاهِيَةِ إِشَارَةِ الْيَدِ فِی السَّلَامِ

سلام میں ہاتھ سے اشارہ کرنے کی کراہت میں

(۲۶۹۵) عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ قَالَ: ((لَيْسَ مِنَّا مَنْ تَشَبَّهَ بِغَيْرِنَا لَا تَشَبَّهُوا بِالْيَهُودِ وَلَا بِالنَّصَارٰى، فَإِنَّ تَسْلِيمَ الْيَهُودِ الْإِشَارَةُ بِالْأَصَابِعِ، وَتَسْلِيمَ النَّصَارٰى الْإِشَارَةُ بِالْأَكُفِّ)). (اسناده حسن) سلسلة الاحاديث الصحيحة (۲۱۹٤)

ترجمہ: روایت عمرو بن شعیب سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہم میں سے نہیں جو تشبیہ کرے ہمارے غیر کے ساتھ مت تشبیہ کرو یہود اور نصاریٰ کے ساتھ اس لیے کہ تسلیم یہود کی اشارہ کرنا انگلیوں سے اور تسلیم نصاریٰ کی اشارہ کرنا ہتھیلیوں کے ساتھ۔ یعنی پس تم ایسا مت کرو۔

فائدہ: اس حدیث کی اسناد ضعیف ہے۔ اور روایت کی ابن مبارک نے یہ حدیث ابن لہیعہ سے اور مرفوع نہ کیا اس کو۔

مترجم: یعنی مشابہت نہ کرو یہود و نصاریٰ کی کسی فعل میں خصوصاً ان دو خصلتوں میں اور شاید وہ اکتفا کرتے ہوں گے سلام میں یا جواب میں اشارہ پر بہ ترک لفظ سلام کہ سنت انبیاء ہے۔ اور یہ حدیث جامع صغیر میں بھی مذکور ہے۔ (شرح مشکوٰۃ)

❀ ❀ ❀ ❀

۸۔ بَابٌ: مَا جَاءَ فِی التَّسْلِيمِ عَلَى الصِّبْيَانِ

بچوں پر سلام کرنے کے بیان میں

(۲۶۹۶) عَنْ سَيَّارٍ قَالَ كُنْتُ أَمْشِي مَعَ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ فَمَرَّ عَلَى صِبْيَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ، فَقَالَ ثَابِتٌ كُنْتُ مَعَ أَنَسٍ فَمَرَّ عَلَى صِبْيَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ، فَقَالَ أَنَسٌ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَمَرَّ عَلَى صِبْيَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ.

(اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے سیار سے کہا انہوں نے کہ میں چلا جاتا تھا ثابت بنانی کے ساتھ، سو گزرے وہ لڑکوں پر اور سلام کیا ان پر اور کہا مجھ سے ثابت نے کہ میں چلا جاتا تھا انس رضی اللہ عنہ کے ساتھ، سو گزرے وہ لڑکوں پر اور سلام کیا ان پر اور کہا مجھ سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جاتا تھا، سو گزرے آپ لڑکوں پر اور سلام کیا ان پر۔

فائدہ: یہ حدیث صحیح ہے۔ اور روایت کیا اس کو کئی لوگوں نے ثابت سے اور مروی ہوئی یہ کئی سندوں سے انس رضی اللہ عنہ سے۔ روایت کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے جعفر بن سلیمان سے انہوں نے ثابت سے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے۔

---

۱ یعنی محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ۔

۹۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي التَّسْلِيمِ عَلَى النِّسَاءِ

عورتوں پر سلام کرنے کے بیان میں

(۲۶۹۷) عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ تُحَدِّثُ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ مَرَّ فِي الْمَسْجِدِ يَوْمًا وَعُصْبَةٌ مِنَ النِّسَاءِ قُعُودٌ فَأَلْوَى بِيَدِهِ بِالتَّسْلِيمِ. وَأَشَارَ عَبْدُ الْحَمِيدِ بِيَدِهِ. [اسناده صحيح،] الا الالواء باليد، جلباب المرأة المسلمة: ۱۹۴۔۱۹۶.

ترجمہ: روایت ہے اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے وہ فرماتی ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ گزرے ایک مسجد میں اور ایک گروہ عورتوں کا وہاں بیٹھا تھا، پس اشارہ کیا آپ نے اپنے ہاتھ سے سلام کا۔ اور اشارہ کیا عبدالحمید راوی نے اپنے ہاتھ سے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ کہا احمد بن حنبل نے عبدالحمید بن بہرام کی روایت شہر بن حوشب سے لا بأس ہے۔ اور کہا محمد نے شہر بن حوشب حسن الحدیث ہے اور قوی کہا ان کو اور کہا کہ کلام کیا ان میں ابن عون نے پھر روایت کی انہوں نے بلال بن ابی زینب سے انہوں نے شہر بن حوشب سے۔ روایت کی مجھ سے ابوداؤد نے انہوں نے نضر بن شمیل سے انہوں نے ابن عون سے، کہا ابن عون نے کہ شہر کو چھوڑ دیا محدثین نے۔ کہا نضر نے نزکوہ[1] یعنی طعن کیا ان پر۔

❀ ❀ ❀ ❀

۱۰۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي التَّسْلِيمِ إِذَا دَخَلَ بَيْتَهُ

اپنے گھر میں داخل ہوتے وقت سلام کرنے کے بیان میں

(۲۶۹۸) عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: قَالَ أَنَسٌ: قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَا بُنَيَّ! إِذَا دَخَلْتَ عَلَى أَهْلِكَ فَسَلِّمْ يَكُونُ بَرَكَةً عَلَيْكَ وَعَلَى أَهْلِ بَيْتِكَ)).

(اسناده ضعيف) اس میں علی بن زید ضعیف راوی ہے۔

ترجمہ: روایت ہے سعید بن مسیب سے کہا انہوں نے کہ بیان کیا مجھ سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ فرمایا مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے: اے بیٹے میرے! جب داخل ہو تو اپنے گھر والوں پر تو سلام کر ان پر کہ برکت ہوگی تجھ پر اور تیرے گھر والوں پر۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

مترجم: اس زمانہ کے بعض نادانوں کو دیکھا ہے کہ وہ اپنے گھر والوں کو یا بی بی بہن اور عورتوں کو سلام کرتے نہایت شرماتے ہیں اور اگر کسی نے مردانگی کر کے سلام کہہ بھی لیا تو عورتیں جواب دینے کو عار جانتی ہیں ان کی شرم کو سلام ہے۔

[1] نزکوہ بنون وزائے معجمہ یعنی طعن نمودند بر آں۔

۱۱۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي السَّلَامِ قَبْلَ الْكَلَامِ

کلام سے پہلے سلام کرنے کے بیان میں

(۲۶۹۹) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((أَلسَّلَامُ قَبْلَ الْكَلَامِ)) (اسناده حسن) سلسلة الاحاديث الصحيحه (۲/۲۶۹۹) وَبِهٰذَاالْإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا تَدْعُوْ أَحَدًا إِلَى الطَّعَامِ حَتّٰى يُسَلِّمَ)). (موضوع) ضعيف الجامع (٣٣٧٤) اس میں عنبسہ ضعیف اور محمد بن زاذان منکر الحدیث ہے۔

ترجمہ: روایت ہے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے سلام کلام سے اول کرنا چاہیے۔ اور اسی اسناد سے مروی ہے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ نے: مت بلاؤ کسی کو کھانے کی طرف جب تک وہ سلام نہ کرلے۔

فائدہ: یہ حدیث منکر ہے۔ نہیں جانتے ہم اسے اس سند سے سنا میں نے محمد سے کہتے تھے عنبسہ بن عبدالرحمن ضعیف ہیں حدیث میں ذاہب ہیں اور محمد بن زاذان منکر الحدیث ہیں۔

❀❀❀❀

۱۲۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ التَّسْلِيْمِ عَلَى الذِّمِّيِّ

ذمی (کافر) پر سلام کرنے کی کراہت کے بیان میں

(۲۷۰۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ : ((لَا تَبْدَؤُا الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى بِالسَّلَامِ فَإِذَا لَقِيْتُمْ أَحَدَهُمْ فِيْ طَرِيْقٍ فَاضْطَرُّوْهُ إِلٰى أَضْيَقِهِ)). (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مت شروع کرو تم یہود ونصاریٰ پر سلام کو یعنی ان سے پہل مت کرو اور جب ملو تم ان سے راہ میں تو لاچار کرو اس کو راہ تنگ کی طرف۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: ابتداء بسلام یہود ونصاریٰ سے بظاہر حدیث مذکور مکروہ ہے، اور جواب دینا ان کے آگے مستور ہے، اور لاچار کرو یعنی وسط طریق میں ان کو چلنے نہ دو بلکہ کناروں میں راہ کے چلیں۔

(۲۷۰۱) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : إِنَّ رَهْطًا مِنَ الْيَهُوْدِ دَخَلُوْا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالُوْا: أَلسَّامُ عَلَيْكَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((عَلَيْكُمْ)). فَقَالَتْ عَائِشَةُ : فَقُلْتُ : عَلَيْكُمُ السَّامُ وَاللَّعْنَةُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((يَا عَائِشَةُ إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ)). قَالَتْ عَائِشَةُ: أَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوْا؟ قَالَ: قَدْ قُلْتُ: عَلَيْكُمْ)).

(اسناده صحيح) الروض النضير (٧٦٤).

ترجمہ: روایت ہے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کئی لوگ یہود سے داخل ہوئے نبی ﷺ کے پاس اور کہا انہوں نے السام علیک یعنی بجائے سلام علیک کے، سو فرمایا نبی ﷺ نے علیکم یعنی تمہیں پر، سو کہا عائشہ رضی اللہ عنہا نے جب سنی ان کی بے ادبی تو کہا میں نے تم پر ہی سام ہو اور لعنت، تب فرمایا نبی ﷺ نے اے عائشہ! بے شک اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے نرمی کو سب کاموں میں عرض کیا ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ آپ نے نہیں سنا کہ انہوں نے کیا بے ادب بات کہی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے بھی ان کا جواب دے دیا تھا کہ تم ہی پر ہے۔ یعنی اتنا ہی کافی ہے زیادہ سختی ضرور نہ تھی۔

فائدہ : اس باب میں ابو بصرہ غفاری اور ابن عمر اور انس اور ابو عبدالرحمٰن جہنی رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ حدیث ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ یہود و نصاریٰ کے جواب میں وعلیکم فقط کہنا چاہیے اور وہ ام آپ سے براہ عداوت السام علیکم کہتے تھے یعنی تم پر موت پڑے۔

❀❀❀❀

١٣ ـ بَابُ : مَا جَاءَ فِي السَّلَامِ عَلٰى مَجْلِسٍ فِيهِ الْمُسْلِمُونَ وَغَيْرُهُمْ

جس جماعت میں کافر و مسلمان دونوں ہوں اس پر سلام کرنے کے بیان میں

(٢٧٠٢) عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ : أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ بِمَجْلِسٍ فِيهِ أَخْلَاطٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْيَهُودِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ. (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے عروہ سے کہ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے انہیں خبر دی کہ نبی ﷺ گزرے ایک مجلس پر کہ اس میں مسلمان اور یہود ملے ہوئے بیٹھے تھے پھر سلام کیا آپ نے ان پر۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

١٤ ـ بَابُ: مَا جَاءَ فِي تَسْلِيمِ الرَّاكِبِ عَلَى الْمَاشِيْ

اس بیان میں کہ سوار سلام کرے پیدل چلنے والے پر

(٢٧٠٣) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِيْ وَالْمَاشِيْ عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ)). وَزَادَ ابْنُ الْمُثَنَّى فِي حَدِيثِهِ : ((وَيُسَلِّمُ الصَّغِيرُ عَلَى الْكَبِيرِ)).

(اسناده صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (١١٤٥)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سلام کرے سوار پیادہ پر اور پیادہ بیٹھے ہوئے پر اور تھوڑی جماعت کے لوگ بڑی جماعت پر۔ اور زیادہ کہا ابن مثنیٰ نے اپنی روایت میں کہ سلام کرے چھوٹا بڑے پر۔

فائدہ : اس باب میں عبدالرحمٰن بن شبل سے بھی روایت ہے۔ اور فضالہ بن عبید اور جابر سے بھی۔ اور یہ حدیث مروی ہوئی ہے ابو ہریرہؓ سے کئی سندوں سے اور ایوب سختیانی اور یونس بن عبید اور علی بن یزید نے کہا ہے کہ حسن کو ابو ہریرہؓ سے سماع نہیں۔

❀❀❀❀

(٢٧٠٤) **عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((يُسَلِّمُ الْفَارِسُ عَلَى الْمَاشِيْ، وَالْمَاشِيْ عَلَى الْقَائِمِ، وَالْقَلِيْلُ عَلَى الْكَثِيْرِ)).** (اسناده صحيح) [المصدر نفسه (١١٤٩)]

ترجمہ: روایت ہے فضالہ بن عبید سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سلام کرے سوار پیادے پر اور پیادہ کھڑے ہوئے پر اور تھوڑے لوگ بہت پر۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور ابو علی جنبی کا نام عمرو بن مالک ہے۔

❀❀❀❀

(٢٧٠٥) **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((يُسَلِّمُ الصَّغِيْرُ عَلَى الْكَبِيْرِ وَالْمَارُّ عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيْلُ عَلَى الْكَثِيْرِ)).** (صحيح) [المصدر نفسه (١١٥٠)]

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سلام کرے چھوٹا بڑے پر اور چلنے والا بیٹھے ہوئے پر اور تھوڑے لوگ بہت پر۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

١٥ ۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي التَّسْلِيْمِ عِنْدَ الْقِيَامِ وَالْقُعُوْدِ

مجلس میں بیٹھتے اٹھتے وقت سلام کرنے کے بیان میں

(٢٧٠٦) **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا انْتَهٰى أَحَدُكُمْ إِلٰى مَجْلِسٍ فَلْيُسَلِّمْ، فَإِنْ بَدَا لَهُ أَنْ يَجْلِسَ فَلْيَجْلِسْ، ثُمَّ إِذَا قَامَ فَلْيُسَلِّمْ فَلَيْسَتِ الْأُوْلٰى بِأَحَقَّ مِنَ الْآخِرَةِ)).**

(حسن صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (١٨٣) تخريج الكلم الطيب (٢٠١)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب پہنچے کوئی تم میں سے کسی مجلس پر تو چاہیے کہ سلام کرے وہاں کے لوگوں پر پھر اگر اس کا جی چاہے بیٹھنے کو بیٹھ جائے، پھر جب کھڑا ہو تو پھر سلام کرے اور پہلا زیادہ ضرور نہیں

ہے پچھلے سے یعنی دونوں ضرور ہیں۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔ اور مروی ہوئی یہ حدیث ابن عجلان سے بھی انہوں نے روایت کی سعید مقبری سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

❀❀❀❀

١٦ ۔ بَابُ : الْإِسْتِيْذَانِ قُبَالَةَ الْبَيْتِ

گھر کے سامنے کھڑے ہو کر اجازت مانگنے کے بیان میں

(٢٧٠٧) عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَنْ كَشَفَ سِتْرًا فَأَدْخَلَ بَصَرَهُ فِي الْبَيْتِ قَبْلَ أَنْ يُؤْذَنَ لَهُ فَرَاٰى عَوْرَةَ أَهْلِهِ فَقَدْ أَتٰى حَدًّا لَايَحِلُّ لَهُ أَنْ يَأْتِيَهُ: لَوْأَنَّهُ حِيْنَ أَدْخَلَ بَصَرَهُ اسْتَقْبَلَهُ رَجُلٌ فَفَقَأَ عَيْنَيْهِ مَا عَيَّرْتُ عَلَيْهِ، وَإِنْ مَرَّ رَجُلٌ عَلٰى بَابٍ لَاسِتْرَ لَهُ غَيْرِ مُغْلَقٍ فَنَظَرَ فَلَا خَطِيْئَةَ عَلَيْهِ إِنَّمَا الْخَطِيْئَةُ عَلٰى أَهْلِ الْبَيْتِ)). (اسناده ضعيف) تخريج المشكاة (٣٥٢٦۔ التحقيق الثانى) اس میں عبداللہ بن لہیعہ راوی ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابو ذر رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے کھولا پردہ کسی کے دروازہ کا اور داخل کی نظر اپنی اس کے گھر میں قبل اس کے کہ اجازت ملے اس کو اندر آنے کی اور دیکھ لی اس نے چھپی چیز گھر والوں کی تو اس نے وہ کام کیا کہ اس کو حلال نہ تھا کرنا اس کا، اور اگر ایک مرد نے جب نظر کی اور جھانکا اس نے تو پھوڑ دیں اس کی دونوں آنکھیں تو میں بند لالوں گا اس کے کام کو یعنی پسند کروں گا اس کے پھوڑ دینے کو۔ اور اگر گزرا ایک مرد دروازہ پر سے کہ اس پر پردہ نہیں اور وہ دروازہ بند بھی نہیں اور نظر پڑ گئی اس کے گھر والوں پر تو اس کی کچھ خطا نہیں بلکہ خطا اس صورت میں گھر والوں کی ہے کہ انہوں نے پردہ کیوں نہ ڈالا اور دروازہ کیوں نہ بند کیا۔

فائدہ : اس باب میں ابو ہریرہ اور ابو امامہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم مثل اس کے مگر ابن لہیعہ کی روایت سے۔ اور ابو عبدالرحمٰن حبلی کا نام عبداللہ بن یزید ہے۔

❀❀❀❀

١٧ ۔ بَابُ: مَنِ اطَّلَعَ فِيْ دَارِ قَوْمٍ بِغَيْرِ إِذْنِهِمْ

بغیر اجازت کسی کے گھر میں جھانکنے کی سزا میں

(٢٧٠٨) عَنْ أَنَسٍ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ فِيْ بَيْتِهِ فَاطَّلَعَ عَلَيْهِ رَجُلٌ فَأَهْوٰى إِلَيْهِ بِمِشْقَصٍ فَتَأَخَّرَ الرَّجُلُ.

(اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ اپنے گھر میں تھے کہ جھانکا ایک مرد نے آپ کے گھر میں، سو جھکے آپ اس کی طرف تیر کے گانسے لے کر کہ پھوڑ دیں اس کی آنکھ پس پیچھے ہٹ گیا وہ شخص۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀
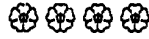
(۲۷۰۹) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ رَجُلاً إِطَّلَعَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ جُحْرٍ فِيْ حُجْرَةِ النَّبِيِّ وَمَعَ النَّبِيِّ مِدْرَاةٌ يَحُكُّ بِهَا رَأْسَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَوْ عَلِمْتُ إِنَّكَ تَنْظُرُ لَطَعَنْتُ بِهَا فِيْ عَيْنِكَ، إِنَّمَا جُعِلَ الْإِسْتِيْذَانُ مِنْ أَجْلِ الْبَصَرِ)). (اسناده صحيح) صحيح الرغيب: ۲۷۳/۳).

ترجمہ: روایت ہے سہل سے کہ ایک مرد نے جھانکا رسول اللہ ﷺ کے گھر میں ایک سوراخ در سے اور نبی ﷺ کے ہاتھ میں پشت خار تھا کہ اس سے کھجار رہے تھے آپ اپنے سر مبارک کو، سو فرمایا نبی ﷺ نے اگر مجھے معلوم ہوتا کہ تو جھانک رہا ہے تو میں تیری آنکھ میں کونچ دیتا بے شک اذن مانگنا جو مقرر ہوا ہے یعنی ہماری شریعت میں تو آنکھ کے سبب سے یعنی سارا پردہ آنکھ کے لیے ہے جب آدمی نے جھانکا تو اندر داخل ہو گیا اور پردہ نہ رہا۔

فائدہ: اس باب میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے حسن ہے۔

❀❀❀❀

۱۸۔ بَابُ: التَّسْلِيْمِ قَبْلَ الْإِسْتِيْذَانِ

اجازت مانگنے سے پہلے سلام کرنے کے بیان میں

(۲۷۱۰) عَنْ كَلَدَةَ بْنِ حَنْبَلٍ أَنَّ صَفْوَانَ بْنَ أُمَيَّةَ بَعَثَهُ بِلَبَنٍ وَلِبَاٍ وَضَغَابِيْسَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَالنَّبِيُّ ﷺ بِأَعْلَى الْوَادِيْ، قَالَ: فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ وَلَمْ أَسْتَأْذِنْ، وَلَمْ أُسَلِّمْ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِرْجِعْ فَقُلْ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ ءَأَدْخُلُ))؟ وَذٰلِكَ بَعْدَ مَا أَسْلَمَ صَفْوَانُ. قَالَ عَمْرٌو: وَأَخْبَرَنِيْ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ أُمَيَّةُ بْنُ صَفْوَانَ. وَلَمْ يَقُلْ سَمِعْتُهُ مِنْ كَلَدَةَ. (اسناده صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (۸۸)

ترجمہ: روایت ہے کلدہ بن حنبل سے کہ صفوان بن امیہ نے بھیجا ان کو دودھ اور پیوسی اور ککڑی کے ٹکڑے دے کر نبی ﷺ کے پاس اور نبی ﷺ ان دنوں اعلیٰ وادی میں تھے۔ کہا راوی نے میں داخل ہوا آپ کی خدمت میں اور نہ اذن مانگا میں نے اور نہ سلام کیا، سو فرمایا نبی ﷺ نے پھر باہر جا اور کہہ السلام علیکم کیا داخل ہوں میں اور یہ واقعہ صفوان کے اسلام لانے کے بعد کا ہے۔ کہا عمرو نے اور خبر دی مجھ کو اس حدیث کی امیہ بن صفوان نے۔ اور نہیں کہا امیہ نے کہ سنی میں نے یہ حدیث کلدہ سے۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے۔نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر ابن جریج کی روایت سے۔اور روایت کی یہ ابو عاصم نے بھی ابن جریج سے مثل اس کی۔

❁ ❁ ❁ ❁

(۲۷۱۱) عَنْ جَابِرٍ قَالَ : إِسْتَأْذَنْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فِيْ دَيْنٍ كَانَ عَلَى أَبِيْ، فَقَالَ: ((مَنْ هٰذَا))؟ فَقُلْتُ أَنَا، فَقَالَ : ((أَنَا أَنَا))!؟ كَأَنَّهُ كَرِهَ ذٰلِكَ. (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ کہا انہوں نے اجازت مانگی میں نے نبی ﷺ کے گھر میں حاضر ہونے کی کہ کچھ عرض کروں اس قرض کے باب میں جو میرے باپ پر تھا اور وہ شہید ہو چکے تھے جنگ احد میں، سو پوچھا آپ نے یعنی اندر سے کہ کون ہے تو عرض کیا میں نے کہ میں ہوں تو فرمایا آپ نے کہ میں میں، گویا مکروہ جانا اس لفظ کو۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: آپ نے پوچھا کہ کون ہے؟ جابر نے کہا ''میں'' اس میں کو آپ ﷺ نے مکروہ جانا اس لیے کہ یہ تعریف مجہول بالمجہول ہے۔سائل کی غرض اس سے حاصل نہیں ہوتی اور معلوم نہیں ہوتا کہ کون شخص ہے۔اور یہ لفظ مشعر انانیت بھی ہے، یہ بھی موجب کراہت ہے۔

❁ ❁ ❁ ❁

١٩ ۔ بَابُ: فِيْ كَرَاهِيَةِ طُرُوْقِ الرَّجُلِ أَهْلَهُ لَيْلًا

سفر سے واپسی میں رات کو گھر میں داخل ہونے کی کراہت کے بیان میں

(۲۷۱۲) عَنْ جَابِرٍ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَاهُمْ أَنْ يَطْرُقُوا النِّسَاءَ لَيْلًا. (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے منع فرمایا ان کو اس سے کہ جب سفر سے آئیں تو رات کو اپنی عورتوں کے پاس داخل ہوں۔

فائدہ : اس باب میں انس اور ابن عمر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی ہے کئی سندوں سے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے روایت کی نبی ﷺ سے۔اور مروی ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے منع فرمایا ان کو اس سے کہ رات کو داخل ہوں اپنی عورتوں پر جب سفر سے آئیں اور فرمایا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ داخل ہوئے دو شخص رات کو اپنے گھر میں آپ ﷺ کے منع فرمانے کے بعد، سو پایا ہر ایک نے اپنی عورت کے پاس ایک مرد کو یہ وبال ہوا ان پر آپ ﷺ کی نافرمانی کے سبب سے۔

❁ ❁ ❁ ❁

۲۰۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي تَتْرِيبِ الْكِتَابِ

مکتوب (خط) کو خاک آلود کرنے کے بیان میں

(۲۷۱۳) عَنْ جَابِرٍ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((إِذَا كَتَبَ أَحَدُكُمْ كِتَابًا فَلْيُتَرِّبْهُ فَإِنَّهُ أَنْجَحُ لِلْحَاجَةِ)).

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب لکھے کوئی تم میں سے کچھ تو چاہیے کہ اس کو خاک آلود کرے اس لیے کہ اس میں امید ہے انجاح مرام کی۔ (اسنادہ ضعیف) تخریج المشکاۃ (۵٦۵۷۔ سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ (۱۷۳۸) اس میں ابوحمزہ متروک، متہم بالوضع ہے۔

فائدہ: یہ حدیث منکر ہے۔ نہیں پہچانتے ہم اس کو ابی الزبیر کی روایت سے مگر اسی سند سے اور حمزہ بیٹے ہیں عمرو نصیبی کے اور وہ ضعیف ہیں حدیث میں۔

❁❁❁❁

۲۱۔ باب: حدیث ((ضع القلم علی اذنك))

حدیث کہ قلم اپنے کان پر رکھ

(۲۷۱٤) عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَبَيْنَ يَدَيْهِ كَاتِبٌ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ : ((ضَعِ الْقَلَمَ عَلَى أُذُنِكَ فَإِنَّهُ أَذْكَرُ لِلْمُمْلِيّ)). (اسناده موضوع) سلسلة الاحاديث الضعيفة (۸٦٥) اس میں عنبسہ متروک اور محمد بن زاذان ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے کہا کہ داخل ہوا میں رسول اللہ ﷺ کے پاس اور ان کے آگے ایک کاتب تھا، سو سنا میں نے کہ آپ فرماتے تھے رکھ لے تو قلم اپنے کان پر اس لیے کہ وہ خوب یاد دلاتا ہے مضامین بتانے والے کو۔

فائدہ: اس حدیث کو نہیں پہچانتے ہم مگر اسی سند سے۔ اور اسناد اس کی ضعیف ہے محمد بن زاذان اور عنبسہ ضعیف سمجھے جاتے ہیں حدیث میں۔

❁❁❁❁

۲۲۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي تَعْلِيمِ السُّرْيَانِيَّةِ

سریانی زبان سیکھنے کے بیان میں

(۲۷۱۵) عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ : أَمَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : أَنْ أَتَعَلَّمَ لَهُ كَلِمَاتٍ مِنْ كِتَابِ يَهُودَ وَقَالَ:

((إِنِّي وَاللّٰهِ مَا اٰمَنُ يَهُوْدَ عَلٰى كِتَابِي))، قَالَ: فَمَا مَرَّبِيْ نِصْفُ شَهْرٍ حَتّٰى تَعَلَّمْتُهُ لَهُ، قَالَ فَلَمَّا تَعَلَّمْتُهُ كَانَ إِذَا كَتَبَ إِلٰى يَهُوْدَ كَتَبْتُ إِلَيْهِمْ وَإِذَا كَتَبُوْا إِلَيْهِ قَرَأْتُ لَهُ كِتَابَهُمْ.

(حسن صحيح) تخريج المشكاة (٤٦٥٩)

ترجمہ: روایت ہے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ سیکھ لوں میں ان کے واسطے چند کلمات کتاب یہود سے اور فرمایا کہ مجھے قسم ہے اللہ تعالیٰ کی بالکل اطمینان نہیں یہود کی تحریر پر جو میرے لیے کرتے ہیں۔ کہا راوی نے کہ پھر نہ گزرا مجھ پر نصف ماہ کہ سیکھ لی میں نے زبان سریانی ان کے لیے کہا راوی نے پھر جب سیکھ لیا میں نے اس کو تو آپ ﷺ جب یہود کو کچھ لکھنا چاہتے تھے میں ان کو لکھ بھیجتا، اور جب وہ کچھ لکھ کر بھیجتے تو میں اسے آپ کے آگے پڑھ دیتا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے اور مروی ہوئی کئی سندوں سے زید بن ثابت سے سوا اس سند کے۔ اور روایت کی یہ اعمش نے ثابت بن عبید سے انہوں نے زید بن ثابت سے کہتے تھے زید بن ثابت کہ مجھے حکم دیا رسول اللہ ﷺ نے زبان سریانی سیکھنے کا۔

مترجم: ابتدائے ہجرت میں آپ کے اصحاب میں چونکہ کوئی کاتب نہ تھا اکثر خط و کتابت یہود کرتے تھے اور آپ ان سے بوقت ضرورت جو چاہتے لکھواتے پھر جب صحابہ کتابت سے خود واقف ہو گئے یہود سے لکھوانا موقوف کیا اور زبان سریانی ایک زبان ہے زبان عربی سے مشابہ کتب سماویہ میں بعض اسی زبان میں نازل ہوئی ہیں اس وقت وہ زبان یہود میں مشہور اور متعارف تھی اور اس حدیث سے سیکھنا ہر زبان کا جائز ہوا جب تک کہ اس میں کوئی مفسدہ شرعی نہ ہو۔

❀❀❀❀

٢٣۔ بَابُ: فِي مُكَاتَبَةِ الْمُشْرِكِيْنَ

مشرکین سے خط و کتابت کرنے کے بیان میں

(٢٧١٦) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَتَبَ قَبْلَ مَوْتِهِ إِلٰى كِسْرٰى وَإِلٰى قَيْصَرَ، وَإِلٰى النَّجَاشِيِّ وَإِلٰى كُلِّ جَبَّارٍ يَدْعُوْهُمْ إِلَى اللّٰهِ، وَلَيْسَ بِالنَّجَاشِيِّ الَّذِيْ صَلّٰى عَلَيْهِ. (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے خط لکھے اپنی وفات سے قبل کسریٰ اور قیصر اور نجاشی اور ہر جابر حاکم کو دعوت دیتے تھے ان کو اللہ پر ایمان لانے کی اور یہ نجاشی وہ نہیں ہے جس پر نماز جنازہ پڑھی تھی رسول اللہ ﷺ نے یعنی وہ نجاشی جن کی نماز پڑھی حاکم حبش تھے آپ پر ایمان لائے تھے اور جس کو خط لکھا تھا وہ کافر تھا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

٢٤۔ بَابُ: مَا جَاءَ كَيْفَ يُكْتَبُ إِلٰى أَهْلِ الشِّرْكِ

مشرکوں کو خط لکھنے کی کیفیت کے بیان میں

(٢٧١٧) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ: أَنَّ أَبَاسُفْيَانَ بْنَ حَرْبٍ أَخْبَرَهُ: أَنَّ هِرَقْلَ أَرْسَلَ إِلَيْهِ فِيْ نَفَرٍ مِنْ قُرَيْشٍ، وَكَانُوْا تُجَّارًا بِالشَّامِ فَأَتَوْهُ. وَذَكَرَالْحَدِيْثَ قَالَ: ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَقُرِئَ فَإِذَا فِيْهِ: ((بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ، مِنْ مُحَمَّدٍعَبْدِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ إِلٰى هِرَقْلَ عَظِيْمِ الرُّوْمِ، السَّلَامُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى، أَمَّا بَعْدُ)). (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ ابوسفیان نے خبر دی ان کو ہرقل نے پیغام بھیجا ابوسفیان کی طرف اور وہ قریش کے چند آدمیوں کے ساتھ بر سبیل تجارت شام کو گئے تھے پس یہ سب قریشی حاضر ہوئے دربار میں ہرقل کے، اور ذکر کیا ابوسفیان نے حدیث کو پھر کہا کہ منگوایا ہرقل نے خط مبارک آپ ﷺ کا اور وہ پڑھا گیا اس کے آگے تو اس میں یہ عبارت تھی بسم اللہ سے اخیر تک یعنی شروع کرتا ہوں ساتھ نام اللہ رحمٰن و رحیم کے یہ تحریر ہے محمد (ﷺ) کی طرف سے جو بندے ہیں اللہ کے اور رسول ہیں اس کے' بھیجی گئی ہرقل کی طرف جو بڑا حاکم ہے روم کا' سلام ہے اس پر جو تابع ہو راہ حق کا' اما بعد الخ۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ ابوسفیان کا نام صخر بن حرب ہے۔

مترجم: پوری روایت ابتدائے بخاری میں موجود ہے۔

❀❀❀❀

٢٥۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِيْ خَتْمِ الْكِتَابِ

مکتوب (خط) پر مہر کرنے کے بیان میں

(٢٧١٨) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: لَمَّا أَرَادَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يَكْتُبَ إِلَى الْعَجَمِ قِيْلَ لَهُ إِنَّ الْعَجَمَ لَا يَقْبَلُوْنَ إِلَّا كِتَابًا عَلَيْهِ خَاتَمٌ فَاصْطَنَعَ خَاتَمًا. قَالَ فَكَأَنِّيْ أَنْظُرُ إِلٰى بَيَاضِهٖ فِيْ كَفِّهٖ. (اسناده صحيح) مختصر الشمائل (٧٤)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ جب ارادہ کیا نبی ﷺ نے کہ خط لکھیں عجم کی طرف تو لوگوں نے عرض کی عجم خط نہیں لیتے جب تک اس پر مہر نہ ہو تو بنوائی آپ نے مہر۔ راوی نے کہا گویا کہ میں اب دیکھتا ہوں چمک اس انگوٹھی کی جس میں مہر تھی ان کی ہتھیلی میں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: آپ جب انگوٹھی پہنتے نگینہ اس کا ہتھیلی کی طرف کرتے۔

٢٦۔ بَابُ: كَيْفَ السَّلَامُ

سلام کی کیفیت کے بیان میں

(٢٧١٩) عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ قَالَ: أَقْبَلْتُ أَنَا وَصَاحِبَانِ لِيْ قَدْ ذَهَبَتْ أَسْمَاعُنَا وَأَبْصَارُنَا مِنَ الْجَهْدِ، فَجَعَلْنَا نَعْرِضُ عَلَى أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ فَلَيْسَ أَحَدٌ يَقْبَلُنَا، فَأَتَيْنَا النَّبِيَّ ﷺ فَأَتَى بِنَا أَهْلَهُ فَإِذَا ثَلَاثَةُ أَعْنُزٍ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِحْتَلِبُوْا هٰذَا اللَّبَنَ)). وَكُنَّا نَحْتَلِبُهُ فَيَشْرَبُ كُلُّ إِنْسَانٍ نَصِيْبَهُ وَنَرْفَعُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ نَصِيْبَهُ فَيَجِيْءُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنَ اللَّيْلِ فَيُسَلِّمُ تَسْلِيْمًا لَا يُوْقِظُ النَّائِمَ وَيُسْمِعُ الْيَقْظَانَ ثُمَّ يَأْتِي الْمَسْجِدَ فَيُصَلِّيْ، ثُمَّ يَأْتِيْ شَرَابَهُ فَيَشْرَبُهُ. (اسناده صحيح) آداب الزفاف (١٦٧۔١٩٦۔ الطبعة الجديده)

ترجمہ: روایت ہے مقداد بن اسود سے کہا انہوں نے کہ آیا میں اور دو رفیق میرے یعنی مدینہ میں کہ ضعیف ہو گئے کان اور آنکھیں ہماری فقر اور فاقہ سے اور پیش کرتے تھے اپنے نفسوں کو اصحاب نبی ﷺ پر سو کوئی ہم کو قبول نہ کرتا تھا۔ سو آئے ہم نبی ﷺ کے پاس اور آپ ہم کو اپنے گھر لے آئے اور وہاں تین بکریاں تھیں، سو فرمایا نبی ﷺ نے دودھ دوہو ان کا۔ پس ہم دوہتے تھے دودھ کو اور پیتا تھا ہر آدمی اپنا حصہ اور اٹھا رکھتا تھا رسول اللہ ﷺ کا حصہ سو رسول اللہ ﷺ تشریف لائے رات کو اور اس طرح سلام کرتے تھے کہ نہ جگاتے تھے سونے والے کو اور سنائی دیتی تھی جاگتے کو، پھر تشریف لائے مسجد میں اور نماز پڑھتے تھے یعنی تہجد کی پھر آتے تھے اپنے حصہ کی طرف۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: یہ حسن آداب تھا آپ ﷺ کا کہ اس طرح سلام کرتے کہ سوتا نہ جاگے اور جاگتا سن لے۔

❀ ❀ ❀ ❀

٢٧۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ التَّسْلِيْمِ عَلٰى مَنْ يَبُوْلُ

جو پیشاب کرتا ہو اس پر سلام کرنے کی کراہت کے بیان میں

(٢٧٢٠) عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَجُلًا سَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يَبُوْلُ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ السَّلَامَ.

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ ایک مرد نے سلام کیا رسول اللہ ﷺ پر اور آپ ﷺ پیشاب کرتے تھے پھر جواب نہ دیا آپ نے اس کو سلام کا۔ (حسن صحیح)

فائدہ: روایت کی ہم سے محمد بن یحییٰ نے انہوں نے محمد بن یوسف سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے ضحاک بن عثمان سے

اسی اسناد سے مانند اس کے۔ اور اس باب میں علقمہ بن فغواء اور جابر اور براء اور مہاجر بن قنفذ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: بحر میں کہا جاتا ہے کہ مکروہ ہے سلام کرنا مصلے پر اور قاری پر جو مجلس قضا پر حکم دے رہا ہو یا بحث کر رہا ہو فقہ و تفسیر وغیرہ کی پائخانہ پیشاب کرتا ہو اور اگر سلام کیا بھی ان پر تو ان کو جواب دینا واجب نہیں اس لیے کہ سلام اس کا غیر محل میں ہے۔

❀❀❀❀

۲۸۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ أَنْ يَقُوْلَ عَلَيْكَ السَّلَامُ مُبْتَدِءًا

ابتداء میں علیک السلام کہنے کی کراہت کے بیان میں

(۲۷۲۱) عَنْ أَبِي تَمِيمَةَ الْهُجَيْمِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ قَوْمِهِ قَالَ: طَلَبْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَلَمْ أَقْدِرْ عَلَيْهِ فَجَلَسْتُ فَإِذَا نَفَرٌ هُوَ فِيهِمْ، وَلَا أَعْرِفُهُ وَهُوَ يُصْلِحُ بَيْنَهُمْ فَلَمَّا فَرَغَ قَامَ مَعَهُ بَعْضُهُمْ، فَقَالُوا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! فَلَمَّا رَأَيْتُ ذٰلِكَ، قُلْتُ: عَلَيْكَ السَّلَامُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، عَلَيْكَ السَّلَامُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، عَلَيْكَ السَّلَامُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: ((**إِنَّ عَلَيْكَ السَّلَامُ تَحِيَّةُ الْمَيِّتِ**))، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيَّ فَقَالَ ((**إِذَا لَقِيَ الرَّجُلُ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ فَلْيَقُلْ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ**))، ثُمَّ رَدَّ عَلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ: ((**وَعَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ، وَعَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ، وَعَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ**)). (اسنادہ صحیح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (۱۴۰۳)

ترجمہ: روایت ہے ابوتمیمہ ہجیمی سے وہ روایت کرتے ہیں ایک مرد سے اپنی قوم کے کہا اس مرد نے کہ طلب کیا میں نے نبی ﷺ کو اور نہ پاسکا میں ان کو سو بیٹھ گیا میں' پھر چند لوگ آئے کہ ان میں آپ بھی تھے اور میں آپ کو نہ پہچانتا تھا اور آپ صلح کراتے تھے ان کے بیچ میں پھر جب فارغ ہوئے آپ کھڑے ہوئے آپ کے ساتھ کچھ لوگ ان میں سے اور کہنے لگے یارسول اللہ جب میں نے یہ کیفیت دیکھی تو میں کہنے لگا علیک السلام یارسول اللہ، علیک السلام یارسول اللہ، علیک السلام یارسول اللہ، تو فرمایا آپ نے یہ دعا ہے میت کی پھر میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا جب ملے آدمی اپنے بھائی مسلمان سے تو کہے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ پھر جواب دیا مجھے نبی ﷺ نے یعنی سلام کا اور فرمایا وعلیک ورحمۃ اللہ تین بار۔

فائدہ: روایت کی یہ حدیث ابوغفار نے ابوتمیمہ ہجیمی سے انہوں نے ابوجری سے کہ جن کا نام جابر بن سلیم ہجیمی ہے کہا انہوں نے کہ آیا میں نبی ﷺ کے پاس پھر ذکر کی حدیث آخر تک۔ اور ابوتمیمہ کا نام ظریف بن مجالد ہے۔ روایت کی ہم سے حسن بن علی نے انہوں نے ابواسامہ سے انہوں نے ابی غفار مثنی سے انہوں نے ابی تمیمہ ہجیمی سے انہوں نے جابر بن سلیم سے انہوں نے کہا آیا میں نبی ﷺ کے پاس اور کہا علیک السلام فرمایا مت کہو بلکہ السلام علیکم کہو اور ذکر کیا قصہ طویل۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۲۷۲۲) عَنْ جَابِرِ بْنِ سُلَیْمٍ، قَالَ : أَتَیْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ : عَلَیْكَ السَّلَامُ، فَقَالَ : ((**لَا تَقُلْ عَلَیْكَ السَّلَامُ، وَلٰكِنْ قُلِ: السَّلَامُ عَلَیْكَ**)) وَذَكَرَ قِصَّةً طَوِیلَةً. (اسنادہ صحیح) [انظر ماقبلہ]

ترجمہ: سیدنا جابر بن سلیم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا ''علیک السلام'' آپ ﷺ نے فرمایا ''علیک السلام'' نہ کہو بلکہ ''السلام علیک'' کہو۔ پھر راوی نے پورا واقعہ بیان کیا۔

❀❀❀❀

(۲۷۲۳) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ كَانَ إِذَا سَلَّمَ سَلَّمَ ثَلَاثًا، وَإِذَا تَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ أَعَادَهَا ثَلٰثًا.

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ جب سلام کرتے تو تین بار کرتے اور جب کوئی بات فرماتے تو تین بار اسے تکرار کرتے یعنی تا کہ مخاطب خوب سمجھ لیں۔ (اسنادہ حسن صحیح) مختصر الشمائل (۱۹۲)۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

۲۹۔ بَابٌ: فی الثلاثة الذین اقبلوا فی مجلس النبی ﷺ و حدیث جلوسهم فی المجلس حیث انتهوا

ان تین آدمیوں کا بیان جو نبی ﷺ کی مجلس میں آئے اور ان کا مجلس میں جہاں جگہ ملی وہاں بیٹھنا

(۲۷۲٤) عَنْ أَبِیْ وَاقِدٍ اللَّیْثِيِّ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَیْنَمَا هُوَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ، وَالنَّاسُ مَعَهُ إِذَا أَقْبَلَ ثَلٰثَةُ نَفَرٍ، فَأَقْبَلَ إِثْنَانِ إِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، وَذَهَبَ وَاحِدٌ، فَلَمَّا وَقَفَا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ سَلَّمَا، فَأَمَّا أَحَدُهُمَا فَرَاٰی فُرْجَةً فِي الْحَلْقَةِ فَجَلَسَ فِیْهَا، وَأَمَّا الْاٰخَرُ فَجَلَسَ خَلْفَهُمْ، وَأَمَّا الْاٰخَرُ فَأَدْبَرَ ذَاهِبًا، فَلَمَّا فَرَغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((**أَلَا أُخْبِرُكُمْ عَنِ النَّفَرِ الثَّلٰثَةِ؟ أَمَّا أَحَدُهُمْ فَأَوٰی إِلَی اللّٰهِ فَاٰوَاهُ اللّٰهُ، وَأَمَّا الْاٰخَرُ فَاسْتَحْیٰی فَاسْتَحْیَی اللّٰهُ مِنْهُ، وَأَمَّا الْاٰخَرُ فَأَعْرَضَ فَأَعْرَضَ اللّٰهُ عَنْهُ**)). (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ابو واقد لیثی سے کہ رسول اللہ ﷺ بیٹھے ہوئے تھے مسجد میں اور لوگ آپ کے پاس تھے کہ اتنے میں تین شخص سامنے سے آئے سو آگے بڑھ آئے دو شخص رسول اللہ ﷺ کی طرف اور چلا گیا ایک ان میں سے پھر جب کھڑے ہوئے وہ مجلس پر رسول اللہ ﷺ پر سلام کیا ان دونوں نے اور ایک نے ان میں سے دیکھی کچھ جگہ حلقے کے اندر سو داخل ہوا وہ مجلس میں اور بیٹھ گیا وہ اس جگہ میں، اور دوسرا بیٹھ گیا اہل مجلس کے پیچھے، اور تیسرا پیٹھ موڑ کر چلا ہی گیا۔ پھر جب فارغ ہوئے رسول اللہ ﷺ اس وعظ نصیحت سے جو فرما رہے تھے تو فرمایا آپ نے۔ کیا نہ خبر دوں میں تم کو ان

تینوں کے حال کی؟ سوایک نے ان میں سے جگہ چاہی اللہ کی طرف سوجگہ دی اس کو اللہ تعالیٰ نے، یعنی حلقہ میں صالحین کے داخل ہوا اور انوار حدیث سے قرب الٰہی حاصل کیا۔ اور دوسرے نے شرم کی یعنی حلقہ میں داخل ہونے سے سو شرم کی اللہ تعالیٰ نے اس سے یعنی بخش دیا اس کو اور مؤاخذہ نہ کیا اس کے ذنوب کا، اور تیسرا سو اس نے منہ پھیرا تو اللہ تعالیٰ نے بھی منہ پھیرا اس سے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور ابو واقد لیثی کا نام حارث بن عوف ہے اور ابو مرہ مولیٰ ہیں ام ہانی بنت ابی طالب کے اور نام ان کا یزید ہے۔ اور بعضوں نے کہا مولیٰ ہیں عقیل بن ابی طالب کے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(۲۷۲۵) عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ : كُنَّا إِذَا أَتَيْنَا النَّبِيَّ ﷺ جَلَسَ أَحَدُنَا حَيْثُ يَنْتَهِي.

ترجمہ: روایت ہے جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ جب آتے ہم نبی ﷺ کے پاس بیٹھ جاتا ہر ایک ان میں سے جہاں پہنچتا یعنی محفل میں جہاں جگہ پاتا۔ (اسنادہ صحیح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (۳۳۰) تخريج العلم لابی خيثمة (۱۰۰)

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ اور روایت کی یہ زبیر بن معاویہ نے سماک سے۔

مترجم: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سنت صحابہ رضی اللہ عنہم یہی تھی کہ محفل میں جہاں جگہ پاتے وہیں بیٹھ جاتے طالب مقاماتِ عالیہ اور راغب مسنداتِ علیہ نہ ہوتے جیسے اب ہمارے ابنائے زمان اور اخوان دوران اس پر مرتے ہیں اور مراتب جلوس میں تکرار کرتے ہیں۔ نعوذ بالله منها۔

❀ ❀ ❀ ❀

۳۰۔ بَابُ: مَا جَاءَ عَلَى الْمَجَالِسِ فِي الطَّرِيقِ

راستے میں بیٹھنے والوں کی ذمہ داری کے بیان میں

(۲۷۲۶) عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ وَلَمْ يَسْمَعْهُ مِنْهُ : أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ مَرَّ بِنَاسٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَهُمْ جُلُوسٌ فِي الطَّرِيقِ، فَقَالَ : ((إِنْ كُنْتُمْ لَا بُدَّ فَاعِلِيْنَ فَرُدُّوا السَّلَامَ وَأَعِيْنُوا الْمَظْلُوْمَ وَاهْدُوا السَّبِيْلَ)).

(صحيح المتن)

ترجمہ: بسند مذکور مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ گزرے چند لوگوں پر انصار کے وہ لوگ بیٹھے ہوئے تھے راہوں میں، سو فرمایا آپ نے: اگر تم کو ضرور ہے یہاں بیٹھنا تو جواب دو سلام کرنے والے کا، اور اعانت کرو مظلوم کی، اور راہ بتاؤ بھولے ہوئے کو، یعنی ان شروط سے بیٹھو تو خیر روا ہے۔

فائدہ : اس باب میں ابو ہریرہ اور ابو شریح خزاعی رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ اور یہ حدیث حسن ہے۔

مترجم: راہوں میں بیٹھنا موجب فتنوں کا ہے اور مشابہت ہے قطاع الطریق کی اور سبب ہے غفلت کا ذکر الٰہی سے اس لیے کہ بازار مساجد ہیں شیطان کی اور بدترین جگہ ہے دنیا کی، پھر وہاں بضرورت بیٹھے بھی تو یہ امور اپنے اوپر لازم جانے ورنہ بہرحال اس سے اجتناب اولیٰ ہے۔

❀❀❀❀

۳۱۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الْمُصَافَحَةِ

مصافحہ کے بیان میں

(۲۷۲۷) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ أَلرَّجُلُ مِنَّا يَلْقَى أَخَاهُ أَوْصَدِيْقَهُ أَيَنْحَنِي لَهُ قَالَ: ((لَا)) قَالَ: أَفَيَلْتَزِمُهُ وَيُقَبِّلُهُ قَالَ: ((لَا)) قَالَ: فَيَأْخُذُ بِيَدِهِ وَيُصَافِحُهُ، قَالَ: ((نَعَمْ)). (اسناده حسن)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا کہ عرض کی ایک مرد نے کہ یارسول اللہ ﷺ ایک آدمی ہم میں سے ملے اپنے بھائی یا دوست سے تو کیا جھکے اس کے لیے، فرمایا آپ نے نہیں۔ اس نے عرض کی کیا لپٹ جائے اس سے اور بوسہ دے؟ فرمایا آپ نے کہ نہیں۔ عرض کی اس نے پکڑے ہاتھ اس کا اور مصافحہ کرے اس سے؟ فرمایا آپ نے: ہاں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔

❀❀❀❀

(۲۷۲۸) عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ يَلْتَقِيَانِ فَيَتَصَافَحَانِ إِلَّاغُفِرَ اللّٰهُ وَلَهُمَا قَبْلَ أَنْ يَتَفَرَّقَا)).

(اسناده صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (۵۲۵ و ۵۲۶) تخريج مشكاة المصابيح (۴۶۷۹)

ترجمہ: روایت ہے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے کہ کہا انہوں نے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: کوئی دو مسلمان نہیں ہیں کہ وہ آپس میں ملیں اور مصافحہ کریں مگر یہ کہ بخشے جاتے ہیں وہ دونوں قبل اس کے کہ جدا ہوں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ابو اسحاق کی روایت سے کہ وہ براء رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ اور مروی ہے یہ حدیث کئی سندوں سے براء رضی اللہ عنہ سے۔

مترجم: مصافحہ کہ صفح سے مشتق ہے یعنی صفحۂ ید کو صفحۂ ید سے ملانا ایک ہی ہاتھ سے سنت ہے اور لغت بھی اسی کا مؤید ہے۔ چنانچہ قاموس میں ہے: اَلْمُصَافَحَة الاخذ باليد۔ اور مجمع البحار میں ہے المصافحة مفاعلة من الصاق الكف بالكف واقبال الوجه بالوجه۔ اور قسطلانی نے شرح بخاری میں کہا ہے المصافحة الافضاء بصفحة اليد الى صفحة اليد۔

❀❀❀❀

(۲۷۲۹) عَنْ قَتَادَةَ قَالَ : قُلْتُ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ : هَلْ كَانَتِ الْمُصَافَحَةُ فِيْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ: نَعَمْ. (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے قتادہ سے کہا انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے کہ کیا مصافحہ مروج تھا اصحاب رسول اللہ ﷺ میں؟ تو کہا انس رضی اللہ عنہ نے کہ ہاں۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❁❁❁❁

(۲۷۳۰) عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ قَالَ : ((مِنْ تَمَامِ التَّحِيَّةِ الْأَخْذُ بِالْيَدِ)) .

(اسناده ضعيف) سلسلة الاحاديث الضعيفة (۲۶۹۱) (اس میں ایک راوی کا نام نہیں لیا گیا۔)

ترجمہ: روایت ہے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا تحیہ کا پورا کرنا یہ ہے کہ ہاتھ پکڑے۔ یعنی مصافحہ کرے۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے صحیح ہے۔ اور نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر یحییٰ بن سلیم کی روایت سے کہ وہ سفیان سے روایت کرتے ہیں۔ اور پوچھا میں نے محمد بن اسماعیل سے حال اس حدیث کا تو انہوں نے محفوظ نہیں گنا اور کہا انہوں نے کہ میرے نزدیک شاید ارادہ کیا یحییٰ نے حدیث سفیان کی جو روایت کی ہے سفیان نے منصور سے انہوں نے خیثمہ سے انہوں نے اس شخص سے کہ سنا اس نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ نے: رات کو باتیں کرنا جائز نہیں مگر اس کو جو ارادہ نماز کا رکھتا ہو یا مسافر ہو۔ کہا محمد نے اور روایت کی گئی ہے منصور سے انہوں نے روایت کی ابو اسحاق سے انہوں نے عبدالرحمٰن سے یا کسی اور سے سوا ان کے فرمایا تمام تحیہ سے ہاتھ پکڑنا یعنی مصافحہ کرنا۔

❁❁❁❁

(۲۷۳۱) عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((مِنْ تَمَامِ عِيَادَةِ الْمَرِيْضِ أَنْ يَضَعَ أَحَدُكُمْ يَدَهُ عَلٰى جَبْهَتِهِ. أَوْ قَالَ: عَلٰى يَدِهِ۔ فَيَسْأَلُهُ كَيْفَ هُوَ، وَتَمَامُ تَحِيَّتِكُمْ بَيْنَكُمُ الْمُصَافَحَةُ)).

(اسناده ضعيف) سلسلة الاحاديث الضعيفة (۲۱۸۸) اس میں علی بن یزید ضعیف راوی ہے

ترجمہ: روایت ہے ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پوری عیادتِ مریض یہ ہے کہ رکھے ایک تم میں کا اپنا ہاتھ مریض کی پیشانی پر یا فرمایا اس کے ہاتھ پر پھر پوچھے کہ کیسا ہے وہ اور پورا تحیہ تمہارا تمہارے درمیان مصافحہ ہے۔

فائدہ : اس حدیث کی اسناد کچھ قوی نہیں۔ کہا محمد نے عبید اللہ بن زحر ثقہ ہیں اور علی بن یزید ضعیف اور قاسم بیٹے عبدالرحمٰن کے ہیں اور کنیت ان کی ابا عبدالرحمٰن ہے اور وہ ثقہ ہیں اور مولا ہیں عبدالرحمٰن بن خالد بن یزید بن معاویہ کے اور قاسم شامی ہیں۔

❁❁❁❁

بَابُ: مَا جَآءَ فِي الْمُعَانَقَةِ وَالْقُبْلَةِ

معانقہ اور بوسہ کے بیان میں

(۲۷۳۲) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَدِمَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ الْمَدِينَةَ وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي بَيْتِي فَأَتَاهُ فَقَرَعَ الْبَابَ، فَقَامَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عُرْيَانًا يَجُرُّ ثَوْبَهُ وَاللّٰهِ مَا رَأَيْتُهُ عُرْيَانًا قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ فَاعْتَنَقَهُ وَقَبَّلَهُ.

(اسناده ضعيف) تخريج المشكاة (٤٦٨٢، نقد الكتانى (١٦). اس میں ابراہیم بن یحییٰ ضعیف اور ابی یحییٰ مجہول ہے

ترجمہ: روایت ہے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے کہ آئے زید بن حارثہ مدینہ میں اور رسول اللہ ﷺ میرے گھر میں تھے۔ پس حاضر ہوئے وہ اور دروازہ ٹھونکا، سو کھڑے ہو گئے رسول اللہ ﷺ ان کی طرف جانے کو برہنہ کھینچتے تھے کپڑے اپنے اور قسم ہے اللہ تعالیٰ کی نہیں دیکھا میں نے ان کا بدن کھلا ہوا قبل اس کے اور نہ بعد اس کے پس باہر جا کر ان کو گلے لگایا اور بوسہ دیا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو زہری کی روایت سے مگر اسی سند سے۔

مترجم: زید بن حارثہ متبنیٰ تھے رسول اللہ ﷺ کے اور صحابی جلیل القدر ہیں قرآن عظیم الشان میں، ان کے سوا اور کسی صحابی کا نام مذکور نہیں۔ آپ ان کو بہت چاہتے تھے، یہ مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ میں آپ کے پاس حاضر ہوئے تھے، یہ اس وقت کا ذکر ہے۔ اور برہنہ اٹھنے سے یہ مراد ہے کہ چادر مبارک کندھوں سے گر گئی اور خوشی کے مارے آپ نے پوری چادر نہ اوڑھی جلد دوڑے کہ ان سے ملیں۔ اور معانقہ سنت ہے اس شخص سے کہ سفر سے آیا ہو۔

❀ ❀ ❀ ❀

۳۳۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي قُبْلَةِ الْيَدِ وَالرِّجْلِ

ہاتھ اور پاؤں پر بوسہ دینے کے بیان میں

(۲۷۳۳) عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ قَالَ: قَالَ يَهُودِيٌّ لِصَاحِبِهِ: إِذْهَبْ بِنَا إِلَى هٰذَا النَّبِيِّ. فَقَالَ صَاحِبُهُ: لَا تَقُلْ: نَبِيٌّ إِنَّهُ لَوْ سَمِعَكَ كَانَ لَهُ أَرْبَعَةُ أَعْيُنٍ فَأَتَيَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَسَأَلَاهُ عَنْ تِسْعِ اٰيَاتٍ بَيِّنَاتٍ، فَقَالَ لَهُمْ: ((لَا تُشْرِكُوا بِاللّٰهِ شَيْئًا، وَلَا تَسْرِقُوا، وَلَا تَزْنُوا، وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللّٰهُ إِلَّا بِالْحَقِّ، وَلَا تَمْشُوا بِبَرِيءٍ إِلَى ذِي سُلْطَانٍ لِيَقْتُلَهُ، وَلَا تَسْحَرُوا، وَلَا تَأْكُلُوا الرِّبَا، وَلَا تَقْذِفُوا مُحْصَنَةً، وَلَا تُوَلُّوا الْفِرَارَ يَوْمَ الزَّحْفِ وَعَلَيْكُمْ خَاصَّةً الْيَهُودَ أَلَّا تَعْتَدُوا فِي السَّبْتِ)). قَالَ: فَقَبَّلُوا يَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ فَقَالَا: نَشْهَدُ أَنَّكَ نَبِيٌّ. قَالَ: ((فَمَا يَمْنَعُكُمْ أَنْ تَتَّبِعُونِي))؟ قَالَ قَالُوا: إِنَّ

دَاوُدَ دَعَا رَبَّهٗ أَنْ لَّا يَزَالَ مِنْ ذُرِّيَّتِهٖ نَبِيٌّ، وَإِنَّا نَخَافُ إِنْ تَبِعْنَاكَ يَقْتُلْنَا الْيَهُوْدُ.

(اسناده ضعيف) ((نقد النصوص)) (ص ١٥)

ترجمہ: روایت ہے صفوان بن عسال سے کہا انہوں نے کہ ایک یہودی نے کہا اپنے رفیق سے کہ چل ہمارے ساتھ اس نبی کی طرف تو جواب دیا اس کے رفیق نے کہ ان کو نبی نہ کہو اگر وہ سن لیں گے تو ان کی چار آنکھیں ہو جائیں گی یعنی بہت خوش ہوں گے۔ غرض وہ دونوں حاضر ہوئے خدمت میں رسول اللہ ﷺ کے اور سوال کیا انہوں نے ان نو باتوں کا جو کھلے ہوئے احکام تھے اللہ تعالیٰ کے اور توراۃ کے سرے پر لکھے جاتے تھے۔ سو فرمایا آپ ﷺ نے کہ وہ نو حکم یہ ہیں کہ شریک مت کرو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو، اور چوری مت کرو، اور زنا مت کرو، اور مت مارو وہ جان کہ حرام کیا اللہ تعالیٰ نے اس کا مارنا مگر ساتھ حق کے، اور مت لے جاؤ بے گناہ بے قصور شخص کو حاکم کے پاس تا کہ وہ اسے قتل کرے یعنی تہمت باندھ کے، کسی کا خون ناحق مت گراؤ، اور سحر مت کرو، اور سود مت کھاؤ اور پارسا عورت کو زنا کی تہمت مت لگاؤ، اور کافروں کے مقابلہ سے جہاد میں مت بھاگو۔ غرض یہ حکم تو سب بندوں کے لیے ہیں اور خاص تمہارے لیے اے یہود یہ بھی حکم ہے کہ تم ظلم و زیادتی اور حد سے مجاوزت مت کرو ہفتہ کے دن' کہا راوی نے کہ پس چوم لیے انہوں نے دونوں ہاتھ اور دونوں پیر آپ ﷺ کے اور کہنے لگے کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ بے شک تم نبی ہو۔ تب فرمایا آپ نے کہ پھر کیا چیز باز رکھتی ہے تم کو اس سے کہ تابع ہو تم میرے کہا راوی نے انہوں نے کہا کہ یہود قائل ہیں کہ داؤد علیہ السلام نے دعا کی ہے کہ ہمیشہ ان کی اولاد میں نبی ہوا کریں اور ہم ڈرتے ہیں کہ اگر آپ ﷺ کے ہم تابع ہوں تو یہود ہم کو قتل کر ڈالیں گے۔

فائدہ: اس باب میں یزید بن اسود سے اور ابن عمر اور کعب بن مالک رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: جو یہود نے کہا داؤد علیہ السلام نے دعا کی آہ یہ مکر ہے ان کا اور صریح ان کے قول میں تناقض ہے اس لیے کہ وہ خود آپ ﷺ کی رسالت کی گواہی دے چکے، پھر عذر ان کا سوائے مکر و فریب اور کیا تصور کیا جائے اور شرنبلالی نے رسالہ میں کہا ہے کہ مستفاد ہوتے ہیں کلام مذکور سے یعنی جو اس رسالہ میں سابقاً گزرا ہے اور بوسہ دینے میں یعنی ہاتھ پر سر پر پانچ قول ہیں: اول تو کراہت مطلقاً اور یہ قول ہے امام کا، دوسرے لا باس یہ مطلقاً اور یہ قول ہے صاحبین کا، تیسرے تفصیل کہ اگر بوسہ دینا تبرک کے ہے جیسا کہ بوسہ دینا عالم متورع یا سلطان عادل کے ہاتھ پر تو رخصت دی ہے اس کی بعض متاخرین نے، چوتھے بوسہ دینا اس کے ہاتھ کا کہ اس سے تبرک مراد نہیں بلکہ غرض فاعل کی طلب دنیا اور اکرام اہل دنیا ہے اور یہ مکروہ ہے، پانچویں اگر ارادہ کیا اس کے فاعل نے تعظیم مسلم اور اکرام اسلام کا تو لا بأس یہ ہے۔ انتہیٰ۔ فقیر کہتا ہے کہ احادیث بوسہ کے باب میں دو طور پر وارد ہوئے ہیں بعض میں ان کی نہی وارد ہے۔ چنانچہ حدیث انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی ابتدائے باب مصافحہ میں گزری۔ اور بعض میں جواز اس کا جیسا کہ حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کی زید بن حارث کے حال میں۔ پس دونوں روایتوں سے معلوم ہوا کہ بوسہ دینا آپ ﷺ کے

زمان مبارک میں مصافحہ اور سلام کی طرح رائج نہ تھا اور بسبیل ندرت واقع ہوا ہے پس تطبیق اس کی دو طرح پر ہے اول یہ کہ نہی کو محمول کریں اس بوسہ پر جو موجب فتنہ ہو اور بر سبیل شہوت اور جواز کو حمل کریں اس پر جو بر سبیل کرامت ہوں۔ دوسرے یہ کہ نہی کو حمل کریں اور فعل کو بیان جواز پر۔ غرض عادت اس کی خلاف عاداتِ زمان رسالت ہے۔

❀❀❀❀

٣٤۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِيْ مَرْحَبًا

مرحبا کہنے کے بیان میں

(٢٧٣٤) عَنْ أُمِّ هَانِيءٍ تَقُوْلُ: ذَهَبْتُ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَامَ الْفَتْحِ فَوَجَدْتُهُ يَغْتَسِلُ وَفَاطِمَةُ تَسْتُرُهُ بِثَوْبٍ، قَالَتْ: فَسَلَّمْتُ، فَقَالَ: ((**مَنْ هٰذِهِ**))؟ قُلْتُ: أَنَا أُمُّ هَانِيءٍ قَالَ: ((**مَرْحَبًا بِأُمِّ هَانِيءٍ**)). قال: فَذَكَرَ فِي الْحَدِيْثِ قِصَّةً طَوِيْلَةً. (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا سے وہ کہتی ہیں کہ گئی میں رسول اللہ ﷺ کے پاس جس سال مکہ فتح ہوا، سو پایا میں نے کہ وہ غسل کرتے تھے اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا ان کی آڑ کر رہی تھیں ایک کپڑے سے۔ کہا ام ہانی رضی اللہ عنہا نے پھر سلام کیا میں نے ان پر اور فرمایا انہوں نے کون ہے یہ؟ میں نے عرض کی کہ میں ام ہانی ہوں۔ فرمایا آپ نے: مرحبا ام ہانی کو۔ اور ذکر کیا راویہ نے ایک قصہ اس حدیث میں۔

فائدہ: یہ حدیث صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(٢٧٣٥) عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ أَبِي جَهْلٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: يَوْمَ جِئْتُهُ: ((**مَرْحَبًا بِالرَّاكِبِ الْمُهَاجِرِ**)).

(ضعیف الاسناد) اس میں موسیٰ بن مسعود راوی ضعیف ہے

ترجمہ: روایت ہے عکرمہ بن ابو جہل سے کہا انہوں نے کہ جس دن میں آیا رسول اللہ ﷺ کے پاس تو فرمایا آپ نے: مرحبا ہے سوار مہاجر کو۔

فائدہ: اس باب میں بریدہ اور ابن عباس اور ابی جحیفہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ اور اس حدیث کی اسناد صحیح نہیں اور نہیں جانتے ہم اس کو مگر موسیٰ بن مسعود کی روایت سے کہ وہ سفیان سے روایت کرتے ہیں۔ اور موسیٰ بن مسعود ضعیف ہیں حدیث میں اور روایت کی عبدالرحمٰن بن مہدی نے سفیان سے انہوں نے ابو اسحاق سے مرسلاً اور نہیں ذکر کیا اس سند میں مصعب بن سعد کا، اور یہ صحیح تر ہے۔ اور سنا میں نے محمد بشار سے کہتے تھے موسیٰ بن مسعود ضعیف ہیں حدیث میں، کہا محمد بن بشار نے کہ لکھیں میں نے بہت سی حدیثیں موسیٰ بن مسعود سے پھر چھوڑ دیا میں نے ان کو بسبب ضعف کے۔

٤١۔ ابواب الادب

١۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي تَشْمِيتِ الْعَاطِسِ

چھینکنے والے کے جواب میں یرحمک اللہ کہنا

(٢٧٣٦) عَنْ عَلِيٍّ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((لِلْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ سِتٌّ بِالْمَعْرُوفِ: يُسَلِّمُ عَلَيْهِ إِذَا لَقِيَهُ وَيُجِيبُهُ إِذَا دَعَاهُ، وَيُشَمِّتُهُ إِذَا عَطَسَ، وَيَعُودُهُ إِذَا مَرِضَ وَيَتَّبِعُ جَنَازَتَهُ إِذَا مَاتَ، وَيُحِبُّ لَهُ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ)). (اسناده ضعيف) اس میں حارث اعور ضعیف ہے۔بعض محققین نے شواہد کے بنا پر اس کو صحیح کہا ہے

ترجمہ: روایت ہے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: مسلمان کے مسلمان پر چھ حق ہیں: اول یہ کہ جب ملے اس سے سلام کرے، اور دوسرے یہ کہ قبول کرے اور حاضر ہو جب بلائے اس کو، تیسرے یہ کہ جواب دے اس کی چھینک کا جب وہ چھینکے یعنی یرحمک اللہ کہے جب چھینکنے والا الحمد للہ کہے، چوتھے یہ کہ عیادت کرے اس کی جب وہ بیمار ہو، پانچویں یہ کہ چلے اس کے جنازے کے ساتھ جب وہ مرے، چھٹے یہ کہ دوست رکھے اس کے لیے جو دوست رکھے اپنے لیے۔

فائدہ: اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔اور ابو ایوب اور ابو مسعود رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔اور مروی ہوئی ہے کئی سندوں سے نبی ﷺ سے۔اور کلام کیا بعض محدثین نے حارث اعور میں۔

❀❀❀❀

(٢٧٣٧) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((لِلْمُؤْمِنِ عَلَى الْمُؤْمِنِ سِتُّ خِصَالٍ: يَعُودُهُ إِذَا مَرِضَ، وَيَشْهَدُهُ إِذَا مَاتَ، وَيُجِيبُهُ إِذَا دَعَاهُ، وَيُسَلِّمُ عَلَيْهِ إِذَا لَقِيَهُ وَيُشَمِّتُهُ إِذَا عَطَسَ، وَيَنْصَحُ لَهُ إِذَا غَابَ أَوْشَهِدَ)). (اسناده صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (٨٣٢)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ مومن کے مومن پر چھ حق ہیں: عیادت کرے اس کی جب وہ بیمار ہو، اور حاضر ہو اس کی تجہیز و تکفین میں جب وہ مرے، اور حاضر ہو جب وہ بلائے اس کو، اور سلام کرے اس پر جب وہ ملے اس سے اور جواب میں اس کے یرحمک اللہ کہے جب وہ چھینکے، اور خیر خواہی کرے اس کی جب اس کا پیٹھ پیچھا ہو یا سامنا ہو۔

فائدہ: یہ حدیث صحیح ہے۔اور محمد بن موسیٰ مخزومی مدنی ہیں اور ثقہ ہیں۔ روایت کی ان سے عبدالعزیز بن محمد نے اور ابن ابو فدیک نے۔

۲۔ بَابُ : مَا يَقُولُ الْعَاطِسُ إِذَا عَطَسَ

جب چھینک آئے تو کیا کہے

(۲۷۳۸) عَنْ نَافِعٍ: أَنَّ رَجُلًا عَطَسَ إِلَى جَنْبِ ابْنِ عُمَرَ فَقَالَ : أَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَأَنَا أَقُوْلُ أَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ، وَلَيْسَ هٰكَذَا عَلَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، عَلَّمَنَا أَنْ نَقُوْلَ أَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ. (اسناده حسن) تخريج المشكاة (٤٧٤٤۔ الارواء: ٣/٢٤٥)

ترجمہ: روایت ہے نافع سے کہ ایک مرد نے چھینکا بازو کی طرف ابن عمر رضی اللہ عنہما کے سو کہا اس نے الحمد لله والسلام علىٰ رسول الله یعنی سب تعریف اللہ تعالیٰ کو ہے اور سلام ہے رسول اللہ ﷺ پر، کہا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ میں بھی کہتا ہوں الحمدلله والسلام علىٰ رسول الله مگر اس طرح نہیں بتایا ہم کو رسول اللہ ﷺ نے ،یعنی ضم کرنا سلام کا چھینک کے بعد، ہم کو چھینک کے بعد یہ بتایا ہے کہ ہم کہیں الحمد لله علىٰ كل حال۔ یعنی سب تعریف اللہ تعالیٰ کو ہے ہر حال میں۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے۔نہیں جانتے ہم اسے مگر زیاد بن ربیع کی روایت سے۔

❀ ❀ ❀ ❀

۳۔ بَابُ: مَا جَاءَ كَيْفَ يُشَمَّتُ الْعَاطِسُ

اس بیان میں کہ چھینکنے والے کے جواب میں کیا کہا جائے

(۲۷۳۹) عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى قَالَ : كَانَ الْيَهُوْدُ يَتَعَاطَسُوْنَ عِنْدَالنَّبِيِّ ﷺ يَرْجُوْنَ أَنْ يَقُوْلَ لَهُمْ: يَرْحَمُكُمُ اللّٰهُ، فَيَقُوْلَ : ((يَهْدِيْكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ)). (اسناده صحيح) تخريج المشكاة (٤٧٤٠)

ترجمہ: روایت ہے ابوموسیٰ سے کہا انہوں نے کہ تھے یہود چھینکتے رہتے نبی ﷺ کی محفل میں امید رکھتے تھے اس کی کہ آپ ان کے لیے یرحمکم الله کہیں مگر آپ یہی فرماتے تھے کہ اللہ تم کو ہدایت دے اور تمہارا حال درست کرے۔

فائدہ: اس باب میں علی اور ابوایوب اور سالم بن عبید اور عبداللہ بن جعفر اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(۲۷۴۰) عَنْ سَالِمِ بْنِ عُبَيْدٍ: أَنَّهُ كَانَ مَعَ الْقَوْمِ فِيْ سَفَرٍ، فَعَطَسَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَقَالَ : السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، فَقَالَ : عَلَيْكَ وَعَلٰى أُمِّكَ. فَكَأَنَّ الرَّجُلَ وَجَدَ فِيْ نَفْسِهِ فَقَالَ: أَمَا إِنِّيْ لَمْ أَقُلْ إِلَّا مَا قَالَ النَّبِيُّ ﷺ عَطَسَ رَجُلٌ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((عَلَيْكَ وَعَلٰى أُمِّكَ، إِذَا

عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ، وَلْيَقُلْ لَهُ مَنْ يَرُدُّ عَلَيْهِ: يَرْحَمُكَ اللّٰهُ، وَلْيَقُلْ يَغْفِرُاللّٰهُ لِيْ وَلَكُمْ)).

(اسناده ضعيف) الارواء ۳/۲۴۶، ۲۴۷۔ تخريج المشكاة (۴۷۴۱۔ التحقيق الثانی) اس میں حلال بن یساف نے سالم بن عبید کو نہیں پایا

ترجمہ: روایت ہے سالم بن عبید سے کہ وہ تھے ایک قوم کے ساتھ سفر میں سو چھینک آئی ایک شخص کو قوم میں سے، پس کہا اس نے السلام علیکم تو کہا سالم نے: سلام ہے تجھ پر اور تیری ماں پر' سو وہ شخص غصے ہو گیا اپنے دل میں' تب کہا سالم نے آگاہ ہو کہ میں نے نہیں کہا کچھ مگر وہی جو کہا تھا رسول اللہ ﷺ نے' پھر بیان کی یہ روایت سالم نے کہ چھینکا ایک مرد نے نبی ﷺ کے پاس' اور کہا اس نے السلام علیکم سو فرمایا نبی ﷺ نے: سلام ہے تجھ پر اور تیری ماں پر، پھر فرمایا جب چھینکے ایک تم میں سے تو چاہیے کہ الحمد لله رب العالمين کہے اور اس کا جواب دینے والا يرحمك الله کہے اور وہ کہے يغفر الله لي ولكم یعنی بخش دے اللہ تعالیٰ مجھ کو اور تجھ کو۔

فائدہ: اس حدیث کی روایت میں اختلاف کیا ہے منصور نے اور داخل کیا ہے بعض راویوں نے ہلال بن یساف اور سالم کے درمیان ایک راوی کو۔

مترجم: قولہ: کہا سالم نے سلام ہے تجھ پر اور تیری ماں پر، کہنا سالم کا اور فرمانا آنحضرت ﷺ کا اس نظریہ سے تھا کہ مسنون یہ امر ہے کہ بعد چھینک کے آدمی الحمد لله کہے اور اس نے کہ الحمد لله کے عوض میں السلام علیکم کہا پس آپ نے جواب دیا کہ تجھ پر اور تیری ماں پر یعنی سلام ہے۔ اس میں اشارہ ہوا اس کی طرف کہ ماں نے تجھے آداب شرعی تعلیم نہ کیے کہ تو چھینک کے جواب میں سلام کہتا ہے۔ هذا خلاصة ما في للمعات۔

❀❀❀❀

(۲۷۴۱) عَنْ أَبِي أَيُّوبَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ، وَلْيَقُلِ الَّذِيْ يَرُدُّ عَلَيْهِ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ، وَلْيَقُلْ هُوَ: يَهْدِيْكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ)). (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابوایوب سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب چھینکے کوئی تم میں سے تو کہے الحمد الله علىٰ كل حال یعنی سب تعریف ہے اللہ تعالیٰ کو ہر حال میں اور چاہیے کہ وہ کہے جو جواب دیتا ہے اس کو يرحمك الله یعنی رحم کرے اللہ تعالیٰ تجھ پر اور چاہیے کہ وہ چھینکنے والا پھر جواب دے اور کہے يهديكم الله ويصلح بالكم یعنی ثابت رکھے تم کو اللہ تعالیٰ ہدایت پر اور درست رکھے تمہارا حال۔

فائدہ: روایت کی ہم سے محمد بن مثنیٰ نے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے ابن ابی لیلیٰ سے اسی اسناد

سے مانند اس کے۔ اور ایسی ہی روایت کی شعبہ نے یہ حدیث ابن ابی لیلیٰ سے انہوں نے کہا روایت ہے ابوایوب سے انہوں نے روایت کی نبی ﷺ سے۔ اور ابن ابی لیلیٰ اضطراب کرتے تھے اس حدیث میں یعنی کبھی کہتے تھے کہ روایت ہے ابوایوب سے اور وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے۔ اور کبھی کہتے تھے روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے۔ روایت کی ہم سے محمد بن بشار اور محمد بن یحییٰ نے دونوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے ابن ابی لیلیٰ سے انہوں نے اپنے بھائی عیسیٰ سے انہوں نے علیؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے۔

❀❀❀❀

٤۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِيْ إِيْجَابِ التَّشْمِيْتِ بِحَمْدِ الْعَاطِسِ

اس بیان میں کہ اگر چھینکنے والا الحمدللہ کہے تو اسے جواب دینا واجب ہے

(٢٧٤٢) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ : أَنَّ رَجُلَيْنِ عَطَسَا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَشَمَّتَ أَحَدَهُمَا وَلَمْ يُشَمِّتِ الْآخَرَ، فَقَالَ الَّذِيْ لَمْ يُشَمِّتْهُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ شَمَّتَّ هٰذَا وَلَمْ تُشَمِّتْنِيْ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**إِنَّهُ حَمِدَ اللّٰهَ وَإِنَّكَ لَمْ تَحْمَدْهُ**)). (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ دو شخصوں کو چھینک آئی نبی ﷺ کے پاس، پس جواب دیا آپ نے ایک کو اور نہ جواب دیا دوسرے کو۔ پھر جس کو جواب نہ دیا تھا آپ نے اس نے کہا یارسول اللہ ﷺ! آپ نے جواب دیا اس کو اور مجھے جواب نہ دیا، تو فرمایا آپ ﷺ نے: اس نے حمد کی اللہ تعالیٰ کی یعنی الحمدللہ کہا اور تو نے حمد نہ کی اللہ تعالیٰ کی۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

٥۔ بَابُ: مَا جَاءَ كَمْ يُشَمِّتُ الْعَاطِسَ

اس بیان میں کہ کتنی بار چھینک کا جواب دیا جائے

(٢٧٤٣) عَنْ سَلَمَةَ قَالَ : عَطَسَ رَجُلٌ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَأَنَا شَاهِدٌ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**يَرْحَمُكَ اللّٰهُ**، ثُمَّ عَطَسَ الثَّانِيَةَ وَالثَّالِثَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**هٰذَا رَجُلٌ مَزْكُوْمٌ**)).

(اسناده صحيح) تخريج مشكاة المصابيح ٤٧٤٣) التحقيق الثانى)

ترجمہ: روایت ہے سلمہ رضی اللہ عنہ سے کہ چھینکا رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک مرد نے اور میں حاضر تھا، سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے:

یرحمك الله پھر چھینکا وہ دوسری اور تیسری مرتبہ تو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اس مرد کو زکام ہے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے ایاس سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے اپنے باپ سلمہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کی۔ مگر اس میں یہ مروی ہے کہ تیسری بار آپ ﷺ نے فرمایا: یہ شخص مزکوم ہے۔ اور یہ زیادہ صحیح ہے ابن مبارک کی حدیث سے یعنی جس کا متن اوپر مذکور ہوا۔ اور روایت کی شعبہ نے عکرمہ بن عمار سے یہی حدیث مانند یحییٰ بن سعید کے روایت کی ہم سے یہ حدیث احمد بن حکم نے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے عکرمہ بن عمار۔

❀❀❀❀

(٢٧٤٤) عَنْ عُمَرَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أُمِّهِ، عَنْ أَبِيهَا قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : **((شَمِّتِ الْعَاطِسَ ثَلَاثًا، فَإِذَا زَادَ فَإِنْ شِئْتَ فَشَمِّتْهُ وَإِنْ شِئْتَ فَلَا))**.

(اسنادہ ضعیف) سلسلة الاحاديث الضعيفة (٤٨٣٠) (سند میں مجہول راوی ہیں۔)

ترجمہ: روایت ہے عمر بن اسحاق بن ابوطلحہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنی ماں سے وہ اپنے باپ سے، انہوں نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جواب دو چھینک والے کا تین بار۔ پھر اگر اس سے زیادہ چھینکے تو تجھے اختیار ہے چاہے جواب دے چاہے نہ دے۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے۔ اور اسناد اس کی مجہول ہے۔

❀❀❀❀

٦۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي خَفْضِ الصَّوْتِ وَتَخْمِيرِ الْوَجْهِ عِنْدَ الْعُطَاسَ

چھینکنے کے وقت آواز پست رکھنے اور چہرہ چھپانے کے بیان میں

(٢٧٤٥) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا عَطَسَ غَطَّى وَجْهَهُ بِيَدِهِ أَوْ بِثَوْبِهِ وَغَضَّ بِهَا صَوْتَهُ.

(حسن صحیح) الروض النضير (١١٠٩)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ کو جب چھینک آتی تو اپنا منہ ڈھانپ لیتے اپنے ہاتھ سے یا اپنے کپڑے سے اور پست فرماتے اپنی آواز کو۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

بَابُ: مَا جَاءَ إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعُطَاسَ وَيَكْرَهُ التثاؤُبُ

اس بیان میں کہ بے شک اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند کرتا ہے اور جمائی کو ناپسند کرتا ہے

(٢٧٤٦) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((الْعُطَاسُ مِنَ اللّٰهِ وَالتَّثَاؤُبُ مِنَ الشَّيْطٰنِ فَإِذَا تَثَاءَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَضَعْ يَدَهُ عَلٰى فِيْهِ وَإِذَا قَالَ آهْ آهْ فَإِنَّ الشَّيْطٰنَ يَضْحَكُ مِنْ جَوْفِهِ. وَإِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعُطَاسَ وَيَكْرَهُ التَّثَاؤُبَ، فَإِذَا قَالَ الرَّجُلُ آهْ آهْ إِذَا تَثَاءَ بَ، فَإِنَّ الشَّيْطٰنَ يَضْحَكُ مِنْ جَوْفِهِ)).

(حسن صحيح) التعليق علىٰ ابن خزيمة (٩٢١، ٩٢٢) الارواء (٧٧٩)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: چھینکنا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور جمائی لینا شیطان کی طرف سے ہے پھر جب چھینکے ایک تم میں سے تو چاہیے کہ رکھ لے ہاتھ اپنا اپنے منہ پر اور جب کہتا ہے جمائی لینے والا آہ آہ تو شیطان ہنستا ہے اس کے اندر سے، اور بے شک اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے چھینک کو اور مکروہ رکھتا ہے جمائی کو پھر جب کوئی شخص آہ آہ کہتا ہے جمائی لیتے وقت تو شیطان ہنستا ہے اس کے اندر سے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔

مترجم: بعض نسخوں میں جو مطبوعہ دہلی ہیں ان میں یہ روایت یہیں تک مروی ہے کہ جب کہتا ہے جمائی لینے ولا تو شیطان ہنستا ہے اندر سے۔ اور بعض نسخوں میں اس کے بعد بھی عبارت تحریر ہوئی موجود ہے۔

❀❀❀❀

(٢٧٤٧) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعُطَاسَ وَيَكْرَهُ التَّثَاؤُبَ، فَإِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ، فَحَقٌّ عَلٰى كُلِّ مَنْ سَمِعَهُ أَنْ يَقُوْلَ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ. وَأَمَّا التَّثَاؤُبُ، فَإِذَا تَثَاءَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَرُدَّهُ مَا اسْتَطَاعَ وَلَا يَقُوْلُ هَاهْ هَاهْ، فَإِنَّمَا ذٰلِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ يَضْحَكُ مِنْهُ)). (اسناده صحيح) الارواء (٧٧٦)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ بے شک اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے چھینک کو اور مکروہ رکھتا ہے جمائی کو، پھر جب چھینکے کوئی تم میں سے اور کہے الحمدللہ تو لازم ہے کہ جو سنے اس کو کہے يرحمك الله یعنی رحمت کرے اللہ تعالیٰ تجھ پر اور رہی جمائی، سو جب جمائی آئے تم میں سے کسی کو تو چاہیے کہ اس کو روکے جہاں تک ہو سکے اور ہاہ ہاہ نہ کہے اس لیے کہ یہ شیطان کی طرف سے ہے شیطان اس سے ہنستا ہے۔

فائدہ : یہ حدیث صحیح ہے۔ اور یہ صحیح تر ہے ابن عجلان کی روایت سے یعنی جو اس کے اوپر مذکور ہوئی اور ابن ابی ذئب خوب یاد

رکھنے والے ہیں سعید مقبری کی روایت کو اوراثبت ہیں ابن عجلان سے۔ اور سنا میں نے ابوبکر عطاء بصری سے روایت کرتے تھے علی بن مدینی سے وہ یحییٰ بن سعید سے۔ کہا یحییٰ نے کہا محمد بن عجلان نے کہ حدیثیں سعید مقبری کی روایت کیں سعید نے بعض ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور بلاواسطہ اور بعض بواسطہ ایک مرد کے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور مجھ پر مختلط ہوگئیں وہ روایتیں یعنی یہ یاد نہ رہا کہ بلاواسطہ کون سی تھیں اور بواسطہ کون کون سی تھیں۔ سو میں نے سب کو یوں روایت کیا عن سعید عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ۔

❀❀❀❀

٨۔ بَابُ : مَا جَاءَ إِنَّ الْعُطَاسَ فِي الصَّلٰوةِ مِنَ الشَّيْطَانِ

اس بیان میں کہ نماز میں چھینک آنا شیطان کی طرف سے ہے

(٢٧٤٨) عَنْ عَدِيٍّ۔ وَهُوَ ابْنُ ثَابِتٍ۔ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَفَعَهُ قَالَ : ((الْعُطَاسُ وَالنُّعَاسُ وَالتَّثَاؤُبُ فِي الصَّلٰوةِ، وَالْحَيْضُ وَالْقَيْءُ وَالرُّعَافُ مِنَ الشَّيْطَانِ)). (اسناده ضعيف) تخريج المشكاة (٩٩٩) سلسلة الاحاديث الضعيفة (٣٣٧٩) (اس میں ثابت مجہول اور شریک بن عبداللہ ضعیف ہے)

ترجمہ: عدی سے روایت ہے، اور وہ ثابت کے بیٹے ہیں، انہوں نے اپنے باپ سے روایت کی انہوں نے اپنے دادا سے، مرفوعاً مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ چھینک اور اونگھ اور جمائی نماز میں، اور حیض اور قے اور نکسیر پھوٹنا شیطان کی طرف سے ہے۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر شریک کی روایت سے کہ وہ ابی الیقظان سے روایت کرتے ہیں۔ اور پوچھا میں نے محمد بن اسماعیل سے اس سند میں عن عدی بن ثابت عن ابیه عن جده اور کہا میں نے نام عدی کے دادا کا لیا ہے تو فرمایا انہوں نے کہ میں نہیں جانتا۔ اور مذکور ہے یحییٰ بن معین سے کہ نام ان کا دینار ہے۔

❀❀❀❀

٩۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ أَنْ يُقَامَ الرَّجُلُ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ يُجْلَسُ فِيهِ

کسی کو اٹھا کر اس کی جگہ بیٹھنے کی کراہت کے بیان میں

(٢٧٤٩) عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((لَا يُقِمْ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ مِنْ مَجْلِسِهِ، ثُمَّ يَجْلِسُ فِيهِ)).

(اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نہ اٹھائے کوئی شخص اپنے بھائی کو اس کی جگہ سے اور پھر بیٹھ جائے اس کی جگہ میں۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ روایت کی ہم سے حسن بن علی خلال نے انہوں نے عبدالرزاق سے انہوں نے معمر سے انہوں نے زہری سے انہوں نے سالم سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: ایسا نہ کرے کوئی شخص تم میں سے کہ اٹھادے اپنے بھائی کو اس کی جگہ سے اور پھر اس جگہ میں بیٹھ جائے۔ کہا راوی نے کہ تھے لوگ جگہ خالی کردیتے ابن عمر رضی اللہ عنہما کے لیے تو وہ اس جگہ میں نہ بیٹھتے تھے بسبب اسی نہی مذکور کے۔

❀❀❀❀

(۲۷۵۰) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ : ((لَا يُقِمْ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ مِنْ مَجْلِسِه، ثُمَّ يَجْلِسُ فِيهِ)). (اسناده صحيح)

ترجمہ: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ نہ اٹھائے تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی کو اس کی جگہ سے اور پھر خود بیٹھ جائے اس کی جگہ پر۔

❀❀❀❀

۱۰ ۔ بَابُ: مَا جَاءَ إِذَا قَامَ الرَّجُلُ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ رَجَعَ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ

اس بیان میں کہ جب کوئی شخص مجلس سے اٹھ کر جائے اور پھر واپس آئے تو وہ اپنی جگہ بیٹھنے کا زیادہ مستحق ہے

(۲۷۵۱) عَنْ وَهْبِ بْنِ حُذَيْفَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((أَلرَّجُلُ أَحَقُّ بِمَجْلِسِهِ، وَإِنْ خَرَجَ لِحَاجَتِهِ، ثُمَّ عَادَ فَهُوَ أَحَقُّ بِمَجْلِسِهِ)). (اسناده صحيح) الارواء: ۲/۲۵۸۔

ترجمہ: روایت ہے وہب بن حذیفہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آدمی مستحق ہے اپنی جگہ کا اور اگر وہ گیا کسی حاجت کو پھر آیا لوٹ کر تو وہ مستحق ہے اپنی جگہ کا جہاں وہ بیٹھا ہوا تھا۔

فائدہ : یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے۔ اور اس باب میں ابوبکرہ اور ابوسعید اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔

❀❀❀❀

۱۱ ۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْجُلُوسِ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ بِغَيْرِ إِذْنِهِمَا

دو آدمیوں کے درمیان میں ان کی بغیر اجازت بیٹھنے کی کراہت کے بیان میں

(۲۷۵۲) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((لَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ أَنْ يُفَرِّقَ بَيْنَ اثْنَيْنِ إِلَّا بِإِذْنِهِمَا)).

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: درست نہیں کسی شخص کو کہ تفریق کرے دو شخصوں میں یعنی بیچ میں بیٹھ جائے مگر ان کی اجازت سے۔ (حسن صحیح) تخریج المشکاۃ (۴۰۳/۷/التحقیق الثانی)

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔اور روایت کی یہ عامر احول نے عمرو بن شعیب سے بھی۔

❀❀❀❀

۱۲۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْقُعُودِ وَسْطَ الْحَلْقَةِ

حلقے کے درمیان میں بیٹھنے کی کراہت کے بیان میں

(۲۷۵۳) عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ: أَنَّ رَجُلًا قَعَدَ وَسْطَ الْحَلْقَةِ، فَقَالَ حُذَيْفَةُ :مَلْعُوْنٌ عَلَى لِسَانِ مُحَمَّدٍ. أَوْ: لَعَنَ اللّٰهُ عَلَى لِسَانِ مُحَمَّدٍ ﷺ مَنْ قَعَدَ وَسْطَ الْحَلْقَةِ. (اسناده ضعیف) سلسلة الاحادیث الضعیفة (٦٣٨) تخريج المشكاة (٤٧٢٢). اس میں ابومجلز مدلس ہے اس نے حذیفہ کو نہیں دیکھا۔

ترجمہ: روایت ہے ابومجلز سے کہ ایک مرد بیٹھا حلقہ کے بیچ میں تو کہا حذیفہ نے ملعون ہے محمد (ﷺ) کے فرمانے کے بموجب یا یہ کہا کہ لعنت کی اللہ تعالیٰ نے بلسان محمد ﷺ اس شخص کو جو بیٹھے حلقہ کے بیچ میں۔یعنی جیسے دائرہ کے بیچ میں مرکز ہوتا ہے کہ بموجب تحریت اور تضحیک ہے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔اور ابومجلز کا نام لاحق بن حمید ہے۔

❀❀❀❀

۱۳۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ قِيَامِ الرَّجُلِ لِلرَّجُلِ

کسی کی تعظیم میں کھڑے ہونے کی کراہت کے بیان میں

(۲۷۵٤) عَنْ أَنَسٍ قَالَ : لَمْ يَكُنْ شَخْصٌ أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، كَانُوْا إِذَا رَأَوْهُ لَمْ يَقُوْمُوْا لِمَا يَعْلَمُوْنَ مِنْ كَرَاهِيَتِهِ لِذٰلِكَ)).(اسناده صحيح) مختصر الشمائل (٢٨٩) سلسلة الاحاديث الضعيفة تحت الحديث (٣٤٦) تخريج المشكاة (٤٦٩٨) نقد الكتاني ص (٥١)

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ کہا انہوں نے کہ کوئی شخص پیارا نہ تھا اصحاب کی طرف رسول اللہ ﷺ سے بڑھ کر اور پھر بھی وہ باوجود اس محبت کے کبھی کھڑے نہ ہوتے تھے جب آپ کو دیکھتے تھے اس لیے کہ جانتے تھے کہ آپ اس کو برا جانتے تھے۔یعنی کھڑا ہونے کو تعظیم کے لیے۔

فائدہ : اس حدیث سے اور دوسری بھی احادیث سے تعظیم کے لیے کھڑے ہو جانا مکروہ ہے۔اور جو لوگ اپنے بلاد کی رسم و

رواج کو علت جواز ٹھہراتے ہیں، وہ سخت احمق ہیں اس لیے کہ احادیث صحیحہ کے مقابل میں قیاس مجتہدین بھی قابل قبول نہیں ہے، رواج و معمول کی کیا اصل ہے۔ شعر:

گفتن برخورشید کہ من چشمۂ نورم　　دانند بزرگان کہ سزاوار سہانیست

❀❀❀❀

(۲۷۵۵) عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ قَالَ : خَرَجَ مُعَاوِيَةُ فَقَامَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ وَابْنُ صَفْوَانَ حِيْنَ رَأَوْهُ فَقَالَ اجْلِسَا، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : ((مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَتَمَثَّلَ لَهُ الرِّجَالُ قِيَامًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ)).

(اسناده صحيح) تخريج المشكاة (۴۶۹۹)

ترجمہ: روایت ہے ابومجلز سے کہا کہ باہر نکلے معاویہ، سو کھڑے ہو گئے عبداللہ بن زبیر اور ابن صفوان ان کو دیکھ کر تو فرمایا حضرت معاویہ ؓ نے: بیٹھ جاؤ تم دونوں اس لیے کہ سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے کہ جس کو خوش لگے اور پسند آئے یہ کہ کھڑے رہیں لوگ اس کے سامنے تصویر کی طرح تو وہ اپنی جگہ ڈھونڈ لے دوزخ میں۔

فائدہ : اس باب میں ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ اور یہ حدیث حسن ہے روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے ابو اسامہ سے انہوں نے حبیب سے انہوں نے ابومجلز سے انہوں نے معاویہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے۔

مترجم: سبحان اللہ تقویٰ اور پرہیزگاری کے یہ معنی ہیں کہ باوجود اس کے کہ حضرت معاویہ امیر شام تھے مگر ذرا سی تعظیم اپنی خلافِ سنت گوارا نہ کی اور فوراً ایسے جلیل القدر لوگوں سے بھی جب خلافِ شرع ایک امر صادر ہوا ان کو روک دیا اور باز رکھا۔ افسوس ہے ہمارے اخوان زمان اور مشائخ دوران پر کہ اگر ان کی تعظیم کو کوئی بھولے سے کھڑا نہ ہو تو لڑنے کو تیار ہوں اور قصداً اگر اس فعل کو خلاف سنت جان کر ترک کرے تو ان کے نزدیک مورد تکفیر ہو اور قابل تعزیر۔

❀❀❀❀

۱۴۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِيْ تَقْلِيْمِ الْأَظْفَارِ

ناخن تراشنے کے بیان میں

(۲۷۵۶) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((خَمْسٌ مِنَ الْفِطْرَةِ: الْإِسْتِحْدَادُ وَالْخِتَانُ وَقَصُّ الشَّارِبِ وَنَتْفُ الْإِبْطِ وَتَقْلِيْمُ الْأَظْفَارِ)). (اسناده صحيح) ارواء الغليل (۷۳) آداب الزفاف (۱۱۷)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: پانچ چیزیں فطرت سے ہیں زیر ناف کے بال لینا، اور ختنہ، اور مونچھیں کترنا اور بغل کے بال اکھاڑنا، اور ناخن تراشنا۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

(۲۷۵۷) عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : ((عَشْرٌ مِنَ الْفِطْرَةِ: قَصُّ الشَّارِبِ وَإِعْفَاءُ اللِّحْيَةِ وَالسِّوَاكُ وَالْإِسْتِنْشَاقُ وَقَصُّ الْأَظْفَارِ وَغَسْلُ الْبَرَاجِمِ وَنَتْفُ الْإِبِطِ وَحَلْقُ الْعَانَةِ وَانْتِقَاصُ الْمَاءِ)) قَالَ زَكَرِيَّا قَالَ مُصْعَبٌ : وَنَسِيتُ الْعَاشِرَةَ إِلَّاأَنْ تَكُونَ الْمَضْمَضَةَ. (اسناده صحيح) صحيح ابی داؤد (٤٣)

ترجمہ: روایت ہے عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: دس خصلتیں فطرت سے ہیں کترنا مونچھوں کا، دوسرے بڑھانا داڑھی کا اور توقیر اس کی، تیسرے مسواک کرنا، چوتھے ناک میں پانی ڈالنا، پانچوں ناخن کترنا چھٹے پشتھائے انگشتان دھونا، ساتویں بغل کے بال اکھاڑنا، آٹھواں زیر ناف بال مونڈنا، نویں پانی سے استنجا کرنا۔ زکریا نے کہا کہ مصعب نے کہا بھول گیا میں دسویں چیز مگر یہ کہ وہ کلی کرنا ہو۔

فائدہ : اس باب میں عمار بن یاسر اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ کہا ابوعیسیٰ نے انتقاص ماء سے مراد ہے استنجا کرنا پانی سے۔

❁❁❁❁

۱۵ ۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي تَوْقِيتِ تَقْلِيمِ الْأَظْفَارِ وَأَخْذِ الشَّارِبِ

ناخن اور مونچھیں تراشنے کی مدت کے بیان میں

(۲۷۵۸) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ : أَنَّهُ وَقَّتَ لَهُمْ فِي كُلِّ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً تَقْلِيمَ الْأَظْفَارِ وَأَخْذِ الشَّارِبِ وَحَلْقُ الْعَانَةِ. (صحيح) آداب الزفاف (١١٨)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے مقرر کر دیا لوگوں کے لیے چالیس دن ناخن کاٹنے اور لبیں لینی اور زیر ناف کے بال مونڈنے کو۔ یعنی اس مدت سے متجاوز نہ ہوں۔

❁❁❁❁

(۲۷۵۹) عَنْ انَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : وَقَّتَ لَنَا فِي قَصِّ الشَّارِبِ وَتَقْلِيمِ الْأَظْفَارِ وَحَلْقِ الْعَانَةِ وَنَتْفِ الْإِبْطِ أَنْ لَا يَتْرُكَ أَكْثَرَ مِنْ أَرْبَعِينَ يَوْمًا. (صحيح) [انظر ماقبله]

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا کہ وقت مقرر کیا گیا ہمارے لیے مونچھیں کترنے اور ناخن تراشنے اور زیر ناف کے بال لینے اور بغل کے بال اکھاڑنے کا یہ کہ نہ چھوڑیں ہم ان کاموں کو چالیس دن سے زیادہ۔ یعنی اس کے اندر اگر مکرر کریں تو نہایت خوب ہے مگر اس سے متجاوز نہ ہوں کہ اشد کراہت ہے۔

فائدہ : یہ حدیث حدیث اول سے زیادہ صحیح ہے۔ اور صدقہ بن موسیٰ جو حدیث اول کی سند میں ہیں محدثین کے نزدیک حافظ نہیں۔

١٦۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِيْ قَصِّ الشَّارِبِ
مونچھیں کترنے کے بیان میں

(٢٧٦٠) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُصُّ أَوْ يَأْخُذُ مِنْ شَارِبِهِ، وَكَانَ خَلِيْلُ الرَّحْمٰنِ إِبْرَاهِيْمُ يَفْعَلُهُ.

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ تھے نبی ﷺ کہ کترتے تھے اور لیتے تھے اپنے لب مبارک یعنی مونچھیں اور فرماتے تھے کہ خلیل ابراہیم علیہ السلام بھی ایسا ہی کرتے تھے۔ (ضعیف الاسناد) مشکاۃ المصابیح، حدیث (۴۴۳۷)

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔ غریب ہے۔

❀❀❀❀

(٢٧٦١) عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((مَنْ لَمْ يَأْخُذْ مِنْ شَارِبِهِ فَلَيْسَ مِنَّا)).

(اسناده صحيح) الروض النضير (٣١٣) تخريج المشكاة (٤٤٣٨)

ترجمہ: روایت ہے زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے نہ لیے اپنے لب یعنی مونچھیں نہ تراشیں وہ ہم میں سے نہیں۔ یعنی ہماری سنت کے مخالف ہے۔

فائدہ : اس باب میں مغیرہ بن شعبہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے یحیٰی سے انہوں نے یوسف بن صہیب سے اسی اسناد سے مانند اس کے۔

❀❀❀❀

١٧۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْأَخْذِ مِنَ اللِّحْيَةِ
داڑھی کی اطراف سے کچھ بال لینے کے بیان میں

(٢٧٦٢) عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَأْخُذُ مِنْ لِحْيَتِهِ مِنْ عَرْضِهَا وَطُوْلِهَا.

ترجمہ: روایت ہے عمرو بن شعیب سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے کہ نبی ﷺ کچھ تراشا کرتے تھے اپنی ریش مبارک عرض وطول کی طرف سے۔

(اسنادہ موضوع) سلسلة الاحاديث الضعيفة (۲۸۸) سند میں عمر بن ہارون بن یزید متروک ہے ابن معین نے اس کو جھوٹا کہا ہے۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے۔ اور سنا میں نے محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ کو کہتے تھے عمر بن ہارون مقارب الحدیث ہیں ان کی کوئی حدیث ایسی نہیں جانتا جس کی اصل نہ ہو یا یہ کہا کہ ان کی کوئی حدیث نہیں جانتا جس میں وہ متفرد ہوں سوا اس حدیث کے کہ نبی ﷺ کچھ بال تراشتے تھے اپنی داڑھی کے عرض سے۔ اور طول سے اور نہیں جانتا میں اس کو مگر عمر بن ہارون کی روایت

سے۔اور دیکھا میں نے ان کو یعنی بخاری کو بہتر رائے والا یعنی اچھا عقیدہ رکھنے والا عمر بن ہارون کے باب میں۔اور سنا میں نے قتیبہ سے کہ عمر بن ہارون صاحب حدیث تھے اور فرماتے تھے کہ ایمان قول ہے اور عمل ہے۔کہا قتیبہ نے روایت بیان کی ہم سے وکیع بن جراح نے انہوں نے ایک مرد سے انہوں نے ثور بن یزید سے کہ نبی ﷺ نے کھڑے کیے منجنیق اہل طائف پر۔کہا قتیبہ نے پوچھا میں نے وکیع سے کون ہے یہ صاحب یعنی جو روایت کرتے ہیں نصب مجانیق کی انہوں نے کہا یہ تمہارے صاحب ہیں عمر بن ہارون۔

مترجم: روایت مجانیق مؤلف رحمہ اللہ نے فقط عمر بن ہارون کی توثیق کے لیے یہاں بیان کی۔

❁❁❁❁

١٨ ـ بَابُ : مَا جَاءَ فِي إِعْفَاءِ اللِّحْيَةِ

داڑھی بڑھانے کے بیان میں

(٢٧٦٣) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((أَحْفُوا الشَّوَارِبَ وَأَعْفُوا اللِّحٰی)).

(اسنادہ صحیح) آداب الزفاف (٢٠٩ ـ الطبعة الجدیدہ)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مبالغہ کرو مونچھوں کے کترنے میں اور داڑھیوں کو بڑھاؤ۔

❁❁❁❁

(٢٧٦٤) عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَمَرَ بِإِحْفَاءِ الشَّوَارِبِ وَإِعْفَاءِ اللِّحٰی. (اسنادہ صحیح) [انظر ماقبلہ]

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا مونچھوں کے خوب کترنے کا اور داڑھیوں کے بڑھانے کا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔اور ابوبکر بن نافع جو مولیٰ ہیں ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ثقہ ہیں۔اور عمر بن نافع ثقہ ہیں اور عبداللہ بن نافع ضعیف سمجھے جاتے ہیں۔

❁❁❁❁

١٩ ـ بَابُ: مَا جَاءَ فِي وَضْعِ إِحْدَى الرِّجْلَيْنِ عَلَى الْأُخْرٰی مُسْتَلْقِيًا

ٹانگ پر ٹانگ رکھ کر لیٹنے کے بیان میں

(٢٧٦٥) عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ عَنْ عَمِّهِ : أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ مُسْتَلْقِيًا فِي الْمَسْجِدِ، وَاضِعًا إِحْدٰی رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرٰی. (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے عباد بن تمیم سے کہ ان کے چچا نے دیکھا نبی ﷺ کو چت لیٹے ہوئے مسجد میں ایک پیر دوسرے پر رکھے ہوئے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور عباد بن تمیم کے چچا کا نام عبداللہ ہے وہ بیٹے ہیں زید کے وہ عاصم مازنی کے۔

مترجم: بعضے نادان تلے اور اوپر پیر رکھ کر لیٹنے کو منحوس جانتے ہیں واقع میں یہ سنت ہے البتہ ایک پیر کے گھٹنے پر دوسرا پیر رکھنا ایسے وقت میں کہ آدمی تہبند باندھے ہو اور ستر کھلنے کا خیال ہو البتہ باعتبار کشف ستر کے مکروہ ہوسکتا ہے باقی اگر کشف ستر کا اندیشہ نہ ہو تو فعل مسنون ہے جو منحوس جانے وہ خود منحوس ہے۔

❀❀❀❀

٢٠۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِيُ كَرَاهِيَةِ فِيُ ذٰلِكَ

اس کی کراہیت کے بیان میں

(٢٧٦٦) عَنُ جَابِرٍ: أَنَّ رَسُوُلَ اللّٰهِ ﷺ نَهَى عَنِ اسْتِمَالِ الصَّمَّاءِ وَالْاحْتِبَاءِ فِيُ ثَوُبٍ وَاحِدٍ، وَأَنْ يَرْفَعَ الرَّجُلُ إِحْدَى رِجُلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى وَهُوَ مُسْتَلْقٍ عَلَى ظَهْرِهِ۔

(اسناده صحيح) سلسلة احاديث الصحيحة : ٢٠٤/٣)

ترجمہ: سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا اس سے کہ بدن لپیٹے کپڑا اس طرح کہ ہاتھ بھی اس کے اندر آ جائیں اور گوٹ مار کر بیٹھیں ایک ہی کپڑے میں کہ یقین ہے اس میں ستر کھلنے کا، اور یہ کہ رکھے آدمی ایک پیر دوسرے پیر پر اور وہ چت لیٹا ہو زمین پر کہ اس میں بھی ستر کھلنے کا احتمال ہو۔

❀❀❀❀

(٢٧٦٧) عَنُ جَابِرٍ : أَنَّ رَسُوُلَ اللّٰهِ ﷺ نَهَى عَنُ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ وَالْإِحْتِبَاءِ فِيُ ثَوْبٍ وَاحِدٍ وَأَنْ يَرْفَعَ الرَّجُلُ إِحْدٰى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرٰى وَهُوَ مُسْتَلْقٍ عَلٰى ظَهْرِهِ.

(اسناده صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (١٢٥٥)

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا اس سے کہ بدن پر لپیٹے کپڑا اس طرح کہ ہاتھ بھی اس کے اندر آ جائیں اور گوٹ مار کر بیٹھیں ایک ہی کپڑے میں کہ یقین ہے اس میں ستر کھلنے کا اور یہ کہ رکھے آدمی ایک پیر دوسرے پیر پر اور وہ چت لیٹا ہو زمین پر کہ اس میں بھی ستر کھلنے کا احتمال ہو۔

فائدہ : اس حدیث کو روایت کیا کئی لوگوں نے سلیمان تیمی سے۔ اور نہیں جانتے ہم خداش کو جو اس حدیث کی سند میں مذکور ہیں کہ وہ کون ہیں۔ اور روایت کیں ان سے سلیمان تیمی نے کئی حدیثیں۔ روایت کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے لیث سے انہوں نے ابی الزبیر سے انہوں نے جابرؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ایک کپڑے کو اس طرح لپیٹنے سے کہ ہاتھ بھی اندر

ہو جائیں، اور ایک ہی کپڑے سے گوٹ مار کر بیٹھنے سے اور اس سے کہ رکھے آدمی ایک پر دوسرے پیر کو اور وہ لیٹا ہوا اپنی پیٹھ پر۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

۲۱۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِی کَرَاهِیَةِ الْإِضْطِجَاعِ عَلَی الْبَطْنِ

اوندھا لیٹنے کی کراہت کے بیان میں

(۲۷۶۸) عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ: رَأَی رَسُوْلُ اللّٰهِ رَجُلًا مُضْطَجِعًا عَلَی بَطْنِهِ، فَقَالَ: ((**إِنَّ هٰذِهِ ضِجْعَةٌ لَا یُحِبُّهَا اللّٰهُ**)).

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ دیکھا رسول اللہ ﷺ نے ایک مرد کو لیٹا ہوا پیٹ کے بل تو فرمایا یہ ایسا لیٹنا ہے کہ دوست نہیں رکھتا اس کو اللہ تعالیٰ۔ (حسن صحیح) تخریج المشکاۃ (۴۷۱۸،۴۷۱۹)

فائدہ : اس باب میں طہفہ اور ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے اور روایت کی یحییٰ بن ابی کثیر نے یہ حدیث ابو سلمہ سے انہوں نے یعیش بن طقفہ سے انہوں نے اپنے باپ سے اور ان کو طخفہ بخائے معجمہ ہے کہتے ہیں اور صحیح طہفہ بہائے ہوز ہے اور بعضوں نے طغفہ بغین معجمہ کہا ہے اور بعض حفاظ حدیث نے طخفہ بخائے معجمہ کو صحیح کہا ہے۔

❀❀❀❀

۲۲۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِی حِفْظِ الْعَوْرَةِ

ستر کی حفاظت کے بیان میں

(۲۷۶۹) **حَدَّثَنَا** بَهْزُ بْنُ حَکِیْمٍ ثَنِیْ أَبِیْ عَنْ جَدِّیْ قَالَ: قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ! عَوْرَاتُنَا مَانَاتِیْ مِنْهَا وَمَا نَذَرُ؟ قَالَ: ((**اِحْفَظْ عَوْرَتَكَ إِلَّا مِنْ زَوْجَتِكَ أَوْمَا مَلَكَتْ یَمِیْنُكَ**)) **فَقَالَ: الرَّجُلُ یَکُوْنُ مَعَ الرَّجُلِ؟ قَالَ**: ((**أَنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ لَا یَرَاهَا أَحَدٌ فَافْعَلْ**))، قُلْتُ: فَالرَّجُلُ یَکُوْنُ خَالِیًا، قَالَ: ((**فَاللّٰهُ أَحَقُّ أَنْ یُسْتَحْیَا مِنْهُ**)). (اسناده حسن) تخریج مشکاة المصابیح (۳۱۱۷) الآداب (۳۶)

ترجمہ: روایت ہے بہز بن حکیم سے انہوں نے روایت کی اپنے باپ سے انہوں نے بہز کے دادا سے کہا بہز کے دادا نے عرض کی میں نے یارسول اللہ ستر اپنے کن سے چھپائیں ہم اور کن کو چھوڑ دیں یعنی ان سے نہ چھپائیں؟ فرمایا آپ نے ڈھانپ اور چھپا تو اپنے ستر کو مگر اپنی بیوی سے یا اپنی باندی سے کہ مالک ہوئے تیرے ہاتھ اس کے ساتھ۔ یعنی دو ہی شخص ہوتے ہیں زیادہ نہیں تو فرمایا جہاں تک ہو سکے تجھ سے کہ نہ دیکھے ستر تیرا کوئی پس کر۔ تو کہا میں نے پھر بعضی جگہ

ہوتا ہے آدمی خالی یعنی وہاں ستر کی کیا ضرورت ہے؟ تو فرمایا آپ نے: بے شک اللہ تعالیٰ زیادہ مستحق ہے اس کا کہ اس سے شرم کی جائے۔ یعنی وہاں بخوف خدا ستر ضرور ہے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے ابو بہز کے دادا کا نام معاویہ بن حیدہ قشیری ہے اور روایت کی جریری نے حکیم بن معاویہ سے اور وہ والد ہیں بہز کے۔

❀❀❀❀

۲۳۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الْإِتِّكَاءِ

تکیہ لگا کر بیٹھنے کے بیان میں

(۲۷۷۰) عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ : رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مُتَّكِئًا عَلٰى وِسَادَةٍ عَلٰى يَسَارِهِ.

(اسناده صحيح) مختصر الشمائل (١٠٤)

ترجمہ: روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہا انہوں نے کہ دیکھا میں نے نبی ﷺ کو تکیہ لگائے ہوئے وسادہ پر اپنی بائیں طرف۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ اور روایت کی کئی لوگوں نے یہ حدیث اسرائیل سے انہوں نے سماک سے انہوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے دیکھا میں نے نبی ﷺ کو ٹیکا دیئے ہوئے تکیے پر۔ اور نہیں ذکر کیا انہوں نے بائیں طرف کا۔ روایت کی ہم سے یوسف عیسیٰ نے انہوں نے وکیع سے انہوں نے اسرائیل سے انہوں نے سماک بن حرب سے انہوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے کہا جابر رضی اللہ عنہ نے دیکھا میں نے نبی ﷺ کو ٹیکا دیئے ہوئے تکیے پر۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۲۷۷۱) عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ : رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ مُتَّكِئًا عَلٰى وِسَادَةٍ. (صحيح) [انظر ماقبله]

ترجمہ: سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ دیکھا میں نے نبی ﷺ کو تکیہ لگائے ہوئے وسادہ پر اپنی بائیں طرف۔

❀❀❀❀

۲۴۔ بَابٌ: حديث لا يوم الرلجل فى سلطانه

حدیث ”کسی شخص کو اس کی حکومت میں مقتدی نہ بنایا جائے“

(۲۷۷۲) عَنْ أَبِيْ مَسْعُوْدٍ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : لَا يُؤَمُّ الرَّجُلُ فِيْ سُلْطَانِهِ، وَلَا يُجْلَسُ عَلٰى تَكْرِمَتِهِ فِيْ بَيْتِهِ إِلَّا بِإِذْنِهِ)). (اسناده صحيح) الارواء (٤٩٤) صحيح ابى داؤد (٥٩٤)

(۲۷۷۷) عَنْ بُرَيْدَةَ رَفَعَهُ قَالَ : يَا عَلِيُّ! لَا تُتْبِعِ النَّظْرَةَ النَّظْرَةَ، فَإِنَّ لَكَ الْأُولٰى، وَلَيْسَتْ لَكَ الْآخِرَةُ. (اسناده حسن) حجاب المرأة (۳٤) صحيح ابى داؤد (۱۸٦٥)

ترجمہ: روایت ہے بریدہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے مرفوع کیا اس کو یعنی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اے علی! پہلی نگاہ کے بعد دوسری نگاہ مت کر اس لیے کہ پہلی نگاہ تیرے لیے ہے یعنی چونکہ اچانک پڑ گئی معاف ہے اور نہیں ہے تیرے لیے دوسری۔ یعنی اس میں مؤاخذہ ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر شریک کی روایت سے۔

❀❀❀❀

۲۹۔ بَابُ: مَاجَاءَ فِي إِحْتِجَابِ النِّسَاءِ مِنَ الرِّجَالِ

عورتوں کو مردوں سے پردہ کے بیان میں

(۲۷۷۸) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّهَا كَانَتْ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَمَيْمُونَةُ قَالَتْ : فَبَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَهُ أَقْبَلَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ، فَدَخَلَ عَلَيْهِ وَذٰلِكَ بَعْدَ مَا أُمِرْنَا بِالْحِجَابِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: **((احْتَجِبَا مِنْهُ))**، فَقُلْتُ : يَارَسُولَ اللّٰهِ! أَلَيْسَ هُوَ أَعْمٰى لَا يُبْصِرُنَا لَايَعْرِفُنَا؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ **((أَفَعَمْيَاوَانِ أَنْتُمَا أَلَسْتُمَا تُبْصِرَانِهِ؟))**. (اسناده ضعيف) تخريج المشكاة (۳۱۱٦) الارواء (۱۸۰٦) اس میں نبہان مولیٰ ام سلمہ مجہول راوی ہے

ترجمہ: روایت ہے ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہ وہ بیٹھی تھیں رسول اللہ ﷺ کے پاس اور میمونہ بھی سو کہا ام سلمہؓ نے کہ سامنے آئے عبداللہ بن مکتوم رضی اللہ عنہ اور داخل ہوئے آپ پر اور یہ قصہ بعد اس کے ہے کہ ہم کو حکم ہو چکا تھا پردہ کا۔ سو کہا رسول اللہ ﷺ نے چھپو تم دونوں عبداللہ سے۔ سو میں نے عرض کی یارسول اللہ وہ تو نابینا ہے کہ ہم کو نہیں دیکھتا اور نہ پہچانتا ہے ہم کو سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: کیا تم دونوں بھی اندھی ہو اور کیا تم دونوں نہیں دیکھتیں اس کو؟ یعنی وہ نہیں دیکھتا تو تم تو دیکھتی ہو۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

۳۰۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الدُّخُولِ عَلَى النِّسَاءِ إِلَّابِإِذْنِ أَزْوَاجِهِنَّ

اس بیان میں کہ عورتوں کے ہاں ان کے خاوندوں کی اجازت کے بغیر جانا منع ہے

(۲۷۷۹) عَنْ ذَكْوَانَ، عَنْ مَوْلٰى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ : أَنَّ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ أَرْسَلَهُ إِلٰى عَلِيٍّ يَسْتَأْذِنُهُ عَلٰى أَسْمَاءَ ابْنَةِ عُمَيْسٍ فَأَذِنَ لَهُ حَتّٰى إِذَا فَرَغَ مِنْ حَاجَتِهِ سَأَلَ الْمَوْلٰى عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ عَنْ ذٰلِكَ،

فَقَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَانَا۔ أَوْنَهٰى۔ أَنْ نَدْخُلَ عَلَى النِّسَاءِ بِغَيْرِ إِذْنِ أَزْوَاجِهِنَّ)).

(اسناده صحيح) آداب الزفاف (۲۸۲۔۲۸۳۔ الطبعة الجديدة)

ترجمہ: روایت ہے ذکوان سے وہ روایت کرتے ہیں مولیٰ سے عمرو بن عاص کے کہ عمرو بن عاص نے بھیجا ان کو علی رضی اللہ عنہ کی طرف کہ اجازت مانگے عمرو بن عاص کے لیے اسماء بنت عمیس کے پاس جانے کی' سو اجازت دی علی رضی اللہ عنہ نے اسماء کے پاس جانے کی کہ علی ان کے شوہر تھے پھر جب وہ فارغ ہوئے عمرو اپنے کام سے یعنی جو کچھ کہا سنا تھا کہہ چکے تو پوچھا مولیٰ نے عمرو بن عاص سے سبب اجازت مانگنے کا تو فرمایا انہوں نے کہ نبی ﷺ نے ہم کو منع کیا ہے یا یہ کہا کہ منع کیا ہے اس سے کہ داخل ہوں بیبیوں پر بے اجازت ان کے شوہروں کے۔

فائدہ: اس باب میں عقبہ بن عامر اور عبداللہ بن عمر اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

بَابُ: مَا جَآءَ فِي تَحْذِيرِ فِتْنَةِ النِّسَآءِ

عورتوں کے فتنے سے بچنے کے بیان میں

(۲۷۸۰) **عَنْ** أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ وَسَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: **((مَا تَرَكْتُ بَعْدِي فِي النَّاسِ فِتْنَةً أَضَرَّ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ)).** (اسناده صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (۲۷۰۱)

ترجمہ: روایت ہے اسامہ بن زید اور سعید بن زید رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: نہیں چھوڑا میں نے اپنے بعد لوگوں میں کوئی فتنہ ضرر پہنچانے والا مردوں کو عورتوں کے فتنہ سے بڑھ کر۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور روایت کی یہ حدیث کئی ثقہ لوگوں نے سلیمان تیمی سے انہوں نے ابوعثمان سے' انہوں نے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے انہوں نے نبی ﷺ سے۔ اور نہیں ذکر کیا انہوں نے سعید بن زید بن عمرو بن نفیل کا اس سند میں۔ اور نہیں جانتے ہم کسی راوی کو کہ اس نے کہا ہو روایت ہے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے سوا معتمر کے۔ اور اس باب میں ابوسعید سے بھی روایت ہے۔

❀❀❀❀

۳۲۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ اتِّخَاذِ الْقُصَّةِ

بالوں کا گچھا بنانے کی برائی میں

(۲۷۸۱) **حَدَّثَنَا** حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ: أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ خَطَبَ بِالْمَدِينَةِ يَقُولُ: أَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ؟

[إِنِّي] سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَنْهٰى عَنْ هٰذِهِ الْقُصَّةِ وَيَقُوْلُ: ((إِنَّمَا هَلَكَتْ بَنُوْإِسْرَائِيْلَ حِيْنَ اتَّخَذَهَا نِسَآؤُهُمْ)). (اسناده صحيح) غاية المرام (١٠٠)

ترجمہ: حمید بن عبدالرحمٰن نے بیان کیا، انہوں نے کہا سنا میں نے معاویہ رضی اللہ عنہ کو کہ خطبہ پڑھا انہوں نے مدینہ میں یعنی اپنے ایام امارت میں تو فرمانے لگے کہاں ہیں عالم تمہارے اے مدینہ والو؟ سنا ہے میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ منع فرماتے تھے ان چوٹیوں سے اور کہتے تھے کہ ہلاک ہوئے بنی اسرائیل جب ڈالیں ان کی عورتوں نے چوٹیاں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور مروی ہوئی کئی وجہ سے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے۔

مترجم: مراد یہ ہے کہ کپڑا یا بال بہت سے لگا کر بڑی چوٹی ڈالنا موجب ہلاکت ہے اس لیے کہ وہ شعار ہے زانیات کا اور دستور ہے فاسقات کا۔

❀❀❀❀

٣٣۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الْوَاصِلَةِ وَالْمُسْتَوْصِلَةِ وَالْوَاشِمَةِ وَالْمُسْتَوْشِمَةِ

بال گودنے والی، گدوانے والی اور بالوں کو جوڑنے اور جڑوانے والیوں کے بیان میں

(٢٧٨٢) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَعَنَ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ مُبْتَغِيَاتٍ لِلْحُسْنِ مُغَيِّرَاتٍ خَلْقَ اللّٰهِ. (اسناده صحيح) آداب الزفاف (٢٠٢۔ ٢٠٤۔ الطبعة الجديده)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ سے کہ نبی ﷺ نے لعنت فرمائی گودنا گودنے والی عورتوں کو اور جو گودنا گودوائیں اور جو دانتوں کو سوہن کر کے باریک کرتی ہیں ڈھونڈتی ہیں ان کاموں سے حسن اور خوبصورتی بدلنے والیاں ہیں اللہ تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی چیز کو۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(٢٧٨٣) عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ)). وَقَالَ نَافِعٌ الْوَشْمُ فِي اللِّثَةِ. (اسناده صحيح) التعليق الرغيب (٣/ ١١٤) غاية المرام (٩٣)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: لعنت کرے اللہ تعالیٰ اس عورت کو جو بالوں میں جوڑ لگائے اور اس عورت کو جو اپنے بالوں میں جوڑ لگوائے تاکہ دراز اور زیادہ معلوم ہوں، اور لعنت کرے گودنا گودنے والی عورت کو اور گودوانے والی کو۔ اور کہا نافع نے کہ گودنا مسوڑھوں میں ہوتا ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں ام المومنین عائشہ اور معقل بن یسار اور اسماء بنت ابوبکر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم

سے بھی روایت ہے۔ روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے عبیداللہ بن عمر سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند روایت مذکور کے مگر نہ ذکر کیا قول نافع کا اس میں۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: شاید اس زمانہ میں گودنا اسی مقام میں مروج ہوگا اس لیے نافع نے یہ تفسیر کی ورنہ گودنا کہیں بھی ہو ممنوع اور غیر مشروع ہے۔

❀❀❀❀

٣٤۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الْمُتَشَبِّهَاتِ بِالرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءَ

ان عورتوں کے بیان میں جو مردوں سے مشابہت کرتی ہیں

(٢٧٨٤) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْمُتَشَبِّهَاتِ بِالرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ وَالْمُتَشَبِّهِيْنَ بِالنِّسَاءِ مِنَ الرِّجَالِ. (اسناده صحيح) الروض النضير (٤٤٧) الآداب (٦٢١) جلباب المرأة (١٤٥)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا انہوں نے کہ لعنت کی رسول اللہ ﷺ نے ان عورتوں کو جو مردوں سے مشابہت کرتی ہیں (یعنی لباس اور بات چیت وغیرہ میں) اور لعنت کی ان مردوں کو جو عورتوں سے مشابہت کرتے ہیں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(٢٧٨٥) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْمُخَنَّثِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالْمُتَرَجِّلَاتِ مِنَ النِّسَاءِ.

(اسناده صحيح) [انظر ماقبله]

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا انہوں نے کہ لعنت کی رسول اللہ ﷺ نے مخنثوں کو مردوں میں سے اور جو تشبیہ کرے مردوں سے عورتوں میں سے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے۔

مترجم: عورت مرد کی مشابہت کرے۔ یعنی لباس اور بولی اور وضع وغیرہ میں جو چیز مردوں کے ساتھ خاص ہے اختیار کرے مثلاً انگرکھا پہنے یا عمامہ باندھے کھڑی بولی بولے سر پر پٹی رکھے یا سر منڈائے وغیر ذلک۔

❀❀❀❀

٣٥۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ خُرُوْجِ الْمَرْأَةِ مُتَعَطِّرَةً

عورت کو خوشبو لگا کر نکلنے کی کراہت کے بیان میں

(٢٧٨٦) عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((كُلُّ عَيْنٍ زَانِيَةٌ، وَالْمَرْأَةُ إِذَا اسْتَعْطَرَتْ فَمَرَّتْ

بِالْمَجْلِسِ، فَهِيَ كَذَا وَكَذَا))، يَعْنِيْ زَانِيَةً.

(اسناده حسن) (تخريج الايمان لابي عبيد: ٩٦/١١٠، تخريج المشكاة: ٦٥، حجاب المرأة: ٦٤)

ترجمہ: روایت ہے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ ہر آنکھ زانیہ ہے، اور عورت جب خوشبو لگائے اور مردوں کے بیٹھنے کی جگہ پر گزرے سو وہ ایسی تیسی ہے یعنی زانیہ ہے۔

فائدہ: اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: ہر آنکھ زانیہ ہے۔ یعنی آنکھ کا بچانا غیر عورت پر نہ پڑے نہایت مشکل ہے اور بہت کم لوگ اس سے پرہیز کرتے ہیں۔ اکثر ایسے ہیں جن کی نظر نامحرم پر براہ شہوت پڑتی ہے اور یہ ہی آنکھ کا زنا ہے۔

❀❀❀❀

٣٦۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي طِيبِ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ

مردوں اور عورتوں کی خوشبو کے بیان میں

(٢٧٨٧) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((طِيبُ الرِّجَالِ مَا ظَهَرَ رِيحُهُ وَخَفِيَ لَوْنُهُ وَطِيبُ النِّسَاءِ مَا ظَهَرَ لَوْنُهُ وَخَفِيَ رِيحُهُ)).

(اسناده صحيح) تخريج المشكاة (٤٤٣) مختصر الشمائل (١٨٨) الرد على الكتانى ص (١١)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ خوشبو مردوں کی وہ ہے کہ ظاہر ہو بو اس کی اور چھپا ہو رنگ اس کا۔ اور خوشبو عورتوں کی وہ ہے کہ ظاہر ہو رنگ اس کا اور چھپی ہو بو اس کی۔

فائدہ: روایت کی ہم سے علی بن حجر نے انہوں نے اسماعیل سے انہوں نے جریری سے انہوں نے ابو نضرہ سے انہوں نے طفاوی سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کی۔ اور یہ حدیث حسن ہے۔ لیکن طفاوی کو نہیں پہچانتے ہم مگر اسی روایت سے اور نہیں جانتے ہم نام ان کا۔ اور حدیث اسماعیل بن ابراہیم کی اتم سے اور اطول ہے اس باب میں عمران بن حصین سے بھی روایت ہے۔

❀❀❀❀

(٢٧٨٨) عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنَّ خَيْرَ طِيبِ الرِّجَالِ مَا ظَهَرَ رِيحُهُ وَخَفِيَ لَوْنُهُ وَخَيْرَ طِيبِ النِّسَاءِ مَا ظَهَرَ لَوْنُهُ، وَخَفِيَ رِيحُهُ)) وَنَهَى عَنْ مِيثَرَةِ الْأُرْجُوَانِ. (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ بہتر خوشبو مردوں کی وہ ہے کہ ظاہر ہو بو اس کی اور پوشیدہ ہو رنگ اس کا، اور بہتر خوشبو عورتوں کی وہ ہے کہ ظاہر ہو رنگ اس کا اور پوشیدہ ہو بو اس کی۔ اور منع فرمایا آپ

ﷺ نے زین پوش سرخ یعنی ریشمی سے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔

مترجم: مراد ان حدیثوں کی یہ ہے کہ مرد کو ایسی خوشبو لگانا چاہیے کہ جس میں بو ہو اور رنگ نہ ہو مثل عطر وغیرہ کے۔ اور عورت کو وہ کہ جس میں رنگ ہو اور بو نہ ہو مثل حنا وغیرہ کے۔

❀❀❀❀

٣٧۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ رَدِّ الطِّيبِ

خوشبو پھیر دینے کی کراہت کے بیان میں

(٢٧٨٩) عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ : كَانَ أَنَسٌ لَا يَرُدُّ الطِّيبَ، وَقَالَ أَنَسٌ : إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ لَا يَرُدُّ الطِّيبَ.

ترجمہ: روایت ہے ثمامہ بن عبداللہ سے کہا انہوں نے کہ انس رضی اللہ عنہ کی عادت تھی کہ خوشبو کی چیز نہ پھیرتے تھے اور کہا انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی ﷺ بھی خوشبو نہ پھیرتے تھے۔ (اسنادہ صحیح) مختصر الشمائل (١٨٦)۔

فائدہ : اس باب میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(٢٧٩٠) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((ثَلَاثٌ لَا تُرَدُّ: الْوَسَائِدُ وَالدُّهْنُ وَاللَّبَنُ)).

(اسناده حسن) [المصدر نفسه (١٨٧)]

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ تین چیزیں ہیں کہ وہ پھیری نہیں جاتیں ایک تکیہ دوسری خوشبو تیسری دودھ۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے۔ اور عبداللہ بن مسلم بیٹے ہیں جندب کے اور وہ مدائن کے رہنے والے ہیں۔

❀❀❀❀

(٢٧٩١) عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِذَا أُعْطِيَ أَحَدُكُمُ الرَّيْحَانَ فَلَا يَرُدُّهُ فَإِنَّهُ خَرَجَ مِنَ الْجَنَّةِ. (اسناده ضعيف) مختصر الشمائل (١٨٩) سلسلة الاحاديث الضعيفة (٧٦٤) ابوعثمان نہدی نے نبی سے کچھ نہیں سنا۔

ترجمہ: روایت ہے ابوعثمان نہدی سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جب دی جائے تم میں کسی کو خوشبو تو نہ پھیرے اس کو اس لیے کہ وہ جنت سے نکلی ہے۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے حسن ہے۔ اور نہیں جانتے ہم حنان کی کوئی روایت سوا اس کے۔ اور ابوعثمان نہدی کا نام عبدالرحمن

بن مل ہے اور پایا انہوں نے زمانہ مبارک نبی ﷺ کا اور نہیں دیکھا ان کو اور نہ سنی آپ سے کوئی حدیث۔

❀❀❀❀

۳۸۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ مُبَاشَرَةِ الرَّجُلِ الرَّجُلَ وَالْمَرْأَةِ الْمَرْأَةَ

مباشرت ممنوعہ کے بیان میں

(۲۷۹۲) عَنْ عَبْدِاللهِ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : ((لَا تُبَاشِرُ الْمَرْأَةُ الْمَرْأَةَ حَتّٰى تَصِفَهَا لِزَوْجِهَا كَأَنَّهُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا)). (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ نہ ملے عورت سے عورت اور نہ ملاقات کرے کہ بیان کرے اس کا اپنے شوہر کے آگے اس طرح کہ گویا کہ وہ اس کو دیکھ رہا ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: یعنی عورت کو نہ چاہیے کہ کسی اپنی ملاقاتی عورت کا اپنے شوہر کے سامنے ایسا ذکر کرے کہ گویا وہ اس کو دیکھتا ہو کہ اس میں خوف فتنہ کا ہے اور ڈر ہے زنا میں گرفتار ہو جانے کا اور مباشرت مشتق ہے بشرہ سے بشرہ ظاہر بدن اور جلد کو کہتے ہیں۔ مباشرت لغوی معنی اپنا بدن دوسرے کے بدن سے لگانا مگر یہاں ملاقات اور ملنا مراد ہے۔[1]

❀❀❀❀

(۲۷۹۳) عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : ((لَا يَنْظُرُ الرَّجُلُ إِلٰى عَوْرَةِ الرَّجُلِ، وَلَا تَنْظُرُ الْمَرْأَةُ إِلٰى عَوْرَةِ الْمَرْأَةِ، وَلَا يُفْضِي الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُلِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ، وَلَا تُفْضِي الْمَرْأَةُ إِلَى الْمَرْأَةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ)). (اسنادہ صحیح) غاية المرام (۱۸۵) الروض النفير (۱۱۷۹) ارواء الغليل (۱۸۰۸)

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ نہ نظر کرے کوئی مرد کسی مرد کے ستر کی طرف اور نہ کوئی عورت کسی عورت کے ستر کی طرف اور نہ ملے کوئی مرد کسی مرد سے ایک کپڑے میں۔ یعنی دونوں ایک کپڑا اوڑھ کر اندر سے برہنہ ہو کر نہ لیٹیں اور نہ ملے کوئی عورت کسی عورت سے ایک کپڑے میں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

مترجم: یعنی جیسے ستر ڈھانپنا عورت کو مرد سے ضروری ہے اسی طرح عورت سے بھی ضروری ہے اکثر عورتیں آپس میں بے ستری کو حرام نہیں جانتی اور اس میں تساہل کرتی ہیں۔ معاذ اللہ من ذلک اللہ اس بلا سے بچائے۔

---

[1] بلکہ مراد اس کی آئندہ دوسری حدیث میں واضح ہے۔

٣٩۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِيْ حِفْظِ الْعَوْرَةِ

ستر عورت کی حفاظت کے بیان میں

(٢٧٩٤) **أَخْبَرَنَا** بَهْزُ بْنُ حَكِيْمٍ عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ : قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ! عَوْرَاتُنَا مَا نَأْتِيْ مِنْهَا وَمَا نَذَرُ؟ قَالَ: **((احْفَظْ عَوْرَتَكَ إِلَّا مِنْ زَوْجَتِكَ أَوْ مَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ))**. قَالَ قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ إِذَا كَانَ الْقَوْمُ بَعْضُهُمْ فِيْ بَعْضٍ؟ قَالَ: **((إِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ لَا يَرَاهَا أَحَدٌ فَلَا تُرِيَنَّهَا))** قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ إِذَا كَانَ أَحَدُنَا خَالِيًا؟ قَالَ: **((فَاللّٰهُ أَحَقُّ أَنْ يُسْتَحْيٰ مِنْهُ النَّاسِ))**. (اسنادہ حسن)

ترجمہ: ہمیں خبر دی بہز بن حکیم نے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ دادا سے کہا ان کے دادا نے کہ پوچھا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ یارسول اللہ ستر ہمارے کیا چھپائیں ہم اس میں سے اور کیا چھوڑ دیں یعنی کس سے ستر ڈھانپیں اور کس سے نہ ڈھانپیں۔ فرمایا آپ نے کہ چھپا تو ستر اپنے کو مگر اپنی بی بی سے یا جس کے مالک ہوئے تیرے ہاتھ یعنی باندی سے کہا راوی نے عرض کی میں نے یارسول اللہ جب کہ لوگ ملے جلے ہوں آپس میں، فرمایا آپ نے: اگر ہو سکے تجھ سے کہ نہ دیکھے شرمگاہ تیری کوئی شخص تو نہ دکھلا تو اس کو کسی کو۔ کہا میں نے یا نبی اللہ جب کہ ہوئے کوئی ہم میں سے اکیلا یعنی خلوت میں ہو؟ فرمایا آپؐ نے: اللہ تعالیٰ زیادہ مستحق ہے بہ نسبت آدمیوں کے کہ حیا کی جائے اس سے۔ یعنی تنہائی میں بھی برہنہ نہ ہونا چاہیے اور اللہ سے شرم کرنا چاہیے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔

❀❀❀❀

٤٠۔ بَابُ: مَا جَاءَ أَنَّ الْفَخِذَ عَوْرَةٌ

اس بیان میں کہ ران ستر میں داخل ہے

(٢٧٩٥) **عَنْ** جَرْهَدٍ قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ بِجَرْهَدٍ فِي الْمَسْجِدِ، وَقَدِ انْكَشَفَ فَخِذُهُ فَقَالَ : **((إِنَّ الْفَخِذَ عَوْرَةٌ))**. (اسنادہ صحیح) الارواء: ١/ ٢٩٧، ٢٩٨) تخريج المشكاة (٣١١٤)

ترجمہ: روایت ہے جرہد سے کہا کہ گزرے نبی ﷺ ان کے پاس سے مسجد میں اور ان کی ران کھلی ہوئی تھی تو فرمایا آپؐ نے کہ ران بھی ستر میں داخل ہے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے مگر اس کی اسناد میں متصل نہیں دیکھتا۔

❀❀❀❀

(۲۷۹۶) عَنْ جَرْهَدٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ بِهِ وَهُوَ كَاشِفٌ عَنْ فَخِذِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((غَطِّ فَخِذَكَ فَإِنَّهَا مِنَ الْعَوْرَةِ)). [اسناده صحيح]

ترجمہ: روایت ہے جرہد رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ گزرے ان کے پاس اور وہ کھولے ہوئے تھے ران اپنی سو فرمایا نبی ﷺ نے: ڈھانپ لو تم اپنی ران کو وہ ستر میں داخل ہے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔

❀❀❀❀

(۲۷۹۷) عَنْ جَرْهَدِ الْأَسْلَمِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((الْفَخِذُ عَوْرَةٌ)). (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے جرہد رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ ران عورت میں داخل ہے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔

❀❀❀❀

(۲۷۹۸) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : ((الْفَخِذُ عَوْرَةٌ)). (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ ران عورت میں داخل ہے۔

فائدہ : اس باب میں علی اور محمد بن عبداللہ بن جحش سے بھی روایت ہے۔ اور یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ اور عبداللہ بن جحش اور ان کے بیٹے کو صحبت ہے جناب رسالت مآب ﷺ کی۔

❀❀❀❀

٤١۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي النَّظَافَةِ

پاکیزگی کے بیان میں

(۲۷۹۹) عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي حَسَّانَ قَالَ : سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ : ((إِنَّ اللّٰهَ طَيِّبٌ يُحِبُّ الطَّيِّبَ نَظِيفٌ يُحِبُّ النَّظَافَةَ، كَرِيمٌ يُحِبُّ الْكَرَمَ، جَوَادٌ يُحِبُّ الْجُودَ، فَنَظِّفُوا أُرَاهُ قَالَ۔ أَفْنِيَتَكُمْ وَلَا تَشَبَّهُوا بِالْيَهُودِ، قَالَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِمُهَاجِرِ بْنِ مِسْمَارٍ، فَقَالَ حَدَّثَنِيهِ عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ إِلَّا إِنَّهُ قَالَ: ((نَظِّفُوا أَفْنِيَتَكُمْ)). (ضعيف لكن قوله: ((ان الله جواد)) الخ صحيح) غاية المرام (۱۱۳) سلسلة الاحاديث الصحيحة (۲۳٦ـ ۱٦۲۷) حجاب المرأة (۱۰۱)

ترجمہ: روایت ہے صالح بن ابوحسان سے کہا انہوں نے کہ سنا میں نے سعید بن مسیب سے کہ فرماتے تھے کہ بے شک اللہ

تعالیٰ پاک ہے دوست رکھتا ہے پاکیزگی اور نظیف ہے دوست رکھتا ہے نظافت کو۔ کریم ہے دوست رکھتا ہے کرم کو، جواد ہے دوست رکھتا ہے جود کو، سو تم پاک و صاف رکھو۔ کہا صالح نے کہ گمان کرتا ہوں میں کہ فرمایا سعید بن مسیب نے صاف و پاک رکھو اپنے صحنوں کو اور مشابہت نہ کرو ساتھ یہود کے یعنی وہ اپنے صحنوں میں کوڑا جمع کرتے ہیں تم نہ کرو، کہا صالح نے ذکر کی میں نے یہ روایت مہاجر بن مسمار سے کہا انہوں نے کہ روایت کی مجھ سے عامر بن سعد نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مثل اس کی مگر یہ کہ کہا کہ صاف کرو تم اپنے صحنوں کو یعنی گمان کرتا ہوں کہ الفاظ نہیں ذکر کیے۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے۔ اور خالد بن ایاس ضعیف سمجھے جاتے ہیں۔ اور ان کو ابن ایاس بھی کہتے ہیں۔

مترجم: اللہ تعالیٰ نظیف ہے الخ۔ نظافت کے معنی کمال طہارت اور صفائی کے ہیں۔ اور یہاں مراد ہے پاک ہونا باری تعالیٰ شانہ کا صفات حدوث سے اور سمات زوال و نقص سے۔ اور نظافت کرو یعنی صاف و پاک کرو مکانوں کو کوڑے کرکٹ سے اور بدن کو نجاست سے اور دل کو کبر و حسد سے اور عقائد فاسدہ سے، اور روح کو ماسوی اللہ تعالیٰ سے۔

❀❀❀❀

٤٢۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الْإِسْتِتَارِ عِنْدَ الْجِمَاعِ

جماع کے وقت پردہ کرنے کے بیان میں

(٢٨٠٠) عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((إِيَّاكُمْ وَالتَّعَرِّيَ، فَإِنَّ مَعَكُمْ مَنْ لَا يُفَارِقُكُمْ إِلَّا عِنْدَ الْغَائِطِ وَحِيْنَ يُفْضِي الرَّجُلُ إِلَى أَهْلِهِ، فَاسْتَحْيُوْهُمْ وَأَكْرِمُوْهُمْ)). (اسناده ضعيف) الارواء (٦٤) تخريج المشكاة (٣١١٥۔ التحقيق الثانى) اس کو امام ترمذی نے غریب (ضعیف) کہا ہے

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بچو تم برہنہ ہونے سے اس لیے کہ تمہارے ساتھ وہ لوگ ہیں کہ نہیں جدا ہوتے ہیں تم سے مگر پائخانے کے وقت، اور جب جماع کرتا ہے مرد اپنی عورت سے سو تم حیا کرو ان سے اور تعظیم کرو ان کی۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے۔ اور ابومحیاہ کا نام یحییٰ بن یعلیٰ ہے۔

مترجم: وہ ساتھی ملائکہ ہیں کہ حفاظت عباد کے لیے ہر ایک کے ساتھ ہیں اور تحریر اعمال وغیرہ کے واسطے۔

❀❀❀❀

٤٣۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي دُخُولِ الْحَمَامِ

حمام میں جانے کے بیان میں

(٢٨٠١) عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : ((مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يُدْخِلْ حَلِيلَتَهُ الْحَمَّامَ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَدْخُلِ الْحَمَّامَ بِغَيْرِ إِزَارٍ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَجْلِسْ عَلٰى مَائِدَةٍ يُدَارُ عَلَيْهِمُ الْخَمْرُ)).

(اسناده حسن) التعليق الرغيب : ١/٨٨-٨٩) الارواء (١٩٤٩) غاية المرام (١٩٠).

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو ایمان رکھتا ہو اللہ تعالیٰ پر اور پچھلے دن پر تو نہ بھیجے اپنی عورت کو حمام میں کہ وہاں بے ستری اور بے حیائی اور کشف ستر ہوتا ہے اور جو ایمان رکھتا ہو اللہ تعالیٰ پر اور پچھلے دن پر تو نہ داخل ہو حمام میں بغیر تہبند کے یعنی برہنہ نہ نہائے، جیسے کہ جہال اور سفہاء کی عادت تھی اور جو ایمان رکھتا ہو اللہ تعالیٰ پر اور پچھلے دن پر تو نہ بیٹھے ان لوگوں کے دستر خوان پر کہ جس پر دور چلتا ہو شراب کا۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر طاؤس کی روایت سے کہ وہ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوں مگر اسی سند سے۔ کہا محمد بن اسماعیل نے لیث بن ابوسلیم صدوق ہیں مگر اکثر وہم کر جاتے ہیں کسی روایت میں۔ اور کہا محمد نے کہ کہا احمد بن حنبل نے کہ لیث کی روایت سے دل خوش نہیں ہوتا۔

❀❀❀❀

(٢٨٠٢) عَنْ عَائِشَةَ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى الرِّجَالَ وَالنِّسَاءَ عَنِ الْحَمَّامَاتِ، ثُمَّ رَخَّصَ لِلرِّجَالِ فِي الْمَيَازِرِ.

[اسناده ضعيف] غاية المرام (١٩١) نقد التاج (٦٠) التعليق الرغيب (١/٨٩) اس میں ابی عذرہ مجہول راوی ہے

ترجمہ: روایت ہے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی ﷺ نے پہلے منع فرمایا مردوں اور عورتوں کو حمام میں جانے سے پھر رخصت دی مردوں کو کہ تہ بند باندھ کر جائیں۔

فائدہ : اس حدیث کو نہیں جانتے ہم مگر حماد بن سلمہ کی روایت سے۔ اور اسناد اس کی کچھ مضبوط نہیں۔

❀❀❀❀

(٢٨٠٣) عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ الْهُذَلِيِّ أَنَّ نِسَاءً مِنْ أَهْلِ حِمْصَ أَوْ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ دَخَلْنَ عَلٰى عَائِشَةَ، فَقَالَتْ: أَنْتُنَّ اللَّاتِي يَدْخُلْنَ نِسَاؤُكُنَّ الْحَمَّامَاتِ؟ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ : ((مَا مِنِ امْرَأَةٍ تَضَعُ ثِيَابَهَا فِي غَيْرِ بَيْتِ زَوْجِهَا إِلَّا هَتَكَتِ السِّتْرَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ رَبِّهَا)).

[اسناده صحيح] التعليق الرغيب (١/٩٠-٩١) صحيح الترغيب (١٦٤ و ١٦٥) (تمام المنة)

ترجمہ: روایت ہے ابی ملیح ہذلی سے کہ کچھ عورتیں اہل حمص سے یا اہل شام سے داخل ہوئیں ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس، سو کہا آپ رضی اللہ عنہا نے کہ تم وہی ہو کہ داخل ہوتی ہیں عورتیں تمہاری یہاں حماموں میں سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے کوئی عورت ایسی نہیں ہے کہ اتارے اپنے کپڑے اپنے شوہر کے سوا اور گھر مگر یہ کہ کہ پھاڑ ڈالا اس نے وہ پردہ کہ اس کے اور اس کے رب کے درمیان تھا۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔

❀❀❀❀

٤٤۔ بَابُ: مَا جَاءَ أَنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ وَلَا كَلْبٌ

جس گھر میں تصویر اور کتا ہو اس میں فرشتوں کے نہ داخل ہونے کے بیان میں

(٢٨٠٤) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُولُ : سَمِعْتُ أَبَاطَلْحَةَ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ : ((لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا صُورَةُ تَمَاثِيلَ)). (اسناده صحيح) غاية المرام (٨٨)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ کہتے تھے سنا میں نے ابوطلحہؓ سے کہتے تھے کہ سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے: نہیں داخل ہوتے ہیں فرشتے اس گھر میں کہ جس میں کتا یا تصویر ہو جاندار چیزوں کی۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(٢٨٠٥) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَخْبَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((أَنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ تَمَاثِيلُ أَوْصُورَةٌ)). شَكَّ إِسْحٰقُ لَا يَدْرِي أَيُّهُمَا قَالَ. (اسناده صحيح) غاية المرام (١١٨)

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ خبر دی رسول اللہ ﷺ نے کہ فرشتے داخل نہیں ہوتے اس گھر میں کہ جس میں تمثال ہو یا تصویر۔ شک کیا اسحٰق نے کہ ان میں سے کیا کہا یعنی تماثیل کہا یا صورت۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(٢٨٠٦) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((أَتَانِي جِبْرَئِيلُ فَقَالَ إِنِّي كُنْتُ أَتَيْتُكَ الْبَارِحَةَ فَلَمْ يَمْنَعْنِي أَنْ أَكُونَ دَخَلْتُ عَلَيْكَ الْبَيْتَ الَّذِي كُنْتَ فِيهِ إِلَّا أَنَّهُ كَانَ فِي بَابِ الْبَيْتِ تِمْثَالُ الرِّجَالِ وَكَانَ فِي الْبَيْتِ قِرَامُ سِتْرٍ فِيهِ تَمَاثِيلُ، وَكَانَ فِي الْبَيْتِ كَلْبٌ. فَمُرْ بِرَأْسِ التِّمْثَالِ الَّذِي

بِالْبَابِ فَلْيُقْطَعْ فَيَصِيرُ كَهَيْئَةِ الشَّجَرَةِ وَمُرْ بِالسِّتْرِ فَلْيُقْطَعْ وَيُجْعَلْ مِنْهُ وِسَادَتَيْنِ مُنْتَبِذَتَيْنِ تُوطَآنِ، وَمُرْ بِالْكَلْبِ فَيُخْرَجُ)). فَفَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ، وَكَانَ ذٰلِكَ الْكَلْبُ جِرْوًا لِلْحُسَيْنِ أَوْلِلْحَسَنِ تَحْتَ نَضَدٍ لَهُ، فَأَمَرَ بِهِ فَأُخْرِجَ. (اسناده صحیح) آداب الزفاف (١٩٠-١٩٦-الطبعة الجديده)

ترجمہ: ہم سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ آئے میرے پاس جبرئیل اور کہا انہوں نے کہ آیا تھا میں آپ کے پاس کل کی رات کو سو نہ روکا مجھے اس سے کہ داخل ہوتا میں نزدیک آپ کے گھر میں کہ جس میں آپ تھے مگر یہی کہ دروازہ پر گھر کے تصویریں تھیں مردوں کی اور گھر میں کپڑا تھا پردہ کا کہ اس میں تصویریں تھیں اور تھا گھر میں ایک کتا سو حکم کریں آپ کہ سر اس تصویر کا جو دروازہ پر ہے کاٹ ڈالا جائے کہ حکم اس کا شجر کا سا ہو جائے اور پردہ کے لیے حکم کریں کہ اس کو قطع کر کے دو تکیے بنائے جائیں کہ پڑے رہیں اور روندے جائیں اور حکم کریں کتے کو کہ نکال دیا جائے۔ سو رسول اللہ ﷺ نے ایسا ہی کیا اور وہ کتا ایک بچہ تھا کتے کا حسین کا یا حسن رضی اللہ عنہما کا یعنی ان کے کھیلنے کے لیے تھا ان کے پلنگ کے نیچے، سو حکم کیا آپؐ نے تو وہ نکالا گیا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور اس باب میں ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے۔

مترجم: اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جو تصویر ذی روح کی کہ سر اس کا کٹا ہو رکھنا اس کا جائز ہے، اور اسی طرح درختوں اور پھولوں وغیرہ غیر ذی روح کی تصویریں۔

❀❀❀❀

٤٥۔ باب: مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ لُبْسِ الْمُعَصْفَرِ لِلرِّجَالِ

کسم کے رنگے ہوئے کپڑے کی مردوں کے لیے پہننے کی کراہت کے بیان میں

(٢٨٠٧) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : مَرَّ رَجُلٌ وَعَلَيْهِ ثَوْبَانِ أَحْمَرَانِ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ السَّلَامَ. (ضعيف الاسناد) اس میں ابویحیٰ قتات راوی ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ گزرا ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس سے اور اس پر دو کپڑے تھے سرخ رنگ کے اور سلام کیا اس نے نبی ﷺ پر سو جواب نہ دیا نبی ﷺ نے اس کو سلام کا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔ اور مراد حدیث کی اہل علم کے نزدیک یہ ہے کہ مکروہ رکھا آپؐ نے کسم کے رنگ کا کپڑا مرد کو پہننا۔ اور تجویز کیا علماء نے کہ جو رنگا جائے مدر وغیرہ میں تو اس میں کچھ مضائقہ نہیں جب کہ وہ کسم کا نہ ہوئے۔

مترجم: مدر یعنی گیرو وغیرہ۔

❀❀❀❀

(۲۸۰۸) عَنْ هُبَيْرَةَ بْنِ يَرِيمَ قَالَ: قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَعَنِ الْقَسِّيِّ وَعَنِ الْمِيثَرَةِ وَعَنِ الْجِعَةِ قَالَ أَبُو الْأَحْوَصِ وَهُوَ شَرَابٌ يُتَّخَذُ بِمِصْرَ مِنَ الشَّعِيرِ.

(صحيح المتن) سلسلة الأحاديث الصحيحة [۲۳۹٤].

ترجمہ: روایت ہے ہبیرہ بن یریم سے کہا کہ علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مرد کو سونے کی انگوٹھی پہننے سے اور ریشمی کپڑا پہننے سے اور ریشمی زین پوش سے اور جعہ سے۔ اور ابوالاحوص نے کہا کہ وہ ایک شراب ہے مصر کی کہ جو سے بناتے ہیں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۲۸۰۹) عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِسَبْعٍ وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ: أَمَرَنَا بِاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ، وَعِيَادَةِ الْمَرِيضِ، وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ وَإِجَابَةِ الدَّاعِي، وَنَصْرِ الْمَظْلُومِ، وَإِبْرَارِ الْمُقْسِمِ وَرَدِّ السَّلَامِ. وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ: عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ أَوْحَلْقَةِ الذَّهَبِ، وَآنِيَةِ الْفِضَّةِ، وَلُبْسِ الْحَرِيرِ، وَالدِّيبَاجِ، وَالْإِسْتَبْرَقِ، وَالْقَسِّيِّ. (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ حکم کیا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سات چیزوں کا اور منع فرمایا ہم کو سات چیزوں سے، حکم کیا ہم کو جنازوں کے ساتھ چلنے سے، اور مریض کی عیادت کا، اور چھینکنے والے کے جواب دینے کا، اور بلانے والے کی بات قبول کرنے کا اور مظلوم کی مدد کا اور قسم کھانے والے کی قسم سچا کرنے کا، اور سلام کے جواب دینے کا۔ اور منع فرمایا ہم کو سات چیزوں سے سونے کی انگوٹھی پہننے سے یعنی مردوں کو اور سونے کے چھلے پہننے سے یعنی مردوں کو اور چاندی کے برتنوں سے اور حریر اور دیباج اور استبرق اور قسی کے پہننے سے کہ یہ سب ریشمی کپڑے ہیں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور اشعث بن سلیم بیٹے ہیں ابی الشعثاء کے یعنی ابی الشعثاء کا نام سلیم ہے اور سلیم بیٹے ہیں اسود کے۔

❀❀❀❀

بَابُ: مَا جَآءَ فِي لُبْسِ الْبَيَاضِ

سفید کپڑے پہننے کے بیان میں

(۲۸۱۰) عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الْبَسُوا الْبَيَاضَ فَإِنَّهَا أَطْهَرُ وَأَطْيَبُ، وَكَفِّنُوا فِيهَا مَوْتَاكُمْ)). (صحيح) الاحكام (٦٢) تخريج مشكاة المصابيح (١٦٣٨) الروض (٤٠٧) مختصر الشمائل (٥٤).

ترجمہ: روایت ہے سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: پہنو تم سفید کپڑے اس لیے کہ وہ پاکیزہ اور عمدہ ہیں اور کفن دو اس میں اپنے مردوں کو۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں ابن عباس اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔

❀❀❀❀

٤٨۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي لُبْسِ الْحُمْرَةِ لِلرِّجَالِ

مردوں کے لیے سرخ کپڑے پہننے کی اجازت کے بیان میں

(٢٨١١) **عَنْ** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِي لَيْلَةٍ إِضْحِيَانٍ، فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَإِلَى الْقَمَرِ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَاءُ فَإِذَا هُوَ عِنْدِي أَحْسَنُ مِنَ الْقَمَرِ.

(اسناده ضعيف) مختصر الشمائل (٨) اس میں اشعث بن سوار ضعیف اور ابو اسحاق مدلس ہے

ترجمہ: روایت ہے جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ دیکھا میں نے نبی ﷺ کو چاندنی رات میں سو میں نظر کرنے لگا رسول اللہ ﷺ کی طرف اور چاند کی طرف اور آپ پر جوڑا تھا سرخ رنگ کا تو اس وقت میرے نزدیک وہ زیادہ حسین تھے چاند سے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر اشعث کی روایت سے۔ اور روایت کی شعبہ نے اور ثوری نے ابو اسحاق سے انہوں نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے دیکھا میں نے رسول اللہ ﷺ کے جسم مبارک پر سرخ جوڑا یعنی اس میں خطوط سرخ تھے نہ یہ کہ بالکل سرخ ہو۔ روایت کی ہم سے یہ محمود بن غیلان نے انہوں نے وکیع سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے ابو اسحاق سے۔ اور روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے ابو اسحاق سے یہی روایت۔ اور اس حدیث میں یہی ذکر ہے اور اس سے زیادہ پوچھا میں نے محمد بن اسماعیل بخاری سے اور کہا میں نے کہ حدیث ابو اسحاق کی جو مروی ہے براء سے وہ زیادہ صحیح ہے یا حدیث جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی تو تجویز کیا انہوں نے کہ دونوں حدیثیں صحیح ہیں۔ اور اس باب میں براء اور ابو جحیفہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔

❀❀❀❀

٤٨۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الثَّوْبِ الْأَخْضَرِ

سبز کپڑوں کے بیان میں

(٢٨١٢) **عَنْ** أَبِي رِمْثَةَ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَعَلَيْهِ بُرْدَانِ أَخْضَرَانِ. (اسناده صحيح) مختصر الشمائل (٣٦).

ترجمہ: روایت ہے ابورمثہ سے کہا انہوں نے کہ دیکھا میں نے رسول اللہ ﷺ کو اوران پر دو کپڑے سبز تھے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔نہیں جانتے ہم اس کومگر عبیداللہ بن ایاد کی روایت سے اور رمثہ تیمی کا نام حبیب بن حیان ہے۔اور بعضوں نے کہا کہ رفاعہ بن یثربی ہے۔

❁❁❁❁

٤٩۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الثَّوْبِ الْأَسْوَدِ

سیاہ کپڑوں کے بیان میں

(٢٨١٣) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ ذَاتَ غَدَاةٍ وَعَلَيْهِ مِرْطٌ مِنْ شَعْرٍ أَسْوَدَ.

(اسنادہ صحیح) مختصر الشمائل (٥٦)

ترجمہ: روایت ہے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ نکلے نبی ﷺ ایک دن صبح کو اوران پر چادر تھی کالے بالوں کی۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

❁❁❁❁

٥٠۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الثَّوْبِ الْأَصْفَرِ

زرد کپڑوں کے بیان میں

(٢٨١٤) عَنْ قَيْلَةَ بِنْتِ مَخْرَمَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: قَدِمْنَا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، فَذَكَرَتِ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ حَتّٰى جَاءَ رَجُلٌ وَقَدِ ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ، فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُولَ اللّٰهِ! فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَعَلَيْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ))، وَعَلَيْهِ تَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ أَسْمَالُ مُلَيَّتَيْنِ كَانَتَا بِزَعْفَرَانٍ وَقَدْ نَفَضَتَا وَمَعَهُ عُسَيِّبُ نَخْلَةٍ. (اسنادہ حسن) (مختصر الشمائل: ٥٣، التحقيق الثانی)

ترجمہ: روایت ہے بنت مخرمہ قیلہ سے کہا انہوں نے کہ آئے ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس اور ذکر کی انہوں نے اس کے بعد حدیث بہت لمبی یہاں تک کہ کہا انہوں نے کہا آیا آپ کے پاس ایک مرد اور بلند ہو چکا تھا آفتاب سو کہا السلام علیک یارسول اللہ تو فرمایا آپ نے وعلیک السلام ورحمۃ اللہ اور آپ ﷺ پر دو کپڑے تھے پرانے اور بے سیئے ہوئے رنگے گئے تھے زعفران میں اور جھڑ گیا تھا ان سے رنگ زعفران کا یعنی بسبب کثرت استعمال کے اور آپ ﷺ کے پاس ایک شاخ تھی کھجور کی۔

فائدہ : قیلہ کی حدیث کو ہم نہیں جانتے مگر عبداللہ بن حسان کی روایت سے۔

مترجم: مراد حدیث یہ ہے کہ رنگ زعفران کا ان کپڑوں سے جھڑ گیا تھا اور کچھ اثر باقی نہ رہا تھا۔

❀❀❀❀

۵۱۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ التَّزَعْفُرِ وَالْخَلُوقِ لِلرِّجَالِ

اس بیان میں کہ مردوں کو زعفران اور خلوق منع ہے

(۲۸۱۵) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ التَّزَعْفُرِ لِلرِّجَالِ. (اسناده صحیح)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ منع کیا رسول اللہ ﷺ نے تزعفر سے مردوں کو۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور روایت کی شعبہ نے یہ حدیث اسماعیل بن علیہ سے انہوں نے عبدالعزیز بن صہیب سے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے منع فرمایا زعفران کے لگانے سے یعنی مردوں کو۔ روایت کی یہ حدیث ہم سے عبداللہ بن عبدالرحمٰن نے انہوں نے آدم سے انہوں نے شعبہ سے کہا شعبہ نے معنی کراہت تزعفر کے مردوں کے لیے یہ ہیں کہ مرد خوشبو کے لیے بجائے عطر کے زعفران لگائے۔

❀❀❀❀

(۲۸۱۶) عَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَبْصَرَ رَجُلًا مُتَخَلِّقًا، قَالَ: ((اذْهَبْ فَاغْسِلْهُ ثُمَّ اغْسِلْهُ ثُمَّ لَا تَعُدْ)). (ضعيف الاسناد)

ترجمہ: روایت ہے یعلی بن مرہ سے کہ نبی ﷺ نے دیکھا ایک شخص کو خلوق لگائے ہوئے تب فرمایا جا تو اور دھو اس کو اور پھر دھو اور پھر دوبارہ نہ لگا اس کو۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔ اور اختلاف کیا بعضوں نے اس کی اسناد میں جو مروی ہے عطاء بن سائب سے۔ کہا علی نے کہا یحییٰ بن سعید نے جس نے کہ سنا ہے عطاء بن سائب سے زمانہ قدیم میں یعنی ان کی اول عمر میں سو سماع اس کا صحیح ہے اور سماع شعبہ اور سفیان کا عطاء بن سائب سے صحیح ہے مگر دو حدیثیں کہ جو مروی ہیں عطاء سے وہ روایت کرتے ہیں زاذان سے کہا شعبہ نے سنا میں نے ان دونوں حدیثوں کو عطاء سے آخر عمر میں۔ اور کہا جاتا ہے عطاء بن سائب کا آخر عمر میں حافظہ بگڑ گیا تھا۔ اس باب میں عمار اور ابی موسیٰ اور انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

مترجم: خلوق ایک خوشبو ہے کہ مرکب ہے زعفران وغیرہ سے اور غالب ہوتی ہے اس پر سرخی یا سفیدی۔ اور اکثر احادیث میں اس سے نہی وارد ہوئی ہے کہ وہ خوشبو مخصوص ہے نساء کے واسطے۔

٥٤۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْحَرِيرِ وَالدِّيبَاجِ

حریر اور دیباج کی کراہت کے بیان میں

(٢٨١٧) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ يَذْكُرُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ لَبِسَ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ)). (اسناده صحيح) غاية المرام (٧٨)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا انہوں نے سنا میں نے عمر رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس نے پہنا ریشمی کپڑا دنیا میں وہ نہ پہنے گا اسے آخرت میں۔ یعنی جنت میں۔

فائدہ: اس باب میں علی اور حذیفہ اور انس رضی اللہ عنہم اور کئی لوگوں سے روایت ہے جن کا ذکر کیا ہے ہم نے کتاب اللباس میں۔ اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کئی سندوں سے۔ اور اسماء رضی اللہ عنہا جو بیٹی ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی ہیں ان کے مولیٰ کا نام عبداللہ اور کنیت ان کی ابوعمر ہے۔ اور روایت کی ان سے عطاء بن ابورباح اور عمرو بن دینار نے۔

❁❁❁❁

٥٣۔ باب قصة غبئه ﷺ قباء لمخزمة وملاطفته معه

نبی اکرم ﷺ کا مخرمہ رضی اللہ عنہ کے لیے قباء رکھنا اور ان کے ساتھ شفقت ونرمی کرنا

(٢٨١٨) عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ قَسَمَ أَقْبِيَةً وَلَمْ يُعْطِ مَخْرَمَةَ شَيْئًا، فَقَالَ: يَا بُنَيَّ! انْطَلِقْ بِنَا إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ، قَالَ: ادْخُلْ فَادْعُهُ لِي، فَدَعَوْتُهُ لَهُ، فَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ وَعَلَيْهِ قُبَاءٌ مِنْهَا، فَقَالَ: ((خَبَأْتُ لَكَ هٰذَا))، قَالَ: فَنَظَرَ إِلَيْهِ فَقَالَ: رَضِيَ مَخْرَمَةُ. (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ تقسیم کیں رسول اللہ ﷺ نے قبائیں اور نہ دیا مخرمہ کو ان میں سے کچھ سو کہا مخرمہ نے کہ اے میرے بیٹے چلو میرے ساتھ نبی ﷺ کے پاس، کہا مسور نے کہ گیا میں ان کے ساتھ تو کہا انہوں نے کہ داخل ہو تو بلا لے آنحضرت ﷺ کو میرے لیے، سو بلایا میں نے ان کو مخرمہ کے لیے اور نکلے رسول اللہ ﷺ اور آپ کے اوپر ایک قبا تھی ان ہی قباؤں میں سے، سو فرمایا آپ نے مخرمہ سے کہ یہ بچا رکھی تھی میں نے تمہارے لیے۔ کہا راوی نے پھر دیکھا آپ ﷺ نے مخرمہ کی طرف اور فرمایا راضی ہو گئے مخرمہ۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور ابن ابوملیکہ کا نام عبداللہ بن عبیداللہ بن ابوملیکہ ہے۔

❁❁❁❁

٥٤۔ بَابُ: مَا جَاءَ أَنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ أَنْ يُرٰى أَثَرُ نِعْمَتِهِ عَلٰى عَبْدِهِ

اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے کہ دیکھا جائے اس کی نعمت کا اثر اس کے بندے پر

(٢٨١٩) عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ أَنْ يُرٰى أَثَرُ نِعْمَتِهِ عَلٰى عَبْدِهِ)). (حسن صحيح) غاية المرام (٧٥)

ترجمہ: بسند مذکور مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ بے شک اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے کہ دیکھا جائے اثر اس کی نعمت کا اس کے بندے پر۔ یعنی کپڑے سفید ہوں اور زینت شرعی سے بدن آراستہ ہو۔

فائدہ : اس باب میں ابی الاحوص سے بھی روایت ہے کہ وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں۔ اور عمران بن حصین اور ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

❀❀❀❀

٥٥۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الْخُفِّ الْأَسْوَدِ

سیاہ موزہ کے بیان میں

(٢٨٢٠) عَنْ بُرَيْدَةَ : أَنَّ النَّجَاشِيَّ أَهْدٰى لِلنَّبِيِّ ﷺ خُفَّيْنِ أَسْوَدَيْنِ سَاذَجَيْنِ، فَلَبِسَهُمَا ثُمَّ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَيْهِمَا. (اسناده صحيح) مختصر الشمائل (٥٨) صحيح ابى داؤد (١٤٤)

ترجمہ: روایت ہے بریدہ سے کہ نجاشی والئے حبش نے ہدیے میں بھیجا نبی ﷺ کو ایک جوڑا موزے کا کہ وہ دونوں سیاہ تھے اور ان میں کچھ نقش نہ تھے پھر پہنا آپ نے ان کو اور وضو کیا اور مسح کیا ان پر۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے نہیں جانتے۔ ہم اس کو مگر ولہم کی روایت سے اور روایت کی یہ محمد بن ربیعہ نے ولہم سے کہ نام ہے راوی کا۔

❀❀❀❀

٥٦۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنْ نَتْفِ الشَّيْبِ

بوڑھے بال نکالنے کی نہی میں

(٢٨٢١) عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنْ نَتْفِ الشَّيْبِ وَقَالَ : ((إِنَّهُ نُورُ الْمُسْلِمِ)). (اسناده صحيح) تخريج المشكاة (٤٤٥٨) سلسلة الاحاديث الصحيحة (١٢٤٣)

ترجمہ: روایت ہے عمرو بن شعیب سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے کہ نبی ﷺ نے منع فرمایا سفید بال اکھاڑنے سے اور فرمایا کہ وہ نور ہے مسلمان کا۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی یہ عبدالرحمٰن بن حارث نے اور کئی لوگوں نے عمرو بن شعیب سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے دادا سے۔

❁❁❁❁

٥٧۔ بَابُ: مَا جَاءَ أَنَّ الْمُسْتَشَارَ مُؤْتَمَنٌ

صاحب مشورہ کے امانت دار ہونے کے بیان میں

(٢٨٢٢) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((الْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ)). (اسناده صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جس سے مشورہ لیا جائے اس کو امانت داری ضرور ہے۔ یعنی اس کو افشائے راز نہ کرنا چاہیے۔

فائدہ : اس باب میں ابن مسعود اور ابوہریرہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث غریب ہے ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے۔

❁❁❁❁

(٢٨٢٣) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((الْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ)). (اسناده صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جس سے مشورہ لیا جائے اس کو امانت داری ضرور ہے۔

فائدہ : اس حدیث کو روایت کیا کئی لوگوں نے شیبان بن عبدالرحمٰن نحوی سے۔ اور شیبان صاحب کتاب ہیں اور صحیح الحدیث ہیں اور کنیت ان کی ابومعاویہ ہے۔ روایت کی ہم سے عبدالجبار بن علاء عطار نے انہوں نے سفیان بن عیینہ سے۔ کہا سفیان نے کہ کہا عبدالملک نے جو راوی ہیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کے کہ میں جو حدیث بیان کرتا ہوں اس میں سے کوئی حرف کاٹ نہیں رکھتا۔ یعنی پوری پوری بیان کرتا ہوں۔

❁❁❁❁

٥٨۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الشُّؤْمِ

نحوست کے بیان میں

(٢٨٢٤) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((الشُّؤْمُ فِيْ ثَلٰثَةٍ: فِي الْمَرْأَةِ وَالْمَسْكَنِ

وَالدَّابَةِ))۔ (صحیح بزیادۃ: ان کان الشؤم فی شیء ففی: ق' وھودو نھاشاذ) سلسلة الاحاديث الصحيحة (٤٤٣و ٧٩٩و ١٨٩٧)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نحوست تین چیزوں میں ہے: عورت اور گھر اور جانور میں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور بعض اصحاب زہری نے سند میں اس حدیث کے ذکر نہیں کیا حمزہ کا اور یوں کہا کہ روایت ہے سالم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ اور ایسی ہی روایت کی ہم سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ حدیث انہوں نے سفیان سے انہوں نے زہری سے انہوں نے سالم اور حمزہ سے کہ دونوں بیٹے ہیں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے اور ان دونوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ روایت کی ہم سے سعید بن عبدالرحمٰن نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے زہری سے انہوں نے سالم سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے۔ اور نہیں ذکر کیا اس میں اس کا کہ روایت ہے سعید بن عبدالرحمٰن سے وہ روایت کرتے ہیں حمزہ سے۔ اور روایت سعید کی صحیح تر ہے اس واسطے کہ علی بن مدینی اور حمیدی دونوں نے روایت کی سفیان سے اور نہ روایت کی زہری نے ہم سے یہ حدیث مگر سالم سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے۔ اور روایت کی مالک بن انس نے یہ حدیث زہری سے، اور کہا اس کی سند میں کہ روایت کی زہری نے سالم سے اور حمزہ سے کہ دونوں بیٹے ہیں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے انہوں نے روایت کی اپنے باپ سے اور اس باب میں سہل بن سعد اور عائشہ اور انس رضی اللہ عنہم سے روایت ہے۔ اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا کہ اگر نحوست ہوتی۔ کسی چیز میں تو عورت اور جانور اور گھر میں ہوتی یعنی کسی چیز میں نحوست نہیں۔ اور روایت کی حکیم بن معاویہ نے کہا انہوں نے کہ سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے شوم یعنی نحوست نہیں ہے کسی شئے میں اور کبھی ہوتی ہے برکت گھر میں اور عورت اور گھوڑے میں۔ روایت کی ہم سے یہ حدیث علی بن بحر نے انہوں نے اسماعیل بن عیاش سے انہوں نے سلیمان سے انہوں نے یحییٰ بن جابر سے انہوں نے معاویہ سے انہوں نے اپنے عم حکیم بن معاویہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

❀ ❀ ❀ ❀

٥٩۔ بَابُ: مَا جَاءَ لَا يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُوْنَ الثَّالِثِ

اس بیان میں کہ تیسرے آدمی کی موجودگی میں دو آدمی سرگوشی نہ کریں

(٢٨٢٥) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً فَلَا يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُوْنَ صَاحِبِهِمَا))۔ وَقَالَ سُفْيَانُ فِيْ حَدِيْثِهِ : ((لَا يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُوْنَ الثَّالِثِ، فَإِنَّ ذٰلِكَ يُحْزِنُهُ))۔

(اسنادہ صحیح) الروض النضير (٥٧٣) سلسلة الاحاديث الصحيحة (٣/ ٣٩٢)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے: جب تم تین شخص ہو تو نہ کان میں باتیں کریں ان

میں سے دو شخص ایک اپنے رفیق کو چھوڑ کر۔ اور سفیان نے اپنی روایت میں لا یَنْتَجِی کی بجائے لا یَتَنَاجَی کہا ہے اس لیے کہ یہ بات اس کو غم میں ڈالتی ہے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور روایت کی گئی ہے نبی ﷺ سے کہ انہوں نے فرمایا: کان میں باتیں نہ کریں دو شخص ایک کو اکیلا چھوڑ کر اس لیے کہ اس سے مومن کو ایذا ہوتی ہے۔ یعنی سب اکیلے رہ جانے کے۔ اور اللہ تعالیٰ کو بری معلوم ہوتی ہے ایذا مومن کی۔ اس باب میں ابن عمر اور ابو ہریرہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔

مترجم: یہ سرگوشی سے ممانعت تین ہی شخصوں کے ساتھ مخصوص ہے کہ اس میں ایک شخص اکیلا رہ کر گھبراتا ہے اور بدظنی میں گرفتار ہوتا ہے اور اگر چار آدمی یا زیادہ ہوں تو سرگوشی منع نہیں۔

❀❀❀❀

٦٠۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الْعِدَةِ

عہد واقرار کے بیان میں

(٢٨٢٦) عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ : رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَبْيَضَ قَدْ شَابَ، وَكَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ يُشْبِهُهُ، وَأَمَرَلَنَا بِثَلَاثَةَ عَشَرَ قَلُوصًا فَذَهَبْنَا نَقْبِضُهَا فَأَتَانَا مَوْتُهُ فَلَمْ يُعْطُونَا شَيْئًا، فَلَمَّا قَامَ أَبُوبَكْرٍ قَالَ: مَنْ كَانَتْ لَهُ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ عِدَةٌ فَلْيَجِئْ، فَقُمْتُ إِلَيْهِ فَأَخْبَرْتُهُ فَأَمَرَلَنَا بِهَا. (اسناده صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ابو جحیفہ سے کہا انہوں نے کہ دیکھا میں نے رسول اللہ ﷺ کو کہ گورے تھے اور بڑھاپا آ چلا تھا آپ پر یعنی قریب بیس بالوں کے سفید ہو چکے تھے اور حسن بن علی مشابہ تھے آپ سے یعنی صورت میں اور حکم کیا تھا ہمارے لیے تیرہ اونٹنیوں کا جوان کا تو ہم ان اونٹنیوں کے لینے کو گئے، سو آ گئی ہر کو خبر ان کی وفات کی، سو نہ دیا ہم کو لوگوں نے کچھ پھر جب قائم ہو گئے ابو بکر رضی اللہ عنہ امور خلافت پر تو کہا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہ جس سے کچھ وعدہ ہو رسول اللہ ﷺ کا تو وہ ہمارے پاس آئے، سو اٹھا میں اور خبر کی میں نے ان کو آپ کے وعدہ کی، سو حکم فرمایا ہم کو ان اونٹنیوں کے دینے کا۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔ اور روایت کی مروان بن معاویہ نے یہ حدیث اپنی اسناد سے ابو جحیفہ سے مانند اس کے۔ اور روایت کی کئی لوگوں نے اسماعیل بن ابو خالد سے کہا ابو جحیفہ نے دیکھا میں نے رسول اللہ ﷺ کو اور حسن بن علی مشابہ ان کے تھے یعنی شکل وصورت میں اور اس سے زیادہ کچھ روایت نہ کیا یعنی اونٹنیوں کا ذکر اس روایت میں نہیں۔ روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے یحییٰ سے انہوں نے اسماعیل بن ابو خالد سے انہوں نے ابو جحیفہ سے کہا انہوں نے کہ دیکھا میں نے رسول اللہ ﷺ کو اور حسن بن علی مشابہ تھے ان کے۔ اور ایسے ہی روایت کیا کئی لوگوں نے اسماعیل سے مانند اس کی۔ اور اس باب میں جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ اور ابو جحیفہ کا نام وہب السوائی ہے۔

(۲۸۲۷) حَدَّثَنَا أَبُو جُحَيْفَةَ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَكَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ يُشْبِهُهُ. (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: ہم سے ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا اور سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما اُن سے مشابہت رکھتے تھے۔

❀❀❀❀

٦١۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي

فداک ابی وامی کہنے کے بیان میں

(۲۸۲۸) عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ جَمَعَ أَبَوَيْهِ لِأَحَدٍ غَيْرِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ. (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ نہیں سنا میں نے نبی ﷺ کو کہ جمع کیا ہو آپ نے اپنے ماں باپ کو یعنی یہ کہا ہو کہ فدا ہیں تجھ پر ماں باپ میرے سوا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے۔

❀❀❀❀

(۲۸۲۹) عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ: قَالَ عَلِيٌّ: مَا جَمَعَ رَسُولُ اللّٰهِ أَبَاهُ وَأُمَّهُ لِأَحَدٍ إِلَّا لِسَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، قَالَ لَهُ يَوْمَ أُحُدٍ: ((إِرْمِ، فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي))، وَقَالَ لَهُ: ((إِرْمِ أَيُّهَا الْغُلَامُ الْحَزَوَّرُ)).

(منکر بذکر الغلام الحزور)

ترجمہ: روایت ہے سعید بن مسیب سے کہ فرمایا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے: نہیں جمع کیا رسول اللہ ﷺ نے اپنے ماں باپ کو کسی کے لیے سوا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے کہ فرمایا ان کو جنگ احد کے دن: مار تو ایک تیر فدا ہیں تجھ پر ماں باپ میرے۔ اور کہا ان سے مارو تیر اے جوان پہلوان۔

فائدہ: اس باب میں زبیر اور جابر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور مروی ہوئی ہے کئی سندوں سے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے۔ اور روایت کی کئی لوگوں نے یہ حدیث یحییٰ بن سعید بن مسیب سے انہوں نے سعد بن ابی وقاص سے، کہا سعد نے کہ جمع کیا میرے لیے رسول اللہ ﷺ نے اپنے ماں باپ کو دن احد کے۔ یعنی فداك ابی وامی فرمایا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور دونوں حدیثیں صحیح ہیں۔

❀❀❀❀

(۲۸۳۰) عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، قَالَ: جَمَعَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَبَوَيْهِ يَوْمَ أُحُدٍ.

[اسنادہ صحیح]

ترجمہ: سعید بن مسیب سے روایت ہے انہوں نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ اُحد کے دِن میرے لیے اپنے والدین کو جمع فرمایا یعنی فداك أبي و أمي فرمایا۔

❀❀❀❀

٦٢۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِيْ يَا بُنَيَّ

کسی کو شفقتاً بیٹا کہنے کے بیان میں

(٢٨٣١) عَنْ أَنَسٍ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهُ : ((يَا بُنَيَّ)). (اسناده صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (١٩٥٧)

ترجمہ: روایت ہے سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے کہ ان کو رسول اللہ ﷺ نے اپنا بیٹا فرمایا۔

فائدہ : اس باب میں مغیرہ اور عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے۔ اور مروی ہوئی ہے اور سند سے سوا اس سند کے انس رضی اللہ عنہ سے اور ابوعثمان شیخ ثقہ ہیں اور نام ان کا جعد بن عثمان ہے اور ان کو ابن دینار بھی کہتے ہیں اور بصرہ کے رہنے والے ہیں۔ اور روایت کی ان سے یونس بن عبید نے اور شعبہ اور کئی ائمہ حدیث نے۔

❀❀❀❀

٦٣۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِيْ تَعْجِيْلِ إِسْمِ الْمَوْلُوْدِ

بچے کا نام جلدی رکھنے کے بیان میں

(٢٨٣٢) عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيْهِ ،عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ بِتَسْمِيَةِ الْمَوْلُوْدِ يَوْمَ سَابِعِهِ وَ وَضْعِ الْأَذٰى عَنْهُ وَالْعَقِّ. (اسناده حسن) الارواء: ٤/٣٣٩۔ ٤٠٠۔ التحقيق الثانى)

ترجمہ: بسند مذکور مروی ہے کہ نبی ﷺ نے حکم فرمایا لڑکے کے نام رکھنے کا ساتویں دن۔ یعنی ولادت سے۔ اور اس کے بال وغیرہ جدا کرنے کا جو موجب اذیت ہیں اور عقیقہ کرنے کا۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

❀❀❀❀

٦٤۔ بَابُ: مَا جَاءَ مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْأَسْمَاءِ

مستحب ناموں کے بیان میں

(٢٨٣٣) عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : أَحَبُّ الْأَسْمَآءِ إِلَى اللّٰهِ [عَزَّوَجَلَّ] عَبْدُاللّٰهِ وَعَبْدُالرَّحْمٰنِ)).

(اسناده صحيح) ارواء الغليل (١١٧٦)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سب سے زیادہ پیارے نام اللہ تعالیٰ کے نزدیک عبداللہ اور عبدالرحمٰن ہیں۔ یعنی اس لیے کہ اس میں اقرار ہے اللہ تعالیٰ کی بندگی کا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔

❀❀❀❀

(٢٨٣٤) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ النَّبِيِّ ﷺ : ((إِنَّ أَحَبَّ الْأَسْمَاءِ إِلَى اللّٰهِ عَبْدُاللّٰهِ وَعَبْدُالرَّحْمٰنِ)).

(اسناده صحيح) [انظر ماقبله]

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سب سے زیادہ پیارے نام اللہ تعالیٰ کے نزدیک عبداللہ اور عبدالرحمٰن ہیں۔

❀❀❀❀

٦٥۔ بَابُ: مَاجَاءَ مَا يُكْرَهُ مِنَ الْأَسْمَاءِ

مکروہ ناموں کے بیان میں

(٢٨٣٥) عَنْ عُمَرَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((لَأُ نْهَيَنَّ أَنْ يُسَمّٰى رَافِعٌ وَبَرَكَةٌ وَيَسَارٌ)).

(اسناده صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (٢١٤٣)

ترجمہ: روایت ہے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بے شک میں منع کرتا ہوں کہ نام رکھا جائے کسی کا رافع اور برکت اور یسار۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔ ایسی ہی روایت کی ابواحمد نے سفیان سے انہوں نے ابوزبیر سے انہوں نے جابر سے انہوں نے عمر رضی اللہ عنہ سے اور ابواحمد ثقہ ہیں حافظ ہیں اور مشہور لوگوں کے نزدیک روایت ہے جابر کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ اور نہیں ہیں اس کی سند میں عمر رضی اللہ عنہ۔

مترجم: رافع کے معنی بلند کرنے والا اور برکت معروف ہے اور یسار کے معنی آسانی اور راحت پس ان ناموں میں یہ نقصان ہے کہ کبھی اس نام والا نہ ہوا تو زبان پر آتا ہے کہ برکت نہیں یا آسانی نہیں اور یہ غیر مستحسن ہے۔

❀❀❀❀

(٢٨٣٦) عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((لَاتُسَمِّ غُلَامَكَ رَبَاحَ وَلَا أَفْلَحَ وَلَا يَسَارَ وَلَا نَجِيحًا يُقَالُ: أَثَمَّ هُوَ؟ فَيُقَالُ: لَا)). (اسناده صحيح) ارواء الغليل (٣٧٣٠)

ترجمہ: روایت ہے سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مت نام رکھ تو اپنے غلام کا رباح یعنی ذندہ دینے والا اور نہ افلح یعنی نجات والا اور نہ یسار اور نہ نجیح افلح کے مرادف ہے اس لیے کہ کہا جائے گا کہ وہ یہاں ہے پھر جواب دیا جائے گا کہ نہیں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۲۸۳۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((أَخْنَعُ إِسْمٍ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَجُلٌ تَسَمّٰى مَلِكَ الْأَمْلَاكِ)). قَالَ سُفْيَانُ شَاهَانْ شَاهْ. (اسناده صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (۹۱٤)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ وہ پہنچاتے ہیں اس روایت کو نبی ﷺ تک کہ فرمایا آپؐ نے بدترین سب ناموں میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک قیامت کے دن اس شخص کا نام ہے کہ جس نے نام رکھا ملك الاملاك کہا سفیان نے کہ معنی اس کے شہنشاہ ہیں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور اخنع کے معنی قبیح تر ہیں۔

❀❀❀❀

٦٦۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي تَغْيِيرِ الْأَسْمَاءِ

نام بدلنے کے بیان میں

(۲۸۳۸) عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ غَيَّرَ إِسْمَ عَاصِيَةَ وَقَالَ: ((أَنْتِ جَمِيلَةُ)).

(اسناده صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (۲۱۳)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے بدل دیا عاصیہ کا نام اور فرمایا کہ تو جمیلہ ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ اور مرفوع کیا یحیٰی بن سعید قطان نے اس حدیث کو۔ اور روایت کی عبیداللہ سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مرسلاً۔ اور اس باب میں عبدالرحمٰن بن عوف سے اور عبداللہ بن سلام اور عبداللہ بن مطیع اور ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا اور حکیم بن سعید اور مسلم اور اسامہ بن اخدری اور شریح بن ہانی سے بھی روایت ہے کہ شریح اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں۔ اور خیثمہ بن عبدالرحمٰن سے بھی روایت ہے کہ وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں۔

❀❀❀❀

(۲۸۳۹) عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُغَيِّرُ الْإِسْمَ الْقَبِيحَ.

(اسناده صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (۲۰۷۔۲۰۸)

ترجمہ: روایت ہے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی ﷺ بدل دیا کرتے تھے برے نام کو۔

فائدہ : کہا ابوبکر بن نافع نے جو راوی ہیں اس حدیث کے کہ کبھی کہا عمر بن علی نے اس حدیث کی سند میں کہ روایت ہے ہشام بن عروہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ نبی ﷺ سے مرسلاً۔ اور نہیں ذکر کیا اس میں ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کا۔

❀❀❀❀

٦٧۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي أَسْمَاءِ النَّبِيِّ ﷺ

نبی ﷺ کے اسماء کے بیان میں

(٢٨٤٠) عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِنَّ لِي أَسْمَاءً: أَنَا مُحَمَّدٌ، وَأَنَا أَحْمَدُ، وَأَنَا الْمَاحِي الَّذِي يَمْحُو اللّٰهُ بِيَ الْكُفْرَ، وَأَنَا الْحَاشِرُ الَّذِي يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى قَدَمَيَّ، وَأَنَا الْعَاقِبُ الَّذِي لَيْسَ بَعْدَهُ نَبِيٌّ)). (اسناده صحيح) مختصر الشمائل (٣١٥) الروض النضير ١/ ٣٤٠.

ترجمہ: روایت ہے جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ میرے بہت سے نام ہیں، میں محمد ہوں اور میں احمد ہوں اور میں مٹانے والا ہوں کہ مٹاتا ہے اللہ تعالیٰ بسبب میرے کفر کو اور میں حاشر ہو یعنی جمع کرنے والا ہوں کہ لوگ میرے قدموں پر جمع کیے جائیں گے یعنی میرے پیچھے ہوں گے پہلے میں میدانِ حشر میں آؤں گا۔ اور میں عاقب یعنی پیچھے آنے والا ہوں کہ اس کے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

٦٨۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْجَمْعِ بَيْنَ إِسْمِ النَّبِيِّ ﷺ وَكُنْيَتِهِ

نبی ﷺ کے نام اور کنیت جمع کرنے کی کراہت کے بیان میں

(٢٨٤١) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى أَنْ يَجْمَعَ أَحَدٌ بَيْنَ إِسْمِهِ وَكُنْيَتِهِ، وَيُسَمِّي مُحَمَّدًا أَبَاالْقَاسِمِ.

(حسن صحيح) تخريج المشكاة (٤٧٦٩) التحقيق الثاني۔ سلسلة الاحاديث الصحيحة (٢٩٤٦)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ منع فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اس میں کہ جمع کرے کوئی شخص آپ کے نام اور کنیت کو اور نام رکھے اپنا محمد ابوالقاسم۔ یعنی اگر محمد نام رکھے تو چاہیے کہ کنیت کچھ اور رکھے اور اگر کنیت ابوالقاسم رکھے، تو محمد نام نہ رکھے غرض دونوں کے جمع کرنے سے منع فرمایا۔

فائدہ : اس باب میں جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۲۸۴۲) عَنْ جَابِرٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِذَا تَسَمَّيْتُمْ بِي فَلَا تَكَنَّوْا بِي)).

(اسناده صحيح) مختصر تحفة المودود) صحيح الادب المفرد (۳۵۵)

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جب کہ نام رکھو تم میرے نام کے ساتھ یعنی محمد تو کنیت نہ رکھو میری یعنی ابوالقاسم۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ اور مکروہ رکھا ہے بعض علماء نے جمع کرنا نام مبارک اور کنیت کو آنحضرت ﷺ کی۔ اور بعضوں نے ایسا کیا بھی ہے یعنی انہوں نے کراہت کو تنزیہی جانا یا مخصوص جانا آپ کی حیات کے ساتھ۔ اور مروی ہے نبی ﷺ سے کہ آپؐ نے سنا ایک شخص کو بازار میں کہ پکارتا ہے یا ابوالقاسم تو مخاطب ہوئے اس کی طرف آنحضرت ﷺ تو کہا اس نے کہ میں نے آپ کو نہیں پکارا، تب فرمایا نبی ﷺ نے کہ نہ رکھو میری کنیت، روایت کی ہم سے یہ حدیث حسن بن علی خلال نے انہوں نے یزید بن ہارون سے انہوں نے حمید سے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے۔ انہوں نے نبی ﷺ سے اور اس حدیث سے معلوم ہوئی کراہت اس کی کہ کوئی شخص اپنی کنیت ابوالقاسم رکھے۔

❀❀❀❀

(۲۸۴۳) عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ : إِنَّهُ قَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! أَرَأَيْتَ إِنْ وُلِدَ لِي بَعْدَكَ أُسَمِّيْهِ مُحَمَّدًا وَأُكَنِّيْهِ بِكُنْيَتِكَ؟ قَالَ: ((نَعَمْ))، قَالَ: فَكَانَتْ رُخْصَةً لِي.

(اسناده صحيح) مختصر تحفة المودود) تخريج المشكاة (۴۷۷۲/ التحقيق الثانى)

ترجمہ: روایت ہے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے کہ عرض کی انہوں نے یارسول اللہ بھلا فرمایئے تو اگر ہوا میرے لیے کوئی لڑکا آپ کے بعد تو نام رکھوں میں اس کا محمد اور کنیت رکھوں اس کی جو آپ کی کنیت ہے؟ یعنی ابوالقاسم۔ تو فرمایا آپ ﷺ نے کہ ہاں، کہا حضرت علیؓ نے کہ پھر یہ رخصت خاص میرے ہی لیے تھی۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

۶۹۔ بَابُ: مَا جَاءَ أَنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِكْمَةً

اس بیان میں کہ بعض شعر حکمت ہے

(۲۸۴۴) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِكْمَةً)). (حسن صحيح)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ بے شک بعضے شعر حکمت ہے۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے اس سند سے مرفوع کیا اس کو فقط ابوسعید اشج نے ابن ابی عیینہ کی روایت سے۔ اور روایت کی اور لوگوں نے ان کے سوا ابن ابی عیینہ کی روایت سے یہ حدیث موقوفاً۔ اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث کئی سندوں سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے انہوں نے روایت کی نبی ﷺ سے۔ اور اس باب میں ابی بن کعب اور ابن عباس اور عائشہ اور بریدہ اور کثیر بن عبداللہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ اور کثیر اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں وہ اپنے دادا سے۔

❀❀❀❀

(٢٨٤٥) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِكَمًا)).

(حسن صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (١٧٣١)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ نے کہ بے شک بعضے شعر حکمت ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

٧٠۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِيْ إِنْشَادِ الشِّعْرِ

شعر پڑھنے کے بیان میں

(٢٨٤٦) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَضَعُ لِحَسَّانَ مِنْبَرًا فِي الْمَسْجِدِ يَقُوْمُ عَلَيْهِ قَائِمًا يُفَاخِرُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَوْقَالَتْ : يُنَافِحُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، وَيَقُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ اللّٰهَ يُؤَيِّدُ حَسَّانَ بِرُوْحِ الْقُدُسِ مَايُفَاخِرُ أَوْيُنَافِحُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ)).

(اسناده حسن) سلسلة الاحاديث الصحيحة (١٦٥٧)

ترجمہ: روایت ہے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ تھے نبی ﷺ رکھتے حسان کے لیے منبر کہ وہ اس پر کھڑے ہو کر فخر کرتے تھے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے یا کہا ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے ینافح یعنی جواب دیتے تھے اور دفع اعتراضات کرتے تھے رسول اللہ ﷺ کی طرف سے یعنی راوی کو شک ہے اور فرماتے تھے رسول اللہ ﷺ بے شک اللہ تعالیٰ مدد کرتا ہے حسان بن ثابت کی روح القدس یعنی جبرائیل کے ساتھ جب تک وہ فخر کرتے رہتے ہیں یا جواب دیتے رہتے ہیں رسول اللہ ﷺ کی طرف سے۔

فائدہ: روایت کی ہم سے اسماعیل اور علی بن حجر نے ابن ابی الزناد سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عروہ سے انہوں

نے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے نبی ﷺ سے۔ اور اس باب میں ابو ہریرہ اور براء رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے یعنی حدیث ابن ابی الزناد کی۔

❀❀❀❀

(٢٨٤٧) عَنْ أَنَسٍ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ مَكَّةَ فِي عُمْرَةِ الْقَضَاءِ وَعَبْدُاللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ بَيْنَ يَدَيْهِ يَمْشِي وَهُوَ يَقُولُ:

خَلُّوا بَنِي الْكُفَّارِ عَنْ سَبِيْلِهِ – أَلْيَوْمَ نَضْرِبُكُمْ عَلٰى تَنْزِيْلِهِ

ضَرْبًا يُزِيْلُ الْهَامَ عَنْ مَقِيْلِهِ – وَيُذْهِلُ الْخَلِيْلَ عَنْ خَلِيْلِهِ

فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: يَاابْنَ رَوَاحَةَ! بَيْنَ يَدَي رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَفِي حَرَمِ اللّٰهِ تَقُولُ الشِّعْرَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((خَلِّ عَنْهُ يَا عُمَرُ رضی اللہ عنہ فَلَهِيَ أَسْرَعُ فِيهِمْ مِنْ نَضْحِ النَّبْلِ)).

(اسناده صحيح) مختصر الشمائل (٢١٠)

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ داخل ہوئے مکہ میں عمرۂ قضا کے سال اور عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ ان کے آگے تھے اور یہ اشعار پڑھتے جاتے تھے: یعنی چھوڑ دو اور خالی کر دو اے اولاد کفار کی راستہ اس کا، آج کے دن ماریں گے ہم تم کو اس کے اترنے پر۔ ایسی مار کہ ہلا دے دماغ کو اس کی جگہ سے، اور بھلا دے اور غافل کر دے دوست کو دوست سے، سو کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اے ابن رواحہ آگے رسول اللہ ﷺ کے اور اللہ تعالیٰ کے حرم محترم میں تم یہ شعر پڑھتے ہو؟ تب فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: چھوڑ دو اس کو اے عمر! اس لیے کہ یہ شعر پڑھنا کافروں میں زیادہ اثر کرتا ہے تیر مارنے سے۔ یعنی ان کو بہت گراں گزرتا ہے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے۔ اور روایت کی عبدالرزاق نے یہ حدیث معمر سے بھی انہوں نے زہری سے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے مانند اس کی اور مروی ہے اور حدیث میں کہ نبی ﷺ داخل ہوئے مکہ کو عمرۂ قضا میں اور کعب بن مالک ان کے آگے تھے۔ اور یہ زیادہ صحیح ہے بعض اہل حدیث کے نزدیک اس لیے کہ عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ مقتول ہوئے موتہ کے دن اور عمرہ قضاء اس کے بعد ہوا اور موتہ ایک موضع ہے شام میں۔

مترجم: حافظ ابن حجر نے ترمذی کے اس قول پر ایراد کیا ہے اور کہا کہ عمرۂ قضا کو بعد یوم موتہ کے کہنا صریح غلطی ہے۔ اور تعجب ہے کہ امام ترمذی سے کیونکر یہ ذہول اور غفلت واقع ہوئی اس لیے کہ عمرۂ قضا میں اختصام ہوا ہے جعفر کا اور ان کے بھائی کا بنت حمزہ کے لیے اور زید بن حارثہ اور جعفر اور عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہم سب ایک جگہ میں مقتول ہوئے ہیں سو یہ امر امام ترمذی رحمہ اللہ پر کیوں کر مخفی رہا۔

❀❀❀❀

(۲۸۴۸) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قِيلَ لَهَا هَلْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَتَمَثَّلُ بِشَيْءٍ مِنَ الشِّعْرِ؟، قَالَتْ: كَانَ يَتَمَثَّلُ بِشِعْرِ ابْنِ رَوَاحَةَ، وَيَقُولُ ((وَيَأْتِيكَ بِالْأَخْبَارِ مَنْ لَمْ تُزَوِّدِ)).

(اسناده صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (۲۰۵۷).

ترجمہ: روایت ہے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ ان سے پوچھا کہ نبی ﷺ کبھی کوئی شعر پڑھتے تھے؟ تو کہا انہوں نے کہ ہاں پڑھتے تھے شعر ابن رواحہ کا اور فرماتے تھے وَيَأْتِيكَ......الخ۔

فائدہ: اس باب میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: پورا شعر ابن رواحہ کا یہ ہے۔

یعنی کھول دیں گے اور ظاہر کر دیں گے تجھ پر اس دن وہ چیزیں کہ جس سے تو جاہل تھا
اور لائیں گے تیرے پاس وہ شخص خبریں کہ جن کے تو نے طیائے رنگے تھے

❀❀❀❀

(۲۸۴۹) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((أَشْعَرُ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَتْ بِهَا الْعَرَبُ قَوْلُ لَبِيدٍ أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللّٰهَ بَاطِلُ)). (صحيح بلفظ: أصدق) مختصر الشمائل (۲۰۷ ـ فقه السيرة (۲۷)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے کہ بہترین کلام کہ متکلم ہوئے اس کے ساتھ شعرائے عرب یہ قول ہے لبید کا أَلَا كُلُّ سے اخیر تک۔ یعنی آگاہ ہو کہ ہر چیز اللہ تعالیٰ کے سوا باطل ہے یعنی برسبیل فنا ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور روایت کی یہ ثوری نے عبدالملک بن عمیر سے۔

❀❀❀❀

(۲۸۵۰) عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: جَالَسْتُ النَّبِيَّ ﷺ أَكْثَرَ مِنْ مِائَةِ مَرَّةٍ، فَكَانَ أَصْحَابُهُ يَتَنَاشَدُونَ الشِّعْرَ وَيَتَذَاكَرُونَ أَشْيَاءَ مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ، وَهُوَ سَاكِتٌ فَرُبَّمَا يَتَبَسَّمُ مَعَهُمْ.

(اسناده صحيح) مختصر الشمائل (۲۱۱)

ترجمہ: روایت ہے جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ بیٹھا میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سو بار سے زیادہ سو آپ کے اصحاب اشعار پڑھتے تھے اور مذاکرہ کرتے تھے امور جاہلیت کا اور آپ ﷺ چپ بیٹھے رہتے تھے اور کبھی مسکراتے تھے ان کے ساتھ۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور روایت کی زہری نے سماک سے بھی۔

❀❀❀❀

۷۱۔ بَابُ: مَا جَاءَ لَأَنْ يَمْتَلِئَ جَوْفُ أَحَدِكُمْ قَيْحًا خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمْتَلِئَ شِعْرًا

اس بیان میں کہ کسی کو اپنے پیٹ کو پیپ سے بھر لینا، شعروں سے بھر لینے سے بہتر ہے

(۲۸۵۱) عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((لَأَنْ يَمْتَلِئَ جَوْفُ أَحَدِكُمْ قَيْحًا خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمْتَلِئَ شِعْرًا)). (اسناده صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (۳۳٦)

ترجمہ: روایت ہے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے البتہ اگر بھرا جائے پیٹ کسی کا پیپ سے تو بہتر ہے اس سے کہ بھرا جائے شعروں سے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۲۸۵۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((لَأَنْ يَمْتَلِئَ جَوْفُ أَحَدِكُمْ قَيْحًا يَرِيهِ، خَيْرٌ مِنْ أَنْ يَمْتَلِئَ شِعْرًا)). (اسناده صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (۳۳٦)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: البتہ اگر بھرا جائے پیٹ کسی کا ایسی پیپ سے کہ سڑا دے اور فاسد کر دے اس کے پیٹ کو تو بہتر ہے اس سے کہ بھرا جائے شعروں سے۔

فائدہ: اس باب میں سعد اور ابو سعید اور ابن عمر اور ابو الدرداء رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

۷۲۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الْفَصَاحَةِ وَالْبَيَانِ

فصاحت اور بیان کے متعلق

(۲۸۵۳) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((إِنَّ اللّٰهَ يُبْغِضُ الْبَلِيغَ مِنَ الرِّجَالِ الَّذِي يَتَخَلَّلُ بِلِسَانِهِ كَمَا تَتَخَلَّلُ الْبَقَرَةُ)). (اسناده صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (۸۷۸)

ترجمہ: روایت ہے عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ دشمن رکھتا ہے بلیغ کو مردوں میں سے جو زبان سے اپنی لپیٹتا ہے باتوں کو جیسا کہ گائے لپیٹتی ہے اپنی زبان سے چارہ کو۔ یعنی بہت کثیر الکلام ہے اور بے فائدہ یاوہ گوئی کرتا ہے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس اسناد سے۔اس باب میں سعد رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

بَابٌ

(٢٨٥٤) عَنْ جَابِرٍ قَالَ: نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يَنَامَ الرَّجُلُ عَلَى سَطْحٍ لَيْسَ بِمَحْجُوْرٍ عَلَيْهِ.

(اسنادہ صحیح) سلسلة الاحادیث الصحیحة (٨٢٦).

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ منع فرمایا رسول اللہ ﷺ نے آدمی ایسے کوٹھے پر سوئے کہ جس کے گرد منڈیر یا دیوار نہ ہو۔یعنی خوف ہو کہ لڑھک کر گر جائے گا نیند کی حالت میں۔

❀❀❀❀

(٢٨٥٥) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَتَخَوَّلُنَا بِالْمَوْعِظَةِ فِي الْأَيَّامِ مَخَافَةَ السَّآمَةِ عَلَيْنَا. (صحیح)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ سے کہا انہوں نے کہ تھے رسول اللہ ﷺ فرصت دیتے تھے ہم کو ساتھ نصیحت کے دنوں میں یعنی ہر وقت وعظ و نصیحت نہ کرتے اس خوف سے کہ ہم ملول نہ ہو جائیں اور اکتا نہ جائیں۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے یحیٰی بن سعید سے انہوں نے سلیمان سے انہوں نے شقیق بن سلمہ سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے مانند اس کے۔

❀❀❀❀

٧٣۔ بَابٌ: احب العمل ما دیم علیه وان قل

زیادہ پسندیدہ عمل وہ ہے جس پر ہمیشگی کی جائے اگر چہ وہ تھوڑا ہو

(٢٨٥٦) عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ قَالَ: سُئِلَتْ عَائِشَةُ وَأُمُّ سَلَمَةَ: أَيُّ الْعَمَلِ كَانَ أَحَبَّ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَتَا: مَادِيْمَ عَلَيْهِ وَإِنْ قَلَّ. (اسنادہ صحیح) صحیح ابی داؤد (١٢٣٨)

ترجمہ: روایت ہے ابوصالح سے کہا انہوں نے کہ کسی نے پوچھا ام المومنین عائشہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہما سے کہ کون سا عمل پیارا تھا رسول اللہ ﷺ کو؟ تو فرمایا ان دونوں نے کہ جس پر ہمیشگی کی جائے اگر چہ تھوڑا ہو۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے۔اور مروی ہوا ہے ہشام سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ عروہ سے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے کہ بہت پیارا عمل رسول اللہ ﷺ کو وہ تھا کہ جس پر ہمیشگی کی جائے۔روایت کی ہم سے ہارون بن اسحاق نے انہوں نے عبدہ سے انہوں نے ہشام سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اسی کے معنوں میں۔اور یہ حدیث صحیح ہے۔

٧٤۔ بابُ: خَمِّرُوا الآنِيَةَ وَأَوْكُوا الاسْقِيَةَ

برتنوں کو ڈھانپ دو اور مشکوں کے منہ باندھ دو

(٢٨٥٧) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((خَمِّرُوا الْآنِيَةَ، وَأَوْكُوا لْأَسْقِيَةَ، وَأَجِيْفُو الْأَبْوَابَ وَأَطْفِئُوا الْمَصَابِيْحَ، فَإِنَّ الْفُوَيْسِقَةَ رُبَّمَا جَرَّتِ الْفَتِيْلَةَ، فَأَحْرَقَتْ أَهْلَ الْبَيْتِ)). (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: ڈھانپ دو برتنوں کو یعنی شب کو اور باندھ دو منہ مشکوں کا اور بھیڑ دو دروازوں کو اور بجھا دو چراغوں کو اس لیے کہ چوہا اکثر لے جاتا ہے بتی اور جلا دیتا ہے گھر والوں کو۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے مروی ہوئی جابر رضی اللہ عنہ سے کئی سندوں سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے۔

❀❀❀❀

٧٥۔ بَابُ: مراعاة الابل فى الخصب والسنة فى السفر

شادابی و ہریالی میں اونٹوں کا لحاظ رکھنا اور قحط و خشک سالی میں سفر کرنا

(٢٨٥٨) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((إِذَا سَافَرْتُمْ فِي الْخِصْبِ، فَأَعْطُو الْإِبِلَ حَظَّهَا مِنَ الْأَرْضِ، وَإِذَا سَافَرْتُمْ فِي السَّنَةِ فَبَادِرُوْا بِنِقْيِهَا وَإِذَا عَرَّسْتُمْ فَاجْتَنِبُوا الطَّرِيْقَ، فَإِنَّهَا طُرُقُ الدَّوَابِّ وَمَأْوَى الْهَوَامِّ بِاللَّيْلِ)). (اسناده صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (١٣٥٧)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم سفر کرو بہار کے ایام اور نباتات کے دنوں میں تو دو تم اونٹوں کو حصہ ان کا زمین سے یعنی خوب چرنے دو کہ فربہ ہو جائیں اور جب سفر کرو تم خشکی اور خزاں کے دنوں میں تو جلدی کرو تم اس کی قوت باقی رہنے تک یعنی خشکی میں جب وہ چارہ نہ پائے گا قوت جاتی رہے گی تو جلد اس زمین سے نکل جاؤ اور جب آخر شب میں آرام کے لیے اترو تو راہ سے الگ ہو جاؤ اس لیے کہ وہ راستے ہیں جانوروں کے اور ٹھکانا ہے کیڑوں مکوڑوں کا رات میں۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور اس باب میں انس اور جابر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔

(المعجم ......) مثالوں کے بیان میں (تحفة ۳۷)

۷۶۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِيْ مَثَلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ لِعِبَادِهٖ

اللہ تعالیٰ کی اپنے بندوں کے لیے مثال

(۲۸۵۹) عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ الْكِلَابِيِّ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ اللّٰهَ ضَرَبَ مَثَلًا صِرَاطًا مُسْتَقِيْمًا، عَلَى كَنَفَيِ الصِّرَاطِ زُوْرَانَ لَهُمَا أَبْوَابٌ مُفَتَّحَةٌ، عَلَى الْأَبْوَابِ سُتُوْرٌ، وَدَاعٍ يَدْعُوْ عَلَى رَأْسِ الصِّرَاطِ، وَدَاعٍ يَدْعُوْ فَوْقَهُ، وَاللّٰهُ يَدْعُوْ إِلَى دَارِ السَّلَامِ وَيَهْدِيْ مَنْ يَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيْمٍ وَالْأَبْوَابُ الَّتِيْ عَلَى كَنَفَيِ الصِّرَاطِ حُدُوْدُ اللّٰهِ، فَلَا يَقَعُ أَحَدٌ فِيْ حُدُوْدِ اللّٰهِ حَتّٰى يُكْشَفَ السِّتْرُ، وَالَّذِيْ يَدْعُوْ مِنْ فَوْقِهٖ وَاعِظُ رَبِّهٖ)). (اسناده صحيح) تخريج المشكاة (۱۹۱ و ۱۹۲)

ترجمہ: روایت ہے نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے جو قبیلہ بنی کلاب سے ہیں کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ البتہ اللہ تعالیٰ نے بیان فرمائی ایک مثال صراط مستقیم کی کہ وہ ایسی راہ ہے کہ اس کے دونوں جانب یعنی داہنے بائیں دو دیواریں ہیں، اور ان دیواروں میں جا بجا دروازے کھلے ہوئے ہیں اور دروازوں پر پردے پڑے ہوئے ہیں اور ایک بلانے والا

بلا رہا ہے اس راہ کے سرے پر اور ایک بلا رہا ہے اس کے اوپر۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی ﴿ وَاللّٰهُ يَدْعُوْا إِلٰى دَارِ السَّلَامِ ﴾ آخر تک۔ یعنی اللہ تعالیٰ بلاتا ہے جنت کی طرف اور وہ راہ بتاتا ہے جس کو چاہتا ہے سیدھی راہ۔ اور وہ دروازے جو راہ کے داہنے بائیں کناروں پر ہیں وہ حدود ہیں اللہ تعالیٰ کی یعنی محرمات ہیں مثل زنا اور شراب خمر وغیرہ کے سونہیں گرفتار ہوتا ان حدود میں اللہ تعالیٰ کی جب تک کہ پردہ نہ کھولے یعنی پہلے صغائر میں گرفتار ہوتا ہے پھر اس کے بعد کبائر میں اور اسی طرح اور شبہات میں پڑتا ہے بعد محرمات میں گرتا ہے اور جو پکارنے والا ہے اس راہ کے اوپر ایک فرشتہ ہے نصیحت کرنے والا اللہ تعالیٰ کی طرف سے یعنی ہر مومن کے دل میں۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ سنا میں نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن سے کہ کہتے تھے کہ سنا میں نے زکریا بن عدی سے وہ کہتے تھے کہ کہا ابو اسحاق فزاری نے کہ لو تم روائتیں بقیہ بن ولید کی جو روایت کریں وہ ثقہ لوگوں سے اور مت لو تم روایت اسماعیل بن عیاش سے خواہ وہ روایت کریں ثقہ سے خواہ غیر ثقہ سے۔

❀❀❀❀

(۲۸۶۰) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ : خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا، فَقَالَ : ((إِنِّيْ رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ جِبْرَئِيْلَ عِنْدَ رَأْسِيْ وَمِيْكَائِيْلَ عِنْدَ رِجْلَيَّ، يَقُوْلُ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ إِضْرِبْ لَهُ مَثَلًا، فَقَالَ: اسْمَعْ، سَمِعَتْ أُذُنُكَ، وَأَعْقِلْ، عَقَلَ قَلْبُكَ، إِنَّمَا مَثَلُكَ، وَمَثَلُ أُمَّتِكَ، كَمَثَلِ مَلِكٍ اتَّخَذَ دَارًا، ثُمَّ بَنٰى فِيْهَا بَيْتًا، ثُمَّ جَعَلَ فِيْهَا مَائِدَةً، ثُمَّ بَعَثَ رَسُوْلًا يَدْعُو النَّاسَ إِلٰى طَعَامِهِ، فَمِنْهُمْ مَنْ أَجَابَ الرَّسُوْلَ، وَمِنْهُمْ مَنْ تَرَكَهُ، فَاللّٰهُ هُوَ الْمَلِكُ وَالدَّارُ الْإِسْلَامُ، وَالْبَيْتُ الْجَنَّةُ، وَأَنْتَ يَا مُحَمَّدُ! رَسُوْلٌ فَمَنْ أَجَابَكَ دَخَلَ الْإِسْلَامَ، وَمَنْ دَخَلَ الْإِسْلَامَ دَخَلَ الْجَنَّةَ، وَمَنْ دَخَلَ الْجَنَّةَ أَكَلَ مَا فِيْهَا)). (ضعيف الاسناد)

ترجمہ : روایت ہے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے کہا انہوں نے کہ نکلے ہماری طرف رسول اللہ ﷺ ایک دن اور فرمایا کہ میں نے خواب دیکھا کہ جبرائیل میرے سرہانے ہیں اور میکائیل میرے پائینتی کہتا ہے ایک ان میں کا اپنے ساتھی سے کہ بیان کرو اس نبی کے لیے کوئی مثال تو کہا دوسرے نے کہ سن تو یعنی خطاب کیا اس نے آپ ﷺ کی طرف ہمیشہ سنتے رہیں کان تیرے یہ دعا ہے اور سمجھ تو ہمیشہ سمجھتا رہے دل تیرا البتہ مثال تیری اور تیری امت کی ایسی ہے جیسے ایک بادشاہ نے ایک کٹرہ بنایا اور اس میں ایک گھر تیار کیا پھر اس گھر میں دسترخوان چنا یعنی انواع ماکولات اور مشروبات سے پھر بھیجا ایک رسول کو بلائے لوگوں کو اس کے طعام کی طرف، سو بعضوں نے قبول کیا بلاوا رسول کا۔ اور بعضوں نے چھوڑ دیا اور نہ مانا اس کے بلاوے کو اب حقیقت اس مثال کی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ بادشاہ ہے کہ وہ کٹرہ اسلام ہے اور گھر جنت

ہے اور تم اے محمد رسول ہو، سو جس نے تمہارے بلاوے کو قبول کیا داخل ہوا اسلام میں، اور جو داخل ہوا اسلام میں داخل ہوا جنت میں، اور جو داخل ہوا جنت میں کھایا جو کچھ اس میں ہے۔

فائدہ : یہ حدیث مرسل ہے۔ سعید بن ابو ہلال نے نہیں پایا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو یعنی درمیان میں کوئی راوی چھوٹ گیا ہے۔ اور اس باب میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ اور مروی ہوئی یہ حدیث نبی ﷺ سے اور سند سے سوا اس سند کے اور وہ سند صحیح تر ہے اس سے۔

❀❀❀❀

(٢٨٦١) عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ : صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْعِشَاءَ ثُمَّ انْصَرَفَ فَأَخَذَ بِيَدِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ حَتّٰى خَرَجَ بِهِ إِلٰى بَطْحَاءِ مَكَّةَ فَأَجْلَسَهُ ثُمَّ خَطَّ عَلَيْهِ خَطًّا، ثُمَّ قَالَ :((**لَا تَبْرَحَنَّ خَطَّكَ سَيَنْتَهِيْ إِلَيْكَ رِجَالٌ فَلَا تُكَلِّمْهُمْ فَإِنَّهُمْ لَنْ يُكَلِّمُوْكَ**))، ثُمَّ مَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَيْثُ أَرَادَ، فَبَيْنَا أَنَا جَالِسٌ فِيْ خَطِّيْ إِذْ أَتَانِيْ رِجَالٌ كَأَنَّهُمُ الزُّطُّ : أَشْعَارُهُمْ وَأَجْسَامُهُمْ. لَا أَرٰى عَوْرَةً وَلَا أَرٰى قِشْرًا، وَيَنْتَهُوْنَ إِلَيَّ وَلَا يُجَاوِزُوْنَ الْخَطَّ، ثُمَّ يَصْدُرُوْنَ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى إِذَا كَانَ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ، لٰكِنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَدْ جَاءَ نِيْ وَأَنَا جَالِسٌ۔ فَقَالَ: ((**لَقَدْ أَرَانِيْ مُنْذُ، اللَّيْلَةَ**))، ثُمَّ دَخَلَ عَلَيَّ فِيْ خَطِّيْ فَتَوَسَّدَ فَخِذِيْ وَرَقَدَ، وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا رَقَدَ نَفَخَ، فَبَيْنَا أَنَا قَاعِدٌ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مُتَوَسِّدٌ فَخِذِيْ، إِذَا أَنَا بِرِجَالٍ عَلَيْهِمْ ثِيَابٌ بِيْضٌ. اللّٰهُ أَعْلَمُ مَا بِهِمْ مِنَ الْجَمَالِ فَانْتَهَوْا إِلَيَّ، فَجَلَسَ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ عِنْدَ رَأْسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَطَائِفَةٌ مِنْهُمْ عِنْدَ رِجْلَيْهِ، ثُمَّ قَالُوْا بَيْنَهُمْ. مَا رَأَيْنَا عَبْدًا قَطُّ أُوْتِيَ مِثْلَ مَا أُوْتِيَ هٰذَا النَّبِيُّ ﷺ، إِنَّ عَيْنَيْهِ تَنَامَانِ وَقَلْبَهُ يَقْظَانُ، إِضْرِبُوْا لَهُ مَثَلًا. مَثَلُ سَيِّدٍ بَنٰى قَصْرًا ثُمَّ جَعَلَ مَائِدَةً فَدَعَا النَّاسَ إِلٰى طَعَامِهِ وَ شَرَابِهِ، فَمَنْ أَجَابَهُ أَكَلَ مِنْ طَعَامِهِ وَشَرِبَ مِنْ شَرَابِهِ، وَمَنْ لَمْ يُجِبْهُ عَاقَبَهُ، أَوْقَالَ عَذَّبَهُ. ثُمَّ ارْتَفَعُوْا وَاسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عِنْدَذٰلِكَ، فَقَالَ: ((**سَمِعْتَ مَا قَالَ هٰؤُلَآءِ، وَهَلْ تَدْرِيْ مَنْ هُمْ؟**)) قُلْتُ: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: ((**هُمُ الْمَلٰئِكَةُ، فَتَدْرِيْ مَا الْمَثَلُ الَّذِيْ ضَرَبُوْهُ؟**)) قُلْتُ: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: ((**الْمَثَلُ الَّذِيْ ضَرَبُوْهُ: الرَّحْمٰنُ [تبارك وتعالى] بَنَى الْجَنَّةَ وَدَعٰى إِلَيْهَا عِبَادَهُ، فَمَنْ أَجَابَهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ، وَمَنْ لَمْ يُجِبْهُ عَاقَبَهُ أَوْعَذَّبَهُ**)).

(حسن صحيح)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ نماز پڑھی رسول اللہ ﷺ نے عشاء کی یعنی ایک دن اور پھرے پھر پکڑ لیا ہاتھ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہاں تک کہ نکل گئے کنکریلی زمین کی طرف مکہ کی سو بٹھلا دیا ان کو پھر کھینچا ان کے

گرد ایک خط اور فرمایا رہیو تو اسی خط میں یعنی باہر نہ نکلنا اس سے اس لیے آئیں گے تیرے پاس بہت سے مرد سو نہ بات کرنا تو ان سے اور نہ بات کریں گے وہ تجھ سے پھر چلے گئے رسول اللہ ﷺ جہاں کا ارادہ رکھتے تھے سو اس درمیان میں کہ میں بیٹھا ہوا تھا اپنے خط میں کہ آئے بہت سے مرد گویا کہ وہ زطّ ہیں بال ان کے اور بدن ان کے نہ تو میں ننگے دیکھتا تھا اور نہ ان پر کپڑا اتھا آتے تھے وہ میری طرف مگر نہ آگے بڑھتے تھے میرے خط سے پھر چلے جاتے تھے رسول اللہ ﷺ کے پاس یہاں تک کہ جب ہوئی آخر شب کوئی نہ آیا مگر رسول اللہ ﷺ آئے میرے پاس اور میں بیٹھا ہوا تھا، سو فرمایا آپؐ نے دیکھا اپنے تئیں آج کی رات یعنی نہیں سویا میں بالکل پھر داخل ہوئے مجھ پر میرے خط میں اور تکیہ لگایا میری ران پر اور سو گئے اور رسول اللہ ﷺ جب سو جاتے تھے تو خراٹے لینے لگتے تھے سو اس حال میں کہ میں بیٹھا ہوا تھا اور رسول اللہ ﷺ تکیہ لگائے ہوئے تھے میری ران پر یکایک آ گئے میرے پاس چند مرد کہ ان کے بدن پر سفید کپڑے تھے اور اللہ خوب جانتا ہے جو کچھ خوبصورتی ان میں تھی یعنی نہایت حسین تھے، سو پہنچ گئے وہ مجھ تک سو بیٹھ گیا ایک گروہ ان میں رسول اللہ ﷺ کے سرہانے اور ایک گروہ ان کے پیروں کے پاس اور وہ آپس میں کہنے لگے نہیں دیکھا ہم نے کوئی بندہ ایسا کہ اس کو ملا ہو جو کچھ کہ ان کو ملا ہے تحقیق کہ آنکھیں اس نبی کی سوتی ہیں اور دل جاگتا ہے یعنی ادراک رکھتا ہے جیسا بیداری میں ہو بیان کرو اس کے لیے ایک مثل سردار کی کہ اس نے بنایا ایک محل پھر تیار کیا اس میں ایک دسترخوان اور بلایا لوگوں کو اپنے کھانے اور پینے کی طرف سو جس نے قبول کیا اس کے بلاوے کو کھایا اس کا کھانا اور پیا اس کا پانی، اور جس نے قبول نہ کیا بلاوا اس کا عذاب کرے گا وہ سردار اس کو۔ راوی کو شک ہے کہ عاقبہ کہا یا عذبہ معنی دونوں کے ایک ہیں پھر اٹھ گئے وہ لوگ یعنی میرے پاس سے اور جاگ اٹھے رسول اللہ ﷺ اسی وقت اور فرمایا آپ نے سنا تو نے جو کچھ ان لوگوں نے کہا اور تم جانتے ہو کہ یہ لوگ کون تھے کہا میں نے اللہ اور رسول اس کو خوب جانتے ہیں فرمایا آپؐ نے: وہ فرشتے تھے اور تم سمجھتے جو مثل انہوں نے بیان کی۔ میں نے کہا اللہ اور رسول خوب جانتے ہیں کہا وہ مثل جو انہوں نے بیان کی حقیقت اس کی یہ ہے کہ رحمٰن نے جنت یعنی سردار سے رحمٰن اور محل سے جنت مراد ہے اور بلایا اپنے بندوں کو، سو جس نے قبول کیا اس کے بلاوے کو داخل ہوا جنت میں اور جس نے نہ مانا عذاب کرے گا اس کو۔ راوی کو شک ہے کہ عاقبہ فرمایا یا عذّبہ۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے اس سند سے اور ابوتمیمہ کا نام طریف ہے اور وہ بیٹے ہیں مجالد کے اور ابوعثمان نہدی کا نام عبدالرحمٰن ہے اور وہ بیٹے ہیں مل کے اور سلمان تیمی وہ بیٹے ہیں طرخان کے اور وہ اترا کرتے تھے قبیلہ بنی تمیم میں اس لیے تیمی مشہور ہو گئے کہا علی نے یحییٰ بن سعید نے نہیں دیکھا کہ کسی کو اللہ سے ڈرتے ہوئے سلیمان سے زیادہ۔

مترجم: وہ لوگ جو اوّل ابن مسعود پر ظاہر ہوئے جن تھے اور زط ایک ملک ہے آدمیوں کا کہ زطی اس طرف منسوب ہے جیسے

زنج کی طرف زنجی اور روم کی طرف رومی اور نہایہ میں ہے کہ وہ ایک قسم ہے سودان کی اور ہنود کی اور صاحب قاموس نے کہا کہ زط ایک قسم ہے آدمیوں کی ہند کے لوگوں میں سے اور وہ معرّب ہے جٹ کا۔

❁❁❁❁

۷۷۔ بَابُ: مَا جَاءَ مَثَلُ النَّبِيِّ ﷺ وَالْأَنْبِيَاءِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ وَسَلَّمَ

نبی ﷺ اور تمام انبیاء کی مثال میں

(۲۸۶۲) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِنَّمَا مَثَلِيْ وَمَثَلُ الْأَنْبِيَاءِ كَرَجُلٍ بَنٰى دَارًا فَأَكْمَلَهَا وَأَحْسَنَهَا إِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ، فَجَعَلَ النَّاسُ يَدْخُلُوْنَهَا وَيَتَعَجَّبُوْنَ مِنْهَا وَيَقُوْلُوْنَ: لَوْلَا مَوْضِعُ اللَّبِنَةِ)). (اسناده صحيح) فقه السيرة (۱٤۱)

ترجمہ: روایت ہے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ البتہ مثال میری اور مثال سب انبیاؤں کی ایسی ہے جیسے ایک شخص نے بنایا ایک گھر اور اس کو کامل کیا اور خوبصورت بنایا یعنی زیب و زینت بخوبی کی مگر چھوڑی دی اس میں جگہ ایک اینٹ کی سو لوگ داخل ہونے لگے اور تعجب کرتے تھے اس کی خوبی پر اور کہتے تھے کہ کاش یہ جگہ خالی نہ ہوتی تو کیا خوب ہوتا مراد یہ ہے کہ وہ اینٹ گویا نفس نفیس آپ کا ہے کہ جس سے قصر انبیاء پورا ہو گیا۔

فائدہ: اس باب میں ابوہریرہ اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے اس سند سے۔

❁❁❁❁

۷۸۔ بَابُ: مَا جَاءَ مَثَلُ الصَّلٰوةِ وَالصِّيَامِ وَالصَّدَقَةِ

نماز روزہ اور صدقہ کی مثال میں

(۲۸۶۳) عَنِ الْحَارِثِ الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((إِنَّ اللّٰهَ أَمَرَ يَحْيَ بْنَ زَكَرِيَّا بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ أَنْ يَعْمَلَ بِهَا وَيَأْمُرَ بَنِي إِسْرَائِيْلَ أَنْ يَعْمَلُوْا بِهَا، وَإِنَّهُ كَادَ أَنْ يُبْطِئَ بِهَا. قَالَ عِيْسٰى: إِنَّ اللّٰهَ أَمَرَكَ بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ لِتَعْمَلَ بِهَا وَتَأْمُرَ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ أَنْ يَعْمَلُوْا بِهَا، فَإِمَّا أَنْ تَأْمُرَهُمْ وَإِمَّا أَنْ آمُرَهُمْ، فَقَالَ يَحْيٰى أَخْشٰى إِنْ سَبَقْتَنِيْ بِهَا أَنْ يُخْسَفَ بِيْ أَوْ أُعَذَّبَ، فَجَمَعَ النَّاسَ فِيْ بَيْتِ الْمُقَدِسِ فَامْتَلَأَ الْمَسْجِدُ وَقَعَدُوْا عَلَى الشُّرَفِ، فَقَالَ: إِنَّ اللّٰهَ أَمَرَنِيْ بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ أَنْ أَعْمَلَ بِهِنَّ وَآمُرَكُمْ أَنْ تَعْمَلُوْا بِهِنَّ: أَوَّلُهُنَّ أَنْ تَعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا، وَإِنَّ مَثَلَ مَنْ أَشْرَكَ بِاللّٰهِ كَمَثَلِ رَجُلٍ اشْتَرٰى عَبْدًا مِنْ خَالِصِ مَالِهٖ بِذَهَبٍ أَوْ وَرِقٍ فَقَالَ: هٰذِهٖ دَارِيْ وَهٰذَا عَمَلِيْ

فَاعْمَلْ وَأَدِّ إِلَيَّ، فَكَانَ يَعْمَلُ وَيُؤَدِّيْ إِلٰى غَيْرِ سَيِّدِهٖ فَأَيُّكُمْ يَرْضٰى أَنْ يَكُوْنَ عَبْدُهٗ كَذٰلِكَ؟ وَإِنَّ اللّٰهَ أَمَرَكُمْ بِالصَّلٰوةِ فَإِذَا صَلَّيْتُمْ فَلَا تَلْتَفِتُوْا فَإِنَّ اللّٰهَ يَنْصِبُ وَجْهَهٗ لِوَجْهِ عَبْدِهٖ فِيْ صَلٰوتِهٖ مَالَمْ يَلْتَفِتْ، وَأَمَرَكُمْ بِالصِّيَامِ، فَإِنَّ مَثَلَ ذٰلِكَ كَمَثَلِ رَجُلٍ فِيْ عِصَابَةٍ مَعَهٗ صُرَّةٌ فِيْهَا مِسْكٌ فَكُلُّهُمْ يُعْجَبُ أَوْ يُعْجِبُهٗ رِيْحُهَا، وَإِنَّ رِيْحَ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِيْحِ الْمِسْكِ، وَأَمَرَكُمْ بِالصَّدَقَةِ، فَإِنَّ مَثَلَ ذٰلِكَ كَمَثَلِ رَجُلٍ أَسَرَهُ الْعَدُوُّ فَأَوْثَقُوْا يَدَهٗ إِلٰى عُنُقِهٖ وَقَدَّمُوْهُ لِيَضْرِبُوْا عُنُقَهٗ، فَقَالَ أَنَا أُفْدِيْهِ مِنْكُمْ بِالْقَلِيْلِ وَالْكَثِيْرِ فَفَدَا نَفْسَهٗ مِنْهُمْ، وَأَمَرَكُمْ أَنْ تَذْكُرُوا اللّٰهَ فَإِنَّ مَثَلَ ذٰلِكَ كَمَثَلِ رَجُلٍ خَرَجَ الْعَدُوُّ فِيْ أَثَرِهٖ سِرَاعًا حَتّٰى إِذَا أَتٰى عَلٰى حِصْنٍ حَصِيْنٍ فَأَحْرَزَ نَفْسَهٗ مِنْهُمْ كَذٰلِكَ الْعَبْدُ لَا يُحْرِزُ نَفْسَهٗ مِنَ الشَّيْطَانِ إِلَّا بِذِكْرِ اللّٰهِ. قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((وَأَنَا اٰمُرُكُمْ بِخَمْسٍ أَللّٰهُ أَمَرَنِيْ بِهِنَّ: اَلسَّمْعُ وَالطَّاعَةِ وَالْجِهَادُ وَالْهِجْرَةِ وَالْجَمَاعَةِ، فَإِنَّهٗ مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ قِيْدَ شِبْرٍ، فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الْإِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهٖ إِلَّا أَنْ يُرَجِعَ. وَمَنِ ادَّعٰى دَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ، فَإِنَّهٗ مِنْ جُثٰى جَهَنَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَإِنْ صَلّٰى وَصَامَ؟ فَقَالَ وَإِنْ صَلّٰى وَصَامَ. فَادْعُوْا بِدَعْوَى اللّٰهِ، الَّذِيْ سَمَّاكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ عِبَادَ اللّٰهِ)).

(اسناده صحيح) تخريج المشكاة (٣٦٩٤) التعليق الرغيب: ١/١٨٩ـ ١٩٠ـ صحيح الجامع (١٧٢٤).

ترجمہ: روایت ہے حارث اشعری رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا یحییٰ علیہ السلام کو پانچ باتوں کا کہ وہ عمل کریں اس پر اور حکم کریں بنی اسرائیل کو وہ بھی عمل کریں اس پر اور وہ ان کے پہنچانے میں تاخیر کرتے تھے یعنی سوچتے تھے کہ بنی اسرائیل کو کس طرح پہنچاؤں، تب کہا عیسیٰ علیہ السلام نے کہ اللہ تعالیٰ نے حکم کیا ہے تم کو پانچ باتوں کا کہ تم عمل کرو اور بنی اسرائیل کو حکم کرو کہ وہ بھی اس پر عمل کریں، سو تم بنی اسرائیل کو حکم کر دو نہیں تو میں حکم کر دیتا ہوں سو کہا یحییٰ نے کہ میں ڈرتا ہوں کہ اگر سبقت کی تم نے مجھ پر ان امور کی تبلیغ میں تو دھنس نہ جاؤں میں یا کہیں عذاب نہ کیا جاؤں میں تو جمع کیا یحییٰ علیہ السلام نے لوگوں کو بیت المقدس میں، سو بھر گئے وہ لوگ اس میں اور بیٹھے بلندیوں پر، سو فرمایا حضرت یحییٰ علیہ السلام نے کہ اللہ تعالیٰ نے حکم کیا مجھ کو پانچ باتوں کا تاکہ عمل کروں ان پر اور حکم کروں میں تم کو کہ تم بھی عمل کرو ان پر۔ پہلی ان کی یہ بات ہے کہ عبادت کرو اللہ تعالیٰ کی اور مت شریک کرو اس کے ساتھ کسی کو اور بے شک مثال اس شخص کی کہ جس نے شریک کیا اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی چیز کو مانند اس شخص کی ہے کہ خریدا اس نے ایک غلام اپنے خالص مال سے یعنی بلاشرکت غیر سے سونے سے یا چاندی سے اور کہا اس غلام سے کہ یہ گھر میرا ہے اور یہ پیشہ میرا ہے سو یہ پیشہ کر تو اور نفع اس کا مجھ کو دے سو وہ پیشہ کرتا ہے اور نفع اس کا کسی اور کو دیتا ہے اپنے آقا کے سوا سو کون راضی ہوگا تم

میں سے کہ اس کا غلام ایسا نا کام ہو اور اللہ تعالیٰ نے حکم کیا تم کو نماز کا سو جب تم نماز پڑھو تو اِدھراُدھر نہ دیکھو اس لیے کہ اللہ تعالیٰ اپنا منہ کیے رہتا ہے بندے کی طرف اس کی نماز میں جب تک وہ ادھر ادھر نہ دیکھے اور حکم کیا تم کو روزہ کا سو مثال روزہ دار کی اس شخص کی مانند ہے جو ایک گروہ میں ہے اور اس کے ساتھ ایک تھیلی ہے کہ اس میں مشک ہے سو سب کو اچھی لگتی ہے بو اس کی اور اس کو بھی پسند آتی ہے بو اس کی اور بو روزہ دار کے منہ کی اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک سے زیادہ پاکیزہ ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے حکم کیا تم کو صدقہ کا سو بے شک مثال صدقہ دینے والے کی مانند اس شخص کے ہے کہ قید کیا اس کو دشمن نے اور باندھے اس کے ہاتھ اس کی گردن میں اور لے چلے اس کو تا کہ اس کی گردن ماریں، سو اس نے کہا کہ میں فدیہ دیتا ہوں جو کچھ میرے پاس ہے قلیل کثیر سے، سو فدیہ دے کر چھڑا لی اس نے اپنی جان یعنی اسی طرح صدقہ دینے والا عذاب الٰہی سے نجات پاتا ہے اور حکم کیا اس نے تم کو کہ یاد کرو تم اللہ تعالیٰ کو اس لیے کہ مثال اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے والے کی ایسی ہے جیسے ایک شخص ہے کہ نکلا دشمن اس کے پیچھے دوڑتا ہوا اور وہ بھاگا یہاں تک کہ آیا وہ ایک مضبوط قلعہ میں اور بچالی اس نے اپنی جان اس سے۔ اسی طرح بندہ نہیں بچا سکتا اپنی جان شیطان سے مگر اللہ تعالیٰ کے ذکر کے ساتھ۔ پھر فرمایا نبی ﷺ نے میں حکم کرتا ہوں تم کو پانچ باتوں کا کہ اللہ تعالیٰ نے حکم کیا ہے مجھ کو ان کا۔ (۱) بات سننا ہے (۲) کہا ماننا حاکم کا یعنی جو خلاف خدا حکم نہ کرے (۳) جہاد (۴) ہجرت (۵) التزام جماعت مسلمین کا۔ اس لیے کہ جو جدا ہوا جماعت سے ایک بالشت کے برابر اس نے نکال دی رسی اسلام کی اپنی گردن سے مگر یہ کہ پھر آ جائے جماعت کی طرف اور جس نے پکارا پکارنا زمانہ جاہلیت کا یعنی لوگوں کو بغی و فساد و خانہ جنگی کے لیے جمع کیا تو وہ جہنم کی آگ میں ہے، سو عرض کیا ایک مرد نے کہ یارسول اللہ اگر چہ وہ نماز پڑھے اور روزہ رکھے یعنی تب بھی جہنمی ہے فرمایا اگر چہ نماز پڑھے اور روزہ رکھے، سو پکارو تم اللہ تعالیٰ کی پکار کے موافق جب کہ نام رکھا تمہارا اس نے مسلمان مومن بندے اللہ کے یعنی جب مجتمع ہو تو اطاعت الٰہی کے لیے نہ بغی نہ فساد کے واسطے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔ کہا محمد بن اسماعیل نے حارث اشعری کو صحبت ہے آنحضرت ﷺ کی اور ان کی بھی حدیثیں ہیں سوا اس کے۔ روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے ان سے ابوداؤد طیالسی نے ان سے ابان بن یزید نے ان سے یحییٰ نے' ان سے زید بن سلام نے ان سے ابوسلام نے ان سے حارث اشعری رضی اللہ عنہ نے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اسی کے معنوں میں۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ اور ابوسلام کا نام ممطور ہے اور روایت کی یہ حدیث علی بن مبارک نے یحییٰ بن کثیر سے۔

❀❀❀❀

(٢٨٦٤) عَنْ زَيْدِ بْنِ سَلَّامٍ، عَنْ أَبِي سَلَّامٍ عَنِ الْحَارِثِ الْأَشْعَرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ : نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ.

ترجمہ: روایت ہے زید بن سلام سے انہوں نے روایت کیا ابوسلام سے انہوں نے حارث اشعری سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اسی کے معنوں میں۔

۷۹۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي مَثَلِ الْمُؤْمِنِ الْقَارِئِ لِلْقُرْآنِ وَغَيْرِ الْقَارِئِ

قرآن پڑھنے اور قرآن نہ پڑھنے والے مومن کی مثال کے بیان میں

(۲۸۶۵) عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي يَقْرَءُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْأُتْرُنْجَةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا طَيِّبٌ، وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي لَا يَقْرَءُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ التَّمْرَةِ لَا رِيحَ لَهَا وَطَعْمُهَا حُلْوٌ، وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الرَّيْحَانَةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ، وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ رِيحُهَا مُرٌّ وَطَعْمُهَا مُرٌّ)).

(اسنادہ صحیح) نقد الکتانی (۴۳)

ترجمہ: روایت ہے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: مثال اس مومن کی کہ قرآن پڑھتا ہے مانند ترنج کی ہے کہ بو اس کی خوش ہے اور مزہ اس کا اچھا ہے اور مثال اس کی مومن کی کہ قرآن نہیں پڑھتا ہے مانند کھجور کے ہے کہ اس میں خوشبو نہیں اور مزہ اس کا میٹھا ہے اور مثال اس منافق کی کہ پڑھتا ہے قرآن مانند مثال ریحان کے ہے کہ بو اس کی خوش ہے اور مزہ اس کا کڑوا ہے اور مثال اس منافق کی کہ قرآن نہیں پڑھتا ہے مانند مثال حنظل کے ہے کہ بو اس کی بد ہے اور مزا اس کا برا ہے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور روایت کی ہے شعبہ نے قتادہ سے بھی۔

❀❀❀❀

(۲۸۶۶) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ((مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ الزَّرْعِ لَا تَزَالُ الرِّيَاحُ تُفَيِّئُهُ وَلَا يَزَالُ الْمُؤْمِنُ يُصِيبُهُ بَلَاءٌ، وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ كَمَثَلِ شَجَرَةِ الْأُرْزِ لَا تَهْتَزُّ حَتَّى تُسْتَحْصَدَ)).

(صحیح) تخریج الایمان لابن ابی شیبه (۸۶) سلسلة الاحادیث الصحیحة (۲۸۸۳)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: مثال مومن کی مانند کھیتی کے ہے کہ ہمیشہ اس کو ہوا جھکاتی رہتی ہے یعنی کبھی داہنے اور کبھی بائیں اور مومن ہمیشہ رہتا ہے کہ پہنچتی ہے اس کو بلا، اور مثال منافق کی مانند درخت صنوبر کے ہے کہ ہرگز ہلتا نہیں یہاں تک کہ جڑ سے کاٹ ڈالا جائے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۲۸۶۷) عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((إِنَّ مِنَ الشَّجَرِ شَجَرَةً لَا يَسْقُطُ وَرَقُهَا وَهِيَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ. حَدِّثُونِي مَا هِيَ؟)) قَالَ عَبْدُاللّٰهِ : فَوَقَعَ النَّاسُ فِي شَجَرِ الْبَوَادِي وَوَقَعَ فِي نَفْسِي أَنَّهَا النَّخْلَةُ.

فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((هِيَ النَّخْلَةُ))، فَاسْتَحْيَيْتُ- يَعْنِي أَنْ أَقُولَ- قَالَ عَبْدُاللّٰهِ: فَحَدَّثْتُ عُمَرَ بِالَّذِي وَقَعَ فِي نَفْسِي فَقَالَ: لَأَنْ تَكُونَ قُلْتَهَا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَكُونَ لِي كَذَا وَكَذَا. (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ درختوں میں سے کہ ایک درخت ایسا ہے کہ ایام خزاں میں اس کے پتے نہیں جھڑتے اور وہ مومن کی مانند ہے یعنی کثرت منافع اور وفور مصالح میں۔ سو بیان کرو تم مجھ سے کہ وہ کون سا درخت ہے؟ کہا عبداللہ نے کہ لوگ خیال کرنے لگے جنگل کے درختوں میں اور میرے دل میں آیا کہ وہ کھجور کا درخت ہے، سو فرمایا نبی ﷺ نے کہ وہ کھجور ہے اور حیا کی میں نے یعنی اس سے کہ میں بول اٹھوں یعنی چھوٹا ہو کر بڑوں کے سامنے شرمایا۔ کہا عبداللہ نے کہ پھر ذکر کیا میں نے عمر رضی اللہ عنہ سے اس درخت کا کہ میرے دل میں آیا تھا تو فرمایا مجھ سے عمر نے کہ اگر تو کہہ دیتا یعنی آپ ﷺ کے آگے تو مجھے زیادہ دوست ہوتا اس سے کہ مجھے ایسا ایسا مال ملتا یعنی آپ کے آگے ذکر کرنے سے آپ خوش ہوتے اور خوشی آپ کی ساری دنیا کے مال سے بہتر ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

❁❁❁❁

۸۰۔ بَابُ: مَا جَاءَ مَثَلَ الصَّلٰوتِ الْخَمْسِ

پانچ نمازوں کی مثال میں

(۲۸۶۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَنَّ نَهْرًا بِبَابِ أَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ فِيهِ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ هَلْ يَبْقَى مِنْ دَرَنِهِ شَيْءٌ؟)) قَالُوا: لَا يَبْقَى مِنْ دَرَنِهِ شَيْءٌ قَالَ: ((فَذٰلِكَ مَثَلُ الصَّلٰوتِ الْخَمْسِ يَمْحُو اللّٰهُ بِهِنَّ الْخَطَايَا)). (اسناده صحيح) الأرواء (۱۵)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بھلا دیکھو تو اگر کسی کے دروازے پر ایک نہر ہو اور وہ اس میں ہر دن میں پانچ بار غسل کرتا ہو آیا باقی رہے گا اس کے بدن پر میل؟ عرض کی صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہ نہ باقی رہے گی اس کے بدن پر کچھ میل، تب فرمایا آپ نے کہ یہی مثال ہے نماز پنجگانہ کی کہ مٹاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی برکت سے گناہوں کو۔

فائدہ: اس باب میں جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ روایت کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے بکر بن مضر سے انہوں نے ابن ہاد سے مانند اس کی۔

۸۱۔ بَابٌ: مَثَلُ أُمَّتِی مَثَلُ الْمَطَرِ......

میری امت کی مثال بارش کی طرح ہے

(۲۸۶۹) عَنْ أَنَسٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَثَلُ أُمَّتِی مَثَلُ الْمَطَرِ لَا يُدْرٰى أَوَّلُهُ خَيْرٌ أَمْ اٰخِرُهُ)).

ترجمہ: روایت انس رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ مثال میری امت کی مانند بارش کی ہے کہ معلوم نہیں ہوتا کہ اول اس کا بہتر ہے یا آخر اس کا۔ (حسن صحیح) تخریج المشکاۃ (۶۲۲۷۔ سلسلة الاحاديث الصحيحة (۲۲۸۶)

فائدہ : اس باب میں عمار اور عبداللہ بن عمرو اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔ اور مروی ہے عبدالرحمٰن بن مہدی سے کہ وہ ثبت کہتے تھے حماد بن یحییٰ کو اور کہتے تھے کہ وہ ہمارے استادوں سے ہیں۔

❀❀❀❀

۸۲۔ بَابُ: مَا جَاءَ مَثَلُ ابْنِ اٰدَمَ وَأَجَلِهِ وَأَمَلِهِ

آدمی کی اجل اور امید کے بیان میں

(۲۸۷۰) عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((هَلْ تَدْرُوْنَ مَا مَثَلُ هٰذِهِ وَهٰذِهِ؟ وَرَمٰى بِحَصَاتَيْنِ)). قَالُوْا: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: ((هٰذَاكَ الْأَمَلُ وَهٰذَاكَ الْأَجَلُ)).

(اسناده ضعیف) التعليق الرغيب: ۴/۱۳۳) (اس میں بشیر بن المہاجر لین الحدیث ہے)۔

ترجمہ: روایت ہے بریدہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے: آیا جانتے ہو تم کہ کیا ہے مثال ان کی؟ اور ان کی اور پھینکی آپ نے دو کنکریاں۔ عرض کی صحابہ نے کہ اللہ اور رسول اس کا خوب جاننے والا ہے۔ فرمایا آپ ﷺ نے یہ تیری امید ہے اور یہ تیری اجل ہے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔

❀❀❀❀

(۲۸۷۱) عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((إِنَّمَا أَجَلُكُمْ فِيْمَا خَلَا مِنَ الْأُمَمِ كَمَا بَيْنَ صَلٰوةِ الْعَصْرِ إِلٰى مَغَارِبِ الشَّمْسِ، وَإِنَّمَا مَثَلُكُمْ وَمَثَلُ الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى كَرَجُلٍ اسْتَعْمَلَ عُمَّالًا، فَقَالَ مَنْ يَعْمَلُ لِيْ إِلٰى نِصْفِ النَّهَارِ عَلٰى قِيْرَاطٍ قِيْرَاطٍ فَعَمِلَتِ الْيَهُوْدُ عَلٰى قِيْرَاطٍ قِيْرَاطٍ، ثُمَّ قَالَ مَنْ يَعْمَلُ إِلَيَّ مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ إِلٰى صَلٰوةِ الْعَصْرِ عَلٰى قِيْرَاطٍ قِيْرَاطٍ، فَعَمِلَتِ النَّصَارٰى عَلٰى قِيْرَاطٍ قِيْرَاطٍ ثُمَّ أَنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ مِنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ إِلٰى مَغَارِبِ الشَّمْسِ عَلٰى قِيْرَاطَيْنِ، قِيْرَاطَيْنِ فَغَضِبَتِ

الْیَهُوْدُ وَالنَّصَارٰی وَقَالُوْا نَحْنُ أَكْثَرُ عَمَلاً وَأَقَلُّ عَطَاءً؟ فَقَالَ هَلْ ظَلَمْتُكُمْ مِنْ حَقِّكُمْ شَیْئًا، قَالُوْا لَا، قَالَ: فَإِنَّهُ فَضْلِیْ أُوْتِیْهِ مَنْ أَشَاءُ)). (اسناده صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: البتہ مدت بقا تمہاری یعنی آپ کی امت کی مقابلہ میں ان امتوں کے جو گزر گئیں ایسی ہے جیسے عصر سے غروب شمس تک یعنی تھوڑی ہے اور البتہ مثال تمہاری اور یہود و نصاریٰ کی مانند ایک مرد کے ہے کہ اس نے کام میں لگایا کئی مزدوروں کو اور کہا ان سے کہ کون عمل کرتا ہے میرے لیے دو پہر تک ایک ایک قیراط پر، سو عمل کیا یہود نے ایک ایک قیراط پر پھر کہا اس نے کہ کون عمل کرتا ہے میرے لیے دو پہر سے نماز عصر تک ایک ایک قیراط پر، سو عمل کیا نصاریٰ نے ایک ایک قیراط پر پھر اب تم عمل کرتے ہو نماز عصر سے غروب شمس تک دو دو قیراط پر۔ یہ خطاب کیا آنحضرت ﷺ نے اپنی امت کی طرف، سو غضب ناک ہوئے یہود اور نصاریٰ اور کہا انہوں نے کہ ہم نے محنت زیادہ کی اور مزدوری کم پائی، سو کہا اس شخص نے کہ آیا میں نے کاٹ رکھا تھا تمہارا حق؟ انہوں نے کہا نہیں۔ سو کہا اس مرد نے کہ پھر یہ فضل میرا ہے جسے چاہوں دوں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: مراد حدیث یہ ہے کہ آپ کی امت کی عمریں تھوڑی ہیں اور عمل قلیل مگر بفضل رب مستحق اجر جزیل ہیں۔

❀❀❀❀

(۲۸۷۲) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّمَا النَّاسُ كَإِبِلٍ مِائَةٍ لَا یَجِدُ الرَّجُلُ فِیْهَا رَاحِلَةً)).

(اسناده صحیح) الروض النضیر (۵۰۲)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ البتہ لوگ ایسے ہیں جیسے سو اونٹ کہ اس میں نہ پائے آدمی ایک اونٹ بھی قابل سواری کے اور لادنے کے۔ یعنی اسی طرح کام کا آدمی نہیں ملتا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ روایت کی ہم سے سعید نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے زہری سے اسی اسناد سے مانند اس کی اور اس میں کہا کہ نہ پائے تو یعنی ان اونٹوں میں ایک اونٹ قابل سواری کے۔

❀❀❀❀

(۲۸۷۳) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّمَا النَّاسُ كَإِبِلٍ مِائَةٍ لَا تَجِدُ فِیْهَا رَاحِلَةً أَوْ: لَا تَجِدُ فِیْهَا رَاحِلَةً)). (صحیح) [انظر ماقبله]

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ البتہ لوگ مانند سو اونٹوں کے ہیں کہ نہ پائے تو اس میں ایک بھی اونٹ قابل سواری کے یا فرمایا کہ نہ پائے تو اس میں مگر ایک اونٹ قابل رکوب و حمل۔ اور یہ بھی آپ کے زمانہ

میں تھا کہ سو میں ایک کام کا نکل آتا تھا اب لاکھوں میں بھی ایک کام کا نکلنا مشکل ہے۔

(٢٨٨٤) عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((إِنَّمَا مَثَلِی وَمَثَلُ أُمَّتِی كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَوْقَدَ نَارًا فَجَعَلَتِ الدَّوَابُّ وَالْفَرَاشُ یَقَعْنَ فِیْهَا فَأَنَا اٰخِذٌ بِحُجَزِكُمْ وَأَنْتُمْ تَقَحَّمُوْنَ فِیْهَا)).

(اسناده صحیح) الضعیفة تحت الحدیث (٣٠٨٢).

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میری اور میری امت کی مثال ایسی ہے کہ جیسے ایک مرد نے آگ سلگائی، سو کیڑے اور پتنگے اس میں گرنے لگے، سو میں پکڑتا ہوں کمر تمہاری اور تم گرے پڑتے ہو آگ میں۔ یعنی معاصی میں کہ جو سبب ہیں دخول نار کا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

(المعجم ٤٢) فضائل قرآن کے بیان میں (تحفة ٣٨)

بَابُ: مَا جَآءَ فِيْ فَضْلِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ

سورۂ فاتحہ کی فضیلت میں

(٢٨٧٥) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَخَرَجَ عَلٰى أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَا أُبَيُّ وَهُوَ يُصَلِّيْ فَالْتَفَتَ أُبَيٌّ فَلَمْ يُجِبْ وَصَلّٰى أُبَيٌّ فَخَفَّفَ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ مَا مَنَعَكَ يَا أُبَيُّ أَنْ تُجِيْبَنِيْ إِذْ دَعَوْتُكَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ كُنْتُ فِي الصَّلٰوةِ قَالَ أَفَلَمْ تَجِدْ فِيْمَا أَوْحَى اللّٰهُ إِلَيَّ أَنْ اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ قَالَ بَلٰى وَلَا أَعُوْدُ إِنْ شَآءَ اللّٰهُ قَالَ أَتُحِبُّ أَنْ أُعَلِّمَكَ سُوْرَةً لَمْ يُنْزَلْ فِي التَّوْرٰةِ وَلَا فِي الْإِنْجِيْلِ وَلَا فِي الزَّبُوْرِ وَلَا فِي الْقُرْاٰنِ مِثْلُهَا قَالَ نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ كَيْفَ تَقْرَأُ فِي الصَّلٰوةِ قَالَ فَقَرَأَ أُمَّ الْقُرْاٰنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا أُنْزِلَتْ فِي التَّوْرٰةِ وَلَا فِي الْإِنْجِيْلِ وَلَا فِي الزَّبُوْرِ وَلَا فِي الْقُرْاٰنِ مِثْلُهَا وَإِنَّهَا سَبْعٌ

مِّنَ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ الَّذِيْ اُعْطِيْتُهٗ)).

(اسناده صحيح) المشكاة (٢١٤٢۔ التحقيق الثانی) التعليق الرغيب : ٢/٢١٦) صحيح ابی داؤد (١٣١٠)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نکلے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے پاس ہو کر، سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: اے ابی! اور وہ نماز پڑھ رہے تھے، سو پھر کر دیکھا ابی نے اور جواب نہ دیا آپ ﷺ کو اور نماز تمام کی اور جلدی پڑھی پھر آئے آنحضرت ﷺ کی طرف اور کہا السلام علیک یارسول اللہ یعنی سلامتی ہو تم پر اے اللہ کے رسول تو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے سلام ہے تجھ پر کس چیز نے روکا تجھ کو اے ابی اس سے کہ تو جواب دے مجھ کو میں نے پکارا تھا تجھ کو سو عرض کی انہوں نے اے رسول اللہ کے! میں نماز میں تھا تب فرمایا آپ نے کہ نہیں پایا تو نے اس میں کہ وحی کی میری طرف اللہ تعالیٰ نے یعنی قرآن میں اس آیت کو ﴿ اِسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ ﴾ سے آخر آیت تک۔ یعنی قبول کرو اور جواب دو اللہ تعالیٰ کو اور اس کے رسول کو جب پکارے وہ تم کو اس چیز کے لیے کہ زندہ کرے تم کو کہا ابی نے کہ ہاں پایا میں نے اس مضمون کو اور اب دوبارہ نہ کروں گا میں اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے یعنی ادائے جواب میں دیر نہ کروں گا اگرچہ نماز میں ہوں پھر فرمایا آپ نے کیا دوست رکھتا ہے تو کہ سکھاؤں میں تجھ کو ایسی سورت کہ نہیں توراۃ میں اور نہ انجیل میں اور نہ زبور میں اور نہ قرآن میں اس کے مثل؟ عرض کی انہوں نے کیوں نہیں یارسول اللہ یعنی ضرور سکھایئے، سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کیوں کر پڑھتا ہے جب تو کھڑا ہوتا ہے نماز میں کہا راوی نے کہ پڑھی ابی نے ماں قرآن کی یعنی سورت فاتحہ سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے قسم ہے اس پروردگار کی کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے کہ نہیں اتری توراۃ میں اور نہ انجیل میں اور نہ زبور میں اور نہ قرآن میں اس کی مثل کوئی سورت اور وہی سبع مثانی ہے کہ سات آیتیں ہیں کہ بار بار ہر رکعت میں پڑھی جاتی ہے اور وہی قرآن عظیم ہے کہ جو مجھے دیا گیا ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور اس باب میں انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

مترجم: اس سورۂ مبارک کے بہت سے نام ہیں منجملہ ان کے تین نام اس حدیث میں مذکور ہیں ایک ام القرآن یعنی اصل اور جڑ قرآن کی اور اساس اور بنیاد اس کے مضامین عظیم الشان کی کہ اصل در منشاء اس کا ہے اور وجہ تسمیہ اس کی یہ ہے کہ یہ سورہ شامل ہے مطالب قرآنیہ اور مقاصد فرقانیہ کو مثل ثناء وحمد الٰہی کی اور تعبد اور وعد و وعید کی اور اجمالاً مشتمل ہے اور حکمتوں نظریہ اور احکام عملیہ پر کہ وہی سلوک ہے صراط مستقیم کا اور متضمن ہے اوپر مراتب سعدا اور منازل اشقیا کے دوسرے سبع مثانی یعنی سات آیتیں دوبار اتری ہوئی ہیں اس لیے کہ یہ سورت ایک بار مکہ میں نازل ہوئی ایک بار مدینہ میں جب کہ قبلہ متحول ہوا اور تیسرے قرآن عظیم اور یہ دونوں نام آخر کے سورۂ حج میں مذکور ہیں۔ اور اس کو سورۃ الحمد اور سورۃ الشکر اور سورۃ الدعا اور شافیہ بھی کہتے ہیں اور کثرت اسماء کی دلالت کرتی ہے عظمت شان پر مسمّٰی کے، سو معلوم ہوا کہ یہ سورہ مبارک رحمٰن کے نزدیک بڑی شان رکھتی ہے اور

آپ نے خود اس کو بھی مثل فرمایا اس سے زیادہ کیا ہوگا مگر افسوس ہے کہ جو لوگ اس کو بدعات محدثہ اور اوقات مبتدعہ کے وقت پڑھتے ہیں وہ اس کی برکات سے لایعقل محض ہیں اور غافل بحت۔

❀❀❀❀

۲۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي سُورَةِ الْبَقَرَةِ وَآيَةِ الْكُرْسِيِّ

سورۂ بقرہ اور آیۃ الکرسی کی فضیلت کے بیان میں

(۲۸۷۶) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ : ((بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بَعْثًا وَهُمْ ذُوْعَدَدٍ فَاسْتَقْرَأَهُمْ فَاسْتَقْرَأَ كُلَّ رَجُلٍ مِنْهُمْ يَعْنِي مَا مَعَهُ مِنَ الْقُرْاٰنِ فَاَتٰى عَلٰى رَجُلٍ مِنْهُمْ مِنْ اَحْدَثِهِمْ سِنًّا فَقَالَ مَا مَعَكَ يَا فُلَانُ فَقَالَ مَعِي كَذَا وَكَذَا وَسُورَةُ الْبَقَرَةِ فَقَالَ اَمَعَكَ سُورَةُ الْبَقَرَةِ قَالَ نَعَمْ قَالَ اذْهَبْ فَاَنْتَ اَمِيرُهُمْ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ اَشْرَافِهِمْ وَاللّٰهِ مَا مَنَعَنِي اَنْ اَتَعَلَّمَ الْبَقَرَةَ اِلَّا خَشْيَةَ اَنْ لَّا اَقُوْمَ بِهَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ تَعَلَّمُوا الْقُرْاٰنَ وَاقْرَأُوْهُ فَاِنَّ مَثَلَ الْقُرْاٰنِ لِمَنْ تَعَلَّمَهُ فَقَرَأَهُ وَقَامَ بِهِ كَمَثَلِ جِرَابٍ مَحْشُوٍّ مِسْكًا يَفُوحُ رِيحُهُ فِي كُلِّ مَكَانٍ وَمَثَلُ مَنْ تَعَلَّمَهُ فَيَرْقُدُ وَهُوَ فِي جَوْفِهِ كَمَثَلِ جِرَابٍ اُوكِيَ عَلٰى مِسْكٍ)). (اسناده ضعيف) التعليق الرغيب (۲/۲۶۰) التعليق علىٰ ابن خزيمة (۱۵۰۹) تخريج مشكاة المصابيح (۲۱۴۳۔ التحقيق الثانى ضعيف الجامع الصفير (۲۴۵۳)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ بھیجا رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر اور وہ گنتی کے لوگ تھے سو ان سے قرآن پڑھوایا آپ نے سو پڑھوایا ہر ایک شخص سے ان میں سے یعنی جتنا اس کو یاد تھا قرآن سے۔ سو گزرے آپ ایک مرد پر ان میں سے کہ وہ نوسن تھا ان سب میں سو پوچھا آپ نے کہ تیرے ساتھ کیا ہے قرآن سے اے فلانے سو عرض کی اس نے کہ مجھے یاد ہے فلاں فلاں سورۂ اور سورۂ بقرہ، سو فرمایا آپ نے یعنی بطریق شاباشی کے تیرے ساتھ سورہ بقرہ بھی ہے اس نے عرض کی کہ ہاں فرمایا آپ نے کہ جا تو ان سب لشکریوں کا امیر ہے، سو کہا ایک مرد نے ان کے اشراف میں سے کہ قسم ہے اللہ کی نہیں روکا مجھے کسی نے اس سورہ کے سیکھنے سے مگر اس امر کے خوف نے کہ میں تہجد میں ہمیشہ نہ پڑھ سکوں گا اس کو، سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے سیکھو قرآن کو اور پڑھو اس کو اس لیے کہ مثال اس شخص کی کہ جس نے سیکھا اور پڑھا اس کو یعنی تہجد وغیرہ میں اور عمل کیا اس پر مانند ایک کیسہ کے ہے کہ بھرا ہوا ہے مشک سے کہ خوشبو اس کی پھیل رہی ہے ہر مکان میں اور مثال اس کی جس نے سیکھا قرآن اور سو رہا یعنی تہجد میں نہ پڑھا اس کو اور وہ اس کے دل میں ہے یعنی محفوظ ہے مانند اس کیسہ کے ہے کہ باندھ دیا منہ اس کا اس میں مشک بھر کر۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔ اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث سعید مقبری سے انہوں نے روایت کی عطاء سے جو مولیٰ ہیں ابو احمد کے انہوں نے نبی ﷺ سے مرسلاً مانند اس کی۔ روایت کی یہ ہم سے قتیبہ نے انہوں نے لیث بن سعد سے انہوں نے سعید مقبری سے انہوں نے عطاء سے انہوں نے نبی ﷺ سے مرسلاً مانند اس کی ہم معنی اس کے۔ اور نہیں ذکر کیا اس سند میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا۔ اور اس باب میں ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

❁ ❁ ❁ ❁

(۲۸۷۷) **عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((لَا تَجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ مَقَابِرَ وَاِنَّ الْبَيْتَ الَّذِیْ تُقْرَاُ الْبَقَرَةُ فِيْهِ لَا يَدْخُلُهُ الشَّيْطَانُ)).** (اسنادہ صحیح) احکام الجنائز (۲۱۲)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے نہ بناؤ تم اپنے گھروں کو قبریں یعنی مثل موتی کے غافل اور تارک الذکر میت بن جاؤ اور تحقیق وہ گھر کہ جس میں سورۂ بقر پڑھی جاتی ہے شیطان اس میں داخل نہیں ہوتا۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

❁ ❁ ❁ ❁

(۲۸۷۸) **عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((لِكُلِّ شَیْئٍ سَنَامٌ وَاِنَّ سَنَامَ الْقُرْاٰنِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ وَفِيْهَا اٰيَةٌ هِیَ سَيِّدَةُ اٰیِ الْقُرْاٰنِ اٰيَةُ الْكُرْسِیِّ)).**

(اسنادہ ضعیف) سلسلة الاحادیث الضعیفة (۱۳۴۸) التعلیق الرغیب (۲/۲۱۸)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: ہر چیز کا ایک کوہان ہے اور کوہان قرآن عظیم الشان کا سورۂ بقرہ ہے اور اس میں ایک آیت ہے کہ وہ سردار ہے قرآن کی سب آیتوں کی اور وہ آیۃ الکرسی ہے۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر حکیم بن جبیر کی روایت سے۔ اور کلام کیا ہے اس میں شعبہ نے اور ضعیف کہا ہے ان کو۔

❁ ❁ ❁ ❁

(۲۸۷۹) **عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَنْ قَرَاَ حٰمٓ اَلْمُؤْمِنُ اِلٰی اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ وَاٰيَةَ الْكُرْسِیِّ حِيْنَ يُصْبِحُ حُفِظَ بِهِمَا حَتّٰی يُمْسِیَ وَمَنْ قَرَاَهُمَا حِيْنَ يُمْسِیْ حُفِظَ بِهِمَا حَتّٰی يُصْبِحَ)).** (اسنادہ ضعیف) المشکاۃ (۲۱۴۴/التحقیق الثانی) اس میں عبدالرحمٰن بن ابی بکر بن ابی ملیکہ کمزور حافظے کی وجہ سے ضعیف ہے

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس نے پڑھی حم مومن ﴿ الیہ المصیر ﴾ تک اور آیۃ الکرسی جب کہ صبح کی اس نے تو حفاظت کیا جائے گا وہ ان کی برکت سے یہاں تک کہ شام

کرے اور جس نے پڑھا ان کو جب کہ شام کی حفاظت کیا جائے گا وہ یہاں تک کہ صبح کرے۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔ اور کلام کیا بعض اہل علم نے عبدالرحمٰن بن ابوبکر بن ابوملیکہ میں ان کے حافظہ کی طرف سے۔

❀❀❀❀

۳۔ باب: حدیث ابی ایوب فی الغول

ابوایوب رضی اللہ عنہ کی حدیث جن کے متعلق

(۲۸۸۰) عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ اَنَّهٗ كَانَتْ لَهٗ سَهْوَةٌ فِیْهَا تَمْرٌ فَكَانَتْ تَجِیْئُ الْغُوْلُ فَتَاْخُذُمِنْهُ فَشَكٰی ذٰلِكَ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ: ((اذْهَبْ اِذَا رَاَیْتَهَا فَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ اَجِیْبِیْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فَاَخَذَهَا فَحَلَفَتْ اَنْ لَّا تَعُوْدَ فَاَرْسَلَهَا فَجَآءَ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ مَا فَعَلَ اَسِیْرُكَ قَالَ حَلَفَتْ اَنْ لَّا تَعُوْدَ قَالَ كَذَبَتْ وَهِیَ مُعَاوِدَةٌ لِّلْكَذِبِ قَالَ فَاَخَذَهَا فَحَلَفَتْ اَنْ اَنْ لَّا تَعُوْدَ فَاَرْسَلَهَا فَجَآءَ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ مَا فَعَلَ اَسِیْرُكَ قَالَ فَحَلَفَتْ اَنْ لَّا تَعُوْدَ فَقَالَ كَذَبَتْ وَهِیَ مُعَاوِدَةٌ لِّلْكَذِبِ فَاَخَذَهَا فَقَالَ مَا اَنَا بِتَارِكِكِ حَتّٰی اَذْهَبَ بِكِ اِلَی النَّبِیِّ فَقَالَتْ اِنِّیْ ذَاكِرَةٌ لَكَ شَیْئًا اٰیَةَ الْكُرْسِیِّ اِقْرَأْهَا فِیْ بَیْتِكَ فَلَا یَقْرُبُكَ شَیْطَانٌ وَلَا غَیْرُهٗ فَجَآءَ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ مَا فَعَلَ اَسِیْرُكَ قَالَ فَاَخْبَرَهٗ بِمَا قَالَتْ قَالَ صَدَقَتْ وَهِیَ كَذُوْبٌ)).

(اسنادہ صحیح) التعلیق الرغیب: ۲/۲۲۰)

ترجمہ: روایت ہے ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے کہ ان کا ایک کھتا تھا کہ اس میں کھجوریں بہترین تھیں، سوغول آتا تھا اور اس میں سے لے جاتا تھا، سو شکایت کی انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے آگے، سو فرمایا آپ نے کہ جاؤ تم جب دیکھو تم اس کو تو کہو ساتھ نام اللہ تعالیٰ کے حکم مان رسول اللہ ﷺ کا۔ کہا راوی نے کہ پھر پکڑا اس کو ابوایوب نے یعنی تاکہ لے جائیں اسے آپ کے پاس سو اس نے قسم کھائی کہ پھر نہ آئے گا سو چھوڑ دیا انہوں نے اس کو اور آئے نبی ﷺ کے پاس سو پوچھا آپ نے کہ کیا کیا تمہارے قیدی نے عرض کی اس نے قسم کھائی کہ اب نہ آئے گا سو آپ نے فرمایا کہ جھوٹ کہا اس نے اور وہ پھر آنے والا ہے طرف جھوٹ کی۔ کہا راوی نے کہ پھر پکڑا اس کو ابوایوب نے سو پھر قسم کھائی اس نے کہ میں اب نہ آؤں گا سو پھر چھوڑ دیا اس کو اور آئے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں اور پوچھا آپ نے کہ کیا کیا تمہارے قیدی نے عرض کی انہوں نے کہ قسم کھائی اس نے کہ اب نہ آئے گا فرمایا کہ جھوٹا ہے وہ اور وہ پھر آنے والا ہے طرف جھوٹ بولنے کی سو پکڑا اس کو ابوایوب رضی اللہ عنہ نے اور کہا میں تجھے ہرگز چھوڑنے والا نہیں یہاں تک کہ لے جاؤں گا میں تجھ کو نبی ﷺ تک، سو کہا اس نے کہ میں ذکر کرتا ہوں ایک چیز کا اور وہ آیۃ الکرسی ہے پڑھ تو اس کو اپنے گھر میں، سو قریب نہ

آئے گا تیرے شیطان اور نہ کوئی اور یعنی بلیات، سو حاضر ہوئے ابوایوب خدمت میں آنحضرت ﷺ کے اور پوچھا آپ نے کہ کیا کیا تمہارے قیدی نے کہا راوی نے کہ خبر دی انہوں نے اس کے حال سے تب فرمایا آپ ﷺ نے سچ کہا اس نے کہ اگرچہ وہ جھوٹا ہے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

❀❀❀❀

٤۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِيُ آخِرِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ

سورۂ بقرہ کی آخری آیات کی فضیلت میں

(٢٨٨١) عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَنْ قَرَأَ الْاٰيَتَيْنِ مِنْ اٰخِرِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ فِيْ لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ)). (اسناده صحيح) صحيح ابى داؤد (١٢٦٣)

ترجمہ: روایت ہے ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جس نے کہ پڑھیں دو آیتیں سورۂ بقرہ کے آخر سے ایک رات میں کافی ہوگئیں اس کو۔ یعنی قیام شب سے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(٢٨٨٢) عَنْ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((اِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ كِتَابًا قَبْلَ اَنْ يَخْلُقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِاَلْفَيْ عَامٍ اُنْزِلَ مِنْهُ اٰيَتَيْنِ خُتِمَ بِهَا سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ وَلَا يُقْرَاٰنِ فِيْ دَارٍ ثَلَاثَ لَيَالٍ فَيَقْرَبُهَا شَيْطَانٌ)). (اسناده صحيح) الروض النضير (٨٨٦) التعليق الرغيب : ٢/٢١٩ تخريج المشكاة (٢١٤٥)

ترجمہ: روایت ہے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے لکھی ایک کتاب آسمان وزمین پیدا کرنے سے دو ہزار برس پیشتر اتاریں اس کتاب میں دو آیتیں کہ ختم کیا ان کے ساتھ سورۂ بقرہ کو اور نہ پڑھی جائیں گی کسی مکان میں تین رات کہ پھر اس میں شیطان آئے۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے۔

❀❀❀❀

بَابُ: مَا جَاءَ فِيْ سُوْرَةِ اٰلِ عِمْرَانَ

سورۂ آل عمران کی فضیلت کے بیان میں

(٢٨٨٣) عَنْ نَوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((يَاْتِي الْقُرْاٰنُ وَاَهْلُهُ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ بِهٖ فِي الدُّنْيَا

تَقْدُمُهُ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ وَآلُ عِمْرَانَ قَالَ نَوَّاسٌ وَضَرَبَ لَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ثَلاَثَةَ اَمْثَالٍ مَانَسِيْتُهُنَّ بَعْدُ قَالَ يَأْتِيَانِ كَاَنَّهُمَا غَيَابَتَانِ وَبَيْنَهُمَا شَرْقٌ اَوْكَاَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ سَوْدَاوَانِ اَوْ كَاَنَّهُمَا ظُلَّةٌ مِنْ طَيْرٍ صَوَافَّ تُجَادِلاَنِ عَنْ صَاحِبِهِمَا)). (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: آئے گا قرآن اور لوگ اس کے جو عمل کرتے تھے اس پر دنیا میں آگے اس کے ہوگی سورۂ بقرا اور آل عمران، سو کہا نواس نے کہ بیان کیں رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں سورتوں کی تین مثالیں کہ پھر میں نہ بھولا ان کو اس کے بعد فرمایا آپؐ نے وہ دونوں آئیں گی گویا کہ وہ چھتریاں ہیں کہ ان کے بیچ میں ایک فرجہ ہے یا فرمایا گویا کہ وہ ٹکڑے ہیں کالی بدلی کے اور فرمایا کہ وہ گویا سائبان ہیں پرندوں سے کہ صف باندھے ہوئے ہیں جھگڑتے ہیں اپنے صاحب کی طرف سے۔ یعنی شفاعت کرتے ہیں اس کی۔

فائدہ: اس باب میں ابوامامہ اور بریدہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور معنی اس حدیث کے بعض اہل علم کے نزدیک یہ ہیں کہ آئے گا ثواب ان سورتوں کا یعنی سورتوں کے آنے سے ثواب آنا مراد ہے ایسی ہی تفسیر کی ہے بعض اہل علم نے اس حدیث کی اور جو مشابہ اس کے ہیں احادیث سے کہ آئے گا ثواب قراءت قرآن کا۔ اور نواس بن سمعان کی روایت میں جو نبی ﷺ سے مروی ہے اشارہ ہے اس معنی کی طرف اس لیے کہ آپ نے فرمایا ہے اس میں کہ آئیں گے لوگ اہل اس قرآن کے کہ یہ عمل کرتے تھے اس پر دنیا میں اس میں پس دلالت ہے کہ مراد قرآن کے آنے سے ثواب ہے ان کے عملوں کا۔ اور خبر دی مجھ کو محمد بن اسماعیل نے ان کو حمیدی نے کہا حمیدی نے کہ کہا سفیان بن عیینہ نے عبداللہ بن مسعود کی حدیث کی تفسیر میں جس میں یہ مذکور ہے کہ نہیں پیدا کی اللہ تعالیٰ نے آسمان و زمین میں کوئی چیز بڑی آیۃ الکرسی سے۔ انتہی۔ سو کہا سفیان نے کہ آیۃ الکرسی کلام ہے اللہ تعالیٰ کا اور کلام اللہ تعالیٰ کا بڑا ہے اس کے پیدا کئے ہوئے زمین و آسمان سے۔

مترجم: غرض یہی ہے کہ آیۃ الکرسی مخلوق نہیں قدیم ہے اور آسمان و زمین وغیرہ مخلوق ہیں۔

❀❀❀❀

(٢٨٨٤) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ : مَا خَلَقَ اللّٰهِ مِن سَمَاءٍ وَلَا أَرْضٍ أَعْظَمَ مِنْ آيَةِ الْكُرْسِيِّ ، قَالَ : سُفْيَانُ : لِاَنَّ آيَةَ الْكُرْسِيِّ هُوَ كَلَامُ اللّٰهِ ، وَكَلَامُ اللّٰهِ اَعْظَمُ مِنْ خَلْقِ اللّٰهِ مِنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ .

(اسناده صحيح) [انظر ماقبله]

ترجمہ: اور خبر دی مجھے محمد بن اسماعیل نے انہیں حمیدی نے، کہا حمیدی نے کہا سفیان بن عیینہ نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث کی تفسیر میں جس میں یہ مذکور ہے کہ نہیں پیدا کی اللہ تعالیٰ نے آسمان و زمین میں کوئی چیز بڑی آیۃ الکرسی سے۔ سو کہا سفیان نے کہ آیۃ الکرسی کلام ہے اللہ تعالیٰ کا، اور کلام اللہ تعالیٰ کا بڑا ہے اس کے پیدا کیے ہوئے زمین و آسمان سے۔

٦۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِيْ فَضْلِ سُوْرَةِ الْكَهْفِ

سورۂ کہف کی فضیلت کے بیان میں

(٢٨٨٥) عَنِ الْبَرَآءِ يَقُوْلُ : ((بَيْنَمَا رَجُلٌ يَقْرَأُ سُوْرَةَ الْكَهْفِ إِذْ رَاٰى دَابَّتَهٗ تَرْكُضُ فَنَظَرَ فَإِذَا مِثْلُ الْغَمَامَةِ أَوِالسَّحَابَةِ فَاَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تِلْكَ السَّكِيْنَةُ نَزَلَتْ مَعَ الْقُرْاٰنِ اَوْنَزَلَتْ عَلَى الْقُرْاٰنِ)). (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے براء رضی اللہ عنہ سے کہ وہ کہتے تھے اس حالت میں کہ ایک مرد سورۂ کہف پڑھتا تھا یعنی تہجد میں کہ دیکھا اس نے اپنی سواری کے جانور کو کہ وہ کودتا ہے، سونظر کی اس نے آسمان کی طرف سو یکا یک دیکھا مثل ابر کے راوی کو شک ہے کہ غمامہ کہا یا سحابہ، سو آیا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور ذکر کیا آپؐ سے تب فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یہ تسکین ہے کہ نازل ہوئی ساتھ قرآن کے یا فرمایا اوپر قرآن کے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور اس باب میں اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(٢٨٨٦) عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((مَنْ قَرَأَ ثَلٰثَ اٰيَاتٍ مِنْ اَوَّلِ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَالِ)).

(صحيح) بلفظ "من حفظ عشر آيات....، وهو بلفظ الكتاب شاذ. سلسلة الاحاديث الصحيحه (٥٨٢) الضعيفة (١٣٣٦)

ترجمہ: روایت ہے ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے پڑھیں تین آیتیں سورۂ کہف کی اول سے بچایا گیا وہ دجال کے فتنے سے۔

فائدہ : کہا محمد بن بشار نے خبر دی ہم کو معاذ بن ہشام نے انہوں نے خبر دی مجھ کو میرے باپ نے قتادہ سے اس اسناد کے ساتھ مانند اس روایت کے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ (حسن) التعليق الرغيب : ٢/٢٢٣۔ المشكاة (٢١٥٣)

❀ ❀ ❀ ❀

٧۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِيْ فضل يٰسٓ

سورہ یٰسین کی فضیلت کے بیان میں

(٢٨٨٧) عَنْ اَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِنَّ لِكُلِّ شَيْئٍ قَلْبًا وَقَلْبُ الْقُرْاٰنِ يٰسٓ وَمَنْ قَرَأَ يٰسٓ كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ بِقِرْاَتِهَا قِرَأَةَ الْقُرْاٰنِ عَشَرَ مَرَّاتٍ)).

(اسناده موضوع) سلسلة الاحاديث الضعيفة (١٦٩) (اس میں ہارون راوی متہم ہے)

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہر چیز کا ایک دل ہے اور دل قرآن شریف کا سورۂ یٰسین ہے اور جس نے پڑھی سورۂ یٰسین لکھے گا اللہ تعالیٰ بعوض اس کے دس بار قرآن پڑھنے کا ثواب۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر حمید بن عبدالرحمٰن کی روایت سے اور بصرہ میں یہ روایت قتادہ سے مروی ہونا نہیں جانتے ہیں لوگ مگر اس سند سے اور ہارون کہ جن کی کنیت ابو محمد ہے شیخ مجہول ہیں روایت کی ہم سے ابوموسیٰ نے ان سے احمد بن سعید نے ان سے قتیبہ نے ان سے حمید بن عبدالرحمٰن نے یہی حدیث اور اس باب میں ابوبکر سے بھی روایت ہے اور صحیح نہیں ہے حدیث ابی بکر کے ازروئے اسناد کے اور اسناد اس کی ضعیف ہے۔

❀❀❀❀

۸۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِيْ فَضْلِ حٰمٓ الدُّخَانِ

سورۂ دخان کی فضیلت کے بیان میں

(۲۸۸۸) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((حٰمٓ قَرَءَ الدُّخَانِ فِيْ لَيْلَةٍ اَصْبَحَ يَسْتَغْفِرُلَهٗ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ)). (اسناده موضوع) تخريج المشكاة (۲۱۴۹) الموضوعات لابن جوزی (۱/۲۴۸) اس میں عمر بن ابوخثعم منکر الحدیث نیز یحییٰ بن ابوکثیر سخت ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس نے پڑھی سورۂ دخان کسی رات میں صبح کرے گا وہ اور ستر ہزار فرشتے اس کے لیے مغفرت مانگتے ہوں گے۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور عمر بن ابو خثعم ضعیف ہیں۔ کہا محمد نے کہ وہ منکر الحدیث ہیں۔

❀❀❀❀

(۲۸۸۹) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ قَرَءَ حٰمٓ الدُّخَانِ فِيْ لَيْلَةِ الْجُمُعَةِ غُفِرَلَهٗ)).

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے: جس نے پڑھی حم دخان شب جمعہ کو بخشے جائیں گے اس کے لیے گناہ اس کے۔ (اسناده ضعيف) سلسلة الاحاديث الضعيفة (۴۶۳۲) تخريج المشكاة (۲۱۵۰/التحقيق الثانی) (اس میں ہشام ضعیف اور حسن بصری کا ابو ہریرہ سے سماع ثابت نہیں)۔

فائدہ: اس حدیث کو نہیں جانتے ہم مگر اسی سند سے اور ہشام کہ جن کی کنیت ابوالمقدام ہے ضعیف ہیں۔ اور ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں۔ ایسا ہی کہا ایوب اور یونس بن عبید اور علی بن زید نے۔

❀❀❀❀

۹۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِيْ فَضْلِ سُوْرَةِ الْمُلْكِ

سورۂ ملک کی فضیلت کے بیان میں

(۲۸۹۰) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: ((ضَرَبَ بَعْضُ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ خِبَاءَ ةً عَلٰى قَبْرٍ وَهُوَلَا يَحْسِبُ اَنَّهُ قَبْرٌ فَاِذَا قَبْرُ الْاِنْسَان يَقْرَأُ سُوْرَةَ الْمُلْكِ حَتّٰى خَتَمَهَا فَاَتَى النَّبِيَّ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ضَرَبْتُ خِبَآ ئِيْ عَلٰى قَبْرٍ وَاَنَا لَا اَحْسِبُ اَنَّهُ قَبْرٌ فَاِذَا فِيْهِ اِنْسَانٌ يَقْرَأُ سُوْرَةَ الْمُلْكِ حَتّٰى خَتَمَهَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ هِيَ الْمُنْجِيَةُ تُنْجِيْهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ)). ضعيف وانمايصح منه قوله "هى المانعة" الصحيحة (۱۱۴۰) اس میں یحییٰ بن عمرو بن مالک ضعیف ہے المشكاة (۲۱۵۴) ضعيف جامع الصغير (۶/۱۰۱)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا انہوں نے کہ بعض اصحاب نے نبی ﷺ سے ایک خیمہ لگایا کسی قبر پر اور وہ نہ جانتے تھے کہ یہاں قبر ہے اور وہاں قبر تھی ایک آدمی کی کہ وہ سورہ ملک پڑھتا تھا یہاں تک کہ ختم کیا اس نے اس سورۂ مبارک کو، سو آئے وہ صحابی اور عرض کی انہوں نے کہ یارسول اللہ لگایا میں نے خیمہ اپنا ایک قبر پر اور میں نہ جانتا تھا کہ وہاں قبر ہے، سو وہاں قبر تھی ایک آدمی کی کہ وہ اس میں سورۂ ملک پڑھتا تھا یہاں تک کہ ختم کیا اس نے اس کو فرمایا نبی ﷺ نے یہ مانع ہے یعنی عذاب قبر سے نجات دیتی ہے اپنے قاری کو عذاب قبر سے۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے اس سند سے۔ اور اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

❀❀❀❀

(۲۸۹۱) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((اِنَّ سُوْرَةً مِّنَ الْقُرْاٰنِ ثَلَاثُوْنَ اٰيَةً شَفَعَتْ لِرَجُلٍ حَتّٰى غُفِرَلَهُ وَهِيَ تَبَارَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ)).

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ ایک سورہ قرآن میں تیس آیتوں کی ہے شفاعت کی اس نے ایک مرد کی یہاں تک کہ بخشا گیا اور وہ سورت **تبارك الذى بيده الملك** ہے۔ (اسناده حسن) التعليق الرغيب (۲/۲۲۳) تخريج المشكاة (۲۱۵۳)۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔

❀❀❀❀

(۲۸۹۲) عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ : ((كَانَ لَا يَنَامُ حَتّٰى يَقْرَءَ الٓمّٓ تَنْزِيْلُ وَتَبَارَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ)).

(اسناده صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (۵۸۵) الروض النضير (۲۲۷) المشكاة (۲۱۵۵) التحقيق الثانى)

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نہ سوتے تھے جب تک کہ نہ پڑھ لیتے سورۂ الم تنزیل اور سورۂ تبارک الذی بیده الملک۔

فائدہ : اس حدیث کو روایت کیا ہے کئی لوگوں نے لیث بن ابوسلیم سے مثل اس کے۔ اور روایت کیا اس کو مغیرہ بن مسلم نے ابی الزبیر سے انہوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے۔ اور روایت کی زہیر نے کہا انہوں نے کہ کہا میں نے ابی الزبیر سے کہ سنا تم نے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ ذکر کرتے تھے اس حدیث کو، سو کہا ابوزبیر نے کہ مجھے تو خبر دی ہے صفوان نے یا ابن صفوان نے اور گویا کہ زہیر نے انکار کیا کہ یہ حدیث مروی ہو ابوزبیر سے اور وہ جابر سے روایت کرتے ہوں۔ روایت کی ہم سے ہناد نے ان سے ابوالاحوص نے ان سے لیث نے ان سے ابی الزبیر نے ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے انہوں نے روایت کی نبی ﷺ سے مانند اس کے روایت کی ہم سے ہریم بن مسعر نے ان سے فضیل نے ان سے لیث نے ان سے طاؤس نے کہا طاؤس نے کہ یہ دونوں سورتیں یعنی الم تنزیل اور سورہ ملک فضیلت رکھتی ہیں قرآن کی ہر سورت پر ستر نیکیاں یعنی ستر درجے۔ [اسنادہ ضعیف مقطوع]

❀❀❀❀

بَابُ: مَا جَآءَ فِیْ اِذَا زُلْزِلَتْ

سورۂ زلزال کی فضیلت میں

(۲۸۹۳) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَنْ قَرَأَ اِذَا زُلْزِلَتْ عُدِلَتْ لَهٗ بِنِصْفِ الْقُرْاٰنِ وَمَنْ قَرَأَ قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ عُدِلَتْ لَهٗ بِرُبُعِ الْقُرْاٰنِ وَمَنْ قَرَأَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ عُدِلَتْ لَهٗ بِثُلُثِ الْقُرْاٰنِ)).

(اسناد حسن دون فضل زلزلت) [انظر الحديث (۲۸۹۵)]

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جس نے پڑھی سورۂ اذا زلزلت برابر ہوگا ثواب اس کا آدھے قرآن کے، اور جس نے پڑھی قل یاایھا الکفرون تو ثواب اس کا چوتھائی قرآن کے برابر ہے، اور جس نے پڑھی سورۃ قل ھواللہ احد ثواب اس کا برابر تہائی قرآن کے ہے۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر اس شیخ یعنی حسن بن سلم کی روایت سے۔ اور اس باب میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔

❀❀❀❀

(۲۸۹۴) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((اِذَا زُلْزِلَتِ تَعْدِلُ نِصْفُ الْقُرْاٰنِ وَقُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ تَعْدِلُ ثُلُثُ الْقُرْاٰنِ وَقُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ تَعْدِلُ رُبُعَ الْقُرْاٰنِ)). (اسنادہ صحیح) دون فضل (زلزلت)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اذا زلزلت برابر ہے نصف قرآن کے یعنی ثواب واجر

میں اور قل ہو اللہ احد برابر ہے ثلث قرآن کے اور قل یاایھا الکفرون برابر ہے چوتھائی قرآن کے۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر یمان بن مغیرہ کی روایت سے۔

❀❀❀❀

(۲۸۹۵) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((لِرَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ هَلْ تَزَوَّجْتَ يَا فُلَانُ قَالَ لَا وَاللّٰهِ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَا عِنْدِيْ مَا اَتَزَوَّجُ قَالَ اَلَيْسَ مَعَكَ قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ قَالَ بَلٰى قَالَ ثُلُثُ الْقُرْاٰنِ قَالَ اَلَيْسَ مَعَكَ اِذَا جَاءَ نَصْرُاللّٰهِ وَالْفَتْحُ قَالَ بَلٰى قَالَ رُبُعُ الْقُرْاٰنِ قَالَ اَلَيْسَ مَعَكَ قُلْ يٰاَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ قَالَ بَلٰى قَالَ رُبُعُ الْقُرْاٰنِ قَالَ اَلَيْسَ مَعَكَ اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ قَالَ بَلٰى قَالَ رُبُعُ الْقُرْاٰنِ قَالَ تَزَوَّجْ تَزَوَّجْ)). (اسنادہ ضعیف) (التعلیق الرغیب : ۲/ ۲۲٤) اس میں سلمہ بن وردان راوی ضعیف ہے

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ایک مرد کو اپنے اصحاب میں سے کہ نکاح کیا تو نے اے فلانے کہا اس نے کہ نہیں قسم ہے اللہ تعالیٰ کی اے رسول اللہ کے اور نہیں ہے میرے پاس اتنا کچھ کہ نکاح کروں میں کہا آپ ؐ نے کیا نہیں ہے تیرے پاس قل ہو اللہ احد یعنی تجھے یاد نہیں اس نے عرض کی کہ کیوں نہیں آپ ؐ نے فرمایا کہ دو تہائی قرآن کے برابر ہے یعنی ثواب میں پھر پوچھا آپ ؐ نے کہ آیا نہیں ساتھ تیرے اذا جاء نصر اللہ و الفتح عرض کی اس نے کہ کیوں نہیں فرمایا برابر ہے وہ چوتھائی قرآن کے پھر پوچھا آپ ؐ نے کیا نہیں ہے تیرے ساتھ قل یاایھا الکفرون عرض کی اس نے کہ کیوں نہیں فرمایا آپ ؐ نے برابر ہے وہ چوتھائی قرآن کے پھر پوچھا آپ ؐ نے کیا نہیں ہے تیرے ساتھ اذا زلزلت الارض عرض کی اس نے کہ کیوں نہیں فرمایا آپ ؐ نے برابر ہے وہ چوتھائی قرآن کے پھر فرمایا آپ ؐ نے نکاح کر تو نکاح کر تو۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔

❀❀❀❀

۱۱۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِيْ سُوْرَةِ الْاِخْلَاصِ وَ سُوْرَةِ اِذَا زُلْزِلَتْ

سورۂ اخلاص اور سورۂ زلزال کی فضیلت کے بیان میں

(۲۸۹٦) عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((اَيَعْجِزُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّقْرَاَ فِيْ لَيْلَةٍ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ مَنْ قَرَاَ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الصَّمَدُ فَقَدْ قَرَاَ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ)). (اسنادہ صحیح) (التعلیق الرغیب : ۲/ ۲۲۵)

ترجمہ: روایت ہے ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کیا تھکتا ہے تم میں سے کوئی کہ پڑھ لیا کرے ایک رات میں تہائی قرآن جس نے پڑھی اللہ الواحد الصمد یعنی سورۂ اخلاص، سو اس نے بے شک پڑھا تہائی قرآن۔

فائدہ : اس باب میں ابوالدرداء اور ابوسعید اور قتادہ بن نعمان اور ابوہریرہ اور انس اور ابن عمر اور ابومسعود رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ اور نہیں جانتے ہم کسی کو کہ روایت کی ہو اس نے یہ حدیث زائدہ سے بہتر اور متابعت کی زائدہ کی اس روایت میں اسرائیل اور فضیل بن عیاض نے۔ اور روایت کی شعبہ اور کئی لوگوں نے ثقات سے یہ حدیث منصور سے اور اضطراب کیا اس میں۔

❀❀❀❀

(۲۸۹۷) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ : اَقْبَلْتُ مَعَ النَّبِیِّ فَسَمِعَ رَجُلًا یَقْرَأُ قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((وَجَبَتْ قُلْتُ مَا وَجَبَتْ قَالَ الْجَنَّةُ)). (اسنادہ صحیح) التعلیق : ۲/۲۲٤)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ میں نبی ﷺ کے ساتھ یعنی کسی مقام میں تھا تو سنا آپ ﷺ نے ایک مرد کو کہ پڑھتا تھا وہ قل هو الله احد سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: واجب ہوگئی پس پوچھا میں نے کہ کیا واجب ہوئی؟ فرمایا آپؐ نے: جنت۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر مالک بن انس کی روایت سے۔ اور ابوحنین وہ عبید بن حنین ہیں۔

❀❀❀❀

(۲۸۹۸) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ : ((مَنْ قَرَأَ كُلَّ یَوْمٍ مِأَتَیْ مَرَّةً قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ مُحِیَ عَنْهُ ذُنُوْبُ خَمْسِیْنَ سَنَةٍ اِلَّا أَنْ یَكُوْنَ عَلَیْهِ دَیْنٌ وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ مَنْ اَرَادَ اَنْ یَّنَامَ عَلٰی فِرَاشِهٖ فَنَامَ عَلٰی یَمِیْنِهٖ ثُمَّ قَرَأَ قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ مِائَةَ مَرَّةٍ فَاِذَا كَانَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ یَقُوْلُ لَهُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی یَاعَبْدِیَ اُدْخُلْ عَلٰی یَمِیْنِكَ الْجَنَّةَ)). (اسنادہ ضعیف) سلسلة الاحادیث الضعیفة (۳۰۰۔ تخریج المشكاة (۲۱۵۸۔ ۲۱۵۹) اس میں حاتم بن میمون قابل حجت نہیں

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جس نے پڑھی ہر دن میں دو سو بار قل هو الله احد مٹائے جائیں گے اس کے گناہ پچاس سال کے مگر یہ کہ ہو اس پر قرض۔ اور اسی اسناد سے مروی ہے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپؐ نے جو ارادہ کرے سونے کا اپنے بچھونے پر اور پھر لیٹے اپنی داہنی کروٹ پر اور پڑھے قل هو الله احد سو بار تو جب دن ہوگا قیامت کا فرمائے گا پروردگار تبارک وتعالیٰ اے میرے بندے داخل ہو تو اپنے داہنی طرف پر جنت میں۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے ثابت کی روایت سے کہ وہ انسؓ سے روایت کرتے ہیں۔ اور مروی ہوئی یہ حدیث اس سند کے سوا اور سند سے بھی ثابت ہے۔

❀❀❀❀

(۲۸۹۹) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ)). (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے قل ھو اللہ احد برابر ہے تہائی قرآن کے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۲۹۰۰) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((اُحْشُدُوْا فَاِنِّیْ سَاَقْرَاُ عَلَيْكُمْ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ قَالَ فَحَشَدَ مَنْ حَشَدَ ثُمَّ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَرَاَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ثُمَّ دَخَلَ فَقَالَ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاِنِّیْ سَاَقْرَاُ عَلَيْكُمْ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ اِنِّیْ لَاُرٰی هٰذَا خَبَرٌ جَآءَهٗ مِنَ السَّمَآءِ ثُمَّ خَرَجَ نَبِیُّ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اِنِّیْ قُلْتُ سَاَقْرَاُ عَلَيْكُمْ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ اَلَا وَاِنَّهَا تَعْدِلُ بِثُلُثِ الْقُرْاٰنِ)).

(اسناده صحيح) التعليق الرغيب : ۲/۲۲۴ـ صفة الصلاة (۸۵)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جمع ہو جاؤ تم کہ میں پڑھوں گا تم پر تہائی قرآن کہا راوی نے کہ پھر جمع ہو گئے اصحاب میں سے جو جمع ہو سکے پھر نکلے رسول اللہ ﷺ اور پڑھی آپؐ نے سورۂ قل ھو اللہ احد پھر داخل ہو گئے اپنے حجرہ میں، سو کہنے لگے بعض ہمارے بعض سے کہ فرمایا تھا رسول اللہ ﷺ نے کہ میں پڑھوں گا تم پر تہائی قرآن، سو میں گمان کرتا ہوں کہ یہ داخل ہونا آپ کا کسی خبر کے واسطے ہے جو آئی ہے ان کے پاس آسمان سے پھر نکلے نبی ﷺ اور فرمایا آپؐ نے میں نے تم سے کہا تھا کہ پڑھوں گا تم پر تہائی قرآن آگاہ ہو کہ یہ سورت برابر ہے تہائی قرآن کے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے۔ اور ابو حازم اشجعی کا نام سلمان ہے۔

❀❀❀❀

(۲۹۰۱) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : ((كَانَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ يَؤُمُّهُمْ فِیْ مَسْجِدِ قُبَا فَكَانَ كُلَّ مَاافْتَتَحَ سُوْرَةً يَقْرَاُ لَهُمْ فِی الصَّلٰوةِ يَقْرَاُبِهَا افْتَتَحَ بِقُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ حَتّٰی يَفْرُغَ مِنْهَا ثُمَّ يَقْرَاُ سُوْرَةً اُخْرٰی ذٰلِكَ فِیْ كُلِّ رَكْعَةٍ فَكَلَّمَهٗ اَصْحَابُهٗ فَقَالُوْا اِنَّكَ تَقْرَاُ بِهٰذَا السُّوْرَةِ ثُمَّ لَا تَرٰی اِنَّهَا تُجْزِئُكَ حَتّٰی تَقْرَاَ بِسُوْرَةٍ اُخْرٰی فَاِمَّا اَنْ تَقْرَاَبِهَا وَاِمَّا اَنْ تَدَعَهَا وَتَقْرَاَ بِسُوْرَةٍ اُخْرٰی قَالَ مَا اَنَا بِتَارِكِهَا اِنْ اَحْبَبْتُمْ اَنْ اَؤُمَّكُمْ بِهَا فَعَلْتُ وَاِنْ كَرِهْتُمْ تَرَكْتُمْ وَكَانُوْ يَرَوْنَهٗ اَفْضَلَهُمْ وَكَرِهُوْا اَنْ يَّؤُمَّهُمْ غَيْرُهٗ فَلَمَّا اَتَاهُمُ النَّبِیُّ ﷺ اَخْبَرُوْهُ الْخَبَرَ فَقَالَ يَا فُلَانُ مَا يَمْنَعُكَ مِمَّا يَاْمُرُبِهٖ اَصْحَابُكَ وَمَا يَحْمِلُكَ اَنْ تَقْرَاَ هٰذِهِ السُّوْرَةَ فِیْ كُلِّ رَكْعَةٍ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ اُحِبُّهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

اِنَّ حُبَّهَا اَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ)).

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ تھا ایک مرد انصار سے کہ امامت کرتا تھا ان کی مسجد قبا میں اور عادت تھی اس کی کہ جب ارادہ کرتا کہ شروع کرے کوئی سورت کہ پڑھے اس کو ان کے لیے نماز میں تو شروع کرتا قل ھو اللہ احد کے ساتھ یعنی بعد فاتحہ کے پہلے قل ھو اللہ پڑھ لیتا یہاں تک کہ فارغ ہو جاتا اس سے پھر پڑھتا دوسری سورت اس کے ساتھ اور ایسا ہی کیا کرتا وہ ہر رکعت میں، سو کلام کیا اس سے اس کے اصحاب نے اور کہا کہ تم پہلے پڑھ لیتے ہو سورت اخلاص پھر گمان کرتے ہو کہ یہ کافی نہیں تمہاری صحت نماز کے لیے یہاں تک کہ پڑھتے ہو تم دوسری سورت سو یا پڑھا کرو تم اسی سورت کو یا اس کو چھوڑ کر دوسری سورت پڑھو، سو کہا ان صحابی نے نہیں ہوں میں اس کا چھوڑنے والا اگر دوست رکھتے ہو تم کہ امامت کروں میں تمہاری اس سورت کو پڑھ کر تو خیر امامت کروں گا میں تمہاری اور اگر برا مانو تم تو چھوڑوں گا میں تم کو یعنی امامت نہ کروں گا اور انصار ان کو اپنے لوگوں میں افضل جانتے تھے اور برا جانتے تھے کہ کوئی اور امامت کرے ان کی سوا اس کے پھر جب آئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس خبر دی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس صحابی کے حال کی، سو فرمایا آپؐ نے کیا چیز باز رکھتی ہے تم کو اس سے کہ جو حکم کرتے ہیں تم کو اصحاب تمہارے اور کیا سبب ہے کہ تم پڑھا کرتے ہو سورۂ اخلاص کو ہر رکعت میں، سو عرض کی اس نے اے رسول، اللہ تعالیٰ کے میں بے شک دوست رکھتا ہوں اس سورت کو سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بے شک محبت اس کی لے جائے گی تجھ کو جنت میں۔

(حسن صحيح) التعليق الرغيب: ٢/٢٤٤ ـ صفة الصلاة (٨٥)۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے یعنی عبیداللہ بن عمر کی روایت سے کہ وہ ثابت بنانی سے روایت کرتے ہوں۔ اور روایت کی مبارک بن فضالہ نے ثابت بنانی سے انہوں نے انسؓ سے کہ ایک مرد نے عرض کی کہ یا رسول اللہ میں دوست رکھتا ہوں اس سورت کو یعنی قل ھو اللہ احد کو فرمایا آپ نے کہ محبت اس کی تجھ کو داخل کرے گی جنت میں۔ [صحیح بما قبلہ]۔

❀❀❀❀

١٢ ـ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الْمُعَوِّذَتَيْنِ

معوذتین کی فضیلت کے بیان میں

(٢٩٠٢) عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرِ الْجُهَنِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيَّ اٰيَاتٍ لَمْ يَرَمِثْلُهُنَّ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ اِلٰى اٰخِرِ السُّوْرَةِ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ اِلٰى اٰخِرِ السُّوْرَةِ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اِلٰى اٰخِرِ السُّوْرَةِ)). (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے اتاریں ہیں مجھ پر کچھ آیتیں کہ نہیں دیکھا کسی نے ان کا مثل وہ قل اعوذ برب الناس ہیں آخر سورت تک اور قل اعوذ برب الفلق ہے آخر سورت تک۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۲۹۰۳) عَنْ عَلِي بْنِ رَبَاح عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ : اَمَرَنِی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اَنْ اَقْرَاَ بِالْمُعَوَّذَتَيْنِ فِی دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ . (اسناده صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (١٥١٤) التعليق على ابن خزيمة (٧٥٥) صحيح ابى داؤد (١٣٦٣)

ترجمہ: روایت ہے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا انہوں نے حکم کیا مجھ کو رسول اللہ ﷺ نے کہ پڑھا کروں میں معوذتین ہر نماز کے پیچھے۔

❀❀❀❀

۱۳۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِی فَضْلِ قَارِیءِ الْقُرْآنِ

قاری قرآن کی فضیلت کے بیان میں

(۲۹۰۴) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((اَلَّذِیْ يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ وَهُوَ مَاهِرٌبِهٖ مَعَ السَّفَرَةِ الْبَرَرَةِ وَالَّذِیْ يَقْرَأُهٗ قَالَ هَشَامٌ وَهُوَ شَدِيْدٌ عَلَيْهِ قَالَ شُعْبَةُ وَهُوَ عَلَيْهِ شَاقٌّ لَهٗ اَجْرَانِ)). (اسناده صحيح) صحيح ابى داؤد (١٣٠٧)

ترجمہ: روایت ہے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو کہ پڑھتا ہے قرآن اور وہ ماہر ہے یعنی خوب یاد رکھتا ہے اس کو وہ ہے بزرگ نیک فرشتوں کے ساتھ جو عہدہ سفارت رکھتے ہیں یعنی رسول ہوتے ہیں آدمیوں کی طرف اور جو پڑھتا ہے قرآن ہشام نے اپنی روایت میں کہا اور وہ قرآن اس پر سخت ہے یعنی دشوار ہے۔ اور کہا شعبہ نے اپنی روایت میں کہ وہ قرآن پڑھنا اس پر شاق ہے اس کے لیے دونا اجر ہے یعنی ایک قراءت کا دوسرے مشقت کا۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۲۹۰۵) عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَنْ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَظْهَرَهٗ فَاَحَلَّ حَلَالَهٗ وَحَرَّمَ حَرَامَهٗ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ بِهِ الْجَنَّةَ وَشَفَّعَهٗ فِیْ عَشْرَةٍ مِنْ اَهْلِ بَيْتِهٖ كُلُّهُمْ قَدْ وَجَبَتْ لَهُ النَّارُ)).(ضعيف جدا) تخريج مشكاة المصابيح (٢١٤١) التعليق الرغيب (٢/٢١٠) ضعيف الجامع الصغير (٥٧٦١) (اس میں حفص بن سلیمان ضعیف متروک اور کثیر بن زاذان مجہول ہے)

ترجمہ: روایت ہے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے: جس نے پڑھا قرآن اور یاد کر لیا یا پشت پناہ کیا اپنا اس کو اور حلال کیا اس کے حلال کو اور حرام کیا اس کے حرام کو داخل کرے گا اس کو اللہ تعالیٰ بسبب اس کے جنت میں اور شفاعت قبول کرے گا اس کی دس شخصوں کے حق میں اس کے اہل سے کہ واجب ہو چکی ہوگی ہر ایک کے لیے ان میں سے دوزخ۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور اس کی کوئی اسناد صحیح نہیں۔ اور حفص بن سلیمان جن کی کنیت ابو عمر ہے اور وہ بزاز ہیں کوفہ کے رہنے والے اور ضعیف ہیں حدیث میں۔

❀❀❀❀

١٤۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْقُرْآنِ

قرآن عظیم الشان کی فضیلت کے بیان میں

(٢٩٠٦) عَنِ الْحَارِثِ الْأَعْوَرِ قَالَ: ((مَرَرْتُ فِي الْمَسْجِدِ فَإِذَا النَّاسُ يَخُوضُونَ فِي الْأَحَادِيثِ فَدَخَلْتُ عَلَى عَلِيٍّ فَقُلْتُ يَاأَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَلَا تَرَى أَنَّ النَّاسَ قَدْ خَاضُوا فِي الْأَحَادِيثِ قَالَ وَقَدْ فَعَلُوهَا قُلْتُ نَعَمْ قَالَ أَمَا إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ أَلَا إِنَّهَا سَتَكُونُ فِتْنَةٌ فَقُلْتُ مَا الْمَخْرَجُ مِنْهَا يَارَسُولَ اللهِ قَالَ كِتَابُ اللهِ فِيهِ نَبَأُ مَا كَانَ قَبْلَكُمْ وَخَبَرُ مَا بَعْدَكُمْ وَحُكْمُ مَا بَيْنَكُمْ وَهُوَ الْفَصْلُ لَيْسَ بِالْهَزْلِ مَنْ تَرَكَهُ مِنْ جَبَّارٍ قَصَمَهُ اللهُ وَمَنِ ابْتَغَى الْهُدَى فِي غَيْرِهِ أَضَلَّهُ اللهُ وَهُوَ حَبْلُ اللهِ الْمَتِينُ وَهُوَ الذِّكْرُ الْحَكِيمُ وَهُوَ الصِّرَاطُ الْمُسْتَقِيمُ وَهُوَ الَّذِي لَا يَزِيغُ بِهِ الْأَهْوَاءُ وَلَا تَلْتَبِسُ بِهِ الْأَلْسِنَةُ وَلَا يَشْبَعُ مِنْهُ الْعُلَمَاءُ وَلَا يَخْلُقُ عَنْ كَثْرَةِ الرَّدِّ وَلَا تَنْقَضِي عَجَائِبُهُ هُوَ الَّذِي لَمْ تَنْتَهِ الْجِنُّ إِذَا سَمِعَتْهُ حَتَّى قَالُوا إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا يَهْدِي إِلَى الرُّشْدِ فَآمَنَّا بِهِ مَنْ قَالَ بِهِ صَدَقَ وَمَنْ عَمِلَ بِهِ أُجِرَ وَمَنْ حَكَمَ بِهِ عَدَلَ وَمَنْ دَعَى إِلَيْهِ هُدِيَ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ خُذْهَا إِلَيْكَ يَا أَعْوَرُ)). (اسناده ضعيف) (المشكاة: ٢١٣٨، التحقيق الثاني) اس میں حارث اعور ضعیف راوی ہے

ترجمہ: روایت ہے حارث اعور سے کہا انہوں نے کہ گزرا میں مسجد میں سو لوگ باتیں بنا رہے تھے پھر داخل ہوا میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس اور کہا میں نے اے امیر المومنین کیا نہیں دیکھتے آپ لوگوں کو کہ باتیں بنا رہے ہیں فرمایا آپ نے کہ ہاں انہوں نے ایسا کیا میں نے کہا ہاں فرمایا حضرت علیؓ نے آگاہ ہو کہ تحقیق سنا ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے آگاہ ہو تحقیق کہ قریب ہوگا ایک فتنہ سو کہا میں نے کیا ہے راستہ اس سے نکلنے کا اے رسول اللہ تعالیٰ کے فرمایا آپ نے کتاب اللہ یعنی قرآن سبب ہے اس سے بچنے کا اس لیے کہ اس میں خبر ہے تم سے اگلوں کی اور خبر ہے جو تم سے بعد

ہوں گے اور حکم ہے تمہارے درمیان کا یعنی جو معاملات کہ تمہارے فیما بین ہوں اور وہ دوٹوک ہے نہیں ہے اس میں ہنسی ٹھٹھے کی بات جس نے چھوڑا اس کو حقیر جان کر ٹکڑے کر ڈالے گا اللہ تعالیٰ اس کے اور جس نے ڈھونڈھی ہدایت اس کے غیر میں گمراہ کرے گا اس کو اللہ تعالیٰ اور وہ رسی ہے اللہ تعالیٰ کی مضبوط ہے اور وہ ذکر ہے حکم کیا ہوا۔ اور وہ سیدھی راہ ہے وہ ایسی کتاب ہے کہ نہیں کج کر سکتی اس کو ہوائے نفسانی اور نہیں مل سکتیں اس میں زبانیں اور پیٹ نہیں بھرتا اس سے عالموں کا اور پرانا نہیں ہوتا بار بار پڑھنے سے اور تمام نہیں ہوتے عجائب اس کے وہی ایسی کتاب ہے کہ نہ رہ سکے جن جب سنا انہوں نے اس کو یہاں تک کہ بول اٹھے ہم نے سنا ایک قرآن عجیب کہ راہ بتاتا ہے طرف بہتری کے سو ایمان لائے ہم اس پر جس نے کلام کیا مطابق اس کے سچ کہا اور جس نے عمل کیا موافق اس کے ثواب دیا گیا اور جس نے حکم کیا اس پر عدل کیا اور جس نے بلایا اس کی طرف راہ بتایا گیا وہ سیدھی راہ لے لو تم اس حدیث کو اے اعور۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو حمزہ زیات کی روایت سے اور اسناد اس کی مجہول ہے۔ اور حارث کی روایت میں مقال ہے۔

❀❀❀❀

بَابُ: مَا جَآءَ فِیْ تَعْلِیْمِ الْقُرْاٰنِ

تعلیم قرآن کی فضیلت کے بیان میں

(۲۹۰۷) عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((خَیْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَهٗ قَالَ اَبُوْعَبْدِالرَّحْمٰنِ فَذَالِكَ الَّذِیْ اَقْعَدَنِیْ مَقْعَدِیْ هٰذَا وَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ فِیْ زَمَانِ عُثْمَانَ حَتّٰی بَلَغَ الْحَجَّاجَ بْنَ یُوْسُفَ)). (اسناده صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (١١٧٣) الروض النضير (٥٥) التعليق الرغيب (٣/ ٢٠٥) صحيح ابى داؤد (١٣٠٦)

ترجمہ: روایت ہے عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بہتر تم میں سے وہ ہے کہ جس نے سیکھا قرآن اور سکھایا دوسروں کو۔ اور کہا ابو عبدالرحمٰن نے جو راوی اس حدیث کے ہیں کہ اسی روایت نے مجھے بٹھایا اس جگہ اور قرآن سکھلاتے رہے وہ لوگوں کو حجاج بن یوسف کے زمانہ تک۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۲۹۰۸) عَنْ عُثْمَانَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((خَیْرُكُمْ اَوْ اَفْضَلُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَهٗ)).

(صحيح) [انظر ماقبله]

ترجمہ: روایت ہے عثمان رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: بہتر تم میں سے یا افضل تم میں سے وہ شخص ہے کہ جس نے سیکھا قرآن اور سکھایا اس کو اور لوگوں کو۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور ایسی ہی روایت کی عبدالرحمٰن بن مہدی نے اور کئی لوگوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے علقمہ بن مرثد سے انہوں نے ابوعبدالرحمٰن سے انہوں نے عثمان سے۔ انہوں نے نبی ﷺ سے اور سفیان نہیں ذکر کرتے اس سند میں سعد بن عبیدہ کا۔ اور روایت کی یحییٰ بن سعید قطان نے یہ حدیث سفیان سے اور شعبہ سے انہوں نے علقمہ بن مرثد سے انہوں نے سعد بن عبیدہ سے انہوں نے ابوعبدالرحمٰن سے انہوں نے عثمان سے۔ انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کی ہم سے یہ محمد بن بشار نے ان سے یحییٰ بن سعید نے ان سے سفیان اور شعبہ نے۔ کہا محمد بن بشار نے اور ایسا ہی ذکر کیا اس روایت کو یحییٰ بن سعید نے انہوں نے روایت کی سفیان اور شعبہ سے کئی مرتبہ انہوں نے علقمہ بن مرثد سے انہوں نے سعید بن ابوعبیدہ سے انہوں نے ابوعبدالرحمٰن سے انہوں نے عثمان رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے کہا محمد بن بشار نے۔
اور اصحاب سفیان کے نہیں ذکر کرتے اس روایت اس بات کا کہ روایت ہے سفیان سے وہ روایت کرتے ہیں سعد بن عبیدہ سے کہا محمد بن بشار نے اور یہ صحیح تر ہے۔ کہا ابوعیسیٰ نے اور تحقیق کہ زیادہ کیا شعبہ نے اس حدیث کی سند میں سعد بن عبیدہ کو اور حدیث سفیان کی اشبہ ہے یعنی صحت کے ساتھ۔ کہا علی بن عبداللہ نے کہ کہا یحییٰ بن سعید نے میرے نزدیک کوئی شعبہ کے برابر نہیں یعنی ثقاہت اور حفظ روایت میں اور جب مخالفت کرتے ہیں شعبہ کی سفیان تو میں لے لیتا ہوں قول سفیان کا سنا میں نے ابوعمار سے کہ وہ ذکر کرتے تھے وکیع سے کہ کہا شعبہ نے کہ سفیان مجھ سے زیادہ یاد رکھنے والے ہیں اور نہیں روایت کی مجھ سے سفیان نے کسی شخص سے کوئی چیز پھر پوچھا میں نے اس شخص سے مگر پایا میں نے اس روایت کو جیسا سفیان نے روایت کیا تھا۔ اور اس باب میں علی اور سعد رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔

❁❁❁❁

(۲۹۰۹) عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَهُ)).

(صحیح بما قبله)

ترجمہ: روایت ہے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: بہتر تم میں سے وہ شخص ہے کہ جس نے سیکھا قرآن اور سکھایا اس کو اور لوگوں کو۔

فائدہ : اس حدیث کو نہیں جانتے ہم علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی روایت سے کہ وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہوں مگر عبدالرحمٰن بن اسحاق کی سند سے۔

❁❁❁❁

١٦ ـ بَابُ: مَا جَاءَ فِيْ مَنْ قَرَأَ حَرْفًا مِّنَ الْقُرْآنِ مَالَهُ مِنَ الْاَجْرِ

قرآن میں سے ایک حرف پڑھنے کے اجر کے بیان میں

(٢٩١٠) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَنْ قَرَاءَ حَرْفًا مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ فَلَهُ بِهِ حَسَنَةٌ وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا لَا اَقُوْلُ الٓمٓ حَرْفٌ وَلٰكِنْ اَلْفٌ حَرْفٌ وَلَامٌ حَرْفٌ وَمِيْمٌ حَرْفٌ)).

(اسناده صحيح) تخريج شرح عقيده الطحاوية (١٣٨) تخريج المشكاة (٢١٣٧)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہتے تھے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جس نے پڑھا اللہ کی کتاب سے ایک حرف اس کے لیے ایک نیکی ہے اور ہر نیکی کا ثواب دس گنا ہے میں نہیں کہتا ہوں کہ الف لام میم ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف ہے میم ایک حرف ہے۔ اور لام ایک حرف ہے یعنی الف لام میم کہنے میں تیس نیکیوں کا اجر ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے۔ سنا میں نے قتیبہ بن سعید سے کہتے تھے کہ پہنچا ہے مجھ کو کہ محمد بن کعب قرظی پیدا ہوئے حیات میں نبی ﷺ کے۔ اور مروی ہوئی یہ حدیث اور سند سے بھی سوا اس کے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے۔ روایت کیا اس کو ابوالاحوص نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اور مرفوع کیا اس کو بعضوں نے اور موقوف کیا بعضوں نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے یعنی انہیں کا قول ٹھہرایا اور محمد بن کعب قرظی کی کنیت ابوحمزہ ہے۔

❀❀❀❀

١٧ ـ باب: مَا تَقَرَّبَ الْعِبَادُ اِلَى اللّٰهِ بِمِثْلِ مَا خَرَجَ مِنْهُ

نہیں نزدیک ہوتے بندے اللہ تعالیٰ سے جیسا کہ نزدیک ہوتے ہیں بسبب اس چیز کے جو نکلی ہے اللہ تعالیٰ سے

(٢٩١١) عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((مَا اَذِنَ اللّٰهُ لِعَبْدٍ فِيْ شَيْئٍ اَفْضَلَ مِنْ رَكْعَتَيْنِ يُصَلِّيْهِمَا وَاِنَّ الْبِرَّ لَيُذَرُّ عَلٰى رَاْسِ الْعَبْدِ مَادَامَ فِيْ صَلٰوتِهٖ وَمَا تَقَرَّبَ الْعِبَادُ اِلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ بِمِثْلِ مَا خَرَجَ مِنْهُ قَالَ اَبُوالنَّضْرِ يَعْنِي الْقُرْاٰنِ)).(اسناده ضعيف) المشكاة (١٣٣٢) سلسلة الاحاديث الضعيفة (١٩٥٧) اس بکر بن خنیس اور لیث بن ابی سلیم دونوں ضعیف ہیں

ترجمہ: روایت ہے ابوامامہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا نبی ﷺ نے نہیں کان لگا کر سنتا ہے اللہ تعالیٰ کسی بندے کی بات کو کسی چیز میں افضل دو رکعتوں سے کہ پڑھتا ہے وہ ان کو اور نیکی چھڑکی جاتی ہے بندے کے سر پر جب تک کہ وہ نماز میں ہوتا

ہے اور نزدیک نہیں ہوتے بندے اللہ تعالیٰ سے جیسا کہ نزدیک ہوتے ہیں بسبب اس چیز کے جو نکلی ہے اللہ تعالیٰ شانہ سے۔ کہا ابونضر نے مراد لیتے تھے آپؐ اس قول سے قرآن عظیم الشان کو۔ یعنی جیسا قرب الٰہی قرآن پڑھنے سے بندوں کو حاصل ہوتا ہے ایسا کسی اور چیز سے حاصل نہیں ہوتا۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر اس سند سے اور بکر بن خنیس میں کلام کیا ہے ابن مبارک نے اور چھوڑ دیا ان سے روایت آخر عمر میں یعنی بسبب ضعف کے۔

❀❀❀❀

(۲۹۱۲) عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((إِنَّكُمْ لَنْ تَرْجِعُوا إِلَى اللّٰهِ بِأَفْضَلَ مِمَّا خَرَجَ مِنْهُ ـ يَعْنِي الْقُرْاٰنَ)). (اسناده ضعيف) سلسلة الاحاديث (الضعيفة) (۱۹۵۷) اس کی سند ارسال کی وجہ سے ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے جبیر بن نفیر سے، کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ تم میں سے کوئی کسی چیز سے اللہ کی طرف اُتنا رجوع نہیں کرسکتا جتنا کہ اس کے پاس سے نکلی ہوئی چیز (یعنی قرآن) سے۔

۱۸ ۔ باب: اِنَّ الَّذِیْ لَیْسَ فِیْ جَوْفِهٖ شَیْءٌ مِنَ الْقُرْآنِ كَالْبَیْتِ الْخَرِبِ

جس دل کے اندر قرآن میں سے کچھ نہیں وہ ویران گھر کی مانند ہے

(۲۹۱۳) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِنَّ الَّذِي لَيْسَ فِي جَوْفِهِ شَيْءٌ مِّنَ الْقُرْاٰنِ كَالْبَيْتِ الْخَرِبِ)).(اسناده ضعيف) تخريج المشكاة (۲۱۳۵) (اس میں قابوس بن ابی ظبیان ضعیف ہے۔)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: بے شک جس کے اندر قرآن میں سے نہیں یعنی کچھ یاد نہیں وہ ویران گھر کے مانند ہے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۲۹۱۴) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((يُقَالُ – يَعْنِي لِصَاحِبِ الْقُرْاٰنِ اِقْرَأْ وَارْقَ وَرَتِّلْ كَمَا كُنْتَ تُرَتِّلُ فِي الدُّنْيَا فَإِنَّ مَنْزِلَتَكَ عِنْدَ اٰخِرِ اٰيَةٍ تَقْرَأُ بِهَا)). (اسناده حسن) تخريج المشكاة (۲۱۳٤) التعليق الرغيب: (۲/۲۰۹) سلسلة الاحاديث الصحيحة (۲۲٤۰) صحيح ابى داؤد (۱۳۱۷) موارد الظمآن (۱۷۹۰)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ کہا جائے گا یعنی صاحب قرآن سے کہ پڑھ تو اور چڑھتا جا

یعنی درجات جنت میں اور ٹھہر ٹھہر کر پڑھتا جا جیسے تو ٹھہر ٹھہر کر پڑھتا تھا دنیا میں اس لیے کہ منزل تیری آخر آیت تک ہے کہ تو اس کو پڑھے گا۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے عبدالرحمٰن بن مہدی سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے عاصم سے اسی اسناد سے مانند اس کے۔

❀❀❀❀

(۲۹۱۵) عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ : ((يَجِیْئُ صَاحِبُ الْقُرْاٰنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُوْلُ يَارَبِّ حَلِّهٖ فَيُلْبَسُ تَاجُ الْكَرَامَةِ ثُمَّ يَقُوْلُ يَارَبِّ زِدْهُ فَيُلْبَسُ حُلَّةُ الْكَرَامَةِ ثُمَّ يَقُوْلُ يَارَبِّ ارْضَ عَنْهُ فَيَرْضٰى عَنْهُ فَيُقَالُ اقْرَأْ وَارْقَأْ وَيَزْدَادُ بِكُلِّ اٰيَةٍ حَسَنَةً)). (اسناده حسن) (التعليق الرغيب : ۲/۲۰۷)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ آئے گا صاحب قرآن قیامت کے دن پھر کہے گا قرآن کہ اے رب میرے اس کو جوڑا پہنا پس اسے پہنایا جائے گا تاج کرامت کا پھر کہے گا قرآن عظیم الشان اے رب زیادہ دے اس کو تو پہنایا جائے گا اس کو جوڑا کرامت کا پھر کہے گا اے رب راضی ہو اس سے، سو راضی ہوگا اس سے پروردگار تعالیٰ شانہٗ پھر کہا جائے گا اسے کہ پڑھ تو اور چڑھ اور زیادہ کی جائے گی ہر آیت کے بدلے ایک نیکی۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔ روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے ان سے محمد بن جعفر نے ان سے شعبہ نے ان سے عاصم بن بہدلہ نے ان سے ابو صالح نے ان سے ابو ہریرہؓ نے مانند اس کی۔ اور مرفوع نہ کیا اس کو اور یہ صحیح تر ہے ہمارے نزدیک عبدالصمد کی روایت سے کہ وہ شعبہ سے روایت کرتے ہیں۔

❀❀❀❀

۱۹۔ بَابٌ۔ لَمْ اَرَ ذَنْبًا اَعْظَمَ مِنْ سُوْرَةٍ اُوْتِيَهَا رَجُلٌ ثُمَّ نَسِيَهَا

میں نے نہ دیکھا کوئی گناہ اس سے بڑھ کر کہ کسی کو دی گئی ہو کوئی سورت پھر وہ اسے بھول جائے

(۲۹۱۶) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((عُرِضَتْ عَلَیَّ اُجُوْرُ اُمَّتِیْ حَتّٰى الْقَذَاةَ يُخْرِجُهَا الرَّجُلُ مِنَ الْمَسْجِدِ وَعُرِضَتْ عَلَیَّ ذُنُوْبُ اُمَّتِیْ فَلَمْ اَرَ ذَنْبًا اَعْظَمَ مِنْ سُوْرَةٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ اَوْ اٰيَةٍ اُوْتِيَهَا رَجُلٌ ثُمَّ نَسِيَهَا)). [اسناده ضعيف] تخريج المشكاة (۷۲۰) الروض النضير (۷۲) ضعيف ابی داؤد (۷۱) اس میں مطلب بن عبداللہ راوی کا سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت نہیں۔ نیز اس میں ابن جریج راوی مدلس ہے

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ پیش کئے گئے میرے آگے ثواب اور

نیکیاں میری امت کی یہاں تک کہ تنکا بھی جو نکال کر پھینک دیا ہو کسی آدمی نے مسجد میں سے اور پیش کی گئیں مجھ پر برائیاں اور گناہ میری امت کے، سو نہ دیکھا میں نے کوئی گناہ اس سے بڑھ کر کہ دی گئی ہو کسی کو کوئی سورت یا آیت قرآن شریف کی یعنی یاد ہو پھر اسے بھول جائے۔

: یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور ذکر کی میں نے یہ حدیث محمد بن اسماعیل سے سو نہ پہچانی انہوں نے اور غریب کہا اس کو اور کہا محمد نے نہیں جانتا میں کہ مطلب بن عبداللہ بن حنطب کو سماع ہو کسی صحابی سے نبی ﷺ کے مگر یہ کہ قول مطلب کا کہ روایت کی مجھ سے اس شخص نے جو حاضر ہوا تھا خطبہ میں رسول اللہ ﷺ کے یعنی یہی قول دلالت کرتا ہے کہ ان کو کسی صحابی سے سماع ہے اور سوا اس کے اور کوئی چیز دال نہیں۔ اور سنا میں نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن سے کہ وہ کہتے تھے نہیں جانتے ہم مطلب کو کہ سماع ہوا ان کو کسی صحابی سے نبی ﷺ کے۔ کہا عبداللہ نے اور انکار کیا علی بن مدینی نے اس امر کا کہ مطلب نے سنا ہو کچھ انس رضی اللہ عنہ سے۔

❀❀❀❀

۲۰۔ بَابٌ: مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَلْيَسْأَلِ اللّٰهَ بِهِ......

جو شخص قرآن پڑھے اسے چاہیے کہ اللہ تعالیٰ سے سوال کریں

(۲۹۱۷) عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّهُ مَرَّ عَلٰى قَارِئٍ يَقْرَأُ ثُمَّ سَأَلَ فَاسْتَرْجَعَ ثُمَّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَنْ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ فَلْيَسْأَلِ اللّٰهَ بِهِ فَإِنَّهُ سَيَجِيْئُ اَقْوَامٌ يَقْرَءُ وْنَ الْقُرْاٰنَ يَسْئَالُوْنَ بِهِ النَّاسَ وَقَالَ مَحْمُوْدٌ هٰذَا خَيْثَمَةُ الْبَصْرِيُّ الَّذِيْ رَوٰى عَنْهُ جَابِرٌ الْجُعْفِيُّ وَلَيْسَ هُوَ خَيْثَمَةُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ)). (اسنادہ حسن) سلسلة الاحاديث الصحيحة (۲۵۷)

ترجمہ: روایت ہے عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے کہ وہ گزرے ایک قاری پر کہ وہ پڑھ رہا تھا قرآن پھر مانگا اس نے کچھ تب عمران نے انا لله وانا اليه راجعون پڑھا پھر کہا کہ سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے جس نے پڑھا قرآن چاہیے کہ سوال کرے اللہ تعالیٰ سے اس لیے کہ آئیں گی کچھ قومیں کہ وہ قرآن پڑھیں گی پھر طلب کریں گی آدمیوں سے اور کہا محمود نے کہ یہ خیثمہ بصری جس سے روایت کی جابر جعفی نے وہ خیثمہ بن عبدالرحمٰن نہیں۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔ اور خیثمہ شیخ بصری ہیں کہ کنیت ان کی ابونصر ہے روایت کی ہیں انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کتنی حدیثیں اور روایت کی ہے جابر جعفی نے ان خیثمہ سے بھی۔

❀❀❀❀

(۲۹۱۸) عَنْ صُهَيْبٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَا اٰمَنَ بِالْقُرْاٰنِ مَنِ اسْتَحَلَّ مَحَارِمَهٗ)).(اسناده ضعيف) المشكاة تخريج (۲۲۰۳/التحقيق الثانی) ضعيف الجامع الصغير (٤٩٧٥) اس میں ابن مبارک مجھول راوی ہے نیز اس نے صہیب کو نہیں دیکھا۔

ترجمہ: روایت ہے صہیب سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: نہ ایمان لایا وہ شخص قرآن پر جس نے حلال جانا یا مرتکب ہوا اس کی حرام کی ہوئی چیزوں کا۔

فائدہ : روایت کی محمد بن یزید بن سنان نے اپنے باپ سے یہ حدیث، سو زیادہ کیا انہوں نے اس کی اسناد میں یہ کہا روایت کی مجاہد نے سعید بن میسّب سے انہوں نے صہیب سے۔ اور متابعت نہ کی محمد بن یزید کی روایت کی کسی نے اور وہ ضعیف ہیں اور ابوالمبارک ایک مرد مجہول ہیں اس حدیث کی اسناد کچھ ایسی نہیں اور خلاف کیا گیا وکیع کا ان کی روایت میں۔ اور محمد نے کہا ابوفروہ یزید بن سنان رہاوی کی حدیث میں کچھ مضائقہ نہیں مگر جو روایت کریں ان سے ان کے بیٹے محمد اس لیے کہ وہ روایت کرتے ہیں ان سے مناکیر۔

❀❀❀❀

(۲۹۱۹) عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : ((اَلْجَاهِرُ بِالْقُرْاٰنِ كَالْجَاهِرِ بِالصَّدَقَةِ وَالْمُسِرُّ بِالْقُرْاٰنِ كَالْمُسِرِّ بِالصَّدَقَةِ)).

(اسناده صحيح) تخريج المشكاة (۲۲۰۲) التحقيق الثانی) (صحيح الجامع (۳۱۰۵)

ترجمہ: روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہا انہوں نے کہ سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے پکار کر قرآن پڑھنے والا ایسا ہے جیسے آشکارا صدقہ دینے والا اور آہستہ قرآن پڑھنے والا ایسا ہے جیسے چھپا کر صدقہ دینے والا۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ اور مراد حدیث کی یہ ہے کہ آہستہ قرآن پڑھنا افضل ہے پکار کر پڑھنے سے اس لیے کہ چھپا کر صدقہ دینا افضل ہے آشکارا سے اہل علم کے نزدیک۔ اور اہل علم نے اس کو اس لیے افضل کہا ہے کہ صدقہ چھپا کر دینے سے آدمی عجب سے بچتا ہے اس لیے کہ چھپا کر نیکی کرنے والا محفوظ رہتا ہے اور خوف نہیں ہوتا اس پر عجب کا جیسا کہ خوف ہوتا ہے علانیہ پر۔

❀❀❀❀

۲۱۔ بَابٌ: قراءة سورة بني اسرائيل والزمر قبل النوم

سونے سے پہلے سورۂ بنی اسرائیل اور زمر پڑھنا

(۲۹۲۰) عَنْ اَبِیْ لُبَابَةَ قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ كَانَ النَّبِیُّ ﷺ : ((لَا يَنَامُ حَتّٰى يَقْرَأَ بَنِیْ اِسْرَائِيْلَ وَالزُّمَرَ)).

ترجمہ: روایت ہے ابولبابہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا ام المومنین عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا نے کہ آنحضرت ﷺ نہ سوتے تھے جب تک کہ بنی اسرائیل اور سورۂ زمر نہ پڑھ لیتے۔ (اسناده صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (٦٤١)۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ اور ابولبابہ شیخ بصری ہیں کہ روایت کی ان سے حماد بن زید نے کتنی حدیثیں اور کہتے ہیں کہ نام ان کا مروان ہے۔ روایت کی ہم سے یہ محمد بن اسماعیل نے کتاب التاریخ میں۔

❀❀❀❀

(۲۹۲۱) عَنْ عِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ اَنَّهُ حَدَّثَهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ : ((كَانَ يَقْرَأُ الْمُسَبِّحَاتِ قَبْلَ اَنْ يَّرْقُدَ يَقُوْلُ اِنَّ فِيْهِنَّ اٰيَةً خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ اٰيَةٍ)). (ضعيف الاسناد) التعليق الرغيب : ١/ ٢١٠) اس میں عبداللہ بن ابی بلال مجہول راوی ہے

ترجمہ: روایت ہے عرباض بن ساریہ سے کہ رسول اللہ ﷺ پڑھا کرتے تھے وہ سورتیں کہ شروع ہیں سبحان اللہ اور سبح اور یسبح سے سونے سے پہلے اور فرماتے تھے کہ ان میں ایک آیت ہے جو بہتر ہے ہزار آیت سے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

❀❀❀❀

۲۲۔ بَابٌ: في فضل قراءة آخر سورة الحشر

سورۂ حشر کی آخری آیات پڑھنے کی فضیلت

(۲۹۲۲) عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((مَنْ قَالَ حِيْنَ يُصْبِحُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ وَقَرَأَ ثَلَاثَ اٰيَاتٍ مِنْ اٰخِرِ سُوْرَةِ الْحَشْرِ وَكَّلَ اللّٰهُ بِهٖ سَبْعِيْنَ اَلْفَ مَلَكٍ يُصَلُّوْنَ عَلَيْهِ حَتّٰى يُمْسِيَ وَاِنْ مَّاتَ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ مَاتَ شَهِيْدًا وَمَنْ قَالَهَا حِيْنَ يُمْسِيْ كَانَ بِتِلْكَ الْمَنْزِلَةِ)). (اسناده ضعيف) (التعليق الرغيب: ٢/ ٢٢٥) قال الالبانى فى ضعيف الجامع (٦/ ٢٢٧) ((ضعيف)) (اس میں خالد بن طہمان مختلط ہے)

ترجمہ: روایت ہے معقل بن یسار سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس نے پڑھا صبح کو تین بار اعوذ باللہ سے رجیم تک اور پڑھیں تین آیتیں سورۂ حشر کی اخیر سے متعین کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر ستر ہزار فرشتے کہ وہ مغفرت مانگتے ہیں اس کے لیے شام تک اور اگر مر جائے اس دن میں تو مرا وہ شہید اور جس نے کہا ان کو جب شام کرتا ہے ہوگا وہ بھی اس درجہ میں یعنی شب کو بھی یہی ثواب پائے گا اور اگر مرے گا تو شہید ہوگا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر اس سند سے۔

۲۳۔ بَابُ: مَا جَاءَ كَيْفَ كَانَتْ قِرَاءَةُ النَّبِيِّ ﷺ

نبی ﷺ کی قراءت کے بیان میں

(۲۹۲۳) عَنْ يَعْلَى بْنِ مَمْلَكٍ أَنَّهُ سَأَلَ أُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ : ((عَنْ قِرْأَةِ النَّبِيِّ وَصَلٰوتِهِ فَقَالَتْ وَمَالَكُمْ وَصَلٰوتُهُ وَكَانَ يُصَلِّيْ قَدْرَ مَا نَامَ ثُمَّ يَنَامُ قَدْرَ مَا صَلّٰى حَتّٰى يُصْبِحَ ثُمَّ تَنَعَّتْ قِرَآءَتَهُ فَإِذَا هِيَ تَنْعُتُ قِرْأَةً مُفَسَّرَةً حَرْفًا حَرْفًا)).(اسناده ضعيف) تخريج المشكاة (۱۲۱۰) التحقيق الثاني) ضعيف ابی داؤد (۲۶۰) اس میں یعلیٰ بن مملک مجہول ہے

ترجمہ: روایت ہے یعلی بن مملک سے کہ انہوں نے پوچھا ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے جو بیوی ہیں رسول اللہ ﷺ کی کہ کیسی تھی قراءت اور نماز رسول اللہ ﷺ کی؟ سو فرمایا ام المومنین نے کہ کیا نسبت ہے تم کو ان کی نماز سے یعنی تم ویسے کہاں ادا کر سکتے ہو پھر کہا کہ آپ کی عادت تھی کہ نماز پڑھتے تھے یعنی شب کو پھر سو جاتے تھے اس قدر کہ جتنی دیر نماز پڑھی تھی پھر نماز پڑھتے اس قدر کہ جتنا سوتے تھے پھر سوتے جس قدر کہ نماز پڑھی تھی یہاں تک کہ صبح ہو جاتی پھر بیان کی کیفیت ان کی قراءت کی تو وہ کہتی تھیں کہ قراءت ان کی جدا جدا تھی حرف حرف۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر لیث بن سعد کی روایت سے کہ وہ ابن ابی ملیکہ سے روایت کرتے ہیں اور وہ یعلی سے اور وہ ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے۔ اور روایت کی ابن جریج نے یہ حدیث ابن ابو ملیکہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے ام سلمہ سے کہ نبی ﷺ الگ الگ کرتے تھے قراءت اپنی یعنی ایک ایک حرف جدا جدا معلوم ہوتا تھا۔ اور حدیث لیث کی صحیح تر ہے۔

❁❁❁❁

(۲۹۲٤) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِيْ قَيْسٍ قَالَ: ((سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ وِتْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ كَيْفَ كَانَ يُوْتِرُ مِنْ أَوَّلِ اللَّيْلِ أَمْ مِنْ اٰخِرِهٖ فَقَالَتْ كُلُّ ذٰلِكَ قَدْ كَانَ يَصْنَعُ رُبَّمَا أَوْتَرَ مِنْ أَوَّلِ اللَّيْلِ وَرُبَّمَا أَوْتَرَ مِنْ اٰخِرِهٖ قُلْتُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَ فِي الْأَمْرِ سَعَةً فَقُلْتُ كَيْفَ كَانَ قِرَاءَتُهُ أَكَانَ يُسِرُّ بِالْقِرَاءَةِ أَوْ يَجْهَرُ قَالَتْ كُلُّ ذٰلِكَ كَانَ يَفْعَلُ قَدْ كَانَ رُبَّمَا أَسَرَّ وَرُبَّمَا جَهَرَ قَالَ قُلْتُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَ فِي الْأَمْرِ سَعَةً قَالَ قُلْتُ كَيْفَ كَانَ يَصْنَعُ فِي الْجَنَابَةِ أَكَانَ يَغْتَسِلُ قَبْلَ أَنْ يَنَامَ أَمْ يَنَامُ قَبْلَ أَنْ يَغْتَسِلَ قَالَتْ كُلُّ ذٰلِكَ قَدْ كَانَ يَفْعَلُ رُبَّمَا اغْتَسَلَ فَنَامَ وَرُبَّمَا تَوَضَّأَ فَنَامَ قُلْتُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَ فِي الْأَمْرِ سَعَةً)). (اسناده صحيح) صحيح ابی داؤد (۲۲۲۔ ۱۲۹۱)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن ابوقیس سے کہا انہوں نے کہ پوچھا میں نے عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا سے حال رسول اللہ ﷺ کے وتر کا کہ کیونکر پڑھتے تھے اول شب میں یا آخر شب میں سوفرمایا ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ دونوں طرح بجالاتے کبھی وتر پڑھتے اول شب میں اور کبھی آخر شب میں کہا میں نے کہ سب تعریف اللہ تعالیٰ کو ہے کہ جس نے امر دین میں وسعت رکھی پھر کہا میں نے کہ کیسی تھی قراءت آپ کی یعنی نماز شب میں کیا چپکے سے پڑھتے تھے یا جہر کرتے تھے ساتھ قراءت کے، سوفرمایا ام المومنین نے کہ دونوں طرح کرتے کبھی چپکے پڑھتے کبھی جہر فرماتے کہا راوی نے کہ کہا میں نے سب تعریف اللہ تعالیٰ کو ہے کہ اس نے امر دین میں وسعت رکھی۔ کہا راوی نے پھر کہا میں نے کیا کرتے تھے جنابت میں کیا غسل کرتے قبل سونے کے یا سوجاتے قبل نہانے کے کہا ام المومنین نے کہ دونوں طرح کرتے کبھی غسل کر کے سوتے اور کبھی فقط وضو کر کے سوجاتے کہا میں نے کہ سب تعریف اللہ تعالیٰ کو ہے کہ اس نے امر دین میں وسعت رکھی۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔

❀❀❀❀

٢٤۔ باب: اَلاَ رَجُلٌ يَحْمِلُنِىْ اِلٰى قَوْمِهٖ لِاُبَلِّغَ كَلَامَ رَبِّىْ

کیا تم لوگوں میں سے کوئی ایسا ہے جو مجھے اپنی قوم کے پاس لے چلے تا کہ میں انہیں اپنے رب کا کلام سناؤں

(٢٩٢٥) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ : ((كَانَ النَّبِيُّ ﷺ قَدْ يَعْرِضُ نَفْسَهُ بِالْمَوْقِفِ فَقَالَ اَلاَ رَجُلٌ يَحْمِلُنِىْ اِلٰى قَوْمِهٖ فَاِنَّ قُرَيْشًا قَدْ مَنَعُوْنِىْ اَنْ اُبَلِّغَ كَلَامَ رَبِّىْ)). (اسناده صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (١٩٤٧)

ترجمہ: روایت ہے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ تھے نبی ﷺ پیش کرتے اپنی ذات کو موقف عرفات میں اور فرماتے کہ کوئی مرد ایسا ہے کہ مجھے لے چلے اپنی قوم کی طرف اس لیے کہ قریش نے باز رکھا ہے مجھ کو اس سے کہ پہنچاؤں میں کلام اپنے رب کا یعنی اس کے بندوں کو۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

❀❀❀❀

٤٥۔ باب:

(٢٩٢٦) عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((يَقُوْلُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى مَنْ شَغَلَهُ الْقُرْاٰنُ عَنْ ذِكْرِىْ وَمَسْاَلَتِىْ اَعْطَيْتُهُ اَفْضَلَ مَا اُعْطِىَ السَّائِلِيْنَ وَفَضْلُ كَلَامِ اللّٰهِ عَلٰى سَآئِرِ الْكَلَامِ كَفَضْلِ

اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهٖ)).(اسناده ضعيف) تخريج المشكاة (٢١٣٦) سلسلة الاحاديث الضعيفة (١٣٣٥) ضعيف الجامع الصغير (٦٤٣٥) اس میں محمد بن حسن بن ابی یذید ضعیف ہے

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ فرماتا ہے اللہ تعالیٰ جس کو مشغول کیا قرآن نے میری یاد سے اور مجھ سے سوال کرنے سے دوں گا میں اس کو بہتر اس چیز سے کہ دیتا ہوں مانگنے والوں کو اور بزرگی کلام اللہ تعالیٰ کی تمام کلاموں پر ایسی ہے جیسے بزرگی اللہ عزوجل کی اپنی مخلوق پر۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

مترجم: جس کو مشغول کیا قرآن نے میری یاد سے۔ یعنی اوراد اور وظائف میں مشغول نہ ہو بلکہ قرآن ہی کی قراءت اور فہم معانی اور درک مطالب اور تحصیل مآرب میں سعی اور کوشش کرتا رہا تو اس کو اجر و ثواب دنیا اور آخرت میں تمام سائلین سے زیادہ عنایت ہوگا اس سے معلوم ہوا کہ قرآن کا وظیفہ سب وظیفوں سے افضل و اعلیٰ ہے اور یہ ان وظیفوں کا حال ہے جو شارع سے تعلیم ہوئے ہیں کہ قرآن ان سب سے بہتر ہے وائے اوپر حال ان لوگوں کے کہ جنہوں نے قرآن کو بھی چھوڑا اور وظائف مسنونہ سے بھی منہ موڑا اور اوراد مبتدعہ اور وظائف محدثہ میں اپنے اوقات کاٹے۔ انا لله وانا اليه راجعون۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

ابواب القرأت
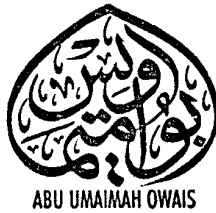
عن رسول اللہ ﷺ

(المعجم ٤٣) قرأت کے بیان میں (تحفة ٣٩)

١۔ باب: فی فاتحة الکتاب

سورۂ فاتحہ میں سے

(٢٩٢٧) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ : ((كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُقَطِّعُ قِرَاءَتَهُ يَقْرَأُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ثُمَّ يَقِفُ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ثُمَّ يَقِفُ وَكَانَ يَقْرَأُ مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ)).

(اسنادہ صحیح) الارواء (٣٤٣) تخریج المشکاة (٢٢٠٥) صفة الصلاة مختصر الشمائل (٢٧٠)

ترجمہ: روایت ہے ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے کہ تھے رسول اللہ ﷺ الگ الگ کرتے اپنی قراءت کو پڑھتے الحمدللہ رب العالمین پھر ٹھہر جاتے پھر پڑھتے الرحمن الرحیم پھر ٹھہر جاتے اور پڑھتے **ملك** یوم الدین.

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔ اور یہی پڑھتے تھے ابوعبیدہ اور اختیار کرتے تھے اسی کو یعنی **مالك** یوم الدین کی جگہ **ملك** یوم الدین پڑھتے ایسی ہی روایت کی یحییٰ بن سعید اموی نے اور ان کے سوا اور لوگوں نے ابن جریج سے انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے۔ اور اسناد اس حدیث کی متصل نہیں اس لیے کہ لیث بن سعد نے روایت کی ابوملیکہ سے

انہوں نے یعلی بن مملک سے انہوں نے ام سلمہ سے کہ انہوں نے وصف کیا قراءت نبی ﷺ کا الگ الگ ایک ایک حرف اور حدیث لیث کی صحیح تر ہے۔ اور لیث کی حدیث میں یہ ذکر نہیں کہ آپ **ملك يوم الدين** پڑھتے تھے۔

❀❀❀❀

(۲۹۲۸) عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ وَاَبَابَكْرٍ وَّعُمَرَ وَاَرَاهُ قَالَ: ((وَعُثْمَانُ كَانُوْا يَقْرَءُ وْنَ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ)). (ضعیف الاسناد) اس میں ایوب بن سوید ضعیف ہے

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ اور ابوبکرؓ اور عمرؓ اور راوی کہتا ہے کہ گمان کرتا ہوں میں انس رضی اللہ عنہ کو کہ انہوں نے عثمان رضی اللہ عنہ کا نام بھی لیا اور کہا کہ یہ سب لوگ پڑھتے تھے **مالك يوم الدين**.

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو زہری کی روایت سے کہ وہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوں مگر شیخ ایوب سوید رملی کی روایت سے۔ اور روایت کی بعض اصحاب زہری نے یہ حدیث زہری سے کہ نبی ﷺ اور ابوبکرؓ اور عمرؓ پڑھتے تھے **مالك يوم الدين** اور روایت کی عبدالرزاق نے معمر سے انہوں نے زہری سے انہوں نے سعید بن مسیب سے کہ نبی ﷺ اور ابوبکرؓ اور عمرؓ پڑھتے تھے **مالك يوم الدين**.

❀❀❀❀

(۲۹۲۹) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: ((اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَرَأَ اَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ قَالَ سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ اَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ يَزِيْدَ بِهٰذَا الْاَسْنَادِ نَحْوَهُ)).

(ضعیف الاسناد) اس میں ابی علی بن یزید مجہول ہے

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے پڑھا **ان النفس بالنفس والعين بالعين** سو کہا سوید بن نصر نے خبر دی ہم کو ابن مبارک نے یونس بن یزید سے اسی اسناد سے مانند اس کے۔

فائدہ: کہا مؤلف رحمہ اللہ نے روایت کی ہم سے سوید بن نصر نے انہوں نے ابن مبارک سے انہوں نے یونس بن یزید سے اسی اسناد سے مانند اس کے۔ اور ابوعلی بن یزید بھائی ہیں یونس بن یزید کے۔ اور یہ حدیث حسن ہے۔ غریب ہے کہا محمد نے متفرد ہوئے ابن مبارک اس حدیث کے ساتھ یونس بن یزید سے روایت کرنے میں۔ اور اسی طرح پڑھا ابوعبید نے **والعين بالعين** بنظر اتباع اسی حدیث کے۔

❀❀❀❀

(۲۹۳۰) عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ: ((اِنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَرَءَ هَلْ تَسْتَطِيْعُ رَبَّكَ)).

(ضعیف الاسناد) اس میں رشدین بن سعد اور عبدالرحمٰن افریقی دونوں ضعیف ہیں

ترجمہ: روایت ہے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے پڑھا **هل تستطيع ربك** یعنی بتاء مثناۃ فوقانیہ اور نصب لفظ رب

کے اور مراد ہے کہ آیا تو طاقت رکھتا ہے کہ مانگے اپنے رب سے۔

فائدہ · یہ حدیث غریب ہے۔نہیں جانتے ہم اس کو مگر رشدین کی روایت سے اور اسناد اس کی قوی نہیں اور رشدین بن سعد اور عبدالرحمٰن بن زیاد بن انعم افریقی ضعیف ہیں حدیث میں۔

❀❀❀❀

٢۔ باب: ومن سورة هود

سورۂ ہود میں سے

(٢٩٣١) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ : ((اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْرَءُ هَا اِنَّهٗ عَمِلٌ غَيْرُ صَالِحٍ)).

(اسناده صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (٢٨٠٩)

ترجمہ: روایت ہے ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی ﷺ پڑھتے تھے اِنَّهٗ عَمِلَ غَيْرُ صَالِحٍ یعنی عمل کیا اس نے غیر صالح مراد فرزند نوح ہے جو غرق ہو گیا۔

فائدہ : اس حدیث کو روایت کیا ہے کئی لوگوں نے ثابت بنانی سے مانند اس کے۔اور یہ حدیث بنانی کی ہے۔اور روایت کی یہی حدیث شہر بن حوشب نے بھی اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے۔اور سنا میں نے عبد بن حمید سے کہتے تھے اسماء بنت یزید یہی ام سلمہ انصاریہ ہیں اور دونوں حدیثیں میرے نزدیک ایک ہیں اور روایت کی شہر بن حوشب نے کئی حدیثیں ام سلمہ انصاریہ رضی اللہ عنہا سے اور وہ اسماء بنت یزید ہیں اور روایت کی انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے۔

❀❀❀❀

(٢٩٣٢) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ : اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَرَاَءَ هٰذِهِ الآيَةَ : ﴿ اِنَّهٗ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ ﴾

(اسناده صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (٢٨٠٩)

ترجمہ: ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت پڑھی: ﴿ اِنَّهٗ عَمِلٌ غَيْرُ صَالِحٍ ﴾

❀❀❀❀

٣۔ باب: ومن سورة الكهف

سورۂ کہف میں سے

(٢٩٣٣) عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ : ((عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اِنَّهٗ قَرَأَ قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَّدُنِّيْ عُذْرًا مُّثَقَّلَةً)).

(ضعيف الاسناد) (اس میں ابوالجاریۃ العبدی مجھول ہے

ترجمہ: روایت ہے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے پڑھا ﴿ قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَّدُنِّيْ عُذُرًا ﴾ ثقل کے ساتھ یعنی بضم ذال عُذراً کے جو بسکون ذال سے ثقیل ہے۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے۔نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور امیہ بن خالد ثقہ ہیں اور ابوالجاریہ عبدی شیخ مجہول ہیں کہ نہیں جانتے ہم نام اس کا۔

❀ ❀ ❀ ❀

(٢٩٣٤) عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ : ((اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَرأَ فِيْ عَيْنٍ حَمِئَةٍ)). (صحيح المتن)

ترجمہ: روایت ہے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے پڑھا ﴿ فی عَيْنٍ حَمِئَةٍ ﴾.

فائدہ : اس حدیث کو نہیں جانتے ہم مگر اسی سند سے اور صحیح وہ ہے جو مروی ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے قراءت ان کی اور مروی ہے کہ ابن عباس اور عمرو بن العاص رضی اللہ عنہم نے اختلاف کیا اس آیت کی قراءت میں اور مرتفع کیا انہوں نے اپنے اختلاف کو کعب احبار کی طرف سو اگر اس بارے میں روایت ہوتی نبی ﷺ سے تو وہ محتاج نہ ہوتے کعب احبار کی طرف اور کافی ہوتی روایت نبی ﷺ کی۔

❀ ❀ ❀ ❀

باب: سورہ روم

سورۂ روم

(٢٩٣٥) عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ : ((لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ ظَهَرَتِ الرُّوْمُ عَلٰى فَارِسَ فَاَعْجَبَ ذٰلِكَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَنَزَلَتْ الٓمٓ غُلِبَتِ الرُّوْمُ اِلٰى قَوْلِهٖ يَفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ بِظُهُوْرِ الرُّوْمِ عَلٰى فَارِسَ)).(صحيح) سيأتي برقم (٣١٩٢)

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید سے کہا انہوں نے کہ جب تھا دن بدر کا غالب ہوئے اہل روم یعنی نصاریٰ مشرکان فارس پر سو پسند آئی یہ بات مومنوں کو پس نازل ہوئی یہ آیت الم سے یفرح المومنون تک۔سو خوش ہوئے مومن بسبب غالب ہونے روم کے فارس پر اس لیے کہ روم اہل کتاب تھے اور مسلمانوں سے موافقت رکھتے تھے انبیاء کے ماننے میں اور مشرکانِ فارس موافقت رکھتے تھے مشرکان مکہ سے بت پرستی اور شرک میں۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔اور پڑھا گیا ہے لفظ غلبت بفتح غین اور بضم غین اور کہتے ہیں کہ پہلے اہل روم مغلوب ہو گئے تھے پھر غالب ہوئے پس غَلَبَتْ بفتح غین میں خبر ہے ان کے غالب ہونے کی ایسا ہی پڑھا ہے نصر بن علی نے غَلَبَتْ بفتح غین وباء۔

(۲۹۳۶) عَنِ ابْنِ عُمَرَ: ((اَنَّهُ قَرَأَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ خَلَقَكُمْ مِّنْ ضَعْفٍ فَقَالَ مِنْ ضُعْفٍ)).
(اسنادہ حسن) الروض النضیر (۵۳۰)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ انہوں نے پڑھا نبی ﷺ کے آگے خلقکم من ضَعف یعنی بفتح صناد معجمہ تو آپ نے فرمایا کہ من ضُعف پڑھو یعنی بضم ضاد معجمہ۔

فائدہ: روایت کی ہم سے عبد بن حمید نے انہوں نے یزید بن ہارون سے انہوں نے فضیل بن مرزوق سے مانند اس کے۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر فضیل بن مرزوق کی روایت سے۔

❀ ❀ ❀ ❀

باب: ومن سورة القمر

سورۂ قمر میں

(۲۹۳۷) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ: ((اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقْرَءُ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ)). (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ پڑھتے تھے فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ یعنی بدال مہملہ اور قراءت مشہور بھی یہی ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

باب: من سورة الواقعة

سورۂ واقعہ میں سے

(۲۹۳۸) عَنْ عَائِشَةَ: ((اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْرَءُ فَرُوْحٌ وَّرَيْحَانٌ وَّجَنَّةُ نَعِيْمٍ)). (صحیح الاسناد)

ترجمہ: روایت ہے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی ﷺ پڑھتے تھے فروح وریحان وجنت نعیم یعنی بضم را لفظ روح کو قرأت کرتے تھے اور یہ قرأت شاذ ہے قرأت مشہور بفتح را ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو ہارون اعور کی روایت سے۔

❀ ❀ ❀ ❀

۵۔ باب: ومن سورة الليل

سورہ لیل میں سے

(۲۹۳۹) عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ: قَدِمْنَا الشَّامَ فَاَتَانَا اَبُوالدَّرْدَاءِ فَقَالَ: ((اَفِيْكُمْ اَحَدٌ يَّقْرَأُ عَلٰى قِرَاءَةِ عَبْدِاللّٰهِ

قَالَ فَاشَارُوْ اِلَیَّ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ کَیْفَ سَمِعْتَ عَبْدَاللّٰہِ یَقْرَأُ ھٰذِہِ الْاٰیَۃَ وَاللَّیْلِ اِذَا یَغْشٰی قَالَ قُلْتُ سَمِعْتُہُ یَقْرَؤُھَا وَاللَّیْلِ اِذَا یَغْشٰی وَالذَّکَرِ وَالْاُنْثٰی فَقَالَ اَبُوالدَّرْدَاءِ وَاَنَا وَاللّٰہِ ھٰکَذَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ وَھُوَ یَقْرَأُھَا وَھٰؤُلَاءِ یُرِیْدُوْنِیْ اَنْ اَقْرَأَھَا وَمَا خَلَقَ فَلَا اُتَابِعُھُمْ)). [اسنادہ صحیح]

ترجمہ: روایت ہے علقمہ سے کہا کہ پہنچے ہم شام میں سو آئے ہمارے پاس ابوالدرداء رضی اللہ عنہ اور کہا انہوں نے کہ تم میں کوئی ایسا شخص ہے کہ پڑھتا ہو یعنی قرآن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی قرأت سے کہا علقمہ نے کہ لوگوں نے اشارہ کیا میری طرف اور میں نے کہا کہ ہاں میں پڑھتا ہوں عبداللہ کی قراءت پر کہا ابوالدرداء نے کیوں کر سنا تم نے عبداللہ کو کہ وہ پڑھتے تھے وَاللَّیْلِ اِذَا یَغْشٰی کہا علقمہ نے کہ میں نے سنا عبداللہ کو کہ وہ پڑھتے تھے وَاللَّیْلِ اِذَا یَغْشٰی وَالذَّکَرِ وَالْاُنْثٰی کہا ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے اور میں نے بھی قسم ہے اللہ تعالیٰ کی ایسا ہی سنا ہے رسول اللہ ﷺ سے کہ آپ ﷺ بھی ایسا ہی پڑھتے تھے اور یہ لوگ چاہتے ہیں کہ وَمَا خَلَقَ الذَّکَرَ وَالْاُنْثٰی پڑھوں سو میں ان کا کہنا نہ مانوں گا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور ایسی ہی ہے قراءت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی یعنی واللیل اذا یغشیٰ والنھار اذا تجلیٰ والذکر والانثیٰ۔ (صحیح)

❀❀❀❀

٦۔ باب: ومن سورۃ الذاریات

سورۂ ذاریات میں سے

(٢٩٤٠) عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: ((اَقْرَأَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِنِّیْ اَنَا الرَّزَّاقُ ذُوالْقُوَّۃِ الْمَتِیْنُ)). (صحیح المتن)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہا انہوں نے کہ پڑھایا مجھ کو رسول اللہ ﷺ نے ﴿ اِنَّ اللّٰہَ ھُوَ الرَّزَّاقُ ذُوالْقُوَّۃِ الْمَتِیْنُ ﴾ ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(٢٩٤١) عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ: ((اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَرَأَ وَتَرَی النَّاسَ سُکَارٰی وَمَاھُمْ بِسُکَارٰی)). (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے پڑھا ﴿ وتر الناس سکاریٰ وماھم بسکاریٰ ﴾

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ اور ایسی ہی روایت کی حسن بن عبدالملک نے قتادہ سے اور نہیں جانتے ہم کہ قتادہ کو سماع ہو کسی صحابی سے نبی ﷺ کے مگر انس سے اور ابی الطفیل سے۔ اور یہ روایت میرے نزدیک مختصر ہے یعنی پوری اسناد اس کی یوں ہے کہ روایت ہے قتادہ سے وہ روایت کرتے ہیں حسن سے وہ عمران بن حصین سے کہ تھے ہم نبی ﷺ کے ساتھ سفر میں سو پڑھی آپ

نے یہ آیت ﴿یاایھا الناس اتقوا ربکم﴾ الایۃ آخر حدیث تک اپنے طول کے ساتھ مروی ہے اور حدیث حکم بن عبدالملک کی میرے نزدیک اسی روایت سے مختصر ہے۔

❀❀❀❀

۸۔ باب فَاسْتَذْكِرُوا الْقُرْآنَ

یاد کرتے رہو قرآن شریف کو

(۲۹۴۲) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((بِئْسَمَا لِاَحَدِهِمْ اَوْلِاَحَدِكُمْ اَنْ يَّقُوْلَ نَسِيْتُ اٰيَةً كَيْتَ وَكَيْتَ بَلْ هُوَ نُسِّيَ فَاسْتَذْكِرُ وَالْقُرْاٰنَ فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَهُوَ اَشَدُّ تَفَصِّيًا مِّنْ صُدُوْرِ الرِّجَالِ مِنَ النَّعَمِ مِنْ عُقُلِهٖ)). (اسناده صحيح) الظلال (۴۲۲)۔

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا برا ہے ان میں سے کسی کے واسطے یا فرمایا برا ہے تم میں سے کسی کے واسطے یہ کہ کہے بھول گیا میں فلانی آیت کلام اللہ کی بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ بھلا دیا گیا میں فلانی آیت اور یاد کرتے رہو قرآن شریف کو کہ قسم ہے اس پروردگار کی کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے کہ قرآن بہت بھاگنے والا ہے لوگوں کے سینے سے بہ نسبت چار پاؤں کے اپنے باندھنے کی رسی سے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

۹۔ باب: مَا جَاءَ اَنَّ الْقُرْآنَ اُنْزِلَ عَلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ

اس بیان میں کہ قرآن نازل ہوا سات حرفوں پر

(۲۹۴۳) عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَعَبْدِالرَّحْمٰنِ ابْنِ عَبْدِالْقَارِيِّ اَنَّهُمَا سَمِعَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ : ((مَرَرْتُ بِهِشَامِ بْنِ حَكِيْمِ بْنِ حَزَامٍ وَهُوَ يَقْرَأُ سُوْرَةَ الْفُرْقَانِ فِيْ حَيَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاسْتَمَعْتُ قِرَاءَتَهٗ فَاِذَا هُوَ يَقْرَأُ عَلٰى حُرُوْفٍ كَثِيْرَةٍ لَمْ يُقْرِئْنِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَكِدْتُّ اُسَاوِرُهٗ فِي الصَّلٰوةِ فَنَظَرْتُ حَتّٰى سَلَّمَ فَلَمَّا سَلَّمَ لَبَّبْتُهٗ بِرِدَائِهٖ فَقُلْتُ مَنْ اَقْرَأَكَ هٰذِهِ السُّوْرَةَ الَّتِيْ سَمِعْتُكَ تَقْرَأُهَا فَقَالَ اَقْرَانِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قُلْتُ لَهٗ كَذَبْتَ وَاللّٰهِ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَهُوَ اَقْرَأَنِيْ هٰذِهِ السُّوْرَةَ الَّتِيْ تَقْرَأُهَا فَانْطَلَقْتُ اَقُوْدُهٗ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ سَمِعْتُ هٰذَا يَقْرَأُ سُوْرَةَ الْفُرْقَانِ عَلٰى حُرُوْفٍ لَّمْ تُقْرِئْنِيْهَا وَاَنْتَ اَقْرَأْتَنِيْ سُوْرَةَ الْفُرْقَانِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اَرْسِلْهُ يَاعُمَرُ اِقْرَأْ

يَاهِشَامُ فَقَرَأَ عَلَيْهِ الْقِرَاءَ ةَ الَّتِيْ سَمِعْتُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ هٰكَذَا أُنْزِلَتْ ثُمَّ قَالَ لِيَ النَّبِيُّ ﷺ اِقْرَأْ يَاعُمَرُ فَقَرَأْتُ الَّتِيْ اَقْرَأَنِيْ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ هٰكَذَا أُنْزِلَتْ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ أُنْزِلَ عَلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ)). (صحيح) صحيح ابی داؤد (۱۳۲۵)

ترجمہ: روایت ہے مسور بن مخرمہ اور عبدالرحمٰن بن عبدالقاری سے کہ ان دونوں نے سنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہتے تھے گزرا میں ہشام بن حکیم بن حزام پر اور وہ سورۂ فرقان پڑھتے تھے کئی حرفوں پر ایسے کہ نہیں پڑھایا تھا مجھ کو رسول اللہ ﷺ نے ان حرفوں پر سو قریب تھا کہ میں لڑوں ان سے نماز میں سو انتظار کیا میں نے یہاں تک کہ سلام پھیرا انہوں نے پھر جب سلام پھیرا ان کی گردن میں ڈال دی میں نے یعنی چادر ان کی اور کہا میں نے کس نے پڑھائی تم کو یہ سورت جو میں نے سنی تم سے ابھی کہ تم پڑھتے تھے اس کو، سو کہا ہشام نے کہ پڑھائی ہے مجھ کو یہ سورت رسول اللہ ﷺ نے سو کہا میں نے جھوٹ کہا تم نے قسم ہے اللہ تعالیٰ کی کہ رسول اللہ ﷺ نے پڑھائی ہے مجھ کو یہ سورت کہ جو پڑھی تم نے پس چلا میں انہیں کھینچتا ہوا رسول اللہ ﷺ کی طرف اور کہا میں نے اے رسول اللہ کے میں نے سنا اس کو سورۂ فرقان پڑھتے ہوئے ایسے حرفوں پر کہ نہیں پڑھائی آپؐ نے مجھ کو ان حرفوں پر اور آپؐ ہی نے پڑھائی مجھ کو سورۂ فرقان، سو فرمایا نبی ﷺ نے چھوڑ دو اس کو اے عمر اور فرمایا کہ پڑھ تو اے ہشام سو پڑھا انہوں نے اسی قرأت پر کہ میں نے سنا تھا ان سے سو فرمایا نبی ﷺ نے کہ ایسی ہی نازل ہوئی ہے یہ سورت پھر فرمایا مجھ سے نبی ﷺ نے: پڑھ تو اے عمر۔ سو پڑھی میں نے اس قرأت پر جو پڑھائی تھی مجھ کو نبی ﷺ نے۔ سو فرمایا نبی ﷺ نے: ایسی ہی اتری ہے۔ پھر فرمایا نبی ﷺ نے کہ یہ قرآن اتارا گیا ہے سات حرفوں پر، سو پڑھو تم اس میں سے جو تم پر آسان ہو ان میں سے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور روایت کی یہ مالک بن انس نے زہری سے اسی اسناد سے مانند اس کے مگر ذکر نہ کیا اس میں مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ کا۔

❀❀❀❀

(۲۹۴۴) عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ: لَقِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ جِبْرَئِيْلَ فَقَالَ: ((يَا جِبْرَئِيْلُ اِنِّيْ بُعِثْتُ اِلٰى اُمَّةٍ اُمِّيِّيْنَ مِنْهُمُ الْعَجُوْزُ وَالشَّيْخُ الْكَبِيْرُ وَالْغُلَامُ وَالْجَارِيَةُ وَالرَّجُلُ الَّذِيْ لَمْ يَقْرَأْ كِتَابًا قَطُّ قَالَ يَامُحَمَّدُ اِنَّ الْقُرْاٰنَ اُنْزِلَ عَلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ)). (حسن صحيح) صحيح ابی داؤد (۱۳۲۸)

ترجمہ: روایت ہے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ ملاقات کی رسول اللہ ﷺ نے جبرئیل سے اور فرمایا کہ اے جبرئیل میں بھیجا گیا ہوں ایک امت پر کہ جو اَن پڑھی ہے کہ اس میں بوڑھے ہیں اور بڑے سن والے اور لڑکے اور لڑکیاں اور ایسے لوگ کہ جنہوں نے کبھی کوئی کتاب نہیں پڑھی کہا جبرائیل نے اے محمدؐ بے شک قرآن اتارا گیا ہے سات حرفوں پر یعنی جس سے جس طرح ادا ہو موجب ثواب ہے اور اس کی قرأتوں میں آسانی اور وسعت ہے۔

فائدہ : اس باب میں عمر اور حذیفہ بن یمان اور ابو ہریرہ اور ام ایوب رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے اور ام ایوب رضی اللہ عنہا یہ بیوی ہیں ابوایوب انصاری کی اور سمرہ اور ابن عباس اور ابی جہم بن حارث بن صمہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی ہے ابی بن کعب سے کئی سندوں سے۔

❀❀❀❀

۱۰۔ بَابٌ: مَا قَعَدَ قَوْمٌ فِيْ مَسْجِدٍ يَتْلُوْنَ كِتَابَ اللّٰهِ اِلَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةُ

نہ بیٹھی کوئی قوم مسجد میں کہ پڑھتے ہوں وہ اللہ کی کتاب مگر نازل ہوئی ان پر تسکین

(۲۹۴۵) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَنْ نَفَّسَ عَنْ اَخِيْهِ كُرْبَةً مِّنْ كُرَبِ الدُّنْيَا نَفَّسَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِّنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمَنْ يَسَّرَ عَلٰى مُعْسِرٍ يَسَّرَاللّٰهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاللّٰهُ فِيْ عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِيْ عَوْنِ اَخِيْهِ وَمَنْ سَلَكَ طَرِيْقًا يَلْتَمِسُ فِيْهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللّٰهُ لَهُ طَرِيْقًا اِلَى الْجَنَّةِ وَمَا قَعَدَ قَوْمٌ فِيْ مَسْجِدٍ يَتْلُوْنَ كِتَابَ اللّٰهِ وَيَتَدَارَسُوْنَهُ بَيْنَهُمْ اِلَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَحَفَّتْهُمُ الْمَلَآئِكَةُ وَمَنْ اَبْطَأَبِهٖ عَمَلُهٗ لَمْ يُسْرِعْ بِهٖ نَسَبُهٗ)). (صحيح) تخريج العلم (١٧/١١٣) صحيح ابى داؤد (١٣٠٨) التعليق الرغيب (٢٥/١) صحيح الترغيب (٦٧/٣١/١)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس نے کھول دی اپنے بھائی سے ایک مصیبت دنیا کی مصیبتوں سے کھول دے گا اللہ تعالیٰ اس کی ایک مصیبت روز قیامت کی مصیبتوں سے اور جس نے پردہ ڈھانپا کسی مسلمان کا یعنی اس کا عیب چھپایا پردہ ڈھانپے گا اللہ تعالیٰ اس کا دنیا میں اور آخرت میں اور جس نے آسانی کی کسی تنگ دست پر یعنی اپنا قرض وصول کرنے میں آسانی کرے گا اللہ تعالیٰ اس پر دنیا اور آخرت میں اور اللہ تعالیٰ بندے کی مدد میں ہے جب تک کہ بندہ اپنے بھائی کی مدد میں ہے اور جو چلا ایسی راہ کہ ڈھونڈتا رہے اس میں علم کو یعنی دین کی آسانی کرے گا اللہ تعالیٰ اس پر ایک راہ جنت کی اور نہ بیٹھی کوئی قوم مسجد میں کہ پڑھتے ہوں وہ کتاب اللہ کی یا درس لیتے ہوں وہ اس کا آپس میں مگر نازل ہوئی ان پر تسکین اور ڈھانپ لیا ان کو رحمت الٰہی نے اور گھیر لیا ان کو فرشتوں نے اور جس کو عمل نے سست کیا نہیں بڑھایا اس کو نسب اس کے نے۔

فائدہ : ایسی ہی روایت کی کئی لوگوں نے اعمش سے انہوں نے ابو صالح سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مثل اس حدیث کے۔ اسباط بن محمد نے اعمش سے کہا کہ پہنچی مجھ کو روایت ابو صالح سے اور ان کو ابو ہریرہؓ سے ان کو نبی ﷺ سے پھر ذکر کی تھوڑی حدیث اس میں سے۔

۱۱۔ بَابُ: فِي كَمْ اقرا القرآن؟

کتنے دنوں میں قرآن ختم کرلیا کروں؟

(۲۹۴۶) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فِيْ كَمْ اَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ قَالَ : ((اِخْتِمْهُ فِيْ شَهْرٍ قُلْتُ اِنِّيْ اُطِيْقُ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ اخْتِمْهُ فِيْ عِشْرِيْنَ قُلْتُ اِنِّيْ اُطِيْقُ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ اخْتِمْهُ فِيْ خَمْسَةِ عَشَرَ قُلْتُ اِنِّيْ اُطِيْقُ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ اخْتِمْهُ فِيْ عَشْرٍ قُلْتُ اِنِّيْ اُطِيْقُ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ اخْتِمْهُ فِيْ خَمْسٍ اِنِّيْ اُطِيْقُ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ فَمَا رَخَّصَ لِيْ)). (ضعيف الاسناد)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ عرض کی میں نے اے رسول اللہ کے کتنے دنوں میں ختم کروں میں قرآن شریف کو فرمایا آپ نے ختم کر تو اس کو ایک مہینے میں عرض کی میں نے کہ میں اس سے افضل کی طاقت رکھتا ہوں فرمایا آپ نے ختم کرو تم بیس دن میں عرض کی میں نے کہ میں طاقت رکھتا ہوں اس سے افضل کی فرمایا آپ نے ختم کرو تم اس کو دس دن میں عرض کی میں نے کہ میں طاقت رکھتا ہوں اس سے افضل کی فرمایا آپ نے ختم کرو تم اس کو پانچ دن میں عرض کی میں نے کہ میں طاقت رکھتا ہوں اس سے افضل کی، سو اجازت نہ دی آپ نے مجھے اس سے کم دنوں میں ختم کرنے کی۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے ابو بردہ کی روایت سے کہ جو عبداللہ بن عمرو سے روایت کرتے ہیں اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث کئی سندوں سے عبداللہ بن عمرو سے۔ اور روایت کی عبداللہ بن عمرو نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ سمجھا وہ قرآن کو جس نے پڑھا اس کو تین دن سے کم میں۔ اور مروی ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پڑھو قرآن کو چالیس دن میں۔ اور کہا اسحاق بن ابراہیم نے کہ نہیں دوست رکھتے ہم کہ گزر جائیں آدمی پر چالیس دن کہ نہ پڑھا ہو اس نے قرآن کو موافق اس حدیث کے یعنی ہر چلہ میں ختم کرنا بہتر ہے۔ اور بعض علماء نے کہا ہے کہ نہ پڑھے قرآن کو تین دن سے کم میں مطابق اس حدیث کے جو مروی ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ اور رخصت دی بعض اہل علم نے اس کی۔ اور مروی ہوئی عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے کہ وہ پڑھتے تھے قرآن ایک رکعت میں وتر کی۔ اور مروی ہے سعید بن جبیر سے کہ انہوں نے قرآن پڑھا دو رکعتوں میں کعبہ کے اندر اور ترتیل قرآن کی مستحب ہے اہل علم کے نزدیک۔

❀❀❀❀

(۲۹۴۷) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : ((لَهُ اِقْرَاِ الْقُرْاٰنَ فِيْ اَرْبَعِيْنَ)).

(اسناده صحيح) الصحيحة (۱۵۱۲)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ تم پڑھا کرو قرآن چالیس دن میں۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ اور روایت کی بعضوں نے معمر سے انہوں نے سماک بن فضیل سے انہوں نے وہب بن منبہ سے کہ نبی ﷺ نے حکم کیا عبداللہ بن عمرو کو کہ پڑھیں قرآن چالیس روز میں۔

❀❀❀❀

(۲۹۴۸) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَيُّ الْعَمَلِ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ قَالَ : ((اَلْحَالُ الْمُرْتَحِلُ)). (ضعيف الاسناد) (اس میں الہیثم بن الربیع اور صالح المری دونوں ضعیف ہیں)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا انہوں نے کہ پوچھا ایک شخص نے کہ اے رسول اللہ کے! کون سا شخص از روئے عمل کے بہتر ہے اللہ تعالیٰ کے نزدیک؟ فرمایا آپؐ نے کہ اترنے والا۔ اور کوچ کرنے والا یعنی ختم قرآن کر کے شروع کرنے والا۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت سے مگر اسی سند سے۔ روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے مسلم بن ابراہیم سے انہوں نے صالح مری سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے زرارہ بن اوفیٰ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے معنوں میں۔ اور نہیں ذکر ہے اس میں ابن عباس کا۔ اور یہ سند میرے نزدیک زیادہ صحیح ہے نصر بن علی کی روایت سے جو ہیثم بن ربیع سے مروی ہے۔

❀❀❀❀

(۲۹۴۹) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : ((لَمْ يَفْقَهْ مَنْ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ فِيْ اَقَلِّ مِنْ ثَلاَثٍ)).

(اسناده صحيح) المشكاة (۲۲۱۰) سلسلة الاحاديث الصحيحة (۱۵۱۳)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: نہ سمجھا وہ قرآن کو جس نے پڑھا تین دن سے کم میں۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے ان سے محمد بن جعفر نے ان سے شعبہ نے اسی اسناد سے مانند اس کے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

ابواب تفسیر القرآن

عن رسول اللہ ﷺ

(المعجم ٤٤) قرآن کی تفسیر کے بیان میں (تحفة ٤٠)

بَابُ: مَا جَاءَ فِي الَّذِي يُفَسِّرُ الْقُرْآنَ بِرَأْيِهِ

اپنی رائے سے قرآن کی تفسیر کرنے کی مذمت میں

(٢٩٥٠) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ قَالَ فِي الْقُرْآنِ بِغَيْرِ عِلْمٍ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ)).

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جس نے کہا قرآن کی تفسیر میں بغیر جانے بوجھے تو چاہیے کہ وہ ڈھونڈ لے اپنی جگہ دوزخ میں۔ (اسناده ضعيف) تخريج المشكاة (٢٣٥) سلسلة الأحاديث الضعيفة (١٧٨٣) صفة الصلاة. ((نقد التاج)) ضعيف الجامع الصغير (٥٧٣٧)

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(٢٩٥١) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((اتَّقُوا الْحَدِيثَ عَنِّي إِلَّا مَا عَلِمْتُمْ، فَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ، وَمَنْ قَالَ فِي الْقُرْآنِ بِرَأْيِهِ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ)).

(اسناده ضعيف) تخريج المشكاة (٢٣٥) سلسلة الأحاديث الضعيفة (١٧٨٣) (صفة الصلاة)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ مت بیان کرو میری طرف سے کوئی بات مگر یہ کہ تم اس کو خوب جان لو یعنی یقین ہو کہ یہ میری کہی ہوئی ہے اس لیے کہ جس نے جھوٹ باندھا مجھ پر قصداً سو چاہیے اس کو جگہ ڈھونڈ لے اپنی دوزخ سے اور جس نے قرآن میں کچھ کہا اپنی عقل سے یعنی بغیر علم کے تو چاہیے کہ وہ جگہ اپنی ڈھونڈ لے دوزخ میں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(۲۹۵۲) عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: **((مَنْ قَالَ فِي الْقُرْآنِ بِرَأْيِهِ فَأَصَابَ فَقَدْ أَخْطَأَ))**.

ترجمہ: روایت ہے جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جس نے کہا قرآن کی تفسیر میں اپنی رائے سے اور ٹھیک پڑی اس کی رائے جب بھی اس نے خطا کی یعنی بے جانے کہنے پر کیوں مبادرت کی۔ (اسنادہ ضعیف)

تخریج المشکاۃ (۲۳۵) سہیل بن ابوحزم راوی ضعیف ہے۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔ اور تحقیق کلام کیا بعض اہل حدیث نے سہیل بن ابوحزم میں یعنی ان کو ضعیف کہا۔ اور ایسے ہی مروی ہے بعض اہل علم سے اصحاب نبی ﷺ سے اور سوا ان کے اور علماء سے کہ انہوں نے بہت برا کہا ہے اس شخص کو کہ قرآن کی تفسیر کرے بغیر علم کے اور جو روایت آئی ہے مجاہد اور قتادہ وغیرہما سے کہ انہوں نے تفسیر کی تو یہ گمان ان کی ذوات ستودہ صفات پر نہیں ہو سکتا کہ انہوں نے بغیر علم کے تفسیر کی ہو یا اپنے دل سے کچھ بات بنا کر کہہ دی ہو۔ اور مروی ہوا ہے ان سے ایسا کچھ کہ دلالت کرتا ہے ہمارے اس قول پر کہ انہوں نے اپنے دل سے کچھ نہیں کہا بغیر علم کے۔ ہم سے حسین بن مہدی نے عبدالرزاق سے انہوں نے معمر سے انہوں نے قتادہ سے کہ فرمایا قتادہ نے نہیں ہے قرآن شریف میں کوئی آیت کہ سنی نہیں میں نے اس کی تفسیر میں کوئی بات یعنی ہر آیت کے متعلق روایت موجود ہے۔ روایت کی ہم سے ابن ابوعمر نے ان سے سفیان نے ان سے اعمش نے کہ کہا مجاہد نے اگر پڑھتا میں قراءت ابن مسعود کی تو نہ محتاج ہوتا کہ سوال کروں میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بہت جگہ قرآن میں جس کا کہ میں نے سوال کیا ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

۱۔ باب: وَمِنْ سُوْرَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ
سورۂ فاتحہ کی تفسیر میں

(۲۹۵۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: **((مَنْ صَلّٰى صَلٰوةً لَمْ يَقْرَأْ فِيْهَا بِأُمِّ الْقُرْآنِ فَهِيَ خِدَاجٌ فَهِيَ خِدَاجٌ غَيْرُ تَمَامٍ))** قَالَ: قُلْتُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ إِنِّي أَحْيَانًا أَكُوْنُ وَرَاءَ الْإِمَامِ قَالَ: يَا ابْنَ الْفَارِسِيِّ فَاقْرَأْهَا فِي نَفْسِكَ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: **((قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: قَسَمْتُ الصَّلٰوةَ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي نِصْفَيْنِ فَنِصْفُهَا لِي وَنِصْفُهَا لِعَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ، يَقُوْمُ الْعَبْدُ فَيَقُوْلُ: ﴿ اَلْحَمْدُ**

لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ﴾، فَيَقُوْلُ: اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: حَمِدَنِيْ عَبْدِي، فَيَقُوْلُ: ﴿ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴾، فَيَقُوْلُ اللّٰهُ: أَثْنٰى عَلَيَّ عَبْدِيْ، فَيَقُوْلُ: ﴿ مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ﴾، فَيَقُوْلُ: مَجَّدَنِيْ عَبْدِيْ، وَهٰذَا لِيْ، وَبَيْنِيْ وَبَيْنَ عَبْدِيْ ﴿ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ﴾. وَاٰخِرُ السُّوْرَةِ لِعَبْدِيْ وَلِعَبْدِيْ مَا سَأَلَ، يَقُوْلُ: ﴿ إِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ٥ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ ﴾)). (اسناده صحيح) الروض (٨٠٠) صحيح أبي داود (٧٧٩) ((صفة الصلاة))

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے پڑھی کوئی نماز کہ نہ پڑھی اس میں ام القرآن یعنی سورۂ فاتحہ پس وہ نماز ناقص ہے وہ نماز ناقص ہے اور ناتمام ہے۔ کہا راوی نے ابو ہریرہؓ سے کہ میں کبھی ہوتا ہوں پیچھے امام کے کہا ابو ہریرہؓ نے اے فارسی کے بیٹے پڑھ لیا کر اس کو تو اپنے دل میں یعنی چپکے چپکے اس لیے کہ میں نے سنا ہے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تقسیم کی میں نے نماز اپنے بندے کے درمیان آدھوں آدھ، سو آدھی میری ہے اور آدھی میرے بندے کی اور میرے بندے کے لیے ہے جو وہ مانگے پھر جب بندہ کھڑا ہوتا ہے نماز میں اور کہتا ہے الحمد لله رب العالمين یعنی سب تعریف ہے اللہ تعالیٰ کو جو پالنے والا ہے سارے جہانوں کا تب فرماتا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ حمد کی میرے بندے نے پھر جب کہتا ہے الرحمن الرحيم تب فرماتا ہے اللہ تعالیٰ ثنا کی میرے لیے میرے بندے نے پھر بندہ کہتا ہے مالك يوم الدين یعنی مالک ہے قیامت کے دن کا تب فرماتا ہے اللہ تعالیٰ: تعظیم کی میری میرے بندے نے اور یہ میرے لیے ہے یعنی خاص میری تعریف ہے بندے کا سوال نہیں اور میرے اور میرے بندے کے بیچ میں ہے اياك نعبد واياك نستعين یعنی تجھ ہی کو پوجتے ہیں ہم اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں ہم، اور آخر سورت میرے بندے کے لیے ہے اور میرے بندے کے لیے ہے جو وہ مانگے کہتا ہے بندہ اهدنا الصراط المستقيم صراط الذين انعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ اور روایت کی شعبہ نے اور اسماعیل بن جعفر نے اور کئی لوگوں نے علاء بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس حدیث کے۔ اور روایت کی ابن جریج اور مالک بن انس نے علاء بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے ابوالسائب سے جو مولیٰ ہیں ہشام کے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے یعنی یہ کہ نماز بغیر سورۂ فاتحہ کے ناقص ہے۔ اور روایت کی ابن اویس نے اپنے باپ سے انہوں نے علاء بن عبدالرحمٰن سے کہا انہوں نے کہ روایت بیان کی مجھ سے میرے باپ نے اور ابوالسائب نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کی۔

[اسناده صحيح] (انظر ماقبله).

❀❀❀❀

عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ: أَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ الْقَوْمُ: هٰذَا عَدِيُّ ابْنُ

حَاتِمٍ، وَجِئْتُ بِغَيْرِ أَمَانٍ وَلَا كِتَابٍ. فَلَمَّا دُفِعْتُ إِلَيْهِ أَخَذَ بِيَدِي وَقَدْ كَانَ قَالَ قَبْلَ ذٰلِكَ: ((إِنِّي لَأَرْجُوا أَنْ يَجْعَلَ اللّٰهُ يَدَهُ فِي يَدِي))، قَالَ فَقَامَ بِي فَلَقِيَتْهُ إِمْرَأَةٌ وَصَبِيٌّ مَعَهَا فَقَالَا: إِنَّ لَنَا عِلَيْكَ حَاجَةً. فَقَامَ مَعَهُمَا حَتّٰى قَضٰى حَاجَتَهُمَا، ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِي حَتّٰى أَتٰى بِي دَارَهُ فَأَلْقَتْ لَهُ الْوَلِيدَةُ وِسَادَةً فَجَلَسَ عَلَيْهَا وَجَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: ((مَا يُفِرُّكَ أَنْ تَقُولَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، فَهَلْ تَعْلَمُ مِنْ إِلٰهٍ سِوَى اللّٰهِ؟)) قَالَ: قُلْتُ لَا. قَالَ: ثُمَّ تَكَلَّمَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ: ((إِنَّمَا تَفِرُّ أَنْ تَقُولَ اللّٰهُ أَكْبَرُ، وَتَعْلَمُ شَيْئًا أَكْبَرَ مِنَ اللّٰهِ؟)) قَالَ: قُلْتُ لَا، قَالَ: ((فَإِنَّ الْيَهُودَ مَغْضُوبٌ عَلَيْهِمْ وَإِنَّ النَّصَارٰى ضَلَالٌ))، قَالَ: قُلْتُ فَإِنِّي حَنِيفٌ مُسْلِمٌ. قَالَ: فَرَأَيْتُ وَجْهَهُ تَبَسَّطَ فَرَحًا. قَالَ ثُمَّ أَمَرَبِي فَأُنْزِلْتُ عِنْدَ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ جَعَلْتُ أَغْشَاهُ طَرَفَيِ النَّهَارِ، قَالَ: فَبَيْنَمَا أَنَا عِنْدَهُ عَشِيَّةً إِذْجَاءَهُ قَوْمٌ فِي ثِيَابٍ مِنَ الصُّوفِ مِنْ هٰذِهِ النِّمَارِ. قَالَ: فَصَلّٰى وَقَامَ فَحَثَّ عَلَيْهِمْ. ثُمَّ قَالَ: ((وَلَوْ صَاعٌ وَلَوْ بِنِصْفِ صَاعٍ وَلَوْ قُبْضَةٌ وَلَوْ بِبَعْضِ قُبْضَةٍ يَقِي أَحَدُكُمْ وَجْهَهُ حَرَّ جَهَنَّمَ أَوِالنَّارِ وَلَوْ بِتَمْرَةٍ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَاقِي اللّٰهِ وَقَائِلٌ لَهُ مَا أَقُولُ لَكُمْ: أَلَمْ أَجْعَلْ لَّكَ سَمْعًا وَ بَصَرًا؟ فَيَقُولُ: بَلٰى. فَيَقُولُ: أَلَمْ أَجْعَلْ لَّكَ مَالًا وَّ وَلَدًا؟ فَيَقُولُ: بَلٰى، فَيَقُولُ أَيْنَ مَا قَدَّمْتَ لِنَفْسِكَ؟ فَيَنْظُرُ قُدَّامَهُ وَبَعْدَهُ وَعَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ. ثُمَّ لَا يَجِدُ شَيْئًا يَقِي بِهِ وَجْهَهُ حَرَّ جَهَنَّمَ. لِيَقِ أَحَدُكُمْ وَجْهَهُ النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ، فَإِنْ لَّمْ يَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ فَإِنِّي لَا أَخَافُ عَلَيْكُمُ الْفَاقَةَ فَإِنَّ اللّٰهَ نَاصِرُكُمْ وَمُعْطِيكُمْ حَتّٰى تَسِيرَ الظَّعِينَةُ فِيمَا بَيْنَ يَثْرِبَ وَالْحِيرَةِ أَوْ أَكْثَرَ، مَا يَخَافُ عَلٰى مَطِيَّتِهَا السَّرَقُ))، فَجَعَلْتُ أَقُولُ فِي نَفْسِي فَأَيْنَ لُصُوصُ طَيِّيءٍ. (حسن)

ترجمہ: روایت ہے عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ آیا میں رسول اللہ ﷺ کے پاس اور وہ مسجد میں بیٹھے تھے، سو لوگوں نے کہا یہ عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ ہے اور آ گیا میں آپؐ کے پاس بغیر امان کے اور بغیر تحریر کے پھر جب لوگ مجھے آپؐ کے پاس لے گئے پکڑ لیا آپؐ نے میرا ہاتھ اور پہلے سے آپؐ یہ خبر دے چکے تھے یعنی اپنے اصحاب کو کہ میں امید رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس کا ہاتھ میرے ہاتھ میں دے دے گا پھر کہا عدی نے پھر کھڑے ہوئے آپؐ مجھے لے کر سو ملاقات کی ان سے ایک عورت نے اور ایک لڑکا اس کے ساتھ تھا، سو عرض کی انہوں نے کہ ہم کو آپؐ سے کچھ کام ہے سو کھڑے ہو گئے آپؐ ان کے ساتھ اور ان کا کام پورا کر دیا پھر پکڑا میرا ہاتھ یہاں تک کہ لائے مجھے اپنے گھر میں سو بچھا دیا ان کے لیے ایک لڑکی نے بچھونا سو بیٹھے آپؐ اس پر اور بیٹھا میں سامنے آپؐ کے سو تعریف کی آپؐ نے اللہ کی اور ثنا کی اس کی پھر فرمایا کیا چیز بھگاتی ہے تجھ کو اس سے کہ تو لا الٰہ الا اللہ کہے کیا تو جانتا ہے کوئی معبود سوا اللہ تعالیٰ کے کہا عدی نے کہ کہا میں نے نہیں کہا راوی نے

کہ پھر باتیں کیں آپ نے ایک گھڑی پھر فرمایا تو بھاگتا ہے اس سے کہ کہے تو اللہ اکبر اور جانتا ہے تو کوئی شے بڑی اللہ تعالیٰ سے کہا عدی نے کہ کہا میں نے نہیں فرمایا آپؐ نے کہ یہود پر غصہ ہے اللہ تعالیٰ کا اور نصاریٰ گمراہ ہیں کہا عدی نے پھر کہا میں نے کہ میں ایک طرف کا ہوں مسلمان کہا عدی نے پس دیکھا میں نے آپ کا منہ چمکتا ہے خوشی سے کہا عدی نے کہ پھر حکم کیا میرے لیے کہ میں اتارا گیا انصار کے ایک مرد کے پاس اور میں حاضر ہونے لگا آپؐ کے پاس دن کے دونوں کناروں میں یعنی صبح اور شام۔ کہا عدی نے کہ پھر اس درمیان میں کہ میں ان کے پاس تھا ایک رات کو کہ آئی ایک قوم کپڑوں میں صوف کی اپنی چادروں سے جو مخطط ہوتی ہیں کہا عدی نے کہ پھر نماز پڑھی آپؐ نے اور کھڑے ہوئے یعنی خطبہ پڑھنے کو اور رغبت دلائی ان کے لیے صدقہ دینے کی یعنی اصحاب کو پھر فرمایا اگر چہ ایک صاع ہو یعنی صدقہ سے اور اگر چہ نصف صاع ہو اور اگر چہ ایک مٹھی اور اگر چہ ایک مٹھی سے بھی کم ہو بچائے ایک تم میں سے اپنے منہ کو جہنم کی گرمی سے یا فرمایا آگ کی گرمی سے اگر چہ ایک کھجور دے کر ہو یا ایک کھجور کا ٹکڑا اس لیے کہ ہر ایک تم میں کا ملاقات کرنے والا ہے اللہ تعالیٰ سے اور فرمانے والا ہے اللہ تعالیٰ اس سے جو میں تم سے کہتا ہوں اور فرمائے گا کیا نہیں بنایا ہم نے تیرے لیے کان اور آنکھیں سو عرض کرے گا وہ کہ ہاں کیوں نہیں پھر فرمائے گا اللہ تعالیٰ نہیں بنایا ہم نے تیرے لیے مال اور لڑکا وہ کہے گا کیوں نہیں پھر فرمائے گا کیا آگے بھیجا تو نے اپنی ذات کے لیے، سو دیکھے گا وہ اپنے آگے اور پیچھے اور داہنے اور بائیں اور نہ پائے گا کوئی چیز کہ بچائے اس کے ساتھ اپنے منہ کو جہنم کی گرمی سے چاہیے کہ بچائے ایک تم میں سے اپنا منہ آگ سے اگر چہ ایک ٹکڑا کھجور کا دے کر ہو سو اگر وہ بھی نہ پاوے تو ایک اچھی بات کے ساتھ یعنی کلمہ خیر سے جس سے کسی کا بھلا ہو اس لیے کہ میں نہیں ڈرتا ہوں تم پر فاقہ سے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ تمہارا مددگار ہے اور تم کو دینے والا ہے یہاں تک کہ چلی جائے گی اکیلی عورت یثرب یعنی مدینہ سے حیرہ تک اور نہ ڈرے گی کہ اس کی سواری چور لے جائے یعنی عملداری اسلام کی اس امن وامان سے قائم ہو جائے گی۔ پھر کہا عدی نے کہ میں اپنے دل میں کہنے لگا کہ چور قبیلہ بنی طے کے کہاں ہوں گے یعنی اس وقت میں۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر سماک بن حرب کی روایت سے۔ اور روایت کی شعبہ نے سماک سے انہوں نے عباد بن حبیش سے انہوں نے عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے حدیث لمبی روایت کی ہم سے محمد بن مثنیٰ اور محمد بن بشار نے دونوں نے کہا روایت کی ہم سے محمد بن جعفر نے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے سماک بن حرب سے انہوں نے عباد بن حبیش سے انہوں نے عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپؐ نے یہود مغضوب علیہم ہیں اور نصاریٰ گمراہ ہیں پس ذکر کی حدیث لمبی۔

مترجم: عدی کی روایت سے معلوم ہوا کہ سورۂ فاتحہ میں مغضوب علیہم سے یہود مراد ہے اور ضالین سے نصاریٰ غرض ان دونوں کی راہیں اور طریقے مردود ہیں حالانکہ یہ اہل کتاب ہیں پھر جو مشرکین بے کتاب ہیں مثل ہنود وغیرہ تو ان کے رسم ورواج تو ان سے بھی

بدتر ہوئے مگر تعجب ہے ان مسلمانوں پر کہ سورۂ فاتحہ پڑھتے ہیں اور پھر رسوم ہنود اپنی شادی بیاہ میں کیا کرتے ہیں۔ معاذاللہ من ذلك۔ اورابوہریرہ کی روایت سے معلوم ہوا کہ مقتدی بھی اپنے امام کے پیچھے فاتحہ خفیۂ پڑھ لے۔ اوریہی مذہب صحیح وثابت ہے اور دلالت کرتی ہیں اسی پر اکثر احادیث اوراختیار کیا ہے اسی کو محققین محدثین نے جن کو منظور ہے اتباع حدیث مطہر کی اور یہ سورۂ خلاصہ ہے سارے قرآن کا دوبار نازل ہوئی ایک بار مکہ میں ایک بار مدینہ میں اسی لیے اس کو مثانی اور قرآن عظیم فرمایا ہے اور شروع ہوتی ہے اس سے نماز اور ابتدا کی جاتی ہے اس سے کتاب اللہ کی اسی لیے اس کا نام فاتحہ ہے کہ کھول دیتی ہے دروازہ قرأت کا قاری پر اور تلاوت کا تالی پر۔

❁❁❁❁

(٢٩٥٤) **عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ: ((الْيَهُودُ مَغْضُوبٌ عَلَيْهِمْ وَالنَّصَارَى ضُلَّالٌ)). فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ.**

(اسناده صحيح) تخريج شرح العقيدة الطحاوية (٥٣١) سلسلة الأحاديث الصحيحة (٣٢٦٣)

ترجمہ: سیدنا عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے نبی ﷺ سے آپ نے فرمایا: یہود مغضوب علیهم (یعنی یہودیوں پر غضب کیا گیا ہے) اور نصاریٰ (عیسائی) گمراہ ہیں۔ پھر طویل حدیث ذکر کی۔

٤۔ باب: وَمِنْ سُورَةِ الْبَقَرَةِ

تفسیر سورۂ بقرہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(٢٩٥٥) **عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ آدَمَ مِنْ قُبْضَةٍ قَبَضَهَا مِنْ جَمِيعِ الْأَرْضِ، فَجَاءَ بَنُوا آدَمَ عَلَى قَدْرِ الْأَرْضِ، فَجَاءَ مِنْهُمُ الْأَحْمَرُ وَالْأَبْيَضُ وَالْأَسْوَدُ وَبَيْنَ ذٰلِكَ وَالسَّهْلُ وَالْحَزْنُ وَالْخَبِيثُ وَالطَّيِّبُ)).**

(اسناده صحيح) تخريج المشكاة (١٠٠) سلسلة الأحاديث الصحيحة (١٦٣٠)

ترجمہ: روایت ہے ابوموسیٰ اشعری سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا آدم علیہ السلام کو ایک مٹھی سے کہ لیا اس کو ساری زمین سے سو آئی اولاد آدم علیہ السلام کی انواع زمین کے موافق، سو آئے بعض ان کے سرخ رنگ اور بعض سفید اور بعض سیاہ اور بعض ان رنگوں کے درمیان میں اور نرم مزاج اور سخت اور ناپاک اور پاک۔

فائدہ : کہا ابو عیسیٰ نے: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(٢٩٥٦) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي قَوْلِهِ تَعَالٰى: ﴿ **أُدْخُلُوْا الْبَابَ سُجَّدًا** ﴾ قَالَ: ((**دَخَلُوْا مُتَزَحِّفِيْنَ عَلٰى أَوْرَاكِهِمْ**)) أَيْ مُنْحَرِفِيْنَ. (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے اس قول کی تفسیر میں ﴿ادخلوا الباب سجداً﴾ کہ داخل ہوئے بنی اسرائیل کھسکتے ہوئے اپنے چوتڑوں پر یعنی گھٹنوں پر چلتے ہوئے۔

فائدہ : اور اسی اسناد سے مروی ہے نبی ﷺ سے اس قول کی تفسیر میں ﴿فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا قَوْلًا غَيْرَ الَّذِيْ قِيْلَ لَهُمْ﴾ کہ فرمایا آپ نے کہ کہا بنی اسرائیل کے لوگوں نے حَبَّةٌ فِيْ شَعِيْرَةٍ۔ انتہیٰ۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(٢٩٥٧) عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ سَفَرٍ فِيْ لَيْلَةٍ مُظْلِمَةٍ فَلَمْ نَدْرِ أَيْنَ الْقِبْلَةُ فَصَلّٰى كُلُّ رَجُلٍ مِنَّا عَلٰى حِيَالِهِ، فَلَمَّا أَصْبَحْنَا ذَكَرْنَا ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ﴿ **فَنَزَلَتْ فَأَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ** ﴾. (اسناده حسن) ارواء الغليل (٢٩١) ((صفة الصلاة))

ترجمہ: روایت ہے عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ تھے ہم نبی ﷺ کے ساتھ کسی سفر میں شب تاریک میں کہ نہ جانتے تھے ہم کہ قبلہ کس طرف ہے سو نماز پڑھ لی ہر آدمی نے ہم میں سے اپنے سامنے پھر جب صبح ہوئی ذکر کیا ہم نے اس کا رسول اللہ ﷺ سے پس اتری یہ آیت ﴿فَأَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ﴾۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر اشعث بن سمان ابو الربیع کی روایت سے کہ وہ عاصم بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں۔ اور اشعث ضعیف ہیں حدیث میں۔

❀❀❀❀

(٢٩٥٨) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّيْ عَلٰى رَاحِلَتِهِ تَطَوُّعًا حَيْثُمَا تَوَجَّهَتْ بِهِ وَهُوَ جَاءٍ مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِيْنَةِ، ثُمَّ قَرَأَ ابْنُ عُمَرَ هٰذِهِ الْآيَةَ ﴿ وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ﴾ الآية. وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ فِيْ هٰذَا أُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ. (اسناده صحيح) صفة الصلاة.

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا انہوں نے کہ تھے نبی ﷺ نماز پڑھتے اپنی اونٹنی پر نفل جدھر وہ منہ پھیرتی ان کو لے کر اور وہ آنے والے تھے مدینہ کی طرف یعنی ظاہر ہے کہ اکثر مکہ کی طرف پیٹھ ہوگی پھر پڑھی ابن عمر نے یہ آیت ﴿ولله المشرق والمغرب﴾ یعنی اللہ تعالیٰ کا ہے مشرق اور مغرب جدھر منہ پھیرو تم ادھر منہ ہے اللہ تعالیٰ کا یعنی خواہ مشرق کی

طرف ہو یا مغرب کی طرف۔ اور کہا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اسی باب میں نازل ہوئی یہ آیت یعنی نماز علی الدابہ کے باب میں الغرض آیت کا خلاصہ یہی ہے کہ جدھر تم بحکم الٰہی متوجہ ہو گے نماز ادا کرو گے قبول ہو گی۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور مروی ہے قتادہ سے کہ انہوں نے کہا اس آیت کی تفسیر میں ﴿وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ فَأَيْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ﴾ یہ آیت منسوخ ہے ناسخ اس کی یہ آیت ہے فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ یعنی پھیر لے تو منہ اپنا طرف مسجد الحرام کی۔ روایت کی یہ ہم سے محمد بن عبدالملک بن ابوالشوارب نے ان سے یزید بن زریع نے ان سے سعید نے ان سے قتادہ نے اور مروی ہے مجاہد سے اس آیت کی تفسیر میں فاینما تولوا فثم وجه الله یعنی جدھر منہ کرو ادھر قبلہ ہے اللہ تعالیٰ کا یعنی مقبول ہوگی نماز اس طرف [صحیح الاسناده مقطوع] روایت کی یہ ہم سے ابوکریب نے ان سے وکیع نے ان سے نضر بن عربی نے ان سے مجاہد نے یہی مضمون جو اوپر مذکور ہوا۔

مترجم: بعض وضلال پر ضلال اس آیت شریفہ کو اپنے مقصود باطل پر دال سمجھتے ہیں اور اس کی تفسیر پر تنویر میں اپنی ظلمت نفسانی کو شریک کر کے کہتے ہیں کہ مراد یہ ہے کہ جدھر منہ کرو ادھر ذات ہے اللہ تعالیٰ کی یعنی وہ ہر جگہ موجود ہے اور اس تقریر سے ابطال استویٰ رحمٰن علی العرش کا ارادہ رکھتے ہیں حالانکہ تفسیر ان کی کئی طرح مردود ہے اولاً یہ کہ خلاف ہے تمامی علمائے سلف کے کہ اقوال ان کے اوپر مذکور ہوئے۔ ثانیاً یہ کہ انکار کرتا ہے اس سے شان نزول اس کا جیسا کہ اوپر مذکور ہوا ثالثاً یہ کہ اگر چہ وجہ کے معنے ذات لے لیے جائیں تو بھی مراد جانبین ہوں گی جو آیت میں مذکور ہیں یعنی مشرق اور مغرب، اور ظاہر ہے کہ یہ دونوں اوپر ہیں پس مراد آیت یہ ہوئی کہ اوپر کی جانب میں جدھر توجہ کرو وہ ذات باری موجود ہے کہ علو ذاتی اور استعلائے مکانی سے موصوف ہے غرض بہر نوع یہ آیت آیہ استویٰ سے کچھ مخالفت نہیں رکھتی نہ مقصود اہل ضلال پر دال ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(۲۹۵۹) عَنْ أَنَسٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! لَوْ صَلَّيْنَا خَلْفَ الْمَقَامِ، فَنَزَلَتْ ﴿ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ إِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى ﴾. (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کی اے اللہ کے رسول! کے کاش کہ ہم نماز پڑھتے مقام ابراہیم کے پیچھے، پس نازل ہوئی یہ آیت ﴿واتخذوا﴾ الآیۃ یعنی مقرر کرو مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ روایت کی ہم سے احمد بن منیع نے ان سے ہشیم نے ان سے حمید طویل نے ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ کہا عمر بن خطاب نے کہ عرض کی میں نے یارسول اللہ کاش کہ مقرر فرماتے آپؐ مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ پس اتری یہ آیت ﴿واتخذوا من مقام ابراهيم مصلىٰ﴾ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور اس باب میں عمر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

مترجم: اس میں بڑی فضیلت ہے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی کہ ان کی فرمائش اور آرزو کے موافق قرآن نازل ہوا اور اللہ تعالیٰ

نے ان کے منہ سے جو لفظ نکلے تھے وہی قبول فرمائے مگر افسوس ہے روافض نامقبول پر کہ وہ ان کی فضیلت قبول نہیں کرتے۔

❀❀❀❀

(۲۹۶۰) عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! لَوِاتَّخَذْتَ مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى فَنَزَلَتْ: ﴿وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى﴾. (صحيح)

ترجمہ: سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا' عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے عرض کی اے اللہ کے رسول! کاش آپ مقامِ ابراہیم کو نماز کی جگہ بناتے۔ اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی ﴿وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى﴾۔

❀❀❀❀

(۲۹۶۱) عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي قَوْلِهِ ﴿ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ أُمَّةً وَّسَطًا ﴾ قَالَ عَدْلًا. (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابو سعید رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا ﴿وكذلك جعلنا كم امةً وسطاً﴾ یعنی اسی طرح ٹھہرایا تم کو ہم نے امت بیچ کی یعنی عادل مراد یہ ہے کہ علم و عمل سے آراستہ ہے اور افراط و تفریط سے برخاستہ بلکہ عقائد و اعمال میں عین توسط سے پیراستہ۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۲۹۶۲) عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْمَدِيْنَةَ صَلّٰى نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ أَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا، وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُحِبُّ أَنْ يُوَجَّهَ إِلَى الْكَعْبَةِ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ ﴿ قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَآءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ﴾ فَوُجِّهَ نَحْوَ الْكَعْبَةِ وَكَانَ يُحِبُّ ذٰلِكَ، فَصَلّٰى رَجُلٌ مَعَهُ الْعَصْرَ قَالَ: ثُمَّ مَرَّ عَلٰى قَوْمٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَهُمْ رُكُوْعٌ فِي صَلٰوةِ الْعَصْرِ نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَقَالَ هُوَ يَشْهَدُ أَنَّهُ صَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَأَنَّهُ قَدْ وُجِّهَ إِلَى الْكَعْبَةِ، قَالَ فَانْحَرَفُوْا وَهُمْ رُكُوْعٌ. (اسناده صحيح) [صفة الصلاة]

ترجمہ: روایت ہے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ جب آئے رسول اللہ ﷺ مدینہ میں نماز پڑھتے رہے بیت المقدس کی طرف سولہ یا سترہ مہینے اور دوست رکھتے تھے رسول اللہ ﷺ کہ پھیر دیئے جائیں کعبہ کی طرف، سو اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت ﴿قد نرىٰ تقلب وجهك في السماء﴾ یعنی دیکھتے ہیں ہم پھرنا تیرے منہ کا آسمان کی طرف سو پھیر دیں گے ہم تجھ کو اس قبلہ کی طرف جسے تو دوست رکھتا ہے، سو پھیر لے منہ اپنا مسجد حرام کی طرف، سو متوجہ ہو گئے آپ ﷺ کعبہ کی طرف اور یہی چاہتے تھے سو نماز پڑھی آپ کے ساتھ ایک شخص نے عصر کی۔ کہا راوی نے کہ پھر وہ گزرا کچھ لوگوں پر انصار سے اور وہ رکوع میں تھے عصر کی نماز میں بیت المقدس کی طرف سو کہا اس نے کہ وہ شخص گواہی دیتا ہے کہ اس نے نماز

پڑھی ہے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اور آپ ﷺ پھیرے گئے کعبہ کی طرف کہا راوی نے کہ فوراً پھر گئے وہ لوگ جب انہوں نے یہ بات سنی حالانکہ وہ رکوع میں تھے سبحان اللہ اطاعت رسول ایسی ہی چاہیے کہ حدیث سنتے ہی اپنے قبلہ سے پھر گئے یہ نہیں کہ قبلہ وکعبہ کی خاطر سے حدیث میں تاویلیں کرنے لگے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور روایت کی ہے یہ سفیان ثوری نے ابواسحاق سے روایت کی ہم سے ہناد نے ان سے وکیع نے ان سے سفیان نے ان سے عبداللہ بن دینار نے ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا ابن عمر نے کہ وہ لوگ رکوع میں تھے نماز فجر میں۔ اور اس باب میں عمرو بن عوف مزنی اور ابن عمر اور عمارہ بن اوس اور انس بن مالک رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(٢٩٦٣) **عَنِ ابْنِ عُمَرَ** قَالَ: كَانُوا رُكُوعًا فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ . (اسناده صحيح) الارواء (٢٩٠)

ترجمہ: سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ وہ (لوگ) فجر کی نماز پڑھ رہے تھے اور رکوع میں تھے۔

(٢٩٦٤) **عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ** قَالَ: **لَمَّا وُجِّهَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى الْكَعْبَةِ قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! كَيْفَ بِإِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ مَاتُوْا وَهُمْ يُصَلُّوْنَ إِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ؟ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى ﴿ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيْعَ إِيْمَانَكُمْ ﴾ الْآيَة.** (صحيح لغيره) التعليقات الحسان (١٧١٤)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا انہوں نے کہ جب پھیر دیئے گئے رسول اللہ ﷺ کعبہ کی طرف، تو صحابہ نے عرض کی کہ اے رسول اللہ کے کیا حال ہوگا ہمارے ان بھائیوں کا کہ جو مر گئے اور وہ نماز پڑھتے تھے بیت المقدس کی طرف سو اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت ﴿ وما كان الله ليضيع ايمانكم ﴾ یعنی اللہ ایسا نہیں کہ ضائع کردے ایمان تمہارا یعنی قبول نہ کرے تمہاری نماز۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(٢٩٦٥) **عَنْ عُرْوَةَ** قَالَ: قُلْتُ لِعَائِشَةَ : مَا أَرٰى عَلٰى أَحَدٍ لَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ شَيْئًا وَلَا أُبَالِيْ أَنْ لَا أَطُوْفَ بَيْنَهُمَا، فَقَالَتْ بِئْسَ مَا قُلْتَ يَاابْنَ أُخْتِيْ، طَافَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَطَافَ الْمُسْلِمُوْنَ، وَإِنَّمَا كَانَ مَنْ أَهَلَّ لِمَنَاةَ الطَّاغِيَةِ الَّتِيْ بِالْمُشَلَّلِ لَا يَطُوْفُوْنَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى **﴿ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِاعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا ﴾** وَلَوْ كَانَتْ كَمَا تَقُوْلُ لَكَانَتْ: فَلَاجُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ لَّا يَطُوْفَ بِهِمَا.

قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِأَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ فَأَعْجَبَهُ ذٰلِكَ وَقَالَ إِنَّ

هٰذَا لَعِلْمٌ وَلَقَدْ سَمِعْتُ رِجَالًا مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ يَقُوْلُ: وْنَ إِنَّمَا كَانَ مَنْ لَا يَطُوْفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ مِنَ الْعَرَبِ يَقُوْلُوْنَ: إِنَّ طَوَافَنَا بَيْنَ هٰذَيْنِ الْحَجَرَيْنِ مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ وَقَالَ اٰخَرُوْنَ مِنَ الْأَنْصَارِ: إِنَّمَا أُمِرْنَا بِالطَّوَافِ بِالْبَيْتِ وَلَمْ نُؤْمَرْبِهٖ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى ﴿ **إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ** ﴾ قَالَ أَبُوْبَكْرِ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ فَأَرَاهَا قَدْ نَزَلَتْ فِيْ هٰؤُلَاءِ وَهٰؤُلَاءِ.

(اسناده صحيح) ارواء الغليل (١٠٨١) صحيح أبي داود (١٦٥٩)

ترجمہ: روایت ہے عروہ سے کہ کہا انہوں نے امّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ میں کچھ حرج نہیں دیکھتا اس شخص پر جو طواف نہ کرے صفا اور مروہ کے بیچ میں اور میں کچھ پرواہ نہیں رکھتا کہ نہ طواف کروں میں ان میں یعنی کچھ مضائقہ نہیں جانتا ان کے ترک میں، سو جواب دیا ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ برا بر کہا تو نے اے بیٹے میری بہن کے حالانکہ طواف کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور طواف کیا ہے مسلمانوں نے اور جاہلیت کی عادت تھی کہ جو لبیک پکارتا تھا مناۃ سرکش کے لیے کہ وہ مشلل میں تھا نہیں طواف کرتا تھا صفا اور مروہ کے بیچ میں سو اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت ﴿فمن حج البيت او اعتمر﴾ الآیۃ یعنی جو حج کرے بیت اللہ کا یا عمرہ کرے سو اس پر کچھ گناہ نہیں یہ کہ طواف کرے صفا اور مروہ کے بیچ میں۔ پھر فرمایا ام المؤمین عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ اگر وہی ہوتی مراد اللہ تعالیٰ کی جیسا تم کہتے ہو تو یوں فرماتا فلا جناح عليه ان لا يطوف یعنی گناہ نہیں حاجی اور معتمر پر اگر طواف نہ کرے صفا اور مروہ کا۔ کہا زہری نے کہ پس ذکر کیا میں نے اس کا ابو بکر بن عبدالرحمٰن سے تو انہوں نے کہا کہ اس روایت میں بڑا علم ہے یعنی نہایت عمدہ بات ہے علم کی اور میں نے سنا ہے علم والے لوگوں سے کہ کہتے تھے عرب میں وہ لوگ کہ طواف نہ کرتے تھے صفا اور مروہ کے بیچ میں اور کہتے تھے کہ طواف ہمارا ان دو پتھروں کے بیچ میں امور جاہلیت سے ہے اور دوسرے لوگوں نے انصار میں سے کہا کہ ہم کو حکم ہوا ہے فقط بیت اللہ کے طواف کا اور صفا و مروہ میں حکم نہیں طواف کا سو اس پر اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت مبارک ﴿ان الصفا والمروة من شعائر الله﴾ کہا ابو بکر بن عبدالرحمٰن نے کہ یقین کرتا ہوں میں کہ یہ آیت انہیں لوگوں کے باب میں اتری ہے یعنی جنہوں نے طواف صفا اور مروہ میں حرج سمجھا تھا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(٢٩٦٦) عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ قَالَ: سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، عَنِ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَقَالَ: كَانَا مِنْ شِعَائِرِ الْجَاهِلِيَّةِ، قَالَ: فَلَمَّا كَانَ الْإِسْلَامُ أَمْسَكْنَا عَنْهُمَا فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى ﴿ **إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِاعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا** ﴾ قَالَ: هُمَا تَطَوُّعٌ ﴿ **وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَإِنَّ اللّٰهَ شَاكِرًا عَلِيْمٌ** ﴾. (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے شعبی سے انہوں نے کہا مجھ سے بیان کیا عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے کہ جب نازل ہوئی یہ آیت ﴿حتی یتبین لکم﴾ الآیۃ یعنی کھاؤ پیو یہاں تک کہ ظاہر ہو سفید دھاگا سیاہ دھاگے سے فجر سے تب فرمایا مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے کہ مراد اس سے روشنی دن کی ہے کہ ظاہر ہو تاریکی شب سے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ روایت کی ہم سے احمد بن منیع نے انہوں نے ہشیم سے انہوں نے مجالد سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مثل اس کے۔

❀❀❀❀

(٢٩٧١) عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الصَّوْمِ فَقَالَ: ﴿**حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ**﴾ قَالَ: فَأَخَذْتُ عِقَالَيْنِ أَحَدُهُمَا أَبْيَضُ وَالْآخَرُ أَسْوَدُ فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَيْهِمَا، فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ شَيْئًا لَمْ يَحْفَظْهُ سُفْيَانُ، فَقَالَ: ((**إِنَّمَا هُوَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ**)).

(صحيح) [المصدر نفسه]

ترجمہ: روایت ہے عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے پوچھا میں نے رسول اللہ ﷺ سے روزہ کا فرمایا آپؐ نے کہ رات کو کھاتے پیتے رہو یہاں تک کہ ظاہر ہو تم پر سفید دھاگہ سیاہ دھاگے سے۔ کہا راوی نے کہ لی میں نے دو رسیاں کہ ایک ان میں سفید تھی اور دوسری سیاہ سو میں ان کو دیکھ لیا کرتا تھا یعنی آخر شب میں سو کہا مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے کچھ کہ یاد نہ رہا سفیان کو سو کہا کہ مراد اس سے رات اور دن ہے یعنی تاریکی اور نور ان کا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(٢٩٧٢) عَنْ أَسْلَمَ أَبِيْ عِمْرَانَ التُّجِيْبِيِّ قَالَ: كُنَّا بِمَدِيْنَةِ الرُّوْمِ فَأَخْرَجُوْا إِلَيْنَا صَفًّا عَظِيْمًا مِنَ الرُّوْمِ فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ مِثْلُهُمْ أَوْ أَكْثَرُ، وَعَلٰى أَهْلِ مِصْرَ عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ وَعَلَى الْجَمَاعَةِ فَضَالَةُ بْنُ عُبَيْدٍ فَحَمَلَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ عَلٰى صَفِّ الرُّوْمِ حَتّٰى دَخَلَ فِيْهِمْ فَصَاحَ النَّاسُ وَقَالُوْا: سُبْحَانَ اللّٰهِ يُلْقِيْ بِيَدِهِ إِلَى التَّهْلُكَةِ، فَقَامَ أَبُوْأَيُّوْبَ الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ لَتَأَوَّلُوْنَ هٰذِهِ الْآيَةَ هٰذَا التَّأْوِيْلَ، وَإِنَّمَا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ فِيْنَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ لَمَّا أَعَزَّاللّٰهُ الْإِسْلَامَ وَكَثُرَ نَاصِرُوْهُ. فَقَالَ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ سِرًّا دُوْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ أَمْوَالَنَا قَدْ ضَاعَتْ وَإِنَّ اللّٰهَ قَدْ أَعَزَّ الْإِسْلَامَ وَكَثُرَ نَاصِرُوْهُ فَلَوْ أَقَمْنَا فِيْ أَمْوَالِنَا فَأَصْلَحْنَا مَا ضَاعَ مِنْهَا، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى عَلٰى نَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرُدُّ عَلَيْنَا مَا قُلْنَا ﴿ **وَأَنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا تُلْقُوْا بِأَيْدِيْكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ** ﴾ فَكَانَتِ التَّهْلُكَةُ الْإِقَامَةَ عَلَى الْأَمْوَالِ

وَإِصْلَاحِهَا وَتَرَكْنَا الْغَزْوَ. فَمَازَالَ أَبُوأَيُّوبَ شَاخِصًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ حَتّٰى دُفِنَ بِأَرْضِ الرُّوْمِ.

(صحيح) سلسلة الأحاديث الصحيحة (١٣)

ترجمہ: روایت ہے اسلم ابوعمران سے کہا کہ تھے ہم شہر روم میں سو نکلی ہماری طرف ایک صف بڑی روم کی لوگوں سے یعنی لڑنے کو سو نکلے ان کی طرف مسلمانوں سے مثل ان کے یا زیادہ اور اہل مصر پر عقبہ بن عامر حاکم تھے اور باقی جماعت پر فضالہ بن عبید، سو حملہ کیا ایک مرد نے مسلمانوں میں سے روم پر یعنی نصاریٰ کی صف پر یہاں تک کہ گھس گیا ان میں سو لوگ پکارنے لگے اور کہنے لگے کہ سبحان اللہ یہ اپنے ہاتھوں ہلاکت میں پڑتا ہے یعنی اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ﴿ولا تلقوا بايديكم الى التهلكة﴾ پس یہ اس کے خلاف کرتا ہے سو کھڑے ہوئے ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ اور پکارا اے آدمیوں تم یہ معنی کرتے ہو اس آیت کے اور یہ آیت ہمارے انصار کی جماعت میں اتری ہے اور کیفیت اس کی یوں ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے غالب کر دیا اسلام کو اور بہت ہو گئے مددگار اس کے سو کہا بعض نے ہمارے بعض سے آہستہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے چھپا کر کہ اموال ہمارے ضائع ہو گئے یعنی کھیت باڑیاں اور اللہ تعالیٰ نے غالب کر دیا اسلام کو اور بہت ہو گئے مددگار اس کے، سو اگر ہم مشغول ہوں اپنے اموال کی طرف اور درست کریں جو اس میں سے ضائع ہو گیا ہے تو بہتر ہو، سو اس پر اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اس بات کی رد میں جو ہم نے کہی تھی وانفقو في سبيل الله یعنی خرچ کرو اللہ کے راہ میں اور مت ڈالو اپنے ہاتھ ہلاکت میں۔ سو مراد ہلاکت سے اموال کی درستی میں مشغول ہونا اور اس کی اصلاح کرنا اور جہاد کو چھوڑ دینا تھا ہم لوگوں کا یعنی جیسا ارادہ تھا بعض کا سو ہمیشہ رہے ابوایوب نکلے ہوئے اللہ کی راہ میں یعنی جہاد میں یہاں تک کہ مدفون ہوئے زمین روم میں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

مترجم: غرض یہ لوگ انفاق جان و مال فی سبیل اللہ کو جہاد میں ہلاکت اور تہلکہ جانتے ہیں یہ ان کی نافہمی ہے۔ اصل تہلکہ ترک جہاد ہے اور مشغولی بکون وفساد۔

❁❁❁❁

(٢٩٧٣) عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: قَالَ كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ: وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ لَفِيَّ أُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ وَلِإِيَّايَ عَنٰى بِهَا ﴿ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيْضًا أَوْ بِهِ أَذًى مِنْ رَّأْسِهِ فَفِدْيَةٌ مِنْ صِيَامٍ أَوْصَدَقَةٍ أَوْنُسُكٍ ﴾ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ بِالْحُدَيْبِيَةِ وَنَحْنُ مُحْرِمُوْنَ، وَقَدْ حَصَرَنَا الْمُشْرِكُوْنَ وَكَانَتْ لِيْ وَفْرَةٌ فَجَعَلَتِ الْهَوَامُّ تَسَاقَطُ عَلٰى وَجْهِيْ فَمَرَّ بِيَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ لِيْ: ((كَأَنَّ هَوَامَّ رَأْسِكَ تُؤْذِيْكَ)) قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: ((فَأَحْلِقْ)). وَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ. قَالَ مُجَاهِدٌ: الصِّيَامُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ وَالطَّعَامُ لِسِتَّةِ مَسَاكِيْنَ وَالنُّسُكُ شَاةٌ فَصَاعِدًا. (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے مجاہد سے کہا انہوں نے کہ کہا کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ نے قسم ہے اس پروردگار کی کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے میرے ہی حق میں اتری ہے یہ آیت اور میں ہی مراد ہوں اس آیت سے ﴿فمن کان منکم مریضاً﴾ الآیۃ یعنی تم میں سے جو بیمار ہو یا اس کو دکھ دیا ہو اس کے سر نے تو بدلا دے روزہ یا خیرات یا ذبح کرنا۔ انتہیٰ۔ کہا راوی نے کہ تھے ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حدیبیہ میں اور ہم محرم تھے اور محاصرہ کیا ہمارا مشرکوں نے اور میرے بال تھے کانوں تک سو لگیں جوئیں جھڑنے میرے منہ پر سو گزرے مجھ پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا کہ شاید جوئیں تمہارے سر کی تکلیف دے رہی ہیں اور تم کو۔ کہا کعب نے کہ ہاں، فرمایا آپؐ نے بال مونڈ ڈالو اور وہیں اتری یہ آیت مبارک۔ کہا مجاہد نے روزے اگر رکھے تو تین رکھے یعنی حلق کی جنایت میں اور کھانا چھ مساکین کو دے اور قربانی میں ایک بکری یا اس سے زیادہ۔

فائدہ: روایت کی ہم سے علی بن حجر نے ان سے ہشیم نے ان سے ابو بشر نے ان سے مجاہد نے ان سے عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ نے ان سے کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ نے مانند اس کے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ روایت کی ہم سے علی بن حجر نے ان سے ہشیم نے ان سے اشعث بن سوار نے ان سے شعبی نے ان سے عبداللہ بن معقل نے اور عبداللہ بن معقل بھی روایت کرتے ہیں کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے مانند اس کے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور روایت کی عبدالرحمٰن بن اصبہانی نے بھی عبداللہ بن معقل سے روایت کی ہم سے علی بن حجر نے ان سے اسماعیل نے ان سے ایوب نے ان سے مجاہد نے ان سے عبدالرحمٰن نے ان سے کعب بن عجرہ نے کہا کعب نے کہ تشریف لائے میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور میں ایک ہانڈی کے نیچے آگ سلگاتا تھا اور جوئیں جھڑتی تھیں میری پیشانی پر یا کہا میرے بھوؤں پر سو فرمایا آپؐ نے کیا تکلیف دیتی ہیں تم کو جوئیں تمہاری کہا میں نے کہ ہاں تو فرمایا آپؐ نے کہ مونڈ ڈالو اپنا سر اور کچھ قربانی دے دو یا روزہ رکھو تین یا کھلاؤ چھ مساکین کو کھانا۔ کہا ایوب نے کہ یہ یاد نہ رہا مجھ کو کہ کون سی چیز پہلے فرمائی۔ انتہیٰ۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۲۹۷۴) عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ: أَتَىٰ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَأَنَا أُوقِدُ تَحْتَ قِدْرٍ، وَالْقَمْلُ يَتَنَاثَرُ عَلَىٰ جَبْهَتِي أَوْ قَالَ حَاجِبِي فَقَالَ: ((**أَتُؤْذِيكَ هَوَامُّكَ؟**)) قَالَ: قُلْتُ نَعَمْ، قَالَ: ((**فَاحْلِقْ رَأْسَكَ وَانْسُكْ نَسِيكَةً، أَوْ صُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أَوْ أَطْعِمْ سِتَّةَ مَسَاكِينَ**))، قَالَ أَيُّوبُ : لَاأَدْرِي بِأَيَّتِهِنَّ بَدَأَ.

(صحيح) [انظر ماقبلة]

ترجمہ: سیدنا کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور میں ایک ہانڈی کے نیچے آگ سلگا رہا تھا اور جوئیں میری پیشانی پر جھڑ رہی تھیں یا کہا میرے بھوؤں پر۔ سو فرمایا آپ نے پوچھا کیا تمہارے سر کی جوئیں تمہیں تکلیف دیتی ہیں؟ میں نے کہا: ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سر کے بال منڈوا دو اور کچھ قربانی کرو یا تین روزے رکھو یا پھر چھ مسکینوں کو کھانا کھلاؤ۔ ایوب کہتے ہیں کہ مجھے یاد نہیں رہا کون سی چیز پہلے فرمائی۔

(۲۹۷۵) عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْمَرَ. قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اَلْحَجُّ عَرَفَاتٌ، اَلْحَجُّ عَرَفَاتٌ، اَلْحَجُّ عَرَفَاتٌ. أَيَّامُ مِنًى ثَلٰثٌ ﴿ فَمَنْ تَعَجَّلَ فِيْ يَوْمَيْنِ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ وَمَنْ تَأَخَّرَ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ ﴾ وَمَنْ أَدْرَكَ عَرَفَةَ قَبْلَ أَنْ يَطْلَعَ الْفَجْرُ فَقَدْ أَدْرَكَ الْحَجَّ . (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے عبدالرحمٰن بن یعمر سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ حج عرفات میں حاضر ہونا ہے حج عرفات میں حاضر ہونا ہے حج عرفات میں حاضر ہونا ہے ایام منیٰ کے تین ہیں سو جو جلدی کر کے دو ہی دنوں میں چلا گیا تو اس پر کچھ گناہ نہیں اور تین دن ٹھہرا اس پر بھی کچھ گناہ نہیں اور جس نے پالیا وقوف عرفات کو قبل طلوع فجر کے سو اس نے پالیا حج کو۔

فائدہ: کہا ابن عمر نے کہا سفیان بن عیینہ نے یہ بہت عمدہ حدیث ہے جو روایت کی ہے ثوری[1] نے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور روایت کی یہ حدیث شعبہ نے بکیر سے اور نہیں جانتے ہم اس روایت کو مگر بکیر کی سند سے۔

مترجم: قولہ حج عرفات ہے۔ یعنی بڑا رکن حج کا عرفات ہے کہ اس کے مل جانے سے حج مل جاتا ہے اور اس کے فوت ہو جانے سے حج فوت ہو جاتا ہے اور اتفاق ہے اہل علم کا اس پر اور وقت اس کا نویں تاریخ کے زوال سے یوم نحر کے طلوع فجر تک ہے۔

❀❀❀❀

(۲۹۷٦) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((أَبْغَضُ الرِّجَالِ إِلَى اللّٰهِ الْأَلَدُّ الْخَصِمُ)). (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: دشمن ترین لوگوں کا اللہ تعالیٰ کے نزدیک سخت جھگڑالو ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔

مؤلف رحمہ اللہ کو اس حدیث سے تفسیر اس آیت کی منظور ہے ﴿وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّعْجِبُكَ قَوْلُهٗ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيُشْهِدُ اللّٰهَ عَلٰى مَا فِيْ قَلْبِهٖ وَهُوَ أَلَدُّ الْخِصَامِ﴾ یعنی بعضا آدمی ایسا ہے کہ تجھ کو خوش لگے بات اس کی دنیا کی زندگی میں گواہ اور ٹھہراتا ہے اللہ تعالیٰ کو اپنے دل کی بات پر اور وہ سخت جھگڑالو ہے۔ انتہیٰ۔ اور یہ آیت اخنس بن شریق منافق کے حق میں نازل ہوئی کہ اس میں ایسے خصال بد تھے۔ **معاذ اللہ من ذلک۔**

❀❀❀❀

(۲۹۷۷) عَنْ أَنَسٍ قَالَ : كَانَتِ الْيَهُوْدُ إِذَا حَاضَتِ إِمْرَأَةٌ مِنْهُمْ لَمْ يُؤَاكِلُوْهَا وَلَمْ يُشَارِبُوْهَا وَلَمْ يُجَامِعُوْهَا فِي الْبُيُوْتِ، فَسُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ ذٰلِكَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى ﴿ وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ قُلْ

[1] یہ قول ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کا ہے۔۱۲

هُوَ أَذًى ﴾ فَأَمَرَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يُؤَاكِلُوهُنَّ وَيُشَارِبُوهُنَّ وَأَنْ يَكُونُوا مَعَهُنَّ فِي الْبُيُوتِ وَأَنْ يَفْعَلُوا كُلَّ شَيْءٍ مَاخَلَا النِّكَاحَ. فَقَالَتِ الْيَهُودُ: مَا يُرِيدُ أَنْ يَدَعَ مِنْ أَمْرِنَا إِلَّا خَالَفَنَا فِيهِ فَجَاءَ عَبَّادُ بْنُ بَشِيرٍ وَأُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَأَخْبَرَاهُ بِذٰلِكَ. وَقَالَا: يَارَسُولَ اللّٰهِ! أَفَلَا. تَنْكِحُهُنَّ فِي الْمَحِيضِ فَتَمَعَّرَ وَجْهُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى ظَنَنَّا أَنَّهُ قَدْ غَضِبَ عَلَيْهِمَا، فَقَامَا فَاسْتَقْبَلَتْهُمَا هَدِيَّةٌ مِنْ لَبَنٍ فَأَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فِي أَثَرِهِمَا فَسَقَاهُمَا فَعَلِمْنَا أَنَّهُ لَمْ يَغْضَبْ عَلَيْهِمَا.

(اسناده صحيح) آداب الزفاف (٤٤) صحيح أبي داود (٢٥٠)

ترجمہ: روایت ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ تھے یہود کہ جب حائضہ ہوتی ان کے یہاں کوئی عورت تو اس کو ساتھ کھانا نہ کھلاتے ساتھ پانی نہ پلاتے اور ایک ساتھ گھر میں بھی رہنے نہ دیتے، سوسوال کیا گیا اس کا رسول اللہ ﷺ سے پس اتاری اللہ تعالیٰ وتبارک نے یہ آیت مبارک ﴿ويسئالونك عن المحيض﴾ الآية۔ سوحکم فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ ساتھ کھلاؤ حائضہ کو اور ساتھ پلاؤ ان کو اور ان کے ساتھ رہو گھروں میں اور سب کچھ کرو ان کے ساتھ یعنی بوس وکنار وغیرہ سوا جماع کے سو کہنے لگے یہود کہ نہیں ارادہ کرتا یہ شخص ہمارے کام میں سے کسی کا مگر یہ کہ خلاف کرتا ہے ہمارا اس میں کہا راوی نے پس آئے عباد بن بشیر اور اسید بن حضیر رضی اللہ عنہما آپ ﷺ کی خدمت میں اور خبر کی آپ ﷺ کو اس کی اور کہنے لگے کہ یا رسول اللہ کیا جماع نہ کریں ہم ان سے حیض میں یعنی تا کہ پوری مخالفت یہود سے ہو جائے، سومتغیر ہو گیا چہرہ رسول اللہ ﷺ کا یہاں تک کہ یقین کیا ہم نے کہ غضب ناک ہوئے ان پر آپ سو وہ اٹھ کھڑے ہوئے یعنی اپنے گھر چلے، سو سامنے آیا ان کے ایک ہدیہ دودھ کا اور بھیجا نبی ﷺ نے ان دونوں کے پیچھے یعنی دودھ لے کر کسی کو، سو پلایا اس نے ان دونوں کو، سو جانا ہم لوگوں نے کہ آپ ان دونوں پر غصہ نہیں ہوئے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور روایت کی ہم سے محمد بن عبدالاعلیٰ نے ان سے عبدالرحمٰن بن مہدی نے ان سے حماد بن سلمہ نے مانند اس کے معنوں میں۔

مترجم: قولہ: یا رسول اللہ کیا جماع نہ کریں۔ الخ۔ یہ ان صحابی نے اس نظر سے پوچھا کہ اگر آپ حیض میں جماع کی بھی اجازت دے دیں تو یہود کی پوری مخالفت ہو جائے اور آپ کو غصہ اس پر آیا کہ مرتکب معاصی ہو کر کفار کا خلاف کرنا کب درست ہے۔

❀❀❀❀

(٢٩٧٨) عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ: كَانَتِ الْيَهُودُ تَقُولُ: مَنْ أَتَى امْرَأَتَهُ فِي قُبُلِهَا مِنْ دُبُرِهَا كَانَ الْوَلَدُ أَحْوَلَ، فَنَزَلَتْ ﴿ نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنّٰى شِئْتُمْ ﴾.

(اسناده صحيح) ارواء الغليل (٧/ ٦٢) الآداب (٢٥) صحيح أبي داود (١٨٨٦ ـ ١٨٨٨)

ترجمہ: روایت ہے ابن منکدر سے کہ سنا انہوں نے جابرؓ سے کہتے تھے کہ یہود کا مقولہ تھا کہ جو کوئی صحبت کرے اپنی عورت سے پیچھے سے اگرچہ دخول کرے اس کے قبل میں تو لڑکا بھینگا ہوتا ہے، سو اس پر اتری یہ آیت ﴿نسآء كُم حرث لكم﴾ الآیة۔ یعنی عورتیں تمہاری کھیتی ہیں سو جاؤ اپنی کھیتی میں جہاں سے چاہو۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: یعنی جس راہ سے چاہو جاؤ لیکن کھیتی میں۔ کھیتی وہی ہے جہاں بیج ڈالو تو اگے نہ یہ کہ اندھے کنویں میں گر جاؤ کہ تخم بھی ضائع ہو اور محنت برباد گناہ لازم ہو۔

❁❁❁❁

(۲۹۷۹) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي قَوْلِهِ : ﴿ نِسَآءُ كُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنّٰى شِئْتُمْ ﴾ يَعْنِي صِمَامًا وَاحِدًا . (اسناده صحيح) آداب الزفاف : ۲۷، ۲۸)

ترجمہ: روایت ہے ام سلمہؓ سے کہ نبی ﷺ نے آیت ﴿نسآء کم حرث لکم﴾ آلآیة۔ کی تفسیر میں فرمایا کہ مراد اس سے دخول کرنا ہے ایک سوراخ میں یعنی قبل میں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور ابن خثیم کا نام عبداللہ ہے اور وہ بیٹے ہیں عثمان کے وہ خثیم کے اور ابن سابط کا نام عبدالرحمٰن ہے وہ بیٹے ہیں عبداللہ کے جو جُمَحی مکی ہیں اور حفصہ بیٹی ہیں عبدالرحمٰن بن ابوبکر الصدیق کی ہے۔ اور بعض روایت میں فی سمام واحد مروی ہوا ہے اور معنی دونوں ایک ہیں۔

❁❁❁❁

(۲۹۸۰) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: جَاءَ عُمَرُ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: يَارَسُولَ اللهِ! هَلَكْتُ، قَالَ: ((وَمَا أَهْلَكَكَ؟)) قَالَ: حَوَّلْتُ رَحْلِي اللَّيْلَةَ، قَالَ: فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ شَيْئًا قَالَ فَأُنْزِلَتْ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ هٰذِهِ الْآيَةُ ﴿ نِسَآءُ كُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنّٰى شِئْتُمْ ﴾ أَقْبِلْ وَأَدْبِرْ وَاتَّقِ الدُّبُرَ وَالْحَيْضَةَ. (اسناده حسن) آداب الزفاف (۲۸-۲۹)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا انہوں نے کہ آئے عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پاس اور کہا یا رسول اللہ ﷺ ہلاک ہوا میں فرمایا آپؐ نے کس چیز نے ہلاک کیا تجھ کو کہا کہ پھیر دی میں نے سواری اپنی آج کی رات سو کچھ جواب نہ دیا ان کو رسول اللہ ﷺ نے کہا راوی نے کہ پھر اتری رسول اللہ ﷺ پر یہ آیت ﴿نساء کم حرث لکم﴾ الآیة سامنے سے صحبت کرو اور پیچھے سے صحبت کر مگر بچ دبر میں دخول کرنے سے اور حیض میں صحبت کرنے سے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ اور یعقوب بیٹے ہیں عبداللہ اشعری کے اور وہ یعقوب قمی ہیں۔

مترجم: قولہٗ پھیر دی میں نے اپنی سواری۔ آہ۔ مراد سواری سے بیوی ہے کہ آدمی اس کو وقت جماع کے ڈھانپ لیتا ہے مثل سواری کے اور پھیرنا اس کا یہ کہ صحبت کی اس کی قبل میں پیٹھ کی طرف سے غرض کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ڈرے کہ اس میں شاید معصیت ہو اللہ تعالیٰ نے اس کی اجازت دی خوف زائل ہوا۔ قولہ: سامنے سے صحبت کر۔ آہ۔ یہ خطاب عام ہے غرض بہر حال دخول قبل میں ہو پھر چاہے صحبت کسی طرف سے ہو۔

❁❁❁❁

(۲۹۸۱) عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ: أَنَّهُ زَوَّجَ أُخْتَهُ رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَكَانَتْ عِنْدَهُ مَا كَانَتْ، ثُمَّ طَلَّقَهَا تَطْلِيقَةً لَمْ يُرَاجِعْهَا حَتّٰى انْقَضَتِ الْعِدَّةُ فَهَوِيَهَا وَهَوِيَتْهُ، ثُمَّ خَطَبَهَا مَعَ الْخُطَّابِ فَقَالَ لَهُ: يَالُكَعُ أَكْرَمْتُكَ بِهَا وَزَوَّجْتُكَهَا فَطَلَّقْتَهَا، وَاللّٰهِ لَا تَرْجِعُ، إِلَيْكَ أَبَدًا اٰخِرُ مَا عَلَيْكَ، قَالَ فَعَلِمَ اللّٰهُ حَاجَتَهُ إِلَيْهَا وَحَاجَتَهَا إِلٰى بَعْلِهَا، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى ﴿ إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ ﴾ إِلٰى قَوْلِهٖ ﴿ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴾ فَلَمَّا سَمِعَهَا مَعْقِلٌ قَالَ سَمْعًا لِرَبِّيْ وَطَاعَةً، ثُمَّ دَعَاهُ فَقَالَ: أُزَوِّجُكَ وَأُكْرِمُكَ . (اسناده صحيح) الارواء (۱۸۴۳) صحيح أبي داود (۱۸۲۰)

ترجمہ: روایت ہے معقل بن یسار سے کہ انہوں نے نکاح کر دیا اپنی بہن کا ایک مرد سے مسلمانوں میں سے زمانے میں رسول اللہ ﷺ کے پھر رہیں وہ اس کے نزدیک جب تک رہیں پھر طلاق دی اس نے ان کو ایک اور رجعت نہ کی یہاں تک کہ عدت گزر گئی پھر خواہش کی اس مرد نے ان کی اور خواہش کی انہوں نے اس کی پھر پیغام دیا ان کا اس مرد نے اور پیغام دینے والوں کے ساتھ، سو کہا ان سے معقل نے اے دیوانے میں نے بزرگی دی تھی تجھ کو اسے دے کر اور نکاح کر دیا تھا اس کا تجھ سے سو طلاق دے دی تو نے اس کو قسم ہے اللہ تعالیٰ کی وہ نہ رجوع کرے گی تیری طرف آخر عمر تک۔ کہا راوی نے پھر جانی اللہ تعالیٰ نے حاجت اس مرد کی طرف اس عورت کے اور اس عورت کی طرف اپنے شوہر کے سو اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت ﴿واذا طلقتم النساء﴾ سے ﴿وانتم لا تعلمون﴾ تک پھر جب سنا اس کو کہا بات سنّی چاہیے اپنے رب کی اور اطاعت کرنی چاہیے اس کی پھر بلایا ان کے شوہر کو اور کہا کہ نکاح کر دیتا ہوں میں تجھ کو اور بزرگی دیتا ہوں میں تجھ کو۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور کئی سندوں سے مروی ہوئی ہے حسن سے اور اس حدیث میں دلالت ہے اس پر کہ نہیں جائز ہے نکاح بغیر ولی کے اس لیے کہ بہن معقل کی ثیبہ تھیں اگر اختیار نکاح کا انہیں کو ہوتا تو وہ اپنا نکاح آپ کر لیتیں اور محتاج نہ ہوتیں ولی کی یعنی معقل بن یسار کی۔ اور خطاب کیا اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں اولیاء کو سو فرمایا ﴿فلا تعضلوهن ان ينكحن ازواجهن﴾ یعنی جب طلاق دی تم نے عورتوں کو پھر پہنچ چکیں وہ اپنی عدت کو تو اب نہ روکو ان کو کہ نکاح کر لیں اپنے خاوندوں سے سو اس آیت میں بھی دلالت ہے کہ اختیار نکاح اولیاء کو ہے مع رضامندی عورتوں کی۔

مترجم: قولہ سوا تاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت۔ آہ۔ پوری آیت یوں ہے: ﴿وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ أَنْ يَنْكِحْنَ أَزْوَاجَهُنَّ إِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوفِ ذٰلِكَ يُوعَظُ بِهِ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ذٰلِكُمْ أَزْكٰى لَكُمْ وَأَطْهَرُ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ﴾ یعنی جب طلاق دی تم نے عورتوں کو پھر پہنچ چکیں وہ اپنی عدت تک تو اب نہ روکو ان کو کہ وہ نکاح کر لیں اپنے خاوندوں سے جب راضی ہو جائیں آپس میں موافق دستور کے یہ نصیحت ملتی ہے اس کو جو کوئی تم میں سے یقین رکھتا ہے اللہ تعالیٰ پر اور پچھلے دن پر اور اسی میں سنوار زیادہ ہے تم کو اور ستھرائی اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے تم نہیں جانتے۔ انتہیٰ۔

❀❀❀❀

(۲۹۸۲) عَنْ أَبِيْ يُونُسَ مَوْلٰى عَائِشَةَ قَالَ: أَمَرَتْنِيْ عَائِشَةُ أَنْ أَكْتُبَ لَهَا مُصْحَفًا فَقَالَتْ: إِذَا بَلَغْتَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ فَآذِنِّيْ ﴿حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى﴾ فَمَا بَلَغْتُهَا اٰذَنْتُهَا فَأَمْلَتْ عَلَيَّ: (حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَصَلٰوةِ الْعَصْرِ وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ). وَقَالَتْ: سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. (اسناده صحيح) صحيح ابى داود (٤٣٧)

ترجمہ: روایت ہے ابو یونس سے جو مولیٰ ہیں ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کے کہا انہوں نے کہ حکم کیا مجھ کو ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ لکھوں میں ان کے واسطے ایک مصحف اور فرمایا انہوں نے کہ جب پہنچے تو اس آیت پر تو مجھے خبر کر دینا ﴿حَافِظُوْا عَلَى الصَّلٰوتِ﴾ الآیۃ پھر جب پہنچا میں اس آیت پر تو خبر کر دی میں نے ان کو سو لکھایا انہوں نے مجھ کو ﴿حَافِظُوْا عَلَى الصَّلٰوتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَصَلٰوةِ الْعَصْرِ وَقُوْمُوْا﴾ الخ۔ یعنی حفاظت کرو نمازوں کی اور بیچ کی نماز کی اور نماز عصر کی اور کھڑے رہو اللہ تعالیٰ کے لیے ادب سے یعنی سکوت و خشوع سے، اور فرمایا ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ ایسا ہی سنا میں نے اس کو رسول اللہ ﷺ سے۔

فائدہ: اس باب میں حفصہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے۔ اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۲۹۸۳) عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((صَلٰوةُ الْوُسْطٰى صَلٰوةُ الْعَصْرِ)).

(اسناده صحيح) تخريج المشكاة (٦٣٤)

ترجمہ: روایت ہے سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ بیچ کی نماز نماز عصر ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(٢٩٨٤) عَنْ عُبَيْدَةَ السَّلْمَانِيِّ أَنَّ عَلِيًّا حَدَّثَهُ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ : ((اَللّٰهُمَّ امْلَأْ قُبُوْرَهُمْ وَبُيُوْتَهُمْ نَارًا كَمَا شَغَلُوْنَا عَنْ صَلٰوةِ الْوُسْطٰى حَتّٰى غَابَتِ الشَّمْسُ)).

(اسناده صحيح) صحيح أبي داود (٤٣٦)

ترجمہ: روایت ہے عبیدہ سلمانی سے کہ علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ان سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا دن احزاب کے یا اللہ بھر دے ان کی قبریں اور گھر آگ سے جیسا کہ انہوں نے باز رکھا ہم کو نماز وسطیٰ سے یہاں تک کہ ڈوب گیا آفتاب۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور مروی ہوئی ہے کئی سندوں سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اور ابو حسان اعرج کا نام مسلم ہے۔

❀❀❀❀

(٢٩٨٥) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((صَلٰوةُ الْوُسْطٰى صَلٰوةُ الْعَصْرِ)).

(اسناده صحيح) تخريج المشكاة (٦٣٤)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ صلوٰۃ وسطیٰ صلوٰۃ عصر ہے۔

فائدہ : اس باب میں زید بن ثابت اور ابو ہاشم بن عتبہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: صلوٰۃ وسطیٰ یعنی بیچ کی نماز میں کئی قول ہیں محدثین کے۔ چنانچہ ابراہیم نخعی اور قتادۃ اور حسن اور ابو حنیفہ اور ان کے اصحاب کا قول ہے کہ مراد صلوٰۃ وسطیٰ سے صلوٰۃ عصر ہے اور ایک گروہ اس طرف گیا ہے کہ نماز فجر ہے۔ اور یہی قول ہے عمر اور ابن عمر اور ابن عباس اور معاذ اور جابر رضی اللہ عنہم کا ۔ اور اسی کے قائل ہیں عطاء اور عکرمہ اور مجاہد رحمۃ اللہ علیہم اور اسی طرف گئے ہیں مالک اور شافعی۔ كذا في شرح الموطأ للقاری۔

❀❀❀❀

(٢٩٨٦) عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ : كُنَّا نَتَكَلَّمُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي الصَّلٰوةِ فَنَزَلَتْ ﴿ وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ ﴾ فَأُمِرْنَا بِالسُّكُوْتِ. (صحيح) صحيح أبي داود (٨٧٥)

ترجمہ: روایت ہے زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ ہم باتیں کرتے تھے زمانے میں رسول اللہ ﷺ کے نماز میں، سو اتری یہ آیت مبارک ﴿ وقومو لله قانتين ﴾ یعنی کھڑے رہو اللہ کے لیے ادب سے پس حکم کئے گئے ہم چپ رہنے کا۔

فائدہ : روایت کی ہم سے احمد بن منیع نے ان سے ہشیم نے ان سے اسماعیل بن ابو خالد نے مانند اس کے اور زیادہ کیا اس میں یہ لفظ "ونهينا عن الكلام" یعنی منع کئے گئے ہم باتیں کرنے سے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور ابو عمرو شیبانی کا نام سعد بن ایاس ہے۔ (اسنادہ صحیح)

❀❀❀❀

(٢٩٨٧) عَنِ الْبَرَاءِ : ﴿ وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ ﴾ قَالَ : نَزَلَتْ فِيْنَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ كُنَّا أَصْحَابَ

نَخْلٍ، فَكَانَ الرَّجُلُ يَأْتِيْ مِنْ نَخْلِهِ عَلٰى قَدْرِ كَثْرَتِهِ وَقِلَّتِهِ وَكَانَ الرَّجُلُ يَأْتِيْ بِالْقِنْوِ وَالْقِنْوَيْنِ فَيُعَلِّقُهُ فِي الْمَسْجِدِ، وَكَانَ أَهْلُ الصُّفَّةِ لَيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ فَكَانَ أَحَدُهُمْ إِذَا جَاءَ أَتَى الْقِنْوَ فَضَرَبَهُ بِعَصَاهُ فَيَسْقُطُ الْبُسْرُ وَالتَّمْرُ فَيَأْكُلُ، وَكَانَ نَاسٌ مِمَّنْ لَا يَرْغَبُ فِي الْخَيْرِ يَأْتِي الرَّجُلُ بِالْقِنْوِ فِيهِ الشِّيْصُ وَالْحَشَفُ وَ بِالْقِنْوِ قَدِ انْكَسَرَ فَيُعَلِّقُهُ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: ﴿ **يَاأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا أَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّا أَخْرَجْنَا لَكُمْ مِنَ الْأَرْضِ وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ وَلَسْتُمْ بِاٰخِذِيْهِ إِلَّا أَنْ تُغْمِضُوْا فِيْهِ** ﴾ قَالُوْا: لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ أُهْدِيَ مِثْلُ مَا أَعْطٰى لَمْ يَأْخُذْهُ إِلَّا عَلٰى إِغْمَاضٍ أَوْ حَيَاءٍ. قَالَ: فَكُنَّا بَعْدَ ذٰلِكَ يَأْتِيْ أَحَدُنَا بِصَالِحِ مَا عِنْدَهُ. (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے کہ کہا انہوں نے کہ آیت ﴿لَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ﴾ اتری ہے ہمارے انصار کے گروہ میں کہ ہم تھے کھجوروں والے سو ہر شخص لاتا تھا اپنی کھجوروں میں سے بہت یا تھوڑی اپنے مقدور کے موافق یعنی آپ کے پاس اور بعضے لوگ لاتے تھے گچھ یا دو گچھے اور لٹکا دیتے تھے مسجد میں اور اہل صفہ کا کہیں سے کھانا مقرر نہ ہوتا تھا سو ان میں کا کوئی آدمی جب آتا تھا گچھے کے پاس اور مارتا تھا اپنی لاٹھی تو گر پڑتی تھی گزر کھجور اور پکی ہوئی پس وہ کھالیتا اور بعض لوگ ایسے تھے کہ وہ خیرات دینے کی رغبت نہ رکھتے تھے سو ان میں کا آدمی لاتا تھا ایسا گچھا کہ اس میں خراب گزر ہوتے تھے اور خراب پکی ہوئی کھجور اور بعض گچھا ایسا لاتا کہ ٹوٹا ہوا ہوتا تھا، سو لٹکا دیتا اس کو مسجد میں سو اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت ﴿يايها الذين امنوا انفقومن طيبات﴾ الآیة۔ یعنی اے ایمان والو خرچ کرو پاکیزہ چیزیں اس میں سے کہ کمائیں تم نے اور جو نکالی ہم نے تمہارے لیے زمین سے اور نیت نہ رکھو گندی چیز پر کہ خرچ کرو اور تم آپ نہ لو گے مگر جو آنکھیں موند لو۔ انتہیٰ۔ کہا راوی نے کہ اگر کوئی کسی کو تم میں سے ہدیہ دی جائے ایسی چیز جو اس نے خیرات میں دی ہے تو ہرگز نہ لے مگر براہ چشم پوشی یا حیا۔ کہا راوی نے کہ پھر تھے ہم بعد اس کے کہ لاتا تھا ہم میں کا ہر شخص عمدہ چیز جو اس کے پاس ہوتی تھی۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ غریب ہے۔ اور ابو مالک وہ قبیلہ بنی عقار سے ہیں اور کہتے ہیں نام ان کا غزوان ہے۔ اور روایت کی سفیان ثوری نے سدی سے کچھ اس روایت میں سے۔

❀❀❀❀

(۲۹۸۸) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**إِنَّ لِلشَّيْطَانِ لَمَّةً بِابْنِ آدَمَ وَلِلْمَلَكِ لَمَّةً، فَأَمَّا لَمَّةُ الشَّيْطَانِ فَإِيْعَادٌ بِالشَّرِّ وَتَكْذِيْبٌ بِالْحَقِّ، وَأَمَّا لَمَّةُ الْمَلَكِ فَإِيْعَادٌ بِالْخَيْرِ وَتَصْدِيْقٌ بِالْحَقِّ، فَمَنْ وَّجَدَ ذٰلِكَ فَلْيَعْلَمْ أَنَّهُ مِنَ اللّٰهِ فَلْيَحْمَدِ اللّٰهَ، وَمَنْ وَجَدَ الْأُخْرٰى فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ ثُمَّ قَرَأَ: الشَّيْطَانُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَأْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَآءِ ﴾ الْاٰيَةَ.**

[اسنادہ ضعیف] المشكاة (٧٤) التحقيق الثاني. اس میں عطاء بن سائب راوی مختلط ہے۔

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے تحقیق کہ شیطان کا ایک اثر ہے آدم کے بیٹے میں اور ایک اثر ہے فرشتے کا سو اثر شیطان کا وعدہ دینا ہے شر کا یعنی زینت دینا اس کا اور جھٹلایا ناحق کو اور اثر فرشتے کا وعدہ دینا خیر کا اور تصدیق حق کی سو جو شخص کہ یہ پائے یعنی اپنے دل میں اثر فرشتے کا تو جانے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے تو چاہیے کہ حمد کرے اللہ تعالیٰ کی اور جو پائے اثر دوسرا یعنی شیطان کا تو چاہیے کہ پناہ پکڑے اللہ تعالیٰ کے ساتھ شیطان سے پھر پڑھی آپ نے یہ آیت ﴿أَلشَّيْطَانُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَأْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَاءِ﴾ اَلْاٰيَةَ۔ یعنی شیطان تم کو ڈراتا ہے محتاجی سے یعنی خیرات دینے کے وقت اور حکم کرتا ہے تم کو بے حیائی کا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ اور وہ روایت ہے ابوالاحوص کی نہیں پہچانتے ہم اس کو مرفوع کیا مگر ابوالاحوص کی روایت سے۔

❀❀❀❀

(٢٩٨٩) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَآأَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّ اللّٰهَ طَيِّبٌ وَلَا يَقْبَلُ إِلَّا طَيِّبًا، وَإِنَّ اللّٰهَ أَمَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ بِمَا أَمَرَ بِهِ الْمُرْسَلِيْنَ، فَقَالَ ﴿ يَآأَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبٰتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا إِنِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ﴾ وَقَالَ: ﴿ يَآأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ ﴾)) قَالَ: ((وَذَكَرَ الرَّجُلَ يُطِيْلُ السَّفَرَ أَشْعَثَ أَغْبَرَ يَمُدُّ يَدَهُ إِلَى السَّمَاءِ يَارَبِّ يَارَبِّ وَمَطْعَمُهُ حَرَامٌ، وَمَشْرَبُهُ حَرَامٌ وَمَلْبَسُهُ حَرَامٌ وَغُذِيَ بِالْحَرَامِ فَأَنّٰى يُسْتَجَابُ لِذٰلِكَ)). (اسنادہ حسن) غاية المرام (١٧)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: اے لوگو اللہ تعالیٰ پاکیزہ ہے نہیں قبول کرتا مگر پاکیزہ چیز کو اور اللہ تعالیٰ نے حکم کیا ہے مؤمنوں کو جس کا حکم کیا ہے پیغمبروں کو، سو فرمایا ﴿یایها الرسل﴾ الایة۔ یعنی اے رسولو کھاؤ تم پاکیزہ چیزوں میں سے اور عمل کرو نیک میں تمہارے عمل جانتا ہوں۔ اور فرمایا ﴿یایها الذین امنوا﴾ الایة۔ یعنی اے ایمان والو کھاؤ تم پاکیزہ چیزیں جو ہم نے دی ہیں تم کو۔ کہا راوی نے پھر ذکر کیا رسول اللہ ﷺ نے اس مرد کا کہ لمبا سفر کرتا ہے پریشان ہیں بال اس کے خاک پڑی ہے اس پر پھیلاتا ہے اپنے ہاتھ آسمان کی طرف اور کہتا ہے اے رب! اے رب! اور کھانا اس کا حرام ہے اور پینا اس کا حرام ہے اور کپڑے اس کے حرام کے ہیں اور خوراک دی جاتی ہے اس کو حرام کی پھر کیوں کر دعا قبول ہو اس کی۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسناد سے فضیل بن مرزوق کے اور ابو حازم وہ قبیلہ بنی اشجع سے ہیں نام ان کا سلمان ہے وہ مولیٰ ہیں عزہ اشجعیہ کے۔

❀❀❀❀

(۲۹۹۰) **عَنِ السُّدِّيِّ**، قَالَ: حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ عَلِيًّا يَقُولُ: : لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ ﴿ **إِنْ تُبْدُوا مَا فِي أَنْفُسِكُمْ أَوْ تُخْفُوهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَاءُ** ﴾ **الْآيَةُ** أَحْزَنَتْنَا. قَالَ: قُلْنَا يُحَدِّثُ أَحَدُنَا نَفْسَهُ فَيُحَاسَبُ بِهِ لَا نَدْرِي مَا يُغْفَرُ مِنْهُ وَمَا لَا يُغْفَرُ مِنْهُ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ بَعْدَهَا فَنَسَخَتْهَا ﴿ **لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ** ﴾.

(ضعيف الاسناد) (سند میں راوی مجہول ہے۔)

ترجمہ: روایت ہے سدی سے کہا کہ بیان کیا مجھ سے اس شخص نے کہ جس نے سنا حضرت علیؓ سے کہ وہ فرماتے تھے کہ جب اتری آیت ﴿ان تُبْدُوا ما فی انفسكم ﴾ الآیہ۔ یعنی اگر ظاہر کرو تم جو تمہارے دل میں ہے یا چھپاؤ اس کو حساب کرے گا اس کا تم سے اللہ عز وجل پھر بخشے گا جس کو چاہے گا اور عذاب کرے گا جس کو چاہے آخر آیت تک۔ انتہی۔ غمگین کر دیا اس نے ہم کو اور کہا ہم نے کہ خیال کرتا ہے ایک ہم میں کا اپنے دل میں یعنی کسی گناہ کا سو اس پر بھی حساب ہوگا پھر معلوم نہیں کہ کیا بخشا جائے اس میں سے اور کس پر عذاب کیا جائے پھر اتری بعد اس کے یہ آیت ﴿لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ﴾ الآیہ۔ یعنی تکلیف نہیں دیتا اللہ تعالیٰ کسی کو مگر اسی کی طاقت کے موافق اس کے لیے ہے ثواب اس نیکی کا جو کمائے اور اس پر ہے عذاب اس بدی کا جو کمائے یعنی خیال پر پکڑ نہیں۔ انتہی۔ سو فرماتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ کہ منسوخ کر دیا اس آیت نے آیت سابق کو۔

❀❀❀❀

(۲۹۹۱) **عَنْ أُمَيَّةَ** أَنَّهَا سَأَلَتْ عَائِشَةَ، عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى ﴿ **إِنْ تُبْدُوا مَا فِي أَنْفُسِكُمْ أَوْ تُخْفُوهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ** ﴾ **وَعَنْ قَوْلِهِ**: ﴿ **مَنْ يَّعْمَلْ سُوءًا يُّجْزَ بِهِ** ﴾ فَقَالَتْ: مَا سَأَلَنِي عَنْهَا أَحَدٌ مُنْذُ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((**هٰذِهِ مُعَاتَبَةُ اللّٰهِ الْعَبْدَ فِيمَا يُصِيبُهُ مِنَ الْحُمّٰى وَالنَّكْبَةِ حَتَّى الْبِضَاعَةِ يَضَعُهَا فِي يَدِ قَمِيصِهِ فَيَفْقِدُهَا فَيَفْزَعُ لَهَا، حَتّٰى إِنَّ الْعَبْدَ لَيَخْرُجُ مِنْ ذُنُوبِهِ كَمَا يَخْرُجُ التِّبْرُ الْأَحْمَرُ مِنَ الْكِيرِ**)). (ضعيف الاسناد) (اس میں علی بن زید بن جدعان ضعیف ہے۔)

ترجمہ: روایت ہے امیہ سے کہ انہوں نے پوچھا ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے مطلب ان دونوں آیتوں کا ﴿ان تبدوا ما فی انفسکم الایة ﴾ اور ﴿من یعمل سوءا یجزبه ﴾ الایة۔ یعنی جو برائی کرے گا اس کی سزا پائے گا پس فرمایا ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے: نہ پوچھا کسی نے مجھ سے مطلب ان کا جب سے کہ پوچھا میں نے اس کو آنحضرت ﷺ سے، سو فرمایا آنحضرت ﷺ نے مراد ان سے گرفتار کرنا ہے اللہ تعالیٰ کا اپنے بندے کو ان مصیبتوں میں جو پہنچتی ہیں بخار اور بدبختیوں سے یہاں تک کہ کوئی چیز رکھ دیتا ہے اپنے کرتے کی بانہہ میں پھر خیال کرتا ہے کہ کھوگئی اور گھبرایا کرتا ہے اس کے

لیے یعنی اس گھبراہٹ سے بھی گناہ معاف ہو جاتے ہیں یہاں تک کہ نکل جاتا ہے بندہ اپنے گناہوں سے جیسا کہ نکلتا ہے سونا سرخ انگیٹھی سے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے روایت سے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی نہیں جانتے ہم اس کو مگر حماد بن سلمہ کی روایت سے۔

مترجم: غرض یہ کہ ان دونوں آیتوں میں جو مذکور ہے کہ ہر بدی کی سزا ملے گی تو آپ نے فرمایا کہ مراد اس سے سزا دنیاوی ہے نہ عذاب اخروی پھر آگے اس کی تفسیر کی اس صورت میں آیت ﴿ان تبدوا ما فی انفسکم﴾ منسوخ کہنے کی حاجت نہ رہی جیسے کہ اوپر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قول میں مذکور ہے۔

❀❀❀❀

(٢٩٩٢) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: ﴿ وَإِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْ أَنْفُسِكُمْ أَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ ﴾ قَالَ: دَخَلَ قُلُوْبَهُمْ مِنْهُ شَيْءٌ لَمْ يَدْخُلْ مِنْ شَيْءٍ فَقَالُوْا لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: ((قُوْلُوْا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا)) فَأَلْقَى اللّٰهُ الْإِيْمَانَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: ﴿ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهِ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ﴾ الْآيَةَ ﴿ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِنْ نَّسِيْنَا أَوْ أَخْطَأْنَا ﴾ قَالَ: ((قَدْ فَعَلْتُ)) ﴿ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا إِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ﴾ قَالَ: ((قَدْ فَعَلْتُ)) ﴿ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْلَنَا وَارْحَمْنَا ﴾ اَلْآيَةَ: ((قَالَ قَدْ فَعَلْتُ)). (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا انہوں نے کہ جب نازل ہوئی یہ آیت ﴿إِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْ أَنْفُسِكُمْ﴾ اَلْآيَةَ یعنی اگر ظاہر کرو گے تم جو تمہارے دلوں میں ہے یا چھپاؤ گے اس کو جب حساب کرے گا اس کا تم سے اللہ تعالیٰ۔ انتہیٰ۔ داخل ہوا اصحاب کے دلوں میں اس سے ایسا خوف وخطر کہ کسی چیز سے نہ ہوا تھا۔ سو عرض کیا یہ مقدمہ آنحضرت ﷺ سے سو فرمایا آپ نے کہو تم کہ سنا ہم نے، اور اطاعت کی ہم نے سو ڈالا اللہ تعالیٰ نے ایمان ان کے دلوں میں یعنی قبول وتسلیم پھر اتاریں اللہ تعالیٰ نے یہ آیتیں ﴿اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ أُنْزِلَ إِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهِ وَالْمُؤْمِنُوْنَ﴾ اَلْآيَةَ یعنی ایمان لایا رسول اس پر جو اتاری گئی اس کی طرف اس کے رب سے اور ایمان لائے مؤمن لوگ۔ آخر آیت تک ﴿لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا﴾ اَلْآيَةَ یعنی نہیں تکلیف دیتا اللہ تعالیٰ کسی جی کو مگر اس کی طاقت کے موافق اسی لیے ہیں جو نیکیاں کمائیں اور اسی پر ہے وبال ان برائیوں کا جو کمائیں اے رب ہمارے مت پکڑ ہم کو اگر ہم بھول جائیں یا چوک جائیں پس فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ میں نے قبول کیا یعنی تمہاری اس دعا کو ﴿رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا إِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا﴾ یعنی اے رب ہمارے اور مت رکھ ہم پر ایسا بوجھ جیسا رکھا تو نے ہم سے اگلوں پر یعنی احکام شدیدہ اور اوامر مشکلہ۔ انتہیٰ۔ فرمایا اللہ جل

جلالہ نے کہ میں نے ایسا کیا ہے یعنی سخت احکام تم پر نہ رکھوں گا۔ ﴿وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا﴾ اَلْآيَةُ۔ یعنی مت رکھ ہم پر ایسا بوجھ کہ جس کی طاقت نہ ہو ہم میں اور عفو کر ہم سے اور بخش ہم کو اور رحم کر ہم پر۔ آخر آیت تک۔ انتہیٰ، سو فرمایا اللہ تعالیٰ نے: میں نے ایسا ہی کیا۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور مروی ہوئی ہے یہ اور سند سے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے۔ اور اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ اور آدم بن سلیمان کہا جاتا ہے کہ وہ والد ہیں یحییٰ کے۔

مترجم: مطلب اس حدیث کا یہ ہے کہ جب یہ آیات نازل ہوئیں اور آنحضرت نے اصحاب رضی اللہ عنہم پر پڑھیں تو اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے ان دعاؤں کو قبول فرمایا اور ہر دعا کا جواب دیا یا قاری جب پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ جل جلالہ جواب دیتا ہے اور قبول فرماتا ہے۔ اور فضیلت اس خاتمہ سورۂ بقر کی احادیث میں بہت آئی ہے۔ چنانچہ وارد ہے جبیر بن نضیر سے کہ رسول اللہ نے ختم کیا ہے سورۂ بقر کو ایسی دو آیتوں پر کہ عنایت ہوئیں ہیں مجھے اس خزانے سے کہ جو عرش کے نیچے ہے سو سیکھو ان کو اور سکھاؤ اپنی عورتوں کو اس لیے کہ وہ رحمت ہیں اور موجب قرب الٰہی ہیں اور دعا ہیں۔ روایت کیا اس کو دارمی نے مرسلاً اور ایفع بن عبد کلاعی سے مروی ہے کہ ایک مرد نے کہا یا رسول اللہ کون سی سورت قرآن میں بڑی ہے فرمایا آپؐ نے قل هو الله احد پھر کہا اس نے کون سی آیت قرآن میں بڑی ہے فرمایا آپؐ نے آیت الکرسی ﴿الله لا اله الا هو الحی القیوم﴾ الایة پھر عرض کی اس نے کہ کس آیت کو دوست رکھتے ہیں آپ کہ پہنچے وہ آپ کو اور آپ کی امت مرحومہ کو یعنی اس کے موافق معاملہ کیا جائے فرمایا آپؐ نے خاتمہ سورۂ بقرہ کا اس لیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ان خزائن رحمت سے ہے جو اس کے عرش کے نیچے ہیں عنایت کیا اس خاتمہ کو اللہ تعالیٰ نے اس امت کو نہ چھوڑی اس خاتمہ نے کوئی خیر دنیا اور آخرت سے کہ جس پر شامل نہ ہو یہ۔ روایت کیا اس کو بھی دارمی نے۔ انتہیٰ۔

اب جاننا چاہیے کہ یہ سورۂ اکبر سور قرآنی ہے اور مشتمل بر مضامین کثیرہ و معانی اس میں قصص ماضیہ سے مذکور ہے۔ قصہ آدم علیہ السلام کا اور حالات اہل کتاب کے اور جواب ان کے اعتراضات کے اور قصہ گائے کا اور قصہ ابتلائے ابراہیم اور بنائے کعبہ اور قصہ طالوت و جالوت اور گزرنا حضرت عزیر کا بیت المقدس پر اور تقریر ابراہیم علیہ السلام کی نمرود سے توحید کے باب میں اور فرمائش ابراہیم علیہ السلام کی اللہ تعالیٰ سے واسطے احیائے موتی کے اور تمثیلات سے مذکور ہیں۔ دو مثالیں منافقوں کی اور تمثیل مصارف جہاد کی سبع سنابل سے اور تمثیل ریاکاروں کی ساتھ اس مزارع کے جو سنگِ سخت پر دانہ ڈالے اور تمثیل مصارف اہل اخلاص کی ساتھ باغ بلند کے کہ وہ چند میوہ دے اور تمثیل ریاکاروں کے مصارف کی ساتھ اس باغ کے جو پیرانہ سالی میں صاحب باغ کے جل جائے اور تمثیل اور تشبیہ سود خواروں کی ساتھ اس شخص کے کہ جس پر شیطان سوار ہوا، اور احکام و اوامر میں سے حکم عبادت الٰہی کا اور اقامت صلوٰۃ اور ایتاء زکوٰۃ اور حکم مقامِ ابراہیم کے مصلیٰ ٹھہرانے کا اور امر کتب سابقہ پر ایمان لانے کا اور امر استقبال قبلہ کا اور سبقت ڈھونڈھنے کا نیکیوں میں اور امر ذکر اور شکر اور امر استعانت ڈھونڈھنے کا صبر و تحمل کے ساتھ اور امر اکل حلال کا۔ اور امر ادائے شکر کا

اور امر قصاص کا مقتولین کے اور امر وصیت کا جو منسوخ ہو چکا ہے اور امر قتال فی سبیل اللہ کا اور حکم کافروں کے اخراج کا اور ان کی لڑائی کا مسجد حرام کے پاس اور حکم قتال کا شہر حرم میں اور امر مال خرچ کرنے کا جہاد میں اور احکام حج کے اور امر تکمیل اسلام کا اور حکم مرتد کا اور حکم حیض اور طلاق اور عدت اور خلع اور حکم رضاعت کا اور عدت اس عورت کی جس کا شوہر مر گیا ہو اور حکم نکاح کے پیغام دینے کا اور حکم طلاق کا قبل مس کے اور امر حفاظت صلوٰۃ کا علی الخصوص صلوٰۃ وسطیٰ کا اور حکم سواری پر نماز ادا کرنے کا خوف کے وقت اور امر متعہ کا مطلقات کے لیے اور امر پاکیزہ مال سے خرچ کرنے کا اور امر صدقہ دینے کا ان لوگوں کو کہ راہ اللہ میں محصور ہیں اور حکم ان لوگوں کا جو بعد نزول حرمت ربوٰ اس سے باز رہے اور امر تقویٰ کا اور مابقی سود کے ترک کا اور امر قرض دار کو مہلت دینے کا اگر تنگ دست ہو اور امر قرض کے لکھ لینے کا اور حکم رہن کا اور نواہی سے نہی راعنا کہنے سے اور امتراء یعنی شک کرنے سے اور خوف سے غیر اللہ کے اور شہداء کو موتیٰ کہنے سے اور اتباع خطوات سے شیطان کے اور باطل کے ساتھ لوگوں کا مال کھا جانے سے اور نہی رفث وفسوق وجدال سے حج میں اور نہی مشرکوں میں نکاح کرنے سے اور کثرت سے قسم کھانے کے اور نہی صدقات کے ابطال سے من واذیٰ کے ساتھ اور نہی کتمان شہادت سے اور فضائل اعمال سے فضیلت اتباع ہدیٰ کی اور جماعت اور صبر وصلوٰۃ کی اور ایمان اور عمل صالح کی اور فضیلت طالب رضائے حق کی اور فضیلت اصلاح یتامیٰ اور طہارت کی اور نکاح ثانی کی اور مصارف جہاد کی اور فضیلت ان لوگوں کی جو جہاد میں مال خرچ کرتے ہیں اور فضیلت حکمت کی اور فضیلت اہل سخا کی اور ذمائم افعال سے رد شرک کا اور مذمت اتباع امانی کی اور سوال بے ضرورت کے اور مذمت اس کی جو مساجد میں ذکر الٰہی سے مانع ہو اور مذمت اتباع اہل کتاب، اور مذمت اس کی جو ملت ابراہیم سے اعراض کرے اور مذمت تقلید آباء کی اور مذمت اشراک فی الدعاء کی اور مذمت کتمان آیات الٰہی کی اور ثمن قلیل اس پر لینے کی اور کتاب اللہ میں اختلاف کرنے کی اور مذمت لد اور فساد کی اور تعدی کی کہ حدود شرعیہ سے۔ **وغیر ذلك**۔ اسی طرح سے اور بھی بہت سے احکام اس سورۂ متبرکہ میں مذکور ہیں کہ قلم اس کی تحریر سے عاجز ہے بیان کئے ہم نے بعض اس میں سے سبیکۃ الذہب الابریز میں۔

❀❀❀❀

۳۔ باب: وَمِنْ سُوْرَةِ آلِ عِمْرَانَ

تفسیر سورۂ آل عمران

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(۲۹۹۳) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ قَوْلِهِ ﴿فَأَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَآءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَآءَ تَأْوِيْلِهِ﴾ قَالَ: ((فَإِذَا رَأَيْتِيْهِمْ فَأَعْرِفِيْهِمْ))، وَقَالَ يَزِيْدُ: فَإِذَا

رَأَيْتُمُوهُمْ فَاعْرِفُوهُمْ، قَالَهَا مَرَّتَيْنِ أَوْثَلثًا . (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ انہوں نے کہا کہ پوچھی میں نے رسول اللہ ﷺ سے تفسیر اس آیت کی ﴿فَامَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ زَيْغٌ﴾ الآیۃ یعنی جن کے دلوں میں کجی ہے پس وہ پیچھے لگتے ہیں اس کے متشابہ کے فتنہ اور اس کی تاویل ڈھونڈھنے کو۔ انتہی۔ پس فرمایا آپؐ نے کہ جب دیکھے تو ان کو تو پہچان رکھ ان کو۔ اور کہا یزید نے اپنی روایت میں کہ آپ نے فرمایا کہ جب دیکھو تم ان کو۔ تو پہچان رکھو اس کو دو بار کہا یا تین بار۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اس طرح روایت کی کئی لوگوں نے یہ حدیث ابن ابو ملیکہ سے انہوں نے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور نہیں ذکر کیا ابن ابو ملیکہ کے بعد قاسم بن محمد کا اور ذکر کیا قاسم کا فقط یزید بن ابراہیم نے اور ابن ابو ملیکہ نام ان کا عبداللہ ہے وہ بیٹے ہیں عبیداللہ بن ابو ملیکہ کے اور ان کو سماع ہے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی۔

❀❀❀❀

(٢٩٩٤) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ ﴿هُوَالَّذِيْ أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ اٰيَاتٌ مُّحْكَمَاتٌ﴾ إِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِذَا رَأَيْتُمُ الَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ فَأُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ سَمَّاهُمُ اللّٰهُ فَاحْذَرُوْهُمْ)). (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے کہ سوال کیا گیا رسول اللہ ﷺ سے اس آیت کی تفسیر کا ﴿هُوَ الَّذِيْ أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ﴾ الآیۃ تب فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جب تم دیکھو ان لوگوں کہ پیچھے پڑتے ہیں آیات متشابہات کے پس وہی لوگ ہیں کہ نام لیا ان کا اللہ تعالیٰ نے سو پرہیز کرو ان سے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور مروی ہے یہ حدیث ایوب سے وہ روایت کرتے ہیں ابن ابو ملیکہ سے وہ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے۔

مترجم: اللہ جل جلالہ نے کہیں ساری کتاب کو متشابہ فرمایا ہے جیسے اس آیت میں ﴿اللّٰهُ نَزَّلَ أَحْسَنَ الْحَدِيْثِ كِتَابًا مُّتَشَابِهًا﴾ یعنی مشابہت رکھتی ہے ہر آیت اس کی دوسری آیت سے فصاحت اور بلاغت اور صحت معنی اور جزالت الفاظ میں اور دوسرے مقام میں ساری کتاب کو محکم فرمایا مراد اس سے یہ ہے کہ اس میں عبث اور ہزل نہیں اور صدق وعدل سے بھری ہے اور اس مقام میں یعنی آل عمران میں تقسیم کی کہ بعض آیات محکم ہیں اور بعض متشابہ پس اس میں کئی قول ہیں اکابر دین کے۔ چنانچہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ محکمات تین آیتیں ہیں سورۂ انعام کی ﴿قُلْ تَعَالَوْا أَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ﴾ اور نظیر ان آیتوں کی بنی اسرائیل میں ہے ﴿وَقَضٰى رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوْٓا إِلَّآ إِيَّاهُ﴾ اور انہی کا قول ہے کہ حروف تہجی جو اوائل سورہ میں ہیں۔ یہی متشابہ ہیں اور مجاہدؒ اور عکرمہؒ نے کہا کہ جن آیتوں میں حلال وحرام مذکور ہے وہ محکم ہیں اور باقی سب متشابہ کہ شبیہ ہے ہر ایک دوسرے کی صدق

وحسن میں۔ اور قتادہ اور ضحاک اور سدی نے کہا کہ محکم ناسخ ہے کہ جن پر عمل ہے اور متشابہ منسوخ ہے کہ ایمان لایا جاتا ہے اس پر اور عمل نہیں کیا جاتا اور روایت کی علی بن ابوطلحہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا انہوں نے کہ محکمات قرآن اس کی ناسخ اور حلال وحرام اور حدود وفرائض ہیں کہ ان پر ایمان بھی لایا جاتا ہے اور متشابہ منسوخ اس کے اور مقدم ومؤخر اور امثال اور اقسام کہ اس پر ایمان لایا جاتا ہے اور عمل نہیں ہوتا اور بعض مفسرین نے کہا کہ محکم وہ ہیں کہ جن کا علم اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو عنایت کیا ہے اور متشابہ وہ ہے کہ اس کا علم کسی مخلوق کو نہ دیا جیسے کہ اشراط ساعت اور خروج دجال اور نزول عیسیٰ علیہ السلام اور طلوع شمس مغرب سے اور قیام ساعت اور فنائے دنیا کہ اوقات ان کے سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی کو معلوم نہیں اور محمد بن جعفر بن زبیر نے کہا کہ محکم وہ ہے کہ محتمل ایک ہی معنی کے ہو اور متشابہ وہ ہے کہ معانی متعددہ کے محتمل ہو کذا فی البغوی اور بعض اکابرین نے آیات صفات کو جیسے یدالله فوق ایدیهم متشابہ کہا ہے اگرچہ معانی ان کے واضح ہیں اور مطالب لائح مگر کیفیات ان کی مجہول جیسے کہ اشراط ساعت میں اوقات مجہول ہیں پس اس اخفا کی وجہ سے ان کو متشابہ کہا ہے چنانچہ امام مالک فرماتے ہیں الاستواء معلوم والکیف مجهول یعنی استواء باعتبار معنی کے معلوم ہے اور باعتبار کیف کے مجہول ہے مگر بعضے جہول ابوالفضول اس کے معنوں کو بھی مجہول قرار دے کر اپنے تئیں جاہل ٹھہراتے ہیں اور ان کے معانی واضحہ پر ایمان نہیں لاتے۔ هداهم الله الیٰ صراط مستقیم۔

❁ ❁ ❁ ❁

(۲۹۹۵) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ وُلَاةً مِنَ النَّبِيِّيْنَ، وَإِنَّ وَلِيِّيْ أَبِيْ وَخَلِيْلُ رَبِّيْ، ثُمَّ قَرَأَ: ﴿ إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِإِبْرٰهِيْمَ لَلَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ وَهٰذَا النَّبِيُّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴾. (اسناده صحیح) تخریج المشكاة (٥٧٦٩) (التحقيق الثانی)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ ہر نبی کے دوست ہیں نبیوں میں سے اور میرے دوست میرے باپ خلیل میرے رب کے پھر پڑھی آپ نے یہ آیت ﴿ان اولی الناس بابراهیم ﴾ الآیة۔ یعنی زیادہ قریب آدمیوں سے ابراہیم کی طرف وہ لوگ ہیں کہ جنہوں نے تابعداری کی ان کی یعنی توحید پر چلے اور یہ نبی اور جو ایمان لائے یعنی اس نبی کے ساتھ اور اللہ تعالیٰ دوست ہے مؤمنوں کا۔

فائدہ: روایت کی ہم سے محمود نے ان سے ابونعیم نے ان سے سفیان نے ان سے ان کے باپ نے ان سے ابوالضحیٰ نے ان سے عبداللہ نے انہوں نے نبی ﷺ سے مثل اس کی اور نہیں ذکر کیا اس سند میں مسروق کا اور یہ سند صحیح تر ہے۔ روایت ہے ابوالضحیٰ کی جو مروی ہے مسروق سے۔ اور ابوالضحیٰ کا نام مسلم بن صبیح ہے۔ روایت کی ہم سے ابوکریب نے انہوں نے وکیع سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابوالضحیٰ سے انہوں نے عبداللہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے ابونعیم کی روایت کے مطابق اور اس میں بھی مسروق کا ذکر نہیں۔

(۲۹۹۶) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِﷺ: ((**مَنْ حَلَفَ عَلٰی يَمِيْنٍ هُوَ فِيْهَا فَاجِرٌ لِيَقْتَطِعَ بِهَا مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ، لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانٌ**)) فَقَالَ الْأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ: فِيَّ وَاللّٰهِ كَانَ ذٰلِكَ، كَانَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ رَجُلٍ مِنَ الْيَهُوْدِ أَرْضٌ فَجَحَدَنِيْ فَقَدَّمْتُهُ إِلَى النَّبِيِّﷺ فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِﷺ: ((**أَلَكَ بَيِّنَةٌ؟**)) قُلْتُ: لَا، فَقَالَ لِلْيَهُوْدِيِّ: ((**أَحْلِفْ**))، فَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! إِذَنْ يَحْلِفَ فَيَذْهَبَ بِمَالِيْ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی: ﴿ **إِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا** ﴾ إِلٰى آخِرِ الْآيَةِ.

(اسناده صحيح) الروض النضير (۲۴۰۔ ۲۴۱)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہؓ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جس نے قسم کھائی کسی امر پر اور وہ اس میں جھوٹا ہے اس لیے کہ کاٹ کر لے جائے اس قسم سے مال مرد مسلمان کا وہ ملے گا اللہ تعالیٰ سے اور اللہ تعالیٰ اس پر غصہ ہوگا۔ سو کہا اشعث بن قیس نے کہ میرے بارے میں ہے یہ حدیث قسم ہے اللہ تعالیٰ کی اور تفصیل اس کی یہ ہے کہ میری اور یہودی کی شراکت تھی ایک زمین میں سو وہ منکر ہو گیا یعنی میرے حصہ کا پس لے گیا میں اس کو نبی ﷺ کی طرف سو فرمایا مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے کہ تمہارے پاس گواہ ہیں میں نے عرض کی کہ نہیں پھر فرمایا آپؐ نے یہودی سے کہ تو قسم کھا سو میں نے عرض کی کہ یارسول اللہ اب وہ قسم کھا کر میرا مال مار لے گا، سو اتاری اللہ تعالیٰ نے اس پر یہ آیت ﴿ان الذين﴾ سے آخر تک۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور اس باب میں علی بن اوفی سے بھی روایت ہے۔

مترجم: پوری آیت یوں ہے ﴿إِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا أُولٰئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيْمٌ﴾ جو لوگ کہ خریدتے ہیں اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے ساتھ مول تھوڑا وہ لوگ ہیں کہ ان کو آخرت میں کچھ حصہ نہیں اور نہ بات کرے گا ان سے اللہ تعالیٰ اور نہ نظر کرے گا ان کی طرف قیامت کے دن اور نہ پاک کرے گا ان کو اور ان کے لیے عذاب ہے دردناک۔ انتہی۔

❀❀❀❀

(۲۹۹۷) عَنْ أَنَسٍ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ ﴿ **لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ** ﴾ أَوْ ﴿ **مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا** ﴾ قَالَ أَبُوْطَلْحَةَ، وَكَانَ لَهُ حَائِطٌ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ حَائِطِيْ لِلّٰهِ وَلَوِ اسْتَطَعْتُ أَنْ أُسِرَّهُ لَمْ أُعْلِنْهُ، فَقَالَ: ((**اجْعَلْهُ فِيْ قَرَابَتِكَ أَوْ أَقْرَبِيْكَ**)).

(اسناده صحيح) صحيح أبي داود (۱۴۸۲)

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ جب نازل ہوئی یہ آیت ﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا﴾ الآية یا ﴿مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ﴾ الآية۔ کہا ابوطلحہ نے اور ان کا ایک باغ تھا کہ یارسول اللہ میرا باغ اللہ کی راہ میں صدقہ ہے اور اگر میں اس امر کو چھپا سکتا تو ہرگز ظاہر نہ کرتا سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ تقسیم کر دو اس کو اپنے قرابت والوں میں راوی کو

شک ہے کہ قرابتک فرمایا یا اقربیك معنی دونوں کے ایک ہی ہیں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور روایت کی یہ مالک بن انس نے اسحاق بن عبداللہ بن ابوطلحہ سے انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے۔

❀❀❀❀

(۲۹۹۸) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَامَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فقال: مَنِ الْحَاجُّ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((**الشَّعِثُ التَّفِلُ**))، فَقَامَ رَجُلٌ اٰخَرُ، فَقَالَ: أَيُّ الْحَجِّ أَفْضَلُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((**الْعَجُّ وَالثَّجُّ**))، فَقَامَ رَجُلٌ اٰخَرُ، فَقَالَ: مَا السَّبِيْلُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((**الزَّادُ وَالرَّاحِلَةُ**)).

(ضعيف جدا) لكن جملة "الحجّ والثج" ثبت في حديث آخر۔ ابن ماجه (۲۸۹۶) ارواء الغليل (۹۸۸)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ انہوں نے کہا کہ کھڑا ہوا ایک مرد نبی ﷺ کے پاس اور اس نے عرض کی کہ کون حاجی افضل ہے یا رسول اللہ فرمایا آپ نے کہ جس کا سر گرد آلود ہو اور کپڑے میلے کچیلے ہوں پھر کھڑا ہوا ایک مرد دوسرا اور عرض کی اس نے کہ ارکان حج میں کیا افضل ہے یا رسول اللہ فرمایا آپ ﷺ نے آواز بلند کرنا یعنی لبیک کے ساتھ اور خون بہانا یعنی قربانی کرنا پھر کھڑا ہوا ایک اور مرد اور کہا اس نے کہ آیت ﴿وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ﴾ میں سبیل سے کیا مراد ہے یا رسول اللہ فرمایا آپؐ نے کہ توشہ اور سواری یعنی جو اس پر قادر ہو اس پر حج فرض ہے۔

فائدہ: اس حدیث کو نہیں پہچانتے ہم مگر ابراہیم بن یزید خوزی مکی کی روایت سے اور کلام کیا بعض اہل علم نے ابراہیم بن یزید میں ان کے حافظہ کی طرف سے۔

❀❀❀❀

(۲۹۹۹) عَنْ سَعْدٍ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ ﴿**تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَآءَ نَا وَأَبْنَآءَ كُمْ وَنِسَآءَ نَا وَنِسَآءَ كُمْ**﴾ الْاٰية دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلِيًّا وَفَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا، فَقَالَ ((**اَللّٰهُمَّ هٰؤُلَآءِ أَهْلِيْ**)). (صحيح الاسناد)

ترجمہ: روایت ہے سعد سے کہا انہوں نے کہ جب نازل ہوئی یہ آیت ﴿نَدْعُ أَبْنَآءَ نَا وَأَبْنَآءَ كُمْ﴾ الاية بلایا رسول اللہ ﷺ نے علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین رضی اللہ عنہم کو اور کہا یا اللہ یہ لوگ میرے اہل ہیں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے۔

مترجم: اس آیت مبارک کو آیت مباہلہ کہتے ہیں شان نزول اس کا یہ ہے کہ نصاریٰ نجران جب حضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنے شبہات کے جواب باصواب آنحضرت ﷺ سے سن چکے تب یہ آیت نازل ہوئی ﴿فَمَنْ حَاجَّكَ فِيْهِ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْ نَدْعُ أَبْنَآءَ نَا وَأَبْنَآءَ كُمْ وَنِسَآءَ نَا وَنِسَآءَ كُمْ وَأَنْفُسَنَا وَأَنْفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَّعْنَةَ اللّٰهِ عَلَى الْكَافِرِيْنَ﴾ یعنی جو شخص حجت کرے تم سے اے نبی عیسیٰ کے باب میں بعد اس کے کہ آ چکا تم کو علم سو کہو آؤ بلائیں ہم

اپنے بیٹوں کو اور تم اپنے بیٹوں کو اور ہم اپنی عورتوں کو اور تم اپنی عورتوں کو اور ہم اپنی جانوں کو اور تم اپنی جانوں کو پھر دعا کریں ہم سب اور ڈالیں لعنت اللہ کی جھوٹوں پر۔ انتہا۔ پس آنحضرت ﷺ حضرت علیؓ وغیرہ کو لے کر حاضر ہوئے مگر عاقب جوان میں عقیل وہوشیار تھا اس نے اپنے صاحب سے کہا اے عبدالمسیح تیری کیا رائے ہے اس نے کہا کہ محمد بے شک مرسل ہیں اور جس نے مباہلہ کیا نبی ﷺ سے نہ ان کا بڑا جیا اور نہ چھوٹا بڑھا غرض مباہلہ سے وہ لوگ ڈر گئے اور دو ہزار حلون پر صلح ٹھہری کہ وہ ہر سال آپ کی خدمت میں بھیجا کرتے تھے۔ انتہی خلاصۃ ما فی البغوی۔

❁❁❁❁

(۳۰۰۰) عَنْ أَبِيْ غَالِبٍ قَالَ: رَأَى أَبُوْأُمَامَةَ رُءُ وسًا مَنْصُوبَةً عَلَى دَرَجِ دِمَشْقَ، فَقَالَ أَبُوْأُمَامَةَ: كِلَابُ النَّارِ شَرُّ قَتْلَى تَحْتَ أَدِيْمِ السَّمَاءِ خَيْرُ قَتْلَى مَنْ قَتَلُوْهُ، ثُمَّ قَرَأَ: ﴿ يَوْمَ تَبْيَضُّ وَجُوْهٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ ﴾ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ. قُلْتُ لِأَبِيْ أُمَامَةَ: أَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ: لَوْ لَمْ أَسْمَعْهُ إِلَّامَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا أَوْ أَرْبَعًا حَتّٰى عَدَّ سَبْعًا مَا حَدَّثْتُكُمُوْهُ. (حسن صحیح) الروض النضیر (۱/۹۰۸)

ترجمہ: روایت ہے ابو غالب سے کہا انہوں نے کہ دیکھا ابوامامہ نے سروں کو لٹکے ہوئے سیڑھی پر دمشق کے تو کہا انہوں نے کہ یہ کتے ہیں دوزخ کے اور بدترین مقتولین آسمان کے چمڑے کے نیچے اور بہتر مقتول وہ ہیں جوان کے ہاتھ سے مارے گئے یعنی خوارج یا مبتدعین یا مرتدین کے ہاتھ سے پھر پڑھی انہوں نے یہ آیت ﴿یوم تبیض وجوه ﴾ آلایۃ کہا ابوغالب نے کہ کہا میں نے ابوامامہ سے کہ کیا سنا ہے تم نے اس امر کو رسول اللہ ﷺ سے فرمایا انہوں نے اگر میں نے نہ سنا ہوتا اس کو یعنی ان لوگوں کی برائی کو مگر ایک بار یا دو بار یا تین بار یہاں تک کہ گنا انہوں نے سات تک تو میں ہرگز بیان نہ کرتا تم سے غرض یہ کہ بیسیوں بار میں نے آپ سے سنا ہے جب تم سے بیان کیا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ اور ابوغالب کا نام حزور ہے اور ابوامامہ باہلی کا نام صدی بن عجلان ہے اور وہ سردار ہیں قبیلہ باہلہ کے۔

❁❁❁❁

(۳۰۰۱) عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ: أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: فِيْ قَوْلِهِ تَعَالٰى ﴿ كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ ﴾ قَالَ: ((أَنْتُمْ تُتِمُّوْنَ سَبْعِيْنَ أُمَّةً أَنْتُمْ خَيْرُهَا وَأَكْرَمُهَا عَلَى اللّٰهِ)).

(اسنادہ حسن) تخریج مشکاۃ المصابیح (۶۲۸۵)

ترجمہ: روایت ہے بہز بن حکیم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ دادا سے کہ سنا انہوں نے نبی ﷺ سے کہ فرماتے تھے تفسیر میں اس آیت کی ﴿ كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ ﴾ الآیۃ۔ کہ تم پورا کرتے ہو ستر امتوں کو کہ تم بہتر ہو اور بزرگ ہو ان سب میں اللہ تعالیٰ کے آگے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔اورروایت کی کئی لوگوں نے یہ حدیث بہز بن حکیمؒ سے مانند اسی کی۔اورذکر نہ کیا اس میں آیۃ ﴿کنتم خیر أمة﴾ کا۔

❁❁❁❁

(۳۰۰۲) عَنْ أَنَسٍ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كُسِرَتْ رَبَاعِيَتُهُ يَوْمَ أُحُدٍ وَشُجَّ وَجْهُهُ شَجَّةً فِيْ جَبْهَتِهِ حَتّٰى سَأَلَ الدَّمُ عَلٰى وَجْهِهِ، فَقَالَ : ((**كَيْفَ يُفْلِحُ قَوْمٌ فَعَلُوْا هٰذَا بِنَبِيِّهِمْ وَهُوَ يَدْعُوْهُمْ إِلَى اللّٰهِ؟**)) **فَنَزَلَتْ ﴿ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ ﴾** إِلٰى اٰخِرِهَا. (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے انسؓ سے کہ نبی ﷺ کی کچلی توڑی گئی احد کے دن اور سر مبارک زخمی کیا گیا اور زخم لگا آپ ﷺ کی پیشانی میں یہاں تک کہ خون بہا آپؐ کے روئے مبارک پر سو فرمایا آپؐ نے کیوں کر نجات پائے گی وہ قوم کہ انہوں نے اپنے نبی کے ساتھ یہ سلوک کیا ہو اور وہ بلاتا ہو ان کو اللہ کی طرف پس اتری یہ آیت ﴿لیس لك من الامر﴾ الآیۃ یعنی تجھے اختیار نہیں اللہ تعالیٰ توبہ دے ان کو یا عذاب کرے۔

فائدہ : یہ حدیث صحیح ہے۔

❁❁❁❁

(۳۰۰۳) عَنْ أَنَسٍ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شُجَّ فِيْ وَجْهِهِ وَكُسِرَتْ رَبَاعِيَتُهُ وَرُمِيَ رَمْيَةً عَلٰى كَتِفِهِ فَجَعَلَ الدَّمُ يَسِيْلُ عَلٰى وَجْهِهِ وَهُوَ يَمْسَحُهُ وَيَقُوْلُ : ((**كَيْفَ تُفْلِحُ أُمَّةٌ فَعَلُوْا هٰذَا بِنَبِيِّهِمْ وَهُوَ يَدْعُوْهُمْ إِلَى اللّٰهِ؟**)) فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى **﴿ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴾** . (اسناده صحيح) [انظر ماقبلہ]

ترجمہ: روایت ہے انسؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ کی پیشانی مبارک میں زخم لگا اور توڑی گئی کچلی آپ ﷺ کی اور مارا گیا ایک پتھر آپؐ کے شانۂ مبارک پر اور بہنے لگا خون آپؐ کے منہ پر اور آپؐ خون پونچھتے تھے اور کہتے تھے کیوں کر نجات پائے گی وہ امت کہ جس نے اپنے نبی کے ساتھ یہ بدسلوکی کی اور وہ اللہ تعالیٰ کی طرف بلاتا تھا پس اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت مبارکہ لیس لك الآیۃ یعنی تجھے کچھ اختیار نہیں اللہ تعالیٰ توبہ عطا کرے ان کو یا عذاب کرے اس لیے کہ وہ ظالم ہیں۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❁❁❁❁

(۳۰۰٤) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : يَوْمَ أُحُدٍ :((**أَللّٰهُمَّ الْعَنْ أَبَا سُفْيَانَ اللّٰهُمَّ الْعَنِ الْحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ، أَللّٰهُمَّ الْعَنْ صَفْوَانَ بْنَ أُمَيَّةَ، قَالَ فَنَزَلَتْ : ﴿ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْيَتُوْبَ عَلَيْهِمْ ﴾ فَتَابَ عَلَيْهِمْ فَأَسْلَمُوْا فَحَسُنَ إِسْلَامُهُمْ**)). (اسناده صحيح) [خ (٤٠٦٩)]

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے احد کے دن یا اللہ لعنت کر ابوسفیان پر یا اللہ لعنت کر حارث بن ہشام پر یا اللہ لعنت کر صفوان بن امیہ پر کہا راوی نے کہ پس نازل ہوئی یہ آیت مبارکہ ﴿ لیس لك من الامر شیء ﴾ یعنی تجھے کچھ اختیار نہیں اللہ تعالیٰ توبہ دے ان کو۔ انتہی ۔ پس توبہ دی ان کو اور وہ لوگ اسلام لائے اور اچھا ہوا اسلام ان کا یعنی مضبوط ہو گئے اسلام میں۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ غریب سمجھی جاتی ہے عمر بن حمزہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے کہ وہ سالم سے روایت کرتے ہیں اور ایسی ہی روایت کی ان سے زہری نے بروایت سالم کہ وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے۔

❀❀❀❀

(٣٠٠٥) **عَنْ** عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَدْعُوْا عَلٰى أَرْبَعَةِ نَفَرٍ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: ﴿ **لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْيَتُوْبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ ظٰلِمُوْنَ** ﴾ فَهَدَاهُمُ اللّٰهُ لِلْإِسْلَامِ .

(حسن صحيح) [خ ٤٠٨٠]

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن عمر سے کہ رسول اللہ ﷺ بددعا کرتے تھے چار شخصوں کے لیے سو اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت ﴿ لیس لك ﴾ الآیۃ۔ اور ہدایت کی ان کو اسلام کی طرف۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ غریب سمجھی جاتی ہے اس سند سے یعنی نافع کی روایت سے کہ وہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں۔ اور روایت کیا اس کو یحییٰ بن ایوب رحمہ اللہ نے ابن عجلان سے۔

❀❀❀❀

(٣٠٠٦) **عَنْ** أَسْمَاءَ بْنِ الْحَكَمِ الْفَزَارِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُوْلُ: : إِنِّيْ كُنْتُ رَجُلًا إِذَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حَدِيْثًا نَفَعَنِيَ اللّٰهُ مِنْهُ بِمَا شَآءَ أَنْ يَّنْفَعَنِيْ، وَإِذَا حَدَّثَنِيْ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ إِسْتَحْلَفْتُهُ فَإِذَا حَلَفَ لِيْ صَدَّقْتُهُ، وَإِنَّهُ حَدَّثَنِيْ أَبُوْبَكْرٍ وَصَدَقَ أَبُوْبَكْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((**مَا مِنْ رَجُلٍ يُذْنِبُ ذَنْبًا، ثُمَّ يَقُوْمُ فَيَتَطَهَّرُ، ثُمَّ يُصَلِّيْ ثُمَّ يَسْتَغْفِرُاللّٰهَ إِلَّا غُفِرَلَهُ**))، ثُمَّ قَرَأَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ ﴿ **وَالَّذِيْنَ إِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوْا أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ** ﴾ إِلٰى اٰخِرِالْاٰيَةِ. (اسناده حسن) ابن ماجه (١٣٩٥) تخريج مشكاة المصابيح (١٣٢٤) تخريج المختارة (٧) التعليق الرغيب (١/٢٤١) صحيح أبي داود (١٣٦١)

ترجمہ: روایت ہے اسماء بن حکم فزاری سے کہا انہوں نے کہ سنا میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ وہ فرماتے تھے کہ میں ایسا آدمی تھا کہ جب سنتا میں رسول اللہ ﷺ سے کوئی حدیث تو نفع بخشتا مجھ کو اللہ تعالیٰ اس سے جتنا چاہتا کہ نفع دے مجھ کو اور جب بیان کرتا کوئی شخص آپ ﷺ کے اصحاب میں سے کوئی حدیث تو قسم دیتا میں اس کو پھر جب وہ قسم کھاتا میرے لیے تب میں تصدیق

کرتا اس کی اور۔ بے شک بیان کیا مجھ سے ابوبکرؓ نے اور سچ کہا ابوبکرؓ نے انہوں نے کہا کہ سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے کوئی شخص ایسا نہیں ہے کہ کوئی گناہ کرے پھر کھڑا ہوا اور طہارت بجا لائے یعنی وضو وغیرہ پھر نماز پڑھے پھر مغفرت مانگے اللہ تعالیٰ سے مگر بخش دیا جاتا ہے وہ پھر آپؐ نے یہ آیت پڑھی ﴿والذین اذا فعلوا فاحشة﴾ الآیة۔

فائدہ: اس حدیث کو روایت کیا ہے شعبہ اور کئی لوگوں نے عثمان بن مغیرہ سے اور مرفوع نہ کیا ان دونوں نے اور نہیں جانتے ہم اسماء رضی اللہ عنہا کی مگر یہی حدیث۔

مترجم: پوری آیت یوں ہے ﴿وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللَّهَ فَاسْتَغْفَرُوا لِذُنُوبِهِمْ وَمَنْ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا اللَّهُ وَلَمْ يُصِرُّوا عَلَى مَا فَعَلُوا وَهُمْ يَعْلَمُونَ﴾ یعنی اور وہ لوگ کہ جب کر بیٹھیں کچھ کھلا گناہ یا برا کریں اپنے حق میں تو یاد کریں اللہ کو اور بخشش مانگیں اپنے گناہوں کی اور کون ہے گناہ بخشتا اللہ کے سوا اور اڑ نہ رہیں اپنے کیے پر اور وہ جانتے ہیں۔

❀❀❀❀
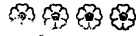
(۳۰۰۷) عَنْ أَبِي طَلْحَةَ قَالَ: رَفَعْتُ رَأْسِي يَوْمَ أُحُدٍ فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ، وَمَا مِنْهُمْ يَوْمَئِذٍ أَحَدٌ إِلَّا يَمِيدُ تَحْتَ حَجَفَتِهِ مِنَ النُّعَاسِ فَذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى: ﴿ثُمَّ أَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِنْ بَعْدِ الْغَمِّ أَمَنَةً نُعَاسًا﴾. (صحيح الاسناد)

ترجمہ: روایت ہے ابوطلحہ سے کہا انہوں نے کہ اٹھایا میں نے سر اپنا احد کے دن تو میں کیا دیکھتا ہوں کہ کوئی ان میں سے اس دن ایسا نہیں ہے جو جھکا نہ جاتا ہو اپنے سر کے نیچے اونگھ کے سبب سے پس یہی مراد ہے اللہ تعالیٰ کے اس قول کی ﴿ثم انزل﴾ الآیة۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ روایت کی ہم سے عبادہ نے انہوں نے روح بن عبادہ سے انہوں نے حماد بن سلمہ سے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابوالزبیر سے مثل اس کے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

[صحيح الاسناد]

❀❀❀❀

(۳۰۰۸) عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أَبَا طَلْحَةَ قَالَ: غُشِينَا وَنَحْنُ فِي مَصَافِّنَا يَوْمَ أُحُدٍ، حَدَّثَ أَنَّهُ كَانَ فِيمَنْ غَشِيَهُ النُّعَاسُ يَوْمَئِذٍ قَالَ: فَجَعَلَ سَيْفِي يَسْقُطُ مِنْ يَدِي وَآخُذُهُ، وَيَسْقُطُ مِنْ يَدِي وَآخُذُهُ وَالطَّائِفَةُ الْأُخْرَى الْمُنَافِقُونَ لَيْسَ لَهُمْ هَمٌّ إِلَّا أَنْفُسَهُمْ أَجْبَنَ قَوْمٍ وَأَرْعَبَهُ وَأَخْذَلَهُ لِلْحَقِّ. (صحيح) [خ ٤٠٨٦ـ ٤٥٦٢]

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ ابوطلحہ نے کہا کہ بے ہوش ہو گئے تھے ہم اور ہم تھے اپنی لڑائی کی جگہ میں احد کے دن پھر بیان کیا ابوطلحہ نے کہ وہ بھی تھے ان لوگوں میں کہ جن کو ڈھانپ لیا تھا اونگھ نے اس دن سو کہا انہوں نے کہ تلوار میری گرنے لگی میرے ہاتھ سے اور میں اسے پکڑتا تھا اور دوسرا گروہ منافقوں کا تھا کہ ان کو کچھ فکر نہ تھی سوا اپنی جان کے وہ لوگ ساری قوم سے زیادہ نامرد تھے اور نہایت ڈرنے والے اور چھوڑنے والے مدد حق کی۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: پوری آیت جس میں نعاس کا ذکر ہے یوں ہے۔﴿ثُمَّ أَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِنْ بَعْدِ الْغَمِّ أَمَنَةً نُعَاسًا يَغْشٰى طَائِفَةً مِنْكُمْ وَطَآئِفَةٌ قَدْ أَهَمَّتْهُمْ أَنْفُسُهُمْ يَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ ظَنَّ الْجَاهِلِيَّةِ يَقُوْلُوْنَ هَلْ لَّنَا مِنَ الْأَمْرِ مِنْ شَيْءٍ قُلْ إِنَّ الْأَمْرَ كُلَّهُ لِلّٰهِ يُخْفُوْنَ فِيْ أَنْفُسِهِمْ مَّا لَا يُبْدُوْنَ لَكَ يَقُوْلُوْنَ لَوْ كَانَ لَنَا مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ مَّا قُتِلْنَا هٰهُنَا قُلْ لَّوْ كُنْتُمْ فِيْ بُيُوْتِكُمْ لَبَرَزَ الَّذِيْنَ كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ إِلٰى مَضَاجِعِهِمْ وَلِيَبْتَلِيَ اللّٰهُ مَا فِيْ صُدُوْرِكُمْ وَلِيُمَحِّصَ مَا فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ﴾ یعنی پھر تم پر اتاری گئی تنگی کے بعد امن اونگھ کہ گھیر رہی تھی تم میں بعضوں کو اور بعض کو فکر پڑا تھا اپنے جی کا خیال کرتے تھے اللہ پر جھوٹے خیال جاہلوں کے کہتے تھے کچھ بھی کام ہے ہمارے ہاتھ تو کہہ سب کام اللہ کے ہاتھ میں ہے اپنے جی میں چھپاتے ہیں جو تیرے لیے ظاہر نہیں کرتے کہتے ہیں اگر ہمارے اختیار میں کچھ بھی ہوتا تو یہاں قتل نہ ہوتے تو یہ کہہ اگر تم ہوتے اپنے گھروں میں البتہ باہر نکلتے جن پر لکھا تھا مارے جانا اپنے اپنے پڑاؤ پر اور اللہ کو آزمانا تھا جو کچھ تمہارے جی میں ہے اور نکھارنا تھا جو کچھ تمہارے دل میں ہے اور اللہ کو معلوم ہے جی کی بات۔

فائدہ : جنگ احد میں جب شکست کے آثار مسلمانوں پر ظاہر ہوئے اور جن کو شہید ہونا تھا ہو چکے اور جن کو ہٹنا تھا ہٹ چکے پھر جو میدان جنگ میں باقی رہے ان پر اللہ تعالیٰ نے اونگھ اتاری کہ اس سے رعب اور دہشت جاتی رہی اور اتنی دیر آپ کو بھی غشی رہی پھر جب ہوشیار ہوئے آپ کے پاس جمع ہوئے اور لڑائی قائم کی اور سست ایمان والے کہنے لگے کہ کچھ بھی کام ہے ہمارے ہاتھ ظاہر یہ معنی کہ اس شکست کے بعد کچھ بھی ہمارا کام بنا رہے گا یا بالکل بگڑ چکا یا یہ معنی کہ اللہ نے جو چاہا سو کہا ہمارا کیا اختیار اور نیت میں یہ معنی تھے کہ ہمارے مشورے پر عمل نہ کیا جو اتنے لوگ مرے اللہ تعالیٰ نے دونوں معنی کا جواب فرما دیا اور بتایا کہ اللہ کو اس میں حکمت منظور تھی تاکہ صادق اور منافق معلوم ہوں۔

❀❀❀❀

(۳۰۰۹) حَدَّثَنَا مِقْسَمٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: ﴿وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَّغُلَّ﴾ فِيْ قَطِيْفَةٍ حَمْرَاءَ افْتُقِدَتْ يَوْمَ بَدْرٍ، فَقَالَ: بَعْضُ النَّاسِ لَعَلَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَخَذَهَا فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: ﴿وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَّغُلَّ﴾ إِلٰى آخِرِ الْآيَةِ. (اسناده صحيح) سلسلة الأحاديث الصحيحة (۲۷۸۸)

ترجمہ: روایت ہے مقسم سے کہا انہوں نے کہ فرمایا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ نازل ہوئی یہ آیت ﴿وما كان لنبی﴾ الآية۔ ایک روئیدار چادر کے باب میں کہ سرخ رنگ تھی اور کھوئی گئی وہ بدر کے دن یعنی مال غنیمت میں سے، سو کہا بعض لوگوں نے کہ شاید رسول اللہ ﷺ نے لے لی ہو، سو اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت ﴿وما كان لنبی﴾ الآية۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ اور روایت کی عبدالسلام بن حرب نے خصیف سے مانند اس کی۔ اور روایت کی

بعضوں نے یہی حدیث خصیف سے انہوں نے مقسم سے اورنہیں ذکر کیا انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کا اس روایت میں۔

مترجم: پوری آیت یوں ہے ﴿وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَغُلَّ وَمَنْ يَغْلُلْ يَأْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ﴾ یعنی اور نبیؐ کا کام نہیں کہ کچھ چھپار کھے اور جو کوئی چھپائے گا لائے گا اپنا چھپایا قیامت کے دن بھر پورا پائے گا ہر کوئی اپنا کمایا اور ان پر ظلم نہ ہوگا۔

فائدہ : اس سے مراد مسلمانوں کی خاطر جمع کرنی ہے تا کہ نہ جانیں کہ آپ نے ہم کو ظاہر میں معاف اور دل میں خفا ہیں پھر کبھی خفگی نکالیں گے یا مسلمانوں کو سمجھانا ہے کہ آپ پر گمان نہ کریں کہ غنیمت کا مال کچھ چھپار کھیں گے یا بدر کی لڑائی میں جو چادر گم ہوگئی تھی وہی مراد ہے جیسا حدیث میں مذکور ہوا۔

❀❀❀❀

(۳۰۱۰) **عَنْ** جابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ يَقُوْلُ: لَقِيَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لِيْ: ((**يَاجَابِرُ مَالِيْ أَرَاكَ مُنْكَسِرًا؟**)) قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! أُسْتُشْهِدَ أَبِيْ وَتَرَكَ عِيَالًا وَدَيْنًا، قَالَ: ((**أَلَا أُبَشِّرُكَ بِمَا لَقِيَ اللّٰهُ بِهٖ أَبَاكَ؟**)) قَالَ: بَلٰى يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((**مَا كَلَّمَ اللّٰهُ أَحَدًا قَطُّ إِلَّا مِنْ وَرَآءِ حِجَابِهٖ وَأَحْيٰى أَبَاكَ فَكَلَّمَهٗ كِفَاحًا، فَقَالَ يَاعَبْدِيْ تَمَنَّ عَلَيَّ أُعْطِيْكَ، قَالَ: يَارَبِّ تُحْيِيْنِيْ فَأُقْتَلَ فِيْكَ ثَانِيَةً: قَالَ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى إِنَّهٗ قَدْ سَبَقَ مِنِّيْ ﴿أَنَّهُمْ لَا يُرْجَعُوْنَ﴾**)). قَالَ: وَأُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ ﴿**وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ أَمْوَاتًا**﴾ الْاٰيَةَ.

(اسناده حسن) ظلال الجنة (۶۰۲) التعليق الرغيب (۲/ ۱۹۰۔ ۱۹۱)

ترجمہ: روایت ہے جابر بن عبداللہ سے کہتے تھے ملے مجھ سے رسول اللہ ﷺ اور فرمایا مجھ سے کیا سبب ہے کہ دیکھتا ہوں تجھ کو شکستہ خاطر عرض کی میں نے یارسول اللہ ﷺ شہید ہوئے باپ میرے یعنی جنگ احد میں اور چھوڑ گئے لڑکے بالے اور قرض۔ فرمایا آپؐ نے کہ نہ بشارت دوں میں تجھ کو اس چیز کی کہ ملاقات کی اللہ تعالیٰ نے اس کے ساتھ تمہارے باپ سے انہوں نے عرض کی کہ ہاں یارسول اللہ فرمایا آپؐ نے کلام نہیں کیا اللہ تعالیٰ نے کسی سے کبھی مگر پردہ کے پیچھے سے اور زندہ کیا تمہارے باپ کو پھر کلام کیا ان سے آمنے سامنے اور فرمایا اے بندے میرے آرزو کر مجھ سے کسی چیز کی کہ دوں میں تجھ کو عرض کی انہوں نے کہ اے رب آرزو یہ ہے کہ تو زندہ کر مجھ کو اور پھر قتل کیا جاؤں تیری راہ میں دوبارہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ پہلے ہو چکی ہے تقدیر میری کہ جنت کے لوگ دنیا کی طرف نہ لوٹیں گے۔ کہا راوی نے کہ اسی باب میں نازل ہوئی یہ آیت مبارک ﴿ولا تحسبن الذین قتلوا...﴾ الآیۃ۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور نہیں جانتے ہم اس کو مگر موسیٰ بن ابراہیم کی روایت سے۔ اور روایت کی یہ علی

بن عبداللہ بن مدینی نے اور کئی لوگوں نے کبار محدثین سے اسی طرح موسیٰ بن ابراہیم سے اور روایت کیا عبداللہ بن محمد بن عقیل نے جابر سے کچھ تھوڑا مضمون اس میں سے۔

مترجم: پوری آیات جو اس بارے میں نازل ہوئیں یہ ہیں ﴿وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَo فَرِحِيْنَ بِمَا اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَيَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِيْنَ لَمْ يَلْحَقُوْا بِهِمْ مِّنْ خَلْفِهِمْ أَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَo يَسْتَبْشِرُوْنَ بِنِعْمَةٍ مِنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ وَأَنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ أَجْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ﴾ یعنی اور نہ خیال کر تو ان لوگوں کو کہ قتل ہوئے اللہ کی راہ میں مردے بلکہ زندہ ہیں اپنے رب کے پاس روزی پاتے خوشی کرتے ہیں اس پر جو دیا ان کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اور خوش وقت ہوتے ہیں ان کی طرف سے جو ابھی نہیں پہنچے ان میں پیچھے سے اس واسطہ کہ نہ ڈر ہے ان پر اور نہ غم خوش وقت ہوتے ہیں اللہ کی نعمت اور فضل سے اور اس سے کہ اللہ ضائع نہیں کرتا مزدوری ایمان والوں کی۔

فائدہ: شہیدوں کو مرنے کے بعد ایک طرح کی زندگی ہے کہ اور مردوں کو نہیں کھانا پینا اور عیش اور خوشی پوری ہے اوروں کو قیامت کے بعد ہوگی۔

❁❁❁❁

(۳۰۱۱) **عَنْ** عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ: أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ قَوْلِهٖ ﴿وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ﴾ فَقَالَ: أَمَا قَدْ سَأَلْنَا عَنْ ذٰلِكَ فَأُخْبِرْنَا أَنَّ أَرْوَاحَهُمْ فِيْ طَيْرٍ خُضْرٍ تَسْرَحُ فِي الْجَنَّةِ حَيْثُ شَآءَتْ وَتَأْوِيْ إِلٰى قَنَادِيْلَ مُعَلَّقَةٍ بِالْعَرْشِ، فَاطَّلَعَ إِلَيْهِمْ رَبُّكَ إِطِّلَاعَةً، فَقَالَ هَلْ تَسْتَزِيْدُوْنَ شَيْئًا فَأَزِيْدَكُمْ؟ قَالُوْا: رَبَّنَا، وَمَا نَسْتَزِيْدُ وَنَحْنُ فِي الْجَنَّةِ نَسْرَحُ حَيْثُ شِئْنَا؟ ثُمَّ اطَّلَعَ عَلَيْهِمُ الثَّانِيَةَ، فَقَالَ: هَلْ تَسْتَزِيْدُوْنَ شَيْئًا فَأَزِيْدَكُمْ فَلَمَّا رَأَوْا أَنَّهُمْ لَا يُتْرَكُوْنَ قَالُوْا: تُعِيْدُ أَرْوَاحَنَا فِيْ أَجْسَادِنَا حَتّٰى نَرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا فَنُقْتَلَ فِيْ سَبِيْلِكَ مَرَّةً أُخْرٰى. (اسناده صحيح) سلسلة الأحاديث الصحيحة (۲٦۳۳)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہ ان سے پوچھی گئی تفسیر اللہ تعالیٰ کے اس قول مبارک کی ﴿ولا تحسبن الذين قتلوا في سبيل الله امواتاً بل احيآء عند ربهم﴾ الآية۔ سو کہا انہوں نے کہ آگاہ ہو ہم نے پوچھی تھی تفسیر اس کی یعنی رسول اللہ ﷺ سے اور خبر دی گئی ہم کو کہ ارواح شہیدوں کی یعنی جن کا ان آیتوں میں بیان ہے سبز چڑیوں کے اندر ہیں کہ وہ سیر کرتے ہیں جنت میں جہاں چاہتے ہیں اور آرام کرتے ہیں قندیلوں میں جو عرش میں لٹکے ہیں پھر جھانکا ان پر پروردگار تیرے نے ایک بار اور فرمایا ان سے کہ آیا تم کچھ اور زیادہ چاہتے ہو کہ میں تم کو زیادہ دوں عرض کی انہوں نے کہ اے رب ہمارے اب ہم کیا چاہیں اور ہم ہیں جنت میں کہ سیر کرتے ہیں جہاں چاہتے ہیں پھر جھانکا ان پر پروردگار نے دوبارہ اور پھر فرمایا کہ آیا تم کچھ اور زیادہ چاہتے ہو کہ میں تم کو زیادہ دوں پھر جب دیکھا ان شہیدوں نے کہ ہم نہ چھوٹیں گے یعنی جب

تک کہ کچھ فرمائش نہ کریں تب عرض کی پھیری جائیں روحیں ہماری ہمارے بدنوں میں یہاں تک کہ لوٹیں ہم دنیا کی طرف اور پھر قتل کئے جائیں تیرے راہ میں دوبارہ یعنی یہی آرزو ہے سوا اس کے کچھ آرزو نہیں۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: ان آیتوں کا ترجمہ ابھی اوپر گزرا ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

☆ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ مِثْلَهٗ وَزَادَ فِيْهِ: ((وَتُقْرِیءُ)) نَبِيَّنَا السَّلَامَ وَتُخْبِرُهٗ أَنْ قَدْ رَضِيْنَا وَرُضِيَ عَنَّا)). (ضعیف الاسناد) (اس میں عطاء بن السائب مختلط راوی ہے)

ترجمہ: روایت ہے ابن مسعودؓ سے اور اسی اسناد سے مثل روایت سابق کے یعنی جو ابھی اوپر گزری مگر زیادہ کیا اس میں راوی نے یہ مضمون کہ فرمائش کی ان روحوں نے کہ بھیجا جائے سلام ہمارا ہمارے نبی پر اور خبر دی جائے ان کو کہ راضی ہوئے ہم یعنی اپنے پروردگار سے اور راضی ہوا وہ ہم سے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(۳۰۱۲) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((مَا مِنْ رَجُلٍ لَا يُؤَدِّيْ زَكٰوةَ مَالِهٖ إِلَّا جَعَلَ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيْ عُنُقِهٖ شُجَاعًا))، ثُمَّ قَرَأَ عَلَيْنَا مِصْدَاقَهٗ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ لَا عَزَّوَجَلَّ ﴿ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ الْاٰيَةَ، وَقَالَ مَرَّةً قَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِصْدَاقَهٗ ﴾ سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ﴾ وَمَنِ اقْتَطَعَ مَالَ أَخِيْهِ الْمُسْلِمِ بِيَمِيْنٍ لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ، ثُمَّ قَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِصْدَاقَهٗ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ ﴿ إِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ ﴾ الْاٰيَةَ.

(اسناده صحيح) مشكلة الفقر (٦٠) التعليق الرغيب: ١/٦٨).

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ سے وہ پہنچاتے ہیں اس حدیث کو رسول اللہ ﷺ تک کہ فرمایا آپؐ نے کوئی آدمی نہیں کہ اپنے مال کی زکوٰۃ نہ دیتا ہو مگر بنادے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی گردن میں ایک اژدہا یعنی اس کے مال کو پھر پڑھی آپؐ نے ہم پر اس کے مصداق میں یہ آیت اللہ کی کتاب سے ﴿لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ ﴾ الآیۃ اور کہا راوی نے دوسری بار میں کہ پڑھی رسول اللہ ﷺ نے اس کے مصداق میں یہ آیت ﴿سیطوقون ما بخلوا به ﴾ الایۃ۔ اور فرمایا آپؐ نے کہ جو لے مال اپنے بھائی مسلمان کا جھوٹی قسم کھا کر وہ ملاقات کرے گا اللہ تعالیٰ سے اور اللہ اس پر غصہ ہوگا پھر پڑھی آپؐ نے یہ آیت اس کے مصداق میں اللہ تعالیٰ کی کتاب سے ﴿ إِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ ﴾ الآیۃ۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور مراد شجاع اقرع سے سانپ ہے یعنی گنجا کہ جس کی چوٹی زہر کے سبب سے گر گئی ہو۔

مترجم: بعض روایتوں میں شجاع اقرع بھی وارد ہوا ہے اگرچہ اس روایت میں اقرع مذکور نہیں اسی لیے مصنف نے شجاع اقرع کہا۔ اور پوری آیت جو حدیث میں اولاً مذکور ہوئی یوں ہے ﴿ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ بِمَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلِلّٰهِ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴾. یعنی اور نہ سمجھیں جو لوگ بخل کرتے ہیں ایک چیز پر کہ اللہ نے ان کو دی ہے اپنے فضل سے کہ یہ بخل بہتر ہے ان کے حق میں بلکہ یہ برا ہے ان کے واسطے آگے طوق پڑے گا ان کے واسطے جس پر بخل کیا تھا قیامت کے دن اور اللہ وارث ہے آسمان وزمین کا اور اللہ جو کرتے ہو سو جانتا ہے۔ انتہیٰ۔ اور آیت ﴿ان الذین یشترون بعهد الله﴾ مع ترجمہ اوپر گزری۔

❀❀❀❀

(٣٠١٣) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ مَوْضِعَ سَوْطٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا، اِقْرَءُوْا إِنْ شِئْتُمْ: ﴿ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ﴾)). (اسناده حسن سلسلة الأحاديث الصحيحة : ١٩٨٧)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ایک کوڑا رکھنے کی جگہ جنت میں بہتر ہے ساری دنیا سے اور جو اس میں ہے پڑھ لو تم اگر چاہو یہ آیت مبارک ﴿فمن زحزح عن النار﴾ سے آخر تک۔ یعنی پھر جو سرکا دیا گیا آگ سے اور داخل کیا گیا جنت میں اس کا کام بنا اور دنیا کی زندگی تو یہی ہے دغا کی جنس۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(٣٠١٤) عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ قَالَ: اذْهَبْ يَارَافِعُ۔ لِبَوَّابِهٖ۔ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، فَقُلْ لَهُ لَئِنْ كَانَ كُلُّ امْرِىءٍ فَرِحَ بِمَا أُوْتِيَ وَأَحَبَّ أَنْ يُحْمَدَ بِمَا لَمْ يَفْعَلْ مُعَذَّبًا لَنُعَذَّبَنَّ أَجْمَعُوْنَ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَا لَكُمْ وَلِهٰذِهِ الْآيَةِ إِنَّمَا أُنْزِلَتْ هٰذِهِ فِي أَهْلِ الْكِتَابِ، ثُمَّ تَلَا ابْنُ عَبَّاسٍ ﴿ وَإِذْ أَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ الَّذِيْنَ أُوْتُوا الْكِتَابَ لَتُبَيِّنُنَّهُ لِلنَّاسِ ﴾ وَتَلَا ﴿ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَفْرَحُوْنَ بِمَآ أَتَوْا وَيُحِبُّوْنَ أَنْ يُحْمَدُوْا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوْا ﴾ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: سَأَلَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ شَيْءٍ فَكَتَمُوْهُ وَأَخْبَرُوْهُ بِغَيْرِهٖ فَخَرَجُوْا وَقَدْ أَرَوْهُ أَنْ قَدْ أَخْبَرُوْهُ بِمَا سَأَلَهُمْ عَنْهُ فَاسْتُحْمِدُوْا بِذٰلِكَ إِلَيْهِ وَفَرِحُوْا بِمَا أُوْتُوْا مِنْ كِتْمَانِهِمْ، وَمَا سَأَلَهُمْ عَنْهُ. (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے حمید سے کہ مروان نے کہا اپنے بواب سے کہ اے رافع جا تو ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس اور کہہ ان سے کہ اگر ہر شخص معذب ہو اس پر کہ خوش ہو اس پر جو اسے ملے اور دوست رکھے کہ شاباشی دیا جائے اس کام پر جو اس نے نہیں کیا تو ہم سب معذب ہوں، سو فرمایا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ تم کو کیا مطلب اس آیت سے یہ تو نازل ہوئی اہل کتاب کے حق میں پھر

پڑھی ابن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ آیت یعنی اوپر سے ﴿وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتَابَ﴾ سے ﴿بِمَا لَمْ يَفْعَلُوْا﴾ تک۔ پھر فرمایا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ پوچھی اہل کتاب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی چیز پس چھپائی انہوں نے اور خبر دی اور چیز کی اس کے سوا اور چلے گئے اور آپ سے ظاہر کیا کہ خبر دی اس چیز کی جو آپ نے پوچھی تھی ان سے اور اپنی تعریف چاہی اور خوش ہوئے اور پھولے اس پر جو خبر دی انہوں نے اپنی کتاب سے اور اس چیز سے کہ آپ نے پوچھی تھی۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے۔

مترجم: پوری آیتیں یوں ہیں ﴿وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتَابَ لَتُبَيِّنُنَّهٗ لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُوْنَهٗ فَنَبَذُوْهُ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ وَاشْتَرَوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا فَبِئْسَ مَا يَشْتَرُوْنَ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَفْرَحُوْنَ بِمَا اَتَوْا وَّيُحِبُّوْنَ اَنْ يُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوْا فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ بِمَفَازَةٍ مِّنَ الْعَذَابِ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ﴾ یعنی اور جب اللہ تعالیٰ نے اقرار لیا کتاب والوں سے کہ اس کو بیان کرو لوگوں کے پاس اور نہ چھپاؤ پھر پھینک دیا وہ اقرار اپنی پیٹھ کے پیچھے اور خرید کیا اس کے بدلے مول تھوڑا سو کیا بری خرید کرتے ہیں تو نہ سمجھ کہ جو لوگ خوش ہوتے ہیں اپنے کیے پر اور تعریف چاہتے ہیں بن کیے پر۔ سو نہ جان کہ وہ خلاص ہونے والے ہیں عذاب سے اور ان کو دکھ کی مار ہے۔

فائدہ: وہی یہود مسئلہ غلط بتاتے اور رشوتیں کھاتے اور پیغمبر کی صفت چھپاتے پھر خوش ہوتے کہ ہم کو کوئی پکڑ نہیں سکتا اور امید رکھتے کہ لوگ ہماری تعریف کریں کہ خوب عالم اور دیندار حق پرست ہیں (موضح القرآن)۔ غرض ابن عباس نے فرمایا کہ ان آیتوں سے یہود مراد ہیں اور جاننا چاہیے کہ سورۂ آل عمران جامع اکثر مضامین قرآن ہے اور اس میں تذکیرات اور قصص ہے حال فرعون کا اور حال جنگ بدر کا اور قصہ عمران کی بیوی کی نذر کرنے کا مریم کو اور قصہ ولادت یحییٰ علیہ السلام کا اور ولادت عیسیٰ علیہ السلام کا مذکور ہے اور اوامر سے مذکور ہے امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اور ایمان لانے کا اللہ تعالیٰ پر اور کتب سابقہ پر اور اتباع ملت ابراہیم کا اور توکل اللہ تعالیٰ پر اور جنت کے طلب کرنے کا اور زمین میں سیر کرنے کا اور مشورہ کا اور صبر اور گھوڑے باندھنے کا شعور پر۔ اور نواہی سے مذکور ہے نہی کافروں کی محبت سے اور اختلاف اور تفریق سے اور خفیہ محبت سے کافروں کی اور ان پر حسرت کھانے سے اور سوا اس کے بڑے بڑے فوائد عمدہ مذکور ہیں۔

❀❀❀❀

٤۔ باب: وَمِنْ سُوْرَةِ النِّسَآءِ

تفسیر سورۂ نساء

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(٣٠١٥) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ يَقُوْلُ: مَرِضْتُ فَأَتَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

يَعُوْدُنِيْ وَقَدْ أُغْمِيَ عَلَيَّ، فَلَمَّا أَفَقْتُ، قُلْتُ: كَيْفَ أَقْضِيْ فِيْ مَالِيْ؟ فَسَكَتَ عَنِّيْ حَتّٰى نَزَلَتْ ﴿ يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ فِيْٓ أَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ ﴾. (اسناده صحيح) صحيح أبي داود (۲۷۲۸)

ترجمہ: روایت ہے محمد بن منکدر سے کہا انہوں نے کہ سنا میں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے کہتے تھے کہ بیمار ہوا میں سو آئے میرے پاس رسول اللہ ﷺ اور میں بے ہوش تھا پھر جب مجھے آفاقہ ہوا میں نے کہا کہ کیا حکم کروں میں اپنے مال میں سو آپ چپ ہو رہے یہاں تک کہ نازل ہوئی یہ آیت مبارک ﴿یوصیکم اللہ ... ﴾ الآیۃ۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور روایت کی کئی لوگوں نے محمد بن منکدر سے انہوں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے اور فضل بن صباح کی روایت میں کچھ زیادہ کلام ہے اس روایت سے۔

مترجم: پوری آیت یوں ہے۔ ﴿يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ فِيْٓ أَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ فَإِنْ كُنَّ نِسَآءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ وَإِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ وَلِأَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ إِنْ كَانَ لَهٗ وَلَدٌ فَإِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلَدٌ وَّ وَرِثَهٗٓ أَبَوَاهُ فَلِأُمِّهِ الثُّلُثُ فَإِنْ كَانَ لَهٗٓ إِخْوَةٌ فَلِأُمِّهِ السُّدُسُ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْ بِهَآ أَوْ دَيْنٍ اٰبَآؤُكُمْ وَأَبْنَآؤُكُمْ لَا تَدْرُوْنَ أَيُّهُمْ أَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعًا فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴾۔ یعنی اللہ تعالیٰ کہہ رکھتا ہے تم کو تمہاری اولاد میں مرد کو حصہ برابر دو عورت کے پھر اگر عورتیں ہوں دو سے اوپر تو ان کو دو تہائیاں جو چھوڑ مرا اور اگر ایک ہے تو اس کو آدھا اور میت کے ماں باپ کو ہر ایک کو دونوں میں چھٹا حصہ جو چھوڑ مرا اگر میت کی اولاد ہے پھر اگر اس کی اولاد نہیں اور وارث اس کے ماں باپ ہیں تو اس کی ماں کو تہائی ہے پھر اگر میت کے کئی بھائی ہیں تو اس کی ماں کو چھٹا یہ پیچھے وصیت کے جو دلوا مرا یا قرض کے تمہارے باپ اور بیٹے تم کو معلوم نہیں کون شتاب پہنچے ہیں تمہارے کام میں حصہ باندھا اللہ کا ہے اللہ تعالیٰ خبردار ہے حکمت والا۔

فائدہ: اس آیت میں دو میراثیں فرمائیں اولاد کی اور ماں باپ کی اولاد اگر ملی ہے مرد اور عورت تو مرد کا دوہرا حصہ اور عورت کا اکہرا اور اگر فقط عورتیں ہیں تو ایک کو آدھا مال اور زیادہ ہوں تو دو تہائی برابر بانٹ لیں اور ماں کا حصہ اور اگر میت کی اولاد ہے یا بھائی بہن ہیں ایک سے زیادہ تو چھٹا حصہ اور اگر دونوں نہیں تو تہائی اور باپ کا حصہ اگر میت کی اولاد ہے تو چھٹا حصہ اور اگر اولاد نہیں تو عصبہ ہوا اور میت کا مال اس کے دفن اور کفن میں لگائے جو کچھ بچے وہ اس کے قرض میں دیجیے جو کچھ بچے تو اس کی وصیت میں ایک تہائی تک لگائے اس کے بعد میراث کے حصہ ہیں اور ان حصوں میں عقل کا دخل نہیں اللہ تعالیٰ نے مقرر فرمائے وہ سب سے دانا ہے۔ انتہیٰ۔ موضح القرآن۔

❀❀❀❀

(۳۰۱۶) عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ أَوْطَاسَ أَصَبْنَا نِسَاءً لَهُنَّ أَزْوَاجٌ فِي الْمُشْرِكِيْنَ فَكَرِهَهُنَّ رِجَالٌ مِنْهُمْ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى ﴿ وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَآءِ إِلَّا مَامَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ ﴾.
(اسناده صحيح) صحيح أبي داود (۱۸۷۱)

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید خدریؓ سے کہا انہوں نے کہ جب ہوا دن اوطاس کی لڑائی کا غنیمت میں پایا ہم نے ایسی عورتوں کو کہ ان کے شوہر تھے مشرکوں میں، سومکروہ جانا یعنی ان سے صحبت کرنے کو بعض مردوں نے، سو اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت مبارک ﴿والمحصنات﴾ الآیۃ۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔

❀❀❀❀

(۳۰۱۷) عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ: أَصَبْنَا سَبَايَا يَوْمَ أَوْطَاسَ لَهُنَّ أَزْوَاجٌ مِنْ قَوْمِهِنَّ، فَذَكَرُوا ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَنَزَلَتْ ﴿ وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَآءِ إِلَّا مَامَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ ﴾. (صحيح) [انظر ماقبله]

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید خدریؓ سے کہا انہوں نے کہ غنیمت میں لے لیں ہم نے کچھ عورتیں اوطاس کے دن کہ ان کے شوہر تھے ان کی قوم میں، سوذکر کیا اس کا رسول اللہ ﷺ سے پس اتری یہ آیت ﴿والمحصنات﴾ الآیۃ۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ اور ایسی ہی روایت کی ثوری نے عثمان بتی سے انہوں نے ابوالخلیل سے انہوں نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند حدیث مذکور کے۔ اور روایت میں ابوعلقمہ کا ذکر نہیں اور نہیں جانتا میں کسی کو کہ اس نے ذکر کیا ہو اس سند میں ابوعلقمہ کا مگر ہمام نے بروایت ابوقتادہؓ۔ اور ابوالخلیل کا نام صالح بن مریم ہے۔

مترجم: پوری آیت یوں ہے ﴿ وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَآءِ إِلَّا مَامَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ كِتٰبَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَأُحِلَّ لَكُمْ مَاوَرَاءَ ذٰلِكُمْ أَنْ تَبْتَغُوا بِأَمْوَالِكُمْ مُحْصِنِينَ غَيْرَ مُسَافِحِينَ فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهِ مِنْهُنَّ فَاٰتُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ فَرِيضَةً وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا تَرَاضَيْتُمْ بِهِ مِنْ بَعْدِ الْفَرِيضَةِ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا ﴾ ۔یعنی اور نکاح بندھی عورتیں بھی حرام ہیں مگر جن کے مالک ہو جائیں تمہارے ہاتھ حکم ہوا اللہ کا تم پر اور حلال ہوئیں تم کو جوان کے سوا ہیں یوں کہ طلب کرو اپنے مال کے بدلے قید میں لانے کو نہ مستی نکالنے کو پھر جو کام میں لائے تم ان عورتوں میں سے ان کو دو ان کے حق مہر جو مقرر ہوئے اور گناہ نہیں تم کو اس میں جو ٹھہرا لو دونوں کی رضا سے مقرر کیے پیچھے اللہ ہے خبردار حکمت والا۔

❀❀❀❀

(۳۰۱۸) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْكَبَائِرِ: ((الشِّرْكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَقَوْلُ الزُّوْرِ)). (اسناده صحيح) غاية المرام (۲۷۷)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: کبیرہ گناہوں میں ہے شریک کرنا اللہ تعالیٰ کے ساتھ اور ناراض کرنا والدین کا اور قتل کرنا کسی جان کا اور جھوٹ کہنا یا گواہی جھوٹی دینا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے۔ اور روایت کی یہ روح بن عبادہ نے شعبہ سے۔ اور کہا روایت ہے عبداللہ بن ابوبکرؓ سے مگر یہ صحیح نہیں۔

(۳۰۱۹) عَنْ أَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَلَا أُحَدِّثُكُمْ بِأَكْبَرِ الْكَبَائِرِ؟)) قَالُوْا: بَلٰى، يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((الْإِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ)) قَالَ: وَجَلَسَ وَكَانَ مُتَّكِئًا قَالَ: ((وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ)) أَوْ قَوْلُ الزُّوْرِ)) قَالَ: فَمَا زَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: هَا حَتّٰى قُلْنَا لَيْتَهُ سَكَتَ.

(اسناده صحيح) [المصدر نفسه' ق]

ترجمہ: روایت ہے ابوبکرہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کیا نہ خبردوں میں تم کو اکبر کبائر کی صحابہؓ نے عرض کیا کہ ہاں یارسول اللہ خبر دیجیے ہم کو فرمایا آپؐ نے بڑے سے بڑا گناہ شریک کرنا اللہ تعالیٰ کے ساتھ اور ناراض کرنا ماں باپ کا کہا راوی نے اور اٹھ بیٹھے آپؐ اور تھے قبل اس کے تکیہ لگائے ہوئے اور فرمایا آپؐ نے کہ کبائر میں داخل ہے جھوٹی گواہی یا فرمایا جھوٹی بات کہا راوی نے کہ پھر بار بار آپؐ یہی فرماتے رہے یہاں تک کہ ہم نے کہا کہ کاش آپؐ چپ رہتے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔غریب ہے۔

❁❁❁❁

بَابٌ

(۳۰۲۰) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أُنَيْسٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ مِنْ أَكْبَرِ الْكَبَائِرِ الشِّرْكَ بِاللّٰهِ وَعُقُوْقَ الْوَالِدَيْنِ وَالْيَمِيْنَ الْغَمُوْسَ، وَمَا حَلَفَ حَالِفٌ بِاللّٰهِ يَمِيْنَ صَبْرٍ، فَأَدْخَلَ فِيْهَا مِثْلَ جَنَاحِ بَعُوْضَةٍ إِلَّا جُعِلَتْ نُكْتَةٌ فِيْ قَلْبِهٖ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ)).

(اسناده حسن) تخريج المشكاة (۳۷۷۷۔ التحقيق الثانى)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن انیس جہنی رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ بے شک اکبر کبائر شریک کرنا ہے اللہ تعالیٰ کے ساتھ اور ناراض کرنا والدین کا اور قسم جھوٹی گزری ہوئی بات پر جانے بوجھے اور نہیں قسم کھائی کسی قسم کھانے والے نے اللہ کی کہ موقوف ہوا اس پر فیصلہ پھر داخل کردیا مچھر کے برابر یعنی جھوٹ مگر ہو جائے گا ایک نکتہ اس کے دل پر قیامت کے دن تک۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔اور ابوامامہ انصاری بیٹے ہیں ثعلبہ کے اور نہیں جانتے ہم نام ان کا اور روایت کی ہیں انہوں نے نبی ﷺ سے بہت حدیثیں۔

❁❁❁❁

(۳۰۲۱) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الْكَبَائِرُ أَلْإِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ)) أَوْ قَالَ: ((الْيَمِيْنُ الْغَمُوْسُ)) شَكَّ شُعْبَةُ. (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ کبیرہ گناہوں میں سے شریک کرنا ساتھ اللہ تعالیٰ کے اور ناراض کرنا والدین کا یا فرمایا قسم جھوٹی شک کیا اس میں شعبہ نے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۳۰۲۲) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّهَا قَالَتْ : يَغْزُو الرِّجَالُ، وَلَا تَغْزُو النِّسَآءُ، وَإِنَّمَا لَنَا نِصْفُ الْمِيرَاثِ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى ﴿ **وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللّٰهُ بِهِ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ** ﴾ قَالَ مُجَاهِدٌ: وَأُنْزِلَ فِيهَا ﴿ **إِنَّ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ** ﴾ وَكَانَتْ أُمُّ سَلَمَةَ أَوَّلَ ظَعِينَةٍ قَدِمَتِ الْمَدِينَةَ مُهَاجِرَةً. (صحيح الاسناد)

ترجمہ: روایت ہے ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہ انہوں نے کہا بطور غبطہ کے کہ جہاد کرتے ہیں مرد اور نہیں جہاد کرتیں عورتیں اور ہم عورتوں کے لیے ہے آدھی میراث یعنی اور مرد کو دوہرا حصہ سو اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت ﴿وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللّٰهُ بِهِ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ﴾ ۔ یعنی مت آرزو کرو اس چیز کی کہ فضیلت دی اللہ تعالیٰ نے بسبب اس کے بعض کو بعض پر کہا مجاہد نے اور اتری ہے ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ آیت ﴿إِنَّ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ﴾ اور تھیں ام سلمہ رضی اللہ عنہا پہلی عورت کہ جو آئیں مدینہ میں ہجرت کر کے۔

فائدہ: یہ حدیث مرسل ہے۔ اور روایت کی بعض راویوں نے ابن نجیح سے انہوں نے مجاہد سے مرسلاً کہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے ایسا ایسا کہا۔

❀❀❀❀

(۳۰۲۳) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ : يَارَسُولَ اللّٰهِ! لَا أَسْمَعُ اللّٰهَ ذَكَرَ النِّسَاءَ فِي الْهِجْرَةِ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى ﴿ **اَنِّيْ لَا أُضِيعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِنْكُمْ مِنْ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثٰى بَعْضُكُمْ مِنْ بَعْضٍ** ﴾. (صحيح بماقبله)

ترجمہ: روایت ہے ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے کہ یا رسول اللہ نہیں سنا میں نے اللہ تعالیٰ کو ذکر کیا ہو اس نے عورتوں کا ہجرت کے باب میں یعنی ان کو ہجرت کا کچھ ثواب ہے یا نہیں سو اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت ﴿إِنِّيْ لَا أُضِيعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ﴾ الآية۔ یعنی میں ضائع نہیں کرتا عمل کسی عامل کا تم میں سے مرد ہو یا عورت بعض تم میں سے ہیں بعض سے۔ آخر تک۔

❀❀❀❀

(۳۰۲٤) عَنْ إِبْرٰهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ: قَالَ عَبْدُاللّٰهِ : أَمَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْهِ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَقَرَأْتُ عَلَيْهِ مِنْ سُورَةِ النِّسَاءِ حَتّٰى إِذَا بَلَغْتُ ﴿ **فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰؤُلَاءِ شَهِيْدًا** ﴾ غَمَزَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِيَدِهِ فَنَظَرْتُ إِلَيْهِ وَعَيْنَاهُ تَدْمَعَانِ. (صحيح الاسناد)

ترجمہ: روایت ہے ابراہیم سے وہ روایت کرتے ہیں علقمہ سے کہا انہوں نے کہ کہا عبداللہ نے حکم کیا مجھ کو رسول اللہ ﷺ نے کہ پڑھوں میں آپؐ کے آگے قرآن اور آپ ﷺ منبر پر تھے سو پڑھی میں نے سورۂ نساء یہاں تک کہ جب پہنچا میں اس آیت پر ﴿فكيف اذا جئنا﴾ الآیۃ اشارہ کیا رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے یعنی بس کرو، سونظر کی میں نے ان کی طرف اور آنکھیں ان کی آنسو بہاتی تھیں۔

فائدہ : ایسی ہی روایت کی ابوالاحوص نے اعمش سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے عبداللہ سے اور حقیقت میں وہ سند یوں ہے کہ روایت ہے ابراہیم سے وہ روایت کرتے ہیں عبیدہ سے وہ عبداللہ سے۔

❀❀❀❀

(۳۰۲۵) **عَنْ إِبْرٰهِيمَ** عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**إِقْرَأْ عَلَيَّ**)) فَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ أَقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ أُنْزِلَ؟ قَالَ: ((**إِنِّيْ أُحِبُّ أَنْ أَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِيْ**)) فَقَرَأْتُ سُوْرَةَ النِّسَآءِ حَتّٰى بَلَغْتُ ﴿ **وَجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰؤُلَاءِ شَهِيْدًا** ﴾ قَالَ: فَرَأَيْتُ عَيْنَيِ النَّبِيِّ ﷺ تَهْمُلَانِ. (صحيح) [ق]

ترجمہ: روایت ہے ابراہیم سے وہ روایت کرتے ہیں عبیدہ سے وہ عبداللہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے کہ پڑھو تم مجھ پر قرآن سو عرض کی میں نے کہ اے رسول اللہ کے میں پڑھوں آپؐ کے آگے اور آپؐ ہی پر تو نازل ہوا ہے تو فرمایا آپؐ نے میں دوست رکھتا ہوں کہ سنوں اس کو اپنے غیر سے کہ کہا عبداللہ نے کہ پڑھی میں نے سورۂ نساء یہاں تک کہ پہنچا میں اس آیت تک ﴿وَجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰؤُلَآءِ شَهِيْدًا﴾ کہا عبداللہ نے کہ پھر دیکھا میں نے دونوں آنکھوں کو نبی ﷺ کے کہ آنسو بہاتی تھیں۔

فائدہ : یہ روایت صحیح تر ہے ابوالاحوص کی روایت سے روایت کی ہم سے۔ سوید بن نضر نے انہوں نے ابن مبارک سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے اعمش سے معاویہ بن ہشام کی روایت کی مانند۔

مترجم: پوری آیت یوں ہے ﴿فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰؤُلَآءِ شَهِيْدًا﴾ یعنی پھر کیا حال ہوگا جب بلائیں گے ہم ہر امت میں سے احوال کہنے والا اور بلائیں گے تجھ کو ان لوگوں پر احوال بتانے والا۔ انتہٰی۔ اور اس آیت میں خطاب ہے رسول اللہ ﷺ کی طرف اور کمال فضیلت ہے آپ کی۔

❀❀❀❀

(۳۰۲۶) **عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ** قَالَ: **صَنَعَ لَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ طَعَامًا فَدَعَانَا وَسَقَانَا مِنَ الْخَمْرِ، فَأَخَذَتِ الْخَمْرُ مِنَّا وَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ، فَقَدَّمُوْنِيْ فَقَرَأْتُ: قُلْ يَآأَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ لَا أَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ وَنَحْنُ نَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ: فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى ﴿ يَآأَيُّهَاالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَأَنْتُمْ سُكَارٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ ﴾**. (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے علی بن ابوطالبؓ سے کہا انہوں نے کہ تیار کیا ہمارے لیے عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے کچھ کھانا اور دعوت دی ہم کو اور پلائی ہم کو کچھ شراب سو لی شراب نے عقل ہماری اور نماز کا وقت آیا سو لوگوں نے مجھے آگے کیا یعنی امام بنایا پس پڑھی میں نے سورۃ ﴿قل یاایھا الکفرون لا اعبد ما تعبدون ونحن نعبد ما تعبدون﴾ یعنی کہہ دے تو اے نبی کہ کافرو نہیں پوجتا میں جو تم پوجتے ہو اور ہم پوجتے ہیں جو تم پوجتے ہو اور یہ غلطی کی حضرت علیؓ نے پس اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت ﴿یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا﴾ سے آخر تک یعنی اے ایمان والو مت نزدیک جاؤ تم نماز کے اس حال میں کہ تم نشہ میں ہو جب تک کہ نہ جانو تم کہ کیا کہتے ہو یعنی ہوش نہ آئے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے۔

مترجم: یہ دوسری آیت ہے کہ شراب کے باب میں نازل ہوئی اس کے بعد پھر تیسری آیت میں حرمت نازل ہوئی۔

❀ ❀ ❀ ❀

(٣٠٢٧) عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ : أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ خَاصَمَ الزُّبَيْرَ فِيْ شِرَاجِ الْحَرَّةِ الَّتِيْ يَسْقُوْنَ بِهِ النَّخْلَ، فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ سَرِّحِ الْمَاءَ يَمُرُّ فَأَبٰى عَلَيْهِ، فَاخْتَصَمُوْا إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِلزُّبَيْرِ : **((اسْقِ يَازُبَيْرُ! وَأَرْسِلِ الْمَاءَ إِلٰى جَارِكَ))**، فَغَضِبَ الْأَنْصَارِيُّ، وَقَالَ : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ أَنْ كَانَ ابْنَ عَمَّتِكَ؟ فَتَغَيَّرَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ : **((يَازُبَيْرُ! اسْقِ وَاحْبِسِ الْمَاءَ حَتّٰى يَرْجِعَ إِلَى الْجَدْرِ))** فَقَالَ الزُّبَيْرُ : وَاللّٰهِ إِنِّيْ لَأَحْسِبُ هٰذِهِ الْاٰيَةَ نَزَلَتْ فِيْ ذٰلِكَ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ. (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے عروہ بن زبیر سے کہ انہوں نے روایت کی عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے کہا عبداللہ نے کہ ایک مرد انصار میں سے لڑا زبیرؓ سے بھیا کے پانی کے لیے جو پتھریلی زمین سے آتا تھا کہ جس سے وہاں کے لوگ کھجور کے درختوں کو سینچتے تھے سو انصاری نے کہا زبیرؓ سے کہ چھوڑ دو چلا جائے سو نہ مانا انہوں نے پس جھگڑتے آئے وہ لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے زبیر سے کہ تم سینچ لو پہلے اپنا کھیت اے زبیر اور پھر چھوڑ دو پانی اپنے ہمسایہ کے کھیت کی طرف اور زبیر رضی اللہ عنہ کا کھیت بلند تھا اور پانی کے قریب تھا اس کے بعد انصاری کا کھیت تھا سو غصہ ہوا انصاری اور اس نے کہا یا رسول اللہ یہ بات آپؐ نے اس لیے فرمائی کہ زبیر آپؐ کے پھوپھیرے بھائی ہیں یعنی آپؐ نے ان کی طرف داری کی پس متغیر ہو گیا چہرہ مبارک رسول اللہ ﷺ کا اور پھر فرمایا آپؐ نے کہ اے زبیر! تم سینچ لو اپنا کھیت اور روک رکھو پانی کو یہاں تک کہ پہنچ جائے کھیت کے منڈیر تک، سو کہا زبیر رضی اللہ عنہ نے قسم ہے اللہ تعالیٰ کی میں یقین کرتا ہوں کہ یہ آیت نازل ہوئی اسی مقدمہ میں ﴿فلا وربك﴾ سے آخر تک۔

فائدہ: سنا میں نے محمد سے کہتے تھے روایت کی ابن وہب نے یہ حدیث لیث بن سعد سے اور یونس نے زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما بن زبیر سے اور نہیں ذکر کیا اس میں عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کا۔

مترجم: پوری آیت یوں ہے: ﴿فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا﴾ ۔یعنی سو قسم ہے تیرے رب کی ان کو ایمان نہ ہوگا جب تک کہ تجھ کو منصف نہ جانیں جو جھگڑا اٹھے آپس میں پھر نہ پائیں اپنے جی میں خفگی تیرے فیصلہ سے اور قبول رکھیں مان کر۔ انتہٰی۔ اور وہ شخص منافق تھا اگرچہ قبیلہ انصار میں تھا اور آنحضرت ﷺ نے اولاً ایک امر مصالحت اور احسان کا زبیر کو فرمایا کہ تم کچھ پانی لے کر پانی اپنے ہمسایہ کے لیے چھوڑ دو یہ نہیں کہ وہ کچھ امر شرعی تھا بعد اس کے جب انصاری نے جہالت کی آپ نے زبیر رضی اللہ عنہ کو فرمایا کہ اپنا حق پورا لے لو کہ یہ قابل احسان نہیں۔ اور بعضوں نے کہا ہے کہ حکم ثانی اس انصاری کی سزا تھی اور اس کی جہالت کا عوض اور بدلا مگر قول اوّل ظاہر تر ہے۔ (لمعات)

❀❀❀❀

(۳۰۲۸) **عَنْ** زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّهُ قَالَ فِيْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ: ﴿**فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِيْنَ فِئَتَيْنِ**﴾ قَالَ: رَجَعَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ أُحُدٍ فَكَانَ النَّاسُ فِيْهِمْ فَرِيْقَيْنِ فَرِيْقٌ مِنْهُمْ يَقُوْلُ: اقْتُلْهُمْ، وَفَرِيْقٌ يَقُوْلُ: لَا، فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ: ﴿**فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِيْنَ فِئَتَيْنِ**﴾ فَقَالَ: ((**إِنَّهَا طَيْبَةُ**)) وَقَالَ: ((**إِنَّهَا تَنْفِي الْخَبَثَ كَمَا تَنْفِي النَّارُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ**)). (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے اس آیت کی تفسیر میں ﴿فمالكم في المنافقين فئتين﴾ کہا کہ لوٹ گئے چند لوگ اصحاب نبی ﷺ کے احد کے دن یعنی جہاد سے، سو لوگ ان میں دو فریق ہو گئے ایک فریق کہنے لگا کہ ان کو قتل کریں گے ہم اور دوسرا کہنے لگا کہ نہیں یعنی ان کو مارنا نہ چاہیے کہ کلمہ گو ہیں پس یہ آیت نازل ہوئی پھر کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ مدینہ پاک ہے اور کہا کہ وہ دور کرتا ہے ناپاکی کو جیسے دور کرتی ہے آگ میل لوہے کا یعنی مدینہ پاک ہے اللہ تعالیٰ ان ناپاکوں کو وہاں سے نکال دے گا ان شاء اللہ تعالیٰ۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: پوری آیت یوں ہے ﴿فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِيْنَ فِئَتَيْنِ وَاللّٰهُ أَرْكَسَهُمْ بِمَا كَسَبُوْا أَتُرِيْدُوْنَ أَنْ تَهْدُوْا مَنْ أَضَلَّ اللّٰهُ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِيْلًا﴾ یعنی پھر تم کو کیا پڑا ہے منافقوں کے واسطے دو جانب ہو رہے ہو اور اللہ نے الٹ دیا ان کو ان کے کاموں پر کیا تم چاہتے ہو کہ راہ پر لاؤ جس کو بچلایا اللہ تعالیٰ نے اور جس کو اللہ تعالیٰ راہ نہ دے پھر تو نہ پائے اس کے لیے کوئی راہ انتہٰی اور اس آیت کے شان نزول میں کئی قول ہیں اول تو یہی ہے جو اس روایت میں مذکور ہوا یعنی جو لوگ جنگ احد میں جہاد سے پھر گئے دوسرے مجاہد نے کہا ہے کہ کچھ لوگ مدینہ میں آ کر مسلمان ہوئے اور آپ سے اجازت چاہی کہ ہم مکہ جا کر کچھ مال

تجارت لائیں اور وہاں بیٹھ رہے اور مرتد ہو گئے، ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی۔ تیسرے بعض مفسرین نے کہا کہ مراد اس سے وہ لوگ ہیں کہ مکہ میں تھے اور مسلمان ہوئے مگر ہجرت نہ کی اور کافروں کے مددگار رہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(۳۰۲۹) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((يَجِيْءُ الْمَقْتُوْلُ بِالْقَاتِلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ نَاصِيَتُهُ وَرَأْسُهُ بِيَدِهِ وَأَوْدَاجُهُ تَشْخَبُ دَمًا يَقُوْلُ: يَارَبِّ! قَتَلَنِيْ هٰذَا حَتّٰى يُدْنِيَهُ مِنَ الْعَرْشِ))، قَالَ: فَذَكَرُوْا لِابْنِ عَبَّاسٍ التَّوْبَةَ فَتَلَا هٰذِهِ الْآيَةَ: ﴿ وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ ﴾ قَالَ وَ مَا نُسِخَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ وَلَا بُدِّلَتْ وَأَنّٰى لَهُ التَّوْبَةُ؟. (اسنادہ صحیح) تخریج المشکاۃ (۳٤٦٥ التحقیق الثانی) التعلیق الرغیب (۲۰۳/۳)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ آئے گا مقتول قاتل کے ساتھ قیامت کے دن کہ پیشانی کے بال اور سر قاتل کا مقتول کے ہاتھ میں ہوگا اور مقتول کے گلے کی رگوں سے خون بہتا ہوگا اور وہ کہے گا کہ اے رب میرے اس نے مجھے قتل کیا یہاں تک کہ لے جائے گا وہ قاتل کو عرش کے نزدیک کہا راوی نے کہ پھر ذکر کیا لوگوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے توبہ کا یعنی توبہ اس کی قبول ہے یا نہیں تو پڑھی انہوں نے یہ آیت ﴿ ومن يقتل مومناً﴾ آخر تک۔ اور کہا کہ منسوخ نہیں ہوئی یہ آیت اور نہ بدلی گئی اور اس کی توبہ کہاں قبول ہو سکتی ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ اور روایت کی بعضوں نے یہی حدیث عمرو بن دینار سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مانند اس کے اور مرفوع نہ کیا اس کو یعنی آپ کا قول نہیں ٹھہرایا۔

مترجم: پوری آیت یوں ہے ﴿وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيْهَا وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهٗ وَأَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِيْمًا ﴾۔ یعنی اور جو کوئی مارے مسلمانوں کو قصد کر کے تو اس کی سزا دوزخ ہے پڑا رہے اس میں اور اللہ تعالیٰ کا اس پر غضب ہوا اور اس کو لعنت کی اور اس کے واسطے تیار کیا بڑا عذاب۔

فائدہ: ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول اوپر مذکور ہوا اور بعضے علماء نے کہا ہے کہ سزا اس کی یہی ہے جو یہاں مذکور ہوئی آگے اللہ مالک ہے یعنی چاہے معاف کرے یا نہ کرے لیکن اگر قصاص میں مارا گیا تو سب کے نزدیک پاک ہوا اور بیضاوی نے کہا ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جو توبہ قبول نہ ہونا بیان کیا شاید اس سے تشدید مراد ہوا اور ان سے اس کے خلاف بھی مروی ہے اور جمہور قائل ہیں کہ یہ عذاب جو آیت میں مذکور ہے یہ اسی کے ساتھ مخصوص ہے جس نے توبہ نہ کی اس لیے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿ وانی لغفار لمن تاب ﴾ الآیۃ اور یہ عذاب اہل سنت کے نزدیک اسی کے واسطے ہے جس نے قتل مؤمن کو حلال جان کر ارتکاب کیا جیسا کہ عکرمہ وغیرہ نے ذکر کیا ہے یا خلود سے مدت دراز ہے نہ دوام اس لیے کہ بہت سی دلیلوں سے ثابت ہو چکا ہے کہ عذاب عصاۃ مؤمنین کا دائم نہیں۔

(۳۰۳۰) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مَرَّ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ عَلَى نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَمَعَهُ غَنَمٌ لَهُ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ، قَالُوا مَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ إِلَّا لِيَتَعَوَّذَ مِنْكُمْ، فَقَامُوا وَقَتَلُوهُ وَأَخَذُوا غَنَمَهُ، فَأَتَوْا بِهَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى ﴿ **يَآأَيُّهَاالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا إِذَا ضَرَبْتُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَتَبَيَّنُوْا وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ أَلْقَى إِلَيْكُمُ السَّلَامَ لَسْتَ مُؤْمِنًا** ﴾. (حسن صحیح) التعلیق علی الاحسان (۱۲۲/۷)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا انہوں نے کہ گزرا ایک مرد بنی سلیم کے قبیلے کا ایک گروہ پر اصحاب رسول اللہ ﷺ سے اور اس کے ساتھ اس کی بکریاں تھیں پھر سلام کیا اس نے اصحاب پر تو اصحاب بولے کہ اس نے سلام کیا اس لیے تا کہ بچ جائے تم سے پھر کھڑے ہوئے اصحاب اور قتل کیا اس کو اور چھین لیں بکریاں اس کی اور لائے ان کو رسول اللہ ﷺ کے پاس، سو اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت ﴿یاایها الذین امنوا﴾ سے آخر تک۔ یعنی اے ایمان والو! جب تم چلو اللہ کی راہ میں یعنی جہاد کو تو دریافت کرو اور نہ کہو اس کو جو تم پر سلام کرے کہ تو مومن نہیں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ اور اس باب میں اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔

❀❀❀❀

(۳۰۳۱) عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ ﴿ **لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ** ﴾ الْآيَةَ جَاءَ عَمْرُو ابْنُ أُمِّ مَكْتُوْمٍ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَكَانَ ضَرِيْرَ الْبَصَرِ، فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَا تَأْمُرُنِيْ؟ إِنِّيْ ضَرِيْرُ الْبَصَرِ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ هٰذِهِ الْآيَةَ ﴿ **غَيْرُ أُوْلِي الضَّرَرِ** ﴾ الآية، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((**إِيْتُوْنِيْ بِالْكَتِفِ وَالدَّوَاةِ أَوِ اللَّوْحِ وَالدَّوَاةِ**)). (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے جب کہ نازل ہوئی یہ آیت ﴿لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُوْنَ﴾ الآية. آئے عمرو بن ام مکتوم نبی ﷺ کے پاس اور وہ نابینا تھے سو کہا انہوں نے کہ یا رسول اللہ آپ مجھے کیا حکم فرماتے ہیں اور میں نابینا ہوں پس اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت ﴿غَيْرُ أُوْلِي الضَّرَرِ﴾ یعنی سوا ان لوگوں کے جن کو مرض ہے سو فرمایا نبی ﷺ نے لاؤ تم میرے پاس شانہ کی ہڈی اور دوات یا فرمایا تختی اور دوات۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور کہا گیا ہے اس روایت میں عمرو بن ام مکتوم اور بعضوں نے عبداللہ بن ام مکتوم کہا ہے اور عبداللہ بیٹے ہیں زائدہ کے اور ام مکتوم ان کی ماں ہیں۔

❀❀❀❀

(۳۰۳۲) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ: ﴿ **لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرُ أُوْلِي الضَّرَرِ** ﴾ عَنْ بَدْرٍ وَّالْخَارِجُوْنَ إِلَى بَدْرٍ، لَمَّا نَزَلَتْ غَزْوَةُ بَدْرٍ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ جَحْشٍ وَابْنُ أُمِّ مَكْتُوْمٍ: إِنَّا أَعْمَيَانِ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَهَلْ لَنَا رُخْصَةٌ؟ فَنَزَلَتْ ﴿ **لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرُ أُوْلِي**

الضَّرَرِ ﴾﴿ وَفَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجَاهِدِيْنَ عَلَى الْقَاعِدِيْنَ أَجْرًا عَظِيْمًا ﴾ فَهٰؤُلَاءِ الْقَاعِدُوْنَ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ **﴿ فَضَّلَ اللّٰهُ لْمُجَاهِدِيْنَ عَلَى الْقَاعِدِيْنَ أَجْرًا عَظِيْمًا ﴾** دَرَجَاتٍ مِنْهُ عَلَى الْقَاعِدِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ. (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا تفسیر میں اس آیت کی ﴿لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُوْنَ ﴾ الآیۃ۔ یعنی برابر نہیں ہیں بیٹھنے والے مؤمنوں میں سوا بیماری والوں کے۔ انتہیٰ۔ کہ مراد اس سے یہ ہے کہ برابر نہیں جو لوگ جنگ بدر سے بیٹھ رہے اور جو اس میں نکلے اور جب پیش آیا غزوہ بدر عبداللہ بن جحش اور ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہما نے کہا ہم دونوں نابینا ہیں یا رسول اللہ سو ہم کو رخصت ہے کہ جہاد میں نہ جائیں پس اتری یہ آیت ﴿لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ﴾ ﴿ وَفَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجَاهِدِيْنَ عَلَى الْقَاعِدِيْنَ دَرَجَةً ﴾۔ یعنی برابر نہیں جہاد سے بیٹھ رہنے والے مؤمنوں میں سے مگر جو بیمار اور معذور ہیں اور فضیلت دی ہے اللہ تعالیٰ نے مجاہدوں کو بیٹھنے والوں پر ایک درجہ فضیلت۔ انتہیٰ۔ سو کہا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ بیٹھنے والوں سے مراد اس آیت میں غیر معذور لوگ ہیں یعنی باقی رہے معذور لوگ وہ مجاہدوں کے برابر ہیں فرمایا اللہ تعالیٰ نے ﴿فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجَاهِدِيْنَ عَلَى الْقَاعِدِيْنَ أَجْرًا عَظِيْمًا ﴾ الخ یعنی فضیلت دی اللہ تعالیٰ نے مجاہدوں کو بیٹھنے والوں پر اجر عظیم ہے بہت درجے اپنی طرف سے۔ انتہیٰ۔ کہا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ یہاں بھی قاعدین سے وہی مؤمن مراد ہیں جو بیمار و معذور نہیں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور مقسم کو بعض محدثین نے کہا ہے کہ مولیٰ ہیں عبداللہ بن الحارث کے۔ اور بعض نے کہا ہے کہ مولیٰ ہیں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے اور کنیت مقسم کی ابوالقاسم ہے۔

مترجم: پوری آیتیں یوں ہیں ﴿لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ وَالْمُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجَاهِدِيْنَ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ عَلَى الْقَاعِدِيْنَ دَرَجَةً وَّكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى وَفَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجَاهِدِيْنَ عَلَى الْقَاعِدِيْنَ أَجْرًا عَظِيْمًا دَرَجَاتٍ مِّنْهُ وَمَغْفِرَةً وَّرَحْمَةً وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴾۔ یعنی نہیں برابر ہوتے بیٹھ رہنے والے مسلمانوں میں سے سوائے ضرر والوں کے یعنی جو بیمار اندھے لنگڑے ہیں اور جہاد کرنے والے اللہ کی راہ میں اپنے مالوں اور جانوں کے ساتھ بیٹھ رہنے والوں پر بزرگی دی اللہ تعالیٰ نے جہاد کرنے والوں کو اپنی جانوں اور مالوں کے ساتھ بیٹھ رہنے والوں ایک درجہ اور ہر ایک کو وعدہ دیا اللہ نے اچھا یعنی جنت کا اور بزرگی دی اللہ تعالیٰ نے جہاد کرنے والوں کو بیٹھ رہنے والوں پر ثواب ہے بڑا کئی درجہ اپنی طرف سے اور بخشش اور مہربانی اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔ انتہیٰ۔ اور غرض ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت مذکور میں یہ ہے کہ پہلی اور دوسری آیت میں قاعدین سے وہی لوگ مراد ہیں جو بیمار و معذور نہیں باقی رہے بیمار و معذور وہ اجر و ثواب میں مجاہدین کے برابر ہیں اور یہ بھی احتمال ہوسکتا ہے کہ پہلی آیت میں قاعدین سے لنگڑے لولے معذور

مراد ہوں کہ عزم نیت جہاد کی اور ذوق وشوق اس کا رکھتے ہیں مگر اپنی معذوری سے مجبور ہیں پس مجاہدین ان سے ایک درجہ افضل ہیں اس لیے کہ نیت عزم میں دونوں برابر ہیں فقط انواع مشقت وتعب اٹھانے سے مجاہد کو ایک درجہ فضیلت ہے اور دوسری آیت میں قاعدین سے اچھے تندرست لوگ مراد ہیں کہ باذن امیر شریک جہاد نہ ہوئے خواہ اس نظر سے کہ اور لوگ جوان کے سوا ہیں جہاد کو کافی ہیں یا کسی اور ضرروت دینی سے پس ان پر مجاہدین کو کئی درجہ فضیلت حاصل ہے۔ انتہیٰ۔ اور صاحب جلالین نے یہی توجیہ اختیار کی ہے غرض ان آیتوں میں بڑی فضیلت ہے مجاہدین کی تمام مؤمنین پر۔

❀❀❀❀

(۳۰۳۳) حَدَّثَنِيْ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ السَّاعِدِيُّ قَالَ: رَأَيْتُ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ فَأَقْبَلْتُ حَتّٰى جَلَسْتُ إِلٰى جَنْبِهِ، فَأَخْبَرَنَا أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمْلٰى عَلَيْهِ لَا يَسْتَوِى الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، قَالَ: فَجَاءَهُ ابْنُ أُمِّ مَكْتُوْمٍ وَهُوَ يُمِلُّهَا عَلَيَّ، فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! وَاللّٰهِ لَوْ أَسْتَطِيْعُ الْجِهَادَ لَجَاهَدْتُ، وَكَانَ رَجُلٌ أَعْمٰى، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهِ۔ وَفَخِذُهُ عَلٰى فَخِذِيْ۔ فَثَقُلَتْ حَتّٰى هَمَّتْ تَرُضُّ فَخِذِيْ، ثُمَّ سُرِّيَ عَنْهُ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْهِ ﴿ غَيْرُ أُولِى الضَّرَرِ ﴾.

(اسناده صحیح)

ترجمہ: مجھ سے بیان کیا سہل بن سعد ساعدی نے، کہا انہوں نے کہ دیکھا میں نے مروان کو مسجد میں بیٹھا ہوا سو آیا میں یہاں تک کہ بیٹھ گیا اس کے بازو میں سو خبر دی اس نے ہم کو کہ خبر دی اس کو زید بن ثابت نے کہ نبی ﷺ نے بتلایا ان کو یعنی لکھنے کے لیے ﴿لا يستوى القاعدون من المؤمنين﴾ الآیۃ یعنی برابر نہیں ہوتے قاعدین مؤمنوں میں سے اور جہاد کرنے والے اللہ تعالیٰ کی راہ میں۔ انتہیٰ۔ کہا راوی نے کہ آ گئے ان کے پاس ابن ام مکتوم اور آپؐ بتا رہے تھے مجھ کو سو عرض کی ابن ام مکتوم نے کہ یا رسول اللہ ﷺ قسم ہے اللہ کی اگر میں طاقت رکھتا تو بے شک جہاد کرتا اور تھے وہ مردنا بینا پھر اتاری اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولؐ پر اور آپ کی ران میری ران پر تھی سو بھاری ہوگئی کہ قریب تھی کہ کچلی جائے میری ران پھر کھل گئی طبیعت آپ کی، سو اتارے اللہ تعالیٰ نے یہ الفاظ آپؐ پر غير اولى الضرر۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور اس حدیث میں ایک مرد صحابی نے روایت کی ایک تابعی سے روایت کی سہل بن سعد نے مروان بن حکم سے اور مروان کو سماع نہیں ہے نبی ﷺ سے اور وہ تابعین میں سے ہے۔

مترجم: قولہ: سو بھاری ہوگئی۔ آہ۔ وحی کے نزول کے وقت آپ کا جسم مبارک بھاری ہو جاتا تھا اور کچھ غشی سی طاری ہو جاتی تھی پھر جب وہ کیفیت کم ہوتی آپؐ اصحاب کو جو اترا ہوتا بتلا دیتے۔

❀❀❀❀

(۳۰۳۴) عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ: قُلْتُ لِعُمَرَ إِنَّمَا قَالَ اللّٰهُ ﴿ أَنْ تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلٰوةِ إِنْ خِفْتُمْ ﴾ وَقَدْ أَمِنَ النَّاسُ، فَقَالَ عُمَرُ: عَجِبْتُ مِمَّا عَجِبْتَ مِنْهُ، فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ: ((صَدَقَةٌ تَصَدَّقَ اللّٰهُ بِهَا عَلَيْكُمْ فَاقْبَلُوْا صَدَقَتَهُ)). (اسنادہ صحیح) صحیح ابو دائود (۱۰۸۳)

ترجمہ: روایت ہے یعلی بن امیہ سے کہا انہوں نے کہ میں نے کہا حضرت عمرؓ سے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ قصر کرو نماز میں اگر تم کو خوف ہو یعنی کافروں کا اور اب تو لوگ امن میں ہیں یعنی اب قصر کیوں کر جائز ہوگا تو کہا حضرت عمرؓ نے تعجب کیا میں نے بھی اس چیز سے کہ جس سے تم نے تعجب کیا، سو ذکر کیا میں نے اس کا رسول اللہ ﷺ سے تو آپؐ نے فرمایا کہ یہ ایک صدقہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے عنایت کیا تم کو سو قبول کرو تم اس کے صدقے کو۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۳۰۳۵) حَدَّثَنَا أَبُوْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَزَلَ بَيْنَ ضَجْنَانَ وَعُسْفَانَ، فَقَالَ الْمُشْرِكُوْنَ: إِنَّ لِهٰٓؤُلَاءِ صَلٰوةً هِيَ أَحَبُّ إِلَيْهِمْ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَأَبْنَائِهِمْ، وَهِيَ الْعَصْرُ فَأَجْمِعُوْا أَمْرَكُمْ فَمِيْلُوْا عَلَيْهِمْ مَيْلَةً وَاحِدَةً وَأَنَّ جِبْرَائِيْلَ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَأَمَرَهُ أَنْ يَقْسِمَ أَصْحَابَهُ شَطْرَيْنِ فَيُصَلِّيَ بِهِمْ، وَتَقُوْمَ طَآئِفَةٌ أُخْرٰى وَرَائَهُمْ وَلْيَأْخُذُوْا حِذْرَهُمْ وَأَسْلِحَتَهُمْ، ثُمَّ يَأْتِيَ الْاٰخَرُوْنَ وَيُصَلُّوْنَ مَعَهُ رَكْعَةً وَاحِدَةً، ثُمَّ يَأْخُذُ هٰٓؤُلَاءِ حِذْرَهُمْ وَأَسْلِحَتَهُمْ فَتَكُوْنَ لَهُمْ رَكْعَةٌ رَكْعَةٌ وَلِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ رَكْعَتَانِ. (صحیح الاسناد)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ اترے ضجنان اور عسفان کے بیچ میں سو مشرکوں نے کہا کہ ان لوگوں کی ایک نماز ہے کہ وہ ان کو باپ بیٹوں سے بھی زیادہ عزیز ہے وہ نماز عصر ہے سو تم درست کر و اپنا کام اور دھاوا کرو ان پر ایک بارگی اور بتحقیق جبرئیل آئے نبی ﷺ کے پاس اور حکم کیا آپ کو کر دیں آپؐ اصحاب کو دو گروہ سو نماز ادا کرے ایک گروہ آپؐ کے ساتھ اور کھڑا ہو دوسرا گروہ ان سے الگ اور لے لیں اپنی ڈھالیں اور ہتھیار پھر آئیں دوسرے گروہ کے لوگ اور پڑھیں آپؐ کے ساتھ ایک رکعت پھر لے لیں یہ لوگ اپنی ڈھالیں اور ہتھیار سو ہوئی اصحاب کی ایک ایک رکعت اور رسول اللہ ﷺ کی دو رکعتیں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ غریب ہے عبداللہ بن شقیق کی روایت سے کہ وہ ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں۔ اور اس باب میں عبداللہ بن مسعود اور زید بن ثابت اور ابن عباس اور جابر اور ابو عیاش زرقی اور ابن عمر اور حذیفہ اور ابوبکرہ اور سہل بن ابو حثمہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ اور ابو عیاش کا نام زید بن صامت ہے۔

❀❀❀❀

(۳۰۳۶) **عَنْ قَتَادَةَ** بْنِ النُّعْمَانِ، قَالَ: كَانَ أَهْلُ بَيْتٍ مِنَّا يُقَالُ لَهُمْ بَنُو أُبَيْرِقٍ بِشْرٌ وَبَشِيْرٌ وَّمُبَشِّرٌ، فَكَانَ بُشَيْرٌ رَجُلًا مُنَافِقًا، يَقُوْلُ: الشِّعْرَ يَهْجُوْا بِهِ أَصْحَبَ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ يَنْحَلُهُ بَعْضَ الْعَرَبِ، ثُمَّ يَقُوْلُ: قَالَ فُلَانٌ كَذَا وَكَذَا، قَالَ فُلَانٌ كَذَا وَكَذَا، فَإِذَا سَمِعَ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ذٰلِكَ الشِّعْرَ، قَالُوْا: وَاللّٰهِ مَا يَقُوْلُ: هٰذَا الشِّعْرَ إِلَّا هٰذَا الْخَبِيْثُ أَوْ كَمَا قَالَ الرَّجُلُ وَقَالُوْا. ابْنُ الْأُبَيْرِقِ قَالَهَا. قَالَ وَكَانُوْا أَهْلَ بَيْتِ حَاجَةٍ وَفَاقَةٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَالْإِسْلَامِ وَكَانَ النَّاسُ إِنَّمَا طَعَامُهُمْ بِالْمَدِيْنَةِ التَّمْرُ وَالشَّعِيْرُ، وَكَانَ الرَّجُلُ إِذَا كَانَ لَهُ يَسَارٌ فَقَدِمَتْ ضَافِطَةٌ مِنَ الشَّامِ مِنَ الدَّرْمَكِ إِبْتَاعَ الرَّجُلُ مِنْهَا فَخَصَّ بِهَا نَفْسَهُ، وَأَمَّا الْعِيَالُ فَإِنَّمَا طَعَامُهُمُ التَّمْرُ وَالشَّعِيْرُ، فَقَدِمَتْ ضَافِطَةٌ مِنَ الشَّامِ فَابْتَاعَ عَمِّيْ رِفَاعَةُ بْنُ زَيْدٍ حِمْلًا مِنَ الدَّرْمَكِ فَجَعَلَهُ فِيْ مَشْرَبَةٍ لَهُ وَفِي الْمَشْرَبَةِ سِلَاحٌ، دِرْعٌ وَسَيْفٌ، فَعُدِيَ عَلَيْهِ مِنْ تَحْتِ الْبَيْتِ، فَنُقِبَتِ الْمَشْرَبَةُ وَأُخِذَ الطَّعَامُ وَالسِّلَاحُ. فَلَمَّا أَصْبَحَ أَتَانِيْ عَمِّيْ رِفَاعَةُ، فَقَالَ: يَا ابْنَ أَخِيْ إِنَّهُ قَدْ عُدِيَ عَلَيْنَا فِيْ لَيْلَتِنَا هٰذِهِ، فَنُقِبَتْ مَشْرَبَتُنَا وَذُهِبَ بِطَعَامِنَا وَسِلَاحِنَا، قَالَ: فَتَحَسَّسْنَا فِي الدَّارِ وَسَأَلْنَا فَقِيْلَ لَنَا قَدْرَأَيْنَا بَنِيْ أُبَيْرِقٍ إِسْتَوْقَدُوْا فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ، وَلَا نُرٰى فِيْمَا نَرٰى إِلَّا عَلٰى بَعْضِ طَعَامِكُمْ، قَالَ: وَكَانَ بَنُوْأُبَيْرِقٍ، قَالُوْا۔ وَنَحْنُ نَسْأَلُ فِي الدَّارِ۔ وَاللّٰهِ مَا نُرٰى صَاحِبَكُمْ إِلَّا لَبِيْدَ بْنَ سَهْلٍ رَجُلٌ مِنَّا، لَهُ صَلَاحٌ وَإِسْلَامٌ فَلَمَّا سَمِعَ لَبِيْدٌ إِخْتَرَطَ سَيْفَهُ، وَقَالَ: أَنَا أَسْرِقُ فَوَاللّٰهِ لَيُخَالِطَنَّكُمْ هٰذَا السَّيْفُ أَوْ لَتُبَيِّنُنَّ هٰذِهِ السَّرِقَةَ قَالُوْا: إِلَيْكَ عَنَّا أَيُّهَا الرَّجُلُ فَمَا أَنْتَ بِصَاحِبِهَا فَسَأَلْنَا فِي الدَّارِ حَتّٰى لَمْ نَشُكَّ أَنَّهُمْ أَصْحَابُهَا، فَقَالَ لِيْ عَمِّيْ يَاابْنَ أَخِيْ لَوْ أَتَيْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرْتَ ذٰلِكَ لَهُ قَالَ قَتَادَةُ فَاتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ إِنَّ أَهْلَ بَيْتٍ مِنَّا أَهْلَ جَفَاءٍ عَمَدُوْا إِلٰى عَمِّيْ رِفَاعَةَ بْنِ زَيْدٍ فَنَقَبُوْا مَشْرَبَةً لَهُ وَأَخَذُوْا سِلَاحَهُ وَطَعَامَهُ فَلْيَرُدُّوْا عَلَيْنَا سِلَاحَنَا، فَأَمَّا الطَّعَامُ فَلَا حَاجَةَ لَنَا فِيْهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((**سَاٰمُرُ فِيْ ذٰلِكَ**)). فَلَمَّا سَمِعَ بَنُوْ أُبَيْرِقٍ أَتَوْا رَجُلًا مِنْهُمْ، يُقَالُ لَهُ: أَسِيْرُ بْنُ عُرْوَةَ فَكَلَّمُوْهُ فِيْ ذٰلِكَ فَاجْتَمَعَ فِيْ ذٰلِكَ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ الدَّارِ، فَقَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّ قَتَادَةَ بْنَ النُّعْمَانِ وَعَمَّهُ عَمَدَا إِلٰى أَهْلِ بَيْتٍ مِنَّا أَهْلِ إِسْلَامٍ وَصَلَاحٍ يَرْمُوْنَهُمْ بِالسَّرِقَةِ مِنْ غَيْرِ بَيِّنَةٍ، وَلَا ثَبْتٍ. قَالَ قَتَادَةُ: فَأَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَكَلَّمْتُهُ فَقَالَ: ((**عَمَدْتَ إِلٰى أَهْلِ بَيْتٍ ذُكِرَ مِنْهُمْ إِسْلَامٌ وَصَلَاحٌ تَرْمِيْهِمْ بِالسَّرِقَةِ عَلٰى غَيْرِ ثَبْتٍ وَبَيِّنَةٍ**)). قَالَ: فَرَجَعْتُ وَلَوَدِدْتُ أَنِّيْ خَرَجْتُ مِنْ بَعْضِ مَالِيْ وَلَمْ أُكَلِّمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِيْ ذٰلِكَ، فَأَتَانِيْ عَمِّيْ رِفَاعَةُ، فَقَالَ: يَاابْنَ أَخِيْ مَا صَنَعْتَ، فَأَخْبَرْتُهُ بِمَا قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ: اَللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ، فَلَمْ تَلْبَثْ أَنْ نَزَلَ الْقُرْاٰنُ: ﴿ **إِنَّآ أَنْزَلْنَآ إِلَيْكَ الْكِتٰبَ**

بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَآ أَرَاكَ اللّٰهُ وَلَا تَكُنْ لِّلْخَآئِنِيْنَ خَصِيْمًا ﴾. بَنِيْ أُبَيْرِقٍ ﴿ وَاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ ﴾ مِمَّا قُلْتَ لِقَتَادَةَ ﴿ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴾، ﴿ وَلَا تُجَادِلْ عَنِ الَّذِيْنَ يَخْتَانُوْنَ أَنْفُسَهُمْ إِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ خَوَّانًا أَثِيْمًا ﴾، ﴿ يَّسْتَخْفُوْنَ مِنَ النَّاسِ وَلَا يَسْتَخْفُوْنَ مِنَ اللّٰهِ وَهُوَ مَعَهُمْ ﴾. إِلٰى قَوْلِهِ ﴿ رَحِيْمًا ﴾ أَيْ: لَوِ اسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ لَغَفَرَلَهُمْ ﴿ وَمَنْ يَّكْسِبْ إِثْمًا فَإِنَّمَا يَكْسِبُهُ عَلٰى نَفْسِهِ ﴾ إِلٰى قَوْلِهِ ﴿ إِثْمًا مُّبِيْنًا ﴾ قَوْلَهُمْ لِلَبِيْدٍ ﴿ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ وَرَحْمَتُهُ ﴾. إِلٰى قَوْلِهِ ﴿ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ أَجْرًا عَظِيْمًا ﴾ فَلَمَّا نَزَلَ الْقُرْاٰنُ أُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِالسِّلَاحِ فَرَدَّهُ إِلٰى رِفَاعَةَ. فَقَالَ قَتَادَةُ: لَمَّا أَتَيْتُ عَمِّيْ بِالسِّلَاحِ، وَكَانَ شَيْخًا قَدْ عَشَا أَوْعَسَا الشَّكُّ مِنْ أَبِيْ عِيْسٰى۔ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكُنْتُ أَرٰى إِسْلَامَهُ مَدْخُوْلًا، فَلَمَّا أَتَيْتُهُ قَالَ: يَاابْنَ أَخِيْ! هُوَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، فَعَرَفْتُ أَنَّ إِسْلَامَهُ كَانَ صَحِيْحًا، فَلَمَّا نَزَلَ الْقُرْاٰنُ لَحِقَ بُشَيْرٌ بِالْمُشْرِكِيْنَ ، فَنَزَلَ عَلٰى سُلَافَةَ بِنْتِ سَعْدِ! بْنِ سُمَيَّةَ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى ﴿ وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ○ إِنَّ اللّٰهَ لَايَغْفِرُ أَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا بَعِيْدًا ﴾ فَلَمَّا نَزَلَ عَلٰى سُلَافَةَ رَمَاهَا حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ بِأَبْيَاتٍ مِنْ شِعْرِهِ، فَأَخَذَتْ رَحْلَهُ فَوَضَعَتْهُ عَلٰى رَأْسِهَا، ثُمَّ خَرَجَتْ بِهٖ فَرَمَتْ بِهٖ فِي الْأَبْطَحِ، ثُمَّ قَالَتْ: أَهْدَيْتَ لِيْ شِعْرَ حَسَّانَ مَا كُنْتَ تَأْتِيْنِيْ بِخَيْرٍ. (اسناده حسن)

ترجمہ: روایت ہے قتادہ بن نعمان سے کہا انہوں نے کہ ایک گھر والے لوگ تھے ہم میں سے یعنی انصار میں سے کہ ان کو بنوابیرق کہتے تھے اور وہ تین بھائی بشیر اور بشر اور مبشر اور بشیر ایک مرد منافق تھا کہ شعر کہتا تھا ہجو میں اصحاب رسول اللہ ﷺ کے پھر منسوب کردیتا تھا ان شعروں کو بعض عرب کی طرف اور کہتا تھا کہ فلانے نے ایسا کہا پھر جب سنتے تھے اس کو اصحاب رسول اللہ ﷺ کہتے تھے قسم ہے اللہ کی نہیں کہا یہ شعر مگر اسی خبیث یعنی بشیر نے یا جیسا کہا ہو راوی نے اور کہتے اصحاب کہ یہ شعر ابن ابیرق نے کہا ہے راوی نے کہا کہ وہ لوگ محتاج اور فاقہ والے تھے جاہلیت میں بھی اور اسلام میں بھی اور مدینہ میں لوگوں کا کھانا کھجور اور جو ہی تھا اور آدمی کو جب کچھ میسر ہوتا اور کوئی بنجارہ آجاتا ملک شام سے میدہ لے کر تو وہ اس کو خرید لیتا کچھ خاص اپنے لیے اور لڑکے بالوں کا تو کھانا وہی کھجور اور جو رہتے، سو آیا ایک بنجارہ شام سے اور خریدی میرے چچا رفاعہ بن زید نے ایک گون میدہ کی اور رکھ دیا اس کو ایک جھروکے میں اور اس جھروکے میں ہتھیار بھی تھے زرہ اور تلوار پھر زیادتی کی گئی اس پر گھر کے نیچے سے اور سرنگ لگائی گئی جھروکے میں اور لے لیا گیا وہی میدہ اور ہتھیار یعنی چوری ہوگیا پھر جب صبح ہوئی آئے میرے پاس چچا میرے رفاعہ اور کہا اے میرے بھائی کے بیٹے ہم پر ظلم ہوا آج کی رات اور نقب لگائی گئی ہمارے جھروکے

میں اور ہمارا امیدہ اور ہتھیار کوئی لے گیا کہا راوی نے پھر دریافت کیا ہم نے محلّہ میں اور پوچھا سو کسی نے ہم سے کہا کہ ہم نے دیکھا بنی ابیرق آگ جلا رہے تھے آج کی رات اور ہم تو یہی خیال کرتے ہیں کہ وہ تمہارے ہی طعام پر ہوگی یعنی جو چوری کیا گیا ہے کہا راوی نے بنی ابیرق کہتے تھے کہ ہم نے جو پوچھا محلّہ میں تو قسم ہے اللہ کی ہمارے خیال میں نہیں آتا چور تمہارا مگر لبید بن سہل اور وہ ایک مرد صالح اور مسلمان تھا ہم میں سے پھر جب سنی لبید بن سہل نے یہ بات کہ بنو ابیرق مجھے چوری لگاتے ہیں نکال لی اپنی تلوار اور کہا کہ میں چوری کرتا ہوں سو قسم ہے اللہ کی کہ میں تم کو بھی تلوار لگاؤں گا نہیں تو تم دریافت کرو اس چوری کو وہ لوگ بولے کہ تو اپنی تلوار تک رہ اے مرد سو تو چوری کرنے والا نہیں پھر اور پوچھ پاچھ کی ہم نے محلّہ میں یہاں تک کہ ہم کو کچھ شک نہ رہا اس میں کہ بنی ابیرق ہی چور ہیں سو مجھ سے کہا میرے چچا نے اے میرے بھائی کے بیٹے اگر تم جاتے رسول اللہ ﷺ کے پاس اور ذکر کرتے ان سے یعنی تو شاید ہماری چیز مل جاتی تو کہا قتادہؓ نے کہ آیا میں رسول اللہ ﷺ کے پاس اور عرض کی میں نے کہ ایک گھر والے ہم میں سے کہ ظالم ہیں آئے میرے چچا رفاعہ بن زید کے گھر اور نقب لگائی جھروکے میں اور لے گئے ہتھیار اور غلہ ان کا سو ہم چاہتے ہیں کہ پھیر ملے ہم کو ہتھیار ہمارے اور غلہ کی ہم کو حاجت نہیں سو فرمایا نبی ﷺ نے کہ اب میں فیصلہ کرتا ہوں اس کا پھر جب سنا بنی ابیرق نے آئے ایک مرد کے پاس اپنی قوم میں سے کہ اس کا نام اسیر بن عروہ تھا اور گفتگو کی اس سے اس باب میں اور جمع ہوئے اس کے لیے بہت سے لوگ محلّہ کے اور عرض کی کہ اے رسول اللہ کے تحقیق قتادہ بن نعمان اور ان کے چچا ہمارے ایک گھر والوں پر جو اہل اسلام اور اہل صلاح ہیں تہمت لگاتے ہیں چوری کی بغیر گواہ اور وجہ ثبوت کے کہا قتادہ نے پھر آیا میں رسول اللہ ﷺ کے پاس اور گفتگو کی میں نے سو فرمایا آپ نے کہ تو ایک گھر والوں پر کہ جن کے اسلام اور صلاح کا چرچا ہوتا ہے چوری لگاتا ہے بغیر کسی وجہ ثبوت اور گواہ کے کہا قتادہ نے کہ پھر میں لوٹا اور دوست رکھتا تھا کہ جاتا رہتا کچھ مال میرا مگر نہ کلام کرتا میں رسول اللہ ﷺ سے اس باب میں پھر آئے میرے چچا رفاعہ اور کہا اے بھتیجے میرے کیا کیا تم نے سو خبر دی میں نے ان کو آپ کے قول کی سو کہا انہوں نے اللہ تعالیٰ مددگار ہے پھر کچھ دیر نہ ہوئی کہ اتری یہ آیت قرآن کی ﴿انا انزلنا الیك الکتاب﴾ الآیۃ۔ یعنی فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ اتاری ہم نے تیری طرف کتاب حق کے ساتھ تاکہ حکم کرے تو لوگوں میں جیسا دکھلائے تجھ کو اللہ اور نہ ہو تو چوروں کی طرف سے جھگڑنے والا اور مراد چوروں سے بنی ابیرق ہیں اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے ﴿واستغفر اللہ﴾ یعنی مغفرت مانگ اللہ تعالیٰ سے اس بات کی کہ کہی تو نے قتادہؓ سے اور فرمایا ﴿إِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَحِيْمًا وَلَا تُجَادِلْ عَنِ الَّذِيْنَ يَخْتَانُوْنَ أَنْفُسَهُمْ﴾ سے ﴿رَحِيْمًا﴾ تک یعنی اگر مغفرت مانگیں وہ اللہ تعالیٰ سے تو بخش دے وہ اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے ﴿وَمَنْ يَّكْسِبْ إِثْمًا فَإِنَّمَا يَكْسِبُهُ عَلٰى نَفْسِهِ﴾ یعنی جو کماتا ہے گناہ اس کا عذاب اسی کی جان پر ہے ﴿إِثْمًا مُّبِيْنًا﴾ تک اور مراد اس سے بنی ابیرق کا قول ہے لبید بن سہل کے لیے یعنی جو اوپر مذکور ہوا اور فرمایا ﴿وَلَوْلَا فَضْلُ

اللّٰه عَلَيْكَ وَرَحْمَتُهُ ﴾ سے فَسُوفَ نُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا تک پھر جب اترا قرآن لے آئے رسول اللہ ﷺ کے پاس ہتھیار اور دے دیئے آپؐ نے وہ رفاعہ کو پھر کہا قتادہؓ نے جب لایا میں اپنے چچا کے پاس ہتھیار اور وہ بوڑھے تھے کہ ان کی بینائی میں ضعف تھا اور ابوعیسیٰ کو شک ہے کہ عشا بشین معجمہ کہا یا بسین مہملہ اور ان کی بینائی میں ضعف ہو گیا تھا ایام جاہلیت میں اور میں گمان کرتا تھا کہ اسلام میں ان کے کچھ خلل ہے پھر جب میں لایا ان کے پاس ہتھیار کہا انہوں نے کہ اے بھتیجے میرے یہ صدقہ ہے اللہ کے راہ میں پس جان لیا میں نے اسلام ان کا صحیح تھا پھر جب اترا قرآن مل گیا بشیر مشرکوں میں اور اترا وہ سلافہ بنت سعد بن سمیہ کے پاس سو اتاری اللہ تعالیٰ نے اس کے حق میں یہ آیت ﴿ومن يشاقق الرسول﴾ سے ﴿بعيداً﴾ تک یعنی جو نا فرمانی کرے رسول کی بعد اس کے کہ کھل گئی اس پر ہدایت اور چلے مؤمنوں کے راہ سے الگ پھیر دیں گے ہم اس کو جدھر پھرا اور داخل کریں ہم اس کو جہنم میں اور وہ برا ٹھکانا ہے اللہ تعالیٰ ہرگز نہ بخشے گا یہ کہ شریک کیا جائے اس کے ساتھ اور بخش دے گا اس کے سوا جس کو چاہے اور جس نے شریک کیا اللہ تعالیٰ کے ساتھ وہ گمراہ ہوا پھر جب اترا بشیر سلافہ کے پاس ہجو کی اس کی حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے شعروں میں تب اٹھایا اس نے سامان بشیر کا اپنے سر پر پھر نکلی اور پھینک آئی اس کو میدان میں اور کہا بشیر سے کہ ہدیہ لایا تو میرے لیے حسان کا شعر یعنی تیرے سبب سے میری ہجو ہوئی تجھ سے کبھی مجھے خیر نہ پہنچے گی۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم کسی کو کہ مرفوع کیا اس کو سوا محمد بن سلمہ حرانی کے اور روایت کی یونس بن بکیر اور کئی لوگوں نے یہ حدیث محمد بن اسحاق سے انہوں نے عاصم بن عمر بن قتادہؓ سے مرسلاً نہیں ذکر کیا اس میں کہ روایت کی عاصم نے اپنے باپ سے اور انہوں نے ان کے دادا سے اور قتادہ بن نعمان اخیافی بھائی ہیں ابوسعید خدریؓ کے اور ابوسعید کا نام سعدؓ بن مالک بن سنان ہے۔

❀❀❀❀

(۳۰۳۷) عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ: مَا فِي الْقُرْآنِ آيَةٌ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ هٰذِهِ الْآيَةِ: ﴿ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ﴾. (ضعيف الاسناد) (اس میں ثویر بن ابوفاختہ ضعیف ہے)

ترجمہ: روایت ہے علیؓ بن ابوطالب سے کہا انہوں نے کہ نہیں قرآن میں کوئی آیت مجھے زیادہ پیاری اس آیت سے ﴿ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ ﴾ الاية۔ یعنی بے شک اللہ تعالیٰ نہ بخشے گا اس کو کہ شریک کیا جائے ساتھ اس کے اور بخش دے گا اس کے سوا جس کو چاہے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ اور ابوفاختہ کا نام سعد بن علاقہ ہے اور ثویر کی کنیت ابوالجہم ہے اور وہ کوفہ کے رہنے والے ہیں اور ان کو ابن عمرؓ اور ابن زبیرؓ سے سماع ہے۔ اور ابن مہدی ان پر کچھ طعن کرتے تھے۔

مترجم: اس آیت کے پیارے ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اس میں امید ہے شرک کے سواسب گناہوں کے معاف ہونے کی اور شرک بدترین معاصی ہے ہرگز قابل بخشائش نہیں۔ معاذ الله من ذلك۔

❀❀❀❀

(۳۰۳۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ ﴿ مَنْ يَعْمَلْ سُوْءًا يُجْزَ بِهِ ﴾ شَقَّ ذٰلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ فَشَكَوْا ذٰلِكَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ قَارِبُوْا وَسَدِّدُوْا، وَفِيْ كُلِّ مَا يُصِيْبُ الْمُؤْمِنَ كَفَّارَةٌ حَتّٰى الشَّوْكَةِ يُشَاكُهَا وَالنَّكْبَةِ يُنْكِبُهَا)). (اسناده صحيح) تخريج شرح عقيدة الطحاوية . ۳۹۰۔ سلسلة الأحاديث الضعيفة تحت الحديث (۲۹۲٤)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ جب نازل ہوئی یہ آیت ﴿من يعمل سوء يجزبه﴾ یعنی جو کوئی برا کرے گا ضرور بدلا پائے گا۔ گراں گزرا مسلمانوں پر اور بیان کیا اس کو رسول اللہ ﷺ سے فرمایا آپؐ نے نزدیک ہوتے جاؤ حق کے اور سیدھے رہو اور مؤمن کو ہر مصیبت میں کفارہ ہے گناہوں کا یہاں تک کہ کانٹا چبھے یا کوئی بلا آئے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ اور ابن محیصن کا نام عمر ہے جو بیٹے ہیں عبدالرحمٰن کے وہ بیٹے ہیں محیصن کے۔

❀❀❀❀

(۳۰۳۹) عَنْ أَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَأُنْزِلَتْ عَلَيْهِ هٰذِهِ الْآيَةُ ﴿ وَمَنْ يَّعْمَلْ سُوْءًا يُّجْزَ بِهِ وَلَا يَجِدْلَهُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ﴾ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَاأَبَابَكْرٍ! أَلَا أُقْرِئُكَ آيَةً أُنْزِلَتْ عَلَيَّ؟)) قُلْتُ: بَلٰى يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: فَأَقْرَأَنِيْهَا فَلَا أَعْلَمُ إِلَّا إِنِّيْ وَجَدْتُ إِقْتِصَامًا فِيْ ظَهْرِيْ فَتَمَطَّأْتُ لَهَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا شَأْنُكَ يَاأَبَابَكْرٍ؟)) قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ بِأَبِيْ أَنْتَ وَأُمِّيْ وَأَيُّنَالَمْ يَعْمَلْ سُوْءًا وَإِنَّا تَمُجْزِيُّوْنَ بِمَا عَمِلْنَا؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَمَّا أَنْتَ يَاأَبَابَكْرٍ وَالْمُؤْمِنُوْنَ، فَتُجْزَوْنَ بِذٰلِكَ فِي الدُّنْيَا حَتّٰى تَلْقَوُا اللّٰهَ وَلَيْسَ لَكُمْ ذُنُوْبٌ، وَأَمَّا الْآخَرُوْنَ فَيَجْتَمِعُ ذٰلِكَ لَهُمْ، حَتّٰى يُجْزَوْا بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). (ضعيف الاسناد) (اس میں موسیٰ بن عبیدہ ضعیف ہے)

ترجمہ: روایت ہے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ میں نبی ﷺ کے پاس تھا تب اتری یہ آیت ﴿مَنْ يَعْمَلْ سُوْءً يُجْزَبِهِ﴾ آیة یعنی جو برائی کرے گا بدلہ پائے گا اور نہ پائے گا اللہ کے سوا کوئی حمایتی نہ مددگار۔ انتہیٰ۔ پس فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ اے ابو بکر آیا نہ پڑھاؤں میں تجھ کو ایک آیت جو اتری ہے مجھ پر عرض کی میں نے کیوں نہیں اے رسول اللہ کے کہا ابو بکرؓ نے پھر پڑھائی مجھ کو آیت مذکورہ تو میں کچھ نہیں جانتا مگر پایا میں نے اپنی کمر کا ٹوٹنا سو انگڑائی لی میں نے اس کے سبب سے پس فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کیا حال ہے تمہارا اے ابو بکر عرض کی میں نے اے رسول اللہ کے میرے ماں

باپ فدا ہیں آپؐ پر کون ہم میں سے ایسا ہے کہ برائی نہ کی ہو اس نے تو کیا ضرور ہم بدلہ پائیں گے اپنے عملوں کا تب فرمایا رسول اللہ ﷺ نے آگاہ ہو اے ابوبکرؓ تجھے اور مؤمنین کو بدلا مل جائے گا برائیوں کا دنیا میں یہاں تک کہ ملاقات کریں گے اللہ تعالیٰ سے اور نہ ہوگا ان پر کوئی گناہ اور دوسرے لوگ یعنی منافق وغیرہ جو ہیں جمع ہوں گی ان کی برائیاں یہاں تک کہ وہ بدلا پائیں گے ان کا قیامت کے دن۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے۔اور اس کی اسناد میں گفتگو ہے اور موسیٰ بن عبیدہ ضعیف ہیں حدیث میں ضعیف کہا ہے ان کو یحییٰ بن سعید اور احمد بن حنبل نے اور مولیٰ بن سباع مجہول ہیں اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث اس سند کے سوا اور سند سے ابوبکرؓ سے اور اس کی اسناد بھی صحیح نہیں۔اور اس باب میں ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے۔

مترجم: خلاصہ ان احادیث کا یہ ہے کہ بلیات دنیاوی کامل الایمان لوگوں کے واسطے کفارہ ذنوب ہیں اور دافع عیوب وہو المطلوب ہے۔

❀❀❀❀

(۳۰۴۰) **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: خَشِيَتْ سَوْدَةُ أَنْ يُطَلِّقَهَا النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَتْ: لَا تُطَلِّقْنِي وَأَمْسِكْنِي وَاجْعَلْ يَوْمِي لِعَائِشَةَ، فَفَعَلَ فَنَزَلَتْ ﴿ **فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَآ أَنْ يُّصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا وَالصُّلْحُ خَيْرٌ** ﴾ فَمَا اصْطَلَحَا عَلَيْهِ مِنْ شَيْءٍ فَهُوَ جَائِزٌ. (اسناده صحيح) الارواء (۲۰۲۰)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا انہوں نے کہ خوف ہوا سودہ رضی اللہ عنہا کو کہ طلاق دے دیں گے اس کو نبی ﷺ یعنی بسبب بڑھاپے کے، سو عرض کی انہوں نے کہ طلاق نہ دیجیے آپؐ مجھ کو اور اپنی بیبیوں میں رکھئے اور معاف کر دیتی ہوں میں باری اپنی ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کو سو آپ نے ویسا ہی کیا پس اتری یہ آیت ﴿فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا أَنْ يُّصْلِحَا بَيْنَهُمَا﴾ الآیۃ۔یعنی گناہ نہیں شوہر اور بی بی پر کہ صلح کر لیں دونوں اور صلح بہتر ہے سو جس امر پر انہوں نے صلح کر لی جائز ہے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔غریب ہے۔

❀❀❀❀

(۳۰۴۱) **عَنِ** الْبَرَاءِ قَالَ: اٰخِرُ اٰيَةٍ أُنْزِلَتْ أَوْ اٰخِرُ شَيْءٍ أُنْزِلَ: ﴿ **يَسْتَفْتُوْنَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِي الْكَلَالَةِ** ﴾. (اسنادہ صحيح) صحيح أبي داود (۲۵۷۰)

ترجمہ: روایت ہے براء بن عازبؓ سے کہا انہوں نے کہ آخر آیت جو نازل ہوئی یا آخر جو چیز نازل ہوئی یہ آیت ہے ﴿يَسْتَفْتُوْنَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِي الْكَلَالَةِ﴾ الآیۃ۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔اور ابوالسفر کا نام سعید بن احمد ہے اور بعضوں نے ابن یحمد ثوری کہا ہے۔

❀❀❀❀

(٣٠٤٢) عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﴿يَسْتَفْتُوْنَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِي الْكَلَالَةِ﴾ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: ((**تُجْزِئُكَ آيَةُ الصَّيْفِ**)).

(اسناده صحيح) صحيح أبي داود (٢٥٧١)

ترجمہ: روایت ہے براءؓ سے کہ آیا ایک مرد رسول اللہ ﷺ کے پاس اور عرض کی کہ اے رسول اللہ کے کیا تفسیر ہے اس آیت کی ﴿یستفتونك... ﴾ الآیۃ سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کافی ہے تجھ کو اس کی تفسیر کے لیے وہ آیت جو گرمی میں نازل ہوئی۔

مترجم: بغوی فرماتے ہیں کہ یہ آیت حجۃ الوداع کے راہ میں ایام گرما میں نازل ہوئی اس لیے آیۃ الصیف مشہور ہوئی اور پوری آیت یوں ہے ﴿يَسْتَفْتُوْنَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِي الْكَلَالَةِ إِنِ امْرُؤٌ هَلَكَ لَيْسَ لَهُ وَلَدٌ وَّلَهُ أُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ وَهُوَ يَرِثُهَا إِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهَا وَلَدٌ فَإِنْ كَانَتَا اثْنَتَيْنِ فَلَهُمَا الثُّلُثَانِ مِمَّا تَرَكَ وَإِنْ كَانُوْا إِخْوَةً رِّجَالًا وَّنِسَاءً فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ﴾ یعنی تجھ سے فتویٰ پوچھتے ہیں کہہ اللہ فتویٰ دیتا ہے تم کو کلالہ کا اگر کوئی مر جائے اور نہ ہو اس کی اولاد اور اس کی ایک بہن ہو سو اس کے لیے آدھا ہے اس میں سے کہ چھوڑ گیا اور وہ وارث ہوتا ہے اس بہن کا اگر نہ ہو اس کی اولاد پھر اگر ہیں اس کی دو بہنیں تو ان دونوں کے لیے دو تہائی ہے اس میں سے کہ چھوڑ گیا اور اگر ہوں وہ وارث جماعت مرد اور عورتیں تو مرد کے لیے برابر حصہ دو عورتوں کے ہے۔ انتہی۔ اور کلالہ کا اطلاق تین شخصوں پر آتا ہے ایک وہ میت کہ والد اور ولد نہ چھوڑ گیا ہو۔ اور دوسرے ان وارثوں پر کہ جو میت کے والد و ولد نہ ہوں۔ تیسرے اس قرابت پر جو ولدیت اور والدیت کے نسبت سے نہ ہو پس قول اول پر ہیں ابوبکر صدیق اور عمر اور علی ؓ اور جمہور اہل علم کہ کہتے ہیں کہ کلالہ سے وہی میت مراد ہے جو والد و ولد نہ چھوڑ گیا ہو اور اسی پر اجماع ہے۔ اور مراد بہن سے اس آیت میں حقیقی بہن ہے یا علاتی یا اخیافی۔

خاتمہ سورہ نساء: ایک دفتر نعمت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لیے آسمان سے اتارا ہے اس میں بڑے بڑے عمدہ فوائد مذکور ہیں اور بہتر بہتر فوائد مسطور چنانچہ احکام فقہیہ میں سے احکام پرورش یتامیٰ کے اور تعداد منکوحات کی اور امر ادائے مہر کا اور امر یتامیٰ کی آزمائش کا وقت تفویض مال کے اور اس پر شاہد کر لینے کا وقت تفویض کے اور حصہ وارثوں کے ترکہ کے مال سے اور امر صدقہ کا وقت تقسیم ترکہ کے اور نہی و مذمت مال یتیم کے کھا جانے کی اور حصہ ذوی الفرائض کے اور حق اصبات کے اور حکم ان بیبیوں کا کہ مرتکب فواحش ہوں قبل نزول حد زنا اور حکم اذیت دینے کا زانیوں کے اور یہ دونوں حکم بعد نزول حد زنا منسوخ ہو گئے اور نہی بجبر عورتوں کے وارث ہو جانے سے اور حکم استبدال زن کا اور حرمت منکوحہ پدری اور بیان ان چودہ عورتوں کا جن سے نکاح درست نہیں اور فرضیت مہر کی اور جواز لونڈیوں کے نکاح کا باذن مالکان اور آدھا ہو جانا حد زنا کا لونڈیوں پر اور احکام عورتوں کے زدوکوب کے اور حکم فیصلہ کا عورت اور مرد کے جھگڑے میں اور امر عبادت الٰہی کا اور نہی شرک سے اور امر احسان کرنے کا والدین اور اقرباء اور یتامیٰ اور مساکین اور ہمسایہ ذی قرابت اور ہمسایہ اجنبی اور رفیق سفر اور مسافر اور کنیز اور غلام کے ساتھ۔

اور نہی نماز سے وقت نشہ کے اور جواز تیمم کا واسطے مریض و مسافر اور صاحب غائط اور لامس نساء کے جو پانی نہ پائے اور امر ادائے امانات اور عدل کا اور امر اطاعت اللہ اور رسول و اولی الامر کا اور رجوع کرنے کا وقت تنازع کے اللہ اور رسول کی طرف اور امر منافقوں سے اعراض کرنے کا اور اللہ پر توکل کرنے کا اور امر تحریض مؤمنین کا قتال کے لیے اور حکم ان لوگوں کا جو اپنی قوم سے اور مسلمانوں سے امن چاہتے ہیں اور حکم کافروں سے صلح کرنے کا اور حکم قتل خطا اور عمد کا اور نہی تکفیر سے اہل اسلام کے اور حکم نماز کے قصر کا سفر میں اور حکم نماز خوف کا اور حکم ذکر الٰہی کا قیام و قعود وغیرہ میں اور موقوف ہونا نماز کا اور نہی سستی کرنے سے تعاقب کفار میں اور حکم نکاح زنان یتامیٰ اور حکم نشوز و اعراض زن کا اور حکم خلع کا اور نہی معلق چھوڑ دینے سے عورتوں کو اور جواز تفریق کا زوجین میں اور امر عدل و انصاف کا ادائے شہادت میں اور نہی کفار کی محبت سے اور حکم ایمان لانے کا رسول ﷺ پر اور نہی دین میں غلو کرنے سے اور نہی تثلیث سے اور شرح کلالہ کی اور حکم اس کا۔ انتہی۔ گویا کہ یہ سورۂ کافل جمیع مہمات فقہیہ ہے اور شامل تمام احکام دینیہ اور قصص و حکایات سے اس میں کچھ مذکور نہیں فضائل سے اس میں مسطور ہے فضیلت اطاعت حدود اللہ کی اور فضیلت و ضرورت قتال کی واسطے رہائی مستضعفین کے اور فضیلت مجاہدین کی قاعدین پر اور فضیلت استغفار کی اور فضیلت اسلام کی اور ملت ابراہیمی کی اور فضیلت خیر و عفو کی اور فضیلت واجر مؤمنوں کا اور فضیلت کتاب اللہ کے ساتھ چنگل مارنے کی اور ذمائم سے مذمت اکل مال یتیم کی اور مذمت عصیان کی اور مذمت حرام خوری کی اور مذمت بخیل کی اور مذمت افترا کی اللہ تعالیٰ پر اور مذمت منافقوں سے دوستی کرنے کی اور مذمت تارکان ہجرت کی اور نہی ان سے محبت کرنے سے اور خرابی اور رسوائی تارکان ہجرت اور مذمت خائنین کی اور مذمت اس کی جو مرتکب گناہ ہو کر دوسرے پر تہمت باندھے اور مذمت نافرمانی رسول کی اور مذمت کفر کی اور مذمت مرتدین کی اور عدم مغفرت ان کی اور مذمت غیبت کی اور جواز اس کا مظلوم کے لیے اور چھ خصائل مذمومہ یہود کے یعنی نقض میثاق اور کفر اور قتل انبیاء اور غلف کہنا اپنے قلوب کا اور بہتان باندھنا مریم علیہا السلام پر اور دعویٰ قتل عیسیٰ علیہ السلام اور چار خصلتیں ان کی یعنی ظلم اور اللہ کی راہ سے روکنا اور کھا جانا لوگوں کے مال فریب سے اور سود لینا اور مذمت اللہ کی عبادت سے تکبر کرنے کی اور بہت سے امور ضروری اور بکار آمد اس میں مذکور ہیں۔

چنانچہ پیدائش انسان کی ایک جان سے اور بیان توبہ کا اور شرائط اس کے قبول ہونے کی اور ارادہ الٰہی متعلق ہونا واسطے بیان سنن اسلام و ایمان کے اور برائی ہوس اور رشک کی اور پاک ہونا اللہ تعالیٰ کا ظلم سے اور ضلالت سے اور اضلال اہل کتاب کا اور تحریف یہود کی سمعنا اور عصینا کہنے میں اور خطاب اہل کتاب سے اور حکم ایمان لانے کا قبل اس کے کہ چہرے ان کے مسخ ہو جائیں اور بخشے نہ جانا شرک کا اور شکایت جبت اور طاغوت کی اور لڑنا کافروں کا طاغوت کے لیے اور مؤمنوں کا اللہ تعالیٰ کے لیے اور برائی ان کی جو پہلے سے مشتاق جہاد تھے اور بعد فرض ہونے کے قیل و قال کرنے لگے اور پہنچنا موت کا بہرحال اور نسبت کرنا منافقوں کا خیر کو اللہ کی جانب اور شر کو نبی کی جانب اور جواب اس کا اور عین اطاعت اللہ ہونا اطاعت رسول کا اور بیان اس کا کہ منافق بے تحقیق خبر بد مشہور کر دیتے ہیں اور وعدہ اللہ تعالیٰ کا کہ کفار کی لڑائی بند ہو جائے گی یعنی ان کو تمہارے ساتھ تاب مقاومت نہ رہے گی اور

بیان اچھی اور بری شفاعت کا اور بہتر نہ ہونا اکثر مشوروں کا مگر جو صدقہ وغیرہ کے لیے ہو یا صلح کے واسطے اور منعم علیہم ہونا پیغمبروں اور صدیقوں اور شہیدوں اور صالحوں کا اور برہان اور نور ہونا قرآن کا۔

❀❀❀❀

٥۔ باب: وَمِنْ سُوْرَةِ الْمَائِدَةِ

تفسیر سورۂ مائدہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(٣٠٤٣) **عَنْ** طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْيَهُوْدِ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ يَاأَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ! لَوْ عَلَيْنَا أُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ : ﴿**اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِيْنًا**﴾ ، لَا تَّخَذْنَا ذٰلِكَ الْيَوْمَ عِيْدًا فَقَالَ عُمَرُ: إِنِّيْ لَأَعْلَمُ أَيَّ يَوْمٍ أُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ، أُنْزِلَتْ يَوْمَ عَرَفَةَ فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ. (اسناده صحيح)

ترجمہ: طارق بن شہاب سے روایت ہے کہ کہا ایک مرد نے یہود میں سے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہ اے امیر المؤمنین اگر ہمارے اوپر اترتی یہ آیت ﴿اليوم اكملت لكم دينكم﴾ یعنی فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کہ آج کے دن پورا کر دیا میں نے تمہارا دین اور پوری کر دی تم پر اپنی نعمت اور پسند کیا میں نے تمہارے لیے اسلام کو دین۔ انتہی۔ تو بے شک ہم اس دن کو عید ٹھہراتے یعنی کہ میں خوب جانتا ہوں کہ آیت کس دن اتری ہے یہ آیت عرفہ کے دن جمعہ کے روز یعنی ہم کو عید ٹھہرانے کی ضرورت نہیں وہ خود عید ہے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(٣٠٤٤) **عَنْ** عَمَّارِ بْنِ أَبِيْ عَمَّارٍ قَالَ: قَرَأَ ابْنُ عَبَّاسٍ ﴿**اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِيْنًا**﴾ وَعِنْدَهُ يَهُوْدِيٌّ فَقَالَ: لَوْ أُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ عَلَيْنَا لَا تَّخَذْنَا يَوْمَهَا عِيْدًا، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَإِنَّهَا نَزَلَتْ فِيْ يَوْمِ عِيْدَيْنِ: فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَيَوْمِ عَرَفَةَ. (صحيح الاسناد)

ترجمہ: روایت ہے عمار بن ابوعمار سے انہوں نے کہا کہ پڑھی ابن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ آیت ﴿أَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ﴾ ایۃ اور ان کے پاس ایک یہودی بیٹھا ہوا تھا اس نے کہا اگر یہ آیت اترتی ہم پر تو ہم بے شک اس دن کو عید مقرر کرتے تب ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا یہ نازل ہوئی ایسے دن میں کہ اس دن ہمارے یہاں دو عیدیں تھیں ایک جمعہ دوسرا عرفہ۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت سے۔

مترجم: اس آیت مبارک میں بڑی بشارت ہے اول تو دین کامل ہونے کی دوسرے نعمت الٰہی پوری حاصل ہونے کی تیسرے عمدہ ترین ادیان جو اسلام ہے اس کی عنایت ہونے کی الحمد لله على ذلك . معالم میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جس دن یہ آیت نازل ہوئی اس دن پانچ عیدیں تھیں جمعہ اور عرفہ دو عیدیں مسلمانوں کی اور یہود اور نصاریٰ اور مجوس کی ایک ایک عید اور ایسا اجتماع عیدوں کا کبھی نہ اس کے قبل ہوا اور نہ بعد ہوگا۔ فقیر کہتا ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ دین کامل ہو گیا معلوم ہوا کہ اب دین میں کسی امر جدید اور بدعت غیر سدید کے نکالنے کی حاجت نہ رہی اب جو نیا کام نکالے وہ گویا کہ چھٹی انگلی ہے کہ وہ موجب عیب ہے اور معیب لاریب اور معلوم ہوا کہ قرآن سے بڑھ کر کوئی نعمت نہیں کہ قرآن اس آیت پر گویا تمام ہو گیا اس کے بعد کوئی حکم اور فرض نہ اترا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بعد تھوڑے ہی دن زندہ رہے پھر گلزار دنیا سے تشریف لے گئے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(۳۰۴۵) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِﷺ : ((يَمِيْنُ الرَّحْمٰنِ مَلْأَى سَحَّاءُ لَا يُغِيْضُهَا، اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ))، قَالَ: ((أَرَأَيْتُمْ مَا أَنْفَقَ مُنْذُ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ، فَإِنَّهُ لَمْ يَغِضْ مَا فِيْ يَمِيْنِهِ وَعَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ وَ بِيَدِهِ الْأُخْرَى الْمِيْزَانُ يَخْفِضُ وَيَرْفَعُ)). (اسناده صحيح) ظلال الجنة (۷۸۰)

ترجمہ: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا داہنا ہاتھ یا برکت کا ہاتھ بھرا ہوا ہے خرچ کرنے والا اور بہانے والا ہے نعمتوں کا اور رزق نہیں کم ہوتا ہے کسی طرح اور دن میں فرمایا آپ نے کہ خیال تو کر کہ کتنا خرچ کر چکا ہوگا جب سے پیدا کیے آسمان سو اب تک کچھ کم نہیں ہوا جو اس کے ہاتھ میں ہے اور عرش اس کا پانی پر تھا یعنی قبل پیدائش سموات کے اس کے ہاتھ میں ترازو ہے یعنی اعمال اور رزق کے جھکاتا ہے جس کے لیے چاہے اور بلند کرتا ہے جس کے لیے چاہے یعنی جسے چاہتا ہے زیادہ دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے کم۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور یہ حدیث تفسیر ہے اس آیت کی ﴿وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ يَدُاللّٰهِ مَغْلُوْلَةٌ غُلَّتْ أَيْدِيْهِمْ﴾ یعنی یہود نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کا ہاتھ بندھا ہوا ہے یعنی ہم کو کچھ نہیں دیتا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے بندھے ہوئے ہیں ان کے ہاتھ اور لعنت کیے گئے وہ اس کہنے سے بلکہ اللہ کے دونوں ہاتھ کھلے ہوئے ہیں خرچ کرتا ہے جس طرح چاہتا ہے۔ الآیۃ۔ اور اس حدیث میں ائمہ دین نے فرمایا ہے کہ ایمان لائے یعنی صفات الٰہی پر مثل ید و وجہ وغیرہ کے بغیر اس کے کہ تفسیر کرے اس کی یا وہم کرے اس میں ایسا ہی کہا ہے بہت سے ائمہ ہدیٰ نے انہیں میں ہیں سفیان ثوری اور مالک بن انس اور ابن عیینہ اور ابن مبارک کہ کہتے ہیں روایت کی جائیں یہ چیزیں اور اس پر ایمان رکھا جائے اور نہ بیان کی جائے کیفیت ان کی یعنی یہ نہ کہا جائے کہ اس کا ہاتھ ایسا ہے یا ویسا بلکہ صرف ایمان لایا جائے کہ جیسے اس کی ذات ہے ویسا ہی اس کا ہاتھ ہے۔

(٣٠٤٦) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُحْرَسُ حَتّٰى نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ ﴿وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ﴾ فَأَخْرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَأْسَهُ مِنَ الْقُبَّةِ، فَقَالَ لَهُمْ : ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ! انْصَرِفُوْا، فَقَدْ عَصَمَنِي اللّٰهُ)). (اسناده حسن)

ترجمہ: ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہا انہوں نے تھے نبی ﷺ کہ پہرہ مقرر کیا جاتا آپ کی نگہبانی کے لیے یہاں تک کہ اتری یہ آیت ﴿والله يعصمك من الناس﴾ یعنی اللہ نگہبان ہے تیرا لوگوں کے شر سے سو نکالا رسول اللہ ﷺ نے اپنا سر مبارک خیمہ سے اور فرمایا اپنے پہرہ والوں سے اے لوگو! چلے جاؤ میرے پاس سے کہ اللہ تعالیٰ میرا خود نگہبان ہے۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے۔ اور روایت کی یہ حدیث بعضوں نے جریری سے انہوں نے عبداللہ بن شقیق سے کہ رسول اللہ ﷺ کی نگہبانی کی جاتی تھی اور نہیں ذکر کیا اس میں ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کا۔

❀❀❀❀

(٣٠٤٧) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((لَمَّا وَقَعَتْ بَنُوْإِسْرَائِيْلَ فِي الْمَعَاصِيْ فَنَهَتْهُمْ عُلَمَاؤُهُمْ، فَلَمْ يَنْتَهُوْا فَجَالَسُوْهُمْ فِيْ مَجَالِسِهِمْ وَاكَلُوْهُمْ وَشَارَبُوْهُمْ، فَضَرَبَ اللّٰهُ قُلُوْبَ بَعْضِهِمْ عَلٰى بَعْضٍ وَلَعَنَهُمْ عَلٰى لِسَانِ دَاوُدَ وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ)) قَالَ: فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَكَانَ مُتَّكِئًا، فَقَالَ: ((لَا وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ، حَتّٰى تَأْطِرُوْهُمْ عَلَى الْحَقِّ أَطْرًا)). (اسناده ضعيف) تخريج مشكاة المصابيح (٥١٤٨) ابوعبیدہ کا اپنے والد عبداللہ بن مسعود سے سماع ثابت نہیں لہٰذا منقطع ہے۔

ترجمہ: عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کہ پڑ گئے بنی اسرائیل گناہوں میں منع کیا ان کو عالموں نے اور وہ باز نہ آئے پھر علماء ان کے ساتھ بیٹھنے لگے ان کی مجلسوں میں اور کھانے پینے لگے ان کے ساتھ سو ملا دیئے اللہ تعالیٰ نے بعضوں کے دل بعض سے اور لعنت کی ان پر داؤد اور عیسیٰ بن مریم کی زبان سے یہ سزا اس امر کی تھی کہ وہ نافرمانی کرتے تھے اور حد شرعی سے بڑھ جاتے تھے۔ کہا راوی نے پھر اٹھ بیٹھے رسول اللہ ﷺ اور وہ تکیہ لگائے ہوئے تھے اور فرمایا قسم ہے اس پروردگار کی کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے کہ نہ نجات پاؤ گے تم یہاں تک کہ بخوبی نہ روکو ظالم کو ظلم سے اور نہ دلوا دو حق مظلوم کا اس سے۔

فائدہ : عبداللہ بن عبدالرحمٰن نے کہا کہ یزید نے کہا کہ سفیان ثوری اس روایت میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا نام نہ لیتے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ اور مروی ہوئی یہ حدیث محمد بن مسلم بن ابوالوضاح سے وہ روایت کرتے ہیں علی بن بذیمہ سے وہ ابوعبیدہ سے وہ عبداللہ بن مسعودؓ سے وہ نبی ﷺ سے مانند اس کے۔ اور بعضوں نے کہا روایت ہے ابوعبیدہ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے۔

(۳۰۴۸) عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ لَمَّا وَقَعَ فِيهِمُ النَّقْصُ، كَانَ الرَّجُلُ يَرٰى أَخَاهُ يَقَعُ عَلَى الذَّنْبِ فَيَنْهَاهُ عَنْهُ، فَإِذَا كَانَ الْغَدُ لَمْ يَمْنَعْهُ مَا رَأٰى مِنْهُ أَنْ يَكُونَ أَكِيلَهُ وَشَرِيبَهُ وَخَلِيطَهُ، فَضَرَبَ اللّٰهُ قُلُوبَ بَعْضِهِمْ بِبَعْضٍ وَنَزَلَ فِيهِمُ الْقُرْاٰنُ فَقَالَ: ﴿ لُعِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ بَنِيٓ إِسْرَائِيلَ عَلٰى لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ﴾ وَقَرَأَ حَتّٰى بَلَغَ ﴿ وَلَوْ كَانُوْا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالنَّبِيِّ وَمَآ أُنْزِلَ إِلَيْهِ مَا اتَّخَذُوْهُمْ أَوْلِيَآءَ وَلٰكِنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ فَاسِقُوْنَ ﴾)) قَالَ: وَكَانَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ مُتَّكِئًا فَجَلَسَ، فَقَالَ: ((لَا حَتّٰى تَأْخُذُوا عَلٰى يَدَيِ الظَّالِمِ فَتَأْطِرُوهُ عَلَى الْحَقِّ أَطْرًا)). (اسناده ضعيف) انظر ما قبله)

ترجمہ: ابوعبیدہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بنی اسرائیل میں جب نقصان ایمان آ گیا تو یہ حال تھا کہ آدمی ان میں سے اپنے بھائی کو گناہ کرتے دیکھتا تھا اور اس کو روکتا تھا پھر جب دوسرا روز ہوتا اور وہ دیکھتا کہ یہ باز نہیں آتا تو نہ روکتا اس کو وہ گناہ جو دیکھتا تھا گنہگار سے اس کے ساتھ ہم نوالہ اور ہم پیالہ اور شریک ہونے سے پھر ملا دیئے اللہ تعالیٰ نے بعضوں کے دل بعض سے اور اترا ان کے حق میں قرآن اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے لعنت کئے گئے جو منکر ہوئے بنی اسرائیل سے داؤد اور عیسیٰ بن مریم کی زبان سے یہ اس سبب سے کہ وہ نافرمانی کرتے تھے اور حد پر نہ رہتے اور پڑھا آپؐ نے ان آیتوں کو یہاں تک کہ پہنچے ﴿لَوْ كَانُوْا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ﴾ سے آخر تک۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اگر وہ ایمان رکھتے ہوتے اللہ پر اور نبی پر اور جو اترا اس پر تو نہ بناتے گنہگاروں کو دوست ولیکن اکثر ان میں بے حکم ہیں۔ کہا راوی نے اور نبی اللہ کے تکیہ لگائے ہوئے تھے، سو اٹھ بیٹھے اور فرمایا نہ نجات پاؤ گے تم عذاب الٰہی سے جب تک کہ نہ پکڑو ہاتھ ظالم کا اور نہ مائل کر دو اسے حق کی طرف بخوبی۔

فائدہ: روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے کہا کہ لکھوا دیا مجھ کو ابوداؤد نے کہا کہ خبر دی ہم کو محمد بن مسلم بن ابوالوضاح نے وہ روایت کرتے ہیں علی بن بذیمہ سے وہ عبیدہ سے وہ عبداللہ سے وہ نبی ﷺ سے مانند اس کے۔

مترجم: ان حدیثوں میں بڑی تنبیہ ہے ان لوگوں کو جو اہل بدع اور اہل ہوا اور فساق و فجار سے مخالطت و محبت رکھتے ہیں اور بنی اسرائیل کے ہلاکت کا یہی سبب ہوا کہ جب اہل حق نے اہل باطل سے ملنا جلنا اختیار کیا اور ان سے اجتناب اور احتراز نہ رکھا اللہ تعالیٰ نے عذاب عام ساری قوم پر بھیج دیا کہ سب نیک و بد ہلاک ہو گئے جیسے نیکوں کو نیکی ضرور ہے اسی طرح بدوں سے اجتناب واحتراز پر ضرور ہے۔

❀❀❀❀

(۳۰۴۹) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنِّي إِذَا أَصَبْتُ اللَّحْمَ انْتَشَرْتُ

لِلنِّسَاءِ وَأَخَذَتْنِي شَهْوَتِي فَحَرَّمْتُ عَلَيَّ اللَّحْمَ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى ﴿ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَيِّبٰتِ مَاۤ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ o وَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا ﴾.

(اسناده صحيح)

ترجمہ: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک مرد آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کی کہ اے رسول اللہ کے میں جب گوشت کھاتا ہوں تو پریشان پھرتا ہوں عورتوں کے لیے اور پکڑ لیتی ہے مجھ کو شہوت میری سو میں نے حرام کیا ہے اپنے اوپر گوشت پس اتاری اللہ تعالیٰ نے ﴿یایها الذین امنوا﴾ سے آخر تک۔ یعنی اے ایمان والو مت حرام کرو پاکیزہ چیزیں جو حلال کیں اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے اور حد سے نہ بڑھو اللہ دوست نہیں رکھتا حد سے بڑھنے والوں کو اور کھاؤ اس میں سے کہ دیا تم کو اللہ تعالیٰ نے حلال پاک۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ اور روایت کی بعضوں نے عثمان بن سعد کی سند کے سوا اور سند سے مرسلاً کہ اس میں ذکر نہیں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہونے کا۔ اور روایت کی یہ حدیث خالد حذاء نے عکرمہؒ سے مرسلاً۔

❀❀❀❀

(٣٠٥٠) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهُ قَالَ: أَللّٰهُمَّ بَيِّنْ لَنَا فِي الْخَمْرِ بَيَانَ شِفَاءٍ فَنَزَلَتْ الَّتِيْ فِي الْبَقَرَةِ ﴿ يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ قُلْ فِيْهِمَاۤ اِثْمٌ كَبِيْرٌ ﴾ الْآيَةَ فَدُعِيَ عُمَرُ فَقُرِئَتْ عَلَيْهِ، فَقَالَ: أَللّٰهُمَّ بَيِّنْ لَنَا فِي الْخَمْرِ بَيَانَ شِفَاءٍ، فَنَزَلَتِ الَّتِيْ فِي النِّسَاءِ ﴿ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى ﴾ فَدُعِيَ عُمَرُ فَقُرِئَتْ عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: أَللّٰهُمَّ بَيِّنْ لَنَا فِي الْخَمْرِ بَيَانَ شِفَاءٍ، فَنَزَلَتِ الَّتِيْ فِي الْمَائِدَةِ: ﴿ اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ ﴾. إِلٰى قَوْلِهِ ﴿ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ ﴾ فَدُعِيَ عُمَرُ فَقُرِئَتْ عَلَيْهِ: فَقَالَ انْتَهَيْنَا انْتَهَيْنَا.

(اسناده صحيح) سلسلة الأحاديث الصحيحة (٢٣٤٨)

ترجمہ: روایت ہے حضرت عمرؓ سے کہا انہوں نے کہ یا اللہ بیان کر دے ہمارے لیے شراب کا حکم صاف صاف، سو اتری وہ آیۃ جو سورہ بقر میں ہے ﴿يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ﴾ آخر آیت تک۔ یعنی پوچھتے ہیں تجھ سے حکم شراب کا اور جوئے کا کہہ دے تو کہ ان دونوں میں گناہ ہے بڑا اور فائدے بھی ہیں لوگوں کو اور گناہ ان کا بڑا ہے ان کے فائدوں سے پھر بلائے گئے حضرت عمرؓ اور پڑھی گئی ان کے آگے یہ آیت پھر کہا انہوں نے یا اللہ بیان کر دے ہمارے لیے شراب کا حکم صاف صاف پھر اتری یہ آیت جو سورۂ نساء میں ہے ﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ﴾ الخ۔ یعنی اے ایمان والو نماز کے قریب نہ جاؤ نشہ کے حال میں پھر بلائے گئے حضرت عمرؓ اور پڑھی گئی آپ کے آگے یہ آیت پھر کہا آپ نے یا اللہ بیان کر دے ہمارے لیے حکم شراب کا صاف صاف پس اتری وہ آیت جو سورۂ مائدہ میں ہے ﴿اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ

الْعَدَاوَةَ ﴾ الاية یعنی شیطان ارادہ رکھتا ہے کہ ڈال دے تمہارے درمیان عداوت اور بغض شراب اور جوئے کے سبب سے اوراتری یہ آیت ﴿ فهل انتم مُّنتَهُوْن ﴾ تک فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ اب تو تم باز رہو گے یعنی شراب اور جوئے سے یا اس کا حکم پوچھنے سے پس کہا عمرؓ نے باز رہے ہم باز رہے ہم۔

☆ عَنْ أَبِيْ مَيْسَرَةَ : أَنَّ عُمَرَبْنَ الْخَطَّابِ، قَالَ: أَللّٰهُمَّ بَيِّنْ لَنَا فِي الْخَمْرِ بَيَانَ شِفَاءٍ . فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

ترجمہ: ابو میسرہ عمرو بن شرحبیل سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے (دُعا کرتے ہوئے) کہا اے اللہ! ہمارے لیے شراب کے بارے میں واضح حکم بیان فرما۔ پھر پچھلی حدیث بیان کی۔

فائدہ: اور مروی ہوئی یہ حدیث اسرائیل سے مرسلاً روایت کی ہم سے محمد بن علاء نے انہوں نے وکیع سے انہوں نے اسرائیل سے انہوں نے ابواسحاق سے انہوں نے ابومیسرہ سے کہ عمر بن خطابؓ نے کہا یا اللہ بیان کر ہمارے لیے حکم شراب کا صاف صاف پھر ذکر کی روایت مانند اس کے اور یہ صحیح تر ہے محمد بن یوسف کی روایت سے۔[صحيح بماقبله]

❀❀❀❀

(٣٠٥١) عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: مَاتَ رِجَالٌ مِنْ أَصْحٰبِ النَّبِيِّ ﷺ قَبْلَ أَنْ تُحَرَّمَ الْخَمْرُ، فَلَمَّا حُرِّمَتِ الْخَمْرُ، قَالَ رِجَالٌ: كَيْفَ بِأَصْحَابِنَا وَقَدْ مَاتُوا يَشْرَبُوْنَ؟ الْخَمْرَ؟ فَنَزَلَتْ: ﴿ لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوْٓا إِذَا مَا اتَّقَوْا وَاٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ ﴾. (صحيح) [بمابعده]

ترجمہ: روایت ہے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ مر گئے چند لوگ نبی ﷺ کے یاروں سے قبل شراب حرام ہونے کے پھر جب شراب حرام ہوئی کہنے لگے لوگ کیا حال ہوگا ہمارے ان یاروں کا جو مر گئے شراب پیتے ہوئے پس اتری یہ آیت ﴿ ليس على الذين امنوا ﴾ سے آخر تک یعنی کچھ گناہ نہیں ان لوگوں پر جو ایمان لائے اور عمل کئے نیک اس چیز میں جو کھائی انہوں نے یعنی قبل حرمت کے جب تقویٰ اختیار کیا انہوں نے اور ایمان لائے اور عمل کیے اچھے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ اور روایت کی شعبہ نے ابواسحاق سے بھی۔ روایت کی ہم سے یہ حدیث محمد بن بشار نے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے ابواسحاق سے کہا ابواسحاق نے کہ کہا براء بن عازبؓ نے انتقال کیا کئی شخصوں نے نبی ﷺ کے یاروں سے اور وہ شراب پیا کرتے تھے پھر جب نازل ہوئی حرمت شراب کی کہا کئی شخصوں نے نبی ﷺ کے یاروں میں سے کیا حال ہوگا ہمارے ان یاروں کا جو مر گئے شراب پیتے ہوئے کہا راوی نے کہ پھر نازل ہوئی یہ آیت ﴿ لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوْا ﴾ آخر آیت تک۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(٣٠٥٢) عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ [بِهٰذَا]، قَالَ: قَالَ الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ: مَاتَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَهُمْ يَشْرَبُونَ الْخَمْرَ، فَلَمَّا نَزَلَتْ تَحْرِيمُهَا قَالَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ: فَكَيْفَ بِأَصْحَابِنَا الَّذِينَ مَاتُوا وَهُمْ يَشْرَبُونَهَا؟ فَنَزَلَتْ: ﴿ **لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوْا** ﴾ الآية. (صحيح الاسناد)

ترجمہ: ابواسحٰق سے روایت ہے کہ براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے کئی آدمی اس حالت میں فوت ہوئے کہ وہ شراب پیا کرتے تھے۔ پس جب شراب کی حرمت کا حکم نازل ہوا تو رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں سے لوگوں نے کہا کہ ہمارے دوستوں کا کیا حال ہوگا جو مر گئے اور وہ شراب پیا کرتے تھے۔ راوی کہتے ہیں پھر یہ آیت نازل ہوئی: ﴿ لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ... ﴾ الآیة۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(٣٠٥٣) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالُوا: يَارَسُولَ اللّٰهِ، أَرَأَيْتَ الَّذِينَ مَاتُوا وَهُمْ يَشْرَبُونَ الْخَمْرَ۔ لَمَّا نَزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ۔؟ فَنَزَلَتْ ﴿ لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعِمُوْٓا إِذَا مَا اتَّقَوا وَّ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ﴾. (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ اصحاب نے پوچھا کہ یارسول اللہ جو لوگ مر گئے شراب پیتے ہوئے اور یہ سوال جب کیا کہ شراب کی حرمت اتر چکی تھی پس اتری یہ آیت ﴿ لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ ﴾.

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(٣٠٥٤) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ: ﴿ **لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوْٓا إِذَا مَا اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحٰتِ** ﴾ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**أَنْتَ مِنْهُمْ**)). (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ جب اتری یہ آیت ﴿ لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ﴾ تب فرمایا مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے کہ تو بھی ان میں سے ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۳۰۵۵) عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ: ﴿ وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيْلًا ﴾ قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، فِيْ كُلِّ عَامٍ؟ فَسَكَتَ، فَقَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، فِي كُلِّ عَامٍ؟ قَالَ: ((لَا، وَلَوْ قُلْتُ: نَعَمْ لَوَجَبَتْ))، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿ يٰٓأَيُّهَاالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَاتَسْأَلُوْا عَنْ أَشْيَآءَ إِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ ﴾. (اسناده ضعيف) [ارواء الغليل (٤/ ١٥٠) وهوصحيح دون نزول الآية] عبدالاعلیٰ ضعیف ہے۔

ترجمہ: حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ جب اتری یہ آیت ﴿وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ ﴾ یعنی لوگوں پر فرض ہے ارادہ کرنا بیت اللہ کا جو طاقت رکھتا ہو اس کے راہ کی عرض کی صحابہؓ نے کہ اے رسول اللہ کے کیا ہر سال میں حج فرض ہے پس چپ ہو رہے آپؐ پھر عرض کی کہ اے رسولؐ اللہ کے کیا ہر سال میں حج فرض ہے فرمایا آپؐ نے نہیں اور فرمایا اگر میں کہہ دیتا کہ ہاں تو ہر سال فرض ہو جاتا پس اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت ''اے ایمان والو مت سوال کرو بہت سی چیزوں سے کہ اگر بیان کی جائیں تو تم کو ناگوار ہو''۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے حضرت علی کی روایت سے۔ اور اس باب میں ابو ہریرہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔

❀❀❀❀

(۳۰۵٦) أَخْبَرَنِيْ مُوْسَى بْنُ أَنَسٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ: قَالَ رَجُلٌ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ! مَنْ أَبِيْ؟ قَالَ: ((أَبُوْكَ فُلَانٌ))، قَالَ: فَنَزَلَتْ ﴿ يَآأَيُّهَاالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْأَلُوْا عَنْ أَشْيَآءَ إِنْ تُبْدَلَكُمْ تَسُؤْكُمْ ﴾)). (اسناده صحيح)

ترجمہ: مجھے خبر دی موسیٰ بن یونس نے انہوں نے کہا: میں نے سنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے تھے۔ کہ ایک شخص نے کہا یارسول اللہ میرا باپ کون ہے آپؐ نے فرمایا فلانا شخص کہا راوی نے پھر اتری یہ آیت ﴿يٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ﴾ یعنی اے ایمان والو! مت پوچھو ایسی چیزیں کہ اگر بیان کی جائیں تو تم کو برا لگے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ غریب ہے۔

❀❀❀❀

(۳۰۵۷) عَنْ أَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ أَنَّهُ قَالَ: يَآأَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ تَقْرَءُوْنَ هٰذِهِ الْآيَةَ: ﴿يَآ أَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْاعَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ ﴾ وَإِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((إِنَّ النَّاسَ إِذَا رَأَوْ ظَالِمًا فَلَمْ يَأْخُذُوْا عَلٰى يَدَيْهِ أَوْشَكَ أَنْ يَعُمَّهُمُ اللّٰهُ بِعِقَابٍ مِنْهُ)).(اسناده صحيح تخريج مشكاة المصابيح (٥١٤٢) تخريج الأحاديث المختارة (٥٤-٥٨) سلسلة الأحاديث الصحيحة (١٥٦٤)

ترجمہ: ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ اے لوگو تم پڑھتے ہو یہ آیت ﴿یاایھا الذین امنوا﴾ یعنی اے ایمان والو! فکر کرو تم اپنی جانوں کی تم کو ضرر نہ پہنچائے گا جو گمراہ رہے گا جب تم ہدایت پا چکے اور حالانکہ میں نے سنا ہے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے جب لوگ دیکھیں ظالم کو اور اس کے دونوں ہاتھ نہ پکڑ لیں تو قریب ہے کہ اللہ کی طرف سے ان پر عام عذاب آ جائے یعنی اس آیت سے یہ مراد نہیں کہ امر معروف نہ کرنا چاہیے بلکہ یہ مراد ہے کہ امر معروف اور نہی منکر پر اگر وہ نہ مانیں تو آمرین ماخوذ نہیں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور روایت کی یہ حدیث کئی لوگوں نے اسماعیل بن خالد سے مانند اس حدیث کے مرفوعًا۔ اور روایت کی بعضوں نے اسماعیل سے انہوں نے قیس سے انہوں نے ابوبکر سے قول ابوبکر کا اور مرفوع نہ کیا اس کو۔

❀❀❀❀

(۳۰۵۸) **عَنْ** أَبِي أُمَيَّةَ الشَّعْبَانِيِّ قَالَ: أَتَيْتُ أَبَاثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيَّ فَقُلْتُ لَهُ: كَيْفَ تَصْنَعُ فِي هٰذِهِ الْآيَةِ؟ قَالَ: أَيَّةُ آيَةٍ؟ قُلْتُ: قَوْلُهُ تَعَالَى: ﴿**يَاأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ**﴾ قَالَ: أَمَا وَاللّٰهِ لَقَدْ سَأَلْتُ عَنْهَا خَبِيْرًا، سَأَلْتُ عَنْهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ: ((**بَلِ ائْتَمِرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنَاهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ، حَتّٰى إِذَا رَأَيْتَ شُحًّا مُطَاعًا، وَهَوًى مُتَّبَعًا، وَدُنْيَا مُؤْثَرَةً، وَإِعْجَابَ كُلِّ ذِيْ رَأْيٍ بِرَأْيِهِ، فَعَلَيْكَ بِخَاصَّةِ نَفْسِكَ وَدَعِ الْعَوَامَّ، فَإِنَّ مِنْ وَرَائِكُمْ أَيَّامًا الصَّبْرُ فِيْهِنَّ مِثْلُ الْقَبْضِ عَلَى الْجَمْرِ، لِلْعَامِلِ فِيْهِنَّ مِثْلُ أَجْرِ خَمْسِيْنَ رَجُلًا يَعْمَلُوْنَ مِثْلَ عَمَلِكُمْ**)). قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ: وَزَادَنِيْ غَيْرُ عُتْبَةَ قِيْلَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ أَجْرُ خَمْسِيْنَ رَجُلًا مِنَّا أَوْ مِنْهُمْ؟ قَالَ: ((**لَا، بَلْ أَجْرُ خَمْسِيْنَ رَجُلًا مِنْكُمْ**)). (اسناده ضعيف) نقد الكتاني (۲۷) تخريج المشكاة (۵۱۴۴۔ لكن بعضه صحيح، فانظر الحديث المتقدم (۲۳۶۱) لسلسلة الأحاديث الصحيحة (۴۹۴) اس میں عمر وبن جاریہ اللخمی مجہول راوی ہے۔)

ترجمہ: ابوامیہ شعبانی سے روایت ہے کہا انہوں نے کہ آیا میں ابوثعلبہ خشنی کے پاس اور میں نے کہا کیا کہتے ہو تم اس آیت میں انہوں نے کہا کون سی آیت میں نے کہا قول اللہ تعالیٰ کا ﴿يَاأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ﴾ کہا انہوں نے کہ آگاہ ہو قسم ہے اللہ تعالیٰ کی تم نے پوچھا بڑے خبردار سے میں نے پوچھا تھا اس آیت کو رسول اللہ ﷺ سے تو فرمایا آپ نے کہ تم اچھی باتوں کا حکم کرتے رہو اور بری باتوں سے منع کرتے رہو یہاں تک کہ جب دیکھو تم بخیلی ایسی کہ جس کا کہا مانا جائے اور ہوائے نفسانی کہ جس کی تابعداری کی جائے اور دنیا ایسی کہ آخرت پر مقدم رکھی جائے اور ہر عقل والا اپنی ہی عقل کو پسند کرے تو لازم کرو تم فکر اپنی جان کی اور چھوڑ دو تم عوام کو اس لیے کہ ان کی ہدایت ایسی بیماریوں کے سبب سے محال ہے اس

لیے کہ بے شک بعد تمہارے ایسے دن ہے کہ ان میں صبر کرنا ایسا ہے جیسے جلتی چنگاری ہاتھ میں لینا عامل سنت کو ان دنوں ثواب ہے پچاس آدمیوں کے برابر جو عمل کرتے ہوں مثل تمہارے۔ کہا عبداللہ بن مبارک نے جو راوی اس حدیث کے ہیں اور زیادہ بیان کیا مجھ سے عتبہ کے سوا اور راویوں نے کہ اصحاب نے پوچھا کہ اے رسول اللہ کے ثواب پچاس آدمیوں کا ہم میں سے یا پچاس آدمیوں کا اس زمانے کے لوگوں سے فرمایا آپؐ نے نہیں بلکہ پچاس آدمیوں کا تم میں سے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

مترجم: غرض یہ ہے کہ جب عوام کا یہ حال ہو کہ بخیل و کنجوس مکھی چوس ہو جائیں اور اپنی ہوائے نفسانی اور وساوس شیطانی کے سوا کسی کی بات ان میں اثر نہ کرے اور طلب دنیا کے پیچھے ایسے پڑ جائیں کہ آخرت سے کچھ غرض نہ رکھیں اور ہر شخص اپنی ہی زڑ ہانکنے لگے خودرائی کے سوا کسی کا کہنا نہ سنے اور ان کی ہدایت سے مایوسی کامل حاصل ہو اس وقت آدمی کو چاہیے کہ ان سے کنارہ کرے اور آپ سنت حقہ اور ملت منورہ پر قائم رہے اور ان نابکاروں کا ساتھ چھوڑ دے اور آیت مذکورہ کے ظاہر پر عمل کرے اور سمجھے کہ اگر یہ ہماری بات نہ مانیں گے تو ہمارا کیا بگڑے گا۔

❀❀❀❀

(٣٠٥٩) **عَنْ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ** فِيْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ: ﴿ **يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ** ﴾ **قَالَ: بَرِئَ النَّاسُ مِنْهَا غَيْرِيْ وَغَيْرَ عَدِيِّ بْنِ بَدَّاءٍ، وَكَانَا نَصْرَانِيَّيْنِ يَخْتَلِفَانِ إِلَى الشَّامِ قَبْلَ الْإِسْلَامِ، فَأَتَيَا الشَّامَ لِتِجَارَتِهِمَا، وَقَدِمَ عَلَيْهِمَا مَوْلًى لِبَنِيْ سَهْمٍ يُقَالُ لَهُ بُدَيْلُ بْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ بِتِجَارَةٍ وَمَعَهُ جَامٌ مِنْ فِضَّةٍ يُرِيْدُ بِهِ الْمَلِكَ وَهُوَ عُظْمُ تِجَارَتِهِ فَمَرِضَ فَأَوْصَى إِلَيْهِمَا وَأَمَرَهُمَا أَنْ يُبَلِّغَا مَا تَرَكَ أَهْلَهُ. قَالَ تَمِيمٌ** ﴾ فَلَمَّا مَاتَ أَخَذْنَا ذٰلِكَ الْجَامَ فَبِعْنَاهُ بِأَلْفِ دِرْهَمٍ ثُمَّ اقْتَسَمْنَاهُ أَنَا وَعَدِيُّ بْنُ بَدَّاءٍ فَلَمَّا أَتَيْنَا إِلَى أَهْلِهِ دَفَعْنَا إِلَيْهِمْ مَا كَانَ مَعَنَا وَفَقَدُوا الْجَامَ، فَسَأَلُوْنَا عَنْهُ، فَقُلْنَا: مَا تَرَكَ غَيْرَ هٰذَا وَمَا دَفَعَ إِلَيْنَا غَيْرَهُ. قَالَ تَمِيمٌ: فَلَمَّا أَسْلَمْتُ بَعْدَ قُدُوْمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الْمَدِيْنَةَ تَأَثَّمْتُ مِنْ ذٰلِكَ، فَأَتَيْتُ أَهْلَهُ، فَأَخْبَرْتُهُمُ الْخَبَرَ، وَأَدَّيْتُ إِلَيْهِمْ خَمْسَ مِائَةِ دِرْهَمٍ، وَأَخْبَرْتُهُمْ أَنَّ عِنْدَ صَاحِبِيْ مِثْلَهَا، فَأَتَوْا بِهِ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، فَسَأَلَهُمُ الْبَيِّنَةَ، فَلَمْ يَجِدُوْا، فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَسْتَحْلِفُوْهُ بِمَا يُعْظَمُ بِهِ عَلَى أَهْلِ دِيْنِهِ، فَحَلَفَ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ: ﴿ **يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ** ﴾ إِلَى قَوْلِهِ ﴿ **أَوْ يَخَافُوْٓا أَنْ تُرَدَّ أَيْمَانٌ بَعْدَ أَيْمَانِهِمْ** ﴾ فَقَامَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ وَرَجُلٌ اٰخَرُ فَحَلَفَا، فَنُزِعَتِ الْخَمْسُ مِائَةِ دِرْهَمٍ مِنْ عَدِيِّ بْنِ بَدَّاءٍ. (ضعیف الاسناد جدا) اس میں ابوالنضر سے مراد محمد بن سائب کلبی ہے اور یہ سخت ضعیف ہے جیسا کہ مصنف نے کہا ہے۔

ترجمہ: روایت ہے تمیم داری سے اس آیت کے شان نزول میں ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ﴾ یعنی اے ایمان والو گواہی تمہاری درمیان اپنے جب آپ آ جائے تم میں سے کسی کو موت وقت وصیت کے تم میں سے دو شخص ہیں معتبر۔ کہا تمیم نے بری رہے اس سے سب لوگ سوا میرے اور عدی بن بداء کے اور یہ دونوں نصرانی تھے کہ شام کو آتے جاتے تھے اسلام سے پہلے سو دونوں گئے شام کو تجارت کے لیے اور ان کے پاس آیا ایک رفیق بنی سہم کا کہ اس کو بدیل بن ابومریم کہتے تھے تجارت کے لیے اس کے ساتھ ایک پیالہ چاندی کا تھا کہ وہ ارادہ رکھتا تھا کہ بادشاہ کو دوں اور وہ اس کے تجارت کے مال میں بڑی چیز تھی سو وہ بدیل بیمار ہوا اور وصیت کی اس نے ان دونوں کو اور حکم کیا ان کو کہ پہنچا دینا ترکہ میرا میرے گھر والوں کو کہا تمیم نے جب وہ مر گیا لے لیا ہم نے وہ پیالہ اور بیچا اس کو ہزار درہم میں اور تقسیم کر لیا اس کو میں نے اور عدی بن بداء نے پھر جب آئے ہم اس کے گھر والوں میں دے دیا جو کچھ ہمارے پاس تھا اور نہ پایا انہوں نے وہ پیالہ پھر پوچھا انہوں نے ہم سے تو ہم نے کہا کہ نہیں چھوڑا اس نے اس کے سوا کچھ اور نہیں دیا ہم کو اس نے کچھ سوا اس کے۔ کہا تمیم نے پھر جب میں اسلام لایا بعد اس کے کہ رسول اللہ ﷺ مدینہ میں تشریف لائے اس گناہ سے ڈرا اور اس کے گھر والوں کے پاس آیا اور خبر دی میں نے ان کو پیالہ کی اور ادا کر دیئے میں نے ان کو پانچ سو درہم اور خبر دی میں نے ان کو کہ میرے رفیق یعنی عدی پر مثل اس کے ہیں سو پکڑے لائے وہ لوگ عدی کو رسول اللہ ﷺ کے پاس اور مانگا آپ ﷺ نے ان سے بینہ یعنی گواہ سو نہ پائے انہوں نے گواہ سو حکم کیا آپ ﷺ نے ان کو کہ عدی سے قسم لو اس چیز کی کہ اس کے دین والے بڑا جانتے ہوں پس قسم کھالی اس نے یعنی جھوٹی، سو اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا﴾ سے ﴿اَوْ يَخَافُوْٓا اَنْ تُرَدَّ اَيْمَانٌ بَعْدَ اَيْمَانِهِمْ﴾ تک پس کھڑے ہوئے عمرو بن العاص اور ایک مرد یعنی بدیل کے وارثوں میں سے اور قسم کھائی انہوں نے یعنی اس بات پر کہ عدی جھوٹا ہے اور پیالہ بدیل کے پاس تھا پس چھین لئے پانچ سو درہم عدی بن بداء سے۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے اور اسناد اس کی صحیح نہیں اور ابوالنضر جس سے محمد بن اسحاق نے یہ حدیث روایت کی ہے میرے نزدیک محمد بن سائب کلبی ہے کہ کنیت اس کی ابوالنضر ہے اور چھوڑ دیا اس سے اہل علم نے حدیث لینا اور وہ صاحب تفسیر ہیں یعنی مفسرین میں جو کلبی مشہور ہے وہ یہی شخص ہے سنا میں نے محمد بن اسماعیل بخاری سے کہ کہتے تھے کہ محمد بن سائب کی کنیت ابوالنضر ہے اور نہیں جانتے ہم کوئی روایت سالم بن ابوالنضر مدینی کی ابوصالح سے جو مولیٰ ہیں ام ہانی کے اور مروی ہوئی کچھ تھوڑی سی چیز اس روایت میں سے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بطور اختصار کے اور سند سے۔

❀❀❀❀

(۳۰۶۰) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: خَرَجَ رَجُلٌ مِنْ بَنِىْ سَهْمٍ مَعَ تَمِيْمِ الدَّارِيِّ وَعَدِيِّ بْنِ بَدَّاءٍ، فَمَاتَ السَّهْمِيُّ بِأَرْضٍ لَيْسَ بِهَا مُسْلِمٌ، فَلَمَّا قَدِمَا بِتَرِكَتِهِ فَقَدُوْا جَامًا مِنْ فِضَّةٍ مُخَوَّصًا بِالذَّهَبِ، فَأَحْلَفَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ،

ثُمَّ وَجَدُوا الْجَامَ بِمَكَّةَ، فَقِيلَ: اشْتَرَيْنَاهُ مِنْ تَمِيمٍ وَعَدِيٍّ، فَقَامَ رَجُلَانِ مِنْ أَوْلِيَاءِ السَّهْمِيِّ فَحَلَفَا بِاللّٰهِ لَشَهَادَتُنَا أَحَقُّ مِنْ شَهَادَتِهِمَا، وَإِنَّ الْجَامَ لِصَاحِبِهِمْ. قَالَ: وَفِيهِمْ نَزَلَتْ: ﴿ يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ ﴾. (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا کہ نکلا ایک مرد بنی سہم کے قبیلہ کا تمیم داری اور عدی کے ساتھ سو سہمی ایسی جگہ میں مر گیا کہ وہاں کوئی مسلمان نہ تھا پھر جب تمیم داری اور عدی اس کا ترکہ لے آئے تو سہمی کے وارثوں نے اس میں ایک پیالہ چاندی کا نہ پایا جو جڑاؤ تھا سونے سے پھر قسم کھلائی تمیم اور عدی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر پایا وہ پیالہ مکہ میں اور کہا ان لوگوں نے کہ ہم نے تمیم اور عدی سے خریدا ہے سو کھڑے ہوئے سہمی کے وارثوں میں سے دو شخص اور انہوں نے قسم کھائی اللہ کی اور کہا کہ ہماری گواہی سچی ہے ان دونوں کی گواہی سے اور پیالہ ہمارے ہی آدمی کا ہے۔ کہا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ اس بارے میں یہ آیت اتری ﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ﴾ الآية۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور وہ حدیث ہے ابن ابوزائدہ کی۔

مترجم: پوری آیت معہ ترجمہ یہ ہے۔ ﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ حِينَ الْوَصِيَّةِ اثْنَانِ ذَوَا عَدْلٍ مِّنكُمْ أَوْ آخَرَانِ مِنْ غَيْرِكُمْ إِنْ أَنتُمْ ضَرَبْتُمْ فِي الْأَرْضِ فَأَصَابَتْكُم مُّصِيبَةُ الْمَوْتِ تَحْبِسُونَهُمَا مِن بَعْدِ الصَّلَوٰةِ فَيُقْسِمَانِ بِاللّٰهِ إِنِ ارْتَبْتُمْ لَا نَشْتَرِي بِهِ ثَمَنًا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبَىٰ وَلَا نَكْتُمُ شَهَادَةَ اللّٰهِ إِنَّا إِذًا لَّمِنَ الْآثِمِينَ ○ فَإِنْ عُثِرَ عَلَىٰ أَنَّهُمَا اسْتَحَقَّا إِثْمًا فَآخَرَانِ يَقُومَانِ مَقَامَهُمَا مِنَ الَّذِينَ اسْتَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْأَوْلَيَانِ فَيُقْسِمَانِ بِاللّٰهِ لَشَهَادَتُنَا أَحَقُّ مِن شَهَادَتِهِمَا وَمَا اعْتَدَيْنَا إِنَّا إِذًا لَّمِنَ الظَّالِمِينَ﴾ ۔یعنی فرمایا اللہ تعالیٰ نے اے ایمان والو! گواہ تمہارے اندر جب پہنچے کسی کو تم میں سے موت جب لگے وصیت کرنے دو شخص معتبر چاہیں تم میں سے یا دو اور ہوں تمہارے سوا اگر تم نے سفر کیا ہو ملک میں پھر پہنچے تم پر مصیبت موت کی دونوں کو کھڑا کرو بعد نماز کے پھر وہ قسم کھائیں اللہ تعالیٰ کی اگر تم کو شبہ پڑے کہیں ہم نہیں بیچتے قسم مال پر اگرچہ کسی کو ہم سے قرابت ہو اور ہم نہیں چھپاتے اللہ تعالیٰ کی گواہی نہیں تو ہم گنہگار ہیں پھر اگر خبر ہو جائے کہ وہ دونوں حق دبا گئے گناہ سے تو دو اور کھڑے ہوں ان کی جگہ کہ جن کا حق دبا ہے ان میں سے جو بہت نزدیک ہیں پھر قسمیں کھائیں اللہ کی کہ ہماری گواہی ٹھیک ہے ان کی گواہی سے اور ہم نے زیادتی نہیں کی اگر ایسا کریں تو ہم بے انصاف ہیں۔

❀❀❀❀

(۳۰٦۱) عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أُنْزِلَتِ الْمَآئِدَةُ مِنَ السَّمَاءِ خُبْزًا وَلَحْمًا، وَأُمِرُوا أَنْ لَا يَخُونُوا وَلَا يَدَّخِرُوا لِغَدٍ، فَخَانُوا وَادَّخَرُوا وَرَفَعُوا لِغَدٍ، فَمُسِخُوا قِرَدَةً وَخَنَازِيرَ)).

(ضعيف الاسناد)

ترجمہ: عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اترا دسترخوان آسمان سے کہ اس میں روٹی اور گوشت تھا اور حکم ہوا کہ خیانت نہ کریں اس میں اور جمع نہ کریں کل کے لیے پھر خیانت کی انہوں نے اور جمع کیا اور اٹھا رکھا کل کے لیے سو ہو گئی ان کی صورت بندر اور سور کی۔

فائدہ: اس حدیث کو روایت کیا ابوعاصم اور کئی لوگوں نے سعید بن ابوعروبہ سے انہوں نے قتادہؒ سے انہوں نے خلاس سے انہوں نے عمار سے موقوفاً اور ہم اس کو مرفوع نہیں جانتے مگر حسن بن قزعہ کی سند سے۔ روایت کی ہم سے حمید بن مسعدہ نے انہوں نے سفیان بن حبیب سے انہوں نے سعید بن ابوعروبہ سے مانند اس کے اور مرفوع نہ کیا انہوں نے اس کو اور یہ صحیح تر ہے حسن بن قزعہ کی روایت سے اور حدیث مرفوع کی کوئی اصل ہم کو معلوم نہیں ہوئی۔ [اسنادہ ضعیف ایضاً]

مترجم: مائدہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دعا سے ان کی امت پر اترا تھا۔ اور مفسرین کے بہت اقوال ہیں کہ اس میں کیا چیز تھی۔

❀❀❀❀

(۳۰۶۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: يُلَقَّى عِيسٰى حُجَّتَهُ فَلَقَّاهُ اللّٰهُ فِي قَوْلِهِ ﴿ وَإِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيسَى بْنَ مَرْيَمَ ءَأَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِي وَأُمِّيَ إِلٰهَيْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ﴾ قَالَ أَبُوْهُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، فَلَقَّاهُ اللّٰهُ: ﴿ سُبْحٰنَكَ مَا يَكُوْنُ لِيْ أَنْ أَقُوْلَ مَا لَيْسَ لِيْ بِحَقٍّ ﴾ الْآيَةَ كُلَّهَا. (صحيح الاسناد)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ سکھلائے گا اللہ تعالیٰ عیسیٰ علیہ السلام کو حجت ان کی اور تعلیم کر دی اللہ تعالیٰ نے اور یہ بات اس آیت کی تفسیر میں کہی ﴿ واذ قال اللہ یا عیسیٰ ﴾ الخ یعنی جب فرمائے گا اللہ تعالیٰ یعنی قیامت میں کہ اے عیسیٰ بن مریم کیا تو نے کہا تھا لوگوں سے کہ ٹھہرالو مجھ کو اور میری ماں کو معبود اللہ کے سوا کہا ابوہریرہؓ نے کہ فرمایا نبی ﷺ نے کہ پھر سکھلا دیا اللہ تعالیٰ نے جواب اس کا عیسیٰ علیہ السلام کو آخر آیت تک یعنی پاک ہے تو میری طاقت کہاں ہے کہ میں کہوں جو میرا حق نہیں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: بغوی میں مذکور ہے کہ جب اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور مریم علیہا السلام سے یہ سوال کرے گا ان کے ہر بن مو سے خون کی ندیاں بہنے لگیں گی اور مارے خوف کے تھرانے اور کانپنے لگیں گے سبحان اللہ کیا عظمت ہے باری تعالیٰ شانہ کی کہ جس کے سوال میں دہرے اڑے جاتے ہیں کیا مجال ہے کسی نبی و ولی کی کہ معبودیت میں اللہ کا شریک ہونے کا دعویٰ کر سکے معاذ اللہ من ذلك۔ اور اللہ تعالیٰ یہ تماشا مشرکوں کے ذلیل وخوار کرنے کے لیے میدان قیامت میں دکھلائے گا کہ سب معبودان باطل کی مدد اور نصرت سے مایوس ہو جائیں اور جان لیں کہ ہم نے جو کچھ کہ نذریں نیازیں اولیاء اور انبیاء کی کی تھیں اور سجدے اور رکوع قبروں اور چلوں کو کیے تھے وہ سب ضائع ہو گئے اب حسنات ہماری ھباء منبثا اور خیرات وصدقات ہمارے رماد منثورا ہو گئے۔

(۳۰۶۳) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: اٰخِرُ سُوْرَةٍ أُنْزِلَتْ سُوْرَةُ الْمَائِدَةِ وَالْفَتْحُ.

(حسن الاسناد، صححه الحاكم دون "الفتح" وروى له شاهداً وصححه ايضاً و وافقه الذهبی)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے کہ کہا انہوں نے اخیر سورت جو نازل ہوئی سورۂ مائدہ اور فتح ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ آخر سورت جو نازل ہوئی۔ ﴿اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ﴾ ہے۔

مترجم: سورۂ مائدہ ایک خوان نعمت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لیے آسمان سے زمین پر بچھایا ہے اور الوان الوان نعمائے دینی و دنیوی اس میں چن دیئے ہیں حفاظ وقراء بلکہ تمامی علماء وفقہاء اس کے زلہ رُبا ہیں احکام فقہیہ سے اس میں بہت کچھ مسطور ہے کہ خلاصہ اس کا یہاں لکھنا منظور ہے ان میں سے امر بوفائے عہد اور حلت انعام کے اور حرمت صید حالت میں احرام میں اور نہی احلال سے شعائر اللہ کے اور نہی مسجد الحرام میں روکنے سے کافروں کو ضد سے اور حرمت دس چیزوں کی یعنی میتة اور دم اور لحم خنزیر اور ما احل به بغير الله اور منخنقه اور موقوذه اور متردیہ اور نطیحہ اور ما اکل السبع اور ما ذبح علی النصب اور تقسیم بالازلام کے اور حکم مضطر کا اور جواز شکاری کتے کے صید کا اور حلت اہل کتاب کی عورتوں اور کھانے کی اور تفصیل فرائض اربعہ وضو کی اور حکم تیمم کا اور امر تقویٰ کا اور امر عدل کا ادائے شہادت میں اور امر قطع ید سارق وسارقہ اور توبہ ان لوگوں کی اور کفارہ قسم کا ساتھ کھانا کھلانے دس مسکینوں کے یا کپڑا پہنانا ان کو یا آزاد کرنا ایک غلام کا یا لونڈی کا اگر یہ تینوں نہ ہو سکیں تو تین روزے اور حرمت خمر اور میسر اور انصاب وازلام کی اور جزائے صید جو حالت احرام میں مارا جائے اور حلت صید بحر کی محرم کے لیے اور حکم گواہ کرنے کا وصیت پر اور قسم ان کی بعد نماز عصر اور قصص واخبار ماضیہ سے حکم کرنا موسیٰ علیہ السلام کا بنی اسرائیل کو بیت المقدس میں جانے کا اور ان کا عذر کرنا اور پریشان پھرنا چالیس برس تک جنگل میں اور قصہ ہابیل وقابیل کا اور تفصیل ان تیرہ معجزوں کی جو عیسیٰ علیہ السلام کو عنایت ہوئے تھے اور روبکاری عیسیٰ علیہ السلام کی اور امر معبودیت میں جس کی تفصیل اخیر حدیث میں ابھی گزری اسی طرح کے اور بہت فوائد ومضامین عمدہ مذکور ہیں۔

❀❀❀❀

۶۔ باب: وَمِنْ سُوْرَةِ الْأَنْعَامِ

تفسیر سورۂ انعام

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(۳۰۶۴) عَنْ عَلِيٍّ: أَنَّ أَبَاجَهْلٍ قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: إِنَّا لَا نُكَذِّبُكَ وَلٰكِنْ نُكَذِّبُ بِمَا جِئْتَ بِهِ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى: ﴿فَإِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُوْنَكَ وَلٰكِنَّ الظَّالِمِيْنَ بِآيَاتِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ﴾. (ضعيف الاسناد)

ترجمہ: روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ ابوجہل نے کہا نبی ﷺ سے کہ ہم تجھ کو نہیں جھٹلاتے ہیں بلکہ جو تو لایا ہے اسے جھٹلاتے

ہیں یعنی قرآن کو پس اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت ﴿فَإِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُوْنَكَ﴾ سے آخر تک۔ یعنی وہ لوگ تجھ کو نہیں جھٹلاتے ہیں لیکن ظالم لوگ اللہ کی آیتوں کے منکر ہیں۔

فائدہ : روایت کی ہم سے اسحاق بن منصور نے انہوں نے عبدالرحمٰن بن مہدی سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے ابواسحاق سے انہوں نے ناجیہ سے کہ ابوجہل نے نبی ﷺ سے کہا۔ اور ذکر کی حدیث مانند اس کی اور نہیں ذکر کیا اس کی سند میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا اور یہ روایت صحیح تر ہے۔

❀❀❀❀

(٣٠٦٥) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ يَقُوْلُ: : لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: ﴿قُلْ هُوَالْقَادِرُ عَلٰى أَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِنْ فَوْقِكُمْ أَوْمِنْ تَحْتِ أَرْجُلِكُمْ﴾، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((أَعُوْذُ بِوَجْهِكَ))، فَلَمَّا نَزَلَتْ ﴿ أَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا وَيُذِيْقَ بَعْضَكُمْ بَأْسَ بَعْضٍ ﴾ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((هَاتَانِ أَهْوَنُ أَوْهَاتَانِ أَيْسَرُ)).

(صحيح) صحيح أبي داود (٢٠٥٨ـ ٢٠٥٩)

ترجمہ: روایت ہے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے کہ وہ کہتے تھے جب اتری یہ آیت ﴿قُلْ هُوَ الْقَادِرُ﴾ سے ﴿أَرْجُلِكُمْ﴾ تک۔ یعنی کہہ اے محمد کہ وہ پروردگار قادر ہے اس پر کہ بھیج دے عذاب تم پر اوپر سے یا تمہارے پیروں کے نیچے سے تب فرمایا نبی ﷺ نے یا اللہ میں پناہ میں آتا ہوں تیرے منہ کی پھر جب اتری یہ آیت ﴿قُلْ هُوَالقادِرُ﴾ سے آخر تک۔ یعنی قادر ہے وہ اس پر کہ کر دے تم کو فرقہ فرقہ اور چکھا دے لڑائی بعض کی بعض کو تب فرمایا نبی ﷺ نے یہ دونوں باتیں آسان ہیں راوی کو شک ہے کہ اهون فرمایا یا اَیْسَرُ۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(٣٠٦٦) عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ هٰذِهِ الْآيَةِ: ﴿قُلْ هُوَالْقَادِرُ عَلٰى أَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِنْ فَوْقِكُمْ أَوْمِنْ تَحْتِ أَرْجُلِكُمْ﴾ فَقَالَ: النَّبِيُّ ﷺ: ((أَمَا إِنَّهَا كَائِنَةٌ وَلَمْ يَأْتِ تَأْوِيْلُهَا بَعْدُ)). (ضعيف الاسناد) اس میں ابوبکر بن ابی مریم راوی ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے سعد بن ابو وقاص رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا ﴿قُلْ هُوَ الْقَادِرُ﴾ یعنی کہہ دے تو اے محمد کہ اللہ قادر ہے اس پر کہ بھیجے تم پر عذاب تمہارے اوپر سے یا تمہارے پیروں کے نیچے سے، سو فرمایا نبی ﷺ نے آگاہ ہو کہ بے شک یہ عذاب آنے والا ہے اور ابھی تک نہیں آیا۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے۔

❀❀❀❀

(۳۰۶۷) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ: ﴿اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْا إِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ﴾ شَقَّ ذٰلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ فَقَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! وَأَيُّنَا لَا يَظْلِمُ نَفْسَهُ؟ قَالَ: ((لَيْسَ ذٰلِكَ إِنَّمَا هُوَ الشِّرْكُ، أَلَمْ تَسْمَعُوْا مَا قَالَ لُقْمَانُ لِابْنِهِ: ﴿يَابُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ﴾)).

(اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہ کہا انہوں نے جب نازل ہوئی یہ آیت ﴿اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْا إِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ﴾ یعنی جو لوگ ایمان لائے اور نہ ملایا انہوں نے اپنے ایمان کو ساتھ ظلم کے تب گراں ہوا مسلمانوں پر اور عرض کی لوگوں نے کہ اے رسول اللہ کے کون ہم میں سے ایسا ہے کہ ظلم نہیں کرتا اپنی جان پر فرمایا آپؐ نے اس کا یہ مطلب نہیں مراد اس ظلم سے شرک ہے کیا نہیں سنا تم نے کہ لقمان علیہ السلام نے کیا کہا اپنے بیٹے سے کہ اے میرے بیٹے مت شریک کر تو اللہ کا کسی کو اس لیے کہ شرک بڑا ظلم ہے یعنی مراد ظلم سے گناہان صغیرہ نہیں بلکہ اکبر کبائر شرک مراد ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۲۰۶۸) عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ: كُنْتُ مُتَّكِئًا عِنْدَ عَائِشَةَ، فَقَالَتْ يَا أَبَا عَائِشَةَ! ثَلَاثٌ مَنْ تَكَلَّمَ بِوَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ فَقَدْ أَعْظَمَ الْفِرْيَةَ عَلَى اللّٰهِ: مَنْ زَعَمَ أَنَّ مُحَمَّدًا رَأَى رَبَّهُ فَقَدْ أَعْظَمَ الْفِرْيَةَ عَلَى اللّٰهِ، وَاللّٰهُ يَقُوْلُ: ﴿لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْأَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ﴾، ﴿وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ أَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ إِلَّا وَحْيًا أَوْمِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ﴾ وَكُنْتُ مُتَّكِئًا فَجَلَسْتُ فَقُلْتُ: يَاأُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ، أَنْظِرِيْنِيْ وَلَا تُعْجِلِيْنِيْ، أَلَيْسَ يَقُوْلُ: اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً أُخْرٰى﴾، ﴿وَلَقَدْ رَاٰهُ بِالْأُفُقِ الْمُبِيْنِ﴾ قَالَتْ: أَنَا وَاللّٰهِ أَوَّلُ مَنْ سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ هٰذَا، قَالَ: ((إِنَّمَا ذٰلِكَ جِبْرَئِيْلُ، مَا رَأَيْتُهُ فِي الصُّوْرَةِ الَّتِيْ خُلِقَ فِيْهَا غَيْرَهَاتَيْنِ الْمَرَّتَيْنِ رَأَيْتُهُ مُنْهَبِطًا مِنَ السَّمَآءِ سَادًّا عُظْمُ خَلْقِهِ مَا بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْأَرْضِ)). وَمَنْ زَعَمَ أَنَّ مُحَمَّدًا كَتَمَ شَيْئًا مِمَّا أَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَقَدْ أَعْظَمَ الْفِرْيَةَ عَلَى اللّٰهِ، يَقُوْلُ: ﴿اللّٰهُ يَآأَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ﴾ وَمَنْ زَعَمَ أَنَّهُ يَعْلَمُ مَا فِيْ غَدٍ فَقَدْ أَعْظَمَ الْفِرْيَةَ عَلَى اللّٰهِ، وَاللّٰهِ يَقُوْلُ: ﴿لَا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ الْغَيْبَ إِلَّا اللّٰهُ﴾. (اسناده صحيح)

ترجمہ: مسروق سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا میں ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس بیٹھا تھا سو فرمایا انہوں نے کہ اے ابا عائشہ تین باتیں ہیں کہ جس نے کہی ان میں سے ایک بھی اس نے جھوٹ باندھا اللہ تعالیٰ پر جس نے کہا کہ محمدؐ نے دیکھا اپنے رب کو یعنی شب معراج میں تو اس نے بڑا جھوٹ باندھا اللہ پر حالانکہ اللہ جل جلالہ فرماتا ہے ﴿لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ﴾ یعنی

نہیں پا سکتیں اس کو آنکھیں اور وہ لے لیتا ہے آنکھوں کو اور وہ لطیف وخبردار ہے اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ نہیں طاقت ہے کسی بشر کی کہ کلام کرے اس سے اللہ تعالیٰ مگر وحی بھیجنا یعنی بواسطہ جبرائیل کے یا کلام کرنا پردہ کے پیچھے سے اور میں تکیہ لگائے ہوئے تھا سو اٹھ بیٹھا اور کہا میں نے کہ اے مؤمنوں کی ماں مجھے مہلت دیجیے اور جلدی مت کیجیے کیا اللہ تعالیٰ نہیں فرماتا ہے ﴿وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰى﴾ یعنی بے شک دیکھا اس کو محمدؐ نے دوبارہ اور فرماتا ہے یعنی بے شک دیکھا اس کو محمدؐ نے روشن کنارہ پر آسمان کے تب فرمایا ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے قسم ہے اللہ تعالیٰ کی میں نے سب سے پہلے پوچھیں یہ آیتیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تو فرمایا آپؐ نے کہ مراد ان آیتوں سے دیکھنا ہے جبرئیل کا اور نہیں دیکھا میں نے جبرئیل کو اس صورت میں کہ وہ پیدا کیے گئے ہیں مگر انہیں دو مرتبہ میں دیکھا میں نے ان کو آسمان سے اترتے کہ بھر لیا تھا ان کے جسم کی بڑائی نے آسمان وزمین کے بیچ کو اور فرمایا ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے جس نے کہا کہ محمدؐ نے کچھ چھپالی کچھ چیز اس میں سے جو اتاری اللہ تعالیٰ نے ان پر پس جھوٹ باندھا اس نے اللہ تعالیٰ پر اس لیے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے رسول پہنچا دے جو اترا تیرے اوپر تیرے رب کی طرف سے اور جس نے کہا کہ محمد کو معلوم ہے جو کل ہونے والا ہے تو اس نے جھوٹ باندھا اللہ پر اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ نہیں جانتا کوئی آسمان وزمین والوں میں سے غیب کو سوا اللہ تعالیٰ کے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور مسروق بن اجدع کی کنیت ابو عائشہ رضی اللہ عنہ ہے۔

❀❀❀❀

(۳۰۶۹) **عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ** قَالَ: أَتَى أُنَاسٌ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! أَنَأْكُلُ مَا نَقْتُلُ وَلَا نَأْكُلُ مَا يَقْتُلُ اللّٰهُ؟ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ: ﴿ **فَكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَاسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ إِنْ كُنْتُمْ بِاٰيَاتِهِ مُؤْمِنِيْنَ** ﴾ إِلٰى قَوْلِهِ ﴿ **وَإِنْ أَطَعْتُمُوْهُمْ إِنَّكُمْ لَمُشْرِكُوْنَ** ﴾. (صحيح) صحيح أبي داود (۲۰۵۸ـ ۲۰۵۹)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا انہوں نے کہ چند لوگ آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کی کہ اے رسول اللہ کے کیا کھائیں ہم اس چیز کو کہ قتل کی ہم نے یعنی جانور مذبوح کو اور نہ کھائیں ہم اس کو کہ قتل کیا اس کو اللہ تعالیٰ نے یعنی میتہ۔ کو سو اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت ﴿فَكُلُوْا﴾ سے ﴿مُشْرِكُوْنَ﴾ تک۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور مروی ہوئی یہ حدیث اور سند سے بھی سوا اس سند کے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور روایت کی بعضوں نے عطاء بن سائب سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً۔

مترجم: پوری آیت مع ترجمہ یوں ہے ﴿فَكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَاسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ إِنْ كُنْتُمْ بِاٰيَاتِهِ مُؤْمِنِيْنَ﴾۔ یعنی سو تم کھاؤ اس میں سے جس پر نام لیا گیا اللہ کا اگر تم اس کی آیتوں پر یقین رکھتے ہو اور اس کے بعد کئی آیتوں کے پیچھے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ﴿وَلَا تَأْكُلُوْا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَإِنَّهٗ لَفِسْقٌ وَإِنَّ الشَّيَاطِيْنَ لَيُوْحُوْنَ إِلٰى أَوْلِيَآئِهِمْ لِيُجَادِلُوْكُمْ وَإِنْ أَطَعْتُمُوْهُمْ إِنَّكُمْ

لَمُشْرِكُونَ ﴾ اور اس میں سے نہ کھاؤ جس پر نام نہ لیا گیا ہو اللہ کا اور وہ گناہ ہے اور شیطان دل میں ڈالتے ہیں اپنے رفیقوں کے کہ تم سے جھگڑا کریں اور اگر تم نے ان کا کہا مانا تو تم مشرک ہوئے یعنی یہ وسوسہ شیطان کا ہے کہ تم لوگ اپنا مارا کھاتے ہو اور اللہ کا مارا یعنی میتہ نہیں کھاتے اللہ نے اس کا جواب سکھا دیا کہ میتہ پر اللہ کا نام نہیں لیا گیا اور ذبیحہ اس کے نام سے کاٹا گیا اس لیے میتہ حرام ہے ذبیحہ حلال اور پھر یہ بھی فرما دیا کہ اب بھی اگر تم اس شبہ میں پڑے رہو گے تو مشرک ہو جاؤ گے اس لیے کہ شرک فقط یہی نہیں کہ غیر اللہ کو پوجے بلکہ غیر اللہ کی اطاعت حلال وحرام میں کرنا یہ بھی اشراک فی الاطاعت ہے۔

❀❀❀❀

(۳۰۷۰) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ: مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى الصَّحِيفَةِ الَّتِي عَلَيْهَا خَاتَمُ مُحَمَّدٍ ﷺ فَلْيَقْرَأْ هٰؤُلَاءِ الْآيَاتِ: ﴿ قُلْ تَعَالَوْا أَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ ﴾ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ﴾. (ضعيف الاسناد)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ سے کہ کہا انہوں نے جس کا جی چاہے کہ نظر کرے اس صحیفہ کی طرف جس پر مہر ہے محمد ﷺ کی تو چاہے کہ پڑھ لے یہ آیتیں ﴿قل تعالوا﴾ سے ﴿تتقون﴾ تک۔

فائدہ . یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

مترجم: پوری آیت یوں ہے ﴿قُلْ تَعَالَوْا أَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ أَلَّا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَّبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَّلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ مِنْ إِمْلَاقٍ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَإِيَّاهُمْ وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللّٰهُ إِلَّا بِالْحَقِّ ذٰلِكُمْ وَصّٰكُمْ بِهِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ٥ وَلَا تَقْرَبُوا مَالَ الْيَتِيمِ إِلَّا بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ حَتّٰى يَبْلُغَ أَشُدَّهُ وَأَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيزَانَ بِالْقِسْطِ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا وَإِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى وَبِعَهْدِ اللّٰهِ أَوْفُوا ذٰلِكُمْ وَصّٰكُمْ بِهِ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ٥ وَأَنَّ هٰذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيلِهِ ذٰلِكُمْ وَصّٰكُمْ بِهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴾۔ یعنی تو کہہ آؤ میں سنادوں جو حرام کیا ہے تم پر تمہارے رب نے کہ شریک نہ کرو اس کے ساتھ کسی چیز کو اور ماں باپ سے نیکی اور مار نہ ڈالو اپنی اولاد کو مفلسی سے ہم رزق دیتے ہیں تم کو اور ان کو اور نزدیک نہ ہو بے حیائی کے کام سے جو کھلا ہوا اس میں سے اور جو چھپا ہوا اور مار نہ ڈالو جان جس کو حرام کیا اللہ نے مگر حق پر یہ تم کو کہہ دیا ہے شاید تم سمجھو اور پاس نہ جاؤ یتیم کے مال کے مگر جس طرح بہتر ہے جب تک وہ پہنچے اپنی قوت کو اور پورا کرو ماپ اور تول انصاف سے ہم کسی کو وہی کہتے ہیں جو اس کو مقدور ہو اور جب بات کہو تو حق کہو اگر چہ وہ ہو اپنے ناتے والا اور اللہ کا قول پورا کرو یہ تم کو کہہ دیا ہے شاید تم دھیان رکھو یہ راہ ہے سیدھی سو اس پر چلو اور مت چلو کئی راہ پر پھر تم کو بھٹکائیں گے اس کی راہ سے یہ کہہ دیا ہے تم کو شاید تم بچتے رہو۔

❀❀❀❀

(۳۰۷۱) عَنْ أَبِیْ سَعِیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ فِیْ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی : ﴿أَوْ يَأْتِيَ بَعْضُ اٰيَاتِ رَبِّكَ﴾ قَالَ : ((طُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا)). (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید خدریؓ سے کہ نبی ﷺ نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا ﴿أَوْيَاتِيَ بَعْضُ اٰيَاتِ رَبِّكَ﴾ یعنی آ جائیں بعض نشانیاں تیرے پروردگار کی، فرمایا آپؐ نے کہ مراد ان نشانیوں سے آفتاب کا نکلنا ہے مغرب سے۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔ اور روایت کی یہ حدیث بعضوں نے اور مرفوع کیا اس کو۔

❀❀❀❀

(۳۰۷۲) عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ : ((ثَلَاثٌ إِذَا خَرَجْنَ لَمْ يَنْفَعْ نَفْسًا إِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ الْاٰيَةَ الدَّجَّالُ وَالدَّابَّةُ وَطُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا أَوْمِنَ الْمَغْرِبِ)). (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ جب ظاہر ہوں گی تین چیزیں نفع نہ دے گا کسی کو ایمان لانا جو پہلے سے ایمان نہ لایا تھا پہلا ان میں دجال ہے دوسرا دابة الارض تیسرا نکلنا آفتاب کا مغرب اس کے سے یا فرمایا مغرب سے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۳۰۷۳) عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی وَقَوْلُهُ الْحَقُّ : إِذَا هَمَّ عَبْدِیْ بِحَسَنَةٍ فَاكْتُبُوْهَا لَهُ حَسَنَةً، فَإِنْ عَمِلَهَا فَاكْتُبُوْهَا لَهُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا وَإِذَا هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَا تَكْتُبُوْهَا، فَإِنْ عَمِلَهَا فَاكْتُبُوْهَا بِمِثْلِهَا، فَإِنْ تَرَكَهَا)). وَرُبَّمَا قَالَ: ((فَإِنْ لَّمْ يَعْمَلْ بِهَا۔ فَاكْتُبُوْهَا لَهُ حَسَنَةً))، ثُمَّ قَرَأَ: ((﴿ مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا ﴾)). (اسنادہ صحیح) الروض النضير: (۲/۷٤۲)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے اور اس کا فرمانا سچ ہے کہ جب میرا بندہ قصد کرے کسی نیکی کا تو لکھو اس کی ایک نیکی پھر اگر وہ کر چکے تو لکھو اس کی دس نیکیاں اور جب قصد کرے برائی کا تو مت لکھو اس کے لیے پھر اگر کرے وہ تو لکھو اس کی ایک برائی پھر اگر چھوڑ دے اور کبھی فرمایا آپؐ نے کہ نہ کرے وہ برائی یعنی بعد ارادے کے تو لکھو اس کے لیے ایک نیکی پھر پڑھی آپ نے یہ آیت ﴿من جآء﴾ سے آخر تک یعنی فرمایا اللہ تعالیٰ نے جو لائے ایک نیکی اس کے لیے دس گنی ہیں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: سورۂ انعام اللہ تعالیٰ کا بڑا انعام ہے جو اس کے قدر نہ جانے وہ بدترین انام بلکہ کہترین انعام ہے اس میں احکام فقہیہ سے مذکور ہے حلت ذبیحہ کی جو اللہ تعالیٰ کے نام پر ذبح ہوا ہو اور حرمت میتہ کی اور حرمت دم مسفوح اور لحم خنزیر اور مااھل به بغیر اللہ کی اور

حرمت ہر ذی ظفر اور شحوم غنم وبقر کی یہود پر بطور اخبار اور نہی شرک اور قتل اولاد اور فواحش اور قتل نفس سے اور نہی مال یتیم سے اور اتباع سبل متفرقہ سے اور حکم والدین سے احسان کرنے کا اور کیل ومیزان کے پورا کرنے کا اور باتوں میں عدل کرنے کا اور عہد الٰہی کے پورا کرنے کا اور اتباع صراط مستقیم کا اور یہ دس احکام ابتداء سے توراۃ میں لکھے جاتے تھے اور حکم اتباع قرآن کا اور قصص ماضیہ سے قصہ ابراہیم علیہ السلام کا معبود حقیقی کے تلاش کرنے کا اور رویت کوکب وقمر وشمس کے اور توحید ان کی اور برأت شرک سے اور اسامی مبارک اٹھارہ پیغمبروں کے اور اصلاح اور احسان اور توحید ان کی اور حبط ہو جانا ان کے عملوں کا اگر اللھنخو استہ وہ شرک کرتے اور نادانیوں سے کفار نابکار کی اعراض ان کا آیات الٰہی سے اور کہنا کہ نبی پر کوئی فرشتہ کیوں نہ نازل ہوا اور اساطیر الاولین کہنا قرآن کو اور طلب کرنا معجزہ کا نبی سے اور حقیر سمجھنا ان کا مؤمنوں کو اور جھٹلانا قرآن کو اور چھپانا یہود کا احکام توراۃ کو اور قسمیں کھانا ان کا اگر ہم کوئی معجزہ دیکھیں تو فوراً ایمان لائیں اور نکالنا مشرکوں کا اپنے معبودوں کے حصے حرث وانعام میں سے جیسے اس وقت کے مشرکوں پیروں کے نام کی چنگی مٹھی نکالتے ہیں اور قتل کرنا اپنی اولاد کو اور بحیرہ اور سائبہ اور حجر مقرر کرنا اور حرام ٹھہرانا جنین کا عورتوں پر اور حلال کرنا میتہ کا عورت اور مرد پر اور تحریم اشیاء کی اپنے جانب سے اور تذکیر بالآء اللہ سے مذکور ہے برکات ساویہ اور ارضیہ جو اگلے لوگوں پر تھے۔

اور سولہ قدرتیں اللہ تعالیٰ کی کہ فلق حب ونوی ہے اور اخراج حی کا میت سے اور عکس اس کا اور فلق الاصباح اور اسکان لیل اور حسبان شمس وقمر اور بنائے نجوم اور انشائے انسان ایک جان سے اور اتارنا پانی کا آسمان سے اور نکالنا نبات کا اور نکالنا سبزوں کا اور حب متراکب اور نخیل کا اور پیدا کرنا باغوں کا انگور سے اور زیتوں اور انار سے اور تذکیر ساتھ خلق جنات ونخل وزرع مختلف الاکل وزیتون ورمان وغیرہ کے دوسرے مقام میں اور تذکیر کے ساتھ پیدا کرنے چار پایوں کے اور پیدا کرنا آٹھ جوڑوں کے دو بھیڑ سے دو بکری سے اور دو اونٹ سے اور دو گائے سے اور تمنن ساتھ خلیفہ کرنے ہم لوگوں کے زمین میں ﴿**وغیر ذلك من النعماء الكثیرة والا لآء الوافرة**﴾. غرض اس سورۂ مبارک میں تذکیر بالآء اللہ میں بہت اہتمام کیا گیا ہے اور ہزاروں نعمتیں دینی اور دنیوی جابجا بیان کی گئیں ہیں اور صفات الٰہی سے آیات قدرت اس کی جیسے زمین وآسمان کا بنانا اور ظلمات ونور کا پیدا کرنا اور الوہیت کا مستحق ہونا اور سر وجہر اور اعمال عباد کا جاننا اور سموات وارض کا مالک ہونا اور اپنے بندوں کا مشکل کشا ہونا اور حاکم ہونا اور حفظہ کا ان پر بھیجنا اور ارواح کا سلب ہو کر اسی کی طرف جانا اور نجات دینا بندوں کو ظلمات بر وبحر میں اور پکارنا بندوں کا اسی کو تضرعاً وخفیہ اور قادر ہونا عذاب فوقانی اور تحتانی پر اور شفیع وولی نہ ہونا کسی کا بجز اس تعالیٰ کے قیامت کے دن اور ارادہ الٰہی اور مالک ہونا اس کا قیامت کے دن اور علم وحکمت اس کی قیامت کے دن اور دس صفتیں ایک مقام میں مذکور ہیں یعنی ابداع سموات والارض اور نہ ہونا لڑکے اور جورو کا اس کے لیے اور پیدا کرنا سب چیزوں کا اور علم کامل اور الوہیت اور ربوبیت اور وکیل ہونا ہر شے پر اور دور ہونا نظروں سے اور لطیف وخبیر ہونا اور اثبات معبودیت کا ان سب صفتوں سے اور غنا اور رحمت اور قدرت اس کی کہ چاہے تم کو فنا کر کے اوروں کو پیدا کرنا اور اسی طرح کے اور فوائد ومنافع عمدہ عمدہ مذکور ہیں کہ جس کی تفصیل کو بڑے بڑے دفتر کفایت نہ کریں علماء اور وعاظ کو چاہیے کہ

غور وتامل سے اس سورۂ مبارک میں نظر فرمائیں اور حظوظ روحانیہ اور لذات ایمانیہ اٹھائیں تاکہ بعد مردن حسرت وافسوس سے بچیں اور لقمہ ندامت نہ کھائیں۔

❀❀❀❀

۷۔ باب: وَمِنْ سُوْرَةِ الْأَعْرَافِ

تفسیر سورۂ اعراف

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(۳۰۷٤) **عَنْ** أَنَسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَرَأَ هٰذِهِ الْآيَةَ: ﴿فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا﴾ قَالَ حَمَّادٌ: هٰكَذَا، وَأَمْسَكَ سُلَيْمَانُ بِطَرَفِ إِبْهَامِهِ عَلٰى أَنْمُلَةِ إِصْبَعِهِ الْيُمْنٰى، قَالَ: فَسَاخَ الْجَبَلُ: ﴿وَخَرَّ مُوْسٰى صَعِقًا﴾. (اسناده صحيح) ظلال الجنة (٤٨٠)

ترجمہ: انسؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے پڑھی یہ آیت ﴿فلما تجلیٰ ربه﴾ یعنی جب تجلی کی موسیٰ کے رب نے پہاڑ پر کر دیا اس کو دھایا ہوا کہا حمادؒ نے اس طرح اور سلیمان جو راوی حدیث ہیں انہوں رکھی نوک اپنے انگوٹھے کے داہنی انگلی کے پور پر کہا راوی نے کہ پس پھٹ گیا پہاڑ اور گرے موسیٰ علیہ السلام بے ہوش ہو کر۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر حمادؒ بن سلمہ کی روایت سے۔ روایت کی ہم سے عبدالوہاب وراق نے انہوں نے معاذ بن معاذ سے انہوں نے حماد بن سلمہ سے انہوں نے ثابت سے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کی۔

❀❀❀❀

(۳۰۷۵) **عَنْ** مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ سُئِلَ عَنْ هٰذِهِ الْآيَةِ: ﴿وَإِذْ أَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِيْٓ آدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَأَشْهَدَهُمْ عَلٰٓى أَنْفُسِهِمْ أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوْا بَلٰى شَهِدْنَآ أَنْ تَقُوْلُوْا يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّا كُنَّا عَنْ هٰذَا غٰفِلِيْنَ﴾ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ سُئِلَ عَنْهَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ آدَمَ ثُمَّ مَسَحَ ظَهْرَهٗ بِيَمِيْنِهٖ فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ ذُرِّيَّةً، فَقَالَ: خَلَقْتُ هٰؤُلَاءِ لِلْجَنَّةِ وَبِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ يَعْمَلُوْنَ، ثُمَّ مَسَحَ ظَهْرَهٗ فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ ذُرِّيَّةً، فَقَالَ: خَلَقْتُ هٰؤُلَاءِ لِلنَّارِ، وَبِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ يَعْمَلُوْنَ))، فَقَالَ الرَّجُلُ: فَفِيْمَ الْعَمَلُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ اللّٰهَ إِذَا خَلَقَ الْعَبْدَ لِلْجَنَّةِ إِسْتَعْمَلَهٗ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ حَتّٰى يَمُوْتَ عَلٰى عَمَلٍ مِنْ أَعْمَالِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيُدْخِلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ، وَإِذَا خَلَقَ الْعَبْدَ لِلنَّارِ اسْتَعْمَلَهٗ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ

حَتّٰی یَمُوْتَ عَلٰی عَمَلٍ مِنْ أَعْمَالِ أَهْلِ النَّارِ فَیُدْخِلَهُ اللّٰهُ النَّارَ))۔

(اسنادہ ضعیف) الظلال (۱۹۶) اس میں مسلم بن یسار کا سیدنا عمرؓ سے سماع ثابت نہیں سلسلة الأحاديث الضعيفة (۳۰۷۱)

ترجمہ: مسلم بن یسار جہنی سے روایت ہے کہ عمر بن خطابؓ سے کسی نے اس آیت کا مطلب پوچھا ﴿وَإِذْ أَخَذَ رَبُّكَ...﴾ یعنی جب نکالی تیرے رب نے بنی آدم کی پیٹھوں سے اولاد ان کی اور گواہ کیا ان کو ان کی جانوں پر اور فرمایا کیا نہیں ہوں میں معبود تمہارا تو کہا سب نے کہ کیوں نہیں تو ہمارا معبود ہے گواہی دیتے ہیں ہم یہ اس لیے کہ کہیں کہنے لگو تم قیامت کے دن کہ ہم تو اس سے غافل تھے سو کہا حضرت عمرؓ نے کہ سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ کسی نے پوچھی آپؐ سے یہی آیت تب فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا آدم علیہ السلام کو پھر پھیرا ان کی پیٹھ پر اپنا داہنا ہاتھ اور نکالی ان سے اولاد اور فرمایا کہ پیدا کی ہے میں نے یہ جنت کے لیے اور جنت ہی کا کام کریں گے یہ لوگ پھر پھیرا اپنا ہاتھ ان کی پیٹھ پر دوبارہ اور نکالی ان سے ایک اولاد اور فرمایا دوزخ کے لیے بنایا میں نے ان کو دوزخ ہی کا کام کریں گے یہ لوگ تب عرض کی ایک شخص نے کہ پھر کیا ضرور ہے عمل یا رسول اللہ یعنی جب دوزخی اور جنتی وہیں سے مقرر ہو گئے تو عمل کی کیا حاجت ہے۔ کہا راوی نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ اللہ تعالیٰ جب پیدا کرتا ہے بندے کو جنت کے لیے کام میں لگاتا ہے اس کو جنت والوں کے یہاں تک کہ وہ مرتا ہے جنت والوں کے عمل پر پھر داخل کرتا ہے اس کو اللہ تعالیٰ جنت میں اور جب پیدا کرتا ہے اللہ تعالیٰ کسی بندے کو دوزخ کے لیے کام میں لگاتا ہے اس کو دوزخ والوں کے یہاں تک کہ وہ مرتا ہے وہ اوپر کسی عمل کے دوزخ والوں کے عملوں سے پھر داخل کرتا ہے اس کو دوزخ میں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ اور مسلم بن یسار کو سماع نہیں ہے عمرؓ سے اور ذکر کیا بعضوں نے اس اسناد میں مسلم بن یسار اور عمر کے بیچ میں ایک مرد کو۔

❀❀❀❀

(۳۰۷۶) عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ آدَمَ مَسَحَ ظَهْرَهُ فَسَقَطَ مِنْ ظَهْرِهِ كُلُّ نَسَمَةٍ هُوَ خَالِقُهَا مِنْ ذُرِّیَّتِهِ إِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ، وَجَعَلَ بَیْنَ عَیْنَیْ كُلِّ إِنْسَانٍ مِنْهُمْ وَبِیْصًا مِنْ نُوْرٍ، ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلٰی آدَمَ فَقَالَ: أَیْ رَبِّ، مَنْ هٰؤُلَاءِ؟ قَالَ: هٰؤُلَاءِ ذُرِّیَّتُكَ، فَرَأٰی رَجُلًا مِنْهُمْ فَأَعْجَبَهُ وَبِیْصُ مَا بَیْنَ عَیْنَیْهِ فَقَالَ: أَیْ رَبِّ، مَنْ هٰذَا فَقَالَ هٰذَا رَجُلٌ مِنْ اٰخِرِ الْأُمَمِ مِنْ ذُرِّیَّتِكَ یُقَالُ لَهُ دَاوٗدُ، قَالَ: رَبِّ وَكَمْ جَعَلْتَ عُمْرَهُ؟ قَالَ: سِتِّیْنَ سَنَةً قَالَ أَیْ رَبِّ، زِدْهُ مِنْ عُمْرِیْ أَرْبَعِیْنَ سَنَةً، فَلَمَّا انْقَضٰی عُمَرُ آدَمَ جَاءَهُ مَلَكُ الْمَوْتِ فَقَالَ: أَوَلَمْ یَبْقَ مِنْ عُمْرِیْ أَرْبَعُوْنَ سَنَةً؟ قَالَ: أَوَلَمْ تُعْطِهَا لِأَبْنِكَ دَاوٗدَ؟ قَالَ: فَجَحَدَ اٰدَمُ فَجَحَدَتْ ذُرِّیَّتُهُ وَنَسِیَ اٰدَمُ فَنَسِیَتْ ذُرِّیَّتُهُ وَخَطِئَ اٰدَمُ فَخَطِئَتْ ذُرِّیَّتُهُ))۔

(اسنادہ صحیح) الظلال (۲۰۶) تخریج شرح عقیدہ الطحاویۃ (۲۲۰، ۲۲۱)

ترجمہ: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو چھوئی ان کی پیٹھ اور نکلیں ان کی پیٹھ سے وہ سب روحیں جن کو اللہ تعالیٰ پیدا کرنے والا ہے ان کی اولاد سے قیامت کے دن تک اور رکھ دی تھی ہر انسان کی دونوں آنکھوں کے بیچ میں ایک چمک نور کی پھر سامنے لایا اللہ تعالیٰ ان سب کو آدم علیہ السلام کے اور کہا آدم نے اے رب یہ کون لوگ ہیں فرمایا اللہ تعالیٰ نے یہ سب تمہاری اولاد ہیں پھر دیکھا ایک مرد کو ان میں سے اور بہت پسند آئی آدم کو چمک ان کی آنکھوں کی بیچ کی اور کہا انہوں نے کہ اے رب یہ کون شخص ہے فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ یہ ایک مرد ہے اخیر کی امتوں کا تیری اولاد میں سے کہ اس کو داؤد کہتے ہیں کہا آدم نے کہ اے رب کتنی ٹھہرائی تو نے عمر اس کی فرمایا اللہ تعالیٰ نے ساٹھ برس کی کہا آدم نے کہ اے رب زیادہ دے اس کو میری عمر سے چالیس برس پھر جب گزر گئی آدم کی باقی عمر اور ملک الموت آئے کہا آدم نے کہ کیا باقی نہیں میری عمر کے چالیس برس کہا ملک الموت نے کہ وہ تو دے دی تم نے اپنے بیٹے داؤد کو فرمایا آپ نے کہ پھر مکر گئے آدم اور مکرنے لگی اولاد ان کی اور بھول گئے آدم اور بھول گئی اولاد ان کی اور چوک گئے آدم اور چوک گئی اولاد ان کی۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور مروی ہوئی کئی سندوں سے بواسطہ ابو ہریرہؓ کے نبی ﷺ سے۔

❀❀❀❀

(۳۰۷۷) عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَمَّا حَمَلَتْ حَوَّاءُ طَافَ بِهَا إِبْلِيسُ وَكَانَ لَا يَعِيشُ لَهَا وَلَدٌ، فَقَالَ: سَمِّيهِ عَبْدَالْحَارِثِ، فَسَمَّتْهُ عَبْدَالْحَارِثِ، فَعَاشَ وَكَانَ ذٰلِكَ مِنْ وَحْيِ الشَّيْطَانِ وَأَمْرِهِ)). (اسناده ضعيف) سلسلة الأحاديث الضعيفة (۳٤۲)

ترجمہ: سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ جب حاملہ ہوئیں حوا آنے لگا ان کے پاس شیطان اور ان کا کوئی لڑکا نہ جیتا تھا تو کہا شیطان نے نام رکھو تم اپنے لڑکے کا عبدالحارث سو یہی نام رکھا انہوں نے اور وہ جیتا رہا اور یہ شیطان کے سکھلانے سے اور اس کے حکم سے تھا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر عمر بن ابراہیم کی روایت سے کہ وہ قتادہؓ سے روایت کرتے ہیں اور روایت کی یہ بعضوں نے عبدالصمد سے اور مرفوع نہ کیا اس کو۔

مترجم: کہتا ہے سورۂ اعراف میں ایک دفتر معرفت ہے کہ عمدہ عمدہ معارف اس میں بھرے ہیں اور عجیب وغریب جواہر مضامین اس میں دھرے ہیں قصص ماضیہ سے اس میں مذکور ہے قصہ آدم علیہ السلام کے جنت سے اترنے کا اور زمین میں جینے اور مرنے کا اور قصہ نوح علیہ السلام کی دعوت کا اور قوم کے ہلاک اور مؤمنین کی نجات کا اور قصہ ہود علیہ السلام اور صالح علیہ السلام اور لوط اور شعیب علیہما السلام کا اور قصہ موسیٰ علیہ السلام کا نہایت تفصیل سے اور مقابلہ سحرہ کا اور آنا طوفان و جراد و قمل وضفادع ودم کا فرعون پر اور غرق ہونا اس کا اور تجلی باری

تعالیٰ کی کوہ طور پر اور بنانا بنی اسرائیل کا گوسالہ کو اور عذاب ان کا اور فضیلت اس امت کے آمران معروف اور ناہیان عن المنکر کی اور وعدہ فلاح ونصرت کا ان کے لیے اور قصہ اصحاب سبت کا اور مسخ ہو جانا ان کی صورتوں کا اور قصہ اخراج ذریت کا ظہر آدم سے اور قصہ بلعم باعور کا اور احوال آخرت سے مذکور ہے سوال کرنا امتوں سے ان کے رسولوں کا اور وزن اعمال اور موقوف ہونا نجات کا ثقل اعمال خیر پر اور مشرکوں اور مفتریوں کا اور خطاب کرنا ملائکہ کا ان سے سکرات موت کے وقت اور داخل ہونا امم کا دوزخ میں اور لعنت کرنا ایک کا دوسرے کو اور نہ کھلنا ابواب سموات کا منکروں کے لیے اور مہاد وغواش دوزخیوں کا آگ سے اور وعدہ جنت کا نیکوں کے لیے اور نکالنا حسد وبغض کا ان کے سینوں سے اور ندا کرنا اصحاب جنت کا اصحاب نار کو اور عکس اس کا اور بیان اعراف کا اور بہت سے منافع وفوائد مذکور ہیں کہ تفصیل ان کی بحر طویل ہے عاشقان قرآن کو ضروری ہے کہ اس سورت میں غور تامل فرمائیں اور حظوظ روحانیہ اٹھائیں۔

❀❀❀❀

(٣٠٧٨) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَمَّا خُلِقَ آدَمُ))، الْحَدِيثَ.

ترجمہ: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جب پیدا کئے گئے آدم۔ پوری حدیث اسی طرح ہے۔

❀❀❀❀

٨۔ باب: وَمِنْ سُورَةِ الْأَنْفَالِ

تفسیر سورۂ انفال

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

(٣٠٧٩) عَنْ سَعْدٍ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ جِئْتُ بِسَيْفٍ فَقُلْتُ: يَارَسُولَ اللّٰهِ! إِنَّ اللّٰهَ قَدْ شَفٰى صَدْرِيْ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ أَوْ نَحْوَ هٰذَا هَبْ لِيْ هٰذَا السَّيْفَ، فَقَالَ: ((هٰذَا لَيْسَ لِيْ وَلَا لَكَ))، فَقُلْتُ عَسٰى أَنْ يُعْطٰى هٰذَا مَنْ لَا يُبْلِيْ بَلَائِيْ، فَجَاءَنِي الرَّسُولُ: ((إِنَّكَ سَأَلْتَنِيْ وَلَيْسَ لِيْ وَإِنَّهُ قَدْ صَارَ لِيْ وَهُوَ لَكَ))، قَالَ: فَنَزَلَتْ ﴿يَسْأَلُوْنَكَ عَنِ الْأَنْفَالِ﴾ الْآيَةَ. (حسن صحيح) [صحيح أبي داود ٢٧٤٧]

ترجمہ: روایت ہے سعد سے کہا انہوں نے کہ جب ہوا بدر کا دن لایا میں ایک تلوار اور میں نے عرض کی کہ اے رسول اللہ کے! اللہ تعالیٰ نے میرا سینہ ٹھنڈا کر دیا مشرکوں سے یا مانند اس کے یعنی خوب مارا میں نے ان کو پس دے دیجیے مجھے یہ تلوار یعنی مال غنیمت سے سو فرمایا آپ نے کہ یہ نہ میرا حق ہے نہ تیرا پس میں نے دل میں کہا کہ یہ ایسے شخصوں کو مل جائے گی جس نے میری سی بلا نہ اٹھائی ہو پھر آیا میرے پاس قاصد رسول اللہ ﷺ کا اور کہا آپ کی طرف سے کہ تو نے مجھ سے وہ تلوار مانگی تھی

اورتب میری نہ تھی اور اب مجھے اختیار ہوگیا پس وہ تیری ہے۔ کہا راوی نے کہ تب یہ آیت اتری ﴿یسألونك عن الانفال﴾۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور روایت کیا اس کو سماک نے مصعب بن سعد سے۔ اور اس باب میں عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

مترجم: پوری آیت یوں ہے ﴿يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْأَنْفَالِ قُلِ الْأَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَأَصْلِحُوْا ذَاتَ بَيْنِكُمْ وَأَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِيْنَ﴾۔ یعنی تجھ سے پوچھتے ہیں حکم غنیمت کا تو کہہ مال غنیمت اللہ کا ہے اور رسول کا سو ڈرو اللہ سے اور صلح کرو آپس میں اور حکم میں چلو اللہ کے اور اس کے رسول کے اگر ایمان رکھتے ہو۔ انتہٰی۔ اللہ تعالیٰ نے یہاں اتنا ہی فرمادیا ہے کہ فتح وظفر اللہ ہی کی مدد سے ہوئی غنیمت اسی کا مال ہے تم اپنا نہ جانو پھر آگے واعلموا میں فرمادیا کہ ایک خمس غنیمت کا اللہ کی نذر نکالو کہ وہ نبی کے اختیار سے خرچ وتقسیم ہو اور رہے چار حصے وہ مجاہدین پر تقسیم ہوں پیادہ کو ایک حصہ اور سوار کو دو۔

❀❀❀❀

(۳۰۸۰) **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَمَّا فَرَغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ بَدْرٍ قِيْلَ لَهُ: عَلَيْكَ الْعِيْرَ لَيْسَ دُوْنَهَا شَيْءٌ قَالَ: فَنَادَاهُ الْعَبَّاسُ وَهُوَ فِيْ وَثَاقِهِ۔ لَا يَصْلُحُ وَقَالَ: لِأَنَّ اللّٰهَ وَعَدَكَ إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ وَقَدْ أَعْطَاكَ مَا وَعَدَكَ. قَالَ: ((**صَدَقْتَ**)). (ضعيف الاسناد)

ترجمہ: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب فارغ ہوئے رسول اللہ ﷺ جنگ بدر سے کسی نے کہا چلئے آپ قافلہ پر یعنی جو شام سے آتا تھا کہ اس طرف کوئی آپ سے لڑنے والا نہیں۔ کہا راوی نے کہ آواز دی آپ کو عباس رضی اللہ عنہ نے کہ وہ اپنی زنجیروں میں بندھے ہوئے تھے اور کہا کہ آپ کو لائق نہیں اور کہا اللہ تعالیٰ نے آپ سے ایک گروہ کا وعدہ فرمایا تھا یعنی قافلہ کا یا لشکر کا سو دے چکا وہ ایک پر فتح جس کا وعدہ فرمایا تھا فرمایا آپ نے کہ تم نے سچ کہا۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔

❀❀❀❀

(۳۰۸۱) **حَدَّثَنِيْ** عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ: نَظَرَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ إِلَى الْمُشْرِكِيْنَ وَهُمْ أَلْفٌ وَأَصْحَابُهُ ثَلَاثُمِائَةٍ وَبِضْعَةَ عَشَرَ رَجُلًا، فَاسْتَقْبَلَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ الْقِبْلَةَ ثُمَّ مَدَّ يَدَيْهِ وَجَعَلَ يَهْتِفُ بِرَبِّهِ: ((**أَللّٰهُمَّ أَنْجِزْلِيْ مَا وَعَدْتَنِيْ، أَللّٰهُمَّ إِنْ تُهْلِكْ هٰذِهِ الْعِصَابَةَ مِنْ أَهْلِ الْإِسْلَامِ لَا تُعْبَدُ فِي الْأَرْضِ**))، فَمَا زَالَ يَهْتِفُ بِرَبِّهِ مَادًّا يَدَيْهِ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ حَتّٰى سَقَطَ رِدَاؤُهُ مِنْ مَنْكِبَيْهِ، فَأَتَاهُ أَبُوْبَكْرٍ فَأَخَذَ رِدَاءَهُ فَأَلْقَاهُ عَلٰى مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ الْتَزَمَهُ مِنْ وَرَائِهِ وَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ! كَفَاكَ مُنَاشَدَتُكَ رَبَّكَ فَإِنَّهُ سَيُنْجِزُلَكَ مَا وَعَدَكَ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى ﴿**إِذْ تَسْتَغِيْثُوْنَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ أَنِّيْ مُمِدُّكُمْ بِأَلْفٍ مِّنَ الْمَلَائِكَةِ**

مُرْدِفِينَ ﴾ فَأَمَدَّهُمُ اللّٰهُ بِالْمَلَائِكَةِ . (اسناده حسن)

ترجمہ: مجھ سے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، نظر کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکوں کی طرف اور وہ ہزار تھے اور اصحاب آپ کے تین سو اور چند آدمی سو منہ کیا اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلہ کی طرف اور پھیلائے اپنے دونوں ہاتھ اور پکارنے لگے اللہ کو کہ اے اللہ پورا کر دے وہ وعدہ جو تو نے مجھ سے کیا ہے یعنی ظفر کا وعدہ یا اللہ اگر ہلاک کر دے گا تو اس جماعت کو مسلمانوں سے تو نہ عبادت کی جائے گی تیری زمین میں پھر اسی طرح پکارتے رہے اپنے رب کو دونوں ہاتھ پھیلائے قبلہ کی طرف منہ کیے ہوئے یہاں تک کہ گر گئی چادر مبارک آپ کے کندھوں سے اور آئے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور اٹھائی چادر اور ڈال دیا اس کو آپ کے کندھوں پر پھر لپٹ گئے پیچھے سے اور کہا اے نبی اللہ کے کافی ہے آپ کا عرض کرنا پروردگار کے درگاہ میں اور بے شک وہ پورا کرے گا جو وعدہ کیا ہے اس نے آپ سے، سو اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت ﴿إِذْ تَسْتَغِيثُونَ﴾ یعنی یاد کرو اس وقت کو کہ فریاد کرتے تھے تم اپنے رب سے اور قبول کر لی اس نے اور فرمایا کہ میں مدد دینے والا ہوں تم کو ہزار فرشتوں سے کہ آگے پیچھے سوار چلے آتے ہیں پھر مدد دی اللہ تعالیٰ نے ملائکہ سے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر عکرمہ بن عمار کی روایت سے کہ وہ ابو زمیل سے روایت کرتے ہیں اور ابو زمیل کا نام سماک حنفی ہے اور یہ بدر کے دن تھا۔

❁ ❁ ❁ ❁

(۳۰۸۲) عَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((أَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيَّ أَمَانَيْنِ لِأُمَّتِي: ﴿ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ ﴾ فَإِذَا مَضَيْتُ تَرَكْتُ فِيهِمُ الْإِسْتِغْفَارَ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ)). (ضيعف الاسناد) اس میں اسماعیل بن ابراہیم ضعیف ہے

ترجمہ: ابوموسیٰ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اتاری ہیں اللہ تعالیٰ نے دو امان کی چیزیں میری امت کے لیے چنانچہ فرمایا اس نے کہ اللہ تعالیٰ عذاب کرنے والا نہیں ان کو اور تو ان میں ہو اور عذاب کرنے والا نہیں جب وہ مغفرت مانگتے ہوں پھر جب میں چلا جاؤں گا چھوڑ جاؤں گا استغفار ان کے امان کے لیے قیام تک۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے اور اسماعیل بن ابراہیم ضعیف ہیں حدیث میں۔

مترجم: یعنی دو چیزیں عذاب الٰہی سے بچنے کا سبب ہیں ایک وجود باوجود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دوسرے استغفار۔

❁ ❁ ❁ ❁

(۳۰۸۳) عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَرَأَ هٰذِهِ الْآيَةَ عَلَى الْمِنْبَرِ: ﴿وَأَعِدُّوا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ﴾ قَالَ: ((أَلَا إِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ)). ثَلَاثَ مَرَّاتٍ۔ ((أَلَا إِنَّ اللّٰهَ سَيَفْتَحُ لَكُمُ الْأَرْضَ وَسَتُكْفَوْنَ

الْمَؤُنَةَ، فَلا يَعْجِزَنَّ أَحَدُكُمْ أَنْ يَّلْهُوَ بِأَسْهُمِهِ)).

(حسن صحيح) ارواء الغليل (١٥٠٠) غاية المرام (٣٨٠) تخريج فقه السيرة (٢٢٤)

ترجمہ: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے پڑھی یہ آیت منبر پر ﴿ وَأَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ ﴾ یعنی تیار کرو کافروں کے مقابلہ کو جہاں تک ہو سکے تم سے قوت اور فرمایا آگاہ ہو کہ قوت سے مراد تیر چلانا ہے کہا اس کو آپ نے تین بار آگاہ ہو کہ اللہ تعالیٰ فتح دے گا تم کو زمین میں اور کفایت کرے گا تم سے محنت کو سو نہ تھکے کوئی تم میں اپنے تیر کھیلنے سے یعنی اس میں سستی نہ کرو۔

فائدہ: اور روایت کی بعضوں نے یہ حدیث اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے انہوں نے صالح بن کیسان سے انہوں نے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے اور حدیث وکیع کی صحیح تر ہے اور صالح بن کیسان نے نہیں پایا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کو اور پایا ہے ابن عمر کو۔

❀❀❀❀

(٣٠٨٤) **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((**لَمْ تَحِلَّ الْغَنَائِمُ لِأَحَدٍ سُوْدِ الرُّءُوْسِ مِنْ قَبْلِكُمْ كَانَتْ تَنْزِلُ نَارٌ مِنَ السَّمَاءِ فَتَأْكُلُهَا**)). قَالَ سُلَيْمَانُ الْأَعْمَشُ: فَمَنْ يَقُوْلُ هٰذَا إِلَّا أَبُوْهُرَيْرَةَ، الْآنَ. فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ وَقَعُوْا فِي الْغَنَائِمِ قَبْلَ أَنْ تَحِلَّ لَهُمْ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ ﴿ **لَوْلَا كِتٰبٌ مِنَ اللّٰهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيْمَآ أَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ** ﴾. (اسناده صحيح) سلسلة الأحاديث الصحيحة (٢١٥٥)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ نہیں حلال ہوئیں غنیمتیں کسی کالے سر والے کو یعنی کسی بشر کو تم سے پہلے زمانہ سابق میں یہ دستور تھا کہ اترتی تھی ایک آگ آسمان سے اور اس کو کھا جاتی تھی کہا سلیمان نے کہ کون کہتا ہے یہ سوا ابو ہریرہؓ کے اس وقت میں اور جب بدر کا دن ہوا لوگ گرے غنیمتوں پر قبل اس کے کہ حلال کی جائیں ان پر سو اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت ﴿ لَوْلَا كِتٰبٌ ﴾ الآیۃ یعنی اگر نہ لکھا ہوتا پیشتر سے اللہ کے حکم سے کہ غنیمتیں تم پر حلال ہوں گی تو پہنچتا تم کو اس کے لینے کی سبب سے بڑا عذاب۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(٣٠٨٥) **عَنْ** عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ وَجِيْءَ بِالْأَسَارٰى قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**مَا تَقُوْلُوْنَ فِيْ هٰؤُلَاءِ الْأُسَارٰى**))، فَذَكَرَ فِي الْحَدِيْثِ قِصَّةً، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**لَا يَنْفَلِتَنَّ أَحَدٌ مِنْهُمْ إِلَّا بِفِدَاءٍ أَوْضَرْبِ عُنُقٍ**))، فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ فَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، إِلَّا سُهَيْلُ بْنُ بَيْضَاءَ فَإِنِّيْ قَدْسَمِعْتُهُ يَذْكُرُ الْإِسْلَامَ. قَالَ: فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ. قَالَ: فَمَا رَأَيْتُنِيْ فِيْ يَوْمٍ أَخْوَفَ أَنْ تَقَعَ عَلَيَّ حِجَارَةٌ مِنَ السَّمَاءِ مِنِّيْ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ، قَالَ حَتّٰى قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**إِلَّا سُهَيْلُ بْنُ**

الْبَيْضَاءِ)). قَالَ: وَنَزَلَ الْقُرْآنُ بِقَوْلِ عُمَرَ: ﴿ مَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَكُوْنَ لَهُ أَسْرٰى حَتّٰى يُثْخِنَ فِي الْأَرْضِ ﴾ إِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَاتِ. (ضعيف) ارواء الغليل (٥/٤٧-٤٧) ابوعبیدہ کا اپنے والد سے سماع ثابت نہیں۔

ترجمہ: عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہا انہوں نے کہ جب ہوا دن بدر کا اور قیدی آئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا کہتے ہو تم ان قیدیوں کے حق میں پھر ذکر کیا اس حدیث میں ایک قصہ یعنی اصحاب کے مشورہ دینے کا پھر فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ نہ بچے گا کوئی ان میں سے مگر ساتھ فدیہ دینے کے یا گردن مارے جانے کے سوعرض کی عبداللہ بن مسعودؓ نے کہ میں نے کہا یا رسول اللہ مگر سہیل بن بیضاء کو میں نے سنا ہے کہ وہ یاد کرتا ہے اسلام کو کہا عبداللہ نے چپ ہو رہے رسول اللہ ﷺ کہا عبداللہ نے کہ نہ دیکھا میں نے اپنے کو کسی دن ڈرنے والا اس سے کہ برسیں مجھ پر آسمان سے پتھر اس دن سے زیادہ اور مجھے یہی ڈر رہا یہاں تک۔ کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے مگر سہیل بن بیضاء کہا عبداللہ نے اور اترا قرآن عمر کے قول کے موافق ﴿مَا كَانَ﴾ سے آخر آیات تک یعنی کسی نبی کو لائق نہیں ہے کہ اس کے پاس قیدی ہوں یہاں تک کہ بہادے خون ان کا زمین میں یعنی فدیہ لے کر چھوڑنا نبی کی شان سے بعید ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ اور ابوعبیدہ بن عبداللہ کو سماع نہیں اپنے باپ سے۔

خاتمہ: چونکہ سورۂ انفال سورۂ توبہ کے ملحقات سے ہے اور اسی سبب سے دونوں کے بیچ میں بسم اللہ تحریر نہیں ہوئی اس لیے فہرست اس کے مضامین کی سورہ توبہ کے خاتمہ میں لکھی جائے گی۔

❀ ❀ ❀ ❀

٩۔ بَابٌ: مِنْ سُوْرَةِ التَّوْبَةِ

تفسیر سورۂ توبہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(٣٠٨٦) **حَدَّثَنِي** ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ: قُلْتُ لِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ: مَا حَمَلَكُمْ أَنْ عَمَدْتُّمْ إِلَى الْأَنْفَالِ وَهِيَ مِنَ الْمَثَانِيْ، وَإِلٰى بَرَاءَةَ وَهِيَ مِنَ الْمِئِيْنَ فَقَرَنْتُمْ بَيْنَهُمَا وَلَمْ تَكْتُبُوْا سَطْرَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ، وَوَضَعْتُمُوْهَا فِي السَّبْعِ الطُّوَلِ، مَا حَمَلَكُمْ عَلٰى ذٰلِكَ؟ فَقَالَ عُثْمَانُ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِمَّا يَأْتِيْ عَلَيْهِ الزَّمَانُ وَهُوَ يُنْزَلُ عَلَيْهِ السُّوَرُ ذَوَاتُ الْعَدَدِ فَكَانَ، إِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ الشَّيْءُ دَعَا بَعْضَ مَنْ كَانَ يَكْتُبُ، فَيَقُوْلُ: ضَعُوْا هٰؤُلَاءِ الْاٰيَاتِ فِي السُّوْرَةِ الَّتِيْ يُذْكَرُ فِيْهَا كَذَا وَكَذَا، فَإِذَا نَزَلَتْ عَلَيْهِ الْاٰيَةُ فَيَقُوْلُ: ضَعُوْا هٰذِهِ الْاٰيَةَ فِي السُّوْرَةِ الَّتِيْ يُذْكَرُ فِيْهَا كَذَا وَكَذَا، كَانَتِ الْأَنْفَالُ مِنْ أَوَائِلِ مَا نَزَلَتْ بِالْمَدِيْنَةِ، وَكَانَتْ بَرَاءَةُ مِنْ اٰخِرِ الْقُرْاٰنِ، وَكَانَتْ قِصَّتُهَا شَبِيْهَةً بِقِصَّتِهَا، فَظَنَنْتُ أَنَّهَا مِنْهَا، فَقُبِضَ

رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَلَمْ يُبَيِّنْ لَنَا أَنَّهَا مِنْهَا فَمِنْ أَجَلِ ذٰلِكَ قَرَنْتُ بَيْنَهُمَا وَلَمْ أَكْتُبْ بَيْنَهُمَا سَطْرَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ، وَوَضَعْتُهَا فِي السَّبْعِ الطُّوَلِ . (اسناده صعيف) ضعيف ابو داود (١٤٠) (اس میں یزید فارسی میں کلام ہے۔اس حدیث کو حاکم؛ ذہبی نے صحیح کہا ہے مستدرك للحاكم، تفسير سورة التوبة، رقم الحديث : ٣٢٧٢.

ترجمہ: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ کہا انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے کہ کیا سبب ہوا تم کو ارادہ کیا تم نے انفال کے اور وہ مثانی میں ہے اور طرف براءۃ کے اور وہ مئین میں ہے پس ملا دیا تم نے ان دونوں کو اور نہ لکھی تم نے ان دونوں کے بیچ میں سطر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی اور رکھ دیا تم نے ان دونوں کو سبع طول میں کیا سبب ہوا تمہارے ایسا کرنے کا تو جواب دیا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہ تھے رسول اللہ ﷺ کہ گزرتا تھا ان پر زمانہ اور اترتی تھیں ان پر سورتیں گنتی کی پھر جب اترتی تھی ان پر کچھ آیتیں کہتے تھے بعض لکھنے والے کو اور فرماتے تھے لکھ دو ان آیتوں کو اس سورت میں کہ جس میں ایسا ایسا مذکور ہے پھر جب اترتی ان پر کوئی آیت کہتے رکھ دو اس آیت کو اس سورت میں کہ جس میں ایسا ایسا مذکور ہے اور تھی انفال کہ مدینہ میں اول اول نازل ہوئی تھی اور تھی سورۂ براۃ کہ قرآن کے آخر میں اتری تھی اور بیان اس کا اور انفال کا مشابہ تھا پس گمان کیا میں نے کہ یہ اسی میں سے ہے پھر رسول اللہ ﷺ نے انتقال فرمایا اور نہ بیان کیا ہمارے لیے کہ وہ اس میں سے ہے پس اسی سبب سے میں نے ان دونوں کو ملا دیا اور نہ لکھی ان کے بیچ میں سطر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی اور رکھ دیا میں نے ان کو سبع طول میں۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر عوف رضی اللہ عنہ کی روایت سے کہ وہ یزید فارسی سے روایت کرتے ہیں وہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور یزید فارسی تابعین میں ہیں بصرے والوں میں اور یزید بن ابان رقاشی وہ بھی تابعین سے ہیں بصرے والوں میں اور وہ چھوٹے ہیں یزید فارسی سے اور یزید رقاشی روایت کرتے ہیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے۔

مترجم: مثانی وہ سورتیں ہیں کہ مئین سے چھوٹی ہیں اور مفصل سے بڑی۔ اور مئین سو سو آیتوں والی سورتیں ہیں اور اول قرآن میں سات سورتوں کو سبع طول کہتے ہیں پھر اس کے بعد مئین ہیں یعنی سو سو آیتوں والی پھر اس کے بعد مثانی ہیں پھر اس کے بعد مفصل ۔قولہ: اور بیان اس کا اور انفال کا مشابہ تھا۔ یعنی سورۂ انفال میں ذکر ہے عہود و مواثیق کا جو کافروں اور مسلمانوں میں تھا اور سورۂ براءت میں اسی عہدوں کو آگے ڈال دیا اور ان دونوں سورتوں میں تعلیم جہاد کے احکام قتال کے مذکور تھے اس لیے ان دونوں کو ایک کر دیا اور بسم اللہ اس لیے نہ لکھی کہ شاید دونوں ایک ہوں اور آپ نے یہ بیان نہ فرمایا کہ دونوں ایک ہیں۔

❀ ❀ ❀ ❀

(٣٠٨٧) عَنْ عَمْرِو بْنِ الْأَحْوَصِ أَنَّهُ شَهِدَ حَجَّةَ الْوَدَاعِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ وَذَكَّرَ وَوَعَظَ ثُمَّ قَالَ: ((أَيُّ يَوْمٍ أَحْرَمُ، أَيُّ يَوْمٍ أَحْرَمُ، أَيُّ يَوْمٍ أَحْرَمُ))؟ قَالَ : فَقَالَ النَّاسُ : يَوْمُ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ : ((فَإِنَّ دِمَائَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ

هٰذَا، فِيْ بَلَدِكُمْ هٰذَا، فِيْ شَهْرِكُمْ هٰذَا، أَلَا لَا يَجْنِيْ جَانٍ إِلَّا عَلٰى نَفْسِهٖ، وَلَا يَجْنِيْ وَالِدٌ عَلٰى وَلَدِهٖ، وَلَا وَلَدٌ عَلٰى وَالِدِهٖ، أَلَا إِنَّ الْمُسْلِمَ أَخُو الْمُسْلِمِ، فَلَيْسَ يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ مِنْ أَخِيْهِ شَيْءٌ إِلَّا مَا أَحَلَّ مِنْ نَفْسِهٖ، أَلَا وَإِنَّ كُلَّ رِبًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوْعٌ، لَكُمْ رُءُوْسُ أَمْوَالِكُمْ لَا تَظْلِمُوْنَ وَلَا تُظْلَمُوْنَ غَيْرَ رِبَا الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ فَإِنَّهٗ مَوْضُوْعٌ كُلُّهٗ، أَلَا وَإِنَّ كُلَّ دَمٍ كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوْعٌ، وَأَوَّلُ دَمٍ أَضَعُ مِنْ دَمِ الْجَاهِلِيَّةِ دَمَ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ، كَانَ مُسْتَرْضَعًا فِيْ بَنِيْ لَيْثٍ فَقَتَلَتْهُ هُذَيْلٌ، أَلَا وَاسْتَوْصُوْا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا، فَإِنَّمَا هُنَّ عَوَانٌ عِنْدَكُمْ، لَيْسَ تَمْلِكُوْنَ مِنْهُنَّ شَيْئًا غَيْرَ ذٰلِكَ إِلَّا أَنْ يَأْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُبَيِّنَةٍ، فَإِنْ فَعَلْنَ فَاهْجُرُوْهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوْهُنَّ ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرِّحٍ، فَإِنْ أَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوْا عَلَيْهِنَّ سَبِيْلًا. أَلَا وَإِنَّ لَكُمْ عَلٰى نِسَائِكُمْ حَقًّا، وَلِنِسَائِكُمْ عَلَيْكُمْ حَقًّا، فَأَمَّا حَقُّكُمْ عَلٰى نِسَائِكُمْ فَلَا يُوْطِئْنَ فُرُشَكُمْ مَنْ تَكْرَهُوْنَ، وَلَا يَأْذَنَّ فِيْ بُيُوْتِكُمْ مَنْ تَكْرَهُوْنَ. أَلَا وَإِنَّ حَقَّهُنَّ عَلَيْكُمْ أَنْ تُحْسِنُوْا إِلَيْهِنَّ فِيْ كِسْوَتِهِنَّ وَطَعَامِهِنَّ)).

(اسنادہ حسن) ارواء الغلیل (۱۹۹۷ـ ۲۰۲۰) الآداب (۱۵۶)

ترجمہ: روایت ہے عمرو بن احوص رضی اللہ عنہ سے کہ وہ حاضر ہوئے حجۃ الوداع میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ پھر حمد کی آپؐ نے اللہ کی اور ثنا کی اس پر یعنی خطبے میں اور نصیحت کی اور وعظ فرمایا پھر فرمایا آپؐ نے کون سا دن ہے جس کی حرمت بیان کرتا ہوں میں کون سا دن ہے جس کی حرمت بیان کرتا ہوں میں کون سا دن ہے جس کی حرمت بیان کرتا ہوں میں۔ کہا راوی نے کہ لوگوں نے عرض کی کہ دن ہے حج اکبر کا اے رسول اللہ کے فرمایا آپؐ نے کہ بے شک خون اور مال اور عزتیں تمہاری تم پر حرام ہیں جیسی حرمت آج کے دن کی ہے تمہارے اس شہر میں تمہارے اس مہینے میں آگاہ ہو کہ کوئی قصور نہیں کرتا مگر اس کا وبال اور سزا اسی کی جان پر ہے اور نہیں قصور کرتا کوئی باپ کی سزا اس کی اس کے بیٹے پر ہو اور نہیں قصور کرتا کوئی بیٹا کہ سزا اس کی باپ پر ہو آگاہ ہو کہ مسلمان بھائی مسلمان کا ہے پھر نہیں حلال ہے کسی مسلمان کو اس کے بھائی کی کوئی چیز مگر جو چیز کہ حلال کی اس نے اپنی جان سے آگاہ ہو کہ سب سود جاہلیت کا باطل ہے تمہارے لیے حلال ہے فقط اصل مال تمہارا نہ تم ظلم کرو نہ تم پر کوئی ظلم کرے، اور سود عباس رضی اللہ عنہ بن عبدالمطلب کا سب معاف ہے یعنی اس کی اصل بھی معاف ہے، آگاہ ہو کہ ہر خون جاہلیت کا باطل ہے یعنی اس کا قصاص نہ لیا جائے گا اور پہلا خون جس کو ہم چھوڑ دیتے ہیں اور اس کا قصاص نہیں طلب کرتے حارث بن عبدالمطلب کا خون ہے کہ وہ دودھ پیتے تھے بنی اللیث کے قبیلہ میں اور قتل کر دیا ان کو ہذیل نے آگاہ ہو کہ نیک سلوک کرو عورتوں کے ساتھ اس لیے کہ وہ قیدی ہیں تمہارے پاس تم ان کے مالک نہیں ہو سوا اس کے مگر یہ کہ وہ کریں کھلی ہوئی بے حیائی پھر اگر وہ نافرمانی کریں تمہاری تو الگ رکھو ان سے بستر اور مارو ان کو ایسا کہ ہڈی پسلی نہ ٹوٹے پھر اگر وہ تمہارے کہے میں آ جائیں تو پھر نہ الزام رکھو ان پر آگاہ ہو کہ تحقیق کہ تمہارا حق ہے تمہاری عورتوں پر اور

تمہاری عورتوں کا حق ہے تم پر، سوتمہارا حق تمہاری عورتوں پر یہ ہے کہ نہ آنے دیں تمہارے بچھونوں پر ان لوگوں کو کہ جن کو تم برا جانتے ہو، اور اجازت نہ دیں اپنے گھروں میں ان لوگوں کو جن کو تم برا جانتے ہو آ گاہ ہو کہ حق ان کا تم پر احسان کرنا ہے ان پر کپڑے اور کھانے میں۔

فائدہ : یہ حدیث صحیح ہے۔اور روایت کی یہ ابوالاحوص رضی اللہ عنہ نے شبیب سے۔

مترجم: یوم النحر اور مکہ اور حرام کے مہینوں کی حرمت تمام عرب کے ذہنوں میں جمی ہوئی تھی کہ ان دنوں میں ظلم وزیادتی سے بہت بچتے تھے آنحضرتؐ نے فرمایا اسی طرح ہر مسلمان کے خون اور مال اور عزت کی حفاظت ضروری ہے اور جہاں عرب میں دستور تھا کہ جب کسی سے قتل ونہب وخون ہوتا تھا اس کے عزیزواقارب کو پکڑتے تھے اور ایک جرم میں دوسرے سے مواخذہ کرتے تھے آنحضرتؐ نے اس دستور کو نامنظور کہا کہ یہ صریح ظلم وتعدی ہے اور جاہلیت میں سود و بیاج کا معاملہ ہوتا تھا آپؐ نے بعد حرمت سود کے فرمایا کہ جس پر کسی کا سودی روپیہ آتا ہو وہ اپنا اصل اور رأس المال لے لے سود چڑھا ہوا نہ مانگے کہ ظلم ہے اور اگر وہ قرض دار اصل مال بھی نہ دے تو یہ اس کا ظلم ہے۔اور ترمذی کی روایت میں حارث بن عبدالمطلب کا مقتول ہونا مذکور ہے۔اور بخاری میں ربیعہ بن حارث کا۔اور صواب وہ ہے جو مشکوٰۃ میں ہے کہ وہ مقتول ابن ربیعہ بن حارث تھا طیبی نے کہا کہ جمہور کا قول ہے کہ نام اس کا ایاس تھا اور وہ بیٹا تھا ربیعہ بن حارث بن عبدالمطلب کا اور یہ ایاس چھوٹا تھا کہ اس کو ایک پتھر لگ گیا بنی سعد اور بنی لیث کی لڑائی میں اور ربیعہ بن حارث صحابی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور وہ بڑا تھا عباس رضی اللہ عنہ سے وفات پائی اس نے خلافت عمرؓ میں۔

❀❀❀❀

(۳۰۸۸) عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ يَوْمِ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ فَقَالَ: ((**يَوْمُ النَّحْرِ**)). (اسناده صحيح).

ترجمہ: حضرت علیؓ سے روایت ہے کہا انہوں نے پوچھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ حج اکبر کس دن ہے؟ فرمایا آپؐ نے نحر کے دن یعنی اس لیے کہ اکثر امور حج جیسے طواف زیارت اور رمی اور ذبح اور حلق وغیرہ اسی دن ہوتے ہیں۔

❀❀❀❀

(۳۰۸۹) عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: ((**يَوْمُ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ يَوْمُ النَّحْرِ**)). (اسناده صحيح) انظر ما قبله

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرمایا حج اکبر نحر کا دن ہے۔

فائدہ : یہ روایت صحیح تر ہے محمد بن اسحاق کی روایت سے یعنی جو اوپر مذکور ہوئی اس لیے کہ مروی ہوئی یہ حدیث کئی سندوں سے ابو اسحاق سے وہ روایت کرتے ہیں حارث سے وہ حضرت علیؓ سے موقوفاً یعنی انہیں کا قول اور نہیں جانتے ہم کہ کسی نے اسے مرفوع کیا ہو مگر محمد بن اسحاق نے۔

فائدہ : اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حج اکبر سے حج مراد ہے اور اسی طرح حج اصغر عمرہ ہے اور یہ جو عوام میں مشہور ہے کہ عرفہ کے دن اگر جمعہ پڑے تو وہ حج اکبر ہوتا ہے غلط ہے۔

(۳۰۹۰) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ بِبَرَاءَةَ مَعَ أَبِي بَكْرٍ، ثُمَّ دَعَاهُ فَقَالَ: ((لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يُبَلِّغَ هٰذَا إِلَّا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِي)) ، فَدَعَا عَلِيًّا فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ. (حسن الاسناد)

ترجمہ: انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہا انہوں نے کہ بھیجا نبی ﷺ نے براءت کو ابوبکرؓ کے ساتھ پھر بلایا ان کو اور فرمایا کہ نہیں لائق ہے کسی کو کہ پہنچائے یہ پیغام مگر کوئی مرد میرے گھر والوں میں سے پھر بلایا علی رضی اللہ عنہ کو اور دی وہ براءت ان کو۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے انس رضی اللہ عنہ کی روایت سے۔

❀❀❀❀

(۳۰۹۱) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ أَبَا بَكْرٍ وَأَمَرَهُ أَنْ يُنَادِيَ بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ، ثُمَّ أَتْبَعَهُ عَلِيًّا. فَبَيْنَا أَبُوبَكْرٍ فِي بَعْضِ الطَّرِيقِ إِذْ سَمِعَ رُغَاءَ نَاقَةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ الْقَصْوَىٰ فَخَرَجَ أَبُوبَكْرٍ فَزِعًا، فَظَنَّ أَنَّهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ، فَإِذَا عَلِيٌّ، فَدَفَعَ إِلَيْهِ كِتَابَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَأَمَرَ عَلِيًّا أَنْ يُنَادِيَ بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ، فَانْطَلَقَا، فَحَجَّا، فَقَامَ عَلِيٌّ أَيَّامَ التَّشْرِيقِ فَنَادَىٰ: ذِمَّةُ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ بَرِيئَةٌ مِنْ كُلِّ مُشْرِكٍ، فَسِيحُوا فِي الْأَرْضِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ، وَلَا يَحُجَّنَّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ، وَلَا يَطُوفَنَّ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ، وَلَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا مُؤْمِنٌ. وَكَانَ عَلِيٌّ يُنَادِي، فَإِذَا عَيِيَ قَامَ أَبُوبَكْرٍ فَنَادَىٰ بِهَا. (صحيح الاسناد)

ترجمہ: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہا انہوں نے کہ بھیجا نبی ﷺ نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو اور حکم کیا ان کلمات کو جو سورہ توبہ کے ابتداء میں مذکور ہیں حج میں پکار دیں پھر پیچھے بھیجا علی رضی اللہ عنہ کو سو ابوبکرؓ راہ میں تھے کہ سنی انہوں نے آواز رسول اللہ ﷺ کے ناقہ قصویٰ کے بلبلانے کی اور نکلے ابوبکر گھبرائے ہوئے اور خیال کیا کہ شاید رسول اللہ ﷺ تشریف لائے کہ ناگہاں وہ علی رضی اللہ عنہ تھے سو دیا انہوں نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو خط رسول اللہ ﷺ کا اور اس میں حکم تھا کہ پکار دیں ان کلمات کو علی، پھر چلے دونوں اور حج کیا اور کھڑے ہوئے ایام تشریق میں علی اور پکارا کہ ذمہ اللہ اور رسول کا پاک ہے ہر مشرک سے یعنی کسی مشرک کو پناہ نہیں سو پھر لو زمین میں چار مہینے اور حج کو نہ آئے اس سال کے بعد کوئی مشرک اور طواف نہ کرے کوئی بیت اللہ کا ننگا اور نہ داخل ہوگا جنت میں مگر مومن اور علی پکارتے رہے پھر جب وہ تھک گئے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کھڑا ہو کر پکارنے لگے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما کی سند سے۔

❀❀❀❀

(۳۰۹۲) عَنْ زَيْدِ بْنِ يُثَيْعٍ قَالَ: سَأَلْنَا عَلِيًّا بِأَيِّ شَيْءٍ بُعِثْتَ فِي الْحَجَّةِ؟ قَالَ: بُعِثْتُ بِأَرْبَعٍ: أَنْ لَا يَطُوفَنَّ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ، وَمَنْ كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدٌ فَهُوَ إِلَىٰ مُدَّتِهِ، وَمَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ عَهْدٌ فَأَجَلُهُ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَلَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا نَفْسٌ مُؤْمِنَةٌ، وَلَا يَجْتَمِعُ الْمُشْرِكُونَ وَالْمُسْلِمُونَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا. (اسناده صحيح) ارواء الغليل (۱۱۰۱)

ترجمہ: زید بن یثیع سے روایت ہے کہا انہوں نے کہ پوچھا ہم نے علیؓ سے کہ کیا پیغام لے کر تم بھیجے گئے تھے حج میں تو کہا انہوں نے کہ چار باتیں ایک یہ کہ طواف نہ کرے کوئی بیت اللہ کا ننگا (جیسے ایام جاہلیت میں دستور تھا) اور جس کافر کے اور نبی ﷺ کے درمیان صلح تھی ایک مدت تک اس کی صلح قائم ہے مدت معینہ تک اور جن سے کچھ صلح و پیمان نہ تھا ان کی مدت مقرر ہوئی چار مہینے اور داخل نہ ہوگا جنت میں مگر ایمان لانے والا شخص اور جمع نہ ہوں مشرک اور مسلمان (حج میں) اس سال کے بعد۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ یعنی روایت ابوعیینہ کی ابو اسحاق سے اور روایت کی یہ سفیان ثوری نے ابو اسحاق کے بعض اصحاب سے انہوں نے علیؓ سے۔ اور وہ روایت مروی ہے ابو ہریرہؓ سے۔

مترجم: ابتدائے سورۂ براءت میں ﴿بَرَآءَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ﴾ سے ﴿غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾ تک جب یہ آیتیں نازل ہوئیں آپ نے ان کی تعمیل کی اور چھٹے سال ہجرت کی آپ کو مکے کے لوگوں سے صلح ہوئی تھی اور بھی کئی فرقوں سے جو اِنَّا فَتَحْنَا میں مذکور ہے اور عرب کے بہت سے فرقوں سے صلح تھی جب مکہ فتح ہوا اس سے ایک سال کے بعد یہ آیتیں نازل ہوئیں اور حکم ہوا کہ کسی مشرک سے صلح نہ رکھو اور آیات حج میں پکار دو اور صلح کا جواب دے کر چار مہینے فرصت دی کہ اس میں خواہ وطن چھوڑ جائیں یا لڑائی کا سامان کریں یا مسلمان ہوں اور جن سے وعدہ ٹھہر گیا اور دغا ان سے نہ دیکھی ان سے صلح قائم رہی اور جن سے کچھ وعدہ نہ تھا ان کو چار مہینے کی رخصت ملی اور پہلے آپ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو روانہ کیا تھا پھر اصحابؓ نے آپ سے کہا کہ متولی عہد و میثاق کا اور صلح توڑنے کا آپؐ کے گھر والوں میں سے ضرور ہے اس لیے آپؐ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو روانہ فرمایا۔

❀ ❀ ❀ ❀

(۳۰۹۳) عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا رَأَيْتُمُ الرَّجُلَ يَعْتَادُ الْمَسْجِدَ فَاشْهَدُوْا لَهُ بِالْإِيْمَانِ، قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿إِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ﴾)). (اسناده ضعيف) تخريج مشكاة المصابيح (۷۲۳) سلسلة الأحاديث الضعيفة (۱۶۸۲) التعليق الرغيب (۱/۱۳۱۔ ۱۳۲) اس کی سند دراج عن ابوالہیثم کی وجہ سے ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابوسعیدؓ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب کہ دیکھو تم کسی آدمی کو کہ عادت رکھتا ہے مسجد میں آنے کی تو گواہی دو اس کے لیے ایمان کی اس لیے کہ فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے کہ آباد کرتے ہیں مسجدیں اللہ تعالیٰ کی وہی لوگ جو ایمان رکھتے ہیں اللہ پر اور پچھلے دن پر۔

فائدہ: روایت کی ہم سے ابن عمرؓ نے انہوں نے عبداللہ بن وہبؓ سے انہوں نے عمر بن حارث سے انہوں نے دراج سے انہوں نے ابوالہیثم سے انہوں نے ابوسعیدؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے مگر اس میں یہ کہا يتعاهد المسجد یعنی خیال رکھتا ہے مسجد میں آنے کا اور غیر حاضر نہیں رہتا۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ اور ابوالہیثم کا نام سلیمان ہے وہ بیٹے عمرو کے وہ بیٹے عبدالغنواری کے اور سلیمان یتیم تھے ابوسعید کی گود میں پرورش پائی۔

(۳۰۹۴) عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ ﴿وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ﴾ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ بَعْضِ أَسْفَارِهِ، فَقَالَ بَعْضُ أَصْحَابِهِ: أُنْزِلَتْ فِي الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ لَوْ عَلِمْنَا أَيُّ الْمَالِ خَيْرٌ فَنَتَّخِذَهُ. فَقَالَ: ((أَفْضَلُهُ لِسَانٌ ذَاكِرٌ وَّقَلْبٌ شَاكِرٌ وَزَوْجَةٌ مُؤْمِنَةٌ تُعِيْنُهُ عَلٰى إِيْمَانِهِ)).

[اسناده صحيح] الروض النضير (۱۷۹) التعليق الرغيب (۳/۶۸)

ترجمہ: ثوبان سے روایت ہے کہا جب کہ نازل ہوئی یہ آیت ﴿وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ﴾ ہم ساتھ تھے رسول اللہ ﷺ کے کسی سفر میں تو عرض کیا بعض صحابہ نے کہ چاندی اور سونے کی مذمت اتری اگر ہم جانتے کہ کون سا مال بہتر ہے تو اسی کو جمع کرتے تب فرمایا رسول اللہ ﷺ نے بہتر مال زبان ہے اللہ کو یاد کرنے والی اور دل شکر کرنے والا اور بیوی ایماندار کہ مدد کرے آدمی کے ایمان پر۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ پوچھا میں نے محمد بن اسماعیل بخاری سے کہ سالم بن ابوالجعد کو سماع ہے ثوبان سے تو انہوں نے کہا کہ نہیں پھر پوچھا میں نے کسی اور صحابی سے نبی ﷺ کے تو فرمایا انہوں نے کہ سماع ہے ان کو جابر بن عبداللہ اور انس رضی اللہ عنہم سے اور ذکر کیا انہوں نے کئی شخصوں کا نبی ﷺ کے اصحاب سے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(۳۰۹۵) عَنْ عَدِيِّ بْنِ أَبِيْ حَاتِمٍ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَفِيْ عُنُقِيْ صَلِيْبٌ مِنْ ذَهَبٍ، فَقَالَ يَاعَدِيُّ: ((اطْرَحْ عَنْكَ هٰذَا الْوَثَنَ))، وَسَمِعْتُهُ يَقْرَأُ فِيْ سُوْرَةِ بَرَاءَةَ: ﴿إِتَّخَذُوْا أَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ أَرْبَابًا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ﴾، فَقَالَ: أَمَا إِنَّهُمْ لَمْ يَكُوْنُوْا يَعْبُدُوْنَهُمْ. وَلٰكِنَّهُمْ كَانُوْا إِذَا أَحَلُّوْا لَهُمْ شَيْئًا إِسْتَحَلُّوْهُ، وَإِذَا حَرَّمُوْا عَلَيْهِمْ شَيْئًا حَرَّمُوْهُ)). (حسن)

ترجمہ: روایت ہے عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ آیا میں رسول اللہ ﷺ کے پاس اور میری گردن میں ایک چلیپا تھی سونے کی تو فرمایا آپ ﷺ نے اے عدی دور کر تو اپنے پاس سے اس بت کو اور سنا میں نے ان کو کہ پڑھتے تھے سورۂ براءت میں سے یہ آیت ﴿إِتَّخَذُوْا أَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ﴾ یعنی ٹھہرالیا انہوں نے اپنے مولویوں اور درویشوں کو معبود اللہ کے سوا تب فرمایا آپؐ نے کہ وہ لوگ ان کی عبادت نہ کرتے تھے ولیکن جب مولوی اور درویش کسی چیز کو حلال کہہ دیتے تو وہ حلال مان لیتے اور جب وہ حرام ٹھہرا دیتے کسی چیز کو تو وہ حرام جان لیتے اس کو۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اسے مگر عبدالسلام بن حرب کی روایت سے اور غطیف بن اعین مشہور نہیں حدیث میں۔

مترجم: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حرام و حلال ٹھہرانا اللہ ہی کا کام ہے کسی مجتہد و پیر کے اختیار میں نہیں اور جو کسی عالم اور مجتہد کو اس کا اختیار ثابت کرے وہ مشرک ہے۔

(۳۰۹۶) عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أَبَابَكْرٍ حَدَّثَهُ قَالَ: قُلْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ وَنَحْنُ فِي الْغَارِ: لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ يَنْظُرُ إِلَى قَدَمَيْهِ لَأَبْصَرَنَا تَحْتَ قَدَمَيْهِ فَقَالَ: ((يَا أَبَابَكْرٍ! مَا ظَنُّكَ بِاثْنَيْنِ، اللّٰهُ ثَالِثُهُمَا؟)).

(اسناده صحيح) تحريج فقه السيرة (۱۷۳)

ترجمہ: روایت ہے انسؓ سے کہ ابوبکرؓ نے ان سے کہا کہ میں نے عرض کی رسول اللہ ﷺ سے اور ہم دونوں غار میں تھے (ہجرت کے وقت) کہ اگر ان کافروں میں سے کوئی نظر کرے اپنے قدموں کی طرف تو بے شک دیکھ لے ہم کو اپنے قدموں کے نیچے تو فرمایا آپ ﷺ نے اے ابوبکر رضی اللہ عنہ کیا گمان ہے تیرا ان دو شخصوں کے ساتھ کہ اللہ ان کا تیسرا ہے۔ یعنی مدد اور نصرت اس کی ہمارے ساتھ ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ غریب ہے اور مروی ہوئی ہے یہ ہمام ہی سے اور روایت کی ہے یہ حدیث حبان بن ہلال اور کئی لوگوں نے ہمام سے مانند اس کی۔

❀❀❀❀

(۳۰۹۷) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ: لَمَّا تُوُفِّيَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ أُبَيٍّ دُعِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِلصَّلٰوةِ عَلَيْهِ، فَقَامَ إِلَيْهِ، فَلَمَّا وَقَفَ عَلَيْهِ يُرِيْدُ الصَّلٰوةَ تَحَوَّلْتُ حَتّٰى قُمْتُ فِيْ صَدْرِهِ فَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! أَعَلٰى عَدُوِّ اللّٰهِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أُبَيٍّ الْقَائِلِ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا كَذَا وَكَذَا۔ يَعُدُّ أَيَّامَهُ۔ قَالَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَتَبَسَّمُ، حَتّٰى إِذَا أَكْثَرْتُ عَلَيْهِ قَالَ: ((**أَخِّرْعَنِّيْ يَا عُمَرُ، إِنِّيْ قَدْ خُيِّرْتُ فَاخْتَرْتُ، قَدْ قِيْلَ لِيْ ﴿اسْتَغْفِرْلَهُمْ أَوْلَا تَسْتَغْفِرْلَهُمْ إِنْ تَسْتَغْفِرْلَهُمْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً فَلَنْ يَّغْفِرَاللّٰهُ لَهُمْ﴾ لَوْ أَعْلَمُ إِنِّيْ لَوْزِدْتُّ عَلَى السَّبْعِيْنَ غُفِرَلَهُ لَزِدْتُّ**)). قَالَ: ثُمَّ صَلّٰى عَلَيْهِ وَمَشٰى مَعَهُ، فَقَامَ عَلٰى قَبْرِهٖ حَتّٰى فُرِغَ مِنْهُ قَالَ: فَعَجَبٌ لِيْ وَجُرْأَتِيْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ، فَوَاللّٰهِ مَا كَانَ إِلَّا يَسِيْرًا حَتّٰى نَزَلَتْ هَاتَانِ الْاٰيَتَانِ: ﴿**وَلَا تُصَلِّ عَلٰى أَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ أَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ**﴾ إِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ. قَالَ: فَمَا صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَعْدَهٗ عَلٰى مُنَافِقٍ وَّلَا قَامَ عَلٰى قَبْرِهٖ حَتّٰى قَبَضَهُ اللّٰهُ.

(اسناده صحيح) احكام الجنائز (۹۳۔۹۵)

ترجمہ: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہا انہوں نے سنا میں نے عمر بن خطابؓ سے کہتے تھے جب کہ مرا عبداللہ بن ابو (کہ منافقوں کا سردار تھا) بلایا رسول اللہ ﷺ کو اس پر پھر آپ ﷺ کھڑے ہوئے اس کی طرف پھر جب کھڑے ہوئے آپؐ اس کے پاس ارادہ رکھتے تھے نماز کا پھرا میں یہاں تک کہ آپؐ کے سینہ کے سامنے کھڑا ہوا میں اور عرض کی میں نے کہ اے رسول اللہ کے! کیا نماز پڑھتے ہیں آپؐ اللہ کے دشمن پر جس کا نام عبداللہ بن ابو ہے فلانے فلانے دن ایسی ایسی باتوں کا کہنے والا بیان کرتے تھے عمرؓ بے ادبی اس کی دن دن گن گن کر کے، کہا عمرؓ نے اور رسول اللہ ﷺ مسکراتے تھے یہاں

تک کہ جب میں نے بہت کچھ کہا آپؐ سے تو فرمایا آپؐ نے دور رہو مجھ سے اے عمرؓ مجھے اختیار دیا گیا سو میں نے اختیار کیا اس کے لیے مغفرت مانگنا کہا گیا ہے مجھ سے یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿استغفرلھم اولا تستغفرلھم﴾ الایۃ۔ یعنی مغفرت مانگے تو منافقوں کے لیے یا نہ مانگے اگر مغفرت مانگے گا تو ان کے لیے ستر بار تب بھی ہرگز نہ بخشے گا ان کو اللہ تعالیٰ۔ انتہیٰ۔ اگر میں جانتا کہ اگر ستر بار سے زیادہ مغفرت مانگوں تو وہ بخش دیا جائے گا تو میں زیادہ مانگتا یعنی نماز کی اب تک ممانعت نہیں آئی کہا عمرؓ نے کہ پھر نماز پڑھی آپ ﷺ نے اس پر اور چلے اس کے جنازے کے ساتھ اور کھڑے ہوئے آپ ﷺ اس کی قبر پر یہاں تک کہ فراغت ہوگئی اس کام سے کہا عمرؓ نے کہ تعجب ہوا مجھے اپنی جرأت پر جو میں نے کی تھی رسول اللہ ﷺ سے اور رسول ﷺ بہتر جاننے والے ہیں پھر قسم ہے اللہ کی تھوڑی سی دیر ہوئی کہ یہ دونوں آیتیں اتری۔ یعنی ''مت نماز پڑھ کسی پر منافقوں میں سے ہرگز اگر مر جائے کوئی ان میں کا'' کہا عمرؓ نے کہ نماز نہیں پڑھی رسول اللہ ﷺ نے اس کے بعد کسی منافق پر اور نہ کھڑے ہوئے کسی کی قبر پر یہاں تک کہ اٹھا لیا ان کو اللہ نے۔ یعنی وفات پائی۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ غریب ہے۔

❁❁❁❁

(۳۰۹۸) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: جَاءَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أُبَيٍّ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ مَاتَ أَبُوْهُ فَقَالَ: أَعْطِنِيْ قَمِيْصَكَ أُكَفِّنْهُ وَصَلِّ عَلَيْهِ وَاسْتَغْفِرْلَهُ، فَأَعْطَاهُ قَمِيْصَهُ وَقَالَ: ((**إِذَا فَرَغْتُمْ فَاٰذِنُوْنِيْ**))، فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يُصَلِّيَ جَذَبَهُ عُمَرُ وَقَالَ: أَلَيْسَ قَدْ نَهَى اللّٰهُ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى الْمُنَافِقِيْنَ؟ فَقَالَ: ((**أَنَا بَيْنَ الْخِيَرَتَيْنِ** ﴿**إِسْتَغْفِرْلَهُمْ أَوْلَا تَسْتَغْفِرْلَهُمْ**﴾)) فَصَلّٰى عَلَيْهِ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ ﴿**وَلَا تُصَلِّ عَلٰى أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ**﴾ فَتَرَكَ الصَّلٰوةَ عَلَيْهِمْ. (اسنادہ صحیح) الاحکام (۹۵)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا انہوں نے کہ آیا بیٹا عبداللہ بن ابو کا رسول اللہ ﷺ کے پاس جب کہ مرا باپ اس کا اور عرض کی اس نے کہ عنایت کیجیے مجھ کو اپنا کرتا کہ میں کفن دوں اس کو اور نماز پڑھیے اور استغفار کیجیے آپ ﷺ اس کے لیے پھر دیا آپؐ نے اس کو اپنا کرتا اور فرمایا جب فارغ ہو تم یعنی اس کے غسل وغیرہ سے تو خبر دو مجھ کو پھر جب آپ ﷺ نے چاہا کہ نماز پڑھیں اس پر کھینچ لیا آپ ﷺ کو حضرت عمرؓ نے اور کہا کہ اللہ تعالیٰ نے منع نہیں فرمایا آپ کو نماز پڑھنے سے تو فرمایا آپؐ نے مجھے دونوں امر میں اختیار ہے کہ خواہ مغفرت مانگوں یا نہ مانگوں منافقوں کے لیے پھر نماز پڑھی آپ ﷺ نے اس پر اور اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت ﴿وَلَا تُصَلِّ عَلٰى أَحَدٍ مِنْهُمْ﴾ الخ یعنی نماز نہ پڑھ ہرگز ان میں سے کسی پر اگر مر جائے اور نہ کھڑا ہو اس کی قبر پر پھر چھوڑی آپ ﷺ نے منافقوں پر نماز پڑھنی۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: عبداللہ بن ابو بڑا منافق تھا اور قرآن میں جا بجا اس کی شکایت مذکور ہے اور آنحضرت ﷺ نے جو اس پر نماز پڑھی تو آپ ﷺ نے یہ قیاس فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جو فرمایا ہے کہ اگر تو ستر بار مغفرت مانگے جب بھی بخشش نہ ہوگی مراد اس سے تحدید ہے یعنی اس سے زیادہ میں شاید مغفرت کی امید ہے اللہ تعالیٰ نے اس کا جواب اتار دیا کہ مراد اس سے تحدید نہیں بلکہ تکثیر ہے یعنی کسی قدر مغفرت مانگی جائے ہرگز مفید نہ ہوگی۔ اور آپ ﷺ نے جو اپنا قمیص عنایت فرمایا اور نماز پڑھی سب کمال اخلاق اور عموم اشفاق کے سبب تھا اور منظور تھی اس میں دل جوئی اس کے فرزند کی کہ وہ مؤمن تھا پھر جب نہی وارد ہوئی آپ ﷺ باز رہے معلوم ہوا کہ یہ قیاس آنحضرت ﷺ کا صائب نہ رہا پھر مجتہدوں کے قیاس کا کیا ذکر ہے وہاں بدرجہ اولیٰ احتمال خطا ہے۔

❀❀❀❀

(۳۰۹۹) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ قَالَ: تَمَارَى رَجُلَانِ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِي أُسِّسَ عَلَى التَّقْوَى مِنْ أَوَّلِ يَوْمٍ، فَقَالَ رَجُلٌ: هُوَ مَسْجِدُ قُبَاءٍ وَقَالَ الْآخِرُ: هُوَ مَسْجِدُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((هُوَ مَسْجِدِيْ هٰذَا))۔ (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا تکرار کی دو مردوں نے کہ وہ مسجد جو بنائی گئی ہے تقویٰ پر اول دن سے کون سی ہے تو ایک مرد نے کہا کہ وہ مسجد قباء ہے دوسرے نے کہا وہ مسجد ہے رسول اللہ ﷺ کی تب فرمایا رسول اللہ ﷺ نے وہ میری ہی مسجد ہے یعنی جو مدینہ میں ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور مروی ہوئی ہے یہ ابو سعید سے سوا اس سند کے اور سند سے بھی روایت کیا اس کو انیس بن ابو یحییٰ نے اپنی ماں سے انہوں نے ابو سعید سے۔

❀❀❀❀

(۳۱۰۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ فِي أَهْلِ قُبَاءٍ: ﴿ فِيهِ رِجَالٌ يُحِبُّونَ أَنْ يَتَطَهَّرُوا وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِينَ ﴾)) قَالَ: ((كَانُوا يَسْتَنْجُونَ بِالْمَاءِ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ فِيهِمْ))۔
(صحیح) صحیح أبي داود (٣٤)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اتری یہ آیت قباء کے لوگوں میں کہ ﴿ رِجَالٌ يُحِبُّوْنَ ﴾ الخ الآیۃ۔ یعنی مسجد قباء میں وہ لوگ ہیں کہ پاک رہیں اور اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے پاکوں کو۔ اور ان کی عادت تھی کہ استنجاء کرتے تھے پانی سے، سو اتری یہ آیت انہیں کی شان میں۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے اس سند سے۔ اور اس باب میں ابو ایوب اور انس بن مالک اور محمد بن عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔

❀❀❀❀

(۳۱۰۱) عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: سَمِعْتُ رَجُلًا يَسْتَغْفِرُ لِأَبَوَيْهِ وَهُمَا مُشْرِكَانِ، فَقُلْتُ لَهُ: أَتَسْتَغْفِرُ لِأَبَوَيْكَ وَهُمَا مُشْرِكَانِ؟ فَقَالَ: أَوَلَيْسَ إِسْتَغْفَرَ إِبْرٰهِيمُ لِأَبِيهِ وَهُوَ مُشْرِكٌ، فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ، فَنَزَلَتْ: ﴿ **مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا أَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِيْنَ** ﴾. (اسناده صحيح)

ترجمہ: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا انہوں نے کہ سنا میں نے ایک شخص کو کہ مغفرت مانگتا تھا اپنے مشرک ماں باپ کے لیے سو میں نے اس سے کہا کہ کیوں تو مغفرت مانگتا ہے اپنے ماں باپ کے لیے اور وہ مشرک تھے سو اس نے جواب دیا کہ کیا ابراہیم علیہ السلام نے مغفرت نہیں مانگی اپنے باپ کے لیے اور وہ مشرک تھا سو ذکر کیا میں نے اس کا نبی ﷺ سے پس اتری اس پر یہ آیت ﴿ ما كان للنبى ﴾ الآیۃ یعنی نبی کو اور مسلمانوں کو نہیں پہنچتا کہ مغفرت مانگیں مشرکوں کے لیے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ اور اس باب میں سعید بن مسیب سے بھی روایت ہے کہ وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں۔

مترجم: پھر اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کے استغفار کی وجہ بھی بیان فرمائی کہ انہوں نے فقط بنظر ایفائے وعدہ استغفار کی تھی پھر جب ان کو معلوم ہوا کہ مشرک اللہ کا دشمن ہے اس سے باز رہے۔

❀❀❀❀

(۳۱۰۲) عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: لَمْ أَتَخَلَّفْ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا حَتّٰى كَانَتْ غَزْوَةُ تَبُوكَ إِلَّا بَدْرًا، وَلَمْ يُعَاتِبِ النَّبِيُّ ﷺ أَحَدًا تَخَلَّفَ عَنْ بَدْرٍ، إِنَّمَا خَرَجَ يُرِيْدُ الْعِيْرَ، فَخَرَجَتْ قُرَيْشٌ مُغِيْثِيْنَ لِعِيْرِهِمْ، فَالْتَقَوْا عَنْ غَيْرِ مَوْعِدٍ كَمَا قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ، وَلَعَمْرِيْ إِنَّ أَشْرَفَ مَشَاهِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي النَّاسِ لَبَدْرٌ، وَمَا أُحِبُّ أَنِّيْ كُنْتُ شَهِدْتُهَا مَكَانَ بَيْعَتِيْ لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ حَيْثُ تَوَاثَقْنَا عَلَى الْإِسْلَامِ، ثُمَّ لَمْ أَتَخَلَّفْ بَعْدُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ حَتّٰى كَانَتْ غَزْوَةُ تَبُوكَ وَهِيَ اٰخِرُ غَزْوَةٍ غَزَاهَا، وَآذَنَ النَّبِيُّ ﷺ النَّاسَ بِالرَّحِيْلِ۔ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ قَالَ۔ فَانْطَلَقْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَاذَا هُوَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ وَحَوْلَهُ الْمُسْلِمُوْنَ وَهُوَ يَسْتَنِيْرُ كَاسْتِنَارَةِ الْقَمَرِ، وَكَانَ إِذَ اسُرَّ بِالْأَمْرِ إِسْتَنَارَ فَجِئْتُ فَجَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ: ((**أَبْشِرْ يَاكَعْبَ بْنَ مَالِكٍ بِخَيْرِيَوْمٍ أَتٰى عَلَيْكَ مُنْذُ وَلَدَتْكَ أُمُّكَ**)). فَقُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ! أَمِنْ عِنْدِاللّٰهِ أَمْ مِنْ عِنْدِكَ؟ فَقَالَ: ((**بَلْ مِنْ عِنْدِاللّٰهِ**)) ثُمَّ تَلَا هٰؤُلَاءِ الْاٰيَاتِ: ﴿ **لَقَدْ تَابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِيْنَ وَالْأَنْصَارِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ فِيْ سَاعَةِ الْعُسْرَةِ مِنْ بَعْدِ مَا كَادَ يَزِيْغُ قُلُوْبُ فَرِيْقٍ مِنْهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ إِنَّهُ بِهِمْ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ** ﴾ قَالَ: وَفِيْنَا أُنْزِلَتْ أَيْضًا ﴿ **إِتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصَّادِقِيْنَ** ﴾. قَالَ قُلْتُ: يَانَبِيَّ اللّٰهِ! إِنَّ مِنْ تَوْبَتِيْ أَنْ لَا أُحَدِّثَ إِلَّا صِدْقًا، وَأَنْ أَنْخَلِعَ مِنْ مَالِيْ كُلِّهِ صَدَقَةً إِلَى اللّٰهِ وَإِلٰى رَسُوْلِهِ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((**أَمْسِكْ عَلَيْكَ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ**)).

فَقُلْتُ : فَإِنِّیْ أُمْسِكُ سَهْمِی الَّذِیْ بِخَیْبَرَ. قَالَ : فَمَا أَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیَّ نِعْمَةً بَعْدَ الْإِسْلَامِ أَعْظَمَ فِیْ نَفْسِیْ مِنْ صِدْقِیْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ حِیْنَ صَدَقْتُهُ أَنَا وَصَاحِبَایَ وَلَا نَكُوْنُ كَذَبْنَا فَهَلَكْنَا كَمَا هَلَكُوْا، وَإِنِّیْ لَأَرْجُوْا أَنْ لَّا یَكُوْنَ اللّٰهُ أَبْلٰی، أَحَدًا فِی الصِّدْقِ مِثْلَ الَّذِیْ أَبْلَانِیْ مَا تَعَمَّدْتُ لِكَذِبَةٍ بَعْدُ، وَإِنِّیْ لَأَرْجُوْا أَنْ یَحْفَظَنِیَ اللّٰهُ فِیْمَا بَقِیَ . [اسناده صحیح] (صحیح أبی داود : ۱۹۱۲)

ترجمہ: کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا میں کبھی پیچھے نہیں رہا نبی ﷺ کو چھوڑ کر کسی غزوہ میں کہ جہاد کیا اس میں آنحضرت ﷺ نے مگر غزوۂ بدر میں غزوۂ تبوک تک اور خفا نہیں ہوئے نبی ﷺ کسی پر جو نہ گیا بدر میں اور حضرت ﷺ ارادہ رکھتے تھے قافلہ کے لوٹنے کا (جو شام سے آتا تھا) سو نکلے قریش فریاد رسی کے لیے اپنے قافلہ کی اور ملے دونوں لشکر وعدہ کی جگہ کے سوا اور مقام میں جیسا کہ فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے قرآن میں اور قسم ہے میری جان کی کہ سب سے عمدہ جگہ حاضر ہونے کی رسول اللہ ﷺ کے لوگوں میں بدر ہے اور میں نہیں دوست رکھتا کہ حاضر ہوتا بدر میں عوض میں لیلۃ العقبہ کے اس لیے کہ مضبوط ہو گئے ہم اس دن اسلام پر پھر میں پیچھے نہیں رہا اس کے بعد نبی ﷺ کو چھوڑ کر یہاں تک کہ ہوا غزوۂ تبوک اور آخیر غزوہ ہے جس میں تشریف لے گئے آپؐ اور خبر کر دی رسول اللہ ﷺ نے آدمیوں میں کوچ کی اور ذکر کیا قصہ لمبا کہا کعب نے کہ پھر حاضر ہوا میں نبی ﷺ کی خدمت میں (یعنی غزوۂ تبوک سے لوٹنے کے بعد نزول توبہ کے) اور وہ بیٹھے ہوئے تھے مسجد میں اور گرد ان کے مسلمان تھے اور چہرہ ان کا چمک رہا تھا (خوشی سے فتح وظفر کے) جیسے چاند چمکتا ہو اور جب خوش ہوتے آپ ﷺ تو چہرہ آپ ﷺ کا چمکنے لگتا سو میں آیا اور آپ ﷺ کے آگے بیٹھ گیا سو فرمایا آپؐ نے کہ اے کعب بیٹے مالک کے بشارت ہے تجھ کو سب دنوں سے بہتر دن کی جو گزرے ہیں تجھ پر جب سے جنا ہے تجھ کو تیری ماں نے سو عرض کی میں نے کہ اے نبی اللہ کے یہ بشارت آپ کی طرف سے ہے یا اللہ کی طرف سے فرمایا آپؐ نے کہ نہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے پھر پڑھی آپؐ نے یہ آیتیں ﴿لَقَدْ تَابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِیِّ وَالْمُهَاجِرِیْنَ﴾ سے آخر تک۔ یعنی رجوع ہوا باری تعالیٰ نبی پر اور مہاجرین اور انصار پر جنہوں نے تابعداری کی نبی کی کٹھن گھڑی میں بعد اس کے کہ قریب تھا کہ پھر جائیں دل ایک فرقے کے ان میں سے پھر رجوع ہوا ان پر اور بے شک وہ نرمی والا ہے مہربان کہا۔ کعب نے اور ہمارے ہی باب میں اتری ہیں آیتیں اور آیت یعنی ڈرو اللہ سے اور ساتھ رہو سچوں کے کہا کعبؓ نے کہ پھر عرض کی میں نے کہ اے نبی اللہ کے یہ بھی میری توبہ میں ہے کہ نہ بولوں گا میں مگر سچ اور جدا ہو جاؤں گا میں اپنے سب مال سے وہ۔۔ صدقہ ہے اللہ اور رسول ﷺ کی راہ میں فرمایا آپ ﷺ نے روک رکھو تم تھوڑا مال اپنا کہ وہ بہتر ہے تم کو میں نے عرض کی تو میں رکھ چھوڑتا ہوں اپنا حصہ خیبر کا کہا کعب رضی اللہ عنہ نے پھر کوئی نعمت نہ دی ہے مجھے اللہ تعالیٰ نے میرے نزدیک اسلام کے بعد اس سے بڑی کہ میں نے سچ بولا رسول اللہ ﷺ سے اور میرے دونوں ساتھیوں نے اور جھوٹ نہ بولے ہم کہ ہلاک

ہوں جیسے ہلاک ہوئے اور لوگ اور مجھے خیال ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کسی کو نہ آزمایا ہوگا سچ میں جیسا مجھے آزمایا ہے اور قصداً جھوٹ نہ بولا میں اس کے بعد کبھی اور امید ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے محفوظ رکھے باقی عمر میں جھوٹ سے۔

فائدہ: مروی ہوئی یہ حدیث اس اسناد کے سوا اور سند سے زہری سے اس میں یہ ہے کہ روایت ہے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن کعب بن مالک سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ کعب سے اور اس کے سوا اور بھی کچھ کہا گیا ہے یعنی اس کی سند میں۔ اور روایت کی یونس بن یزید نے یہ حدیث زہری سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن مالک سے کہ ان کے باپ نے روایت کی کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے۔

مترجم: قولہ: میں کبھی پیچھے نہیں رہا۔ یعنی غزوۂ تبوک تک کوئی غزوہ ایسا نہیں ہوا کہ جس میں حاضر نہ رہا ہوں سوائے غزوۂ بدر کے جس لڑائی میں حضرت ﷺ تشریف لے گئے وہ غزوہ ہے نہیں تو سریہ۔ قولہ: اور ملے دونوں لشکر۔ آہ۔ یعنی شام سے قافلہ کفار کا آتا تھا حضرت ﷺ اس کے لوٹنے کو نکلے اور قریش اپنے قافلہ کو بچانے ہزار جوان مسلح زرہ پوش کے ساتھ نکلے اتفاقاً قافلہ الگ سے چلا گیا اور دونوں لشکر مقابل ہو گئے قولہ میں نہیں دوست رکھتا۔ آہ۔ لیلۃ العقبہ وہ رات ہے کہ انصار نے مکہ میں آپ سے بیعت کی اسلام اور تائید پر مراد ان کی یہ ہے کہ بیعت مذکور میرے نزدیک غزوۂ بدر سے اولیٰ ہے کہ اس دن عالی ہمتی انصار کی اور جرأت اور نصرت رسول اللہ ﷺ کی ظاہر ہوئی۔ قولہ: اور ذکر کیا قصہ لمبا۔ آہ۔ بغوی نے اس قصہ کو یوں روایت کیا ہے کہ مسلمان غزوۂ تبوک میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ بہت تھے اور کوئی دفتر تو آپ کے ساتھ رہتا نہ تھا کہ نام حاضرین کے لکھے جائیں پھر جو آپ کے ساتھ نہ ہوا اس نے یہی خیال کیا کہ میرا حال آپ کو کیونکر معلوم ہوگا جب تک وحی نہ اترے اور یہ غزوہ ایسے وقت ہوا کہ پھل پک رہے تھے اور سایہ خوب تھا اور مجھے اسی کی طرف میل تھا کہ تیاری کر دی رسول اللہ ﷺ نے اور مسلمانوں نے پھر میں نے قصد کیا تیاری کا مگر کچھ تیاری نہ کی اور میں کہتا تھا جب چاہوں گا کر لوں گا یہاں تک کہ وہ روانہ ہو گئے اور میں نے کہا کہ میں ایک دو روز میں تیاری کر کے ان سے جا ملوں گا پھر میں اسی تردد میں رہا کہ غزوہ شروع ہو گیا اور میں قصد کرتا تھا کہ ان سے جا ملوں گا اور کاش میں جا ملتا اور میں جب آپ ﷺ کے بعد نکلتا تو اپنے ساتھ کسی کو نہ پاتا تھا مگر اس کو جو نفاق میں ڈوبا ہوا تھا یا معذور تھا اور حضرت ﷺ نے مجھے یاد نہ کیا تھا یہاں تک کہ پہنچے تبوک میں پھر جب وہ تبوک میں پہنچے فرمایا آپ ﷺ نے کیا کیا کعب نے عرض کی ایک شخص نے بنی سلمہ سے کہ روک رکھا اس کو محبت زن و مال کی نے۔ کہا معاذ بن جبل نے کہ ہم اس کو اچھا جانتے ہیں پھر اتنے میں ایک شخص دور سے نظر آیا آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ ابوخیثمہ ہے پھر وہ ابوخیثمہ ہی تھے اور وہ صحابی تھے کہ صدقہ دیا تھا انہوں نے ایک صاع تمر اور طعن کیا تھا ان پر منافقوں نے۔

کہا کعب نے جب خبر پہنچی مجھ کو آپ کے لوٹنے کی تو میں نے ارادہ کیا جھوٹ بولنے کا۔ مشورہ لیا میں نے ہر عاقل سے پھر آپ تشریف لائے میرا وہ خیال باطل جاتا رہا اور میں یقین لایا کہ میں ہرگز نہ بچوں گا آپ ﷺ سے جھوٹ بول کر اور مصمم ارادہ

کیا میں نے سچ کا اور آپ کی عادت تھی کہ جب تشریف لاتے سفر سے پہلے مسجد میں آتے اور دو رکعت نماز پڑھتے اور لوگوں میں بیٹھتے پھر جب آپ بیٹھے مخالفین آئے اور جھوٹی قسمیں کھانے لگے اور وہ اسی (۸۰) پر کئی آدمی تھے پھر ان کے اظہار کو آپ نے قبول فرمایا اور اسرار ان کا اللہ تعالیٰ کو سونپا اور جب میں حاضر ہوا آپ غضبناک شخص کے طور پر مسکرائے اور فرمایا آؤ میں گیا اور آپ ﷺ کے آگے بیٹھا آپ ﷺ نے فرمایا تو کیوں پیچھے رہ گیا کیا تو نے خریدی تھی سواری اپنی میں نے عرض کیا کہ البتہ یا رسول اللہ ﷺ اگر میں کسی دنیادار کے پاس ہوتا تو اس کے غضب سے کوئی عذر لے کر بچ جاتا اور مجھے بہت تقریر آتی ہے لیکن مجھے یہ خیال ہے کہ اگر میں جھوٹ بولوں گا آپ ﷺ سے تو آپ ﷺ راضی ہو جائیں گے مگر اللہ تعالیٰ آپ کو پھر مجھ پر غضبناک کر دے گا اور اگر میں سچ کہوں گا تو آپؐ مجھ سے گراں خاطر ہوں گے مگر امید ہوگی مجھے اللہ تعالیٰ سے عفو کی قسم ہے اللہ تعالیٰ کی کہ مجھے کوئی عذر نہ تھا اور میں بہت قوی اور مالدار تھا جب پیچھے رہا آپ ﷺ سے۔

آپ ﷺ نے فرمایا کہ آگاہ ہو قسم ہے اللہ کی اس نے سچ کہا جا تو جب تک اللہ حکم کرے تیرے حق میں۔ اور کئی لوگ بنی سلمہ کے میرے ساتھ ہوئے اور کہنے لگے کہ ہم نہیں جانتے کہ اس سے قبل تو نے کوئی گناہ کیا ہو اور تو نے کیوں نہ عذر کر دیا اور پیچھے رہنے والوں کی طرح اور کافی ہو جاتا تیرے گناہ کے لیے استغفار رسول اللہ ﷺ کا۔ اور یہاں تک انہوں نے مجھے ابھارا کہ میں نے ارادہ کیا کہ اب جاؤں اور جھوٹ بولوں آپ ﷺ سے پھر میں نے پوچھا کہ میرا سا حال کسی اور کا بھی ہوا ہے لوگوں نے کہا کہ ہاں دو شخصوں کا اور ان کو بھی آپ نے یہی کہا جو تجھے کہا میں نے کہا وہ کون ہیں کہا مرارہ بن ربیع اور ہلال بن امیہ رضی اللہ عنہما اور وہ دونوں نیک تھے حاضر ہوئے تھے بدر میں اور ان کی تابعداری بہتر تھی پھر منع کر دیا رسول اللہ ﷺ نے ہم تینوں سے بات کرنے کو پھر لوگ ہم سے الگ رہنے لگے یہاں تک کہ زمین مجھ پر تنگ ہوگئی اور گزریں ہم پر پچاس راتیں اور وہ دونوں صاحب گھر بیٹھے روتے تھے اور میں جوان اور کڑے دل کا تھا سو میں نکلتا اور نماز پڑھتا سابقون کے ساتھ اور بازاروں میں جاتا اور کوئی مجھ سے بات نہ کرتا اور آپ ﷺ کے پاس حاضر ہوتا اور سلام کرتا جب آپ ﷺ بیٹھے ہوتے نماز کے بعد اور اپنے دل میں کہتا کہ آپؐ نے ہونٹ ہلائے میرے جواب کے لیے یا نہیں اور آپ ﷺ کے قریب نماز پڑھتا اور نظر چرا کر آپ ﷺ کو دیکھتا پھر جب میں اپنی نماز میں لگ جاتا آپؐ میری طرف دیکھتے اور جب میں آپ کی طرف دیکھتا آپ ﷺ اور طرف دیکھنے لگتے یہاں تک کہ جب اس کو مدت گزر گئی میں ابو قتادہؓ کے باغ کے پاس گیا اور وہ چچیرے بھائی تھے میرے اور بڑے دوست تھے اور سلام کیا میں نے اور انہوں نے جواب نہ دیا سو میں نے کہا میں تم کو قسم دیتا ہوں اے ابو قتادہ اللہ تعالیٰ کی کیا تم نہیں جانتے کہ میں دوست رکھتا ہوں اللہ کو اور اس کے رسول کو پھر وہ چپ رہے پھر میں نے ان کو دوبارہ قسم دی پھر چپ رہے پھر قسم دی تو انہوں نے کہا اللہ تعالیٰ اور رسول اس کا خوب جانتا ہے پھر میری آنکھیں بھر آئیں اور میں لوٹا اور راہ میں چلا جاتا تھا کہ ایک شخص شام کے لوگوں میں سے جو غلہ لایا تھا اور مدینہ میں بیچتا تھا کہہ رہا تھا کہ بتا دو مجھے کعب بن مالک کو پھر لوگ اشارہ کرنے لگے میری طرف یہاں تک کہ وہ میرے پاس آیا اور مجھے ایک خط دیا اس نے

شفقت رکھنے والا ہے مہربان پھر اگر پھر جائیں تو کہہ دے تو کافی ہے مجھے اللہ تعالیٰ کسی کی عبادت نہیں سوائے اس کے اس پر بھروسہ کیا میں نے اور وہ مالک ہے بڑے تخت کا۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۳۱۰۴) **عَنْ** أَنَسٍ: أَنَّ حُذَيْفَةَ قَدِمَ عَلٰى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ، وَكَانَ يُغَازِى أَهْلَ الشَّامِ فِى فَتْحِ أَرْمِينِيَّةَ وَأَذْرَبِيْجَانَ مَعَ أَهْلِ الْعِرَاقِ فَرَاى حُذَيْفَةُ اخْتِلَافَهُمْ فِى الْقُرْآنِ، فَقَالَ لِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ: يَا أَمِيْرَالْمُؤْمِنِيْنَ، أَدْرِكْ هٰذِهِ الْأُمَّةَ قَبْلَ أَنْ يَخْتَلِفُوْا فِى الْكِتَابِ كَمَا اخْتَلَفَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى، فَأَرْسَلَ إِلٰى حَفْصَةَ أَنْ أَرْسِلِىْ إِلَيْنَا بِالصُّحُفِ نَنْسَخُهَا فِى الْمَصَاحِفِ ثُمَّ نَرُدُّهَا إِلَيْكِ، فَأَرْسَلَتْ حَفْصَةُ إِلٰى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ بِالصُّحُفِ، فَأَرْسَلَ عُثْمَانُ إِلٰى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَسَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ وَعَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، أَنِ انْسَخُوا الصُّحُفَ فِى الْمَصَاحِفِ، وَقَالَ لِلرَّهْطِ الْقُرَشِيِّيْنَ الثَّلَاثَةِ: مَا اخْتَلَفْتُمْ فِيْهِ أَنْتُمْ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فَاكْتُبُوْهُ بِلِسَانِ قُرَيْشٍ، فَإِنَّمَا نَزَلَ بِلِسَانِهِمْ، حَتّٰى نَسَخُوا الصُّحُفَ فِى الْمَصَاحِفِ، بَعَثَ عُثْمَانُ إِلٰى كُلِّ أُفُقٍ بِمُصْحَفٍ مِنْ تِلْكَ الْمَصَاحِفِ الَّتِىْ نَسَخُوْا. قَالَ الزُّهْرِىُّ: وَحَدَّثَنِىْ خَارِجَةُ بْنُ زَيْدٍ أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ: فَقَدْتُ آيَةً مِنْ سُوْرَةِ الْأَحْزَابِ كُنْتُ أَسْمَعُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقْرَأُ هَا ﴿ **مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ** ﴾ فَالْتَمَسْتُهَا فَوَجَدْتُهَا مَعَ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ أَوْ أَبِىْ خُزَيْمَةَ فَأَلْحَقْتُهَا فِىْ سُوْرَتِهَا. قَالَ الزُّهْرِىُّ: فَاخْتَلَفُوْا يَوْمَئِذٍ فِى التَّابُوْتِ وَالتَّابُوْهِ، فَقَالَ الْقُرَشِيُّوْنَ: التَّابُوْتُ، وَقَالَ زَيْدٌ: التَّابُوْهُ، فَرُفِعَ اخْتِلَافُهُمْ إِلٰى عُثْمَانَ فَقَالَ اكْتُبُوْهُ التَّابُوْتُ فَإِنَّهٗ نَزَلَ بِلِسَانِ قُرَيْشٍ. قَالَ الزُّهْرِىُّ فَأَخْبَرَنِىْ عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ كَرِهَ لِزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ نَسْخَ الْمَصَاحِفِ، وَقَالَ: يَا مَعْشَرَالْمُسْلِمِيْنَ أُعْزَلُ عَنْ نَسْخِ كِتَابَةِ الْمُصْحِفِ وَيَتَوَلَّاهَا رَجُلٌ، وَاللّٰهِ لَقَدْ أَسْلَمْتُ وَإِنَّهٗ لَفِىْ صُلْبِ رَجُلٍ كَافِرٍ۔ يُرِيْدُ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ۔ وَلِذٰلِكَ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ: يَاأَهْلَ الْعِرَاقِ اكْتُمُوا الْمَصَاحِفَ الَّتِىْ عِنْدَكُمْ وَغُلُّوْهَا، فَإِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ: ﴿ **وَمَنْ يَّغْلُلْ يَأْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ** ﴾ فَالْقُوااللّٰهَ بِالْمَصَاحِفِ. قَالَ الزُّهْرِىُّ: فَبَلَغَنِىْ أَنَّ ذٰلِكَ كَرِهَهٗ مِنْ مَقَالَةِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رِجَالٌ مِنْ أَفَاضِلِ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. (صحيح مقطوع)

ترجمہ: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حذیفہ رضی اللہ عنہ آئے عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے پاس اور وہ لڑتے تھے اہل شام سے ارمینیہ اور آذربائیجان

کی فتح میں اہل عراق کے ساتھ پھر دیکھا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اختلاف ان کا قرآن میں تب کہا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے کہ اے امیر المؤمنین خبر لیجئے اس امت کی اس سے پہلے کہ مختلف ہو جائیں وہ قرآن میں جیسے کہ مختلف ہو گئے یہود و نصاریٰ اپنی کتابوں میں سو عثمان رضی اللہ عنہ نے پیغام بھیجا ام المؤمنین حفصہ رضی اللہ عنہا کی طرف کہ بھیج دو تم ہم کو مصحف کہ نقل کر لیں ہم اس سے اور مصحفوں میں پھر بھیجیں گے ہم اس کو تمہارے پاس پھر بھیج دیا حفصہ رضی اللہ عنہا نے مصحف حضرت عثمان کے پاس اور بھیجا عثمان رضی اللہ عنہ نے زید بن ثابت اور سعید بن عاص اور عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام اور عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہم کے پاس کہ نقل کریں یہ لوگ مصحف کی اور مصاحف میں اور کہا تینوں قرشیوں سے کہ جب زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اور تم میں اختلاف ہو تو اس کو قریش کی زبان میں لکھو اس لیے کہ قرآن انہی کی زبان میں اترا ہے پھر یہاں تک ہوا کہ نقل کی انہوں نے اس مصحف کو کئی مصحفوں میں اور بھیجا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ایک ایک مصحف ہر جانب ان مصحفوں میں سے کہ جو نقل کیے گئے تھے کہا زہری رحمہ اللہ نے اور روایت کی مجھ سے خارجہ بن زید نے کہ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نہ ملی مجھے ایک آیت سورۂ احزاب کی جو میں سنا کرتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پڑھتے ہوئے ﴿مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا﴾ الآیۃ پھر ڈھونڈھا میں نے اس کو اور پایا اسے خزیمہ بن ثابت کے پاس یا ابوخزیمہ کے پاس سو ملا دی میں نے اس کی سورت میں کہا زہری نے کہ پھر اختلاف کیا اس دن لفظ تابوت میں تو قرشیوں نے کہا تابوت اور زید نے کہا تابوہ اور لے گئے اس اختلاف کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس اور فرمایا آپ نے کہ تابوت لکھو اس لیے کہ قرآن اترا ہے قریش کی زبان میں زہری نے کہا خبر دی مجھ کو عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو ناگوار ہوا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کا قرآن لکھنا اور کہا انہوں نے کہ اے گروہ مسلمانوں کے میں تو معزول کیا جاؤں قرآن لکھنے سے اور متولی ہوا اس کا وہ شخص کہ قسم ہے اللہ کی کہ میں اسلام لا چکا تھا اور وہ کافر کی پیٹھ میں تھا مراد لیتے تھے اس قول سے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو اور اسی لیے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اے عراق والو چھپا رکھو تم اپنے قرآن اپنے پاس اور مقفل کر رکھو ان کو اس لیے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو چھپا رکھے گا کوئی چیز لائے گا اس کو قیامت کے دن سو تم ملاقات کرنا اللہ سے اپنے قرآن لے کر۔ زہری نے کہا کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ یہ بات ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی بڑے بڑے افضل اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ناگوار ہوئی۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ یعنی حدیث زہری کی۔ اور نہیں جانتے ہم اس کو مگر زہری کی روایت سے۔

خاتمہ: سورۂ انفال اور براءت گویا کہ تعلیم نامہ ہے جہاد کا اس میں احکام جہاد کا ایسا اہتمام کیا گیا ہے جیسے سورۂ حج میں احکام حج اور سورۂ یوسف میں ان کے قصہ کا ضروریات جہاد اس میں بکثرت مذکور ہیں اور احکام قتل واسر بہ تفصیل مسطور مجاہد کے لیے یہ پروانہ ہے جنت کا اور غازی کے لیے یہ خوان ہے نعمت کا احکام جہاد سے اس میں مذکور ہے انفال کا۔ اور مملوک ہونا اس کا اللہ اور رسول کے اور تذکیر وعدہ الٰہی کے ساتھ ایک گروہ کے یعنی قافلہ شام یا لشکر کفار مکہ اور دعا اور استغاثہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جنگ بدر میں اور تائید ملائکہ

مسافر کے واسطے اور حال جنگ بدر کا اور ملاقات دو لشکروں کی اور کم دیکھنا ہر لشکر کا دوسرے کو اور حکم ذکر کثیر اور ثابت قدمی کا وقت مقابلہ کفار کے۔ اور امر اللہ تعالیٰ کی اطاعت کا اور نہی تنازع سے اور ہونا جبن کا بسبب تنازع کے اور آنا شیطان کا کفار کے بدر کے پاس اور وعدہ دینا غلبہ کا اور جائز ہونا نقض صلح کا اس شخص سے کہ خوف خیانت ہو اور امر تیاری کا سامان جہاد کے اور گھوڑے باندھنے اور مال خرچ کرنے کا جواز اور قسم ساتھ کفار اور تمنن اللہ تعالیٰ کا تائید مؤمنین اور ان کی تالیف قلوب کے ساتھ کافی ہونا اللہ کا نبی ﷺ کو اور تابعدار مؤمنوں کو امر مؤمنوں کی ترغیب و تحریض کا قتال و جہاد پر وعدہ بیس نفر کے غلبہ کا دوصد کافر پر۔ اور تخفیف اس حکم کی اور وعدہ ایک سو کے غلبہ کا دوسو کافر پر۔ انکار فدیہ لینے پر اساری بدر سے۔ تحلیل مال غنیمت کی۔ محبت مؤمنین ومہاجرین ومجاہدین وانصار کی ایک دوسرے سے اور محبت و ولایت کافروں کی آپس میں سچے مؤمن ہونا مہاجرین ومجاہدین اور انصار کا اور الحاق مہاجرین واپسین کا ساتھ سابقین کے تمام ہوئے مضامین جہاد سورۂ انفال کے اس کے سوا اور بہت سے فوائد عمدہ مذکور ہیں۔

چنانچہ سات صفتیں مؤمنوں کی خوف الٰہی اور زیادتی ایمان کے وقت تلاوت قرآن کے اور توکل اور قائم کرنا نماز کا اور خرچ کرنا مال کا اور وعدہ مغفرت کا ان کے لیے اور عزت کی روزی کا امر جواب دینے اور لبیک کہنے کا جب اللہ اور رسول کسی کو بلائے۔ حرمت خیانت کی اور فتنہ مال اور اولاد کا اساطیر الاولین کہنا کافروں کا قرآن کو۔ مانع ہونا کافروں کا مسلمانوں کو مسجد حرام سے مشرکوں کی نماز بیت اللہ میں سیٹی بجانا اور تالیاں تھیں نہی ان کی تشبیہ سے جو بطر اور ریا کی راہ سے اپنے گھروں سے نکلے۔ کافروں کا حال وقت مرگ کے اللہ کسی کو نعمت دے کر بدلتا نہیں جب تک وہ اپنی نیت نہ بدلے۔ ہلاک آل فرعون کا اور تبدیل نعمت کی عذاب سے بسبب ذنوب کے۔ خیانت رسول ﷺ کی عین خیانت اللہ کی ہے۔ ہونا وراثت کا اوالوالارحام میں۔ انتہی۔ اور سورۂ توبہ میں متعلقات جہاد سے مذکور ہے براءت اللہ اور رسول کی ان مشرکوں سے کہ جن سے صلح تھی اور رخصت چار مہینے کی جن سے صلح نہ تھی اور قتل کا حکم بعد گزرنے مشہور مذکورہ کے حکم ہاتھ اٹھانے کا مشرکوں کے قتل سے بشرط توبہ اور ادائے نماز زکوٰۃ کے حکم مستامن کا امر عہد کے پورکرنے کا ان کافروں سے جن سے خیانت سرزد نہ ہوئی۔ لحاظ عہد وقرابت نہ رکھنا مشرکوں کا۔ حکم اس ذمی کے قتل کا جو نقض عہد اور دین پر ہمارے طعن کرے تحریض قتل پر کفار مکہ کے۔ ضرر ہونا مؤمنوں کے امتحان کا ساتھ جہاد کے۔

برابر نہ ہونا سقایت حاج اور عمارت مسجد حرام کا ساتھ جہاد اور ایمان باللہ کے فضیلت مہاجرین اور مجاہدین کی دوسرے مؤمنوں

ہے۔ [illegible] کا جہاد کے لیے ہر حال میں عتاب ان غائبوں پر جو غزوۂ تبوک میں شریک نہ ہوئے۔ مذمت عذر کرنے والوں کی جہاد میں۔ کامل الایمان لوگ گھر میں رہنے کا اذن نہیں مانگتے۔ مذمت جہاد سے بیٹھ رہنے والوں کی منافقوں کا جاسوس ہونا لشکر اصحاب میں فتنہ کرنا منافقوں کا جہاد میں۔ اذن طلب کرنا جد بن قیس کا جو منافق تھا گھر میں رہنے کے لیے جواب ان منافقوں کا جو مصائب پر مومنوں کے خوش ہوتے تھے۔ قبول نہ ہونا منافقوں کے صدقات کا۔ جہاد میں مال خرچ نہ کرنا اور نماز میں سستی کرنا نفاق ہے۔ جھوٹی قسمیں [illegible] منافقوں کا کہ ہم مومن ہیں۔ عیب کرنا ذی الخویصرہ تمیمی کا کافروں اور منافقوں سے قصد کرنا منافقوں کا کہ رسول ﷺ کو قتل کریں۔ شب عقبہ میں غزوہ تبوک سے لوٹتے وقت۔ عہد کرنا منافقوں کا کہ اگر ہم مال پائیں صدقہ دیں اور حال ثعلبہ کا خوش ہونا منافقوں کا گھر بیٹھ رہنے پر جہاد چھوڑ کر۔ خطاب نبی ﷺ کو کہ اگر کوئی منافق پھر اجازت جہاد میں رفیق ہونے کی طلب کرے تو اسے اجازت نہ دو۔ مذمت امیروں کی اور اجازت چاہنا ان کا کہ گھر میں بیٹھ رہیں اور جہاد میں نہ جائیں۔

وعدہ خیرات اور فلاح اور جنات وانہار وخلود اور فوز عظیم کا مجاہدین کے لیے۔ مذمت ان اعراب کی جو گھر میں رہنے کی اجازت مانگتے ہیں۔ رخصت ترک جہاد کی بیماروں اور ضعیفوں اور مفلسوں کے لیے جو سواری نہیں پاتے۔ الزام اور مذمت ان گھر بیٹھنے والوں کی جو امیر ہیں۔ معذرین کا آنا حضرت ﷺ کے پاس بعد غزوۂ تبوک کے اور قبول نہ ہونا ان کے عذر کا فضیلت سابقین اوّلین کے مہاجرین وانصار سے فضیلت مجاہدوں کی اور خریدنا اللہ تعالیٰ کا ان کے جان و مال کو عوض میں جنت کے۔ صفت خریداران جنت کی توبہ اور عبادت اور تحمید اور سیاست اور امر معروف اور نہی منکر وغیرہ سے۔

قبول توبہ مہاجرین وانصار جو غزوۂ تبوک میں مطیع رسول ﷺ رہے۔ نزول توبہ کعب بن مالک اور مرارہ بن ربیع یا ابن ربیعہ عامری اور ہلال بن امیہ رضی اللہ عنہم کا۔

اہل مدینہ کو جائز نہیں کہ نبی ﷺ سے تخلف کریں یا اپنی جان ان کی جان سے عزیز رکھیں۔ اجر مجاہدوں کی تشنگی اور گرسنگی اور زمین طے کرنے اور مال خرچ کرنے کا۔

فرض کفایہ ہونا جہاد کا۔ امر ان کافروں سے لڑنے کا جو مسلمانوں کے ملک سے قریب ہیں۔ یہ مضامین سب متعلق جہاد

ہیں اور چونکہ منافقوں کا امتحان کامل جہاد میں ہوتا ہے اس لیے منافقوں کے احوال بہت اس میں مذکور ہیں۔ چنانچہ منجملہ اس کے ناگوار ہونا بہبودی رسول ﷺ کا ان پر اور خوش ہونا ان کا مصیبت سے رسول ﷺ کے اور مؤمنوں کے اور مقبول نہ ہونا ان کے مال کا اور سستی ان کی نماز میں اور وعید ان کی عذاب کے ساتھ اموال واولاد کی اور بھاگ جانا ان کا رسول ﷺ کے پاس سے اگر کہیں پناہ پائیں۔ اور اذیت دینا ان کا نبی ﷺ کو کہ یہ فقط کان رکھتے ہیں اور جھوٹی قسمیں کھانا ان کا نبی ﷺ اور مؤمنوں کو راضی کرنے کو۔ اور ڈرنا ان کا نزول قرآن سے کہ اس میں اسرار ان کے طشت از بام ہو جاتے تھے۔ اور استہزا کرنا ان کا اللہ اور رسول ﷺ سے۔ اور حیلہ کرنا لہو ولعب کا اور کافر ہو جانا ان کا بری بات سکھانا اور اچھی بات سے منع کرنا ان کا۔ وعید نار جہنم کی ان کے لیے اور لعنت اللہ تعالیٰ کی ان پر اور تشبیہ آپ ﷺ کے زمانے کے منافقوں کی اگلے منافقوں سے اور ہلاک اور حبط اعمال اور خسران دارین ان کا۔ تحریض منافقوں کے واسطے توبہ کی طعن کرنا منافقوں کا ان مؤمنوں پر جو اپنے مشقت کے مال سے صدقہ لاتے تھے اور وعید عدم مغفرت کی ان کے لیے۔ نہی نماز جنازہ پڑھنے سے منافقوں کی اور ان کے مال واولاد کے پسند کرنے سے۔ خبر دینا اللہ تعالیٰ کا بیشتر سے کہ منافق اپنے معذور ہونے پر جھوٹی قسمیں کھائیں گے۔ اشد ہونا اعراب کا کفر اور نفاق میں اور تاوان جاننا ان کا اس مال کو جو اللہ کی راہ میں خرچ ہو۔ منافق ہونا بعض اعراب کا حوالی مدینہ میں۔ خطاب منافقوں کو کہ تم عمل کرو اللہ تمہارے عمل دیکھتا ہے۔ مسجد ضرار بنانا منافقوں کا اور نہی نبی ﷺ کو اس مسجد میں کھڑے ہونے سے اور کہنا منافقوں کا وقت نزول سورۃ کہ ایمان کس کا زیادہ ہوا امتحان منافقوں کا ہر سال میں ایک یا دو بار نظر کرنا بعض منافقوں کا بعض پر وقت نزول سورۃ کے اور سوا اس کے اور فوائد متفرقہ مذکور ہیں۔

چنانچہ منع کرنا مشرک کو مسجد بنانے سے اور بنانا اور آباد کرنا مسجد کا شامل ہے مؤمنین کے اور کہنا یہود ونصاریٰ کا کہ عزیر و عیسیٰ علیہم السلام فرزند ہیں اللہ تعالیٰ کے اور معبود ٹھہرالینا ان کا اپنے احبار و رہبان کو سوا اللہ کے اور ارادہ کافروں کا کہ نور الٰہی اپنے منہ سے بجھادیں اور متضمن ارسال رسول پر اور وعدہ غلبہ دین کا۔ خطاب مؤمنوں کو اور حرام خور ہونا اکثر احبار اور رہبان کا۔ بارہ مہینے ہونا اللہ کی کتاب میں جب سے آسمان وزمین پیدا ہوئے مقرر کرنا کافروں کا ایک مہینے کی جگہ دوسرے کو۔ یاد دلانا قوم نوح اور عاد وثمود اور قوم ابراہیم اور اصحاب مدین اور موتفکات کی ہلاکت کا بسبب گناہوں کے۔ محبت اور دوستی مؤمنوں کی مؤمنوں سے اور امر معروف اور نہی منکر اور اقامت صلوٰۃ اور ایتاء زکوٰۃ اور اطاعت اللہ ورسول کرنا ان کا اور وعدہ محبت کا ان کے لیے۔ حال اعراب مؤمنین کا اور موجب قرابت الٰہی ہونا دعاء رسول کا ان کے لیے۔ حال ان لوگوں کا کہ جو اعمال نیک وبد رکھتے ہیں۔ صفات باری تعالیٰ کی قبول توبہ عباد اور اخذ صدقات اور تواب ورحیم ہونا اس کا۔ فضیلت مسجد قباء کی اور بنا اس کی تقویٰ پر اور مالکیت اور احیاء اور امانت اور ولایت اور نصرت اللہ تعالیٰ کی اور قبول توبہ ان اصحاب کی کہ غزوۂ تبوک میں رفیق رہے خبر دینا رسول ﷺ کے آنے کی۔ اور حریص ہونا اس کا ہماری ہدایت اور رافت اور رحمت کی مؤمنوں پر۔

۱۰۔ وَمِنْ سُوْرَةِ يُوْنُس

تفسیر سورۂ یونس

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(۳۱۰۵) عَنْ صُهَيْبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ قَوْلِهِ تَعَالٰى : ﴿ لِلَّذِيْنَ أَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ ﴾ قَالَ : ((إِذَا دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ نَادٰى مُنَادٍ: إِنَّ لَكُمْ عِنْدَاللّٰهِ مَوْعِدًا وَيُرِيْدُ أَنْ يُنْجِزَكُمُوْهُ قَالُوْا: أَلَمْ يُبَيِّضْ وُجُوْهَنَا وَيُنْجِيْنَا مِنَ النَّارِ وَيُدْخِلْنَا الْجَنَّةَ؟)) قَالَ: فَيُكْشَفُ الْحِجَابُ قَالَ: ((فَوَاللّٰهِ مَا أَعْطَاهُمْ شَيْئًا أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِنَ النَّظَرِ إِلَيْهِ)).

(اسناده صحيح) (ابن ماجه: ۱۸۷)الظلال (۴۷۲) شرح العقيده الطحاوية (۱۶۱)

ترجمہ: صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا ﴿لِلَّذِيْنَ أَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ﴾ یعنی جو لوگ نیک ہیں ان کو اچھا بدلہ ہے اور زیادتی فرمایا آپ نے کہ جب داخل ہوں گے جنتی جنت میں ایک پکارنے والا پکارے گا کہ اللہ تعالیٰ کے پاس تمہارا ایک وعدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو پورا کرنے والا ہے جنتی کہیں گے کیا روشن نہیں ہوئے چہرے ہمارے اور نجات نہیں ہوئی ہم کو دوزخ سے اور داخل نہیں کیے گئے ہم جنت میں یعنی اب کون سی نعمت باقی رہی فرمایا آپ نے پھر کھول دیا جائے گا پردہ (جو خالق اور مخلوق کے بیچ میں ہوگا فرمایا) آپ نے کہ پھر قسم ہے اللہ تعالیٰ کی نہیں دی ان کو کوئی چیز زیادہ پیاری نظر کرنے سے اللہ تعالیٰ کے جمال مبارک پر۔

فائدہ: حدیث حماد بن سلمہ کی اسی طرح روایت کیا اس کو کئی لوگوں نے حماد بن سلمہ سے مرفوعاً۔ اور روایت کی سلیمان بن مغیرہ نے یہی حدیث ثابت سے انہوں نے عبدالرحمٰن سے قول انہیں کا۔ اور نہیں ذکر کیا اس میں کہ یہ روایت ہے صہیبؓ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے۔

❀❀❀❀

(۳۱۰۶) عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ مِصْرَقَالَ : سَأَلْتُ أَبَاالدَّرْدَاءِ عَنْ هٰذِهِ الْآيَةِ: ﴿لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا﴾ قَالَ: مَاسَأَلَنِيْ عَنْهَا أَحَدٌ مُنْذُ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنْهَا، فَقَالَ : ((مَا سَأَلَنِيْ عَنْهَا أَحَدٌ غَيْرُكَ مُنْذُ أُنْزِلَتْ: هِيَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْمُسْلِمُ أَوْ تُرٰى لَهُ)).

(اسناده صحيح) سلسلة الأحاديث الصحيحة (۱۷۸۶)

ترجمہ: ایک مرد مصری سے روایت ہے اس نے کہا کہ میں نے پوچھی تفسیر اس آیت کی ابوالدرداء سے ﴿لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا﴾ یعنی ان کو بشارت ہے دنیا کی زندگی میں تو فرمایا ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے نہیں پوچھی مجھ سے کسی نے یہ آیت

جب سے میں نے پوچھ رکھی ہے رسول اللہ ﷺ سے تفسیر اس کی اور جب میں نے پوچھی آپ سے تو فرمایا آپؐ نے نہیں پوچھی مجھ سے کسی نے یہ آیت سوا تیرے جب سے یہ نازل ہوئی مراد اس بشارت سے نیک خواب ہے کہ دیکھتا ہے اس کو مسلمان یا دکھایا جاتا ہے وہ یعنی اللہ تعالیٰ کی جانب سے۔

فائدہ : روایت کی ہم سے ابن ابی عمر نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے عبدالعزیز سے انہوں نے ابوصالح سمان سے انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے ایک مرد مصری سے انہوں نے ابوالدرداء سے پھر ذکر کی انہوں نے حدیث مانند اس کے۔ روایت کی ہم سے احمد نے انہوں نے حماد بن زید سے انہوں نے عاصم سے انہوں نے ابو صالح سے انہوں نے ابی الدرداء رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے۔ اور اس سند میں روایت نہیں ہے عطاء بن یسار سے اور اس باب میں عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

❀❀❀❀

(۳۱۰۷) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((لَمَّا أَغْرَقَ اللّٰهُ فِرْعَوْنَ قَالَ اٰمَنْتُ أَنَّهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا الَّذِیْ اٰمَنَتْ بِهٖ بَنُوْ إِسْرَائِيْلَ. فَقَالَ جِبْرَئِيْلُ: يَامُحَمَّدُ لَوْ رَأَيْتَنِيْ وَأَنَا اٰخُذُ مِنْ حَالِ الْبَحْرِ وَأَدُسُّهُ فِيْ فِيْهِ مَخَافَةَ أَنْ تُدْرِكَهُ الرَّحْمَةُ)). (اسناده صحيح) [بمابعده]

ترجمہ: ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب ڈبویا اللہ تعالیٰ نے فرعون کو تو اس نے کہا میں ایمان لایا کہ بے شک نہیں کوئی معبود مگر وہی جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے ہیں۔ جبرئیل نے کہا کاش اے محمد (ﷺ) آپ مجھے دیکھتے اس وقت جب وہ کہتا تھا اور میں لیتا تھا کیچڑ دریا سے اور ڈالتا تھا اس کے منہ میں اس خوف سے کہ گھیر نہ لے اس کو اللہ تعالیٰ کی رحمت۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔

❀❀❀❀

(۳۱۰۸) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ : أَنَّهُ ذَكَرَ أَنَّ جِبْرَئِيْلَ جَعَلَ يَدُسُّ فِيْ فِيْ فِرْعَوْنَ الطِّيْنَ خَشْيَةَ أَنْ يَقُوْلَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَيَرْحَمُهُ اللّٰهُ أَوْ خَشْيَةَ أَنْ يَرْحَمَهُ اللّٰهُ)). [اسناده صحيح]

ترجمہ: ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ذکر کیا کہ جبرئیل علیہ السلام ڈالتے تھے فرعون کے منہ میں مٹی اس ڈر سے کہ وہ یہ نہ کہہ دے لا الہ الا اللہ اور گھیر لے اس کو اللہ تعالیٰ کی رحمت یا یوں فرمایا اس ڈر سے کہ رحمت کرے اس پر اللہ تعالیٰ۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ صحیح ہے۔

خاتمہ: سورۂ یونس ایک دریائے معرفت ہے کہ تشنہ کامان معارف آلٰہیہ اس سے سیراب ہیں۔ اور طالبان عقائد حقہ اس کی طلب میں ماہی بے آب۔ اس میں صفاتِ الٰہی اور اس کی الوہیت کا بیان زمین و آسمان کا چھ دنوں میں پیدا کرنا اور اللہ تعالیٰ کا عرش پر

مستوی ہونا۔تمام کائنات کے امور کی تدبیر کا مالک ہونا۔اس کے فیصلوں میں کسی ایک کا بھی شفیع نہ ہونا تمام مخلوقات کا وہی مرجع و ماویٰ ہے جہان کو پیدا کرنا۔اور پھر جزائے اعمال کے لیے دوبارہ پیدا کرنا اور اللہ تعالیٰ کی قدرتوں کا ذکر مثلاً سورج چاند کو روشن کرنا۔اور چاند کی منزلوں کا مقرر کرنا۔دن رات کا بڑھنا اور گھٹنا زمین وآسمان کا پیدا کرنا۔ہمارے تمام اقوال واعمال اور احوال پر اپنے علم سے احاطہ کرنا۔کائنات ارض وسما میں سے کسی ذرہ کا بھی اس سے مخفی نہ ہونا۔اس کے اختیارات میں کسی کا بھی شریک نہ ہونا۔اور عقائد ضروریہ کا ذکر کیا ہے اور اس میں اللہ تعالیٰ نے اپنے احسانات کو یوں بیان فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا یہ بہت بڑا احسان ہے کہ اس نے رات کو پرسکون بنایا اور دن کو روشن اور آخرت میں نیکیوں کے لیے جنات وانہار اور گوناگوں بے شمار نعمتوں کا وعدہ فرمایا ہے۔کراماً کاتبین کا بندوں کے اعمال لکھنے کا بیان اور محسنین کے لیے وعدہ حسنیٰ اور زیارت کا بیان اور قرآن مجید کا من جانب اللہ ہونا اور پہلی تمام کتابوں کا مصدق ہونا اور اس سورہ میں دین کے ہر مسئلہ کی تفصیل ہے اور کفار سے قرآن کی مثل ایک سورت کے لانے کا مطالبہ اور ان کا اس کی مثل لانے سے عاجز ہونے کا بیان اور ایمان لانا بعض کا۔اس پر اور منکر ہونا بعض کا اور اس میں بیان ہے کہ قرآن مجید ایک بہت بڑی نصیحت وہدایت اور رحمت ہے اور سینوں کی تمام بیماریوں کے لیے شفا ہے اور دنیا کے تمام خزانوں سے بہتر ہے۔

اور مشرکوں کے حال کا ذکر ہے اس طرح کہ وہ ایسی چیزوں کی عبادت کرتے ہیں جن کے ہاتھ میں نہ نفع ہے اور نہ نقصان اور معبودان باطلہ کو شُفَعَآءَ کہتے ہیں اور ان سے خالص دعا کرتے ہیں جب کہ کشتی ڈوبے اور نجات کے وقت سرکشی اور شرک میں مبتلا ہونا اور روبکاری مشرکوں کی حشر میں اور انکار کرنا ان کے معبودوں کا اپنی معبودیت سے اور اقرار کرنا مشرکوں کا رزاق اور مالک ہمارے سمع وبصر کا اور نکالنے والا زندہ کا مردے سے اور مردے کا زندہ سے اور مدبر امر وہی اللہ ہے اور پھر شریک کرنا غیروں کو اور اتمام حجت کا ان پر اور سوال مشرکوں سے کہ کوئی تمہارے معبودوں میں ایسا ہے کہ خلق اور اعادہ اس کا کر سکے۔اور بے دلیل ہونا اور اپنے گمان پر چلنا مشرکوں کا اور نفی شرک سے نفی اشراک فی التصرف اور اشراک فی العبادت اور اشراک فی الدعا کی اخیر رکوع میں اور انسان کی شکایات سے مذکور ہے بہت دعا کرنا اس کا مصیبتوں میں اور غافل ہونا اس کا راحت میں اور ناشکری اس کی راحت میں جو مصیبت کے بعد حاصل ہو اور قصص ماضیہ سے مذکور ہے خطاب نوح علیہ السلام کا اپنی قوم سے اور نجات ان کی اور غرق ہونا قوم کا اور حالات موسیٰ علیہ السلام سے بعثت ان کی اور ہارون کی فرعون کی طرف اور ساحر کہنا اس کا اور پھیلانا ساحروں کا اپنے خرافات کو اور حکم الٰہی واسطے بنائے مساجد کے مصر میں اور واسطے قائم کرنے نماز کے اور بددعا موسیٰ علیہ السلام کے واسطے سخت ہو جانے قلب فرعون کے۔اور تجاوز کرنا بنی اسرائیل کا بحر سے اور ایمان لانا فرعون کا غرق کے وقت اور قبول نہ ہونا اس کے ایمان کا۔اور وعدہ ان کے بدن کی نجات کا۔اور اختلاف بنی اسرائیل کا علم آنے کے بعد اور معلوم ہونا ان کو محامد رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اور سوا اس کے اور فوائد عدیدہ اور مضامین پسندیدہ مذکور ہیں منجملہ ان کے نفع نہ دینا کسی قوم کے ایمان کا عذاب دیکھنے کے وقت سوا قوم یونس علیہ السلام کے اور موقوف ہونا ایمان کا مشیت ایزدی پر اور نفع نہ دینا آیات کا بے ایمان کے لیے اور ہونا رسولوں اور مؤمنوں کی نجات کا اللہ تعالیٰ کے ذمہ پر بنظر فضل واحسان کے۔

۱۱۔ باب: وَمِنْ سُوْرَةِ هُوْدٍ

تفسیر سورۂ ہود

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(۳۱۰۹) عَنْ أَبِي رَزِيْنَ قَالَ : قُلْتُ : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! وَسَلَّمَ أَيْنَ كَانَ رَبُّنَا قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ خَلْقَهُ؟ قَالَ : ((كَانَ فِيْ عَمَاءٍ مَا تَحْتَهُ هَوَاءٌ وَمَا فَوْقَهُ هَوَاءٌ وَخَلَقَ عَرْشَهُ عَلَى الْمَاءِ)). قَالَ أَحْمَدُ قَالَ يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ. الْعَمَآءُ، أَيْ لَيْسَ مَعَهُ شَيْءٌ)). (اسناده ضعيف) ظلال الجنة (٦١٢) مختصر العلو (١٩٣ـ ٢٥٠)

ترجمہ: ابورزین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا انہوں نے کہ عرض کی میں نے کہ اے رسول اللہ کے کہاں تھا پروردگار ہمارا اپنی مخلوق کے پیدا کرنے سے پہلے؟ فرمایا آپؐ نے عماء میں تھا کہ اس کے نیچے بھی کچھ نہ تھا اور اس کے اوپر بھی کچھ نہ تھا اور پیدا کیا اس نے عرش اپنا پانی پر۔ احمد نے کہا عماء کے معنی یہ ہیں کہ اس کے ساتھ کوئی چیز نہ تھی۔

فائدہ: اسی طرح کہتے تھے حماد بن سلمہ اس سند میں کہ روایت ہے وکیع بن حدس سے۔ اور شعبہ اور ابوعوانہ اور ہشیم وکیع بن حدس کہتے تھے یہ حدیث حسن ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(۳۱۱۰) عَنْ أَبِي مُوْسٰى : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((إِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يُمْلِيْ))، وَرُبَّمَا قَالَ: ((يُمْهِلُ الظَّالِمَ حَتّٰى إِذَا أَخَذَهُ لَمْ يُفْلِتْهُ))، ثُمَّ قَرَأَ: ((﴿ وَكَذٰلِكَ أَخْذُ رَبِّكَ إِذَآ أَخَذَ الْقُرٰى وَهِيَ ظَالِمَةٌ ﴾)) الْاٰيَة . (اسناده صحيح)

ترجمہ: ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ ظالم کو فرصت دیتا ہے اور کبھی آپ نے یُمْلِيْ کی جگہ یُمْهِلُ فرمایا یہاں تک کہ جب پکڑتا ہے اس کو پھر ہرگز نہیں چھوڑتا پھر آپؐ نے یہ آیت ﴿وَكَذٰلِكَ أَخْذُ رَبِّكَ﴾ سے آخر تک پڑھی۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ غریب ہے۔ اور روایت کی ابواسامہ نے یزید سے مانند اس کے اور یُمْلِيْ کا لفظ کہا۔ روایت کی ہم سے ابراہیم نے انہوں نے ابواسامہ سے انہوں نے یزید بن عبداللہ سے انہوں نے اپنے دادا ابوبردہ سے انہوں نے ابوموسیٰ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اس کے مانند۔ اور یملی کا لفظ کہا اور شک نہیں کیا۔

مترجم: پوری آیت یوں ہے ﴿ وَكَذٰلِكَ أَخْذُ رَبِّكَ إِذَا أَخَذَ الْقُرٰى وَهِيَ ظَالِمَةٌ إِنَّ أَخْذَهٗ أَلِيْمٌ شَدِيْدٌ ﴾ یعنی ایسا ہی پکڑنا ہے تیرے رب کا جب کہ وہ پکڑتا ہے کسی گاؤں والوں کو اور وہ ظالم ہوتے ہیں اور پکڑ اس کی سخت دردناک ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(۳۱۱۱) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ : لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ ﴿فَمِنْهُمْ شَقِيٌّ وَّسَعِيْدٌ﴾ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ! فَعَلٰى مَا نَعْمَلُ: عَلٰى شَيْءٍ قَدْ فُرِغَ مِنْهُ أَوْ عَلٰى شَيْئٍ لَمْ يُفْرَغْ مِنْهُ؟ قَالَ: ((**بَلْ عَلٰى شَيْءٍ قَدْ فُرِغَ مِنْهُ وَجَرَتْ بِهِ الْأَقْلَامُ يَا عُمَرُ، وَلٰكِنْ كُلٌّ مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهُ**)).

(اسناده صحيح) الظلال (۱۶۱، ۱۶۶)

ترجمہ: عمر بن خطابؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا جب اتری یہ آیت ﴿فَمِنْهُمْ شَقِيٌّ وَّسَعِيْدٌ﴾ یعنی آدمیوں میں بد بخت ہیں اور نیک بخت پوچھا میں نے رسول اللہ ﷺ سے اور کہا میں نے اے اللہ کے نبی! کس چیز کے موافق عمل کرتے ہیں ہم کیا ایسی چیز کے موافق عمل کرتے ہیں کہ جس سے فراغت ہو چکی ہے یا ایسی چیز کہ جس سے فراغت نہیں ہوئی فرمایا آپؐ نے بلکہ ایسی چیز کے موافق عمل کرتے ہو تم کہ اس سے فراغت ہو چکی ہے اور قلم جاری ہو گئے اس پر اے عمر! لیکن ہر شخص پر وہی آسان ہے جس کے لیے وہ پیدا ہوا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ اس سند سے نہیں جانتے ہم اس کو مگر عبدالملک کی روایت سے۔

مترجم: غرض یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ بندوں کے اعمال اور ان کی سعادت اور شقاوت پہلے ہی سے لکھ چکا ہے اور اس کے مطابق بندے عمل کرتے ہیں البتہ نیک کو نیک عمل کی اور برے کو برے عمل کی توفیق دی جاتی ہے ہر شخص سے وہی بن پڑتا ہے جس کے لیے وہ بنا ہے۔ شعر:

بہر کسے راہبر کارے ساختند　　میل اوا ندر ویش انداختند

❀❀❀❀

(۳۱۱۲) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: إِنِّيْ عَالَجْتُ إِمْرَأَةً فِيْ أَقْصَى الْمَدِيْنَةِ وَإِنِّيْ أَصَبْتُ مِنْهَا مَا دُوْنَ أَنْ أَمَسَّهَا وَأَنَا هٰذَا. فَاقْضِ فِيَّ مَا شِئْتَ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: لَقَدْ سَتَرَكَ اللّٰهُ لَوْ سَتَرْتَ عَلٰى نَفْسِكَ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ شَيْئًا، فَانْطَلَقَ الرَّجُلُ، فَأَتْبَعَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَجُلًا فَدَعَاهُ، فَتَلَا عَلَيْهِ: ((**وَأَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ذٰلِكَ ذِكْرٰى**﴾)) لِلذَّاكِرِيْنَ الْآيَةَ: فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: هٰذَا لَهُ خَاصَّةً؟ قَالَ: ((**لَا، بَلْ لِلنَّاسِ كَافَّةً**)).

(حسن صحيح) ابن ماجه (۱۳۹۸) ارواء الغليل (۸/ ۲۳۔ ۲۴) الروض النضير (۶۷۵)

ترجمہ: عبداللہؓ سے روایت ہے کہ آیا ایک مرد نبی ﷺ کے پاس اور عرض کی اس نے کہ میں نے چھوا ایک عورت کو مدینے کے کنارہ پر اور میں نے اس سے سب کچھ کیا سوا جماع کے اور میں حاضر ہوا ہوں آپؐ جو حکم فرمائیں (سبحان اللہ کیا ایمان تھا کہ سزا کے قبول کرنے کے لیے حاضر ہے) پھر عمرؓ نے کہا اللہ نے تیرا پردہ ڈھانپا تھا اگر تو بھی پردہ ڈھانپتا اور آپ نے اسے کچھ جواب نہیں دیا اور وہ چلا گیا پھر ایک مرد کو رسول اللہ ﷺ نے اس کے پیچھے بھیجا اور اسے بلایا اور اس کو یہ آیت پڑھ

کرسنائی ﴿اقم الصلوٰۃ﴾ آخر تک۔ یعنی قائم کر نماز کو دن کے دونوں کناروں پر اور رات کے وقت میں بے شک نیکیاں دور کر دیتی ہیں برائیوں کو۔ یہ نصیحت ہے یاد رکھنے والوں کو پھر صحابہ میں سے ایک صحابی نے عرض کی یہ بشارت اس شخص کے لیے خاص ہے؟ آپؐ نے فرمایا: نہیں بلکہ سب کے لیے ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور اسی طرح روایت کی اسرائیل نے سماک سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے اسود سے انہوں نے عبداللہؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کی۔ اور روایت کی سفیان ثوری نے سماک سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے عبدالرحمٰن سے انہوں نے عبداللہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مثل اس کی۔ اور ان لوگوں کی روایت زیادہ صحیح ہے سفیان ثوری کی روایت سے۔ روایت کی ہم سے محمد بن یحییٰ نیساپوری نے انہوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے اعمش سے اور سماک سے ان دونوں نے ابراہیم سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن یزید سے انہوں نے عبداللہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اس کی مانند معنوں میں۔ روایت کی ہم سے محمود بن غیلان نے انہوں نے فضل بن موسیٰ سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے سماک سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن یزید سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اس کی مانند معنوں میں۔ اور نہیں کہا انہوں نے اس سند میں "عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ" اور سلیمان تیمی نے روایت کی یہ حدیث ابوعثمان نہدی سے انہوں نے ابن مسعودؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے۔

❁ ❁ ❁ ❁

(۳۱۱۳) عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! أَرَأَيْتَ رَجُلًا لَقِيَ امْرَأَةً وَلَيْسَ بَيْنَهُمَا مَعْرِفَةٌ، فَلَيْسَ يَأْتِي الرَّجُلُ إِلَى امْرَأَتِهِ شَيْئًا إِلَّا قَدْ أَتَى هُوَ إِلَيْهَا، إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يُجَامِعْهَا؟ قَالَ: فَأَنْزَلَ اللّٰهُ ﴿ **وَأَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذَّاكِرِيْنَ** ﴾ فَأَمَرَهُ أَنْ يَتَوَضَّأَ وَيُصَلِّيَ. قَالَ مُعَاذٌ: فَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! أَهِيَ لَهُ خَاصَّةً أَمْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ عَامَّةً؟ قَالَ: ((**بَلْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ عَامَّةً**)). (ضعيف الاسناد) (اس میں عبدالرحمٰن ابن ابی لیلیٰ کا معاذ بن جبل سے سماع ثابت نہیں)

ترجمہ: معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ آیا نبی ﷺ کے پاس ایک مرد اور اس نے کہا اے اللہ کے رسول! خبر دیجیے مجھے کہ ایک مرد ملا ایک عورت سے اور دونوں میں جان پہچان نہیں یعنی نکاح وغیرہ نہیں اور نہیں کرتا مرد اپنی عورت سے کوئی کام مگر کیا اس نے اس اجنبیہ کے ساتھ یعنی چھونا بوسہ لینا اور سوا اس کے مگر جماع نہ کیا۔ اس سے کہا معاذؓ نے پھر اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت ﴿أَقِمِ الصَّلٰوةَ﴾ سے آخر تک۔ پھر حکم کیا آپؐ نے اس کو کہ وضو کرے اور نماز پڑھے۔ معاذؓ نے عرض کی اے رسول اللہ! کیا یہ بشارت خاص اسی کو ہے یا سب مؤمنوں کے لیے عام ہے؟ آپؐ نے فرمایا نہیں سب مؤمنوں کے لیے عام ہے۔

فائدہ: اس حدیث کی اسناد متصل نہیں ہے اس لیے کہ عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کو سماع نہیں معاذ بن جبلؓ سے۔ اور معاذ بن جبلؓ نے

وفات پائی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں۔ اور جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ شہید ہوئے ہیں تو اس وقت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ چھ برس کے بچے تھے۔ اور روایت کی ہے انہوں نے عمرؓ سے اور دیکھا ہے ان کو۔ اور روایت کی شعبہ نے یہ حدیث عبدالملک بن عمیر سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مرسلاً۔

❀❀❀❀

(٣١١٤) عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ : أَنَّ رَجُلًا أَصَابَ مِنَ امْرَأَةٍ قُبْلَةَ حَرَامٍ، فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَسَأَلَهُ عَنْ كَفَّارَتِهَا، فَنَزَلَتْ : ﴿وَأَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِنَ اللَّيْلِ﴾ الْآيَةَ، فَقَالَ الرَّجُلُ أَلِي هٰذِهِ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ فَقَالَ : ((لَكَ وَلِمَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ أُمَّتِيْ)). (اسناده صحيح)

ترجمہ: عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ ایک مرد نے بوسہ لیا ایک عورت کا کہ وہ حرام تھا اور آیا وہ نبی ﷺ کے پاس اور پوچھا اس نے کفارہ اس کا پس اتری یہ آیت ﴿أَقِمِ الصَّلٰوةَ﴾ آخر تک۔ پھر عرض کی اس مرد نے کیا یہ کفارہ میرا ہی ہے اے اللہ کے رسول؟ آپؐ نے فرمایا تیرے لیے بھی اور جو عمل کرے اس پر میری امت سے یعنی جو نماز پنجگانہ ادا کرے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(٣١١٥) عَنْ أَبِي الْيَسَرِ قَالَ : أَتَتْنِيْ إِمْرَأَةٌ تَبْتَاعُ تَمْرًا، فَقُلْتُ: إِنَّ فِي الْبَيْتِ تَمْرًا أَطْيَبَ مِنْهُ فَدَخَلَتْ مَعِيْ فِي الْبَيْتِ، فَأَهْوَيْتُ إِلَيْهَا فَقَبَّلْتُهَا، فَأَتَيْتُ أَبَابَكْرٍ، فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ، فَقَالَ: اسْتُرْ عَلٰى نَفْسِكَ وَتُبْ وَلَا تُخْبِرْ أَحَدًا فَلَمْ أَصْبِرْ. فَأَتَيْتُ عُمَرَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ. فَقَالَ: اسْتُرْ عَلٰى نَفْسِكَ وَتُبْ وَلَا تُخْبِرْ أَحَدًا فَلَمْ أَصْبِرْ. فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ. فَقَالَ لَهُ: ((أَخَلَفْتَ غَازِيًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فِيْ أَهْلِهِ بِمِثْلِ هٰذَا؟!)) حَتّٰى تَمَنّٰى أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ أَسْلَمَ إِلَّا تِلْكَ السَّاعَةَ، حَتّٰى ظَنَّ أَنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ قَالَ: وَأَطْرَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ طَوِيْلًا حَتّٰى أُوْحَى اللّٰهُ إِلَيْهِ: ﴿وَأَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذَّاكِرِيْنَ﴾. قَالَ أَبُوالْيَسَرِ فَأَتَيْتُهُ فَقَرَأَهَا عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ أَصْحَابُهُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، أَلِهٰذَاخَاصَّةً أَمْ لِلنَّاسِ عَامَّةً؟ قَالَ: بَلْ لِلنَّاسِ عَامَّةً)). (اسناده حسن)

ترجمہ: ابی الیسرؓ سے روایت ہے کہا انہوں نے کہ میرے پاس آئی ایک عورت کھجور لینے کو سو میں نے کہا کہ اس سے اچھی کھجور گھر میں ہے سو داخل ہوئی وہ میرے گھر میں سو جھکا میں اس کی طرف اور بوسہ لیا میں نے اس کا پھر آیا میں ابوبکرؓ کے پاس اور ذکر کیا میں نے اس کا۔ تب فرمایا انہوں نے کہ تو پردہ ڈھانپ اپنا اور توبہ کر اور کسی کو خبر مت کر پھر مجھ سے صبر نہ ہو سکا اور میں عمرؓ

کے پاس آیا اور میں نے ذکر کیا اس کا ان سے۔ انہوں نے بھی یہی کہا کہ تو پردہ ڈھانپ اپنا اور توبہ کر اور مت خبر کر کسی کو پھر مجھ سے صبر نہ ہوسکا اور آیا میں نبی ﷺ کے پاس اور ذکر کیا میں نے آپ ؐ سے تب فرمایا آپ ؐ نے کیا تو نے ایک غازی کے پیچھے جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں نکلا تھا ایسا کام کیا اس کے گھر والوں کے ساتھ یہاں تک کہ آرزو کی اس نے کہ کاش میں اسلام نہ لایا ہوتا مگر اسی وقت اور گمان کیا اس نے کہ وہ دوزخ والوں میں سے ہے۔ کہا راوی نے کہ سر جھکا لیا رسول اللہ ﷺ نے بڑی دیر تک یہاں تک کہ وحی بھیجی گئی آپ ﷺ کی طرف ﴿أَقِمِ الصَّلٰوةَ﴾ سے آخر تک کہا ابوالیسر ؓ نے پھر آیا میں آپ ؐ کے پاس اور پڑھی میرے سامنے رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت۔ پھر عرض کی آپ ؐ کے اصحاب نے کہ اے رسول اللہ کے یہ بشارت خاص اس کے لیے ہے یا سب آدمیوں کے واسطے فرمایا آپ ؐ نے نہیں سب آدمیوں کے لیے ہے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ غریب ہے۔ اور قیس بن ربیع کو ضعیف کہا ہے وکیع وغیرہ نے اور شریک نے روایت کی یہ حدیث عثمان بن عبداللہ سے قیس بن ربیع کی روایت کے مانند۔ اور اس باب میں ابوامامہ اور واثلہ بن اسقع اور انس بن مالک ؓ سے بھی روایت ہے۔ اور ابوالیسر کا نام کعب ؓ بن عمرو ہے۔

خاتمہ: سورۂ ہود عجیب وغریب سورۃ ہے اس میں قصص ماضیہ سے مذکور ہے قصہ نوح علیہ السلام کا اور گفتگو ان کی قوم سے اور بنانا کشتی کا اور جوش مارنا تنور کا اور غرق ہونا قوم کا اور ان کے فرزند کنعان کا اور ٹھہرنا کشتی کا جودی پہاڑ پر اور قصہ ہود علیہ السلام کا اور گفتگو ان کی اور ہلاک ہونا قوم کا عذاب غلیظ سے اور نجات ہود کی اور مؤمنوں کی اور قصہ صالح علیہ السلام کا۔ اور دعوت ان کی اور کونچے کاٹنا ناقہ کی اور ہلاک قوم کا جبرائیل علیہ السلام کی چنگھاڑ سے اور قصہ اضیاف ابراہیم علیہ السلام کا اور بشارت دینا اسحاق اور یعقوب کی اور آنا ان کا لوط علیہ السلام کے پاس اور ہلاک ہونا قوم کا صبح کے وقت پتھر برسنے سے اور نجات لوط علیہ السلام کی اور قصہ شعیب علیہ السلام کا اور منع کرنا ان کا مکیال اور میزان کے کم کرنے سے اپنی قوم کو اور ہلاک کرنا ان کا چنگھاڑ سے۔ اور نجات شعیب علیہ السلام کی اور مؤمنوں کی اور اس کے سوا اور بہت سے فوائد مذکور ہیں۔

❀❀❀❀

١٢۔ وَمِنْ سُوْرَةِ يُوْسُفَ

تفسیر سورۂ یوسف

(٣١١٦) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِنَّ الْكَرِيْمَ بْنَ الْكَرِيْمِ بْنِ الْكَرِيْمِ بْنِ الْكَرِيْمِ: يُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوْبَ بْنِ إِسْحٰقَ بْنِ إِبْرٰهِيْمَ)). قَالَ :((وَلَوْ لَبِثْتُ فِي السِّجْنِ مَا لَبِثَ يُوْسُفُ، ثُمَّ جَاءَنِي الرَّسُوْلُ أَجَبْتُ))، ثُمَّ قَرَأَ ((﴿ فَلَمَّا جَآءَهُ الرَّسُوْلُ قَالَ ارْجِعْ إِلٰى رَبِّكَ فَاسْئَلْهُ مَا بَالُ النِّسْوَةِ الّٰتِي قَطَّعْنَ أَيْدِيَهُنَّ ﴾)) قَالَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ عَلٰى لُوْطٍ إِنْ كَانَ لَيَأْوِيْ إِلٰى رُكْنٍ شَدِيْدٍ إِذْ

قَالَ: ﴿ لَوْ اَنَّ لِیْ بِکُمْ قُوَّةً اَوْ اٰوِیْٓ اِلٰی رُکْنٍ شَدِیْدٍ ﴾ فَمَا بَعَثَ اللّٰهُ مِنْ بَعْدِهٖ نَبِیًّا اِلَّا فِیْ ذِرْوَةٍ مِنْ قَوْمِهٖ))۔ (حسن بلفظ (ثروة) سلسلة الأحاديث الصحيحة: ۱۶۱۷، ۱۸۶۷.

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بزرگ بیٹے بزرگ کے اور وہ بیٹے بزرگ کے اور وہ بیٹے بزرگ کے۔ یوسف بیٹے یعقوب کے اور وہ بیٹے اسحاق کے اور وہ بیٹے ابراہیم علیہ السلام کے ہیں (یعنی چار پشت) تک جن کی نبوت اور شرافت چلی آتی ہے وہ یوسف علیہ السلام ہیں اور فرمایا آپؐ نے اگر میں قید خانہ میں رہتا جتنی دیر یوسف علیہ السلام رہے اور پھر میرے پاس قاصد آتا ہے (بلانے کو جیسے یوسف علیہ السلام کے بلانے کو بادشاہ مصر کا قاصد آیا تھا) تو بے شک میں قبول کر لیتا اس کے بلانے کو پھر پڑھی آپؐ نے یہ آیت ﴿قَالَ ارْجِعْ اِلٰی رَبِّكَ﴾ یعنی کہا یوسف علیہ السلام نے قاصد شاہی سے کہ تو لوٹ جا اپنے بادشاہ کے پاس اور پوچھ اس سے کہ کیا حال ہے ان عورتوں کا جنہوں نے اپنے ہاتھ کاٹ ڈالے اور فرمایا آپؐ نے کہ اللہ کی رحمت ہو لوط پر کہ وہ آرزو کرتے تھے کہ پناہ پکڑیں کسی مضبوط قلعہ میں پھر نہ بھیجا اللہ تعالیٰ نے ان کے بعد کوئی نبی مگر اسی کے اشراف قوم میں سے۔ یعنی غیر قوم میں کا نبی کسی طرف نہ بھیجا۔

فائدہ: روایت کی ہم سے ابو کریب نے انہوں نے عبدہ سے اور عبدالرحیم سے انہوں نے محمد بن یزید سے فضل بن موسیٰ کی حدیث کی مانند یعنی جو اوپر مذکور ہے مگر اس میں یہ کہا "مَا بَعَثَ اللّٰهُ بَعْدَهٗ نَبِیًّا اِلَّا فِیْ ثَرْوَةٍ مِنْ قَوْمِهٖ" یعنی ذروہ کی جگہ ثروہ کہا ہے اور معنی دونوں کے ایک ہیں۔ محمد بن عمر نے کہا کہ ثروہ کے معنی کثرت اور قوت کے ہیں اور یہ فضل بن موسیٰ کی روایت سے زیادہ صحیح ہے۔ اور یہ حدیث حسن ہے۔

خاتمہ: عکرمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت یوسف علیہ السلام سات برس قید خانہ میں رہے۔ کلبی کہتے ہیں پانچ برس۔ پھر جب بادشاہ کا قاصد آیا آپ علیہ السلام نے چاہا میری براءت بخوبی ثابت ہو جائے جب نکلوں اور جلدی نہ کی اور یہ کمال صبر کی بات ہے اور جب زلیخا نے دیکھا کہ عورتیں مجھے ملامت کرتی ہیں ان کی دعوت کی اور گوشت کاٹنے کے لیے چھریاں ان کے ہاتھ میں دیں اور یوسف علیہ السلام کو حکم دیا کہ ان پر نکلیں۔ انہوں نے آپ کو دیکھ کر اپنے ہاتھ کاٹ لیے اللہ تعالیٰ نے ایسا حسن آپ علیہ السلام کو عنایت فرمایا تھا سبحان اللہ ایک ایک مخلوق اس خالق اکبر کی ایسی ہے اس کی تجلی مبارک کیسی ہوگی اللہ تعالیٰ ہم کو اور سب اہل توحید کو اپنے جمال مبارک کے دیدار فرحت آثار سے مشرف فرمائے آمین یا احسن الخالقین۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی کسر نفسی سے ایسا فرمایا ورنہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بھی صبر جمیل اور ثبات جزیل عطا فرمایا مگر بڑے لوگوں کا اور مہذب شخصوں کا یہی قاعدہ ہے کہ دوسروں کو بڑھاتے ہیں اور اپنے نفس کو ان سے کم بتاتے ہیں یہی اخلاق حسنہ ہم سب لوگوں کے لیے ضروری ہیں۔ اور لوط علیہ السلام غیر قوم پر مبعوث ہوئے پھر ان کے بعد اللہ تعالیٰ نے جو نبی بھیجا اس کی قوم کی طرف مبعوث کیا کہ اس کی قوم مددگار رہے اگرچہ ان کو اللہ تعالیٰ کی مدد کافی ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس سورہ میں فقط ان کے

قصہ پر اکتفا فرمایا کہ اس میں بڑی عبرت ہے شہوت پرستوں کو اور بڑی حکمتیں ہیں اور ایسے فوائد ہیں کہ جن سے دنیا اور دین اصلاح پائے اور آدمی اگر اس سورۂ مبارک میں غور تامل فرمائے تو فوز دارین پر فائز ہو جائے اور اس میں حسن سیرت ہے بادشاہوں کی اور نصیحت ہے غلاموں کی اور عبرت ہے علماء کی اور بیان ہے عورتوں کے مکر کا اور صبر ہے اذیت اعدا پر اور حسن تجاوز ہے خطا سے۔ خالد بن سعدان نے فرمایا ہے کہ سورۂ یوسف اور سورۂ مریم ایسی ہیں کہ جنتی جنت میں اس سے لذت پائیں گے۔ اور عطاء نے فرمایا کہ سورۂ یوسف جو محزون و غمگین سنے اور اس میں تامل فرمائے شادو خرم ہو جائے اور تسکین وراحت پائے۔

❁❁❁❁

۱۳۔ وَمِنْ سُوْرَةِ الرَّعْدِ

تفسیر سورۂ رعد

(۳۱۱۷) **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : أَقْبَلَتْ يَهُودُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالُوا : يَا أَبَاالْقَاسِمِ! أَخْبِرْنَا عَنِ الرَّعْدِ مَا هُوَ؟ قَالَ: ((**مَلَكٌ مِنَ الْمَلٰئِكَةِ مُوَكَّلٌ بِالسَّحَابِ، مَعَهُ مَخَارِيقُ مِنْ نَارٍ يَسُوقُ بِهَاالسَّحَابَ حَيْثُ شَاءَ اللّٰهُ**)). فَقَالُوا : فَمَا هٰذَا الصَّوْتُ الَّذِي نَسْمَعُ؟ قَالَ: ((**زَجْرُهُ بِالسَّحَابِ إِذَا زَجَرَهُ، حَتّٰى يَنْتَهِيَ إِلٰى حَيْثُ أُمِرَ**)). قَالُوا : صَدَقْتَ. فَقَالُوا : فَأَخْبِرْنَا عَمَّا حَرَّمَ إِسْرَائِيلُ عَلٰى نَفْسِهِ. قَالَ: ((**اشْتَكٰى عِرْقَ النَّسَاءِ فَلَمْ يَجِدْ شَيْئًا يُلَائِمُهُ إِلَّا لُحُومَ الْإِبِلِ وَأَلْبَانَهَا، فَلِذٰلِكَ حَرَّمَهَا**)) قَالُوا : صَدَقْتَ . (اسناده صحيح) سلسلة الأحاديث الصحيحة : (۱۸۷۲)

ترجمہ: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آئے یہودی نبی ﷺ کے پاس اور عرض کی آپ سے کہ اے ابوالقاسم بتائیے ہم کو رعد کیا چیز ہے؟ آپ نے فرمایا ایک فرشتہ ہے فرشتوں میں کا مقرر ہے بادل کے ہانکنے پر اس کے ساتھ کوڑے ہیں آگ کے ہانکتا ہے اس سے بدلی کو جہاں چاہتا ہے سوانہوں نے عرض کی کہ یہ آواز کیسی ہے جو ہم سنتے ہیں فرمایا یہ اس کا جھڑکنا ہے بدلی کو وہ جھڑکتا ہے جب تک نہ پہنچے جہاں حکم ہوا ہو۔ کہا یہود نے کہ سچ فرمایا آپ نے پھر عرض کی بتائیے ہم کو کیا چیز حرام کی تھی یعقوب علیہ السلام نے اپنے اوپر؟ فرمایا آپ نے ان کی عرق النساء (ایک رگ کا نام ہے) بیمار ہوگئی تھی اور ان کو تمام چیزوں میں سے اونٹوں کا گوشت ان کا دودھ زیادہ پسند تھا۔ اسی لیے انہوں نے اپنے اوپر اس کو حرام کیا تھا۔ کہا یہود نے: فرمایا آپ نے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ غریب ہے۔

(۳۱۱۸) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ قَوْلِهِ تَعَالٰى : ﴿وَنُفَضِّلُ بَعْضَهَا عَلٰى بَعْضٍ فِي الْأُكُلِ﴾ قَالَ: ((الدَّقَلُ وَالْفَارِسِيُّ وَالْحُلْوُ وَالْحَامِضُ)). (اسناده حسن)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے اس آیت کی تفسیر میں روایت کرتے ہیں: ﴿وَنُفَضِّلُ بَعْضَهَا عَلٰى بَعْضٍ فِي الْأُكُلِ﴾ یعنی ہم بعض پھلوں کو بعض پر لذت میں فضیلت[1] دیتے ہیں آپ ؐ نے فرمایا: ردی کھجوروں اور عمدہ میں اور میٹھی اور کڑوی میں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ اور اس روایت کو زید بن انیسہ نے بھی اعمش سے اس کی مثل روایت کیا ہے اور سیف بن محمد جو اس روایت کے راویوں میں سے ایک راوی ہیں وہ عمار بن محمد کے بھائی ہیں اور عمار ان سے ثقہ ہیں۔ اور یہ امام ثوریؒ کے بھانجے ہیں۔

❀❀❀❀

۱۴۔ باب : وَمِنْ سُوْرَةِ إِبْرَاهِيْم

تفسیر سورۂ ابراہیم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(۳۱۱۹) عَنْ شُعَيْبِ بْنِ الْحَبْحَابِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : أُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِقِنَاعٍ عَلَيْهِ رُطَبٌ فَقَالَ: ((مَثَلُ كَلِمَةٍ ﴿ كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ أَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُهَا فِي السَّمَآءِ○ تُؤْتِيْ أُكُلَهَا كُلَّ حِيْنٍ بِإِذْنِ رَبِّهَا ﴾ قَالَ : ((هِيَ النَّخْلَةُ)). ﴿ وَمَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيْثَةٍ كَشَجَرَةٍ خَبِيْثَةٍ إِجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ الْأَرْضِ مَالَهَا مِنْ قَرَارٍ ﴾ قَالَ: ((هِيَ الْحَنْظَلَةُ)). (اسناده ضعيف مرفوعاً)

قَالَ : فَأَخْبَرْتُ بِذٰلِكَ أَبَا الْعَالِيَةِ. فَقَالَ: صَدَقَ وَأَحْسَنَ.

☆ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ الْحَبْحَابِ عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ، وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ أَبِي الْعَالِيَةِ. وَهٰذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ. وَرَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ مِثْلَ هٰذَا مَوْقُوْفاً. وَلَا نَعْلَمُ أَحَدًا رَفَعَهُ غَيْرَ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ. وَرَوَاهُ مَعْمَرٌ وَحَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ وَلَمْ يَرْفَعُوْهُ.

☆ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ الْحَبْحَابِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ نَحْوَ

[1] ایک دوسرے پر پھلوں کی فضیلت یہ ہے کہ ایک شکل اور ایک قسم کے ہوتے ہیں بعض کا مزہ عمدہ اور بعض کا برا بعض میٹھے اور بعض کڑوے اور بدذائقہ ہوتے ہیں اس میں پروردگار کی کمال قدرت ہے۔ (اثری)

حَدِيْثِ عَبْدِاللّٰهِ أَبِيْ بَكْرِ بْنِ شُعَيْبِ بْنِ الْحَبْحَابِ وَلَمْ يَرْفَعْهُ .

ترجمہ: روایت ہے شعیب بن حجاب سے وہ انس بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس کھجوروں کا ایک خوشہ لایا گیا آپؐ نے فرمایا کلمہ طیبہ یعنی پاکیزہ بات کی مثال پاکیزہ درخت کی طرح ہے جس کی جڑ مضبوط ہے اور اس کی شاخیں آسمان میں ہیں اپنے رب کی توفیق سے ہر وقت پھل دیتا ہے آپؐ نے فرمایا وہ درخت کھجور ہے اور بری بات مثال برے درخت کی طرح ہے اس کی جڑ زمین کی اوپر کی سطح پر ہے جو کہ بالکل مضبوط نہیں آپؐ نے فرمایا وہ اندرائن[1] ہے۔

شعیب بن حجاب نے کہا کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث کو ابو العالیہ سے بیان کیا تو انہوں نے کہا ''آپؐ نے سچ اور صحیح فرمایا''۔ امام ترمذی کی اس عبارت سے غرض یہ ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث میں کلمہ طیبہ اور کلمہ خبیثہ کی بصورت مثال جو تفسیر کی گئی ہے وہ تفسیر آنحضرت ﷺ کی نہیں ہے بلکہ وہ موقوف ہے یعنی خود حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کی ہے۔ کیونکہ حماد بن سلمہ نامی راوی کے علاوہ شعیب بن حجاب کے جتنے بھی شاگرد ہیں وہ سب موقوف یعنی حضرت انس کی خود بیان کی ہوئی تفسیر روایت کرتے ہیں لہٰذا یہ حدیث موقوف ہے مرفوع نہیں ہے۔

(٣١٢٠) عَنِ الْبَرَاءِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى : ﴿ **يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ** ﴾ قَالَ : ((**فِي الْقَبْرِ إِذَا قِيْلَ لَهٗ: مَنْ رَّبُّكَ وَمَا دِيْنُكَ وَمَنْ نَبِيُّكَ؟**)).

(اسنادہ صحیح) الروض النضیر (١٦٤)

ترجمہ: حضرت براء رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے اس آیت کی تفسیر میں روایت کرتے ہیں ﴿يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا﴾ الخ۔ یعنی اللہ تعالیٰ ثابت قدم رکھتا ہے ان لوگوں کو جو ایمان لائے ہیں ساتھ بات محکم کے دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں۔ آپؐ نے فرمایا یہ ثابت رکھنا قبر میں ہے جب کہ اسے کہا جاتا ہے: ''تیرا رب کون ہے؟ تیرا دین کیا ہے؟ اور تیرا نبی کون ہے؟

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(٣١٢١) عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ : تَلَتْ عَائِشَةُ هٰذِهِ الْاٰيَةَ : ﴿ **يَوْمَ تُبَدَّلُ الْأَرْضُ غَيْرَ الْأَرْضِ** ﴾ قَالَتْ : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! فَأَيْنَ يَكُوْنُ النَّاسُ؟ قَالَ : ((**عَلَى الصِّرَاطِ**)). (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: مسروق سے روایت ہے کہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ آیت پڑھی ﴿يَوْمَ تُبَدَّلُ الْأَرْضُ غَيْرَ الْأَرْضِ﴾ الخ۔ اماں جی نے کہا یا رسول اللہ! اس وقت لوگ کہاں ہوں گے؟ آپؐ نے فرمایا: پل صراط پر۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی یہ حدیث اس سند کے علاوہ اور بھی بہت سی سندوں سے مروی ہے۔

[1] پنجابی میں اسے ''تُمّا'' کہتے ہیں۔ (اثری)

۱۵۔ باب: وَمِنْ سُوْرَةُ الْحِجْرِ

تفسیر سورۂ حجر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(۳۱۲۲) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : كَانَتِ امْرَأَةٌ تُصَلِّيْ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حَسْنَاءَ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ وَكَانَ بَعْضُ الْقَوْمِ يَتَقَدَّمُ حَتّٰى يَكُوْنَ فِي الصَّفِّ الْأَوَّلِ لِئَلَّا يَرَاهَا. وَيَسْتَأْخِرُ بَعْضُهُمْ حَتّٰى يَكُوْنَ فِي الصَّفِّ الْمُؤَخَّرِ، فَإِذَا رَكَعَ نَظَرَ تَحْتَ إِبْطَيْهِ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى : ﴿ وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنْكُمْ وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَأْخِرِيْنَ ﴾ .(اسناده صحيح) سلسلة الأحاديث الصحيحة: (۲٤۷۲) ((الثمر المستطاب))

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک بہت خوبصورت عورت (عورتوں کی صفوں میں) رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھا کرتی تھی بعض لوگ پہلی صف میں آگے ہو جاتے تا کہ اس کو نہ دیکھ سکیں اور بعض پچھلی صف میں (جو کہ عورتوں کی صفوں کے قریب ہوتی تھی) پیچھے ہٹ جاتے جب رکوع کرتے تو اپنی بغلوں کے نیچے سے اس کو دیکھتے۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی: ﴿ وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدِمِيْنَ ﴾ الْآيَةَ یعنی ہم خوب جانتے ہیں تم میں سے ان لوگوں کو جو آگے بڑھنے والے ہیں اور ان لوگوں کو جو پیچھے رہنے والے ہیں۔

❀❀❀❀

(۳۱۲۳) عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((لِجَهَنَّمَ سَبْعَةُ أَبْوَابٍ: بَابٌ مِنْهَا لِمَنْ سَلَّ السَّيْفَ عَلٰى أُمَّتِيْ)) أَوْ قَالَ : ((عَلٰى أُمَّةِ مُحَمَّدٍ)).

(اسناده ضعيف) تخريج المشكاة: (۳۵۳۰۔ التحقيق الثانى) (مصنف نے اس کو ضعیف کہا ہے)

ترجمہ: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: دوزخ کے سات دروازے ہیں اس کا ایک دروازہ ان لوگوں کے لیے ہے جو میری امت پر تلوار اٹھائیں گے یا آپ ؐ نے فرمایا امت محمدؐ پر۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے۔

❀❀❀❀

(۳۱۲٤) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((﴿ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ﴾ أُمُّ الْقُرْاٰنِ وَأُمُّ الْكِتَابِ وَالسَّبْعُ الْمَثَانِيْ)). (اسناده صحيح) صحيح أبى داود (۱۳۱)

ترجمہ: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے سورۂ الحمد للہ ام القرآن اور ام الکتاب ہے اور دہرائی ہوئی سات آیتیں ہیں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۳۱۲۵) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَا أَنْزَلَ اللّٰهُ فِي التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيْلِ، مِثْلَ أُمِّ الْقُرْآنِ، وَهِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِي، وَهِيَ مَقْسُوْمَةٌ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي، وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ))۔ (اسناده صحيح) التعليق الرغيب: ۲/۲۱٦ (صفة الصلاة)

ترجمہ: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: نہیں نازل کی اللہ تعالیٰ نے تورات اور انجیل میں کوئی سورت الحمد کی مثل اور یہ سات آیتیں ہیں کہ دوہرائی جاتی ہیں اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ میرے اور میرے بندے میں تقسیم کی گئی ہے اور میرے بندے کے لیے وہی چیز ہے جو مانگے۔

❀❀❀❀

(۳۱۲٦) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى : ﴿ لَنَسْأَلَنَّهُمْ أَجْمَعِيْنَ ۝ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴾ قَالَ : ((عَنْ قَوْلِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ))۔ (ضعيف الاسناد) (اس میں لیث بن ابی سلیم ضعیف ہے)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے اس آیت کی تفسیر میں روایت کرتے ہیں ﴿ لَنَسْأَلَنَّهُمْ أَجْمَعِيْنَ عَمَّا ﴾ الخ یعنی ہم تمام لوگوں سے ان کے اعمال کے متعلق ضرور سوال کریں گے آپ نے فرمایا اس سے کلمہ توحید لا الہ الا اللہ مراد ہے۔

فائدہ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ، إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ لَيْثِ بْنِ أَبِي سُلَيْمٍ وَقَدْ رَوَاهُ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ إِدْرِيْسَ عَنْ لَيْثِ بْنِ أَبِي سُلَيْمٍ عَنْ بِشْرٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ نَحْوَهُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ.

❀❀❀❀

(۳۱۲۷) عَنْ أَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اتَّقُوْا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ، فَإِنَّهُ يَنْظُرُ بِنُوْرِ اللّٰهِ)) ثُمَّ قَرَأَ: ((﴿ إِنَّ فِي ذٰلِكَ لَآيٰتٍ لِّلْمُتَوَسِّمِيْنَ ﴾)) قَالَ: لِلْمُتَفَرِّسِيْنَ. (اسناده ضعيف) سلسلة الأحاديث الضعيفة: (۱۸۲۱) (اس میں عطیہ راوی ضعیف ہے)

ترجمہ: ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: مؤمن کی فراست سے بچو کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے نور سے

[1] یعنی یہ سات آیتیں ہر ایک رکعت میں پڑھی جاتی ہیں اس لیے یہ دوہرائی ہوئی آیتیں کہلاتی ہیں۔

دیکھتا ہے پھر آپؐ نے یہ آیت پڑھی ﴿إِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّلْمُتَوَسِّمِيْنَ﴾ یعنی یقیناً اس میں نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لیے جو (خداداد صلاحیتوں کی بنا پر) نشان لگانے والے ہیں۔

❁❁❁❁

۱۷۔ باب: وَمِنْ سُوْرَةِ النَّحْلِ

تفسیر سورۂ نحل

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(۳۱۲۸) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَرْبَعٌ قَبْلَ الظُّهْرِ بَعْدَ الزَّوَالِ تُحْسَبُ بِمِثْلِهِنَّ مِنْ صَلٰوةِ السَّحَرِ)) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((وَلَيْسَ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا وَهُوَ يُسَبِّحُ اللّٰهَ تِلْكَ السَّاعَةَ)) ثُمَّ قَرَأَ: ﴿ يَتَفَيَّؤُا ظِلَالُهُ عَنِ الْيَمِيْنِ وَالشَّمَآئِلِ سُجَّدًا لِلّٰهِ وَهُمْ دَاخِرُوْنَ ﴾)) الْاٰية كُلَّهَا. (اسناده ضعيف) سلسلة الأحاديث الصحيحة تحت الحديث (۱٤۳۱) یحییٰ البکاء ضعیف ہے۔

ترجمہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: زوال کے بعد نماز ظہر سے پہلے چار رکعتیں پڑھنی تہجد چار رکعتوں کے ثواب کے برابر درجہ رکھتی ہیں فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: زوال کے وقت ہر چیز اللہ تعالیٰ کی تسبیح کہتی ہے پھر آپؐ نے یہ آیت پڑھی ﴿يَتَفَيَّؤُا ظِلَالُهُ عَنِ الْيَمِيْنِ﴾ الخ۔ یعنی پھرتے ہیں سائے ان کے داہنی طرف اور بائیں طرف اللہ تعالیٰ کے لیے سجدہ کرتے ہوئے اور وہ نہایت ہی عاجز ہیں۔ الخ۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔

❁❁❁❁

(۳۱۲۹) حَدَّثَنِيْ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ قَالَ : لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ أُصِيْبَ مِنَ الْأَنْصَارِ أَرْبَعَةٌ وَسِتُّوْنَ رَجُلًا، وَمِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ سِتَّةٌ مِنْهُمْ حَمْزَةُ، فَمَثَّلُوْا بِهِمْ، فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ: لَئِنْ أَصَبْنَا مِنْهُمْ يَوْمًا مِثْلَ هٰذَا لَنُرْبِيَنَّ عَلَيْهِمْ. قَالَ : فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ فَتْحِ مَكَّةَ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى : ﴿ وَإِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِهٖ وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِّلصَّابِرِيْنَ ﴾ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((كُفُّوْا عَنِ الْقَوْمِ إِلَّا أَرْبَعَةً)).

(حسن۔ صحيح الاسناد)

ترجمہ: مجھ سے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا انہوں نے کہا کہ جب جنگ احد ہوئی تو انصار کے چونسٹھ آدمی شہید ہو گئے اور مہاجرین کے چھ ان میں حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ بھی تھے اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو کفار نے مثلہ کر دیا تھا پس انصار نے کہا کہ اگر ہم

بھی کسی دن اس طرح ان سے پہنچے تو ہم اس سے دونے لوگوں کا مثلہ کریں گے (ناک کان کاٹیں گے) کہا ابی بن کعب نے پھر جب فتح مکہ کا دن ہوا اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت ﴿وان عاقبتم﴾ سے ﴿صابرین﴾ تک۔ یعنی اگر بدلہ لو تم تو وہ بہتر ہے صابروں کے لیے تب ایک مرد نے کہا آج سے قریش کا نام نہ رہے گا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ہاتھ روکے رہو (قتل سے) قوم کے مگر چار شخص سے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی روایت سے۔ خاتمہ سورۂ نحل میں صفات الٰہی سے مذکور ہے تنزیہہ باری تعالیٰ کی اور قدرتیں اس کی فرشتوں کے اتارنے سے اور آسمان و زمین کے پیدا کرنے سے اور انسان کے پیدا کرنے سے اور منافع انعام کے خیل و بغال وغیرہ سے اور اتارنا پانی کا آسمان سے اور اگانا کھیتوں کا اور زیتون اور کھجور اور انگور اور کام میں لگانا لیل و نہار کا اور شمس و قمر کا اور اختلاف الوان ان کا اور کام میں لگانا دریا کا اور نکالنا گوشت تازہ کا اس سے اور زیور کا اور بہانا کشتی کا اور پیدا کرنا پہاڑوں کا اور اسی طرح کی اور قدرتیں اور اکیلا ہونا اس کا الوہیت میں اور جھکنا پرچھائیوں کا اس کے سجدے کے لیے اور سجدہ جانوروں اور فرشتوں کا اور دوڑنا ان کا کہ رب ہمارا اوپر ہے اور قدرتیں اس کی انزال ماء اور احیاء ارض اور خلق انعام اور لبن اور نخیل اور اعناب وغیرہ سے۔ اور پیدا کرنا شہد کی مکھی کا اور وحی کرنا اس کی طرف اور بہت سی نعمتیں اور شریک کرنا لوگوں کا اس کے ساتھ اور مالک ہونا اس کا سمٰوات والارض کی چھپی چیزوں کا اور قدرتیں اور انعام اس کے جیسے نکالنا ہماری ماں کے پیٹوں سے اور عنایت فرمانا آنکھ اور کان اور دل کا اور پیدا کرنا طیور کا اور بنانا گھروں اور خیموں کا جلود انعام سے اور بنانا اثاث البیت کا اور متاع کا اصواف و اوبار اور اشعار سے ان کے اور پیدا کرنا سایوں کا اور بنانا گھاٹیوں کا پہاڑوں میں اور انکار کرنا کافروں کا ان نعمتوں پر اور امر کرنا اللہ تعالیٰ کا ساتھ عدل و احسان کے اور ذوی القربیٰ کو دینے کا۔ اور نہی فحشا اور منکر اور بغی سے اور امر عہد پورا کرنے کا۔ اور نہی نقض عہد سے اور نہی تشبیہ سے اس عورت سے کہ سوت کات کر کھول لیتی تھی۔ اور نہی جھوٹی قسموں سے اور عہد الٰہی کے بیچنے اور امر اعوذ پڑھنے کا قرأت قرآن کے وقت اور جواز کلمہ کفر کہہ دینے کا جب کفار جبر و اکراہ کریں اور امراء اکل حرام اور ادائے شکر کا اور حرمت میتہ اور دم اور لحم خنزیر اور ما اہل بہ لغیر اللہ کے اور رخصت مضطر کے اور نہی بجائے خود حرام و حلال ٹھہرا لینے سے۔ اور امر اتباع ملت ابراہیم کا اور حنیف ہونا ان کا اور امر نبی کو دعوت کا حکمت اور موعظت حسنہ کے ساتھ اور یہ سب احکام فقیہہ ہیں اور سوا اس کے اور بہت سے فوائد متفرقہ ہیں جیسے منکر ہونا ان لوگوں کا جو آخرت پر یقین نہیں رکھتے۔ اور اساطیر الاولین کہنا قرآن کو۔ اور مکر یہود بنی قریظہ کا اور خطاب ملائکہ کا ارواح کفار سے موت کے وقت اور خطاب ان کا مؤمنوں کی روح سے اور انتظار کرنا کافروں کا قیامت اور ملائکہ کے دیکھنے کا۔ اور تمثیل معبودان باطل کی ساتھ عبد مملوک کے اور معبود حقیقی کے ساتھ حر و مالک و متصرف کے۔ اور تمثیل دوسری معبود باطل کی۔ گونگے اور عاجز کے ساتھ وغیر ذلک۔

❀ ❀ ❀ ❀

۱۷۔ بَاب وَمِنْ سُوْرَةُ بَنِى إِسْرَآئِيلَ

تفسیر سورۂ بنی اسرائیل

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(۳۱۳۰) عَنْ أَبِى هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((حِيْنَ أُسْرِيَ بِي لَقِيْتُ مُوْسٰى)). قَالَ فَنَعَتَهُ ((فَإِذَا رَجُلٌ))، قَالَ حَسِبْتُهُ قَالَ: ((مُضْطَرِبُ الرَّجِلِ الرَّاسِ، كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوْءَةَ)) قَالَ : ((وَلَقِيْتُ عِيْسٰى)). قَالَ : فَنَعَتَهُ. قَالَ : ((رَبْعَةٌ أَحْمَرُ كَأَنَّهُ خَرَجَ مِنْ دِيْمَاسٍ))، يَعْنِي الْحَمَّامَ، ((وَرَأَيْتُ إِبْرٰهِيْمَ))، قَالَ : وَأَنَا أَشْبَهُ وَلَدِهِ بِهِ))، قَالَ : ((وَأُتِيْتُ بِإِنَائَيْنِ أَحَدُهُمَا لَبَنٌ وَالْآخَرُ فِيْهِ خَمْرٌ، فَقِيْلَ لِي خُذْ أَيَّهُمَا شِئْتَ، فَأَخَذْتُ اللَّبَنَ فَشَرِبْتُهُ، فَقِيْلَ لِي: هُدِيْتَ لِلْفِطْرَةِ، أَوْ أَصَبْتَ الْفِطْرَةَ، أَمَا إِنَّكَ لَوْ أَخَذْتَ الْخَمْرَ غَوَتْ أُمَّتُكَ)). (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جب لے گئے مجھ کو شب معراج میں ملا میں موسیٰ علیہ السلام سے۔ کہا راوی نے کہ حلیہ بیان کیا آپ نے ان کا راوی کہتا ہے کہ میں گمان کرتا ہوں کہ فرمایا آپ نے موسیٰ علیہ السلام کے بکھرے ہوئے بال تھے سر کے گویا کہ وہ ایک مرد ہیں شنوہ کے قبیلہ میں سے اور فرمایا کہ ملا میں عیسیٰ علیہ السلام سے اور صورت بیان کی ان کی تو فرمایا کہ وہ میانہ قد ہیں سرخ رنگ گویا ابھی نکلے ہیں یماس سے یعنی حمام سے اور دیکھا میں نے ابراہیم علیہ السلام کو اور فرمایا کہ میں ان کی اولاد میں بہت مشابہ ہوں ان سے اور فرمایا کہ لائے میرے پاس دو برتن کہ ایک دودھ کا تھا اور دوسرے میں شراب تھی کہا گیا مجھ سے کہ لے تو اس میں سے جو چاہے سو لے لیا میں نے دودھ اور پیا، سو کہا مجھ سے کسی نے کہ راہ پائی تو نے فطرت کی یا کہا پہنچا تو فطرت کو اور بے شک اگر لیتا تو شراب تو گمراہ ہو جاتی امت تیری۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: آپ نے دودھ پسند کیا اس میں بشارت ہے علم اور کمالات دینیہ کی جو آپ ﷺ کی امت مرحومہ کو حاصل ہوئے اگر شراب لیتے تو فساد وعناد اور گمراہی امت میں پھیل جاتی۔

❀❀❀❀

(۳۱۳۱) عَنْ أَنَسٍ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أُتِيَ بِالْبُرَاقِ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ مُلْجَمًا مُسْرَجًا، فَاسْتَصْعَبَ عَلَيْهِ، فَقَالَ لَهُ جِبْرَئِيْلُ: أَبِمُحَمَّدٍ تَفْعَلُ هٰذَا؟! فَمَا رَكِبَكَ أَحَدٌ أَكْرَمُ عَلَى اللّٰهِ مِنْهُ. قَالَ: فَارْفَضَّ عَرَقًا . (صحیح الاسناد)

ترجمہ: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے لیے براق آیا جس شب کو معراج ہوئی ان کو۔ اور وہ لگام لگا ہوا تھا کاٹھی ڈالا ہوا اور

اس نے شوخی کی تب فرمایا جبرئیل علیہ السلام نے کیا تو محمد ﷺ کے ساتھ شوخی کرتا ہے آج تک کوئی تجھ پر سوار نہیں ہوا جوان سے زیادہ بزرگ ہو اللہ تعالیٰ کے نزدیک۔ کہا راوی نے کہ پھر پسینہ ٹپکنے لگا براق کا۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر عبدالرزاق کی روایت سے۔

❁ ❁ ❁ ❁

(٣١٣٢) عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((لَمَّا انْتَهَيْنَا إِلٰى بَيْتِ الْمَقْدِسِ قَالَ جِبْرَئِيْلُ بِإِصْبَعِهِ فَخَرَقَ بِهِ الْحَجَرَ وَشَدَّ بِهِ الْبُرَاقَ)). (صحيح الاسناد)

ترجمہ: بریدہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے۔ جب پہنچے ہم بیت المقدس میں یعنی شب معراج میں اشارہ کیا جبرئیل نے اپنی انگلی سے اور چیر دیا پتھر اور باندھ دیا اس سے براق۔

❁ ❁ ❁ ❁

(٣١٣٣) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((لَمَّا كَذَّبَتْنِيْ قُرَيْشٌ قُمْتُ فِي الْحِجْرِ فَجَلَّى اللّٰهُ لِيْ بَيْتَ الْمَقْدِسِ، فَطَفِقْتُ أُخْبِرُهُمْ عَنْ اٰيَاتِهِ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَيْهِ)). (اسناده صحيح) تخريج فقه السيرة (١٤٥)

ترجمہ: جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب جھٹلایا مجھ کو قریش نے یعنی معراج کے بارے میں کھڑا ہوا میں حطیم میں اور ظاہر کر دیا مجھ پر اللہ تعالیٰ نے بیت المقدس کو، سو میں ان کو خبر دینے لگا اس کی نشانیوں سے اور میں اسے دیکھتا تھا۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور اس باب میں مالک بن صعصعہ اور ابو سعید اور ابن عباس اور ابوذر اور ابن مسعود رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔

❁ ❁ ❁ ❁

(٣١٣٤) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ قَوْلِهِ تَعَالٰى : ﴿ وَمَا جَعَلْنَا الرُّءْيَا الَّتِيْ أَرَيْنَاكَ إِلَّا فِتْنَةً لِّلنَّاسِ ﴾ قَالَ : هِيَ رُؤْيَا عَيْنٍ أُرِيهَا النَّبِيُّ ﷺ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ إِلٰى بَيْتِ الْمَقْدِسِ ﴿وَالشَّجَرَةَ الْمَلْعُوْنَةَ فِي الْقُرْاٰنِ﴾ قَالَ : هِيَ شَجَرَةُ الزَّقُّوْمِ . (اسناده صحيح)

ترجمہ: ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو فرمایا ہے ﴿وما جعلنا الرويا﴾ یعنی نہیں دکھایا ہم نے تجھ کو جو کچھ خواب دکھایا مگر لوگوں کے جانچنے کو تو مراد اس سے دیکھنا آنکھ کا ہے کہ دکھایا گیا رسول اللہ ﷺ کو اس رات میں کہ گئے وہ بیت المقدس کو۔ کہا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اور یہ جو فرمایا اللہ تعالیٰ نے ﴿ والشجرة الملعونة ﴾ یعنی ملعون درخت جس کا مذکور ہے قرآن میں مراد اس سے زقوم کا درخت ہے۔

❁ ❁ ❁ ❁

(٣١٣٥) عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ فِی قَوْلِهٖ تَعَالٰی: ﴿وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ إِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا﴾ قَالَ: ((تَشْهَدُهُ مَلٰئِكَةُ اللَّيْلِ وَمَلٰئِكَةُ النَّهَارِ)) . (صحیح الاسناد) تخریج مشكاة المصابيح (٦٣٥)

ترجمہ: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا ﴿وقرآن الفجر﴾ آخر آیت تک۔ یعنی پڑھنا قرآن کا فجر کو حاضر ہونے کا سبب ہے فرمایا آپ نے کہ حاضر ہوتے ہیں اس پر فرشتے رات کے اور فرشتے دن کے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور روایت کی یہ علی بن مسہر نے اعمش سے انہوں نے ابو صالح سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ان دونوں نے نبی ﷺ سے۔

❀❀❀❀

(٣١٣٦) عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ فِی قَوْلِهٖ تَعَالٰی ﴿ يَوْمَ نَدْعُوْا كُلَّ أُنَاسٍ بِإِمَامِهِمْ ﴾ قَالَ: ((يُدْعٰی أَحَدُهُمْ، فَيُعْطٰی كِتَابَهٗ بِيَمِيْنِهٖ وَيُمَدُّ لَهٗ فِی جِسْمِهٖ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا، وَيُبَيَّضُ وَجْهُهٗ، وَيُجْعَلُ عَلٰی رَأْسِهٖ تَاجٌ مِنْ لُؤْلُؤٍ يَتَلَأْلَأُ، فَيَنْطَلِقُ إِلٰی أَصْحَابِهٖ، فَيَرَوْنَهٗ مِنْ بُعْدٍ، فَيَقُوْلُوْنَ: اَللّٰهُمَّ ائْتِنَا بِهٰذَا، وَبَارِكْ لَنَا فِی هٰذَا، حَتّٰی يَأْتِيَهُمْ، فَيَقُوْلُ لَهُمْ: أَبْشِرُوْا، لِكُلِّ رَجُلٍ مِنْكُمْ مِثْلُ هٰذَا. وَأَمَّا الْكَافِرُ فَيُسَوَّدُ وَجْهُهٗ، وَيُمَدُّ لَهٗ فِی جِسْمِهٖ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا عَلٰی صُوْرَةِ اٰدَمَ، وَيُلْبَسُ تَاجًا، فَيَرَاهُ أَصْحَابُهٗ، فَيَقُوْلُوْنَ: نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ هٰذَا، اَللّٰهُمَّ لَا تَأْتِنَا بِهٰذَا. قَالَ: فَيَأْتِيْهِمْ، فَيَقُوْلُوْنَ: اَللّٰهُمَّ أَخْزِهٖ، فَيَقُوْلُ: أَبْعَدَكُمُ اللّٰهُ، فَإِنَّ لِكُلِّ رَجُلٍ مِنْكُمْ مِثْلَ هٰذَا)) . (ضعيف الاسناد) (اس میں سدی کا والد مجہول ہے)

ترجمہ: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا ﴿يوم ندعوا كل اناس بامامهم﴾ یعنی جس دن بلایا جائے گا ہر شخص اپنے امام کے ساتھ فرمایا آپ نے کہ بلایا جائے گا ایک آدمی ان میں کا جنتی اور ملے گا نامہ اس کا داہنے ہاتھ میں اور بڑھا دیا جائے گا بدن اس کا ساٹھ گز اور روشن کیا جائے گا چہرہ اس کا اور اس کے سر پر پہنایا جائے گا ایک تاج موتیوں کا کہ چمکتا ہو گا اور وہ جائے گا اپنے یاروں کی طرف اور وہ اسے دور سے دیکھ کر کہیں گے یا اللہ ایسی ہی نعمتیں ہم کو عنایت کر اور اس میں ہمیں برکت دے یہاں تک کہ وہ آئے گا اور ان سے کہے گا کہ تم کو خوشخبری ہو ہر مرد کو تم میں سے ایسا ہی انعام ہے۔ اور کافر کا منہ کالا ہو گا اور اس کا بدن ساٹھ گز بڑھایا جائے گا جیسے آدم علیہ السلام کا قد و قامت تھا اور پہنایا جائے گا اس کو تاج سو دیکھیں گے رفیق اس کے اور کہیں گے پناہ ہے اللہ کی اس کی شر سے یا اللہ یہ ہمارے پاس نہ آئے فرمایا آپ نے کہ پھر وہ ان کے پاس آئے گا اور کہیں گے وہ کہ یا اللہ اس کو ذلیل کر اور وہ کہے گا یا اللہ ان کو مجھ سے دور کر اس لیے کہ ہر ایک کو ان میں سے عذاب ہے مثل اس کے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ اور سدی کا نام اسماعیل بن عبدالرحمٰن ہے۔

مترجم : اس حدیث میں بڑی بشارت ہے مجتہدان شریعت اور امامان طریقت کو جن کو اللہ تعالیٰ نے توفیق دی کہ انہوں نے خلق اللہ کو اللہ کی طرف بلایا اور اتباع سنت اور توحید کی طرف دعوت دی اور عباد صالحین نے ان کی اتباع پر کمر باندھی۔ اور بڑی تہدید اور تنبیہ ہے ان لوگوں کے لیے جنہوں نے دین میں احداث کیا اور بدعتیں نکالیں اور خلق نے ان کو بے وقوفی سے پیشوا اور مقتداء قرار دیا اور متبوع ٹھہرایا۔

❀❀❀❀

(۳۱۳۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : فِي قَوْلِهِ: ﴿ عَسٰى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ﴾، وَسُئِلَ عَنْهَا، قَالَ : ((هِيَ الشَّفَاعَةُ)).

(اسناده صحيح) سلسلة الأحاديث الصحيحة (۲۶۳۹، ۲۳۷۰۔ الظلال (۷۸٤)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس آیت کی تفسیر میں اور کسی نے آپؐ سے پوچھا ﴿عسى ان يبعثك ربك﴾ یعنی قریب ہے کہ اٹھائے گا تجھے اللہ تعالیٰ مقام محمود میں، سو فرمایا آپؐ نے مراد اس سے شفاعت ہے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے اور داؤد زغافری داؤد الاودی ہے اور وہ چچا ہیں عبداللہ بن ادریس کے۔

مترجم : مقام محمود کے معنی تعریف کی جگہ چونکہ اس مکان والے کی تعریف سارے جہان کے لوگ بدل و جان کریں گے لہٰذا اس کا نام مقام محمود ہوا اور اللہ تعالیٰ نے اس کا وعدہ خاتم النبیین اور شفیع المذنبین سے فرمایا ہے کہ آپؐ اس مقام میں باب شفاعت اصحاب توحید پر وا کریں گے۔

❀❀❀❀

(۳۱۳۸) عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ : دَخَلَ رَسُوْ لُ اللّٰهِ ﷺ مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ وَحَوْلَ الْكَعْبَةِ ثَلَاثُ ثُمِائَةٍ وَسِتُّوْنَ نُصُبًا، فَجَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ يَطْعَنُهَا بِمِخْصَرَةٍ فِيْ يَدِهِ، وَرُبَّمَا قَالَ بِعُوْدٍ، وَيَقُوْلُ : ﴿جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا ﴾ وَمَا يُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيْدُ ﴾ .(اسناده صحيح)

ترجمہ: عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ جب داخل ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں جس سال مکہ فتح ہوا کعبہ کے گرد تین سو ساٹھ پتھر گڑے تھے (کہ ان کی پرستش ہوتی تھی۔ سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم مارنے لگے ان پتھروں کو ایک چھڑی سے کہ آپ کے ہاتھ میں تھی اور کبھی عبداللہ نے کہا ایک لکڑی سے اور فرماتے تھے آیا حق اور بھاگ گیا باطل۔ باطل بڑا بھگوڑا ہے آیا حق اور نہیں شروع ہوگا اب باطل اور نہ لوٹ کر آئے گا۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی۔

❀❀❀❀

(۳۱۳۹) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ بِمَكَّةَ، ثُمَّ أُمِرَ بِالْهِجْرَةِ فَنَزَلَتْ عَلَيْهِ: ﴿وَقُل رَّبِّ أَدْخِلْنِي مُدْخَلَ صِدْقٍ وَأَخْرِجْنِي مُخْرَجَ صِدْقٍ وَاجْعَل لِّي مِن لَّدُنكَ سُلْطَانًا نَّصِيرًا﴾ .

(ضعيف الأسناد) اس میں قابوس بن ابی ظبیان راوی ضعیف ہے۔

ترجمہ: ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا انہوں نے کہ رسول اللہ ﷺ مکہ میں تھے پھر حکم ہوا آپ کو ہجرت کا اور اتری آپ پر یہ آیت ﴿وقل رب ادخلنی﴾ سے آخر تک۔ یعنی کہہ تو اے رب میرے داخل کر مجھے پسندیدہ مقام میں اور نکال مجھے بزرگی سے اور ٹھہرا دے میرے لیے قوی مددگار۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۳۱۴۰) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : قَالَتْ قُرَيْشٌ لِيَهُودَ: أَعْطُونَا شَيْئًا نَسْأَلُ هٰذَاالرَّجُلَ. فَقَالَ : سَلُوهُ عَنِ الرُّوحِ. فَسَأَلُوهُ عَنِ الرُّوحِ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي وَمَا أُوتِيتُم مِّنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا﴾ قَالُوا: أُوتِينَا عِلْمًا كَبِيرًا، أُوتِينَا التَّوْرَاةَ وَمَنْ أُوتِيَ التَّوْرٰةَ فَقَدْ أُوتِيَ خَيْرًا كَثِيرًا، فَأُنْزِلَتْ : ﴿قُل لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمَاتِ رَبِّي﴾ إِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ .

(اسناده صحيح) التعليقات الحسان (۹۹)

ترجمہ: ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ قریش نے یہود سے فرمائش کی کہ ہم کو ایسی چیز بتاؤ کہ ہم اس شخص سے (آپ سے) پوچھیں تب انہوں نے کہا اس سے پوچھو حقیقت روح کی پس پوچھی انہوں نے حقیقت روح کی سو اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت ﴿يَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ﴾ سے آخر تک۔ یعنی فرمایا اللہ تعالیٰ نے سوال کرتے ہیں تجھ سے روح کا تو کہہ روح ایک چیز ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے پیدا ہوئی اور تم کو تھوڑا ہی علم دیا گیا ہے یہود کہتے تھے ہم کو بڑا علم ملا ہے ہم کو تورات ملی ہے اور جس کو تورات ملی اس کو بڑی خیر ملی، سو اس پر اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت ﴿قل لو كان البحر مدادا﴾ سے آخر آیت تک۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ غریب ہے اس سند سے۔

مترجم: پوری آیت یوں ہے۔ ﴿قُل لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمَاتِ رَبِّي لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ أَن تَنفَدَ كَلِمَاتُ رَبِّي وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهِ مَدَدًا.﴾ یعنی کہہ تو اگر ہوئے دریا ہی میرے رب کی باتیں لکھنے کے لیے البتہ تمام ہو جائے دریا اس سے پہلے کہ تمام باتیں ہوں میرے رب کی اگر چہ لائیں برابر دریا کے اور مدد۔

❀❀❀❀

(٣١٤١) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ : كُنْتُ أَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي حَرْثٍ بِالْمَدِينَةِ وَهُوَ يَتَوَكَّأُ عَلَى عَسِيبٍ، فَمَرَّ بِنَفَرٍ مِنَ الْيَهُودِ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَوْسَأَلْتُمُوهُ. فَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَا تَسْأَلُوهُ فَإِنَّهُ يُسْمِعُكُمْ مَا تَكْرَهُونَ. فَقَالُوا: يَا أَبَاالْقَاسِمِ حَدِّثْنَا عَنِ الرُّوحِ، فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ سَاعَةً وَرَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ، فَعَرَفْتُ أَنَّهُ يُوحَى إِلَيْهِ حَتَّى صَعِدَ الْوَحْيُ، ثُمَّ قَالَ : ((﴿ **الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي وَمَآ أُوتِيتُمْ مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا** ﴾)). (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ میں جاتا تھا رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مدینہ کے ایک کھیت میں اور آپ ایک لکڑی پر کھجور کے ٹیکا دیتے تھے سو گزرے آپ ایک گروہ پر یہود کے اور کہا ان کے بعض نے کاش کہ تم ان سے کچھ سوال کرتے تو بعضوں نے کہا ان سے کچھ مت پوچھو اس لیے کہ وہ تم کو جواب سنائیں گے کہ تمہیں برا لگے گا پس پوچھا انہوں نے اور کہا اے ابوالقاسم بیان کرو تم ہم سے حقیقت روح کی، سو کھڑے رہے رسول اللہ ﷺ ایک گھڑی تک اور اٹھایا اپنا سر آسمان کی طرف اور میں نے جانا کہ آپ کی طرف وحی بھیجی جاتی ہے یہاں تک کہ وحی کے آثار آپ پر ظاہر ہوئے پھر فرمایا آپ نے ﴿ الروح من امر ربی ﴾ یعنی روح میرے رب کے حکم سے پیدا ہوئی ہے اور تم کو نہیں ملا مگر تھوڑا علم۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(٣١٤٢) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((**يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَلَاثَةَ أَصْنَافٍ: صِنْفًا مُشَاةً وَصِنْفًا رُكْبَانًا وَصِنْفًا عَلَى وُجُوهِهِمْ**)). **قِيلَ يَارَسُولَ اللّٰهِ! وَكَيْفَ يَمْشُونَ عَلَى وُجُوهِهِمْ؟ قَالَ: ((إِنَّ الَّذِي أَمْشَاهُمْ عَلَى أَقْدَامِهِمْ قَادِرٌ عَلَى أَنْ يُمْشِيَهُمْ عَلَى وُجُوهِهِمْ، أَمَا إِنَّهُمْ يَتَّقُونَ بِوُجُوهِهِمْ كُلَّ حَدَبٍ وَشَوْكَةٍ**)).

(اسناده ضعيف) تخريج المشكاة : (٥٥٤٦ـ التحقيق الثاني ـ التعليق الرغيب : ٤/١٩٤)

ترجمہ: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن لائے جائیں گے لوگ تین قسم سے ایک قسم پیادہ اور ایک سوار اور ایک قسم اپنے مونہوں پر کسی نے کہا یارسول اللہ! منہ پر کیوں کر چلیں گے آپ نے فرمایا جس نے پیروں سے چلایا ہے وہ منہ پر بھی چلا سکتا ہے آگاہ ہو کہ وہ لوگ اپنے منہ ہی سے ہر بلندی اور کانٹے سے بچ کر چلیں گے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔ اور روایت کی وہب نے ابن طاؤس سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اس روایت میں سے کچھ مضمون۔

(۳۱۴۳) حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ حَكِيمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِنَّكُمْ مَحْشُورُونَ رِجَالًا وَرُكْبَانًا وَتُجَرُّونَ عَلٰى وُجُوهِكُمْ)). (اسناده حسن) التعليق الرغيب.

ترجمہ: ہم سے بیان کیا بہز بن حکیم نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا سے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم حشر میں آؤ گے پیادہ اور سوار اور گھسیٹے جائیں گے بعض تم میں کے اپنے مونہوں پر۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔

❀❀❀❀

(۳۱۴۴) عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالِ الْمُرَادِيِّ أَنَّ يَهُودِيَّيْنِ قَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ: إِذْهَبْ بِنَا إِلٰى هٰذَا النَّبِيِّ ﷺ نَسْأَلُهُ. قَالَ : لَا تَقُلْ لَهُ نَبِيٌّ، فَإِنَّهُ إِنْ يَسْمَعُهَا سَمِعَهَا تَقُولُ لَهُ نَبِيٌّ كَانَتْ لَهُ أَرْبَعَةُ أَعْيُنٍ فَأَتَيَا النَّبِيَّ فَسَأَلَاهُ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى : ﴿ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسٰى تِسْعَ اٰيَاتٍ بَيِّنَاتٍ ﴾ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((لَا تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ شَيْئًا وَلَا تَزْنُوْا وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ إِلَّا بِالْحَقِّ، وَلَا تَسْرِقُوْا، وَلَا تَسْحَرُوْا، وَلَا تَمْشُوْا بِبَرِيْءٍ إِلٰى سُلْطَانٍ فَيَقْتُلَهُ، وَلَا تَأْكُلُوا الرِّبَا، وَلَا تَقْذِفُوْا مُحْصَنَةً، وَلَا تَفِرُّوْا مِنَ الزَّحْفِ))۔ شَكَّ شُعْبَةُ۔ ((وَعَلَيْكُمْ يَا مَعْشَرَ الْيَهُوْدِ خَاصَّةً، أَلَّا تَعْتَدُوْا فِي السَّبْتِ)). فَقَبَّلَا يَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ وَقَالَا : نَشْهَدُ أَنَّكَ نَبِيٌّ. قَالَ : ((فَمَا يَمْنَعُكُمَا أَنْ تُسْلِمَا ؟)) قَالَا : إِنَّ دَاوُدَ دَعَااللّٰهَ أَنْ لَا يَزَالَ فِيْ ذُرِّيَّتِهِ نَبِيٌّ، وَإِنَّا نَخَافُ إِنْ أَسْلَمْنَا أَنْ تَقْتُلَنَا الْيَهُوْدُ. (اسناده ضعيف)

ترجمہ: صفوان سے روایت ہے کہ ایک یہودی نے دوسرے سے کہا چلو اس نبی کی طرف کچھ پوچھیں اس نے کہا ان کو نبی نہ کہو اگر وہ سنیں گے کہ تو ان کو نبی کہتا ہے تو ان کی چار آنکھیں ہو جائیں گی یعنی بہت خوش ہوں گے پھر وہ دونوں آپؐ کے پاس آئے اور اس آیت کی تفسیر پوچھی یعنی فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ دیں ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو نو نشانیاں یعنی پوچھا کہ وہ کیا تھیں آپؐ نے فرمایا کہ شریک نہ کرو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو اور نہ قتل کرو اس جان دار کو جس کا مارنا اللہ نے حرام کیا مگر قصاص وغیرہ میں اور چوری مت کرو اور جادو مت کرو اور نہ لے جاؤ بے قصور کو بادشاہ کے پاس کہ وہ اسے قتل کرے یعنی تہمت خون کی لگا کر اور مت کھاؤ سود اور تہمت زنا کی نہ لگاؤ پاک عورت کو۔ اور نہ بھاگو جہاد سے۔ اور شعبہ کو شک ہے کہ نویں بات یہی تھی کہ فرمایا آپؐ نے: اور تم پر اے یہود خاصۃً منع ہے کہ زیادتی نہ کرو تم ہفتہ کے دن، سو چومنے لگے وہ دونوں ہاتھ پیر آنحضرت ﷺ کے اور کہا کہ گواہی دیتے ہیں ہم کہ بے شک تم نبی ہو آپؐ نے فرمایا کہ پھر کیا چیز مانع ہے تم کو اسلام سے انہوں نے کہا داؤد علیہ السلام نے دعا کی ہے کہ ہمیشہ ان کی اولاد میں ایک نبی ہو اور ہم اس سے بھی ڈرتے ہیں کہ اگر مسلمان ہوں تو یہود ہمیں مار ڈالیں گے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

(٣١٤٥) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﴿وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا﴾ قَالَ : نَزَلَتْ بِمَكَّةَ، كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا رَفَعَ صَوْتَهُ بِالْقُرْآنِ سَبَّهُ الْمُشْرِكُوْنَ وَمَنْ أَنْزَلَهُ وَمَنْ جَاءَ بِهِ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ: ﴿وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ﴾ فَيَسُبُّوا الْقُرْآنَ وَمَنْ أَنْزَلَهُ وَمَنْ جَاءَ بِهِ ﴿وَلَا تُخَافِتْ بِهَا﴾ : عَنْ أَصْحَابِكَ بِأَنْ تُسْمِعَهُمْ حَتّٰى يَأْخُذُوْا عَنْكَ الْقُرْآنَ . (اسناده صحيح)

ترجمہ: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا ﴿ولا تجهر بصلاتك ولا تخافت بها﴾ یعنی مت پکار کر پڑھ نماز اپنی اور مت چپکے سے پڑھ یہ آیت مکہ میں اتری ہے اور رسول اللہ ﷺ جب آواز بلند سے قرآن پڑھتے گالیاں دیتے مشرک لوگ قرآن کو اور جس نے اسے اتارا اور جو لایا پس اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت مت پکار کر پڑھ قرآن نماز میں کہ مشرک لوگ اسے اور اس کے اتارنے والے کو گالیاں دیں اور مت آہستہ پڑھو اتنا کہ صحابہ نہ سنیں ایسا پڑھو کہ وہ سنیں اور سیکھ لیں تمہاری زبان سے قرآن کو۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(٣١٤٦) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ قَوْلِهِ ﴿وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا﴾ قَالَ : نَزَلَتْ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مُخْتَفٍ بِمَكَّةَ، وَكَانَ إِذَا صَلّٰى بِأَصْحَابِهِ رَفَعَ صَوْتَهُ بِالْقُرْآنِ، فَكَانَ الْمُشْرِكُوْنَ إِذَا سَمِعُوْا شَتَمُوا الْقُرْآنَ وَمَنْ أَنْزَلَهُ وَمَنْ جَاءَ بِهِ، فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِنَبِيِّهِ : ﴿وَلَا تَجْهَرْ بِصَلٰوتِكَ﴾ أَيْ : بِقِرَاءَتِكَ فَيَسْمَعَ الْمُشْرِكُوْنَ فَيَسُبَّ . ﴿الْقُرْآنَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا﴾ عَنْ أَصْحَابِكَ ﴿وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا﴾ . (اسناده صحيح)

ترجمہ: ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا یہ آیت ﴿ولا تجهر بصلاتك﴾ الاية یعنی پکار کر مت پڑھ نماز اپنی اور مت آہستہ پڑھ اور ڈھونڈ لے اس کے بیچ کی راہ مکہ میں اتری اور رسول اللہ ﷺ چھپے ہوئے تھے اور جب آپ یاروں کے ساتھ نماز پڑھتے قرآن بلند آواز سے پڑھتے اور مشرک گالیاں دیتے قرآن کو جب سنتے اور جس نے اتارا اور لایا اس کو (یعنی اللہ و جبرئیل کو) تب اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی سے فرمایا ﴿ولا تجهر بصلاتك﴾ یعنی مت زور سے پڑھ تو نماز کو یعنی قرآن کو کہ مشرک سن کر قرآن کو گالیاں دینے لگیں اور ایسے چپکے سے بھی مت پڑھ کہ تیرے اصحاب نہ سنیں اور اس کے درمیان کی راہ اختیار کر۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(٣١٤٧) **عَنْ** زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ : قُلْتُ لِحُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ : أَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي بَيْتِ الْمَقْدِسِ؟ قَالَ : لَا. قُلْتُ : بَلٰى ، قَالَ : أَنْتَ تَقُوْلُ ذٰلِكَ يَا أَصْلَعُ، بِمَ تَقُوْلُ ذٰلِكَ؟ قُلْتُ : بِالْقُرْاٰنِ، بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ الْقُرْاٰنُ، فَقَالَ حُذَيْفَةُ: مَنِ احْتَجَّ بِالْقُرْاٰنِ فَقَدْ أَفْلَحَ۔ قَالَ سُفْيَانُ : يَقُوْلُ قَدِ احْتَجَّ وَرُبَّمَا قَالَ : قَدْ فَلَجَ فَقَالَ: ﴿ سُبْحَانَ الَّذِيْ أَسْرٰى بِعَبْدِهِ لَيْلًا مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِلَى الْمَسْجِدِ الْأَقْصٰى ﴾ . قَالَ: أَفَتَرَاهُ صَلّٰى فِيْهِ؟ قُلْتُ : لَا، قَالَ: لَوْ صَلّٰى فِيْهِ لَكُتِبَتْ عَلَيْكُمُ الصَّلٰوةُ فِيْهِ كَمَا كُتِبَتِ الصَّلٰوةُ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ. قَالَ : حُذَيْفَةُ: قَدْ أُوْتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِدَابَّةٍ طَوِيْلَةِ الظَّهْرِ۔ مَمْدُوْدَةٍ هٰكَذَا۔ خَطْوَهُ مَدُّ بَصَرِهِ فَمَا زَايَلَا ظَهْرَ الْبُرَاقِ حَتّٰى رَأَيَا الْجَنَّةَ وَالنَّارَ وَوَعْدَ الْاٰخِرَةِ أَجْمَعَ، ثُمَّ رَجَعَا عَوْدَهُمَا عَلٰى بَدْئِهِمَا. قَالَ : وَيَتَحَدَّثُوْنَ أَنَّهُ رَبَطَهُ. بِمَا؟ لِيَفِرَّ مِنْهُ!؟ لَمْ أَيَفِرَّ مِنْهُ وَإِنَّمَا سَخَّرَهُ لَهُ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ . (حسن الاسناد)

ترجمہ: زر بن حبیش سے روایت ہے کہ انہوں نے حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے کہ کیا نماز پڑھی ہے رسول اللہ ﷺ نے بیت المقدس میں حذیفہ نے کہا نہیں میں نے کہا بے شک پڑھی ہے حذیفہ نے کہا تو ایسا ہی کہتا ہے اے گنجے کیا دلیل ہے تیری جس سے تو یہ دعویٰ کرتا ہے میں نے کہا دلیل میری قرآن ہے میرے اور تمہارے درمیان قرآن ہے حذیفہ نے کہا قرآن سے جس نے دلیل پکڑی تو مراد کو پہنچا۔ سفیان کہتے ہیں کہ کبھی ہمارے شیخ مصعر نے کہا کہ جس نے قرآن سے دلیل پکڑی وہ حجت میں غالب آیا اور کبھی کہا کہ مراد کو پہنچا پھر کہا زر بن حبیش نے کہ پکڑی میں نے یہ آیت ﴿ سُبْحَانَ الَّذِيْ أَسْرٰى ﴾ یعنی پاک ہے وہ پروردگار کہ لے گیا رات ہی رات کو اپنے بندے کو مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک۔ کہا حذیفہ نے پھر پاتا ہے تو اس آیت میں کہ نماز پڑھی آپ نے بیت المقدس میں میں نے کہا نہیں حذیفہ نے کہا کہ اگر آپ وہاں نماز پڑھتے تو تم پر نماز وہاں ادا کرنا فرض ہو جاتا جیسے کہ مسجد حرام میں فرض ہے پھر کہا حذیفہ نے لائے رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک جانور (یعنی براق) لمبی پیٹھ والا قدم اس کا وہاں پڑتا جہاں نظر پہنچتی پھر نہ اترے (یعنی جبرئیل اور آپ) براق کی پیٹھ پر سے یہاں تک کہ دیکھ لیں جنت اور دوزخ اور آخرت کی وعدہ کی چیزیں سب پھر الٹے پاؤں لوٹے اور لوگ کہتے ہیں کہ اس کو باندھ دیا تھا (یعنی مسجد بیت المقدس میں) کیا ضرورت تھی اس کے باندھنے کی کیا وہ بھاگ جاتا اس کو تو عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ نے آنحضرت ﷺ کے لیے مسخر کیا تھا۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: حذیفہ نے انکار کیا ہے بیت المقدس میں آپ کی نماز پڑھنے اور براق کے باندھنے کا۔ بیہقی نے کہا ہے کہ چونکہ اثبات ان دونوں کو اور رواۃ کرتے ہیں اور مثبت کو نافی پر تقدم ہے یعنی جو روایت کرتا ہے کہ آپ نے وہاں نماز پڑھی اور براق باندھا اس کے

پاس ایک شے کا علم زیادہ ہے اور قول اس کا قابل قبول ہے۔ رہا حذیفہ نے جو کہا کہ اگر آپ وہاں نماز پڑھتے تو ہم پر نماز وہاں کی فرض ہو جاتی اگر اس سے مراد فرضیت ہے تو یہ تلازم صحیح نہیں اور اگر تشریع مراد ہے تو وہ ثابت ہے۔ چنانچہ حدیث شد رحال کی اور وہاں نماز کی ادا کی فضیلت میں جو وارد ہوئی ہے اس کے مشروع ہونے پر صاف دلالت کرتی ہے۔

❀❀❀❀

(٣١٤٨) عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدرِيِّ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ اٰدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ، وَبِيَدِيْ لِوَاءُ الْحَمْدِ وَلَا فَخْرَ، وَمَا مِنْ نَبِيٍّ يَوْمَئِذٍ اٰدَمَ فَمَنْ سِوَاهُ إِلَّا تَحْتَ لِوَائِي، وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ وَلَا فَخْرَ)). قَالَ: ((فَيَفْزَعُ النَّاسُ ثَلَاثَةَ فَزَعَاتٍ، فَيَأْتُوْنَ اٰدَمَ فَيَقُوْلُوْنَ: أَنْتَ أَبُوْنَا اٰدَمُ فَاشْفَعْ لَنَا إِلٰى رَبِّكَ، فَيَقُوْلُ: إِنِّيْ أَذْنَبْتُ ذَنْبًا أُهْبِطْتُ مِنْهُ إِلَى الْأَرْضِ، وَلٰكِنِ ائْتُوْا نُوْحًا، فَيَأْتُوْنَ نُوْحًا فَيَقُوْلُ: إِنِّيْ دَعَوْتُ عَلٰى أَهْلِ الْأَرْضِ دَعْوَةً فَأُهْلِكُوْا، وَلٰكِنِ اذْهَبُوْا إِلٰى إِبْرٰهِيْمَ، فَيَأْتُوْنَ إِبْرٰهِيْمَ فَيَقُوْلُ: إِنِّيْ كَذَبْتُ ثَلٰثَ كَذِبَاتٍ)). ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا مِنْهَا كَذِبَةٌ إِلَّا مَا حَلَّ بِهَا عَنْ دِيْنِ اللّٰهِ، وَلٰكِنِ ائْتُوْا مُوْسٰى، فَيَأْتُوْنَ مُوْسٰى فَيَقُوْلُ: إِنِّيْ قَدْ قَتَلْتُ نَفْسًا وَلٰكِنْ ائْتُوْا عِيْسٰى، فَيَأْتُوْنَ عِيْسٰى فَيَقُوْلُ: إِنِّيْ عُبِدْتُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ، وَلٰكِنِ ائْتُوْا مُحَمَّدًا ﷺ. قَالَ : فَيَأْتُوْنِّيْ فَأَنْطَلِقُ مَعَهُمْ)). قَالَ ابْنُ جُدْعَانَ : قَالَ أَنَسٌ: فَكَأَنِّيْ أَنْظُرُ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. قَالَ: ((فَاٰخُذُ بِحَلَقَةِ بَابِ الْجَنَّةِ فَأُقَعْقِعُهَا فَيُقَالُ : مَنْ هٰذَا؟ فَيُقَالُ مُحَمَّدٌ. فَيَفْتَحُوْنَ لِيْ وَيُرَحِّبُوْنَ بِيْ، فَيَقُوْلُوْنَ: مَرْحَبًا. فَأَخِرُّ سَاجِدًا، فَيُلْهِمُنِي اللّٰهُ مِنَ الثَّنَاءِ وَالْحَمْدِ، فَيُقَالُ لِيْ: اِرْفَعْ رَأْسَكَ وَسَلْ تُعْطَ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، وَقُلْ يُسْمَعْ لِقَوْلِكَ، وَهُوَ الْمَقَامُ الْمَحْمُوْدُ الَّذِيْ قَالَ اللّٰهُ ﴿ عَسٰى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ﴾)) قَالَ سُفْيَانُ : لَيْسَ عَنْ أَنَسٍ إِلَّا هٰذِهِ الْكَلِمَةُ: ((فَاٰخُذُ بِحَلَقَةِ بَابِ الْجَنَّةِ فَأُقَعْقِعُهَا)) .

(اسناده صحيح) تخريج شرح العقيدة الطحاوية (١٧٠) سلسلة الأحاديث الصحيحة (١٥٧١).

ترجمہ: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں سردار ہوں تمام اولاد آدم کا قیامت کے دن اور اس میں کچھ فخر نہیں اور میرے ہاتھ میں ہوگا نیزہ حمد کا اور اس میں کچھ فخر نہیں اور کوئی نبی نہ ہوگا اس دن آدم اور نبی ان کے سوا سب میرے ہی نیزے کے نیچے ہوں گے اور پہلے میرے ہی لیے زمین شق ہوگی (یعنی بعث کے وقت) اور اس میں کچھ فخر نہیں فرمایا آپ نے اور تین بار لوگ بہت گھبرائیں گے تو آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور کہیں گے آپ ہمارے باپ ہیں سو سفارش کیجیے ہماری اپنے رب کے پاس وہ کہیں گے مجھ سے ایسا گناہ ہوا ہے کہ اتارا گیا میں اس کے سبب سے زمین

پر لیکن تم نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ پھر نوح کے پاس آئیں گے وہ کہیں گے میں نے ساری زمین والوں کے لیے بددعا کی اور وہ ہلاک ہو گئے ولیکن تم ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ پھر وہ ابراہیم علیہ السلام کے پاس جائیں گے اور وہ کہیں گے میں نے تین جھوٹ بولے پھر فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کوئی جھوٹ نہیں بولا انہوں نے مگر مقصود تھی اس سے تائید دین کی پھر فرمائیں گے حضرت ابراہیم علیہ السلام تم جاؤ موسیٰ علیہ السلام کے پاس اور وہ آئیں گے موسیٰ علیہ السلام کے پاس اور وہ کہیں گے میں نے ایک شخص کو بے قصور مار ڈالا ہے لیکن تم جاؤ عیسیٰ علیہ السلام کے پاس پھر آئیں گے سب لوگ عیسیٰ علیہ السلام کے پاس اور وہ کہیں گے مجھے اللہ تعالیٰ کے سوا معبود بنایا گیا تھا لیکن تم جاؤ محمد ﷺ کے پاس فرمایا آپؐ نے پھر سب لوگ میرے پاس آئیں گے سو میں ان کے ساتھ جاؤں گا (دربار الٰہی) میں ابن جدعان جو راوی حدیث ہیں انہوں نے کہا کہ انس رضی اللہ عنہ نے کہا ہے میں گویا کہ دیکھ رہا ہوں رسول اللہ ﷺ کو کہ آپ فرماتے تھے کہ پکڑے کھڑا رہوں گا میں جنت کا دروازہ کھٹکھٹاؤں گا اس کو سو اندر سے کوئی پوچھے گا کون ہے کہ محمدؐ آئے ہیں، آؤ بھگت کریں گے میری اور مجھے مرحبا کہیں گے پھر میں سجدے میں گر پڑوں گا (شکر کے لیے) سو سکھائے گا مجھے اللہ تعالیٰ حمد و ثنا اپنی اور مجھے حکم ہو گا کہ اپنا سر اٹھا اور مانگ تیرا سوال پورا ہو گا اور سفارش کر تیری سفارش قبول ہو گی اور کہہ تیری بات سنی جائے گی اور وہ مقام (جہاں یہ باتیں ہوں گی) مقام محمود ہے کہ جس کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں فرمایا ﴿عسیٰ ان یبعثك﴾ الآیۃ یعنی قریب ہے کہ اٹھائے گا اللہ تعالیٰ مقام محمود میں۔ سفیان نے کہا کہ اس روایت میں انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے کہ فرمایا آپ نے پکڑوں گا میں دروازہ جنت کا اور اسے ٹھونکوں گا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی بعضوں نے یہ حدیث ابونضرہ سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوری حدیث۔

مترجم: اس حدیث میں یہ تفصیل مذکور ہے کہ شفاعت بغیر اذن الٰہی کے نہ ہو گی اور جو جہال اپنی جہالت سے اہل حق کو تہمت لگاتے ہیں انکار شفاعت کا محض غلط ہے تابع حدیث کب اس کا منکر ہو سکتا ہے خاتمہ سورہ بنی اسرائیل میں بنی اسرائیل کے حالات سے مذکور ہے دوبار غالب آنا ان کا زمین میں اور غالب ہونا بخت نصر کا یا سخاریب کا اہل نینویٰ سے یا جالوت جزری کا ان پر وعدہ رحمت کا اور وعید تباہی کی بصورت ارتکاب جرائم اور عطا ہونا معجزوں کا موسیٰ علیہ السلام کو اور اخبار سے خبر آنحضرتؐ کے اسراء کی بیت المقدس تک اور خبر ہلاک اقوام کثیرہ کی بعد نوح علیہ السلام کے اور بیان رؤیائے رسول کا کہ مراد اس سے معراج ہے بقول مقبول اور قصہ آدم علیہ السلام کا اور خباثتیں شیطان کی اور فضائل قرآن سے ہدایت کرنا اس کا طرف راہ راست کے اور بشارت دینا مؤمنوں کو اور مذکور ہونا اس کا اور حجاب ہونا قاری قرآن اور منکر آخرت کے درمیان اور بوجھ ہونا ان کے دلوں اور کانوں پر اور بھاگ جانا منکروں کا توحیدی قرآن سن کر اور شفا و رحمت مؤمنوں کے لیے اور خسران ظالموں کے لیے نزول قرآن میں اور عاجز ہونا جن و انس کا اس کے مقابلہ سے اور ہر مثل کا ہونا قرآن سے اور اترنا قرآن کا حق کے ساتھ اور مبشر اور نذیر ہونا رسول کا اور ٹکڑے ٹکڑے کرنا قرآن کا آسانی قرأت کے لیے اور سجدہ میں گر پڑنا اہل علم کا اسے سن کر اور خاشع ہونا ان کا اور اوامر و نواہی سے امر ادائے حقوق ذوی القربیٰ

اور مساکین اور ابن سبیل کا اور نہی اسراف وتبذیر سے اور امر نرم بات کہنے کا اقرباء اور مساکین سے اور تعلیم بطور مناسب خرچ کرنے اور نہی قتل اولاد سے اور نہی زنا سے اور نہی قتل نفس سے بغیر حق کے اور نہی مال یتیم کے کھانے سے اور امر وفائے عہد کا اور وفائے کیل ومیزان کا اور نہی اتباع سے ظنون فاسدہ کے اور آراء کاسدہ کے اور نہی تکبرانہ چال سے اور منحصر ہونا حکمت کا ان امور میں اور امر نرم بات کرنے کا اور اقامت صلوٰۃ کا زوال شمس سے غسق لیل تک اور امر قرأت قرآن کا وقت فجر کے۔ اور امر نبی ﷺ کو اس دعا کے پڑھنے کا ﴿ رب ادخلنی مدخل صدق ﴾ الایۃ اور امر توسط کا سر وجہر میں وقت قرأت قرآن اور امور آخرت سے ذکر اعمال ناموں کا اور مذمت طالب دنیا کی اور فضیلت طالب عقبیٰ کی اور حشر سب آدمیوں کا اپنے اپنے اماموں کے ساتھ اور حشر اہل ضلال کا مونہوں پر اندھے بہرے ہو کر اور اسی طرح کے اور فوائد متفرقہ مذکور ہیں۔ چنانچہ عجلت انسان کی اور طلب کرنا اس کا شر کو اور نہ آنا عذاب کا جب تلک رسول نہ آئے اور عادت الٰہی ہونا کہ جب کسی قوم کا ہلاک چاہتا ہے اس کے امراء کو امر فرماتا ہے اور وہ سرکشی اور نافرمانی کرتے ہیں اور ان پر عذاب آجاتا ہے اور تفاوت درجات دنیا کا نمونہ ہے آخرت کے تفاوت کا اور نہی اشراک فی الالوہیت سے اور تسبیح سموات وارض اور ہر شے کی اور مسحور کہنا کفار کا نبی کو اور ضلال ان کا اور تفضیل بعض انبیاء کی بعض پر اور تذکیر کشتی کے حال کی۔ اور غافل ہو جانا مشرکوں کا اپنے معبودوں سے وقت غرق کے اور پھر کنارے پر مشرک ہو جانا اور کرامت بنی آدم کی اور سوار لیے پھرنا اس کا بحر وبر میں اور فضیلت اس کی اکثر مخلوقات پر اور قصد کفار کا واسطے اخراج رسول کے مکہ سے اور شکایت حال انسان کی راحت اور تکلیف کی میں۔ اور پوچھنا لوگوں کا روح کی حقیقت کو۔ اور فرمائش کافروں کی رسول سے نہریں جاری کرنے کی اور باغوں کی وغیر ذالک اور جواب اس کا۔

❀❀❀❀

۱۸۔ باب: وَمِنْ سُوْرَةِ الْكَهْفِ

تفسیر سورۂ کہف

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(۳۱۴۹) عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ : قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ : إِنَّ نَوْفًا الْبِكَالِيَّ يَزْعُمُ أَنَّ مُوْسٰى صَاحِبَ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ لَيْسَ بِمُوْسٰى صَاحِبِ الْخَضِرِ. قَالَ : كَذَبَ عَدُوُّاللّٰهِ، سَمِعْتُ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : ((قَامَ مُوْسٰى خَطِيْبًا فِيْ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ، فَسُئِلَ أَيُّ النَّاسِ أَعْلَمُ؟ فَقَالَ : أَنَا أَعْلَمُ. فَعَتَبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ، إِذْلَمْ يَرُدَّ الْعِلْمَ إِلَيْهِ، فَأَوْحَى اللّٰهُ إِلَيْهِ أَنَّ عَبْدًا مِنْ عِبَادِيْ بِمَجْمَعِ الْبَحْرَيْنِ هُوَ أَعْلَمُ مِنْكَ. قَالَ مُوْسٰى : أَيْ رَبِّ، فَكَيْفَ لِيْ بِهِ؟ فَقَالَ لَهُ: أَحْمِلْ حُوْتًا فِيْ مِكْتَلٍ، فَحَيْثُ تَفْقِدُ الْحُوْتَ فَهُوَ ثَمَّ. فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقَ مَعَهُ فَتَاهُ۔ وَهُوَ يُوْشَعُ بْنُ نُوْنٍ۔ فَجَعَلَ

مُوْسٰی حُوْتًا فِیْ مِکْتَلٍ، فَانْطَلَقَ هُوَ وَفَتَاهُ یَمْشِیَانِ حَتّٰی إِذَا أَتَیَا الصَّخْرَةَ، فَرَقَدَ مُوْسٰی وَفَتَاهُ، فَاضْطَرَبَ الْحُوْتُ فِی الْمِکْتَلِ حَتّٰی خَرَجَ مِنَ الْمِکْتَلِ فَسَقَطَ فِی الْبَحْرِ. قَالَ : فَأَمْسَكَ اللّٰهُ عَنْهُ جِرْیَةَ الْمَاءِ حَتّٰی کَانَ مِثْلُ الطَّاقِ وَکَانَ لِلْحُوْتِ سَرَبًا، وَکَانَ لِمُوْسٰی وَفَتَاهُ عَجَبًا، فَانْطَلَقَا بَقِیَّةَ یَوْمِهِمَا وَلَیْلَتِهِمَا، وَنَسِیَ صَاحِبُ مُوْسٰی أَنْ یُخْبِرَهُ، فَلَمَّا أَصْبَحَ مُوْسٰی قَالَ لِفَتَاهُ: ﴿ اٰتِنَا غَدَآءَ نَا لَقَدْ لَقِیْنَا مِنْ سَفَرِنَا هٰذَا نَصَبًا ﴾. قَالَ : ((وَلَمْ یَنْصَبْ حَتّٰی جَاوَزَ الْمَکَانَ الَّذِیْ أُمِرَ بِهٖ قَالَ : ﴿ أَرَأَیْتَ إِذْ أَوَیْنَآ إِلَی الصَّخْرَةِ فَإِنِّیْ نَسِیْتُ الْحُوْتَ وَمَا اَنْسٰنِیْهُ إِلَّا الشَّیْطَانُ أَنْ أَذْکُرَهٗ وَاتَّخَذَ سَبِیْلَهٗ فِی الْبَحْرِ عَجَبًا ﴾. قَالَ مُوْسٰی : ﴿ ذٰلِكَ مَا کُنَّا نَبْغِ فَارْتَدَّ عَلٰی اٰثَارِهِمَا قَصَصًا ﴾. قَالَ: ((فَکَانَا یَقُصَّانِ اٰثَارَهُمَا)) قَالَ سُفْیَانُ: یَزْعُمُ نَاسٌ أَنَّ تِلْكَ الصَّخْرَةَ، عِنْدَهَا عَیْنُ الْحَیَاةِ لَایُصِیْبُ مَاؤُهَا مَیِّتًا إِلَّا عَاشَ قَالَ: وَکَانَ الْحُوْتُ قَدْ أُکِلَ مِنْهُ، فَلَمَّا قُطِرَ عَلَیْهِ الْمَاءُ عَاشَ. قَالَ : فَقَصَّا اٰثَارَهُمَا حَتّٰی أَتَیَا الصَّخْرَةَ، فَرَاٰی رَجُلًا مُسَجًّی عَلَیْهِ بِثَوْبٍ، فَسَلَّمَ عَلَیْهِ مُوْسٰی، فَقَالَ: أَنّٰی بِأَرْضِكَ السَّلَامُ؟ فَقَالَ: أَنَا مُوْسٰی. فَقَالَ : مُوْسٰی بَنِیْ إِسْرَائِیْلَ؟ قَالَ : نَعَمْ. قَالَ : یَامُوْسٰی! إِنَّكَ عَلٰی عِلْمٍ مِنْ عِلْمِ اللّٰهِ عَلَّمَکَهُ اللّٰهُ لَا أَعْلَمُهٗ، وَأَنَا عَلٰی عِلْمٍ مِنْ عَلْمِ اللّٰهِ عَلَّمَنِیْهِ لَا تَعْلَمُهٗ. فَقَالَ مُوْسٰی : ﴿ هَلْ أَتَّبِعُكَ عَلٰٓی أَنْ تُعَلِّمَنِ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا ﴾ قَالَ : ﴿ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِیْعَ مَعِیَ صَبْرًا وَکَیْفَ تَصْبِرُ عَلٰی مَا لَمْ تُحِطْ بِهٖ خُبْرًا٥ قَالَ : سَتَجِدُنِیْٓ إِنْشَآءَ اللّٰهُ صَابِرًا وَلَآ أَعْصِیْ لَكَ أَمْرًا ﴾ قَالَ لَهُ الْخَضِرُ ﴿ فَإِنِ اتَّبَعْتَنِیْ فَلَا تَسْأَلْنِیْ عَنْ شَیْءٍ حَتّٰٓی أُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ ذِکْرًا ﴾ قَالَ : نَعَمْ. فَانْطَلَقَ الْخَضِرُ وَمُوْسٰی یَمْشِیَانِ عَلٰی سَاحِلِ الْبَحْرِ، فَمَرَّتْ بِهِمَا سَفِیْنَةٌ، فَکَلَّمَاهُمْ أَنْ یَحْمِلُوْهَا، فَعَرَفُوْا الْخَضِرَ، فَحَمَلُوْهُمَا بِغَیْرِ نَوْلٍ، فَعَمَدَ الْخَضِرُ إِلٰی لَوْحٍ مِنْ أَلْوَاحِ السَّفِیْنَةِ فَنَزَعَهٗ، فَقَالَ لَهٗ مُوْسٰی ق﴿ وَلَقَدْ اٰتَیْنَا مُوْسٰی تِسْعَ اٰیَاتٍ بَیِّنَاتٍ ﴾ وْمٌ حَمَلُوْنَا بِغَیْرِ نَوْلٍ فَعَمَدْتَ إِلٰی سَفِیْنَتِهِمْ فَخَرَقْتَهَا ﴿ لِتُغْرِقَ أَهْلَهَا لَقَدْ جِئْتَ شَیْئًا إِمْرًا ﴾ قَالَ: ﴿ أَلَمْ أَقُلْ إِنَّكَ لَنْ تَسْطِیْعَ مَعِیَ صَبْرًا ﴾ قَالَ : ﴿ لَا تُؤَاخِذْنِیْ بِمَا نَسِیْتُ وَلَا تُرْهِقْنِیْ مِنْ أَمْرِیْ عُسْرًا ﴾ ثُمَّ خَرَجَا مِنَ السَّفِیْنَةِ، فَبَیْنَمَا هُمَا یَمْشِیَانِ عَلَی السَّاحِلِ وَإِذَا غُلَامٌ یَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ فَأَخَذَ الْخَضِرُ بِرَأْسِهٖ فَاقْتَلَعَهٗ بِیَدِهٖ فَقَتَلَهٗ، فَقَالَ لَهٗ مُوْسٰی: ﴿ أَقَتَلْتَ نَفْسًا زَکِیَّةً بِغَیْرِ نَفْسٍ لَقَدْ جِئْتَ شَیْئًا نُکْرًا ﴾ قَالَ: ﴿ أَلَمْ أَقُلْ لَّكَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِیْعَ مَعِیَ صَبْرًا ﴾ قَالَ : وَهٰذِهٖ أَشَدُّ مِنَ الْأُوْلٰی قَالَ: ﴿ إِنْ سَأَلْتُكَ عَنْ شَیْءٍ بَعْدَهَا فَلَا تُصَاحِبْنِیْ قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَّدُنِّیْ عُذْرًا٥ فَانْطَلَقَا

حَتّٰى إِذَا أَتَيَآ أَهْلَ قَرْيَةٍ اسْتَطْعَمَآ أَهْلَهَا فَأَبَوْا أَنْ يُضَيِّفُوْهُمَا فَوَجَدَا فِيهَا جِدَارًا يُرِيدُ أَنْ يَنْقَضَّ ﴾۔ يَقُوْلُ. مَائِلٌ۔ فَقَالَ الْخَضِرُ بِيَدِهِ هٰكَذَا ﴿ فَأَقَامَهُ ﴾ فَقَالَ لَهُ مُوْسٰى: قَوْمٌ أَتَيْنَاهُمْ فَلَمْ يُضَيِّفُوْنَا وَلَمْ يُطْعِمُوْنَا، ﴿ لَوْ شِئْتَ لَا تَّخَذْتَ عَلَيْهِ أَجْرًا٥ قَالَ هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِي وَبَيْنِكَ سَأُنَبِّئُكَ بِتَأْوِيلِ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَلَيْهِ صَبْرًا ﴾)) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((يَرْحَمُ اللّٰهُ مُوْسٰى لَوَدِدْنَا أَنَّهُ كَانَ صَبَرَ حَتّٰى يَقُصَّ عَلَيْنَا مِنْ أَخْبَارِهِمَا)). قَالَ : فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((الْأُوْلٰى كَانَتْ مِنْ مُوْسٰى نِسْيَانًا)). قَالَ : ((وَجَآءَهُ عُصْفُوْرٌ حَتّٰى وَقَعَ عَلٰى حَرْفِ السَّفِينَةِ ثُمَّ نَقَرَ فِي الْبَحْرِ، فَقَالَ لَهُ الْخَضِرُ: مَا نَقَصَ عِلْمِي وَعِلْمُكَ مِنْ عِلْمِ اللّٰهِ إِلَّا مِثْلَ مَا نَقَصَ هٰذَا الْعُصْفُوْرُ مِنَ الْبَحْرِ)). قَالَ سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ وَكَانَ۔ يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ۔ يَقْرَأُ : (وَكَانَ أَمَامَهُمْ مَلِكٌ يَأْخُذُ كُلَّ سَفِينَةٍ صَالِحَةٍ غَصْبًا)، وَكَانَ يَقْرَأُ: (وَأَمَّا الْغُلَامُ فَكَانَ كَافِرًا) . (اسناده صحيح)

سورۂ کہف کی تفسیر

ترجمہ: سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ میں نے کہا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ نوف بکالی کہتا ہے کہ موسیٰ بن اسرائیل والے وہ موسیٰ نہیں ہیں جن کا قصہ خضر کے ساتھ مذکور ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ جھوٹ کہا اللہ کے دشمن نے میں نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے سنا ہے کہ وہ کہتے تھے کہ سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے موسیٰ علیہ السلام ایک دن خطبہ پڑھتے تھے بنی اسرائیل میں سو کسی نے پوچھا ان سے کہ کون شخص علم میں زیادہ ہے کہا موسیٰ نے کہ میں، سو عتاب کیا اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف کہ ایک بندہ میرے بندوں میں سے جہاں دو دریا ملتے ہیں کہ وہ تجھ سے زیادہ علم رکھتا ہے موسیٰ نے عرض کی کہ اے رب میں کیونکر اس تک پہنچوں سو فرمایا اللہ تعالیٰ نے لے لو ایک مچھلی ایک زنبیل میں پھر جہاں وہ کھو جائے وہ اسی جگہ ملے گا پھر موسیٰ چلے اور ان کے ساتھ ان کے خادم یوشع بن نون بھی چلے اور رکھ لی موسیٰ نے ایک مچھلی ایک زنبیل میں، سو چلے جاتے تھے رفیق ان کے اور وہ یہاں تک کہ پہنچے ایک پتھر پر اور دونوں سو گئے اور مچھلی کودنے لگی زنبیل سے نکل کر دریا میں چلی گئی اور اللہ تعالیٰ نے پانی کو اس کے چلنے کی جگہ میں روک دیا بہنے سے یہاں تک کہ ایک طاق سا بن گیا اور اس کا رستہ ویسا ہی بنا رہا اور موسیٰ علیہ السلام اور ان کے رفیق کے لیے ایک تعجب کی چیز ہوگئی اور دونوں وہاں سے اٹھ کر چلے باقی دن اور رات تک اور بھول گئے رفیق موسیٰ کے کہ خبر دے ان کو مچھلی کے حال سے پھر جب صبح ہوئی موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رفیق سے کہا ہمارا ناشتہ لاؤ اس سفر میں ہمیں بہت تھکن ہوئی۔ کہا راوی نے کہ نہیں تھکے موسیٰ مگر جبکہ آگے بڑھ گئے مکان مامور سے کہا رفیق نے دیکھئے جب آپ ٹھہرے تھے پتھر پر تو میں بھول گیا مچھلی اور نہیں بھلائی مجھے مگر شیطان نے کہ میں اس کا ذکر کروں آپ سے اور اس نے اپنی راہ لی دریا میں عجیب طور سے موسیٰ علیہ السلام نے کہا اسی کو تو ہم ڈھونڈتے تھے اپنے قدموں کے نشان کو (تاکہ اسی جگہ لوٹ کر

پہنچیں) سفیان نے کہا لوگ کہتے ہیں کہ اسی پتھر کے پاس ہے نہر آب حیات کی جس مردہ کو پہنچتا ہے پانی اس کا فوراً زندہ ہو جاتا ہے اور اس مچھلی سے کچھ کھا پی چکے تھے پھر جب اس پر پانی ٹپکا وہ زندہ ہوگئی غرض الٹے پاؤں چلے یہاں تک کہ اس پتھر پر پہنچے سو دیکھا ایک شخص کو کہ اپنا منہ چادر سے ڈھانپے ہوئے ہے موسیٰ علیہ السلام نے ان کو سلام کہا تو انہوں نے کہا تمہارے اس ملک میں سلام کہاں ہے تو کہا انہوں نے کہ میں موسیٰ ہوں کہا خضر علیہ السلام نے کہ موسیٰ بنی اسرائیل کے کہا ہاں' کہا اے موسیٰ! تم کو ایک علم ہے اللہ کے علموں میں سے کہ اللہ نے سکھایا ہے تم کو اور میں نہیں جانتا اس کو اور مجھے ایک علم ہے اللہ کے علموں میں سے کہ مجھے سکھایا ہے اللہ تعالیٰ نے کہ نہیں جانتے تم اس کو تو موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ بھلا تمہارے ساتھ چلوں میں کہ تم مجھے سکھاؤ اس میں سے کہ جو سکھائی ہے تم کو اللہ نے کام کی بات خضر علیہ السلام نے کہا تم صبر نہ کر سکو گے اور کیونکر صبر کرو گے تم ایسی بات پر جس کی تم کو خبر نہیں موسیٰ علیہ السلام نے کہا اللہ چاہے گا تو تم مجھے صابر پاؤ گے اور میں تمہاری نافرمانی نہ کروں گا کسی بات میں۔ خضر علیہ السلام نے کہا اگر تم میرے ساتھ رہنا چاہتے ہو تو مجھ سے کوئی خبر نہ پوچھنا جب تک کہ میں خود بیان نہ کروں۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا اچھا پھر خضر علیہ السلام اور موسیٰ علیہ السلام چلے دریا کے کنارے پر اور ان کے پاس ایک کشتی گزری اور دونوں نے کشتی والوں سے کہا کہ ہمیں چڑھا لو پھر پہچان لیا انہوں نے خضر علیہ السلام کو اور چڑھا لیا انہوں نے ان دونوں کو بغیر کرایہ کے، سو خضر علیہ السلام نے ایک تختہ اس کشتی کا توڑ ڈالا پس موسیٰ نے کہا ان لوگوں نے ہم کو بغیر کرایہ کے چڑھایا اور تم نے ان کی کشتی توڑ ڈالی کہ اس کے لوگ ڈوب جائیں یہ تو بڑا برا کام کیا تم نے خضر علیہ السلام نے کہا میں تم سے پہلے ہی کہہ چکا تھا کہ تم میرے ساتھ صبر نہ کر سکو گے۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا خیر تم مجھ پر الزام نہ رکھو جس کو میں بھول گیا اور میرے کام میں مشکل مت ڈالو پھر دونوں کشتی سے نکلے اور کنارے دریا کے چلے جاتے تھے کہ ایک لڑکا لڑکوں میں کھیل رہا تھا سو خضر علیہ السلام نے اس کا سر پکڑا اور اکھاڑ لیا اپنے ہاتھ سے اور وہ مر گیا موسیٰ علیہ السلام نے کہا تم نے ایک بے قصور جان مار ڈالی بغیر قصاص کے یہ بہت برا کام کیا خضر علیہ السلام نے کہا میں تم سے پہلے ہی کہہ چکا تھا کہ تم میرے ساتھ میں صبر نہ کر سکو گے۔ راوی نے کہا کہ یہ بات (یعنی بے قصور خون کرنا) پہلی بات سے زیادہ تعجب کی تھی موسیٰ علیہ السلام نے کہا اگر میں اب کچھ پوچھوں اس کے بعد تو تم مجھے اپنے ساتھ نہ رہنے دینا۔ میرا عذر اب پورا ہو چکا (یعنی اب عذر نہ کروں گا) پھر دونوں چلے یہاں تک کہ ایک گاؤں میں پہنچے اور وہاں کے لوگوں سے ضیافت طلب کی سو انہوں نے ان کی ضیافت سے انکار کر دیا اور کچھ نہ کھلایا اور اس میں ایک دیوار دیکھی کہ وہ گری پڑتی تھی۔ راوی کہتا ہے کہ وہ جھکی ہوئی تھی سو خضر علیہ السلام نے ہاتھ سے اشارہ کر دیا کہ وہ سیدھی ہوگئی موسیٰ نے کہا یہ ایسے لوگ ہیں کہ ہم ان کے پاس اترے اور انہوں نے ہماری ضیافت تک نہ کی اور نہ کھلایا اگر تم اس دیوار بنانے پر ان سے مزدوری لیتے تو بہت مناسب ہوتا خضر علیہ السلام نے کہا لو اب میری تمہاری جدائی ہے میں تمہیں ان سب باتوں کی حقیقت بتا دیتا ہوں جس پر تم صبر نہ کر سکے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ رحمت کرے موسیٰ علیہ السلام پر ہم چاہتے تھے کہ وہ ذرا صبر

کرتے کہ ان کی عجیب وغریب خبریں ہم سنتے۔ کہا راوی نے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پہلا سوال تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے سہواً کیا اور فرمایا آپ نے کہ ایک چڑی آئی کشتی کے کنارے پر اور اس نے اپنی چونچ ڈبوئی دریا میں سو خضر علیہ السلام نے فرمایا میرے اور تمہارے علم نے اللہ کے علم میں سے کچھ نہیں گھٹایا مگر جتنا کہ اس چڑیا نے دریا سے گھٹایا ہے۔ سعید بن جبیر نے کہا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما اس آیت کو یوں پڑھتے تھے۔ "وكان امامهم ملك ياخذ كل سفينة صالحة غضباً" اور پڑھتے تھے واما الغلام فكان كافرا۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور روایت کی یہ ابواسحاق ہمدانی نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے۔ اور روایت کی یہ زہری نے عبیداللہ سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے۔ ابومزاحم سمرقندی نے کہا کہ میں نے حج کیا فقط اسی نیت سے کہ میں سفیان سے یہ حدیث سنوں کہ وہ اس میں ایک چیز بیان کرتے تھے یہاں تک کہ سنا میں ان کو کہ کہتے تھے کہ روایت بیان کی ہم سے عمرو بن دینار نے اور میں سنا کرتا تھا سفیان سے اس سے پہلے اور ذکر نہیں کیا انہوں نے اس چیز کو۔

مترجم: اس قصہ میں بڑی فضیلت ہے علم کی اور معلوم ہوا کہ علم حاصل کرنے میں شرم نہ چاہیے اور اس کے لیے سفر اور طے منازل ضروری ہے اور اطاعت استاد کی موجب مزید علم ہے اور عصیان اس کا موجب حرمان اور یہ بھی جاننا چاہیے کہ اگر استاد یا پیر سے اگر کوئی امر خلاف شرع سرزد ہو تو موسیٰ علیہ السلام کی طرح ضرور اس سے دریافت کر لے اور ہرگز نہ شرمائے اور اسے بے مروتی اور بے ادبی نہ جانے بڑا ادب اللہ کا ہے کہ اس کا علم بے حد ہے اور معلومات بے عدد۔

❀❀❀❀

(٣١٥٠) عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((الْغُلَامُ الَّذِيْ قَتَلَهُ الْخَضِرُ طُبِعَ يَوْمَ طُبِعَ كَافِرًا)).

(اسناده صحيح) ظلال الجنة: (١٩٤، ١٩٥)

ترجمہ: ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ جس لڑکے کو خضر علیہ السلام نے مار ڈالا تھا وہ کافر پیدا ہوا تھا۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

❀❀❀❀

(١٣٥١) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِنَّمَا سُمِّيَ الْخَضِرَ لِأَنَّهُ جَلَسَ عَلٰى فَرْوَةٍ بَيْضَاءَ فَاهْتَزَّتْ تَحْتَهُ خَضِرًا)). (اسناده صحيح)

ترجمہ: ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ خضر علیہ السلام اس لیے ان کا نام ہوا کہ وہ بیٹھے خشک زمین پر جس

پر گھاس نہ تھی پھر وہ ان کے نیچے ہری ہوگئی اور خضر ہری چیز کو کہتے ہیں۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

❁❁❁❁

(۳۱۵۲) عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي قَوْلِهِ: ﴿ وَكَانَ تَحْتَهُ كَنْزٌ لَّهُمَا ﴾ قَالَ : ((ذَهَبٌ وَفِضَّةٌ)).

(اسناده ضعيف جدا) الروض النضير (۹٤۰) اس میں یزید بن یوسف ضعیف ہے(التقريب : ۷۷۹٤)

ترجمہ: ابی الدرداء علیہ السلام سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا ﴿وَكَانَ تَحْتَهُ كَنْزٌ لَّهُمَا﴾ یعنی اس دیوار کے نیچے جو حضرت خضر علیہ السلام نے بنائی تھی خزانہ تھا ان یتیموں کا فرمایا آپ نے سونا اور چاندی تھا۔

فائدہ : روایت کی ہم سے حسن بن علی بن خلال نے انہوں نے صفوان بن صالح سے انہوں نے ولید بن مسلم سے انہوں نے یزید بن یوسف صنعانی سے انہوں نے یزید بن جابر سے انہوں نے مکحول سے اسی اسناد سے مانند اس کے کہ خاتمہ سورۂ کہف میں قصص ماضیہ سے مذکور ہے قصہ اصحاب کہف کا اور قصہ دو بھائیوں کا کہ ایک صاحب باغ تھا اور قصہ آدم علیہ السلام کا اور قصہ موسیٰ علیہ السلام اور خضر علیہ السلام کا اور قصہ سکندر ذی القرنین کا اور اوامر سے حکم انشاء اللہ کہنے کا مستقبل کے ارادہ پر اور امر تلاوت قرآن کا اور امر نبی کو ان کے خدا کے ساتھ رہنے کا۔ اور نواہی سے نہی اطاعت سے غافلوں کے احوال آخرت سے اور وعید نار کی ظالموں کے لیے اور بیان دوزخ کے پردوں کا اور وعدہ جنات عدن اور انہار وغیرہ کا مؤمنین صالحین کے لیے اور تسخیر کرنا پہاڑوں کا اور سامنے آنا بندوں کا اور خطاب وعتاب اور تقسیم نامۂ اعمال کی اور خوف عاصیوں کا حشر میں اور مشرکوں کو خطاب ہونا کہ اپنے معبودوں کو پکارو اور جواب نہ دینا ان کا حشر میں اور آثار قیامت سے نفخ صور اور عرض جہنم وغیرہ اور وعید جہنم کی مشرکوں کے لیے اور ان کے لیے جو انبیاء سے ٹھٹھا کرتے ہیں اور وعدہ جنت کا صالحین کے لیے اور مضامین توحید سے رد اشراک فی الحکم کا اور رد اشراک فی العبادت کا اور اثبات توحید کا اور اسی طرح کے اور فوائد پسندیدہ مذکور ہیں۔

❁❁❁❁

(۳۱۵۳) عَنْ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي السَّدِّ قَالَ : ((يَحْفِرُونَهُ كُلَّ يَوْمٍ حَتّٰى إِذَا كَادُوْا يَخْرِقُوْنَهُ قَالَ الَّذِيْ عَلَيْهِمْ: إِرْجِعُوْا فَسَتَخْرِقُوْنَهُ غَدًا. قَالَ: فَيُعِيْدُهُ اللّٰهُ كَأَمْثَلِ مَا كَانَ حَتّٰى إِذَا بَلَغَ مُدَّتُهُمْ وَأَرَادَاللّٰهُ أَنْ يَبْعَثَهُمْ عَلَى النَّاسِ قَالَ الَّذِيْ عَلَيْهِمْ: إِرْجِعُوْا فَسَتَخْرِقُوْنَهُ غَدًا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ، وَاسْتَثْنٰى. قَالَ : فَيَرْجِعُوْنَ فَيَجِدُوْنَهُ كَهَيْئَتِهِ حِيْنَ تَرَكُوْهُ فَيَخْرِقُوْنَهُ وَيَخْرُجُوْنَ عَلَى النَّاسِ فَيَسْتَقُوْنَ الْمِيَاهَ، وَيَفِرُّالنَّاسُ مِنْهُمْ فَيَرْمُوْنَ بِسِهَامِهِمْ إِلَى السَّمَاءِ فَتَرْجِعُ مُخْضَبَةً بِالدِّمَاءِ، فَيَقُوْلُوْنَ. قَهَرْنَا مَنْ فِي الْأَرْضِ وَعَلَوْنَا مَنْ فِي السَّمَاءِ۔ قَسْوَةً وَعُلُوًّا۔ فَيَبْعَثُ اللّٰهُ

عَلَيْهِمْ نَغَفًا فِيْ أَقْفَائِهِمْ فَيُهْلِكُوْنَ)). قَالَ : ((فَوَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ إِنَّ دَوَابَّ الْأَرْضِ تَسْمَنُ وَتَبْطَرُ وَتَشْكَرُ شُكْرًا مِنْ لُحُوْمِهِمْ)). (اسناده صحيح) سلسلة الأحاديث الصحيحة (١٧٣٥)

تَرجَمَہ: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے دیوارِ سکندر کے باب میں مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یاجوج ماجوج اسے روز کھودتے ہیں یہاں تک کہ قریب پھٹنے کے ہو جاتی ہے پھر کہتا ہے جو ان پر حاکم ہے کہ پھر چلو کہ کل اس کو گرا دیں گے فرمایا آپ نے اللہ تعالیٰ اسے پھر اول روز سے زیادہ مضبوط کر دیتا ہے یہاں تک کہ جب ان کا وقت آ جائے گا اور اللہ کا ارادہ ہوگا کہ ان کو لوگوں پر نکالے کہے گا حاکم ان کا کہ پھر چلو کل اسے توڑ لیں گے اگر چاہے گا اللہ تعالیٰ اور ان شاء اللہ کہے گا فرمایا آپ نے پھر دوسرے روز لوٹ کر آئیں گے اور اس کو ویسا ہی ناقص پائیں گے جتنا اول روز توڑ گئے تھے پس سوراخ کر ڈالیں گے اس میں اور نکل پڑیں گے لوگوں پر اور سب دریاؤں کا پانی پی ڈالیں گے اور لوگ ان سے بھاگیں گے پھر وہ آسمان کی طرف تیر پھینکیں گے اور ان پر گرے گا تیر خون میں ڈوبا ہوا، سو بولیں گے کہ دبا لیا ہم نے زمین والوں کو اور چڑھائی کی آسمان والے یعنی خداوند تعالیٰ پر کہیں گے یہ اپنے دل کی سختی اور غرور سے، سو بھیجے گا ان پر اللہ تعالیٰ ایک کیڑا کہ پیدا ہوگا ان کی گردنوں میں اور وہ سب مر جائیں گے فرمایا آپ نے قسم ہے اس پروردگار کی کہ جان محمد کی اس کے ہاتھ میں ہے کہ زمین کے جانور اس کا گوشت کھا کھا کر موٹے ہو جائیں گے اور مٹکتے پھریں گے اور شکر کریں گے بخوبی۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ اسی طرح پر ہم نہیں جانتے اس کو مگر اسی سند سے۔

مترجم: یاجوج ماجوج دونوں اجیج نار سے مشتق ہیں اور اجیج کے معنی ضو اور شرر اس کا بسبب کثرت اور شدت ان کے مسمیٰ ہوئے وہ اس نام سے اور وہ یافث بن نوح کی اولاد سے ہیں۔ ضحاک نے کہا کہ وہ ایک گروہ ہیں ترک میں سے۔ اور سدی نے کہا کہ ترک یاجوج و ماجوج کا ایک گروہ ہے جب حضرت سکندر نے وہاں سد تیار کی تو یہ گروہ باہر رہ گیا۔ اور حذیفہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ یاجوج ایک گروہ ہیں اور ماجوج ایک گروہ ہیں اور ہر گروہ چار لاکھ کا ہے اور نہیں مرتا ان میں سے کوئی جب تک نہ دیکھ لے اپنے ہزار لڑکے قابل ہتھیار باندھنے کے اور وہ تین قسم ہیں ایک قسم درخت صنوبر کی مانند ہیں کہ طول ان کا ایک سو بیس گز ہے اور ایک گروہ ان میں ایسا ہے کہ عرض و طول ان کا برابر ہے ایک سو بیس گز ہے قد ان کا اور کوئی پہاڑ اور لوہا ان کی برابری نہیں کر سکتا اور تیسرا گروہ ایک کان بچھاتا ہے ایک اوڑھتا ہے نہیں پاتا وہ ہاتھی کو یا کسی اور وحشی جانور یا سور اور کتے کو مگر کھا جاتا ہے اور جو ان میں سے مر جاتا ہے اسے بھی کھا جاتے ہیں جب وہ نکلیں گے سر ان کے لشکر کا شام میں ہوگا اور ساقہ ان کا خراسان میں پی جائیں گے وہ نہریں مشرق کی اور بحیرہ طبریہ کہ ایک دریا ہے بہت بڑا غرض خروج ان کا بڑی نشانیوں سے ہے قیامت کے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(٣١٥٤) عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِيْ فَضَالَةَ الْأَنْصَارِيِّ۔ وَكَانَ مِنَ الصَّحَابَةِ۔ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ

يَقُولُ: ((إِذَا جَمَعَ اللّٰهُ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِيَوْمٍ لَا رَيْبَ فِيهِ، نَادٰى مُنَادٍ: مَنْ كَانَ أَشْرَكَ فِي عَمَلٍ۔ عَمِلَهُ لِلّٰهِ۔ أَحَدًا، فَلْيَطْلُبْ ثَوَابَهُ مِنْ عِنْدِ غَيْرِاللّٰهِ، فَإِنَّ اللّٰهَ أَغْنَى الشُّرَكَاءِ عَنِ الشِّرْكِ))۔ (اسنادہ حسن)

ترجمہ: ابوسعید بن فضالہ انصاری کہ اصحاب سے ہیں سنا انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے جب کہ اللہ تعالیٰ جمع کرے گا لوگوں کو قیامت کے دن کہ جس میں شک نہیں پکارے گا ایک پکارنے والا کہ جس نے شریک کیا ہو اللہ کا کسی عمل میں کسی کو کہ کیا ہو اللہ کے واسطے تو چاہیے کہ مانگ لے وہ ثواب اس کا اسی شریک سے کہ اللہ تعالیٰ بڑا بیزار ہے بہ نسبت اور شرکاء کے شرک سے۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر محمد بن بکر کی روایت سے۔

❁❁❁❁

۱۹۔ باب: وَمِنْ سُوْرَةِ مَرْيَمَ

تفسیر سورۂ مریم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(۳۱۵۵) عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِلٰى نَجْرَانَ، فَقَالُوا لِي: أَلَسْتُمْ تَقْرَءُونَ ﴿يَآ أُخْتَ هٰرُوْنَ﴾ وَقَدْ كَانَ بَيْنَ مُوسٰى وَعِيسٰى مَا كَانَ؟ فَلَمْ أَدْرِمَا أُجِيبُهُمْ. فَرَجَعْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ: ((أَلَا أَخْبَرْتَهُمْ أَنَّهُمْ كَانُوا يُسَمُّونَ بِأَنْبِيَائِهِمْ وَالصّٰلِحِينَ قَبْلَهُمْ))۔

(حسن) مختصر تحفة الودود

ترجمہ: مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ بھیجا مجھ کو رسول اللہ ﷺ نے نجران کے نصاریٰ کی طرف (مناظرہ کو) تو انہوں نے مجھ سے کہا کہ تم پڑھتے ہو ﴿یا اخت ہارون﴾ یعنی اے بہن ہارون کی (اور اس آیت میں خطاب ہے مریم کو) اور موسیٰ اور عیسیٰ کے درمیان بہت کچھ مدت تھی۔ مغیرہ نے کہا میں نے ان کا جواب نہ جانا اور لوٹا میں نبی ﷺ کی طرف اور آپ کو خبر دی تو آپ نے فرمایا کہ تو نے کیوں نہ خبر دی ان کو کہ عادت تھی اگلے لوگوں کی کہ پیغمبروں کے نام رکھا کرتے تھے اور جو صالحین ان سے پیشتر ہوتے۔ (یعنی یہ ہارون مریم کے بھائی ہیں اور موسیٰ علیہ السلام کے بھائی اور۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر ابن ادریس کی روایت سے۔

(۳۱۵۶) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ : قَرَأَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ﴿ وَأَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ ﴾ قَالَ : ((يُؤْتَى بِالْمَوْتِ كَأَنَّهُ كَبْشٌ أَمْلَحُ حَتّٰى يُوْقَفَ عَلَى السُّوْرِ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ، فَيُقَالُ: يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ! فَيَشْرَئِبُّوْنَ، وَيُقَالُ: يَا أَهْلَ النَّارِ! فَيَشْرَئِبُّوْنَ، فَيُقَالُ: هَلْ تَعْرِفُوْنَ هٰذَا؟ فَيَقُوْلُوْنَ: نَعَمْ، هٰذَا الْمَوْتُ، فَيُضْجَعُ فَيُذْبَحُ، فَلَوْلَا أَنَّ اللّٰهَ قَضٰى لِأَهْلِ الْجَنَّةِ الْحَيَاةَ وَالْبَقَاءَ لَمَاتُوْا فَرَحًا، وَلَوْلَا أَنَّ اللّٰهَ قَضٰى لِأَهْلِ النَّارِ الْحَيَاةَ فِيْهَا وَالْبَقَاءَ لَمَاتُوْا تَرَحًا)). [اسناده صحيح دون قوله: فلو ان الله قضى"]

ترجمہ: ابوسعید خدریؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت پڑھی ﴿ وانذرهم يوم الحسرة ﴾ یعنی ڈرا دے تو ان کو اے نبیؐ حسرت کے دن سے) فرمایا آپؐ نے موت کو لائیں گے ایک چتکبری بھیڑ کی صورت میں اور کھڑی ہوگی وہ دوزخ اور جنت کے بیچ کی دیوار پر اور کہا جائے گا اے جنت والو! سو وہ سر اٹھا کر دیکھنے لگیں گے اور کہا جائے گا اے دوزخیو! اور وہ بھی سر اٹھا کر دیکھنے لگیں گے پھر کہا جائے گا ان سب سے کہ تم اسے پہچانتے ہو وہ کہیں گے کہ ہاں یہ موت ہے پھر اسے لٹائیں گے اور ذبح کر دیں گے سو اگر اللہ تعالیٰ حکم کر چکا ہوتا جنت والوں کے لیے زندگی اور ہمیشہ رہنے کا تو وہ خوشی کے مارے مر جاتے اور اگر حکم نہ کر چکا ہوتا دوزخیوں کے لیے اس میں زندہ اور ہمیشہ رہنے کا تو وہ غم کے مارے مر جاتے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۳۱۵۷) حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((لَمَّا عُرِجَ بِيْ رَأَيْتُ إِدْرِيْسَ فِي السَّمَاءِ الرَّابِعَةِ)). (اسناده صحيح)

ترجمہ: ہم سے بیان کیا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب میں آسمان پر گیا معراج میں دیکھا میں نے ادریس علیہ السلام کو چوتھے آسمان پر۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور اس باب میں ابوسعیدؓ سے بھی روایت ہے کہ وہ نبی ﷺ سے بھی روایت کرتے ہیں۔ اور روایت کی سعید بن ابی عروبہ اور ہمام اور کئی لوگوں نے قتادہؓ سے انہوں نے انس بن مالکؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے یہ حدیث معراج کی طول کے ساتھ اور میرے نزدیک وہ اس سے مختصر ہے۔

❀❀❀❀

(۳۱۵۸) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِجِبْرَئِيْلَ: ((مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَزُوْرَنَا أَكْثَرَ مِمَّا تَزُوْرُنَا))؟ قَالَ : فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ ﴿ وَمَا نَتَنَزَّلُ إِلَّا بِأَمْرِ رَبِّكَ لَهُ مَا بَيْنَ أَيْدِيْنَا وَمَا خَلْفَنَا ﴾ إِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ .

(اسناده صحيح)

ترجمہ: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبرئیل سے کہ تم کیوں نہیں آتے ہمارے پاس اس سے زیادہ جتنا اب آتے ہو۔ راوی نے کہا کہ پھر اس پر یہ آیت اتری ﴿وَمَا نَتَنَزَّلُ إِلَّا بِأَمْرِ رَبِّكَ﴾ یعنی نہیں اترتے ہیں ہم مگر تیرے رب کے حکم سے اسی کا ہے جو ہمارے آگے ہے اور پیچھے ہے آخر آیت تک۔ (یہ جبرئیل کی طرف سے) اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور اترتے وقت آسمان پیچھے ہو جاتا ہے زمین آگے چڑھتے وقت زمین پیچھے آسمان آگے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

❀❀❀❀

(۳۱۵۹) **عَنِ** السُّدِّيِّ قَالَ: سَأَلْتُ مُرَّةَ الْهَمْدَانِيَّ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى: ﴿ **وَإِنْ مِنْكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا** ﴾، فَحَدَّثَنِي: أَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ مَسْعُودٍ حَدَّثَهُمْ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((**يَرِدُ النَّاسُ النَّارَ، ثُمَّ يَصْدُرُونَ عَنْهَا بِأَعْمَالِهِمْ، فَأَوَّلُهُمْ كَلَمْحِ الْبَرْقِ، ثُمَّ كَالرِّيحِ، ثُمَّ كَحُضْرِ الْفَرَسِ، ثُمَّ كَالرَّاكِبِ فِي رَحْلِهِ، ثُمَّ كَشَدِّ الرَّجُلِ، ثُمَّ كَمَشْيِهِ**)). (اسناده صحيح) سلسلة الأحاديث الصحيحة (۳۱۱)

ترجمہ: سدی نے کہا پوچھا میں نے مرہ ہمدانی سے مطلب اس کا ﴿وَإِنْ مِنْكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا﴾ یعنی کوئی تم میں سے ایسا نہیں ہے جو دوزخ پر وارد نہ ہو تو کہا مجھ سے مرہ نے کہ بیان کیا مجھ سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے: وارد ہوں گے لوگ دوزخ میں پھر اس سے نکلیں گے اپنے عملوں کے موافق، سو پہلا گروہ ایسا جائے گا جیسے بجلی چمکتی ہے، دوسرا جیسے ہوا، تیسرا جیسے گھوڑا دوڑے، چوتھا جیسے سوار اونٹ کا، پانچواں جیسے آدمی دوڑتا ہوا، چھٹا جیسے آدمی چلتا ہو۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ اور روایت کی ہے شعبہ نے سدی سے اور مرفوع نہیں کیا اس کو۔

❀❀❀❀

(۳۱۶۰) **عَنْ** مُرَّةَ، قَالَ عَبْدُاللّٰهِ: ﴿ **وَإِنْ مِنْكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا** ﴾ قَالَ: يَرِدُونَهَا ثُمَّ يَصْدُرُونَ بِأَعْمَالِهِمْ.

(صحيح موقوف وهو في حكم المرفوع)

ترجمہ: روایت ہے مرہ سے، کہ عبداللہ (بن مسعود) نے آیت مذکورہ کی تفسیر میں فرمایا کہ وارد ہوں گے لوگ دوزخ میں پھر نکلیں گے اس سے اپنے عملوں کے مطابق۔

فائدہ: روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے عبدالرحمٰن سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے سدی سے اس کی مانند۔ عبدالرحمٰن نے کہا میں نے شعبہ سے کہا کہ اسرائیل نے مجھ سے بیان کیا کہ سدی نے روایت کی مرہ سے انہوں نے عبداللہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے شعبہ نے کہا اور سنی ہے میں نے یہ روایت سدی سے مرفوعاً لیکن میں چھوڑتا ہوں اس کو قصداً یعنی رفع نہیں کرتا۔

❀❀❀❀

(٣١٦١) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((إِذَا أَحَبَّ اللّٰهُ عَبْدًا نَادٰى جِبْرَئِيْلَ: إِنِّي قَدْ أَحْبَبْتُ فُلَانًا فَأَحِبَّهُ قَالَ : فَيُنَادِي فِي السَّمَاءِ، ثُمَّ تُنْزَلُ لَهُ الْمَحَبَّةُ فِي أَهْلِ الْأَرْضِ، فَذٰلِكَ قَوْلُ اللّٰهِ: ﴿ إِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا ﴾ وَإِذَا أَبْغَضَ اللّٰهُ عَبْدًا نَادٰى جِبْرَئِيْلَ إِنِّي قَدْ أَبْغَضْتُ فُلَانًا، فَيُنَادِي فِي السَّمَاءِ، ثُمَّ تُنْزَلُ لَهُ الْبَغْضَاءُ فِي الْأَرْضِ)).

(اسناده صحيح) سلسلة الأحاديث الضعيفة تحت الحديث (٢٢٠٧)

ترجمہ: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب اللہ دوست رکھتا ہے کسی بندے کو جبرئیل علیہ السلام سے فرماتا ہے کہ میں نے فلانے کو دوست کیا ہے سو تم بھی اسے دوست رکھو پھر جبرئیل پکار دیتے ہیں آسمان میں پھر اتاری جاتی ہے اس کی محبت زمین والوں میں یہی مطلب ہے اس آیت کا ﴿إِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا﴾ یعنی جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کیے رحمٰن ان کی محبت ڈال دے گا آخر آیت تک اور جب دشمن رکھتا ہے اللہ تعالیٰ کسی بندے کو فرماتا ہے جبرئیل علیہ السلام سے میں نے فلانے کو دشمن کیا تم بھی اسے دشمن رکھو پھر جبرئیل پکار دیتے ہیں آسمان میں اور اتاری جاتی ہے عداوت اس کی زمین والوں کے دل میں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور روایت کی عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن دینار نے اپنے باپ سے انہوں نے ابوصالح سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اس کی مانند۔

❀❀❀❀

(٣١٦٢) عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ: سَمِعْتُ خَبَّابَ بْنَ الْأَرَتِّ يَقُولُ : جِئْتُ الْعَاصَ بْنَ وَائِلٍ السَّهْمِيَّ أَتَقَاضَاهُ حَقًّا لِي عِنْدَهُ. فَقَالَ : لَا أُعْطِيكَ حَتّٰى تَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ. فَقُلْتُ: لَا، ثُمَّ تَمُوتَ حَتّٰى تُبْعَثَ. قَالَ ؟ وَإِنِّي لَمَيِّتٌ ثُمَّ مَبْعُوثٌ؟ فَقُلْتُ: نَعَمْ. فَقَالَ : إِنَّ لِي هُنَاكَ مَالًا وَوَلَدًا فَأَقْضِيكَ، فَنَزَلَتْ ﴿ أَفَرَأَيْتَ الَّذِي كَفَرَ بِاٰيَاتِنَا وَقَالَ لَأُوتَيَنَّ مَالًا وَّوَلَدًا ﴾ الآية. (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے مسروق سے، کہا انہوں نے: سنا میں نے خباب بن ارت سے وہ کہتے ہیں کہ آیا میں عاص بن وائل کے پاس اپنا حق لینے کو (وہ کافر تھا) سو اس نے کہا میں تجھے ہرگز نہ دوں گا جب تک کہ تو منکر نہ ہوگا محمد (ﷺ) کا میں نے کہا میں ان کا کبھی منکر نہ ہوں گا یہاں تک کہ تو مر کر اٹھے اس نے کہا میں مر کر پھر اٹھوں گا؟ میں نے کہا ہاں۔ کہا وہاں میرا مال ہوگا اور اولاد سو میں وہاں تیرا حق ادا کروں گا اس پر یہ آیت اتری ﴿أَفَرَأَيْتَ﴾ سے آخر تک۔ یعنی بھلا دیکھ تو اس کو جو منکر ہوا ہماری آیتوں کا اور کہا اس نے کہ ملے گا مجھ کو مال اور اولاد۔

فائدہ: روایت کی ہم نے ہناد سے انہوں نے ابومعاویہ سے انہوں نے اعمش سے مانند اس کے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

خاتمہ سورۂ مریم میں مذکور ہے قصص ماضیہ سے قصہ زکریا علیہ السلام کا، اور پیدا ہونا حضرت یحییٰ علیہ السلام کا، اور قصہ مریم علیہا السلام اور پیدا ہونا عیسیٰ علیہ السلام کا، اور قصہ ابراہیم علیہ السلام کا اور مناظرہ ان کے باپ کے ساتھ، اور تذکرہ موسیٰ، اسماعیل اور ادریس علیہم السلام کے حال کی اجمالاً اور سوائے اس کے اور بہت سے فوائد متفرقہ مذکور ہیں۔

❀❀❀❀

٤٠۔ باب: وَمِنْ سُوْرَةِ طٰهٰ

تفسیر سورۂ طٰہٰ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(٣١٦٣) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: لَمَّا قَفَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ خَيْبَرَ أَسْرٰى لَيْلَةً حَتّٰى أَدْرَكَهُ الْكَرٰى أَنَاخَ فَعَرَّسَ ثُمَّ قَالَ: ((**يَا بِلَالُ! اكْلَأْ لَنَا اللَّيْلَةَ**)). قَالَ: فَصَلّٰى بِلَالٌ، ثُمَّ تَسَانَدَ إِلٰى رَاحِلَتِهِ مُسْتَقْبِلَ الْفَجْرِ، فَغَلَبَتْهُ عَيْنَاهُ فَنَامَ فَلَمْ يَسْتَيْقِظْ أَحَدٌ مِنْهُمْ، وَكَانَ أَوَّلَهُمْ اسْتِيْقَاظًا النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: ((**أَيْ بِلَالُ**))، فَقَالَ بِلَالٌ: بِأَبِي أَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَخَذَ بِنَفْسِي الَّذِي أَخَذَ بِنَفْسِكَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**اقْتَادُوْا**))، ثُمَّ أَنَاخَ فَتَوَضَّأَ فَأَقَامَ الصَّلٰوةَ، ثُمَّ صَلّٰى مِثْلَ صَلَاتِهِ فِي الْوَقْتِ فِي تَمَكُّثٍ، ثُمَّ قَالَ: ((﴿ **أَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِيْ** ﴾)). (اسناده صحیح) الارواء (٢٦٣) صحیح ابی داؤد (٤٦١۔ ٤٦٣)

ترجمہ: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا جب رسول اللہ ﷺ خیبر سے لوٹے رات کو چلے جاتے تھے کہ پہنچی آپ کو نیند اور آپ نے اونٹ بٹھائے اور سو رہے اور فرمایا اے بلال تم ہمارے لیے ہوشیار رہو رات کو۔ کہا راوی نے کہ پھر نماز پڑھی بلال رضی اللہ عنہ نے پھر تکیہ لگایا اپنے کجاوے کا اور منہ کیا مشرق کی طرف پھر آنکھ جھپک گئی اور سو گئے اور کوئی نہ جاگا ان میں سے اور پہلے رسول اللہ ﷺ جاگے اور کہا اے بلالؓ (یہ کیا کیا) سو بلالؓ نے عرض کی میرا باپ فدا ہو آپ پر اے رسول اللہ کہ میرے روح کو اسی نے پکڑ رکھا تھا جس نے آپ کے روح کو پکڑ رکھا تھا تو آپ نے فرمایا چلو اونٹوں کو لے چلو پھر آپؐ نے آگے جا کر اونٹ بٹھائے اور وضو کیا اور تکبیر کہی اور نماز پڑھی جیسے وقت میں نماز پڑھا کرتے تھے ٹھہر ٹھہر کر پھر فرمایا آپ نے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ قائم کر نماز کو میری یاد کے لیے (یعنی جو بھول جائے نماز کو جب یاد آئے پڑھ لے)۔

فائدہ: یہ حدیث غیر محفوظ ہے۔ روایت کیا اس کو کئی حافظان حدیث نے زہری سے انہوں نے سعید بن مسیبؒ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور نہیں ذکر کیا اس سند میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا۔ اور صالح بن ابی الاخضر ضعیف ہیں حدیث میں۔ ضعیف کہا ان کو یحییٰ بن سعید قطان نے اور لوگوں نے ان کے حافظہ کی طرف سے۔ خاتمہ سورہ طٰہٰ میں قصص ماضیہ سے قصہ موسیٰ علیہ السلام کا ہے بالتفصیل اور قصہ

آدم علیہ السلام کا اور صفات الٰہی سے استواء اللہ تعالیٰ کا عرش پر اور ملکیت اس کی آسمان وزمین پر اور علم اس کا اور توحید الوہیت اور خوبی اس کی اور صفات قرآن سے نازل ہونا اس کا رفع مشقت کے لیے اور نصیحت کے لیے اور عربی ہونا اس کا اور نہی جلد پڑھنے سے اس کے ضال اور شقی نہ ہونا کسی کا اس کے تابعون سے اور وعید تنگی رزق کی اس لیے جو قرآن سے منہ موڑے اور اندھا ہونا اس کا قیامت میں اور مذمت اس پر ایمان نہ لانے کی اور آثار قیامت سے مذکور ہے نفخ اور حدیث گنہگاروں کی اور گفتگوان کی دنیا کی زندگی کی مقدار میں اور پہاڑوں کا اڑنا اور زمین کا برابر ہونا اور اتباع داعی کا یعنی عزرائیل کا اور آوازوں کا بیٹھ جانا رحمٰن کے خوف سے اور نہ ہونا شفاعت کا بغیر اذن اللہ کے اور ذلیل ہونا مونہوں کا اس کے آگے اور محرومی ظالم کی اور جزا صالح کی اور اسی طرح کے اور فوائد پسندیدہ مذکور ہیں۔

❀❀❀❀

وَمِنْ سُوْرَةِ الْأَنْبِيَاءِ

تفسیر سورۂ انبیاء

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(٣١٦٤) عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((**وَيْلٌ وَادٍ فِيْ جَهَنَّمَ يَهْوِيْ فِيْهِ الْكَافِرُ أَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا قَبْلَ أَنْ يَبْلُغَ قَعْرَهُ**)).

(اسناده ضعيف) التعليق الرغيب (٤/٢٢٩) (اس کی سند دراج عن ابی الہیثم اور ابن لہیعہ کی وجہ سے ضعیف ہے)

ترجمہ: ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ویل ایک نالہ ہے جہنم میں کہ گرتا چلا جاتا ہے کافر اس میں چالیس برس تک اور نہیں پہنچتا اس کے گہراؤ میں۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے مرفوع نہیں جانتے مگر ابن لہیعہ کی روایت سے۔

❀❀❀❀

(٣١٦٥) عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَجُلًا قَعَدَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّ لِيْ مَمْلُوْكِيْنَ يُكَذِّبُوْنَنِيْ وَيَخُوْنُوْنَنِيْ وَيَعْصُوْنَنِيْ وَأَشْتُمُهُمْ وَأَضْرِبُهُمْ فَكَيْفَ أَنَا مِنْهُمْ؟ قَالَ: ((**يُحْسَبُ مَا خَانُوْكَ وَعَصَوْكَ وَكَذَّبُوْكَ، وَعِقَابُكَ إِيَّاهُمْ فَإِنْ كَانَ عِقَابُكَ إِيَّاهُمْ بِقَدْرِ ذُنُوْبِهِمْ كَانَ كَفَافًا لَا لَكَ وَلَا عَلَيْكَ، وَإِنْ كَانَ عِقَابُكَ إِيَّاهُمْ دُوْنَ ذُنُوْبِهِمْ كَانَ فَضْلًا لَكَ، وَإِنْ كَانَ عِقَابُكَ إِيَّاهُمْ فَوْقَ ذُنُوْبِهِمْ اقْتُصَّ لَهُمْ مِنْكَ الْفَضْلُ**))، قَالَ: فَتَنَحَّى الرَّجُلُ فَجَعَلَ يَبْكِيْ وَيَهْتِفُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَمَا تَقْرَأُ كِتَابَ اللّٰهِ: ﴿ **وَنَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا** ﴾ **الْآيَةَ**)) فَقَالَ الرَّجُلُ: وَاللّٰهِ! يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا أَجِدُ لِيْ وَلَهُمْ شَيْئًا خَيْرًا مِنْ

مُفَارَقَتِهِمْ أُشْهِدُكَ أَنَّهُمْ أَحْرَارٌ كُلُّهُمْ. (صحيح الاسناد)

ترجمہ: ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھا اور اس نے عرض کی کہ اے رسول اللہ کے میرے غلام ہیں کہ مجھ سے جھوٹ بولتے ہیں اور میرے مال میں خیانت کرتے ہیں اور میرا کہنا نہیں مانتے اور میں انہیں گالیاں دیتا ہوں اور مارتا ہوں سو میرا ان کا کیا حال ہوگا فرمایا آپؐ نے شمار کی جائے گی خیانت اور نافرمانی اور جھوٹ ان کا اور سزا دینا تیرا ان کے لیے سو اگر سزا تیری ان کو موافق ان کی تقصیر کے ہوئی تو تو اور وہ برابر ہو گئے نہ تیرا حق ان پر رہا اور نہ ان کا تجھ پر اور اگر سزا تیری ان کے قصور سے کم پہنچی تو تیرا حق ان پر باقی رہا اور اگر سزا تیری ان کی تقصیر سے زیادہ ہوئی تو تجھ سے بدلہ لیا جائے گا زیادتی کا کہا راوی نے پھر جدا ہوا وہ شخص روتا اور چلاتا اور فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: کیا نہیں پڑھی تو نے کتاب اللہ کی کہ فرماتا ہے اس میں ﴿وَنَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا﴾ یعنی رکھیں گے ہم ترازو انصاف کی قیامت کے دن سو ظلم نہ ہوگا کسی شخص پر کچھ، سو اس شخص نے کہا کہ قسم ہے اللہ کی اے رسول اللہ کے میں نہیں پاتا کوئی امر اپنے اور ان کے لیے بہتر اس سے کہ جدا ہوں وہ مجھ سے سو میں آپ کو گواہ کرتا ہوں کہ وہ سب آزاد ہیں۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر عبدالرحمٰن بن غزوان کی روایت سے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(٣١٦٦) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَمْ يَكْذِبْ إِبْرٰهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا فِي ثَلَاثٍ: قَوْلِهِ: ﴿ إِنِّي سَقِيمٌ ﴾ وَلَمْ يَكُنْ سَقِيمًا. وَقَوْلِهِ لِسَارَةَ: أُخْتِي وَقَوْلِهِ: ﴿ بَلْ فَعَلَهُ كَبِيرُهُمْ ﴾)). (اسناده صحيح) صحيح ابى داؤد (١٩١٦)

ترجمہ: ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابراہیم علیہ السلام نے کبھی جھوٹ نہیں بولے کسی مقام میں مگر تین جگہ ایک تو کہا (ان کافروں سے جوان کو اپنی عیدگاہ میں لے جانا چاہتے تھے) کہ میں بیمار ہوں اور بیمار نہ تھے دوسرے کہا انہوں نے سارہ کو (کہ بیوی آپ کی تھیں) کہ یہ میری بہن ہیں، تیسرے کہا (بت پرستوں سے جنہوں نے کہا تھا کہ ہمارے بت تم نے توڑے) بلکہ توڑے ہیں ان کے بڑے بت نے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

مترجم: طیبی نے کہا کہ اصل میں یہ سب معارض ہیں مگر چونکہ صورت ان کی کذب ہے اس لیے آپ نے اس کو کذب فرمایا کہ شانِ انبیاء سے یہ بعید ہے اور ہر ایک امر کی تاویل صحیح ہو سکتی ہے مثلاً آپ نے کہا میں سقیم ہوں یعنی سقیم القلب یعنی رنجیدہ ہوں تمہاری گمراہی دیکھ کر اور سارہ کو جو اپنی بہن فرمایا وہ مؤمنہ تھیں اور آپ مؤمن اور مؤمنین و مؤمنات بھائی بہن ہیں اور بت شکنی کی نسبت جو بڑے بت کی طرف کی اس میں یہ کہا کہ اسی نے توڑا ہوگا اگر یہ بولتے ہوں تو یہ جملہ شرطیہ ہے اس سے معلوم ہوا کہ اگر نہیں بولتے تو اور نے توڑا ہوگا مگر وہ بے وقوف اس تعریض کو نہ سمجھے۔

(٣١٦٧) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِالْمَوْعِظَةِ فَقَالَ : ((يَاأَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّكُمْ مَحْشُوْرُوْنَ إِلَى اللّٰهِ عُرَاةً غُرْلًا))، ثُمَّ قَرَأَ: ﴿ كَمَا بَدَأْنَآ أَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيْدُهُ ﴾ إِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ. قَالَ: ((أَوَّلُ مَنْ يُكْسٰى يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِبْرٰهِيْمُ، وَإِنَّهُ سَيُؤْتٰى بِرِجَالٍ مِنْ أُمَّتِيْ فَيُؤْخَذُبِهِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ فَأَقُوْلُ رَبِّ أُصَيْحَابِيْ فَيُقَالُ: إِنَّكَ لَا تَدْرِيْ مَا أَحْدَثُوْا بَعْدَكَ، فَأَقُوْلُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ ﴿ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَّا دُمْتُ فِيْهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ كُنْتَ أَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ وَأَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌo إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ ﴾ الاٰيَةَ، فَيُقَالُ : هٰؤُلَاءِ لَمْ يَزَالُوْا مُرْتَدِّيْنَ عَلٰى أَعْقَابِهِمْ مُنْذُ فَارَقْتَهُمْ)). (اسناده صحيح)

ترجمہ: ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعظ کو کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ اے لوگو تم حشر میں آؤ گے اللہ تعالیٰ کے سامنے ننگے بغیر ختنہ کے پھر پڑھی آپ نے یہ آیت ﴿ كما بدانا اول خلق نعيده ﴾ یعنی فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ جیسے پیدا کیا ہم نے آدمی کو پھر دوبارہ ویسا ہی پیدا کریں گے۔ آخر آیت تک۔ فرمایا آپ نے پہلے جس کو کپڑے پہنائے جائیں گے قیامت کے دن ابراہیم علیہ السلام ہوں گے اور کچھ اور لوگوں کو لائیں گے میرے اصحاب سے اور ان کو بائیں طرف لے جائیں گے (جدھر دوزخ ہے) میں کہوں گا اے رب یہ تو میرے اصحاب ہیں، سو مجھ سے فرشتے کہیں گے تم نہیں جانتے کہ کیا کیا نئی باتیں نکالیں انہوں نے (دین میں) تمہارے بعد، سو میں کہوں گا جیسے اس نیک بندے نے کہا (یعنی عیسیٰ علیہ السلام نے) ﴿ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا ﴾ سے آخر آیت تک۔ یعنی میں واقف تھا ان کے حال سے جب تک میں تھا پھر جب تو نے مجھے اٹھالیا تو نگہبان تھا ان کے حال پر اور تو ہر چیز سے واقف ہے اگر عذاب کرے تو ان کو وہ تیرے بندے ہیں اور اگر بخشے تو ان کو تو زبردست ہے حکمت والا پھر کہا جائے گا مجھ سے کہ یہ لوگ پھر گئے اپنے حالتِ اولیٰ پر جب سے تو نے ان کو چھوڑا تھا انہوں نے دین میں بدعتیں نکالیں اور رسوم جاہلیت کے پابند ہو گئے۔

فائدہ: روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے جعفر بن محمد سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے مغیرہ بن نعمان سے مانند اس حدیث کے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی سفیان ثوری نے مغیرہ بن نعمان سے مانند اس کے۔

مترجم: اس حدیث میں بڑی تنبیہ ہے ان لوگوں کو جو اپنے رسوم آبائی کے پابند ہیں یا دین میں جنہوں نے نئی باتیں نکالیں ہیں جیسے مولود کی مجلسیں تعزیت کی مجلس مُردوں کے عرس قبور کے حیلے فاتحہ کے جھمیلے شادیوں کی دھوم غمی کی رسوم۔ اس حدیث سے ظاہر ہے کہ وہ لوگ جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت سے فیض یاب ہوئے اور آپ کو بچشم خود دیکھا جب بسبب احداث فی الدین کے دوزخ میں گئے تو اور کسی کی کیا حقیقت ہے۔ معاذ اللہ من ذالک۔

خاتمہ سورہ انبیاء میں قصصِ ماضیہ سے مذکور ہے قصہ ابراہیم علیہ السلام کا اور مناظرہ ان کا باپ سے اور اپنی قوم سے اور گلزار

ہونا آگ کا ان پر اور تذکر لوط' اور نوح علیہما السلام کی احوال کے۔ اور قصہ داؤد علیہ السلام کے فیصلہ کا بکریوں کے بارے میں اور ترمیم کرنا سلیمان علیہ السلام کا اس فیصلہ کو اور تذکرایوب' اسماعیل' ادریس' ذوالکفل' ذوالنون اور زکریا علیہم السلام کے حال کی۔ اور اوصاف مشترکہ انبیاء ممدوحین کے جیسے نیکیوں میں دوڑنا اللہ کو خوف و امید سے پکارنا اور اس سے ڈرنا اور تذکیر احسان مریم کے اور پھونک دینا روح کا ان کی طرف اور علاماتِ قیامت سے قریب ہونا بندوں کے حساب کا اور اثبات حشر کا اور نفی ولد کی پروردگار سے اور رکھنا ترازوں کا اور تولنا بندوں کے عملوں کا اور وعدہ یاجوج و ماجوج کے خروج اور حسرت کافروں کی اپنے حالوں پر اور اترنا معبودانِ باطل کا جہنم میں اور دور رہنا نیکوں کا جہنم سے اور خوش رہنا ان کا اور نہ گھبرانا نفخہ صور سے۔ اور ملاقات ملائکہ کی اور بشارت دینا ان کا آسمانوں کو خط کی طرح لپیٹ لینا اور وعدہ نیک بندوں کے وارث کر دینے کا زمین میں اور معلوم نہ ہونا قیامت کے وقت کا نبی ﷺ کو۔ اور بہت سے فوائد متفرقہ مذکور ہیں۔ چنانچہ مشورہ کرنا کفار مکہ کا رسول کی ایذا دہی کے بارے میں اور تذکیر ارسال رجال کے طرف امتوں کے تمثن انزالِ کتاب پر اور قذف حق اوپر باطل کے اور ردّ اشراک فی الالوہیت کا اور طلب دلیل مشرکوں سے۔ اور اجماع تمام پیغمبروں کا توحیدالوہیت پر اور نفی ولدِ خداوند تعالیٰ سے اور سبقت نہ کرنا بندگانِ مقبولین کا خداوند تعالیٰ کے آگے کلام میں اور رتق وفتق آسمانوں کا اور پہاڑوں اور راہوں کا ہونا زمین میں۔ اور پیدا کرنا لیل ونہار وشمس وقمر کا۔ اور مذاق کرنا کافروں کا نبی ﷺ کے ساتھ۔ اور اجماع سب امتوں کا جو آسمانی دین رکھتے ہیں توحید پر۔ اور اختلاف نالائقوں کا اس امر اجماعی میں مشکور ہونا صالحون کی سعی کا۔ اور دور رہنے محسنین کے جہنم سے اور نہ سننا اس کے آواز کا اور رحمۃ اللعالمین ہونا ہمارے نبی ﷺ کا۔

❁❁❁❁

۲۲۔ باب: وَمِنْ سُوْرَةِ الْحَجِّ
تفسیر سورۂ حج

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(۳۱۶۸) عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : لَمَّا نَزَلَتْ : ﴿ يٰأَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ إِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيْمٌ ﴾ إِلٰى قَوْلِهٖ ﴿ وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ ﴾ قَالَ: أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ هٰذِهِ الْآيَةُ وَهُوَ فِيْ سَفَرٍ قَالَ : ((أَتَدْرُوْنَ! أَيُّ يَوْمٍ ذٰلِكَ؟)) فَقَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ أَعْلَمُ قَالَ : ((ذٰلِكَ يَوْمٌ يَقُوْلُ اللّٰهُ لِآدَمَ ابْعَثْ بَعْثَ النَّارِ، فَقَالَ : يَارَبِّ! وَمَا بَعْثُ النَّارِ؟ قَالَ : تِسْعُمِائَةٍ وَتِسْعَةٌ وَتِسْعُوْنَ فِي النَّارِ وَوَاحِدٌ إِلَى الْجَنَّةِ، فَأَنْشَأَ الْمُسْلِمُوْنَ يَبْكُوْنَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :((قَارِبُوْا وَسَدِّدُوْا فَإِنَّهَا لَمْ تَكُنْ نُبُوَّةٌ قَطُّ إِلَّا كَانَ بَيْنَ يَدَيْهَا جَاهِلِيَّةٌ، قَالَ : فَيُؤْخَذُ الْعَدَدُ مِنَ الْجَاهِلِيَّةِ فَإِنْ تَمَّتْ وَإِلَّا كَمُلَتْ مِنَ الْمُنَافِقِيْنَ. وَمَا مَثَلُكُمْ وَالْأُمَمِ إِلَّا كَمَثَلِ الرَّقْمَةِ فِيْ ذِرَاعِ الدَّابَّةِ أَوْ كَالشَّامَةِ فِيْ جَنْبِ

الْبَعِيرِ)) ثُمَّ قَالَ : ((إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ تَكُونُوا رُبُعَ أَهْلِ الْجَنَّةِ)) فَكَبَّرُوا ثُمَّ قَالَ : ((إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ تَكُونُوا ثُلُثَ أَهْلِ الْجَنَّةِ)) فَكَبَّرُوا، ثُمَّ قَالَ: ((إِنِّي لَأَرْجُوا أَنْ تَكُونُوا نِصْفَ أَهْلِ الْجَنَّةِ)) فَكَبَّرُوا، قَالَ : وَلَا أَدْرِي قَالَ : الثُّلُثَيْنِ أَمْ لَا؟ .(ضعيف الاسناد) التعليق الرغيب : ٤/ ٢٢٩) (اس میں ابن جدعان ضعیف ہے)

ترجمہ: عمران بن حصین سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب اتری یہ آیت اے لوگو! ڈرو تم تحقیق کہ زلزلہ قیامت کا بڑی ڈراونی شے ہے ﴿ولكن عذاب الله شديد﴾ تک۔ اوران دنوں آپ ﷺ سفر میں تھے فرمایا آپ ﷺ نے تم جانتے ہو کہ وہ کون سا دن ہے صحابیوں نے عرض کی کہ اللہ اور رسول اس کا خوب جانتے ہیں آپ نے فرمایا یہ وہ دن ہے کہ فرمائے گا اللہ تعالیٰ آدم علیہ السلام سے کہ چھانٹو تم لشکر دوزخ کا اور وہ عرض کریں گے اے پروردگار میرے کیا ہے لشکر دوزخ کا فرمائے گا اللہ تعالیٰ نوسوننانوے شخص دوزخ میں ہیں اور ایک جنت میں سو مسلمان سب یہ سن کر رونے لگے اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ڈھونڈتے رہو نزدیکی اللہ تعالیٰ کی اور درمیان کی راہ چلو اس لیے کہ کبھی نبوت نہیں ہوئی مگر قبل اس کے زمانہ تھا جاہلیت کا (یعنی کفر کا) فرمایا آپ نے کہ پوری کی جائے گی گنتی دوزخیوں کی جاہلیت کے لوگوں سے پھر اگر پوری ہو گئی گنتی تو خیر نہیں تو تمام کی جائے گی منافقوں سے اور تمہاری مثال اگلی امتوں کے آگے ایسی ہے جیسے سفید و سیاہ تل کے بازو میں یا ایک تل اونٹ کی پسلی میں پھر فرمایا آپ نے امید رکھتا ہوں کہ تم چوتھائی ہو جنت والوں کے سو سب صحابہ نے اللہ اکبر کہا (شکر کی راہ سے) پھر فرمایا آپ نے میں امید کرتا ہوں کہ ہو تم تہائی جنت والوں کے پھر سب نے اللہ اکبر کہا پھر فرمایا آپ نے میں امید رکھتا ہوں کہ تم نصف جنت والوں کے پھر سب نے اللہ اکبر کہا۔ راوی نے کہا میں نہیں جانتا کہ آپ نے دو تہائی بھی فرمایا یا نہیں۔

فائدہ : یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور مروی ہے کئی سندوں سے حسن سے انہوں نے روایت کی عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے۔

❀❀❀❀

(٣١٦٩) **عَنْ** عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ : كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ فَتَفَاوَتَ بَيْنَ أَصْحَابِهِ فِي السَّيْرِ، فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَوْتَهُ بِهَاتَيْنِ الْآيَتَيْنِ ﴿ **يٰأَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمْ إِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيمٌ** ﴾ إِلَى قَوْلِهِ ﴿ وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيدٌ ﴾ فَلَمَّا سَمِعَ ذٰلِكَ أَصْحَابُهُ حَثُّوا الْمَطِيَّ وَعَرَفُوا أَنَّهُ عِنْدَ قَوْلٍ يَّقُولُهُ. فَقَالَ : ((**هَلْ تَدْرُونَ أَيَّ يَوْمٍ ذٰلِكَ؟**)) قَالُوا: اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ : ((**ذٰلِكَ يَوْمٌ يُنَادِي اللّٰهُ فِيهِ اٰدَمَ فَيُنَادِيهِ رَبُّهُ فَيَقُولُ: يَا اٰدَمُ! ابْعَثْ بَعْثَ النَّارِ، فَيَقُولُ: أَيْ رَبِّ وَمَا بَعْثُ النَّارِ؟ فَيَقُولُ: مِنْ كُلِّ أَلْفٍ تِسْعُمِائَةٍ وَتِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ إِلَى النَّارِ وَ وَاحِدٌ إِلَى الْجَنَّةِ**)) فَيَئِسَ الْقَوْمُ حَتّٰى مَا أَبْدَوْا بِضَاحِكَةٍ. فَلَمَّا رَأَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الَّذِي بِأَصْحَابِهِ قَالَ : ((**اعْمَلُوا وَأَبْشِرُوا فَوَالَّذِي**

نَفْسِ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ إِنَّكُمْ لَمَعَ خَلِيْقَتَيْنِ مَا كَانَتَا مَعَ شَيْءٍ إِلَّا كَثَّرَتَاهُ: يَأْجُوْجُ وَمَأْجُوْجُ وَمَنْ مَاتَ مِنْ بَنِيْ اٰدَمَ وَبَنِيْ إِبْلِيْسَ)) قَالَ: فَسُرِّيَ عَنِ الْقَوْمِ بَعْضُ الَّذِيْ يَجِدُوْنَ، فَقَالَ: ((اعْمَلُوْا وَأَبْشِرُوْا فَوَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ! مَا أَنْتُمْ فِي النَّاسِ إِلَّا كَالشَّامَةِ فِيْ جَنْبِ الْبَعِيْرِ أَوْ كَالرَّقْمَةِ فِيْ ذِرَاعِ الدَّابَّةِ)). [اسناده صحيح] بعض محققین نے اسکو قتادہ مدلس اور حسن مدلس کی وجہ سے ضعیف کہا ہے۔

ترجمہ: عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں نبی ﷺ کے ساتھ تھا سفر میں تو آگے پیچھے ہو گئے اصحاب آپ کے چلنے میں تو آواز بلند کی رسول اللہ ﷺ نے ان دو آیتوں کے ساتھ ﴿یاایھاالناس﴾ سے ﴿عذاب الله شديد﴾ تک پھر جب آپ ﷺ کے صحابہ نے سنا اپنی سواریوں کو دوڑایا اور جان لیا کہ حضرت ﷺ کچھ فرمانے والے ہیں پھر فرمایا آپ ﷺ نے جانتے ہو تم کہ یہ کون سا دن ہے انہوں نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں آپ نے فرمایا یہ وقت ہے پکارے گا اللہ تعالیٰ آدم علیہ السلام کو اور وہ جواب دیں گے اپنے رب کو پھر فرمائے گا اللہ اے آدم چھانٹ تو لشکر دوزخ کا وہ عرض کریں گے اے رب میرے کتنا ہے لشکر دوزخ کا فرمائے گا اللہ تعالیٰ ہر ہزار میں سے نوسو ننانوے دوزخ والے ہیں اور ایک جنت والا سو قوم کے لوگ مایوس ہو گئے (جنت میں جانے سے) یہاں تک کہ یقین ہوا کہ یہ اب کبھی نہ ہنسیں گے پھر جب دیکھی آپ نے گھبراہٹ اصحاب کی فرمایا آپ نے عمل کرو اور بشارت دو۔ تو قسم ہے اس پروردگار کی کہ جان محمد ﷺ کی اس کے ہاتھ میں ہے کہ تمہارے ساتھ دو مخلوقیں ایسی ہوں گی کہ وہ جن کے ساتھ ہوں وہ بے شک بڑھ جائیں اول یاجوج ماجوج دوسرے جو مر گیا بنی آدم سے یا اولاد سے ابلیس کے (یعنی کفر پر) کہا راوی نے دور ہو گیا کچھ تھوڑا سا رنج ان لوگوں کا فرمایا آپ نے عمل کرو اور خوشخبری دو ایک دوسرے کو سو قسم ہے اس پروردگار کی کہ محمد ﷺ کی جان اس کے ہاتھ میں ہے نہیں ہو تم اور لوگوں کی بہ نسبت مگر جیسے ایک دھبہ ہو اونٹ کے بازو میں یا ایک داغ ہو جانور کے پیر میں (یعنی تم بہت تھوڑے ہو کفار کی بہ نسبت)۔

فائدہ: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۳۱۷۰) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّمَا سُمِّيَ الْبَيْتُ الْعَتِيْقَ لِأَنَّهٗ لَمْ يَظْهَرْ عَلَيْهِ جَبَّارٌ)). (ضعيف) سلسلة الأحاديث الضعيفة (۳۲۲۲) اس میں ابن شہاب زہری مدلس ھے۔

ترجمہ: عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بیت اللہ کا نام بیت العتیق اس لیے ہوا کہ غالب نہیں آج تک اس پر کوئی ظالم (عتیق کے معنی آزاد)۔

فائدہ: یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اور مروی ہوئی زہری سے انہوں نے روایت کی نبی ﷺ سے مرسلا۔ روایت کی ہم سے قتیبہ

نے انہوں نے لیث سے انہوں نے عقیل سے انہوں نے زہری سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے۔

❀❀❀❀

(۳۱۷۱) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : لَمَّا أُخْرِجَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ مَكَّةَ قَالَ أَبُوبَكْرٍ : أَخْرَجُوا نَبِيَّهُمْ لَيَهْلِكُنَّ. فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى : ﴿ أُذِنَ لِلَّذِينَ يُقَاتَلُونَ بِأَنَّهُمْ ظُلِمُوا وَإِنَّ اللَّهَ عَلَى نَصْرِهِمْ لَقَدِيرٌ ﴾ الْآيَةَ، فَقَالَ أَبُوبَكْرٍ : لَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّهُ سَيَكُونُ قِتَالٌ . (ضعيف الاسناد)

ترجمہ: ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا جب کہ نکالے گئے نبی ﷺ مکہ سے ابوبکر نے کہا انہوں نے اپنے نبی ﷺ کو نکال دیا بے شک یہ ہلاک ہوں گے پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری ﴿اذن﴾ سے آخر آیت تک۔ یعنی اجازت ہوئی ان لوگوں کہ جن سے کفار لڑتے ہیں لڑنے کی اس سبب سے کہ ان پر ظلم ہوا کہ اللہ تعالیٰ ان کی مدد پر قادر ہے سو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جانا میں نے اب لڑائی ہوگی (یعنی کافروں مؤمنوں میں)۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ اور روایت کی یہ کئی لوگوں نے سفیان سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے مسلم بطین سے انہوں نے سعید بن جبیر سے مرسلاً اور اس میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت نہیں۔ خاتمہ سورۂ حج میں اوامر سے مذکور ہے امر تقویٰ کا اور امر تطہیر بیت اللہ کا طائفین وقائمین وغیرہ کے لیے اور امر حج کے لیے پکار دینے کا اور امر خود کھانے اور کھلانے کا فقیر کے قربانی سے اور میل کچیل اتارنے کا اور نذروں کے پورا کرنے کا اور طواف کا اور امر اوثان اور قول زور سے بچنے کا۔ اور نہی شرک سے اور نہی کافروں سے نزاع کرنے کی اور دوسرے متعلقات حج اور قربانی کے اور مذمت سے مذکور ہے مذمت مجادلہ بے دلیل کی اور مذمت عابدان خام طمع کی کہ ادنیٰ مصیبت میں دین سے پھر جائیں اور مذمت ان کافروں کی کہ مسجد سے باز رکھتے ہیں اور فضائل سے مذکور ہے فضیلت تعظیم حرمات اللہ کی اور فضیلت مہاجروں اور شہیدوں کی۔ اور عقائد سے مذکور ہے زلزلہ قیامت کا اور ہول ان کا اور اثبات بعث کا اولاً خلق انسان سے اور ثانیاً ہرے ہو جانے سے زمین خشک کے اور رد اشراک فی الدعا کا اور نفع نہ دینا مدعوان باطل کا اور وعدہ جنات وانہار کا صالحین کے لیے اور وعید آگ کی کپڑوں کی اور حمیم کی اور لوہے کی موگریوں کی۔

اور عذاب حریق کے کافروں کے لیے اور وعدہ جنات وانہار کا اور سونے کے کنگنوں کا' اور موتی' اور لباس حریر اور جنات نعیم کا مؤمنوں کے لیے اور وعید عذاب مہین کی کافرین ومکذبین کے لیے اور وعدہ رزق حسن اور دخول جنت کا مہاجروں اور شہیدوں کے لیے اور وعدہ فیصلہ کا بندوں کے درمیان میں قیامت کے دن کے اور بہت سے عمدہ عمدہ فوائد اور پسندیدہ پسندیدہ مطالب ایسے مذکور ہیں کہ دوسری سورتوں میں نہیں۔ چنانچہ تشبیہ اس شخص کی جو مدد الٰہی پر یقین نہ کرے اس کے ساتھ جو آسمان کی طرف رسی باندھ کر لٹکے اور پھر اسے توڑ دے اور سجدہ سموت والارض کا اور سجدہ شمس وقمر کا اور نجوم وجبال وشجر ودواب اور اکثر آدمیوں کا اللہ تعالیٰ کے لیے اور مخاصمہ مؤمن وکافر کا رب الارباب میں اور تذکیر بیت اللہ میں ابراہیم کو جگہ دینے کی اور آنا لوگوں کا فجاج عمیقہ سے شہود منافع

کے لیے اور بہت سے متعلقات بیت اللہ کے اور حج کے اور دفع کرنا اللہ تعالیٰ کا بعض آدمیوں کے ساتھ بعض کو اور نصرت اللہ تعالیٰ کی ناصران دین کے لیے اور تسکین نبی ﷺ کی اگلے کافروں کی تکذیب سنا کر اور جلدی کافروں کی ساتھ عذاب کے اور ہونا پروردگار کے ایک دن کا برابر ہزار سال کے اور القاء شیطان کا ہر نبی کے ساتھ اور شک کافروں کا قیامت میں اور وعدہ نصرتِ الٰہی کا مظلومان مؤمنین کے لیے اور تذکیر ایلاج لیل کی نہار میں اور عکس اس کا اور تذکیر انزال ماء اور سبزہ زمین کی اور دوسری قدرتوں کے ساتھ اور اجتباء اور مقبولیت اللہ کے مؤمنوں کے لیے اور نہ ہونا حرج کا ہمارے دین میں کہ ملت ہے ہمارے باپ ابراہیم کی اور نام رکھنا انہیں کا مسلمان ہمارے واسطے اور ہونا نبی ﷺ کا گواہ ہم پر اور ہونا ہمارا گواہ دوسروں پر اور اقامت صلوٰۃ اور ایتاء زکوٰۃ اور اعتصام باللہ اور ولایت اور نصرت اللہ تعالیٰ کی اور خوبی اس جل جلالہ جل شانہ کی۔

❀❀❀❀

(٣١٧٢) عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ: لَمَّا أُخْرِجَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ مَكَّةَ قَالَ رَجُلٌ: أَخْرَجُوا نَبِيَّهُمْ فَنَزَلَتْ: ﴿ أُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقَاتَلُوْنَ بِأَنَّهُمْ ظُلِمُوْا وَإِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ لَقَدِيْرُo اَلَّذِيْنَ أُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بِغَيْرِ حَقٍّ ﴾: النَّبِيُّ ﷺ وَ أَصْحَابُهُ. (ضعيف) انظر ما قبله۔

ترجمہ: سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ کہتے ہیں کہ جب نبی ﷺ کو مکہ سے نکالا گیا تو ایک شخص نے کہا کہ انہوں نے اپنے نبی کو نکال دیا ہے تو یہ آیت نازل ہوئی ﴿ أُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقَاتَلُوْنَ .... ﴾ آخر آیت تک۔ نبی ﷺ اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین۔

❀❀❀❀

٢٣۔ باب: وَمِنْ سُوْرَةِ الْمُؤْمِنِيْنَ

تفسیر سورۂ مؤمنین

(٣١٧٣) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ سُمِعَ عِنْدَ وَجْهِهِ كَدَوِيِّ النَّحْلِ فَأُنْزِلَ عَلَيْهِ يَوْمًا فَمَكَثْنَا سَاعَةً فَسُرِّيَ عَنْهُ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَقَالَ: ((أَللّٰهُمَّ زِدْنَا وَلَا تَنْقُصْنَا، وَأَكْرِمْنَا وَلَا تُهِنَّا، وَأَعْطِنَا وَلَا تَحْرِمْنَا، وَاٰثِرْنَا وَلَا تُؤْثِرْ عَلَيْنَا، وَأَرْضِنَا وَأَرْضَ عَنَّا)) ثُمَّ قَالَ: ((أُنْزِلَ عَلَيَّ عَشْرُ اٰيَاتٍ. مَّنْ أَقَامَهُنَّ دَخَلَ الْجَنَّةَ؛ ثُمَّ قَرَأَ ﴿ قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴾ حَتّٰى خَتَمَ عَشْرَ اٰيَاتٍ.

(اسناده ضعيف) تخريج المشكاة: (٢٤٩٤) التحقيق الثانی۔ اس میں یونس بن سلیم مجہول ہے۔

ترجمہ: عمر بن خطابؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ پر جب وحی اترتی تھی آپ کے منہ کے پاس ایک گنگناہٹ سنی جاتی تھی شہد کی مکھی کی سی تو ایک دن ان پر وحی اتری اور ٹھہرے ہم ایک گھڑی پھر آپ نے قبلہ کی طرف منہ کیا اور دونوں ہاتھ اٹھائے اور یہ دعا کی کہ اے اللہ زیادہ دے ہم کو اور کم مت کر اور عزت دے ہم کو اور ذلیل مت کر اور عنایت کر ہم کو (نعمتیں اپنی) اور محروم مت کر اور مقدم کر ہم کو اوروں پر اور نہ مقدم کر ہم پر کسی کو (فوز دارین میں) اور راضی کر ہم کو اور راضی ہو تو ہم سے پھر فرمایا آپ نے اتری ہیں مجھ پر دس آیتیں کہ جو ان پر عمل کرتا رہے داخل ہو جنت میں۔ پھر پڑھیں آپ نے یہ آیتیں ﴿قد افلح المؤمنون﴾ سے دس آیتوں تک۔

فائدہ: روایت کی ہم سے محمد بن ابان نے انہوں نے عبدالرزاق سے انہوں نے یونس بن سلیم سے انہوں نے یونس بن یزید سے انہوں نے زہری سے اسی اسناد سے مانند اس کے معنوں میں۔ اور یہ حدیث صحیح ہے حدیث اول سے۔ سنا میں نے اسحاق بن منصور سے کہتے تھے روایت کی ہم سے احمد بن حنبل اور علی بن مدینی اور اسحاق بن ابراہیم نے عبدالرزاق سے انہوں نے یونس بن سلیم سے انہوں نے یونس بن یزید سے۔ انہوں نے زہری سے یہی حدیث اور جس نے سنا عبدالرزاق سے پہلے اس حدیث کو وہ یونس بن سلیم کے بعد کہتے ہیں روایت ہے یونس بن یزید سے اور بعض نے ذکر نہیں کیا یونس بن یزید کا اور جس نے ذکر کیا ہے یونس بن یزید کا وہ روایت زیادہ صحیح ہے اور عبدالرزاق کبھی یونس بن یزید کا ذکر کرتے اور کبھی نہیں۔ [اسنادہ ضعیف ایضاً]

مترجم: پوری آیتیں یہ ہیں:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

﴿ قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَo الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلٰوتِهِمْ خَاشِعُوْنَo وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَo وَالَّذِيْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فَاعِلُوْنَo وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حَافِظُوْنَo إِلَّا عَلٰى أَزْوَاجِهِمْ أَوْمَامَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَإِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَo فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَأُولٰـئِكَ هُمُ الْعَادُوْنَo وَالَّذِيْنَ هُمْ لِأَمَانَاتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رَاعُوْنَo وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ يُحَافِظُوْنَo أُولٰئِكَ هُمُ الْوَارِثُوْنَ الَّذِيْنَ يَرِثُوْنَo الْفِرْدَوْسَ هُمْ فِيْهَا خَالِدُوْنَ ﴾.

"یعنی فلاح پائی ایمان والوں نے جو اپنی نماز میں عاجزی کرنے والے ہیں اور جو لوگ بے فائدہ کاموں سے منہ پھیرنے والے ہیں اور جو زکوٰۃ دینے والے ہیں اور جو اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرنے والے ہیں مگر اپنی بیویوں پر یا جن کے مالک ہوئے ان کے ہاتھ سو ان پر ملامت نہیں اور جو کوئی اس کے سوا چاہے وہ لوگ ہیں حد سے گزرنے والے اور جو لوگ اپنی امانتوں اور عہدوں کی رعایت کرنے والے ہیں اور جو نماز کی حفاظت کرنے والے ہیں یہی لوگ ہیں وارث فردوس کے وہ اس میں ہمیشہ رہ پڑیں گے"۔

❁ ❁ ❁ ❁

(۳۱۷۴) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ الرُّبَيِّعَ بِنْتَ النَّضْرِ أَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ وَكَانَ ابْنُهَا حَارِثَةُ بْنُ سُرَاقَةَ أُصِيبَ يَوْمَ بَدْرٍ أَصَابَهُ سَهْمٌ غَرْبٌ فَأَتَتْ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ: أَخْبِرْنِي عَنْ حَارِثَةَ لَئِنْ كَانَ أَصَابَ خَيْرًا احْتَسَبْتُ وَصَبَرْتُ، وَإِنْ لَّمْ يُصِبِ الْخَيْرَ اجْتَهَدْتُ فِي الدُّعَاءِ، فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ: ((**يَاأُمَّ حَارِثَةَ! إِنَّهَا جِنَانٌ فِي جَنَّةٍ وَإِنَّ ابْنَكِ أَصَابَ الْفِرْدَوْسَ الْأَعْلَى. وَالْفِرْدَوْسُ رَبْوَةُ الْجَنَّةِ وَأَوْسَطُهَا وَأَفْضَلُهَا**)).

(اسناده صحيح) سلسلة الأحاديث الصحيحة: ۱۸۱۱، ۲۰۰۳۔ مختصر العلو (۷۶)

ترجمہ: انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ربیع بنت نضر رضی اللہ عنہا آئیں نبی ﷺ کے پاس اوران کا بیٹا حارثہ بن سراقہ شہید ہو چکا تھا بدر کے دن اس کوایک تیرغیبی لگا تھا کہ معلوم نہ ہوا کس نے مارا پھر آئیں ربیع رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کے پاس اور عرض کی کہ خبر دیجیے مجھ کو حارثہ کے حال سے اگر وہ خیر کو پہنچا ہے تو میں امیدوار ثواب رہوں اور صبر کروں اور اگر نہیں پہنچا وہ خیر کو تو کوشش کروں میں دعا میں سو نبی ﷺ نے فرمایا اے حارثہ کی ماں بے شک جنت میں کئی باغ ہیں اور تیرا بیٹا داخل ہوا بلند فردوس میں اور فردوس بلند زمین ہے جنت کی اور جنت کے درمیان میں اور بہتر ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے انس رضی اللہ عنہ کی روایت سے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(۳۱۷۵) عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ هٰذِهِ الْآيَةِ: ﴿ وَالَّذِيْنَ يُؤْتُوْنَ مَآ أٰتَوْا وَّقُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ ﴾ قَالَتْ عَائِشَةُ: أَهُمُ الَّذِيْنَ يَشْرَبُوْنَ الْخَمْرَ وَيَسْرِقُوْنَ؟ قَالَ: ((**لَا، يَابِنْتَ الصِّدِّيْقِ! وَلٰكِنَّهُمُ الَّذِيْنَ يَصُوْمُوْنَ وَيُصَلُّوْنَ وَيَتَصَدَّقُوْنَ وَهُمْ يَخَافُوْنَ أَنْ لَّا يُقْبَلَ مِنْهُمْ: ﴿ أُوْلٰٓئِكَ يُسَارِعُوْنَ فِي الْخَيْرَاتِ وَهُمْ لَهَا سَابِقُوْنَ ﴾**)).

(اسناده صحيح) [سلسلة الأحاديث الصحيحة (۱۶۲)]

ترجمہ: عبدالرحمٰن بن وہب سے روایت ہے کہ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ پوچھا میں نے رسول اللہ ﷺ سے مطلب اس آیت کا ﴿ والذين يوتون ما اتوا وقلوبهم وجلة ﴾ یعنی جو لوگ دیتے ہیں جو دیا ہے اور دل ان کا ڈر رہا ہے کہ وہ اپنے رب کے پاس جانے والے ہیں۔ عرض کی ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے کیا وہ لوگ شراب پیتے ہیں یا چوری کرتے ہیں؟ فرمایا آپ نے کہ نہیں اے بیٹی صدیق کی بلکہ وہ لوگ روزہ رکھتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں اور صدقہ دیتے ہیں اور باوجود اس کے دوڑتے ہیں نیکیوں کی طرف اور وہ آگے بڑھنے والے ہیں۔

فائدہ: روایت کی یہ حدیث عبدالرحمٰن بن سعید نے ابوحازم سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے۔

4

(۳۱۷۶) عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((﴿ وَهُمْ فِيْهَا كَالِحُوْنَ ﴾ . قَالَ : تَشْوِيْهِ النَّارُ فَتَقَلَّصُ شَفَتُهُ الْعَالِيَةُ حَتّٰى تَبْلُغَ وَسَطَ رَأْسِهِ، وَتَسْتَرْخِيْ شَفَتُهُ السُّفْلٰى حَتّٰى تَضْرِبَ سُرَّتَهُ)).

(اسناده ضعيف) تخريج مشكاة المصابيح (٥٦٨٤) اس میں دراج بن سمعان ابوسمح ضعیف ہے

ترجمہ: ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے اس آیت کی تفسیر میں ﴿ وَهُمْ فِيْهَا كَالِحُوْنَ ﴾ یعنی اور وہ اس میں تیوری چڑھاتے ہیں فرمایا آپ نے کہ جھلس دے گی کافروں کے منہ کو آگ پس جل کر سکڑ جائے گا ان کا اوپر کا ہونٹ یہاں تک کہ پہنچ جائے گا سر کے درمیان میں اور لٹک جائے گا نیچے کا ہونٹ یہاں تک کہ لگنے لگے گا ناف میں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

خاتمہ سورہ مؤمنون میں صفات مؤمنین میں سے مذکور ہے ایمان وصلوٰۃ وخشوع واعراض لغو سے اور دینا زکوٰۃ کا اور حفاظت شرم گاہوں کی اور رعایت امانتوں اور عہدوں اور حفاظت نماز کی اور وعدہ فردوس کا ان کے لیے۔ اور بدء خلق سے تفصیل خلق انسان کی مٹی سے نطفہ اور علقہ اور مضغہ ہونا اس کا اور پہنانا گوشت کا ہڈیوں پر اور اللہ تعالیٰ کی قدرتوں سے پیدا کرنا آسمان کا اور اتارنا پانی کا۔۔۔ ٹھہرانا پانی کا زمین میں اور پیدا کرنا باغوں کا کھجور وانگور سے اور نکالنا اکثر میووں کا اس سے اور نکالنا درخت زیتون کا طور سینا سے اور پلانا دودھ کا بطونِ انعام سے اور خوراک آدمیوں کی اس سے اور سوار ہونا جانوروں پر اور کشتی پر۔ اور قصص ماضیہ سے قصہ نوح علیہ السلام کا اور ہود اور موسیٰ اور ابن مریم علیہم السلام اور خطاب جمیع انبیاء کی طرف اور حکم طیبات کے کھانے اور عمل صالح اور تقویٰ اور توحید کا ان کو اور صفات اہل خیر سے خوفِ الٰہی اور یقین کرنا اللہ کی آیتوں پر اور احتراز کرنا شرک سے اور خوف کرنا اللہ سے باوجود انفاق مال کے اور احوالِ آخرت سے گمراہ ہونا منکروں کا آخرت سے اور انکار اہلِ مکہ کا اوپر حشر کے اور حسرت کافروں کی وقت موت کے اور آرزو حیات کی واسطے عمل صالح کے اور اثبات برزخ کا اور اٹھ جانا نسبوں کا نفخ صور سے اور موقوف ہونا فلاح کا عمل نیک کے گراں ہونے پر اور جھلس جانا مونہوں کا دوزخ کی آگ سے اور اقرار کرنا دوزخیوں کا اپنی شقاوت کا اور دعا کرنا ان کا اور خطاب کرنا اللہ تعالیٰ کا بلفظ ﴿اخسوا فيها ولا تكلمون﴾ اور یاد دلانا اللہ تعالیٰ کا ان کی مسخری کو جو مؤمنوں کے ساتھ کی تھی اور عتاب اللہ کا ان پر اور بہت سے فوائد متفرقہ۔

❀❀❀❀

۲۴۔ باب: وَمِنْ سُوْرَةُ النُّوْرِ

تفسیر سورۂ نور

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(۳۱۷۷) أَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ : كَانَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ مَرْثَدُ بْنُ أَبِيْ مَرْثَدٍ وَكَانَ

رَجُلًا يَحْمِلُ الْأَسْرٰى مِنْ مَكَّةَ حَتّٰى يَأْتِيَ بِهِمُ الْمَدِينَةَ. قَالَ : وَكَانَتِ امْرَأَةٌ بَغِيٌّ بِمَكَّةَ يُقَالُ لَهَا: عَنَاقُ وَكَانَتْ صَدِيقَةً لَهُ وَأَنَّهُ كَانَ وَعَدَ رَجُلًا مِنْ أُسَارٰى مَكَّةَ يَحْمِلُهُ، قَالَ : فَجِئْتُ حَتّٰى انْتَهَيْتُ إِلٰى ظِلِّ حَائِطٍ مِنْ حَوَائِطِ مَكَّةَ فِي لَيْلَةٍ مُقْمِرَةٍ، قَالَ : فَجَاءَتْ عَنَاقُ فَأَبْصَرَتْ سَوَادَ ظِلِّي بِجَنْبِ الْحَائِطِ فَلَمَّا انْتَهَتْ إِلَيَّ عَرَفَتْ، فَقَالَتْ : مَرْثَدٌ؟ فَقُلْتُ : مَرْثَدٌ فَقَالَتْ مَرْحَبًا وَأَهْلًا هَلُمَّ فَبِتْ عِنْدَنَا اللَّيْلَةَ، قُلْتُ : يَاعَنَاقُ! حَرَّمَ اللّٰهُ الزِّنَا. قَالَتْ : يَاأَهْلَ الْخِيَامِ هٰذَاالرَّجُلُ يَحْمِلُ أُسَرَاءَ كُمْ قَالَ : فَتَبِعَنِي ثَمَانِيَةٌ وَسَلَكْتُ الْخَنْدَمَةَ فَانْتَهَيْتُ إِلٰى غَارٍ أَوْكَهْفٍ فَدَخَلْتُ فَجَاءُ وَاحَتّٰى قَامُوا عَلٰى رَأْسِي فَبَالُوا فَظَلَّ بَوْلُهُمْ عَلٰى رَأْسِي وَعَمَّاهُمُ اللّٰهُ عَنِّي، قَالَ : ثُمَّ رَجَعُوا وَرَجَعْتُ إِلٰى صَاحِبِي فَحَمَلْتُهُ وَكَانَ رَجُلًا ثَقِيلًا حَتّٰى انْتَهَيْتُ إِلَى الْأَذْخِرِ فَفَكَكْتُ عَنْهُ أَلَا كُبْلَهُ فَجَعَلْتُ أَحْمِلُهُ وَيُعْيِينِي حَتّٰى قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ : يَارَسُولَ اللّٰهِ! أَنْكِحُ عَنَاقًا [مَرَّتَيْنِ] فَأَمْسَكَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ شَيْئًا حَتّٰى نَزَلَتْ : ﴿ **الزَّانِي لَا يَنْكِحُ إِلَّا زَانِيَةً أَوْ مُشْرِكَةً وَّالزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَآ إِلَّا زَانٍ أَوْمُشْرِكٌ** ﴾ **فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ** : ((**يَا مَرْثَدُ!** ﴿ **الزَّانِي لَا يَنْكِحُ إِلَّا زَانِيَةً أَوْ مُشْرِكَةً وَالزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَا إِلَّا زَانٍ أَوْ مُشْرِكٌ** ﴾ فَلَا تَنْكِحْهَا . (حسن الاسناد)

ترجمہ: مجھے خبر دی عمرو بن شعیب نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا سے انہوں نے کہا ایک شخص کا نام مرثد بن ابی مرثد تھا اور وہ قیدیوں کو مکہ سے مدینے لے جاتا تھا اور مکہ میں ایک عورت زنا کار تھی کہ اس کا نام عناق تھا اور وہ مرثد کی دوست تھی اور اس نے وعدہ کیا تھا مکہ کے قیدیوں میں سے ایک شخص سے کہ لے جائے گا اس کو (مدینہ میں) کہا مرثد نے کہ آیا میں ایک دیوار کے نیچے مکہ کی دیواروں سے چاندنی رات میں اور عناق آ گئی اور اس نے دیکھی کالک میرے سائے کی دیوار کے بازو میں پھر جب وہ میرے پاس پہنچی مجھے پہچانا اور کہا تو مرثد ہے میں نے کہا مرثد ہوں اس نے کہا شاباش مبارک ہو آ تو رات کو رہ ہمارے پاس میں نے کہا اے عناق اللہ نے حرام کیا زنا، سو وہ پکار اٹھی اے خیمہ والو یہ شخص تمہارے قیدیوں کو اٹھا لے جاتا ہے، سو میرے پیچھے دوڑے آٹھ مرد اور میں نے خندمہ کی راہ لی (وہ ایک پہاڑ کا نام ہے) سو میں پہنچ گیا ایک غار یا کہف کے طرف (راوی کو شک ہے کہ غار کہا یا کہف) اور اس میں گھس گیا اور وہ بھی گھسے اور میرے سر کے پاس آن کھڑے ہوئے اور انہوں نے پیشاب کیا اور پیشاب ان کا میرے سر پر پڑنے لگا اور اللہ نے ان کو اندھا کر دیا کہ انہوں نے مجھے نہ دیکھا پھر وہ لوٹ گئے اور میں بھی اپنے رفیق کے پاس آیا (جس سے وعدہ کیا تھا مدینہ لے جانے کا) اور میں نے اس کو اٹھایا اور وہ بھاری آدمی تھا یہاں تک کہ پہنچا میں اذخر تک (ایک موضع کا نام ہے مکہ مدینہ کے درمیان میں) اور توڑیں میں نے زنجیریں اس کی اور اس کو پیٹھ پر لاد لیا اور وہ مجھے تھکائے دیتا تھا یہاں تک کہ میں مدینہ پہنچا اور رسول

اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور میں نے عرض کی کہ اے رسول اللہ کے عناق سے میرا نکاح کر دیجیے اور آپ چپ رہے اور مجھے جواب نہ دیا اور یہ آیت اتری کہ زانی نکاح نہیں کرتا مگر زانیہ سے یا مشرک عورت سے اور زانیہ نکاح نہیں کرتی مگر زانی یا مشرک مرد سے تب فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اس سے نکاح نہ کر۔

فائدہ : یہ حدیث حسن غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے۔

❀❀❀❀

(۳۱۷۸) **عَنْ** سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ : سُئِلْتُ عَنِ الْمُتَلَاعِنَيْنِ فِي إِمَارَةِ مُصْعَبِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَيُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا؟ فَمَا دَرَيْتُ مَا أَقُولُ فَقُمْتُ مِنْ مَكَانِي إِلَى مَنْزِلِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فَاسْتَأْذَنْتُ عَلَيْهِ فَقِيلَ لِي: إِنَّهُ قَائِلٌ فَسَمِعَ كَلَامِي فَقَالَ لِي: ابْنَ جُبَيْرٍ؟ أُدْخُلْ مَا جَاءَ بِكَ إِلَّا حَاجَةٌ، قَالَ : فَدَخَلْتُ فَإِذَا هُوَ مُفْتَرِشٌ بَرْدَعَةَ رَحْلٍ لَهُ. فَقُلْتُ: يَا أَبَا عَبْدِالرَّحْمٰنِ، الْمُتَلَاعِنَانِ أَيُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا؟ فَقَالَ : سُبْحَانَ اللّٰهِ! نَعَمْ إِنَّ أَوَّلَ مَنْ سَالَ عَنْ ذٰلِكَ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَارَسُولَ اللّٰهِ! أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّ أَحَدَنَا رَاى إِمْرَأَتَهُ عَلٰى فَاحِشَةٍ كَيْفَ يَصْنَعُ؟ إِنْ تَكَلَّمَ تَكَلَّمَ بِأَمْرٍ عَظِيمٍ وَإِنْ سَكَتَ سَكَتَ عَلٰى أَمْرٍ عَظِيمٍ. فَسَكَتَ النَّبِيُّ ﷺ فَلَمْ يُجِبْهُ فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ : إِنَّ الَّذِي سَأَلْتُكَ عَنْهُ قَدِ ابْتُلِيتُ بِهِ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ الْآيَاتِ فِي سُورَةِ النُّورِ﴿**وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ شُهَدَآءُ إِلَّا أَنْفُسُهُمْ فَشَهَادَةُ أَحَدِهِمْ أَرْبَعُ شَهَادَاتٍ بِاللّٰهِ**﴾ حَتّٰى خَتَمَ الْآيَاتِ. قَالَ : فَدَعَا الرَّجُلَ فَتَلَاهُنَّ عَلَيْهِ وَوَعَظَهُ وَذَكَّرَهُ وَأَخْبَرَهُ إِنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا أَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْآخِرَةِ. فَقَالَ: لَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا كَذَبْتُ عَلَيْهَا. ثُمَّ ثَنّٰى بِالْمَرْأَةِ وَوَعَظَهَا وَذَكَّرَهَا وَأَخْبَرَهَا أَنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا أَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْآخِرَةِ. فَقَالَتْ: لَا، وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا صَدَقَ. فَبَدَأَ بِالرَّجُلِ فَشَهِدَ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللّٰهِ إِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِينَ وَالْخَامِسَةَ أَنَّ لَعْنَةَ اللّٰهِ عَلَيْهِ إِنْ كَانَ مِنَ الْكَاذِبِينَ، ثُمَّ ثَنّٰى بِالْمَرْأَةِ فَشَهِدَتْ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللّٰهِ إِنَّهُ لَمِنَ الْكَاذِبِينَ وَالْخَامِسَةَ أَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَا إِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِينَ ثُمَّ فَرَّقَ بَيْنَهُمَا. (اسناده صحيح)

ترجمہ: سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ کسی نے مجھ سے پوچھا لعان کرنے والے مرد اور عورت کا حکم مصعب بن زبیر کے زمانہ امارت میں کہ ان دونوں میں جدائی کر دی جائے تو میں نے نہ جانا کہ کیا جواب دوں میں، سو میں اپنے گھر سے چلا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے گھر کی طرف اور اجازت مانگی میں نے ان کے گھر میں جانے کی سو مجھ سے ان لوگوں نے کہا کہ وہ قیلولہ کر رہے ہیں اور انہوں نے میری بات سن لی تو مجھے پکارا کہ ابن جبیر ہیں آؤ تم نہیں آئے ہو مگر کسی کام کو کہا ابن جبیر نے کہ پھر داخل ہوا میں اور وہ ایک ٹاٹ بچھائے ہوئے جو کجاوے کے نیچے اونٹ کی پیٹھ پر ڈالا جاتا ہے سو کہا میں نے

ابوعبدالرحمٰن! عورت اور مرد لعان کرنے والے جدائی ڈالی جائے ان کے بیچ میں تو کہا سبحان اللہ! ہاں پہلے جس شخص نے یہ مسئلہ پوچھا فلاں بیٹے فلانے کے تھے آئے وہ نبی ﷺ کے پاس اور کہا اس نے کہ اے رسول اللہ کے بتایئے مجھ کو ایک نے ہم میں سے دیکھا اپنی عورت کو ایک بے حیائی پر یعنی زنا پر کیا کرے اگر بولے تو بڑی بات بولی اور اگر چپ رہے، سو بڑی بات پر چپ رہے تو چپ ہو رہے رسول اللہ ﷺ اور کچھ جواب نہ دیا اس کو پھر اس کے بعد آیا وہ نبی ﷺ کے پاس اور کہا اس نے کہ میں نے جو بات آپ سے پوچھی تھی میں اس میں مبتلا ہوا ہوں اور اتاریں اللہ تعالیٰ نے یہ آیتیں جو سورۂ نور میں ہیں ﴿وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ﴾ سے دس آیتوں تک کہا راوی نے پھر بلایا آپ نے اس مرد کو اور پڑھیں اس پر یہ آیتیں اور سمجھایا بجھایا اس کو اور خبر دی اس کو کہ عذاب دنیا کا سہل ہے آخرت کے عذاب سے سو اس نے عرض کی کہ قسم ہے اس پروردگار تعالیٰ کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے کہ میں نے اس عورت پر جھوٹ نہیں باندھا پھر آپ دوبارہ عورت کی طرف متوجہ ہوئے اور اس کو سمجھایا بجھایا اور خبر دی کہ عذاب دنیا کا آخرت کے عذاب سے سہل ہے اس نے عرض کی کہ قسم ہے اس پروردگار کی جس نے آپ کو بھیجا ہے حق کے ساتھ میرے شوہر نے سچ نہیں کہا پھر آپ نے مرد سے شروع کیا اور اس نے چار بار گواہ دی کہ اللہ گواہ ہے کہ وہ شخص سچا ہے اور پانچویں بار یہ کہا کہ لعنت ہے اللہ کی او پر اس کے اگر وہ ہی جھوٹوں میں ہو پھر متوجہ ہوئے عورت کی طرف اور گواہی دی اس نے چار بار کہ اللہ گواہ ہے کہ شوہر اس کا جھوٹوں میں ہے اور پانچویں بار یہ کہا کہ غصہ اللہ کا ہو اس پر اگر شوہر اس کا سچوں میں ہو پھر جدائی کر دی آپ نے ان دونوں میں۔

فائدہ: اس بارے میں سہل بن سعد سے بھی روایت ہے۔ اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(٣١٧٩) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ هِلَالَ بْنَ أُمَيَّةَ قَذَفَ امْرَأَتَهُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ بِشَرِيكِ بْنِ سَحْمَاءَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((**الْبَيِّنَةُ وَإِلَّا حَدٌّ فِي ظَهْرِكَ**))، قَالَ: فَقَالَ هِلَالٌ: يَارَسُولَ اللّٰهِ إِذَا رَأَى أَحَدُنَا رَجُلًا عَلَى امْرَأَتِهِ أَيَلْتَمِسُ الْبَيِّنَةَ، فَجَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((**الْبَيِّنَةَ وَإِلَّا حَدٌّ فِي ظَهْرِكَ**))، قَالَ: فَقَالَ هِلَالٌ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ إِنِّي لَصَادِقٌ وَلَيُنْزِلَنَّ فِي أَمْرِي مَا يُبَرِّئُ ظَهْرِي مِنَ الْحَدِّ فَنَزَلَ ﴿ **وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ شُهَدَاءُ إِلَّا أَنْفُسُهُمْ فَشَهَادَةُ أَحَدِهِمْ أَرْبَعُ شَهَادَاتٍ بِاللّٰهِ إِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِينَ** ﴾ فَقَرَأَ إِلَى أَنْ بَلَغَ ﴿ **وَالْخَامِسَةَ أَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَا إِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِينَ** ﴾ قَالَ: فَانْصَرَفَ النَّبِيُّ ﷺ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِمَا فَجَاءَا فَقَامَ هِلَالُ بْنُ أُمَيَّةَ فَشَهِدَ وَالنَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ: ((**إِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَكُمَا كَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ**))، ثُمَّ قَامَتْ فَشَهِدَتْ، فَلَمَّا كَانَتْ عِنْدَ الْخَامِسَةِ: ﴿أَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَا إِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِينَ﴾ قَالُوا لَهَا: إِنَّهَا مُوجِبَةٌ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَتَلَكَّأَتْ

وَنَكَسَتُ حَتّٰى ظَنَنَّا أَنُ سَتَرُجِعَ فَقَالَتُ : لَا أُفُضِحُ قَوْمِيُ سَائِرَ الْيَوْمِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((**أَبُصِرُوُهَا، فَإِنُ جَآءَ تُ بِهِ أَكُحَلَ الُعَيُنَيُنِ سَابِغَ الْإِلُيَتَيُنِ خَدَلَّجَ السَّاقَيُنِ فَهُوَ لِشَرِيُكِ بُنِ سَحُمَآءَ**)) فَجَاءَتُ بِهِ كَذٰلِكَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((**لَوُلَا مَا مَضٰى مِنُ كِتَابِ اللّٰهِ لَكَانَ لَنَا وَلَهَا شَأْنٌ**)).

(اسناده صحيح ارواء الغليل (۲۰۹۸) صحيح ابی داؤد (۱۹۵۱)

ترجمہ: ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہلال بن امیہ نے تہمت زنا کی لگائی اپنی عورت کو نبی ﷺ کے آگے شریک بن سحماء کے ساتھ تو آپ نے فرمایا گواہ لاؤ ورنہ حد پڑے گی تیری پیٹھ پر کہا راوی نے کہ عرض کی ہلال نے کہ جب دیکھے کوئی ہم میں کا ایک مرد کو اپنی عورت کے پاس تو کیا گواہ ڈھونڈتا پھرے گا؟ پھر آپ یہی فرماتے تھے کہ گواہ لاؤ ورنہ حد پڑے گی تیری پیٹھ پر کہا راوی نے کہ عرض کی ہلال نے قسم ہے اس پروردگار تعالیٰ کی جس نے آپ کو بھیجا ہے حق کے ساتھ کہ وہ شخص (یعنی میں) سچا ہے اور بے شک اترے گی میرے حق میں ایسی آیت کہ بچائے گی پیٹھ میری حد سے پھر اتری یہ آیت ﴿والذين يرمون ازواجهم﴾ اور پڑھیں آپ نے یہ آیتیں یہاں تک کہ پہنچے آپ ﴿وَالْخَامِسَةَ أَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَا إِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِينَ﴾ تک۔ کہا راوی نے کہ جب فارغ ہوئے ان کے پڑھنے سے آپ نے بلا بھیجا ان دونوں کو اور وہ آئے تو کھڑے ہوئے ہلال اور گواہیاں دیں انہوں نے (جس طرح قرآن میں وارد ہوئی ہیں) اور نبی ﷺ فرماتے تھے کہ اللہ خوب جانتا ہے کہ ایک تم میں کا جھوٹا ہے تو کوئی تم میں سے توبہ کرتا ہے پھر وہ عورت کھڑی ہوئی اور اس نے بھی گواہی دی پھر جب وہ یہ کہنے لگی پانچویں گواہی میں کہ غضب ہے اللہ تعالیٰ کا اس عورت پر اگر وہ مرد (یعنی شوہر میرا) سچوں میں ہو لوگوں نے کہا یہ گواہی اللہ کے غصہ کو واجب کر دینے والی ہے۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ وہ ٹھہر گئی یعنی خوف خدا سے اور پھری یہاں تک کہ گمان کیا ہم نے کہ وہ اپنی گواہی سے لوٹ جائے گی (یعنی اقرار زنا کرے گی) پھر کہنے لگی میں برادری کو سارا دن ذلیل نہ کروں گی (یعنی اگر اقرار زنا کروں تو برادری کو دھبہ لگے) پھر آپ نے فرمایا دیکھو اگر اس کا لڑکا کالی آنکھوں والا ہو موٹے چوتڑ والا بھری ہوئی رانوں والا تو وہ شریک بن سحماء کا نطفہ ہے (یعنی زنا سے ہوا ہے) پھر وہ ایسا ہی ہوا۔ تو آپ نے فرمایا اگر نہ ہو چکتا حکم اللہ کا پہلے سے (یعنی لعان کا) تو میرا اور اس کا عجیب حال ہوتا۔ یعنی میں اس کو حد مارتا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ اور اسی طرح روایت کی عباد بن منصور نے یہ حدیث عکرمہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور روایت کی یہ ایوب نے عکرمہ سے مرسلاً اور نہیں ذکر کیا اس میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کا۔

❀❀❀❀

(۳۱۸۰) **عَنُ** عَائِشَةَ قَالَتُ: لَمَّا ذُكِرَ مِنُ شَأْنِيَ الَّذِيُ ذُكِرَ وَمَاعَلِمُتُ بِهِ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِيَّ خَطِيبًا فَتَشَهَّدَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ : ((**أَمَّا بَعُدُ ! أَشِيرُوا عَلَيَّ فِيُ أُنَاسٍ أَبَنُوا أَهُلِيُ**

وَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُ عَلٰى أَهْلِيْ مِنْ سُوْءٍ قَطُّ، وَأَبَنُوْا بِمَنْ وَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُ عَلَيْهِ مِنْ سُوْءٍ قَطُّ، وَلَا دَخَلَ بَيْتِيْ قَطُّ إِلَّا وَأَنَا حَاضِرٌ، وَلَاغِبْتُ فِيْ سَفَرٍ إِلَّا غَابَ مَعِيَ)) فَقَامَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فَقَالَ: ائْذَنْ لِيْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ أَنْ نَضْرِبَ أَعْنَاقَهُمْ، وَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْخَزْرَجِ وَكَانَتْ أُمُّ حَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ مِنْ رَهْطِ ذٰلِكَ الرَّجُلِ فَقَالَ: كَذَبْتَ، أَمَا وَاللّٰهِ لَوْ كَانُوْا مِنَ الْأَوْسِ مَا أَحْبَبْتَ أَنْ تَضْرِبَ أَعْنَاقَهُمْ حَتّٰى كَادَ أَنْ يَكُوْنَ بَيْنَ الْأَوْسِ وَالْخَزْرَجِ شَرٌّ فِي الْمَسْجِدِ ﷺ وَمَا عَلِمْتُ بِهِ ﷺ وَفَلَمَّا كَانَ مَسَاءَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ خَرَجْتُ لِبَعْضِ حَاجَتِيْ وَمَعِيَ أُمُّ مِسْطَحٍ فَعَثَرَتْ، فَقَالَتْ: تَعِسَ مِسْطَحٌ، فَقُلْتُ لَهَا: أَيْ أَمِّ! تَسُبِّيْنَ ابْنَكِ فَسَكَتَتْ ثُمَّ عَثَرَتِ الثَّانِيَةَ فَقَالَتْ: تَعِسَ مِسْطَحٌ! فَقُلْتُ لَهَا أَيْ أُمِّ تَسُبِّيْنَ ابْنَكِ فَسَكَتَتْ ثُمَّ عَثَرَتِ الثَّالِثَةَ فَقَالَتْ: تَعِسَ مِسْطَحٌ! فَانْتَهَرْتُهَا فَقُلْتُ لَهَا! أَيْ أُمِّ! تَسُبِّيْنَ ابْنَكِ! فَقَالَتْ: وَاللّٰهِ! مَا أَسُبُّهُ إِلَّا فِيْكِ فَقُلْتُ فِيْ أَيِّ شَأْنِيْ؟ قَالَتْ: فَبَقَرَتْ إِلَيَّ الْحَدِيْثَ قُلْتُ وَقَدْ كَانَ هٰذَا؟! قَالَتْ: نَعَمْ، وَاللّٰهِ! لَقَدْ رَجَعْتُ إِلٰى بَيْتِيْ وَكَأَنَّ الَّذِيْ خَرَجْتُ لَهُ لَمْ أَخْرُجْ. لَا أَجِدُ مِنْهُ قَلِيْلًا وَلَا كَثِيْرًا وَوُعِكْتُ فَقُلْتُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: أَرْسِلْنِيْ إِلٰى بَيْتِ أَبِيْ فَأَرْسَلَ مَعِيَ الْغُلَامَ فَدَخَلْتُ الدَّارَ فَوَجَدْتُّ أُمَّ رُوْمَانَ فِي السِّفْلِ وَأَبُوْبَكْرٍ فَوْقَ الْبَيْتِ يَقْرَأُ، فَقَالَتْ أُمِّيْ: مَا جَاءَ بِكِ يَا بُنَيَّةُ! قَالَتْ: فَأَخْبَرْتُهَا وَذَكَرْتُ لَهَا الْحَدِيْثَ فَإِذَا هُوَ لَمْ يَبْلُغْ مِنْهَا مَا بَلَغَ مِنِّيْ، فَقَالَتْ: يَا بُنَيَّةُ! خَفِّفِيْ عَلَيْكِ الشَّأْنَ، فَإِنَّهُ وَاللّٰهِ! لَقَلَّمَا كَانَتْ امْرَأَةٌ حَسْنَاءُ عِنْدَ رَجُلٍ يُحِبُّهَا لَهَا ضَرَائِرُ إِلَّا حَسَدْنَهَا وَقِيْلَ فِيْهَا، فَإِذَا هِيَ لَمْ يَبْلُغْ مِنْهَا مَا بَلَغَ مِنِّيْ، قَالَتْ: قُلْتُ وَقَدْ عَلِمَ بِهِ أَبِيْ، قَالَتْ: نَعَمْ، قُلْتُ: وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، وَاسْتَعْبَرْتُ وَبَكَيْتُ فَسَمِعَ أَبُوْبَكْرٍ صَوْتِيْ وَهُوَ فَوْقَ الْبَيْتِ يَقْرَأُ فَنَزَلَ فَقَالَ لِأُمِّيْ: مَا شَأْنُهَا؟ قَالَتْ: بَلَغَهَا الَّذِيْ ذُكِرَ مِنْ شَأْنِهَا، فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ فَقَالَ: أَقْسَمْتُ عَلَيْكِ يَابُنَيَّةُ إِلَّا رَجَعْتِ إِلٰى بَيْتِكِ فَرَجَعْتُ؟ وَلَقَدْ جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِلٰى بَيْتِيْ وَسَأَلَ عَنِّيْ خَادِمَتِيْ فَقَالَتْ: لَا، وَاللّٰهِ! مَا عَلِمْتُ عَلَيْهَا عَيْبًا إِلَّا أَنَّهَا كَانَتْ تَرْقُدُ حَتّٰى تَدْخُلَ الشَّاةُ فَتَأْكُلَ خَمِيْرَتَهَا أَوْ عَجِيْنَتَهَا، وَانْتَهَرَهَا بَعْضُ أَصْحَابِهِ فَقَالَ اصْدُقِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى أَسْقَطُوْا لَهَا بِهِ فَقَالَتْ: سُبْحَانَ اللّٰهِ! وَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُ عَلَيْهَا إِلَّا مَا يَعْلَمُ الصَّائِغُ عَلٰى تِبْرِ الذَّهَبِ الْأَحْمَرِ فَبَلَغَ الْأَمْرُ ذٰلِكَ الرَّجُلَ الَّذِيْ قِيْلَ لَهُ، فَقَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ! وَاللّٰهِ مَا كَشَفْتُ كَنَفَ أُنْثٰى قَطُّ، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَقُتِلَ شَهِيْدًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، قَالَتْ: وَأَصْبَحَ أَبَوَايَ عِنْدِيْ فَلَمْ يَزَالَا حَتّٰى دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَقَدْ صَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ دَخَلَ وَقَدِ اكْتَنَفَنِيْ أَبَوَايَ عَنْ يَمِيْنِيْ وَشِمَالِيْ فَتَشَهَّدَ النَّبِيُّ ﷺ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ: ((**أَمَّا بَعْدُ يَا عَائِشَةُ! إِنْ كُنْتِ قَارَفْتِ سُوْءًا! أَوْ**

ظَلَمْتِ فَتُوبِي إِلَى اللهِ فَإِنَّ اللهِ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ))، قَالَتْ: وَقَدْ جَاءَتِ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ وَهِيَ جَالِسَةٌ بِالْبَابِ، فَقُلْتُ: أَلَا تَسْتَحْيِي مِنْ هٰذِهِ الْمَرْأَةِ أَنْ تَذْكُرَ شَيْئًا وَوَعَظَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَالْتَفَتُّ إِلَى أَبِي فَقُلْتُ: أَجِبْهُ. قَالَ: فَمَاذَا أَقُولُ؟ فَالْتَفَتُّ إِلَى أُمِّي فَقُلْتُ: أَجِيبِيهِ، قَالَتْ: أَقُولُ مَاذَا؟ قَالَتْ: فَلَمَّا لَمْ يُجِيبَا تَشَهَّدْتُ فَحَمِدْتُ اللّٰهَ وَأَثْنَيْتُ عَلَيْهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ، ثُمَّ قُلْتُ: أَمَا وَاللّٰهِ لَئِنْ قُلْتُ لَكُمْ إِنِّي لَمْ أَفْعَلْ، وَاللّٰهُ يَشْهَدُ إِنِّي لَصَادِقَةٌ مَا؟ ذَاكَ بِنَافِعِي عِنْدَكُمْ لِي، لَقَدْ تَكَلَّمْتُمْ وَأُشْرِبَتْ قُلُوبُكُمْ وَلَئِنْ قُلْتُ: إِنِّي قَدْ فَعَلْتُ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ إِنِّي لَمْ أَفْعَلْ لَتَقُولُنَّ إِنَّهَا قَدْ بَاءَتْ بِهَا عَلَى نَفْسِهَا. وَاللّٰهِ إِنِّي مَا أَجِدُ لِي وَلَكُمْ مَثَلًا قَالَتْ وَالْتَمَسْتُ اسْمَ يَعْقُوبَ فَلَمْ أَقْدِرْ عَلَيْهِ إِلَّا أَبَا يُوسُفَ حِينَ قَالَ: ﴿**فَصَبْرٌ جَمِيلٌ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلَى مَا تَصِفُونَ**﴾ قَالَتْ: وَأُنْزِلَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ سَاعَتِهِ فَسَكَتْنَا فَرُفِعَ عَنْهُ وَإِنِّي لَأَتَبَيَّنُ السُّرُورَ فِي وَجْهِهِ وَهُوَ يَمْسَحُ جَبِينَهُ وَيَقُولُ: ((**أَبْشِرِي يَا عَائِشَةُ قَدْ أَنْزَلَ اللّٰهُ بَرَاءَتَكِ**))، قَالَتْ: فَكُنْتُ أَشَدَّ مَا كُنْتُ غَضَبًا فَقَالَ لِي أَبَوَايَ: قُومِي إِلَيْهِ، فَقُلْتُ: لَا، وَاللّٰهِ لَا أَقُومُ إِلَيْهِ وَلَا أَحْمَدُهُ وَلَا أَحْمَدُكُمَا وَلَكِنْ أَحْمَدُ اللّٰهَ الَّذِي أَنْزَلَ بَرَاءَتِي، لَقَدْ سَمِعْتُمُوهُ فَمَا أَنْكَرْتُمُوهُ وَلَا غَيَّرْتُمُوهُ. وَكَانَتْ عَائِشَةُ تَقُولُ: أَمَّا زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ فَعَصَمَهَا اللّٰهُ بِدِينِهَا فَلَمْ تَقُلْ إِلَّا خَيْرًا وَأَمَّا أُخْتُهَا حَمْنَةُ فَهَلَكَتْ فِيمَنْ هَلَكَ وَكَانَ الَّذِي يَتَكَلَّمُ فِيهِ مِسْطَحٌ وَحَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ وَالْمُنَافِقُ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ أُبَيٍّ وَهُوَ الَّذِي كَانَ يَسْتَوْشِيهِ وَيَجْمَعُهُ وَهُوَالَّذِي تَوَلَّى كِبْرَهُ مِنْهُمْ هُوَ وَحَمْنَةُ. قَالَتْ: فَحَلَفَ أَبُوبَكْرٍ أَنْ لَا يَنْفَعَ مِسْطَحًا بِنَافِعَةٍ أَبَدًا، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى هٰذِهِ الْآيَةَ ﴿**وَلَا يَأْتَلِ أُولُو الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ**﴾ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ، يَعْنِي أَبَابَكْرٍ ﴿**أَنْ يُؤْتُوا أُولِي الْقُرْبَى وَالْمَسَاكِينَ وَالْمُهَاجِرِينَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ**﴾ يَعْنِي مِسْطَحًا إِلَى قَوْلِهِ ﴿**أَلَا تُحِبُّونَ أَنْ يَغْفِرَاللّٰهُ لَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ**﴾ قَالَ أَبُوبَكْرٍ: بَلَى، وَاللّٰهِ يَارَبَّنَا! إِنَّا لَنُحِبُّ أَنْ تَغْفِرَلَنَا وَعَادَ لَهُ بِمَا كَانَ يَصْنَعُ. (اسناده صحيح)

ترجمہ: ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا جب چرچا ہونے لگا میرے حال کا اور مجھے اس کی کچھ خبر نہ تھی رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان خطبہ پڑھنے کھڑے ہوئے اور شہادتیں پڑھیں، اور تعریف اور ثنا کی اللہ تعالیٰ کی جیسے اس کی ذات کو لائق ہے پھر فرمایا آپ ﷺ نے مشورہ دو مجھے ان لوگوں کے بارے میں جنھوں نے میری بیوی پر تہمت لگائی ہے اور قسم ہے اللہ کی میں نہیں جانتا اپنی بیوی میں کوئی برائی کبھی اور متہم کیا ہے ایسے شخص کے ساتھ کہ قسم ہے اللہ کی میں نہیں جانتا اس میں کوئی برائی کبھی اور کبھی داخل نہ ہوا وہ میرے گھر میں مگر جب کہ میں موجود ہوتا اور نہ باہر گیا میں کسی سفر میں مگر وہ بھی میرے ساتھ باہر گیا تو سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کی کہ حکم دیجیے مجھے اے رسول اللہ کے کہ ماریں ہم

گردنیں ان کی (یعنی جنہوں نے تہمت لگائی ہے) اور کھڑا ہوا ایک مرد خزرج کے قبیلہ کا اور حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کی ماں اس شخص کی قوم میں سے تھی اور کہا اس شخص نے (سعد سے) کہ جھوٹ کہا تو نے آگاہ ہو کہ قسم ہے اللہ تعالیٰ کی اگر وہ ہوتا (یعنی تہمت لگانے والا) اوس میں سے تو کبھی درست نہ رکھتے تم کہ اس کی گردن مارو (یعنی اپنی قوم کی رعایت سے) غرض یہاں تک نوبت پہنچی کہ فساد عظیم ہو جائے اوس اور خزرج کے درمیان (دونوں قبیلے تھے انصار کے) اور مجھے اس کی کچھ خبر نہ تھی (یہ قول ہے ام المؤمنین رضی اللہ عنہا کا) پھر جب اس دن شام ہوئی نکلی میں اپنے کسی کام کو یعنی پاخانے کو اور مسطح کی ماں میرے ساتھ تھی اور اس نے ٹھوکر کھائی اور کہنے لگی مسطح مرے، سو میں نے کہا اے ماں تو کوستی ہے اپنے بیٹے کو پھر وہ ٹھہر گئی پھر دوبارہ ٹھوکر کھائی اور کہا اس نے مسطح مرے اور پھر میں نے کہا اے ماں تو کوستی ہے اپنے بیٹے کو پھر ٹھہر گئی پھر ٹھوکر کھائی اس نے تیسری بار اور کہا مسطح مرے پھر میں نے اس کو جھڑکا اور کہا اے ماں تو کوستی ہے اپنے بیٹے کو تب اس نے کہا قسم ہے اللہ کی میں نہیں کوستی مگر تیرے واسطے میں نے کہا میرے کس حال کے لیے تو اسے کوستی ہے کہا عائشہ رضی اللہ عنہا نے پھر کھولی اس نے ساری حقیقت اس بات کی اور میں نے اس سے پوچھا کہ لوگوں میں اس کا چرچا ہو چکا اس نے کہا ہاں اور قسم ہے اللہ کی لوٹی میں اپنے گھر کو اور گویا میں جس کے لیے نکلی تھی اس کے لیے نکلی ہی نہیں پائی میں نے حاجت اس کی تھوڑی نہ بہت یعنی پاخانے کی اور بخار آ گیا مجھے اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ مجھے میرے باپ کے گھر بھیج دیجیے پھر میرے ساتھ آپ نے ایک لڑکا کر دیا اور میں گھر پہنچی اور پایا میں نے ام رومان کو (یہ ماں ہیں آپ عائشہ رضی اللہ عنہا کی) نیچے کے گھر میں اور ابوبکر رضی اللہ عنہ اوپر قرآن پڑھ رہے تھے، سو میری ماں نے کہا کیوں آئی تم اے میری بیٹی کہا عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ خبر دی میں نے ان کو اور ذکر کیا میں نے اس قصہ کو اور ان کو اس قصہ سے اتنی اذیت نہ ہوئی جو مجھ کو ہوئی تھی تو انہوں نے مجھ سے فرمایا اے میری بیٹی اپنے حال پر تخفیف کرو (یعنی گھبراؤ نہیں) اس لیے کہ قسم ہے اللہ تعالیٰ کی کم ہوتا ہے کہ جس مرد کے پاس ایک خوبصورت عورت ہو اور وہ اسے چاہتا ہو اور اس کے سوتیں بھی ہوں کہ حسد نہ کریں اس پر اور باتیں نہ بنائیں اس کے لیے غرض ان کو اتنی اذیت نہ ہوئی جو مجھ کو ہوئی تھی کہا ام المؤمنین نے کہ جانتے ہیں یہ بات باپ میرے جواب دیا ان کی ماں نے کہ ہاں کہا میں نے اور رسول اللہ کہا انہوں نے کہ ہاں پھر میں غمگین ہوئی اور رونے لگی اور ابوبکرؓ نے میری آواز سنی تو کوٹھے پر قرآن پڑھتے تھے پھر وہ اترے اور کہنے لگے اس کا کیا حال ہے ان کی ماں نے کہا خبر ہو گئی اس کو اپنے حال کی جس کا چرچا ہو رہا ہے تو بھر آئیں اس کی آنکھیں تب کہا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے میں تجھے قسم دیتا ہوں اے بیٹی کہ تو پھر جا اپنے گھر میں تو میں پھر گئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر تشریف لائے اور میرا حال پوچھا میری خادمہ سے اس نے کہا قسم ہے اللہ کی نہیں جانتی میں اس میں کوئی عیب مگر اتنا ہے کہ تو جاتی ہے وہ اور بکری آٹا کھا جاتی ہے راوی کو شک ہے کہ خمیر تھا کہا یا عجینتھا معنی دونوں کے ایک ہیں اور گھر کا اس کو بعض یاروں نے آپ کے اور کہا کہ سچ کہہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہاں تک

کہ سخت سست کہا اس کو اس بات کے لیے اس نے کہا پاک ہے اللہ، قسم ہے اللہ کی میں ان کا کچھ حال نہیں جانتی مگر جتنا جانتا ہے سنار سونے خالص سرخ رنگ کو اور اس مرد کو بھی خبر پہنچی جس کے اوپر تہمت لگائی گئی تھی اس نے کہا اللہ پاک ہے میں نے کبھی ستر نہیں کھولا ہے کسی عورت کا کبھی۔ آپ عائشہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ پھر وہ شہید مارا گیا اللہ کی راہ میں کہا ام المؤمنین رضی اللہ عنہا نے صبح کو میرے ماں باپ میرے پاس آئے اور وہ میرے ہی پاس تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی آئے اور نماز عصر پڑھ کر وہ تشریف لائے تھے اور میرے ماں باپ داہنے بائیں بیٹھے تھے پس تشہد پڑھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور حمد وثنا کی اللہ تعالیٰ کی جیسی اس کو لائق ہے پھر فرمایا بعد حمد وثنا کے اے عائشہ! اگر تو مرتکب ہوئی ہو برائی کی یا ظلم کیا ہو تو نے (یعنی اپنی جان پر) تو توبہ کر اللہ کی طرف اور اللہ توبہ قبول کرتا ہے اپنے بندوں کی کہا ام المؤمنین رضی اللہ عنہا نے کہا آئی ایک عورت انصار میں سے اور وہ دروازہ پر بیٹھی تھی میں نے کہا آپ شرماتے نہیں اس عورت سے کہ ذکر کرتے ہیں اس کے سامنے غرض نصیحت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور میں متوجہ ہوئی اپنے باپ کی طرف اور میں نے کہا آپ کو جواب دو انہوں نے کہا میں کیا کہہ سکتا ہوں (یہ کمال ادب تھا آپ ابوبکر رضی اللہ عنہ کا اور مؤمن کو انبیاء کا ایسا ہی ادب ضرور ہے خصوصاً سید الانبیاء کا کہ آپ کی حدیث کے آگے بات نہ نکلے اور جواب نہ آئے) پھر میں متوجہ ہوئی اپنی ماں کی طرف اور میں نے کہا تم جواب دو حضرت کو انہوں نے بھی کہا میں آپ کے آگے کیا عرض کروں کہا ام المؤمنین نے کہ پھر جب کچھ جواب نہ دیا ان دونوں نے تشہد پڑھا میں نے اور حمد وثنا کی اللہ کی جیسے اس کی ذات مقدس کے لائق ہے پھر میں نے کہا اللہ کی قسم ہے اگر میں کہوں کہ میں نے نہیں کیا اور اللہ گواہ ہے کہ میں سچی ہوں جب بھی یہ بات مجھے فائدہ نہ دے گی تمہارے آگے اس لیے کہ تم بول چکے اور تمہارے دل اس سے رنگ گئے اور اگر میں کہوں کہ میں نے کیا ہے اور اللہ خوب جانتا ہے کہ میں نے نہیں کیا تو تم کہو گے کہ اقرار کر لیا اس نے اپنے قصور کا اور اللہ کی قسم میں نہیں جانتی تمہارے اور اپنے لیے کوئی کہاوت۔ کہا ام المؤمنین نے اور سوچا میں نے یعقوب کا نام پھر اس وقت میرے خیال میں نہ آیا مگر میں نے کہا یوسف کے باپ کی، (یعنی ان کی کہاوت برابر ہے) جب کہا انہوں نے ﴿فصبر جميل والله المستعان علىٰ ما تصفون﴾ یعنی صبر ہی بہتر ہے اور اللہ مددگار ہے اس پر جسے تم بیان کرتے ہو۔ کہا ام المؤمنین نے اور وحی نازل ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اسی وقت اور ہم چپ ہو رہے پھر جاتے رہے آثار وحی کے اور دیکھی میں نے خوشی آپ کے منہ پر اور وہ اپنی پیشانی سے پسینہ پونچھتے تھے اور فرماتے تھے بشارت ہو تجھ کو اے عائشہ کہ اللہ تعالیٰ نے اتاری پاکیزگی تیری۔ کہا ام المؤمنین (رضی اللہ عنہا) کہ میں بڑے غصہ میں تھی کہ مجھ سے میرے ماں باپ نے کہا کہ کھڑی ہو آپ کے آگے (یعنی شکریہ آپ کا ادا کر) میں نے کہا کبھی نہیں قسم ہے اللہ کی میں ان کا شکر ادا کرنے کبھی کھڑی نہ ہوں نہ تعریف کروں گی اور نہ تمہاری دونوں کی تعریف کروں گی پر تعریف کروں گی اللہ تعالیٰ کی جس نے میری پاکیزگی اتاری تم لوگوں نے میری تہمت اور غیبت سنی اور انکار نہ کیا اور نہ اس کو روکا اور ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا

فرمایا کرتی تھیں کہ زینب بنت جحش کی بیٹی کو اللہ تعالیٰ نے بچالیا اس کی دینداری کے سبب سے اور نہ کہی اس نے اس مقدمہ میں مگر اچھی بات، پر بہن اس کی حمنہ وہ ہلاک ہوگئی ہلاک ہونے والوں کے ساتھ یعنی شریک بہتان ہوگئی اور جو اس کا چرچا کرتے تھے وہ مسطح اور حسان بن ثابت تھے اور عبداللہ بن ابی منافق اور وہ اس کا ذکر نکالتا تھا پھر اسے پھیلاتا تھا اور اسی نے اس بات کا بڑا بوجھ اٹھایا اور حمنہ نے کہا ام المؤمنین نے کہ قسم کھائی ابوبکرؓ نے کہ نفع نہ دیں گے کسی طرح کا مسطح کو کبھی تو اتاری اللہ تعالیٰ نے اس پر یہ آیت ﴿ولا یاتل اولوا الفضل منکم والسعة﴾ یعنی قسم نہ کھائیں بزرگی اور کشائش والے تم میں سے اور مراد اس سے ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں کہ نہ دیں گے قرابت والوں کو مساکین اور مہاجرین کو جنہوں نے اللہ کی راہ میں ہجرت کی اور مراد اس سے مسطح ہے یہاں تک کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے ﴿الا تحبون ان یغفرلکم واللہ غفور رحیم﴾ یعنی کیا دوست نہیں رکھتے ہو تم کہ اللہ بخش دے تم کو اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ کہا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بے شک قسم ہے اللہ کی اے رب ہمارے ہم دوست رکھتے ہیں کہ تو بخشے ہم کو اور پھر دینے لگے مسطح کو جو دیتے تھے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے ہشام بن عروہ کی روایت سے۔ اور روایت کی یونس بن یزید اور معمر اور کئی لوگوں نے زہری سے انہوں نے عروہ بن زبیر اور سعید بن مسیب سے اور علقمہ بن وقاص لیثی اور عبیداللہ بن عبداللہ سے ان سب نے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہی حدیث ہشام بن عروہ کی روایت سے پوری اور لمبی حدیث۔ روایت کی ہم سے بندار نے انہوں نے ابن عدی سے انہوں نے محمد بن اسحاق سے انہوں نے عبداللہ بن ابی بکرؓ سے انہوں نے عمر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا انہوں نے جب نازل ہوئی طہارت میری کھڑے ہوئے رسول اللہ ﷺ منبر پر اور ذکر کیا اس کا اور قرآن پڑھا پھر جب منبر سے اترے دو مردوں اور ایک عورت کو حکم کیا کہ ان کو مار پڑی حد قذف کی۔

یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اسے مگر محمد بن اسحاق کی روایت سے۔

مترجم: اس روایت میں قصہ افک مذکور ہے کیفیت مفصلہ اس کی یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی سفر میں جاتے قرعہ ڈالتے پھر جب غزوۂ مریسیع پیش آیا قرعہ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کے نام نکلا پھر وہ آپ کے ساتھ نکلیں بعد نزول حجاب کے اور ہودج میں لوگ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو اٹھا لیتے تھے اور ہودج سمیت اونٹ سے اتار لیتے پھر جب آپ ﷺ غزوہ سے لوٹے اور مدینہ کے قریب پہنچے حکم دیا رسول اللہ ﷺ نے رات کو چلنے کا آپ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں لشکر کے باہر قضائے حاجت کو گئی اور جب وہاں سے لوٹ کر اپنے فرودگاہ میں پہنچی تو میں نے اپنے سینہ کو ٹٹولا اور ایک ہار جو میرے گلے میں تھا اس کو نہ پایا اور میں اسے ڈھونڈنے نکلی اور جو لوگ میرا ہودج اٹھا لیتے تھے وہ آئے اور ہودج میرا اونٹ پر لاد دیا اس وقت عورتیں قلت طعام کے سبب سے نہایت ہلکی پھلکی تھیں کہ لوگوں کو نہ معلوم ہوا ہودج کا ہلکا ہونا غرض انہوں نے ہودج لاد دیا اور لشکر چلا گیا جب میں اپنی جگہ پہنچی مجھے خیال ہوا کہ لوگ ڈھونڈنے آئیں گے اور میں سو گئی اور صفوان بن معطل سلمی لشکر کے پیچھے تھے پھر جب وہ صبح کو میری جگہ پہنچے اور انہوں نے مجھے پہچانا

کہ قبل نزول حجاب مجھے دیکھا تھا انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا اور ان کی آواز سے میں جاگی اور سوا اس کے کچھ کلام انہوں نے مجھ سے نہ کیا اور میں ان کے اونٹ پر سوار ہوگئی انہوں نے اونٹ لشکر میں پہنچا دیا اور منافق لوگ اپنا منہ کالا کرنے لگے باقی قصہ وہی ہے جو حدیث میں مذکور ہوا۔ اور مروی ہے کہ نبی ﷺ نے جو لوگ اس تہمت میں شریک تھے اسی (۸۰) اسی (۸۰) کوڑے حد ماری اور اللہ تعالیٰ نے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی طہارت اور برأت میں کتنی ہی آیتیں اتاریں اور ازواج مطہرات کو طیبات فرمایا اور مغفرت اور رزق کریم کا وعدہ فرمایا اور مروی ہے کہ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی تھیں کئی باتیں ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے کسی عورت کو نہیں عنایت فرمائیں سوا ان کے پہلے یہ کہ جبرئیل علیہ السلام ان کی تصویر ایک پارہ حریر پر آنحضرتؐ کے پاس لائے اور کہا یہ تمہاری بیوی ہیں اور مروی ہے کہ تصویر ان کی ہتھیلی میں منقش ہوئی تھی دوسرے یہ کہ آپ نے کسی باکرہ عورت سے نکاح نہیں کیا سوا ان کے تیسرے یہ کہ وفات ہوئی رسول اللہ ﷺ کی اور سر آپ کا ان کی گود میں تھا چوتھے یہ کہ آپ انہیں کے گھر میں دفن ہوئے پانچویں یہ کہ آپ پر وحی اترتی تھی اور آپؐ ان کے لحاف میں ہوتی تھیں، چھٹی یہ کہ اتری برأت ان کی آسمان سے ساتویں یہ کہ وہ بیٹی ہیں رسول اللہ ﷺ کے خلیفہ اول کی آٹھویں یہ کہ اللہ نے ان کو طیبہ فرمایا، نویں یہ کہ اللہ نے وعدہ کیا ان کے لیے مغفرت اور رزق کریم کا۔

اور مسروق جب روایت کرتے تھے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہتے تھے روایت کی مجھ سے صدیقہ نے جو صدیق کی بیٹی ہیں رسول اللہ ﷺ کی پیاری ہیں جن کی برأت اللہ نے فلک سے اتاری هذا خلاصة ما فی البغوی، ابو سلمہ سے روایت ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اے عائشہ یہ جبرئیل ہیں کہ تم کو سلام کہتے ہیں ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ ان پر سلام اور رحمت اللہ کی (الحدیث) روایت کیا اس کو بخاری نے اور مسلم نے اور انہیں سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا میں نے تین بار تم کو خواب میں دیکھا اور فرشتہ تمہاری تصویر پارہ حریر پر لایا تھا اور کہتا تھا یہ آپ کی بیوی ہے پھر جب میں نے تمہارا منہ کھولا تو وہی صورت پائی جو خواب میں دیکھی تھی پھر میں نے اپنے دل میں کہا کہ اگر اللہ کو منظور ہوگا تو ضرور اس کا ظہور ہوگا روایت کیا اس کو بخاری اور مسلم نے اور اسی طرح بہت سی روایتیں آپ کی فضیلت میں وارد ہوئی ہیں اللہ تعالیٰ ہم قصور واروں کا حشر یوم النشور میں ان کے ساتھ کرے اور ہمارے خطیئات اور سیئات کو بخشے آمین یارب العالمین" احب الصالحین ولست منهم لعل الله يرزقنی صلاحاً۔ ام المؤمنین کو اللہ تعالیٰ نے علم ایسا عنایت فرمایا تھا کہ ابو موسیٰ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ پر جو حدیث مشکل ہوتی ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھتے اور ان کے پاس اس کا علم وافر پاتے اور موسیٰ بن طلحہ سے روایت ہے کہ میں نے کوئی شخص نہ دیکھا فصیح تر ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ان دونوں کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔ أَللّٰهُمَّ ارْفَعْ دَرَجَتَهَا فِي أَعْلَى عِلِّيِّينَ وَأَكْرِمْ نُزُلَهَا يَوْمَ الدِّينِ وَأَنْزِلْهَا مُنْزَلًا مُبٰرَكًا فَإِنَّكَ خَيْرُ الْمُنْزِلِينَ۔ اٰمِينَ يَارَبَّ الْعَالَمِينَ۔

خاتمہ: سورہ نور چشم بدور آنکھوں کا نور اور دلوں کا سرور ہے اس کی آیات گویا خال چہرہ حور ہیں اور معانی و مطالب شراغ بیت المعمور اشارات و کنایات نمونہ تجلی طور سیاست منزلی سے اس میں بہت کچھ مذکور ہے اور حدود شرعیہ سے اکثر مسطور منجملہ اس کے حد

ہے زانیہ اور زانی کی اور حکم ان کے نکاح کا اور اسی (۸۰) کوڑے ہونا حد قاذف کے اور حکم لعان کا اور آداب گھر میں جانے کے سلام واستئذ ان سے اور نہی خالی گھروں میں جانے سے بغیر اذن مالک کے اور جواز بیوت غیر مسکونہ میں جانے کا کہ جس میں اپنا سامان رکھا ہو اور حکم غضِ بصر کا اور حفظ فرج کا اور نہی عورتوں کی اپنی زینت ظاہر کرنے کی اور امر گھونگھٹ لٹکانے کا اور بیان محرموں کا جیسے شوہر یا باپ دادے یا خسر وغیرہ ہیں اور نہی پیر پٹخ کر چلنے کی عورتوں کی آواز زیور کی معلوم ہو اور حکم رانڈوں کے نکاح کا اور امر مکاتب کر دینے کا لونڈی غلام کو اور نہی لونڈیوں سے زنا کرانے کی اور امر اجازت چاہنے کا گھر میں آنے کے لیے تین وقتوں میں قبل صلوٰۃ فجر کے اور دوپہر کے وقت اور بعد نماز عشا کے اور اس کے سوا اور وقتوں میں جواز آمد ورفت کا اہل بیت کے لیے اور امر اطفال کے اجازت مانگنے کا مثل بالغوں کے جب وہ بالغ ہو جائیں گھر میں آتے وقت اور جواز قناعت کرنے کا تھوڑے کپڑوں پر بڑھیوں کے لیے اور جواز کھانا کھانے کا اپنے گھروں میں اور اپنے باپ دادوں کے اور ماؤں وغیرہ کے گھروں میں اور جواز مل کر کھانے کا اور جدا جدا کھانے کا اور حکم سلام کا وقت گھر میں آنے کے اور جائز نہ ہونا ایمانداروں کو بغیر اذن کے چلے جانا آپ ﷺ کی محفل سے۔ اور قصص سے مذکور ہے قصہ افک و برأت ام المؤمنین کا۔ اور صفات الٰہیہ سے مذکور ہے تمثیل اس کے نور مبارک کی ساتھ ایک طاق کے جس میں ایک چراغ ہو اور وہ چراغ ایک فانوس میں ہو اور موجود ہونا اس کے نور کا ان گھروں میں جہاں صبح وشام اس کی پاکی بولی جاتی ہے اور صلوٰۃ وتسبیح اہل سموت وارض کی اور مالکیت اللہ تعالیٰ کی سب پر اور قدرتیں اس کی جیسے بدلیوں کا چلانا اور پانی کا ان سے برسانا اور برف اور اولوں کا گرانا اور لیل ونہار کا بدلتے آنا اور مالکیت اور علم اس کا ساتھ اور مخلوقات کے اور فوائد متفرقہ سے مذکور ہے انزال آیات بیّنات کا اس صورت میں اور احسان رکھنا نزول آیات کے ساتھ اور ہونا نور الٰہی کا ان لوگوں میں جن کو تجارت اور بیع ذکر الٰہی سے غافل نہیں رکھتی اور تمثیل اعمال کفار کی سراب سے اور تمثیل دوسرے ظلمات سے اور پھر جانا مدعیان ایمان کا اللہ تعالیٰ اور رسول کی اطاعت سے اور فضیلت ان لوگوں کی جو اللہ اور رسول کے حکم پر سمعنا واطعنا کہتے ہیں اور قسم کھانا منافقوں کا رسولؐ کے آگے اگر آپؐ جہاد کا حکم فرمائیں تو ہم بھی چلیں اور وعدہ خلیفہ کرنے کا اس زمین پر صالحون کو اور امر اقامت صلوٰۃ اور ایتاء زکوٰۃ اور اطاعت رسول کا اور وعید نار کی کافروں کے لیے اور جمعہ اور حج وجہاد واجب نہ ہونا اعمٰی اور اعرج پر۔

❀❀❀❀

(۳۱۸۱) عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ : لَمَّا نَزَلَ عُذْرِي، قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْمِنبَرِ فَذَكَرَ ذٰلِكَ وَتَلَا الْقُرْآنَ، فَلَمَّا نَزَلَ أَمَرَ بِرَجُلَيْنِ وَامْرَأَةٍ فَضُرِبُوا حَدَّهُمْ . (اسناده حسن)

ترجمہ: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب قرآن میں میری براءت کی آیتیں اُتریں تو آپ ﷺ منبر پر کھڑے ہوئے اس کا تذکرہ کرنے لگے اور وہ آیات تلاوت کیں جب منبر سے نیچے اُترے تو دو مردوں اور ایک عورت پر حد لگانے کا حکم دیا۔ چنانچہ ان پر حد لگائی گئی۔

❀❀❀❀

۲۵۔ باب وَمِنْ سُوْرَةِ الْفُرْقَانِ

تفسیر سورہ الفرقان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(۳۱۸۲) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ: قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ : أَيُّ الذَّنْبِ أَعْظَمُ قَالَ : ((أَنْ تَجْعَلَ لِلّٰهِ نِدًّا وَّهُوَ خَلَقَكَ)). قَالَ : قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا قَالَ : ((أَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ خَشْيَةَ أَنْ يُطْعَمَ مَعَكَ)) قَالَ قُلْتُ : ثُمَّ مَاذَا قَالَ : ((أَنْ تَزْنِيَ بِحَلِيْلَةِ جَارِكَ)) . (اسنادہ صحیح) الارواء (۲۳۳۷) صحیح ابی داؤد (۲۰۰۰)

ترجمہ: عبداللہؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا اے رسول اللہ کے کون سا گناہ بڑا ہے آپ نے فرمایا یہ کہ ٹھہرا دے تو اللہ کا شریک اور اسی نے پیدا کیا ہے تجھ کو (یعنی بلا شرکت غیر کے) میں نے کہا پھر کون سا گناہ بڑا ہے آپ نے فرمایا کہ قتل کرے اپنے لڑکے کو اس ڈر سے کہ وہ تیرے ساتھ کھانا کھائے گا میں نے کہا پھر کونسا فرمایا آپ نے یہ کہ زنا کرے تو اپنے ہمسائے کی بی بی سے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے روایت کی ہم سے بندار نے انہوں نے عبدالرحمٰن سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے منصور سے اور اعمش سے انہوں نے ابی وائل سے انہوں نے عمرو بن شرحبیل سے انہوں نے عبداللہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مثل اس کے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۳۱۸۳) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ : سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَيُّ الذَّنْبِ أَعْظَمُ قَالَ : ((أَنْ تَجْعَلَ لِلّٰهِ نِدًّا وَهُوَ خَلَقَكَ وَأَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ مِنْ أَجْلِ أَنْ يَاْكُلَ مَعَكَ أَوْ مِنْ طَعَامِكَ وَأَنْ تَزْنِيَ بِحَلِيْلَةِ جَارِكَ)) قَالَ : تَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ ﴿ وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ إِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ أَثَامًا يُضَاعَفُ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيَخْلُدْ فِيْهِ مُهَانًا ﴾ . (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: عبداللہ سے روایت ہے کہ میں نے پوچھا رسول اللہ ﷺ سے کہ کون سا گناہ سب سے بڑا ہے آپ نے فرمایا یہ کہ ٹھہرائے تو اللہ کا شریک اور اس نے تجھے پیدا کیا اور قتل کرے تو اپنے لڑکے کو اس خوف سے کہ وہ کھائے گا تیرے ساتھ یا تیرے کھانے سے اور یہ کہ زنا کرے تو اپنے ہمسائے کی عورت سے کہا راوی نے کہ پھر پڑھی حضرت نے یہ آیت والذین لا یدعون مع اللہ الھاً سے آخر تک یعنی رحمان کے وہ بندے ہیں کہ نہیں پکارتے اللہ کے سوا دوسرے کو معبود جان کر اور نہیں

قتل کرتے اس جان کو کہ حرام کیا اللہ نے مگر ساتھ حق کے یعنی قصاص وغیرہ میں اور زنا نہیں کرتے اور جس نے یہ کام کیا پہنچے گا وہ اپنے گناہوں کی سزا کو دوگنا ہوگا اس پر عذاب قیامت کے دن اور داخل ہوگا دوزخ میں ذلیل ہو کر۔

فائدہ : حدیث سفیان کی منصور واعمش سے زیادہ صحیح ہے اس حدیث سے جو شعبہ نے واصل سے روایت کی ہے اس لیے کہ واصل کی اسناد میں ایک شخص زیادہ مذکور ہے روایت کی ہم سے محمد بن مثنیٰ نے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے واصل سے انہوں نے ابی وائل سے انہوں نے عبداللہ سے اور نہ ذکر کیا اس میں عمر بن شرحبیل کا۔ [اسناده صحيح]

خاتمہ: سورۂ فرقان میں صفات قرآن سے مذکور ہے اترنا اس کا تمام اہل جہان کے ڈرانے کو افک مفتری اور اساطیر الاولین کہنا کافروں کا اس کو اور کہنا کافروں کا قرآن سارا ایک بارگی کیوں نازل نہ ہوا۔ اور ہونا کافروں کے جمیع اعتراضات کا جواب قرآن میں اور پھیر پھیر کر سمجھانا قرآن کو اور متعلقات نبوت سے مذکور ہے اعتراض کافروں کا نبی ﷺ کے کھانے اور بازاروں میں پھرنے پر اور نہ ہونا خزانہ اور باغ کا ان کے لیے اور جواب اس کا کہ سارے انبیاء سابقین کھاتے اور بازاروں میں پھرتے تھے اور معترض ہونا منکران قیامت کا کہ ہم پر ملائکہ کیوں نہ نازل ہوئے اور استہزاء کافروں کا رسول کے ساتھ اور کہنا ان کا کہ یہ ہم کو ہمارے معبودوں سے چھڑانا چاہتا ہے اور مبشر اور نذیر ہونا ہمارے رسول کا اور کوئی اجر نہ چاہنا دعوت پر اور حالات ماضیہ سے تذکر موسیٰ اور ہارون کے حال کی اور قوم نوح اور ان کے ہلاک ہونے کی۔

اور ہلاک عاد وثمود واصحاب رس اور ہلاک قوم لوط کی قریوں کی اور صفات الٰہی سے مالکیت اس اللہ تعالیٰ کی اور نفی ولد اور شریک کی اس سے اور مخلوق ہونا معبودان باطل کا اور قادر نہ ہونا ان کا نفع وضرر اور امانت واحیاء پر اور پیدا کرنا آسمانوں کا چھ روز میں اور استواء عرش پر اور بنانا برجوں کا آسمانوں میں اور رکھنا سراج اور قمر منیر کا ان میں اور پھیر وبدل کرنا لیل ونہار کا اور احوال قیامت سے مذکور ہے جھٹلانا کافروں کا قیامت کو اور وعید سعیر کی ان کے لیے غصہ غیظ اور زفیر سعیر کا اور وعدہ جنت کا متقیوں کے لیے اور روبکاری معبودان باطل کی حشر میں اور انکار کرنا ان کا اپنی معبودیت سے اور خوبی اصحاب جنت کے مقاموں کی اور فرشتوں کا اترنا اور کافروں کا اپنے ہاتھ کاٹ کاٹ کر کھانا اور تمنا کرنا اطاعت رسول ﷺ کی اور حسرت کھانا غیر رسول کی اطاعت پر اور شکایت کرنا رسول اللہ ﷺ کا کہ میری قوم نے قرآن کو چھوڑ دیا اور دشمن نبی ﷺ ہونا ایسے مجرموں کا اور محشور ہونا کافروں کے منہ کے بل اور قدرتوں سے اللہ تعالیٰ کے بیان مدظل کا اور پھیرنا رات اور دن کا اور لباس کر دینا رات کو اور نشور کر دینا دن کو اور بھیجنا ہواؤں کا مینہ کی خوشخبری کے لیے اور اتارنا پانی کا آسمان سے اور زندہ کرنا شہر مردہ کا اس سے اور پلانا بہت سی مخلوق کو اور یہ سب ایک مقام میں مذکور ہیں۔ اور صفات صالحین سے بارہ خصالِ حمیدہ عباد الرحمٰن کی جیسے زمین پر آہستہ چلنا اور جاہلوں سے اعراض کرنا۔ وغیرہ ذلک اور یہ مقام نہایت قابل وعظ ہے اور اسی طرح کے فوائد عمدہ عمدہ مذکور ہیں۔

❀ ❀ ❀ ❀

٢٦۔ باب وَمِنْ سُوْرَةِ الشُّعَرَاءِ

تفسیر سورۃ الشعراء

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(٣١٨٤) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ ﴿ وَأَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْأَقْرَبِيْنَ ﴾ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((يَا صَفِيَّةُ بِنْتَ عَبْدِالْمُطَّلِبِ! يَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ! يَا بَنِيْ عَبْدِالْمُطَّلِبِ! إِنِّيْ لَا أَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا سَلُوْنِيْ مِنْ مَالِيْ مَا شِئْتُمْ))۔ (اسناده صحيح) [وهو مكرر الحديث (٢٣١٠)]

ترجمہ: عائشہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب یہ آیت اتری ﴿وانذر عشيرتك الاقربين﴾ یعنی ڈرا دے تو اے نبی اپنے قرابت والوں کو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: اے صفیہ (یہ آپ کی پھوپھی ہیں) بیٹی عبدالمطلب کی اے فاطمہ بیٹی محمد کی اے بیٹو عبدالمطلب کے بے شک میں اختیار نہیں رکھتا اللہ کی درگاہ میں تمہارے لیے کسی چیز کا مانگ لو تم میرے مال میں سے جو چاہو۔ یعنی آخرت کا معاملہ اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے شفاعت بھی بغیر اس کے حکم کے نہیں ہو سکتی۔

فائدہ: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور ایسی ہی روایت کی وکیع اور کئی لوگوں نے یہی حدیث ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے، محمد بن عبدالرحمن طفاوی کی روایت کے مانند۔ اور روایت کی بعض نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مرسلاً۔ اور نہیں ذکر کیا اس سند میں عائشہ رضی اللہ عنہا کا۔ اور اس بارے میں علی اور عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔

❁❁❁❁

(٣١٨٥) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ : لَمَّا نَزَلَتْ ﴿ وَأَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْأَقْرَبِيْنَ ﴾ جَمَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قُرَيْشًا فَخَصَّ وَعَمَّ فَقَالَ : ((يَامَعْشَرَ قُرَيْشٍ! أَنْقِذُوْا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ فَإِنِّيْ لَا أَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللّٰهِ ضَرًّا وَلَا نَفْعًا، يَامَعْشَرَ بَنِيْ عَبْدِمَنَافٍ! أَنْقِذُوْا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ فَإِنِّيْ لَا أَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللّٰهِ ضَرًّا وَلَا نَفْعًا. يَامَعْشَرَ بَنِيْ قُصَيٍّ! أَنْقِذُوْا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ فَإِنِّيْ لَا أَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَلَا نَفْعًا. يَا مَعْشَرَ بَنِيْ عَبْدِالْمُطَّلِبِ! أَنْقِذُوْا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ فَإِنِّيْ لَا أَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَلَا نَفْعًا، يَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ! أَنْقِذِيْ نَفْسَكِ مِنَ النَّارِ فَإِنِّيْ لَا أَمْلِكُ لَكِ ضَرًّا وَلَا نَفْعًا. إِنَّ لَكِ رَحِمًا وَسَأَبُلُّهَا بِبَلَالِهَا))۔ (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے جب اتری یہ آیت ﴿وَأَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْأَقْرَبِيْنَ﴾ یعنی ڈرا تو اے نبی اپنی

قرابت والوں کو جمع کیا رسول اللہ ﷺ نے قریش کو اور خاص کی نصیحت ہر ایک کو الگ الگ اور عام بھی کی اور فرمایا اے گروہ قریش کے چھڑاؤ تم اپنی جانوں کو آگ سے اس لیے کہ میں اختیار نہیں رکھتا اللہ کی درگاہ میں تمہارے ضرر کا نہ نفع کا، اے گروہ بنی عبد مناف کے چھڑاؤ تم اپنی جانوں کو آگ سے اس لیے کہ میں نہیں اختیار رکھتا اللہ کی درگاہ میں تمہارے ضرر کا نہ نفع کا، اے گروہ بنی قصی کے چھڑاؤ تم اپنی جانوں کو آگ سے اس لیے کہ میں اختیار نہیں رکھتا تمہارے ضرر کا نہ نفع کا، اے گروہ بنی عبد المطلب کے چھڑاؤ اپنی جان آگ سے اس لیے کہ میں اختیار نہیں رکھتا تمہارے لیے ضرر کا نہ نفع کا اے فاطمہ بیٹی محمد کی چھوڑا تو اپنی جان آگ سے اس لیے کہ میں اختیار نہیں رکھتا تیرے لیے ضرر کا نہ نفع کا تیری قرابت کا مجھ پر حق ہے سو میں اس کو ادا کروں گا (یعنی دنیا میں) باقی رہی آخرت اس میں مجھے اختیار نہیں۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے اس سند سے۔ روایت کی ہم سے علی بن حجر نے انہوں نے شعیب سے انہوں نے عبد الملک سے انہوں نے موسیٰ بن طلحہ سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اسی کے معنوں کے موافق۔

❀❀❀❀

(٣١٨٦) **حَدَّثَنِي** الْأَشْعَرِيُّ قَالَ : لَمَّا نَزَلَ ﴿ **وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ** ﴾ وَضَعَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِصْبَعَيْهِ فِي أُذُنَيْهِ فَرَفَعَ صَوْتَهُ فَقَالَ : ((**يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ يَا صَبَاحَاهُ**)). (حسن صحیح)

ترجمہ: مجھ سے اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا انہوں نے کہا جب اتری یہ آیت ﴿ **وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ** ﴾ یعنی ڈرا دے تو اپنے نبی قرابت والوں کو، رسول اللہ ﷺ نے اپنی انگلی کانوں میں رکھی (جیسے موذن رکھتا ہے آواز بلند ہو جائے) اور اپنی آواز کو بلند کیا اور فرمایا اے اولاد عبد مناف کی ڈرو تم لشکر آن پہنچا۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے اس سند سے۔ اور روایت کی یہ بعض نے عوف سے انہوں نے قسامہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مرسلاً۔ اور یہ روایت صحیح تر ہے اور اس میں ابو موسیٰ کا ذکر نہیں۔

مترجم: عرب کا دستور ہے کہ جب کوئی شخص ان میں کا قوم کو ڈراتا ہے یا صباحاہ کہتا ہے اور چونکہ لشکر لوٹ کر اکثر صبح کو پہنچتا ہے اس لیے مطلق لشکر کے لیے یہ کلمہ کہتے ہیں۔

خاتمہ: سورہ شعراء میں قصص ماضیہ سے مذکور ہے قصہ موسیٰ علیہ السلام کے فرعون کی طرف جانے کا اور گفتگو ان کی اور ہارون کی فرعون سے ربوبیت الٰہی کے بارے میں اور مقابلہ سحر کا اور نکلنا بنی اسرائیل کا اور پار ہو جانا دریا سے اور غرق ہونا فرعون کا اور قصہ ابراہیم علیہ السلام کا اور گفتگو ان کی اصنام کے بارے میں اور توصیف باری تعالیٰ کی خلق اور اہدیٰ اور اطعام اور سقی اور شفا دینا مرض کے وقت اور مارنا اور جلانا اور طلب باپ کی مغفرت کی اس اللہ تعالیٰ سے اور قصہ نوح علیہ السلام اور دعوت ان کی اور قصہ ہود، صالح، لوط اور

شعیب علیہ السلام کا اور بہت سے فوائد متفرقہ جیسے خطاب ہمارے نبی ﷺ کو کہ لوگوں کے ایمان لانے کے لیے اپنی جان مارو گے اور اعراض کافروں کا ذکر جدید سے اور بیان قیامت کا اور نفع نہ دینا مال اور اولاد کا اس دن مگر قلب سلیم کا اور خطاب مشرکوں کے ساتھ کہ معبود تمہارے کہاں گئے اور کوئی شفیع وحمیم نہ ہونا مشرکوں کے واسطے اور نزول قرآن کا بواسطہ روح الامین کے قلب رسول پر اور ذکر آپ کا موجود ہونا کتب سابقہ میں اور پہنچانا بنی اسرائیل کا آپ کو اور ہونا نذیر کا ہر قریہ میں اور خطاب نبی ﷺ کو اور نہی اشراک فی الالوہیت اور حکم اقرباء کے ڈرانے کا اور بازو جھکانے کا مؤمنوں کے لیے اور امر ساتھ توکل کے اللہ پر اور دیکھنا اس کا نبی ﷺ کو وقت قیام شب کے اور نزول شیاطین کا اور افاک واثیم پر اور غاوی ہونا متبعان شعراء کا اور سرگردانی ان کی ہر جنگل میں اور مذمت ان کی باستثنائے مؤمنین صالحین کے اور ڈرانا شاعران ظالمین کو۔

❀ ❀ ❀ ❀

۲۷۔ باب وَمِنْ سُوْرَةُ النَّمْلِ

تفسیر سورۂ نمل

(۳۱۸۷) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((تَخْرُجُ الدَّابَّةُ مَعَهَا خَاتِمُ سُلَيْمَانَ وَعَصَا مُوْسٰى، فَتَجْلُوْا وَجْهَ الْمُؤْمِنِ وَتَخْتِمُ أَنْفَ الْكَافِرِ بِالْخَاتَمِ حَتّٰى إِنَّ أَهْلَ الْخِوَانِ لَيَجْتَمِعُوْنَ فَيَقُوْلُ هٰذَا يَا مُؤْمِنُ، وَيَقُوْلُ هٰذَا: يَا كَافِرُ))۔ (اسنادہ ضعیف) سلسلة الأحاديث الضعيفة (۱۱۰۸) (اس میں علی بن زید بن جدعان ضعیف ہے۔نیز اس کا شیخ مجہول ہے)

ترجمہ: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دابۃ الارض نکلے گا اور اس کے پاس سلیمان کی مہر ہوگی اور موسیٰ کا عصا اور لکیر کھینچ دے گا وہ مؤمن کے منہ پر کہ وہ چمک جائے گا (یعنی عصائے موسیٰ سے) اور مہر کر دے گا کافر کے ناک پر مہر سلیمان سے یہاں تک کہ لوگ ایک خوان پر جمع ہوں گے اور یہ پکارے گا اے مؤمن اور وہ پکارے گا اے کافر (یعنی کافر اور مؤمن ممتاز ہو جائیں گے)۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔اور روایت کی یہ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے اور اس سند کے سوا اور سند سے دابۃ الارض کے بیان میں۔اور اس بارے میں ابوامامہ سے بھی روایت ہے۔

خاتمہ: سورۂ نمل میں قصص ماضیہ سے مذکور ہے قصہ موسیٰ علیہ السلام کا اور قصہ سلیمان کا اور گزرنا ان کا چیونٹیوں کے جنگل پر اور آنا ہدہد کا ملک سبا سے اور خبر دینا بلقیس کی اور خط بھیجنا سلیمان کا بلقیس کو اور ہدیہ بھیجنا بلقیس کا اور اسلام لانا بلقیس کا اور قصہ صالح علیہ السلام کا اور پندرہ قدرتیں اس کی اور رد اشراک فی الوہیت کا ان کے استدلال سے جیسے پیدا کرنا آسمانوں کا اور زمین کا اور اتارنا پانی کا اور نکالنا

باغوں کا اور قرار دینا زمین کا اور بہا نہروں کا اور پیدا کرنا پہاڑوں کا اور سوا اس کے اور متعلقات قیامت سے انکار کافروں کا بعث پر اور متیٰ هذا الوعد کہنا ان کا اور توزیع امم کی حشر میں اور نفخ صور اور فزع اہل سمٰوٰت وارض وغیرہ ذلک۔ اور خطاب نبی ﷺ کو کہ کہیں مامور ہوں میں کہ عبادت کروں میں اس شہر مکہ کے مالک کی اور سوائے اس کے بہت سے فوائد مذکور ہیں۔

❁❁❁❁

۴۸۔ باب: وَمِنْ سُوْرَةُ الْقَصَصِ

تفسیر سورۂ قصص

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(۳۱۸۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((لِعَمِّهِ: ((قُلْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، أَشْهَدُلَكَ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ))، فَقَالَ : لَوْلَا أَنْ تُعَيِّرَنِي بِهَا قُرَيْشٌ : إِنَّمَا يَحْمِلُهُ عَلَيْهِ الْجَزَعُ لَأَ قْرَرْتُ بِهَا عَيْنَكَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ ﴿إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِي مَنْ يَّشَآءُ﴾ . (اسناده صحيح)

ترجمہ: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اپنے چچا (ابوطالب سے) کہ کہو تم کہ کوئی معبود نہیں سوا اللہ کے کہ گواہی دوں میں تمہارے ایمان کی اس کے سبب سے قیامت کے دن۔ ابوطالب نے کہا اگر نہ عار دلاتے مجھے قریش وہ کہیں گے کہ اس کلمہ کو کہلا دیا اس سے موت کی گھبراہٹ نے تو میں ٹھنڈی کر دیتا یہ کہہ کر تمہاری آنکھوں کو تو اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت ﴿انك لا تهدي من احببت﴾ سے آخر تک۔ یعنی اے نبی تو ہدایت نہیں کر سکتا جس کو چاہے لیکن اللہ ہدایت کرتا ہے جس کو چاہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر یزید بن کیسان کی روایت سے۔

خاتمہ: سورۂ قصص میں مذکور ہے قصہ موسیٰ علیہ السلام کا مفصلاً اور قصہ قارون کا اور معاملات حشر سے روبکاری مشرکوں کی دو جگہ اور فضائل سے فضیلت توبہ اور ایمان اور عمل صالح کی اور سوا اس کے اور فوائد متعددہ مذکور ہیں جیسے وعدہ فتح مکہ کا وغیرہ ذلک۔

❁❁❁❁

۴۹۔ باب وَمِنْ سُوْرَةِ الْعَنْكَبُوْتِ

تفسیر سورۂ عنکبوت

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(۳۱۸۹) عَنْ سَعْدٍ قَالَ : أُنْزِلَتْ فِيَّ أَرْبَعُ آيَاتٍ۔ فَذَكَرَ قِصَّةً، وَقَالَتْ أُمُّ سَعْدٍ : أَلَيْسَ قَدْ أَمَرَاللّٰهُ بِالْبِرِّ. وَاللّٰهِ!

لَا أَطْعَمُ طَعَامًا وَلَا أَشْرَبُ شَرَابًا حَتّٰى أَمُوْتَ أَوْ تَكْفُرَ. قَالَ : فَكَانُوْا إِذَا أَرَادُوْا أَنْ يُطْعِمُوْهَا شَجَرُوْا فَاهَا، فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ ﴿ وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا وَإِنْ جَاهَدَاكَ لِتُشْرِكَ بِيْ ﴾ الْآيَةَ.

(اسناده صحيح)

ترجمہ: سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا میرے باب میں چار آیتیں نازل ہوئیں پھر ایک قصہ ذکر کیا اور سعد کی ماں نے کہا کیا اللہ نے ذکر نہیں کیا احسان کا قسم ہے اللہ کی نہ میں کھانا کھاؤں گی نہ پانی پیوں گی یہاں تک کہ مرجاؤں یا تو پھر کافر ہو جائے (یعنی جیسے پہلے تھا) کہا راوی نے کہ جب اس کو کھلانا چاہتے اس کا منہ چیرتے (یعنی لکڑی وغیرہ ڈال کر) پھر یہ آیت اتری ﴿ و وصينا الانسان... ﴾ یعنی حکم کیا ہم نے انسان کو ماں باپ سے احسان کرنے کا اور اگر وہ چاہیں کہ تو شریک کرے میرے ساتھ اس چیز کو کہ جس کی تجھے خبر نہیں تو کہنا نہ مان ان کا۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: حضرت سعد سابقین اولین میں سے ہیں اور اپنی ماں کی بہت خدمت کرتے تھے ماں نے ان سے کہا کہ تو نے جو دین اختیار کیا ہے اس سے باز نہ آئے گا میں نہ کھاؤں گی نہ پیوں گی یہاں تک کہ مرجاؤں اور لوگ تجھے ہمیشہ برا کہیں گے کہ اس نے اپنی ماں کو مارڈالا الغرض دو دن کچھ نہ کھایا نہ پیا تیسرے دن سعد نے کہا اے ماں اگر تیری سو جانیں ہوں اور ایک ایک کر کے نکل جائیں جب بھی میں دین محمدی سے نہ پھروں گا۔ واہ واہ کیا محبت دین کی تھی پھر جب وہ مایوس ہوئیں کھانے پینے لگیں اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری حدیث میں آیا ہے کہ کسی مخلوق کی اطاعت درست نہیں اللہ کی نافرمانی کر کے۔

❀❀❀❀

(۳۱۹۰) عَنْ أُمِّ هَانِيءٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ قَوْلِهِ : ﴿ وَتَأْتُوْنَ فِيْ نَادِيْكُمُ الْمُنْكَرَ ﴾ قَالَ : ((كَانُوْا يَخْذِفُوْنَ أَهْلَ الْأَرْضِ وَيَسْخَرُوْنَ مِنْهُمْ)).

(ضعيف الاسناد جدا) (اس میں ابو صالح راوی کو امام بخاری اور نسائی وغیرہ نے ضعیف قرار دیا ہے)

ترجمہ: ام ہانی رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا: ﴿ وَتَأْتُوْنَ فِيْ نَادِيْكُمُ الْمُنْكَرَ ﴾ یعنی کرتے ہو تم اپنی محفلوں میں گناہ (اور اس آیت میں شکایت ہے قوم لوط کی) تو فرمایا آپ نے کہ وہ کنکریاں پھینکتے تھے زمین والوں پر اور مذاق کرتے ان سے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر حاتم بن ابی صغیرہ کی روایت سے کہ وہ سماک سے روایت کرتے ہیں۔

سورۂ عنکبوت میں قصص ماضیہ سے مذکور ہے حال حضرت ابراہیم کا اور ایمان لانا لوط کا ان پر اور ہلاک ہونا قوم لوط کا اور نجات ان کی اور تذکیر شعیب علیہ السلام کے حال کی اور تذکیر عاد وثمود وقارون وفرعون وہامان کے ہلاک ہونے کی اور تذکیر نوح علیہ السلام کی

ساڑھے نوسو برس دعوت کرنے کی اور ہلاک قوم کا ساتھ طوفان کے اور تذکیر ابراہیم علیہ السلام کی دعوت کی اور معبودان باطل کی مذمت کی اور مضامین متفرقہ سے ضرور ہونا مسلمانوں کے امتحان کا اور بقائے الٰہی کا اور مجاہدہ کا مجاہد کو اور وعدہ تکفیر سیئات کا صالحین کے لیے اور وصیت الٰہی واسطے احسان والدین کے اور نہ ماننا ان کی بات کا شرک میں حال مدعیان خام کا کہ فتنہ ناس کو عذاب الٰہی سمجھیں کافروں کا مؤمنوں سے کہنا کہ تم ہمارے تابع ہو جاؤ تمہارا گناہ ہم پر ہے اور جواب اس کا، تسلی ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب امم سابقہ سنا کر آسان ہونا خلق اول وثانی کا اللہ تعالیٰ پر حکم زمین میں سیر کرنے کا موقوف ہونا عذاب ورحمت کا مشیت ایزدی پر مایوس ہونا کافروں کا رحمتِ حق سے، تمثیل شرک کی اور معبودان باطل کی مکڑی کے جالے کے ساتھ حکم قرآن کی تلاوت کا اور نماز کے قائم کرنے کا اور مانع ہونا نماز کا بے حیائی اور ہر برائی سے اور بزرگی ذکر الٰہی کی اور امر اہلِ کتاب سے اچھی طرح مجادلہ کرنے کا، احسان رکھنا اللہ تعالیٰ کا نزول کتاب سے اور صدور علماء میں محفوظ رہنا اور رحمت اور ذکریٰ ہونا قرآن کا خطاب اصحاب سے اور ترغیب ہجرت کی اور فضیلت مہاجرین کی مشرکوں کا کشتی میں موحدین جانا حرم کے امن کا بیان، ظالم ہونا اس کا جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھے، وعدہ ہدایت کا مجاہد کے لیے۔

❀❀❀❀

۳۰۔ باب: وَمِنْ سُوْرَةِ الرُّوْمِ

تفسیر سورۂ روم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(۳۱۹۱) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ ظَهَرَتِ الرُّومُ عَلٰى فَارِسٍ فَأَعْجَبَ ذٰلِكَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَنَزَلَتْ ﴿الٓمّٓo غُلِبَتِ الرُّوْمُ﴾ إِلٰى قَوْلِهٖ ﴿يَفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَo بِنَصْرِ اللّٰهِ﴾ قَالَ: فَفَرِحَ الْمُؤْمِنُوْنَ بِظُهُوْرِ الرُّوْمِ عَلٰى فَارِسَ . (صحيح)

ترجمہ: ابوسعید سے روایت ہے کہ جب بدر کا دن ہوا روم فارس پر غالب ہوئے مؤمنوں کو یہ امر پسند آیا (اس لیے کہ روم کے لوگ اہل کتاب نصاریٰ تھے اور مسلمان بھی کتاب والے ہیں بخلاف فارس کے کہ وہ مشرک تھے) پھر یہ آیت اتری ﴿الٓمّٓ غُلِبَتِ الرُّوْمُ﴾ سے ﴿يَفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ بِنَصْرِ اللّٰهِ﴾ تک۔ سو مسلمان خوش ہوئے روم کے فارس پر غالب ہونے سے۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے اس سند سے۔ اور اسی طرح پڑھا ہے نصر بن علی نے غَلَبَتِ الرُّوْمُ یعنی غین اور لام کی زبر سے۔

❀❀❀❀

(۳۱۹۲) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى: ﴿الٓمّٓ o غُلِبَتِ الرُّوْمُo فِيْٓ أَدْنَى الْأَرْضِ﴾ قَالَ: غَلَبَتْ

وَغُلِبَتْ. قَالَ: كَانَ الْمُشْرِكُوْنَ يُحِبُّوْنَ أَنْ يَظْهَرَ أَهْلُ فَارِسَ عَلَى الرُّوْمِ لِأَنَّهُمْ وَإِيَّاهُمْ أَهْلُ الْأَوْثَانِ وَكَانَ الْمُسْلِمُوْنَ يُحِبُّوْنَ أَنْ يَظْهَرَ الرُّوْمُ عَلٰى فَارِسَ لِأَنَّهُمْ أَهْلُ الْكِتَابِ فَذَكَرُوْهُ لِأَبِيْ بَكْرٍ فَذَكَرَهُ أَبُوْبَكْرٍ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((**أَمَا إِنَّهُمْ سَيَغْلِبُوْنَ**)) فَذَكَرَهُ أَبُوْبَكْرٍ لَهُمْ فَقَالُوْا: اجْعَلْ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ أَجَلًا فَإِنْ ظَهَرْنَا كَانَ لَنَا كَذَا وَكَذَا وَإِنْ ظَهَرْتُمْ كَانَ لَكُمْ كَذَا وَكَذَا، فَجَعَلَ أَجَلَ خَمْسِ سِنِيْنَ فَلَمْ يَظْهَرُوْا فَذَكَرُوْا ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: ((**أَلَّاجَعَلْتَهُ إِلٰى دُوْنِ**)) قَالَ: أُرَاهُ ((**الْعَشْرِ**)). قَالَ: قَالَ سَعِيْدٌ: وَالْبِضْعُ مَا دُوْنَ الْعَشْرِ. قَالَ: ثُمَّ ظَهَرَتِ الرُّوْمُ بَعْدُ، قَالَ: فَذٰلِكَ قَوْلُهُ تَعَالٰى: ﴿ **الٓمٓ۝ غُلِبَتِ الرُّوْمُ** ﴾ إِلٰى قَوْلِهٖ ﴿ **وَيَوْمَئِذٍ يَّفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ۝ بِنَصْرِ اللّٰهِ يَنْصُرُ مَنْ يَّشَآءُ** ﴾ قَالَ سُفْيَانُ سَمِعْتُ أَنَّهُمْ ظَهَرُوْا عَلَيْهِمْ يَوْمَ بَدْرٍ.

(اسناده صحيح) سلسلة الأحاديث الضعيفة تحت الحديث (٢٢٥٤)

ترجمہ: ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس آیت کی تفسیر میں کہا ﴿الم غلبت الروم﴾ کہا انہوں نے کہ غُلِبَتْ اور غَلَبَتْ دونوں پڑھا گیا ہے اور کہا مشرکین دوست رکھتے تھے کہ غالب ہوں فارس کے لوگ روم پر اس لیے کہ مشرک اور فارس دونوں بت پرست تھے اور مسلمان دوست رکھتے تھے کہ روم غالب ہوں فارس پر اس لیے کہ روم اہل کتاب تھے تو ذکر کیا اس کا ابوبکرؓ سے اور ابوبکرؓ نے رسول اللہ ﷺ سے آپ نے فرمایا کہ پھر وہ غالب ہو جائیں گے (یعنی روم) پھر ذکر کیا ابوبکرؓ نے مشرکوں سے انہوں نے کہا ہمارے اور اپنے درمیان کوئی مدت ٹھہراؤ تو اگر اس مدت میں ہم غالب ہوں (یعنی فارس) تو ہم کو تم اتنا اتنا دینا اور اگر تم غالب ہوئے تو ہم اتنا اتنا کچھ دیں گے تو پانچ برس مدت ٹھہری اور اس مدت میں روم غالب نہ ہوئے، سو اس کا ذکر آپ سے کیا آپ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ تم نے کیوں نہ مدت ٹھہرائی قریب۔ کہا راوی نے گمان کرتا ہوں کہ کہا دس کے قریب۔ کہا راوی نے کہ سعید نے کہا بضع دس سے کم کو کہتے ہیں کہا راوی نے پھر غالب ہو گئے روم اور اس کے بعد (یعنی دس سال کے اندر) کہا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ یہی مطلب ہے اللہ تعالیٰ کے اس قول کا ﴿الٓمٓ غُلِبَتِ الرُّوْمُ﴾ سے ﴿يَفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ بِنَصْرِ اللّٰهِ﴾ تک۔ سفیان نے کہا میں نے سنا ہے کہ غالب ہوئے روم بدر کے دن۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔ نہیں ہیں جانتے ہم اسے مگر سفیان کی روایت سے کہ وہ حبیب بن ابی عمرو سے روایت کرتے ہیں۔

❀❀❀❀

(٣١٩٣) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ. أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِأَبِيْ بَكْرٍ فِيْ مُنَاحَبَةٍ: ﴿ **الٓمٓ غُلِبَتِ الرُّوْمُ** ﴾: **أَلَّا احْتَطْتَ يَا أَبَابَكْرٍ! فَإِنَّ الْبِضْعَ مَا بَيْنَ ثَلٰثٍ إِلٰى تِسْعٍ**)). (ضعيف) الضعيفة (٣٣٥٤).

ترجمہ: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابوبکر سے کہ تم نے شرط لگانے میں ﴿الم غلبت الروم﴾ کی احتیاط کیوں نہ کی اے ابوبکر اس لیے کہ بضع تین سے نو تک ہے۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے حسن ہے اس سند سے یعنی زہری کی روایت سے کہ وہ عبیداللہ سے وہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں۔

❀❀❀❀

(٣١٩٤) **عَنْ** نِيَارِ بْنِ مُكْرَمٍ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ : لَمَّا نَزَلَتْ ﴿**الٓمٓ غُلِبَتِ الرُّوْمُ○ فِيْ أَدْنَى الْأَرْضِ وَهُمْ مِنْ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُوْنَ○ فِيْ بِضْعِ سِنِيْنَ**﴾ فَكَانَتْ فَارِسُ يَوْمَ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ قَاهِرِيْنَ لِلرُّوْمِ وَكَانَ الْمُسْلِمُوْنَ يُحِبُّوْنَ ظُهُوْرَ الرُّوْمِ عَلَيْهِمْ لِأَنَّهُمْ وَإِيَّاهُمْ أَهْلُ كِتَابٍ وَفِيْ ذٰلِكَ قَوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰى ﴿**وَيَوْمَئِذٍ يَّفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ○ بِنَصْرِ اللّٰهِ يَنْصُرُ مَنْ يَّشَآءُ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ**﴾ وَكَانَتْ قُرَيْشٌ تُحِبُّ ظُهُوْرَ فَارِسَ لِأَنَّهُمْ وَإِيَّاهُمْ لَيْسُوْا بِأَهْلِ كِتَابٍ وَلَا إِيْمَانٍ بِبَعْثٍ، فَلَمَّا أَنْزَلَ اللّٰهُ هٰذِهِ الْآيَةَ خَرَجَ أَبُوْبَكْرٍ الصِّدِّيْقُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَصِيْحُ فِيْ نَوَاحِيْ مَكَّةَ ﴿**الٓمٓ○ غُلِبَتِ الرُّوْمُ○ فِيْ أَدْنَى الْأَرْضِ وَهُمْ مِنْ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُوْنَ○ فِيْ بِضْعِ سِنِيْنَ**﴾ قَالَ نَاسٌ مِنْ قُرَيْشٍ لِأَبِيْ بَكْرٍ: فَذٰلِكَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ زَعَمَ صَاحِبُكَ أَنَّ الرُّوْمَ سَتَغْلِبُ فَارِسًا فِيْ بِضْعِ سِنِيْنَ، أَفَلَا نُرَاهِنُكَ عَلٰى ذٰلِكَ قَالَ : بَلٰى۔ وَذٰلِكَ قَبْلَ تَحْرِيْمِ الرِّهَانِ فَارْتَهَنَ أَبُوْبَكْرٍ وَالْمُشْرِكُوْنَ وَتَوَاضَعُوا الرِّهَانَ۔ وَقَالُوْا لِأَبِيْ بَكْرٍ: كَمْ تَجْعَلُ الْبِضْعَ: ثَلَاثَ سِنِيْنَ إِلٰى تِسْعِ سِنِيْنَ فَسَمِّ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ وَسَطًا تَنْتَهِيْ إِلَيْهِ قَالَ : فَسَمَّوْا بَيْنَهُمْ سِتَّ سِنِيْنَ، قَالَ : فَمَضَتِ السِّتُّ سِنِيْنَ قَبْلَ أَنْ يَّظْهَرُوْا فَأَخَذَ الْمُشْرِكُوْنَ رَهْنَ أَبِيْ بَكْرٍ، فَلَمَّا دَخَلَتِ السَّنَةُ السَّابِعَةُ ظَهَرَتِ الرُّوْمُ عَلٰى فَارِسَ، فَعَابَ الْمُسْلِمُوْنَ عَلٰى أَبِيْ بَكْرٍ تَسْمِيَةَ سِتِّ سِنِيْنَ قَالَ : لِأَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ: ﴿**فِيْ بِضْعِ سِنِيْنَ**﴾، قَالَ : وَأَسْلَمَ عِنْدَ ذٰلِكَ نَاسٌ كَثِيْرٌ.

(اسنادہ حسن) سلسلة الأحاديث الضعيفة تحت الحديث (٣٣٥٤)

ترجمہ: نیار بن مکرم اسلمی سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا جب نازل ہوئی ﴿الم غلبت الروم﴾ یعنی مغلوب ہو گئے روم تھوڑی زمین میں (یعنی تھوڑا ملک ان کا فارس نے دبا لیا) اور وہ بعد مغلوب ہونے کے پھر غالب ہو جائیں گے چند سال میں تو فارس کے لوگ جب یہ آیت اتری غالب تھے روم پر اور مسلمان چاہتے تھے کہ غلبہ روم کا فارس پر اس لیے کہ روم اور مسلمانوں دونوں کتاب والے تھے (اور دین آسمانی رکھتے تھے) اور اسی بارے میں اتری یہ آیت ﴿ویومئذ یفرح المؤمنون﴾ سے ﴿رحیم﴾ تک یعنی اس دن خوش ہوں گے مؤمن اللہ کی مدد پر، مدد کرتا ہے وہ جس کی چاہتا ہے اور وہ زبردست ہے مہربان اور قریش چاہتے تھے غلبہ فارس کا اس لیے کہ وہ اور فارس دونوں اہل کتاب نہ تھے اور نہ ایمان رکھتے

تھے قیامت پر پھر جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پکارتے تھے مکہ کے گرد ﴿الم غلبت الروم﴾ یعنی مغلوب ہو گئے روم تھوڑی زمین میں اور وہ بعد مغلوب ہونے کے پھر غالب ہو جائیں گے چند سال میں، سو کچھ لوگوں نے قریش میں سے کہا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہ ہمارے تمہارے درمیان شرط ہے تمہارے صاحب کہتے ہیں (یعنی نبی علیہ السلام) کہ روم غالب ہوگا فارس پر چند سال میں تو کیا ہم شرط نہ کریں تم سے اس بات پر انہوں نے کہا کیوں نہیں اور یہ شرط حرام ہونے کے قبل کی بات ہے تو شرط باندھی ابوبکرؓ نے اور مشرکوں نے اور دونوں نے اپنی شرط کا مال کہیں رکھوا دیا اور ابوبکرؓ سے کہا مشرکوں نے کہ تم بضع کو تین سال سے نو تک قرار دیتے ہو، سو ہمارے تمہارے درمیان ایک بات قرار دے لو درمیان کی۔ کہا راوی نے کہ ٹھہرایا انہوں نے اپنے درمیان چھ سال کو اور چھ سال گزر گئے قبل اس کے کہ غالب ہو روم، سو مشرکوں نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کا مال شرط لے لیا پھر جب ساتواں سال لگا روم فارس پر غالب ہوا اور مسلمانوں نے ابوبکر پر الزام رکھا کہ تم نے چھ برس کیوں قرار دیئے کہا راوی نے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے بضع سنین فرمایا تھا اور وہ نو برس تک ہے۔ کہا راوی نے کہ اسلام لائے یہ پیش گوئی دیکھ کر بہت لوگ۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر عبدالرحمٰن بن ابی الزناد کی روایت سے۔

مترجم: خلاصہ یہ ہے کہ غلبت میں دو قراءتیں ہیں جنہوں نے بضم غین بصیغۂ مجہول پڑھا انہوں نے کہا جب روم مغلوب ہوئے یہ آیت اتری اور انہوں نے سیغلبون بصیغہ معروف پڑھا ہے کہ آئندہ بشارت ہے اس میں روم کے غالب ہونے کی اور قراءت مشہور بھی یہی ہے اور بغوی نے بھی اسی کو اصح کہا ہے اور بعض نے بفتح غین پڑھا ہے اور انہوں نے کہا جب روم فارس پر غالب ہوئے یہ آیت اتری اور انہوں نے سیغلبون بضم یا بصیغۂ مجہول پڑھا ہے اور معنی یہ کہے کہ روم ابھی غالب ہو گئے مگر عنقریب مغلوب ہو جائیں گے یعنی مسلمانوں کے ہاتھ سے۔ اور نزول آیت سے دس برس کے اندر مسلمانوں نے روم سے لڑنا شروع کیا اور آخر روم مسلمانوں سے مغلوب ہو گئے اور بغوی نے فرمایا ہے کہ ابوبکرؓ اور ابی بن خلف سے شرط ٹھہری قبل تحریم قمار دس اونٹوں پر اور سات برس کی مدت پر پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بضع کا اطلاق تین سے نو تک آتا ہے تو تم مال اور مدت دونوں زیادہ کرو پھر سو اونٹ اور نو برس مدت ٹھہری اور حدیبیہ کے دن روم فارس پر غالب ہوئے اور ابوبکرؓ نے سو اونٹ ابی کے وارثوں سے لیے کہ وہ مر چکا تھا۔ انتہیٰ۔

مترجم: سورۂ روم میں خداوند تعالیٰ شانہ کی قدرتوں سے انیس (۱۹) قدرتیں ایک جگہ مذکور ہیں جیسے نکالنا زندہ کا مردہ سے اور مردہ کا زندہ سے اور زمین کا زندہ کرنا بعد موت کے اور انسان کا پیدا کرنا مٹی سے اور پھیلانا ان کا زمین میں اور پیدا کرنا ان کے جوڑوں کا اور مودت اور رحمت ان میں ڈالنا اور پیدا کرنا آسمان و زمین کا اور اختلاف زبانوں اور رنگوں کا وغیر ذالک۔ اور چار قدرتیں اس کی اور مقام میں یعنی خلق اور رزق اور امانت اور قدرتیں اس کی جیسے کشتی کا بہانا اور ہواؤں کا بھیجنا اور بدلیوں کا اٹھانا اور تہ بر تہ کرنا بدلیوں کا اور نکالنا مینہ کا ان کے درمیان سے اور زندہ کرنا مردہ زمین کا اس سے اور بشارت بعث موتی کی اس دلیل سے اور تحریضات

سے تحریض سیر پر اور تفکر پر اور مضامین توحید سے شفیع نہ ہونا مشرکوں کے لیے اور تنزیہہ باری تعالیٰ کی اور تحریض اس کی تسبیح پر صبح اور شام اور تمثیل معبودان باطل کی غلاموں اور کنیزان دنیا کے ساتھ اور حکم نبی ﷺ کو کہ دین حنیف اور فطرت الٰہی پر ثابت رہو اور رجوع ہونا مشرکوں کا اس کی جانب مصیبت کے وقت اور شرک اور کفران کا رحمت کے بعد اور سوائے اس کے اور بہت سے فوائد مذکور ہیں کہ حافظ وتالی اور متفکر پر غیر مستور ہیں۔

❀❀❀❀

۳۱۔ باب: وَمِنْ سُوْرَةُ لُقْمَانَ

تفسیر سورۂ لقمان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(۳۱۹۵) عَنْ أَبِیْ أُمَامَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((**لَا تَبِيْعُوا الْقَيْنَاتِ وَلَا تَشْتَرُوْهُنَّ، وَلَا تُعَلِّمُوْهُنَّ وَلَا خَيْرَ فِيْ تِجَارَةٍ فِيْهِنَّ وَثَمَنُهُنَّ حَرَامٌ**)) وَفِیْ مِثْلِ هٰذَا أُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ ﴿ **وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِیْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ** ﴾ إِلٰی اٰخِرِ الْاٰيَةِ . (اسناده حسن) ومعنی برقم (۱۲۸۲)

ترجمہ: ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مت بیچو گانے والی لونڈیوں کو اور مت خریدو ان کو اور مت سکھاؤ ان کو گانا اور ان کی تجارت میں بہتری نہیں اور قیمت ان کی حرام ہے اور اسی بارے میں اتری ہے یہ آیت ﴿ ومن الناس ﴾ آخر آیت تک۔ یعنی بعض آدمی ایسا ہے کہ خریدتا ہے کھیل کی بات کو تا کہ گمراہ کرے اللہ کی راہ سے۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے سوا اس کے نہیں کہ مروی ہوئی ہے یہ قاسم سے انہوں نے روایت کی ابو امامہ سے۔ اور قاسم ثقہ ہیں اور علی بن یزید ضعیف ہیں حدیث میں، کہی یہ بات محمد بن اسماعیل بخاری نے۔

مترجم: کلبی اور مقاتل نے کہا کہ یہ آیت نضر بن حارث بن کلدہ کے حق میں نازل ہوئی کہ وہ قصہ عجم کے خرید کر لاتا تھا اور عرب کو سنا کر کہتا تھا کہ محمد ﷺ تم کو عاد وثمود کی کہانیاں سناتا ہے اور میں تم کو رستم واسفندیار کے قصے سناتا ہوں اور سفہاء اور حمقاء اس کی باتوں پر فریفتہ ہو کر استماع قرآن سے محروم رہتے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری۔ اور حدیث میں آیا ہے کہ جو آدمی اپنی آواز کو بلند کرتا ہے گانے کے ساتھ اللہ تعالیٰ اس پر دو شیطان مقرر فرماتا ہے ایک اس شانہ پر ایک اس شانہ پر پھر وہ اس کو اپنی لاتوں سے مارتے رہتے ہیں جب تک کہ وہ چپ نہ رہے۔ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا کتے کے اور گانے والی عورت کے کسب سے۔ مکحول نے کہا جس نے گانے بجانے والی لونڈی خریدی کہ وہ اس کے آگے گائے بجائے اور وہ اسی حال میں مر گیا میں اس کے جنازہ کی نماز نہ پڑھوں گا اس لیے کہ باری تعالیٰ فرماتا ہے ﴿ ومن الناس من يشتری لهو الحديث ﴾ الاية اور عبداللہ بن مسعود وابن عباس رضی اللہ عنہما حسن عکرمہ اور سعید بن جبیر سب کا یہی قول ہے کہ لہو الحدیث سے گانا مراد ہے۔ ابراہیم نخعی نے فرمایا

گانا دل میں نفاق اگاتا ہے اور کہا گیا ہے کہ الغنا رقیة الزناء یعنی گانا زنا کا منتر ہے تعجب ہے ان مشائخوں سے کہ دعویٰ تقویٰ کا رکھتے ہیں اور پھر غنا کو کہ زنا کا منتر ہے افضل عبادات اور احسن طاعات جانتے ہیں، وما هذا الا ضلال بعيد۔

خاتمہ: سورۂ لقمان میں بڑی بڑی حکمتیں اور نصیحتیں بھری ہیں۔ چنانچہ صفاتِ الٰہی اور اس کی قدرتوں سے مذکور ہے پیدا کرنا آسمانوں کا بغیر ستون کے اور ڈالنا زمین میں میخوں یعنی پہاڑوں کا اور پھیلانا دواب کا اور اتارنا مینہ کا اور اگانا نباتات کا اور پیدا نہ کرسکنا معبودان باطل کا کسی چیز کو اور ظلم مشرکوں کا اور تسخیر آسمان وزمین کی چیزوں پر اور آیات قدرت سے داخل کرنا اوقات لیل کا اوقات نہار میں اور اوقات نہار کا لیل میں اور تسخیر شمس وقمر کی اور اثبات توحید کا اور ابطال شرک کا ان سب قدرتوں سے اور مخصوص ہونا پانچ چیزوں کا علم کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے یعنی وقت قیامت اور وقت نزول باراں اور کیفیت ارحام کے اندر کی اور احوال کل کا اور کس زمین پر موت ہوگی اور حال لقمان کی عطائے حکمت کا اور نصیحت ان کی یعنی منع کرنا شرک سے اور وصیت ماں باپ سے احسان کرنے کی اور حکم اس کی تابعداری کا جو اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع ہو اور امر اقامت صلوٰۃ کا اور امر معروف کا اور نہی عن المنکر اور صبر کرنا مصیبتوں پر اور نہی منہ پھیلانے اور اکڑ کر چلنے سے اور امر راہ متوسط کا اور آواز کے نیچے رکھنے کا اور انکار بچ نہ بولنے پر اور اسی طرح کے اور فوائد متفرقہ مذکور ہیں جیسے بےعلم اور کتاب اور ہدیٰ کے مجادلہ کرنا اور مذمت باپ دادوں کی تقلید کی اور تمام نہ ہونا کلماتِ الٰہی کا اگرچہ اشجار قلم ہو جائیں اور دریا سیاہی اور توحید مشرکوں کی کشتی میں اور خوف دلانا قیامت سے اور کام نہ آنا والد وولد کا اس دن اور نہی مغرور ہونے سے زندگی دنیا پر وغیر ذالك من الفوائد۔

❁ ❁ ❁ ❁

۳۲۔ باب: وَمِنْ سُوْرَةُ السَّجْدَةِ

تفسیر سورۂ سجدہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(۳۱۹۶) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ ﴿ تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ ﴾ : نَزَلَتْ فِيْ انْتِظَارِ هٰذِهِ الصَّلٰوةِ الَّتِيْ تُدْعَى الْعَتَمَةَ . (اسناده صحيح) التعليق الرغيب : ۱/ ۱۶۰.

ترجمہ: انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہ آیت ﴿ تتجافىٰ جنوبهم ﴾ یعنی جدا رہتی ہیں ان کی کروٹیں خوابگاہوں سے اتری ہے اس نماز کے انتظار کی فضیلت میں جسے لوگ عتمہ کہتے ہیں یعنی عشا کی نماز۔

فائدہ: یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے۔

مترجم: پوری آیت یہ ہے ﴿ تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴾ یعنی جدا رہتی ہیں کروٹیں ان کی خوابگاہوں سے پکارتے ہیں اپنے رب کو خوف سے اور طمع سے اور جو ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے

خرچ کرتے ہیں۔اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے فضیلت ان کی اس آیت میں فرمائی جو آگے کی حدیث میں آتی ہے اور اس آیت میں کئی قول ہیں مفسرین کے بعض نے کہا ہے کہ مراد اس سے تہجد گزار ہیں جو رات کو اپنی خوابگاہوں سے اٹھ کر اللہ کو پکارتے ہیں۔ اور انس کی ایک روایت میں ہے کہ یہ ان لوگوں کی فضیلت میں اتری ہے جو مغرب سے عشاء تک نوافل پڑھتے تھے۔ اور ابوحازم اور محمد بن منکدر نے کہا ہے کہ یہ نماز اوابین ہے۔ جو مغرب اور عشا کے درمیان میں پڑھی جاتی ہے۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ فرشتے ان لوگوں کو ڈھانپ لیتے ہیں جو مغرب اور عشا کے بیچ میں نماز پڑھتے ہیں اور یہی صلوٰۃ اوابین ہے اور عطاء نے کہا مراد ان سے وہ لوگ ہیں جو بغیر عشا پڑھے سوتے نہیں۔ ابی الدرداء اور ابوذر اور عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ مراد اس سے وہ لوگ ہیں جو عشاء اور صبح کی نماز جماعت سے ادا کرتے ہیں۔ خلاصة ما فی البغوی۔

❀❀❀❀

(۳۱۹۷) عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: ((قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: أَعْدَدْتُ لِعِبَادِیَ الصَّالِحِيْنَ مَالَا عَيْنٌ رَأَتْ، وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ، وَلَا خَطَرَ عَلٰی قَلْبِ بَشَرٍ)). وَتَصْدِيْقُ ذٰلِكَ فِیْ كِتَابِ اللّٰهِ ﴿ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِیَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَآءً بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴾. (اسناده صحيح) الروض النضير (۱۱۰۶)

ترجمہ: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اس حدیث کو نبی ﷺ تک پہنچاتے ہیں کہ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے فرمایا تیار کیا میں نے اپنے بندوں کے لیے ایسا کچھ انعام کہ نہ کسی آنکھ نے دیکھا ہے نہ کسی کان نے سنا ہے نہ کسی بشر کے دل میں اس کا خیال گزرا ہے اور اس کی تصدیق اللہ کی کتاب میں موجود ہے کہ وہ فرماتا ہے ﴿ فَلَا تَعْلَمُ ﴾ سے آخر تک۔ یعنی کوئی شخص نہیں جانتا جو چھپا رکھی ہے ہم نے ان کے لیے آنکھوں کی ٹھنڈک سے بدلا ہے ان کے عملوں کا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۳۱۹۸) عَنِ الشَّعْبِیِّ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ الْمُغِيْرَةَ بْنَ شُعْبَةَ عَلَی الْمِنْبَرِ يَرْفَعُهٗ إِلَی النَّبِیِّ ﷺ يَقُوْلُ: ((إِنَّ مُوْسٰی سَأَلَ رَبَّهٗ فَقَالَ: أَیْ رَبِّ أَیُّ أَهْلِ الْجَنَّةِ أَدْنٰی مَنْزِلَةً، قَالَ: رَجُلٌ يَأْتِیْ بَعْدَ مَا يَدْخُلُ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ فَيُقَالُ لَهٗ أُدْخُلْ. فَيَقُوْلُ: كَيْفَ أَدْخُلُ وَقَدْ نَزَلُوْا مَنَازِلَهُمْ وَأَخَذُوْا أَخَذَاتِهِمْ؟ قَالَ: فَيُقَالُ لَهٗ: أَتَرْضٰی أَنْ يَكُوْنَ لَكَ مَا كَانَ لِمَلِكٍ مِنْ مُلُوْكِ الدُّنْيَا؟ فَيَقُوْلُ: نَعَمْ أَیْ رَبِّ قَدْ رَضِيْتُ، فَيُقَالُ لَهٗ: فَإِنَّ لَكَ هٰذَا وَمِثْلَهٗ وَمِثْلَهٗ وَمِثْلَهٗ، فَيَقُوْلُ رَضِيْتُ أَیْ رَبِّ، فَيُقَالُ لَهٗ: فَإِنَّ لَكَ هٰذَا وَعَشَرَةَ أَمْثَالِهٖ، فَيَقُوْلُ رَضِيْتُ أَيْ رَبِّ، فَيُقَالُ لَهٗ: فَإِنَّ لَكَ مَعَ هٰذَا مَا اشْتَهَتْ نَفْسُكَ وَلَذَّتْ عَيْنُكَ)). (اسناده صحيح)

ترجمہ: شعبی سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ وہ منبر پر کھڑے اس حدیث کو نبی ﷺ تک پہنچاتے تھے کہ آپ فرماتے تھے کہ موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا اپنے رب سے کہ اے رب میرے کون جنت والا درجہ میں سب سے کم ہوگا فرمایا وہ ایک مرد ہوگا کہ جنت میں آئے گا بعد اس کے کہ جنت والے جنت میں داخل ہو جائیں گے، سو اس سے کہا جائے گا کہ داخل ہو تو جنت میں وہ کہے گا کیونکر داخل ہوں میں جنت میں اور لوگوں نے لے لیے اپنے اپنے گھر اور لے لیں اپنی اپنی لینے کی چیزیں فرمایا آپ نے کہ پھر کہا جائے گا اس سے کہ تو راضی ہوگا اس پر کہ تجھ کو اتنی دولت ملے کہ جتنی تھی ایک بادشاہ کو بادشاہان دنیا میں سے وہ کہے گا ہاں اے رب میرے میں راضی ہو گیا سو کہا جائے گا کہ لے تیرے لیے ہے اتنا اور مثل اس کی اور مثل اس کی اور مثل اس کی وہ کہے گا میں راضی ہوا اے رب میرے کہا جائے گا کہ تیرے لیے یہ بھی ہے اور اس کا دس گنا، سو وہ کہے گا کہ راضی ہوں میں اے رب میرے، پھر کہا جائے گا کہ تیرے لیے اس کے ساتھ وہ بھی ہے جو تیرا جی چاہے اور تیری آنکھیں جس سے مزہ پائیں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور روایت کی بعض نے یہ حدیث شعبی سے انہوں نے مغیرہ رضی اللہ عنہ سے۔ اور مرفوع نہیں کیا اس کو اور مرفوع صحیح تر ہے۔

خاتمہ: سورۂ سجدہ میں اللہ کی قدرتوں سے مذکور ہے پیدا کرنا آسمان اور زمین کا چھ دن میں اور مستوی ہونا اللہ اس تعالیٰ کا عرش عظیم الشان پر اور نہ ہونا شفیع اور ولی کا سوا اس کے اور تدبیر کرنا ہر ایک امر کے انسان کے زمین پر اور چڑھ جانا اس کا ایک دن میں کہ مدت اس کی ہزار سال ہے اور علم ہونا اس کو غیب اور شہادت کا اور پیدا کرنا ہر چیز کا حسن کے ساتھ اور پیدا کرنا انسان کا مٹی سے اور نسل اس کی منی سے اور برابر کرنا اس کے اعضاء کا اور روح کا پھونکنا اور کان اور آنکھیں اور دل عنایت فرمانا اور بہت تھوڑا ہونا ہمارے شکر کا اور سوائے اس کے فوائد متفرقہ سے تعجب کرنا کافروں کا بعث پر اور روح قبض کرنا ملک الموت کا اور صفات مؤمنین سے سجدہ اور تسبیح اور تحمید ان کی جب آیات الٰہی سے انہیں سمجھائے اور فضیلت تہجد گزاروں کی اور برابر نہ ہونا مؤمن اور فاسق کا اور تذکیر ساتھ ہلاک قرون سابقہ کے اور تذکیر ساتھ پیدا کرنے کھیتوں کے اور مَتٰی هٰذَا الْوَعْدُ کہنا کافروں کا اور نفع نہ دینا کافروں کے ایمان کا قیامت کے دن۔

❀❀❀❀

۳۳۔ باب وَمِنْ سُوْرَةِ الْأَحْزَابِ

تفسیر سورۂ احزاب

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(۳۱۹۹) عَنْ أَبِيْ ظَبْيَانَ قَالَ : قُلْنَا لِابْنِ عَبَّاسٍ : أَرَأَيْتَ قَوْلَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ﴿ **مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِنْ قَلْبَيْنِ**

فِيْ جَوْفِهِ ﴾ مَا عَنَى بِذٰلِكَ؟ قَالَ : قَامَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا يُصَلِّيْ فَخَطَرَ خَطْرَةً، فَقَالَ الْمُنَافِقُوْنَ يُصَلُّوْنَ مَعَهُ: أَلَا تَرٰى أَنَّ لَهُ قَلْبَيْنِ قَلْبًا مَعَكُمْ وَقَلْبًا مَعَهُمْ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ: ﴿ مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَيْنِ فِيْ جُوْفِهِ ﴾. (ضعيف الاسناد) اس میں قابوس بن ابوظبیان کو نسائی اور ابوحاتم نے ضعیف قرار دیا ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابوظبیان سے، کہا انہوں نے: کہا ہم نے ابن عباسؓ سے کہ بھلا خبر دیجیے اللہ تعالیٰ کے اس قول کی ﴿مَا جَعَلَ اللّٰهُ﴾ یعنی نہیں بنائے اللہ تعالیٰ نے کسی سینہ میں دو دل کیا مطلب ہے اس کا انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ ایک دن کھڑے تھے نماز پڑھتے تھے تو آپ سے کچھ سہو ہوا نماز میں اور منافق کہنے لگے جو آپ کے ساتھ نماز پڑھتے ایک دوسرے سے دیکھو تو ان کے دو دل ہیں ایک تمہارے ساتھ ایک اور لوگوں کے ساتھ پھر اس پر اللہ نے یہ آیت اتاری کہ نہیں پیدا کیے اللہ نے کسی کے سینہ میں دو دل۔

فائدہ : روایت کی ہم سے عبد بن حمید نے انہوں نے احمد بن یونس سے انہوں نے زہیر سے مانند اس کے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

[اسنادہ ضعیف ایضاً]

مترجم: بغوی نے کہا ہے کہ یہ آیتیں ابومعمر کے حق میں نازل ہوئیں وہ مرد عقیل اور قوی حافظہ تھا اور جو سنتا یاد رکھتا اور کہتا میرے دو دل ہیں ہر ایک سے سمجھتا ہوں محمدؐ سے اچھا پھر جب اللہ تعالیٰ نے بدر کے دن کافروں کو شکست دی وہ اُلوّ ایسا گھبرا کر بھاگا کہ ایک جوتی پیر میں اور ایک ہاتھ میں اور رستے میں اسے ابوسفیان ملا پوچھا کیا حال ہے لوگوں کا کہا شکست کھا کر بھاگے ہیں ابوسفیان نے کہا تیرا کیا حال ہے کہ ایک جوتی پیر میں اور ایک ہاتھ میں تب اس بے ہوش نے کہا مجھے خبر نہ تھی میں جانتا تھا کہ دونوں پیر میں ہیں اس دن سے لوگ جان گئے کہ یہ جھوٹا ہے اس کا بھی ایک ہی دل ہے۔ اور زہری اور مقاتل نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے ایک مثال بیان فرمائی متبنیٰ اور مظاہر کے لیے کہ جیسے کسی کے دو دل نہیں ہوتے ایسے ہی اپنی بیوی کو ماں کہنے سے ماں نہیں ہوتی اور کسی کو بیٹا کہنے سے وہ بیٹا نہیں ہو جاتا۔

❀❀❀❀

(۳۲۰۰) عَنْ أَنَسٍ قَالَ : قَالَ عَمِّيْ أَنَسُ بْنُ النَّضْرِ۔ سُمِّيْتُ بِهٖ۔ لَمْ يَشْهَدْ بَدْرًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَكَبُرَ عَلَيْهِ فَقَالَ: أَوَّلُ مَشْهَدٍ قَدْ شَهِدَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ غِبْتُ عَنْهُ، أَمَا وَاللّٰهِ لَئِنْ أَرَانِيَ اللّٰهُ مَشْهَدًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَيَرَيَنَّ اللّٰهُ مَا أَصْنَعُ. قَالَ : فَهَابَ أَنْ يَقُوْلَ غَيْرَهَا. فَشَهِدَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ أُحُدٍ مِنَ الْعَامِ الْقَابِلِ، فَاسْتَقْبَلَهٗ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فَقَالَ: يَا أَبَاعَمْرٍو أَيْنَ؟ قَالَ : وَاهًا لِرِيْحِ الْجَنَّةِ أَجِدُهَا دُوْنَ أُحُدٍ فَقَاتَلَ حَتّٰى قُتِلَ فَوُجِدَ فِيْ جَسَدِهٖ بِضْعٌ ثَمَانُوْنَ مِنْ بَيْنِ ضَرْبَةٍ وَطَعْنَةٍ وَرَمْيَةٍ. قَالَتْ عَمَّتِي الرُّبَيِّعُ بِنْتُ النَّضْرِ: فَمَا عَرَفْتُ أَخِيْ إِلَّا بِبَنَانِهٖ)) وَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ ﴿ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ

﴿فَمِنۡهُمۡ مَّنۡ قَضٰى نَحۡبَهٗ وَمِنۡهُمۡ مَّنۡ يَّنۡتَظِرُ ۖ وَمَا بَدَّلُوۡا تَبۡدِيۡلًا﴾. (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا میرے چچا انس بن نضر کہ جن کے نام پر میرا نام رکھا گیا جنگ بدر میں حاضر نہیں ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور یہ امر ان کو نہایت گراں ہوا اور کہا انہوں نے کہ پہلے حاضر ہونے کی جگہ کہ جس میں آپ تشریف لے گئے میں اس سے غائب رہا آگاہ ہو قسم ہے اللہ کی اگر اللہ مجھ کو دکھائے کوئی حاضر ہونے کی جگہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تو دیکھے اللہ تعالیٰ کہ میں کیا کرتا ہوں۔ کہا راوی نے کہ ڈرے وہ اس کے سوا اور کچھ کہیں پھر حاضر ہوئے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ احد کے دن ایک سال کے بعد، سو ملے ان کو راہ میں سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ اور انہوں نے کہا اے ابوعمرو کہاں چلے انہوں نے کہا واہ واہ جنت کی خوشبو میں کو احد کی طرف پا رہا ہوں پھر لڑے وہ یہاں تک کہ قتل ہوئے تو ان کے بدن میں اسی (۸۰) پر کئی زخم تھے چوٹ اور نیزہ اور تیر کے تو میری پھوپھی ربیع بنت نضر نے کہا میں نے نعش نہ پہچانی اپنے بھائی کی مگر بسبب اس کے پوروں کے اور یہ آیت اتری ﴿رجال صدقوا﴾ یعنی وہ ایسے مرد ہیں کہ سچ کر دیا انہوں نے جو اقرار کیا اللہ تعالیٰ سے، سو ان میں سے بعض وہ ہے کہ پورا کر چکا اپنا کام اور ان میں سے بعض وہ ہے جو انتظار کرتا ہے اور نہیں بدل ڈالا اپنے اقرار کو۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۳۲۰۱) عَنۡ أَنَسِ بۡنِ مَالِكٍ: أَنَّ عَمَّهٗ غَابَ عَنۡ قِتَالِ بَدۡرٍ فَقَالَ: غِبۡتُ عَنۡ أَوَّلِ قِتَالٍ قَاتَلَهٗ رَسُوۡلُ اللّٰهِ ﷺ الۡمُشۡرِكِيۡنَ لَئِنِ اللّٰهُ أَشۡهَدَنِيۡ قِتَالًا لِلۡمُشۡرِكِيۡنَ لَيَرَيَنَّ اللّٰهُ كَيۡفَ أَصۡنَعُ، فَلَمَّا كَانَ يَوۡمُ أُحُدٍ انۡكَشَفَ الۡمُسۡلِمُوۡنَ فَقَالَ: اللّٰهُمَّ إِنِّيۡ أَبۡرَأُ إِلَيۡكَ مِمَّا جَآءُوۡا بِهٖ هٰؤُلَآءِ- يَعۡنِي الۡمُشۡرِكِيۡنَ- وَأَعۡتَذِرُ إِلَيۡكَ مِمَّا صَنَعَ هٰؤُلَآءِ- يَعۡنِيۡ أَصۡحَابَهٗ- ثُمَّ تَقَدَّمَ فَلَقِيَهٗ سَعۡدٌ، فَقَالَ: يَا أَخِيۡ مَافَعَلۡتَ أَنَا مَعَكَ، فَلَمۡ أَسۡتَطِعۡ أَنۡ أَصۡنَعَ مَا صَنَعَ فَوَجَدَ فِيۡهِ بِضۡعًا وَثَمَانِيۡنَ بَيۡنَ ضَرۡبَةٍ بِسَيۡفٍ وَطَعۡنَةٍ بِرُمۡحٍ وَرَمۡيَةٍ بِسَهۡمٍ فَكُنَّا نَقُوۡلُ: فِيۡهِ وَفِيۡ أَصۡحَابِهٖ نَزَلَتۡ ﴿فَمِنۡهُمۡ مَّنۡ قَضٰى نَحۡبَهٗ وَمِنۡهُمۡ مَّنۡ يَّنۡتَظِرُ﴾ قَالَ يَزِيۡدُ: يَعۡنِيۡ هٰذِهِ الۡاٰيَةَ.

ترجمہ: انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے چچا جنگ بدر میں حاضر نہ ہوئے اور کہا انہوں نے براہ افسوس کہ حاضر نہ ہوا میں پہلی لڑائی میں کہ لڑے اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مشرکوں سے اگر اللہ تعالیٰ مجھے لے جائے کسی لڑائی میں مشرکوں کے تو اللہ تعالیٰ دیکھے کہ میں کیا کرتا ہوں پھر جب احد کا دن ہوا شکست کھائی مسلمانوں نے انہوں نے کہا یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تجھ سے اس بلا سے کہ جسے یہ لوگ لائے ہیں یعنی مشرک لوگ اور میں تیری طرف عذر کرتا ہوں اس کام سے کہ ہوا ہے ان لوگوں سے یعنی اصحاب سے پھر وہ آگے بڑھے اور ملے ان سے سعد اور کہا اے بھائی کیا کیا تم نے میں تمہارے ساتھ ہوں مگر مجھ

سے نہ ہوسکا جو انہوں نے کیا اور ان کی لاش ملی کہ اس میں اسی (۸۰) پر کئی زخم تھے تلوار کی مار کے اور نیزے کے بھونکنے کے اور تیر کے لگنے کے اور ہم لوگ کہتے تھے کہ انہیں کے اور ان کے صحابہ کے حق میں نازل ہوئی ہے کہ ان میں سے بعض ایسے ہیں کہ پورا کر چکے اپنا کام اور بعض منتظر ہیں۔ یزید نے کہا مراد اس سے آیت ہے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور انس بن مالکؓ کے چچا کا نام بھی انس ہے اور وہ بیٹے ہیں نضر کے۔

❀❀❀❀

(۳۲۰۲) **عَنْ** مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى مُعَاوِيَةَ فَقَالَ : أَلَا أُبَشِّرُكَ؟ قُلْتُ بَلَى، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ : ((**طَلْحَةُ مِمَّنْ قَضَى نَحْبَهُ**)).

[اسناده حسن] سلسلة الأحاديث الصحيحة (۱۲۵)

ترجمہ: موسیٰ بن طلحہؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا میں گیا معاویہ کے پاس انہوں نے کہا میں تمہیں ایک بشارت سناؤں میں نے کہا ہاں کہا سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے طلحہ ان لوگوں میں ہے جن کے حق میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ وہ اپنا کام پورا کر چکے۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو معاویہ سے مگر اسی سند سے اور سوائے اس کے نہیں کہ مروی ہوئی ہے یہ موسیٰ بن طلحہ سے انہوں نے روایت کی اپنے باپ سے۔

❀❀❀❀

(۳۲۰۳) **عَنْ** طَلْحَةَ : أَنَّ أَصْحَابَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالُوا لِأَعْرَابِيٍّ جَاهِلٍ : سَلْهُ عَنْ مَنْ قَضَى نَحْبَهُ مَنْ هُوَ؟۔ وَكَانُوا لَا يَجْتَرِئُونَ عَلَى مَسْأَلَتِهِ يُوَقِّرُونَهُ۔ وَيَهَابُونَهُ فَسَأَلَهُ الْأَعْرَابِيُّ فَأَعْرَضَ عَنْهُ، ثُمَّ سَأَلَهُ فَأَعْرَضَ عَنْهُ، ثُمَّ سَأَلَهُ فَأَعْرَضَ عَنْهُ، ثُمَّ إِنِّي اطَّلَعْتُ مِنْ بَابِ الْمَسْجِدِ وَعَلَيَّ ثِيَابٌ خُضْرٌ فَلَمَّا رَآنِي النَّبِيُّ ﷺ قَالَ : ((**أَيْنَ السَّائِلُ عَمَّنْ قَضَى نَحْبَهُ**)) قَالَ الْأَعْرَابِيُّ : أَنَا يَارَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((**هٰذَا مِمَّنْ قَضَى نَحْبَهُ**)). (حسن صحيح) سلسلة الأحاديث الصحيحة (۱/۳٦)

ترجمہ: طلحہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ نے ایک عربی یا دیہاتی سے کہا کہ آپ سے پوچھے کہ اللہ تعالیٰ نے جن کے حق میں فرمایا ہے کہ پورا کر چکے اپنا کام وہ کون لوگ ہیں اور آپ کے صحابہ کو جرأت نہ ہوتی تھی سوال کرنے کی وہ آپ کی توقیر کرتے تھے اور ڈرتے تھے سو اس عربی یا دیہاتی نے پوچھا آپ نے التفات نہ کیا اس نے پھر پوچھا آپ نے التفات نہ کیا اس نے پھر پوچھا آپ نے توجہ نہ کیا پھر میں دروازہ سے مسجد کے نکلا یعنی اندر آیا اور میرے بدن پر سبز کپڑے تھے پھر جب مجھ کو آپ نے دیکھا فرمایا کہاں ہے وہ سائل جو پوچھتا ہے ان لوگوں کو کہ اپنا کام تمام پورا کر چکے دیہاتی نے کہا میں

ہوں یارسول اللہ، سوفرمایا رسول اللہ ﷺ نے یہی ہے وہ شخص کہ پورا کر چکا اپنا کام۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے مگر یونس بن بکیر کی روایت سے۔

❀❀❀❀

(٣٢٠٤) **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ : لَمَّا أُمِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِتَخْيِيْرِ أَزْوَاجِهِ بَدَأَ بِيْ فَقَالَ : ((**يَاعَائِشَةُ إِنِّيْ ذَاكِرٌ لَكِ أَمْرًا فَلَا عَلَيْكِ أَنْ لَا تَسْتَعْجِلِيْ حَتّٰى تَسْتَأْمِرِيْ أَبَوَيْكِ**))، قَالَتْ : وَقَدْ عَلِمَ أَنَّ أَبَوَايَ لَمْ يَكُوْنَا لِيَأْمُرَانِيْ بِفِرَاقِهِ، قَالَتْ : ثُمَّ قَالَ : ((**إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ** : ﴿ **يَاأَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّأَزْوَاجِكَ إِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا فَتَعَالَيْنَ** ﴾ - حَتّٰى بَلَغَ - ﴿ **لِلْمُحْسِنَاتِ مِنْكُنَّ أَجْرًا عَظِيْمًا** ﴾)) قُلْتُ : فِيْ أَيِّ هٰذَا أَسْتَأْمِرُ أَبَوَيَّ فَإِنِّيْ أُرِيْدُ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ وَالدَّارَالْاٰخِرَةَ، وَفَعَلَ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَ مَا فَعَلْتُ . (اسناده صحيح)

ترجمہ: ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ جب حکم ہوا رسول اللہ ﷺ کو اپنی بیویوں کو اختیار دینے کا (کہ چاہیں دنیا اختیار کریں اور رفاقت رسول چھوڑ دیں اور چاہیں دولت عقبیٰ لیں اور خدمت رسول) سو شروع کیا آپ نے میرے ساتھ اور فرمایا اے عائشہ (رضی اللہ عنہا) میں تم سے ایک بات کا ذکر کرتا ہوں سو تم اس کے جواب میں جلدی نہ کرنا یہاں تک کہ مشورہ لے لینا اپنے ماں باپ سے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ جانتے تھے کہ میرے ماں باپ کبھی مجھے آپؐ سے جدا ہونے کا حکم نہ دیں گے ام المؤمنین عائشہؓ نے فرمایا کہ پہلے آپ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿يَاأَيُّهَا النَّبِيُّ﴾ سے ﴿أَجْرًا عَظِيْمًا﴾ تک یعنی اے نبی کہہ دے تو اپنی بیویوں کو کہ اگر تم ارادہ رکھتی ہو دنیا کی زندگی اور اس کی زینت کا تو آؤ میں تم کو کچھ دے دوں (یعنی طلاق کا جوڑا) اور رخصت کروں میں تم کو اچھی طرح اور اگر ارادہ کرتیں ہو تم اللہ کا اور اس کے رسول کا اور آخرت کے گھر کا تو تیار رکھا ہے اللہ تعالیٰ نے تم میں سے نیکوں کے لیے بہت بڑا اجر۔ انتہی۔ تب میں نے کہا کہ میں اس میں کیا مشورہ لوں اپنے ماں باپ سے میں تو اللہ اور رسول اور آخرت کے گھر ہی کو چاہتی ہوں اور پھر اور بیویوں نے بھی یہی کہا جو میں نے کہا تھا (یعنی میرے دیکھا دیکھی)۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور مروی ہوئی ہے یہ زہری سے بھی انہوں نے روایت کی ہے عروہ سے انہوں نے ام المؤمنین رضی اللہ عنہا سے۔

مترجم: ان آیتوں کو آیات تخییر کہتے ہیں کہ اس میں اختیار دیا گیا ہے آپ کی عورتوں کو اور شان نزول اس کا بغوی وغیرہ نے یوں بیان فرمایا ہے کہ بیویوں نے آپس کی رشک سے آپؐ سے نفقہ زیادہ مانگا اور تنگ کیا آپؐ نے ان سے خفا ہو کر ایک ماہ تک بات نہ کی اور قسم کھائی کہ ان کے پاس نہ جائیں گے پھر یہ آیت اتری اور اس دن آپؐ کے پاس نو عورتیں تھیں پانچ قریش میں سے عائشہ

صدیقہ حضرت ابوبکر کی صاحبزادی حفصہ حضرت عمر کی بیٹی ام حبیبہ ابوسفیان کی بیٹی، ام سلمہ امیہ کی بیٹی، سودہ زمعہ کی بیٹی رضی اللہ عنہن اجمعین اور غیر قرشیات چار تھیں زینب بنت جحش بنی اسد کے قبیلہ کی میمونہ حارث کی بیٹی بنی ہلال کے قبیلہ کی اور صفیہ حی بن اخطب کی بیٹی خیبر والی اور جویریہ حارث کی بیٹی بنی مصطلق کے قبیلہ کی رضی اللہ عنہن اور حکم تخییر میں علماء کا اختلاف ہے۔ مثلاً کسی نے اپنی بیوی سے کہا کہ تجھے اختیار ہے چاہے میرے پاس رہے چاہے جدا ہو جا تو عمر اور ابن مسعود اور ابن عباس رضی اللہ عنہم نے کہا کہ اگر عورت نے اپنے شوہر کو اختیار کر لیا تو کچھ واقع نہ ہو گا اور اگر اپنے نفس کو اختیار کیا تو ایک طلاق واقع ہو گی اور یہی قول ہے عمر بن عبدالعزیز، ابن ابی لیلیٰ، سفیان، شافعی اور اصحاب رائے کا لیکن اصحاب رائے یعنی حنفیہ کے نزدیک اس صورت میں طلاق بائن ہوتا ہے اور دوسروں کے نزدیک رجعی اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگر عورت نے اپنے شوہر کو اختیار کیا تو ایک طلاق واقع ہوا اور اگر اس نے اپنے نفس کو اختیار کیا تو تین طلاق پڑی، حسن بصری اور مالک کا بھی یہی قول ہے مگر قول اول صحیح تر ہے۔ کل ذالك فی البغوی۔

❀❀❀❀

(۳۲۰۵) عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ۔ رَبِيبِ النَّبِيِّ ﷺ۔ قَالَ : لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ ﴿إِنَّمَا يُرِيدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا﴾ فِي بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ فَدَعَا فَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا فَجَلَّلَهُمْ بِكِسَاءٍ وَعَلِيٌّ خَلْفَ ظَهْرِهِ فَجَلَّلَهُ بِكِسَاءٍ ثُمَّ قَالَ: ((**اَللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِي فَأَذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهِّرْهُمْ تَطْهِيرًا**)) قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: وَأَنَا مَعَهُمْ يَانَبِيَّ اللّٰهِ. قَالَ: ((**أَنْتِ عَلٰى مَكَانِكِ وَأَنْتِ عَلٰى خَيْرٍ**)). (اسنادہ صحیح) الروض النضیر (۹۷۶، ۱۱۹۰)

ترجمہ: عمر بن ابی سلمہ جو ربیب ہیں نبی ﷺ کے انہوں نے کہا جب اتری یہ آیت نبی ﷺ پر ﴿انما یرید الله لیذهب﴾ سے ﴿تطهیراً﴾ تک۔ یعنی ارادہ رکھتا ہے اللہ تعالیٰ کہ دور کر دے تم سے نجاست گناہ کی اے گھر والو اور پاک کرے تم کو بخوبی پاک کرنا ام سلمہ کے گھر میں بلایا آپ نے فاطمہ، حسن اور حسین کو اور ان سب پر ایک چادر ڈال دی اور آپ کے پیچھے حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے پھر ان پر بھی چادر ڈال دی پھر عرض کی آپ نے کہ یا اللہ یہ میرے گھر والے ہیں تو ان کی نجاست گناہ کی دور کر دے اور ان کو پاک کر دے بخوبی پاک کرنا ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی کہ میں بھی ان کے ساتھ ہوں اے نبی اللہ کے (یعنی ارادہ کیا چادر میں آنے کا) فرمایا آپ نے کہ تم اپنی جگہ پر رہو اور تم نیکی پر ہو (یعنی تمہارے تئیں چادر میں آنے کی بھی ضرورت نہیں گھر والوں کا لفظ خود تم کو شامل ہے)۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے اس سند سے یعنی عطاء کی روایت سے کہ وہ عمرو بن ابی سلمہ سے روایت کرتے ہیں۔

❀❀❀❀

(٣٢٠٦) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَمُرُّ بِبَابِ فَاطِمَةَ سِتَّةَ أَشْهُرٍ إِذَا خَرَجَ لِصَلٰوةِ الْفَجْرِ يَقُولُ: ((الصَّلَاةُ يَاأَهْلَ الْبَيْتِ، ﴿ إِنَّمَا يُرِيدُاللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا ﴾)) . (اسنادہ ضعیف) اس میں علی بن زید بن جدعان راوی ضعیف ہے۔

ترجمہ: انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی چھ مہینے تک یہی عادت تھی کہ صبح کو نماز فجر کے لیے نکلتے اور دروازہ پر سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گزرتے فرماتے نماز کو چلو اے گھر والو اللہ ارادہ رکھتا ہے کہ تمہاری نجاست دور کر دے اور پاک کر دے تم کو بخوبی پاک کرنا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے نہیں جانتے ہم اس کو مگر حماد بن سلمہ کی روایت سے کہ وہ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں۔ اور اس بارے میں ابی الحمراء اور معقل بن یسار اور ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے۔

❀❀❀❀

(٣٢٠٧) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَوْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ كَاتِمًا شَيْئًا مِنَ الْوَحْيِ لَكَتَمَ هٰذِهِ الْآيَةَ ﴿ وَإِذْ تَقُولُ لِلَّذِيْٓ أَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ ﴾ يَعْنِي بِالْإِسْلَامِ ﴿ وَأَنْعَمْتَ عَلَيْهِ ﴾ يَعْنِي بِالْعِتْقِ، فَأَعْتَقْتَهُ ﴿ أَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ وَاتَّقِ اللّٰهَ وَتُخْفِيْ فِيْ نَفْسِكَ مَا اللّٰهُ مُبْدِيْهِ وَتَخْشَى النَّاسَ وَاللّٰهُ أَحَقُّ أَنْ تَخْشَاهُ ﴾ إِلٰى قَوْلِهٖ ﴿ وَكَانَ أَمْرُاللّٰهِ مَفْعُوْلًا ﴾. وَأَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا تَزَوَّجَهَا قَالُوْا: تَزَوَّجَ حَلِيْلَةَ ابْنِهٖ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَآ أَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ﴾ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ تَبَنَّاهُ وَهُوَ صَغِيْرٌ، فَلَبِثَ حَتّٰى صَارَ رَجُلًا يُقَالُ لَهٗ زَيْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ: ﴿ اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَائِهِمْ هُوَ أَقْسَطُ عِنْدَاللّٰهِ فَإِنْ لَّمْ تَعْلَمُوْا اٰبَآءَ هُمْ فَإِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ وَمَوَالِيْكُمْ ﴾ فُلَانٌ مَوْلٰى فُلَانٍ وَفُلَانٌ أَخُوْ فُلَانٍ ﴿ هُوَ أَقْسَطُ عِنْدَاللّٰهِ ﴾ يَعْنِيْ أَعْدَلُ عِنْدَاللّٰهِ .

(ضعیف الاسناد جدا) (اس میں داؤد بن الزبرقان متروک ہے)

ترجمہ: ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا اگر رسول اللہ ﷺ وحی آسمانی سے کچھ چھپاتے تو یہ آیت ﴿ واذ تقول ﴾ سے آخر آیت تک۔ یعنی جب تو کہتا تھا اس سے کہ انعام کیا اس پر اللہ نے یعنی اسلام کے ساتھ اور انعام کیا تو نے بھی آزاد کرنے کے ساتھ کہ تو نے اس کو آزاد کر دیا، روک رکھ تو اپنی بیوی کو اپنے پاس اور ڈر اللہ سے اور چھپاتا تھا تو اے نبی اپنے دل میں جس کو اللہ تعالیٰ کھول دینے والا تھا اور ڈرتا تھا تو لوگوں سے اور اللہ تعالیٰ بہت مستحق ہے کہ تو اس سے ڈرے ﴿ وكان امر الله مفعولا ﴾ تک۔ اور رسول اللہ ﷺ نے جب زینب رضی اللہ عنہا سے نکاح کر لیا لوگ کہنے لگے اپنے بیٹے کی بیوی سے نکاح کر لیا، سو اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت ﴿ ما كان محمد ابا احد من رجالكم ﴾ الآية۔ یعنی محمد

تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں لیکن وہ تو رسول اللہ کا ہے اور مہر نبیوں پر اور رسول اللہ ﷺ نے ان کو متبنیٰ یعنی منہ بولا بیٹا کہا تھا جب وہ چھوٹے تھے پھر آپ پاس رہے یہاں تک کہ وہ جوان ہوگئے اور ان کو زید بن محمد کہتے تھے، سو اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت ﴿ادعوهم﴾ یعنی منہ بولے بیٹوں کو پکارو ان کے باپ کی طرف منسوب کر کے یعنی جن کے وہ نطفہ ہیں یہی انصاف کی بات۔ ہے اللہ کے نزدیک پھر اگر تم کو معلوم نہ ہوں ان کے باپ وہ تو تمہارے بھائی ہیں دین میں اور تمہارے رفیق ہیں یعنی یوں پکارو کہ فلانا رفیق ہے فلانے کا یہی قسط کی بات ہے اللہ کے نزدیک یعنی عدل کی۔

فائدہ : یہ حدیث مروی ہوئی ہے داؤد بن ابی ہند سے انہوں نے روایت کی شعبی سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا عائشہ رضی اللہ عنہا نے اگر نبی ﷺ وحی آسمانی سے کچھ چھپاتے تو بے شک یہ آیت چھپاتے ﴿واذ تقول للذی انعم اللہ﴾ سے آخر آیت تک۔ اور اس حدیث کو اپنے طول کے ساتھ روایت نہیں کیا۔ روایت کی ہم سے حدیث مذکور عبداللہ بن وضاح کوفی نے انہوں نے عبداللہ بن ادریس سے انہوں نے داؤد بن ابی ہند سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا اگر نبی ﷺ وحی آسمانی سے کچھ چھپاتے تو اس آیت مبارکہ کو چھپاتے واذ تقول للذی سے آخر تک یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۳۲۰۸) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : لَوْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ كَاتِمًا شَيْئًا مِنَ الْوَحْيِ، لَكَتَمَ هٰذِهِ الْآيَةَ: ﴿ وَإِذْ تَقُولُ لِلَّذِىٓ أَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَأَنْعَمْتَ عَلَيْهِ ﴾ الآية. (اسناده صحيح)

ترجمہ: ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں اگر رسول اللہ ﷺ آسمانی وحی میں سے کوئی چیز چھپاتے تو اس آیت کو چھپاتے: ﴿ وَ إِذْ تَقُوْلُ.... ﴾ آخر آیت تک۔

❀❀❀❀

(۳۲۰۹) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : مَا كُنَّا نَدْعُو زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ إِلَّا زَيْدَ بْنَ مُحَمَّدٍ حَتّٰى نَزَلَ الْقُرْاٰنُ : ﴿ اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآئِهِمْ هُوَ أَقْسَطُ عِنْدَاللّٰهِ ﴾. (اسناده صحيح)

ترجمہ: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ ہم نہ پکارتے تھے زید بن حارثہ بلکہ جب پکارتے یہی کہتے زید بن محمد یہاں تک کہ قرآن اترا کہ پکارو تم ان کو ان کے باپوں کی طرف منسوب کر کے یہی انصاف کی بات ہے اللہ تعالیٰ کے نزدیک۔

(۳۲۱۰) عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ فِيْ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى : ﴿ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَآ أَحَدٍ مِنْ رِّجَالِكُمْ ﴾ قَالَ : مَا كَانَ لِيَعِيْشَ لَهُ فِيْكُمْ وَلَدٌ ذَكَرٌ . (ضعیف مقطوع)

ترجمہ: عامر بن شعبی نے ما کان ﴿ محمد ابا احد ﴾ کی تفسیر میں کہا کہ آپ ﷺ کی شان سے یہ بات ہے کہ کوئی لڑکا ان کا تمہارے درمیان زندہ نہ رہا یعنی تاکہ مضمون اس آیت کا صادق آ جائے کہ محمد ﷺ کسی کے باپ نہیں تمہارے مردوں میں سے۔

❀❀❀❀

(۳۲۱۱) عَنْ أُمِّ عُمَارَةَ الْأَنْصَارِيَّةِ: أَنَّهَا أَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ : مَا أَرٰى كُلَّ شَيْءٍ إِلَّا لِلرِّجَالِ وَمَا أَرٰى النِّسَاءَ يُذْكَرْنَ بِشَيْءٍ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ : ﴿ إِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ ﴾ الْآيَةَ . (صحیح الاسناد)

ترجمہ: ام عمارہ انصاریہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ نبی ﷺ کے پاس حاضر ہوئیں اور عرض کی کہ کیا وجہ ہے کہ میں دیکھتی ہوں کہ سب چیزیں مردوں کے لیے ہیں اور قرآن میں عورتوں کا ذکر کہیں نہیں اس پر یہ آیت اتری ﴿إِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ﴾ سے آخر تک۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور اس حدیث کو ہم اسی سند سے جانتے ہیں۔

❀❀❀❀

(۳۲۱۲) عَنْ أَنَسٍ قَالَ : لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ فِيْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ : ﴿ فَلَمَّا قَضٰى زَيْدٌ مِنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنٰكَهَا ﴾ قَالَ : فَكَانَتْ تَفْتَخِرُ عَلٰى أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ تَقُوْلُ : زَوَّجَكُنَّ أَهْلُوْكُنَّ وَزَوَّجَنِيَ اللّٰهُ مِنْ فَوْقِ سَبْعِ سَمٰوٰتٍ. (صحیح) مختصر العلو (۸۴/۶)

ترجمہ: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا جب یہ آیت اتری زینب بنت جحش کی شان میں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿ فَلَمَّا قَضٰى زَيْدٌ ﴾ یعنی جب زید اپنی خواہش اس سے پوری کر چکا یعنی زینب سے بیاہ دیا ہم نے اس کو تیرے ساتھ۔ کہا راوی نے کہ پھر وہ فخر کرتی تھیں از راہ شکر کے آپ ﷺ کی سب بیویوں پر کہ نکاح کیا تمہارا تمہارے عزیزوں نے اور میرا نکاح کیا ہے اللہ تعالیٰ نے ساتویں آسمان کے اوپر۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ ساتویں آسمان کے اوپر ہے اور آپ کی بیویوں کا جو امہات المؤمنین ہیں یہی عقیدہ تھا کہ سب اس بات کو سن کر پسند کرتی تھیں اب جو اس خلاف عقیدہ رکھے وہ ناخلف ہے۔

❀❀❀❀

(٣٢١٣) عَنْ أُمِّ هَانِئٍ بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ قَالَتْ : خَطَبَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَاعْتَذَرْتُ إِلَيْهِ فَعَذَرَنِي ثُمَّ أَنْزَلَ اللّٰهُ : ﴿ إِنَّآ أَحْلَلْنَا لَكَ أَزْوَاجَكَ اللَّتِيْ اٰتَيْتَ أُجُوْرَهُنَّ وَمَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ مِمَّآ أَفَآءَ اللّٰهُ عَلَيْكَ وَبَنٰتِ عَمِّكَ وَبَنَاتِ عَمَّاتِكَ وَبَنٰتِ خَالِكَ وَبَنٰتِ خَالٰتِكَ اللَّاتِيْ هَاجَرْنَ مَعَكَ وَامْرَاَةً مُّؤْمِنَةً اِنْ وَّهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ ﴾ الْاٰيَةَ قَالَتْ : فَلَمْ أَكُنْ أَحِلُّ لَهُ لِأَنِّي لَمْ أُهَاجِرْ، كُنْتُ مِنَ الطُّلَقَاءِ.

(ضعيف الاسناد جداً) اس میں ابوصالح راوی ضعیف ہے۔

ترجمہ: ام ہانی رضی اللہ عنہا سے روایت ہے جو بیٹی ہیں ابی طالب کی (یعنی حضرت ﷺ کی چچیری بہن) انہوں نے کہا کہ آپ نے مجھے نکاح کا پیغام دیا اور میں نے عذر کیا (کہ میرے پاس چھوٹے چھوٹے لڑکے ہیں روتے پیٹتے شاید آپ کو ناگوار ہو) آپ نے میرا عذر قبول فرمایا پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری ﴿انا احللنا لك﴾ سے آخر تک۔ ام ہانی نے کہا کہ پھر میں آپ پر حلال نہیں ہوئی اس لیے کہ میں نے ہجرت نہیں کی تھی میں ان لوگوں میں تھی جو فتح مکہ کے بعد اسلام لائے تھے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر سدی کی روایت سے اسی سند سے۔

مترجم: پوری آیت کا ترجمہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے حلال کیں ہم نے تیرے لیے بیویاں تیری جن کا مہر تو نے دے دیا اور وہ جن کے مالک ہوئے تیرے ہاتھ یعنی لونڈیاں جو غنیمت میں عنایت فرمائیں اللہ نے تجھ کو اور تیرے چچا کی بیٹیاں اور تیری پھوپھیوں کی بیٹیاں اور تیرے ماموں کی بیٹیاں اور تیری خالاؤں کی بیٹیاں ان میں سے جو ہجرت کر کے آئیں تیرے ساتھ یعنی جنہوں نے ہجرت نہیں کی وہ حلال نہیں آخر آیت تک۔

❀❀❀❀

(٣٢١٤) عَنْ أَنَسٍ قَالَ : لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ : ﴿ **وَتُخْفِيْ فِيْ نَفْسِكَ مَا اللّٰهُ مُبْدِيْهِ** ﴾ فِي شَأْنِ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ، جَاءَ زَيْدٌ يَشْكُوْ فَهَمَّ بِطَلَاقِهَا فَاسْتَأْمَرَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((**أَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ وَاتَّقِ اللّٰهَ**)). (اسناده صحيح)

ترجمہ: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا جب یہ آیت اتری ﴿وتخفى فى نفسك﴾ یعنی چھپاتا تھا تو اے نبی ﷺ اس چیز کو کہ اللہ اس کا کھولنے والا تھا اور یہ آیت زینب بنت جحش کی شان میں اتری اور زید ان کے شوہر تھے اور ارادہ کیا انہوں نے طلاق دینے کا اور مشورہ طلب کیا نبی ﷺ سے تو آپ نے فرمایا روک رکھو تم اپنی بیوی اپنے پاس یعنی طلاق مت دو اور ڈرو اللہ سے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: یعنی آپ کے دل میں تھا کہ اگر زید ان کو طلاق دے گا تو میں ان کی دلجوئی کے لیے ان سے نکاح کر لوں مگر لوگوں سے شرم کے مارے اس امر کو ظاہر نہ کرتے تھے اللہ نے اس کو ظاہر کر دیا اللہ کسی سے شرماتا نہیں ہے۔

(٣٢١٥) عَنْ شَهْرِبْنِ حَوْشَبٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: نُهِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ أَصْنَافِ النِّسَاءِ إِلَّا مَا كَانَ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ الْمُهَاجِرَاتِ. قَالَ: ﴿ **لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَاءُ مِنْ بَعْدُ وَلَآ أَنْ تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنْ أَزْوَاجٍ وَّلَوْ أَعْجَبَكَ حُسْنُهُنَّ إِلَّا مَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ** ﴾ وَأَحَلَّ اللّٰهُ فَتَيَاتِكُمُ الْمُؤْمِنَاتِ ﴿ **وَامْرَأَةً مُّؤْمِنَةً إِنْ وَّهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ** ﴾ وَحَرَّمَ كُلَّ ذَاتِ دِيْنٍ غَيْرَ الْإِسْلَامِ ثُمَّ قَالَ: ﴿ **وَمَنْ يَّكْفُرْ بِالْإِيْمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِيْنَ** ﴾ وَقَالَ: ﴿ **إِنَّآ أَحْلَلْنَا لَكَ أَزْوَاجَكَ اللَّاتِيْ آتَيْتَ أُجُوْرَهُنَّ وَمَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ مِمَّآ أَفَآءَ اللّٰهُ عَلَيْكَ** ﴾ إِلَى قَوْلِهِ ﴿ **خَالِصَةً لَكَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ** ﴾ وَحَرَّمَ مَا سِوٰى ذٰلِكَ مِنْ أَصْنَافِ النِّسَاءِ. (ضعيف الاسناد) اس میں شہر بن حوشب راوی ضعیف ہے۔

ترجمہ: شہر بن حوشب سے روایت ہے، کہا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا منع کیے گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں کی اقسام سے مگر جو مؤمنہ ہوں ہجرت کرنے والیاں فرمایا اللہ تعالیٰ نے ﴿لا یحل لك النساء من بعد﴾ یعنی حلال نہیں تجھے اس کے بعد اور عورتیں اور نہ یہ کہ بدل دے ان عورتوں میں سے یعنی جواب تیرے نکاح میں ہیں اگرچہ تجھ کو پسند آئے خوبصورتی ان کی مگر جو عورتیں کہ مالک ہوں ان پر تیرے ہاتھ (یعنی وہ حلال ہیں) اور حلال کیں اللہ تعالیٰ نے جوان عورتیں ایمان والیاں اور وہ عورت ایمان والی کہ بخش دے اپنی جان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور حرام کیا اللہ تعالیٰ نے ہر دین والی عورت کو سوائے اسلام کے پھر فرمایا اللہ نے جو منکر ہوا ایمان کا ضائع ہو گئے اس کے عمل نیک اور آخرت میں وہ خسارہ والوں میں ہے اور فرمایا اللہ نے اے نبی حلال کیں ہم نے تیرے لیے بیویاں تیری کہ جن کا مہر تو نے دے دیا اور جو تیرے ہاتھ کے ملک ہوں جو اللہ نے غنیمت میں عنایت فرمائیں تجھ کو یہاں تک کہ فرمایا ﴿ خالصة لك ﴾ یعنی یہ امر کہ جو عورت مؤمنہ بخش دے اپنی جان اور ارادہ کرے نبی اس کے نکاح کا وہ حلال ہے نبی کو یہ حکم خاص تیرے لیے ہے اور نہ مؤمنوں کے لیے (یعنی اوروں کا نکاح بغیر مہر نہیں ہو سکتا) اور حرام کیں اللہ تعالیٰ نے ان کے سوا اور قسمیں عورتوں کی۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے ہم اس کو عبدالحمید بن بہرام ہی کی روایت سے جانتے ہیں سنا میں نے احمد بن حسن سے وہ کہتے تھے کہ احمد بن خلیل نے کہا عبدالحمید بن بہرام جو روایت کرتے ہیں حوشب سے اس میں کچھ مضائقہ نہیں۔

❁❁❁❁

(٣٢١٦) عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ قَالَتْ: مَا مَاتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى أُحِلَّ لَهُ النِّسَاءُ. (صحيح الاسناد)

ترجمہ: روایت ہے عطاء سے، کہا کہ فرمایا ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے: کہ وفات نہیں ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہاں تک کہ حلال ہو گئیں آپ کے لیے سب عورتیں۔

فائدہ: یہ حدیث ہے حسن صحیح ہے۔

مترجم: صحابہ کرام کا اختلاف تھا آنحضرتؐ پر اور عورتیں بھی حلال ہوئیں یا نہیں ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کا مذہب اس حدیث میں گزرا۔ انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آخر عمر تک عورتیں آپ پر حرام ہی رہیں یعنی موجود بیویوں کے سوا اور سے نکاح جائز نہ تھا جیسے فرمایا اللہ نے ﴿لا یحل لك النساء من بعد﴾ یعنی اب ان کے بعد اور عورتیں تجھے حلال نہیں۔ عکرمہ رضی اللہ عنہ اور ضحاک کہتے ہیں کہ عدم حلت سے یہ مراد ہے کہ سوائے ان عورتوں کے جن کا یہ ﴿احللنا لك ازواجك﴾ میں حلال ہونا مذکور ہے اور عورتیں حرام ہیں اور اختلاف کیا ہے علماء نے اس میں بھی کہ یہ نکاح بلفظ ہبہ امت کے حق میں جائز ہے یا نہیں مثلاً عورت کہے کہ میں نے اپنی جان تجھے ہبہ کی تو نکاح صحیح ہوگا یا نہیں پس اکثر اس طرف گئے ہیں کہ نکاح صحیح نہ ہوگا جب تک نکاح یا تزویج کا لفظ نہ کہا جائے۔ اور سعید بن مسیب' زہری' مجاہد اور عطاء کا یہی قول ہے' ربیعہ' مالک اور شافعی بھی اسی کے قائل ہیں اور ایک جماعت اس طرف گئی ہے بلفظ ہبہ اور تملیک بھی صحیح ہو جاتا ہے اور یہی قول ہے ابراہیم نخعی اور اہل کوفہ یعنی احناف کا اور جن کے نزدیک نکاح بغیر لفظ نکاح یا تزویج کے جائز نہیں ہوتا ان کا اختلاف ہے نکاح میں نبی ﷺ کے ایک گروہ تو کہتا ہے کہ آپ ﷺ کا نکاح بلفظ ہبہ بھی جائز ہو جاتا ہے اور یہ خاصہ ہے رسول اللہ ﷺ کا اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ﴿خالصةً لك من دون المؤمنين﴾ اور دوسرا گروہ اس طرف گیا ہے کہ صحیح نہیں ہوتا بغیر لفظ نکاح یا تزویج کے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿ان اراد النبی ان یستنکحھا﴾ یعنی نبی کے واسطے بھی اللہ تعالیٰ نے نکاح ہی کا لفظ فرمایا مگر مخصوص آپ ﷺ کے ساتھ فقط ترک مہر ہے یعنی بغیر مہر کے آپ کا نکاح درست ہے اور باقی رہا لفظ نکاح اس میں آپ اور امت دونوں کا ایک حال ہے اور اس میں بھی اختلاف ہے کہ ایسی بھی کوئی بیوی تھی آپ کی جنہوں نے اپنی جان ہبہ کر دی ہو یا نہیں عبداللہ بن عباس اور مجاہد نے کہا ایسی کوئی بیوی نہ تھی اور جو بیویاں آپ کے پاس تھیں وہ منکوحہ تھیں یا مملوکہ اور ﴿ان وھبت نفسھا﴾ جملہ شرطیہ ہے اور وہ لازم الوقوع نہیں۔ اور دوسروں نے کہا ہے کہ آپ کے پاس موہوبہ بھی تھیں اور اس میں بھی اختلاف ہے کہ وہ کون تھیں۔ علی بن حسین رضی اللہ عنہما اور ضحاک اور مقاتل نے کہا کہ وہ ام شریک بنت جابر تھیں۔ عروہ بن زبیر نے کہا کہ وہ خولہ بنت حکیم تھی بنی سلیم کے قبیلہ سے۔ ھذا خلاصة ما فی البغوی بنوع تقدیم و تاخیر۔

❀❀❀❀

(۳۲۱۷) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : بَنٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِامْرَأَةٍ مِنْ نِسَائِهِ فَأَرْسَلَنِيْ فَدَعَوْتُ قَوْمًا إِلَى الطَّعَامِ فَلَمَّا أَكَلُوْا وَخَرَجُوْا قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مُنْطَلِقًا قِبَلَ بَيْتِ عَائِشَةَ فَرَأٰى رَجُلَيْنِ جَالِسَيْنِ فَانْصَرَفَ رَاجِعًا، فَقَامَ الرَّجُلَانِ فَخَرَجَا فَأَنْزَلَ اللّٰهُ : ﴿ يٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ النَّبِيِّ إِلَّآ أَنْ يُّؤْذَنَ لَكُمْ إِلٰى طَعَامٍ غَيْرَ نٰظِرِيْنَ إِنٰهُ ﴾ وَفِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ. (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا انہوں نے کہ زفاف کیا رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیویوں میں سے ایک عورت سے اور مجھے بلا بھیجا اور میں نے ایک گروہ کو بلایا کھانے کی طرف پھر جب وہ کھا چکے اور باہر نکلے کھڑے ہوئے رسول اللہ ﷺ

چلتے ہوئے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر کی طرف تو دیکھا آپ نے کہ دو شخص بیٹھے ہوئے ہیں پھر آپ لوٹ گئے تو کھڑے ہوئے وہ دونوں اور باہر چلے گئے پس اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت ﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا﴾ سے آخر تک۔ یعنی اے ایمان والو نہ داخل ہو گھروں میں نبیؐ کے مگر جب وہ اجازت دیں اور بلائیں کھانے کو نہ یہ کہ انتظار کرتے رہو اس کے پکنے کا۔

فائدہ: اس حدیث میں ایک قصہ ہے۔ اور یہ حدیث حسن غریب ہے بیان کی روایت سے اور روایت کی ثابت نے انس رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث اپنے طول کے ساتھ۔

❀❀❀❀

(۳۲۱۸) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَأَتَى بَابَ امْرَأَةٍ عَرَّسَ بِهَا، فَإِذَا عِنْدَهَا قَوْمٌ فَانْطَلَقَ فَقَضَى حَاجَتَهُ فَاحْتُبِسَ ثُمَّ رَجَعَ وَعِنْدَهَا قَوْمٌ فَانْطَلَقَ فَقَضَى حَاجَتَهُ فَرَجَعَ وَقَدْ خَرَجُوا، قَالَ: فَدَخَلَ وَأَرْخَى بَيْنِي وَبَيْنَهُ سِتْرًا قَالَ : فَذَكَرْتُهُ لِأَبِي طَلْحَةَ قَالَ۔ فَقَالَ: لَئِنْ كَانَ كَمَا تَقُولُ لَيَنْزِلَنَّ فِي هٰذَا شَيْءٌ، قَالَ : فَنَزَلَتْ آيَةُ الْحِجَابِ . (اسناده صحيح)

ترجمہ: انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں نبی ﷺ کے ساتھ تھا اور آپ ایک بیوی کے دروازے پر تشریف لائے کہ آپؐ نے ان کو بیوی بنایا تھا تو ان کے پاس ایک گروہ کو پایا اور آپؐ چلے گئے اور اپنا کچھ کام کیا اور پھر آئے اور وہ لوگ باہر جا چکے تھے انس نے کہا کہ پھر آپ داخل ہوئے اور میرے اور اپنے درمیان میں پردہ ڈال دیا کہا انس نے کہ پھر ذکر کیا میں نے اس کا ابوطلحہ سے انہوں نے کہا اگر ایسا ہی ہے جیسا تو کہتا ہے تو بے شک اس بارے میں کچھ اترے گا کہا راوی نے کہ پھر آیت حجاب اتری۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔ اور عمرو بن سعید کو اصلع کہتے ہیں۔

مترجم: جس بیوی کا زفاف تھا وہ زینب بنت جحش تھیں اور آپ کئی بار آئے گئے کہ یہ لوگ جو اس گھر میں بیٹھے ہیں چلے جائیں اور آیت حجاب وہی ہے جو اوپر کی حدیث میں گزری۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ یہ آیت نازل ہوئی ان مسلمانوں کے حق میں کہ منتظر رہتے تھے آنحضرت کے کھانا پکنے کے پھر جب پک جاتا قبل بلانے کے جا بیٹھتے اور کھانا کھا کر باہر نہ جاتے آپ کو تکلیف ہوتی آپ کا کوئی آرام کرنے کا مقام سوائے اس کے نہ تھا اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری۔

❀❀❀❀

(۳۲۱۹) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : تَزَوَّجَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَدَخَلَ بِأَهْلِهِ، قَالَ فَصَنَعَتْ أُمِّي أُمُّ سُلَيْمٍ حَيْسًا فَجَعَلَتْهُ فِي تَوْرٍ فَقَالَتْ : يَاأَنَسُ، اذْهَبْ بِهٰذَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقُلْ لَهُ: بَعَثَتْ بِهٰذَا إِلَيْكَ أُمِّي وَهِيَ تُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَتَقُولُ: إِنَّ هٰذَا لَكَ مِنَّا قَلِيلٌ يَارَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ : فَذَهَبْتُ بِهِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ : إِنَّ أُمِّي تُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَتَقُولُ: إِنَّ هٰذَا مِنَّا لَكَ قَلِيلٌ، فَقَالَ : ((ضَعْهُ))، ثُمَّ قَالَ : ((اذْهَبْ

فَادْعُ لِيْ فُلَانًا وَفُلَانًا وَفُلَانًا وَمَنْ لَقِيتَ)) فَسَمّٰى رِجَالًا، قَالَ : فَدَعَوْتُ مَنْ سَمّٰى وَمَنْ لَقِيتُ، قَالَ : قُلْتُ لِأَنَسٍ عَدَدَ كَمْ كَانُوا؟ قَالَ : زُهَاءَ ثَلَاثِمِائَةٍ، قَالَ: وَقَالَ لِيْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((يَا أَنَسُ هَاتِ بِالتَّوْرِ))، قَالَ : فَدَخَلُوا حَتّٰى امْتَلَأَتِ الصُّفَّةُ وَالْحُجْرَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((لِيَتَحَلَّقْ عَشَرَةٌ عَشَرَةٌ وَلْيَأْكُلْ كُلُّ إِنْسَانٍ مِمَّا يَلِيهِ))، قَالَ : فَأَكَلُوا حَتّٰى شَبِعُوا، قَالَ : فَخَرَجَتْ طَائِفَةٌ وَدَخَلَتْ طَائِفَةٌ حَتّٰى أَكَلُوا كُلُّهُمْ، قَالَ: فَقَالَ لِيْ : ((يَا أَنَسُ ارْفَعْ)). قَالَ : فَرَفَعْتُ، فَمَا أَدْرِي حِينَ وَضَعْتُ كَانَ أَكْثَرَ أَمْ حِينَ رَفَعْتُ، قَالَ : وَجَلَسَ طَوَائِفُ مِنْهُمْ يَتَحَدَّثُونَ فِي بَيْتِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ جَالِسٌ وَزَوْجَتُهُ مُوَلِّيَةٌ وَجْهَهَا إِلَى الْحَائِطِ، فَثَقُلُوا عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَخَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَسَلَّمَ عَلٰى نِسَائِهِ ثُمَّ رَجَعَ، فَلَمَّا رَأَوْا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَدْ رَجَعَ، ظَنُّوا أَنَّهُمْ قَدْ ثَقُلُوا عَلَيْهِ فَابْتَدَرُوا الْبَابَ فَخَرَجُوا كُلُّهُمْ، وَجَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى أَرْخَى السِّتْرَ وَدَخَلَ وَأَنَا جَالِسٌ فِي الْحُجْرَةِ، فَلَمْ يَلْبَثْ إِلَّا يَسِيرًا حَتّٰى خَرَجَ عَلَيَّ وَأُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْآيَاتُ، فَخَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَرَأَهُنَّ عَلَى النَّاسِ : ﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ إِلٰى طَعَامٍ غَيْرَ نَاظِرِينَ إِنَاهُ وَلٰكِنْ إِذَا دُعِيتُمْ فَادْخُلُوا فَإِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوا وَلَا مُسْتَأْنِسِينَ لِحَدِيثٍ إِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ ﴾ إِلٰى آخِرِ الْآيَةِ. قَالَ الْجَعْدُ: قَالَ أَنَسٌ : أَنَا أَحْدَثُ النَّاسِ عَهْدًا بِهٰذِهِ الْآيَةِ وَحُجِبْنَ نِسَاءُ النَّبِيِّ ﷺ. (صحیح)

ترجمہ: انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا نکاح کیا رسول اللہ ﷺ نے ایک بیوی (یعنی زینب سے) پھر اپنے گھر میں تشریف لے گئے (یعنی بیوی کے پاس) تو میری ماں ام سلیم نے کچھ حیس پکایا اور ایک پیتل کے یا پتھر کے برتن میں رکھ کے مجھے کہا اے انس لے جا اس کو نبی ﷺ کے پاس اور کہہ کہ بھیجا ہے اس کو میری ماں نے اور وہ آپ کو سلام کہتی ہے اور عرض کرتی ہے کہ یہ ہماری طرف سے آپ کو نہایت قلیل ہے اے رسول اللہ کے۔ انس رضی اللہ عنہ نے کہا پھر میں اسے لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کی کہ میری ماں آپ کو سلام کہتی ہے اور یہ آپ کو ہماری طرف سے بہت قلیل ہے آپ نے فرمایا رکھ دو پھر فرمایا جاؤ اور فلانے فلانے فلانے شخصوں کو اور جو تم کو ملے ان کو بلا لاؤ اور کئی آدمیوں کے نام فرمائے انس نے کہا پھر ان سب کو میں نے بلایا جن کے نام آپ نے لیے تھے اور جو مجھے مل گیا راوی کہتا ہے کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کتنے لوگ ہوں گے انہوں نے کہا کہ تین سو کے قریب انس نے کہا پھر مجھ سے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اے انس وہ برتن لاؤ انس نے کہا پھر سب گھر میں داخل ہوئے یہاں تک کہ دالان اور کوٹھڑی سب بھر گئے اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دس دس آدمی کا حلقہ باندھ لو اور ہر شخص اپنے پاس سے کھائے انس رضی اللہ عنہ نے کہا پھر سب نے کھایا یہاں تک کہ سیر ہو گئے اور ایک گروہ نکلتا تھا اور دوسرا داخل ہوتا تھا یہاں تک کہ سب کھا چکے تھے آپ نے مجھ سے فرمایا اے انس اٹھاؤ (یعنی یہ برتن) انس رضی اللہ عنہ نے کہا پھر میں نے اٹھایا تو میں نہیں جانتا تھا کہ جب میں نے رکھا تھا اس وقت زیادہ تھا یا

جب میں نے اٹھایا کہا راوی نے اور بیٹھے رہے کئی آدمی آنے والے ان میں سے باتیں کرتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کے گھر میں اور رسول اللہ بھی بیٹھے تھے اور آپ کی بیوی دیوار کی طرف منہ پھیرے بیٹھی تھیں اور آنحضرت ﷺ پر لوگوں کا بیٹھنا گراں گزرا اور آپؐ نکلے اور سلام کیا آپ نے عورتوں پر یعنی ہر بیوی کے حجرے پر تشریف لے گئے پھر لوٹے پھر جب دیکھا انہوں نے کہ رسول اللہ ﷺ لوٹے گمان کیا انہوں نے کہ آپ کو ہمارا بیٹھنا گراں گزرا تو جلدی سے وہ سب دروازہ کے باہر آئے حجرہ کے اور میں بیٹھا تھا تو کچھ دیر نہ ہوئی کہ نکلے آپ میری طرف اور یہ آیتیں اتریں تو آپؐ نے نکل کر لوگوں پر پڑھیں ﴿یا ایھا الذین﴾ سے آخر تک یعنی اے ایمان والو نہ داخل ہو نبیؐ کے گھروں میں مگر یہ کہ بلائے جاؤ تم کھانے کو نہ یہ کہ انتظار کرتے رہو اس کے پکنے کا لیکن جب تم بلائے جاؤ تو داخل ہو پھر جب کھا چکو پھیل پڑو اور نہ بیٹھے رہو باتیں بنانے کو اس سے ایذا ہوتی ہے نبی ﷺ کو اور وہ تم سے شرماتا ہے اللہ سچی بات سے نہیں شرماتا اور جب مانگو کوئی چیز تو مانگ لو پردہ کے باہر سے یہ بہت پاک کرنے والا ہے تمہارے دلوں کو اور بیویوں کے دلوں کو اور تم کو لائق نہیں کہ اذیت دو رسول اللہ ﷺ کو اور نہ یہ کہ نکاح کرو اس کے بعد اس کی بیویوں سے یہ اللہ کے نزدیک بڑا گناہ ہے۔ انتہی، جعد نے کہا انسؓ کہتے تھے کہ پہلے سب لوگوں سے مجھ کو پہنچی ہیں یہ آیتیں اور اسی دن سے پردہ کرنے لگیں بیویاں نبی ﷺ کی۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور جعد بیٹے ہیں عثمان کے اور ان کو ابن دینار کہتے ہیں اور کنیت ان کی ابوعثمان بصری ہے اور وہ ثقہ ہیں اہل حدیث کے نزدیک۔ روایت کی ان سے یونس بن عبید نے اور شعبہ اور حماد بن زید نے۔

❀❀❀❀

(۳۲۲۰) عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ قَالَ : أَتَانَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَنَحْنُ فِي مَجْلِسِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ لَهُ بَشِيرُ بْنُ سَعْدٍ: أَمَرَنَا اللّٰهُ أَنْ نُصَلِّيَ عَلَيْكَ فَكَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ، قَالَ : فَسَكَتَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى ظَنَنَّا أَنَّهُ لَمْ يَسْأَلْهُ، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((**قُولُوا : أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرٰهِيمَ وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيمَ فِي الْعَالَمِينَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ، وَالسَّلَامُ كَمَا قَدْ عُلِّمْتُمْ**)).

(صحيح) صفة الصلاة . صحيح أبي داود (۹۰۱)

ترجمہ: ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ ہمارے پاس آئے رسول اللہ ﷺ اور ہم سعد بن عبادہ کی مجلس میں تھے، سو عرض کی آپ سے بشیر بن سعد نے حکم دیا ہے ہم کو اللہ تعالیٰ نے کہ درود بھیجیں آپ پر تو کیونکر درود بھیجیں آپ پر کہا راوی نے کہ آپ چپ ہو رہے یہاں تک کہ آرزو کی ہم نے کہ اس نے نہ پوچھا ہوتا (یعنی گمان ہوا کہ شاید آپ خفا ہوئے) پھر آپ نے فرمایا تم کہو اللھم سے مجید تک۔ یعنی یا اللہ رحمت کر محمدؐ پر اور محمد ﷺ کی آل پر جیسے رحمت کی تو نے آل ابراہیم پر اور برکت دے محمد کو اور محمد کی آل کو جیسے برکت دی تو نے ابراہیم کی آل کو جہانوں میں تو بڑی خوبیوں والا ہے

بزرگی رکھتا ہے اور فرمایا سلام تو جیسا تم پہلے جان چکے ہو۔ (یعنی التحیات میں)۔

فائدہ: اس باب میں علی بن حمید اور کعب بن عجرہ اور طلحہ بن عبیداللہ اور ابوسعید اور زید بن خارجہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے، اور ان کو ابن جاریہ بھی کہتے ہیں اور بریدہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

مترجم: آپ پر درود بھیجنے کا حکم اس آیت میں ہوا ہے۔ ﴿إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يَآ أَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا﴾ یعنی اللہ اور فرشتے اس کے درود بھیجتے ہیں نبیؐ پر اے ایمان والو درود بھیجو تم بھی اس پر اور سلام بھیجو بخوبی سلام بھیجنا۔ اور اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں کمال تحریض اور ترغیب کی درود بھیجنے پر کئی طرح سے ایک تو یہ کہ فرمایا اللہ درود بھیجتا ہے دوسرے فرشتے بھی اس کے پاس معلوم ہوا کہ اقتداء ان کی ضرور ہے تیسرے صیغہ مضارع کا فرمایا یعنی یصلون کہا کہ جو دوام اور ہمیشگی پر دلالت کرے یعنی عادتِ الٰہی اور عادتِ ملائکہ ہے کہ درود نبی پر بھیجتے ہیں نہ یہ کہ علی سبیل الشذ وذ یہ امر ان سے صادر ہو، چوتھے خطاب کیا لوگوں کو بتوصیف ایمان معلوم ہوا کہ درود بھیجنا صفاتِ مؤمنین سے ہے اور شیوہ ہے کامل الایمان لوگوں کا، پانچویں صیغہ امر کا یعنی صلُّوا کہ مثبت وجوب کا ہے، چھٹے منضم کیا اس کے ساتھ سلام کو کہ متمم ہے درود کے مضمون کا، ساتویں تسلیماً سے اس کی تاکید کی اور یہ اہتمام شاید کسی اور نیکی کے لیے نہ فرمایا ہوگا، پس معلوم ہوا کہ درود افضل الحسنات ہے اور احسن العبادات وذلک المقصود۔

❀❀❀❀

(۳۲۲۱) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((أَنَّ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ رَجُلاً حَيِيًّا سِتِّيْرًا مَا يُرٰى مِنْ جِلْدِهٖ شَيْءٌ إِسْتِحْيَاءً مِنْهُ، فَآذَاهُ مَنْ آذَاهُ مِنْ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ. فَقَالُوْا مَا يَسْتَتِرُ هٰذَا التَّسَتُّرَ إِلَّا مِنْ عَيْبٍ بِجِلْدِهٖ إِمَّا بَرَصٌ وَإِمَّا أُدْرَةٌ وَإِمَّا آفَةٌ وَإِنَّ اللّٰهَ أَرَادَ أَنْ يُبَرِّئَهُ مِمَّا قَالُوْا، وَإِنَّ مُوْسٰى خَلَا يَوْمًا وَحْدَهُ فَوَضَعَ ثِيَابَهُ عَلٰى حَجَرٍ ثُمَّ اغْتَسَلَ فَلَمَّا فَرَغَ أَقْبَلَ إِلٰى ثِيَابِهٖ لِيَأْخُذَهَا وَإِنَّ الْحَجَرَ عَدَا بِثَوْبِهٖ فَأَخَذَ مُوْسٰى عَصَاهُ فَطَلَبَ الْحَجَرَ فَجَعَلَ يَقُوْلُ: ثَوْبِيْ حَجَرُ! ثَوْبِيْ حَجَرُ! حَتّٰى انْتَهٰى إِلٰى مَلَإٍ مِنْ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ فَرَأَوْهُ عُرْيَانًا أَحْسَنَ النَّاسِ خَلْقًا وَأَبْرَأَهُ مِمَّا كَانُوْا يَقُوْلُوْنَ، قَالَ: وَقَامَ الْحَجَرُ فَأَخَذَ ثَوْبَهُ فَلَبِسَهُ وَطَفِقَ بِالْحَجَرِ ضَرْبًا بِعَصَاهُ، فَوَاللّٰهِ إِنَّ بِالْحَجَرِ لَنَدَبًا مِنْ أَثَرِ عَصَاهُ ثَلَاثًا أَوْ أَرْبَعًا أَوْ خَمْسًا فَذٰلِكَ قَوْلُهُ تَعَالٰى: ﴿يٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اٰذَوْا مُوْسٰى فَبَرَّأَهُ اللّٰهُ مِمَّا قَالُوْا وَكَانَ عِنْدَ اللّٰهِ وَجِيْهًا﴾)). (صحيح)

ترجمہ: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ موسیٰ علیہ السلام ایک مرد باحیا پردہ پوش تھے کہ ان کے بدن کو کوئی دیکھتا نہ تھا مارے شرم کے، سو کوان کو ایذا دی جس نے ایذا دی بنی اسرائیل میں سے اور کہنے لگے یہ جو اپنا بدن ڈھانپتے ہیں تو اس لیے کہ ان کے بدن میں کوئی عیب ہے برص ہو یا خصیے بڑے ہوں یا کوئی اور آفت ہو اور اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ ان کی تہمت سے

بری کر دے، سو تو موسیٰ ایک دن اکیلے اپنے کپڑے پتھر پر رکھ کر نہا رہے تھے (یعنی برہنہ) پھر جب نہا چکے اور اپنے کپڑے لینے آئے تو پتھر بھاگا آپ کے کپڑے لے کر تو موسیٰ علیہ السلام نے اپنا عصا لیا اور اس کے پیچھے دوڑے اور کہتے جاتے تھے میرے کپڑے اے پتھر میرے کپڑے اے پتھر یہاں تک کہ پہنچ گیا وہ بنی اسرائیل کے ایک گروہ پر اور انہوں نے آپ کو ننگا دیکھ لیا کہ صورت شکل میں سب لوگوں سے بہتر ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ان کو بری کر دیا ان کی تہمت سے آپ نے فرمایا کہ وہ پتھر کھڑا ہو گیا اور موسیٰ نے اپنے کپڑے لے کر پہن لیے اور پتھر کو عصا مارنے لگے، سو تو قسم ہے اللہ کی پتھر میں برتیں پڑ گئیں ان کے عصا کے اثر سے تین یا چار یا پانچ یہی مطلب ہے اللہ تعالیٰ کے اس قول کا یعنی اے ایمان والو مت ہو مثل ان لوگوں کے جنہوں کے ایذا دی موسیٰ کو اور پاک کر دیا اللہ نے ان کو اس تہمت سے کہ انہوں نے لگائی تھی اور وہ اللہ کے نزدیک بڑا آبرو والا ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی ہے کئی سندوں سے بواسطۂ ابو ہریرہؓ کے نبی ﷺ سے۔

خاتمہ: سورۂ احزاب میں بہت سے فوائد جدیدہ اور مضامین پسندیدہ اس ترتیب سے مذکور ہیں کہ خطاب نبی ﷺ کو اور امر تقویٰ کا اور نہی منافقوں اور کافروں کی اطاعت سے اور نہ ہونا دو دل کا کسی کے سینہ میں اور حکم زنانِ مظاہر کا اولیٰ اور مقدم ہونا نبی کا مؤمنوں کی جان سے اور مؤمنوں کی ماں ہونا آپ کی بیویوں کا اقرار لینا تمامی انبیاء سے ازل میں قصہ جنگ احزاب کا اور آ جانا کفار کی فوجوں کا ہر طرف سے اور ابتلاء مؤمنین کی اور مداہنت اور گھبرانا منافقین کا آیت تخییر ازواج مطہرات سے بات کرنے کی آیۃ تطہیر اور وعدہ اجر عظیم اور مغفرت کا دس چیزوں پر یعنی اسلام' ایمان' قنوت' صدق' صبر' خشوع' صدقہ' صوم' حفظِ فروج اور ذکرِ الٰہی، بے اختیار ہو جانا مؤمنوں کا جب اللہ اور رسول کا حکم آ جائے اور باطل ہونا تقلید کا جب حدیث پہنچے قصہ نکاح زینب کا اور فضیلت نکاح ثانی کی امر ذکر کثیر کا اور تسبیح کا صبح اور شام اور درود بھیجنا اللہ کا اور ملائکہ کا مؤمنوں پر شاہد' مبشر' نذیر' داعی الی اللہ اور سراج منیر ہونا رسول کا، قبل مس جس کو طلاق دیں اس کی عدت کا نہ ہونا، تحلیل ازواجِ مطہرات اور لونڈیوں کو نبی کے لیے اور تحلیل مہاجرات کی جو آپ کی قرابت رکھتی ہوں اور تفصیل ان کی اور تحلیل اس کی جو اپنے نفس کو ہبہ کرے خاص نبیؐ کے واسطے اور آداب گھر میں آنے جانے کے اور حکم چلے جانے کا بعد کھانا کھانے کے اور حکم ازواج مطہرات کے لیے اور بیان ان لوگوں کا جن سے پردہ نہیں ہے اور فضیلت اور امر درود کا اور لعنت ان پر جو نبی کو ستائیں اور امر بڑی چادریں اوڑھنے کا عورتوں کو نکلنے کے وقت، ڈرانا منافقوں کا کہ مدینہ سے نکال دیئے جاؤ گے، قیامت کا علم اللہ ہی کو ہے وعید سعیر کی کافروں کے لیے اور حسرت کھانا ان کا اطاعت رسول کے فوت ہونے پر اور خرابی تقلید کی ان آیتوں میں بیان موسیٰ علیہ السلام کی براءت کا امر تقویٰ کا بیان عرض امانت کا سمٰوٰت وارض پر وعید عذاب کی منافقوں کے لیے اور وعدہ مغفرت کا مؤمنوں کے واسطے۔

٣٤۔ باب: وَمِنْ سُوْرَةُ السَّبَا

تفسیر سورۂ سبا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(٣٢٢٢) عَنْ فَرْوَةَ بْنِ مُسَيْكٍ الْمُرَادِيِّ قَالَ : أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ أَلَا أُقَاتِلُ مَنْ أَدْبَرَ مِنْ قَوْمِيْ بِمَنْ أَقْبَلَ مِنْهُمْ؟ فَأَذِنَ لِيْ فِيْ قِتَالِهِمْ وَأَمَّرَنِيْ، فَلَمَّا خَرَجْتُ مِنْ عِنْدِهٖ سَأَلَ عَنِّيْ: **((مَا فَعَلَ الْغُطَيْفِيُّ))**؟ فَأُخْبِرَ أَنِّيْ قَدْ سِرْتُ، قَالَ : فَأَرْسَلَ فِيْ أَثَرِيْ فَرَدَّنِيْ فَأَتَيْتُهُ وَهُوَ فِيْ نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِهٖ فَقَالَ: **((اُدْعُ الْقَوْمَ فَمَنْ أَسْلَمَ مِنْهُمْ فَاقْبَلْ مِنْهُ، وَمَنْ لَّمْ يُسْلِمْ فَلَا تَعْجَلْ حَتّٰى أُحْدِثَ إِلَيْكَ))**، قَالَ : وَأُنْزِلَ فِيْ سَبَا مَا أُنْزِلَ، فَقَالَ رَجُلٌ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، وَمَا سَبَأٌ أَرْضٌ أَوِ امْرَأَةٌ؟ قَالَ: **((لَيْسَ بِأَرْضٍ وَلَا امْرَأَةٍ وَلٰكِنَّهُ رَجُلٌ وُلِدَ عَشْرَةً مِنَ الْعَرَبِ فَتَيَامَنَ مِنْهُمْ سِتَّةٌ وَتَشَاءَمَ مِنْهُمْ أَرْبَعَةٌ، فَأَمَّا الَّذِيْنَ تَشَاءَمُوْا: فَلَخْمٌ وَجُذَامٌ وَغَسَّانُ وَعَامِلَةُ، وَأَمَّا الَّذِيْنَ تَيَامَنُوْا فَالْأَزْدُ وَالْأَشْعَرُوْنَ وَحِمْيَرُ وَكِنْدَةُ وَمَذْحِجُ وَأَنْمَارُ))**، فَقَالَ رَجُلٌ : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا أَنْمَارُ؟ قَالَ: **((الَّذِيْنَ مِنْهُمْ خَثْعَمُ وَبَجِيْلَةُ))** .

(حسن صحيح)

ترجمہ: روایت ہے فروہ بن مسیک مرادی رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے کہا کہ آیا میں نبی ﷺ کے پاس اور میں نے عرض کی اے رسول اللہ کے کیا نہ لڑوں میں اس شخص سے جو اسلام سے منہ موڑے میری قوم میں سے ان لوگوں کو ساتھ لے کر جو ان میں قبول کر چکے تو آپ نے اجازت دی مجھے اور امیر کیا اپنی قوم کا پھر جب میں آپ کے پاس سے نکلا میرا حال آپ نے پوچھا کہ غطیفی کہاں گیا اور خبر ملی آپ کو کہ میں چلا گیا کہا راوی نے کہ پھر میرے پیچھے بھیجا کسی کو کہ وہ مجھے لوٹا لایا اور میں حاضر ہوا اور آپ چند اصحاب میں بیٹھے تھے پھر آپ نے فرمایا بلا تو قوم کو پھر جو اسلام لائے قبول کر اور جو اسلام نہ لائے جلدی نہ کر یہاں تک کہ میں تازہ حکم بھیجوں تجھ کو کہا راوی نے اور اتر چکے تھے کیفیت سبا کی تو ایک شخص نے پوچھا اے رسول اللہ کے سبا کوئی زمین ہے یا کسی عورت کا نام ہے آپ نے فرمایا نہ زمین ہے نہ عورت مگر ایک مرد تھا عرب کا اس کے دس لڑکے تھے چھ کو ان میں سے مبارک جانا اور چار کو منحوس پھر جن کو منحوس جانا وہ لخم ہیں' جذام' غسان اور عاملہ، اور جن کو مبارک سمجھا وہ ازد ہیں' اشعری' ضمیر' کندہ' مذحج اور انمار پھر ایک شخص نے کہا اے رسول اللہ کے انمار کون سا قبیلہ ہے آپ نے فرمایا جن میں خثعم اور بجیلہ ہیں۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے حسن ہے۔

مترجم: سبا بیٹا ہے یشجب کا وہ بیٹا ہے یعرب کا وہ بیٹا ہے قحطان کا اور مساکن ان کے یمن میں تھے اللہ نے ان کی طرف تیرہ نبی

بھیجے اوران کے شہر نہایت کثیر الفوا کہ تھے اور پاکیزہ ان میں مکھی، مچھر، کھٹکے اور سانپ اور بچھو نہ تھا پھر ان کے پیغمبروں نے اللہ کی طرف بلایا اوراس کی نعمتیں بیان فرمائیں ان نالائقوں نے کہا اللہ کی کوئی نعمت ہم کو نہیں معلوم ہوتی پھر اللہ نے ان کا تالاب توڑ دیا کہ جس سے تمام ملک سینچا جاتا تھا اوراس میں تاثیر زہر کی دے دی کہ وہ پانی جس زمین پر گزر گیا وہ بنجر ہوگئی۔ کذا ذکرہ البغوی۔

❀❀❀❀

(۳۲۲۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((إِذَا قَضَى اللّٰهُ فِي السَّمَاءِ أَمْرًا ضَرَبَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ بِأَجْنِحَتِهَا خُضْعَانًا لِقَوْلِهِ كَأَنَّهَا سِلْسِلَةٌ عَلٰى صَفْوَانٍ، فَإِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِهِمْ قَالُوْا: مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ؟ قَالُوْا: الْحَقَّ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ))، قَالَ: ((وَالشَّيٰطِيْنُ بَعْضُهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ)).

(اسناده صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (۳/۸۳)

ترجمہ: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ آسمانوں پر کوئی حکم فرماتا ہے فرشتے اپنے پر مارتے ہیں عاجزی کی راہ سے اللہ کے قول کے لیے اور ایک آواز آتی ہے جیسے ایک زنجیر کھڑ کانے کی پتھر پر جب فرشتوں کو جوش آتا ہے ہر ایک دوسرے سے کہتا ہے تمہارے رب نے کیا کہا دوسرے فرشتے جواب دیتے ہیں کہ سچ کہا اور وہ بلند ہے بڑا ہے اور فرمایا آپ نے کہ شیطان آسمان وزمین کے بیچ میں ایک دوسرے پر جمع ہو جاتے ہیں (تا کہ احکام الٰہی اور خبر آسمانی میں سے کچھ چرائیں)۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۳۲۲۴) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ جَالِسٌ فِيْ نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِهِ إِذْ رُمِيَ بِنَجْمٍ فَاسْتَنَارَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَا كُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ لِمِثْلِ هٰذَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ إِذَا رَأَيْتُمُوْهُ؟)) قَالُوْا: كُنَّا نَقُوْلُ يَمُوْتُ عَظِيْمٌ أَوْيُوْلَدُ عَظِيْمٌ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((فَإِنَّهُ لَا يُرْمٰى بِهِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ وَلٰكِنَّ رَبَّنَا تَبَارَكَ اسْمُهُ وَتَعَالٰى إِذَا قَضٰى أَمْرًا سَبَّحَ حَمَلَةُ الْعَرْشِ، ثُمَّ سَبَّحَ أَهْلُ السَّمَاءِ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ التَّسْبِيْحُ إِلٰى هٰذِهِ السَّمَآءِ، ثُمَّ سَأَلَ أَهْلُ السَّمَاءِ السَّادِسَةِ أَهْلَ السَّمَاءِ السَّابِعَةِ: مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ؟)) قَالَ : ((فَيُخْبِرُوْنَهُمْ ثُمَّ يَسْتَخْبِرُ أَهْلُ كُلِّ سَمَاءٍ حَتّٰى يَبْلُغَ الْخَبَرُ إِلٰى أَهْلِ السَّمَاءِ الدُّنْيَا، وَتَخْتَطِفُ الشَّيٰطِيْنُ فَيُرْمَوْنَ فَيَقْذِفُوْنَهُ إِلٰى أَوْلِيَاءِهِمْ، فَمَا جَاءُوْا بِهِ عَلٰى وَجْهِهِ فَهُوَ حَقٌّ وَلٰكِنَّهُمْ يُحَرِّفُوْنَهُ وَيَزِيْدُوْنَ)). (اسناده صحيح)

ترجمہ: عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے کہا کہ اپنے اصحاب میں بیٹھے ہوئے تھے کہ

یکبارگی ایک تارہ ٹوٹا اور روشنی ہوگئی آپ نے فرمایا کہ تم اس کو جاہلیت میں کیا کہتے تھے جب دیکھتے تھے انہوں نے کہا ہم کہا کرتے تھے کہ جب کوئی شخص بڑا مرتا ہے یا کوئی بڑا پیدا ہوتا ہے تب یہ ٹوٹتا ہے آنحضرتؐ نے فرمایا کہ یہ کسی کی موت وحیات کے سبب سے نہیں ٹوٹتا لیکن ہمارا پروردگار کہ بڑی برکت والا ہے نام اس کا اور بلند ہے ذات اس کی جب وہ حکم کرتا ہے کسی کام کا تسبیح کرتے ہیں حاملانِ عرش پھر تسبیح کرتے ہیں اس آسمان والے فرشتے جو عرش کے قریب ہیں پھر جو اس کے قریب ہیں یہاں تک کہ شہرہ اور غلغلہ سبحان اللہ کا اس آسمان تک پہنچتا ہے پھر چھٹے آسمان والے فرشتے ساتویں آسمان والوں سے پوچھتے ہیں کہ کیا فرمایا ہے تمہارے پروردگار نے پھر ان کو وہ خبر دیتے ہیں پھر اسی طرح ہر نیچے آسمان والے اوپر کے آسمان والوں سے پوچھتے جاتے ہیں یہاں تک کہ دنیا کے آسمان تک خبر پہنچتی ہے اور جن اچک کر سننا چاہتے ہیں سو ان پر مار پڑتی ہے اور وہ کچھ بات لا کر ڈال دیتے ہیں اپنے یاروں کی طرف یعنی جو کاہن ہیں پھر جس کو وہ جیسے ہے ویسے پہنچاتے ہیں وہ خبر تو سچ ہوتی ہے مگر وہ اس کو بدل لیتے ہیں اور بڑھا گھٹا دیتے ہیں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث زہری سے انہوں نے روایت کی علی بن حسین سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے انصار کے کئی مردوں سے کہ ان انصاریوں نے کہا کہ ایک دن حاضر تھے ہم نبی ﷺ کے پاس۔ آخر حدیث تک۔

خاتمہ: سورہ سبا میں عمدہ عمدہ مضامین اس ترتیب سے مذکور ہیں کہ پہلے حمد باری تعالیٰ کی بعد اس کے انکار کرنا کافروں کا قیامت پر اور وعدہ مغفرت اور رزق کا مؤمنین صالحین کے لیے جاننا عالموں کا کہ قرآن حق ہے اور ہدایت کرتا ہے صراط مستقیم کی طرف تعجب کافروں کا اوپر خبر بعث کے ڈرانا کافروں کو زمین پھٹنے سے اور آسمان گرنے سے، قصہ داؤد علیہ السلام کا اور تسبیح جبال کی ان کے ساتھ اور قصہ سلیمان علیہ السلام کے صبح وشام کی سیر کا اور تانبے کا چشمہ بہنا ان کے لیے اور بنانا جنوں کا محاریب' تماثیل' جفان اور قدور راسیات وغیرہ ذالک۔ اور قصہ اہل سبا کا اور کیفیت ان کے باغوں کی مالک ہونا معبودان باطل کا ایک ذرہ پر آسمان وزمین کے سے اور نہ ہونا شفاعت کا بے اذن اللہ کے، کیفیت اللہ تعالیٰ کے حکم اترنے کی عرش سے قائل ہونا مشرکوں کا بھی اللہ تعالیٰ کی رزاقیت پر اور فیصلہ مشرکوں کا اور موحدوں کا قیامت میں، عام ہونا آپ کی رسالت کا کافۂ ناس کے لیے اور بشیر ونذیر ہونا ان کا اور جلدی کرنا کافروں کا قیامت کے لیے انکار کافروں کا قرآن اور کتب سابقہ سے اور تکبر کرنا ہر قریہ کے امیروں کا کثرت اموال واولاد پر کشادگی اور تنگی رزق کی اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہونا اموال واولاد کا موجب قرب الٰہی نہ ہونا ماسوائے ایمان وعمل صالح کے وعید عذاب کی منکر آیات کے لیے پوچھنا اللہ تعالیٰ کا فرشتوں سے کہ لوگ تم کو پوجتے تھے اور جواب ان کا، کافروں کا قرآن سننے کے وقت کہنا کہ یہ شخص ہمارے باپ دادا کے معبودان سے روکتا ہے عطا نہ ہونا اہل مکہ کو کوئی کتاب قبل نزول قرآن کے' ہلاک ہونا اگلے جھٹلانے والوں کا باوجود کثرت اموال واولاد کے خطاب کافروں کو کہ ایک ایک اور دو دو تفکر کریں امر رسول میں اور جانیں کہ اسے جنون نہیں حق کا اترنا

آسمان سے حق آتے ہی باطل کا بھاگ جانا' کہنا نبی کا کہ اگر میں گمراہ ہوں وبال مجھ پر ہے میری اطاعت میں تمہارا کیا نقصان ہے کافروں کا گھبرانا آخرت میں۔

❀❀❀❀

۳۵۔ باب: وَمِنْ سُوْرَةِ الْمَلَائِكَةِ

تفسیر سورۂ فاطر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(۳۲۲۵) عَنْ أَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ فِي هٰذِهِ الْآيَةِ : ((﴿ ثُمَّ أَوْرَثْنَا الْكِتٰبَ الَّذِيْنَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهِ وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ وَّمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ بِإِذْنِ اللّٰهِ ﴾)) قَالَ: ((هٰؤُلَاءِ كُلُّهُمْ بِمَنْزِلَةٍ وَاحِدَةٍ وَكُلُّهُمْ فِي الْجَنَّةِ)). (اسناده صحيح)

ترجمہ: ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اس آیت کی تفسیر میں ﴿ثُمَّ أَوْرَثْنَا الْكِتٰبَ الَّذِيْنَ اصْطَفَيْنَا﴾ سے ﴿بِإِذْنِ اللّٰهِ﴾ تک یعنی پھر وارث کیا ہم نے کتاب کا ان لوگوں کو جن کو پسند کیا ہم نے اپنے بندوں سے تو ان میں سے بعض ظالم ہیں اپنی جان کے لیے اور ان میں سے بعض متوسط ہیں اور ان میں سے بعض آگے بڑھنے والے ہیں نیکیوں کے ساتھ اللہ کے حکم سے تو فرمایا آپ نے یہ سب اسلام میں برابر ہیں اور سب جنت میں ہیں۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے حسن ہے۔

مترجم: اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا یہ تینوں گروہ اسی امت سے ہیں اس آیت میں بڑی فضیلت قرآن پڑھنے والے کی ثابت ہوئی اور عمرؓ بن خطاب نے یہ آیت منبر پر پڑھی اور فرمایا کہ میں نے آپ سے سنا ہے کہ فرماتے تھے آگے بڑھنے والا ہم میں سے وہ تو آگے بڑھنے والا ہی ہے اور متوسط نجات پانے والا اور ظالم بخشا ہوا ہے۔ ابوثابت سے روایت ہے کہ ایک مرد داخل ہوا مسجد میں اور اس نے دعا کی اے اللہ رحم کر میری غربت پر اور انس دے میری وحشت میں اور عنایت کر مجھ کو ایک ہم نشین نیک، سو ابودرداء جو صحابی تھے انہوں نے فرمایا اگر تو نے سچے دل سے یہ دعا کی ہے تو تیری صحبت سے ہم زیادہ سعادت پائیں گے بہ نسبت تیرے پھر کہا ابودرداء نے سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ آپ نے پڑھی یہ آیت ثم اور ثنا اور فرمایا سابق بالخیرات داخل ہوگا جنت میں بغیر حساب کے اور مقتصد کا حساب ہوگا آسانی سے اور ظالم لنفسہ روکا جائے گا قیامت کے میدان میں اور فکر میں پڑ جائے گا پھر داخل ہوگا جنت میں پھر پڑھی آپ نے یہ آیت ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ أَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ إِنَّ رَبَّنَا لَغَفُوْرٌ شَكُوْرٌ﴾ وہ بعد فکر کے جنت میں جا کر یہ کہے گا کہ سب تعریف اللہ کو ہے جس نے دور کیا مجھ سے فکر کو میرا رب بخشنے والا ہے قدر دان اور عقبہ بن صہبان نے کہا میں نے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ آیت پوچھی ثم اور ثنا تو انہوں نے فرمایا اے میرے بیٹے یہ تینوں

جنت میں ہیں اور سابقٌ بالخیرات وہ لوگ ہیں کہ آپ ﷺ کے زمانہ میں گزر گئے اور حضرت ﷺ نے ان کو جنت کی بشارت دی اور متوسط وہ لوگ ہیں کہ قدم بقدم اصحاب کے چلے یہاں تک کہ ان سے مل گئے اور رہے ظالم لنفسه سو جیسے میں اور تم پس ام المؤمنین عائشہ نے اپنے نفس نفیس کو ہمارے ساتھ شمار کیا از ہے نصیب ہمارے انتہی۔

فقیر کہتا ہے کہ بکمال کسر نفس تھا ام المومنین رضی اللہ عنہا کا ورنہ وہ سابقین بالخیرات میں ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی طہارت اور برأت قرآن میں اتاری۔ انروایات کلها من المعالم۔

خاتمہ: سورۂ فاطر کہ اسے سورہ ملائکہ بھی کہتے ہیں مضامین عمدہ پر شامل ہے جیسے حمد باری تعالیٰ کی اور قدرت اس کی سمٰوٰت کے پیدا کرنے سے اور رسول کرنے سے ملائکہ کے اور بیان فتح اور امساک رحمت کا بیان رزق کا تسکین ہمارے پیغمبر کی اگلی قوموں کی تکذیب سنا کر حق ہونا وعدہ الٰہی کا اور ڈرانا فریب دنیا سے بیان شیطان کی عداوت کا انسان سے وعید عذاب شدید کی کافروں کے لیے، وعدہ مغفرت اور اجر کبیر کا مؤمنوں کے لیے، ہونا ہدایت اور ضلالت کا اللہ کی مشیت سے، بیان ہواؤں کے چلانے اور بدلیوں کے اٹھانے کا، ہونا پوری عزت کا اللہ کے لیے اور چڑھنا پاک کلموں کا اس کی طرف اور عمل صالح کا پیدا ہونا انسان کا مٹی سے اور نطفہ سے بیان اس کی قدرتوں کا جیسے پیدا کرنا میٹھے اور کھاری دریاؤں کا اور پیدا کرنا تر گوشت کا یعنی مچھلی کا اس سے اور نکالنا زیور کا اور چلانا کشتی کا اس میں۔ منکر ہونا مشرکوں کا حشر کے دن اپنے شرک سے محتاج ہونا انسان کا اور غنی ہونا رحمٰن کا، بیان اس کا کہ کوئی کسی کا گناہ نہ اٹھائے گا قیامت کے دن اگرچہ عزیز ہو بیان اس کا کہ ڈرانا نفع نہیں دیتا مگر انہیں کو جنہیں اللہ کا خوف ہے برابر نہ ہونا اندھے اور انکھیاری کا، بیان موتی کے نہ سننے کا بیان اگلی قوموں کے جھٹلانے کا، تذکر آلاء الٰہی کی جیسے مینہ کا برسانا پھلوں کا نکالنا جبال ودواب وانعام کا پیدا کرنا ڈرتے رہنا عالموں کا پروردگار سے فضیلت قرآن پڑھنے والوں کی تصدیق قرآن کی' بیان تین قسم کے وارثان کتاب کا ظالم اور مقتصد اور سابق بالخیرات شکر جنتیوں کا غم کے جانے پر وعدہ جہنم کا کافروں کے لیے ثبوت علم غیب کا اللہ تعالیٰ کے لیے غصہ اور نقصان کافروں پر رد اشراک فی الدعاء کا بیان آسمان کے تھامنے کا جھوٹی قسمیں کھانا کافروں کا کہ اگر ہمارے پاس نبی ﷺ آئیں تو ہم اوروں سے زیادہ ہدایت پائیں' تحویل وتبدیل نہ ہونا عادتِ الٰہی میں تحریض اور ترغیب زمین میں سیر کرنے کی۔ اللہ اگر مؤاخذہ کرے تو کوئی رینگنے والا زمین پر نہ چھوڑے۔

❀❀❀❀

٣٦۔ باب: وَمِنْ سُورَةُ يٰسٓ

تفسیر سورہ یٰس

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(٣٢٢٦) عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ : كَانَتْ بَنُوْسَلِمَةَ فِيْ نَاحِيَةِ الْمَدِيْنَةِ فَأَرَادُوا النُّقْلَةَ إِلَى قُرْبِ

(۳۲۳۰) عَنْ سَمُرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى: ﴿ وَجَعَلْنَا ذُرِّيَّتَهُ هُمُ الْبَاقِينَ ﴾ قَالَ: ((حَامٌ وَسَامٌ وَيَافِثُ بِالثَّاءِ)). (ضعيف الاسناد) اس میں سعید بن بشیر ضعیف ہے

ترجمہ: سمرہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا وَجَعَلْنَا ذُرِّيَّتَهُ هُمُ الْبَاقِينَ یعنی ہم نے نوح ہی کی اولاد کو باقی رکھا فرمایا آپ نے کہ وہ تین بیٹے تھے نوح کے حام اور سام اور یافث ثے سے۔

فائدہ: کہا ابو عیسیٰ نے کہ یافت اور یافث تے اور ثے دونوں سے کہا جاتا ہے اور یفث بھی کہا جاتا ہے۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر سعید بن بشیر کی روایت سے۔

❁❁❁❁

(۳۲۳۱) عَنْ سَمُرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((سَامٌ أَبُو الْعَرَبِ وَحَامٌ أَبُو الْحَبَشِ وَيَافِثُ أَبُو الرُّوْمِ)).

(اسناده ضعيف) سلسلة الاحاديث الضعيفة (٣٦٨٣) (اس میں حسن بصری مدلس ہے)

ترجمہ: سمرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ سام عرب کا باپ ہے اور حام حبش کا اور یافث روم کا۔

خاتمہ: جب حضرت نوح علیہ السلام کشتی سے اترے سب لوگ جو آپ کے ساتھ تھے ہلاک ہوگئے مگر آپ کے تین بیٹے اور ان کی بیویاں اب ساری دنیا انہیں کی اولاد ہے۔ انتہیٰ۔ سورۂ صافات میں یہ مضامین بہ ترتیب مذکور ہیں قسم صافات اور زاجرات اور تالیات کی توحید الوہیت اور ربوبیت پر بیان آسمان کی تزئین کا کواکب سے اور حفاظت اس کی شیاطین سے پیدا کرنا انسان کا چپکتی مٹی سے بیان قیامت کا اور روبکاری ظالموں کی بیان جنتیوں کا بیان زقوم کا دوزخ میں جانا بسبب تقلید کے بیان حضرت نوح علیہ السلام کی نجات کا اور قوم کے ہلاک کا' گفتگو ابراہیم علیہ السلام کی باپ سے اور قوم سے قصہ ذبح اسماعیل علیہ السلام کا قصہ موسیٰ و ہارون علیہ السلام کا قصہ الیاس علیہ السلام کا قصہ لوط علیہ السلام کا قصہ یونس علیہ السلام کا رد ان مشرکوں کا جو اللہ کی بیٹیاں ٹھہراتے ہیں کلام ملائکہ کا اور تسبیح ان کے وعدہ غلبہ عباد مرسلین کا تخویف کافروں کی ساتھ عذاب کے تنزیہ اور عزت باری تعالیٰ کی۔

❁❁❁❁

۳۸۔ باب: وَمِنْ سُوْرَةِ صٓ

سورۂ صٓ کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(۳۲۳۲) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مَرِضَ أَبُوْطَالِبٍ فَجَاءَتْهُ قُرَيْشٌ وَجَاءَهُ النَّبِيُّ ﷺ وَعِنْدَ أَبِي طَالِبٍ مَجْلِسُ رَجُلٍ فَقَامَ أَبُوْجَهْلٍ كَيْ يَمْنَعَهُ قَالَ وَشَكَوْهُ إِلٰى أَبِي طَالِبٍ، فَقَالَ: يَاابْنَ أَخِي مَا تُرِيْدُ مِنْ قَوْمِكَ؟

قَالَ: ((إِنِّيْ أُرِيْدُ مِنْهُمْ كَلِمَةً وَاحِدَةً تَدِيْنُ لَهُمْ بِهَا الْعَرَبُ وَتُؤَدِّيْ إِلَيْهِمُ الْعَجَمُ الْجِزْيَةَ)) قَالَ: كَلِمَةً وَاحِدَةً! قَالَ: ((كَلِمَةً وَاحِدَةً)) فَقَالَ: ((يَا عَمِّ قُوْلُوْا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ)) فَقَالُوْا: ﴿ إِلٰهًا وَّاحِدًا ﴾ ﴿ مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِي الْمِلَّةِ الْاٰخِرَةِ إِنْ هٰذَا إِلَّا اخْتِلَاقٌ ﴾ قَالَ: فَنَزَلَ فِيْهِمُ الْقُرْآنُ ﴿ صٓ وَالْقُرْاٰنِ ذِي الذِّكْرِ٥ بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ عِزَّةٍ وَّشِقَاقٍ ﴾ إِلٰى قَوْلِهٖ ﴿ مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِي الْمِلَّةِ الْاٰخِرَةِ إِنْ هٰذَا إِلَّا اخْتِلَاقٌ ﴾)). (ضعیف الاسناد) (اس میں یحییٰ بن عمارہ ضعیف ہے)

ترجمہ: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انہوں نے کہا ابوطالب بیمار ہوئے اور قریش آئے اور نبی ﷺ بھی آئے اور ابوطالب کے پاس ایک آدمی کے بیٹھنے کی جگہ تھی، سو ابوجہل اٹھا کہ آپ کو منع کرے (یعنی وہاں بیٹھنے کو) راوی نے کہا کہ شکایت کی لوگوں نے آنحضرت ﷺ کی ابوطالب سے انہوں نے کہا اے میرے بھائی کے بیٹے تم اپنی قوم سے کیا چاہتے ہو آپ نے فرمایا میں چاہتا ہوں ایک کلمہ اگر اس کو قبول کریں تو عرب پر حاکم ہوں اور عجم سے جزیہ لیں' ابوطالب نے کہا ایک ہی کلمہ آپ نے فرمایا ایک ہی کلمہ پھر آپ نے فرمایا اے چچا کہو تم لا الہ الا اللہ یعنی کوئی معبود نہیں سوائے اللہ تعالیٰ کے کہا انہوں نے کیا پوجیں ہم اکیلے ایک اللہ کو ہم نے تو یہ اگلے لوگوں میں نہیں سنا یہ بنائی ہوئی بات ہے۔ راوی نے کہا پھر اترا ان کے حق میں قرآن، ﴿ صٓ وَالْقُرْآنِ ذِي الذِّكْرِ بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ عِزَّةٍ وَّشِقَاقٍ ﴾ تک۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: پوری آیتیں یوں ہیں ﴿ صٓ وَالْقُرْآنِ ذِي الذِّكْرِ بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ عِزَّةٍ وَّشِقَاقٍ٥ كَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِنْ قَرْنٍ فَنَادَوْا وَّلَاتَ حِيْنَ مَنَاصٍ٥ وَعَجِبُوْا أَنْ جَآءَهُمْ مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ وَقَالَ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا سٰحِرٌ كَذَّابٌ٥ أَجَعَلَ الْاٰلِهَةَ إِلٰهًا وَّاحِدًا إِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ عُجَابٌ٥ وَانْطَلَقَ الْمَلَاُ مِنْهُمْ أَنِ امْشُوْا وَاصْبِرُوْا عَلٰى اٰلِهَتِكُمْ إِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ يُّرَادُ٥ مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِي الْمِلَّةِ الْاٰخِرَةِ إِنْ هٰذَا إِلَّا اخْتِلَاقٌ ﴾. یعنی قسم ہے قرآن نصیحت کرنے والے کی بلکہ وہ لوگ جو کافر ہوئے ہیں سرکشی میں ہیں اور ضد میں کتنی ہلاک کیں ہم نے پہلے ان سے سنگتیں پس پکارتے پھرے اور نہیں تھا وقت خلاص کا اور تعجب کیا انہوں نے کہ آیا ان کے پاس ڈرانے والا ان میں کا اور کافروں نے کہا یہ جادوگر ہے جھوٹا' کر دیا انہوں نے سب معبودوں کو ایک معبود بے شک یہ ایک چیز ہے تعجب کی اور چلے سرداران میں کے کہتے ہوئے کہ چلو اور صبر کرو اپنے معبودوں پر تحقیق اس بات میں کچھ غرض معلوم ہوتی ہے نہیں سنی ہم نے یہ بات پچھلے دین میں نہیں ہے یہ مگر دل کی بنائی ہوئی بات۔

❀ ❀ ❀ ❀

(۳۲۳۳) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَتَانِي اللَّيْلَةَ رَبِّيْ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فِيْ أَحْسَنِ صُوْرَةٍ. قَالَ: أَحْسِبُهُ قَالَ فِي الْمَنَامِ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ هَلْ تَدْرِيْ فِيْمَا يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلٰى؟ قَالَ

قُلْتُ : نَعَمْ، فِي الْكَفَّارَاتِ: وَالْكَفَّارَاتُ: الْمُكْثُ فِي الْمَسْجِدِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ وَالْمَشْيُ عَلَى الْأَقْدَامِ إِلَى الْجَمَاعَاتِ وَإِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ فِي الْمَكَارِهِ، وَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ عَاشَ بِخَيْرٍ وَمَاتَ بِخَيْرٍ وَكَانَ مِنْ خَطِيْئَتِهٖ كَيَوْمَ وَلَدَتْهُ أُمُّهٗ. وَقَالَ : يَامُحَمَّدُ! إِذَا صَلَّيْتَ فَقُلْ: اَللّٰهُمَّ، إِنِّي اَسْئَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِيْنِ، وَإِذَا أَرَدْتَ بِعِبَادِكَ فِتْنَةً فَاقْبِضْنِيْ إِلَيْكَ غَيْرَ مَفْتُوْنٍ. قَالَ والدَّرَجَاتُ: أَفْشَاءُ السَّلَامِ وَإِطْعَامُ الطَّعَامِ وَالصَّلٰوةُ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ)) .

(اسناده صحيح) الظلال (٣٨٨) التعليق الرغيب : ١/٩٨، ١٢٦.

ترجمہ: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انہوں نے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ رات کو میرا پروردگار آیا اچھی صورت میں راوی نے کہا گمان کرتا ہوں میں کہ آپ نے فرمایا خواب میں اور فرمایا کہ اے محمد جانتا ہے تو کہ کس میں جھگڑتے ہیں بلند گروہ کے فرشتے میں نے کہا کہ نہیں پھر اپنا ہاتھ اللہ تعالیٰ نے میرے شانوں کے درمیان میں رکھا کہ پائی میں نے اس کی ٹھنڈک اپنی چھاتیوں میں یا فرمایا اپنی ہنسلی میں، سو معلوم کر لیا میں نے جو ہے آسمانوں میں اور زمین میں پھر فرمایا اے محمد تو جانتا ہے کہ کس میں جھگڑتے ہیں بلند گروہ کے فرشتے میں نے کہا ہاں کفاروں میں اور کفارہ مسجد میں بعد نماز کے ٹھہرنا ہے اور جماعتوں کی طرف پیدل چلنا ہے اور تکلیفوں میں وضو کا پورا کرنا ہے جس نے یہ کام کیا یعنی ہمیشہ زندہ رہا خیرت سے اور مرا خیریت سے اور اپنے گناہوں سے پاک رہا جیسے اسی دن ماں نے جنا' پھر فرمایا اے محمد جب تو نماز پڑھ چکے تو کہہ اللّٰھمّ سے آخر تک یعنی یا اللہ میں مانگتا ہوں تجھ سے نیک کام کرنا اور برے کام سے دور رہنا اور محبت مسکینوں کی اور جب ارادہ کرے تو اپنے بندوں کو فتنوں میں مبتلا کرنے کا تو موت دے مجھے بغیر آزمائے فرمایا آپ نے اور درجات یہ ہیں سلام کا پھیلانا اور کھانا کھلانا اور رات کو نماز پڑھنا جب لوگ سوتے ہوں۔

فائدہ: ذکر کیا ہے یعنی بعض رواۃ نے ابوقلابہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کے بیچ میں ایک امر کا اس سند میں اور قتادہؒ نے ابی قلابہ سے روایت کی انہوں نے خالد سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا آیا میرے پاس پروردگار میرا اچھی صورت میں اور فرمایا کہ اے محمدؐ میں نے عرض کی کہ حاضر ہوں میں اے رب میرے اور مستعد ہوں تیری فرمانبرداری میں فرمایا کس میں جھگڑتے ہیں گروہ بلند کے فرشتے میں نے کہا اے رب میں نہیں جانتا، سو رکھا ہاتھ اپنا میرے شانوں کے درمیان میں کہ پائی میں نے اس کی ٹھنڈک اپنی چھاتیوں میں، سو جان لیا میں نے جو مشرق اور مغرب میں ہے، سو فرمایا اے محمدؐ میں نے عرض کی حاضر ہوں میں اور مستعد ہوں تیری فرمانبرداری میں فرمایا کس میں جھگڑتے ہیں گروہ بلند کے فرشتے میں نے کہا درجات میں اور کفارات میں اور جماعتوں کی طرف پیدل جانے میں اور تکلیفوں میں پورا وضو کرنے میں اور ایک نماز کے بعد دوسری کے انتظار میں اور جو اس کی

فرمایا آپ نے اس روایت میں کہ میں سو گیا اور خوب سو گیا تو میں نے دیکھا یعنی رب کو اچھی صورت میں اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے کس میں جھگڑتے ہیں بلند گروہ کے فرشتے۔ آخر حدیث تک۔

خاتمہ: سورۂ صٓ میں قصص ماضیہ سے مذکور ہے قصہ داؤد علیہ السلام کا اور محراب میں دو فرشتوں کے آنے کا اور قصہ سلیمان علیہ السلام کے روبرو گھوڑے پیش ہونے کا اور ایوب علیہ السلام کے بیمار ہونے اور شفا پانے کا اور قصہ آدم علیہ السلام کا اور مضامین متفرقہ سے غرور اور ضد کا کافروں کی اور تشدد ان کا شرک میں اور بیان قوم نوح اور ثمود اور عاد کی تکذیب کا بیان تسخیر جبال اور طیور کا داؤد علیہ السلام کے لیے برابر نہ ہونا متقیوں اور فاجروں اور صالحوں کا اور مفسدوں کا مبارک ہونا قرآن کا تذکیر ابراہیم اور اسحاق اور یعقوب اور اسماعیل اور الیسع اور ذوالکفل علیہم السلام کے حال سے طلب نہ کرنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا دعوت پر کوئی اجر۔

❀❀❀❀

(٣٢٣٤) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((أَتَانِي رَبِّي فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ، فَقَالَ: يَامُحَمَّدُ! قُلْتُ: لَبَّيْكَ رَبِّي وَسَعْدَيْكَ، فَقَالَ: فِيمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلَى؟ قُلْتُ: [رَبِّ] لَا أَدْرِي، فَوَضَعَ يَدَهُ بَيْنَ كَتِفَيَّ حَتَّى وَجَدْتُ بَرْدَهَا بَيْنَ ثَدْيَيَّ، فَعَلِمْتُ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ، قَالَ: يَا مُحَمَّدُ، فَقُلْتُ: لَبَّيْكَ رَبِّ وَسَعْدَيْكَ، قَالَ: فِيمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلَى؟ قُلْتُ: فِي الدَّرَجَاتِ وَالْكَفَّارَاتِ، وَفِي نَقْلِ الْأَقْدَامِ إِلَى الْجَمَاعَاتِ، وَإِسْبَاغِ الْوُضُوءِ فِي الْمَكْرُوهَاتِ، وَانْتِظَارِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ، وَمَنْ يُحَافِظْ عَلَيْهِنَّ عَاشَ بِخَيْرٍ وَمَاتَ بِخَيْرٍ، وَكَانَ مِنْ ذُنُوبِهِ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ.)) قَالَ: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ. [اسناده صحيح] (انظر ماقبله)

ترجمہ: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرا رب میرے پاس نہایت اچھی صورت میں آیا اور فرمایا اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! میں نے عرض کیا: میرے ربّ حاضر ہوں اور تیری فرمانبرداری کے لیے مستعد ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مقربین فرشتے کس بات میں جھگڑتے ہیں؟ میں نے عرض کیا کہ اے رب مجھے علم نہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنا ہاتھ میرے شانوں کے درمیان رکھا جس کی ٹھنڈک میں نے اپنے سینے میں محسوس کی، سو مشرق و مغرب کے درمیان جو کچھ ہے سب کچھ جان لیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے پوچھا اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! میں نے عرض کیا اے ربّ حاضر ہوں اور تیری فرمانبرداری کے لیے مستعد ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مقرب فرشتے کس چیز کے متعلق جھگڑتے ہیں؟ میں نے عرض کیا درجات اور کفارات میں، مساجد کی طرف (با جماعت نماز کے لیے) پیدل چلنے میں، تکلیف کے باوجود اچھی طرح وضو کرنے میں اور ایک نماز کے

بعد دوسری کا انتظار کرنے میں اور جوان چیزوں کی حفاظت کرے گا' بھلائی کے ساتھ زندہ رہے گا اور خیر پر ہی اس کو موت آئے گی اور اپنے گناہوں سے اس طرح پاک رہے گا گویا کہ آج ہی اس کی ماں نے اسے جنا ہے۔ یہ حدیث غریب ہے حسن ہے اس سند سے۔

❀❀❀❀

(٣٢٣٥) عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ ﷺ قَالَ: احْتَبَسَ عَنَّا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ غَدَاةٍ مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ، حَتّٰى كِدْنَا نَتَرَاءَىٰ عَيْنَ الشَّمْسِ، فَخَرَجَ سَرِيْعاً فَثُوِّبَ بِالصَّلَاةِ، فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَتَجَوَّزَ فِيْ صَلَاتِهِ، فَلَمَّا سَلَّمَ دَعَا بِصَوْتِهِ، فَقَالَ لَنَا: ((عَلٰى مَصَافِّكُمْ كَمَا أَنْتُمْ)) ثُمَّ انْفَتَلَ إِلَيْنَا، ثُمَّ قَالَ: ((أَمَا إِنِّي سَأُحَدِّثُكُمْ مَا حَبَسَنِيْ عَنْكُمُ الْغَدَاةَ: إِنِّيْ قُمْتُ مِنَ اللَّيْلِ ، فَتَوَضَّأْتُ وَصَلَّيْتُ مَا قُدِّرَ لِيْ، فَنَعَسْتُ فِيْ صَلَاتِيْ فَاسْتَثْقَلْتُ، فَإِذَا أَنَا بِرَبِّيْ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فِيْ أَحْسَنِ صُوْرَةٍ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، قُلْتُ: رَبِّ لَبَّيْكَ، قَالَ فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلٰى؟ قُلْتُ: لَا أَدْرِيْ رَبِّ، قَالَهَا ثَلَاثاً، قَالَ: فَرَأَيْتُهُ وَضَعَ كَفَّهُ بَيْنَ كَتِفَيَّ، حَتّٰى وَجَدْتُ بَرْدَ أَنَامِلِهِ بَيْنَ ثَدْيَيَّ، فَتَجَلّٰى لِيْ كُلُّ شَيْءٍ وَعَرَفْتُ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! قُلْتُ : لَبَّيْكَ رَبِّ، قَالَ: فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلٰى؟ قُلْتُ: فِي الْكَفَّارَاتِ، قَالَ: مَا هُنَّ؟ قُلْتُ: مَشْيُ الْأَقْدَامِ إِلَى الْجَمَاعَاتِ، وَالْجُلُوْسُ فِي الْمَسَاجِدِ بَعْدَ الصَّلَاةِ ، وَإِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ فِي الْمَكْرُوْهَاتِ، قَالَ ثُمَّ فِيْمَ؟ قُلْتُ: إِطْعَامُ الطَّعَامِ، وَلِيْنُ الْكَلَامِ، وَالصَّلَاةُ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ. قَالَ: سَلْ، قُلْتُ: اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ، وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ، وَحُبَّ الْمَسَاكِيْنِ، وَأَنْ تَغْفِرَلِيْ وَتَرْحَمَنِيْ، وَإِذَا أَرَدْتَ فِتْنَةً فِيْ قَوْمٍ فَتَوَفَّنِيْ غَيْرَ مَفْتُوْنٍ، وَ أَسْأَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُحِبُّكَ وَحُبَّ عَمَلٍ يُقَرِّبُ إِلٰى حُبِّكَ))، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِنَّهَا حَقٌّ فَادْرُسُوْهَا ثُمَّ تَعَلَّمُوْهَا)). [اسناده صحيح] مختصر العلو (١١٩/ ٨٠) ظلال الجنة (٣٨٨)

ترجمہ: سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک روز فجر کے وقت ہمارے پاس آنے میں دیر کر دی' قریب تھا کہ ہم سورج کی کرن دیکھ لیتے' آپ جلدی سے نکلے تو نماز کے لئے اقامت کہی گئی تو رسول اللہ ﷺ نے نماز ہلکی پڑھائی' جب سلام پھیرا تو ہمیں بلند آواز سے فرمایا: ''تم جیسے ہو اسی طرح اپنی اپنی صفوں میں ٹھہرے رہو''۔ پھر آپ ﷺ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: میں تم کو بتاتا ہوں کہ مجھ کو کس نے تم سے صبح کے وقت روکے رکھا' میں رات کے وقت اٹھا اور وضو کیا اور پھر میرے مقدر میں جتنی نماز تھی میں نے ادا کی' پھر میں نماز میں اونگھنے لگا حتیٰ کہ نیند کا غلبہ ہو گیا تو دریں اثنا میں نے اپنے ربّ کو حسین وجمیل صورت میں دیکھا اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے محمد (ﷺ)! میں نے عرض کیا اے میرے ربّ حاضر ہوں' فرمایا: مقرب فرشتے کس بارے میں جھگڑتے ہیں؟ میں نے تین بار کہا میرے رب میں

نہیں جانتا۔ آپ نے فرمایا میں نے اللہ تعالیٰ کو دیکھا کہ اس نے اپنی ہتھیلی میرے کندھوں کے درمیان رکھی، جس سے میں نے اپنے سینے میں اللہ تعالیٰ کی انگلیوں کی ٹھنڈک پائی تو میرے لیے ہر چیز روشن ہوگئی اور میں نے جان لیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے پوچھا اے محمد (ﷺ)! میں نے کہا اے میرے ربّ حاضر ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مقرب فرشتے کس بارے میں جھگڑتے ہیں؟ میں نے عرض کیا کفارات میں، فرمایا: کفارات سے کیا مراد ہے؟ میں نے کہا نماز باجماعت کی خاطر چل کر جانا، نماز کے بعد مسجد میں بیٹھنا اور مشقت کے وقت اچھے طریقے سے وضو کرنے کے بارے میں جھگڑتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور کس چیز میں؟ میں نے کہا کھانا کھلانے، نرم گفتگو کرنے اور رات کے وقت جب لوگ سوئے ہوئے ہوں نماز پڑھنے (کی فضیلت میں)، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کچھ طلب کرو، میں نے کہا اے اللہ میں تجھ سے بھلائی کے کاموں کی اور برائیوں کے چھوڑنے کی اور مسکینوں سے محبت کرنے کی اور تیری بخشش اور رحمت کی توفیق چاہتا ہوں، اور جب تو کسی قوم کو فتنہ میں مبتلا کرنے کا ارادہ کرے تو تو مجھے فتنہ میں مبتلا ہونے سے پہلے ہی فوت کر لے، اے اللہ! میں تجھ سے تیری محبت اور تجھ سے محبت کرنے (والوں) کی محبت اور ایسے عمل کی محبت جو مجھے تیری محبت کے قریب کر دے کا سوال کرتا ہوں"۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "یہ (خواب) حق ہے تم (اس کے الفاظ) خود بھی سیکھو اور دوسروں کو بھی سکھاؤ"۔

❀❀❀❀

۳۹۔ باب: وَمِنْ سُوْرَةُ زُمَر

تفسیر سورۂ زمر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(۳۲۳۶) عَنِ الزُّبَيْرِ قَالَ : لَمَّا نَزَلَتْ ﴿ ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ ﴾ قَالَ الزُّبَيْرُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ أَتُكَرَّرُ عَلَيْنَا الْخُصُوْمَةُ بَعْدَ الَّذِىْ كَانَ بَيْنَنَا فِى الدُّنْيَا؟ قَالَ : ((نَعَمْ)) فَقَالَ : إِنَّ الْأَمْرَ إِذَنْ لَشَدِيْدٌ. (اسناده حسن) سلسلة الاحاديث الصحيحة (۳٤٠)

ترجمہ: زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا جب اتری یہ آیت ﴿ثم انکم یوم القامة﴾ یعنی پھر تم قیامت کے دن اپنے رب کے پاس جھگڑو گے زبیر نے عرض کی اے رسول اللہ کے کیا دوبارہ ہوگی ہم میں خصومت بعد اس کے کہ ہمارے درمیان میں دنیا میں ہو چکی تھی آپ نے فرمایا ہاں زبیر نے کہا پھر تو کام بہت مشکل ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

خاتمہ: سورۂ زمر میں اللہ تعالیٰ کی قدرتوں سے مذکور ہے پیدا کرنا آسمان وزمین کا اور لپیٹنا رات کا دن پر اور دن کا رات پر اور کام میں لگانا شمس وقمر کا اور پیدا کرنا لوگوں کا ایک جان سے اور پیدا کرنا لوگوں کا ایک جان سے اور پیدا کرنا آٹھ جوڑوں کا جانوروں کے اور پیدا کرنا انسان کا رحم مادر سے اور اثبات توحید ربوبیت کا ان قدرتوں سے یہ سب ایک مقام میں مذکور ہے اور دوسرے رکوع میں اتارنا پانی کا اور بہانا ندیوں کا اور نکالنا کھیت کا اور چورا کر دینا اس کا اور احوالِ آخرت سے مذکور ہے نقصان مشرکوں کا اور آگ کے مکانوں میں ہونا ان کا اور بچانا اللہ کا اپنے بندوں کو ان عذابوں سے اور بصورت موتی کے ہونا دین میں سستی کرنے سے اور تین قول ان کے قیامت کے دن اور منہ کالا ہونا اہلِ جہنم کا اور بشارت نجات کی متقیوں کو اور مضامین توحید سے امر اخلاص عبادت کا اور رد دان مشرکوں کا جو عبادت غیر اللہ کو موجب قرب الٰہی کہتے ہیں اور ان لوگوں کو جو اللہ کے لیے بیٹا ٹھہراتے ہیں اور وعید عذاب جہنم کی مشرکوں کو اور مثال مشرک کی ساتھ عبد مشترک کے اور موحد کی ساتھ عبد سالم کے جو خاص ایک شخص کا ہو۔ دعا کرنا مشرکوں کا غیر اللہ سے' رد ان مشرکوں کا جو اپنے معبودوں کو شفیع جان کر پوجتے ہیں' تنگ دل ہونا مشرکوں کا توحید کے ذکر سے' رد اشراک فی العبادت کا نہ جاننا مشرکوں کا اللہ کی قدر کو اور آخر سورہ میں آثار قیامت سے مذکور ہے پھونکنا صور کا اور زندہ ہونا مردوں کا اور چمکنا زمین کا اللہ کے نور سے اور لانا نامہ اعمال کا اور روبکاری انبیاء اور شہداء کی اور ہانکے جانا کافروں کا جہنم کی طرف اور متقیوں کا جنت کی طرف اور فوائد متفرقہ سے مذکور ہے غنا اللہ تعالیٰ کی اور رضا اس کی شکر سے اور عدم رضا کفر سے شکایت انسان کی اور بہت دعا کرنا ان کا مصیبتوں میں اور بھول جانا اور شرک کرنا اس آرام میں، تحریض اور ترغیب رات کے جاگنے پر اور قیام وسجود پر تحریض ہجرت پر اور وعدہ جنت کی غرضوں کا کے لیے متقیوں کے۔ روئیں کھڑے ہونا قرآن سے اور ہر مثل ہونا قرآن میں' خبر آنحضرت ﷺ کی وفات کی فضیلت قرآن لانے والے کی اور اس کے تصدیق کرنے والے کی' کافی ہونا پروردگار کا اپنے بندوں کو اور ہدایت اور ضلالت اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے تحریض توکل پر پھیر لینا روحوں کا سوتے وقت قبول نہ کرنا کافروں کے فدیہ کا قیامت میں خطاب ان بندوں سے جو حد شرعی سے تجاوز کریں اور نہی اللہ کی رحمت سے ناامید ہونے سے اور وعدہ جمیع ذنوب کی مغفرت کا۔ وغیر ذلك من الفوائد ۔

❁ ❁ ❁ ❁

(۳۲۴۲) عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ : يَارَسُولَ اللّٰهِ ﴿وَالْأَرْضُ جَمِيعًا قَبْضَتُهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌ بِيَمِيْنِهِ﴾ ((فَأَيْنَ الْمُؤْمِنُوْنَ يَوْمَئِذٍ؟)) قَالَ : ((عَلَى الصِّرَاطِ يَا عَائِشَةُ)).

(اسناده صحيح) [انظر ماقبله]

ترجمہ: ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ میں نے آپ ﷺ سے اس آیت کے بارے میں پوچھا ﴿ والارض ﴾ سے آخر تک۔ اس وقت لوگ کہاں ہوں گے۔ آپ نے فرمایا پل صراط پر۔

❁ ❁ ❁ ❁

(٣٢٤٣) عَنْ أَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدرِیِّ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((كَيْفَ أَنْعَمُ وَقَدِ الْتَقَمَ صَاحِبُ الْقَرْنِ الْقَرْنَ وَحَنٰى جَبْهَتَهٗ وَأَصْغٰى سَمْعَهٗ يَنْتَظِرُ أَنْ يُؤْمَرَ أَنْ يَنْفُخَ فَيَنْفُخُ))، قَالَ الْمُسْلِمُوْنَ : فَكَيْفَ نَقُوْلُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ : ((قُوْلُوْا: حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ تَوَكَّلْنَا عَلَى اللّٰهِ رَبِّنَا)) وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ: عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا)) . (اسناده صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (١٠٧٨، ١٠٧٩)

ترجمہ: ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیونکر آرام کروں میں حالانکہ نرسنگے والا نرسنگا منہ میں لیے ہوئے ہے (یعنی صور) اور اپنی پیشانی جھکائے ہوئے ہے اور کان لٹکائے ہوئے منتظر ہے پھونکنے کے حکم کا کہ فوراً پھونک دے مسلمانوں نے کہا کیا کہیں ہم یا رسول اللہ آپ نے فرمایا کہو کافی ہے ہم کو اللہ اور کیا اچھا وکیل ہے توکل کیا ہم نے اللہ پر وہ پروردگار ہمارا ہے اور کبھی آپ نے فرمایا اللہ ہی پر بھروسہ کیا ہم نے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(٣٢٤٤) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : قَالَ أَعْرَابِيٌّ : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَا الصُّوْرُ؟ قَالَ : ((قَرْنٌ يُنْفَخُ فِيْهِ)).

(اسناده صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (١٠٨٠)

ترجمہ: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت ہے انہوں نے کہا کہ ایک اعرابی نے عرض کی کہ اے رسول اللہ کے صور کیا چیز ہے آپ نے فرمایا کہ ایک سینگ ہے کہ اس میں پھونکا جائے گا۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔ نہیں جانتے ہم اسے مگر سلیمان تیمی کی روایت سے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(٣٢٤٥) عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ يَهُوْدِيٌّ فِيْ سُوْقِ الْمَدِيْنَةِ لَا وَالَّذِی اصْطَفٰى مُوْسٰى عَلَى الْبَشَرِ، قَالَ: فَرَفَعَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يَدَهٗ فَصَكَّ بِهَا وَجْهَهٗ قَالَ : تَقُوْلُ هٰذَا وَفِيْنَا نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((﴿ وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ إِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ثُمَّ نُفِخَ فِيْهِ أُخْرٰى فَإِذَا هُمْ قِيَامٌ يَّنْظُرُوْنَ ﴾ فَأَكُوْنُ أَوَّلَ مَنْ رَفَعَ رَأْسَهٗ فَإِذَا مُوْسٰى آخِذٌ بِقَائِمَةٍ مِنْ قَوَائِمِ الْعَرْشِ، فَلَا أَدْرِیْ أَرَفَعَ رَأْسَهٗ قَبْلِیْ أَوْ كَانَ مِمَّنِ اسْتَثْنَى اللّٰهُ. وَمَنْ قَالَ : أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُوْنُسَ بْنِ مَتّٰى فَقَدْ كَذَبَ)). (حسن صحيح) تخريج شرح عقيده الطحاوية (١٦٢)

ترجمہ: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ ایک یہودی نے مدینہ کے بازار میں کہا قسم ہے اس اللہ کی جس نے پسند کر لیا موسیٰ کو سب آدمیوں پر کہا راوی نے ایک مرد نے انصار میں سے ہاتھ اٹھا کر اس کے منہ پر طمانچہ مارا اور کہا کہ تو ایسا کہتا ہے اور ہمارے درمیان اللہ کا نبی موجود ہے (اور وہ دونوں آپ کے پاس حاضر ہوئے) آپ نے فرمایا جب صورت

پھونکے گا آسمان وزمین کے لوگ گھبرا جائیں گے مگر جسے اللہ چاہے پھر دوبارہ پھونکا جائے گا، سو اسی وقت وہ کھڑے دیکھتے ہوں گے تو سب سے پہلے میں سر اٹھاؤں گا (یعنی قبر سے) اور موسیٰ عرش کا پایہ پکڑے ہوئے ہوں گے، سو میں نہیں جانتا کہ مجھ سے پہلے سر اٹھایا انہوں نے یا ان میں داخل تھے جن کو اللہ نے مستثنیٰ کر دیا (یعنی بے ہوش نہ ہوئے نفخ صور سے) اور جس نے کہا میں یونس بن متی سے بہتر ہوں اس نے جھوٹ کہا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

خاتمہ: شیخ نے لمعات میں کہا ہے کہ اس نفخہ سے نفخہ فزع کہ بعد بعث کے ہوگا۔ بے ہوش ہو جائیں گے اس کے سبب سے لوگ اور موسیٰ علیہ السلام اس وقت بے ہوش نہ ہوں گے اس لیے کہ وہ طور پر بے ہوش ہو چکے ہیں اور اس میں ایک فضیلت خاصہ جزئیہ سے بالکل افضل ہونا ان کا آپ سے لازم نہیں آتا اس لیے کہ فضائلِ خاصہ آنحضرتؐ کے اس سے زیادہ ہیں۔ انتہیٰ۔ مختصراً بنوع تغیر۔ قولہ: اور جس نے کہا کہ میں یونس بن متی سے، الخ۔ اس کے دو معنی ہو سکتے ہیں ایک یہ کہ آنحضرت ﷺ کو یونس بن متی سے افضل کہے وہ جھوٹا ہے یعنی باعتبار اصل نبوت کے کہ اس میں سب نبی برابر ہیں دوسرے یہ کہ اپنے تئیں ان سے افضل کہے اور یہ پُر ظاہر ہے کہ غیر نبی نبی ﷺ سے افضل نہیں ہو سکتا۔

❁❁❁❁

(٣٢٤٦) عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ وَأَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((يُنَادِيْ مُنَادٍ: إِنَّ لَكُمْ أَنْ تَحْيَوْا فَلَا تَمُوْتُوْا أَبَدًا، وَإِنَّ لَكُمْ أَنْ تَصِحُّوْا فَلَا تَسْقَمُوْا أَبَدًا، وَإِنَّ لَكُمْ أَنْ تَشِبُّوْا فَلَا تَهْرَمُوْا أَبَدًا، وَإِنَّ لَكُمْ أَنْ تَنْعَمُوْا فَلَا تَبْأَسُوْا أَبَدًا، فَذٰلِكَ قَوْلُهُ تَعَالٰى ﴿ وَتِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِيْ أُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴾ . (اسناده صحيح)

ترجمہ: ابوسعید اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ایک پکارنے والا پکارے گا (یعنی جنت میں) کہ تمہارے لیے زندگی ہے کہ کبھی نہ مرو گے اور تم تندرست رہو گے اور کبھی بیمار نہ ہو گے اور تم جوان رہو گے کہ کبھی بوڑھے نہ ہو گے اور تم ہمیشہ آرام میں رہو گے کہ کبھی تکلیف نہ پاؤ گے یہی مراد ہے اس قول سے اللہ تعالیٰ کی ﴿وَتِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِيْ﴾ آہ۔ یعنی یہی جنت ہے کہ وارث ہوئے تم اس کے اپنے عملوں کے بدلے۔

فائدہ: ابن مبارک وغیرہ نے یہ حدیث ثوری سے روایت کی اور مرفوع نہ کیا اس کو۔

٤٠۔ باب: وَمِنْ سُوْرَةِ الْمُؤْمِنِ

تفسیر سورہ مؤمن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(٣٢٤٧) عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ : ((الدُّعَاءُ هُوَالْعِبَادَةُ))، ثُمَّ قَالَ : ((﴿وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْ أَسْتَجِبْ لَكُمْ إِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِيْنَ﴾)) . (اسناده صحيح) أحكام الجنائز (١٩٤) الروض النضير (٨٨٨) تخريج مشكاة المصابيح (٢٢٣٠) صحيح أبي داؤد (١٣٢٩)

ترجمہ: نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سنا میں نے نبی ﷺ سے کہ فرماتے تھے دعا وہی تو عبادت ہے پھر پڑھی آپ نے یہ آیت ﴿وقال ربکم ادعونی﴾ اور فرمایا تمہارے پروردگار نے دعا کرو مجھ سے قبول کروں دعا تمہاری جو لوگ تکبر کرتے ہیں میری عبادت سے یعنی میری دعا سے داخل ہوں گے جہنم میں ذلیل ہو کر۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

خاتمہ: اس سورت میں صفاتِ الٰہی سے مذکور ہے غافر الذنب اور قابل التوب اور شدید العقاب اور ذی الطّول ہونا اللہ تعالیٰ کا اور رفیع الدرجات اور ذی العرش اور مالک ہونا اس کا اور جاننا اس کا آنکھوں کی چوری کو اور عادتِ الٰہی کہ ہمیشہ مدد کرتا ہے نبیوں کی اور مؤمنین کی اور احیاء اور اماتت اور تعبیر اس کے ارادہ کی ساتھ کن کے اور قصصِ ماضیہ سے قصہ موسیٰ علیہ السلام کے ارسال کا اور ظلم فرعون کا' اہامان اور قارون کا اور قصہ مؤمن آل فرعون کا اور نصیحت اس کی فرعون کو اور قوم کو اور احوالِ آخرت سے ندا کرنا کافروں کو قیامت میں کہ غصہ اللہ کا اور دشمن رکھنا اس کا بڑھ کر ہے تمہارے غصہ سے اور کہنا تابعان کفار کا اپنے متبوعین سے واسطے تخفیف عذاب دوزخ کے اور جواب ان کا کہنا دوزخیوں کا مالک دوزخ سے کہ رب ہمارا ایک دن عذاب سے ہم پر تخفیف کرے' قبول نہ ہونا ظالموں کی معذرت کا قیامت کے دن اغلال اور سلاسل اور تسجیر مجادلان فی الآیات کی جہنم میں اور احوال ملائکہ سے تسبیح اور تحمید اور استغفار حاملانِ عرش کا تابعین اور متبعین قرآن کے لیے اور قدرتوں سے اللہ تعالیٰ کے لیے' رزق کا اتارنا آسمان سے اور تمنن ساتھ سکون لیل اور ابصار نہار کے اور تمنن ساتھ قرار دینے زمین کے اور بناء سماء کی اور صورت بنانی آدم کی اور اثبات توحید الوہیت کا ان صفتوں سے اور چھ مرتبے انسان کی پیدائش کے مٹی سے ہونا اور نطفہ اور علقہ اور طفل اور جوان اور پیر ہونا اس کا اور تمنن کشتی اور جانوروں پر سوار ہونے کے ساتھ اور مضامین متفرقہ سے تذکیر قوم نوح اور احزاب کے تکذیب کی اور حملہ کرنا ہر امت کا اپنے نبی پر اور ہلاک قوم کا اور نجات نبی کی اور تذکر عطاء تورات کی موسیٰ علیہ السلام کو اور امر صبر اور استغفار اور تسبیح وتحمید کا صبح اور شام اور برابر نہ ہونا اعمٰی اور بصیر اور

صالح اور مسئی کا اور امر دعا کا اور وعدہ اس کے قبول کا اور امر نبی کو کہ کہے منع کیا گیا ہوں میں عبادت سے غیر اللہ کے بیان کرنا بعض انبیاء کے قصوں کو قرآن میں اور نہ بیان کرنا بعض کا اور عادتِ الٰہی ہونا کافروں کے ہلاک کرنے کی۔ وغیر ذلک۔

❀❀❀❀

٤١۔ باب: وَمِنْ سُوْرَةِ حم السَّجْدَةِ

تفسیر سورۂ سجدہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(٣٢٤٨) عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ : اخْتَصَمَ عِنْدَ الْبَيْتِ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ قُرَشِيَّانِ وَثَقَفِيٌّ۔ أَوْ ثَقَفِيَّانِ وَقُرَشِيٌّ۔ قَلِيْلٌ فِقْهُ قُلُوْبِهِمْ، كَثِيْرٌ شَحْمُ بُطُوْنِهِمْ، فَقَالَ أَحَدُهُمْ أَتَرَوْنَ أَنَّ اللّٰهَ يَسْمَعُ مَا نَقُوْلُ؟ فَقَالَ الْآخَرُ: يَسْمَعُ إِنْ جَهَرْنَا وَلَا يَسْمَعُ إِنْ أَخْفَيْنَا، وَقَالَ الْآخَرُ: إِنْ كَانَ يَسْمَعُ إِذَا جَهَرْنَا فَهُوَ يَسْمَعُ إِذَا أَخْفَيْنَا. فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ ﴿ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ أَنْ يَّشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَا أَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُوْدُكُمْ ﴾. [اسناده صحيح]

ترجمہ: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ جھگڑے تین شخص بیت اللہ کے پاس دو قرشی تھے ایک ثقفی یا دو ثقفی تھے ایک قرشی دل میں ان کے سمجھ تھوڑی تھی اور پیٹ پر ان کے چربی بہت تھی ایک نے کہا بھلا دیکھو تو کیا اللہ سنتا ہے جو ہم کہتے ہیں دوسرے نے کہا سنتا ہے اگر ہم پکاریں اور نہیں سنتا اگر ہم چپکے سے بولیں، تیسرے نے کہا اگر ہماری پکار کو سنتا ہے تو چپکے کو بھی سنتا ہوگا سو اللہ تعالیٰ نے اتارا ﴿وما كنتم تشترون﴾ سے یعنی نہ تھے تم پرواہ کرتے اس خیال سے کہ گواہی دیں گے تم پر تمہارے کان اور تمہاری آنکھیں یعنی غیر سے چھپ کر گناہ کرتے تھے یہ خبر نہ تھی کہ اعضا گواہی دیں گے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(٣٢٤٩) عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ : قَالَ عَبْدُاللّٰهِ: كُنْتُ مُسْتَتِرًا بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَجَاءَ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ كَثِيْرٌ شُحُوْمُ بُطُوْنِهِمْ، قَلِيْلٌ فِقْهُ قُلُوْبِهِمْ، قُرَشِيٌّ وَخَتَنَاهُ ثَقَفِيَّانِ أَوْ ثَقَفِيٌّ وَخَتَنَاهُ قُرَشِيَّانِ، فَتَكَلَّمُوْا بِكَلَامٍ لَمْ أَفْهَمْهُ، فَقَالَ أَحَدُهُمْ: أَتَرَوْنَ أَنَّ اللّٰهَ يَسْمَعُ كَلَامَنَا هٰذَا؟ فَقَالَ الْآخَرُ: إِنَّا إِذَا رَفَعْنَا أَصْوَاتَنَا سَمِعَهُ وَإِذَا لَمْ نَرْفَعْ أَصْوَاتَنَا لَمْ يَسْمَعْهُ. فَقَالَ الْآخَرُ: إِنْ سَمِعَ مِنْهُ، شَيْئًا سَمِعَهُ كُلَّهُ. فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ: فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ ﴿ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ أَنْ يَّشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَا أَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُوْدُكُمْ ﴾ إِلٰى قَوْلِهِ ﴿ فَأَصْبَحْتُمْ مِنَ الْخَاسِرِيْنَ. ﴾ (اسناده صحيح)

ترجمہ: عبدالرحمٰن بن یزید سے روایت ہے کہ عبداللہ نے کہا کہ میں کعبہ کے پردوں میں چھپا ہوا تھا تین شخص آئے کہ ان کے پیٹ پر چربی بہت تھی اور دل میں سمجھ کم ایک قرشی تھا اور دو اس کے داماد ثقفی یا ایک ثقفی دو داماد اس کے قرشی انہوں نے ایسی بات کہی کہ میں نہ سمجھا پھر ایک بولا بھلا دیکھو کیا اللہ ہماری بات سنتا ہے دوسرے نے کہا جب ہم آواز بلند کرتے ہیں سنتا ہے اور جب بلند نہ کریں نہیں سنتا' تیسرے نے کہا اگر تھوڑی سنتا ہے تو سب سن سکتا ہے۔ عبداللہ نے کہا میں نے نبی ﷺ سے اس کا ذکر کیا اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری ﴿وَمَا كُنتُمْ﴾ سے ﴿خَاسِرِينَ﴾ تک۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ روایت کی ہم سے محمود بن غیلان نے انہوں نے وکیع سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے عمارہ بن عمیر سے انہوں نے وہب بن ربیعہ سے انہوں نے عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مانند اس کے۔

مترجم: پوری آیت یہ ہے: ﴿وَمَا كُنتُمْ تَسْتَتِرُونَ أَنْ يَّشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَا أَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُودُكُمْ وَلٰكِنْ ظَنَنْتُمْ أَنَّ اللّٰهَ لَا يَعْلَمُ كَثِيْرًا مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ وَذٰلِكُمْ ظَنُّكُمُ الَّذِيْ ظَنَنْتُمْ بِرَبِّكُمْ أَرْدٰكُمْ فَأَصْبَحْتُمْ مِنَ الْخَاسِرِيْنَ﴾۔ یعنی تم پرواہ نہ کرتے تھے اس خیال سے کہ گواہی دیں گے تم پر کان تمہارے اور نہ آنکھیں تمہاری اور نہ کھالیں تمہاری لیکن یقین کیا تم نے کہ اللہ نہیں جانتا تمہارے بہت سے عملوں کو اور اسی گمان نے کہ گمان کیا تم نے اپنے رب کے ساتھ ہلاک کیا اس نے تم کو، سو ہو گئے تم آج نقصان والوں میں۔

❀ ❀ ❀ ❀

(۳۲۵۰) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَرَأَ: ﴿إِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا﴾ قَالَ: ((قَدْ قَالَ النَّاسُ ثُمَّ كَفَرَ أَكْثَرُهُمْ فَمَنْ مَاتَ عَلَيْهَا فَهُوَ مِمَّنِ اسْتَقَامَ))۔

(ضعیف الاسناد) (اس میں سہیل بن ابوحزم راوی ضعیف ہے)

ترجمہ: انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے پڑھا ﴿إِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا﴾ یعنی جو لوگ کہتے ہیں کہ معبود ہمارا اللہ ہی ہے پھر اس پر قائم رہے فرمایا آپ نے بہت لوگوں نے یہ کہا پھر منکر ہو گئے، سو جو اسی پر مرا وہ قائم رہا۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی روایت سے سنا میں نے ابوزرعہ سے کہتے تھے عفان نے عمرو بن علی سے ایک حدیث روایت کی۔

خاتمہ: سورۂ سجدہ میں بڑے بڑے فوائد اس ترتیب سے مذکور ہیں تفصیل آیات قرآن عربی کی بشیر و نذیر ہونا رسول کا' اعراض بہت لوگوں کا قرآن سے' بشیر ہونا نبی ﷺ کا اور توحید اللہ کی اور امر استقامت اور استغفار کا خرابی زکوٰۃ نہ دینے والوں کی وعدہ اجر غیر ممنون کا مؤمنین صالحین کے لیے قدرتیں اس کی جیسے دو روز میں زمین بنانا اور پہاڑ گاڑنا اور برکت دینا اور اندازہ کرنا قوتوں کا چار روز میں اور استواء الی السماء اور آنا زمین و آسمان کا طوعاً' ورغبت سے ایک دوسرے کی طرف اور سات عدد کرنا آسمان کا دو روز میں

اور اترنا حکم کا ہر آسمان اور زینت آسمان کی ستاروں سے' عاد و ثمود کے صاعقہ کا بیان، اللہ کے دشمنوں کا حشر سمع اور بصر اور جلود کی گواہیاں، غل مچانا کافروں کا قرآن پڑھتے وقت' مشرکوں کا حشر آرزو کرنا کہ اگر ہم اپنے معبودوں کو پائیں پیر کے نیچے روند ڈالیں' بشارت جنت کی اور اترنا فرشتوں کا موحدین کے لیے' فضیلت داعی الی اللہ کی امر بدی کو دفع کرنے کا نیکی کے ساتھ امر شیطان سے استعاذہ کرنے کا حرمت غیر اللہ کو سجدہ کرنے کا' زمین کا تازہ کرنا اور اثبات بعث کا اس دلیل سے مذمت الحادی کی نہ آنا باطل کا قرآن کے آگے پیچھے سے' ہدیٰ اور شفا ہونا قرآن کا' شک واختلافِ یہود کا توراۃ میں نفی ظلم کی اللہ کی ذات سے گم ہونا معبودانِ باطل کا' حشر میں ناامیدی انسان کی مصیبت کے وقت انکار قرآن کا جواب آیاتِ قدرت دکھانا انفس و آفاق میں احاطہ اور شہادت اللہ کی ہر شے پر۔

❀❀❀❀

٤٢۔ باب: وَمِنْ سُوْرَةُ الشُّوْرٰى

تفسیر سورۂ شوریٰ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(٣٢٥١) عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ طَاوُسًا قَالَ: سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ: ﴿ قُلْ لَّآ أَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى ﴾ فَقَالَ سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ: قُرْبٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ ﷺ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: أَعَلِمْتَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَمْ يَكُنْ بَطْنٌ مِنْ قُرَيْشٍ إِلَّا كَانَ لَهُ فِيْهِمْ قَرَابَةٌ فَقَالَ: إِلَّا أَنْ تَصِلُوْا مَا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ مِنَ الْقَرَابَةِ. (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے عبدالملک بن میسرہ سے، کہا سنا میں نے طاؤس سے، انہوں نے کہا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کسی نے آیت کا مطلب پوچھا ﴿قُلْ لَا أَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا﴾ یعنی کہہ تو اے نبیؐ میں تم سے دعوتِ اسلام کا کچھ اجر نہیں چاہتا مگر حق قرابت کا' سعید بن جبیر نے کہا کہ قرابت آل محمد ﷺ کی ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جواب دیا کہ تو نہیں جانتا کہ عرب میں کوئی گھرانہ نہ تھا کہ رسول اللہ ﷺ کی اس میں قرابت نہ ہو، سو فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہہ تو میں نہیں چاہتا تم سے کچھ مگر یہ کہ حسن سلوک کرو تم اس قرابت کے سبب سے جو میرے تمہارے درمیان میں ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور کئی سندوں سے مروی ہوئی ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے۔

❀❀❀❀

(٣٢٥٢) حَدَّثَنِيْ شَيْخٌ مِنْ بَنِيْ مُرَّةَ قَالَ: قَدِمْتُ الْكُوْفَةَ فَأُخْبِرْتُ عَنْ بِلَالِ بْنِ أَبِيْ بُرْدَةَ فَقُلْتُ: إِنَّ فِيْهِ لَمُعْتَبَرًا فَأَتَيْتُهُ وَهُوَ مَحْبُوْسٌ فِيْ دَارِهِ الَّتِيْ قَدْ كَانَ بَنٰى، قَالَ: وَإِذْ اُكُلُّ شَيْءٍ مِنْهُ، قَدْ تَغَيَّرَ مِنَ الْعَذَابِ

وَالضَّرْبِ وَإِذَا هُوَ فِي قُشَاشٍ، فَقُلْتُ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ يَا بِلَالُ! لَقَدْ رَأَيْتُكَ وَأَنْتَ تَمُرُّ بِنَا وَتُمْسِكُ بِأَنْفِكَ مِنْ غَيْرِ غُبَارٍ، وَأَنْتَ فِي حَالِكَ هٰذِهِ الْيَوْمَ. فَقَالَ مِمَّنْ أَنْتَ؟ فَقُلْتُ: مِنْ بَنِي مُرَّةَ بْنِ عَبَّادٍ. فَقَالَ: أَلَا أُحَدِّثُكَ حَدِيثًا عَسَى اللّٰهُ أَنْ يَنْفَعَكَ بِهِ؟ قُلْتُ: هَاتِ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي أَبُو بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَبِي مُوسٰى أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((**لَا تُصِيبُ عَبْدًا نَكْبَةٌ فَمَا فَوْقَهَا أَوْدُونَهَا إِلَّا بِذَنْبٍ وَمَا يَعْفُو اللّٰهُ عَنْهُ أَكْثَرُ**)) قَالَ: وَقَرَأَ ﴿ **وَمَآ أَصَابَكُمْ مِنْ مُّصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ وَيَعْفُوا عَنْ كَثِيرٍ** ﴾.

(ضعيف الاسناد) (اس میں عمرو بن عاصم مجہول ہے)

ترجمہ: بنی مرہ کے ایک شخص سے روایت ہے کہ اس نے کہا میں کوفے میں آیا اور مجھے خبر ہوئی بلال بن ابی بردہ کے حال کی تو میں نے کہا ان کے حال میں عبرت ہے اور میں ان کے پاس آیا وہ قید تھے اپنے اسی گھر میں جو بنوایا تھا اور سب چیز ان کی شکل وصورت کی بدل گئی تھی مار پیٹ سے اور ان کے بدن پر ایک پرانا چیتھڑا تھا میں نے کہا الحمد للہ یا بلال میں نے تم کو دیکھا تھا کہ جب تم ہمارے اوپر سے گزرتے تھے ناک بھوں چڑھاتے تھے بغیر دھول کے اور آج تم اس حال میں ہو‘ انہوں نے کہا تو کس قبیلہ کا ہے میں نے کہا بنو مرہ بن عباد کا کہا کیا بیان کروں میں تجھ سے ایک حدیث کہ شاید اللہ تجھے اس سے فائدہ دے میں نے کہا لاؤ کہا روایت کی مجھ سے ابو بردہ نے انہوں نے اپنے باپ سے جو ابو موسیٰ ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نہیں پہنچتی ہے کسی کو کوئی چوٹ کم ہو یا زیادہ مگر بسبب گناہ کے اور اللہ جو معاف کر دیتا ہے وہ بہت ہے (یعنی اس سے جس کا بدلا ملا) کہا راوی نے پھر پڑھی انہوں نے ﴿مَآ أَصَابَكُمْ﴾ یعنی پہنچتی تم کو کوئی مصیبت مگر تمہارے ہاتھ کے عملوں سے اور معاف کر دیتا ہے بہت گناہوں کو۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے۔

خاتمہ: سورۂ شوریٰ میں عمدہ عمدہ فوائد اس ترتیب سے مذکور ہیں۔ تشبیہ اس وحی کی پہلی وحیوں سے مالک ہونا اللہ تعالیٰ کا آسمان وزمین پر قریب ہونا آسمان کے پھٹ جانے کا کثرت سے ملائکہ کے ایک فرقہ جنتی ہے اور ایک ناری‘ ہدایت اور رحمت اس کی مشیت پر ہے اعتراض شرک پر اور مختلف فیہ امر میں خاص اللہ ہی کا حکم ہے اور ردِّ تقلید کا قدرت اللہ کی آسمان اور زمین اور چارپایوں کے پیدا کرنے سے اور مقالید سمٰوٰت وارض اس کے ہاتھ میں ہونا‘ ناگوار ہونا مشرکوں پر توحید اور اتباع سنت‘ مختلف ہونا علم آنے کے بعد امر دعوت اور استقامت کا دین پر واضح ہو جانا حق اور باطل کا نہ ہونا علم قیامت کا نبی ﷺ کو لطف اور رزاقیت اور قوت وعزت خداوند تعالیٰ کی دنیا وآخرت کی کھیتی کا حال‘ ظالموں کا ڈرنا‘ حشر میں جزا نیکی کی زیادت کے ساتھ اللہ کی رحمت کا بیان اور توبہ قبول کرنا اور گناہ بخشنا وعید عذاب شدید کی کافروں کے لیے‘ اگر رزق میں وسعت ہو تو بندے بغاوت کریں مینہ اترنے کا بیان آسمان وزمین اور دواب کا پیدا کرنا کشتی کا بیان وعید مجادلہ کرنے والے کی اللہ تعالیٰ کی آیتوں کے ساتھ تحقیر دنیا اور فضیلت

توکل واعتماد کی اللہ تعالیٰ پر صفات مؤمنوں کی فضیلت صبر وعفو کی حال ظالموں کا حشر میں انسان کی شکایت نبیؐ پر احسان رکھنا فرشتوں کے بھیجنے کا اور وحی اتارنے کا راہ سیدھی بتانا ان کا۔

❀❀❀❀

٤٣۔ باب: وَمِنْ سُوْرَةُ الزُّخْرُفِ

تفسیر سورۂ زخرف

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(٣٢٥٣) عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَا ضَلَّ قَوْمٌ بَعْدَ هُدًى كَانُوْا عَلَيْهِ إِلَّا أُوْتُوا الْجَدَلَ ((ثُمَّ تَلَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ هٰذِهِ الْآيَةَ)): ﴿ مَا ضَرَبُوْهُ لَكَ إِلَّا جَدَلًا بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُوْنَ ﴾. (اسناده حسن) صحيح الترغيب (١٣٧)

ترجمہ: ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی قوم گمراہ نہیں ہوئی راہ پانے کے بعد جس پر وہ تھی مگر جب کہ ان کو جھگڑنا ملا پھر پڑھی آپ نے یہ آیت ﴿مَا ضَرَبُوْهُ لَكَ﴾ یعنی وہ تجھ پر نام نہیں رکھتے مگر جھگڑنے کو اور وہ لوگ جھگڑالو۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ نہیں جانتے ہم اسے مگر حجاج بن دینار کی روایت سے اور حجاج ثقہ ہیں مقارب الحدیث ہیں اور ابوغالب کا نام حزور ہے۔

خاتمہ: سورۂ زخرف میں فوائد عمدہ ہیں۔ چنانچہ سوگند قرآن کی اور عربی اور علی اور حکیم ہونا اس کا لوح محفوظ میں موقوف نہ ہونا نزول وحی کا مسرفون کے اسراف کے سبب سے بیان ارسال انبیاء کا قدرتیں اللہ تعالیٰ کی آسمان کے پیدا کرنے سے اور زمین کے بچھانے سے اور اسی طرح راہیں بنانا اور پانی اتارنا وغیرہ ذلک۔ ردّ ان مشرکوں کا جو اللہ کے ولد ٹھراتے ہیں تمسک ہر قوم گمراہ کا تقلید آباء کے ساتھ ابراہیم علیہ السلام کی بیزاری تقلید آباء سے انبیاء کو ساحر کہنا کافروں کا اعتراض کہ قرآن کسی سردار پر کیوں نہ اترا، جو قرآن سے غافل ہوا ایک شیطان اس کے پیچھے لگا' نبی ﷺ کو طاقت نہیں کہ بہرے کو سنائے امر قرآن کے ساتھ چنگل مارنے کا' توحید انبیاء کی قصہ موسیٰ علیہ السلام کا عیسیٰ علیہ السلام کا حال سن کر مشرکین قریش کا رکنا نشانِ قیامت ہونا عیسیٰ علیہ السلام کا عداوت شیطان کی انسان سے یکبارگی آجانا قیامت کا خوف وحزن نہ ہونا عباد مخلصین کو، اور سونے کا بیان اور صراحیوں کا وعدہ نیکیوں کے لیے جنت وعذاب جہنم کا، مجرموں کے لیے اور پکارنا ان کا مالک کو اور جواب ان کا' کراماً کاتبین کا بیان کہنا نبی ﷺ کا اللہ کا بیٹا ہوتا تو میں اول پوجتا معبود ہونا اللہ تعالیٰ کا آسمان وزمین میں بطلان معبودان باطل کی شفاعت کا قائل ہونا کافروں کا اللہ کی خالقیت پر نبی کو حکم معاف کا اور اسلام کا۔

❀❀❀❀

٤٤۔ باب: وَمِنْ سُوْرَةُ الدُّخَانِ

تفسیر سورۂ دخان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(٣٢٥٤) عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عَبْدِاللّٰهِ فَقَالَ : إِنَّ قَاصًّا يَقُصُّ يَقُوْلُ: إِنَّهُ يَخْرُجُ مِنَ الْأَرْضِ الدُّخَانُ فَيَأْخُذُ بِمَسَامِعِ الْكُفَّارِ وَيَأْخُذُ الْمُؤْمِنَ كَهَيْئَةِ الزُّكَامِ، قَالَ : فَغَضِبَ وَكَانَ مُتَّكِئًا فَجَلَسَ ثُمَّ قَالَ: إِذَا سُئِلَ أَحَدُكُمْ عَمَّا يَعْلَمُ فَلْيَقُلْ بِهِ قَالَ مَنْصُوْرٌ: فَلْيُخْبِرْ بِهِ۔ وَإِذَا سُئِلَ عَمَّا لَا يَعْلَمُ فَلْيَقُلِ: اللّٰهُ أَعْلَمُ، فَإِنَّ مِنْ عِلْمِ الرَّجُلِ إِذَا سُئِلَ عَمَّا لَا يَعْلَمُ أَنْ يَقُوْلَ: اللّٰهُ أَعْلَمُ، فَإِنَّ اللّٰهَ قَالَ لِنَبِيِّهِ: ﴿ **قُلْ مَآ أَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَّمَآ أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ** ﴾ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا رَاٰى قُرَيْشًا إِسْتَعْصَوْا عَلَيْهِ قَالَ: ((**أَللّٰهُمَّ أَعِنِّيْ عَلَيْهِمْ بِسَبْعٍ كَسَبْعِ يُوْسُفَ**)) فَأَخَذَتْهُمْ سَنَةٌ فَأَحَصَّتْ كُلَّ شَيْءٍ حَتّٰى أَكَلُوا الْجُلُوْدَ وَالْمَيْتَةَ۔ وَقَالَ أَحَدُهُمَا: الْعِظَامَ۔ قَالَ : وَجَعَلَ يَخْرُجُ مِنَ الْأَرْضِ كَهَيْئَةِ الدُّخَانِ، قَالَ : فَأَتَاهُ أَبُوْ سُفْيَانَ فَقَالَ: إِنَّ قَوْمَكَ قَدْ هَلَكُوْا فَادْعُ اللّٰهَ لَهُمْ، قَالَ : فَهٰذَا لِقَوْلِهِ: ﴿ **يَوْمَ تَأْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ ٥ يَّغْشَى النَّاسَ هٰذَا عَذَابٌ أَلِيْمٌ** ﴾. قَالَ : مَنْصُوْرٌ هٰذَا لِقَوْلِهِ: ﴿ **رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ** ﴾ فَهَلْ يُكْشَفُ عَذَابُ الْاٰخِرَةِ؟ قَدْ: مَضَى الْبَطْشَةُ وَاللِّزَامُ وَالدُّخَانُ، وَقَالَ أَحَدُهُمَا: الْقَمَرُ وَقَالَ الْاٰخَرُ: الرُّوْمُ. وَاللِّزَامُ يَعْنِيْ يَوْمَ بَدْرٍ. (اسناده صحيح)

ترجمہ: مسروق سے روایت ہے انہوں نے کہا ایک شخص آیا عبداللہ کے پاس اور کہا کہ ایک واعظ بیان کرتا تھا کہ نکلے گا زمین میں سے ایک دھواں یعنی قیامت کے قریب اور کافروں کے کان بند کر لے گا اور مؤمنوں کو زکام سا ہو جائے گا' مسروق نے کہا کہ غصہ ہو گئے عبداللہ اور تکیہ لگائے ہوئے تھے اٹھ بیٹھے اور کہا جب کسی سے پوچھا جائے اس بات سے کہ نہیں جانتا تو تو کہہ دے اللہ خوب جانتا ہے اس لیے کہ یہ بھی آدمی کے علم کی بات ہے کہ جب سوال ہو اس سے ایسی چیز کا جو نہیں جانتا تو کہہ دے اللہ خوب جاننے والا ہے اس لیے کہ اللہ نے اپنے نبی سے کہا کہہ دے کہ نہیں مانگتا میں تم سے مزدوری اور نہیں ہوں میں اپنے دل سے بات بنانے والا' اصل اس دخان کی یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جب دیکھا کہ قریش میرا کہنا نہیں مانتے دعا کی یا اللہ مدد کر میری ان پر سات برس کے قحط سے یوسف علیہ السلام کے زمانہ کی مانند، سو ان پر قحط پڑا اور سب چیزیں ختم ہو گئیں یہاں تک کہ کھالیں اور مردے کھانے لگے اور اعمش اور منصور دونوں راویوں میں سے ایک نے کہا ہڈیاں بھی کھانے لگے اور کہا عبداللہ نے زمین سے دھواں بھی نکلنے لگا راوی نے کہا پھر آیا آنحضرت ؐ کے پاس ابوسفیان اور عرض کی کہ آپ

کے لوگ ہلاک ہوگئے اللہ سے دعا کرو ان کے لیے کہا عبداللہ نے یہی مراد ہے اس آیت سے ﴿یوم تاتی السماء بدخان مبین﴾ یعنی جس دن لائے گا آسمان سے کھلا دھواں کہ ڈھانپ لے گا لوگوں کو یہ دکھ کی مار ہے۔ منصور نے کہا یہی مراد ہے اس آیت سے ﴿ربنا اکشف عنا العذاب﴾ یعنی کھول دے ہم سے عذاب سو کیا کھولا جائے گا عذاب آخرت کا یعنی وہی قحط کا دھواں مراد ہے عبداللہ نے کہا گزر گیا بطشہ اور لزام اور دخان اور اعمش اور منصور دونوں راویوں میں سے ایک نے کہا کہ گزر گیا شق ہونا قمر کا اور دوسرے نے کہا اور مغلوب ہونا روم کا' کہا ابوعیسیٰ نے کہ لزام سے مراد ہے وہ قتل جو بدر کے دن ہوا۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم : دخان یعنی دھواں جس کا ذکر ﴿ یوم تاتی السماء بدخان مبین ﴾ میں ہے اس میں مفسرین کے دو قول ہیں ایک وہی جو اس روایت کے آخر میں مذکور ہوا' دوسرا یہ کہ وہ دخان قریب قیامت کے ظاہر ہوگا اور اس سے مؤمنوں کو زکام اور کافروں کو انسداد مسام ہوگا جیسا اول روایت میں مذکور ہے اور بطشہ سے اشارہ ہے اس آیت کی طرف ﴿یَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرٰى﴾ یعنی جس دن پکڑیں گے ہم ان کو سخت پکڑنا مراد اس سے واقعہ ہے بدر کا اور لزام میں اشارہ ہے اس آیت کی طرف ﴿فسوف یکون لزاماً﴾ یعنی اب ہوگی پکڑ دھکڑ اس سے بھی مراد معاملہ بدر کا ہے اور روم میں اشارہ ہے ﴿الم غلبت الروم﴾ کی طرف یعنی خبر ہے اس میں روم کے مغلوب ہونے کی۔ اور یہ بھی آپ ﷺ کے وقت میں ہو چکا۔

❁ ❁ ❁ ❁

(٣٢٥٥) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَا مِنْ مُؤْمِنٍ إِلَّا وَلَهُ بَابَانِ: بَابٌ يَصْعَدُ مِنْهُ، عَمَلُهُ وَبَابٌ يَنْزِلُ مِنْهُ رِزْقُهُ، فَإِذَا مَاتَ بَكَيَا عَلَيْهِ فَذٰلِكَ قَوْلُهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿ فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَآءُ وَالْأَرْضُ وَمَا كَانُوْا مُنْظَرِيْنَ ﴾.

(اسناده ضعيف) سلسلة الاحاديث الضعيفة (٤٤٩١) (اس میں موسیٰ بن عبیدہ اور یزید بن ابان دونوں ضعیف ہیں)

ترجمہ: انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی مؤمن ایسا نہیں کہ اس کے لیے نہ ہوں دو دروازے یعنی آسمان میں ایک دروازے سے اس کے نیک عمل چڑھتے ہیں دوسرے سے رزق اترتا ہے جب وہ مر جاتا ہے دونوں اس پر روتے ہیں یہی فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کہ نہ روئے ان پر یعنی کفار پر آسمان زمین اور نہ تھے وہ مہلت پانے والے۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مرفوع مگر اسی سند سے اور موسیٰ بن عبیدہ اور یزید بن ابان رقاشی ضعیف ہیں حدیث میں۔

خاتمہ: سورۂ دخان میں یہ مضامین بہ ترتیب مذکور ہیں نزول قرآن کا شب قدر میں یا شب برات میں ربوبیت اور الوہیت اور

احیاء اور اماتت اللہ تعالیٰ کی بطش کبریٰ کا بیان، بیان قوم فرعون کا کچھ تھوڑا سا حال قوم منکران بعث کا پیدا نہ ہونا آسمان وزمین کا کھیل کے لیے اور اثبات بعث کا اس سے بیان شجرۂ زقوم کا بشارت مقام امین اور خبات اور عیون اور سندس اور استبرق کے لباس کی اور حورعین کے تزویج کی اور فواکہ کی متقیوں کے لیے آسان ہونا قرآن کا نبی ﷺ کی زبان پر۔ سورۂ جاثیہ کو اگرچہ مؤلف رحمہ اللہ نے نہیں لکھا مگر اس کا خلاصہ مضامین یہ ہے کہ اترنا کتاب کا رب الارباب کی طرف سے قدرتیں اس کی جیسے آسمان وزمین کا بنانا اور انسان اور چارپایوں کا پیدا کرنا اور رات دن کا بدلتے آنا اور رزق کا آسمان سے اترنا خرابی جھوٹے گنہگاروں کی قدرتیں اس کی جیسے دریا کا کام میں لگانا کشتی کا چلانا وغیرہ مؤمنوں کو کافروں کے قصور معاف کرنے کا حکم نیکی بدی کا بدلہ ضرور ہے بنی اسرائیل کی فضیلتیں اس نبی کو شریعت کا عطا ہونا قرآن میں عبرت اور ہدایت اور رحمت پیدا کرنا زمین آسمان کا اس لیے کہ ہر ایک اپنے عمل کی جزا پائے مذمت ہوا پر چلنے والے کی فرقہ دہریہ کا رد منکران بعث کا کہنا کہ ہمارے ماں باپ کو زندہ کردو مالک ہونا اللہ تعالیٰ کا آسمان وزمین پر روبکاری ہر امت کی اپنی کتاب کے ساتھ حشر میں حمد اور ربوبیت اور کبریائی اور حکمت اللہ تعالیٰ شانہ کی۔

❀❀❀❀

٤٦۔ باب: وَمِنْ سُورَةِ الْأَحْقَافِ

تفسیر سورہ احقاف

(٣٢٥٦) عَنِ ابْنِ أَخِي عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ : لَمَّا أُرِيْدَ عُثْمَانُ جَاءَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ فَقَالَ لَهُ عُثْمَانُ : مَاجَاءَ بِكَ؟ قَالَ : جِئْتُ فِي نُصْرَتِكَ قَالَ : اخْرُجْ إِلَى النَّاسِ فَاطْرُدْهُمْ عَنِّي، فَإِنَّكَ خَارِجٌ خَيْرٌ لِي مِنْكَ دَاخِلٌ، قَالَ : فَخَرَجَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ إِلَى النَّاسِ فَقَالَ : أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ كَانَ اسْمِي فِي الْجَاهِلِيَّةِ فُلَانٌ فَسَمَّانِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَبْدُاللّٰهِ وَنَزَلَتْ فِيَّ آيَاتٌ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ، نَزَلَتْ فِيَّ: ﴿ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِنْ بَنِيٓ إِسْرَآئِيلَ عَلَى مِثْلِهِ فَآمَنَ وَاسْتَكْبَرْتُمْ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِيْنَ ﴾ وَنَزَلَتْ فِيَّ: ﴿ قُلْ كَفَى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ وَمَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتٰبِ ﴾، إِنَّ لِلّٰهِ سَيْفًا مَغْمُوْدًا عَنْكُمْ وَإِنَّ الْمَلٰئِكَةَ قَدْ جَاوَرَتْكُمْ فِي بَلَدِكُمْ هٰذَا الَّذِي نَزَلَ فِيهِ نَبِيُّكُمْ، فَاللّٰهَ! اللّٰهَ! فِي هٰذِهِ الرَّجُلِ أَنْ تَقْتُلُوْهُ فَوَاللّٰهِ! إِنْ قَتَلْتُمُوْهُ لَتَطْرُدُنَّ جِيرَانَكُمُ الْمَلٰئِكَةَ وَلَتَسُلَّنَّ سَيْفَ اللّٰهِ الْمَغْمُوْدَ عَنْكُمْ فَلَا يُغْمَدُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، قَالَ : فَقَالُوْا: اقْتُلُوا الْيَهُوْدِيَّ وَاقْتُلُوا عُثْمَانَ . (ضعيف الاسناد) اس میں ابن اخ عبداللہ بن سلام مجہول ہے

ترجمہ: عبداللہ بن سلام کے بھتیجے سے روایت ہے کہ جب لوگوں نے امیر المؤمنین عثمان رضی اللہ عنہ کے قتل کا ارادہ کیا عبداللہ بن سلام

آئے حضرت عثمانؓ نے ان سے کہا تم کیوں آئے انہوں نے کہا آپ کی مدد کو آپ نے فرمایا کہ جا تو لوگوں کے پاس اور ان کو مجھ سے دور رکھ اور تیرا باہر رہنا مفید ہے میرے لیے اندر رہنے سے۔ کہا راوی نے کہ عبداللہ بن سلام نکلے لوگوں کی طرف اور کہا اے لوگو! میرا نام جاہلیت میں فلانا تھا (یعنی حصین) پھر رسول اللہ ﷺ نے عبداللہ نام رکھا اور میرے بارے میں کئی آیتیں اتریں اللہ کی کتاب سے میرے ہی بارے میں اتری ﴿وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ﴾ یعنی گواہی دی ایک گواہی دینے والے نے بنی اسرائیل میں سے اس کے مثل پر یعنی اس پر کہ قرآن اللہ کے پاس سے آیا ہے اور ایمان لایا اور تکبر کیا تم نے اور اللہ ہدایت نہیں دیتا ظالموں کو اور میرے ہی حق میں یہ آیت اتری ﴿وَكَفَى بِاللَّهِ شَهِيدًا﴾ یعنی نبی ﷺ کو کہہ دو کہ کافی ہے اللہ گواہ میرے اور تمہارے درمیان اور جس کے پاس علم ہے کتاب کا (مراد اس سے عبداللہ بن سلام ہیں) اور اللہ کی ایک تلوار چھپی ہوئی ہے تم سے اور فرشتے تمہارے ہمسایہ رہے ہیں اس تمہارے شہر میں کہ اترے تمہارے نبی یہاں، سو ڈرو اللہ سے ڈرو اللہ سے اس مرد کے (یعنی حضرت عثمانؓ کے) قتل کرنے سے کہ قسم ہے اللہ کی اگر تم نے اس کو مار ڈالا دور ہو جائیں گے تمہارے ہمسایہ فرشتے اور نکل آئے گی تم پر تلوار اللہ کی جو چھپی ہوئی تھی تم پر پھر میان میں نہ جائے گی قیامت تک، سو لوگوں نے عبداللہ کی بات سن کر کہا مارو اس یہودی کو (اور عبداللہ رضی اللہ عنہ پہلے یہودی تھے پھر مشرف باسلام ہوئے) اور مارو عثمان کو۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔ روایت کیا اس کو شعیب بن صفوان نے عبدالملک بن عمیر سے انہوں نے ابن محمد بن عبداللہ بن سلام سے انہوں نے اپنے دادا عبداللہ بن سلام سے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(۳۲۵۷) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا رَأَى مَخِيلَةً، أَقْبَلَ وَأَدْبَرَ فَإِذَا مَطَرَتْ، سُرِّيَ عَنْهُ، قَالَتْ : فَقُلْتُ : لَهُ، فَقَالَ : ((وَمَا أَدْرِي لَعَلَّهُ كَمَا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿فَلَمَّا رَأَوْهُ عَارِضًا مُسْتَقْبِلَ أَوْدِيَتِهِمْ قَالُوا هَذَا عَارِضٌ مُمْطِرُنَا﴾)) . (اسناده صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (۲۷۵۷)

ترجمہ: ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ نبی ﷺ جب دیکھتے بدلی اندر آتے اور باہر جاتے پھر جب مینہ برسنے لگتا خوش ہو جاتے کہا عائشہؓ نے میں نے عرض کی کہ اس کا کیا سبب ہے آپ نے فرمایا نہیں معلوم ہے مجھ کو شاید ویسا ہی نہ ہو جیسا اللہ تعالیٰ نے فرمایا جب دیکھا انہوں نے ابر سامنے اپنے نالوں یا کھیتوں کے کہنے لگے کہ ابر ہے ہم پر برسنے والا۔ اور اس میں بیان ہے اس عذاب کا جو قوم عاد پر آیا تھا آپ ﷺ کو خوف ہوتا کہ ویسا ہی عذاب نہ ہو۔

فائدہ: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(۳۲۵۸) عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ : قُلْتُ لِابْنِ مَسْعُوْدٍ: هَلْ صَحِبَ النَّبِيَّ ﷺ لَيْلَةَ الْجِنِّ مِنْكُمْ أَحَدٌ ؟ قَالَ : مَا صَحِبَهُ مِنَّا أَحَدٌ وَلٰكِنْ قَدِ افْتَقَدْنَاهُ ذَاتَ لَيْلَةٍ وَهُوَ بِمَكَّةَ، فَقُلْنَا اغْتِيْلَ اسْتُطِيْرَ، مَا فُعِلَ بِهٖ؟ فَبِتْنَا بِشَرِّ لَيْلَةٍ بَاتَ بِهَا قَوْمٌ حَتّٰى إِذَا أَصْبَحْنَا أَوْ: كَانَ فِيْ وَجْهِ الصُّبْحِ إِذَا نَحْنُ بِهٖ يَجِيْءُ مِنْ قِبَلِ حِرَا قَالَ : فَذَكَرُوْا لَهُ الَّذِيْ كَانُوْا فِيْهِ: قَالَ: فَقَالَ ((**أَتَانِيْ دَاعِي الْجِنِّ فَأَتَيْتُهُمْ فَقَرَأْتُ عَلَيْهِمْ**))، قَالَ : فَانْطَلَقَ فَأَرَانَا آثَارَهُمْ وَآثَارَ نِيْرَانِهِمْ. قَالَ الشَّعْبِيُّ : وَسَأَلُوْهُ الزَّادَ وَكَانُوْا مِنْ جِنِّ الْجَزِيْرَةِ فَقَالَ: ((**كُلُّ عَظْمٍ لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ يَقَعُ فِيْ أَيْدِيْكُمْ أَوْفَرَمَا كَانَ لَحْمًا، وَكُلُّ بَعْرَةٍ أَوْ رَوْثَةٍ عَلَفٌ لِدَوَابِّكُمْ**)) فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((**فَلَا تَسْتَنْجُوْا بِهِمَا فَإِنَّهُمَا زَادُ إِخْوَانِكُمْ مِنَ الْجِنِّ**)).

(صحيح) دون جملة "اسم الله" وعلف لدوابكم" سلسلة الاحاديث الضعيفة (۱۰۳۸)

ترجمہ: علقمہ رضی اللہ عنہ نے ابن مسعود سے روایت ہے انہوں سے کہا کہ تم میں سے کوئی آنحضرت ﷺ کے ساتھ تھا جس رات جن آئے تھے انہوں نے کہا نہیں مگر ایک رات آپ گم ہو گئے مکہ میں ہم نے کہا کسی نے آپ کو پکڑ رکھا یا کوئی اڑا لے گیا ہے، ہم سب لوگوں کی رات بہت بری کٹی یہاں تک کہ جب صبح ہوئی اور صبح میں وہ چلے آتے تھے حرا کی طرف سے، سو لوگوں نے اپنا گھبرانا رات کا آپ سے ذکر کیا کہا راوی نے کہ آپ نے فرمایا میرے پاس بلاوا آیا جنوں کا تو میں ان کے پاس گیا اور میں نے ان پر قرآن پڑھا پھر آپ ہم کو لے گئے اور ان کی نشانیاں دکھائیں اور نشان دکھائے ان کی آگ کے شعبی نے کہا کہ پھر جنوں نے آپ ﷺ سے توشہ مانگا اور وہ کسی جزیرے کے رہنے والے تھے آپ نے فرمایا کہ جس ہڈی پر اللہ کا نام نہیں لیتے وہ تمہارے ہاتھ لگ جائے گی خوب گوشت بھری ہوئی اور ہر اونٹ کی مینگنی یا گوبر چارہ ہے تمہارے جانوروں کا، پھر رسول اللہ ﷺ نے ہم سے فرمایا تم استنجامت کرو ان دونوں سے۔ یعنی ہڈی سے وہ توشہ ہے تمہارے بھائیوں کا جنوں میں سے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: لیلۃ الجن میں حاضر ہونے کے بارے میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایتیں متعارض آئی ہیں کسی میں ان کا ہونا مذکور ہے کسی میں نہ ہونا، مطلب یہ ہے کہ عبداللہ آپ کے ساتھ گئے تھے مگر جنوں کے جمع ہونے کی جگہ سے دور بیٹھے رہے اس لیے انہوں نے اپنا ہونا بھی ذکر کیا باعتبار جانے کے اور نہ ذکر کیا باعتبار نہ حاضر ہونے کے مجمع جن میں اور یہ بھی احتمال ہے کہ یہ معاملہ دوبار ہوا ہو ایک میں حاضر ہوئے ایک میں نہیں۔

خاتمہ: سورۂ احقاف میں فوائد ذیل مذکور ہیں کتاب کا اترنا شرک کا ابطال گمراہی اس کی جو غیر اللہ سے دعا کرے جواب اس کا جو قرآن کو جھٹلائے علم غیب نہ ہونا نبی ﷺ کو شہادت ایک خبیر کی تصدیق قرآن پر کہ مراد اس سے عبداللہ بن سلام ہیں، کافروں کا مؤمنوں سے کہنا کہ اگر ایمان اچھا ہوتا تو پہلے ہم کو ملتا، امام و رحمت ہونا تورات کا موحدوں کو جنت وغیرہ کی بشارت والدین سے

احسان کرنے کی وصیت اور تیس مہینے حمل وفصال لڑکے کا حال خلف کا جو موحد ہے اور نا خلف بے ایمان کا' کافروں کی نیکی کا بدلہ دنیا میں مل جانا قصہ عاد کا قصہ جن نصیبین کا نہ تھکنا اللہ تعالیٰ کا آسمان وزمین کے پیدا کرنے سے روبرو دوزخ کے جانا کافروں کا۔

❁❁❁❁

٤٧۔ باب: وَمِنْ سُورَةُ مُحَمَّدٍ (ﷺ)

تفسیر سورۂ محمد ﷺ

(٣٢٥٩) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ﴿ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ ﴾ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((إِنِّي لَأَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ فِي الْيَوْمِ سَبْعِينَ مَرَّةً)). (صحيح) [خ (٦٣٠٧) اكثر من سبعين مرة]

ترجمہ: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا مغفرت مانگ تو اپنے گناہوں کے لیے اور مؤمن مردوں اور عورتوں کے لیے آپ نے فرمایا میں مغفرت مانگتا ہوں ہر دن میں ستر بار۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ میں مغفرت مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ سے ہر دن میں سو بار۔ روایت کیا اس کو محمد بن عمر نے ابو سلمہ سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے۔

❁❁❁❁

(٣٢٦٠) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : تَلَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ هٰذِهِ الْآيَةَ يَوْمًا : ﴿ وَإِنْ تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُونُوٓا أَمْثَالَكُمْ ﴾ قَالُوا : وَمَنْ يُسْتَبْدَلُ بِنَا؟ قَالَ : فَضَرَبَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى مَنْكِبِ سَلْمَانَ ثُمَّ قَالَ : ((هٰذَا وَقَوْمُهُ هٰذَا وَقَوْمُهُ)).

(اسناده صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (١٠١٧ـ الطبعة الثانية)

ترجمہ: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا پڑھی رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت ایک دن ﴿وَإِنْ تَتَوَلَّوْا﴾ یعنی اگر تم پھر جاؤ گے اے عرب کے لوگو ایمان سے یا جہاد سے اللہ تمہارے بدلے لائے گا دوسری قوم کو کہ وہ تمہارے مانند نہ ہوں گے صحابہ نے پوچھا کہ کون لوگ آئیں گے ہمارے بدلے آپ نے ایک ہاتھ مارا شانہ پر سلمان کے اور فرمایا یہ اور اس کی قوم یہ اور اس کی قوم۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔ اور اس کی اسناد میں گفتگو ہے اور عبدالرحمٰن بن جعفر نے بھی یہ حدیث روایت کی علاء بن عبدالرحمٰن سے۔

❁❁❁❁

(٣٢٦١) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ : قَالَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ ذَكَرَ اللّٰهُ إِنْ تَوَلَّيْنَا اسْتُبْدِلُوْابِنَا ثُمَّ لَا يَكُوْنُوْا أَمْثَالَنَا؟ قَالَ : وَكَانَ سَلْمَانُ بِجَنْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فَضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَخِذَ سَلْمَانَ وَقَالَ : ((**هٰذَا وَأَصْحَابُهُ، وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ! لَوْ كَانَ الْإِيْمَانُ مَنُوْطًا بِالثُّرَيَّا لَتَنَاوَلَهُ رِجَالٌ مِنْ فَارِسَ**)). (اسناده صحيح)

ترجمہ: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کے بعض صحابہ نے عرض کی کہ اے رسول اللہ کے کون لوگ ہیں وہ جن کا ذکر اللہ تعالیٰ نے کیا ہے کہ اگر ہم لوٹ جائیں تو ہمارے بدلے ان کو لائے گا اور وہ ہمارے مانند نہ ہوں گے کہا راوی نے کہ سلمان آپ کے بازو میں تھے، سو ہاتھ مارا رسول اللہ ﷺ نے سلمان کی ران پر اور فرمایا وہ یہی ہے اور اس کے یار قسم ہے اس کی کہ جان میری اس کے ہاتھ میں اگر ایمان لٹکتا ہوتا ثریا میں (چند ستارے ہیں بلند) تو بھی لے آتے اس کو چند فارس کے لوگ۔

فائدہ: عبداللہ بن جعفر بن نجیح والد ہیں علی بن مدینی کے اور روایت کیا علی بن حجر نے عبداللہ بن جعفر سے بہت کچھ اور روایت کی ہم سے علیؒ نے یہ حدیث اسماعیل بن جعفر سے انہوں نے عبداللہ بن جعفر بن نجیح سے۔

مترجم: عجیب لطف ہے کہ عرب کے لوگ اکثر علم سے بہرہ یاب کم ہوئے بڑے بڑے علماء جن سے دین کو ترقی علم کو فروغ ہوا اکثر عجمی ہوئے خواہ فارسی ہوں یا ہندی ترکی ہوں یا رومی۔ چنانچہ امام بخاری اور مسلم اور ترمذی یہ سب فارس میں پیدا ہوئے اسی طرح اکثر علماء اکابر فارسی گزرے اس حدیث سے ان کی بزرگی اور بڑی فضیلت ثابت ہوئی۔

خاتمہ: سورۂ محمد (ﷺ) میں فوائد مصرحہ ذیل مذکور ہیں. باطل ہونا کافروں کے عملوں کا وہ تکفیر سیئات اور اصلاح احوال کا مؤمنوں کے لیے امر کافروں کی گردن مارنے کا وقت مقابلہ کے شہیدوں کی فضیلت وعدہ نصرت ناصران دین کے لیے حبط ہونا کافروں کے عملوں کا' ولی ہونا اللہ کا مؤمنوں کے لیے اور وعدہ جنت کا ان کے لیے چارپایوں کی طرح کھانا کافروں کا' تفصیل جنت کی نہروں کی وعید خلود فی النار کی کافروں کے لیے مذمت احادیث کے بھول جانے کی۔ استماع حدیث سے زیادہ ہونا ایمان کا توحید الوہیت نبی ﷺ کو حکم استغفار کا اپنے اور مؤمنوں کے لیے خوف منافقوں کا ایسی سورت اترنے کے وقت جس میں لڑائی کا حکم ہو' مذمت زمین میں فساد کرنے والے کی' قرآن میں غور فکر کرنے کی ترغیب حال منافقوں اور مرتدوں کا وعدہ مؤمنوں کے آزمانے کا جہاد وصبر سے حبط اعمال کافروں کا' امر اللہ اور رسول کی اطاعت کا' مغفرت نہ ہونا کافروں کی' مؤمنوں سے غلبہ کا وعدہ' مذمت بخل کا بیان اللہ کی غنا اور ہمارے فقر کا' ڈرانا اس سے کہ اگر تم تائید نہ کرو گے تو ہم اور لوگ تمہارے بدلے لے آئیں گے کہ وہ تمہارے مانند سست نہ ہوں گے۔

❀❀❀❀

٤٨۔ باب: وَمِنْ سُوْرَةُ الْفَتْحِ
تفسیر سورۂ فتح

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(٣٢٦٢) عَنْ أَسْلَمَ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ بَعْضِ أَسْفَارِهِ فَكَلَّمْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَسَكَتَ، ثُمَّ كَلَّمْتُهُ فَسَكَتَ فَحَرَّكْتُ رَاحِلَتِيْ فَتَنَحَّيْتُ فَقُلْتُ: ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ يَاابْنَ الْخَطَّابِ نَزَرْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ كُلُّ ذٰلِكَ لَا يُكَلِّمُكَ مَاأَخْلَقَكَ بِأَنْ يُنْزَلَ فِيْكَ قُرْاٰنٌ، قَالَ: فَمَا نَشِبْتُ أَنْ سَمِعْتُ صَارِخًا يَصْرُخُ بِيْ قَالَ: فَجِئْتُ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((**يَاابْنَ الْخَطَّابِ لَقَدْ أُنْزِلَ عَلَيَّ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ سُوْرَةٌ مَا أُحِبُّ أَنَّ لِيْ بِهَا مَا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ ﴿ إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِيْنًا ﴾**)). (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے اسلم سے کہا سنا میں نے عمر بن خطاب سے وہ کہتے تھے کہ ہم نبی ﷺ کے ساتھ تھے کسی سفر میں تو میں نے کچھ کہا رسول اللہ ﷺ سے اور آپ چپ ہو رہے پھر میں نے کہا اور آپ چپ ہو رہے تو میں نے اپنے اونٹ کو چلایا اور ایک کنارے ہو گیا اور میں نے کہا تیری ماں تجھ پر روئے اے خطاب کے بیٹے تنگ کیا تو نے رسول اللہ ﷺ کو سوال کر کے تین بار اور ہر بار انہوں نے جواب نہ دیا تجھ کو بہت لائق ہے تو اس سے کہ تیرے حق میں قرآن اترے، سو میں کچھ ٹھہرا نہ تھا کہ سنا میں نے کہ کوئی مجھے پکارتا ہے پھر آیا میں آپ کے پاس اور فرمایا آپ نے اے خطاب کے بیٹے آج کی رات مجھ پر ایک سورۃ اتری ہے کہ پیاری ہے وہ مجھے ان سب چیزوں سے جن پر سورج نکلتا ہے ﴿إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا﴾۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

❀❀❀❀

(٣٢٦٣) عَنْ أَنَسٍ قَالَ: أُنْزِلَتْ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ ﴿ **لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ** ﴾ مَرْجِعَهُ مِنَ الْحُدَيْبِيَةِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((**لَقَدْ نَزَلَتْ عَلَيَّ اٰيَةٌ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا عَلَى الْأَرْضِ**)) ثُمَّ قَرَأَهَا النَّبِيُّ ﷺ عَلَيْهِمْ فَقَالُوْا: هَنِيْئًا مَرِيْئًا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ لَقَدْ بَيَّنَ اللّٰهُ لَكَ مَاذَا يُفْعَلُ بِكَ فَمَاذَا يُفْعَلُ بِنَا، فَنَزَلَتْ عَلَيْهِ ﴿ **لِيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ** ﴾ حَتّٰى بَلَغَ ﴿ **فَوْزًا عَظِيْمًا** ﴾.

(اسناده صحيح)

ترجمہ: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی ﷺ پر اتری یہ آیت ﴿ لِيَغْفِرَ لَكَ ﴾ یعنی تاکہ بخش دے اللہ تعالیٰ تیرے

اگلے گناہ اور پچھلے جب آپ لوٹے آتے تھے حدیبیہ سے تو فرمایا نبی ﷺ نے کہ مجھ پر ایک ایسی آیت اتری ہے کہ ساری زمین کی دولت سے زیادہ پیاری ہے پھر پڑھی آپ نے اصحاب پر یہ آیت انہوں نے کہا مبارک مبارک اور خوش وقتی ہو آپ کو اے رسول اللہ کے بیان کر دیا اللہ تعالیٰ نے جو آپ کے ساتھ کرے گا (یعنی گناہ بخش گا) مگر معلوم نہیں ہمارے ساتھ کیا کرے گا سو اتری یہ آیت ﴿لِيُدْخِلَ﴾ سے ﴿عَظِيمًا﴾ تک۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور اس باب میں مجمع بن جاریہ سے بھی روایت ہے۔

مترجم: پوری آیت یوں ہے ﴿لِيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهٰرُ خَالِدِينَ فِيهَا وَيُكَفِّرَ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ وَكَانَ ذٰلِكَ عِنْدَ اللّٰهِ فَوْزًا عَظِيمًا﴾ ۔یعنی تا کہ پہنچائے ایمان والے مردوں اور عورتوں کو باغوں میں نیچے بہتی ہیں ان کے نہریں سدا رہیں گے ان میں اور اتاریں ان سے ان کی برائیاں اور یہ ہے اللہ کے یہاں بڑی مراد ملنی۔

❀❀❀❀

(٣٢٦٤) **عَنْ** أَنَسٍ: أَنَّ ثَمَانِينَ هَبَطُوا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَأَصْحَابِهِ مِنْ جَبَلِ التَّنْعِيمِ عِنْدَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ وَهُمْ يُرِيدُونَ أَنْ يَقْتُلُوهُ فَأُخِذُوا أَخْذًا فَأَعْتَقَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ: ﴿ **وَهُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ** ﴾ **الْآيَةَ** . (اسناده صحيح) [صحيح أبي داود (٢٤٠٨)]

ترجمہ: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا اسی (۸۰) کافر اترے رسول اللہ ﷺ اور ان کے اصحاب کی طرف تنعیم کے پہاڑ سے صبح کی نماز کے قریب اور چاہتے تھے کہ قتل کریں آپ کو، سو سب کے سب پکڑے گئے اور آزاد کر دیا ان کو رسول اللہ ﷺ نے پس اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت ﴿وھو الذی﴾ یعنی وہ ایسا ہے کہ روک دیئے اس نے ہاتھ ان کے تم سے اور تمہارے ہاتھ ان سے۔ آخر آیت تک۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(٣٢٦٥) **عَنْ** أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ﴿ **وَأَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوٰى** ﴾ قَالَ: ((**لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ**)).

[اسناده صحيح]

ترجمہ: ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ کلمہ تقویٰ سے مراد لا الٰہ الا اللہ ہے۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے۔ اس کو مرفوع نہیں جانتے ہم اس کو مگر حسن بن قزع کی روایت سے اور پوچھا میں نے ابوزرعہ کی روایت سے اس حدیث کو تو انہوں نے بھی مرفوع نہ جانا مگر اسی روایت سے۔

خاتمہ: سورہ انا فتحنا میں فوائد ذیل مذکور ہیں: بشارت صلح حدیبیہ کی مغفرت آپ ﷺ کی نزول سکینہ مؤمنوں کے دل پر وہ

جنات کا مؤمنوں کے لیے وعید عذاب کی منافقوں کے لیے' شاہد ومبشر ونذیر ہونا رسول کا بیان بیعت کا' اقوال منافقوں کے بایعان حدیبیہ کی فضیلت وعدہ فتح کا مؤمنوں سے' پھیر دینا اور روکنا کفار مکہ کا مسجد الحرام سے حکمت تاخیر فتح مکہ میں نبی ﷺ کے خواب کا بیان فضیلت اصحاب کی وعدہ مغفرت اور اجر عظیم کا صحابہؓ کے لیے۔

❁❁❁❁

٤٩۔ باب: وَمِنْ سُوْرَةِ الْحُجُرَاتِ

تفسیر سورۂ حجرات

(٣٢٦٦) **حَدَّثَنِي** عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ: أَنَّ الْأَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ۔ فَقَالَ: أَبُوْبَكْرٍ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اسْتَعْمِلْهُ عَلٰى قَوْمِهٖ، فَقَالَ عُمَرُ: لَا تَسْتَعْمِلْهُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، فَتَكَلَّمَا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ حَتّٰى ارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا، فَقَالَ أَبُوْبَكْرٍ: لِعُمَرَ مَا أَرَدْتَ إِلَّا خِلَافِيْ، فَقَالَ: مَا أَرَدْتُ خِلَافَكَ. قَالَ: فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ: ﴿**يٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ**﴾ قَالَ: وَكَانَ عُمَرُ بَعْدَ ذٰلِكَ إِذَا تَكَلَّمَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ لَمْ يُسْمِعْ كَلَامَهُ حَتّٰى يَسْتَفْهِمَهُ. (اسناده صحيح)

ترجمہ: مجھ سے عبداللہ بن زبیر نے بیان کیا کہ اقرع بن حابس آیا رسول اللہ ﷺ کے پاس اور ابوبکرؓ نے کہا اے رسول اللہ کے اس کو عامل کر دیجیے اس کی قوم پر عمر نے کہا نہ عامل کیجیے اے رسول اللہ کے، سو دونوں میں تکرار ہوئی نبی ﷺ کے پاس اور بلند ہوئیں دونوں کی آوازیں، سو ابوبکرؓ نے کہا عمرؓ سے تم ہر بات میں میرا خلاف چاہتے ہو انہوں نے کہا میں تمہارا خلاف نہیں چاہتا سو اتری یہ آیت اے ایمان والو مت بلند کرو اپنی آوازیں نبی کی آواز پر راوی نے کہا اس کے بعد عمر کا یہ حال تھا کہ جب بات کرتے آپ سے تو سنائی نہ دیتی بات ان کی جب تک کہ سمجھا کر نہ بولتے۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ نے نہ ذکر نہ کیا ابن زبیر نے اپنے دادا یعنی ابی بکر کا، یہ حدیث غریب ہے حسن ہے۔ اور روایت کی بعض نے ابن ابی ملیکہ سے مرسلاً اور ذکر نہ کیا اس میں عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کا۔

❁❁❁❁

(٣٢٦٧) **عَنِ** الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى ﴿**إِنَّ الَّذِيْنَ يُنَادُوْنَكَ مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرَاتِ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ**﴾ قَالَ: فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ حَمْدِيْ زَيْنٌ وَإِنَّ ذَمِّيْ شَيْنٌ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((**ذَاكَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ**)). (اسناده صحيح)

ترجمہ: براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے اس آیت کی تفسیر میں کہا جو لوگ پکارتے ہیں تجھے اے نبی ﷺ اپنے حجروں کے باہر سے اکثر

ان میں سے عقل نہیں رکھتے سو کہا انہوں نے ایک شخص کھڑا ہوا یعنی آپ کے دروازہ پر اور اس نے کہا اے رسول اللہ کے میری تعریف عزت ہے اور میری مذمت ذلت ہے تو نبی ﷺ نے فرمایا یہ شان اللہ ہی کی ہے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۳۲۶۸) عَنْ أَبِیْ جُبَیْرَةَ بْنِ الضَّحَّاكِ، قَالَ : كَانَ الرَّجُلُ مِنَّا يَكُوْنُ لَهُ الْإِسْمَانِ وَالثَّلَاثَةُ فَيُدْعٰى بِبَعْضِهَا فَعَسٰى أَنْ يَكْرَهَ، قَالَ : فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ : ﴿ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْأَلْقَابِ ﴾ . (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: ابوجبیرہ بن ضحاک سے روایت ہے انہوں نے کہا ہمارے ایک ایک آدمی کے دو دو اور تین تین نام تھے اور بعض سے پکارنا ان کو برا لگتا تھا اس پر یہ آیت اتری ﴿ وَلَا تَنَابَزُوْا ﴾ اور چڑھاؤ نہیں لوگوں کو نام۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ روایت کی ہم سے ابوسلمہ نے انہوں نے بشیر بن مفضل سے انہوں نے داؤد بن ابی ہند سے انہوں نے ابی شعبی سے انہوں نے ابوجبیرہ بن ضحاک سے مانند اس کے اور ابوجبیرہ بن ضحاک بھائی ہیں ثابت بن الضحاک انصاری کے۔

❀❀❀❀

(۳۲۶۹) عَنْ أَبِیْ نَضْرَةَ قَالَ : قَرَأَ أَبُوْسَعِيْدِ الْخُدْرِيُّ ﴿ وَاعْلَمُوْٓا أَنَّ فِيْكُمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ يُطِيْعُكُمْ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنَ الْأَمْرِ لَعَنِتُّمْ ﴾ قَالَ : هٰذَا نَبِيُّكُمْ يُوْحٰى إِلَيْهِ وَخِيَارُ أَئِمَّتِكُمْ، لَوْ أَطَاعَهُمْ فِيْ كَثِيْرٍ مِنَ الْأَمْرِ لَعَنِتُوْا فَكَيْفَ بِكُمُ الْيَوْمَ؟ (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: ابونضرہ سے روایت ہے انہوں نے کہا ابوسعید خدری نے یہ آیت پڑھی ﴿ واعلموا ان فیکم ﴾ الخ۔ یعنی جان لو کہ تمہارے درمیان اللہ کا رسول ﷺ ہے اگر تمہارا کہا مانے تو بے شک تکلیف میں پڑو تم کہا انہوں نے کہ یہ نبی ﷺ تمہارے ہیں کہ ان پر وحی بھیجی جاتی ہے اور اچھے پیشوا تمہارے یعنی صحابہ اس کے تو اگر اطاعت کرتا نبی ﷺ ان صحابہ کے بہت کاموں میں تو تکلیف میں پڑتے پھر اب تم لوگوں کا کہنا مانے تو کیسی خرابی ہو۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے حسن صحیح ہے۔ علی بن مدینی نے کہا پوچھا میں نے یحیٰی بن سعید قطان سے حال سے مستمر بن ریان کا انہوں نے کہا ثقہ ہیں۔

مترجم: غرض یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ائمہ صحابہ کے حق میں فرماتا ہے کہ اگر نبی ﷺ تمہارا کہا مانے تو تم تکلیف پاؤ پھر ان کے بعد جو لوگ ہیں ان کی اطاعت اگر کی جائے تو اللہ جانے کیا کیا خرابی ہو۔ اس حدیث سے بخوبی معلوم ہوا کہ مسائل قیاسی واجب التسلیم نہیں ہیں اگر چہ جائز التسلیم ہوں اور حدیث کے مقابل میں فقہاء کے قول پر چلنا بڑی خرابی اور تکلیف کا سبب ہے۔

❀❀❀❀

(۳۲۷۰) عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ خَطَبَ النَّاسَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ فَقَالَ: ((يَاأَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ اللّٰهَ قَدْ أَذْهَبَ عَنْكُمْ عُبِّيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ وَتَعَاظُمَهَا بِآبَائِهَا فَالنَّاسُ رَجُلَانِ: رَجُلٌ بَرٌّ تَقِيٌّ كَرِيمٌ عَلَى اللّٰهِ، وَفَاجِرٌ شَقِيٌّ هَيِّنٌ عَلَى اللّٰهِ وَالنَّاسُ بَنُو آدَمَ وَخَلَقَ اللّٰهُ آدَمَ مِنَ التُّرَابِ قَالَ اللّٰهُ: ﴿ يَاأَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَّأُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوا إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَاللّٰهِ أَتْقَاكُمْ إِنَّ اللّٰهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ ﴾)). (صحيح) الصحيحة (۲۷۰۰)

ترجمہ: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خطبہ پڑھا لوگوں پر فتح مکہ کے دن اور فرمایا اے لوگو اللہ تعالیٰ لے گیا تم سے فخر و نخوت ایام جاہلیت کی اور تکبر کرنا اپنے باپ دادوں کے ساتھ اب لوگ دو طرح ہیں ایک نیکی متقی بزرگ اللہ کے یہاں اور دوسرا بدکار بدبخت ذلیل اللہ کے یہاں اور سب آدم اولاد آدم ہیں اور اللہ نے آدمی کو مٹی سے بنایا۔ چنانچہ فرمایا اس نے اے لوگو ہم نے پیدا کیا تم کو نر اور مادہ سے اور بنائے تمہارے لیے کنبے اور قبیلے کہ پہچان پڑو بے شک تم میں سے بزرگ اللہ کے یہاں پرہیزگار ہے بے شک اللہ تعالیٰ جاننے والا ہے خبردار ہے۔ یعنی اللہ کے یہاں بزرگی تقویٰ سے ہے نہ حسب نسب سے۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو عبداللہ بن دینار کی روایت سے کہ وہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہوں مگر اسی سند سے اور عبداللہ بن جعفر ضعیف ہیں ضعیف کہا ان کو یحییٰ بن معین نے اور سوائے ان کے اور لوگوں نے اور وہ علی بن مدینی کے والد ہیں اور اس بارے میں ابوہریرہ اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔

مترجم: اس جگہ ایک بزرگ کی نقل یاد آئی کہ ان کے آگے ذاتوں کا ذکر ہوا انہوں نے فرمایا ذاتیں دنیا میں دو ہی ہیں ایک نیک ذات دوسری بدذات۔

❀❀❀❀

(۳۲۷۱) عَنْ سَمُرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الْحَسَبُ: الْمَالُ، وَالْكَرَمُ: التَّقْوَى)).

(اسناده صحيح) الارواء (۱۸۷۰)

ترجمہ: سمرہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا حسب مال ہے اور بزرگی کی چیز تقویٰ ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے سمرہ کی روایت سے نہیں جانتے ہم اسے مگر سلام بن ابی مطیع کی روایت سے۔

خاتمہ: سورۂ حجرات میں فوائد ذیل مذکور ہیں: نہی تقدیم کرنے سے اللہ و رسول پر اور امر تقویٰ کا' نہی آواز بلند کرنے سے نبیؐ کے آواز پر وعدہ اجر و مغفرت کا ان لوگوں کے لیے جو آواز پست کرتے ہیں نبیؐ کے آگے بے وقوفی ان لوگوں کی جو حجرات کے باہر سے آپ کو پکارتے تھے تکلیف میں پڑنا مسلمانوں کا اگر رسول ﷺ ان کی اطاعت کرے اور ان آیتوں میں بڑی مذمت ہے تقدیم رائے

کی کتاب وسنت پر اور اپنے قیاس کی جو مقابلہ میں حدیث کے ہو اور جھوٹی تاویلوں سے حدیث کو رد کرنے کی، حکم صلح کا درمیان دو گروہ مسلمانوں کے جو لڑتے ہوں، ظلم تارکان توبہ کا، نہی بدگمانی سے اور عیب جوئی اور غیبت سے انسان کی پیدائش اور قبائل اور شعوب کا ذکر ایمان اعراب کا مطیعون کے اعمال کا خبط نہ ہونا، صفات مؤمنوں کی اعراب کے احسان رکھنے کا ذکر نبیؐ پر ایمان کے ساتھ۔

❁❁❁❁

۵۰۔ باب: وَمِنْ سُوْرَةِ قٓ

تفسیر سورۂ قٓ

(۳۲۷۲) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا تَزَالُ جَهَنَّمُ تَقُوْلُ هَلْ مِنْ مَزِيْدٍ حَتّٰى يَضَعَ فِيْهَا رَبُّ الْعِزَّةِ قَدَمَهُ، فَتَقُوْلُ: قَطْ قَطْ وَعِزَّتِكَ، وَيُزْوٰى بَعْضُهَا إِلٰى بَعْضٍ)). (اسناده صحيح) ظلال الجنة (۵۳۱، ۵۳۴)

ترجمہ: انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جہنم کہتی رہے گی کہ کچھ اور ہو تو لاؤ یہاں تک کہ رکھ دے گا رب العزت اپنا قدم اس میں تو وہ کہنے لگی گی بس قسم ہے تیری ذات کی اور دب جائے گی ایک قسم اس کی دوسری میں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔

خاتمہ: سورۂ قاف میں مضامین ذیل مذکور ہیں: چنانچہ قسم قرآن عظیم الشان کی تعجب کفار کا رسالت پر آیات قدرت کی تکذیب، قوم نوح علیہ السلام واصحاب رس وثمود وعاد وفرعون اور اخوان لوط واصحاب ایکہ وقوم تبع کی اپنے اپنے رسولوں کو اللہ تھکتا نہیں انسان کی پیدائش پر حاضر ہونا ملائکہ کا وقت سکرات موت کے نفخ صور وغیرہ حالات قیامت کا فرعنید کا جہنم میں جانا انکار شیطان کا انسان کے گمراہ کرنے سے اللہ کی بات بدلتی نہیں هل من مزيد کہنا جہنم کا جنت کا قریب ہونا متقیوں سے اور صفات ان کی قرآن کا نفع صاحب دل کو ہے پیدا کرنا آسمان وزمین کا چھ دن میں حکم صبر اور تسبیح وتحمید کرنے کا طلوع شمس اور غروب کے قبل اور رات کو سجدوں کے بعد بیان منادی قیامت، مارنا جلانا اللہ تعالیٰ کا آسان ہونا حشر کا اللہ تعالیٰ پر قرآن سے ڈرانے کا حکم اس شخص کو جو آخرت کا خوف رکھتا ہو۔

❁❁❁❁

۵۱۔ باب: وَمِنْ سُوْرَةِ الذَّارِيَاتِ

تفسیر سورۃ الذاریات

(۳۲۷۳) عَنْ أَبِيْ وَائِلٍ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ رَبِيْعَةَ قَالَ: قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ فَدَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرْتُ

عِندَهُ وَافِدَعَادٍ، فَقُلْتُ : أَعُوذُ بِاللّٰهِ أَنْ أَكُونَ مِثْلَ وَافِدِعَادٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((وَمَا وَافِدُعَادٍ))؟ قَالَ فَقُلْتُ : عَلَى الْخَبِيرِ بِهَا سَقَطْتَ، إِنَّ عَادًا لَمَّا أُقْحِطَتْ بَعَثَتْ قَيْلًا فَنَزَلَ عَلَى بَكْرِبْنِ مُعَاوِيَةَ، فَسَقَاهُ الْخَمْرَ وَغَنَّتْهُ الْجَرَادَتَانِ ثُمَّ خَرَجَ يُرِيْدُ جِبَالَ مَهْرَةَ فَقَالَ : أَللّٰهُمَّ إِنِّي لَمْ آتِكَ لِمَرِيْضٍ فَأُدَاوِيَهُ وَلَا لِأَسِيْرٍ فَأُفَادِيَهُ فَاسْقِ عَبْدَكَ مَا كُنْتَ مُسْقِيَهُ وَاسْقِ مَعَهُ بَكْرَ بْنَ مُعَاوِيَةَ۔ يَشْكُرُلَهُ الْخَمْرَ الَّذِي سَقَاهُ۔ فَرُفِعَ لَهُ سَحَابَاتٌ فَقِيلَ لَهُ : أُخْتَرْ إِحْدَاهُنَّ فَاخْتَارَ السَّوْدَاءَ مِنْهُنَّ فَقِيلَ لَهُ خُذْهَا رَمَادًا رِمْدِدًا، لَا تَذَرُ مِنْ عَادٍ أَحَدًا وَذَكَرَ أَنَّهُ لَمْ يُرْسَلْ عَلَيْهِمْ مِنَ الرِّيحِ إِلَّا قَدْرُ هٰذِهِ الْحَلْقَةِ۔ يَعْنِي حَلْقَةَ الْخَاتَمِ۔ ثُمَّ قَرَأَ : ﴿ إِذْ أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الرِّيحَ الْعَقِيمَ o مَا تَذَرُ مِنْ شَيْءٍ أَتَتْ عَلَيْهِ إِلَّا جَعَلَتْهُ كَالرَّمِيمِ﴾ .

اسناده حسن۔ سلسلة الاحاديث الضعيفة تحت الحديث (١٢٢٨)

ترجمہ: ابو وائل سے روایت ہے کہ ربیعہ کے ایک مرد نے کہا میں مدینہ آیا اور رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا اور آپ کے پاس قوم عاد کے قاصد کا ذکر آیا اور میں نے کہا اللہ کی پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ قاصد عاد کی مانند ہوں تب فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ کیسا تھا قاصد عاد کا تو میں نے کہا آپ خبردار سے ملے حقیقت یہ ہے کہ عاد پر جب قحط پڑا قیل (نام ہے ایک مرد کا) کو بھیجا اور وہ بکر بن معاویہ کے گھر اترا (اور گھر اس کا مکہ کے قریب تھا اور یہ لوگ پانی مانگنے کو مکہ گئے تھے) پھر بکر نے اس کو شراب پلائی اور دو لونڈیاں اس کے آگے گاتی رہیں پھر قیل نکلا اور ارادہ رکھتا تھا مہرہ کے پہاڑوں کا (مہرہ نام ہے ایک قبیلہ کے دادا کا) پھر اس نے کہا یا اللہ میں کسی بیمار کے لیے نہیں آیا ہوں کہ دوا کروں اس کی اور نہ کسی قیدی کے لیے آیا ہوں کہ فدیہ دوں اس کا مگر تو پلا اپنے غلام کو جو پلانا ہو پلا اس کے ساتھ بکر بن معاویہ کو اور شکریہ ادا کرتا تھا وہ اس قول سے اس شراب کا جو اس کو پلائی گئی تھی، سو اس کے سامنے آئیں کئی بدلیاں اور اس سے کہا گیا کہ تو پسند کر لے اس میں سے ایک کو تو پسند کر لی اس نے کالی، سو ہاتف نے آواز دی کہ لے تو راکھ جلی ہوئی کہ نہ چھوڑے گی عاد کی قوم سے کسی کو آنحضرت ﷺ نے ذکر کیا کہ عاد پر ہوا نہ چھوڑی گئی مگر اس حلقہ کے برابر یعنی حلقہ انگوٹھی کا پھر پڑھی آپ نے ﴿إِذْ أَرْسَلْنَا﴾ یعنی یاد کر جب بھیجی ہم نے ان پر بانجھ ہوا۔ یعنی جس میں کچھ خیر نہ تھی نہ چھوڑتی تھی جس پر آتی تھی مگر کر دیتی تھی اس کا چورا سا۔

فائدہ: روایت کی یہ حدیث کئی لوگوں نے سلام ابی المنذر سے انہوں نے عاصم بن ابی النجود سے انہوں نے ابو وائل سے انہوں نے حارث بن حسان سے اور ان کو حارث بن یزید بھی کہتے ہیں۔

❀ ❀ ❀ ❀

(٣٢٧٤) عَنِ الْحَارِثِ بْنِ يَزِيْدَ الْبَكْرِيِّ قَالَ : قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ فَدَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَإِذَا هُوَغَاصٌّ بِالنَّاسِ وَإِذَا رَايَاتٌ سُوْدٌ تَخْفِقُ، وَإِذَا بِلَالٌ مُتَقَلِّدٌ السَّيْفَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قُلْتُ : مَا شَأْنُ النَّاسِ؟ قَالُوا:

يُرِيدُ أَنْ يَبْعَثَ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ وَجْهًا. فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ نَحْوًا مِنْ حَدِيثِ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ بِمَعْنَاهُ. قَالَ: وَيُقَالُ لَهُ الْحَارِثُ بْنُ حَسَّانَ. (اسناده حسن) [انظر ماقبله]

ترجمہ: حارث بن یزید بکری سے روایت ہے انہوں نے کہا میں مدینہ آیا اور مسجد میں گیا کہ لوگ اس میں بھرے ہوئے تھے اور کالے پھریرے اڑ رہے تھے اور بلال رضی اللہ عنہ تلوار پر تلے میں لٹکائے ہوئے تھے رسول اللہ ﷺ کے آگے میں نے کہا کیا حال ہے لوگوں کا کہا ارادہ ہے آپ کا کہ بھیجیں عمرو بن عاص کو کسی طرف پھر ذکر کی حدیث اپنے طول کے ساتھ سفیان کی روایت کی مانند اسی کے ہم معنی اور حارث بن یزید کو حارث بن حسان بھی کہتے ہیں۔

خاتمہ: یہ سورۂ والذاریات میں مضامین ذیل مذکور ہیں: صدق وعدہ قیامت آسمان کی قسم کافروں کا سوال کہ قیامت کب ہوگی وعدہ جنت کا متقیوں کے لیے آیات قدرت اس کی زمین اور جان میں' رزق آسمان میں ہے' تمثیل کلام الٰہی کی ہمارے کلام کے ساتھ' قصہ ضیف ابراہیم کا ہلاک قوم لوط کا تذکیر موسیٰ کے حال کی تذکیر عاد کے ہلاک کی تذکرآسمان خانے دار کی اور امر اللہ کی طرف بھاگنے کا' ساحر و مجنون کہنا انبیاء کو پیدا کرنا جن وانس کا عبادت کے لیے رزاقیت اور قوت اور متانت اللہ تعالیٰ کی' بیان عذاب کا۔

❀ ❀ ❀ ❀

٥٤۔ باب: وَمِنْ سُورَةِ الطُّورِ

تفسیر سورۂ طور

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(٣٢٧٥) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((﴿إِدْبَارَ النُّجُومِ﴾: الرَّكْعَتَانِ قَبْلَ الْفَجْرِ ﴿وَأَدْبَارَ السُّجُودِ﴾: الرَّكْعَتَانِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ)). (اسناده ضعيف) سلسلة الاحاديث الضعيفة (٢١٧٧)

ترجمہ: ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا نجوم کے پیچھے مراد اس سے دو رکعتیں ہیں فجر کے قبل یعنی سنتیں اور سجدوں کے بعد سے مراد ہیں دو رکعتیں مغرب کے بعد کی۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اسے مرفوع مگر اس سند سے محمد بن فضل کی روایت سے کہ وہ رشدین بن کریب سے روایت کرتے ہیں پوچھا میں نے محمد بن اسماعیل بخاری سے محمد اور رشدین کریب کے بیٹوں کا حال کہ کون ان میں زیادہ ثقہ ہے تو انہوں نے کہا وہ دونوں ایک سے ہیں اور محمد میرے نزدیک راجح تر ہے۔ اور پوچھا میں نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن سے حال ان دونوں کا تو انہوں نے کہا وہ دونوں ایک سے ہیں اور رشدین بن کریب میرے نزدیک زیادہ راجح ہیں۔

خاتمہ: سورۂ طور میں یہ مضامین مذکور ہیں قسم طور وغیرہ کی وقوع عذاب پر آثار قیامت مکذبین و خائضین کی خرابی فائدہ نہ دینا

صبر کا دوزخ میں جنات ونعیم کا وعدہ متقیوں کے لیے وعدہ ذریت کے الحاق کا ان کے آباء کے ساتھ امداد جنتیوں کی فاکہہ اورلحم وغیرہ سے نفی کہانت اورجنوں کی نبی ﷺ سے شاعر ومفتری کہنا کافروں کا نبی کو پندرہ امر متعلق رسالت اور قرآن کے اور جواب ان کا اگر آسمان ٹوٹ پڑے کافر ایمان نہ لائیں کام نہ آنا کافروں کے مکر کا قیامت میں صبر اور تسبیح وتحمید کا حکم۔

❀❀❀❀

۵۳۔ باب: وَمِنْ سُوْرَةِ النَّجْمِ

تفسیر سورۂ نجم

(۳۲۷۶) عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ : لَمَّا بَلَغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سِدْرَةَ الْمُنْتَهٰى قَالَ: انْتَهٰى إِلَيْهَا مَا يَعْرُجُ مِنَ الْأَرْضِ وَمَا يَنْزِلُ مِنْ فَوْقُ، فَأَعْطَاهُ اللّٰهُ عِنْدَهَا ثَلَاثًا لَمْ يُعْطِهِنَّ نَبِيًّا كَانَ قَبْلَهٗ: فُرِضَتْ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ خَمْسًا وَأُعْطِيَ خَوَاتِيْمَ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ، وَغُفِرَ لِأُمَّتِهِ الْمُقْحِمَاتُ مَا لَمْ يُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ شَيْئًا. قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ: ﴿ إِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشٰى ﴾ قَالَ: السِّدْرَةُ فِي السَّمَاءِ السَّادِسَةِ. قَالَ سُفْيَانُ: فَرَاشٌ مِنْ ذَهَبٍ وَأَشَارَ سُفْيَانُ بِيَدِهٖ فَأَرْعَدَهَا. وَقَالَ غَيْرُ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ: إِلَيْهَا يَنْتَهِيْ عِلْمُ الْخَلْقِ لَا عِلْمَ لَهُمْ بِمَا فَوْقَ ذٰلِكَ . (اسناده صحيح)

ترجمہ: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا جب رسول اللہ ﷺ سدرۃ المنتہیٰ تک پہنچے (شب معراج میں) کہا عبداللہ نے کہ منتہیٰ ہوتی ہے اس تک جو چیز چڑھتی ہے زمین سے اور جو چیز اترتی ہے اوپر سے سو عنایت فرمائیں ان کو اللہ تعالیٰ نے تین چیزیں کہ نہیں دیں وہ کسی نبی کو ان سے پہلے فرض ہوئیں ان پر پانچ نمازیں اور عنایت ہوا ان کو خاتمہ سورۂ بقرہ کا بخشے گئے ان کی امت کے کبیرہ گناہ جب تک شریک نہ کریں اللہ کے ساتھ کسی چیز کو۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے پڑھا ﴿اذ يغشى السدرة﴾ یعنی جب ڈھانپ رہی تھی کہا انہوں نے کہ سدرہ چھٹے آسمان میں ہے۔ سفیان نے کہا ڈھانپ رہے تھے اس کو پروانے سونے کے اور اشارہ کیا سفیان نے اپنے ہاتھ سے اور ہلایا ان کو یعنی اس طرح اڑ رہے تھے اور مالک بن مغول کے سوا اور لوگوں نے کہا کہ اسی تک منتہی ہوتا ہے علم خلق کا نہیں علم رکھتی کوئی مخلوق اس کے اوپر کا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: سدرۃ المنتہیٰ ایک درخت ہے کہ اس کو طوبیٰ بھی کہتے ہیں اور وہ بیری کا درخت ہے بیر اس کے مٹکوں کے برابر پتے جیسے ہاتھی کے کان جڑ اس کی آپ کے گھر میں ہے ایک ایک شاخ اس کی ہر جنتی کے گھر میں شب معراج میں اس پر سنہری بھنگے اڑتے تھے اور بخشے گئے ان کی امت کے گناہ کبیرہ یعنی ان کے سبب سے خلود فی النار نہ ہوگا اگرچہ دوزخ میں کچھ دن عذاب ہو۔

❀❀❀❀

(۳۲۷۷) حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ قَالَ : سَأَلْتُ زِرَّ بْنَ حُبَيْشٍ عَنْ قَوْلِهِ عَزَّوَجَلَّ : ﴿ **فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنٰى** ﴾ فَقَالَ : أَخْبَرَنِي ابْنُ مَسْعُوْدٍ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى جِبْرَئِيْلَ وَلَهُ سِتُّمِائَةِ جَنَاحٍ. (اسناده صحيح)

ترجمہ: ہم سے شیبانی نے بیان کیا کہا میں نے زر بن حبیش سے اس آیت کی تفسیر پوچھی ﴿ **فکان قاب قوسین** ﴾ یعنی پھر رہ گیا فرق دو کمان کے برابر یا اس سے بہت نزدیک انہوں نے کہا خبر دی مجھ کو ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہ نبی ﷺ نے دیکھا جبرئیل علیہ السلام کو اوران کے چھ سو پر تھے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

مترجم: اس آیت میں دو مذہب ہیں مفسرین کے بعض نے کہا یہ ملاقات ہے رسول اللہ ﷺ کی خداوند تعالیٰ شانہ سے۔اور بعض نے کہا جبریل علیہ السلام سے یہ حدیث مؤید قول ثانی ہے اور آگے رؤیت الٰہی کی اور تفصیل مذکور ہے مطولات میں۔

❀❀❀❀

(۳۲۷۸) عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ : لَقِيَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَعْبًا بِعَرَفَةَ فَسَأَلَهُ عَنْ شَيْءٍ فَكَبَّرَ حَتّٰى جَاوَبَتْهُ الْجِبَالُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : أَنَّا بَنُوْهَاشِمٍ، فَقَالَ كَعْبٌ : إِنَّ اللّٰهَ قَسَمَ رُؤْيَتَهُ وَكَلَامَهُ بَيْنَ مُحَمَّدٍ وَمُوْسٰى فَكَلَّمَ مُوْسٰى مَرَّتَيْنِ وَرَآهُ مُحَمَّدٌ مَرَّتَيْنِ، فَقَالَ مَسْرُوْقٌ : فَدَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ فَقُلْتُ : هَلْ رَاٰى مُحَمَّدٌ رَبَّهُ؟ فَقَالَتْ : لَقَدْ تَكَلَّمْتَ بِشَيْءٍ قَفَّ لَهُ شَعْرِيْ، قُلْتُ : رُوَيْدًا، ثُمَّ قَرَأْتُ : ﴿ **لَقَدْ رَاٰى مِنْ اٰيٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى** ﴾ فَقَالَتْ : أَيْنَ يُذْهَبُ بِكَ؟ إِنَّمَا هُوَ جِبْرَئِيْلُ لَتَ، مَنْ أَخْبَرَكَ أَنَّ مُحَمَّدًا رَأٰى رَبَّهُ، أَوْ كَتَمَ شَيْئًا مِمَّا أُمِرَ بِهِ، أَوْ يَعْلَمُ الْخَمْسَ الَّتِيْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : ﴿ **إِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ** ﴾، فَقَدْ أَعْظَمَ الْفِرْيَةَ وَلٰكِنَّهُ رَاٰى جِبْرَئِيْلَ لَمْ يَرَهُ فِيْ صُوْرَتِهِ إِلَّا مَرَّتَيْنِ، مَرَّةً عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى، وَمَرَّةً فِيْ جِيَادٍ، لَهُ سِتُّمِائَةِ جَنَاحٍ قَدْ سَدَّ الْأُفُقَ . (ضعيف الاسناد) (اس میں مجالد بن سعید راوی ضعیف ہے)

ترجمہ: شعبی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا ملاقات کی عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کعب سے عرفات میں اور پوچھی ان سے کوئی بات تو اللہ اکبر کہنے لگے وہ یہاں تک کہ پہاڑوں نے ان کو جواب دیا (یعنی گونجنے لگے) تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا اللہ تعالیٰ نے تقسیم کیا اپنے دیدار اور کلام کو محمد ﷺ اور موسیٰ علیہ السلام پر تو کلام کیا موسیٰ علیہ السلام سے دوبار اور دیکھا اللہ تعالیٰ شانہ کو محمد ﷺ نے دوبار مسروق نے کہا میں گیا ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس اور میں نے کہا محمد ﷺ نے اپنے رب کو دیکھا یا نہیں انہوں نے فرمایا کہ تو نے ایسی بات کی کہ میرے رونگیں کھڑے ہوگئے میں نے کہا آپ تامل فرمائیں پھر میں نے یہ آیت پڑھی ﴿لقد رای من آیات ربه الکبری﴾ یعنی دیکھا آپ نے اللہ تعالیٰ کی بڑی قدرتوں کو پھر کہا تیری عقل کہاں گئی ہے جن کو دیکھا ہے تو وہ جبریل علیہ السلام ہیں جس نے خبر دی تجھ کو کہ محمدؐ نے دیکھا اپنے رب کو یا چھپائی کوئی چیز جس کا حکم فرمایا

اللہ نے یا جانتے ہیں وہ پانچ چیزیں جن کو خبر دی اللہ نے اس آیت میں ﴿ ان الله عنده علم الساعة ﴾ پس اس نے جھوٹ باندھا لیکن انہوں نے جبرئیل علیہ السلام کو دیکھا ہے اور اس کو اصلی صورت میں نہیں دیکھا مگر دو بار سدرۃ المنتہیٰ کے پاس اور ایک بار جیاد[1] میں کہ ان کے چھ سو پر ہیں کہ ڈھانپ لیا ہے انہوں نے آسمان کے کناروں کو۔

فائدہ : اور روایت کی داؤد بن ابی ہند نے شعبی سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے انہوں نے نبیؐ سے اور اس حدیث کی مانند اور حدیث داؤد کی مجالد کی حدیث سے چھوٹی ہے۔

❀❀❀❀

(۳۲۷۹) عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : ((رَأَى مُحَمَّدٌ رَبَّهُ قُلْتُ أَلَيْسَ اللّٰهُ يَقُوْلُ: ﴿ لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْأَبْصَارَ ﴾)) قَالَ : وَيْحَكَ ذَاكَ إِذَا تَجَلّٰى بِنُوْرِهِ الَّذِیْ هُوَ نُوْرُهٗ، وَقَدْ رَاٰى مُحَمَّدٌ رَبَّهٗ مَرَّتَيْنِ . (اسناده ضعيف) ظلال الجنة (۱۹۰/۴۳۷) **محمد بن عمرو بن نبهان ضعيف هے۔**

ترجمہ: عکرمہؓ سے روایت ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا محمدؐ نے دیکھا ہے اپنے رب کو میں نے کہا اللہ فرماتا ہے کہ اس کو آنکھ نہیں پا سکتی اور وہ آنکھوں کو لے لیتا ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا خرابی ہو تیری یہ تو جب ہے کہ وہ اپنے نور کے ساتھ تجلی فرمائے اور محمدؐ نے اس کو دو بار دیکھا ہے۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے حسن ہے۔

❀❀❀❀

(۳۲۸۰) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِیْ قَوْلِ اللّٰهِ ﴿ وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً أُخْرٰىo عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى ﴾، ﴿ فَأَوْحٰى إِلٰى عَبْدِهٖ مَآ أَوْحٰى ﴾، ﴿ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنٰى ﴾ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : قَدْ رَآهُ النَّبِيُّ ﷺ .

(حسن صحيح) الظلال (۱۹۱ ـ ۴۳۹)

ترجمہ: ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس آیت کی تفسیر میں کہا ﴿ وَلَقَدْ رَاٰهُ ﴾ یعنی دیکھا اس کو دوبارہ سدرۃ المنتہیٰ کے نزدیک اور وحی کی اس نے اپنے بندے کی طرف جو وحی کی پھر رہ گیا دونوں کمانوں کے برابر فرق یا اس سے بھی کم ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ دیکھا ہے اللہ تعالیٰ کو نبی ﷺ نے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔

❀❀❀❀

[1] جیار ایک محلہ ہے کہ مکہ کے محلوں میں سے وہاں میدان تھا اب اس میں آبادی ہے۔

(۳۲۸۱) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : ﴿ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى ﴾ قَالَ : رَآهُ بِقَلْبِهِ . (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ انہوں نے پڑھا ﴿ ما كذب الفواد ﴾ یعنی نہیں جھوٹ بولا دل نے اس میں کہ دیکھا اس نے کہا انہوں نے کہ دیکھا نبی نے دل کی آنکھ سے یعنی رب کو۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔

❀❀❀❀

(۳۲۸۲) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي ذَرٍّ لَوْ أَدْرَكْتُ النَّبِيَّ ﷺ لَسَأَلْتُهُ، فَقَالَ : عَمَّا كُنْتَ تَسْأَلُهُ؟ قُلْتُ : أَسْأَلُهُ هَلْ رَاٰى مُحَمَّدٌ رَبَّهُ؟ فَقَالَ : قَدْ سَأَلْتُهُ فَقَالَ : ((نُوْرٌ أَنّٰى أَرَاهُ)) .[اسناده صحيح]

ترجمہ: عبداللہ بن شقیق سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے ابوذر سے کہا اگر میں رسول اللہ ﷺ کو پاتا تو آپ سے پوچھتا ابوذر نے کہا کیا پوچھتے میں نے کہا پوچھتا کہ محمدؐ نے اللہ کو دیکھا انہوں نے کہا میں نے پوچھا اور آپ نے فرمایا وہ نور ہے میں اسے کہاں دیکھ سکتا ہوں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔

مترجم: "نُوْرٌ أَنّٰى أَرَاهُ" میں دو روایتیں ہیں ایک بہ تنوین نور اور بفتح ہمزہ اور تشدید نون مفتوحہ اور أرا بفتح ہمزہ اور اس کے معنی وہی ہیں جو مذکور ہوئے یعنی پردہ اس کا نور ہے میں اسے کہاں دیکھ سکتا ہوں دوسرے بفتح رائے نور و کسر نون ثانی و تشدید یا یعنی میں اس کو نورانی دیکھتا ہوں اور اس میں اثبات رؤیت ہے جیسے معنی اول میں استبعاد اس کا یا معنی اس کے یوں ہیں کہ وہ خالق ہے ایسے نور کا جو مانع ہے اس کی روایت سے۔ کذا في مجمع البحار بادنیٰ زیادت اور روایت الٰہی میں ابن عباس، ابوذر اور ابراہیم تیمی کا مذہب ہے کہ رؤیت قلب سے ہے اس طرح پر کہ بصر کو اللہ تعالیٰ نے قلب میں پیدا کر دیا کہ قلب سے آپ نے دیکھا ایسا جیسے آنکھ سے دیکھتے ہیں اور ایک جماعت مفسرین کی اس طرف گئی ہے کہ آپ نے بچشم سر دیکھا اور یہی قول ہے انس عکرمہ اور ربیع کا کذا ذکرہ الطیبی اور بغوی نے کہا حسن بصری کا بھی یہی مذہب ہے اور ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا اس پر انکار فرماتی ہیں چنانچہ اوپر مذکور ہوا۔ والله اعلم وعلمه احکم۔

❀❀❀❀

(۳۲۸۳) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ﴿ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَأٰى ﴾ قَالَ : رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ جِبْرَئِيْلَ فِيْ حُلَّةٍ مِنْ رَفْرَفٍ قَدْمَلَأَ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ .[(اسناده صحيح) خ (۳۸۵۸) مختصرا]

ترجمہ: عبداللہ نے اس آیت کی تفسیر میں کہا ﴿مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَارَاٰى﴾ یعنی جھوٹ نہ دیکھا دل نے جو دیکھا کہا دیکھا رسول

اللہ ﷺ نے جبرائیل علیہ السلام کو ریشمی جوڑا پہنے ہوئے کہ بھر لیا تھا انہوں نے آسمان وزمین کو۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❁❁❁❁

(٣٢٨٤) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﴿ اَلَّذِیْنَ یَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ اِلَّا اللَّمَمَ ﴾ قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ ﷺ ((إِنْ تَغْفِرِ اللّٰهُمَّ تَغْفِرْ جَمًّا، وَأَیُّ عَبْدٍ لَكَ لَا أَلَمَّا)) . (اسنادہ صحیح) تخریج المشکاۃ (٢٣٤٩) التحقیق الثانی)

ترجمہ: ابن عباس رضی اللہ عنہما نے آیت مذکورہ کی تفسیر میں کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اگر بخشتا ہے تو اے پروردگار تو بخش دے سب گناہ اور کون بندہ تیرا ایسا ہے کہ جو آلودہ نہ ہوا ہو گناہ میں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر زکریا بن اسحاق کی روایت سے۔

مترجم: پوری آیت یوں ہے ﴿ وَلِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ لِیَجْزِیَ الَّذِیْنَ اَسَآءُوْا بِمَا عَمِلُوْا وَیَجْزِیَ الَّذِیْنَ اَحْسَنُوْا بِالْحُسْنٰی ۝ اَلَّذِیْنَ یَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ اِلَّا اللَّمَمَ اِنَّ رَبَّكَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ هُوَ اَعْلَمُ بِكُمْ اِذْ اَنْشَاَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ ﴾ الْاٰیَةَ۔ یعنی اللہ ہی کا ہے جو ہے آسمانوں میں اور زمین میں تا وہ بدلہ دے برائی والوں کو ان کے کیے کا اور بدلہ دے بھلائی والوں کو بھلائی سے جو بچتے ہیں بڑے گناہوں سے اور بے حیائی کے کاموں سے مگر کچھ آلودگی بے شک تیرے رب کی بخشش میں سمائی ہے اور وہ تم کو خوب جانتا ہے جب بنا نکالا تم کو زمین سے۔ انتہیٰ۔ اس آیت میں بشارت ہے کہ جو کبیرہ گناہوں سے اور فواحش سے بچتا رہا اس کے صغائر معاف ہیں۔ اَللّٰهُمَّ ادْخِلْنَا فِیْهِمْ۔

خاتمہ: سورۂ والنجم میں قسم ہے نجم کی اور تعریف ہے جبریل علیہ السلام کی اور ملاقات ان کی نبی ﷺ کے ساتھ اور نفی کذب کی نبی سے اور ذکر لات وعزیٰ اور منات کا اور آخرت اور دنیا اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہونا اور شفاعت نہ ہونا بغیر اذن کے اور انثیٰ کہنا کافروں کا ملائکہ کو اور کام نہ آنا گمان کا حق کے روبرو امر دنیا سے اعراض کرنے کا وعدہ مغفرت صغائر کا علم اللہ کا بیان مذمت اس جو حق سے منہ موڑے بیان ابراہیم اور موسیٰ کے صحیفوں کا بیان انسان کی سعی کا ہنسنا رونا موت وزندگی اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہونا خلق انسان کا بیان عاد اولیٰ کے ہلاک کا اور ثمود اور قوم نوح اور مؤتفکات کا بیان نذیر ہونا ہمارے نبی ﷺ کا قرب قیامت امر سجدہ۔

❁❁❁❁

٥٤۔ باب: وَمِنْ سُوْرَةِ الْقَمَرِ

تفسیر سورۂ قمر

(٣٢٨٥) عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: بَیْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِمِنًی فَانْشَقَّ الْقَمَرُ فِلْقَتَیْنِ: فِلْقَةً مِنْ وَرَاءِ

الْجَبَلِ وَفِلْقَةً دُوْنَهُ فَقَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِشْهَدُوْا)) يَعْنِيْ ﴿ إِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ ﴾. (اسناده صحيح)

ترجمہ: ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے منیٰ میں کہ چاند شق ہو گیا (یعنی آپ کے معجزہ سے) اور دو ٹکڑے ہو گیا ایک پہاڑ کے اس پار اور ایک اس پار اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا گواہ رہو مراد لیتے تھے آپ اس کو کہ قریب آ گئی قیامت اور پھٹ گیا چاند۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۳۲۸۶) عَنْ أَنَسٍ قَالَ : سَأَلَ أَهْلُ مَكَّةَ النَّبِيَّ ﷺ آيَةً فَانْشَقَّ الْقَمَرُ بِمَكَّةَ مَرَّتَيْنِ فَنَزَلَتْ ﴿ إِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ ﴾ إِلٰى قَوْلِهٖ ﴿ سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ ﴾ .[(اسناده صحيح) دون قوله فنزلت)]

ترجمہ: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا سوال کیا اہل مکہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک معجزہ کا پس شق ہو گیا چاند مکہ میں دو بار پس اتری آیت ﴿ إِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ ﴾ سے ﴿ وَ سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ ﴾ تک۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۳۲۸۷) عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ : انْشَقَّ الْقَمَرُ عَلٰى عَهْدِ لَنَا النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِشْهَدُوْا)).

(اسناده صحيح)

ترجمہ: ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں چاند شق ہوا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: گواہ رہو۔

فائدہ : یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۳۲۸۸) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : انْفَلَقَ الْقَمَرُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِشْهَدُوْا)).

(اسناده صحيح)

ترجمہ: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں چاند شق ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: گواہ رہو۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۳۲۸۹) عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، قَالَ: انْشَقَّ الْقَمَرُ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى صَارَ فِرْقَتَيْنِ عَلٰى هٰذَا الْجَبَلِ وَعَلٰى هٰذَا الْجَبَلِ فَقَالُوْا : سَحَرَنَا مُحَمَّدٌ. فَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَئِنْ كَانَ سَحَرَنَا فَمَا يَسْتَطِيْعُ أَنْ يَّسْحَرَ النَّاسَ كُلَّهُمْ. (صحیح الاسناد)

ترجمہ: جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا چاند رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں دو ٹکڑے ہو گیا ایک ٹکڑا اس پہاڑ پر ایک اس پہاڑ پر کافر کہنے لگے جادو کیا ہم پر محمدؐ نے اور بعض نے کہا ہم پر کیا ہوگا تو سب پر تھوڑا ہی کر سکے گا پھر جو لوگ باہر سے آئے انہوں نے خبر دی۔

فائدہ: یہ حدیث روایت کی ہے بعض نے حصین سے انہوں نے جبیر سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا سے یعنی جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے مانند اس کے۔

❀❀❀❀

(۳۲۹۰) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ : جَاءَ مُشْرِكُوْ قُرَيْشٍ يُخَاصِمُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِي الْقَدَرِ فَنَزَلَتْ ﴿ يَوْمَ يُسْحَبُوْنَ فِي النَّارِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ ذُوْقُوْا مَسَّ سَقَرَ o إِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنَاهُ بِقَدَرٍ ﴾ .

(اسناده صحيح) ظلال الجنة (۳۴۹)

ترجمہ: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا مکے کے مشرک قریش رسول اللہ ﷺ کے پاس تقدیر کے بارے میں لڑتے آئے اور یہ آیت اتری جس دن کھینچے جائیں گے وہ آگ میں اپنے مونہوں کے بل چکھو عذاب دوزخ کا ہم نے پیدا کی ہر چیز تقدیر کے مطابق۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

خاتمہ: سورۂ قمر ایک بدر منور ہے ہر ہر آیت اس کی نورانی اختر مضامین منورہ اس کے یہ ہیں قرب قیامت کا اور انشقاق قمر کا بیان، حشر کا بیان کچھ حال نوح علیہ السلام کا آسان ہونا قرآن کا ایک آیت سے چار بار بیان ہوا ہے قوم عاد کی ہلاکت تکذیب ثمود کی اور ہلاکت ان کی، بیان قوم لوط کا بیان آل فرعون کا، تلخی روز قیامت کی لوحِ محفوظ کا ذکر جنات ونہر کا ذکر۔

❀❀❀❀

۵۵۔ باب: وَمِنْ سُوْرَةِ الرَّحْمٰنِ

تفسیر سورۂ الرحمٰن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(۳۲۹۱) عَنْ جَابِرٍ قَالَ : خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى أَصْحَابِهِ فَقَرَأَ عَلَيْهِمْ سُوْرَةَ الرَّحْمٰنِ مِنْ أَوَّلِهَا إِلٰى

آخرها فسكتوا، فقال : ((لقد قرأتها على الجن ليلة الجن فكانوا أحسن مردودا منكم، كنت كلما اتيت على قوله ﴿ فبأي آلاء ربكما تكذبان ﴾ قالوا: لا بشيء من نعمك ربنا نكذب فلك الحمد)). (اسناده حسن) سلسلة الاحاديث الصحيحة (٢١٥٠)

ترجمہ: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ اپنے اصحاب کی طرف نکلے اور ان کے آگے سورۂ رحمن اول سے آخر تک پڑھی اور اصحاب چپ رہے تب آپ نے فرمایا میں نے یہ سورۃ جنوں کے آگے پڑھی تو وہ مجھے اچھا جواب دینے والے تھے تم سے جب میں پہنچتا اللہ تعالیٰ کے اس قول پر ﴿ فبأي آلاء ربكما تكذبان ﴾ یعنی کس کس نعمتوں کو اپنے رب کی جھٹلاؤ گے تم دونوں وہ کہتے تھے نہیں جھٹلاتے تھے ہم تیری نعمتوں میں سے کسی چیز کو اے رب ہمارے اور سب تعریف تجھی کو ہے۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر ولید بن مسلم کی روایت سے کہ وہ زہیر بن محمد سے روایت کرتے ہیں، احمد بن زہیر نے کہا زہیر بن محمد جو شام کو گئے ہیں شاید وہ نہیں ہیں جن سے عراق کے لوگ روایت کرتے ہیں۔ گمان ہے کہ وہ دوسرے شخص ہیں کہ لوگوں نے ان کا نام بدل دیا اس لیے کہ وہ لوگ ان سے منکر حدیثیں روایت کرتے ہیں۔ اور سنا میں نے محمد بن اسماعیل بخاری سے کہتے تھے شام کے لوگ روایت کرتے ہیں گمان ہے زہیر بن محمد سے منکر روایتیں اور اہل عراق ان سے روایت کرتے ہیں حدیثیں قریب بصحت۔

خاتمہ: سورۃ الرحمن ایک دفتر ہے رحمت کا کہ اس میں تذکر بالآلاء سے بہت کچھ مذکور ہے۔ چنانچہ مضامین اس کے بہ ترتیب یہاں مسطور ہیں، تعلیم قرآن کی انسان کی پیدائش، شمس وقمر ونجم وشجر کا بیان، میزان وزمین کا بیان شکایت اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو جھٹلانے کی اکتیس (۳۱) مقام میں ایک آیت سے پیدائش جن وانس وربوبیت اللہ کی بہنا دریاؤں کا موتی ومرجان کا نکلنا کشتیوں کا چلنا زمین کے فنا کی خبر بقائے ذاتِ الٰہی، وعدہ قیامت قادر نہ ہونا انس وجن کا کہ آسمان وزمین سے نکل جائیں آسمان کا پھٹنا، قیامت میں سوال نہ ہونا جن وانس سے حال مجرموں کا وعدہ جنت کا ڈرنے والوں کے لیے اور بیان اس کی نعمتوں کا جیسے نہریں اور میوے اور فراش اور حوریں اور نخل اور رمان اور رفرف اور عبقری سے اور برکت اللہ کے نام کی۔

❀ ❀ ❀ ❀

٥٦۔ باب: ومن سورة الواقعة

سورۂ واقعہ کی تفسیر

بسم الله الرحمن الرحيم

(٣٢٩٢) عن أبي هريرة قال : قال رسول الله ﷺ : ((يقول الله : أعددت لعبادي الصالحين ما لا عين

رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ فَاقْرَءُ وا إِنْ شِئْتُمْ: ﴿ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَآءً بِمَا كَانُوْ يَعْمَلُوْنَ ﴾ وَفِي الْجَنَّةِ شَجَرَةٌ يَسِيرُ الرَّاكِبُ فِيْ ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لَا يَقْطَعُهَا، وَاقْرَءُ وْا إِنْ شِئْتُمْ: ﴿ وَظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ ﴾ وَمَوْضِعُ سَوْطٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا وَاقْرَأُوْا اِنْ شِئْتُمْ ﴿ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ﴾. (حسن صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (١٩٧٨)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تیار کی ہے میں نے اپنے نیک بندوں کے لیے ایسی چیز کہ نہ کسی نے دیکھی ہے اور نہ کسی کان نے سنی ہے اور نہ کسی کے دل میں اس کا خیال آیا ہے تمہارا جی چاہے تو پڑھی لو ﴿ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ ﴾ یعنی نہیں جانتا کوئی جی جو کہ تیار کی ہے اس کے لیے آنکھوں کی ٹھنڈک سے بدلا اس کے عملوں کا اور جنت میں ایک درخت ہے کہ سوار اس کے سایہ میں سو برس تک چلا جائے اور اس کو طے نہ کر سکے تمہارا جی چاہے پڑھ لو ﴿ وَظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ ﴾ یعنی جنتیوں کے لیے سایہ دراز اور ایک کوڑا رکھنے کی جگہ جنت میں بہتر ہے دنیا سے اور جو اس میں ہے تم چاہو تو پڑھ لو ﴿ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ ﴾ جو شخص دور کیا گیا دوزخ سے اور داخل ہوا جنت میں وہ اپنی مراد کو پہنچا اور دنیا کی زندگی تو دھوکے کا سامان ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(٣٢٩٣) عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً يَسِيرُ الرَّاكِبُ فِيْ ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لَا يَقْطَعُهَا وَاقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ: ﴿ وَظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ ۝ وَمَآءٍ مَّسْكُوْبٍ ﴾ .(اسناده صحيح)

ترجمہ: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں ایک درخت ہے کہ سوار اس کے سایہ میں سو برس چلا جائے اور اسے طے نہ کر سکے تمہارا جی چاہے تو پڑھ لو ﴿ وَظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ وَّمَآءٍ مَّسْكُوْبٍ ﴾ یعنی اور ان کے لیے سایہ دراز اور پانی بہایا گیا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور اس بارے میں ابو سعید سے بھی روایت ہے۔

❀❀❀❀

(٣٢٩٤) عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الخدرى رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ قَوْلِهٖ: ﴿ وَفُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ ﴾ قَالَ: ((ارْتِفَاعُهَا كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، وَمَسِيْرَةُ مَا بَيْنَهُمَا خَمْسُمِائَةِ عَامٍ)).

(اسناده ضعيف) التعليق الرغيب: ٤/٢٦٢) (اس کی سند دراج عن ابی الہیثم کی وجہ سے ضعیف ہے)

ترجمہ: ابوسعید نے نبی ﷺ سے اس آیت کی تفسیر میں روایت کیا ﴿وَفُرُشٍ مَّرْفُوعَةٍ﴾ یعنی بچھونے اونچے (یعنی جنتیوں کے) فرمایا آپ نے بلندی ان کی ایسی ہے جیسے زمین سے آسمان اور ان دونوں کے درمیان میں فاصلہ ہے پانچ سو برس کا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر رشدین کی روایت سے اور بعض اہل علم نے اس حدیث کے معنی یوں کہے ہیں کہ بلندی ان بچھونوں کی ایک دوسرے سے ایسی ہے جیسے زمین سے آسمان کہا بلندی فرش مرفوعہ کے درجوں میں ایسی ہے کہ ایک درجے سے دوسرا درجہ ایسا ہے جیسے زمین سے آسمان۔

❀❀❀❀

(۳۲۹۵) عَنْ عَلِيٍّ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((﴿ وَتَجْعَلُوْنَ رِزْقَكُمْ أَنَّكُمْ تُكَذِّبُوْنَ ﴾ قَالَ : شُكْرَكُمْ تَقُوْلُوْنَ: مُطِرْنَا بِنَوْءِ كَذَا وَكَذَا، وَبِنَجْمِ كَذَا وَكَذَا)). (ضعیف الاسناد) [قال شعیب الارناؤط اسنادہ حسن]

ترجمہ: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ﴿وَتَجْعَلُوْنَ رِزْقَكُمْ﴾ یعنی ٹھہراتے ہو تم رزق اپنا یہ کہ جھٹلاتے ہو فرمایا آپ نے یعنی ٹھہراتے ہو شکر اپنے رزق کا جھٹلانا کہ کہتے ہو مینہ برسا ہم پر فلانے ستارے کے سبب سے اور فلانے ستارے کے سبب سے اور ایسا ویسا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ اور روایت کی سفیان نے عبدالاعلیٰ سے یہ حدیث اسی سند سے اور مرفوع نہ کیا اس کو۔

مترجم: یعنی اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے پانی دیتا ہے لوگ اس کے فضل سے منکر ہو کر نچھتروں اور تاروں کی طرف سے جانتے ہیں یہی ان کا جھٹلانا ہے اللہ کی نعمتوں کو۔

❀❀❀❀

(۳۲۹۶) عَنْ أَنَسٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ قَوْلِهِ : ﴿إِنَّا أَنْشَأْنَاهُنَّ إِنْشَاءً﴾ قَالَ : ((إِنَّ مِنَ الْمُنْشَآتِ اللَّائِي كُنَّ فِي الدُّنْيَا عَجَائِزَ عُمْشًا رُمْصًا)).

(ضعیف الاسناد) (اس میں موسیٰ بن عبیدہ الربذی اور یزید بن ابان دونوں ضعیف ہیں)

ترجمہ: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ﴿إِنَّا أَنْشَأْنَاهُنَّ إِنْشَاءً﴾ کی تفسیر میں فرمایا کہ نئی اٹھان والی عورتوں میں سے ہیں وہ عورتیں بھی جو دنیا میں بڑھیاں چندھی دھندھی تھیں۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مرفوع مگر موسیٰ بن عبیدہ کی روایت سے اور موسیٰ بن عبیدہ اور یزید بن ابان رقاشی ضعیف ہیں حدیث میں۔

مترجم: ﴿إِنَّا أَنْشَأْنَاهُنَّ إِنْشَاءً﴾ یعنی اٹھایا ہم نے ان کو نئی اٹھان اور اس آیت میں بیان ہے جنت کی عورتوں کا آپ نے فرمایا کہ یہ دنیا ہی کی عورتیں ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے ان کو دوبارہ ایک عمدہ صورت میں پیدا کیا۔

❀❀❀❀

(٣٢٩٧) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : قَالَ أَبُوبَكْرٍ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ شِبْتَ. قَالَ : ((شَيَّبَتْنِي هُوْدٌ وَالْوَاقِعَةُ وَالْمُرْسَلَاتُ وَ﴿ عَمَّ يَتَسَآءَلُوْنَ ﴾ وَ ﴿ إِذَاالشَّمْسُ كُوِّرَتْ ﴾)).

(اسناده صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (٩٥٥)

ترجمہ: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ اے رسول اللہ کے آپ بوڑھے ہوگئے فرمایا آپ نے بوڑھا کر دیا مجھ کو سورۂ ہود، واقعہ، مرسلات، عم يتسآء لون اور اذا الشمس کورت نے۔ یعنی ان میں جو قیامت کی خبریں ہیں اور عذاب کی آیتیں ان سے میں بوڑھا ہو گیا۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اسے ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت سے مگر اسی سند سے۔ اور روایت کی علی بن صالح نے یہ حدیث ابواسحاق سے انہوں نے ابوجحیفہ سے مانند اس کے۔ اور روایت کی کسی نے ابواسحاق سے انہوں نے ابومیسرہ سے کچھ تھوڑی سی حدیث اس میں سے مرسلاً۔ خاتمہ: سورۂ واقعہ میں احوال قیامت سے مذکور ہے خافضہ اور رافعہ ہونا اس کا اور زمین کا لرزنا اور پہاڑوں کا ریزہ ریزہ ہونا اور تقسیم اہل حشر کی اصحاب میمنہ اور میسرہ اور سابقین کی طرف اور حال تینوں گروہ کا اور جنت کی چیزوں سے بیان تختوں کا اور غلمان، کوزوں، صراحیوں، پیالوں، میووں اور پرندوں کے گوشت اور حور کا اور وعدہ سدر، طلح، ظل اور فواکہ وغیرہ کا ان کے لیے اور احوال نار سے بیان سموم و حمیم اور ظل کا اور زقوم اور شراب حمیم کا اور بیان انسان کی پیدائش کا منی سے اور بیان حرث و زراعت کا اور بیان درخت سے آگ نکلنے کا حکم تسبیح کا تذکیر موت کے ساتھ موت مقربین اور اصحاب یمین اور مکذبین کی، امر تسبیح کا۔

❀❀❀❀

٥٧۔ باب: وَمِنْ سُوْرَةِ الْحَدِيْدِ

تفسیر سورۂ حدید

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(٣٢٩٨) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : بَيْنَمَا نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ جَالِسٌ وَأَصْحَابُهُ، إِذْ اتٰى عَلَيْهِمْ سَحَابٌ فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ : ((هَلْ تَدْرُوْنَ مَا هٰذَا))؟ قَالُوْا: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: ((هٰذَا الْعَنَانُ. هٰذِهِ زَوَايَا الْأَرْضِ يَسُوْقُهُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى إِلٰى قَوْمٍ لَا يَشْكُرُوْنَهُ وَلَا يَدْعُوْنَهُ))، ثُمَّ قَالَ : ((هَلْ تَدْرُوْنَ مَا فَوْقَكُمْ))؟ قَالُوْا : اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ، قَالَ : ((فَإِنَّهَا الرَّقِيْعُ سَقْفٌ مَحْفُوْظٌ وَمَوْجٌ مَكْفُوْفٌ)). ثُمَّ قَالَ: ((هَلْ تَدْرُوْنَ كَمْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهَا؟)) قَالُوْا : اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ، قَالَ : ((بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهَا مَسِيْرَةُ خَمْسِمِائَةِ سَنَةٍ)). ثُمَّ قَالَ : ((هَلْ تَدْرُوْنَ مَا فَوْقَ ذٰلِكَ؟)) قَالُوْا : اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ. قَالَ : ((فَإِنَّ فَوْقَ ذٰلِكَ سَمَائَيْنِ مَا بَيْنَهُمَا مَسِيْرَةُ خَمْسِمِائَةِ عَامٍ)) حَتّٰى عَدَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ

((مَا بَيْنَ كُلِّ سَمَائَيْنِ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ))، ثُمَّ قَالَ : ((هَلْ تَدْرُوْنَ مَا فَوْقَ ذٰلِكَ))؟ قَالُوْا: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ. قَالَ : ((فَإِنَّ فَوْقَ ذٰلِكَ الْعَرْشَ وَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ السَّمَاءِ بُعْدُ مَا بَيْنَ سَمَائَيْنِ)) ثُمَّ قَالَ : ((هَلْ تَدْرُوْنَ مَا الَّذِيْ تَحْتَكُمْ))؟ قَالُوْا : اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ. قَالَ : ((فَإِنَّهَا الْأَرْضُ)). ثُمَّ قَالَ : ((هَلْ تَدْرُوْنَ مَا الَّذِيْ تَحْتَ ذٰلِكَ))؟ قَالُوْا : اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ. قَالَ : ((فَإِنَّ تَحْتَهَا أَرْضًا أُخْرٰى بَيْنَهُمَا مَسِيْرَةُ خَمْسِمِائَةِ سَنَةٍ)) حتىٰ عَدَّ سَبْعَ أَرْضِيْنَ بَيْنَ كُلِّ أَرْضِيْنَ مَسِيْرَةُ خَمْسِمِائَةِ سَنَةٍ)) ثُمَّ قَالَ : ((وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَوْ أَنَّكُمْ دَلَّيْتُمْ بِحَبْلٍ إِلَى الْأَرْضِ السُّفْلٰى لَهَبَطَ عَلَى اللّٰهِ)). ثُمَّ قَرَأَ: ﴿ هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴾ . (اسناده ضعيف) ظلال الجنة (٥٧٨) حسن بصری مدلس ہے اوراس کا ابو ہریرہؓ سے سماع ثابت نہیں)

ترجمہ: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا ایک بار نبی ﷺ اور اصحاب آپ کے بیٹھے تھے کہ ان پر ایک بدلی آئی آپ نے فرمایا تم جانتے ہو یہ کیا ہے لوگوں نے کہا اللہ اور رسول اس کا خوب جانتے ہیں فرمایا آپ نے یہ عنان ہے اور پنہر اونٹ ہیں زمین کے اللہ تعالیٰ ان کو ہانکتا ہے ایسے لوگوں کی طرف جو اس کا شکر نہیں بجالاتے اور نہ اس کو پکارتے ہیں پھر آپ نے فرمایا تم جانتا ہو کیا ہے تمہارے اوپر لوگوں نے عرض کی اللہ اور رسول اس کا خوب جانتے ہیں فرمایا آپ نے یہ رقیع ہے اونچی چھت جنوں سے حفاظت کی گئی ہے اور موج ہے روکی گئی ہے بغیر ستون کے ٹھہرے ہوئے ہے پھر فرمایا آپؐ نے کیا جانتا ہو تم کتنا فاصلہ ہے تمہارے اور اس کے درمیان لوگوں نے عرض کی کہ اللہ اور رسول خوب جانتے ہیں فرمایا آپؐ نے تمہارے اور اس کے درمیان پانچ سو برس کی راہ ہے پھر فرمایا تم جانتے ہو کیا ہے اس کے اوپر بولے اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہیں فرمایا اس پر دو آسمان ہیں جن کے درمیان میں پانچ سو برس کا فاصلہ ہے یہاں تک کہ گنے آپ نے سات آسمان ہر دو آسمان کے درمیان میں اتنا فرق ہے جتنا آسمان و زمین کے درمیان میں پھر فرمایا آپ نے تم جانتے ہو کیا ہے اوپر اس کے انہوں نے عرض کیا اللہ اور رسول اس کا خوب جانتے ہیں فرمایا آپ نے اوپر اس کے عرش ہے کہ عرش اور آسمان کے درمیان میں اتنی دوری ہے کہ جتنی دو آسمانوں کے درمیان میں پھر فرمایا آپ نے کیا جانتے ہو تم کہ تمہارے نیچے کیا ہے لوگوں نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں فرمایا آپؐ نے یہ زمین ہے پھر فرمایا جانتے ہو تم کیا ہے اس کے نیچے لوگوں نے عرض کی اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہیں فرمایا آپ نے اس کے نیچے دوسری زمین ہے کہ ان دونوں کے درمیان میں پانچ سو برس کا رستہ ہے یہاں تک کہ گنی آپ نے سات زمین ہر دو زمین میں پانچ سو برس کی راہ ہے۔ پھر فرمایا آپؐ نے قسم ہے اس پروردگار کی کہ جان محمد کی اس کے ہاتھ میں اگر ڈالو تم ایک سی زمین کے نیچے کی طرف تو اترے وہ اللہ پر پھر پڑھی آپ نے یہ آیت ﴿هو الاول﴾ سے ﴿علیم﴾ تک۔ یعنی وہی اول ہے آخر ہے اور وہی ظاہر ہے اور

باطن ہے اور وہ ہر چیز پر خبردار ہے۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے اس سند سے۔ اور مروی ہے ایوب اور یونس عبید اور علی بن زید سے کہ انہوں نے کہا حسن کو سماع نہیں ابوہریرہؓ سے اور تفسیر کی اس کی بعض اہلِ علم نے اور کہا ہے کہ مراد یہ ہے کہ اتری وہ رسی اللہ کے علم پر اور اس کی قدرت پر اور حکومت اس کی ہر جگہ ہے اور وہ اپنے عرش پر ہے جیسا کہ اس نے وصف کیا اپنی ذات کا کتاب میں۔

خاتمہ: اس حدیث میں تصریح ہے کہ اللہ تعالیٰ کو ماورائے عالم سے احاطہ ذاتی حاصل ہے اور یہ منافی نہیں استواء علی العرش کے جیسا کہ بعض لوگوں نے سمجھا ہے اس لیے کہ اس سے ذاتِ مقدس کا زمین پر ہونا یا عالم میں ہونا ثابت نہیں ہوتا جیسا کہ مقصود ہے مستولین کا اور اس صورت میں تاویل کی بھی ضرورت نہیں اور اگر تاویل کی جائے تو وہی تاویل صحیح ہے جو ترمذی رحمہ اللہ نے اہلِ علم سے روایت کی اور اس آیت کا پڑھنا بھی مؤید اس تاویل کا ہے کہ اس میں بھی علم کا ذکر ہے معلوم ہوا کہ مقصود آپ کو عموم علم بیان کرنا ہے اللہ تعالیٰ شانہ کا نہ ہر جگہ اس کی ذات کا ہونا جیسا کہ فرقہ ضالہ جہمیہ کا عقیدہ فاسدہ اور سورۂ حدید میں مضامین ذیل مذکور ہیں: تسبیح آسمان وزمین کی چیزوں کی' چھ صفتیں اللہ تعالیٰ کی احیا اور امات اور ملک اور استواء علی العرش اور خلق اور علم اور چار نام اللہ تعالیٰ کے اول وآخر وظاہر وباطن' بیان رات اور دن کا' برابر نہ ہونا ان مجاہدین کا جنہوں نے فتح مکہ کے بعد جہاد کیا اور مال خرچا ان مجاہدین سے جنہوں نے قبل فتح یہ کام کیا ترغیب مال خرچ کرنے کی جہاد میں' پل صراط پر سے مؤمنوں کے گزرنے کا بیان' قبول نہ ہونا کافروں اور منافقوں کے فدیہ کا خشوع کا وقت آ جانا مؤمنوں کے لیے' قسوت قلب کا بیان فضیلت صدقہ اور انفاق مال کی' صدیق اور شہداء کا بیان' وعید جہنم کی کافروں کے لیے حیاتِ دنیا کا بیان وعدہ جنت مؤمنوں کے لیے دخول جنت محض فضلِ رب العزت پر ہے لوح محفوظ میں' جمیع مصائب کا مکتوب ہونا' مختال وفخور وبخیل کی مذمت رسولوں کا بھیجنا بندوں کی ہدایت کے لیے لوہے کا بیان' نوح وابراہیم کا مختصر بیان' متبعان انجیل کی نرم دلی رہبانیت کا بیان اللہ تعالیٰ کے فضل کا بیان۔

❀❀❀❀

۵۸۔ باب: وَمِنْ سُوْرَةُ الْمُجَادَلَه

تفسیر سورۂ مجادلہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(۳۲۹۹) عَنْ سَلَمَةَ بْنِ صَخْرٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ : كُنْتُ رَجُلًا قَدْ أُوتِيتُ مِنْ جِمَاعِ النِّسَاءِ مَا لَمْ يُؤْتَ غَيْرِي، فَلَمَّا دَخَلَ رَمَضَانُ تَظَاهَرْتُ مِنْ إِمْرَأَتِي حَتَّى يَنْسَلِخَ رَمَضَانُ فَرَقًا مِنْ أَنْ أُصِيبَ مِنْهَا فِي لَيْلِي فَأَتَتَابَعَ فِي ذٰلِكَ إِلَى أَنْ يُدْرِكَنِي النَّهَارُ وَأَنَا لَا أَقْدِرُ أَنْ أَنْزِعَ، فَبَيْنَمَا هِيَ تَخْدِمُنِي ذَاتَ لَيْلَةٍ إِذْ تَكَشَّفَ لِي مِنْهَا شَيْءٌ فَوَثَبْتُ عَلَيْهَا فَلَمَّا أَصْبَحْتُ غَدَوْتُ عَلَى قَوْمِي فَأَخْبَرْتُهُمْ خَبَرِي فَقُلْتُ : انْطَلِقُوا مَعِي إِلَى

رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَأُخْبِرَهُ بِأَمْرِیْ، فَقَالُوْا : لَا وَاللّٰهِ! لَا تَفْعَلْ، نَتَخَوَّفُ أَنْ يَنْزِلَ فِيْنَا قُرْآنٌ أَوْ يَقُوْلَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَقَالَةً يَبْقَى عَلَيْنَا عَارُهَا، وَلٰكِنِ اذْهَبْ أَنْتَ فَاصْنَعْ مَا بَدَالَكَ، قَالَ : فَخَرَجْتُ فَأَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَأَخْبَرْتُهُ خَبَرِیْ فَقَالَ : ((**أَنْتَ بِذَاكَ ؟**)) قُلْتُ أَنَا بِذَاكَ، قَالَ : ((**أَنْتَ بِذَاكَ**))؟ قُلْتُ أَنَا بِذَاكَ، قَالَ : ((**أَنْتَ بِذَاكَ**))؟ قُلْتُ أَنَا بِذَاكَ وَهَا أَنَاذَا أَنَذَا فَأَمْضِ فِيَّ حُكْمَ اللّٰهِ فَإِنِّیْ صَابِرٌ لِذَلِكَ قَالَ : ((**أَعْتِقْ رَقَبَةً**)). قَالَ : فَضَرَبْتُ صَفْحَةَ عُنُقِیْ بِيَدَيَّ فَقُلْتُ : لَا وَالَّذِیْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ! مَا أَصْبَحْتُ أَمْلِكُ غَيْرَهَا، قَالَ : ((**فَصُمْ شَهْرَيْنِ**))، قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! وَهَلْ أَصَابَنِیْ مَا أَصَابَنِیْ إِلَّا فِی الصِّيَامِ، قَالَ : ((**فَأَطْعِمْ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا**))، قُلْتُ وَالَّذِیْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَقَدْ بِتْنَا لَيْلَتَنَا هٰذِهِ وَحْشَی مَالَنَا عَشَاءٌ قَالَ : ((**اذْهَبْ إِلٰی صَاحِبِ صَدَقَةِ بَنِیْ زُرَيْقٍ فَقُلْ لَهُ فَلْيَدْفَعْهَا إِلَيْكَ، فَأَطْعِمْ عَنْكَ مِنْهَا وَسْقًا سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا، ثُمَّ اسْتَعِنْ بِسَائِرِهٖ عَلَيْكَ وَعَلٰی عِيَالِكَ**))، قَالَ : فَرَجَعْتُ إِلٰی قَوْمِیْ فَقُلْتُ : وَجَدْتُ عِنْدَكُمُ الضِّيْقَ وَسُوْءَ الرَّأْيِ وَوَجَدْتُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ السَّعَةَ وَالْبَرَكَةَ، أَمَرَلِیْ بِصَدَقَتِكُمْ فَادْفَعُوْهَا إِلَیَّ، فَدَفَعُوْهَا إِلَیَّ . (اسناده صحيح) ارواء الغليل (٢٠٩١) صحيح أبی داود (١٩١٧)

ترجمہ: سلمہ بن صخر انصاری سے روایت ہے انہوں نے کہا میں ایسا مرد تھا کہ جماع میں میری ایسی حالت ہوتی کہ کسی کی نہ ہوتی پھر جب رمضان آیا ظہار کیا میں نے اپنی بیوی سے (یعنی کہا کہ تو مجھ پر ایسی حرام ہے جیسے ماں کی پیٹھ) یہاں تک کہ گزرے رمضان اس خوف سے کہ اگر کہیں شروع کروں میں اس سے جماع رات کو تو تار بندھا رہے گا اس کا میری طرف سے یہاں تک کہ آ جائے مجھ پر دن اور نہ ہو سکے گا مجھ میں سے کہ میں اس کو چھوڑوں تو ایک رات وہ میری خدمت کر رہی تھی کہ کھل گئی اس کی کوئی چیز (بعض روایت میں ہے کہ کھل گئی پازیب اس کی) اور میں اس پر کودا (یعنی جماع کیا اس سے) پھر جب صبح ہوئی اپنی قوم کے پاس آیا اور ان کو اپنے حال کی خبر دی اور میں نے کہا میرے ساتھ چلو رسول اللہ ﷺ کے پاس تا کہ میں اپنے حال سے ان کو خبر دوں تو میری قوم نے کہا ہم نہ جائیں گے قسم ہے اللہ کی ہم ڈرتے ہیں کہ ایسا نہ ہو اترے ہمارے حق میں قرآن یا فرمائیں رسول اللہ ﷺ کوئی ایسی بات کہ اس کی عار باقی رہے ہم پر لیکن تو جا اور جو مناسب ہو کہہ۔ کہا راوی نے کہ پھر نکلا میں اور حاضر ہوا آپ کے پاس اور خبر دی میں نے ان کو اپنے حال کی آپ نے فرمایا تو ہی نے ایسا کیا میں نے کہا میں نے ہی ایسا کیا اور تین بار فرمایا میں حاضر ہوں جاری کیجیے مجھ پر اللہ کا حکم میں اس پر ثابت رہنے والا ہوں آپ نے فرمایا آزاد کر ایک بردہ کہا راوی نے کہ میں نے اپنے چنبر گردن پر ہاتھ مارا اور عرض کی کہ قسم ہے اس پروردگار کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے میں مالک نہیں سوا اس کے کسی دوسرے کا فرمایا آپ نے کہ پھر روزہ رکھ دو مہینے کا میں نے عرض کی اے رسول اللہ کے مصیبت جو مجھے پہنچی ہے یہ روزے ہی میں تو پہنچی ہے فرمایا آپ نے کہ پھر کھلا و

ساٹھ مسکینوں کو میں نے کہا قسم ہے اللہ کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے کہ ہم خود آج کی رات بھوکے رہے کہ رات کا کھانا ہمارے پاس نہ تھا فرمایا آپؐ نے کہ جا اس کے پاس جو بنی زریق کی زکوٰۃ تحصیلتا ہے اور کہہ اس کو کہ دے وہ تجھ کو سو کھلا دے تو اس میں سے اپنی طرف سے ساٹھ مسکینوں کو اور باقی اس میں سے خرچ کر تو اپنے اوپر اور اپنے عیال پر۔ کہا راوی نے کہ پھر گیا میں اپنی قوم کے پاس اور کہا میں نے کہ پائی میں نے تمہارے پاس تنگی اور بری تجویز اور پائی میں نے رسول اللہ ﷺ کے پاس کشادگی اور برکت' حکم کیا ہے مجھ کو کہ تم لوگ اپنی زکوٰۃ مجھے دو، سو دی انہوں نے اپنی زکوٰۃ مجھ کو۔

فائدہ : یہ حدیث حسن صحیح ہے کہا محمد بن سلیمان بن یسار نے نہیں سنا میرے نزدیک سلمہ بن صخر سے اور کہا انہوں نے کہ سلمہ بن صخر کو سلمان بن صخر بھی کہتے ہیں اور اس باب میں خولہ بن ثعلبہ سے بھی روایت ہے۔

مترجم: اس حدیث میں تصریح ہے کہ یہ کفارہ ہے ظہار کا نہ روزہ رمضان کا۔ اور بعض روایتوں میں سلمہ بن صخر کا نام نہیں آیا فقط راوی نے یہی کہا کہ ایک شخص آیا اور اس نے یوں بیان کیا۔ الیٰ آخر الحدیث۔ پس جمہور نے ان دونوں روایتوں کو جدا جدا شخصوں کا قصہ سمجھا ہے اور ایک کو محمول کیا ہے ظہار پر ایک کو روزہ رمضان کے کفارہ پر اور بعض محققین کے نزدیک دونوں بار ایک ہی شخص کا حال ہے اور واقعہ بھی ایک ہے پس استدلال کیا ہے اس سے فقط کفارہ ظہار پر اور نہیں پائی کوئی تصریح روزہ رمضان کے کفارہ کی۔ اور وسق ایک ٹوکرا ہے کہ ساٹھ صاع کھجور اس میں آتی ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(٣٣٠٠) عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ : ﴿ لَمَّا نَزَلَتْ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا إِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُوْلَ فَقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوٰكُمْ صَدَقَةً ﴾ قَالَ لِيَ النَّبِيُّ ﷺ ((مَا تَرٰى؟ دِيْنَارًا؟)) قُلْتُ : لَا يُطِيْقُوْنَهُ، قَالَ : ((فَنِصْفُ دِيْنَارٍ؟)) قُلْتُ : لَا يُطِيْقُوْنَهُ، قَالَ: ((فَكَمْ))؟ قُلْتُ شَعِيْرَةٌ، قَالَ: ((إِنَّكَ لَزَهِيْدٌ))، قَالَ : فَنَزَلَتْ ﴿ ءَاَشْفَقْتُمْ أَنْ تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوٰكُمْ صَدَقَاتٍ ﴾ الْآيَة قَالَ فَبِيْ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ . [(ضعيف الاسناد) اس میں علی بن علقمہ کا سماع سیدنا علی سے محل نظر ہے اور ثوری مدلس کا عنعنہ بھی ہے

ترجمہ: علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا جب یہ آیت اتری ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا إِذَا نَاجَيْتُمُ﴾ یعنی اے ایمان والو! جب کان میں بات کرو رسولؐ کے تو آگے بھیجو اس سے پہلے صدقہ مجھ سے فرمایا نبی ﷺ نے کیا رائے ہے تیری (یعنی کیا صدقہ مقرر کیا جائے) ایک دینار میں نے عرض کی کہ لوگ طاقت نہ رکھیں گے اس کی فرمایا آدھا دینار میں نے عرض کی کہ لوگ طاقت نہ رکھیں گے اس کی آپ نے فرمایا پھر کتنا میں نے کہا ایک جو فرمایا آپ نے تو بہت کمی کرنے والا ہے پس اتری یہ آیت ﴿ أَشْفَقْتُمْ ﴾ کیا ڈر گئے تم کہ پہلے سے لا رکھو آگے مناجات اپنی کے صدقہ۔ آخر آیت تک۔ کہا حضرت علیؓ نے سو میرے اوپر فضل فرما کر ہلکا کر دیا اللہ تعالیٰ نے اس حکم کو (یعنی منسوخ ہو گیا)۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ ہم نہیں جانتے اس کو مگر اسی سند سے اور مراد ایک جو سے جو کے برابر سونا ہے۔

خاتمہ: سورۂ مجادلہ میں یہ مضامین ہیں' حال خولہ بنت ثعلبہ کا اور حکم ظہار کا وعید عذاب مہین کی اللہ اور رسول کی مخالفت کے لیے حشر کا حال' علم اللہ تعالیٰ کا اور معیت اس کی ہر صاحب نجویٰ کے ساتھ شکایت منافقان اہل نجویٰ کی' تحذیر ان کے حال کی جو بجائے سلام کے سام کہتے ہیں' جواز نجویٰ بر و تقویٰ کے لیے امر مجلسوں میں کھل کر بیٹھنے کا نسخ اس صدقہ کا جو نجویٰ کے لیے مامور ہوا تھا' تعریض ان لوگوں کے حال پر جو یہود سے دوستی رکھتے تھے اور بڑی مذمت کافروں سے محبت رکھنے کی وعدہ غلبہ کا رسولوں کے لیے' مؤمنوں کی شان سے نہیں کہ کافروں سے دوستی رکھیں اگرچہ ان کے اقارب ہوں اور فضیلت ایسے مؤمنوں کی۔

❀❀❀❀

(۳۳۰۱) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ يَهُوْدِيًا أَتٰى عَلٰى نَبِيِّ اللّٰهِ ﷺ وَأَصْحَابِهٖ فَقَالَ : اَلسَّامُ عَلَيْكُمْ، فَرَدَّ عَلَيْهِ الْقَوْمُ، فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ : ((**هَلْ تَدْرُوْنَ مَا قَالَ هٰذَا**))؟ قَالُوْا : اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ أَعْلَمُ، سَلَّمَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ. قَالَ : ((**لَا وَلٰكِنَّهٗ قَالَ: كَذَا وَكَذَا، رُدُّوْهُ عَلَيَّ**))، فَرَدُّوْهُ فَقَالَ: ((**قُلْتَ السَّامُ عَلَيْكُمْ**)) قَالَ : نَعَمْ ، قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ عِنْدَ ذٰلِكَ : ((**إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ فَقُوْلُوْا: عَلَيْكَ مَا قُلْتَ**)) قَالَ :﴿ **وَإِذَا جَآءُوْكَ حَيَّوْكَ بِمَا لَمْ يُحَيِّكَ بِهِ اللّٰهُ** ﴾. (اسناده صحيح) الارواء: ۵/۱۱۷.

ترجمہ: انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی نبی ﷺ اور ان کے صحابہ کے پاس آیا اور اس نے کہا السام علیکم (یعنی مری پڑے تم پر) اور جواب دیا لوگوں نے اس کو تب فرمایا نبی ﷺ نے تم جانتے ہو کہ اس نے کیا کہا انہوں نے کہا اللہ اور رسول اس کا خوب جانتا ہے، سلام کیا اس نے اے نبی اللہ کے آپ نے فرمایا نہیں بلکہ اس نے ایسا ویسا کہا سو تم مجھے جواب دو صحابہ نے آپ کو جواب دیا (یعنی نیت کی آپ کو جواب دینے کی کہ وہ لائق جواب نہ تھا) پھر آپ نے یہودی سے پوچھا کہ تم نے السام علیکم کہا اس نے کہا ہاں فرمایا اللہ کے نبیؐ نے اسی وقت سے کہ جب سلام کرے تم پر کوئی اہل کتاب سے تو تم اتنا ہی کہو اس کے جواب میں علیك ما قلت یعنی تجھی پر ہے جو تو نے کہا اور پڑھی آپ نے یہ آیت ﴿ واذا جاءُوك ﴾ یعنی جب آتے ہیں تیرے پاس یعنی اہلِ کتاب دعا دیتے ہیں تجھ کو ایسی جو نہیں دی تجھ کو اللہ تعالیٰ نے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

۵۹۔ باب: وَمِنْ سُوْرَةِ الْحَشْرِ

تفسیر سورۂ حشر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(۳۳۰۲) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : حَرَّقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نَخْلَ بَنِي النَّضِيْرِ وَقَطَّعَ وَهِيَ الْبُوَيْرَةُ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ ﴿ مَا

قَطَعْتُمْ مِنْ لِّيْنَةٍ أَوْ تَرَكْتُمُوْهَا قَآئِمَةً عَلٰى أُصُوْلِهَا فَبِإِذْنِ اللّٰهِ وَلِيُخْزِيَ الْفَاسِقِيْنَ ﴾)).

(اسناده صحيح) صحيح أبي داود (٢٣٥٤)

ترجمہ: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا جلا دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی نضیر کے کھجور کے درختوں کو اور کاٹ ڈالے اور اس مقام کا نام بویرہ تھا، سو اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت ﴿مَا قَطَعْتُمْ مِّنْ لِّيْنَةٍ﴾ سے آخر تک۔ یعنی نہیں کاٹا تم نے کوئی درخت کھجور کا اور نہ چھوڑا قائم اپنی جڑوں پر مگر اللہ کے حکم سے اور تا کہ ذلیل کرے وہ فاسقوں کو۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❁❁❁❁

(٣٣٠٣) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ: ﴿ مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لِّيْنَةٍ أَوْ تَرَكْتُمُوْهَا قَآئِمَةً عَلٰى أُصُوْلِهَا ﴾ قَالَ: اللِّيْنَةُ: النَّخْلَةُ ﴿ وَلِيُخْزِيَ الْفَاسِقِيْنَ ﴾ قَالَ: اسْتَنْزَلُوْهُمْ مِنْ حُصُوْنِهِمْ قَالَ: وَأُمِرُوْا بِقَطْعِ النَّخْلِ فَحَكَّ فِيْ صُدُوْرِهِمْ فَقَالَ الْمُسْلِمُوْنَ: قَدْ قَطَعْنَا بَعْضًا وَتَرَكْنَا بَعْضًا فَلَنَسْأَلَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ هَلْ لَنَا فِيْمَا قَطَعْنَا مِنْ أَجْرٍ، وَهَلْ عَلَيْنَا فِيْمَا تَرَكْنَا مِنْ وِزْرٍ؟ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ: ﴿مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لِّيْنَةٍ أَوْ تَرَكْتُمُوْهَا قَآئِمَةً عَلٰى أُصُوْلِهَا ﴾ اَلْآيَةَ . (صحيح الاسناد)

ترجمہ: ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس آیت کی تفسیر میں کہا ﴿ ما قطعتم ﴾ یعنی نہیں کاٹا تم نے کوئی لینہ یا چھوڑ دیا اس کو قائم اپنی جڑوں پر۔ کہا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے لینہ کھجور کا درخت ہے ﴿ وليخزى الفاسقين ﴾ یعنی تا کہ ذلیل کرے اللہ فاسقوں کو۔ کہا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اتار دیا ان کو مسلمانوں نے ان کے قلعوں سے کہا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اور جب حکم ہوا ان کو کھجور کے درختوں کے کاٹنے کا تو ان کے دل میں خیال آیا اور مسلمانوں نے کہا کہ کاٹے ہم نے بعض درخت اور چھوڑ دیئے بعض تو پوچھیں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جو درخت ہم نے کاٹے ہیں اس میں کچھ ثواب ہے اور جو چھوڑ دیئے ہیں اس میں کچھ عذاب ہے پس اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت ﴿ما قطعتم ﴾ سے آخر تک۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے حسن ہے۔ اور روایت کی بعض نے یہ حدیث حفص بن غیاث سے انہوں نے حبیب سے انہوں سعید بن جبیر سے مرسلاً۔ اور نہیں ذکر کیا اس سند میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کا۔ روایت کی ہم سے یہ حدیث عبداللہ بن عبدالرحمٰن نے انہوں نے ہارون بن معاویہ سے انہوں نے حفص سے انہوں نے حبیب بن ابی عمرہ سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً۔ کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث محمد بن اسماعیل بخاری نے مجھ سے سنی۔

مترجم: ترمذی رحمہ اللہ اس سند کی رو سے شیخ ہوئے بخاری کے فضل اللہ یوتیه من یشآء۔

❁❁❁❁

(۳۳۰۴) عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ بَاتَ بِهِ ضَیْفٌ فَلَمْ یَكُنْ عِنْدَهُ إِلَّا قُوْتُهُ وَقُوْتُ صِبْیَانِهِ فَقَالَ لِامْرَأَتِهِ: نَوِّمِی الصِّبْیَةَ وَأَطْفِئِی السِّرَاجَ وَقَرِّبِی لِلضَّیْفِ مَا عِنْدَكِ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآیَةُ: ﴿ وَیُؤْثِرُوْنَ عَلٰی أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ﴾ . (اسناده صحیح) سلسلة الاحادیث الصحیحة: ۳۲۷۲)

ترجمہ: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرد انصاری کے پاس ایک مہمان آیا اور اس کے پاس کھانا نہ تھا مگر اس کا اور اس کے لڑکوں کا، سو اس نے اپنی بیوی سے کہا کہ لڑکوں کو سلا دے اور چراغ بجھا دے اور مہمان کے آگے رکھ دے جو تیرے پاس ہو اس پر یہ آیت اتری ﴿ ویوثرون ﴾ یعنی مقدم رکھتے ہیں وہ اپنی جانوں پر اگرچہ ان کو بھوک ہو۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

خاتمہ: سورۂ حشر میں یہ مضامین ہیں حسب تفصیل ذیل تسبیح آسمان وزمین کی چیزوں کی' قصہ یہود بنی نضیر کا اور کاٹ ڈالنا ان کے درختوں کا تقسیم فے کی' حکم راضی رہنے کا رسول کے عطاء پر صفات مہاجرین اور انصار کے' اور حسن نصرت انصار کی صفات ان مؤمنوں کی کہ بعد انصار و مہاجرین کے آئیں گے منافقوں کا وعدہ کرنا بنی نضیر کے یہود سے کہ ہم تمہارے رفیق ہیں' امر تقویٰ اور فکر آخرت کا اور نہی اللہ سے غافل ہونے سے خاشع اور متصدع ہو جانا پہاڑ کا اگر اس پر قرآن اترے توحید الوہیت اور اسمائے الٰہی یعنی ملک وقدوس اور سلام ومہیمن اور عزیز وجبار ومتکبر وغیرہ تسبیح سمٰوت وارض کی۔

❀❀❀❀

۶۰۔ باب: وَمِنْ سُوْرَةِ الْمُمْتَحِنَةِ

سورۂ ممتحنہ کی تفسیر

(۳۳۰۵) عَنْ عُبَیْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِیْ رَافِعٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِیَّ بْنِ أَبِیْ طَالِبٍ یَقُوْلُ ﴿ بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنَا وَالزُّبَیْرَ وَالْمِقْدَادَ بْنَ الْأَسْوَدِ فَقَالَ ﴾ ((انْطَلِقُوْا حَتّٰی تَأْتُوْا رَوْضَةَ خَاخٍ فَإِنَّ بِهَا ظَعِیْنَةً مَعَهَا كِتَابٌ فَخُذُوْهُ مِنْهَا فَأْتُوْنِیْ بِهِ)) فَخَرَجْنَا تَتَعَادٰی بِنَا خَیْلُنَا حَتّٰی أَتَیْنَا الرَّوْضَةَ فَإِذَا نَحْنُ بِالظَّعِیْنَةِ فَقُلْنَا ﴿ أَخْرِجِی الْكِتَابَ فَقَالَتْ ﴾ مَا مَعِیَ مِنْ كِتَابٍ، فَقُلْنَا لَتُخْرِجِنَّ الْكِتَابَ أَوْ لَتُلْقِیَنَّ الثِّیَابَ، قَالَ: فَأَخْرَجَتْهُ مِنْ عِقَاصِهَا، قَالَ فَأَتَیْنَا بِهِ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَإِذَا هُوَ: مِنْ حَاطِبِ بْنِ أَبِیْ بَلْتَعَةَ إِلٰی أُنَاسٍ مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ بِمَكَّةَ، یُخْبِرُهُمْ بِبَعْضِ أَمْرِ النَّبِیِّ ﷺ، فَقَالَ: ((مَا هٰذَا یَا حَاطِبُ))؟ قَالَ: لَا تَعْجَلْ عَلَیَّ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنِّیْ كُنْتُ امْرَاءً مُلْصَقًا فِیْ قُرَیْشٍ وَلَمْ أَكُنْ مِنْ أَنْفُسِهَا وَكَانَ مَنْ مَعَكَ مِنَ الْمُهَاجِرِیْنَ لَهُمْ قَرَابَاتٌ یَحْمُوْنَ بِهَا أَهْلِیْهِمْ وَأَمْوَالَهُمْ بِمَكَّةَ فَأَحْبَبْتُ إِذْ فَاتَنِیْ ذٰلِكَ مِنْ نَسَبٍ فِیْهِمْ أَنْ أَتَّخِذَ فِیْهِمْ یَدًا یَحْمُوْنَ بِهَا قَرَابَتِیْ وَمَا فَعَلْتُ ذٰلِكَ كُفْرًا وَارْتِدَادًا عَنْ دِیْنِیْ وَلَا رِضًا بِالْكُفْرِ، فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ: ((

صَدَقَ))، فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: دَعْنِي يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! أَضْرِبْ عُنُقَ هٰذَا الْمُنَافِقِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنَّهُ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا فَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ اللّٰهَ اطَّلَعَ عَلٰى أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ: اعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ)). قَالَ: وَفِيْهِ أُنْزِلَتْ هٰذِهِ السُّوْرَةُ ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَآءَ تُلْقُوْنَ إِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ﴾ السُّوْرَةَ. قَالَ عَمْرٌو: وَقَدْ رَأَيْتُ ابْنَ أَبِيْ رَافِعٍ وَكَانَ كَاتِبًا لِعَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ. (اسناده صحيح) صحيح أبي داود (۲۳۸۱)

ترجمہ: عبیداللہ بن ابورافع سے روایت ہے کہا سنا میں نے علی بن ابی طالب سے کہتے ہیں کہ بھیجا ہم کو رسول اللہ ﷺ نے مجھے اور زبیر اور مقداد بن اسود کو اور کہا جاؤ تم یہاں تک کہ پہنچو روضہ خاخ میں (اور وہ نام ہے ایک مقام کا) اور وہاں ایک عورت ہے اونٹ پر سوار اس کے پاس ایک خط ہے، سو لو اس سے اور میرے پاس لاؤ پھر نکلے ہم دوڑتے تھے گھوڑے ہمارے ہمیں لیے ہوئے یہاں تک کہ ہم روضہ میں پہنچے تو ہم کو ایک عورت ہودج میں ملی اور ہم نے کہا نکال تو خط اس نے کہا میرے پاس تو کوئی خط نہیں ہم نے کہا تو خط نکال نہیں تو سب کپڑے اتار کہا راوی نے پھر نکالا اس نے اپنی چوٹی میں سے کہا لائے ہم وہ خط آپ کے پاس اور وہ حاطب بن ابی بلتعہ کا لکھا ہوا تھا مشرکین مکہ کے نام خبر دیتے تھے وہ اس کے ذریعہ سے آنحضرت ﷺ کے کسی بھید کی تب آپ نے فرمایا کیا ہے یہ اے حاطب انہوں نے عرض کی کہ جلدی نہ کریں آپ مجھ پر اے اللہ کے رسول میں ایک آدمی ہوں ملا ہوا قریش میں اور نہیں ہوں ان کی قوم کا اور وہ لوگ جو آپ کے ساتھ ہیں مہاجرین سے ان کے قرابت والے مکہ میں کہ وہ حمایت کرتے ہیں ان کے اہل اور مال کی پھر جب میرا کوئی نسب ان میں نہیں ہے تو میں نے چاہا کہ ان پر احسان کروں کہ اس کی مروت سے وہ میرے عزیزوں کی حمایت کریں اور یہ کام میں نے کفر وارتداد کی راہ سے نہیں کیا کہ اپنے دین سے پھر گیا ہوں اور نہ کفر سے راضی ہو کر پس نبی ﷺ نے فرمایا کہ حاطب نے سچ کہا، عمرؓ نے عرض کی کہ اجازت دیجیے مجھ کو اے رسول اللہ کے کہ میں اس منافق کی گردن ماروں تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ وہ جنگ بدر میں حاضر ہو چکا ہے سو تم کیا جانو یقین ہے کہ اللہ نے جھانکا ہے بدر والوں پر اور فرمایا تم کچھ بھی کرو میں تم کو بخش چکا۔ کہا راوی نے اور اسی بارے میں یہ آیت اتری ﴿ یاایھا الذین امنوا ﴾ یعنی اے ایمان والو میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ ان کو پیغام بھیجتے ہو دوستی سے۔ آخر سورہ تک۔ عمرو جو راوی ہیں حدیث کے کہتے ہیں دیکھا میں نے ابورافع کے بیٹے کو اور وہ کاتب تھے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اس بارے میں عمر اور جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے اور روایت کی کئی لوگوں نے یہ حدیث مانند اس کے سفیان بن عیینہ سے اور ذکر کیا انہوں نے یہی لفظ کہ علی اور زبیر رضی اللہ عنہما وغیرہ نے کہا نکال تو خط نہیں تو اتار سب

کپڑے اور یہی حدیث مروی ہوئی ہے ابوعبدالرحمٰن سلمی سے وہ روایت کرتے ہیں علیؓ بن ابی طالب سے مانند اسی روایت کے اور ذکر کر لیا بعض نے کہ انہوں نے کہا تو خط نکال نہیں تو ہم تجھے ننگا کریں گے۔

❁❁❁❁

(۳۳۰۶) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَمْتَحِنُ إِلَّا بِالْآيَةِ الَّتِيْ قَالَ اللّٰهُ : ﴿ إِذَا جَآءَ كَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ ﴾ اَلْاٰيَة. قَالَ مَعْمَرٌ: فَأَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: مَا مَسَّتْ يَدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَدَ امْرَأَةٍ إِلَّا امْرَأَةً يَمْلِكُهَا . (اسناده صحیح)

ترجمہ: ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کسی کو نہ آزماتے تھے مگر اس آیت سے ﴿اذا جاء ك المؤمنات﴾ معمر نے کہا خبر دی مجھ کو ابن طاوس نے اپنے باپ سے اور کہا ان کے باپ نے نہیں چھوا رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ نے کسی عورت کے ہاتھ کو مگر جو آپ کے ملک ہو یعنی اشترا یا نکاح سے' مراد یہ ہے کہ بیعت آپ زبانی لیتے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❁❁❁❁

(۳۳۰۷) حَدَّثَتْنَا أُمُّ سَلَمَةَ الْأَنْصَارِيَّةُ قَالَتْ: قَالَتِ امْرَأَةٌ مِنَ النِّسْوَةِ: مَا هٰذَا الْمَعْرُوْفُ الَّذِيْ لَا يَنْبَغِيْ لَنَا أَنْ نَعْصِيَكَ فِيْهِ؟ قَالَ : لَا تَنُحْنَ. قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ بَنِيْ فُلَانٍ قَدْ أَسْعَدُوْنِيْ عَلٰى عَمِّيْ وَلَا بُدَّ لِيْ مِنْ قَضَائِهِنَّ، فَأَبٰى عَلَيَّ فَعَاتَبْتُهُ مِرَارًا فَأَذِنَ لِيْ فِيْ قَضَائِهِنَّ فَلَمْ أَنُحْ بَعْدَ قَضَائِهِنَّ وَلَا غَيْرِهِ حَتَّى السَّاعَةَ وَلَمْ يَبْقَ مِنَ النِّسْوَةِ امْرَأَةٌ إِلَّا وَقَدْ نَاحَتْ، غَيْرِيْ . (اسناده حسن) التعليق على ابن ماجه .

ترجمہ: ہم سے ام سلمہ انصاریہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہا کہ ایک عورت نے عرض کی کہ معروف سے کیا مراد ہے جس میں ہم کو آپ ﷺ کی نافرمانی جائز نہیں آپ ﷺ نے فرمایا وہ یہی ہے کہ نوحہ مت کرو تم' میں نے عرض کی اے رسول اللہ کے فلانے قبیلہ کی عورتیں نوحہ میں میرے شریک ہوئیں جب میں نے اپنے چچا پر نوحہ کیا تھا تو مجھے اس کا بدلہ کرنا ضرور ہے آپ نے میری بات نہ مانی میں نے کئی بار عرض کیا تو مجھے اس کا بدلہ کرنے کی اجازت دی پھر نہ روئی میں ان کے بدلہ کے بعد ان پر اور نہ کسی پر قیامت تک اور باقی نہ رہی کوئی عورت ان عورتوں سے جنہوں نے بیعت کی تھی مگر اس نے نوحہ کیا سوا میرے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ اور اس بارے میں ام عطیہ سے بھی روایت ہے عبداللہ بن حمید نے کہا ام سلمہ انصاریہ کا نام اسماء ہے اور وہ بیٹے ہیں یزید کے جو بیٹے ہیں سکن کے۔

مترجم: پوری آیت جس پر آپ بیعت لیا کرتے تھے یہ ہے: ﴿ يٰٓأَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَآءَ كَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ عَلٰٓى أَنْ لَّا يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَّلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِيْنَ وَلَا يَقْتُلْنَ أَوْلَادَهُنَّ وَلَا يَأْتِيْنَ بِبُهْتَانٍ يَّفْتَرِيْنَهٗ بَيْنَ أَيْدِيْهِنَّ وَأَرْجُلِهِنَّ

وَلَا يَعْصِينَكَ فِيْ مَعْرُوْفٍ فَبَايِعْهُنَّ وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللّٰهَ إِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴾ ۔یعنی اے نبی جب آئیں تیرے پاس عورتیں قرار کرنے کو اس پر کہ شریک نہ ٹھہرائیں اللہ کا کسی کو اور چوری نہ کریں اور بدکاری نہ کریں اور اپنی اولاد نہ ماریں اور طوفان نہ لائیں اپنے ہاتھ پیروں میں باندھ کر (یعنی بے اصل جواز خود باندھ لیا ہو) اور نافرمانی نہ کریں وہ تیری کسی معروف میں (ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں اسی معروف سے سوال ہوا ہے) کہ ان سے قرار لے اور معافی مانگ ان کے واسطے اللہ سے بے شک اللہ بخشنے والا ہے مہربان۔ انتہیٰ۔ اور اس حدیث سے نہی نکلی نوحہ کی اور نوحہ عرب میں ایسا مروج تھا کہ گویا صلہ رحم کا ایک جزو اعظم تھا اس لیے اس عورت نے اجازت مانگی کہ میں فلانے قبیلہ والوں کے شریک نوحہ ہوں گی کہ وہ میرے شریک ہوئی تھیں اور آپ نے اس کے عجز والحاح پر اجازت دی کہ بعد بدلہ اتارنے کے پھر کبھی نہ روئے' شارع کو اختیار ہے کہ کسی کو براہ مصلحت اجازت دے مگر یہ سفہائے ہند کا معلوم نہیں اجازت کا پتہ کہاں سے آیا ہے کہ ہر سال بارہ سو برس سے محرم میں روتے پیٹتے چلے آتے ہیں ان کا نوحہ تمام ہی نہیں ہوتا اب ان کے رونے سے ہمیں رونا آتا ہے۔ معاذاللہ من ذالك۔

خاتمہ: سورہ ممتحنہ میں مضامین ذیل مندرج ہیں: نہی دشمنان اللہ کی دوستی سے اور موانع ان سے محبت کرنے کے نفع نہ دینا کسی کی اولاد وقرابت کا قیامت میں لازم ہونا پیروی ابراہیم کا ہم پر اور بیزار ہو جانا ان کا اپنی برادری کا بسبب ان کے شرک کے' لازم ہونا مؤمنوں پر انبیاء کی پیروی کا اس امر میں کہ انہوں نے عداوت کفار سے کی۔ رخصت حسن سلوک کی ان کافروں سے جنہوں نے مسلمانوں کو ایذا نہ دی' مؤمنات کا امتحان' حکم مؤمنوں کی بیویوں کا جو کفار کے ہاتھ میں پڑ جائیں۔ بیعت عورتوں کی نہی ان لوگوں کی محبت سے جو اللہ کے غضب میں گرفتار ہیں' مایوس ہونا کافروں کا اصحاب قبور سے۔

لطیفہ: گور پرست کافروں سے بدتر ہیں کہ ان کو اہل قبور سے امید ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(٣٣٠٨) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ تَعَالَىٰ ﴿ إِذَا جَآءَكُمُ الْمُؤْمِنٰتُ مُهٰجِرٰتٍ فَامْتَحِنُوهُنَّ ﴾ قَالَ : كَانَتِ الْمَرْأَةُ إِذَا جَاءَتِ النَّبِيَّ ﷺ لِتُسْلِمَ حَلَّفَهَا بِاللّٰهِ : مَا خَرَجْتُ مِنْ بُغْضِ زَوْجِي، مَا خَرَجْتُ إِلَّا حُبًّا لِلّٰهِ وَلِرَسُولِهِ . (ضعيف منقطع)

ترجمہ: ابن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے اس قول ﴿إِذَا جَآءَكُمُ الْمُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ فَامْتَحِنُوْهُنَّ﴾ کی تفسیر میں کہتے ہیں کہ جب کوئی عورت نبی ﷺ کے پاس مسلمان ہونے آتی تو آپ ﷺ اس سے اللہ کی قسم لیتے کہ اس نے اپنے خاوند کی ناچاقی کی وجہ سے وطن نہیں چھوڑا بلکہ صرف اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت کی وجہ سے چھوڑا ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

٦١۔ باب: وَمِنْ سُوْرَةِ الصَّفِ

سورۃ الصّف کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(٣٣٠٩) **عَنْ** عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ : قَعَدْنَا نَفَرًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَتَذَاكَرْنَا فَقُلْنَا لَوْ نَعْلَمُ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ لَعَمِلْنَاهُ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى : ﴿ **سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ يٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَالَا تَفْعَلُوْنَ** ﴾ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ : فَقَرَأَهَا عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ. قَالَ : أَبُوْسَلَمَةَ : فَقَرَأَهَا عَلَيْنَا ابْنُ سَلَامٍ. قَالَ يَحْيٰى : فَقَرَأَهَا عَلَيْنَا أَبُوْسَلَمَةَ. قَالَ ابْنُ كَثِيْرٍ : فَقَرَأَهَا عَلَيْنَا الْأَوْزَاعِيُّ. قَالَ عَبْدُاللّٰهِ : فَقَرَأَهَا عَلَيْنَا ابْنُ كَثِيْرٍ . (صحيح الاسناد)

ترجمہ: عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا ہم چند صحابہ رسول اللہ ﷺ کے بیٹھے ہوئے تھے اور چرچا کیا ہم نے اس کا کہ اگر ہم جانتے کہ کون سا عمل اللہ کو پیارا ہے تو بے شک اس کو بجالاتے پس اللہ تعالیٰ نے اتاری یہ آیت ﴿سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ﴾ سے آخر تک۔ یعنی تسبیح کرتا ہے اللہ کی جو ہے آسمان وزمین میں اور وہ زبردست ہے حکمت والا اے ایمان والو کیوں کہتے ہو تم وہ جو کرتے نہیں۔ عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے کہا ہم پر پڑھی یہ سورت رسول اللہ ﷺ نے کہا ابوسلمہ نے کہ ہم پر پڑھی یہ سورت عبداللہ بن سلام نے کہا یحییٰ نے ہم پر پڑھی ابوسلمہ نے کہا ابن کثیر نے کہ ہم پر پڑھی اوزاعی نے کہا عبداللہ نے کہ ہم پر پڑھی ابن کثیر نے۔

فائدہ : اور محمد بن کثیر میں اختلاف کیا گیا ہے۔اس حدیث کی سند میں اوزاعی سے تو روایت کی ہے ابن مبارک نے اوزاعی سے انہوں نے یحییٰ بن کثیر سے انہوں نے ہلال بن ابی میمونہ سے انہوں نے عطاء سے انہوں نے عبداللہ سے جو بیٹے سلام کے ہیں یا روایت ہے ابوسلمہ سے وہ روایت کرتے ہیں عبداللہ بن سلام سے۔اور روایت کی ولید بن مسلم نے یہ حدیث اوزاعی سے محمد بن کثیر کی روایت کی مانند۔

مترجم: یہ حدیث مسلسل بالقرأۃ ہے کہ ہر شاگرد نے اپنے استاذ سے سورۂ صف سنی ہے۔

خاتمہ: سورہ صف میں فوائد پسندیدہ کا ایک پرا بندھا ہوا ہے کہ وصاف کی زبان اس کے وصف میں عاجز اور مدح کی لسان اس کی تبیان اوصاف سے قاصر' یہ سورہ مجاہد فی سبیل اللہ کی فتح وظفر کا پروانہ ہے ہر قاتل فی سبیل اللہ اس کا دیوانہ ہے' اس میں اول تسبیح سمٰوٰت وارض کی مسطور ہے پھر فضیلت قتال فی سبیل اللہ کی مذکور موسیٰ علیہ السلام کا اپنی قوم سے خطاب ہے اور ان کی اذیت دینے کا سوال وجواب پھر بشارت ہمارے نبی کی عیسیٰ علیہ السلام کی زبان سے اور ظلم مفتریوں کا اور ارادہ کفار کا کہ نور اللہ کو اپنے منہ سے بجھا دیں

اور فضیلت جہاد کی' جیسے دوزخ سے نجات پانا بہتر ہونا جہاد کا وعدہ مغفرت ذنوب کا دخول جنت کا اور وعدہ فتح وظفر کا مجاہدوں کے لیے اور خطاب مؤمنوں کو کہ انصار اللہ ہو جاؤ۔

❀❀❀❀

٦٢۔ باب: وَمِنْ سُوْرَةِ الْجُمُعَةِ

تفسیر سورة الجمعة

(۳۳۱۰) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ : كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ أُنْزِلَتْ سُوْرَةُ الْجُمُعَةِ فَتَلَاهَا فَلَمَّا بَلَغَ ﴿ وَآخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ ﴾ قَالَ لَهُ رَجُلٌ : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ لَمْ يَلْحَقُوْا بِنَا؟ فَلَمْ يُكَلِّمْهُ، قَالَ : وَسَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ فِيْنَا، قَالَ : فَوَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَدَهُ عَلٰى سَلْمَانَ فَقَالَ : ((**وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْ كَانَ الْإِيْمَانُ بِالثُّرَيَّا لَتَنَاوَلَهُ رِجَالٌ مِنْ هٰؤُلَاءِ**)).

(اسناده صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (۱۰۱۷)

ترجمہ: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے جب سورۂ جمعہ اتری اور پڑھا اس کو آپ نے پھر جب پہنچے اس لفظ پر ﴿وَآخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ﴾ یعنی بھیجا اللہ نے نبی کہ پڑھتا ہے ان پر آیتیں اس کی اور ان کو کتاب وحکمت سکھاتا ہے اور ان لوگوں کے لیے جو ابھی ان سے نہیں ملے پوچھا ایک شخص نے کہ اے رسول اللہ کے وہ کون لوگ ہیں جو ہم سے ابھی نہیں ملے پھر رسول اللہ ﷺ نے اس سے کچھ نہ فرمایا اور سلمان ہمارے درمیان تھے پھر آپ نے اپنا دست مبارک سلمان پر رکھا اور فرمایا قسم ہے پروردگار کی کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے اگر ایمان ثریا میں ہوتا تو اتار لاتے چند مردانِ اللہ ان لوگوں میں سے یعنی اہلِ فارس سے۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے۔ اور عبداللہ بن جعفر والد ہیں علی بن مدینی کے۔ اور یحییٰ بن معین نے ان کو ضعیف کہا ہے۔ اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث نبی ﷺ سے اور سند سے بھی سوا اس سند کے۔ اور ابوالغیث کا نام سالم ہے وہ مولیٰ ہیں عبداللہ بن مطیع کے اور ثور بن زید مدینہ کے ہیں اور ثور بن یزید شام کے۔

❀❀❀❀

(۳۳۱۱) عَنْ جَابِرٍ قَالَ : بَيْنَمَا النَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَائِمًا إِذْ قَدِمَتْ عِيْرُ الْمَدِيْنَةِ فَابْتَدَرَهَا أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى لَمْ يَبْقَ مِنْهُمْ إِلَّا اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا فِيْهِمْ أَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ : ﴿ **وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوَ نِ انْفَضُّوْا إِلَيْهَا وَتَرَكُوْكَ قَائِمًا** ﴾ . [اسناده صحيح]

ترجمہ: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی ﷺ خطبہ پڑھ رہے تھے جمعہ کے دن کھڑے ہو کر ایک بنجارہ آیا مدینہ میں (اور پہلے سے گرانی بہت تھی) سو دوڑ پڑے اس پر صحابہ رسول اللہ ﷺ کے اور ان میں ابوبکر و عمر بھی تھے پس اتری یہ آیت ﴿واذا راو تجارۃ﴾ یعنی جب دیکھتے کوئی سوداگری یا کھیل کود کی چیز دوڑ جاتے ہیں اس طرف اور تجھے کھڑا ہوا چھوڑ جاتے ہیں۔ آخر آیت تک۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ روایت کی ہم سے احمد بن منیع نے انہوں نے ہشیم سے انہوں نے حصین سے انہوں نے سالم بن ابی الجعد سے انہوں نے جابرؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

خاتمہ: سورۂ جمعہ میں تسبیح اللہ تعالیٰ کی اور اسمائے حسنیٰ میں سے ملک وقدوس وعزیز وحکیم مذکور ہے اور تمنن بعث رسول پر اور تمثیل علمائے بےعمل کی گدھے کے ساتھ، یہود کو خطاب کہ اگر اللہ کے دوست ہو موت کی آرزو کرو لقائے موت ضرور ہے نماز جمعہ کی طرف چلنے کا حکم اذان کے وقت، بعد نماز کے منتشر ہو جانے کا حکم ذکر الٰہی کا حکم، شکایت ان لوگوں کی جو لہو و تجارت کی طرف رسول ﷺ کو چھوڑ کر چلے گئے۔

❀❀❀❀

٦٣۔ باب: وَمِنْ سُوْرَةِ الْمُنَافِقِيْنَ

تفسیر سورۂ منافقون

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(٣٣١٢) عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ: كُنْتُ مَعَ عَمِّي فَسَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ أُبَيِّ ابْنِ سَلُوْلَ يَقُوْلُ لِأَصْحَابِهِ: ﴿ لَا تُنْفِقُوْا عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْفَضُّوْا ﴾ ﴿ لَئِنْ رَّجَعْنَآ إِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ ﴾ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعَمِّي فَذَكَرَ ذٰلِكَ عَمِّي لِلنَّبِيِّ ﷺ، فَدَعَانِي النَّبِيُّ ﷺ فَحَدَّثْتُهُ، فَأَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِلٰى عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أُبَيٍّ وَأَصْحَابِهِ فَحَلَفُوْا مَا قَالُوْا، فَكَذَّبَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَصَدَّقَهُ، فَأَصَابَنِيْ شَيْءٌ لَمْ يُصِبْنِيْ شَيْءٌ قَطُّ مِثْلُهُ، فَجَلَسْتُ فِي الْبَيْتِ، فَقَالَ عَمِّي: مَا أَرَدْتَ إِلَّا أَنْ كَذَّبَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَمَقَتَكَ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ ﴿ إِذَا جَآءَكَ الْمُنَافِقُوْنَ ﴾ فَبَعَثَ إِلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَرَأَهَا ثُمَّ قَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ قَدْ صَدَّقَكَ)). (اسناده صحيح)

ترجمہ: زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں اپنے چچا کے ساتھ تھا تو سنا میں نے عبداللہ بن ابی بن سلول کو کہ وہ اپنے رفیقوں سے کہتا تھا مت خرچ دو ان لوگوں کو جو رسولؐ کے ساتھ ہیں یہاں تک کہ وہ چلے جائیں اور اگر ہم پھر کر جائیں گے مدینہ میں تو نکال دیں گے عزت والے لوگ ذلیل لوگوں کو (اصحاب اور مہاجرین کو اس نے ذلیل کہا) پس ذکر کیا میں

نے اس کا اپنے چچا سے اور انہوں نے ذکر کیا رسول اللہ ﷺ سے پھر مجھ کو بلایا آپؐ نے اور میں نے آپ سے ذکر کیا آپ نے ایک شخص کو عبداللہ اور اس کے رفیقوں کے پاس بھیجا اور انہوں نے آ کر قسم کھائی کہ ہم نے یہ بات نہیں کہی اور رسول اللہ ﷺ نے مجھے جھٹلایا اور اس کو سچا جانا، سو مجھے ایسا رنج ہوا کہ کبھی ویسا نہ ہوا تھا اور میں اپنے گھر میں بیٹھ رہا، سو میرے چچا نے کہا تو نے یہی چاہا تھا کہ رسول اللہ تجھے جھٹلا دیں اور تجھ پر خفا ہوں، سو اتاری اللہ نے یہ سورت ﴿إِذَا جَآءَكَ الْمُنَافِقُونَ﴾ سے آخر تک۔ تو بلایا مجھے رسول اللہ ﷺ نے اور پڑھی آپ نے یہ سورت فرمایا آپ نے اللہ نے تجھے سچا کیا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۳۳۱۳) **حَدَّثَنَا** زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ قَالَ: غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَكَانَ مَعَنَا أُنَاسٌ مِنَ الْأَعْرَابِ فَكُنَّا نَبْتَدِرُ الْمَاءَ وَكَانَ الْأَعْرَابُ يَسْبِقُونَّا إِلَيْهِ فَسَبَقَ أَعْرَابِيٌّ أَصْحَابَهُ فَيَسْبِقُ الْأَعْرَابِيُّ فَيَمْلَأُ الْحَوْضَ وَيَجْعَلُ حَوْلَهُ حِجَارَةً وَيَجْعَلُ النَّطْعَ عَلَيْهِ حَتّٰى يَجِيْءَ أَصْحَابُهُ، فَاتَى رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ أَعْرَابِيًّا فَأَرْخٰى زِمَامَ نَاقَتِهٖ لِتَشْرَبَ فَأَبٰى أَنْ يَدَعَهُ، فَانْتَزَعَ قِبَاضَ الْمَاءِ فَرَفَعَ الْأَعْرَابِيُّ خَشَبَةً. فَضَرَبَ بِهَا رَأْسَ الْأَنْصَارِيِّ فَشَجَّهُ فَاتٰى عَبْدَاللّٰهِ بْنَ أُبَيٍّ رَأْسَ الْمُنَافِقِيْنَ فَأَخْبَرَهُ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِهٖ، فَغَضِبَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ أُبَيٍّ ثُمَّ قَالَ: لَا تُنْفِقُوا عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِهٖ يَعْنِي الْأَعْرَابَ. وَكَانُوْا يَحْضُرُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عِنْدَ الطَّعَامِ، فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ: إِذَا انْفَضُّوْا مِنْ عِنْدِ مُحَمَّدٍ فَأْتُوْا مُحَمَّدًا بِالطَّعَامِ فَلْيَأْكُلْ هُوَ وَمَنْ عِنْدَهُ، ثُمَّ قَالَ لِأَصْحَابِهٖ: لَئِنْ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِيْنَةِ فَلْيُخْرِجِ الْأَعَزُّ مِنْكُمُ الْأَذَلَّ. قَالَ زَيْدٌ وَأَنَا رِدْفُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَسَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ أُبَيٍّ فَأَخْبَرْتُ عَمِّيْ فَانْطَلَقَ فَأَخْبَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَحَلَفَ وَجَحَدَ. قَالَ: فَصَدَّقَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَكَذَّبَنِيْ، قَالَ فَجَآءَ عَمِّيْ إِلَيَّ فَقَالَ مَا أَرَدْتَ إِلٰى أَنْ مَقَتَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَكَذَّبَكَ وَالْمُسْلِمُوْنَ قَالَ: فَوَقَعَ عَلَيَّ مِنَ الْهَمِّ مَا لَمْ يَقَعْ عَلٰى أَحَدٍ قَالَ: فَبَيْنَمَا أَنَا أَسِيْرُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ سَفَرٍ قَدْ خَفَقْتُ بِرَأْسِيْ مِنَ الْهَمِّ إِذْ أَتَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَعَرَكَ أُذُنِيْ وَضَحِكَ فِيْ وَجْهِيْ، فَمَا كَانَ يَسُرُّنِيْ أَنَّ لِيْ بِهَا الْخُلْدَ فِي الدُّنْيَا ثُمَّ إِنَّ أَبَابَكْرٍ لَحِقَنِيْ فَقَالَ: مَا قَالَ لَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ؟ قُلْتُ مَا قَالَ لِيْ شَيْئًا إِلَّا أَنَّهُ عَرَكَ أُذُنِيْ وَضَحِكَ فِيْ وَجْهِيْ. فَقَالَ: أَبْشِرْ، ثُمَّ لَحِقَنِيْ عُمَرُ فَقُلْتُ: لَهُ مِثْلَ قَوْلِيْ لِأَبِيْ بَكْرٍ، فَلَمَّا أَصْبَحْنَا قَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سُوْرَةَ الْمُنَافِقِيْنَ. (صحيح الاسناد)

ترجمہ: ہم سے بیان کیا زید بن ارقم نے کہا جہاد کو نکلے ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (یعنی غزوہ بنی مصطلق میں) اور ہمارے ساتھ

کچھ گاؤں کے لوگ تھے سو ہم پانی پر دوڑنے لگے اور گاؤں کے لوگ ہم سے آگے پانی پر پہنچے تو ایک دیہاتی اپنے اصحاب سے آگے پہنچا پس آگے بڑھتا ایک اعرابی اور حوض بھرتا اور گرد اس کے پتھر لگاتا اور اس پر ایک چمڑا ڈال دیتا اس لیے کہ آ جائیں یار اس کے (اور تا کہ اور شخص پانی نہ لے سکے) پھر ایک انصاری اس دیہاتی کے پاس آیا اور اپنی اونٹنی کی مہار لٹکا دی کہ وہ پانی پی لے، سو اس گنوار نے پانی نہ پینے دیا اور نکال لیا انصاری نے پانی کی روک کو (یعنی پتھر وغیرہ دور کر دیئے کہ پانی بہ جائے) تو اعرابی نے ایک لکڑی اٹھائی اور انصاری کے سر پر ماری اور اس کا سر پھٹ گیا پس آیا وہ انصاری عبداللہ بن ابی کے پاس جو سردار تھا منافقوں کا اور خبر کی اس کو اور وہ انصاری اس کے یاروں میں تھا تو غصہ میں آیا عبداللہ بن ابی اور کہا مت خرچ کرو ان لوگوں پر جو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہیں یہاں تک کہ منتشر ہو جائیں وہ اس کے پاس سے مراد لیتا تھا وہ ان سے اعراب کو اور حاضر ہوتے تھے اعراب رسول اللہ ﷺ کے پاس کھانے کے وقت، سو کہا عبداللہ بن ابی نے جب اعراب چلے جائیں محمدؐ کے پاس سے تب تم کھانا لے کر جاؤ محمدؐ کے پاس کہ وہ اور جوان کے پاس ہیں کھائیں پھر کہا اس نے اپنے یاروں سے کہ اگر ہم لوٹ کر جائیں مدینہ کی طرف تو چاہیے کہ نکال دیں عزت والے لوگ ذلیل لوگوں کو یعنی اعراب کو۔ زید نے کہا اور میں رسول اللہ ﷺ کے پیچھے سوار تھا اور میں نے عبداللہ کی بات سن کر اپنے چچا کو خبر دی اور انہوں نے جا کر رسول اللہ ﷺ کو خبر دی، سو رسول اللہ ﷺ نے عبداللہ کی طرف کسی کو بھیجا اور اس نے آن کر قسم کھائی اور انکار کر گیا۔ کہا زید نے پھر سچا جانا اس کو رسول اللہ ﷺ نے اور جھٹلا دیا مجھ کو کہا زید نے کہ پھر میرے چچا میرے پاس آن کر کہنے لگے تو نے یہی چاہا تھا کہ رسول اللہ ﷺ تجھ پر غصے ہوں اور تجھے جھٹلا دیں وہ اور سب مسلمان کہا زید نے پھر مجھے ایسا رنج ہوا کہ کسی کو نہ ہوا ہوگا راوی نے کہا کہ پھر میں رسول اللہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ چلا جاتا تھا سفر میں اپنا سر جھکائے ہوئے آئے میرے پاس رسول اللہ ﷺ اور میرا کان اومیٹھا اور میرے سامنے ہنسے، سو مجھے اگر ساری دنیا کی زندگی ملتی (ایک نسخہ میں ہے کہ ہمیشہ کی جنت ملتی) جب بھی میں اتنا خوش نہ ہوتا' پھر مجھے ابوبکر رضی اللہ عنہ ملے اور پوچھا کہ تم سے رسول اللہ ﷺ نے کیا کہا میں نے کہا کچھ کہا تو نہیں مگر میرا کان ملا اور میرے روبرو ہنسے تو کہا ابوبکرؓ نے کہ تجھے بشارت ہو پھر ملے عمرؓ ان سے بھی میں نے وہی کہا جو ابوبکرؓ سے کہا پھر جب صبح ہوئی رسول اللہ ﷺ نے سورۂ منافقین پڑھی۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(٣٣١٤) عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ قَالَ : سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ كَعْبٍ الْقُرَظِيَّ مُنْذُ أَرْبَعِينَ سَنَةً يُحَدِّثُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ [رضي الله عنه] أَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ أُبَيٍّ قَالَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ : ﴿ **لَئِنْ رَّجَعْنَآ إِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ** ﴾ قَالَ : فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَحَلَفَ، مَا قَالَهُ، فَلَامَنِيْ قَوْمِيْ فَقَالُوْا مَا أَرَدْتَ إِلٰى

هٰذِهٖ، فَأَتَيْتُ الْبَيْتَ وَنِمْتُ كَئِيبًا حَزِينًا فَأَتَانِي النَّبِيُّ ﷺ أَوْ أَتَيْتُهُ فَقَالَ : ﴿ إِنَّ اللّٰهَ قَدْ صَدَّقَكَ ﴾ قَالَ : فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ : ﴿ هُمُ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ لَا تُنْفِقُوْا عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْفَضُّوْا ﴾.

(اسنادہ صحیح)

ترجمہ: حکم بن عتیبہ سے روایت ہے انہوں نے کہا سنا میں نے محمد بن کعب قرظی سے چالیس برس ہوئے وہ کہتے تھے زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے کہا کہ عبداللہ بن ابی نے غزوہ تبوک میں کہا اگر ہم مدینہ میں لوٹ کر جائیں گے تو عزت والے لوگ ذلت والوں کو نکال دیں گے یعنی غربائے اصحاب کو زید نے کہا پھر آیا میں نبی ﷺ کے پاس اور میں ان سے ذکر کیا اور عبداللہ قسم کھا گیا کہ میں نے تو کہا ہی نہیں اور ملامت کرنے لگے مجھے میرے لوگ اور کہنے لگے تو کیا چاہتا تھا یعنی اس جھوٹ بولنے سے' میں گھر آیا اور غمگین ہو کر سو گیا اور آئے میرے پاس نبی ﷺ یا میں آپ کے پاس گیا اور فرمایا آپ نے کہ اللہ تعالیٰ نے تجھے سچا کیا کہا زید نے اور اتری یہ آیت ﴿هم الذين﴾ سے آخر تک۔ یعنی وہی لوگ ہیں کہ کہتے تھے مت خرچ کرو ان لوگوں پر جو رسولؐ کے پاس ہیں یہاں تک کہ منتشر ہو جائیں۔ آخر آیت تک۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(٣٣١٥) **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ يَقُوْلُ: كُنَّا فِيْ غَزَاةٍ. قَالَ سُفْيَانُ: يَرَوْنَ أَنَّهَا غَزْوَةُ بَنِي الْمُصْطَلِقِ. فَكَسَعَ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ، فَقَالَ الْمُهَاجِرِيُّ يَا لَلْمُهَاجِرِيْنَ، وَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ يَا لَلْأَنْصَارِ، فَسَمِعَ ذٰلِكَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: ((مَا بَالُ دَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ))؟ قَالُوْا: رَجُلًا مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ كَسَعَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: **((دَعُوْهَا فَإِنَّهَا مُنْتِنَةٌ)). فَسَمِعَ ذٰلِكَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ أُبَيِّ بْنُ سَلُوْلَ. فَقَالَ: أَوَقَدْ فَعَلُوْهَا؟ وَاللّٰهِ لَئِنْ رَّجَعْنَآ إِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ))** فَقَالَ عُمَرُ : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ دَعْنِيْ أَضْرِبْ عُنُقَ هٰذَا الْمُنَافِقِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((**دَعْهُ لَا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ أَنَّ مُحَمَّدًا يَقْتُلُ أَصْحَابَهُ**)). وَقَالَ غَيْرُ عَمْرٍو : فَقَالَ لَهُ ابْنُهُ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ : وَاللّٰهِ لَا تَنْقَلِبُ حَتّٰى تُقِرَّ أَنَّكَ الذَّلِيْلُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْعَزِيْزُ فَفَعَلَ . (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم ایک جہاد میں تھے سفیان نے کہا لوگ خیال کرتے ہیں کہ وہ غزوہ بنی المصطلق تھا، سو ایک مہاجر نے ایک انصار کے چوتڑ پر گھونسا مارا اور مہاجری پکارا اے مہاجرو اور انصاری نے کہا اے انصار کے لوگو! نبی ﷺ نے یہ پکار سن کر فرمایا جاہلیت کی پکار کیوں ہونے لگی لوگوں نے کہا ایک مہاجر نے کسی انصاری کے گھونسا مارا آپ نے فرمایا اس پکار کو جانے دو خراب ہے جب عبداللہ بن ابی نے سنا کہا ان لوگوں نے ایسا کیا جب ہم مدینہ

جائیں گے عزت دار لوگ ذلیلوں کو نکال دیں گے عمرؓ نے کہا اے رسول اللہ کے مجھے چھوڑ یئے کہ گردن ماروں اس منافق کی آپؐ نے فرمایا جانے دو لوگ کہیں کہ محمدؐ اپنے ساتھیوں کو مارتا ہے عمرو بن دینار کے سوا اور راویوں نے کہا کہ عبداللہ بن ابی کے بیٹے عبداللہ نے کہا ہم ہرگز یہاں سے نہ جائیں گے جب تک تو اقرار نہ کرے کہ تو ذلیل ہے اور آنحضرتؐ عزت والے اس نے اقرار کیا (سبحان اللہ باپ منافق بیٹا مؤمن)۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۳۳۱۶) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : مَنْ كَانَ لَهُ مَالٌ يُبَلِّغُهُ حَجَّ بَيْتِ رَبِّهِ أَوْ يَجِبُ عَلَيْهِ فِيهِ زَكَاةٌ فَلَمْ يَفْعَلْ يَسْأَلِ الرَّجْعَةَ عِنْدَالْمَوْتِ، فَقَالَ رَجُلٌ: يَاابْنَ عَبَّاسٍ! اتَّقِ اللّٰهَ فَإِنَّمَا يَسْأَلُ الرَّجْعَةَ الْكُفَّارُ، فَقَالَ سَأَتْلُوا عَلَيْكَ قُرْآنًا ﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُلْهِكُمْ أَمْوَالُكُمْ وَلَآ أَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَمَنْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ فَأُولٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ٥ وَأَنْفِقُوا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَيَقُولَ رَبِّ لَوْلَآ أَخَّرْتَنِيْ إِلٰى أَجَلٍ قَرِيبٍ فَأَصَّدَّقَ﴾ إِلٰى قَوْلِهِ ﴿وَاللّٰهُ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ﴾ قَالَ : فَمَا يُوجِبُ الزَّكٰوةَ؟ قَالَ : إِذَا بَلَغَ الْمَالُ مِائَتَيْنِ فَصَاعِدًا، قَالَ فَمَا يُوجِبُ الْحَجَّ؟ قَالَ الزَّادُ: وَالْبَعِيرُ . (ضعیف الاسناد) (اس میں ابو جناب الکلبی راوی ضعیف ہے)

ترجمہ: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا جس کو اتنا مال ہو کہ حج کو جا سکے یا واجب ہو اس پر زکوٰۃ اور نہ ادا کرے حج اور نہ زکوٰۃ تو موت کے وقت آرزو کرے گا دنیا میں لوٹنے کی ایک شخص نے کہا اے ابن عباس! اللہ سے ڈرو کہ دنیا میں لوٹنے کی آرزو کفار کریں گے تو کہا ابن عباسؓ نے میں تم پر قرآن پڑھتا ہوں ﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا﴾ سے ﴿بِمَا تَعْمَلُونَ﴾ تک اے ایمان والو! غافل نہ کر دے تم کو مال و اولاد تمہارے اللہ کی یاد سے اور جس نے یہ کیا وہی لوگ ہیں ٹوٹا پانے والے اور خرچ کرو جو دیا ہم نے تم کو پہلے اس سے کہ آئے تم کو موت اور وہ کہنے لگے اے پروردگار میرے کیوں نہ مہلت دی مجھ کو تو نے تھوڑی مدت کہ میں صدقہ دیتا۔ آخر آیت تک۔ ایک نے پوچھا کہ کتنے مال میں واجب ہوتی ہے زکوٰۃ کہا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جب دو سو درہم ہو جائیں یا زیادہ ایک نے پوچھا کب حج فرض ہوتا ہے کہا جب توشہ اور سواری ہو۔

فائدہ : روایت کی ہم سے عبد بن حمید نے انہوں نے عبدالرزاق سے انہوں نے ثوری سے انہوں نے یحییٰ بن ابی حیہ سے انہوں نے ضحاک سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے ایسی ہی روایت کی ابن عیینہ نے اور کئی لوگوں نے یہ حدیث ابی خباب سے انہوں نے ضحاک سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے قول ان کا اور مرفوع نہ کیا اس کو اور یہ عبدالرزاق کی روایت سے زیادہ صحیح ہے اور ابو خباب قصاب کا نام یحییٰ ہے اور وہ قوی نہیں حدیث میں۔

خاتمہ: سورۂ منافقون میں جھوٹی گواہی منافقون کی نبی ﷺ کی رسالت پر شکایت ان کے ایمان کی اور ارتداد ان کا' شکایت ان کی فربہی کی' شکایت ان کی جبن کی' منع کرنا منافقوں کا انفاق مال سے' خطاب مؤمنوں کو کہ تمہیں اموال وغیرہ غافل نہ کریں' حکم انفاق مال کا' تاخیر نہ ہونا اجل میں۔

❁❁❁❁

٦٣۔ باب: وَمِنْ سُوْرَةِ التَّغَابُنِ

تفسیر سورۂ تغابن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(٣٣١٧) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَسَأَلَهُ رَجُلٌ عَنْ هٰذِهِ الْآيَةِ : ﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ مِنْ اَزْوَاجِكُمْ وَ اَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَّكُمْ فَاحْذَرُوْهُمْ ﴾ قَالَ : هٰؤُلَاءِ رِجَالٌ أَسْلَمُوْا مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ وَأَرَادُوْا أَنْ يَأْتُوا النَّبِيَّ ﷺ فَأَبٰى أَزْوَاجُهُمْ وَأَوْلَادُهُمْ أَنْ يَدَعُوْهُمْ أَنْ يَأْتُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، فَلَمَّا أَتَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَأَوُا النَّاسَ قَدْ فَقِهُوْا فِي الدِّيْنِ، هَمُّوْا أَنْ يُعَاقِبُوْهُمْ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ : ﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ مِنْ اَزْوَاجِكُمْ وَاَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَّكُمْ فَاحْذَرُوْهُمْ ﴾ الْآيَةَ . (اسناده حسن)

ترجمہ: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کسی نے یہ آیت پوچھی اے ایمان والو تمہاری بیویوں اور اولاد سے بعض تمہارے دشمن ہیں سو ان سے بچو کہ یہ کس کے حق میں اتری انہوں نے کہا کہ وہ کچھ لوگ تھے کہ اسلام لائے تھے مکہ میں اور ارادہ کیا انہوں نے کہ آنحضرت ؐ کے پاس حاضر ہوں اور ان کی عورتوں اور اولاد نے روکا پھر جب وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے لوگوں کو دیکھا کہ دین میں بہت ہوشیار ہو گئے اور ارادہ کیا انہوں نے کہ اپنی اولاد کو سزا دیں سو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری یعنی فرمایا کہ ان کا قصور معاف کرو تو اللہ تعالیٰ نے یہی آیت اتاری۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

خاتمہ: سورۂ تغابن میں مذکور ہے' تسبیح اور ملک اور حمد باری تعالیٰ کی' پیدا ہونا کافر اور مؤمن کا' کافران سابق کے عذاب کا ذکر۔ انکار بعث کرنا کافروں کا' حکم ایمان لانے کا' یوم التغابن یعنی قیامت کا بیان' مصیبت بے حکم اس کے نہیں آتی' اطاعت اللہ اور رسول کا حکم' توحید الوہیت' عدو ہونا بعض اموال و اولاد کا' امر اللہ سے ڈرنے کا جہاں تک ہو سکے وعدہ تضاعف اجر و مغفرت کا واسطے ان لوگوں کے جنہوں نے جہاد میں مال خرچا' علم اللہ تعالیٰ کا غیب و شہادت پر۔

❁❁❁❁

٦٦۔ باب: وَمِنْ سُوْرَةِ التَّحْرِيْمِ

تفسیر سورۂ تحریم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(٣٣١٨) **عَنْ** عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِيْ ثَوْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: لَمْ أَزَلْ حَرِيْصًا أَنْ أَسْأَلَ عُمَرَ عَنِ الْمَرْأَتَيْنِ مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ اللَّتَيْنِ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ ﴿ **إِنْ تَتُوْبَآ إِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا** ﴾ حَتّٰى حَجَّ عُمَرُ وَحَجَجْتُ مَعَهُ فَصَبَبْتُ عَلَيْهِ مِنَ الْإِدَاوَةِ فَتَوَضَّأَ فَقُلْتُ يَاأَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ مَنِ الْمَرْأَتَانِ مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ اللَّتَانِ قَالَ اللّٰهُ ﴿ **إِنْ تَتُوْبَآ إِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا** ﴾؟ فَقَالَ لِيْ: وَاعَجَبًا لَكَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ. قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَكَرِهَ وَاللّٰهِ مَا سَأَلَهُ عَنْهُ وَلَمْ يَكْتُمْهُ. فَقَالَ لِيْ: هِيَ عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ، قَالَ: ثُمَّ أَنْشَأَ يُحَدِّثُنِي الْحَدِيْثَ فَقَالَ: كُنَّا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ نَغْلِبُ النِّسَاءَ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ وَجَدْنَا قَوْمًا تَغْلِبُهُمْ نِسَاؤُهُمْ فَطَفِقَ نِسَاؤُنَا يَتَعَلَّمْنَ مِنْ نِسَاءِهِمْ فَتَغَضَّبْتُ يَوْمًا عَلَى امْرَأَتِيْ فَإِذَا هِيَ تُرَاجِعُنِيْ فَأَنْكَرْتُ ذٰلِكَ، فَقَالَتْ: مَا تُنْكِرُ مِنْ ذٰلِكَ فَوَاللّٰهِ إِنَّ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ ﷺ لَيُرَاجِعْنَهُ وَتَهْجُرُهُ إِحْدَاهُنَّ الْيَوْمَ إِلَى اللَّيْلِ، قَالَ: فَقُلْتُ: فِيْ نَفْسِيْ قَدْ خَابَتْ مَنْ فَعَلَتْ ذٰلِكِ مِنْهُنَّ وَخَسِرَتْ، قَالَ وَكَانَ مَنْزِلِيْ بِالْعَوَالِيْ فِيْ بَنِيْ أُمَيَّةَ وَكَانَ لِيْ جَارٌ مِنَ الْأَنْصَارِ كُنَّا نَتَنَاوَبُ النُّزُوْلَ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: فَيَنْزِلُ يَوْمًا وَيَأْتِيْنِيْ بِخَبَرِ الْوَحْيِ وَغَيْرِهِ. وَأَنْزِلُ يَوْمًا فَآتِيْهِ بِمِثْلِ ذٰلِكَ، قَالَ: فَكُنَّا نُحَدِّثُ أَنَّ غَسَّانَ تُنْعِلُ الْخَيْلَ لِتَغْزُوَنَا قَالَ: فَجَاءَنِيْ يَوْمًا عِشَاءً فَضَرَبَ عَلَيَّ الْبَابَ فَخَرَجْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ: حَدَثَ أَمْرٌ عَظِيْمٌ، قُلْتُ أَجَاءَتْ غَسَّانُ؟ قَالَ: أَعْظَمُ مِنْ ذٰلِكَ طَلَّقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ نِسَاءَهُ، قَالَ: فَقُلْتُ فِيْ نَفْسِيْ قَدْ خَابَتْ حَفْصَةُ وَخَسِرَتْ قَدْ كُنْتُ أَظُنُّ هٰذَا كَائِنًا، قَالَ: فَلَمَّا صَلَّيْتُ الصُّبْحَ شَدَدْتُ عَلَيَّ ثِيَابِيْ ثُمَّ انْطَلَقْتُ حَتّٰى دَخَلْتُ عَلٰى حَفْصَةَ فَإِذَا هِيَ تَبْكِيْ، فَقُلْتُ: أَطَلَّقَكُنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَتْ: لَا أَدْرِيْ، هُوَذَا مُعْتَزِلٌ فِيْ هٰذِهِ الْمَشْرُبَةِ، قَالَ: فَانْطَلَقْتُ فَأَتَيْتُ غُلَامًا أَسْوَدَ فَقُلْتُ: اسْتَأْذِنْ لِعُمَرَ، قَالَ: فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ إِلَيَّ، قَالَ: قَدْ ذَكَرْتُكَ لَهُ فَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا، قَالَ: فَانْطَلَقْتُ إِلَى الْمَسْجِدِ. فَإِذَاحَوْلَ الْمِنْبَرِ نَفَرٌ يَبْكُوْنَ فَجَلَسْتُ إِلَيْهِمْ ثُمَّ غَلَبَنِيْ مَا أَجِدُ فَأَتَيْتُ الْغُلَامَ فَقُلْتُ: اسْتَأْذِنْ لِعُمَرَ. فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ إِلَيَّ فَقَالَ: قَدْ ذَكَرْتُكَ لَهُ فَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا، قَالَ: فَانْطَلَقْتُ إِلَى الْمَسْجِدِ أَيْضًا فَجَلَسْتُ ثُمَّ غَلَبَنِيْ مَاأَجِدُ فَأَتَيْتُ الْغُلَامَ فَقُلْتُ: اسْتَأْذِنْ لِعُمَرَ: فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ إِلَيَّ قَالَ: قَدْ

ذَكَرْتُكَ فَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا. قَالَ فَوَلَّيْتُ مُنْطَلِقًا فَإِذَا الْغُلَامُ يَدْعُونِي. فَقَالَ: ادْخُلْ فَقَدْ أُذِنَ لَكَ قَالَ: فَدَخَلْتُ فَإِذَا النَّبِيُّ ﷺ مُتَّكِئٌ عَلَى رَمْلٍ حَصِيرٍ فَرَأَيْتُ أَثَرَهُ فِي جَنْبِهِ فَقُلْتُ: يَارَسُولَ اللّٰهِ، أَطَلَّقْتَ نِسَاءَكَ؟ قَالَ: ((لَا))، قُلْتُ: اللّٰهُ أَكْبَرُ. لَوْ رَأَيْتَنَا يَارَسُولَ اللّٰهِ وَنَحْنُ مَعْشَرَ قُرَيْشٍ نَغْلِبُ النِّسَاءَ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ وَجَدْنَا قَوْمًا تَغْلِبُهُمْ نِسَاؤُهُمْ فَطَفِقَ نِسَاؤُنَا يَتَعَلَّمْنَ مِنْ نِسَائِهِمْ فَتَغَضَّبْتُ يَوْمًا عَلَى امْرَأَتِي فَإِذَا هِيَ تُرَاجِعُنِي فَأَنْكَرْتُ ذٰلِكَ فَقَالَتْ: مَاتُنْكِرُ فَوَاللّٰهِ إِنَّ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ ﷺ لِيُرَاجِعْنَهُ وَتَهْجُرُهُ إِحْدَاهُنَّ الْيَوْمَ إِلَى اللَّيْلِ، قَالَ: فَقُلْتُ لِحَفْصَةَ: أَتُرَاجِعِينَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَتْ: نَعَمْ وَتَهْجُرُهُ إِحْدَانَا الْيَوْمَ إِلَى اللَّيْلِ، قَالَ: فَقُلْتُ: قَدْ خَابَتْ مَنْ فَعَلَتْ ذٰلِكِ مِنْكُنَّ وَخَسِرَتْ، أَتَأْمَنُ إِحْدَاكُنَّ أَنْ يَغْضَبَ اللّٰهُ عَلَيْهَا لِغَضَبِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَإِذَا هِيَ قَدْ هَلَكَتْ؟ فَتَبَسَّمَ النَّبِيُّ ﷺ، قَالَ: فَقُلْتُ: لِحَفْصَةَ: لَا تُرَاجِعِي رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَلَا تَسْأَلِيهِ شَيْئًا وَسَلِينِي مَا بَدَالَكِ، وَلَا يَغُرَّنَّكِ إِنْ كَانَتْ صَاحِبَتُكِ أَوْسَمَ مِنْكِ وَأَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ. قَالَ: فَتَبَسَّمَ أُخْرٰى، فَقُلْتُ: يَارَسُولَ اللّٰهِ اسْتَأْنِسُ؟ قَالَ: ((نَعَمْ)). قَالَ: فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَمَا رَأَيْتُ فِي الْبَيْتِ إِلَّا أُهُبَةً ثَلَاثَةً، فَقُلْتُ: يَارَسُولَ اللّٰهِ أُدْعُ اللّٰهَ أَنْ يُوَسِّعَ عَلَى أُمَّتِكَ فَقَدْ وَسَّعَ عَلَى فَارِسَ وَالرُّوْمِ وَهُمْ لَا يَعْبُدُوْنَهُ، فَاسْتَوٰى جَالِسًا فَقَالَ: **((أَفِي شَكٍّ أَنْتَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ؟ أُولٰئِكَ قَوْمٌ عُجِّلَتْ لَهُمْ طَيِّبَاتُهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا))**، قَالَ: وَكَانَ أَقْسَمَ أَنْ لَا يَدْخُلَ عَلَى نِسَائِهِ شَهْرًا فَعَاتَبَهُ اللّٰهُ فِي ذٰلِكَ فَجَعَلَ لَهُ كَفَّارَةَ الْيَمِينِ. قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَأَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: فَلَمَّا مَضَتْ تِسْعٌ وَعِشْرُوْنَ دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ بَدَأَبِي فَقَالَ: **((يَاعَائِشَةُ إِنِّي ذَاكِرٌ لَكِ شَيْئًا فَلَا تَعْجَلِي حَتّٰى تَسْتَأْمِرِي أَبَوَيْكِ))**، قَالَتْ: ثُمَّ قَرَأَ هٰذِهِ الْآيَةَ: ﴿ **يٰأَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّأَزْوَاجِكَ** ﴾ الْآيَةَ. قَالَتْ: عَلِمَ وَاللّٰهِ! أَنَّ أَبَوَيَّ لَمْ يَكُوْنَا يَأْمُرَانِّي بِفِرَاقِهِ، قَالَتْ: فَقُلْتُ أَفِي هٰذَا أَسْتَأْمِرُ أَبَوَيَّ؟ فَإِنِّي أُرِيْدُ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ وَالدَّارَ الْآخِرَةَ. قَالَ مَعْمَرٌ: فَأَخْبَرَنِي أَيُّوبُ: أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ لَهُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، لَاتُخْبِرْ أَزْوَاجَكَ أَنِّي اخْتَرْتُكَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: **((إِنَّمَا بَعَثَنِي اللّٰهُ مُبَلِّغًا وَلَمْ يَبْعَثْنِي مُتَعَنِّتًا))**. (حسن صحیح) سلسلة الاحاديث الصحيحة: ١٥١٦)

ترجمہ: روایت ہے عبیداللہ بن عبداللہ بن ابوثور سے، کہا سنا میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے وہ کہتے تھے کہ میں چاہتا تھا کہ پوچھوں حضرت عمرؓ سے کہ وہ کون عورتیں ہیں آپ کی بیویوں میں سے جن کے حق میں اللہ نے فرمایا اگر رجوع کرو تم اللہ کی طرف تو جھک رہے ہیں تمہارے دل یہاں تک کہ حج کیا عمرؓ نے اور میں نے ان کے ساتھ سو میں نے پانی ڈالا ان پر ڈولچی سے اور وضو کیا انہوں نے میں نے کہا اے امیر المؤمنین وہ عورتیں آپ کی بیویوں میں سے کون ہیں جن کو اللہ فرماتا ہے اگر رجوع

کرو تم اللہ کی طرف تو جھک رہے ہیں تمہارے دل سو مجھ سے کہا حضرت عمرؓ نے تعجب ہے اے ابن عباسؓ یعنی تمہیں یہ بھی معلوم نہیں۔ کہا زہری نے برا لگا ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہما کا پوچھنا مگر چھپایا نہیں پھر کہا انہوں نے کہ وہ عائشہ ہیں اور حفصہ رضی اللہ عنہا پھر مجھ سے قصہ شروع کیا اس کا اور کہنے لگے ہم قریش لوگ عورتوں کو دباتے تھے پھر جب مدینہ میں آئے ہم نے ایسے لوگ پائے کہ عورتیں ان کو دباتی ہیں تو ہماری عورتیں بھی ان کی عادتیں سیکھنے لگیں تو میں ایک دن اپنی عورت پر غصہ ہوا اور وہ مجھے جواب دینے لگی مجھے اس کا جواب دینا برا لگا اس نے کہا تم کیوں برا مانتے ہو قسم ہے اللہ کی کہ آپ کی بیویاں ان کو جواب دیتی ہیں اور دن سے رات تک ان کو چھوڑ دیتی ہیں کہا عمرؓ نے میں نے اپنے دل میں کہا کہ جس نے ایسا کیا محروم ہوگئی اور نقصان پایا اور میں بنی امیہ کے محلہ میں مدینہ کی بلندی پر تھا اور میرا ایک ہمسایہ تھا انصار میں سے کہ باری باری آیا کرتے تھے ہم اور وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس سو ایک دن وہ آتا تھا اور اس کو خبر دیتا تھا اور ہم میں چرچا تھا کہ غسان اپنے گھوڑوں کے نعل لگا رہا ہے کہ ہم سے لڑے کہا عمر نے کہ ایک دن رات کو آن کر اس انصاری نے دروازہ ٹھونکا اور میں نکلا اس نے کہا ایک بڑی بات ہوئی میں نے کہا کیا غسان آیا اس نے کہا نہیں اس سے بڑی' طلاق دیا رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیویوں کو میں نے اپنے دل میں کہا حفصہ محروم ہوئی اور ٹوٹے میں پڑی میں پہلے ہی سے خیال کرتا تھا کہ ایسا ہوگا کہا عمرؓ نے جب میں نے صبح کی نماز پڑھی اپنے کپڑے لیے اور چلا اور حفصہ کے پاس گیا وہ رو رہی تھی میں نے کہا کیا تم کو رسول اللہ ﷺ نے طلاق دیا انہوں نے کہا میں نہیں جانتی وہ اس جھروکے میں بیٹھے ہیں' کہا حضرت عمرؓ نے کہ پھر میں ایک کالے لڑکے کے پاس آیا اور میں نے کہا اجازت مانگ میرے لیے پھر وہ آپ کے پاس گیا اور نکلا اور کہا کہ میں نے تمہاری خبر کی مگر آپ کچھ نہ بولے کہا انہوں نے کہ میں مسجد میں گیا اور منبر کے پاس دو چار آدمی رو رہے تھے میں ان کے پاس بیٹھا پھر مجھ پر وہی فکر غالب ہوئی اور پھر آیا میں لڑکے کے پاس اور میں نے کہا اجازت مانگ تو عمر کے لیے پھر وہ اندر گیا اور نکلا اور کہا میں نے تمہارا ذکر کیا اور آپ کچھ نہ بولے پھر میں مسجد کو گیا اور بیٹھا پھر مجھے وہی فکر غالب ہوئی اور پھر آیا میں اس لڑکے کے پاس اور میں نے کہا اجازت مانگ عمرؓ کے لیے پھر وہ اندر گیا اور نکلا اور کہا میں نے آپ سے ذکر کیا اور وہ کچھ نہ بولے پھر میں نے پیٹھ موڑی چلنے کو اور لڑکا مجھے بلانے لگا اور کہا اندر آؤ تمہیں اجازت ملی حضرت عمر نے کہا پھر میں نبی ﷺ کے پاس گیا اور آپ سے ایک بوریے پر تکیہ لگائے تھے کہ میں نے اس کا نشان دیکھا آپ کے دونوں بازوؤں میں اور میں نے عرض کی کہ اے رسول اللہ کے کیا طلاق دیا آپ نے اپنی بیویوں کو آپ نے فرمایا نہیں میں نے کہا اللہ بہت بڑا ہے یا رسول اللہ آپ دیکھیے ہم قریش لوگ عورتوں کو دباتے تھے پھر جب مدینہ میں آئے ہم نے ایسے لوگ پائے جن کو عورتیں دباتی تھیں اور ہماری عورتیں بھی ان کی عادت سیکھنے لگیں سو میں ایک دن اپنی عورت پر غصہ ہوا اور وہ مجھے جواب دینے لگی مجھے بہت برا لگا اس نے کہا تم کو کیوں برا لگا اللہ کی قسم آپ کی بیویاں تو آپ کو جواب دیتی ہیں اور ان میں کی ایک ایک آپ سے

خفا رہتی ہے دن سے رات تک‘ حضرت عمرؓ نے کہا کہ پھر میں نے حفصہؓ سے کہا تو کیا جواب دیتی ہے رسول اللہ ﷺ کو اس نے کہا ہاں اور خفا رہتی ہے ہم میں کی ایک ایک دن سے رات تک میں نے کہا بے شک جس نے ایسا کیا تم میں سے وہ خراب ہوگئی اور نقصان پایا‘ کیا تم میں سے ہر ایک اس بات سے نہیں ڈرتی کہ اللہ اس پر غصہ ہوا اپنے رسول کے غصہ کے سبب سے اور وہ ہلاک ہو جائے پس آپ مسکرائے اور میں نے کہا حفصہؓ سے مت جواب دے تو کبھی رسول اللہ ﷺ کو اور مت مانگ ان سے کوئی چیز اور مجھ سے مانگ لیا کر جو تیرا جی چاہے اور اس خیال میں مت رہ کہ تیری سوت تجھ سے خوبصورت اور چہیتی ہے رسول اللہ ﷺ کی یعنی تو اس کی برابری نہ کر آپ ﷺ پھر مسکرائے پھر میں نے عرض کی یا رسول اللہ میں آپ کا دل بہلاؤں آپ نے فرمایا ہاں میں نے سر اٹھا کر دیکھا تو گھر میں کچھ نظر نہ آیا سوائے تین چمڑوں کے میں نے عرض کی اے رسول اللہ کے دعا کیجیے اللہ سے کہ وہ کشادگی دے آپ کی امت کو اس نے کشادگی دی ہے فارس اور روم کو حالانکہ وہ عبادت نہیں کرتے اس کی پھر آپ اٹھ بیٹھے اور کہا تم ابھی تک شک میں ہو اے ابن خطاب وہ لوگ تو ایسے ہیں کہ ان کی نیکیوں کا بدلہ دنیا میں مل گیا کہا حضرت عمرؓ نے کہ آپ نے قسم کھائی تھی کہ اپنی عورتوں کے پاس نہ جائیں گے مہینے تک سو عتاب کیا ان پر اللہ تعالیٰ نے اور حکم کیا ان کو کفارہ کا۔ زہری نے کہا کہ عروہ نے مجھے خبر دی کہ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا جب انتیس دن گزرے آئے ہمارے پاس رسول اللہ ﷺ اور شروع کیا مجھ ہی سے اور فرمایا اے عائشہ میں تم سے ایک بات ذکر کرنے والا ہوں تم اس کا جواب بغیر ماں باپ کے مشورے کے نہ دینا‘ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی اے نبی کہہ دو اپنی بیویوں سے۔ آخر آیت تک۔ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا قسم ہے اللہ کی وہ خوب جانتے تھے کہ میرے ماں باپ مجھے ان کے چھوڑنے کا حکم نہ کریں گے تو میں نے کہا اس میں ماں باپ سے مشورہ لینا کیا ضرور ہے میں اللہ اور رسول اور آخرت کے گھر کو اختیار کرتی ہوں۔ معمر نے کہا خبر دی مجھے ایوب نے کہ ام المؤمنین عائشہؓ نے کہا اے رسول اللہ کے اپنی بیویوں کو آپ خبر نہ دیجیے کہ میں نے آپ کو اختیار کیا آپ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے پیغام پہنچانے کے لیے بھیجا ہے نہ مشقت میں ڈالنے کے لیے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔ اور کئی سندوں سے مروی ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے۔

خاتمہ: سورۂ تحریم میں یہ مضامین حسب تفصیل ذیل مذکور ہیں‘ خطاب نبی کو کہ حلال کو کیوں اپنے اوپر حرام کرتا ہے ایسی قسم کہ جس کے سبب سے ایک حلال کو حرام کریں اس کے کھولنے کا حکم آپ ﷺ نے جو خفیہ بات کہی اپنی بیویوں سے اس کا بیان‘ توبہ کی ترغیب ام المؤمنین عائشہ اور حفصہ رضی اللہ عنہما کو دوست اور حمایت اللہ اور جبرئیل اور صالحین مؤمنین کی نبیؐ کے ساتھ‘ نبی اگر طلاق دے تو اس سے بہتر بیویاں ملیں‘ دوزخ کا بیان‘ کافروں کا عذر قبول نہ ہونا‘ توبہ نصوح کا حکم‘ عزت نبیؐ کی‘ قیامت میں پل صراط پر نور کا بیان‘ کافروں اور منافقوں سے جہاد اور سختی کا حکم‘ نوح علیہ السلام اور لوط علیہ السلام کی بیویوں کا حال‘ فرعون کی بیوی اور مریم علیہا السلام کا حال۔

سورۂ ملک کی تفسیر

سورۃ الملک کی تفسیر اگرچہ مؤلف نے بیان نہ فرمائی مگر مضامین اس کے حسب تفصیل ذیل ہیں:
برکت اور ہاتھ اور قدرتِ الٰہی کا بیان موت اور حیات کا بیان' خلق سموت کا بیان' جہنم کے عذاب کا بیان' وعدہ مغفرت و اجر کا اللہ سے ڈرنے والوں کے لیے اللہ کے علم کا بیان اللہ کا آسمانوں پر ہونا' مکذبان سابق کے ہلاک کا بیان' چڑیوں کے ہوا میں اڑنے کا بیان' ناصر ورزاق نہ ہونا کسی کا سوا اس کے نیک راہ اور گمراہ کا بیان' سمع وابصار وافئدہ کا بیان' جلدی کرنا کافروں کا قیامت کے لیے قادر ہونا اللہ تعالیٰ کا ہلاک پر انبیاء کے ایمان اور توکل کا حکم' پانی سکھا دینے کا بیان۔

❀❀❀❀

٦٨۔ باب: وَمِنْ سُوْرَةِ نُوْن وَالْقَلَمِ

سورۂ نون والقلم کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(٣٣١٩) **حَدَّثَنَا** عَبْدُالْوَاحِدِ بْنُ سُلَيْمٍ قَالَ : قَدِمْتُ مَكَّةَ فَلَقِيْتُ عَطَاءَ بْنَ أَبِيْ رِبَاحٍ فَقُلْتُ : لَهُ يَا أَبَامُحَمَّدٍ، إِنَّ أُنَاسًا عِنْدَنَا يَقُوْلُوْنَ فِي الْقَدَرِ، فَقَالَ عَطَاءٌ : لَقِيْتُ الْوَلِيْدَ بْنَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ فَقَالَ : حَدَّثَنِيْ أَبِيْ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : ((**إِنَّ أَوَّلَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ الْقَلَمَ فَقَالَ لَهُ: اُكْتُبْ فَجَرَى بِمَا هُوَ كَائِنٌ إِلَى الْأَبَدِ**)). وَفِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ. (اسناده صحيح) سلسلة الأحاديث االصحيحة (١٣٣) تخريج شرح العقيدة الطحاوية (١٣٣) تخريج مشكاة المصابيح (٩٤) ظلال الجنة (١٠٢'١٠٥)

ترجمہ: ہم سے بیان کیا عبدالواحد بن سلیم نے کہا میں مکہ میں آیا اور عطا بن ابی رباح سے ملا اور میں نے کہا اے ابا محمد ہمارے یہاں کچھ لوگ تقدیر کا انکار کرتے ہیں عطاء نے کہا میں ولید بن عبادہ سے ملا انہوں نے کہا میرے باپ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے فرماتے تھے کہ پہلے اللہ نے قلم بنایا اور اس سے کہا لکھ جو ہونے والا ہے اب تک' اس نے لکھا اور اس حدیث میں ایک قصہ ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما کی سند سے۔

خاتمہ: سورۂ نون میں حسب تفصیل ذیل مضامین مندرج ہیں: قلم اور مکتوب کی قسم نفی جنون کی نبیؐ سے جاننا اللہ تعالیٰ کا نیکوں اور بدوں کو نہی جھوٹے اور سست لوگوں کی اطاعت سے دس برائیاں منکران آیات اور نافرمان رسول ﷺ کی' قصہ اصحاب باغ کا اور جل جانا اس کا' وعدہ جنت کا' متقیوں کے لیے۔ کافروں سے سوال کہ تم اپنی نجات پر کوئی دلیل کتاب سے رکھتے ہو یا کوئی اقرار نامہ

تمہارے پاس ہے یا تمہارے شرکاء بچا سکتے ہیں اللہ تعالیٰ کی ساق مبارک کھلنے کا وعدہ کافروں کو مہلت دینے کا بیان' نبی ﷺ کو صبر کا حکم' نصیحت ہونا قرآن کا سارے جہان والوں کے لیے۔

❀❀❀❀

٦٨۔ باب: وَمِنْ سُوْرَةِ الْحَاقَّةِ

سورۂ حاقہ کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(٣٣٢٠)عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ [قَالَ]: زَعَمَ أَنَّهُ جَالِسًا فِي الْبَطْحَاءِ فِيْ عِصَابَةٍ وَّرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ جَالِسٌ فِيهِمْ إِذْ مَرَّتْ عَلَيْهِمْ سَحَابَةٌ فَنَظَرُوا إِلَيْهَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**هَلْ تَدْرُوْنَ مَا اسْمُ هٰذِهِ**))؟ قَالُوْا : نَعَمْ هٰذَا السَّحَابُ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((**وَالْمُزْنُ**)) قَالُوْا: وَالْمُزْنُ. قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((**وَالْعَنَانُ**)) قَالُوْا : وَالْعَنَانُ ثُمَّ قَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**هَلْ تَدْرُوْنَ كَمْ بُعْدُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ**)) فَقَالُوْا : لَا وَاللّٰهِ مَا نَدْرِيْ، قَالَ: ((**فَإِنَّ بُعْدَ مَا بَيْنَهُمَا إِمَّا وَاحِدَةٌ وَإِمَّا اثْنَتَانِ أَوْ ثَلٰثٌ وَسَبْعُوْنَ سَنَةً وَالسَّمَاءُ الَّتِيْ فَوْقَهَا كَذٰلِكَ**)) حَتّٰى عَدَّدَ هُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ كَذٰلِكَ ثُمَّ قَالَ : ((**فَوْقَ السَّمَاءِ السَّابِعَةِ بَحْرٌ بَيْنَ أَعْلَاهُ وَأَسْفَلِهِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ إِلَى السَّمَاءِ، وَفَوْقَ ذٰلِكَ ثَمَانِيَةُ أَوْعَالٍ بَيْنَ أَظْلَافِهِنَّ وَرُكَبِهِنَّ مِثْلُ مَا بَيْنَ سَمَاءٍ إِلٰى سَمَاءٍ ثُمَّ فَوْقَ ظُهُوْرِهِنَّ الْعَرْشُ بَيْنَ أَسْفَلِهِ وَأَعْلَاهُ مِثْلُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ إِلَى السَّمَاءِ وَاللّٰهُ فَوْقَ ذٰلِكَ**)) . (اسناده ضعيف) ظلال الجنة (٥٧٧) سلسلة الاحاديث الضعيفة (١٢٤٧) تخريج مشكاة المصابيح (٥٧٢٢) عبداللہ بن عمیرہ کا احنف بن قیس سے سماع ثابت نہیں نیز سماک مختلط راوی ہے۔

ترجمہ: عباسؓ بن عبدالمطلب نے کہا میں بطحاء میں ایک صحابہ ؓ کی جماعت میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بیٹھا تھا کہ ایک بدلی آئی اور لوگ اسے دیکھنے لگے آپ نے فرمایا تم جانتے ہو اس کا کیا نام ہے لوگوں نے کہا ہاں یہ سحاب ہے آپ نے فرمایا مزن ہے لوگوں نے کہا ہاں مزن ہے آپ نے فرمایا عنان ہے لوگوں نے کہا عنان ہے پھر آپ نے فرمایا تم جانتے ہو زمین سے آسمان کتنی دور ہے لوگوں نے کہا نہیں اللہ کی قسم ہم نہیں جانتے آپ نے فرمایا ان دونوں میں اکہتر یا بہتر یا تہتر برس کا فرق ہے اور جو آسمان کے اوپر ہے وہ بھی اتنی ہی دور ہے یہاں تک کہ سات آسمان گن دیئے پھر فرمایا ساتویں آسمان پر ایک دریا ہے کہ اس کے اوپر کا کنارہ نیچے سے ایسا ہے جیسے ایک آسمان سے دوسرا اور اس کے اوپر آٹھ فرشتے ہیں جنگلی بکروں کی صورت میں کہ ان کے کھر ٹخنے تک اتنا فرق ہے جتنا ایک آسمان سے دوسرا پھر ان کی پیٹھ پر عرش ہے کہ اس کا

نیچے کا کنارہ اوپر سے اتنا ہے جیسے ایک آسمان سے دوسرا اور اس کے اوپر اللہ تعالیٰ ہے۔

فائدہ: عبد بن حمید نے کہا میں نے یحییٰ بن معین سے سنا ہے کہتے تھے کہ عبدالرحمٰن بن سعد کیوں نہیں جاتے حج کو کہ لوگ اس سے یہ حدیث سن لیں۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ اور ولید بن ابی ثور نے روایت کی سماک سے اس کی مانند اور مرفوع کیا اس کو اور روایت کی شریک نے سماک سے اس حدیث میں سے کچھ تھوڑی سی اور موقوف کیا اس کو اور نہیں مرفوع کیا اس کو عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن سعد رازی کے بیٹے ہیں۔ روایت کی ہم سے یحییٰ بن موسیٰ نے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن سعد رازی سے کہ ان کے باپ عبداللہ نے ان کو خبر دی کہ میں نے ایک شخص کو دیکھا بخارا میں ایک خچر پر سوار اور اس کے سر پر سیاہ عمامہ تھا وہ کہتا تھا مجھے آنحضرتؐ نے پہنایا ہے۔

مترجم: شاید مؤلف رحمہ اللہ نے یحییٰ بن موسیٰ کی روایت اس لیے ذکر کی کہ معلوم ہو جائے کہ عبداللہ تابعی ہیں اور اس حدیث میں بخوبی تصریح ہے اس کی وہ تعالیٰ بذاتہ عرش پر ہے اور یہی عقیدہ ہے سلف صالحین کا۔

خاتمہ: سورۃ الحاقہ میں حال قیامت اور ہلاک ثمود و عاد و فرعون اور مؤتفکات اور ہلاک قوم نوح اور نفخ صور اور قیامت کے حال اور اصحاب یمین و شمال کی کیفیت اور قرآن کی تصدیق اور قرآن کا تذکرہ ہونا متقیوں کے لیے مذکور ہے۔

❀❀❀❀

(۳۳۲۱) **حَدَّثَنَا** عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَعْدِ الرَّازِيُّ [وَهُوَ الدَّشْتَكِيُّ] أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ - رَحِمَهُ اللّٰهُ - أَخْبَرَهُ قَالَ: رَأَيْتُ رَجُلًا بِبُخَارٰى عَلَى بَغْلَةٍ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ وَيَقُولُ كَسَانِيهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ. (ضعیف الاسناد) (اس میں عبدالرحمٰن بن عبداللہ الرازی مجہول ہے۔ ابن حبان کے علاوہ کسی نے اس کو ثقہ نہیں کہا)

ترجمہ: ہم سے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن سعد رازی دشتکی نے بیان کیا کہ انہیں ان کے والد نے خبر دی' انہیں ان کے والد رحمہ اللہ نے خبر دیتے ہوئے کہا میں نے بخارا میں ایک شخص کو دیکھا جو خچر پر سوار تھا اور اس کے سر پر کالا عمامہ تھا' وہ کہتا تھا کہ یہ رسول اللہ ﷺ نے اسے پہنایا ہے۔

❀❀❀❀

۷۰۔ باب: وَمِنْ سُورَةِ سَأَلَ سَائِلٌ

سورہ معارج کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(۳۳۲۲) **عَنْ** أَبِي سَعِيْدٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي قَوْلِهِ: ﴿ **كَالْمُهْلِ** ﴾ قَالَ: ((**كَعَكَرِ الزَّيْتِ فَإِذَا قَرَّبَهُ إِلٰى وَجْهِهِ سَقَطَتْ فَرْوَةُ وَجْهِهِ فِيْهِ**)). (اسناده ضعيف) تخريج مشكاة المصابيح (۵۶۷۸) التعليق الرغيب (۲۳۴/۴) اس کی سند دراج عن ابی الہیثم کی وجہ سے ضعیف ہے

ترجمہ: ابوسعید رضی اللہ عنہ نے آنحضرتؐ سے اس آیت کی تفسیر میں روایت کی ﴿یوم تکون السمآء کالمهل﴾ یعنی جس دن آسمان مانند مہل کے ہو جائے گا آپ نے فرمایا مہل سے مراد یہ ہے کہ تیل کی تلچھٹ کے مانند ہو جائے پھر جب کافر کے منہ پاس لائیں اس کے منہ کی کھال گر جائے۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔نہیں جانتے ہم اسے مگر رشدین کی روایت سے۔

مترجم: اس حدیث کو مؤلف نے جو اس سورت کی تفسیر میں ذکر کر دیا ہے یہ مسامحہ ہے اس سورت میں مہل کا لفظ آسمان کی صفت میں مذکور ہے جو قیامت میں ہوگی اور آپ نے اس مہل کی کیفیت بیان فرمائی ہے جو کافروں کو پلایا جائے گا جس کا ذکر اس آیت میں ہے:﴿کَالْمُهْلِ یَشْوِی الْوُجُوْهُ﴾۔

خاتمہ: سورۂ معارج میں عذاب کا ذکر ہے اور اللہ تعالیٰ نے ذی المعارج ہونے کا اور چڑھنا ملائکہ اور روح کا اسی کی طرف اور پچاس ہزار برس کا ہونا روز قیامت کا صبر کا حکم' قیامت کے آثار' کافروں کی خرابی' دوزخ کا مدبر اور متولی اور بخیل کو پکارنا بالغ ہونا انسان کا' آٹھ صفتیں جنتیوں کی' ادائے نماز اور انفاق مال اور تصدیق قیامت اور خوف اللہ اور فرجوں کی حفاظت اور امانت اور اقرار کی رعایت اور گواہی ادا کرنا اور نماز کی حفاظت کافروں کا نبی ﷺ پر اژدحام کرنا' قادر ہونا اللہ تعالیٰ کا اس پر کہ اور بندے ان سے اچھے پیدا کر دے' محشر کی کیفیت۔

❀❀❀❀

۷۱۔ باب: وَمِنْ سُوْرَة نُوح

تفسیر سورۂ نوح

سورۂ نوح کی تفسیر میں اگرچہ مولف رحمہ اللہ نے کچھ ذکر نہیں کیا مگر خلاصہ مضامین اس کے یہ ہیں قصہ نوح علیہ السلام کا اور دعوت ان کی رات اور دن اور چھپی اور کھلی فضیلتیں استغفار کی آسمان سے مینہ کا برسنا مال کا بڑھنا' بیٹوں کی کثرت باغوں کا سرسبز ہونا' ندیوں کا بھرپور بہنا' بیان آسمان چاند اور سورج کا بیان انسان کی پیدائش کا بیان زمین کے بچھانے کا' قوم نوح کے بت ود وسواع ویغوث ویعوق ونسر کا بیان' بددعا نوح علیہ السلام کی مشرکوں کے لیے اور استغفار مؤمنوں کے لیے۔

۷۲۔ باب: وَمِنْ سُوْرَةِ الْجِنِّ

تفسیر سورہ جن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

(۳۳۲۳) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : مَا قَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْجِنِّ وَلَا رَآهُمْ، انْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِیْ طَائِفَةٍ

مِنْ أَصْحَابِهٖ عَامِدِيْنَ إِلٰى سُوْقِ عُكَاظٍ وَقَدْ حِيْلَ بَيْنَ الشَّيَاطِيْنِ وَبَيْنَ خَبَرِالسَّمَاءِ وَأُرْسِلَتْ عَلَيْهِمُ الشُّهُبُ، فَرَجَعَتِ الشَّيَاطِيْنُ إِلٰى قَوْمِهِمْ، فَقَالُوْا: مَا لَكُمْ؟ قَالُوْا حِيْلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ وَأُرْسِلَتْ عَلَيْنَا الشُّهُبُ، فَقَالُوْا : مَا حَالَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَآءِ، إِلَّا مِنْ حَدَثٍ فَاضْرِبُوْا مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا فَانْظُرُوْا مَا هٰذَا الَّذِيْ حَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ، قَالَ : فَانْطَلَقُوْا يَضْرِبُوْنَ مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا يَبْتَغُوْنَ مَا هٰذَا الَّذِيْ حَالَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ، فَانْصَرَفَ أُوْلٰٓئِكَ النَّفَرُ الَّذِيْنَ تَوَجَّهُوْا نَحْوَتِهَامَةَ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِﷺ، وَهُوَ بِنَخْلَةَ عَامِدًا إِلٰى سُوْقِ عُكَاظٍ وَهُوَ يُصَلِّيْ بِأَصْحَابِهٖ صَلٰوةَ الْفَجْرِ، فَلَمَّا سَمِعُوا الْقُرْاٰنَ اسْتَمِعُوْا لَهٗ فَقَالُوْا : هٰذَا وَاللّٰهِ الَّذِيْ حَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ خَبَرِالسَّمَآءِ، قَالَ : فَهُنَالِكَ رَجَعُوْا إِلٰى قَوْمِهِمْ فَقَالُوْا : يَا قَوْمَنَا ﴿ **إِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًاo يَّهْدِيْ إِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ وَلَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَا أَحَدًا** ﴾ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى عَلٰى نَبِيِّهٖﷺ: ﴿ **قُلْ أُوْحِيَ إِلَيَّ أَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ** ﴾ وَإِنَّمَا أُوْحِيَ إِلَيْهِ قَوْلُ الْجِنِّ. وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : قَوْلُ الْجِنِّ لِقَوْمِهِمْ: ﴿ **لَمَّا قَامَ عَبْدُاللّٰهِ يَدْعُوْهُ كَادُوْا يَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِ لِبَدًا** ﴾ قَالَ: لَمَّا رَأَوْهُ يُصَلِّيْ وَأَصْحَابُهٗ يُصَلُّوْنَ بِصَلٰوتِهٖ وَيَسْجُدُوْنَ بِسُجُوْدِهٖ قَالَ : تَعَجَّبُوْا مِنْ طَوَاعِيَةِ أَصْحَابِهٖ لَهٗ قَالُوْا لِقَوْمِهِمْ ﴿ **لَمَّا قَامَ عَبْدُاللّٰهِ يَدْعُوْهُ كَادُوْا يَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِ لِبَدًا.** ﴾ (اسناده صحيح)

ترجمہ: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ نہ قرآن پڑھا رسول اللہ ﷺ نے جنوں پر اور نہ ان کو دیکھا۔ رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہ کے ساتھ عکاظ کے بازار جاتے تھے (وہ مکہ مدینہ کے بیچ میں لگتا تھا) اور جنوں سے آسمان کی خبر رک رہی تھی اوران پر شعلے چھوٹتے تھے (یعنی آسمان پر سے) سو جن اپنی قوم کے پاس گئے انہوں نے کہا کیا ہے جنوں نے کہا کہ آسمان کی خبر ہم سے رک گئی ہے اور ہم پر شعلے مارے جاتے ہیں ان شوریٰ والوں نے کہا یہ خبر کا رکنا کسی نئے امر کے سبب سے ہے سو تم مشرق اور مغرب میں زمین کے پھرو اور دیکھو کہ کیوں رکی ہے ہم سے خبر آسمان کی تو وہ چلے مشرق اور مغرب کو ڈھونڈتے ہوئے کہ کون چیز مانع ہوئی ہے ان کو خبر سے پھر جو گروہ ملک تہامہ کو چلا تھا آپ کے پاس پہنچا آپ مقام نخلہ میں تھے عکاظ کے بازار کو جاتے ہوئے اور آپ نماز پڑھتے تھے اپنے صحابہ کے ساتھ فجر کی پھر جنوں نے قرآن سنا کان لگا کر سننے لگے اور بولے کہ اللہ کی قسم ہے یہی حائل ہوئی تمہارے اور آسمان کی خبر میں پھر اسی جگہ سے اپنی قوم کی طرف لوٹ گئے اور کہنے لگے اے ہماری قوم ﴿انا سمعنا﴾ الآیۃ یعنی ہم نے سنا ایک قرآن عجیب کہ اچھی راہ بتاتا ہے سو ہم اس پر ایمان لائے اور شریک نہیں کرتے ہم اپنے رب کے ساتھ کسی کو سو اتار دیا انہیں کا قول اپنے نبی ﷺ پر ﴿قُلْ أُوْحِيَ إِلَيَّ أَنَّهُ﴾ اور اسی اسناد سے مروی ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا یہ بھی جنوں کا قول ہے کہ انہوں نے اپنی قوم سے کہا ﴿لَمَّا قَامَ

عَبْدُاللّٰهِ يَدْعُوْهُ كَادُوْا يَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِ لِبَدًا﴾ یعنی جب کھڑا ہوتا ہے اللہ کا بندہ اس کو پکارنے لوگ اس پر ٹھٹھ ہو جاتے ہیں' جب انہوں نے آپ کو دیکھا نماز پڑھتے اور اصحاب بھی آپ کے ساتھ نماز پڑھتے تھے اور ان کے سجدہ کے ساتھ وہ بھی سب سجدہ کرتے تھے سو تعجب کیا انہوں نے اصحاب کی اطاعت پر اور اپنی قوم سے کہنے لگے ﴿لَمَّا قَامَ عَبْدُاللّٰهِ يَدْعُوْهُ كَادُوْا يَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِ لِبَدًا﴾۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(٣٣٢٤) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ الْجِنُّ يَصْعَدُوْنَ إِلَى السَّمَاءِ يَسْتَمِعُوْنَ الْوَحْيَ فَإِذَا سَمِعُوا، الْكَلِمَةَ زَادُوْا فِيهَا تِسْعًا فَأَمَّا الْكَلِمَةُ فَتَكُوْنُ حَقًّا وَأَمَّا مَا زَادَ فَيَكُوْنُ بَاطِلًا، فَلَمَّا بُعِثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مُنِعُوا مَقَاعِدَهُمْ، فَذَكَرُوْا ذٰلِكَ لِإِبْلِيْسَ وَلَمْ تَكُنِ النُّجُوْمُ يُرْمٰى بِهَا قَبْلَ ذٰلِكَ، فَقَالَ لَهُمْ إِبْلِيْسُ: مَا هٰذَا إِلَّا مِنْ أَمْرٍ قَدْ حَدَثَ فِي الْأَرْضِ فَبَعَثَ جُنُوْدَهُ فَوَجَدُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَائِمًا يُصَلِّيْ بَيْنَ جَبَلَيْنِ۔ أُرَهُ قَالَ بِمَكَّةَ۔ فَلَقُوْهُ فَأَخْبَرُوْهُ فَقَالَ: هٰذَا الْحَدَثُ الَّذِيْ حَدَثَ فِي الْأَرْضِ. (اسناده صحيح)

ترجمہ: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا جن آسمان کی طرف چڑھتے تھے آسمان کی خبر سننے کے لئے پھر جب وہ ایک بات سنتے تو نو باتیں اس میں بڑھا دیتے تو وہ ایک سچ ہو جاتی اور جو انہوں نے بڑھائی تھیں جھوٹ ہوتیں پھر جب رسول اللہ ﷺ مبعوث ہوئے ان کی بیٹھکی چھن گئی انہوں نے ابلیس پر تلبیس سے اس کا ذکر کیا اور اس کے قبل تارے نہ ٹوٹے تھے ابلیس نے ان سے کہا یہ نہیں ہوا ہے مگر نئے حادثہ کے سبب سے جو زمین میں ظاہر ہوا ہے سو اس نے اپنا لشکر سب طرف بھیجا اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو کھڑے نماز پڑھتے پایا دو پہاڑوں کے درمیان میں راوی کہتا ہے کہ شاید مکہ میں سو ملے وہ آپ سے اور کہا یہی نیا حادثہ ہے جو زمین میں ظاہر ہوا۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

خاتمہ: سورۂ جن میں مذکور ہے قول جنوں کا اور بیزاری ان کی شرک سے اور جورو لڑکا نہ ہونا اللہ تعالیٰ کا اور سرکشی ان کی زیادہ ہونے کا بیان بسبب اس کے کہ آدمی ان کو اللہ کا شریک ٹھہراتے ہیں' آسمان کے چوکیدار اور شعلوں کی کثرت اور بیٹھکی مقرر کرنا جنوں کی خبر آسمان سننے کے لیے' نیک و بد جنوں کا ہونا' ایمان لانا ان کا قرآن پر' مسلمان اور کافر ہونا ان کا' وعدہ برکت کا ان لوگوں کے لیے جو دین پر ثابت رہیں' جو قرآن سے کنارہ کرے اس کا عذاب' سجدہ اللہ کے لیے' اژدحام انس و جن کا نبی پر وقت نماز کے اشراک فی الدعا اور اشراک فی التصرف کا رد' وعید دوزخ کی عاصیوں کے لیے' نہ جاننا نبی کا قیامت کے وقت کو' اور خاص ہونا علم غیب کا اللہ تعالیٰ کے لیے' احاطہ الٰہی اور گن رکھنا اللہ تعالیٰ کا ہر چیز کو۔

❀ ❀ ❀ ❀

وَمِنْ سُوْرَةِ الْمُزَّمِّلِ

سورۂ مزمل کی تفسیر

اگر چہ مؤلف رحمہ اللہ نے تفسیر میں اس کے لب نہ کھولا مگر خلاصہ مضامین اس کے یہ ہیں: خطاب نبی کو لفظ مزمل سے اور حکم قیام شب کا یعنی تہجد کا حکم قرآن پڑھنے کا ترتیل سے اور ذکر اور تبتل الی اللہ یعنی اللہ کی طرف لوٹ کر آ جانے کا حکم ربوبیت الٰہی وتوحید الوہیت' صبر کا حکم زمین کا لرزنا اور پہاڑوں کا قیامت کے دن مثل موسیٰ کے ہونا ہمارے نبی کا' ہلاک ہونا فرعون کا بسبب نافرمانی اپنے رسول کے جوانوں کا بوڑھا ہو جانا اور آسمانوں کا پھٹنا قیامت میں تہجد کی فرضیت منسوخ ہونا قراءت قرآن اور اقامت صلوٰۃ اور ادائے زکوٰۃ اور انفاق مال اور استغفار کا حکم۔

۷۴۔ باب: وَمِنْ سُوْرَةِ الْمُدَّثِّرِ

سورۂ مدثر کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(۳۳۲۵) **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ۔ وَهُوَ يُحَدِّثُ عَنْ فَتْرَةِ الْوَحْيِ۔ فَقَالَ فِيْ حَدِيْثِهٖ : ((**بَيْنَمَا أَنَا أَمْشِيْ سَمِعْتُ صَوْتًا مِنَ السَّمَاءِ فَرَفَعْتُ رَأْسِيْ فَإِذَا الْمَلَكُ الَّذِيْ جَاءَنِيْ بِحِرَآءٍ جَالِسٌ عَلٰى كُرْسِيٍّ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ فَجُئِثْتُ مِنْهُ رُعْبًا فَرَجَعْتُ فَقُلْتُ: زَمِّلُوْنِيْ زَمِّلُوْنِيْ، فَدَثَّرُوْنِيْ**))، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى : ﴿ **يَآأَيُّهَا الْمُدَّثِّرُo قُمْ فَأَنْذِرْ** ﴾ إِلٰى قَوْلِهٖ : ﴿**وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ** ﴾ قَبْلَ أَنْ تُفْرَضَ الصَّلٰوةُ. (اسناده صحيح)

ترجمہ: جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے سنا رسول اللہ ﷺ کو بیان کرتے تھے وہ حال درمیان میں وحی موقوف ہو جانے کا فرمایا آپ نے کہ میں چلا جاتا تھا کہ سنی میں نے ایک آواز آسمان سے اور اٹھایا میں نے اپنا سر تو وہی فرشتہ جو مجھے غار میں ملا تھا آسمان وزمین کے درمیان میں کرسی پر بیٹھا نظر آیا میں اس سے ڈر گیا اور لوٹ آیا اور میں نے کہا مجھے کمبل لپیٹ دو پھر مجھے کمبل میں اڑھا دیا اور یہ آیت اتری ﴿یاایها المدثر﴾ سے ﴿فاهجر﴾ تک۔ اور یہ معاملہ نماز فرض ہونے کے قبل تھا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور روایت کی یہ یحییٰ بن ابی کثیر نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے بھی۔

مترجم: پوری آیتیں یوں ہیں ﴿يَآأَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَأَنْذِرْ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ﴾ اے کپڑا اوڑھنے والے کھڑا ہو اور ڈرا لوگوں کو اور اپنے پروردگار کی بڑائی بول اور اپنے کپڑے پاک کر اور پلیدی چھوڑ دے۔

(٣٣٢٦) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((الصَّعُودُ جَبَلٌ مِنْ نَارٍ يَتَصَعَّدُ فِيهِ سَبْعِينَ خَرِيفًا ثُمَّ يَهْوِي بِهِ كَذَٰلِكَ فِيهِ أَبَدًا)). (اسناده ضعيف) تخريج مشكاة المصابيح (٥٦٧٧) (اس میں عبداللہ بن لهیعہ ضعیف اور دراج کی ابوالہیثم سے روایت ضعیف ہوتی ہے)

ترجمہ: ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا صعود ایک پہاڑ ہے دوزخ میں کہ دوزخی اس پر چڑھایا جائے گا ستر برس میں اور پھر دھکیل دیا جائے گا یہی عذاب ہوتا رہے گا اس پر ہمیشہ۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اسے مرفوع مگر ابن لہیعہ کی روایت سے اور اس کا کچھ مضمون عطیہ نے ابوسعید سے روایت کیا ہے موقوفاً۔

❀❀❀❀

(٣٣٢٧) عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ نَاسٌ مِنَ الْيَهُودِ لِأُنَاسٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ: هَلْ يَعْلَمُ نَبِيُّكُمْ كَمْ عَدَدُ خَزَنَةِ جَهَنَّمَ؟ قَالُوا: لَا نَدْرِي حَتَّى نَسْأَلَ نَبِيَّنَا، فَجَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَامُحَمَّدُ! غُلِبَ أَصْحَابُكَ الْيَوْمَ، قَالَ: ((وَبِمَ غُلِبُوا))؟ قَالَ: سَأَلَهُمْ يَهُودُ هَلْ يَعْلَمُ نَبِيُّكُمْ كَمْ عَدَدُ خَزَنَةِ جَهَنَّمَ، قَالَ قَالُوا: لَا نَدْرِي حَتَّى نَسْأَلَ نَبِيَّنَا، قَالَ: ((أَفَغُلِبَ قَوْمٌ سُئِلُوا عَمَّا لَا يَعْلَمُونَ فَقَالُوا: لَا نَعْلَمُ حَتَّى نَسْأَلَ نَبِيَّنَا، لَكِنَّهُمْ قَدْ سَأَلُوا نَبِيَّهُمْ فَقَالُوا: أَرِنَا اللّٰهَ جَهْرَةً، عَلَيَّ بِأَعْدَاءِ اللّٰهِ إِنِّي سَائِلُهُمْ عَنْ تُرْبَةِ الْجَنَّةِ وَهِيَ الدَّرْمَكُ))، فَلَمَّا جَاءُوا قَالُوا يَاأَبَاالْقَاسِمِ كَمْ عَدَدُ خَزَنَةِ جَهَنَّمَ؟ قَالَ: ((هٰكَذَا وَهٰكَذَا)) فِي مَرَّةٍ عَشْرَةٌ وَفِي مَرَّةٍ تِسْعٌ، قَالُوا: نَعَمْ، قَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَا تُرْبَةُ الْجَنَّةِ؟)) قَالَ: فَسَكَتُوا هُنَيْهَةً ثُمَّ قَالُوا: خُبْزَةٌ يَاأَبَا الْقَاسِمِ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((الْخُبْزُ مِنَ الدَّرْمَكِ)).

(اسناده ضعيف) سلسلة الاحاديث الضعيفة (٣٣٤٨) (اس میں مجالد بن سعید راوی ہے)

ترجمہ: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ چند یہود نے اصحاب سے پوچھا کہ تمہارے نبی کو معلوم ہے کہ پہرے دار دوزخ کے کتنے ہیں انہوں نے کہا ہم نہیں جانتے مگر پوچھیں گے رسول اللہ ﷺ کو پھر ایک شخص آیا اور اس نے کہا کہ یا محمد (ﷺ) تمہارے یار ہار گئے آج' آپ نے فرمایا کیوں اس نے کہا یہود نے پوچھا ان سے کہ نبیؐ تمہارا جانتا ہے کہ پہرے دار دوزخ کے کتنے ہیں پھر انہوں نے کچھ جواب نہ دیا اور کہا ہم نہیں جانتے جب تک اپنے نبیؐ سے نہ پوچھ لیں آپ نے فرمایا کہ کیا ہار گئے وہ لوگ جن سے پوچھی گئی ایسی چیز جسے وہ نہیں جانتے اور انہوں نے کہا ہم نہیں جانتے جب تک کہ پوچھ لیں اپنے پیغمبر سے (یعنی اس میں ہارنے کی کوئی بات نہیں) یہود نے تو اس سے بڑھ کر بے ادبی کی بات اپنے نبی سے پوچھی کہ دکھلا دو ہم کو اللہ کو کھلے لاؤ اللہ کے دشمنوں کو میں ان سے پوچھتا ہوں کہ جنت کی مٹی کا ہے کی ہے اور وہ میدہ

ہے پھر جب یہود آئے آپ کے پاس آئے آپؐ سے پوچھا اے ابوالقاسم جہنم کے پہرے دار کتنے ہیں آپ نے ہاتھ سے اشارہ فرمایا دو بار ایک بار دسوں انگلیوں سے اور ایک بار نو سے (یعنی انیس ہوئے) انہوں نے کہا ہاں پھر نبی ﷺ نے ان سے پوچھا کہ جنت کی مٹی کا ہے کی ہے وہ تھوڑی دیر چپ ہو رہے پھر کہنے لگے روٹی کی ہے اے ابا القاسم حضرتؐ نے فرمایا میدہ کی روٹی ہے۔

فائدہ: اس حدیث کو نہیں جانتے ہم مگر اسی سند سے مجالد کی روایت سے۔

❀❀❀❀

(٣٣٢٨) **عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،** عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: أَنَّهُ قَالَ فِيْ هٰذِهِ الْآيَةِ: ﴿**هُوَ أَهْلُ التَّقْوٰى وَأَهْلُ الْمَغْفِرَةِ**﴾ قَالَ: ((**قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: أَنَا أَهْلُ أَنْ أُتَّقٰى فَمَنِ اتَّقَانِيْ فَلَمْ يَجْعَلْ مَعِيَ إِلٰهًا، فَأَنَا أَهْلُ أَنْ أَغْفِرَ لَهُ**)) . (اسناده ضعيف) تخريج مشكاة المصابيح (٢٣٥١ـ التحقيق الثانی) اس میں سہیل بن عبداللہ راوی منفرد ہے

ترجمہ: انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس آیت کی تفسیر میں ﴿هُوَ أَهْلُ التَّقْوٰى﴾ یعنی وہ اللہ تعالیٰ لائق ہے کہ اس سے ڈریں اور لائق ہے بخشنے کے' فرمایا آپ نے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں لائق ہوں کہ بندے مجھ سے ڈریں اور جو مجھ سے ڈرا اور میرے سوا کسی کو معبود نہ ٹھہرایا تو مجھے لائق ہے کہ میں اسے بخش دوں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ اور سہیل کچھ قوی نہیں حدیث میں اور سہیل ہی نے یہ حدیث ثابت سے روایت کی ہے۔

خاتمہ: سورۂ مدثر میں ہے ڈرانے کا حکم اور تکبیر اور طہارت اور ترکِ شرک کا اور نہی تمنن سے بہ نیت استکبار کے' نفخ صور اور تکلیف قیامت کی ندامت ایک کافر نے کی جس کا نام ولید بن مغیرہ تھا، انیس (١٩) پہرے دار دوزخ کے قیامت کا بیان چار چیزیں دخولِ جہنم کی' جو قرآن سے بھاگیں وہ گدھے ہیں مستحق ترس اور مغفرت کا ہونا پروردگار کا۔

❀❀❀❀

٧٥۔ باب: وَمِنْ سُوْرَةِ الْقِيَامَةِ

سورۂ قیامت کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(٣٣٢٩) **عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ** قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ الْقُرْاٰنُ يُحَرِّكُ بِهِ لِسَانَهُ يُرِيْدُ أَنْ يَحْفَظَهُ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: ﴿**لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ**﴾ قَالَ: فَكَانَ يُحَرِّكُ بِهِ شَفَتَيْهِ وَحَرَّكَ سُفْيَانُ شَفَتَيْهِ . (اسناده صحيح)

ترجمہ: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جب قرآن نازل ہوتا سو اپنی زبان ہلاتے کہ اس کو یاد کر لیں سو اللہ تعالیٰ نے اتاری یہ آیت مت ہلا تو اپنی زبان کو تو جلدی کرے قرآن کے ساتھ۔ موسیٰ جو راوی ہیں ہلاتے تھے اپنے دونوں ہونٹ۔ اور سفیان نے ہلائے اپنے ہونٹ (یعنی اس طرح آپ ہلاتے تھے قبل نزول آیت کے)۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ علی بن مدینی نے کہا یحییٰ بن سعید قطان نے کہا کہ سفیان ثوری بہت اچھا کہتے تھے موسیٰ بن ابی عائشہ کو۔

❀❀❀❀

(۳۳۳۰) عَنْ ثُوَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِنَّ أَدْنٰى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً لَمَنْ يَنْظُرُ إِلٰى جِنَانِهِ وَأَزْوَاجِهِ وَخَدَمِهِ وَسُرُرِهِ مَسِيْرَةَ أَلْفِ سَنَةٍ وَأَكْرَمُهُمْ عَلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ مَنْ يَنْظُرُ إِلٰى وَجْهِهِ غُدْوَةً وَعَشِيَّةً، ثُمَّ قَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ﴿ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَاضِرَةٌ ۝ إِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ﴾)).

(اسنادہ ضعیف) سلسلة الأحاديث الضعيفة (۱۹۸۵) اس میں ثویر بن ابی فاختہ راوی ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ثویر سے کہا سنا میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنتیوں میں ادنیٰ درجہ والا دیکھتا ہے اپنے باغ بیویوں اور خادموں اور تختوں کو ہزار برس کی راہ سے اور ان میں بڑے رتبہ والا اللہ کے نزدیک وہ شخص ہے جو دیکھتا ہے اللہ کے منہ کی طرف صبح اور شام پھر پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت ﴿وُجُوْهٌ﴾ سے آخر تک۔ یعنی بہت چہرے اس دن تازہ ہوں گے اور اپنے رب کو دیکھتے ہوں گے۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔ اور روایت کی یہ کئی لوگوں نے اسرائیل سے مثل اس کے مرفوعاً۔ اور روایت کی عبدالملک ابن الجبر نے ثویر سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے قول ان کا اور مرفوع نہ کیا اس کو۔ اور روایت کی اشجعی نے سفیان سے انہوں نے ثویر سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے قول ان کا اور مرفوع نہ کیا انہوں نے اور کسی نے اس سند میں مجاہد کا نام نہیں لیا سوائے ثوری کے۔

خاتمہ: سورۂ قیامہ میں مذکور ہے قیامت کا اور نہی قرآن جلدی پڑھنے سے اور آداب نزول وحی کے نبیؐ کے لیے شکایت دنیا کی محبت کی' دیدار الٰہی کا بیان' سکرات موت کا بیان' شکایت انسان کی عدم تصدیق کی اور ترک صلوٰۃ اور تکذیب اور منہ موڑنے کی' پیدائشِ انسان منی سے اور اثبات بعث کا۔

❀❀❀❀

سورۂ دھر کی تفسیر

سورۂ دھر کا خلاصہ مضامین یہ ہے کہ بیان خلقت کا شاکر و کافر ہونا انسان کا' وعید سلاسل واغلال کی کافروں کے لیے' صفات ابرار کے جزائے نیکاں نجات اور سرور ونضرت و جنت و حریر وغیرہ بیس چیزیں' نزول قرآن کا بیان' امر بصبر و ذکر و سجدہ و تسبیح'

مذمت محبت دنیا کی اور غفلت کرنے کی آخرت سے' خلق انسان کا بیان' موقوف ہونا ہدایت کا مشیتِ ایزدی پر' وعید عذاب الیم کی ظالموں کے لیے' غرض اس سورت میں جنت کا بیان نہایت تفصیل سے ہے۔

سورۂ مرسلات کی تفسیر

سورۂ والمرسلات میں قسم ہے فرشتوں کی اور آثار ہیں قیامت کے اور خرابی ہے جھٹلانے والوں کو دس جگہ اور ہلاک مجرمان اولین وآخرین' انسان کی پیدائش کا بیان' سما جانا احیاء اور موتی کا زمین میں تین کونے سایہ کا بیان جو قیامت میں ہوگا' قبول نہ ہونا عذر کافروں کا قیامت میں اور جمع ہونا اولین وآخرین کا اس دن ظلال اور عیون اور فواکہ کا وعدہ متقیوں کے لیے برخوداری کا مجرموں کی اور انکاران کا رکوع سے۔

سورۂ نبأ کی تفسیر

سورۂ نبا میں پوچھ گچھ اور اختلاف لوگوں کا قیامت کے بارے میں اللہ تعالیٰ کی قدرت کی نشانیاں جیسے پیدا کرنا زمین اور پہاڑوں کا اور پیدا کرنا جوڑوں کا اور سونا رات کا اور معاش کمانا دن کا اور پیدا کرنا سات آسمانوں اور سورج کا اور پانی کا اتارنا بدلیوں سے اور نکالنا حب ونبات کا اور باغوں کا میقات ہونا یوم الفصل کا آثار قیامت جیسے نفخ صور اور جینا مُردوں کا اور کھلنا آسمان کے دروازوں کا اور چلنا پہاڑوں کا' وعید جہنم کی سرکشوں کے لیے اور حمیم وغساق کی' مکتوب ہونا ہر چیز کا لوحِ محفوظ میں' حدائق اعناب اور کواعب اتراب وکاس دہاق متقیوں کے لیے کھڑا ہونا روح وملائکہ کا حشر میں اور نہ ہونا شفاعت کا بے اذن اللہ تعالیٰ کے' آرزو کرنا کافر کا کہ کاش میں خاک ہو جاتا قیامت کے دن۔

سورۂ والنازعات کی تفسیر

سورۂ والنازعات میں ہے قسم فرشتوں کی چند جماعتوں کی' بیان نفخۂ اولیٰ کا تعجب کرنا کافروں کا مُردوں کے جینے پر قصہ موسیٰ علیہ السلام کا اور پکارنا اللہ تعالیٰ کا ان کو وادی مقدس طویٰ میں اور حکم فرعون کی طرف جانے کا' بیان آسمان کے بلند کرنے کا اور رات کا اور زمین کا بیان قیامت کا۔ وعید جہنم کی سرکشوں کے لیے' وعدہ جنت کا ڈرنے والوں کے لیے' نہ ہونا علم قیامت کا نبی ﷺ کو' قلیل جاننا اہل محشر کا دنیا کی زندگی کو۔

۸۰۔ باب: وَمِنْ سُوْرَةِ عَبَسَ

سورۂ عبس کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(۳۳۳۱) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : أُنْزِلَ : ﴿ عَبَسَ وَتَوَلّٰى ﴾ فِي ابْنِ أُمِّ مَكْتُوْمٍ الْأَعْمٰى، أَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ

فَجَعَلَ يَقُوْلُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ أَرْشِدْنِيْ وَعِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ رَجُلٌ مِنْ عُظَمَاءِ الْمُشْرِكِيْنَ، فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُعْرِضُ عَنْهُ وَيُقْبِلُ عَلَى الْآخَرِ وَيَقُوْلُ: ((أَتَرٰى بِمَا أَقُوْلُ بَاسًا))؟ فَيَقُوْلُ: لَا، فَفِيْ هٰذَا أُنْزِلَ. (صحیح الاسناد)

ترجمہ: ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ﴿عبس وتولیٰ﴾ نازل ہوئی عبداللہ ابن مکتوم کے واسطے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور کہنے لگے یارسول اللہ مجھے دین کی راہ بتایئے اور آپ کے پاس ایک بڑا مشرک تھا آپ اسے سمجھا رہے تھے اور عبداللہ سے کنارہ کرتے تھے اور اس کی طرف متوجہ ہوتے تھے اور عبداللہ کہتے تھے کہ کیا میری بات میں کچھ برائی ہے آپؐ فرماتے تھے نہیں پھر آپؐ پر یہ سورۃ اتری۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔ اور روایت کی بعض نے یہ حدیث ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے کہا کہ ﴿اتری عبس وتولیٰ﴾ عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کے لیے۔ اور نہیں ذکر کیا اس سند میں ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کا۔

❀❀❀❀

(۳۳۳۲) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((**تُحْشَرُوْنَ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا**)) فَقَالَتِ امْرَأَةٌ: أَيُبْصِرُ أَوْ يَرٰى بَعْضُنَا عَوْرَةَ بَعْضٍ؟ قَالَ: ((**يَا فُلَانَةُ، ﴿ لِكُلِّ امْرِئٍ مِنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَأْنٌ يُغْنِيْهِ ﴾**)). (حسن صحیح)

ترجمہ: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا آنحضرتؐ نے فرمایا لوگ حشر میں آئیں گے ننگے سر ننگے بدن بے ختنہ کے ایک عورت نے کہا کہ ہر ایک دوسرے کا ستر دیکھے گا آپؐ نے فرمایا اے فلانی ہر ایک کو اس دن ایسا ایک دھندا ہوگا کہ غافل کر دے گا اسے غیر سے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور مروی ہوئی کئی سندوں سے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے۔

خاتمہ: سورۂ عبس میں تعلیم نبی کی اور تذکرہ ہونا اس کا قرآن کا اور تحریر اس کی صحف مکرمہ میں اور شکایت انسان کی ناشکری کی اور ذکر انسان کے کھانے کا حبوب اور انگور اور زیتون وغیرہ سے حال قیامت کا اور کام نہ آنا ماں باپ بیٹے کا اور روشن ہونا بعض چہروں کا اور سیاہ ہونا بعض کا۔

❀❀❀❀

۸۱۔ باب: وَمِنْ سُوْرَةِ إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ

سورۂ کورت کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(۳۳۳۳) عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ۔ وَهُوَ ابْنُ يَزِيْدَ الصَّنْعَانِيُّ۔ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ:

((مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ كَأَنَّهُ رَأْيُ عَيْنٍ فَلْيَقْرَأْ: ﴿ إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ ﴾ وَ ﴿ إِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ ﴾ وَ ﴿ إِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ ﴾)). (اسناده صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (١٠٨١)

ترجمہ: روایت ہے عبدالرحمٰن سے، انہوں نے کہا سنا میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے، وہ کہتے تھے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جسے خوش لگے کہ قیامت کو آنکھوں سے دیکھ لے تو وہ پڑھے ﴿إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ﴾ وَ ﴿إِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ﴾ وَ ﴿إِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ﴾۔

خاتمہ: سورۂ تکویر میں آثار قیامت سے مذکور ہے لپیٹنا شمس کا کدورت تاروں کی سیر پہاڑوں کی کھلے پھرنا گابھن اونٹنی کا۔ اکٹھا ہو جانا چرند کا جھونکے جانا دریاؤں کا' جوڑے لگانا آدمیوں کا' روبکاری موءودہ کی پھیلنا نامہ اعمالوں کا' سرخ ہو جانا آسمانوں کا' جھونکے جانا جحیم کا' قریب ہونا جنہم کا' علم ہر ایک کا اپنے عملوں پر صفت قرآن اور جبرئیل کی اور قوت اور قرب حق ان کا اور مطاع اور امین ہونا' نفی جنون کی نبی سے اور دیکھنا ان کا جبرئیل کو اور قول شیطان نہ ہونا قرآن کا بلکہ نصیحت ہونا سارے جہان کا اور موقوف ہونا استقامت کا مشیتِ ایزدی پر۔

❀❀❀❀

سورۂ انفطار کی تفسیر

سورۂ انفطار میں آثار قیامت سے مذکور ہے' پھٹنا آسمان کا جھڑ پڑنا تاروں کا مل جانا دریاؤں کا اٹھنا مردوں کا خطاب انسان کو اور حال اس کی پیدائش کا' شکایت قیامت کی تکذیب کی' بیان کراماً کاتبین کا' وعدہ نعیم ابرار کے لیے اور وعید جحیم فجار کے لیے' کل مختار ہونا اللہ تعالیٰ کا قیامت کے دن۔

۸۳۔ باب: وَمِنْ سُوْرَةِ وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ

سورۂ مطففین کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(٣٣٣٤) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا أَخْطَأَ خَطِيْئَةً نُكِتَتْ فِيْ قَلْبِهِ نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ فَإِذَا هُوَ نَزَعَ وَاسْتَغْفَرَ وَتَابَ سُقِلَ قَلْبُهُ، وَإِنْ عَادَ زِيْدَ فِيْهَا حَتّٰى تَعْلُوَ قَلْبَهُ وَهُوَ الرَّانُ الَّذِيْ ذَكَرَ اللّٰهُ ﴿ كَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴾)). (اسناده حسن) التعليق الرغيب: ٢/٢٦٨)

ترجمہ: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بندہ جب کوئی گناہ کرتا ہے ایک نکتہ سیاہ اس کے دل میں پڑ جاتا ہے پھر جہاں وہ اس نے چھوڑ دیا اور استغفار کی اور بیزار ہوا اس کے دل کی صیقل ہوگئی اور اگر پھر گناہ پر گناہ کیا سیاہی بڑھ گئی

یہاں تک کہ سارے دل پر چھا گئی اور وہی ران ہے کہ اللہ نے ذکر کیا اس آیت میں کہ چھا گئی ان کے دلوں پر جو وہ کرتے تھے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۳۳۳۵) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ حَمَّادٌ: هُوَ عِنْدَنَا مَرْفُوعٌ۔ ﴿ يَوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴾ قَالَ : يَقُوْمُوْنَ فِي الرَّشْحِ إِلَى أَنْصَافِ آذَانِهِمْ . (اسناده صحيح) [ق، مكر الحديث (٢٤٢٢)]

ترجمہ: ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اس آیت کی تفسیر میں کہا جس دن کھڑے ہوں گے لوگ رب العالمین کے روبرو کہا کھڑے ہوں گے لوگ پسینے میں آدھے کانوں تک۔

فائدہ: روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے عیسیٰ بن یونس سے انہوں نے ابن عوان سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے نبی ﷺ سے اس آیت کی تفسیر میں ﴿یوم یقوم﴾ جس دن کھڑے ہوں لوگ رب العالمین کے آگے فرمایا آپ نے کھڑے ہوں گے آدھے کانوں تک پسینے میں۔

یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور اس باب میں ابوہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔

خاتمہ: سورۂ تطفیف میں خرابی کیل ووزن میں کمی کرنے کی اور بیان سجین اور علیین کا، خرابی مکذبان قیامت کی اور معتد واثیم ہونا ان کا اور اساطیر اولین کہنا کافروں کا قرآن کو اور محجوب ہونا پروردگار سے اور وعدہ نعیم اور ارائک اور تازگی اور رحیق مختوم کا ابرار کے لیے جواز غبطہ کا امور آخرت میں ہنسنا اور اشارے کرنا مجرموں کا مؤمنوں سے اور ہنسنا مؤمنوں کا کافروں پر قیامت کے دن۔

❀❀❀❀

(۳۳۳٦) عَنْ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ : ﴿ يَوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴾ قال : ((يَقُوْمُ أَحَدُهُمْ فِي الرَّشْحِ إِلَى أَنْصَافِ أُذُنَيْهِ)) . (اسناده صحيح) [انظر ماقبله]

ترجمہ: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ نبی ﷺ سے اس آیت کے بارے میں ﴿یَوْمَ﴾ سے آخر تک جس دن کھڑے ہوں گے کہ لوگ رب العالمین کے آگے۔ فرمایا آپ نے کھڑے ہوں گے پسینے میں آدھے کانوں تک۔

٨٤۔ باب: وَمِنْ سُوْرَةِ ﴿إِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ﴾

اذا السماء انشقت کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(۳۳۳۷) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ : ((مَنْ نُوْقِشَ الْحِسَابَ هَلَكَ)) ، قُلْتُ : يَارَسُوْلَ

اللّٰهَ إِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يَقُوْلُ : ﴿ فَأَمَّا مَنْ أُوْتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِيْنِهِ ﴾ إِلٰى قَوْلِهِ ﴿ يَسِيْرًا ﴾ قَالَ : ((ذٰلِكَ الْعَرْضُ)) . (اسناده صحيح) [ق' وقد معنىٰ برقم (٢٤٢٦)]

ترجمہ: ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، کہتی ہیں کہ سنا میں نے نبی ﷺ کو کہ فرماتے تھے جس سے پوچھ گچھ کی گئی حساب میں ہلاک ہوا میں نے عرض کی اے رسول اللہ کے! اللہ تو فرماتا ہے کہ جس کو داہنے ہاتھ میں کتاب ملے اس کا حساب آسانی سے ہوگا آپ نے فرمایا وہ حساب نہیں ہے وہ تو فقط نیکیوں کا پیش کر دینا ہے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ روایت کی ہم سے محمد بن ابان اور کئی لوگوں نے کہا انہوں نے روایت کی ہم سے عبدالوہاب ثقفی نے انہوں نے ایوب رضی اللہ عنہ سے انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے۔

❀❀❀❀

(٣٣٣٨) عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((مَنْ حُوْسِبَ عُذِّبَ)). (حسن صحيح)

ترجمہ: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جس کا حساب ہوا عذاب میں پڑا۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے قتادہ کی روایت سے کہ وہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں نہیں جانتے ہم اس کو قتادہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے کہ وہ انسؓ سے روایت کرتے ہوں وہ نبی ﷺ سے مگر اسی سند سے۔

❀❀❀❀

سورۂ انشقاق میں قیامت کے احوال کا مذکور ہے آسمانوں کا پھٹنا اور زمین کا اپنے خزانوں کو ڈال دینا اور خالی ہو جانا قیامت میں خطاب انسان کو اور بیان اس کی سعی اور کوشش کا' اصحاب یمین اور شمال کا حال قسم شفق وغیرہ کی تعجب ایمان نہ لانے پر لوگوں کے اور انکار کرنا ان کا سجدہ سے وقت قرآن سننے کے عذاب کافروں کا اور ثواب صالحوں کا۔

٨٥۔ باب: وَمِنْ سُوْرَةِ الْبُرُوْجِ

سورۂ بروج کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(٣٣٣٩) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((اَلْيَوْمُ الْمَوْعُوْدُ: يَوْمُ الْقِيَامَةِ، وَالْيَوْمُ الْمَشْهُوْدُ: يَوْمُ عَرَفَةَ، وَالشَّاهِدُ: يَوْمُ الْجُمُعَةِ)) قَالَ : ((وَمَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَلَا غَرَبَتْ عَلٰى يَوْمٍ أَفْضَلَ مِنْهُ، فِيْهِ سَاعَةٌ لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُؤْمِنٌ يَدْعُوْ اللّٰهَ بِخَيْرٍ إِلَّا اسْتَجَابَ اللّٰهُ لَهُ وَلَا يَسْتَعِيْذُ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا أَعَاذَهُ اللّٰهُ مِنْهُ،)). (اسناده حسن) تخريج المشكاة (١٣٦٢ التحقيق الثانى)سلسلة الاحاديث الصحيحة (١٥٠٢)

ترجمہ: ابو ہریرہؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ یوم الموعود قیامت کا دن ہے اور یوم المشہو دعرفہ کا اور شاہد جمعہ کا اور آفتاب نہ نکلا اور نہ ڈوبا کسی دن میں جو افضل ہو جمعہ سے اس میں ایک گھڑی ہے کہ مؤمن جو اچھی دعا کرے اللہ سے قبول کرتا ہے وہ اور جس سے پناہ مانگتا ہے اس سے پناہ دیتا ہے۔

فائدہ: اس حدیث کو نہیں جانتے مگر موسیٰ بن عبیدہ کی روایت سے۔ اور موسیٰ بن عبیدہ ضعیف ہیں حدیث میں، یحییٰ بن سعید وغیرہ نے ان کو ضعیف کہا ہے ان کے حافظہ کے سبب سے۔ اور روایت کی ہے شعبہ سفیان ثوری اور کئی اماموں نے موسیٰ بن عبیدہ سے۔ روایت کی ہم سے علی بن حجر نے انہوں نے قران بن تمام اسدی سے انہوں نے موسیٰ بن عبید سے اسی اسناد سے مانند اس کے اور موسیٰ بن عبیدہ زیدی کی کنیت ابو عبدالرزاق ہے اور کلام کیا ہے اس میں یحییٰ بن سعید قطان وغیرہ نے ان کے حافظہ کی طرف سے۔

❀❀❀❀

(۳۳۴۰) **عَنْ صُهَيْبٍ** قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا صَلَّى الْعَصْرَ هَمَسَ۔ وَالْهَمْسُ فِيْ قَوْلِ بَعْضِهِمْ تَحَرُّكُ شَفَتَيْهِ كَأَنَّهُ يَتَكَلَّمُ۔ فَقِيْلَ لَهُ: إِنَّكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! إِذَا صَلَّيْتَ الْعَصْرَ هَمَسْتَ، قَالَ: ((**إِنَّ نَبِيًّا مِنَ الْأَنْبِيَآءِ كَانَ أُعْجِبَ بِأُمَّتِهِ فَقَالَ: مَنْ يَقُوْمُ لِهٰؤُلَاءِ؟ فَأَوْحَى اللّٰهُ إِلَيْهِ أَنْ خَيِّرْهُمْ بَيْنَ أَنْ أَنْتَقِمَ مِنْهُمْ وَبَيْنَ أَنْ أُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوَّهُمْ فَاخْتَارُوا النِّقْمَةَ، فَسَلَّطَ عَلَيْهِمُ الْمَوْتَ فَمَاتَ مِنْهُمْ فِي يَوْمٍ سَبْعُوْنَ أَلْفًا**)) قَالَ: وَكَانَ إِذَا حَدَّثَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ حَدَّثَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ الْآخِرِ قَالَ: ((**كَانَ مَلِكٌ مِنَ الْمُلُوْكِ وَكَانَ لِذٰلِكَ الْمَلِكِ كَاهِنٌ يَكْهَنُ لَهُ، فَقَالَ الْكَاهِنُ: انْظُرُوْا إِلَيَّ غُلَامًا فَهِمًا. أَوْ قَالَ فَطِنًا. لَقِنًا فَأُعَلِّمَهُ عِلْمِيْ هٰذَا، فَإِنِّيْ أَخَافُ أَنْ أَمُوْتَ فَيَنْقَطِعَ مِنْكُمْ هٰذَا الْعِلْمُ وَلَا يَكُوْنُ فِيْكُمْ مَنْ يَعْلَمُهُ. قَالَ: فَنَظَرُوْا لَهُ عَلٰى مَا وَصَفَ، فَأَمَرُوْهُ أَنْ يَحْضُرَ ذٰلِكَ الْكَاهِنَ وَأَنْ يَخْتَلِفَ إِلَيْهِ. فَجَعَلَ يَخْتَلِفُ إِلَيْهِ وَكَانَ عَلٰى طَرِيْقِ الْغُلَامِ رَاهِبٌ فِيْ صَوْمَعَةٍ**)). قَالَ مَعْمَرٌ: أَحْسِبُ أَنَّ أَصْحَابَ الصَّوَامِعِ كَانُوْا يَوْمَئِذٍ مُسْلِمِيْنَ۔ قَالَ: فَجَعَلَ الْغُلَامُ يَسْأَلُ ذٰلِكَ الرَّاهِبَ كُلَّمَا مَرَّ بِهِ، فَلَمْ يَزَلْ بِهِ حَتّٰى أَخْبَرَهُ فَقَالَ: إِنَّمَا اعْبُدُاللّٰهَ۔ قَالَ:۔ فَجَعَلَ الْغُلَامُ يَمْكُثُ عِنْدَ الرَّاهِبِ وَيُبْطِئُ عَلَى الْكَاهِنِ، فَأَرْسَلَ الْكَاهِنُ إِلٰى أَهْلِ الْغُلَامِ إِنَّهُ لَا يَكَادُ يَحْضُرُنِيْ، فَأَخْبَرَ الْغُلَامُ الرَّاهِبَ بِذٰلِكَ، فَقَالَ لَهُ الرَّاهِبُ: إِذَا قَالَ لَكَ الْكَاهِنُ أَيْنَ كُنْتَ فَقُلْ: عِنْدَ أَهْلِيْ، وَإِذَا قَالَ لَكَ أَهْلُكَ أَيْنَ كُنْتَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّكَ كُنْتَ عِنْدَالْكَاهِنِ، قَالَ: فَبَيْنَمَا الْغُلَامُ عَلٰى ذٰلِكَ إِذْ مَرَّ بِجَمَاعَةٍ مِنَ النَّاسِ كَثِيْرٍ قَدْ حَبَسَتْهُمْ دَابَّةٌ فَقَالَ بَعْضُهُمْ: إِنَّ تِلْكَ الدَّابَّةَ كَانَتْ أَسَدًا، قَالَ: فَأَخَذَ الْغُلَامُ حَجَرًا فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ إِنْ كَانَ مَا يَقُوْلُ الرَّاهِبُ حَقًّا فَأَسْئَلُكَ أَنْ أَقْتُلَهُ، ثُمَّ رَمٰى فَقَتَلَ الدَّابَّةَ فَقَالَ النَّاسُ: مَنْ قَتَلَهَا؟ قَالُوْا: الْغُلَامُ، فَفَزِعَ النَّاسُ فَقَالُوْا: قَدْ عَلِمَ هٰذَا الْغُلَامُ عِلْمًا لَمْ

يَعْلَمُهُ أَحَدٌ، قَالَ فَسَمِعَ بِهِ أَعْمٰى فَقَالَ لَهُ: إِنْ أَنْتَ رَدَدْتَ بَصَرِىْ فَلَكَ كَذَا وَكَذَا، قَالَ: لَا أُرِيْدُ مِنْكَ هٰذَا وَلٰكِنْ أَرَأَيْتَ إِنْ رَجَعَ إِلَيْكَ بَصَرُكَ أَتُؤْمِنُ بِالَّذِىْ رَدَّهُ عَلَيْكَ؟ قَالَ : نَعَمْ قَالَ: فَدَعَا اللّٰهَ فَرَدَّ عَلَيْهِ بَصَرَهُ فَآمَنَ الْأَعْمٰى، فَبَلَغَ الْمَلِكَ أَمْرُهُمْ، فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ فَأُتِىَ بِهِمْ فَقَالَ: لَأَقْتُلَنَّ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْكُمْ قِتْلَةً لَا أَقْتُلُ بِهَا صَاحِبَهُ، فَأَمَرَ بِالرَّاهِبِ وَالرَّجُلِ الَّذِىْ كَانَ أَعْمٰى، فَوَضَعَ الْمِنْشَارَ عَلٰى مَفْرِقِ أَحَدِهِمَا فَقَتَلَهُ وَقَتَلَ الْآخَرَ بِقِتْلَةٍ أُخْرٰى ثُمَّ أَمَرَ بِالْغُلَامِ فَقَالَ: انْطَلِقُوْا بِهِ إِلٰى جَبَلِ كَذَا وَكَذَا فَأَلْقُوْهُ مِنْ رَأْسِهِ فَانْطَلَقُوْا بِهِ إِلٰى ذٰلِكَ الْجَبَلِ فَلَمَّا انْتَهَوْا إِلٰى ذٰلِكَ الْمَكَانِ الَّذِىْ أَرَادُوْا أَنْ يُلْقُوْهُ مِنْهُ، جَعَلُوْا يَتَهَافَتُوْنَ مِنْ ذٰلِكَ الْجَبَلِ، وَيَتَرَدَّدُوْنَ حَتّٰى لَمْ يَبْقَ مِنْهُمْ إِلَّا الْغُلَامُ. قَالَ : ثُمَّ رَجَعَ فَأَمَرَ بِهِ الْمَلِكُ أَنْ يَنْطَلِقُوْا بِهِ إِلَى الْبَحْرِ فَيُلْقُوْنَهُ فِيْهِ فَانْطُلِقَ بِهِ إِلَى الْبَحْرِ فَغَرَّقَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ كَانُوْا مَعَهُ وَأَنْجَاهُ، فَقَالَ الْغُلَامُ لِلْمَلِكِ: إِنَّكَ لَا تَقْتُلُنِىْ حَتّٰى تَصْلُبَنِىْ وَتَرْمِيَنِىْ وَتَقُوْلَ إِذَا رَمَيْتَنِىْ: بِسْمِ اللّٰهِ رَبِّ هٰذَا الْغُلَامِ، قَالَ : فَأَمَرَ بِهِ فَصُلِبَ ثُمَّ رَمَاهُ فَقَالَ : بِسْمِ اللّٰهِ رَبِّ هٰذَا الْغُلَامِ، قَالَ : فَوَضَعَ الْغُلَامُ يَدَهُ عَلٰى صُدْغِهِ حِيْنَ رُمِىَ ثُمَّ مَاتَ، فَقَالَ : النَّاسُ لَقَدْ عَلِمَ هٰذَا الْغُلَامُ عِلْمًا مَا عَلِمَهُ أَحَدٌ، فَإِنَّا نُؤْمِنُ بِرَبِّ هٰذَا الْغُلَامِ قَالَ: فَقِيْلَ لِلْمَلِكِ: أَجَزِعْتَ أَنْ خَالَفَكَ، ثَلَاثَةٌ فَهٰذَا الْعَالَمُ كُلُّهُمْ قَدْ خَالَفُوْكَ، قَالَ: فَخَدَّ أُخْدُوْدًا، ثُمَّ أَلْقٰى فِيْهَا الْحَطَبَ وَالنَّارَ، ثُمَّ جَمَعَ النَّاسَ فَقَالَ : مَنْ رَجَعَ عَنْ دِيْنِهِ تَرَكْنَاهُ وَمَنْ لَمْ يَرْجِعْ أَلْقَيْنَاهُ فِىْ هٰذِهِ النَّارِ، فَجَعَلَ يُلْقِيْهِمْ فِىْ تِلْكَ الْأُخْدُوْدِ قَالَ : يَقُوْلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فِيْهِ: ﴿ **قُتِلَ أَصْحَابُ الْأُخْدُوْدِ ۝ النَّارِ ذَاتِ الْوَقُوْدِ** ﴾ حَتّٰى بَلَغَ ﴿ **الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ** ﴾ قَالَ : فَأَمَّا الْغُلَامُ فَإِنَّهُ دُفِنَ. قَالَ: فَيُذْكَرُ أَنَّهُ أُخْرِجَ فِىْ زَمَنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَأُصْبُعُهُ عَلٰى صُدْغِهِ كَمَا وَضَعَهَا حِيْنَ قُتِلَ . (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے صہیبؓ سے کہا رسول اللہ ﷺ جب عصر کی نماز پڑھ چکتے آہستہ کچھ پڑھتے اور بعض نے کہا ہمس کے معنی ہونٹ ہلانا گویا وہ بات کرتے ہیں تو لوگوں نے عرض کی اے رسول اللہ کے جب آپ عصر پڑھ چکتے ہیں آہستہ ہونٹ ہلاتے ہیں آپ نے فرمایا کہ ایک نبی کو عجب ہوا اپنی امت کی کثرت کا اور اپنے دل میں کہا ان سے کون مقابلہ کرسکتا ہے اللہ نے اس پر وحی بھیجی کہ ان کو اختیار دیں کہ میں ان کو ہلاک کروں یا ان پر کوئی دشمن مسلط کروں پھر انہوں نے ہلاکت کو اختیار کیا اور اللہ تعالیٰ نے ان پر موت بھیجی تو ان میں سے ایک دن میں ستر ہزار آدمی مر گئے۔ اور آنحضرتؐ جب یہ حدیث بیان کرتے تو اس کے ساتھ دوسری حدیث بھی بیان کرتے تھے کہ ایک بادشاہ تھا اور اس کا ایک کاہن تھا کہ وہ انہیں خبریں دیتا تھا پھر اس کاہن نے کہا میرے لیے ایک ہوشیار لڑکا تجویز کرو۔ راوی کو شک ہے کہ فہماً کہا یا فطن لقناً، تو میں اس کو اپنا یہ علم سکھا دوں اس لیے کہ اگر میں مر جاؤں تو یہ علم تم میں سے اٹھ جائے اور تم میں کوئی اس کا معلم نہ رہے پھر ان لوگوں نے ایسا

لڑکا تجویز کیا اور اس کو کہا کہ ہر روز اس کے پاس حاضر ہوا کرے اور آیا جایا کرے وہ آنے جانے لگا اور اس کی راہ میں ایک راہب تھا ایک عبادت خانہ میں۔ معمر جو راوی حدیث ہیں کہتے ہیں کہ میں جانتا ہوں کہ عبادت خانوں کے لوگ ان دنوں مسلمان تھے تو وہ لڑکا جب ادھر سے جاتا اس راہب سے دین کی باتیں پوچھتا یہاں تک کہ اس نے خبر دی کہ میں اللہ کو پوجتا ہوں، سو وہ لڑکا راہب کے پاس دیر لگانے لگا اور کاہن کے پاس دیر میں جاتا کاہن نے اس کے گھر والوں کو کہلا بھیجا کہ یہ لڑکا معلوم ہوتا ہے کہ اب میرے پاس نہ آئے گا سو لڑکے نے راہب کو خبر دی راہب نے کہا جب کاہن تجھے پوچھے تو کہنا گھر میں تھا اور جب گھر والے پوچھیں تو کہنا کاہن کے پاس تھا غرض وہ لڑکا اسی میں تھا کہ ایک دن ایک جماعت پر گزرا کہ ان کو کسی جانور نے روک رکھا تھا' بعض نے کہا وہ شیر تھا اس لڑکے نے ایک پتھر اٹھایا اور کہا اے اللہ راہب جو کہتا ہے اگر سچ ہے تو میں تجھ سے چاہتا ہوں کہ اس کو قتل کروں یہ کہہ کر پتھر مارا اور وہ جانور مر گیا لوگوں نے پوچھا کہ کس نے مارا جنھوں نے دیکھا تھا کہا اس لڑکے نے لوگ گھبرائے اور کہنے لگے اس نے ایسا علم سیکھا کہ کسی کو نہیں' یہ بات ایک اندھے نے سنی اور اس نے کہا اگر مجھے آنکھیں مل جائیں تو بہت کچھ دوں اس نے کہا میں تجھ سے کچھ نہیں لیتا مگر جب تجھے آنکھیں ہو جائیں تو اس پر ایمان لا جس نے آنکھیں دیں اس نے کہا اچھا اس لڑکے نے دعا کی اور یہ بینا ہو گیا اور ایمان لایا اور اس کی خبر بادشاہ کو پہنچی اس نے ان تمام کو بلایا اور کہا میں تم سب کو ایک نئی طرح سے ماروں گا پھر راہب کو آرے سے چروا ڈالا اور اندھے کو اور طرح مروا ڈالا اور لڑکے کے لیے حکم کیا اس کو فلانے پہاڑ پر لے جاؤ اور اس کی چوٹی پر سے پھینک دو، سو اس کو اس پہاڑ پر لے گئے اور جب وہاں پہنچے جہاں سے گرانا چاہتے تھے وہ خود گرنے لگے یہاں تک کہ کوئی ان میں کا نہ رہا سوا لڑکے کے اور پھر وہ لوٹ کر بادشاہ کے پاس آیا اور اس نے حکم دیا کہ اس کو دریا میں لے جا کر ڈبو دو اسے دریا میں لے گئے اور اللہ نے اس کے ساتھیوں کو ڈبو دیا اور اسے بچا لیا پھر لڑکے نے بادشاہ سے کہا تو مجھے کبھی نہ مار سکے گا جب تک باندھ کر تیر نہ مارے اور تیر مارتے وقت یہ کہے کہ شروع کرتا ہوں میں اللہ کے نام سے جو اس لڑکے کا معبود ہے' غرض اس نے اسے باندھ کر تیر مارا اور کہا بسم اللہ رب هذا الغلام اور اس لڑکے نے اپنی کنپٹی پر ہاتھ رکھ لیا جب تیر لگا اور مر گیا اور لوگ بول اٹھے اس لڑکے نے ایسا علم حاصل کیا کہ کسی کو نہ تھا ہم اسی کے معبود پر ایمان لائے۔ تب لوگوں نے بادشاہ سے کہا تو تین ہی شخصوں کی مخالفت سے گھبراتا تھا لے یہ سارا عالم تیرا مخالف بن گیا۔ پھر اس نے بڑی بڑی کھائیاں کھدوائیں اور اس میں لکڑیاں جمع کر کے آگ لگا دی اور لوگوں کو جمع کیا اور کہا جو اپنے نئے دین سے پھرے اسے ہم چھوڑ دیں گے اور جو نہ پھرے اسے اس آگ میں ڈال دیں گے پھر مؤمنوں کو کھائیوں میں ڈالنے لگا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کھائیوں والے کی آگ تھی بہت ایندھن والی یہاں تک کہ عزیز الحمید تک پہنچے اور لڑکا تو دفن کر دیا گیا لوگ کہتے ہیں کہ اس کی نعش عمر بن الخطاب ؓ کے زمانہ میں نکلی تھی اور وہ انگلی اپنی کنپٹی پر رکھے ہوئے تھا جیسے قتل کے وقت رکھی تھی۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

خاتمہ: سورۂ بروج میں قسم ہے یوم موعود اور شاہد و مشہود کی اور قصہ ہے اصحاب اخدود اور اوصاف حمیدہ اللہ تعالیٰ کے اور وعید عذاب حریق کی ان کے لیے جو مسلمانوں میں فتنہ ڈالیں اور وعدہ جنت کا مؤمنوں کے لیے صفت اللہ تعالیٰ کی جیسے شدت بطش اور ابداً اور اعادہ اور مغفرت اور ودود صاحب عرش اور فعال ومرید ہونا اس کا اور تکذیب ثمود و فرعون کی اور احاطہ اللہ تعالیٰ کا ماوراء عالم سے اور لوح محفوظ میں ہونا قرآن کا۔

❀❀❀❀

سورۂ اعلیٰ

سورۂ اعلیٰ میں حکم اللہ تعالیٰ کی تسبیح کا اور پیدائش انسان وغیرہ کا بیان اور وعدہ نبی ﷺ کو ایسا پڑھانے کا کہ کبھی نہ بھولے حکم وعظ ونصیحت کا وعدہ فلاح کا اہل تزکیہ کے لیے خیرت اور بقاء آخرت کا۔

۸۸۔ باب: وَمِنْ سُوْرَةِ الْغَاشِيَةِ

تفسیر سورۂ غاشیہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(۳۳۴۱) عَنْ جَابِرٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَإِذَا قَالُوْهَا عَصَمُوْا مِنِّيْ دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ)) ثُمَّ قَرَأَ: ﴿ إِنَّمَا أَنْتَ مُذَكِّرٌ لَّسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ ﴾)) . (صحیح) متواتر) سلسلة الأحاديث الصحيحة (٤٠٧)

ترجمہ: جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے حکم ہوا ہے کہ قتل کروں لوگوں کو یہاں تک کہ وہ کہیں کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے پھر جب وہ یہ کہنے لگیں بچالیا انہوں نے مجھ سے اپنی جانوں اور مالوں کو اور حساب ان کا اللہ پر ہے پھر آپ نے یہ آیت پڑھی ﴿انما انت مذکر﴾ یعنی نصیحت کرنے والا ہے تو ان پر کچھ داروغہ نہیں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

خاتمہ: سورۂ غاشیہ میں دوزخیوں کا کھانا اور پینا مذکور ہے اور جنتیوں کی نعمتیں اور نہریں اور تخت اور صراحیاں اور تکیے اور مسندیں وغیرہ اور پیدائش اونٹ کی اور بلندی سماء کی اور نصب جبال کا اور بچھانا زمین کا اور داروغہ نہ ہونا نبی ﷺ کا بندوں پر اور وعید عذاب کی کافروں کے لیے۔

❀❀❀❀

۸۹۔ باب: وَمِنْ سُوْرَةِ الْفَجْرِ

تفسیر سورۂ فجر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(۳۳۴۲) **عَنْ** عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سُئِلَ عَنِ الشَّفْعِ فَقَالَ : ((**هِيَ الصَّلٰوةُ بَعْضُهَا شَفْعٌ وَبَعْضُهَا وَتْرٌ**)).

(ضعیف الاسناد) *قتادہ مدلس کا عنعنہ اور رجل من اھل البصرہ مجہول ہے۔*

ترجمہ: عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ سے کسی نے پوچھا کہ جفت کیا ہے آپ نے فرمایا نمازیں ہیں کہ بعض جفت ہیں اور بعض طاق۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔نہیں جانتے ہم اس کو مگر قتادہ کی روایت سے۔اور روایت کیا اس کو خالد بن قیس نے بھی قتادہؒ سے۔

خاتمہ: سورۂ فجر میں ہے قسم فجر کی اور دس راتوں کی اور شفع اور وتر کی اور ذکر عاد اور ان کی عمارتوں کا اور ثمود اور ان کے مکانوں کا اور فرعون اور اس کی میخوں کا اور حال انسان کی آزمائش کا نعمت اور تنگی میں اور شکایت عدم اکرام یتیم اور عدم اطعام مساکین اور آثار قیامت کے اور وعدہ جنت کا نفس مطمئنہ کے لیے۔

❀ ❀ ❀ ❀

سورۂ بلد

سورۃ البلد میں قسم مکہ کی اور والد اور ولد کی اور پیدا ہونا انسان کا تکلیفوں میں اور فخر کرنا اس کا ہلاک مال پر اور بیان آنکھ اور زبان اور ہونٹ کا اور ترغیب غلام آزاد کرنے کی اور یتیم کے کھلانے اور مسکین کے اور بیان اصحاب میمنہ اور مشئمہ کا۔

۹۱۔ باب: وَمِنْ سُوْرَةِ ﴿وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا﴾

تفسیر سورۂ والشمس

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(۳۳۴۳) **عَنْ** عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَمْعَةَ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَوْمًا يَذْكُرُ النَّاقَةَ وَالَّذِي عَقَرَهَا فَقَالَ: ﴿ **إِذِ انْبَعَثَ أَشْقَاهَا** ﴾ ((**انْبَعَثَ لَهَا رَجُلٌ عَارِمٌ عَزِيزٌ مَنِيعٌ فِي رَهْطِهِ مِثْلُ أَبِي زَمْعَةَ**)). ثُمَّ سَمِعْتُهُ يَذْكُرُ النِّسَاءَ فَقَالَ : ((**إِلٰى مَا يَعْمِدُ أَحَدُكُمْ فَيَجْلِدُ إِمْرَأَتَهُ جَلْدَ الْعَبْدِ وَلَعَلَّهُ أَنْ يُضَاجِعَهَا مِنْ آخِرِ يَوْمِهِ**)) قَالَ: ثُمَّ وَعَظَهُمْ فِي ضَحِكِهِمْ مِنَ الضَّرْطَةِ فَقَالَ: ((**إِلٰى مَا يَضْحَكُ أَحَدُكُمْ مِمَّا يَفْعَلُ**)).

(اسنادہ صحیح) ارواء الغلیل (۲۰۳۱) غایۃ المرام (۲۵۰)

ترجمہ: عبداللہ بن زمعہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے نبی ﷺ سے سنا ایک دن کہ وہ ذکر کرتے تھے صالح علیہ السلام کی اونٹنی کا اور جس نے اس کی کونچیں کاٹ ڈالیں تھیں اور پڑھا آپ نے ﴿إِذِ انبَعَثَ أَشْقَاهَا﴾ اور فرمایا اٹھا اس کے مارنے کو ایک شخص شریر بدذات زبردست قوت والا اپنی قوم میں مثل ابوزمعہ کے پھر سنا میں نے آپ کو کہ ذکر کرتے تھے عورتوں کا اور فرمایا کیوں کوڑے مارے کوئی تم میں کا اپنی عورت کو غلام کی طرح اور شاید کہ وہ اس کے ساتھ سوئے آخر دن میں پھر نصیحت کی ان کو کہ نہ ہنسو گوز پر اور کیوں ہنستا ہے کوئی تم میں کا اس پر جو آپ کرتا ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

خاتمہ: سورۂ والشمس میں مذکور ہے قسم شمس وقمر ونہار ولیل وغیرہ کی اور فلاح اہل تزکیہ کی اور محرومی اہل ضلال کی اور تکذیب ثمود کی اور عقر ناقہ کا اور ہلاک قوم کا۔

❀❀❀❀

۹۲۔ باب: وَمِنْ سُورَةِ ﴿وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشٰى﴾

سورۂ واللیل کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(۳۳۴۴) **عَنْ عَلِيٍّ** رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا فِي جَنَازَةٍ فِي الْبَقِيعِ فَأَتَى النَّبِيُّ ﷺ فَجَلَسَ وَجَلَسْنَا مَعَهُ، وَمَعَهُ عُودٌ يَنْكُتُ بِهِ فِي الْأَرْضِ فَرَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ: ((**مَا مِنْ نَفْسٍ مَنْفُوسَةٍ إِلَّا قَدْ كُتِبَ مَدْخَلُهَا**)) فَقَالَ الْقَوْمُ: يَارَسُولَ اللّٰهِ، أَفَلَا نَتَّكِلُ عَلَى كِتَابِنَا فَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ السَّعَادَةِ فَهُوَ يَعْمَلُ لِلسَّعَادَةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الشَّقَاءِ فَإِنَّهُ يَعْمَلُ لِلشَّقَاءِ؟ قَالَ: ((بَلِ اعْمَلُوا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ، أَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ السَّعَادَةِ فَإِنَّهُ مُيَسَّرٌ لِعَمَلِ السَّعَادَةِ، وَأَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الشَّقَاءِ فَإِنَّهُ مُيَسَّرٌ لِعَمَلِ الشَّقَاءِ)) ثُمَّ قَرَأَ: ﴿ **فَأَمَّا مَنْ أَعْطٰى وَاتَّقٰىo وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰىo فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْيُسْرٰىo وَأَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰىo وَكَذَّبَ بِالْحُسْنٰىo فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْعُسْرٰى** ﴾. (اسناده صحيح) [ق، ومعنى باختصار برقم (۲۱۳۶)]

ترجمہ: حضرت علیؓ نے کہا ہم ایک جنازہ کے ساتھ بقیع میں تھے کہ آنحضرت ﷺ بھی تشریف لائے اور ہمارے ساتھ بیٹھ گئے اور آپ کے ساتھ ایک لکڑی تھی کہ اس سے زمین کو کریدتے تھے پھر آپ نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا اور فرمایا کوئی جان ایسی نہیں کہ جس کا ٹھکانا لکھا نہ ہو (یعنی دوزخ یا جنت میں) سو لوگوں نے کہا اے رسول اللہ کے ہم بھروسہ کیوں نہ کریں اپنے لکھے پر جو نیکی والا ہوگا اس سے اچھا معاملہ کیا جائے گا اور جو بد ہوگا اس سے برا معاملہ ہوگا آپ نے فرمایا نہیں بلکہ عمل

کروتم ہرایک پرآسان ہے وہی جس کے لیے وہ بنا ہے جو نیکی والا ہے اس کے لیے نیکی آسان ہے اور جو بدی والا ہے اس کو بدی آسان ہے پھر آپ نے یہ آیت پڑھی ﴿فَأَمَّا مَنْ أَعْطٰى﴾ سے ﴿لِلْعُسْرٰى﴾ تک۔

فائدہ: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

خاتمہ: سورۂ واللیل میں مذکور ہے قسم لیل ونہار وغیرہ کی، وعدہ آسانی کا سخی اور متقی کے لیے اور وعید عسر کی بخیل کے لیے، کام میں نہ آنا مکذبان قرآن کے مال کا تخویف شقی اور مکذب قرآن کی اور نجات سخی اور مزکی کی قبول نہ ہونا عمل کا بغیر اخلاص کے۔

❀❀❀❀

٩٣۔ وَمِنْ سُوْرَةِ وَالضُّحٰی

سورۂ والضحیٰ کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(٣٣٤٥) **عَنْ** جُنْدُبِ الْبَجَلِيِّ قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ غَارٍ فَدَمِيَتْ إِصْبَعُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((**هَلْ أَنْتِ إِلَّا إِصْبَعٌ دَمِيتِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَا لَقِيْتِ. قَالَ: وَأَبْطَأَ عَلَيْهِ جِبْرِيْلُ فَقَالَ الْمُشْرِكُوْنَ: قَدْ وُدِّعَ مُحَمَّدٌ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: ﴿ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى ﴾**)). (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: جندب بجلی رضی اللہ عنہ نے کہا میں نبی ﷺ کے ساتھ تھا ایک غار میں سو خون نکل آیا آپ کی انگلی میں (یعنی کسی صدمہ سے) تو آپ نے فرمایا تو ایک انگلی ہے تجھ سے خون نکلا اللہ کی راہ میں ہے تو جو تجھ کو پہنچا راوی نے کہا اور دیر تک نہ آئے ان کے پاس جبرئیل تو مشرکوں نے کہا محمد چھوڑ دیے گئے اللہ نے اس پر یہ آیت اتاری ﴿ما ودعك﴾ یعنی نہیں چھوڑ دیا تجھ کو تیرے رب نے اور نہ ناخوش ہوا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور روایت کی یہ شعبہ اور ثوری نے اسود سے جو بیٹے ہیں قیس کے۔

خاتمہ: سورۂ والضحیٰ میں قسم ہے ضحیٰ کی اور رات اس کی کہ اللہ نے نبی کو چھوڑ نہیں دیا اور آخرت نبی کی دنیا سے بہتر ہے اور وعدہ ان کے راضی کر دینے کا اور احسان جتانا، ربوبیت اور ہدایت اور غنا کا اور ان پر اور نہی یتیم کے قہر سے اور سائل کے جھڑکنے سے اور نعمت الٰہی کے بیان کرنے کا حکم۔

❀❀❀❀

٩٤۔ باب: وَمِنْ سُوْرَةِ أَلَمْ نَشْرَحْ

سورۂ الم نشرح کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(٣٣٤٦) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ۔ رَجُلٌ مِنْ قَوْمِهِ۔ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((**بَيْنَمَا أَنَا عِنْدَ الْبَيْتِ بَيْنَ النَّائِمِ وَالْيَقْظَانِ إِذْ سَمِعْتُ قَائِلًا يَقُوْلُ: أَحَدٌ بَيْنَ الثَّلَاثَةِ. فَأُتِيْتُ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ فِيْهَا مَاءُ زَمْزَمَ فَشُرِحَ صَدْرِيْ إِلَى كَذَا وَكَذَا**))، قَالَ قَتَادَةُ: قُلْتُ لِأَنَسٍ: مَا يَعْنِيْ؟ قَالَ: ((**إِلَى أَسْفَلِ بَطْنِيْ**))، قَالَ: ((**فَاسْتُخْرِجَ قَلْبِيْ فَغُسِلَ قَلْبِيْ بِمَاءِ زَمْزَمَ ثُمَّ أُعِيْدَ مَكَانَهُ ثُمَّ حُشِيَ إِيْمَانًا وَحِكْمَةً**)) وَفِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ طَوِيْلَةٌ. (اسناده صحيح)

ترجمہ: انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ اپنی قوم کے ایک شخص مالک بن صعصعہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ میں بیت اللہ کے پاس کچھ سوتا کچھ جاگتا تھا کہ میں نے ایک شخص کی آواز سنی کہ دو شخص اور اس کے ساتھ تھے اور میرے پاس ایک طشت لائے کہ جس میں زمزم تھا اور میرے سینے کو چاک کیا یہاں تک کہ سعید نے کہا میں نے قتادہ سے پوچھا کہاں تک انہوں نے کہا کہ آپ نے فرمایا پیٹ کے نیچے تک اور فرمایا کہ میرا دل نکالا اور زمزم سے دھویا پھر وہیں رکھ دیا اور ایمان وحکمت سے بھر دیا۔ اور اس حدیث میں ایک طویل قصہ ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور اس بارے میں ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

مترجم: شرح صدر مقدمہ ہے معراج کا اس کے بعد راوی نے ذکر کیا معراج کا اور تفصیل اس کی کتب سیر میں مذکور ہے۔

خاتمہ: اور اس سورۃ میں نبی ﷺ کے شرح صدر کا بیان اور بوجھ اتارنے اور ذکر بلند ہونے کا بیان اور حکم پروردگار کی طرف رجوع ہونے کا مذکور ہے۔

❀❀❀❀

٩٥۔ باب: وَمِنْ سُوْرَةِ وَالتِّيْنِ

سورۂ والتین کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(٣٣٤٧) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: مَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ ﴿ وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ ﴾ فَقَرَأَ ﴿ أَلَيْسَ اللّٰهُ بِأَحْكَمِ

الْحَاكِمِيْنَ ﴾ فَلْيَقُلْ : بَلٰى وَأَنَا عَلٰى ذٰلِكَ مِنَ الشَّاهِدِيْنَ .

(اسناده ضعيف) اس میں اعرابی راوی مجہول ہے۔ضعيف أبي داود (١٥٦)

ترجمہ: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے تھے جو پڑھے ﴿وَالتِّيْنِ﴾ اور پڑھے ﴿أَلَيْسَ اللّٰهُ بِأَحْكَمِ الْحَاكِمِيْنَ﴾ تو چاہیے کہ کہے ﴿وَأَنَا عَلٰى ذٰلِكَ﴾ سے آخر تک یعنی میں اس پر گواہ ہوں۔

فائدہ: یہ حدیث اسی اسناد سے مروی ہے اس اعرابی سے یعنی جو ابوہریرہؓ سے روایت کرتا ہے اس کا نام نہیں لیا گیا۔

خاتمہ: اور اس سورۃ میں قسم ہے انجیر کی اور زیتون کی اور طور سینین کی اور بلد امین کی اور بیان ہے انسان کی پیدائش کا اور اسفل السافلین کا اور احکم الحاکمین ہونا رب العالمین کا۔

❀❀❀❀

٩٦۔ باب: وَمِنْ سُوْرَةِ إِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ

تفسیر سورۂ اقرأ باسم ربک

(٣٣٤٨) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﴿ **سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ** ﴾. قَالَ : قَالَ أَبُوْجَهْلٍ: لَئِنْ رَأَيْتُ مُحَمَّدًا يُصَلِّيْ لَا طَأَنَّ عَلٰى عُنُقِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((**لَوْ فَعَلَ لَأَخَذَتْهُ الْمَلَائِكَةُ عِيَانًا**)). (اسناده صحيح)

ترجمہ: ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس آیت کی تفسیر میں کہا ﴿سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ﴾ یعنی بلائیں گے ہم دوزخ کے فرشتوں کو کہا انہوں نے کہ ابوجہل بولا اگر میں محمد کو نماز پڑھتے دیکھوں تو اس کی گردن لاتوں سے روندوں آپ نے فرمایا اگر وہ ایسا کرے تو فرشتے اس کو دیکھتے ہی پکڑ لیں۔

(٣٣٤٩) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّيْ فَجَاءَ أَبُوْجَهْلٍ فَقَالَ : أَلَمْ أَنْهَكَ عَنْ هٰذَا؟ أَلَمْ أَنْهَكَ عَنْ هٰذَا؟ أَلَمْ أَنْهَكَ عَنْ هٰذَا؟ فَانْصَرَفَ النَّبِيُّ ﷺ فَزَبَرَهُ، فَقَالَ أَبُوْجَهْلٍ إِنَّكَ لَتَعْلَمُ مَا بِهَا نَادٍ أَكْثَرَ مِنِّيْ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى : ﴿ **فَلْيَدْعُ نَادِيَهُ٥ سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ** ﴾. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : فَوَاللّٰهِ لَوْ دَعَا نَادِيَهُ لَأَخَذَتْهُ زَبَانِيَةُ اللّٰهِ . (صحيح الاسناد)

ترجمہ: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی ﷺ نماز پڑھتے تھے اور ابوجہل آیا اور کہنے لگا کیا میں تجھ کو اس سے منع نہیں کرتا، کیا میں تجھ کو اس سے منع نہیں کرتا کیا میں تجھ کو اس سے منع نہیں کرتا پھر جب آپ نماز تمام کر چکے اس کو جھڑکا اور ابوجہل بولا تو جانتا ہے کہ کسی کے ہم نشین مجھ سے زیادہ نہیں ہیں اللہ تعالیٰ نے اس پر یہ آیت اتاری کہ وہ اپنے ہم نشین کو بلائے ہم دوزخ کے فرشتے بلاتے ہیں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا اللہ کی قسم اگر وہ اپنے ہم نشینوں کو بلاتا تو اللہ تعالیٰ کے فرشتے اس کو پکڑ لیتے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔ اور اس باب میں ابوہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔

خاتمہ: سورۂ اقراء میں مذکور ہے رب کے نام سے قرأت کرنے کا اور انسان کی پیدائش کا اور قلم کا بیان اور تعجب نماز کے مانع پر اور تحریص ہدیٰ پر اور کافروں پر فرشتوں کے بلانے کا بیان اور حکم سجدہ کا۔

❀❀❀❀

٩٧۔ باب: وَمِنْ سُوْرَةُ الْقَدْرِ

تفسیر سورۂ قدر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(۳۳۵۰) **عَنْ** يُوسُفَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ : قَامَ رَجُلٌ إِلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بَعْدَ مَا بَايَعَ مُعَاوِيَةَ فَقَالَ : سَوَّدْتَ وُجُوهَ الْمُؤْمِنِيْنَ۔ أَوْ يَا مُسَوِّدَ وُجُوهِ الْمُؤْمِنِيْنَ۔ فَقَالَ : لَا تُؤَنِّبْنِي رَحِمَكَ اللّٰهُ، فَإِنَّ النَّبِيَّ ﷺ أُرِيَ بَنِي أُمَيَّةَ عَلَى مِنْبَرِهِ فَسَاءَهُ ذٰلِكَ، فَنَزَلَتْ ﴿ **إِنَّا أَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ (يَا مُحَمَّدُ)** ﴾ يَعْنِي نَهْرًا فِي الْجَنَّةِ، وَنَزَلَتْ : ﴿ **إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ○ وَمَآ أَدْرٰكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ○ لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ** (يَمْلِكُهَا بَعْدَكَ بَنُو أُمَيَّةَ يَامُحَمَّدُ) ﴾ . قَالَ الْقَاسِمُ فَعَدَدْنَاهَا فَإِذَا هِيَ أَلْفُ شَهْرٍ لَا تَزِيْدُ يَوْمًا وَلَا تَنْقُصُ . (ضعيف الاسناد مضطرب، ومتنه منكر) (اس میں یوسف بن سعد مجہول ہے)

ترجمہ: یوسف بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا ایک شخص حسنؓ بن علی کے پاس کھڑا ہوا بعد اس کے کہ حسنؓ بیعت کر چکے تھے معاویہؓ سے اور اس نے کہا تو نے مؤمنوں کے منہ میں کالک لگا دی آپ نے فرمایا تو مجھ پر الزام نہ رکھ اللہ تجھ پر رحمت کرے پھر فرمایا نبی ﷺ کو بنی امیہ اپنے منبر پر نظر آئے تو آپ کو برا لگا اللہ نے یہ آیت اتاری: ﴿**إِنَّا أَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ**﴾ اے محمد ہم نے تجھ کو کوثر دی، اور کوثر سے مراد نہر ہے جنت کی اور یہ آیت اتری: ﴿ **إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ** ﴾ یعنی ہم نے اتارا قرآن شب قدر میں اور تو کیا جانے شب قدر کیسی ہے شب قدر ہزار مہینے سے بہتر ہے کہ سلطنت کریں گے اس میں بعد تیرے بنی امیہ اے محمد ﷺ!۔ قاسم نے کہا ہم نے ان کے ایام سلطنت کو گنا تو ہزار ہی مہینے پایا ایک دن کم نہ زیادہ۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے قاسم بن فضل کی روایت سے۔ اور بعض نے کہا روایت ہے قاسم بن فضل سے وہ روایت کرتے ہیں یوسف بن مازن سے اور قاسم بن حدانی ثقہ ہیں یحییٰ بن سعید اور عبدالرحمٰن نے ان کو ثقہ کہا۔ اور یوسف بن سعد ایک شخص مجہول ہے اور ہم اس حدیث کو ان الفاظ سے نہیں جانتے مگر اسی سند سے۔

مترجم: اس شخص کو حسن رضی اللہ عنہ کا بیعت کر لینا ناگوار گزرا اور مسلمانوں کی جو حضرت امام کی امامت کے مؤید تھے سبکی جانی حالانکہ اس

بیعت سے بڑا انسداد فساد ہوا اور ہزاروں مسلمانوں کی جان بچ گئی اور خلاصہ جواب امام کا یہ ہے کہ میں اس بیعت میں مجبور ہوں منظور الٰہی یہی ہے کہ ان لوگوں کی سلطنت ہزار ماہ تک رہے گی اللہ تعالیٰ نے سورۂ قدر میں اس کی خبر دی۔

❀❀❀❀

(۳۳۵۱) **عَنْ** عَبْدَةَ بْنِ أَبِي لُبَابَةَ وَعَاصِمٍ [هُوَ ابْنُ بَهْدَلَةَ] سَمِعَازِرَّ بْنَ حُبَيْشٍ يَقُوْلُ : قُلْتُ لِأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ : إِنَّ أَخَاكَ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ : مَنْ يَقُمِ الْحَوْلَ يُصِبْ لَيْلَةَ الْقَدْرِ، فَقَالَ : يَغْفِرُ اللّٰهُ لِأَبِي عَبْدِالرَّحْمٰنِ لَقَدْ عَلِمَ أَنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ، وَأَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِيْنَ وَلٰكِنَّهُ أَرَادَ أَنْ لَا يَتَّكِلَ النَّاسُ، ثُمَّ حَلَفَ لَا يَسْتَثْنِيْ أَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِيْنَ. قَالَ : قُلْتُ لَهُ: بِأَيِّ شَيْءٍ تَقُوْلُ ذٰلِكَ يَا أَبَا الْمُنْذِرِ؟ قَالَ : بِالْآيَةِ الَّتِيْ أَخْبَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَوْ بِالْعَلَامَةِ: ((**أَنَّ الشَّمْسَ تَطْلُعُ يَوْمَئِذٍ لَا شُعَاعَ لَهَا**)). (حسن صحيح)

ترجمہ: روایت ہے عبدہ بن ابولبابہ اور عاصم سے، ان دونوں نے سنا زر بن حبیش سے وہ کہتے تھے کہ میں نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے کہا کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ تمہارے بھائی کہتے ہیں کہ جو سال بھر جاگے شب قدر پائے ابی نے کہا اللہ ابوعبدالرحمٰن کو بخشے (اور یہ کنیت ہے عبداللہ کی) وہ جانتے ہیں کہ آخری دس تاریخوں میں رمضان کی شب قدر ہے اور وہ ستائیسویں رات ہے لیکن انہوں نے چاہا کہ لوگ اسی پر بھروسہ نہ کر بیٹھیں پھر ابی قسم کھاتے تھے بغیر استثناء کے کہ وہ ستائیسویں رات ہے میں نے کہا کس طرح کہتے ہو تم اے ابوالمنذر انہوں نے کہا اس نشان کے سبب سے جس کی خبر دی ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سورج اس کی صبح کو نکلتا ہے اور اس میں شعاع نہیں ہوتی۔

خاتمہ: سورۃ القدر میں نزول قرآن کا شب قدر میں اور بہتر ہونا اس کا ہزار امہینے کی راتوں سے اور نزول ملائکہ و روح مذکور ہے۔

❀❀❀❀

۹۸۔ باب: ومن سُوْرَة لَمْ يَكُنْ

سورۂ لم یکن

(۳۳۵۲) **عَنْ** الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ : قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ ﷺ يَاخَيْرَالْبَرِيَّةِ، قَالَ : ((**ذَاكَ إِبْرَاهِيْمُ**)). (اسنادہ صحيح)

ترجمہ: مختار بن فلفل نے کہا سنا میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو کہتے تھے کہ کہا ایک مرد نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اے تمام مخلوق سے بہتر آپ نے فرمایا وہ ابراہیم علیہ السلام ہیں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

خاتمہ: سورۂ لم یکن میں مذکور ہے ضرورت نبیؐ کے آنے کی اور صحف مطہرہ کے اترنے کی اور خبر ہے اہل کتاب کے متفرق ہونے کی بعد آنے دلیل کے اور امر اخلاص اور حنیفیت کا اور اقامت صلوٰۃ اور ایتاء زکوٰۃ کا وعید نار جہنم کی کفار اہل کتاب اور مشرکین کے لیے اور شر البریہ ہونا ان کا اور خیر البریہ ہونا مؤمنین صالحین کا اور وعدہ جنت اور رضائے الٰہی کا ان کے لیے۔

❀❀❀❀

۹۹۔ باب: وَمِنْ سُوْرَةُ إِذَا زُلْزِلَتْ

تفسیر سورۂ زلزال

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(۳۳۵۳) **عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ** قَالَ : قَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ هٰذِهِ الْاٰيَةَ: ﴿**يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ أَخْبَارَهَا**﴾ قَالَ: ((**أَتَدْرُوْنَ مَا أَخْبَارُهَا**))؟ قَالُوْا : اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ، قَالَ : ((**فَإِنَّ أَخْبَارَهَا أَنْ تَشْهَدَ عَلٰى كُلِّ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ بِمَا عَمِلَ عَلٰى ظَهْرِهَا، تَقُوْلُ: عَمِلَ يَوْمَ كَذَا، كَذَا وَكَذَا فَهٰذِهِ أَخْبَارُهَا**)) . (ضعيف الاسناد)

ترجمہ: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت پڑھی اس دن بیان کرے گی یعنی زمین اپنی خبریں فرمایا آپ نے تم جانتے ہو کہ اس کی خبریں کیا ہیں لوگوں نے کہا اللہ اور رسول اس کا خوب جانتا ہے آپ نے فرمایا خبریں اس کی یہ ہیں کہ گواہی دے گی وہ ہر بندہ پر عورت ہو یا مرد اس کے عملوں کی جو اس نے اس کی پیٹھ پر کیے ہیں کہے گی اس نے فلانے دن ایسا ایسا کیا یہی اسکی خبریں ہیں۔ (اس میں یحییٰ بن ابی سلیمان کو جمہور نے ضعیف کہا ہے۔)

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

خاتمہ: اس سورت میں زلزلہ زمین کا مذکور ہے اور باہر ڈال دینا اس کا اپنے دفینوں کو اور تعجب انسان کا اس پر اور ہر ایک پر ظاہر ہونا عمل اس کا خیر و شر سے۔

❀❀❀❀

۱۰۰۔ باب: سُوْرَةُ الْعَادِيَاتِ

سورۂ عادیات کی تفسیر

سورۃ العادیات میں مذکور ہے قسم ایک جماعت ملائکہ کی یا غازیوں کے گھوڑوں کی اور شکایت انسان کی ناشکری کی اور محبت مال کی اور غفلت اس کی بعث سے۔

❀❀❀❀

۱۰۱۔ باب: سُورَةُ الْقَارِعَةِ

سورۂ قارعہ کی تفسیر

سورۃ القارعۃ میں تخویف قیامت سے اور پراگندگی لوگوں کی اس دن اور اڑنا پہاڑوں کا اس دن اور جزا و سزا عملوں کی مذکور ہے۔

۱۰۲۔ باب: وَمِنْ سُورَةِ أَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ

تفسیر سورہ أَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(٣٣٥٤) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيرِ أَنَّهُ انْتَهٰى إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يَقْرَأُ ﴿ أَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ ﴾ قَالَ: ((يَقُوْلُ: ابْنُ اٰدَمَ: مَالِيْ مَالِيْ، وَهَلْ لَكَ مِنْ مَالِكَ إِلَّا مَا تَصَدَّقْتَ فَأَمْضَيْتَ أَوْ أَكَلْتَ فَأَفْنَيْتَ، أَوْ لَبِسْتَ فَأَبْلَيْتَ))۔ (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن شخیر سے، کہ وہ پہنچے رسول اللہ ﷺ کے پاس اور وہ الهكم التكاثر پڑھتے تھے پھر فرمایا آپ نے کہ بیٹا آدم کا کہتا ہے یہ میرا مال ہے یہ میرا مال ہے اور تیرا مال کچھ نہیں ہے مگر جو صدقہ دیا تو نے اور جاری کر دیا یا کھایا تو نے اور فنا کر دیا یا پہنا تو نے اور پرانا کر دیا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(٣٣٥٥) عَنْ عَلِيٍّ قَالَ : مَا زِلْنَا نَشُكُّ فِيْ عَذَابِ الْقَبْرِ حَتّٰى نَزَلَتْ : ﴿ أَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ ﴾۔ (ضعيف الاسناد)

(اس میں حجاج بن ارطاہ راوی ضعیف ہے)

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم کو عذاب قبر میں شک تھا یہاں تک کہ اتری ﴿أَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ﴾۔

فائدہ: ابوکریب نے اپنی سند میں کہا روایت ہے عمرو بن قیس سے انہوں نے روایت کی ابن ابی لیلیٰ سے انہوں نے منہال سے اور یہ حدیث حسن غریب ہے۔

❀❀❀❀

(٣٣٥٦) عَنْ زُبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ قَالَ : لَمَّا نَزَلَتْ : ﴿ ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ ﴾ قَالَ الزُّبَيْرُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! وَأَيُّ النَّعِيمِ نُسْأَلُ عَنْهُ وَإِنَّمَا هُمَا الْأَسْوَدَانِ: التَّمْرُ وَالْمَاءُ؟ قَالَ : ((أَمَا إِنَّهُ سَيَكُوْنُ))۔ (حسن الاسناد)

ترجمہ: زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت اتری ﴿ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ﴾ کہ پھر پوچھے جاؤ گے تم اس دن نعمتوں سے عرض کی زبیر نے کہ اے رسول اللہ کے کون سی نعمت کا ہم سے سوال ہوگا ہمارے پاس سوا کھجور اور پانی کے اور کیا ہے آپ نے فرمایا یہ اب ہوگا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ یہ اب ہوگا کے دو معنی ہیں ایک یہ کہ نعمتیں اب تم کو ملیں گی اور بڑے بڑے ملک فتح ہوں گے اور تم آرام و راحت میں ہو جاؤ گے۔ دوسرے یہ کہ سوال ضرور ہوگا کہ کوئی بندہ پر ایسا نہیں ہوتا کہ ہزاروں نعمتیں اس منعم حقیقی کی موجود نہ ہوں صحت اور تندرستی اور سمع و بصر کتنی بڑی نعمتیں ہیں۔

❀ ❀ ❀ ❀

(۳۳۵۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ : ﴿ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ﴾ قَالَ النَّاسُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، عَنْ أَيِّ النَّعِيمِ نُسْأَلُ؟ وَإِنَّمَا هُمَا الْأَسْوَدَانِ وَالْعَدُوُّ حَاضِرٌ وَسُيُوْفُنَا عَلٰى عَوَاتِقِنَا؟ قَالَ: ((إِنَّ ذٰلِكَ سَيَكُوْنُ)). (اسنادہ حسن)

ترجمہ: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا جب یہ آیت اتری ﴿لتسالن﴾ یعنی سوال ہوگا تم سے نعمتوں کا لوگوں نے عرض کی اے رسول اللہ کے کس نعمت کا سوال ہم سے ہوگا' ہماری یہی دو چیزیں ہیں کھجور اور پانی اور دشمن ہمارے سر پر ہے اور تلواریں ہمارے دوش پر آپ نے فرمایا یہ ضرور ہوگا (یعنی نعمتوں کا ملنا یا سوال)۔

فائدہ: حدیث ابن عیینہ کی جو محمد بن عمرو سے مروی ہے (یعنی جو اس کے اوپر گزری) میرے نزدیک زیادہ صحیح ہے اس حدیث سے اس لیے سفیان بن عیینہ زیادہ یاد رکھنے والے اور بہت صحیح تر ہیں از روئے حدیث کے ابوبکر بن عیاش سے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(۳۳۵۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِنَّ أَوَّلَ مَا يُسْأَلُ عَنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. يَعْنِي الْعَبْدَ مِنَ النَّعِيمِ. أَنْ يُقَالَ لَهُ: أَلَمْ نُصِحَّ لَكَ جِسْمَكَ وَنُرْوِيكَ مِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ)).

(اسنادہ صحیح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (۵۳۹) تخريج المشكاة (۵۱۹۶)

ترجمہ: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پہلے جس چیز کا سوال ہوگا بندے سے قیامت کے دن یہ ہے کہ اس سے کہا جائے گا کیا ہم نے تیرا بدن درست نہ رکھا اور تجھے ٹھنڈے پانی سے سیر نہ کیا۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔ اور ضحاک عبدالرحمٰن کے بیٹے ہیں وہ عزرب کے اور ان کو ابن عزرم بھی کہتے ہیں۔

خاتمہ: اس سورت میں بیان ہے انسان کی غفلت کا اور اس کے طلب مال کا اور قیامت میں نعمتوں سے سوال ہوگا۔

❀ ❀ ❀ ❀

سورۃ العصر

سورۂ عصر میں قسم ہے عصر کی اور خسران میں ہونا ہر انسان کا سوائے صالحین صابرین کے۔

سورۃ الھمزہ

سورۂ ہمزہ میں شکایت ہے ہر غیبت کرنے والے طعن کرنے والے اور بخیل کی اور وعید حطمہ کی اس کے لیے اور جھانکنا دوزخ کی آگ کا دلوں پر اور بند ہونا اس کا ساتھ ستونوں کے۔

سورۂ فیل

سورۂ فیل میں مذکور ہے قصہ اصحاب فیل کا۔

سورۂ قریش

سورۂ قریش میں کوچ ان کا گرمی اور جاڑے میں اور امر رب کعبہ کی عبادت کا اور تمنن امن مکہ کے ساتھ۔

سورۂ ماعون

سورۂ ماعون میں مذمت مکذب یوم الدین کی اور دور کرنا اس کا یتیم کو اور رغبت نہ دلانا اس کا مسکین کے کھلانے پر خرابی نماز سے غفلت کرنے والوں کی اور ریاکاروں کی اور جو مانگنے کی چیز کوئی نہ دے۔

❀ ❀ ❀ ❀

۱۰۸۔ باب: وَمِنْ سورة الكوثر

تفسیر سورۂ کوثر

(۳۳۵۹) عَنْ أَنَسٍ: ﴿ إِنَّآ أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ ﴾ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : ((هُوَ نَهْرٌ فِي الْجَنَّةِ)) قَالَ : فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((رَأَيْتُ نَهْرًا فِي الْجَنَّةِ حَافَتَيْهِ قِبَابُ اللُّؤْلُؤِ، قُلْتُ : مَا هٰذَا يَاجِبْرِيلُ قَالَ : هٰذَا الْكَوْثَرُ الَّذِیْ أَعْطَاكَهُ اللّٰهُ)). (اسناده صحيح)

ترجمہ: انسؓ نے نبی ﷺ سے کوثر کی تفسیر میں روایت کی کہ آپؐ نے فرمایا وہ ایک نہر ہے جنت میں اور فرمایا آپ نے دیکھی میں نے ایک نہر جنت میں کہ اس کے دونوں طرف خیمے تھے موتی کے میں نے کہا اے جبریل یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا یہ کوثر ہے جو اللہ نے آپ کو دی ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

(۳۳۶۰) عَنْ أَنَسٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((بَيْنَا أَنَا أَسِيرُ فِي الْجَنَّةِ إِذْ عُرِضَ لِي نَهْرٌ حَافَتَاهُ قِبَابُ اللُّؤْلُؤِ، قُلْتُ لِلْمَلَكِ مَا هٰذَا قَالَ : هٰذَا الْكَوْثَرُ الَّذِي أَعْطَاكَهُ اللّٰهُ، قَالَ : ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدِهِ إِلٰى طِينَةٍ فَاسْتَخْرَجَ مِسْكًا، ثُمَّ رُفِعَتْ لِي سِدْرَةُ الْمُنْتَهٰى فَرَأَيْتُ عِنْدَهَا نُورًا عَظِيمًا)) . (اسناده صحيح)

ترجمہ: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں چلا جاتا تھا جنت میں کہ پہنچا ایک نہر پر کہ اس کے دنوں طرف خیمے تھے موتی کے میں نے جبریل علیہ السلام سے پوچھا یہ کیا ہے انہوں نے کہا یہ کوثر ہے جو اللہ نے تم کو دی ہے پھر انہوں نے ہاتھ ڈالا اور اس کی مٹی نکالی تو وہ مشک تھی پھر میرے آگے آئی سدرۃ المنتہیٰ اور میں نے اس پر ایک بڑا نور دیکھا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے کئی سندوں سے انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہوئی ہے۔

❀❀❀❀

(۳۳۶۱) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((الْكَوْثَرُ نَهْرٌ فِي الْجَنَّةِ حَافَتَاهُ مِنْ ذَهَبٍ وَمَجْرَاهُ عَلَى الدُّرِّ وَالْيَاقُوتِ، تُرْبَتُهُ أَطْيَبُ مِنَ الْمِسْكِ، وَمَاؤُهُ أَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ وَأَبْيَضُ مِنَ الثَّلْجِ)). (اسناده صحيح) تخريج مشكاة المصابيح (۵٦٤١) التحقيق الثانى)

ترجمہ: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کوثر ایک نہر ہے جنت میں کنارے اس کے دونوں طرف سونے کے ہیں اور پانی اس کا موتی اور یاقوت پر بہتا ہے مٹی اس کی مشک سے زیادہ خوشبودار ہے اور پانی اس کا شہد سے زیادہ میٹھا برف سے زیادہ سفید۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

خاتمہ: اس سورت میں بیان ہے کوثر کا اور حکم ہے نماز اور قربانی کا اور خرابی ہے آپ ﷺ کے دشمن کی۔

❀❀❀❀

سُورَةُ الْكٰفِرُوْنَ

سورۂ کافرون میں بیان ہے کافروں کا معبود اور ہے اور مسلمانوں کا اور۔

۱۱۰۔ باب: وَمِنْ سُورَةِ الْفَتْحِ

تفسیر سورۂ فتح

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(۳۳۶۲) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : كَانَ عُمَرُ يَسْأَلُنِي مَعَ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ :

أَتَسْأَلُهُ وَلَنَا بَنُونَ مِثْلُهُ؟ قَالَ : فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: إِنَّهُ مِنْ حَيْثُ تَعْلَمُ، فَسَأَلَهُ عَنْ هٰذِهِ الْآيَةِ : ﴿ إِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ ﴾ فَقُلْتُ: إِنَّمَا هُوَ أَجَلُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَعْلَمَهُ إِيَّاهُ وَقَرَأَ السُّورَةَ إِلَى آخِرِهَا، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: وَاللّٰهِ مَا أَعْلَمُ مِنْهَا إِلَّا مَا تَعْلَمُ . (اسناده صحيح)

ترجمہ: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ حضرت عمر مجھ سے مسئلہ پوچھا کرتے تھے اصحاب کے سامنے تو کہا ان سے عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے آپ ان سے پوچھتے ہیں اور ہمارے بہت لڑکے ہیں مانند اس کے تب کہا ان سے حضرت عمرؓ نے تو خوب جانتا ہے جس وجہ سے میں پوچھتا[1] ہوں اور پوچھا ان سے مطلب اس آیت کا ﴿إِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ﴾ تو میں نے کہا اس میں خبر ہے رسول اللہ کی وفات کی کہ خبر دی اس کی اللہ نے اور پڑھی یہ سورت آخر تک۔ پھر کہا حضرت عمرؓ نے اللہ کی قسم میں بھی وہی جانتا ہوں جو تو جانتا ہے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے ابو بشر سے اسی اسناد سے مانند اس کے مگر اس میں مذکور ہے کہ عبدالرحمٰن نے کہا أَتَسْأَلُهُ ولنا ابن مثله۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

۱۱۱۔ باب: وَمِنْ سُورَةِ تَبَّتْ

تفسیر سورۂ لہب

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

(۳۳۶۳) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : صَعِدَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ عَلَى الصَّفَا فَنَادَى: **((يَا صَبَاحَاهُ))**، فَاجْتَمَعَتْ إِلَيْهِ قُرَيْشٌ، فَقَالَ : **((إِنِّي نَذِيرٌ لَكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيدٍ، أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَنِّي أَخْبَرْتُكُمْ أَنَّ الْعَدُوَّ مُمَسِّيكُمْ أَوْ مُصَبِّحُكُمْ أَكُنْتُمْ تُصَدِّقُونِي))**؟ فَقَالَ أَبُو لَهَبٍ : أَلِهٰذَا جَمَعْتَنَا تَبًّا لَكَ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى : ﴿ **تَبَّتْ يَدَآ أَبِي لَهَبٍ وَّتَبَّ** ﴾ . (اسناده صحيح)

ترجمہ: ابن عباسؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ ایک دن چڑھے صفا پر اور پکارا یا صباحاہ اور جمع ہو گئے آپؐ کے پاس قریش آپ نے فرمایا میں تم کو ڈرانے والا ہوں سخت عذاب سے بھلا دیکھو تم اگر میں تم کو خبر دوں کہ دشمن شام کو یا صبح کو تم پر آنے والا ہے تو تم مجھے سچا جانو گے۔ ابولہب نے کہا تو نے اسی لیے ہم کو جمع کیا تھا ٹوٹ جائیں تیرے ہاتھ تو اتاری اللہ تعالیٰ نے ﴿تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَّتَبَّ﴾ ۔ یعنی ٹوٹ جائیں دونوں ہاتھ ابی لہب کے اور ہلاک ہو وہ خود۔

---

[1] یعنی آپ نے ان کے سینے پر ہاتھ مارا ہے اور دعا کی یا اللہ اس کو اپنی کتاب سمجھا دے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

خاتمہ: اس سورت میں ہلاکت ابولہب کی اور کام نہ آنا اس کے مال کا اور وعید نار کی اور حبل (رسی) ہونا اس عورت کے گلے میں مذکور ہے۔

❀❀❀❀

۱۱۲۔ باب: وَمِنْ سُوْرَةِ الْأَخْلَاصِ

تفسیر سورۂ اخلاص

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(٣٣٦٤) **عَنْ** أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ: أَنَّ الْمُشْرِكِيْنَ قَالُوْا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: انْسُبْ لَنَا رَبَّكَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: ﴿ **قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ ۝ اَللّٰهُ الصَّمَدُ** ﴾ فَالصَّمَدُ الَّذِي ﴿ **لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ** ﴾ لِأَنَّهُ لَيْسَ شَيْءٌ يُوْلَدُ إِلَّا سَيَمُوْتُ وَلَيْسَ شَيْءٌ يَمُوْتُ إِلَّا سَيُوْرَثُ وَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ لَا يَمُوْتُ وَلَا يُوْرَثُ: ﴿ **وَلَمْ يَكُنْ لَّهُ كُفُوًا أَحَدٌ** ﴾ قَالَ: ((**لَمْ يَكُنْ لَهُ شَبِيْهٌ وَلَا عِدْلٌ وَلَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ**)).

(حسن دون قوله "والصمد الذى" ظلال الجنة (٦٦٣۔ التحقیق الثانی)

ترجمہ: ابی بن کعبؓ سے روایت ہے کہ مشرکین نے رسول اللہ ﷺ سے کہا کہ اپنے معبود کا نسب ہم سے بیان کیجیے اللہ نے اتاری ﴿قل هو الله﴾ یعنی کہہ وہ اللہ اکیلا ہے اللہ صمد ہے اور صمد وہ ہے جو نہ کسی سے پیدا ہوا ہو نہ اس سے کوئی پیدا ہوا اس لیے کہ جو کسی سے پیدا ہو، گا ضرور مرے گا اور جو مرے گا اس کا کوئی وارث بھی ہوگا اور اللہ نہ مرے گا اور نہ کوئی اس کا وارث ہوگا اور نہ اس کا کوئی کفو ہے۔ کہا راوی نے یعنی اس کے مشابہ اور برابر کوئی نہیں اور نہ اس کے مثل کوئی چیز ہے۔

❀❀❀❀

(٣٣٦٥) **عَنْ** أَبِي الْعَالِيَةِ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ ذَكَرَ آلِهَتَهُمْ فَقَالُوْا: انْسُبْ لَنَا رَبَّكَ، قَالَ: **فَأَتَاهُ جِبْرَئِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِهٰذِهِ السُّوْرَةِ:** ﴿ **قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ** ﴾ فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ: عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ.

(اسناده ضعيف) (اس میں ابوسعد ضعیف ہے)

ترجمہ: ابی العالیہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ذکر کیا مشرکوں کے معبودوں کا سو انہوں نے کہا بیان کر نسب اپنے معبود کا جبرئیل آئے اور یہ سورت لائے پھر ذکر کی حدیث، مانند حدیث مذکور کے اور نہیں ذکر کیا اس سند میں ابی بن کعب کا۔

فائدہ: یہ روایت میرے نزدیک زیادہ صحیح ہے ابوسعد کی روایت سے (یعنی جو اوپر گزری) اور ابوسعد کا نام محمد ہے وہ بیٹے ہیں مُیَسَّر کے۔

خاتمہ: اس سورت میں مذکور ہے احدیت اور صمدیت اور تنزیہ اللہ تعالیٰ کی والد و ولد اور کفو سے۔

۱۱۳، ۱۱۴۔ باب: وَمِنْ سُوْرَةُ الْمُعَوِّذَتَيْنِ

تفسیر سورۂ معوذتین

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(۳۳۶۶) عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَظَرَ إِلَى الْقَمَرِ فَقَالَ: ((يَا عَائِشَةُ اسْتَعِيْذِيْ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ هٰذَا فَإِنَّ هٰذَا هُوَ الْغَاسِقُ إِذَا وَقَبَ)).

(حسن صحیح) سلسلة الاحادیث الصحیحة: ۳۷۲۔ تخریج مشكاة المصابيح، المشكاة۔ ۲۴۷۵۔

ترجمہ: عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے چاند دیکھا اور فرمایا اے عائشہؓ پناہ مانگ اس کے شر سے اللہ کے ساتھ اس لیے کہ یہی غاسق ہے (یعنی اندھیرا کرنے والا)

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۳۳۶۷) عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرِ الْجُهَنِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((قَدْ أَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيَّ آيَاتٍ لَمْ يُرَ مِثْلُهُنَّ ﴿ قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ﴾)) إِلٰى اٰخِرِ السُّوْرَةِ ۔((﴿ قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ﴾)) إِلٰى اٰخِرِ السُّوْرَةِ.

(اسناده صحيح)

ترجمہ: عقبہ بن عامر جہنیؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھ پر چند آیتیں ایسی اتاری ہیں کہ ان کا مثل کسی نے نہ دیکھا ﴿ قل اعوذ برب الناس ﴾ آخر سورت تک اور ﴿ قل اعوذ برب الفلق ﴾ آخر سورت تک۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

معوذتین میں امر ہے تعوذ کا فلق میں مخلوقات اور غاسق اور نفاثات اور حاسد کے شر سے اور ناس میں مذکور ہے ربوبیت اور مالکیت اور الوہیت اللہ تعالیٰ کی اور امر ہے تعوذ کا خناس کے وسواس سے تمام ہوئی فہرست کلام اللہ کی ہر ہر سورت کی بعون الملك الوهاب وبنصر العزيز التواب والحمد لله على ذلك۔

❀❀❀❀

باب: فی قصة خلق آدم وبدء التسليم والتشميت وجحده وجحد ذريته

(۳۳۶۸) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ آدَمَ وَنَفَخَ فِيْهِ الرُّوْحَ عَطَسَ فَقَالَ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ، فَحَمِدَ اللّٰهَ بِإِذْنِهِ، فَقَالَ لَهُ رَبُّهُ: يَرْحَمُكَ اللّٰهُ يَا آدَمُ، اذْهَبْ إِلٰى أُوْلٰئِكَ الْمَلٰئِكَةِ. إِلٰى مَلَاءٍ مِنْهُمْ جُلُوْسٍ. فَقُلْ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ، قَالُوْا: وَعَلَيْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ، ثُمَّ رَجَعَ

إِلَى رَبِّهِ قَالَ: إِنَّ هٰذِهِ تَحِيَّتُكَ وَتَحِيَّةُ بَنِيكَ بَيْنَهُمْ فَقَالَ اللّٰهُ لَهُ. وَيَدَاهُ مَقْبُوضَتَانِ.: اخْتَرْ أَيَّهُمَا شِئْتَ، قَالَ : اخْتَرْتُ يَمِينَ رَبِّي وَكِلْتَا يَدَيْ رَبِّي يَمِينٌ مُبَارَكَةٌ، ثُمَّ بَسَطَهَا فَإِذَا فِيهَا آدَمُ وَذُرِّيَّتُهُ، فَقَالَ : أَيْ رَبِّ مَاهٰؤُلَاءِ قَالَ: هٰؤُلَاءِ ذُرِّيَّتُكَ، فَإِذَا كُلُّ إِنْسَانٍ مَكْتُوبٌ عُمُرُهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ فَإِذَا فِيهِمْ رَجُلٌ أَضْوَأُهُمْ. أَوْ مِنْ أَضْوَءِ هِمْ. قَالَ: يَارَبِّ مَنْ هٰذَا؟ قَالَ : هٰذَا ابْنُكَ دَاوُدُ وَقَدْ كَتَبْتُ لَهُ عُمُرَ أَرْبَعِينَ سَنَةً، قَالَ : يَارَبِّ زِدْهُ فِي عُمُرِهِ، قَالَ: ذَاكَ الَّذِي كُتِبَ لَهُ. قَالَ : أَيْ رَبِّ فَإِنِّي قَدْ جَعَلْتُ لَهُ مِنْ عُمُرِي سِتِّينَ سَنَةً قَالَ : أَنْتَ وَذَاكَ، قَالَ : ثُمَّ اسْكُنِ الْجَنَّةَ مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ أُهْبِطَ مِنْهَا فَكَانَ آدَمُ يَعُدُّ لِنَفْسِهِ، قَالَ : فَأَتَاهُ مَلَكُ الْمَوْتِ فَقَالَ لَهُ آدَمُ قَدْ عَجِلْتَ، قَدْ كُتِبَ لِي أَلْفُ سَنَةٍ. قَالَ: بَلٰى! وَلٰكِنَّكَ جَعَلْتَ لِابْنِكَ دَاوُدَ سِتِّينَ سَنَةً فَجَحَدَ فَجَحَدَتْ ذُرِّيَّتُهُ وَنَسِيَ فَنَسِيَتْ ذُرِّيَّتُهُ.. قَالَ : فَمِنْ يَوْمَئِذٍ أُمِرَ بِالْكِتَابِ وَالشُّهُوْدِ)).

(حسن صحيح) تخريج المشكاة ٤٦٦٢ ـ ظلال الجنة (٢٠٤ ـ ٢٠٦)

ترجمہ: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ نے آدم کو بنایا اور ان میں روح پھونکی ان کو چھینک آئی اور کہا الحمد للہ پھر اللہ کی تعریف کی اس کے حکم سے پھر اس کے رب نے فرمایا اللہ تجھ پر رحم کرے اے آدم (علیہ السلام) جا تو ان فرشتوں کی طرف جو بیٹھے ہوئے ہیں اور ان سے کہہ السلام علیکم انہوں نے جواب دیا آدم (علیہ السلام) کو وعلیک السلام ورحمۃ اللہ پھر لوٹے وہ اپنے رب کی طرف اور فرمایا رب نے یہ تیری دعا ہے اور تیری اولاد کی آپس میں (اس میں رد ہے بندگی اور گورنشات کا) پھر فرمایا اللہ تعالیٰ نے اپنی دونوں مٹھیاں بند کر کے کہ ان میں سے جسے چاہے تو اختیار کر آدم نے کہا اختیار کیا میں نے داہنا ہاتھ اپنے رب کا اور دونوں ہاتھ اس کے داہنے ہیں برکت والے پھر اس مٹھی کو کھولا تو اس میں تمثال تھے آدم علیہ السلام اور اس کی اولاد کے پوچھا آدم علیہ السلام نے کہ یہ کون لوگ ہیں فرمایا یہ سب تیری اولاد ہے اور ہر ایک کی عمر دونوں آنکھوں کے بیچ میں لکھی ہوئی تھی اس میں ایک مرد تھا نہایت روشن چہرہ آدم نے کہا یہ کون ہے اے پروردگار ارشاد ہوا یہ تمہارا بیٹا داؤد ہے اور میں نے اس کی عمر چالیس برس لکھی ہے آدم علیہ السلام نے کہا یا اللہ اس کی عمر زیادہ کر اللہ تعالیٰ نے فرمایا اتنی ہی لکھی ہے انہوں نے عرض کی اللہ تعالیٰ میں نے اپنی عمر سے اس کو ساٹھ برس دیئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا تم اور ایسی سخاوت پھر وہ جنت میں رہے جتنا اللہ نے چاہا پھر وہاں سے اتارے گئے اور وہ اپنی عمر گنتے تھے پھر جب ملک الموت آئے تو آدم نے کہا تم نے جلدی کی میری عمر تو ہزار برس کی ہے انہوں نے کہا بے شک ولیکن تم نے ساٹھ برس داؤد کو دیئے ہیں پھر وہ منکر ہو گئے اور ان کی اولاد بھی منکر ہونے لگی اور بھول گئے آدم اور بھولنے لگی ان کی اولاد فرمایا آپ نے اس دن سے حکم ہوا عقود کے لکھنے کا اور گواہ ہونے کا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور مروی ہوئی ہے یہ کئی سندوں سے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے روایت کی نبی ﷺ سے۔

باب: فی حکمة خلق الجبال فی الأرض لتقر بعد میدها

(۳۳۶۹) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ الْأَرْضَ جَعَلَتْ تَمِيدُ، فَخَلَقَ الْجِبَالَ فَقَالَ: بِهَا عَلَيْهَا، فَاسْتَقَرَّتْ فَعَجِبَتِ الْمَلَائِكَةُ مِنْ شِدَّةِ الْجِبَالِ فَقَالُوا: يَارَبِّ هَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ أَشَدُّ مِنَ الْجِبَالِ؟ قَالَ: نَعَمْ، الْحَدِيدُ. فَقَالُوا: يَارَبِّ فَهَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ أَشَدُّ مِنَ الْحَدِيدِ؟ قَالَ: نَعَمْ، النَّارُ، قَالُوا: يَارَبِّ فَهَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ أَشَدُّ مِنَ النَّارِ؟ قَالَ: نَعَمُ الْمَاءُ، قَالُوا: يَارَبِّ فَهَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ أَشَدُّ مِنَ الْمَاءِ؟ قَالَ: نَعَمُ الرِّيحُ، قَالُوا: يَارَبِّ فَهَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ أَشَدُّ مِنَ الرِّيحِ؟ قَالَ: نَعَمْ، ابْنُ آدَمَ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ بِيَمِينِهِ يُخْفِيهَا مِنْ شِمَالِهِ)).

[اسناده ضعيف] تخريج مشكاة المصابيح (۱۹۲۳) التعليق الرغيب (۲/ ۳۱) (اس میں سلیمان بن ابو سلیمان غیر معروف ہے)

ترجمہ: انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جب اللہ نے زمین بنائی وہ جھکی پڑتی تھی تو پہاڑوں کو بنایا اور فرمایا تم زمین کو تھامے رہو پس وہ ٹھہر گئے تب فرشتوں کو تعجب آیا پہاڑوں کی مضبوطی سے اور عرض کی انہوں نے اے پروردگار کوئی چیز تیری مخلوق میں پہاڑ سے زیادہ سخت ہے فرمایا ہاں لوہا' عرض کی اے رب کوئی چیز تیری مخلوق میں لوہے سے زیادہ سخت ہے فرمایا ہاں آگ عرض کی اے رب کوئی چیز تیری مخلوق میں آگ سے زیادہ سخت ہے فرمایا ہاں پانی عرض کی اے رب کوئی چیز تیری مخلوق میں پانی سے زیادہ سخت ہے فرمایا ہاں ہوا' عرض کی اے رب کوئی چیز تیری مخلوق میں ہوا سے زیادہ سخت ہے فرمایا ہاں وہ آدمی جو صدقہ دے اس طرح کہ داہنے ہاتھ سے دے اور بائیں ہاتھ کو خبر نہ ہو۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مرفوع مگر اسی سند سے۔ یہ آخر تفسیر ہے۔

احادیث شئی أبواب الدعوات

دعاؤں کے بیان میں

۱۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الدُّعَاءِ

دعا کی فضیلت

(۳۳۷۰) **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ:** عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَيْسَ شَيْءٌ أَكْرَمَ عَلَى اللّٰهِ مِنَ الدُّعَاءِ)).

(اسنادہ حسن) تخریج مشکاۃ المصابیح (۲۲۳۲/ التحقیق الثانی) التعلیق الرغیب (۲/ ۲۷۰)

ترجمہ: ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: کوئی چیز اللہ تعالیٰ کی درگاہ میں دعا سے زیادہ بزرگ نہیں۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے مرفوع نہیں جانتے مگر عمران بن قطان کی روایت سے۔ روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے عبدالرحمٰن بن مہدی سے انہوں نے عمران قطان سے مانند اس کے۔

بَابٌ مِنْهُ

دعا عبادت کا مغز ہے

(۳۳۷۱) **عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،** عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ)).

(ضعیف بهذا اللفظ۔ الروض النضیر ۲/ ۲۸۹۔ تخریج المشکاۃ: ۲۲۳۱) اس میں عبداللہ بن لہیعہ راوی ضعیف ہے

ترجمہ: انس بن مالک ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: دعا مغز ہے عبادت کا۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے اس سند سے نہیں جانتے ہم اسے مگر ابن ابی لہیعہ کی روایت سے۔

❀❀❀❀

(۳۳۷۲) عَنِ النُّعمَانِ بْنِ بَشِيرٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((الدُّعَاءُ هُوَالْعِبَادَةُ)). ثُمَّ قَرَأَ: ﴿ وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ أَسْتَجِبْ لَكُمْ إِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِيْنَ ﴾)). (اسناده صحيح) احكام الجنائز (١٩٤) الروض النضير (٨٨٨) تخريج مشكاة المصابيح (٢٢٣٠) صحيح أبي داود (١٣٢٩)

ترجمہ: نعمان بن بشیر ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: دعا یہی تو عبادت ہے پھر پڑھی آپ ؐ نے یہ آیت ﴿وقال ربکم﴾ یعنی فرمایا تمہارے رب نے پکارو مجھ کو قبول کروں گا میں تمہاری پکار کو جو لوگ تکبر کرتے ہیں میری عبادت سے داخل ہوں گے جہنم میں ذلیل ہو کر۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ صحیح ہے۔ اور روایت کی یہ منصور اور اعمش نے ذر سے اور ہم نہیں جانتے اس کو مگر ذر کی روایت سے۔

❀❀❀❀

۲۔ بَابٌ مِنْهُ ((من لم يسأل الله يغضب عليه))

جو اللہ تعالیٰ سے سوال نہیں کرتا اللہ تعالیٰ اس پر غصہ ہوتا ہے

(۳۳۷۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِنَّهُ مَنْ لَمْ يَسْأَلِ اللّٰهَ يَغْضَبْ عَلَيْهِ)).

(اسناده حسن) سلسلة الأحاديث الصحيحة (٢٦٥٤) الضعيفة تحت الحديث (٢١) ابن ماجه (٣٨٢٧)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس نے اللہ تعالیٰ سے سوال نہ کیا اللہ تعالیٰ اس پر غصہ ہوگا۔ (بعض کے نزدیک یہ روایت ضعیف ہے ابو صالح الخوزی لعین الحدیث ہے۔ تقريب (٨١٧٢))

فائدہ: اور روایت کی وکیع نے کئی لوگوں سے انہوں نے ابی الملیح سے یہ حدیث اور نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے۔ روایت کی ہم سے اسحاق بن منصور نے انہوں نے ابو عاصم سے انہوں نے حمید سے انہوں نے ابو صالح سے انہوں نے ابو ہریرہ ؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے۔

❀❀❀❀

۳۔ باب منه (كون الزكر خير أعمالكم وأزكاها عند مليككم)

ذکر تمہارے اعمال میں زیادہ بہتر ہے اور تمہارے مالک کے نزدیک زیادہ پاکیزہ ہے۔

(۳۳۷۴) عَنْ أَبِي مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ ؓ قَالَ : كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي غَزَاةٍ فَلَمَّا قَفَلْنَا أَشْرَفْنَا عَلَى الْمَدِينَةِ

فَكَبَّرَ النَّاسُ تَكْبِيرَةً وَرَفَعُوا بِهَا أَصْوَاتَهُمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِأَصَمَّ وَلَا غَائِبٍ هُوَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ رُؤُوسِ رِحَالِكُمْ)) ثُمَّ قَالَ: ((يَاعَبْدَاللّٰهِ بْنَ قَيْسٍ أَلَا أُعَلِّمُكَ كَنْزًا مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ؟ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ)). (اسناده صحیح) الروض النضير (١٠٤١) صحيح أبي داود (١٣٦٥)

ترجمہ: سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک جنگ میں گئے۔ جب ہم واپس آئے تو مدینہ کے قریب پہنچنے پر لوگوں نے بہت بلند آواز سے تکبیر کہی، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارا رب بہرہ نہیں اور نہ ہی وہ غائب ہے بلکہ وہ تمہارے اور تمہاری سواریوں کے سروں کے درمیان ہے۔ پھر آپ نے فرمایا: اے عبداللہ بن قیس! کیا میں تجھے جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانے کے متعلق نہ بتاؤں، وہ "لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ" ہے۔

❀❀❀❀

٤۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الذِّكْرِ

باب: ذکر کی فضیلت کے بیان میں

(٣٣٧٥) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ: أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَارَسُولَ اللّٰهِ! إِنَّ شَرَائِعَ الْإِسْلَامِ قَدْ كَثُرَتْ عَلَيَّ فَأَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ أَتَشَبَّثُ بِهِ، قَالَ: ((لَا يَزَالُ لِسَانُكَ رَطْبًا مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ)).

(اسناده صحيح) تخريج الكلم الطيب، رقم (٣)

ترجمہ: عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کی کہ اے رسول اللہ کے! اسلام کے حکم بہت ہو گئے سو مجھے بتائیے ایسی چیز پکڑوں آپ نے فرمایا ہمیشہ تیری زبان تر رہے اللہ کے ذکر سے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ غریب ہے۔

❀❀❀❀

٥۔ بَابُ مِنْهُ: فی أن ذاكر الله كثيرا أفضل من الغازي في سبيل الله

کثرت سے اللہ کا ذکر کرنے والا اللہ کے رستے میں جہاد کرنے والے سے افضل ہے

(٣٣٧٦) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ سُئِلَ: أَيُّ الْعِبَادِ أَفْضَلُ دَرَجَةً عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ: ((الذَّاكِرِينَ اللّٰهَ كَثِيرًا وَالذَّاكِرَاتُ)) قَالَ: قُلْتُ: يَارَسُولَ اللّٰهِ! وَمِنَ الْغَازِي فِي سَبِيلِ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((لَوْ ضَرَبَ بِسَيْفِهِ فِي الْكُفَّارِ وَالْمُشْرِكِينَ حَتَّى يَنْكَسِرَ وَيَخْتَضِبَ دَمًا لَكَانَ الذَّاكِرُونَ اللّٰهَ كَثِيرًا أَفْضَلَ مِنْهُ دَرَجَةً)).

(اسناده ضعيف) التعليق الرغيب ٢/٢٢٨) (اس کی سند ابن لہیعہ اور دراج عن ابی الہیثم کی وجہ سے ضعیف ہے)

ترجمہ: ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ کسی نے پوچھا رسول اللہ ﷺ سے کہ کون سا بندہ افضل ہے درجہ میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک قیامت کے دن آپؐ نے فرمایا اللہ کو بہت یاد کرنے والے انہوں نے کہا اے رسول اللہ کے اور وہ غازی سے بھی افضل ہے آپؐ نے فرمایا اگر غازی اپنی تلوار سے کافر اور مشرک کو مارے یہاں تک کہ تلوار ٹوٹ جائے اور وہ خون آلودہ ہو جائے تو بھی اللہ کا یاد کرنے والا اس سے افضل ہوگا درجہ میں۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے۔نہیں جانتے ہم اسے مگر دراج کی روایت سے۔

❀❀❀❀

٦۔ بَابٌ مِنْهُ

اسی بیان میں

(٣٣٧٧) عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرِ أَعْمَالِكُمْ وَأَزْكَاهَا عِنْدَ مَلِيكِكُمْ وَأَرْفَعِهَا فِي دَرَجَاتِكُمْ، وَخَيْرٍلَكُمْ مِنْ إِنْفَاقِ الذَّهَبِ وَالْوَرِقِ وَخَيْرٍلَكُمْ مِنْ أَنْ تَلْقَوْا عَدُوَّكُمْ فَتَضْرِبُوْا أَعْنَاقَهُمْ وَيَضْرِبُوْا أَعْنَاقَكُمْ؟)) قَالُوْا: بَلٰى، قَالَ : ((ذِكْرُ اللّٰهِ)) قَالَ مَعَاذُ بْنُ جَبَلٍ : مَا شَيْءٌ أَنْجٰى مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ . (اسناده صحيح) تخريج الكلم الطيب، رقم (١) تخريج مشكاة المصابيح (٢٦٩) التعليق الرغيب (٢/٢٢٨).

ترجمہ: روایت ہے ابودرداء رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا کیا نہ خبردوں میں تم کو سب عملوں سے بہتر کام کی اور نہایت پاکیزہ کی اپنے مالک کے نزدیک اور بہت بلند کرنے والا تمہارے درجوں کو اور بہتر تمہارے لیے سونا اور چاندی خرچ کرنے سے اور بہتر تم کو اس سے کہ ملو تم اپنے دشمن سے اور تم گردنیں مارو ان کی اور وہ گردنیں ماریں تمہاری؟ انہوں نے کہا ہاں آپؐ نے فرمایا وہ ذکر ہے اللہ کا۔معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے کہا کوئی چیز اللہ کے عذاب سے نجات دینے والی ذکر الٰہی سے بڑھ کر نہیں۔

فائدہ : روایت کی بعض نے یہ حدیث عبداللہ بن سعیدؓ سے مثل اسی کے اس اسناد سے۔اور روایت کی بعض نے ان سے اور اسے مرسل کیا۔

❀❀❀❀

٧۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الْقَوْمِ يَجْلِسُوْنَ فَيَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ مَالَهُمْ مِنَ الْفَضْلِ

مجلس ذکر کی فضیلت کے بیان میں

(٣٣٧٨) عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ وَأَبِي هُرَيْرَةَ : أَنَّهُمَا شَهِدَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ : ((مَا مِنْ قَوْمٍ

يَذْكُرُونَ اللّٰهَ إِلَّا حَفَّتْ بِهِمُ الْمَلٰئِكَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَنَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةُ وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيْمَنْ عِنْدَهُ)). [اسناده صحيح] سلسلة الأحاديث الصحيحة (٧٥)

ترجمہ: ابوسعید خدریؓ اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی جماعت ایسی نہیں کہ یاد کرتی ہو اللہ کو مگر گھیر لیتے ہیں اس کو فرشتے اور ڈھانپ لیتی ہے ان کو رحمت اور اترتی ہے ان پر تسکین اور یاد کرتا ہے ان کو اللہ اپنے پاس والوں (یعنی فرشتوں کے آگے)۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ صحیح ہے۔

❁❁❁❁

(۳۳۷۹) عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: خَرَجَ مُعَاوِيَةُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَقَالَ: مَا يُجْلِسُكُمْ؟ قَالُوْا: جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللّٰهَ، قَالَ: اللّٰهُ مَا أَجْلَسَكُمْ إِلَّا ذَاكَ؟ قَالُوْا: وَاللّٰهِ مَا أَجْلَسَنَا إِلَّا ذَاكَ، قَالَ: أَمَا إِنِّيْ لَمْ أَسْتَحْلِفْكُمْ تُهْمَةً لَكُمْ وَمَا كَانَ أَحَدٌ بِمَنْزِلَتِيْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَقَلَّ حَدِيْثًا عَنْهُ مِنِّيْ، إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ خَرَجَ عَلَى حَلْقَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ: ((**مَا يُجْلِسُكُمْ**))؟ قَالُوْا: جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللّٰهَ وَنَحْمَدُهُ لِمَا هَدَانَا لِلْإِسْلَامِ وَمَنَّ عَلَيْنَا بِهِ، فَقَالَ: ((**آللّٰهِ مَا أَجْلَسَكُمْ إِلَّا ذَاكَ**))؟ قَالُوْا: آللّٰهِ مَا أَجْلَسَنَا إِلَّا ذَاكَ، قَالَ: ((**أَمَا إِنِّيْ لَمْ أَسْتَحْلِفْكُمْ لِتُهْمَةٍ لَكُمْ، إِنَّهُ أَتَانِيْ جِبْرَئِيْلُ وَأَخْبَرَنِيْ أَنَّ اللّٰهَ يُبَاهِيْ بِكُمُ الْمَلٰئِكَةَ**)). (اسناده صحيح)

ترجمہ: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ معاویہ مسجد میں آئے اور لوگوں سے کہا تم کیوں بیٹھے ہو؟ انہوں نے کہا ہم اللہ کو یاد کرتے ہیں۔ معاویہ نے کہا اسی لیے بیٹھے ہو؟ انہوں نے کہا اسی لیے قسم ہے اللہ کی معاویہ نے کہا میں نے تمہیں اس لیے قسم نہیں دی کہ تم جھوٹے ہو اور میں آنحضرت ﷺ کی حدیثیں بہت کم روایت کرتا ہوں (یعنی بسبب احتیاط کے) اور آنحضرتؐ نکلے اپنے صحابہ کے حلقہ پر اور فرمایا تم کیوں بیٹھے ہو؟ انہوں نے کہا ہم اللہ کو یاد کرتے ہیں اور تعریف کرتے ہیں اس کی کہ ہدایت کی ہم کو طرف اسلام کے اور احسان کیا ہم پر، فرمایا آپؐ نے قسم ہے اللہ کی کیا تم اسی لیے بیٹھے ہو؟ انہوں نے کہا قسم ہے اللہ کی ہم اسی لیے بیٹھے ہیں فرمایا آپؐ نے میں نے تم کو قسم نہیں دی اس لیے کہ تم پر گمان ہے جھوٹ کا، آگاہ ہو کہ آئے میرے پاس جبرئیل اور مجھے خبر دی کہ اللہ تعالیٰ تمہارا فخر بیان کرتا ہے فرشتوں پر (یعنی فرماتا ہے کہ کیا اچھے بندے ہیں میرے)۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے اور ابونعامہ سعدی کا نام عمرو بن عیسیٰ ہے اور ابوعثمان نہدی کا نام عبدالرحمٰن ابن مل ہے۔

❁❁❁❁

۸۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْقَوْمِ يَجْلِسُوْنَ وَلَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ

جس مجلس میں اللہ تعالیٰ ذکر نہ ہو اس کی مذمت کے بیان میں

(٣٣٨٠) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَجْلِسًا لَمْ يَذْكُرُوا اللّٰهَ فِيهِ وَلَمْ يُصَلُّوْا عَلٰى نَبِيِّهِمْ إِلَّا كَانَ عَلَيْهِمْ تِرَةً فَإِنْ شَاءَ عَذَّبَهُمْ وَإِنْ شَاءَ غَفَرَلَهُمْ)).

(اسناده صحيح) سلسلة الأحاديث الصحيحة (٧٤).

ترجمہ: ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کوئی مجلس ایسی نہیں کہ لوگ اس میں بیٹھ کر نہ اللہ کو یاد کریں اور نہ درود پڑھیں اپنے نبی ﷺ پر مگر ہو جائے گی ان پر حسرت اور نقصان اگر چاہے اللہ عذاب کرے ان کو چاہے معاف کر دے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔ اور مروی ہے بواسطہ ابوہریرہؓ کے نبی ﷺ سے کئی سندوں سے۔

❁ ❁ ❁ ❁

۹۔ بَابُ : مَا جَاءَ أَنَّ دَعْوَةَ الْمُسْلِمِ مُسْتَجَابَةٌ

باب: اس بیان میں کہ مسلمان کی دعا قبول ہے

(٣٣٨١) عَنْ جَابِرٍ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : ((مَا مِنْ أَحَدٍ يَدْعُوْ بِدُعَاءٍ إِلَّا آتَاهُ اللّٰهُ مَا سَأَلَ أَوْكَفَّ عَنْهُ مِنْ سُوْءٍ مِثْلَهُ، مَا لَمْ يَدْعُ بِإِثْمٍ أَوْقَطِيعَةِ رَحِمٍ)). (اسناده حسن) تخريج المشكاة (٢٢٣٦)

ترجمہ: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ فرماتے تھے کہ کوئی ایسا نہیں کہ مانگے اللہ سے کوئی چیز مگر اللہ دیتا ہے اس کو وہی چیز یا دور کر دیتا ہے اس کے برابر کوئی برائی جب تک کسی گناہ یا ناتا کاٹنے کے لیے دعا نہ کرے۔

فائدہ : اس بارے میں ابوسعید اور عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔

❁ ❁ ❁ ❁

(٣٣٨٢) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ: قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَسْتَجِيْبَ اللّٰهُ لَهُ عِنْدَ الشَّدَائِدِ وَالْكُرَبِ فَلْيُكْثِرِ الدُّعَاءَ فِي الرَّخَاءِ)). (اسناده حسن) سلسله الأحاديث الصحيحة (٥٩٥)

ترجمہ: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جسے خوش لگے کہ قبول کرے اللہ اس کی دعائیں سختیوں اور تکلیفوں میں تو بہت دعا کرے راحت میں۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے۔

❁ ❁ ❁ ❁

(٣٣٨٣) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ يَقُوْلُ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : ((أَفْضَلُ الذِّكْرِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَفْضَلُ الدُّعَاءِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ)). (اسناده حسن) سلسلة الأحاديث الصحيحة (١٤٩٧) تخريج مشكاة المصابيح (٢٣٠٦) التعليق الرغيب (٢/٢٢٩)

ترجمہ: جابرؓ کہتے ہیں کہ سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے فرماتے تھے کہ سب ذکروں میں افضل ہے لا الہ الا اللہ اور سب دعاؤں میں افضل ہے الحمد للہ۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر موسیٰ بن ابراہیم کی روایت سے۔ اور روایت کی علی بن مدینی اور کئی لوگوں نے یہ حدیث موسیٰ بن ابراہیم سے۔

❀❀❀❀

(٣٣٨٤) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَذْكُرُ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ أَحْيَانِهِ .

(اسناده صحيح) سلسلة الأحاديث الصحيحة (٤٠٦) صحيح أبي داود (١٤)

ترجمہ: ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہر وقت یاد کرتے تھے اللہ کو۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔ غریب ہے۔ نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر یحییٰ بن زکریا بن ابی زائدہ کی روایت سے اور بہی کا نام عبداللہ ہے۔

❀❀❀❀

١٠ ۔ بَابُ : مَا جَاءَ أَنَّ الدَّاعِيَ يَبْدَأُ بِنَفْسِهِ

اس بیان میں کہ دعا کرنے والا پہلے اپنے لیے دعا کرے

(٣٣٨٥) عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا ذَكَرَ أَحَدًا فَدَعَا لَهُ بَدَأَ بِنَفْسِهِ . (اسناده صحيح)

تخريج المشكاة (٢٢٥٨) التحقيق الثاني۔ صحيح الجامع الصغير (٤٧٢٣)

ترجمہ: ابی بن کعبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی کو یاد کر کے اس کے لیے دعا کرتے تو پہلے اپنے لیے دعا کر لیتے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔ غریب ہے صحیح ہے اور ابو قطن کا نام عمرو بن ہیثم ہے۔ پہلے اپنے لیے دعا کرنے میں محتاجی اپنی اور بے پروائی اللہ کی بخوبی ظاہر ہو جاتی ہے۔

❀❀❀❀

۱۱ ۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي رَفْعِ الْأَيْدِي عِنْدَ الدُّعَاءِ

دعا کے وقت ہاتھ اٹھانے کے بیان میں

(۳۳۸۶) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ فِي الدُّعَاءِ لَمْ يَحُطَّهُمَا حَتّٰى يَمْسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ. قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى فِي حَدِيثِهِ: لَمْ يَرُدَّهُمَا حَتّٰى يَمْسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ .

(اسناده ضعيف) تخريج المشكاة (٢٢٤٥) الارواء (٤٣٣) (اس سند میں حماد بن عیسیٰ راوی ضعیف ہے)

ترجمہ: عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ ﷺ جب دعا کے لیے ہاتھ اٹھاتے نہ اتارتے ان کو جب تک پھیر نہ لیتے اپنے منہ پر۔ اور محمد بن مثنیٰ نے اپنی روایت میں کہا نہ لوٹاتے ان کو جب تک پھیر نہ لیتے اپنے منہ پر۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر حماد بن عیسیٰ کی روایت سے اس نے اکیلے روایت کیا اس کو اور وہ قلیل الحدیث ہیں۔ اور روایت کی ان سے کئی شخصوں نے اور حنظلہ بن ابی سفیان جمحی ثقہ ہیں یحییٰ بن سعید قطان نے ان کو ثقہ کہا ہے۔

❀❀❀❀

۱۲ ۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِيمَنْ يَسْتَعْجِلُ فِي دُعَائِهِ

دعا میں جو جلدی کرتا ہے اس کے بیان میں

(۳۳۸۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((يُسْتَجَابُ لِأَحَدِكُمْ مَالَمْ يَعْجَلْ، يَقُولُ : دَعَوْتُ فَلَمْ يُسْتَجَبْ لِي)). (اسناده صحيح) صحيح أبي داود (١٣٣٤)

ترجمہ: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: دعا قبول کی جاتی ہے تم میں سے ہر کسی کی جب تک کہ وہ جلدی نہ کرے اور یہ نہ کہنے لگے کہ میں نے دعا کی اور قبول نہ ہوئی۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔ صحیح ہے اور ابوعبید کا نام سعد ہے اور وہ عبدالرحمٰن بن ازہر کے مولیٰ ہیں اور عبدالرحمٰن بن عوف کا مولیٰ بھی کہتے ہیں اور اس باب میں انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

❀❀❀❀

۱۳ ۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الدُّعَاءِ إِذَا أَصْبَحَ وَإِذَا أَمْسٰى

صبح اور شام کی دعا کے بیان میں

(۳۳۸۸) عَنْ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ : سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَا مِنْ عَبْدٍ

يَقُولُ فِي صَبَاحِ كُلِّ يَوْمٍ وَمَسَاءِ كُلِّ لَيْلَةٍ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ لَمْ يَضُرَّهُ شَيْءٌ))۔ وَكَانَ أَبَانُ قَدْ أَصَابَهُ طَرْفُ فَالِجٍ فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَنْظُرُ إِلَيْهِ فَقَالَ لَهُ أَبَانُ: مَا تَنْظُرُ؟ أَمَا إِنَّ الْحَدِيثَ كَمَا حَدَّثْتُكَ، وَلٰكِنِّيْ لَمْ أَقُلْهُ يَوْمَئِذٍ لِيُمْضِيَ اللّٰهُ عَلَيَّ قَدَرَهُ.

(حسن صحيح) تخريج الأحاديث المختارة (۲۹۱۔ ۲۹۲) التعليق الرغيب (۱/۲۲۶/۲۲۱۷)

ترجمہ: روایت ہے ابان بن عثمان سے، کہا سنا میں نے عثمان بن عفان سے وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی بندہ ایسا نہیں کہ صبح اور شام یہ دعا پڑھے اور پھر کوئی چیز اسے ضرر کرے بسم سے علیم تک تین بار یعنی صبح کی ہم نے یا شام کی اللہ کے نام سے کہ ضرر نہیں کرتی اس کے نام کے ساتھ کوئی چیز نہ آسمان اور نہ زمین میں اور وہ سننے والا ہے جاننے والا اور ابان جو راوی حدیث ہیں ان کو فالج تھا اور وہ شخص جو حدیث سنتا تھا ان کی طرف دیکھنے لگا تو ابان نے اس سے کہا تو کیوں دیکھتا ہے (یعنی تعجب سے) آگاہ ہو کہ جو حدیث میں نے تجھ سے بیان کی وہ اسی طرح ہے لیکن میں نے جس دن فالج ہوا یہ دعا نہ پڑھی کہ اللہ تعالیٰ اپنی تقدیر کا حکم مجھ پر جاری کر دے (یعنی میں اس کی قضا پر راضی ہوں)۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ غریب ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۳۳۸۹) عَنْ ثَوْبَانَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ قَالَ حِيْنَ يُمْسِيْ: رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِيْنًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ أَنْ يُرْضِيَهُ))۔ (اسناده ضعيف) نقد الكتاني: ۳۳/۳٤. الكلم الطيب (٢٤) سلسلة الأحاديث الضعيفة (٥٠٢٠) التعليق الرغيب (۱/۲۲۸، ۲۲۹) (اس میں ابوسعد سعید بن المرزبان ضعیف اور مدلس ہے)

ترجمہ: روایت ہے ثوبان رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو کہا کرے شام کو رضیت سے نبیًا تک اللہ پر حق ہے اللہ راضی کر دے اس کو۔ اور معنی دعا کے یہ ہیں راضی ہوا میں اللہ کے معبود ہونے پر اور اسلام کے دین ہونے پر اور محمد ﷺ کے نبی ہونے پر۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ غریب ہے اس سند سے۔

❀❀❀❀

(۳۳۹۰) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَمْسٰى قَالَ: ((أَمْسَيْنَا وَأَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ۔ أُرَاهُ قَالَ۔: لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، أَسْأَلُكَ خَيْرَ

مَا فِي هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرَمَا بَعْدَهَا، وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهَا، وَأَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَسُوْٓءِ الْكِبَرِ، وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ))، وَإِذَا أَصْبَحَ قَالَ : ذٰلِكَ أَيْضًا : ((أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ)). (اسناده صحيح)

ترجمہ: عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا کہ نبی ﷺ جب شام ہوتی فرماتے امسینا سے عذاب القبر تک یعنی شام کی ہم نے اور شام کی ملک نے اللہ کے حکم سے سب تعریف اللہ کو ہے کوئی معبود نہیں سوا اس کے اکیلا ہے وہ کوئی شریک نہیں اس کا راوی کہتا ہے خیال ہے مجھے کہ فرمایا اسی کے لیے ہے سلطنت اور اسی کو ہے سب تعریف اور وہ ہر چیز پر ہے مانگتا ہوں میں تجھ سے بہتری اس رات کی اور بہتری اس کے بعد کی اور پناہ مانگتا ہوں برائی سے اس رات کی اور برائی سے اس کے بعد کی اور پناہ مانگتا ہوں سستی سے اور برائی سے بڑھاپے کی اور پناہ مانگتا ہوں میں دوزخ کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے اور جب صبح ہوتی جب بھی یہی فرماتے اور اس میں امسینا کی جگہ اصبحنا کہتے اور روایت کی یہ شعبہ نے ابن مسعودؓ سے اسی اسناد سے اور مرفوع نہ کیا اس کو۔

❀❀❀❀

(٣٣٩١) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُعَلِّمُ أَصْحَابَهُ: يَقُوْلُ : ((إِذَا أَصْبَحَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ اَللّٰهُمَّ بِكَ أَصْبَحْنَا وَبِكَ أَمْسَيْنَا وَبِكَ نَحْيَا وَبِكَ نَمُوْتُ وَإِلَيْكَ الْمَصِيْرُ، وَإِذَا أَمْسٰى فَلْيَقُلْ: اَللّٰهُمَّ بِكَ أَمْسَيْنَا وَبِكَ أَصْبَحْنَا وَبِكَ نَحْيَا وَبِكَ نَمُوْتُ وَإِلَيْكَ النُّشُوْرُ.)) .

(اسناده صحيح) سلسلة الأحاديث الصحيحة (٢٦٣) تخريج الكلم الطيب، رقم (٢٠) تخريج مشكاة المصابيح (٢٣٢٩۔ التحقيق الثانى)

ترجمہ: ابوہریرہؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہ کو سکھاتے کہ صبح کو کہا کہ اللھم سے آخر تک۔ یعنی یا اللہ تیرے حکم سے ساتھ صبح کی ہم نے اور تیرے ہی حکم کے ساتھ شام کی ہم نے اور تیرے ہی حکم سے جیتے ہیں ہم اور تیرے ہی حکم سے مریں گے ہم اور تیری ہی طرف پھر جانا ہے اور جب شام ہو تو کہے یا اللہ تیرے ہی حکم سے صبح کی تھی ہم نے اور تیرے ہی حکم سے زندہ ہیں اور مریں گے اور تیری ہی طرف اٹھ کر جانا ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔

❀❀❀❀

١٤۔ بَابٌ مِنْهُ: دعاء: ((اَللّٰهُمَّ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَاطِرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ...))

(٣٣٩٢) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: قَالَ : قَالَ أَبُوْبَكْرٍ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ !مُرْنِيْ بِشَيْءٍ أَقُوْلُهُ إِذَا أَصْبَحْتُ وَإِذَا أَمْسَيْتُ،

قَالَ: ((قُلِ اللّٰهُمَّ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ، رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيكَهُ، أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ، أَعُوذُبِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِي وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهِ)). قَالَ: ((قُلْهُ إِذَا أَصْبَحْتَ وَإِذَا أَمْسَيْتَ وَإِذَا أَخَذْتَ مَضْجَعَكَ)).

(اسنده صحيح) تخريج الكلم الطيب (٢٢) سلسلة الأحاديث الصحيحة (٢٧٥٣)

ترجمہ: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا ابوبکرؓ نے عرض کی اے رسول اللہ کے مجھے ایسی چیز بتایئے کہ میں اس کو صبح اور شام کو پڑھا کروں آپؐ نے فرمایا کہ کہا کرو تم اَللّٰهُمَّ سے شِرْكِهٖ تک۔ یعنی اللہ جاننے والے چھپی اور کھلی کے پیدا کرنے والے آسمانوں اور زمین کے پالنے والے ہر چیز کے اور مالک اس کے گواہ ہوں میں کہ کوئی معبود نہیں سوا تیرے پناہ مانگتا ہوں میں اپنے نفس کے شر سے اور شیطان کے شر اور شرکت سے۔ انتہیٰ۔ فرمایا آپؐ نے پڑھ لیا کرتو یہ دعا صبح کو اور شام کو اور جب اپنے بچھونے پر جائے تو۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ صحیح ہے۔

❀❀❀❀

بَابٌ مِنْهُ : دعاء سيد الاستغفار

سب استغفاروں کی سردار

(٣٣٩٣) عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهُ: ((أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى سَيِّدِ الْإِسْتِغْفَارِ؟ اَللّٰهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَااسْتَطَعْتُ، أَعُوذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَاصَنَعْتُ وَأَبُوءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَأَعْتَرِفُ بِذُنُوبِي، فَاغْفِرْلِي ذُنُوبِي إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ. لَا يَقُولُهَا أَحَدُكُمْ حِينَ يُمْسِي فَيَأْتِي عَلَيْهِ قَدَرٌ قَبْلَ أَنْ يُصْبِحَ إِلَّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَلَا يَقُولُهَا حِينَ يُصْبِحُ، فَيَأْتِي عَلَيْهِ قَدَرٌ قَبْلَ أَنْ يُمْسِيَ إِلَّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ)).

(اسناده صحيح) سلسلة الأحاديث الصحيحة (١٧٤٧)

ترجمہ: شداد بن اوسؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ان سے کہ بتادوں میں تم کو سردار سب استغفاروں کی اللھم سے إِلَّا انت تک۔ یعنی یا اللہ تو پروردگار میرا ہے کوئی معبود نہیں سوا تیرے تو ہی نے مجھے بنایا اور میں تیرا ہی بندہ ہوں اور تیرے اقرار اور وعدہ پر قائم ہوں جہاں تک میرے سے ہوسکتا ہے پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے اپنے کاموں کے شر سے اقرار کرتا ہوں میں تیرے احسانوں کا جو مجھ پر ہیں اور اقرار کرتا ہوں میں اپنے گناہوں کا، سو بخش دے تو گناہ میرے کوئی گناہوں کا بخشنے

والا نہیں سوا تیرے۔ انتہیٰ۔ کوئی بندہ ایسا نہیں کہ یہ دعا شام کو پڑھے اور اسے موت آئے صبح کے قبل مگر واجب ہوگی اس کے لیے جنت اور کوئی ایسا نہیں کہ پڑھے اس کو صبح کو اور آئے اس کو موت شام سے پہلے مگر واجب ہوگی اس کے لیے جنت۔

فائدہ : اور اس بارے میں ابو ہریرہ اور ابن عمر اور ابن مسعود اور ابن ابزیٰ اور بریدہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ غریب ہے اس سند سے۔ اور عبدالعزیز بن ابی حازم زاہد کے بیٹے ہیں۔

❁❁❁❁

١٧ـ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الدُّعَاءِ إِذَا أَوٰى إِلٰى فِرَاشِهِ

سوتے وقت پڑھنے والی دعاؤں کے بیان میں

(٣٣٩٤) عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهُ: ((أَلَا أُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ تَقُولُهَا إِذَا أَوَيْتَ إِلٰى فِرَاشِكَ فَإِنْ مُتَّ مِنْ لَيْلَتِكَ مُتَّ عَلَى الْفِطْرَةِ وَإِنْ أَصْبَحْتَ أَصْبَحْتَ وَقَدْ أَصَبْتَ خَيْرًا؟ تَقُولُ: اَللّٰهُمَّ أَسْلَمْتُ نَفْسِيْ إِلَيْكَ، وَوَجَّهْتُ وَجْهِيَ إِلَيْكَ، وَفَوَّضْتُ أَمْرِيْ إِلَيْكَ رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِيْ إِلَيْكَ، لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ. آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِيْ أَنْزَلْتَ وَبِنَبِيِّكَ الَّذِيْ أَرْسَلْتَ)) قَالَ الْبَرَاءُ: فَقُلْتُ: وَبِرَسُوْلِكَ الَّذِيْ أَرْسَلْتَ، قَالَ: فَطَعَنَ بِيَدِهِ فِيْ صَدْرِيْ ثُمَّ قَالَ: ((وَبِنَبِيِّكَ الَّذِيْ أَرْسَلْتَ)) . (اسناده صحيح) تخريج الكلم الطيب (٤١/٢٦)

ترجمہ: براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ان سے کہ بتادوں میں تجھے ایسے چند کلمے کہ پڑھا کرے تو ان کو اپنے بچھونے پر یعنی سوتے وقت، پھر اگر تو اس رات میں مرجائے تو مرے تو اسلام پر اور اگر صبح کرے اور پائی تو نے خیر کہہ تو اللھم سے ارسلت تک۔ یعنی یا اللہ سونپی میں نے جان اپنی تجھ کو اور متوجہ ہوا میں طرف تیری اور سونپا میں نے اپنا کام تیرے تئیں خوشی اور ڈر سے اور پناہ دی میں نے اپنی پیٹھ کو تیری طرف نہ کہیں پناہ کی جگہ ہے نہ ٹھکانہ ہے تجھ سے بھاگ کر سوا تیرے ایمان لایا میں تیری کتاب پر جو تو نے اتاری اور تیرے نبی پر جو تو نے بھیجا۔ براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے کہا یعنی نبیك الذی ارسلت کی جگہ و برسولك الذی ارسلت تو حضرت ﷺ نے اپنے میری چھاتی میں کونچا مارا اور فرمایا نبیك الذی ارسلت۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔ صحیح غریب ہے۔ اور اس بارے میں رافع بن خدیج سے بھی روایت ہے۔ اور یہ حدیث براء سے کئی سندوں سے مروی ہے اور روایت کی یہ منصور بن معتمر نے سعد سے انہوں نے براء سے انہوں نے نبی ﷺ سے اسی کی مانند مگر اس نے یہ کہا کہ جب آئے تو اپنے بچھونے پر اور تو وضو سے ہو یعنی با وضو یہ دعا پڑھ۔

(٣٣٩٥) عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا اضْطَجَعَ أَحَدُكُمْ عَلَى جَنْبِهِ الْأَيْمَنِ ثُمَّ قَالَ: اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْلَمْتُ نَفْسِيْ إِلَيْكَ، وَوَجَّهْتُ وَجْهِيْ إِلَيْكَ، وَالْجَأْتُ ظَهْرِيْ إِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ أَمْرِيْ إِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ أُوْمِنُ بِكِتَابِكَ وَبِرُسُلِكَ فَإِنْ مَاتَ مِنْ لَيْلَتِهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ)) . ضعيف الاسناد، وقوله ((وبرسلك)) مخالف للحديث (٣٣٩٤) في "الصحيح"۔

ترجمہ: رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب تم میں کوئی داہنے کروٹ پر لیٹ کر کہے اللهم سے وبرسولك تک اور اس رات میں مر جائے تو داخل ہو جنت میں یعنی یا اللہ سپرد کی میں نے اپنی جان تجھ کو اور متوجہ کیا میں نے اپنا منہ تیری طرف اور پناہ دی میں نے اپنی پیٹھ کو تیری طرف اور سونپا میں نے اپنا کام تجھ کو' نہیں ہے جگہ پناہ کی تیرے عذاب سے سوا تیرے ایمان لایا میں تیری کتاب پر اور تیرے رسول ﷺ پر۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ غریب ہے۔ اس سند سے یعنی رافع بن خدیج کی روایت ہے۔

❀❀❀❀

(٣٣٩٦) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا أَوٰى إِلٰى فِرَاشِهِ قَالَ: ((الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَكَفَانَا وَ آوَانَا فَكَمْ مِمَّنْ لَا كَافِيَ لَهُ وَلَا مُؤْوِيَ)). (اسناده صحيح)

ترجمہ: انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب اپنے بچھونے پر آتے' الحمد للہ سے آخر تک۔ فرماتے۔ یعنی سب تعریف اللہ کو جس نے کھلایا اور پلایا ہم کو اور بچایا ہم کو (یعنی خلق کے شر سے) اور جگہ دی ہم کو (یعنی رہنے سونے کی) اور بہت سے لوگ ہیں جن کا کوئی بچانے والا اور کہیں ٹھکانا نہیں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ غریب صحیح ہے۔

❀❀❀❀

١٧ ـ بَابٌ مِنْهُ: دعاء: ((أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ))

(٣٣٩٧) عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ قَالَ حِيْنَ يَأْوِيْ إِلٰى فِرَاشِهِ: أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَأَتُوْبُ إِلَيْهِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ، غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ ذُنُوْبَهُ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ، وَإِنْ كَانَتْ عَدَدَ وَرَقِ الشَّجَرِ، وَإِنْ كَانَتْ عَدَدَ رَمْلِ عَالِجٍ، وَإِنْ كَانَتْ عَدَدَ أَيَّامِ الدُّنْيَا)). (اسناده ضعيف) تخريج الكلم الطيب (٣٩) التعليق الرغيب (١/٢٢١) (اس میں عطیہ عوفی راوی ضعیف ہے)

ترجمہ: ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو کہا کرے جب اپنے بچھونے پر جائے استغفر اللہ سے اتوب الیك تک

تین بارٗ اللہ اس کے گناہ بخش دے گا اگرچہ دریا کی پھین کے برابر ہوں یا درخت کے پتے کے برابر یا ٹیلوں کی ریت کے برابر یا دنیا کے دنوں کے برابر۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔غریب ہے۔ہم نہیں جانتے اس حدیث کومگر اسی روایت سے عبداللہ بن ولید وصافی کی سند سے۔

❀❀❀❀

۱۸۔ بَابٌ مِنْهُ : دعاء: ((اَللّٰهُمَّ قِنِيْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَجْمَعُ عِبَادَكَ))

(۳۳۹۸) عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَان : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ وَضَعَ يَدَهُ تَحْتَ رَأْسِهِ ثُمَّ قَالَ : ((اَللّٰهُمَّ قِنِيْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَجْمَعُ أَوْتَبْعَثُ عِبَادَكَ)).

(اسناده صحيح) سلسلة الأحاديث الصحيحة (٢٧٥٤) تخريج الكلم الطيب (٣٧/٣٩).

ترجمہ: حذیفہ بن یمانؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب سونے کا ارادہ فرماتے اپنا ہاتھ اپنے سرہانے رکھ لیتے اور کہتے اَللّٰھُمَّ سے آخر تک۔یعنی یا اللہ بچا مجھ کو اپنے عذاب سے جس دن جمع کرے گا تو یا اٹھائے گا تو اپنے بندوں کو۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۳۳۹۹) عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَتَوَسَّدُ يَمِيْنَهُ عِنْدَ الْمَنَامِ ثُمَّ يَقُوْلُ : ((رَبِّ قِنِيْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ)). (اسناده صحيح) الصحيحة ايضاً .سلسلة الأحاديث الصحيحة (٢٧٥٤)

ترجمہ: براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ اپنے داہنے ہاتھ کو تکیہ بناتے ہوئے وقت اور فرماتے رب قنی سے آخر تک۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔غریب ہے اس سند سے۔اور روایت کی ثوری نے یہ حدیث ابو اسحاق سے انہوں نے براء سے۔اور نہیں ذکر کیا ابو اسحاق اور براء کے درمیان میں کسی راوی کا۔اور روایت کی شعبہ نے ابو اسحاق سے اور مروی ہے ابو اسحاق سے وہ روایت کرتے ہیں ابو عبیدہؓ سے وہ نبی ﷺ سے مثل اس کے۔

❀❀❀❀

۱۹۔ بَابٌ مِنْهُ: دعاء: اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوَاتِ وَرَبَّ الْأَرْضِيْنَ......))

(۳۴۰۰) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ: قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَأْمُرُنَا إِذَا أَخَذَ أَحَدُنَا مَضْجَعَهُ أَنْ يَقُوْلَ : ((اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ وَرَبَّ الْأَرْضِيْنَ وَرَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ، فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوٰى وَمُنْزِلَ التَّوْرٰةِ وَالْإِنْجِيْلِ

وَالْقُرْاٰنِ أَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ ذِيْ شَرٍّ أَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهٖ، أَنْتَ الْأَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ، وَّالظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ، وَّالْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُوْنَكَ شَيْءٌ إِقْضِ عَنِّيَ الدَّيْنَ وَأَغْنِنِيْ مِنَ الْفَقْرِ)). (اسناده صحيح) تخريج الكلم الطيب (٤٠)

ترجمہ: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو حکم فرماتے تھے کہ جب ہم میں سے کوئی اپنے بچھونے پر جائے تو کہے اَللّٰهُمَّ سے آخر تک۔ یعنی یا اللہ پالنے والے آسمانوں کے اور پالنے والے زمینوں کے اور پالنے والے ہمارے اور پالنے والے ہر چیز کے چیرنے والے دانہ اور گٹھلی کے (یعنی وہ چیرتا ہے جب درخت نکلتا ہے) اور اتارنے والے تورات اور انجیل اور قرآن کے پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ تیرے ہر فساد والی چیز کے فساد سے تو پکڑنے والا ہے اس کی پیشانی کے بالوں کو تو سب سے پہلے ہے تجھ سے پہلے کوئی چیز نہیں تو سب سے آخر ہے تیرے بعد کوئی چیز نہیں تو سب سے اوپر ہے تیرے اوپر کوئی چیز نہیں تو سب سے نیچے ہے تیرے نیچے کوئی چیز نہیں ادا کر دے میرا قرض اور غنی کر دے مجھے محتاجی سے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ صحیح ہے۔

❁❁❁❁

٢٠۔ بَابٌ مِنْهُ: دعاء: ((بِاسْمِكَ رَبِّيْ وَضَعْتُ جَنْبِيْ......))

(٣٤٠١) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ عَنْ فِرَاشِهٖ ثُمَّ رَجَعَ إِلَيْهِ فَلْيَنْفُضْهُ بِصَنِفَةِ إِزَارِهٖ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَإِنَّهُ لَا يَدْرِيْ مَاخَلَفَهُ عَلَيْهِ بَعْدَهُ، فَإِذَا اضْطَجَعَ فَلْيَقُلْ: بِإِسْمِكَ رَبِّيْ وَضَعْتُ جَنْبِيْ وَبِكَ أَرْفَعُهُ فَإِنْ أَمْسَكْتَ نَفْسِيْ فَأَرْحَمْهَا وَإِنْ أَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهٖ عِبَادَكَ الصَّالِحِيْنَ، فَإِذَا اسْتَيْقَظَ، فَلْيَقُلْ: أَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ عَافَانِيْ فِيْ جَسَدِيْ وَرَدَّ عَلَيَّ رُوْحِيْ وَأَذِنَ لِيْ بِذِكْرِهٖ)). (اسناده حسن) تخريج الكلم الطيب (٣٤) دون قوله "فاذا استيقظت"۔

ترجمہ: ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی تم میں کا اٹھے اور پھر اپنے بچھونے پر لوٹ کر آئے تو چاہیے کہ اپنے تہ بند کے کونے سے اپنا بچھونا تین بار جھاڑے اس لیے کہ وہ نہیں جانتا کہ اس کے بعد کیا چیز اس پر آئی پھر جب لیٹے تو کہے باسمك ربی سے صالحین تک۔ یعنی تیرے نام سے اے رب میرے رکھی میں نے کروٹ اپنی اور تیرے ہی نام سے اٹھاؤں گا سو تو اگر روک رکھے میری جان کو یعنی موت دی تو رحم کر اس پر اور اگر چھوڑ دے تو تو نگہبانی کر اس کی جیسے نگہبانی کرتا ہے تو اپنے نیک بندوں کی۔ انتہیٰ۔ پھر جب جاگے تو چاہیے کہ کہے الحمد لله سے آخر تک۔ یعنی سب تعریف اس اللہ کو ہے کہ عافیت دی اس نے میرے بدن میں اور پھیری مجھ پر میری روح اور حکم دیا مجھ کو اپنی یاد کرنے کا یعنی توفیق دی۔

فائدہ: اس بارے میں جابر اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے۔ اور حدیث ابو ہریرہؓ کی حسن ہے۔

۲۱۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِیمَنْ یَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ عِنْدَ الْمَنَامِ

سوتے وقت کچھ قرآن پڑھنے کی فضیلت کے بیان میں

(۳۴۰۲) عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ النَّبِیَّ ﷺ کَانَ إِذَا أَوٰی إِلٰی فِرَاشِهٖ کُلَّ لَیْلَةٍ جَمَعَ کَفَّیْهِ ثُمَّ نَفَثَ فِیهِمَا فَقَرَأَ فِیهِمَا: ﴿ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ ﴾ وَ﴿ قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ﴾ وَ﴿ قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ﴾ ثُمَّ یَمْسَحُ بِهِمَا مَا اسْتَطَاعَ مِنْ جَسَدِهٖ یَبْدَأُ بِهِمَا عَلٰی رَاْسِهٖ وَوَجْهِهٖ وَمَا أَقْبَلَ مِنْ جَسَدِهٖ یَفْعَلُ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ.

(اسناده صحیح)

ترجمہ: ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہر رات جب اپنے بچھونے پر آتے دونوں ہتھیلیاں جمع کر کے پھونکتے اور پڑھتے قل هو الله احد، قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پھر پھیرتے دونوں ہاتھ جہاں تک پہنچتے اپنے بدن پر شروع کرتے سر اور منہ اور آگے کے بدن سے ایسا کرتے تین بار۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔غریب صحیح ہے۔

مترجم: اس حدیث میں تقدیم وتاخیر کی راوی نے مراد یہی ہے کہ پہلے قرآن پڑھتے پھر پھونکتے اور ہاتھ سارے بدن پر ملتے۔

❁❁❁❁

۲۲۔ بَابُ مِنْهُ: [فی قراءة سور: الكافرون والسجدة والملك والزمر وبنی إسرائيل والمسبحات]

سورۂ کافرون اور سجدہ اور ملک اور زمر اور بنی اسرائیل اور مسبحات کا پڑھنا

(۳۴۰۳) عَنْ فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ أَتَی النَّبِیَّ ﷺ فَقَالَ: یَارَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِیْ شَیْئًا أَقُوْلُهُ إِذَا أَوَیْتُ إِلٰی فِرَاشِیْ، فَقَالَ: ((اقْرَأْ ﴿ قُلْ یٰاَیُّهَا الْکٰفِرُوْنَ ﴾ فَإِنَّهَا بَرَاءَةٌ مِّنَ الشِّرْكِ)) قَالَ شُعْبَةُ: أَحْیَانًا یَقُوْلُ: ((مَرَّةً)). وَأَحْیَانًا لَایَقُوْلُهَا. (اسناده صحیح) التعلیق الرغیب (۱/۲۰۹)

ترجمہ: فروہ بن نوفل سے روایت ہے کہ وہ آئے نبی ﷺ کے پاس اور عرض کی کہ اے رسول اللہ کے مجھے ایسی چیز سکھایئے کہ میں اس کو کہا کروں جب اپنے بچھونے پر آیا کروں تو آپ نے فرمایا پڑھا کر قل یاایها الکفرون اس لیے کہ اس میں نجات ہے شرک سے۔شعبہ نے کہا ابو اسحاق کبھی کہتے کہ پڑھ ایک بار اور کبھی ایک بار کا لفظ نہ کہتے۔

فائدہ: روایت کی ہم سے موسیٰ بن حزام نے انہوں نے یحییٰ سے انہوں نے اسرائیل سے انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے

فروہ سے انہوں نے اپنے باپ نوفل سے کہ وہ آئے نبی ﷺ کے پاس' پھر ذکر کی حدیث ہم معنی سابق کے۔ اور یہ روایت صحیح تر ہے۔ اور روایت کی زہیر نے یہ حدیث ابو اسحاق سے انہوں نے فروہؓ سے انہوں نے نوفل سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کی۔ اور یہ روایت اشبہ اور اصح ہے شعبہ کی روایت سے اور مضطرب ہوئے اصحاب ابو اسحاق کے اس حدیث میں۔ اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث اس سند کے سوا اور سند سے۔ روایت کی ہے عبدالرحمٰن بن نوفل نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور عبدالرحمٰن بھائی ہیں فروہ بن نوفلؓ کے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(٣٤٠٤) **عَنْ** جَابِرٍ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لَا يَنَامُ حَتّٰى يَقْرَأَ تَنْزِيلِ السَّجْدَةِ وَ﴿ **تَبَارَكَ** ﴾)).

(اسناده صحيح) تخريج المشكاة (٢١٥٥) الصحيحة سلسلة الأحاديث (٥٨٥) الروض النضير (٢٢٧)

ترجمہ: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ نبی ﷺ نہ سوتے جب تک سورۂ تنزیل سجدہ اور تبارک نہ پڑھ لیتے۔

فائدہ : ایسے ہی روایت کی ثوری اور کئی لوگوں نے یہ حدیث لیث سے انہوں نے ابی الزبیر سے انہوں نے جابرؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے۔ اور روایت کی زہیر نے یہ حدیث ابی الزبیر سے کہا زہیر نے ابی الزبیر سے کہ سنی ہے تم نے یہ حدیث جابرؓ سے انہوں نے کہا نہیں سنی میں نے جابر سے' میں نے سنی ہے صفوان سے۔ یا ابن صفوان سے اور روایت کی شبابہ نے مغیرہ سے انہوں نے ابی الزبیر سے انہوں نے جابرؓ سے حدیث لیث کی مانند۔

❀ ❀ ❀ ❀

(٣٤٠٥) **عَنْ** أَبِي لُبَابَةَ قَالَ : قَالَتْ عَائِشَةَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لَايَنَامُ حَتّٰى يَقْرَأَ الزُّمَرَ وَبَنِي إِسْرَائِيلَ .

(اسناده صحيح)

ترجمہ: ابولبابہ سے روایت ہے، کہا کہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی ﷺ نہ سوتے تھے جب تک کہ وہ سورۂ زمر اور بنی اسرائیل نہ پڑھ لیتے۔

فائدہ : خبر دی مجھ کو محمد بن اسماعیل بخاری نے کہ ابولبابہ کا نام مروان ہے اور وہ مولیٰ ہیں عبدالرحمٰن بن زیاد کے اور ان کو سماع ہے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور سنا ہے ان سے حماد بن زید نے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(٣٤٠٦) **عَنِ** الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ لَا يَنَامُ حَتّٰى يَقْرَأَ الْمُسَبِّحَاتِ وَيَقُولَ ((**فِيهَا آيَةٌ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ آيَةٍ**)) . (اسناده حسن)

ترجمہ: عرباض بن ساریہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ سوتے نہ تھے جب تک کہ وہ سورتیں نہ پڑھ لیتے جن کے سرے پر سَبَّحَ یا یُسَبِّحُ یا سُبْحَانَ ہے اور فرماتے تھے کہ ان میں ایک آیت بہتر ہے ہزار آیتوں سے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ غریب ہے۔

❁❁❁❁

۲۳۔ باب منه: دعاء: ((اَللّٰهُمَّ إِنِّیْ أَسأَلُكَ الثَّبَاتَ فِی الْأَمرِ......))

(۳۴۰۷) **عَنْ** رَجُلٍ مِنْ بَنِیْ حَنْظَلَةَ قَالَ : صَحِبْتُ شَدَّادَ بْنَ أَوْسٍ فِیْ سَفَرٍ فَقَالَ : أَلَا أُعَلِّمُكَ مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُعَلِّمُنَا؟ أَنْ تَقُوْلَ: ((**اَللّٰهُمَّ إِنِّیْ أَسْأَلُكَ الثَّبَاتَ فِی الْأَمْرِ وَأَسْأَلُكَ عَزِيْمَةَ الرُّشْدِ وَأَسْأَلُكَ شُكْرَ نِعْمَتِكَ، وَحُسْنَ عِبَادَتِكَ، وَأَسْأَلُكَ لِسَانًا صَادِقًا وَقَلْبًا سَلِيْمًا، وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ، وَأَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا تَعْلَمُ، وَاسْتَغْفِرُكَ مِمَّا تَعْلَمُ إِنَّكَ أَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ**)) قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((**مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَأْخُذُ مَضْجَعَهُ يَقْرَأُ سُوْرَةً مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ إِلَّا وَكَّلَ اللّٰهُ مَلَكًا فَلَا يَقْرُبُهُ شَیْءٌ يُؤْذِيْهِ حَتّٰى يَهُبَّ مَتٰى هَبَّ**)). (ضعيف) المشكاة (۹۵۵) الكلم الطيب : ۱۰۴/۶۵) (اسناده ضعيف) تخريج المشكاة (۲۴۰۵) التعليق الرغيب ۱/۳۱۰) (اس میں رجل من بنی حنظلہ مجہول ہے)

ترجمہ: بنی حنظلہ کے ایک مرد سے روایت ہے انہوں نے کہا میں شداد بن اوس کے ساتھ سفر میں تھا تو انہوں نے کہا میں تجھے ایسی چیز سکھاؤں کے رسول اللہ ﷺ ہمیں سکھاتے تھے کہ ہم کہیں اللھم سے علام الغیوب تک۔ یعنی یا اللہ میں مانگتا ہوں تجھ سے مضبوطی کام اور پختگی ہدایت کی اور مانگتا ہوں تجھ سے شکر تیری نعمت کا اور خوبی تیری عبادت کی۔ اور مانگتا ہوں تجھ سے زبان سچی اور دل چنگا اور پناہ مانگتا ہوں تجھ سے اس چیز کے شر سے جسے تو جانتا ہے اور مانگتا ہوں تجھ سے خیر اس چیز کی جسے تو جانتا ہے اور مغفرت مانگتا ہوں میں تجھ سے ان گناہوں کی جسے تو جانتا ہے تو چھپی چیزوں کا جاننے والا ہے۔ انتہیٰ۔ اور فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کوئی مسلمان ایسا نہیں کہ اپنے بستر پر جائے اور ایک سورت اللہ کی کتاب کی پڑھے مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ مقرر کر دیتا ہے اس کی حفاظت کے لیے ایک فرشتہ کہ نہیں آتی اس کے نزدیک ایسی کوئی چیز جو اسے ستائے یہاں تک کہ وہ جاگے جب جاگے۔

فائدہ: اس حدیث کو نہیں جانتے ہم مگر اسی سند سے۔ اور ابوالعلاء کا نام یزید ہے۔ اور وہ عبداللہ کے بیٹے ہیں اور وہ شخیر کے۔

❁❁❁❁

٢٤ ـ بَابُ : مَا جَاءَ فِي التَّسْبِيحِ وَالتَّكْبِيرِ وَالتَّحْمِيدِ عِنْدَ الْمَنَامِ

سوتے وقت تسبیح و تکبیر اور تحمید کے بیان میں

(٣٤٠٨) عَنْ عَلِيٍّ قَالَ : شَكَتْ إِلَيَّ فَاطِمَةُ مَجَلَ يَدَيْهَا مِنَ الطَّحِيْنِ فَقُلْتُ : لَوْ أَتَيْتِ أَبَاكِ فَسَأَلْتِيهِ خَادِمًا؟ فَقَالَ : ((أَلَا أَدُلُّكُمَا عَلَى مَا هُوَ خَيْرٌ لَكُمَا مِنَ الْخَادِمِ؟ إِذَا أَخَذْتُمَا مَضْجَعَكُمَا تَقُوْلَانِ ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ وَثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ، وَأَرْبَعًا وَثَلَثِيْنَ، مِنْ تَحْمِيْدٍ وَتَسْبِيْحٍ وَتَكْبِيْرٍ)). وَفِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ.

[اسناده صحيح]

ترجمہ: روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ شکایت کی ان سے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اپنے ہاتھوں کے گٹوں کی چکی پینے کے سبب سے تو کہا علیؓ نے کہ کاش تم جاتیں اپنے باپ کے پاس اور ان سے ایک غلام مانگتیں (سو وہ گئیں آپ کے پاس اور مانگا آپؐ سے غلام) اور آپؐ نے فرمایا میں بتادوں تم کو ایسی چیز کہ خادم سے بہتر ہے تمہارے لیے جب تم دونوں اپنے بچھونوں پر جاؤ تو کہا کرو تینتیس بار الحمد للہ اور تینتیس بار سبحان اللہ اور چونتیس بار اللہ اکبر۔ اور اس حدیث میں ایک قصہ ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ غریب ہے ابن عون کی روایت سے۔ اور مروی ہوئی یہ حدیث کئی سندوں سے حضرت علیؓ سے۔

❀❀❀❀

(٣٤٠٩) عَنْ عَلِيٍّ قَالَ : جَاءَتْ فَاطِمَةُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ تَشْكُوْا مَجَلَ يَدَيْهَا فَأَمَرَهَا بِالتَّسْبِيْحِ وَالتَّكْبِيْرِ وَالتَّحْمِيْدِ . (صحيح) ضعيف الادب المفرد (١٠٠/٦٣٥)

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا فاطمہ رضی اللہ عنہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور شکایت کی اپنے ہاتھوں کے گٹوں کی تو سکھائی ان کو آپؐ نے تسبیح، تکبیر اور تحمید۔

❀❀❀❀

٢٥ ـ بَابٌ مِنْهُ: فی فضل التسبيح و التحميد والتكبير في دبر الصلوات وعند النوم

نمازوں کے بعد اور سوتے وقت تسبیح، تحمید اور تکبیر کی فضیلت

(٣٤١٠) عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : ((خَلَّتَانِ لَا يُحْصِيْهِمَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ، أَلَاوَهُمَا يَسِيْرٌ وَمَنْ يَعْمَلُ بِهِمَا قَلِيْلٌ: يُسَبِّحُ اللهَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ عَشْرًا وَيَحْمَدُهُ

عَشْرًا وَيُكَبِّرُهُ عَشْرًا)). قَالَ : فَأَنَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَعْقِدُهَا بِيَدِهِ قَالَ : ((فَتِلْكَ خَمْسُونَ وَمِائَةٌ بِاللِّسَانِ وَأَلْفٌ وَّخَمْسُمِائَةٍ فِي الْمِيزَانِ، وَإِذَا أَخَذْتَ مَضْجَعَكَ تُسَبِّحُهُ وَتُكَبِّرُهُ وَتَحْمِدُهُ مِائَةً. فَتِلْكَ مِائَةٌ بِاللِّسَانِ، وَالْأَلْفُ فِي الْمِيزَانِ، فَأَيُّكُمْ يَعْمَلُ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ أَلْفَيْنِ وَخَمْسَمِائَةٍ سَيِّئَةٍ)) قَالُوا : فَكَيْفَ لَا يُحْصِيهَا؟ قَالَ: ((يَأْتِيْ أَحَدَكُمُ الشَّيْطَانُ وَهُوَ فِي صَلٰوتِهِ فَيَقُولُ: اذْكُرْ كَذَا، اُذْكُرْ كَذَا حَتّٰى يَنْفَتِلَ فَلَعَلَّهُ أَنْ لَا يَفْعَلَ، وَيَأْتِيهِ وَهُوَ فِي مَضْجَعِهِ فَلَا يَزَالُ يُنَوِّمُهُ حَتّٰى يَنَامَ)). (اسناده صحيح) تخريج الكلم الطيب (١١١) التعليق الرغيب (١/٢٠٩ و ٢/٢٦١) تخريج مشكاة المصابيح (٢٤٠٦) صحيح أبي داود (١٣٤٦)

ترجمہ: عبداللہؓ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دو خصلتیں ہیں کہ جو مسلمان ان پر ہمیشگی کرے گا جنت میں داخل ہوگا اور وہ دونوں آسان ہیں اور جوان پر عمل کرے وہ بہت تھوڑے ہیں سبحان اللہ کہے ہر نماز کے بعد دس بار اور الحمدللہ دس بار اور اللہ اکبر دس بار' کہا راوی نے کہ پھر دیکھا میں نے رسول اللہ ﷺ کو گنتے تھے اپنی انگلیوں پر اور فرمایا آپؐ نے کہ ڈیڑھ سو ہیں زبان پر اور ڈیڑھ ہزار ہیں میزان میں (اور یہ ایک خصلت ہوئی) اور جب جائے تو اپنے بچھونے پر سبحان اللہ اور اللہ اکبر اور الحمدللہ کہے سو بار یعنی اللہ اکبر چونتیس بار اور دونوں تینتیس بار تو یہ سو ہوں گی زبان پر اور ہزار ہوں گی میزان میں' پھر کون تم میں کا رات اور دن ڈھائی ہزار برائیاں کرتا ہے (یعنی اگر اتنی بھی برائیاں کرے معاف ہو جائیں) عرض کی صحابہؓ نے کہ کیوں نہ ہمیشگی کریں ہم اس پر پھر فرمایا آپؐ نے کہ شیطان تمہارے ایک کے پاس آتا ہے وہ نماز میں ہوتا ہے پس شیطان کہتا ہے یاد کر تو فلانی چیز کو یہاں تک کہ وہ نماز پڑھ چکتا ہے اور اکثر وہ کام نہیں کرتا (یعنی جو شیطان نے نماز میں یاد دلایا تھا) اور پھر آتا ہے شیطان جب وہ اپنے بستر پر جاتا ہے اسے تھپکتا ہے یہاں تک کہ سو جاتا ہے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔ صحیح ہے اور روایت کی شعبہ اور ثوری نے عطاء بن سائب سے یہ حدیث مختصر اور اس بارے میں زید بن ثابت اور انسؓ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(٣٤١١) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَعْقِدُ التَّسْبِيحَ . (اسناده صحيح)

ترجمہ: عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں نے دیکھا رسول اللہ ﷺ کو کہ سبحان اللہ کو گنتے تھے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔ غریب ہے اعمش کی روایت سے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(۳۴۱۲) عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((مُعَقِّبَاتٌ لَا يَخِيبُ قَائِلُهُنَّ تُسَبِّحُ اللّٰهَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ وَتَحْمَدُهُ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ وَتُكَبِّرُهُ أَرْبَعًا وَّثَلَاثِيْنَ)).

(اسناده صحيح) سلسلة الأحاديث الصحيحة (۱۰۲)

ترجمہ: کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کچھ چیزیں نماز کے پیچھے پڑھنے کی ایسی ہیں کہ ان کا کہنے والا محروم نہیں رہتا سبحان اللہ کہے تو ہر نماز کے بعد تینتیس بار اور الحمد للہ کہے تو تینتیس بار اور اللہ اکبر کہے تو چونتیس بار۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔ اور عمرو بن قیس ملائی ثقہ ہیں حافظ ہیں۔ اور روایت کی شعبہ نے یہ حدیث حکم سے اور مرفوع نہ کی۔ اور روایت کی یہ منصور بن معتمر نے حکم سے اور مرفوع کی۔

❁ ❁ ❁ ❁

(۳۴۱۳) عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ ﷺ قَالَ : أُمِرْنَا أَنْ نُسَبِّحَ دُبُرَ كُلِّ صَلٰوةٍ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ، وَنُحَمِّدَهُ ثَلَاثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَنُكَبِّرَهُ أَرْبَعًا وَّثَلٰثِيْنَ، قَالَ: فَرَأَى رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فِي الْمَنَامِ، فَقَالَ: أَمَرَكُمْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ تُسَبِّحُوا فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِينَ وَتَحْمَدُوا اللّٰه ثَلَاثًا وَّثَلَاثِين وَتُكَبِّرُوا أَرْبَعًا: وَّثَلَاثِينَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ فَاجْعَلُوا خَمْسًا وَعِشْرِيْنَ، وَاجْعَلُوا التَّهْلِيْلَ مَعَهُنَّ، فَغَدَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَحَدَّثَهُ فَقَالَ: افْعَلُوا . (اسناده صحيح) ابن خزيمة (۷۵۲)

ترجمہ: زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: ہمیں حکم دیا گیا کہ ہم ہر نماز کے بعد تینتیس مرتبہ **سبحان الله**، تینتیس مرتبہ **الحمد لله**، اور چونتیس مرتبہ **الله اكبر** کہیں۔ راوی نے کہا: ایک انصاری شخص نے خواب میں دیکھا اور کہا حکم دیا تمہیں رسول اللہ ﷺ نے کہ تم تسبیح کرو ہر نماز کے تینتیس مرتبہ اور تحمید کرو اور اللہ کی حمد کرو تینتیس مرتبہ اور اس کی بڑائی بیان کرو چونتیس مرتبہ؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ کہا: پس تم اسے شمار کرو پچیس مرتبہ اور تہلیل **((لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْر))** کو بھی اس کے ساتھ شامل کرو۔ پس صبح صبح وہ نبی ﷺ کے پاس تشریف لائے اور سارا واقعہ کہہ سنایا، آپ ﷺ نے فرمایا: ایسے کرلو۔

❁ ❁ ❁ ❁

۲۶۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الدُّعَآءِ إِذَا انْتَبَهَ مِنَ اللَّيْلِ

رات کو آنکھ کھل جانے پر پڑھی جانے والی دعا

(۳۴۱۴) حَدَّثَنِي عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ ﷺ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((مَنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ

وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، وَسُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ، ثُمَّ قَالَ: رَبِّ اغْفِرْلِيْ)) أَوْقَالَ: ((ثُمَّ دَعَا أُسْتُجِيْبَ لَهُ، فَإِنْ عَزَمَ وَتَوَضَّأَ ثُمَّ صَلّٰى قُبِلَتْ صَلوتُهُ)).

(اسناده صحيح) تخريج الكلم الطيب (٤٢) صحيح الترغيب (٦٠٨)

ترجمہ: مجھ سے بیان کیا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے، آپ نے فرمایا جو جاگے رات کو اور کہے لا اله الا الله سے الا باللہ تک یعنی کوئی معبود نہیں سوا اللہ کے اکیلا ہے وہ کوئی شریک نہیں اس کا اسی کی ہے سلطنت اور اسی کو ہے سب تعریف اور وہ سب چیز پر قادر ہے اور پاک ہے اللہ اور سب تعریف اللہ کو ہے اور کوئی معبود نہیں سوا اللہ کے اور اللہ بہت بڑا ہے گناہ سے بچنے کی طاقت اور نیکی کرنے کی قوت نہیں مگر اللہ کی طرف سے۔ پھر کہے رب اغفرلی یعنی یا اللہ مجھے بخش دے یا یہ فرمایا آپ نے کہ پھر دعا کرے قبول ہو جاتی ہے دعا اس کی پھر اگر ہمت کی اور وضو کیا اور نماز پڑھی' قبول ہوئی نماز اس کی۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ صحیح ہے غریب ہے۔ روایت کی ہم سے علی بن حجر نے انہوں نے مسلمہ بن عمرو سے کہا مسلمہ نے کہ عمیر بن ہانی ہر روز ایک ہزار رکعت پڑھتے تھے اور ایک لاکھ بار سبحان اللہ کہتے تھے۔

❀❀❀❀

(٣٤١٥) **حَدَّثَنَا** عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ: أَخْبَرَنَا مُسْلَمَةُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ: كَانَ عُمَيْرُ بْنُ هَانِيءٍ يُصَلِّي كُلَّ يَوْمٍ أَلْفَ سَجْدَةٍ وَيُسَبِّحُ مِائَةَ أَلْفِ تَسْبِيحَةٍ. (ضعيف الاسناد مقطوع) (اس میں مسلمہ بن عمرو مجہول ہے)

ترجمہ: ہم سے بیان کیا علی حجر نے، کہا ہمیں خبر دی مسلمہ بن عمرو نے انہوں نے کہا کہ عمیر بن ھانی ہر روز ایک ہزار رکعت پڑھتے تھے اور ایک لاکھ بار سبحان اللہ کہتے تھے۔

❀❀❀❀

(٣٤١٦) **عَنْ** أَبِي سَلَمَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي رَبِيعَةُ بْنُ كَعْبٍ الْأَسْلَمِيُّ قَالَ: كُنْتُ أَبِيتُ عِنْدَبَابِ النَّبِيِّ ﷺ: فَأُعْطِيْهِ وَضُوءَهُ فَأَسْمَعُهُ الْهَوِيَّ مِنَ اللَّيْلِ: يَقُولُ: ((سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ)). وَأَسْمَعُهُ الْهَوِيَّ مِنَ اللَّيْلِ يَقُولُ: ((الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ)). (اسناده صحيح) (صحيح أبي داود (١١٩٣)

ترجمہ: روایت ہے ابوسلمہ سے، کہا مجھ سے بیان کیا ربیعہ بن کعب اسلمی نے، انہوں نے کہا: میں نبی ﷺ کے دروازے کے پاس سویا کرتا تھا، اور میں دیتا آپ کو وضو کا پانی، پھر رات کو میں بہت دیر تک سنتا رہتا تھا کہ آپ فرماتے تھے "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ" اور بڑی دیر تک رات کو فرماتے تھے "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ"۔

۲۸۔ بَابٌ مِنْهُ: دعاء: ((أَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیُ أَحْيَا نَفْسِیُ...))

(۳۴۱۷) عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ قَالَ: ((اللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ أَمُوْتُ وَأَحْيٰى))، وَإِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ: ((الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیُ أَحْيَا نَفْسِیُ بَعْدَ مَا أَمَاتَهَا وَإِلَيْهِ النُّشُوْرُ)).

(اسناده صحيح) مختصر الشمائل المحمديه (۲۱۷)

ترجمہ: حذیفہ بن یمانؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب ارادہ کرتے سونے کا فرماتے اللھم سے آخر تک۔ یعنی یا اللہ تیرے نام سے مروں گا میں اور تیرے ہی نام سے جیوں گا میں اور جب جاگتے فرماتے الحمد للہ سے آخر تک۔ یعنی تعریف ہے اللہ کو جس نے زندہ کیا میری ذات کو بعد اس کے کہ مارا اس کو اور اسی کی طرف پھر جانا ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ صحیح ہے۔

❀❀❀❀

۲۹۔ بَابُ: مَا جَاءَ مَا يَقُوْلُ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ إِلَى الصَّلٰوةِ

تہجد کے وقت اٹھنے کی دعاؤں کے بیان میں

(۳۴۱۸) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلٰوةِ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ يَقُوْلُ: ((اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ، وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ قَيَّامُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ، وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ، أَنْتَ الْحَقُّ، وَوَعْدُكَ الْحَقُّ، وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ، وَالْجَنَّةُ حَقٌّ، وَالنَّارُ حَقٌّ، وَالسَّاعَةُ حَقٌّ، اللّٰهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ، وَبِكَ آمَنْتُ، وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ، وَإِلَيْكَ أَنَبْتُ، وَبِكَ خَاصَمْتُ، وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ، فَاغْفِرْلِیُ مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ، أَنْتَ إِلٰهِی لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ)).

[اسناده صحيح] ((صفة الصلاة)) صحيح أبی داود (۷۴۵۔ ۷۴۶)

ترجمہ: عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب رات کو اٹھتے فرماتے اللھم سے آخر تک۔ یعنی یا اللہ تیرے ہی لیے سب تعریف ہے تو ہی روشنی ہے آسمانوں کی یعنی رونق ہے اور زمین کی اور تیرے ہی لیے ہے سب تعریف تو قائم کرنے والا ہے آسمانوں کا اور زمین کا اور تیرے ہی لیے ہے سب تعریف تو پالنے والا ہے آسمانوں کا اور زمین کا اور جو لوگ ان میں ہیں تو سچا ہے اور تیرا وعدہ سچا ہے اور تیرا ملنا سچا ہے اور جنت حق ہے اور دوزخ حق ہے اور قیامت حق ہے یا اللہ تیرے ہی لیے اسلام لایا میں اور تیرے اوپر ایمان لایا میں اور تجھ پر توکل کیا میں نے اور تیری ہی طرف رجوع کیا میں نے،

اور تیرے واسطے لڑا اور تجھی کو حاکم بنایا میں نے سو بخش دے جو آگے بھیجے میں نے گناہ اور جو پیچھے کئے اور جو چھپائے اور جو کھولے تو ہی معبود ہے میرا نہیں کوئی معبود سوا تیرے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی ہے کئی سندوں سے بواسطہ ابن عباسؓ کے نبی ﷺ سے۔

❀❀❀❀

۳۰. بَابٌ مِنْهُ: دعاء: ((اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ رَحْمَةً مِنْ عِنْدِكَ))

اے اللہ مانگتا ہوں میں تجھ سے ایسی رحمت تیرے پاس کی...)

(۳۴۱۹) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لَيْلَةً حِيْنَ فَرَغَ مِنْ صَلٰوتِهٖ: ((اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ رَحْمَةً مِنْ عِنْدِكَ تَهْدِيْ بِهَا قَلْبِيْ، وَتَجْمَعُ بِهَا أَمْرِيْ، وَتَلُمُّ بِهَا شَعْثِيْ، وَتُصْلِحُ بِهَا غَائِبِيْ، وَتَرْفَعُ بِهَا شَاهِدِيْ، وَتُزَكِّيْ بِهَا عَمَلِيْ، وَتُلْهِمُنِيْ بِهَا رُشْدِيْ، وَتَرُدُّ بِهَا أُلْفَتِيْ، وَتَعْصِمُنِيْ بِهَا مِنْ كُلِّ سُوْءٍ، اَللّٰهُمَّ أَعْطِنِيْ إِيْمَانًا وَيَقِيْنًا لَيْسَ بَعْدَهٗ كُفْرٌ، وَرَحْمَةً أَنَالُ بِهَا شَرَفَ كَرَامَتِكَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ، اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ الْفَوْزَ فِي الْقَضَاءِ وَنُزُلَ الشُّهَدَاءِ وَعَيْشَ السُّعَدَاءِ وَالنَّصْرَ عَلَى الْأَعْدَاءِ، اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أُنْزِلُ بِكَ حَاجَتِيْ وَإِنْ قَصُرَ رَأْيِيْ وَضَعُفَ عَمَلِيْ إِفْتَقَرْتُ إِلٰى رَحْمَتِكَ، فَأَسْأَلُكَ يَاقَاضِيَ الْأُمُوْرِ، وَيَاشَافِيَ الصُّدُوْرِ، كَمَا تُجِيْرُ بَيْنَ الْبُحُوْرِ، أَنْ تُجِيْرَنِيْ مِنْ عَذَابِ السَّعِيْرِ، وَمِنْ دَعْوَةِ الثُّبُوْرِ، وَمِنْ فِتْنَةِ الْقُبُوْرِ. اَللّٰهُمَّ مَا قَصُرَ عَنْهُ رَأْيِيْ وَلَمْ تَبْلُغْهُ نِيَّتِيْ وَلَمْ تَبْلُغْهُ مَسْئَلَتِيْ مِنْ خَيْرٍ وَعَدْتَهٗ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ أَوْ خَيْرٍ أَنْتَ مُعْطِيْهِ أَحَدًا مِنْ عِبَادِكَ فَإِنِّيْ أَرْغَبُ إِلَيْكَ فِيْهِ وَأَسْأَلُكَهٗ بِرَحْمَتِكَ رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ، اَللّٰهُمَّ ذَا الْحَبْلِ الشَّدِيْدِ، وَالْأَمْرِ الرَّشِيْدِ، أَسْأَلُكَ الْأَمْنَ يَوْمَ الْوَعِيْدِ، وَالْجَنَّةَ يَوْمَ الْخُلُوْدِ مَعَ الْمُقَرَّبِيْنَ الشُّهُوْدِ، الرُّكَّعِ السُّجُوْدِ، الْمُوْفِيْنَ بِالْعُهُوْدِ، أَنْتَ رَحِيْمٌ وَدُوْدٌ وَإِنَّكَ تَفْعَلُ مَاتُرِيْدُ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا هَادِيْنَ مُهْتَدِيْنَ غَيْرَ ضَالِّيْنَ وَلَا مُضِلِّيْنَ سِلْمًا لِأَوْلِيَائِكَ وَعَدُوًّا لِأَعْدَائِكَ نُحِبُّ بِحُبِّكَ مَنْ أَحَبَّكَ وَنُعَادِيْ بِعَدَاوَتِكَ مَنْ خَالَفَكَ اَللّٰهُمَّ هٰذَا الدُّعَاءُ وَعَلَيْكَ الْإِجَابَةُ وَهٰذَا الْجُهْدُ وَعَلَيْكَ التُّكْلَانُ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِيْ نُوْرًا فِيْ قَلْبِيْ وَنُوْرًا فِيْ قَبْرِيْ وَنُوْرًا مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ، وَنُوْرًا مِنْ خَلْفِيْ، وَنُوْرًا عَنْ يَمِيْنِيْ، وَنُوْرًا عَنْ شِمَالِيْ، وَنُوْرًا مِنْ فَوْقِيْ. وَنُوْرًا مِنْ تَحْتِيْ، وَنُوْرًا فِيْ سَمْعِيْ، وَنُوْرًا فِيْ

بَصَرِیْ، وَنُوْرًا فِیْ شَعْرِیْ، وَنُوْرًا فِیْ بَشَرِیْ، وَنُوْرًا فِیْ لَحْمِیْ، وَنُوْرًا فِیْ دَمِیْ، وَنُوْرًا فِیْ عِظَامِیْ، اَللّٰهُمَّ أَعْظِمْ لِیْ نُوْرًا وَأَعْطِنِیْ نُوْرًا وَاجْعَلْ لِیْ نُوْرًا، سُبْحَانَ الَّذِیْ تَعَطَّفَ الْعِزَّ وَقَالَ بِهٖ، سُبْحَانَ الَّذِیْ لَبِسَ الْمَجْدَ وَتَكَرَّمَ بِهٖ، سُبْحٰنَ الَّذِیْ لَا يَنْبَغِی التَّسْبِيْحُ إِلَّا لَهٗ، سُبْحَانَ ذِی الْفَضْلِ وَالنِّعَمِ، سُبْحَانَ ذِی الْمَجْدِ وَالْكَرَمِ، سُبْحَانَ ذِی الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ)).

(ضعیف الاسناد) (اس میں ابن ابی لیلٰی سیء الحفظ ہے)

ترجمہ: ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ سنا میں نے رسول اللہ ﷺ کو کہ فرماتے تھے جب فارغ ہوتے اپنی نماز سے رات کو (یعنی بعد تہجد کے) اللهم انی اسالك سے آخر تک۔ یعنی یا اللہ مانگتا ہوں میں تجھ سے ایسی رحمت تیرے پاس کی کہ راہ پر آ جائے اس سے میرا دل اور خاطر جمع ہو جائے میری اور جمعیت حاصل ہو مجھے پریشانی سے اور سنور جائے اس کی برکت سے میرا غائب اور بلند ہو جائے درجہ میرے حاضر کا اور پاک ہو جائے اس کے سبب سے میرا عمل اور سکھلا دے مجھے اس سے سیدھی راہ اور جمع کر دے تو اس سے میرے چہیتوں کو اور بچا تو اس سے مجھے ہر برائی سے یا اللہ دے ہم کو ایمان اور یقین ایسا کہ نہ ہو اس کے بعد کفر اور دے ایسی رحمت کہ پہنچوں میں اس سے تیری کرامت کے شرف کو دنیا اور آخرت میں یا اللہ مانگتا ہوں میں مراد کو پہنچنا قضا میں اور مہمانی شہیدوں کی اور زندگی نیکوں کی اور مدد دشمنوں پر یا اللہ میں تیرے آگے اپنی حاجت لایا ہوں اگرچہ میری عقل تھوڑی ہے اور عمل ضعیف ہے محتاج ہوں تیری رحمت کا، سو تجھی سے مانگتا ہوں اے ہر کام کے بنانے والے اور سینوں کے درست کرنے والے کہ بچائے تو مجھ کو دوزخ کے عذاب سے جیسا بچاتا ہے تو دریاؤں کو ملنے سے اور بچائے تو ہلاک کرنے والی دعا سے اور قبروں کے فتنوں سے یا اللہ جو خیر میری عقل میں نہ آئے اور میری نیت اور سوال بھی اس تک نہ پہنچا اور وعدہ کیا تو نے اس کا اپنی کسی مخلوق سے یا وہ چیز کہ تو اپنے کسی بندے کو دینے والا ہے، سو میں وہ تجھ سے طلب کرتا ہوں اور مانگتا ہوں تجھ سے تیری رحمت کے وسیلے سے اے پالنے والے عالموں کے یا اللہ بڑی قوت والے اور اچھے کام والے مانگتا ہوں میں تجھ سے چین قیامت کے دن کا جنت ہمیشگی کے دن میں نزدیکی والوں کے ساتھ جو گواہی دینے والے ہیں رکوع وسجدہ بجالانے والے اپنے اقراروں کو پورا کرنے والے' بے شک تو مہربان ہے دوستی کرنے والا او رتو کرتا ہے جو چاہتا ہے یا اللہ! کر دے ہم کو ہدایت کرنے والے ہدایت پائے ہوئے نہ گمراہ اور نہ گمراہ کرنے والے تیرے دوستوں سے صلح رکھنے والے اور تیرے دشمنوں سے دشمنی دوست رکھیں ہم تیری ہی محبت کے سبب سے جو دوست رکھے تجھ کو اور دشمنی رکھیں ہم تیرے دشمنی رکھنے کے سبب سے جو تیرا مخالف ہو یا اللہ! یہ تو دعا ہے اور تیرے ذمہ ہے قبول کرنا (یعنی براہ فضل واحسان کے) اور یہ تو کوشش میری ہے اور بھروسہ تجھی پر ہے یا اللہ! ڈال دے میرے دل میں ایک نور اور میرے نیچے

ایک نور میرے کانوں میں ایک نور اور میری آنکھوں میں ایک نور اور میرے بالوں میں ایک نور اور میرے داہنے ایک نور اور میرے بائیں ایک نور اور میرے بدن پر ایک نور اور میرے گوشت میں ایک نور اور میرے خون میں ایک نور اور میری ہڈیوں میں ایک نور یا اللہ بڑھادے میرا نور اور دے مجھ کو نور اور ٹھہرادے میرے لیے نور پاک ہے وہ جس نے عزت کی چادر اوڑھی اور خاص کیا اس کو اپنی ذات کے لیے پاک ہے وہ جس نے بزرگی کا جامہ پہنایا اور مکرم ہوا ساتھ بزرگی کے پاک ہے وہ کہ نہیں لائق ہے تسبیح کے کوئی سوا اس کے پاک ہے وہ فضل اور نعمتوں والا پاک ہے وہ بزرگی اور کرم والا پاک ہے وہ جلال اور بزرگی والا۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو ابن ابی لیلیٰ کی روایت سے مگر اسی سند سے۔ اور روایت کی شعبہ اور سفیان ثوری نے سلمہ بن کہیل سے انہوں نے کریب سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حدیث کا ٹکڑا اور نہیں ذکر کی اتنی لمبی۔

❁❁❁❁

۳۱۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الدُّعَاءِ عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ بِاللَّيْلِ

تہجد نماز شروع کرتے وقت کی دعاؤں کا بیان

(۳۴۲۰) حَدَّثَنِي أَبُوسَلَمَةَ قَالَ : سَأَلْتُ عَائِشَةَ بِأَيِّ شَيْءٍ .كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَفْتَتِحُ صَلٰوتَهُ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ؟ قَالَتْ : كَانَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ افْتَتَحَ صَلٰوتَهُ فَقَالَ : ((اللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرَءِيلَ وَمِيكَائِيلَ وَإِسْرَافِيلَ، فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ أَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ اهْدِنِي لِمَا اخْتُلِفَ فِيهِ مِنَ الْحَقِّ بِإِذْنِكَ إِنَّكَ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ)).

(اسناده صحيح) ((صفة الصلاة)) صحيح أبي داود (۷۴۳)

ترجمہ: مجھ سے بیان کیا ابوسلمہ نے کہا پوچھا میں نے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کیا پڑھتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی نماز کے شروع میں (یعنی قبل قراءت اور بعد تحریمہ) جب رات کو کھڑے ہوتے فرمایا انہوں نے جب رات کو کھڑے ہوتے اور نماز شروع کرتے فرماتے اللھم سے آخر تک۔ یعنی اے رب جبرائیل' میکائیل اور اسرافیل علیہ السلام کے پیدا کرنے والے آسمانوں اور زمین کے جاننے والے چھپے اور کھلے کے۔ تو فیصلہ کرے گا اپنے بندوں کے درمیان میں جس میں وہ اختلاف کرتے تھے سیدھی راہ بتادے مجھے جس میں اختلاف کیا گیا ہے سچی باتوں سے اپنے حکم سے تو ہی ہے سیدھی راہ پر۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔ غریب ہے۔

❁❁❁❁

بَابُ مِنْهُ: دعاء: ((وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ......))

متوجہ کیا میں نے اپنے چہرہ کو اس کی طرف جس نے پیدا کیا آسمانوں کو اور زمینوں کو

(٣٤٢١) عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا قَامَ فِي الصَّلٰوةِ قَالَ: ((وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ حَنِيْفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ، لَا شَرِيْكَ لَهُ وَبِذٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ، اَللّٰهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ، أَنْتَ رَبِّي وَأَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِي وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِي فَاغْفِرْلِي ذُنُوْبِي جَمِيْعًا إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ وَاهْدِنِي لِأَحْسَنِ الْأَخْلَاقِ لَا يَهْدِي لِأَحْسَنِهَا إِلَّا أَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّي سَيِّئَهَا لَا يَصْرِفُ عَنِّي سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ، آمَنْتُ بِكَ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوْبُ إِلَيْكَ)). فَإِذَا رَكَعَ قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ، خَشَعَ لَكَ سَمْعِي وَبَصَرِي وَمُخِّي وَعَظْمِي وَعَصَبِي)). فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرَضِيْنَ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ)). فَإِذَا سَجَدَ قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ، سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِي خَلَقَهُ وَصَوَّرَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ فَتَبَارَكَ اللّٰهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ)). ثُمَّ يَكُوْنُ آخِرُ مَا يَقُوْلُ بَيْنَ التَّشَهُّدِ وَالسَّلَامِ: ((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِي مَاقَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ)). (اسناده صحيح) صفة الصلاة ـ صحيح أبي داود (٧٣٨)

ترجمہ: روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز میں کھڑے ہوتے فرماتے وجهت وجهي سے اتوب تک کو کہ متوجہ کیا میں نے اپنا منہ اس کی طرف جس نے پیدا کیا آسمانوں کو اور زمین کو میں ایک طرف کا ہوں اور نہیں میں مشرکوں سے' بے شک نماز میری اور قربانی میری اور زندگی میری اور موت میری اللہ تعالیٰ کے واسطے ہے جو پالنے والا ہے سارے جہانوں کا' کوئی شریک نہیں اس کا اسی کا مجھے حکم ہوا ہے اور میں مسلمانوں سے ہوں یا اللہ تو بادشاہ ہے نہیں کوئی معبود مگر تو تو رب میرا ہے اور میں غلام ہوں تیرا ظلم کیا میں نے اپنی جان پر اور اقرار کیا میں نے اپنے گناہ کا سو بخش دے میرے گناہ سب بے شک کوئی گناہ نہیں بخشتا مگر تو راہ بتادے مجھے نیک خصلتوں کی کہ نہیں بتاتا کوئی اس کی راہ سوا تیرے اور دور کردے مجھ سے بری خصلتیں کہ نہیں دور کرتا مجھ سے کوئی ان کو سوا تیرے ایمان لایا میں تجھ پر بڑی برکت والا ہے تو اور بلند ہے' مغفرت مانگتا ہوں میں تجھ سے اور توبہ کرتا ہوں تیرے آگے۔ پھر جب رکوع کرتے فرماتے اللھم سے عصبی

تک اور معنی اس کے یہ ہیں یا اللہ! رکوع کیا میں نے تیرے لیے اور ایمان لایا تجھ پر اور تابع ہوا میں تیرا' جھک گئے تیرے لیے کان میرے اور آنکھ میری اور گودا میرا اور ہڈی میری اور پٹھے میرے۔ پھر جب سر اٹھاتے تو فرماتے اللھم ربنا سے من شیء تک۔ یعنی اے اللہ رب ہمارے تجھی کو ہے تعریف آسمان وزمین بھر اور جو اس کے درمیان میں ہے اور جتنی تو چاہے اس کے بعد پھر جب سجدہ کرتے تو فرماتے اللھم لك سجدت سے الخالقین تک۔ یعنی یا اللہ تیرے ہی لیے سجدہ کیا میں نے اور تجھی پر ایمان لایا میں اور میں تیرا ہی تابع ہوا سجدہ کیا میرے منہ نے اس کے لیے جس نے اسے بنایا اور اس کی تصویر کھینچی اور اس کے کان اور آنکھیں کھولیں سو بڑی برکت والا ہے سب بنانے والوں سے اچھا۔ پھر سب کے آخر میں تشہد کے بعد اور سلام کے قبل فرماتے اللھم اغفرلی سے آخر تک۔ یعنی یا اللہ بخش دے اس کو جو میں نے آگے کیا اور جو پیچھے کیا جو چھپایا اور جو کھولا اور جو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے میرے عملوں میں سے' تو ہے مقدم کرنے والا اور مؤخر کرنے والا' کوئی معبود نہیں تیرے سوا۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔ صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۳٤۲۲) عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِﷺ كَانَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلٰوةِ قَالَ : ((وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ حَنِيْفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ، إِنَّ صَلٰوتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ، اَللّٰهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ، أَنْتَ رَبِّيْ وَأَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْلِيْ ذُنُوْبِيْ جَمِيْعًا إِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ وَاهْدِنِيْ لِأَحْسَنِ الْأَخْلَاقِ لَا يَهْدِيْ لِأَحْسَنِهَا إِلَّا أَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّيْ سَيِّئَهَا لَا يَصْرِفُ عَنِّيْ سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ، لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ كُلُّهٗ فِيْ يَدَيْكَ، وَالشَّرُّ لَيْسَ إِلَيْكَ، أَنَا بِكَ وَإِلَيْكَ، تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوْبُ إِلَيْكَ)). فَإِذَا رَكَعَ قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ خَشَعَ لَكَ سَمْعِيْ وَبَصَرِيْ وَعِظَامِيْ وَعَصَبِيْ)). وَإِذَا رَفَعَ قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمَاءِ مِلْءَ الْأَرْضِ مِلْءَ بَيْنَهُمَا مِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ)). فَإِذَا سَجَدَ قَالَ : ((اَللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ خَلَقَهٗ وَصَوَّرَهٗ وَشَقَّ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ تَبَارَكَ اللّٰهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ)). ثُمَّ يَقُوْلُ مِنْ آخِرِمَا يَقُوْلُ بَيْنَ التَّشَهُّدِ وَالتَّسْلِيْمِ: ((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَسْرَفْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ، أَنْتَ الْمُقَدِّمُ

وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ))۔ (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ جب کھڑے ہوتے نماز میں یعنی بعد تکبیر تحریمہ کے فرماتے وجهت وجهي سے انا من المسلمين تک اور معنی اس کے اوپر گزرے۔ مگر لبیک وسعدیک سے آخر دعا تک کے معنی یہ ہیں کہ حاضر ہوں میں تیری خدمت میں اور موافقت کی میں نے تیری اطاعت کے ساتھ اور خیر بالکل تیرے ہاتھ میں ہے اور شر سے تیری نزدیکی حاصل نہیں ہوتی میں تیرے ہی اوپر اعتماد کرتا ہوں اے رب ہمارے اور بلند ہے تو مغفرت مانگتا ہوں میں تجھ سے اور توبہ کرتا ہوں تیرے آگے۔ پھر رکوع کرتے اللهم لك ركعت سے عصبي تک پڑھتے اور معنی اس کے اوپر کی حدیث میں گزرے۔ پھر جب سجدہ کرتے فرماتے اللهم لك سجدت سے احسن الخالقين تک اور اسکے معنی بھی اوپر گزرے پھر آخر میں بعد تشہد کے اور قبل سلام کے فرماتے اللهم اغفرلي سے آخر تک۔ اور معنی اس کے بھی اوپر حدیث میں گزرے فقط اس میں ایک لفظ وما اسرفت زیادہ ہے اور اس کے معنی جو حد سے زیادہ بڑھا میں یعنی اس کو بھی بخش دے۔ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَسْرَفْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ ۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ صحیح ہے۔

مترجم: أَلشَّرُّ لَيْسَ إِلَيْكَ کے کئی معنی ہیں۔ چنانچہ مجمع البحار میں ہے کہ مراد اس سے یہ ہے کہ شر سے تیری نزدیکی حاصل نہیں ہوتی اور تیری رضامندی نہیں ملتی یا شر تیری طرف چڑھتا نہیں اور خیر تیری طرف چڑھ جاتی ہے اور اس کلمہ میں تعلیم ہے ادب کی کہ بندے کو لازم ہے کہ شر کا مرتکب اپنے کو جانے اور خیر اللہ کی طرف سے سمجھے کہ اس کی توفیق اسی کی جانب سے ہوئی یہ مقصود نہیں کہ شر اس کی تقدیر یا خلق سے باہر ہے بلکہ یہ محض ادب ہے اور اسی نظر سے اللہ تعالیٰ کو کتوں یا سور کا رب نہ کہنا چاہیے اگرچہ وہ رب العالمین ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بعض بات واقعی ہوتی ہے مگر اس کی تعبیر میں ایک سوءِ ادب ہے پس ایسی تعبیر سے احتراز لازم ہے اور یہاں سے غلطی شطیحات صوفیہ کی معلوم ہوگئی کہ جو کلام ان کا مشعر سوءِ ادب کا ہے اس سے احتراز لازم ہے اور ایک یہ بھی معنی ہو سکتے ہیں کہ شر کی نسبت تیری طرف نہیں یعنی اگرچہ تو خالق شر کا ہے مگر خلق شر کا شر نہیں تیرے لیے جیسے ارتکاب اور اکتساب شر کا ہمارے لیے شر ہے۔

❀❀❀❀

(٣٤٢٣) عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: أَنَّهُ كَانَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلٰوةِ الْمَكْتُوْبَةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَيَصْنَعُ ذٰلِكَ إِذَا قَضٰى قِرَاءَتَهُ وَأَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ وَيَصْنَعُهُ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ وَلَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنْ صَلٰوتِهِ وَهُوَ قَاعِدٌ، فَإِذَا قَامَ مِنْ سَجْدَتَيْنِ رَفَعَ يَدَيْهِ كَذٰلِكَ فَكَبَّرَ، وَيَقُوْلُ حِيْنَ يَفْتَتِحُ الصَّلٰوةَ بَعْدَ التَّكْبِيْرِ: ((وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ حَنِيْفًا وَمَا أَنَا مِنَ

الْمُشْرِكِيْنَ. إِنَّ صَلٰوتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ، لَا شَرِيْكَ لَهُ وَبِذٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ، اللّٰهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ أَنْتَ رَبِّيْ وَأَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ وَأَعْتَرَفْتُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْلِيْ ذَنْبِيْ جَمِيْعًا إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ وَاهْدِنِيْ لِأَحْسَنِ الْأَخْلَاقِ لَا يَهْدِيْ لِأَحْسَنِهَا إِلَّا أَنْتَ، وَأَصْرِفْ عَنِّيْ سَيِّئَهَا لَا يَصْرِفُ عَنِّيْ سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَأَنَا بِكَ وَإِلَيْكَ لَا مَنْجَا مِنْكَ وَلَا مَلْجَأَ إِلَّا إِلَيْكَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوْبُ إِلَيْكَ)). ثُمَّ يَقْرَأُ فَإِذَا رَكَعَ كَانَ كَلَامُهُ فِيْ رُكُوْعِهِ أَنْ يَقُوْلَ: ((اَللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ وَأَنْتَ رَبِّيْ، خَشَعَ سَمْعِيْ وَبَصَرِيْ وَمُخِّيْ وَعَظْمِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ)). فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ثُمَّ يُتْبِعُهَا: ((اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ مِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ))، فَإِذَا سَجَدَ قَالَ فِيْ سُجُوْدِهِ ((اَللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ وَأَنْتَ رَبِّيْ سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ خَلَقَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ تَبَارَكَ اللّٰهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ)). وَيَقُوْلُ عِنْدَ إِنْصِرَافِهِ مِنَ الصَّلٰوةِ: ((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَأَنْتَ إِلٰهِيْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ)).

(حسن صحيح)صحيح أبي داود (٧٢٩)

ترجمہ: روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ جب کھڑے ہوتے نماز فرض پر دونوں ہاتھ اٹھاتے برابر شانوں کے اور ایسا ہی کرتے جب قرأت تمام کر لیتے اور رکوع کا ارادہ کرتے اور ایسا ہی کرتے جب رکوع سے سر اٹھاتے یعنی تینوں وقت رفع یدین کرتے اور دونوں ہاتھ نہ اٹھاتے۔ نماز میں جب بیٹھے ہوتے یعنی سجدوں وغیرہ میں' پھر جب دو رکعت پڑھ کر اٹھتے جب بھی رفع یدین کرتے اور تکبیر کہتے اور نماز کے شروع میں فرماتے بعد تکبیر تحریمہ کے وجهت وجهي سے اتوب اليك تک۔ اور معنی اس کے انابك واليك تک اوپر گزرے۔ اور لا منجاء منك سے آخر تک۔ یہ ہیں کہ نہیں نجات کی جگہ تیرے عذاب سے اور نہ بھاگنے کا ٹھکانہ مگر تیری ہی طرف' مغفرت مانگتا ہوں تجھ سے اور توبہ کرتا ہوں تیرے آگے۔ پھر قرأت کرتے پھر رکوع کرتے اور رکوع میں آپ ﷺ کا یہ کلام ہوتا اللهم لك ركعت سے رب العالمين تک۔ اور معنی اس کے اوپر گزرے' پھر جب رکوع سے سر اٹھاتے فرماتے سمع اللہ یعنی سنا اللہ نے اس کی کلام کو جس نے اس کی تعریف کی۔ پھر اس کے بعد فرماتے اللهم ربنا لك الحمد سے بعد تک۔ یعنی یا اللہ رب ہمارے تجھ کو تعریف ہے آسمان بھر اور زمین بھر اور جتنی تو چاہے اس کے بعد۔ پھر سجدہ کرتے سجدہ میں فرماتے اللهم لك سجدت سے احسن الخالقين تک۔ اور جب نماز ختم ہونے لگتی تو فرماتے یعنی قبل اسلام کے اللهم اغفرلي سے آخر تک۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے امام شافعی کا اور بعض ہمارے اصحاب رضی اللہ عنہم کا۔اور کہا بعض اہل علم نے کوفیوں وغیرہم سے کہ یہ ادعیات نوافل میں پڑھے اور فرائض میں نہ پڑھے۔سنا میں نے ابو اسماعیل یعنی ترمذی سے کہ وہ کہتے تھے سنا میں نے سلیمان بن داؤد ہاشمی سے کہتے تھے جب ذکر کیا اس حدیث کا کہ یہ ہمارے نزدیک حدیث زہری کی مثل ہے جو انہوں نے سالم سے روایت کی ہے اور انہوں نے اپنے باپ سے۔

❀❀❀❀

٣٣۔ بَابُ : مَاجَاءَ مَا يَقُولُ فِي سُجُودِ الْقُرْآنِ

سجدۂ تلاوت کی دعاؤں کے بیان میں

(٣٤٢٤) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! رَأَيْتُنِي اللَّيْلَةَ وَأَنَا نَائِمٌ كَأَنِّي أُصَلِّي خَلْفَ شَجَرَةٍ فَسَجَدْتُ فَسَجَدَتِ الشَّجَرَةُ لِسُجُودِي فَسَمِعْتُهَا وَهِيَ تَقُولُ: اَللّٰهُمَّ اكْتُبْ لِي بِهَا عِنْدَكَ أَجْرًا وَضَعْ عَنِّي بِهَا وِزْرًا وَاجْعَلْهَا لِي عِنْدَكَ ذُخْرًا وَتَقَبَّلْهَا مِنِّي كَمَا تَقَبَّلْتَهَا مِنْ عَبْدِكَ دَاوُدَ. قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: قَالَ لِي جَدُّكَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَقَرَأَ النَّبِيُّ ﷺ سَجْدَةً ثُمَّ سَجَدَ. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَسَمِعْتُهُ وَهُوَ يَقُولُ مِثْلَ مَا أَخْبَرَهُ الرَّجُلُ مِنْ قَوْلِ الشَّجَرَةِ .

(اسناده حسن) سلسلة الأحاديث الصحيحة (٢٧١٠) تخريج مشكاة المصابيح (١٠٣٦)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا آیا ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس اور اس نے عرض کی کہ یا رسول اللہ میں اپنے تئیں رات کو خواب میں دیکھا کہ میں نماز پڑھتا ہوں ایک درخت کے پیچھے اور میں نے سجدہ کیا تو درخت نے بھی میرے سجدہ کے ساتھ سجدہ کیا۔اور میں نے سنا کہ وہ کہتا تھا اللهم سے عبدك داؤد تک۔یعنی یا اللہ لکھ میرے لیے اس کا ثواب اور مٹا مجھ سے اس کے سبب سے بوجھ یعنی گناہوں کا اور جمع کر رکھ اس کا ثواب میرے لیے اپنے نزدیک اور قبول کر اس کو مجھ سے جیسا کہ قبول کیا تو نے اپنے بندے داؤد سے کہا ابن جریج نے کہ کہا مجھ سے تمہارے دادا یعنی عبیداللہ نے اور یہ خطاب کیا انہوں نے حسنؓ سے کہ کہا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے پھر پڑھی رسول اللہ ﷺ نے آیت سجدہ کی اور سجدہ کیا کہا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے پس سنا میں نے ان کو کہ پڑھتے تھے اس دعا کو جس کی خبر دی تھی اس نے مرد اور کہا تھا قول درخت کا۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے۔نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور اس بارے میں ابو سعیدؓ سے بھی روایت ہے۔

❀❀❀❀

(۳۴۲۵) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُوْلُ فِيْ سُجُوْدِ الْقُرْآنِ بِاللَّيْلِ : ((سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ خَلَقَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ بِحَوْلِهِ وَقُوَّتِهِ)). (اسناده صحيح) تخريج المشكاة (۱۰۳۵)

ترجمہ: روایت ہے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے کہ نبی ﷺ رات کو سجدہ تلاوت میں پڑھتے تھے سجد وجھی سے آخر تک۔ یعنی سجدہ کیا میرے منہ نے اس کو جس نے بنایا منہ کو اور چہرے اس کے کان اور آنکھیں اپنے حول وقوت سے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ صحیح ہے۔

مترجم: ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی یہ روایت دار قطنی اور حاکم بیہقی نے بھی روایت کی ہے۔ اور ابن سکن نے اس کو صحیح کہا ہے اور اس کے آخر میں یہ بھی زیادہ ہے کہ دعائے مذکور تین بار پڑھتے اور حاکم نے یہ بھی زیادہ کیا ہے فتبارك الله احسن الخالقين۔ اور بیہقی نے خلقه کے بعد صوره بھی زیادہ کیا ہے اور حدیث درخت کی جو اوپر مذکور ہوئی اس کو حاکم اور ابن حبان نے بھی روایت کیا ہے۔ اور اس کی اسناد میں حسن بن محمد بن عبید اللہ بن ابی یزید ہے۔ اور عقیلی نے کہا ہے کہ وہ مجہول ہے اور دونوں حدیثیں دال ہیں کہ سجود تلاوت میں کچھ پڑھنا مسنون ہے۔ اور جتنی احادیث سجود تلاوت میں آئی ہیں سب قاطبۃً دلالت کرتی ہیں کہ اس کے ساجد کو وضو ضرور نہیں اور سجدہ تلاوت بے وضو بھی روا ہے اور آنحضرت ﷺ کے ساتھ تلاوت کے وقت جو ہوتا تھا بے تکلف سجدہ کرتا تھا اور کسی روایت میں مذکور نہیں کہ آپؐ نے وضو کا حکم فرمایا ہو اور یہ بھی بعید ہے کہ ہر وقت سب کے سب حاضرین مجلس باوضو ہوا کریں اور مشرکوں نے بھی آپؐ کے ساتھ سجدہ کیا ہیں حالانکہ وہ نجس ہیں اور وضو کے قابل نہیں۔ اور بخاریؒ نے روایت کیا ہے کہ سجدہ نہ کرے آدمی مگر وہ طاہر ہو تو تطبیق ان دونوں میں اس طرح ہے کہ مراد طہارت سے طہارت کبریٰ ہے یعنی جنابت نہ ہو۔ یا مراد اس سے یہ ہے کہ وضو بہتر ہے اور بے وضو بھی جائز ہے باعتبار ضرورت کے اور جیسے وضو کی ضرورت احادیث سے نہیں سمجھی جاتی ہے ویسی ہی طہارت ثیاب اور مکان کی بھی مفہوم نہیں ہوتی اور ستر عورت اور استقبال جب ممکن ہو تو بعضوں نے کہا ضرور ہے اتفاقاً۔ اور فتح الباری میں ہے کہ جواز سجدہ تلاوت بغیر وضو کے اس میں ابن عمر رضی اللہ عنہما کے موافق کوئی نہیں مگر شعبی کہ روایت کیا ہے ابن شیبہ نے اس سے بسند صحیح اور روایت کیا گیا ہے ابی عبدالرحمٰن سلمی سے بھی کہ وہ سجدہ کی آیت پڑھتے اور بے وضو سجدہ کرتے غیر قبلہ کی طرف اور اگر راہ میں ہوتے تو سر سے اشارہ کرتے اور اہل بیت میں ابن عمر رضی اللہ عنہما کی موافقت بے وضو سجدہ کرنے میں ابو طالب اور منصور باللہ نے بھی کی ہے۔ اور مروی ہے بعض صحابہ رضی اللہ عنہم سے کہ وہ مکروہ رکھتے تھے سجدہ تلاوت کو اوقات مکروہہ میں اور ظاہر یہ ہے کہ مکروہ نہیں اس لیے کہ سجدۂ تلاوت نماز نہیں اور کراہیت مخصوص بہ نماز ہے۔ كذا في نيل الاوطار۔

❀❀❀❀

٣٤۔ بَابُ : مَا يَقُولُ إِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ

باب : اس بیان میں کہ گھر سے نکلتے وقت کیا کہے

(٣٤٢٦) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَنْ قَالَ يَعْنِي إِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ: بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ يُقَالُ لَهُ: كُفِيتَ وَوُقِيتَ وَتَنَحّٰى عَنْهُ الشَّيْطَانُ)).

(اسناده صحيح) تخريج المشكاة (٢٤٤٣ ـ التحقيق الثانى) التعليق الرغيب ٢/٢٦٤ ـ تخريج الكلم الطيب (٥٨/٤٩)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جو کہے گھر سے نکلتے وقت بسم الله توكلت على الله لا حول ولا قوة الا بالله کہا جاتا ہے اس سے کفایت کیا گیا اور بچایا گیا تو شر سے اور دور ہو جاتا ہے اس سے شیطان اور معنی اس کے یہ ہیں کہ شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے بھروسہ کیا میں نے اللہ پر، گناہ سے بچنے کی طاقت اور نیکی بجالانے کی قوت کسی کو نہیں ہے مگر اللہ کے ساتھ۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔ صحیح ہے غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے۔

٣٥۔ بَابٌ مِنْهُ

دوسرا اسی بیان میں

(٣٤٢٧) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ قَالَ: ((بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ نَزِلَّ أَوْ نَضِلَّ، أَوْ نَظْلِمَ، أَوْ نُظْلَمَ أَوْ نَجْهَلَ أَوْ يُجْهَلَ عَلَيْنَا)).

(اسناده صحيح) تخريج الكلم الطيب (٥٩) تخريج مشكاة المصابيح (٢٤٤٢).

ترجمہ: روایت ہے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی ﷺ جب گھر سے نکلتے تو بسم اللہ سے آخر تک۔ پڑھتے۔ یعنی شروع کرتا ہوں میں اللہ کے نام سے بھروسا کرتا ہوں اللہ پر یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تجھ سے اس سے کہ پھسل جاؤں یا راہ بھول جاؤں یا ظلم کروں کسی پر یا مجھ پر کوئی ظلم کرے یا جہالت کروں میں کسی پر یا مجھ پر کوئی جہالت کرے۔

٣٦۔ بَابُ : مَا يَقُولُ إِذَا دَخَلَ السُّوقَ

بازار میں داخل ہوتے وقت پڑھنے کی دعا کا بیان

(٣٤٢٨) عَنْ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((مَنْ دَخَلَ السُّوقَ فَقَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ أَلْفَ أَلْفِ حَسَنَةٍ وَمَحَى عَنْهُ أَلْفَ أَلْفِ سَيِّئَةٍ وَّرَفَعَ لَهُ أَلْفَ أَلْفِ دَرَجَةٍ)). (اسناده حسن) تخريج الأحاديث المختارة (١٧٦۔ ١٧٨) التعليق الرغيب (٤/٣) تخريج الكلم الطيب (٢٢٩) ((احاديث البيوع))

ترجمہ: روایت ہے حضرت عمرؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو بازار میں داخل ہوا اور لا الہ الا اللہ سے قدیر تک پڑھے۔ اس کے لیے دس لاکھ نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور دس لاکھ برائیاں مٹائی جاتی ہیں اور دس لاکھ درجے بلند کیے جاتے ہیں۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے۔ اور روایت کیا ہے اس کو عمرو بن دینار نے جو خزانچی تھے زبیر کے گھر کے سالم بن عبداللہ سے مانند اسی روایت کے۔ چنانچہ روایت کی ہم سے احمد بن عبدۃ الضبی نے انہوں نے حماد بن زید سے اور معتمر بن سلیمان سے دونوں نے کہا روایت کی ہم سے عمرو بن دینار نے اور وہ زبیر کے گھر کے خزانچی تھے انہوں نے سالم سے انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے سالم کے دادا سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو کہے بازار جاتے لا الہ الا اللہ سے قدیر تک۔ یعنی جیسا اوپر مذکور ہوا لکھی جاتی ہیں اس کے لیے دس لاکھ نیکیاں اور مٹائی جاتی ہیں اس کے لیے دس لاکھ برائیاں اور بنایا جاتا ہے اس کے لیے ایک گھر جنت میں۔

❀❀❀❀

(٣٤٢٩) عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ قَالَ فِي السُّوقِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ أَلْفَ أَلْفِ حَسَنَةٍ وَمَحَى عَنْهُ أَلْفَ أَلْفِ سَيِّئَةٍ وَبَنَى لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ)). (حسن: انظر ما قبله)

ترجمہ: سالم بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے روایت ہے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے سالم کے دادا سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص بازار میں جاتے ہوئے یہ کلمات پڑھے لا إلٰه الا اللّٰه.... سے "شيءٍ قدير" تک۔ تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے دس لاکھ نیکیاں لکھ دیتا ہے اور اس کی دس لاکھ برائیاں مٹا دیتا ہے اور اس کے لئے جنت میں ایک گھر بنا دیتا ہے۔

مَا جَاءَ مَا يَقُولُ الْعَبْدُ إِذَا مَرِضَ

جب بندہ بیمار ہوتو کیادعا پڑھے

(۳۴۳۰) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّهُمَا شَهِدَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ، صَدَّقَهُ رَبُّهُ وَقَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنَا وَأَنَا أَكْبَرُ، وَإِذَا قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ، قَالَ، يَقُولُ اللّٰهُ: لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنَا وَأَنَا وَحْدِي، وَإِذَا قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ قَالَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنَا وَحْدِي لَا شَرِيكَ لِي وَإِذَا قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، قَالَ اللّٰهُ: لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنَا لِيَ الْمُلْكُ وَلِيَ الْحَمْدُ، وَإِذَا قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ، قَالَ اللّٰهُ: لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنَا وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِي)). وَكَانَ يَقُولُ: ((مَنْ قَالَهَا فِي مَرَضِهِ ثُمَّ مَاتَ لَمْ تَطْعَمْهُ النَّارُ)).

(اسناده صحيح) التعليق الرغيب (۴/۱۶۵) سلسلة الأحاديث الصحيحة (۱۳۹۰).

ترجمہ: روایت ہے ابوسعیدؓ وابو ہریرہؓ سے دونوں نے گواہی دی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو کہتا ہے لا اله الا الله والله اكبر تصدیق کرتا ہے اس کی اللہ تعالیٰ اور فرماتا ہے نہیں کوئی معبود سوا میرے اور میں ہی بڑا ہوں اور جب کہتا ہے لا اله الا الله وحده فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کوئی معبود نہیں مگر میں اور میں اکیلا ہوں اور جب کہتا ہے لا اله الا الله وحده لا شريك له فرماتا ہے اللہ تعالیٰ نہیں کوئی معبود مگر میں اور میں اکیلا ہوں۔ کوئی شریک نہیں میرا اور جب کہتا ہے لا اله الا الله له الملك وله الحمد فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کوئی معبود نہیں مگر میں میرا ملک ہے اور مجھی کو ہے سب تعریف اور جب کہتا ہے وہ لا اله الا الله ولا حول ولا قوة الا بالله فرماتا ہے اللہ تعالیٰ نہیں کوئی معبود مگر میں اور نہیں طاقت گناہ سے بچنے کی اور نیکی کرنے کی مگر میری ہی طرف سے اور فرماتے تھے کہ جو ان کلمات کو بیماری میں کہے اور پھر مر جائے اس کو آگ نہ کھائے گی۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔ اور روایت کی یہ شعبہ نے ابو اسحاق رضی اللہ عنہ سے انہوں نے ایک اعرابی مسلم سے انہوں نے ابو ہریرہؓ اور ابوسعیدؓ سے مانند اسی روایت کے معنوں میں۔ اور مرفوع نہ کیا اس کو شعبہ نے روایت کی ہم سے یہ محمد بن بشار نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے محمد بن جعفر نے انہوں نے شعبہ سے۔

❀❀❀❀

۳۷۔ بَابُ : مَا جَاءَ مَا يَقُولُ إِذَا رَأَى مُبْتَلًى

اس بیان میں کہ جب کسی مصیبت زدہ کو دیکھے تو کیا کہے

(۳۴۳۱) عَنْ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((مَنْ رَأَى صَاحِبَ بَلَاءٍ فَقَالَ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي عَافَانِي مِمَّا

ابْتَلاكَ بِهٖ وَفَضَّلَنِيْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيْلًا، إِلَّا عُوفِيَ مِنْ ذٰلِكَ الْبَلَاءِ كَائِنًا مَا كَانَ مَا عَاشَ)). [اسنادہ حسن] سلسلة الأحاديث الصحيحة (٦٠٢) الروض النضير (١٠٦١)

ترجمہ: روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو دیکھے کسی کو بلاء میں اور کہے الحمد للہ سے تفضیلاً تک۔ یعنی سب تعریف اللہ کو ہے جس نے بچایا مجھ کو اس بلا سے جس میں مبتلا کیا تجھ کو اور فضیلت دی مجھ کو اپنی اکثر مخلوقات پر، تو بچایا جائے گا وہ اس بلا سے جو بلا ہو جب تک زندہ رہے گا۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔ اور اس بارے میں ابو ہریرہؓ اور عمرو بن دینار سے جو خزانچی ہیں آل زبیر کے اور وہ ایک شیخ ہیں بصری اور حدیث میں وہ کچھ قوی نہیں اور منفرد ہوئے ہیں وہ اکثر روایتوں میں جو روایت کی ہیں انہوں نے سالم بن عبداللہ بن عمر سے۔ اور روایت کی ابو جعفر محمد بن علی نے کہ انہوں نے کہا جب کوئی کسی کو سخت بدنی وغیرہ تکلیف میں دیکھے تو دل میں اس تکلیف سے پناہ مانگے اور اس تکلیف زدہ کو نہ سنائے۔ روایت کی ہم سے ابو جعفر سمنانی نے اور کئی لوگوں نے کہا انہوں نے روایت کی ہم سے مطرف بن عبداللہ مدینی نے انہوں نے عبداللہ بن عمر عمری سے انہوں نے سہل بن ابی صالح سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جو دیکھے کسی کو گرفتار بلاء اور کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ عَافَانِيْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهٖ وَفَضَّلَنِيْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيْلًا اس کو وہ بلا کبھی نہ پہنچے گی۔ یہ حدیث حسن ہے۔ غریب ہے اس سند سے۔

❀❀❀❀

(٣٤٣٢) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ: قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ رَأٰى مُبْتَلًى فَقَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ عَافَانِيْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهٖ وَفَضَّلَنِيْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيْلًا، لَمْ يُصِبْهُ ذٰلِكَ الْبَلَاءُ)).
(اسنادہ صحیح) سلسلة الأحاديث الصحيحة (٢٧٣٧)

ترجمہ: گزر چکا ہے۔

❀❀❀❀

٣٨۔ بَابٌ: مَا يَقُوْلُ إِذَا قَامَ مِنْ مَّجْلِسِهٖ

مجلس سے اٹھتے وقت کی دعا

(٣٤٣٣) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ: قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ جَلَسَ فِيْ مَجْلِسٍ فَكَثُرَ فِيْهِ لَغَطُهٗ، فَقَالَ قَبْلَ أَنْ يَقُوْمَ مِنْ مَجْلِسِهٖ ذٰلِكَ: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ، أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوْبُ إِلَيْكَ إِلَّا غُفِرَ لَهٗ مَا كَانَ فِيْ مَجْلِسِهٖ ذٰلِكَ)). (اسنادہ صحیح) تخريج المشكاة (٢٤٣٣)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جو کسی مجلس میں بیٹھے اور بہت غلو اور بیہودہ باتیں کرے پھر اٹھنے سے پہلے سبحانك سے اتوب اليك تک کہے۔ یعنی پاک ہے تو اے اللہ اور سب تعریف تجھی کو ہے گواہی دیتا ہوں میں کہ کوئی معبود نہیں سوا تیرے۔ مغفرت مانگتا ہوں میں تجھ سے اور توبہ کرتا ہوں تیرے آگے۔ تو بخشی جاتی ہیں اس کی باتیں جو اس مجلس میں کہیں۔

فائدہ: اس باب میں ابوبرزہ اور ام المومنین عائشہ الصدیقہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ صحیح ہے غریب ہے اس سند سے۔ نہیں جانتے ہم اس کو سہیل کی روایت سے مگر اسی سند سے۔

❀❀❀❀

(٣٤٣٤) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : كَانَ تُعَدُّ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي الْمَجْلِسِ الْوَاحِدِ مِائَةُ مَرَّةٍ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَقُوْمَ: ((رَبِّ اغْفِرْلِيْ وَتُبْ عَلَيَّ إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُوْرُ)).

(اسناده صحيح) سلسلة الأحاديث الصحيحة (٥٥٦) صحيح أبي داود (١٣٥٧)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ گنا جاتا تھا ہر مجلس میں رسول اللہ ﷺ کے کہ سو سو بار فرماتے تھے قبل اٹھنے کے رب اغفرلی سے آخر تک۔ یعنی اے رب میرے بخش دے مجھ کو تحقیق تو ہے توبہ قبول کرنے والا اور بخشنے والا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ صحیح ہے غریب ہے۔

مترجم: اس حدیث میں بڑی ترغیب اور تحریض ہے استغفار اور توبہ پر کہ نبی ﷺ معصوم جن کو اللہ تعالیٰ نے گناہوں سے بچایا بھی تھا اور اگلی پچھلی خطاؤں کو معاف بھی فرمایا تھا جب وہ ہر مجلس میں سو سو بار استغفار فرماتے تھے تو ہم گرفتار ذنوب پر عیوب لوگوں کو تو زیادہ اس کی ضرورت ہے۔

❀❀❀❀

بَابُ : مَا جَاءَ مَا يَقُوْلُ عِنْدَ الْكَرْبِ

پریشانی کے وقت کی دعا کا بیان

(٣٤٣٥) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَدْعُوْ عِنْدَ الْكَرْبِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْحَكِيْمُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ .

(اسناده صحيح) الروض النضير (٦٧٩)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ شدت غم کے وقت یہ دعا کرتے لا الہ الا اللہ سے آخر تک۔ یعنی کوئی

معبود برحق نہیں سوا اللہ کے اور وہ بردبار ہے حکمت والا کوئی معبود برحق نہیں مگر اللہ وہ صاحب ہے بڑے تخت کا کوئی معبود برحق نہیں مگر اللہ وہ پالنے والا ہے آسمانوں کا اور زمین کا اور مالک ہے بڑے تخت کا۔

فائدہ : روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے ان سے ابن عدی نے ان سے قتادہ نے ان سے ابوالعالیہ نے ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے انہوں نے نبی ﷺ سے مثل روایت مذکور کے۔ اور اس باب میں علی رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے ﷺ یہ حدیث حسن ہے۔ صحیح ہے۔

مترجم: واقع میں چونکہ اس دعا میں اللہ تعالیٰ کی توحید اور اس کا صاحب عرش ہونا اور عام ہونا اس کی پرورش کا آسمان وزمین میں مذکور ہے اس لیے موحدان عرشی دماغوں کا غم کھولنے کے لیے یہ اکسیر اعظم ہے اگرچہ جهميه لهيه کو اس سے کچھ بہرہ نہ ہوا اور اس میں صاف اشارہ ہوتا ہے اس کی ذات مقدس کے عرش پر ہونے کی طرف۔

❀❀❀❀

(٣٤٣٦) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ : : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا أَهَمَّهُ الْأَمْرُ رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ: ((سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ)) وَإِذَا اجْتَهَدَ فِي الدُّعَاءِ قَالَ : ((يَاحَيُّ يَاقَيُّومُ)) .

(ضعيف جدا) تخريج الكلم الطيب (١١٩/٧٧) (اس میں ابراہیم بن الفضل متروک ہے)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ نبی ﷺ کو جب کسی امر کا فکر سخت ہوتا تو اپنا سر آسمان کی طرف اٹھاتے اور فرماتے سبحان الله العظيم یعنی پاک ہے اللہ بڑائی والا اور جب کوشش کرتے دعا میں فرماتے یا حی یا قیوم یعنی اے زندہ سب کے تھامنے والے۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے۔

مترجم: حقیقت میں حی و قیوم دونوں نام مبارک ایسے پیارے ہیں اور اس قدر روح کو ان سے راحت اور لذت حاصل ہوتی ہے کہ سبحان اللہ تقریر و تحریر سے خارج ہے۔ اور اس فقیر حقیر کو اللہ تعالیٰ نے ان ناموں کی برکات سے ایک حصہ عنایت فرمایا ہے اور حقیقت میں یہ دونوں صفتیں ایسی ہیں کہ تمام عالم کا قیام اور حیات انہیں سے وابستہ ہے اگر ایک لحظہ وہ اپنی قیومیت کا اظہار نہ کرے تو سارا جہان کتم عدم میں فوراً چلا جائے اور اگر ان کی حیات کو جو اس کی حیات کاملہ کی ظل ہیں ایک لمحہ ان سے روک لے تو ساری ذوی الارواح میں سے ایک بھی زندہ نظر نہ آئے۔

❀❀❀❀
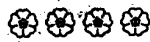
٤٠ـ بَابُ : مَا جَآءَ مَا يَقُولُ إِذَا نَزَلَ مَنْزِلًا

اس بیان میں کہ جب کسی جگہ اترے تو کیا دعا پڑھے

(٣٤٣٧) عَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ الْحَكِيمِ السُّلَمِيَّةِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ : ((مَنْ نَزَلَ مَنْزِلًا ثُمَّ قَالَ: أَعُوذُ

بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّمَا خَلَقَ لَمْ يَضُرَّهُ شَيْءٌ حَتّٰى يَرْتَحِلَ مِنْ مَنْزِلِهِ ذٰلِكَ))۔

(اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے خولہ رضی اللہ عنہا سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو اترے کسی منزل میں اور کہے أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّمَا خَلَقَ یعنی پناہ میں آتا ہوں میں اللہ کے پورے کلموں کی مخلوق کے فساد سے تو ضرر نہ پہنچائے گی اس کو کوئی چیز یہاں تک کہ کوچ کرے اس منزل سے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ غریب ہے صحیح ہے۔ اور روایت کی مالک بن انسؓ نے یہی حدیث کہ پہنچی ان کو یہی روایت یعقوب بن اشج سے سوذکر کی انہوں نے حدیث اس کی مثل۔ اور مروی ہوئی ہے یہ ابن عجلان سے کہ انہوں نے بھی روایت کی یعقوب بن عبداللہ بن اشج سے اور انہوں نے اس میں کہا کہ روایت ہے سعید بن مسیّب سے وہ روایت کرتے ہیں خولہ رضی اللہ عنہا سے اور حدیث لیث کی یعنی جس سند سے اوپر مذکور ہوئی زیادہ صحیح ہے ابن عجلان کی روایت سے۔

❀❀❀❀

٤١۔ بَابُ: مَا يَقُوْلُ إِذَا خَرَجَ مُسَافِرًا

اس بیان میں کہ سفر میں جاتے وقت کیا دعا پڑھے

(٣٤٣٨) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ: قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا سَافَرَ فَرَكِبَ رَاحِلَتَهُ قَالَ بِإِصْبَعِهِ وَمَدَّ شُعْبَةُ إِصْبَعَهُ قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيْفَةُ فِي الْأَهْلِ، اَللّٰهُمَّ أَصْحِبْنَا بِنُصْحِكَ وَاقْلِبْنَا بِذِمَّةٍ، اَللّٰهُمَّ ازْوِلَنَا الْأَرْضَ وَهَوِّنْ عَلَيْنَا السَّفَرَ، اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ))۔ (اسناده صحيح) صحيح أبي داود (٢٣٣٩)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر کرتے اور سوار ہوتے اپنی سواری پر اشارہ فرماتے اپنی انگلی سے یعنی آسمان کی طرف۔ اور دراز کی شعبہ نے اپنی انگلی اور فرماتے اللھم سے آخر تک۔ یعنی یا اللہ تو رفیق ہے سفر میں اور تو خلیفہ ہے گھر میں یا اللہ ساتھ رہ میرے اپنی خیر خواہی سے اور لوٹا مجھ کو اپنے ذمہ میں یا اللہ لپیٹ دے ہمارے لیے زمین کو یعنی چھوٹا کردے اور مسافت کو اور آسان کردے ہم پر سفر کو یا اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں تجھ سے سفر کی مشقت سے اور غمگین اور نامراد لوٹنے سے۔

فائدہ: روایت کی ہم سے سوید بن نصر نے انہوں نے عبداللہ بن مبارک سے انہوں نے شعبہ سے اسی اسناد سے مانند اس کے معنوں میں۔ یہ حدیث حسن ہے۔ غریب ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے نہیں جانتے ہم اس کو مگر روایت سے ابن عدی کی کہ وہ شعبہ سے روایت کرتے ہیں۔

(۳۴۳۹) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا سَافَرَ يَقُولُ : ((أَللّٰهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيْفَةُ فِي الْأَهْلِ، اَللّٰهُمَّ اصْحَبْنَا فِيْ سَفَرِنَا وَاخْلُفْنَا فِي أَهْلِنَا. اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُبِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ، وَمِنَ الْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْرِ وَمِنْ دَعْوَةِ الْمَظْلُوْمِ وَمِنْ سُوءِ الْمَنْظَرِ فِي الْأَهْلِ وَالْمَالِ)). [اسناده صحيح] صحيح أبي داود (۲۳۳۸)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ جب سفر کرتے فرماتے اللھم سے آخر تک۔ یعنی یا اللہ تو رفیق ہے سفر میں اور خلیفہ ہے گھر میں یا اللہ تو رفیق رہ ہمارا ہمارے سفر میں اور خلیفہ رہ تو ہمارے گھر میں یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تجھ سے سفر کی مشقتوں سے اور رنجیدہ محروم ونامراد لوٹنے سے اور حور سے بعد کور کے اور بددعا سے مظلوم کی اور برائی دیکھنے سے اپنے اہل اور مال میں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ صحیح ہے۔ اور مروی ہے کہ حور بعد الکور کی جگہ بعد الکون بھی۔ اور معنی اس کے یہ ہیں کہ پناہ مانگتا ہوں میں ایمان سے کفر کی طرف لوٹنے سے یا طاعت سے معصیت کی طرف لوٹنے سے غرض یہ ہے کہ رجوع کرنا خیر سے شر کی طرف مراد ہے۔

❀❀❀❀

٤٢۔ بَابُ : مَا يَقُوْلُ إِذَا رَجَعَ مِنْ سَفَرِهٖ

اس بیان میں کہ سفر سے واپسی کیا کہے

(۳۴۴۰) عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ قَالَ : ((آئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ)). (اسناده صحيح) صحيح ابى داؤد تحت الحديث (۲۳۳۹)

ترجمہ: روایت ہے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ جب سفر سے آتے فرماتے آيِبُوْنَ سے آخر تک۔ اور معنی اس کے یہ ہیں کہ ہم لوٹنے والے ہیں یعنی سفر سے سلامتی کے ساتھ اور توبہ کرنے والے ہیں عبادت کرنے والے اپنے رب کی تعریف کرنے والے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ صحیح ہے اور روایت کی ثوری نے یہی حدیث ابواسحاق سے انہوں براءؓ سے۔ اور نہیں ذکر کیا اس میں ربیع بن براء کا۔ اور روایت کی شعبہ زیادہ صحیح ہے اور اس بارے میں ابن عمر اور جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔

❀❀❀❀

بَابٌ مِنْهُ

اسی بیان میں

(۳۴۴۱) عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَنَظَرَ إِلَى جُدْرَانِ الْمَدِيْنَةِ أَوْضَعَ رَاحِلَتَهُ، وَإِنْ كَانَ عَلَى دَابَّةٍ حَرَّكَهَا مِنْ حُبِّهَا . (اسناده صحیح)

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ جب سفر سے آتے اور مدینہ کی دیواروں کو دیکھتے دوڑاتے اپنی اونٹنی اور اگر کسی اور سواری پر ہوتے تو اس کو بھی جلدی چلاتے مدینہ کی محبت سے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

❀❀❀❀

۴۳۔ بَابُ: مَا يَقُوْلُ إِذَا وَدَّعَ إِنْسَانًا

اس بیان میں کہ کسی کو رخصت کرتے وقت کیا کہے

(۳۴۴۲) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا وَدَّعَ رَجُلًا أَخَذَ بِيَدِهِ فَلَا يَدَعُهَا حَتَّى يَكُوْنَ الرَّجُلُ هُوَ يَدَعُ يَدَ النَّبِيِّ ﷺ وَيَقُوْلُ: ((أَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِيْنَكَ وَأَمَانَتَكَ وَآخِرَ عَمَلِكَ)).

(اسناده صحيح) سلسلة الأحاديث الصحيحة ١٦ و ٢٤٨٥۔ الكلم الطيب (١٦٩/١٢٢ التحقيق الثانی)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی کو رخصت کرتے اس کا ہاتھ پکڑتے اور نہ چھوڑتے آپ یہاں تک کہ چھوڑ دیتا وہ ہاتھ آپ کا اور فرماتے استودع سے آخر تک۔ یعنی امین کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کو تیرے دین ایمان اور آخر اعمال کا۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے اس سند سے اور مروی ہوئی ہے اور سند سے بھی ابن عمر رضی اللہ عنہما سے۔

❀❀❀❀

(۳۴۴۳) عَنْ سَالِمٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ لِلرَّجُلِ إِذَا أَرَادَ سَفَرًا أَنْ: ادْنُ مِنِّيْ أُوَدِّعْكَ كَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُوَدِّعُنَا فَيَقُوْلُ: ((أَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِيْنَكَ وَأَمَانَتَكَ وَخَوَاتِيْمَ عَمَلِكَ)).(اسناده صحیح) [المصدر نفسه]

ترجمہ: روایت ہے سالم سے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ جب کسی کو رخصت کرتے فرماتے میرے نزدیک آئیں تجھے رخصت کروں جیسے رسول اللہ ﷺ ہم کو رخصت کرتے تھے پھر استودع سے آخر تک۔ پڑھتے اور معنی اس کے اوپر گزرے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ صحیح ہے غریب ہے اس وجہ سے روایت سے سالم بن عبداللہ کی۔

٤٤۔ بَابٌ مِنْهُ

اسی بیان میں

(٣٤٤٤) عَنْ أَنَسٍ قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّىْ أُرِيْدُ سَفَرًا فَزَوِّدْنِيْ، قَالَ : ((**زَوَّدَكَ اللّٰهُ التَّقْوٰى**)). قَالَ : زِدْنِيْ، قَالَ : ((**وَغَفَرَ ذَنْبَكَ**)). قَالَ : زِدْنِيْ بِأَبِيْ أَنْتَ وَأُمِّيْ، قَالَ : ((**وَيَسَّرَ لَكَ الْخَيْرَ حَيْثُ مَا كُنْتَ**)) . (حسن صحيح) تخريج الكلم الطيب (١٧٠ ـ التحقيق الثانى)

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آیا ایک مرد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کی کہ یارسول اللہ میں سفر کو جاتا ہوں سو مجھے توشہ دیجیے آپؐ نے فرمایا توشہ دے تجھ کو اللہ تعالیٰ تقویٰ کا' عرض کی اور کچھ زیادہ کیجیے آپؐ نے فرمایا بخش دے اللہ تعالیٰ گناہ تیرے۔ عرض کی اور کچھ زیادہ کیجیے میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں فرمایا آسان کرے تیرے لیے خیر کو جہاں تو ہو۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔ غریب ہے۔

❀❀❀❀

٤٥۔ بَابٌ مِنْهُ

اسی بیان میں

(٣٤٤٥) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ: : أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنِّيْ أُرِيْدُ أَنْ أُسَافِرَ فَأَوْصِنِيْ قَالَ : ((**عَلَيْكَ بِتَقْوَى اللّٰهِ، وَالتَّكْبِيْرِ عَلٰى كُلِّ شَرَفٍ**)). فَلَمَّا أَنْ وَلَّى الرَّجُلُ قَالَ : ((**اَللّٰهُمَّ أَطْوِلَهُ، الْبُعْدَوَ هَوِّنْ عَلَيْهِ السَّفَرَ**)). (اسناده حسن) التعليق على صحيح ابن خزيمة (٢٥٦١) سلسلة الأحاديث الصحيحة (١٧٣٠)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ ایک شخص آیا اور عرض کی یارسول اللہ! میں سفر کا ارادہ رکھتا ہوں کچھ وصیت فرمائیے آپؐ نے فرمایا تجھے اللہ سے ڈرنا ضرور ہے اور تکبیر کہنا ہر بلندی پر' پھر جب وہ چلا آپؐ نے فرمایا اللہ لپیٹ دے اس کے لیے زمین کی دوری اور آسان کر دے اس پر سفر۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔

❀❀❀❀

٤٦۔ بَابٌ : مَا جَاءَ مَا يَقُوْلُ إِذَا رَكِبَ دَابَّةً

اس بیان میں کہ جب سواری پر سوار ہو تو کیا دعا پڑھے

(٣٤٤٦) عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيْعَةَ قَالَ : شَهِدْتُ عَلِيًّا أُتِيَ بِدَابَّةٍ لِيَرْكَبَهَا فَلَمَّا وَضَعَ رِجْلَهُ فِي الرِّكَابِ قَالَ: بِسْمِ

اللّٰهِ ثَلَاثًا، فَلَمَّا اسْتَوٰی عَلٰی ظَهْرِهَا قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ. ثُمَّ قَالَ: ﴿ **سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَلَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ وَإِنَّا إِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ** ﴾ ثُمَّ قَالَ: ((**اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ**))۔ ثَلَاثًا وَاللّٰهُ أَكْبَرُ۔ ثَلَاثًا۔ سُبْحَانَكَ إِنِّیْ قَدْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْلِیْ فَإِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ. ثُمَّ ضَحِكَ، فَقُلْتُ مِنْ أَیِّ شَیْءٍ ضَحِكْتَ يَاأَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ؟ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ صَنَعَ كَمَا صَنَعْتُ ثُمَّ ضَحِكَ فَقُلْتُ: مِنْ أَیِّ شَیْءٍ ضَحِكْتَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((**إِنَّ رَبَّكَ لَيَعْجَبُ مِنْ عَبْدِهٖ إِذَا قَالَ رَبِّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ إِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ غَيْرُكَ**)).

(اسناده صحيح) تخريج الكلم الطيب (١٢٦/١٧٢) صحيح أبي داود (٢٣٤٢) .

ترجمہ: روایت ہے علی بن ربیعہ سے کہ حاضر ہوا میں حضرت علیؓ کے پاس اوران کی سواری لائے تھے تا کہ وہ سوار ہوں پھر جب پیر رکاب میں رکھا بسم اللہ کہا پھر جب اس کی پیٹھ پر چڑھ گئے الحمد للہ کہا پھر سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَلَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ وَإِنَّا إِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ پڑھا یعنی پاک ہے وہ اللہ جس نے ہمارے کام میں لگایا اس کو اور ہم اس کو دبا نہ سکتے تھے اور ہم اپنے رب کی طرف لوٹنے والے ہیں پھر الحمد للہ تین بار کہا اور اللہ اکبر تین بار کہا پھر کہا سُبْحَانَكَ إِنِّیْ قَدْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْلِیْ فَإِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ یعنی پاک تو اے اللہ بے شک میں نے ظلم کیا اپنی جان پر سو بخش دے مجھ کو کہ نہیں بخشا کوئی گناہوں کو مگر تو۔ پھر ہنسے حضرت علیؓ اور میں نے کہا آپ کیوں ہنسے اے امیر المؤمنین فرمایا انہوں نے کہ دیکھا میں نے رسول اللہ ﷺ کو کہ انہوں نے ایسا ہی کیا جیسے میں نے کیا پھر ہنسے سو میں نے عرض کی کہ کیوں ہنسے آپ یارسول اللہ! فرمایا بے شک تیرا رب پسند کرتا ہے اپنے بندے سے جب وہ کہتا ہے اے رب میرے بخش دے میرے گناہ بے شک کوئی نہیں بخشا گناہ سوا تیرے۔

فائدہ: اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(٣٤٤٧) **عَنِ ابْنِ عُمَرَ:** أَنَّ النَّبِیَّ ﷺ كَانَ إِذَا سَافَرَ فَرَكِبَ رَاحِلَتَهٗ كَبَّرَ ثَلَاثًا وَقَالَ: **سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَلَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ وَإِنَّا إِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ** ﴾ ثُمَّ يَقُوْلُ: ((**اَللّٰهُمَّ إِنِّیْ أَسْأَلُكَ فِیْ سَفَرِیْ هٰذَا مِنَ الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰى، اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا الْمَسِيْرَ وَأَطْوِعَنَّا بُعْدَ الْأَرْضِ، اَللّٰهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ، وَالْخَلِيْفَةُ فِی الْأَهْلِ، اَللّٰهُمَّ أَصْحِبْنَا فِیْ سَفَرِنَا وَاخْلُفْنَا فِیْ أَهْلِنَا**))، وَكَانَ يَقُوْلُ إِذَا رَجَعَ إِلٰى أَهْلِهٖ: ((**آئِبُوْنَ إِنْشَاءَ اللّٰهُ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ**)).

(اسناده صحيح) صحيح أبي داود (٢٣٣٩)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ جب سفر کرتے اور اپنی سواری پر سوار ہوتے اللہ اکبر کہتے تین بار اور سُبْحَانَ الَّذِیْ سے مُنْقَلِبُوْنَ تک کہتے یعنی ایک بار پھر اللھم سے فی اھلنا تک پڑھتے۔ یعنی یا اللہ میں مانگتا ہوں تجھ سے اس سفر میں نیکی اور تقویٰ اور وہ عمل جو تو پسند کرے یا اللہ آسان کر ہمارے اوپر چلنا اور لپیٹ دے ہمارے لیے زمین کی مسافت کو یا اللہ تو رفیق ہے سفر میں اور خلیفہ ہے گھر میں یا اللہ تو ہمارے ساتھ رہ سفر میں اور خلیفہ رہ گھر میں اور جب گھر آتے فرماتے ہم لوٹنے والے ہیں اگر اللہ نے چاہا تو توبہ کرنے والے اپنے رب کی تعریف کرنے والے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔

٤٧۔ بَابُ : مَا ذُكِرَ فِيْ دَعْوَةِ الْمُسَافِرِ

مسافر کی دعا مقبول ہونے کے بیان میں

(٣٤٤٨) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ: قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((ثَلَاثُ دَعَوَاتٍ مُسْتَجَابَاتٌ: دَعْوَةُ الْمُظْلُوْمِ، وَدَعْوَةُ الْمُسَافِرِ، وَدَعْوَةُ الْوَالِدِ عَلٰى وَلَدِهٖ)). (اسناده حسن) سلسلة الأحاديث الصحيحة (٥٩٨، ١٧٩٧)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: تین شخصوں کی دعائیں مقبول ہیں ایک مظلوم دوسرے مسافر تیرے باپ کی دعا لڑکوں کے لیے۔

فائدہ: روایت کی ہم سے علی نے انہوں نے اسماعیل بن ابراہیم سے انہوں نے ہشام دستوائی سے انہوں نے یحییٰ سے اسی اسناد سے مانند اس کی اور زیادہ کیا اس میں میں مستجابات لا شك فيهن یعنی تین دعائیں مقبول ہیں ان میں شک نہیں۔ اور یہ حدیث حسن ہے۔ اور ابو جعفر وہی ہیں جن سے یحییٰ بن ابی کثیر نے روایت کی۔ اور وہ ابو جعفر ہیں مؤذن کہلاتے ہیں اور ان کا نام ہم نہیں جانتے۔

❁❁❁❁

٤٨۔ بَابُ : مَا يَقُوْلُ إِذَا هَاجَتِ الرِّيْحُ

آندھی کے وقت پڑھنے کی دعا کے بیان میں

(٣٤٤٩) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا رَأَى الرِّيْحَ قَالَ : ((اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِهَا وَخَيْرِ مَا فِيْهَا وَخَيْرِ مَا أُرْسِلَتْ بِهٖ، وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّمَا فِيْهَا وَشَرِّمَا أُرْسِلَتْ بِهٖ)).

(اسناده صحيح) سلسلة الأحاديث الصحيحة (٢٧٥٧)

ترجمہ: روایت ہے ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی ﷺ جب ہوا چلتی یہ دعا پڑھتے اللھم سے آخر تک۔ یعنی یا اللہ میں تجھ سے مانگتا ہوں خیر اس کی اور جو خیر اس میں رکھی گئی ہے اور جو اس کے ساتھ بھیجی گئی ہے اور پناہ مانگتا ہوں اس کے شر سے اور جو شر اس میں رکھا گیا ہے او جو شر اس کے ساتھ بھیجا گیا ہے۔

فائدہ: اور اس بارے میں ابی بن کعبؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

❀❀❀❀

٤٩۔ بَابُ: مَا يَقُولُ إِذَا سَمِعَ الرَّعْدَ

اس بیان میں کہ جب بادل کی گرج سنے تو کیا دعا پڑھے

(٣٤٥٠) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا سَمِعَ صَوْتَ الرَّعْدِ وَالصَّوَاعِقِ قَالَ: ((**اَللّٰهُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ وَلَا تُهْلِكْنَا بِعَذَابِكَ وَعَافِنَا قَبْلَ ذٰلِكَ**)). (اسناده ضعيف) سلسلة الأحاديث الضعيفة (١٠٤٢ـ الكلم الطيب ١٥٨/١١١) اس میں ابومطر راوی مجہول ہیں (ذہبی میزان میں کہتے ہیں: لايدرى من هو)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ ﷺ جب سنتے تھے آواز گرج اور کڑک کی فرماتے اللھم سے آخر تک۔ یعنی یا اللہ نہ مار ہم کو اپنے غضب سے اور نہ ہلاک کر ہم کو اپنے عذاب سے اور بخش دے قبل اس کے۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے۔

❀❀❀❀

٥٠۔ بَابُ: مَا يَقُولُ عِنْدَ رُؤْيَةِ الْهِلَالِ

چاند دیکھنے کی دعا کے بیان میں

(٣٤٥١) عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِاللّٰهِ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا رَأَى الْهِلَالَ قَالَ: ((**اَللّٰهُمَّ أَهِلَّهُ عَلَيْنَا بِالْيُمْنِ وَالْإِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْإِسْلَامِ، رَبِّي وَرَبُّكَ اللّٰهُ**)).

(اسناده صحيح) سلسلة الأحاديث الصحيحة (١٨١٦) الكلم الطيب (١١٤/٦١)

ترجمہ: روایت ہے طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ جب چاند دیکھتے اللھم سے آخر تک۔ پڑھتے۔ یعنی یا اللہ مبارک کر ہم پر اس چاند کو ساتھ برکت‘ ایمان کے‘ سلامتی اور اسلام کے رب میرا اور تیرا اللہ ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ غریب ہے۔

❀❀❀❀

٥١۔ بَابٌ : مَا يَقُوْلُ عِنْدَ الْغَضَبِ

غصہ کے وقت کیا کہے

(٣٤٥٢) عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ: اسْتَبَّ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ حَتّٰى عُرِفَ الْغَضَبُ فِيْ وَجْهِ أَحَدِهِمَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((إِنِّيْ لَأَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ غَضَبُهُ أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ)).

(اسناده صحيح) الروض النضير (٦٣٥)

ترجمہ: روایت ہے معاذؓ سے کہا دو شخص آپس میں سخت وسست کہنے لگے نبی ﷺ کے پاس یہاں تک کہ معلوم ہونے لگا غصہ ایک کے چہرہ پر سو فرمایا آپؐ نے میں ایک کلمہ جانتا ہوں اگر یہ کہے تو غصہ جاتا رہے وہ أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ہے یعنی پناہ مانگتا ہوں میں شیطان راندے ہوئے سے۔

فائدہ: اس بارے میں سلیمان بن صرد سے بھی روایت ہے۔ روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے عبدالرحمٰن سے انہوں نے سفیان سے مانند اس کی اور یہ حدیث مرسل ہے اس لیے کہ عبدالرحمٰن بن لیلیٰ نے نہیں سنا معاذ سے اور معاذ نے انتقال کیا۔ عمر بن خطاب کی خلافت میں اور وہ عمر خطاب جب شہید ہوئے تو عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ چھ برس کے تھے۔ ایسی ہی روایت کی شعبہ نے حکم سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے۔ اور روایت کی ہے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے اور دیکھا ہے ان کو اور عبدالرحمٰن کی کنیت ابوعیسیٰ ہے۔ اور ابولیلیٰ یعنی ان کے باپ کا نام یسار ہے۔ اور روایت کی گئی ہے عبدالرحمٰن سے کہ انہوں نے کہا دیکھا میں نے ایک سو بیس صحابہ کو انصار سے رضوان اللہ علیہم اجمعین۔

٥٢۔ بَابٌ : مَا يَقُوْلُ إِذَا رَاٰى رُؤْيَا يَكْرَهُهَا

اس بیان میں کہ جب کوئی برا خواب دیکھے تو کیا کہے

(٣٤٥٣) عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ : ((إِذَا رَأَى أَحَدُكُمُ الرُّؤْيَا يُحِبُّهَا فَإِنَّمَا هِيَ مِنَ اللّٰهِ فَلْيَحْمَدِ اللّٰهَ عَلَيْهَا وَلْيُحَدِّثْ بِمَارَأَى، وَإِذَا رَاٰى غَيْرَ ذٰلِكَ مِمَّا يَكْرَهُهُ فَإِنَّمَا هِيَ مِنَ الشَّيْطٰنِ فَلْيَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّهَا وَلَا يَذْكُرْهَا لِأَحَدٍ فَإِنَّمَا لَا تَضُرُّهُ)).

(اسناده صحيح) التعليق الرغيب : ٢/٢٦٢. صحيح الجامع (٥٤٩ و ٥٥٠)

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید خدریؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ سے سنا انہوں نے کہ فرماتے تھے جب دیکھے کوئی تم میں خواب میں جو دوست رکھتا ہے سو وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے پھر تعریف کرے اللہ کی اور لوگوں سے بیان کرے جو دیکھا ہو اور جو دیکھے

اس کے سوا ایسی چیز جس کو برا جانتا ہے تو وہ شیطان کی طرف سے ہے پس پناہ مانگے اس کے شر سے اور کسی سے ذکر نہ کرے اس کا کہ وہ اس کو کچھ ضرر نہیں پہنچائے گا۔

فائدہ : اس بارے میں ابوقتادہؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث غریب ہے حسن ہے صحیح ہے اس سند سے۔ اور ابن الہاد کا نام یزید بن عبداللہ بن اسامہ بن ہاد مدینی ہے اور وہ ثقہ ہیں اہل حدیث کے نزدیک۔ روایت کی ہے ان سے امام مالک نے اور بہت لوگوں نے۔

❀❀❀❀

۵۳۔ بَابُ : مَا يَقُوْلُ إِذَا رَأَى الْبَاكُوْرَةَ مِنَ الثَّمَرِ

اس بیان میں کہ جب کوئی نیا پھل دیکھے تو کیا کہے

(۳۴۵۴) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ: قَالَ : كَانَ النَّاسُ إِذَا رَأَوْا أَوَّلَ الثَّمَرِ جَاءُ وْا بِهِ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَإِذَا أَخَذَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((**اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ ثِمَارِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِيْ مَدِيْنَتِنَا، وَبَارِكْ لَنَا فِيْ صَاعِنَا وَمُدِّنَا، اَللّٰهُمَّ إِنَّ إِبْرٰهِيْمَ عَبْدُكَ وَخَلِيْلُكَ، وَنَبِيُّكَ، وَإِنِّيْ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ وَإِنَّهُ دَعَاكَ لِمَكَّةَ وَأَنَا أَدْعُوْكَ لِلْمَدِيْنَةِ بِمِثْلِ مَا دَعَاكَ بِهِ لِمَكَّةَ، وَمِثْلَهُ مَعَهُ**)). قَالَ : ثُمَّ يَدْعُوْ أَصْغَرَ وَلِيْدٍ يَرَاهُ فَيُعْطِيْهُ ذٰلِكَ الثَّمَرَ . (اسناده صحيح) الروض النضير (٤٣٦) مختصر الشمائل المحمدية (١١٠)۔

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہا انہوں نے کہ لوگ جب پہلا پھل دیکھتے تو رسول اللہ ﷺ کے پاس لاتے پھر جب آپ لیتے فرماتے اَللّٰهُمَّ سے ومثله معه تک۔ یعنی یا اللہ برکت دے ہمارے لیے ہمارے پھلوں میں اور برکت دے ہمارے شہر میں اور برکت دے ہمارے صاع اور مد میں یا اللہ ابراہیم جو تیرا بندہ اور دوست اور نبی تھا اس نے دعا کی مکہ کے لیے اور میں کہ تیرا بندہ ہوں اور نبی ہوں تجھ سے دعا کرتا ہوں مدینہ کے لیے مثل اس کے کہ دعا کی انہوں نے مکہ کے لیے اور برابر اس کے اور بھی اس کے ساتھ۔ پھر بلاتے جس چھوٹے لڑکے کو دیکھتے اور وہ پھل اسے عنایت فرماتے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔ صحیح ہے۔

❀❀❀❀

۵۴۔ بَابُ : مَا يَقُوْلُ إِذَا أَكَلَ طَعَامًا

اس بیان میں کہ جب کھانا کھائے تو کیا کہے

(۳۴۵۵) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَنَا وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ عَلَى مَيْمُوْنَةَ فَجَاءَتْنَا بِإِنَاءٍ مِنْ لَبَنٍ فَشَرِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَأَنَا عَنْ يَمِيْنِهِ وَخَالِدٌ عَنْ شِمَالِهِ فَقَالَ لِيْ : ((**الشَّرْبَةُ لَكَ فَإِنْ شِئْتَ**

آثَرْتَ بِهَا خَالِدًا)) فَقُلْتُ: مَا كُنْتُ أُوثِرُ عَلَى سُؤْرِكَ أَحَدًا، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ أَطْعَمَهُ اللّٰهُ طَعَامًا فَلْيَقُلْ: اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيهِ وَأَطْعِمْنَا خَيْرًا مِنْهُ، وَمَنْ سَقَاهُ اللّٰهُ لَبَنًا فَلْيَقُلْ: اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيهِ وَزِدْنَا مِنْهُ)). وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَيْسَ شَيْءٌ يُجْزِئُ مَكَانَ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ غَيْرَ اللَّبَنِ)). (اسناده حسن) تخريج المشكاة (٤٢٨٣ ـ التحقيق الثانى) سلسلة الأحاديث الصحيحة (٢٣٢٠)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ داخل ہوا میں اور خالد بن ولید رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں تو لائیں وہ ایک برتن دودھ کا اور پیا اس میں سے رسول اللہ ﷺ نے اور میں آپ ؐ کے داہنے اور خالد بائیں تھے تو مجھ سے فرمایا کہ حق پینے کا تو تیرا ہے مگر تو چاہے تو مقدم کر اپنے اوپر خالد کو میں نے عرض کی کہ میں مقدم نہ کروں گا آپ ؐ کے جھوٹے پر کسی کو پھر فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس کو اللہ تعالیٰ کچھ کھلائے تو کہے اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيهِ وَأَطْعِمْنَا خَيْرًا مِنْهُ یعنی اللہ برکت دے ہم کو اس میں اور کھلا ہم کو اس سے اچھا، اور جس کو اللہ تعالیٰ دودھ پلائے تو چاہیے کہ کہے "**اللهم بارك لنا فيه وزدنا منه**" یعنی یا اللہ برکت دے ہم کو بھی اور فرمایا آپ ؐ نے کہ کوئی شے ایسی نہیں کہ جو کھانے اور پینے دونوں کو کافی ہو سوا دودھ کے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ اور روایت کی بعض نے یہ حدیث علی بن زید سے کہا انہوں نے روایت کی ہے عمر بن حرملہ سے اور بعض نے کہا عمرو بن حرملہ اور وہ صحیح نہیں۔

مترجم: اس حدیث سے کئی باتیں معلوم ہوئیں۔ اول یہ کہ کھانے پینے کی چیزیں اصحاب آپ پر تقدیم نہ کرتے تھے اور یہی لازم ہے مسلمان کو اپنے صلحاء اور علماء کے ساتھ یہی آداب رکھیں۔ دوسری یہ کہ پینے کے بعد داہنی طرف سے دور کریں کہ داہنی جانب مقدم ہے بائیں پر۔ تیسری یہ کہ جھوٹا رسول پاک ﷺ کا چونکہ برکات دینی کا سبب اعظم تھا اس لیے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس میں ایثار نہ کیا معلوم ہوا کہ امور دینیہ میں ایثار اولیٰ نہیں جیسے صف اول کسی پر ایثار کرنا۔ چوتھی دعا تمام کھانوں کی۔ پانچویں دعا دودھ کی۔ چھٹی یہ امر معلوم ہوا کہ دودھ سے بہتر دنیا میں کوئی شے نہیں کہ آپ ؐ نے اس میں یہ دعا نہ کی کہ اس سے بہتر دے بلکہ یوں کہا کہ اسی کو زیادہ دے اور کوئی شی طعام و شراب کے قائم مقام سوا اس کے نہیں۔

❀❀❀❀

٥٥ ـ بَابُ: مَا يَقُولُ إِذَا فَرَغَ مِنَ الطَّعَامِ

اس بیان میں کہ جب کھانے سے فارغ ہوئے تو کیا دعا پڑھے

(٣٤٥٦) عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا رُفِعَتِ الْمَائِدَةُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ يَقُولُ: ((الْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا

كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ غَيْرَ مُوَدَّعٍ وَلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبَّنَا)). (اسناده صحيح) مختصر الشمائل (١٦٤)

ترجمہ: روایت ہے ابوامامہؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ کے آگے سے جب دستر خوان اٹھاتے تھے تو آپؐ فرماتے الحمد للہ سے آخر تک۔ یعنی سب تعریف ہے واسطے اللہ کے بہت تعریف پاک برکت والی کہ نہیں بیزار ہم اس سے اور نہیں بے پرواہ ہم اس سے اے رب ہمارے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔ صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(٣٤٥٧) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَكَلَ أَوْشَرِبَ قَالَ : ((**أَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِينَ**)). (اسناده صعيف) تخريج الكلم الطيب (١٨٨) مختصر الشمائل المحمديه (١٦٣)

(اس میں ابوسعید مجھول اور حجاج بن ارطاۃ ضعیف ہے)۔

ترجمہ: روایت ہے ابوسعیدؓ سے کہا انہوں نے کہ تھے نبی ﷺ جب کھاتے یا پیتے، فرماتے الحمد للہ سے آخر تک۔ یعنی سب تعریف ہے اس اللہ کو جس نے کھلایا اور پلایا ہم کو اور بنایا ہم کو مسلمان۔

❀❀❀❀

(٣٤٥٨) عَنْ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَنْ أَكَلَ طَعَامًا فَقَالَ: **أَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَطْعَمَنِي هٰذَا وَرَزَقَنِيهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّي وَلَا قُوَّةٍ** غُفِرَلَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ)).

(أسناده حسن) ارواء الغليل (١٩٨٩) التعليق الرغيب (٣/ ١٠٠) تخريج الكلم الطيب (١٨٧)

ترجمہ: روایت ہے معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس نے کھایا کچھ کھانا پھر کہا الحمد للہ سے ولا قوۃ تک۔ یعنی سب تعریف اس اللہ کو ہے جس نے کھلایا مجھ کو یہ کھانا اور عنایت فرمایا بغیر میرے حول اور قوۃ کے بخشے جائیں گے اس کے اگلے گناہ۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔ غریب ہے اور ابو مرحوم کا نام عبدالرحیم بن میمون ہے۔

❀❀❀❀
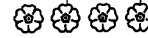
٥٦۔ بَابُ : مَا يَقُولُ إِذَا سَمِعَ نَهِيقَ الْحِمَارِ

اس بیان میں کہ جب گدھے کی آواز سنے تو کیا دعا پڑھے

(٣٤٥٩) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : ((إِذَا سَمِعْتُمْ صِيَاحَ الدِّيَكَةِ فَاسْأَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهِ فَإِنَّهَا رَأَتْ مَلَكًا، وَإِذَا سَمِعْتُمْ نَهِيقَ الْحِمَارِ فَتَعَوَّذُوا بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ فَإِنَّهُ رَأَى شَيْطَانًا)).

(اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب سنو تم آواز مرغ کی تو اللہ سے اس کا فضل مانگو اس لیے کہ اس نے دیکھا ہے فرشتے کو اور جب سنو تم آواز گدھے کی تو پناہ مانگو شیطان سے کہ اس نے دیکھا ہے شیطان کو۔

❀❀❀❀

٥٧۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِيُ فَضُلِ التَّسُبِيحِ وَالتَّكْبِيرِ وَالتَّهُلِيلِ وَالتَّحُمِيدِ

تسبیح اور تکبیر اور تہلیل اور تحمید کی فضیلت کے بیان میں

(٣٤٦٠) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَا عَلَى الْأَرْضِ أَحَدٌ يَقُوْلُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ إِلَّا كُفِّرَتْ عَنْهُ خَطَايَاهُ وَلَوْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ)).

(اسناده حسن) التعليق الرغيب (٢/٢٤٩)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن عمروؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: کوئی زمین پر ایسا نہیں کہ لا الہ الا اللہ سے باللہ تک کہے مگر یہ کہ کفارہ ہو جاتا ہے اس کے چھوٹے گناہوں کا اگرچہ دریا کے کف کے برابر ہوں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ غریب ہے۔ اور روایت کی شعبہ نے یہی حدیث ابوبلج سے اسی سند سے مانند اس کے مگر مرفوع نہیں کیا اس کو۔ ابوبلج کا نام یحییٰ ہے اور وہ بیٹے ہیں ابوسلیم کے اور بعض نے ابن سلیم کہا ہے۔ روایت کی محمد بن بشار نے انہوں نے ابن عدی سے انہوں نے حاتم سے انہوں نے ابوبلج سے انہوں نے عمرو بن میمون سے انہوں نے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے۔ روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے ابوبلج سے مانند اس کی اور مرفوع نہیں کیا انہوں نے اس کو۔

❀❀❀❀

(٣٤٦١) عَنْ أَبِيْ مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ : كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ غَزَاةٍ فَلَمَّا قَفَلْنَا أَشْرَفْنَا عَلَى الْمَدِيْنَةِ فَكَبَّرَ النَّاسُ تَكْبِيْرَةً وَرَفَعُوْا بِهَا أَصْوَاتَهُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِأَصَمَّ وَلَا غَائِبٍ هُوَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ رُءُوْسِ رِحَالِكُمْ))، ثُمَّ قَالَ : ((يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ قَيْسٍ! اَلَا أُعَلِّمُكَ كَنْزًا مِنْ كُنُوْزِ الْجَنَّةِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ)) . (اسناده صحيح) الروض النضير (١٠٤١) صحيح أبي داود (١٣٦٥)

ترجمہ: روایت ہے ابوموسیٰ اشعریؓ سے کہا ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے ایک غزوہ میں پھر جب پھرے ہم اور قریب پہنچے مدینہ کے تکبیر کہی لوگوں نے اور بلند آواز کی اپنی اس کے ساتھ۔ سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ بے شک رب میرا بہرہ نہیں ہے اور نہ غائب ہے بلکہ وہ تمہارے درمیان ہے اور لوگوں کی سواریوں میں ہے یعنی ایسا حاضر ہے جیسا کوئی لوگوں کے درمیان موجود ہو پھر فرمایا اے عبداللہ بیٹے قیس کے کیا نہ بتلاؤں میں تجھ کو ایک خزانہ جنت کے خزانوں سے کہ وہ لا حول

ولا قوة الا بالله ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔صحیح ہے۔اور ابوعثمان نہدی کا نام عبدالرحمٰن بن مل اور ابونعامہ کا نام عمرو ہے اور وہ بیٹے ہیں عیسیٰ کے اور مراد تمہارے درمیان اور لوگوں کی سواریوں میں ہونے سے یہ ہے کہ علم اور قدرت اس کی ہر جگہ ہے یعنی یہ مراد نہیں کہ ذات مقدس اس کی ہر جگہ موجود ہے جیسا کہ جہمیہ اور لہبیہ کا عقیدہ فاسد ہے۔

❀❀❀❀

۵۸۔ باب: فی ان غراس الجنة: سبحان الله الحمد لله......

جنت کی کاشت کاری سبحان اللہ، الحمدللہ...... ہے

(۳۴۶۲) عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((لَقِيتُ إِبْرٰهِيمَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي فَقَالَ يَامُحَمَّدُ: أَقْرِئْ أُمَّتَكَ مِنِّي السَّلَامَ وَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ الْجَنَّةَ طَيِّبَةُ التُّرْبَةِ عَذْبَةُ الْمَاءِ، وَإِنَّهَا قِيعَانٌ، وَأَنَّ غِرَاسَهَا سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ)). (اسناده حسن) التعليق الرغيب: ٢/٢٤٥۔ ٢٥٦۔ الكلم الطيب (٦/١٥) سلسلة الأحاديث الصحيحة (١٠٦)

ترجمہ: روایت ہے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ملے مجھ سے ابراہیم علیہ السلام شب معراج میں اور کہا اے محمد تم اپنی امت کو میرا اسلام کہو اور خبر دو ان کو کہ جنت کی زمین بہت اچھی ہے پانی بہت میٹھا ہے اور وہ خالی ہے اور درخت لگانا اس کا سبحان اللہ سے آخر تک۔کہنا ہے۔

فائدہ: اس باب میں ابوایوب رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔یہ حدیث حسن ہے۔غریب ہے اس سند سے ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت سے۔

❀❀❀❀

(۳۴۶۳) عَنْ سَعْدٍ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِجُلَسَائِهِ : ((أَيَعْجِزُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَكْسِبَ أَلْفَ حَسَنَةٍ))؟ فَسَأَلَهُ سَائِلٌ مِنْ جُلَسَائِهِ كَيْفَ يَكْسِبُ أَحَدُنَا أَلْفَ حَسَنَةٍ؟ قَالَ : ((يُسَبِّحُ أَحَدُكُمْ مِائَةَ تَسْبِيحَةٍ تُكْتَبُ لَهُ أَلْفُ حَسَنَةٍ وَتُحَطُّ عَنْهُ أَلْفُ سَيِّئَةٍ)). (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے سعد رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اپنے ہم نشینوں کو کیا تھکتا ہے ایک تم میں کا اس سے کہ کمائے ہزار نیکیاں یعنی ہر روز تو ایک شخص نے پوچھا ان میں سے کیونکر کمائے کوئی ہم میں کا ہزار نیکیاں فرمایا سبحان اللہ کہے سو بار کہ لکھی جائیں اس کے لیے ہزار نیکیاں اور اتاری جائیں اس سے ہزار برائیاں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔صحیح ہے۔

❀❀❀❀

٥٩۔ بَابٌ: فی فضائل: ((سبحان الله وبحمده ......))

سبحان اللہ وبحمدہ کے فضائل

(٣٤٦٤) عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ غُرِسَتْ لَهُ نَخْلَةٌ فِي الْجَنَّةِ)). (اسناده صحيح) الروض النضير (٢٤٣) سلسلة الأحاديث الصحيحة (٦٤)

ترجمہ: روایت ہے جابرؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو کہتا ہے **سبحان الله العظيم وبحمده** اس کے لیے ایک درخت لگایا جاتا ہے جنت میں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔غریب ہے صحیح ہے۔نہیں جانتے ہم اس کو مگر ابی الزبیر کی روایت سے کہ وہ جابرؓ سے روایت کرتے ہیں۔روایت کی ہم سے محمد بن رافع نے انہوں نے مؤمل سے انہوں نے حماد بن سلمہ سے انہوں نے ابی الزبیر سے انہوں نے جابرؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپؐ نے جس نے کہا **سبحان الله العظيم وبحمده** لگایا جاتا ہے اس کے لیے ایک درخت جنت میں۔یہ حدیث حسن ہے۔غریب ہے۔

❀❀❀❀

(٣٤٦٥) عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((مَنْ قَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ، غُرِسَتْ لَهُ نَخْلَةٌ فِي الْجَنَّةِ)). (اسناده صحيح) [انظرماقبلة]

ترجمہ: روایت ہے جابرؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو کہتا ہے **سبحان الله العظيم وبحمده** اس کے لیے ایک درخت لگایا جاتا ہے جنت میں۔

❀❀❀❀

(٣٤٦٦) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ مِائَةَ مَرَّةٍ غُفِرَتْ لَهُ ذُنُوبُهُ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ)). (اسناده صحيح) تخريج الكلم الطيب۔ التحقيق الثانى)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرۃؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے کہا **سبحان الله وبحمده** سو بار بخشے جائیں گے اس کے گناہ اگرچہ کف دریا کے برابر ہوں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔صحیح ہے غریب ہے۔

❀❀❀❀

(٣٤٦٧) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((كَلِمَتَانِ خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ، ثَقِيلَتَانِ فِي

الْمِيزَانِ، حَبِيبَتَانِ إِلَى الرَّحْمٰنِ: سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيمِ، سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ)). (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دو کلمے ہیں کہ ہلکے ہیں زبان پر بھاری ہیں میزان پر پیارے ہیں رحمٰن کو سبحان الله العظيم اور سبحان الله وبحمده۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ صحیح ہے غریب ہے۔

❀❀❀❀

(٣٤٦٨) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ فِي يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ كَانَ لَهُ عِدْلَ عَشْرِ رِقَابٍ، وَكُتِبَتْ لَهُ مِائَةُ حَسَنَةٍ وَمُحِيَتْ عَنْهُ مِائَةُ سَيِّئَةٍ وَكَانَ لَهُ حِرْزًا مِنَ الشَّيْطٰنِ يَوْمَهُ ذٰلِكَ حَتّٰى يُمْسِيَ وَلَمْ يَأْتِ أَحَدٌ بِأَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِهِ إِلَّا أَحَدٌ عَمِلَ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ)) وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ((مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ مِائَةَ مَرَّةٍ حُطَّتْ خَطَايَاهُ وَإِنْ كَانَتْ أَكْثَرَ مِنْ زَبَدِ الْبَحْرِ)). (اسناده صحيح) دون قوله: "يحي ويميت" الكلم الطيب: ص /٢٦۔ التحقيق الثانى.

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے کہا لا اله الا الله سے قدیر تک۔ ہر روز سو بار اس کو ثواب ہوگا دس غلام آزاد کرنے کا اور لکھی جائیں گی اس کے لیے سو نیکیاں اور مٹائی جائیں گی اس کے لیے سو برائیاں اور ایک پناہ ہوگی اس کے لیے شیطان سے اس دن شام تک اور آخرت میں کوئی اس سے اچھے عمل نہ لائے گا مگر جو اس سے زیادہ یہی عمل کرتا ہوگا۔ اور اسی اسناد سے مروی ہے نبی ﷺ سے کہ آپؐ نے فرمایا جو کہے سبحان الله وبحمده سو بار مٹائے جاتے ہیں اس کے گناہ اگرچہ کف دریا سے بھی زیادہ ہوں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ صحیح ہے۔

❀❀❀❀

٦٠۔ باب: في ذكر: سبحان الله وبحمده مائة مرة

سو مرتبہ سبحان اللہ وبحمدہ کا ذکر کرنا

(٣٤٦٩) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ وَحِينَ يُمْسِي سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ مِائَةَ مَرَّةٍ لَمْ يَأْتِ أَحَدٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِأَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِهِ إِلَّا أَحَدٌ قَالَ مِثْلَ مَا قَالَ أَوْ زَادَ عَلَيْهِ)).

(اسناده صحيح) التعليق الرغيب: (١/ ٢٢٦)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ جو کہے صبح کو اور شام کو سبحان الله وبحمده سو بار نہ لائے قیامت کے دن عمل نیک کوئی اس سے افضل مگر جو برابر کہا کرے یا اس سے زیادہ۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ صحیح ہے غریب ہے۔

❀❀❀❀

(٣٤٧٠) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ لِأَصْحَابِهِ ((قُوْلُوْا سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ مِائَةَ مَرَّةٍ مَنْ قَالَ مَرَّةً كُتِبَتْ لَهُ عَشْرًا، وَمَنْ قَالَهَا عَشْرًا كُتِبَتْ لَهُ مِائَةً، وَمَنْ قَالَهَا مِائَةً كُتِبَتْ لَهُ أَلْفًا، وَمَنْ زَادَ زَادَهُ اللّٰهُ، وَمَنِ اسْتَغْفَرَ اللّٰهُ غَفَرَ لَهُ)).

ضعيف جداً۔ سلسلة الأحاديث الضعيفة (٤٠٦٧) (اس میں داود بن الزبرقان متروک ہے)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ایک دن اپنے صحابہ سے کہو تم سبحان الله وبحمده سو بار اور جس نے یہ کلمہ ایک بار کہا اس کے لیے دس نیکیاں لکھی جائیں گی اور جس نے اس کو دس بار کہا اس کے لیے سو نیکیاں لکھی جائیں گی اور جس نے سو بار کہا اس کے لیے ہزار نیکیاں لکھی جائیں گی اور جس نے زیادہ کہا اس کو اللہ تعالیٰ اس سے بھی زیادہ ثواب دے گا اور جو بخشش مانگے اللہ تعالیٰ سے اس کو بخش دے گا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ غریب ہے۔

❀❀❀❀

٦١۔ باب: في ثواب التسبيح والتحميد والتهليل والتكبير ......

تسبیح، تحمید، تہلیل اور تکبیر کا اجر و ثواب

(٣٤٧١) عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ سَبَّحَ اللّٰهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعَشِيِّ كَانَ كَمَنْ حَجَّ مِائَةَ مَرَّةٍ وَمَنْ حَمِدَ اللّٰهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعَشِيِّ كَانَ كَمَنْ حَمَلَ عَلٰى مِائَةِ فَرَسٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ)) أَوْقَالَ: ((غَزَامِائَةَ غَزْوَةٍ، وَمَنْ هَلَّلَ اللّٰهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعَشِيِّ كَانَ كَمَنْ أَعْتَقَ مِائَةَ رَقَبَةٍ مِنْ وَلَدِ إِسْمٰعِيْلَ، وَمَنْ كَبَّرَ اللّٰهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعَشِيِّ لَمْ يَأْتِ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ أَحَدٌ بِأَكْثَرَ مِمَّا أَتٰى إِلَّا مَنْ قَالَ مِثْلَ مَا قَالَ أَوْزَادَ عَلٰى مَا قَالَ)).

(منكر) الضعيفة (١٣١٥۔ تخريج المشكاة (٢٣١٢۔ التحقيق الثاني التعليق الرغيب ١/٢٢٩) ضعيف الجامع الصغير (٥٦١٩) (اس میں ضحاک بن حمرہ راوی ضعیف ہے)

ترجمہ: عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو کہے سبحان اللہ صبح کو اور سو بار شام کو تو گویا سو حج کیے اس نے اور جو الحمد للہ کہے سو بار صبح کو اور سو بار شام کو گویا سو گھوڑوں پر غازیوں کو سوار کیا اللہ کی راہ میں یا فرمایا کہ سو جہاد کیے اور جو لا الہ الا اللہ کہے سو بار صبح اور سو بار شام گویا آزاد کیے اس نے سو غلام اولاد اسماعیل علیہ السلام سے اور جو اللہ اکبر سو بار کہے صبح اور شام نہ لائے گا کوئی شخص نیک عمل یعنی قیامت میں اس سے زیادہ مگر جس نے اس سے زیادہ کہا یا اس کے برابر۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ غریب ہے۔ روایت کی ہم سے حسین بن اسود نے انہوں نے یحییٰ بن آدم سے انہوں نے حسن بن صالح سے انہوں نے ابو بشر سے انہوں نے زہری سے کہ کہا زہری نے ایک بار سبحان اللہ کہنا رمضان میں افضل ہے ہزار بار سے غیر رمضان میں۔

❀❀❀❀

(۳۴۷۲) عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ : تَسْبِيحَةٌ فِي رَمَضَانَ أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ تَسْبِيحَةٍ فِي غَيْرِهِ . (ضعيف الإسناد مقطوع)

ترجمہ: زہری سے روایت ہے کہتے ہیں ماہ رمضان میں ایک ایک بار سبحان اللہ کہنا غیر رمضان میں ہزار مرتبہ سبحان اللہ کہنے سے افضل ہے۔

❀❀❀❀

٦٢۔ بَابٌ: فى ثواب كلمة التوحيد التى فيها: ((الها واحدا أحدا صمدا))......

جس کلمہ توحید میں ((الها واحد صمدا......)) کے الفاظ ہوں اس کا اجر

(۳۴۷۳) عَنْ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ : ((مَنْ قَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ إِلٰهًا وَاحِدًا أَحَدًا صَمَدًا لَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَلَا وَلَدًا وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ، عَشْرَ مَرَّاتٍ كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ أَرْبَعِينَ أَلْفَ أَلْفِ حَسَنَةٍ)). (اسناده ضعيف) الضعيفة (۳۶۱۱) صفة الصلاة (۱۳۴۱) اس میں خلیل بن مرہ قوی نہیں نیز اس میں انقطاع بھی ہے۔

ترجمہ: روایت ہے تمیم داری سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو کہے اشهد سے کفواً احد تک دس (۱۰) بار لکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے چار کروڑ نیکیاں۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر اس سند سے۔ اور خلیل بن مرہ ایسے کچھ قوی نہیں محدثین کے نزدیک اور محمد بن اسماعیل بخاری نے کہا کہ وہ منکر الحدیث ہے۔

(٣٤٧٤) عَنْ أَبِي ذَرٍّ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((مَنْ قَالَ فِي دُبُرِ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَهُوَ ثَانٍ رِجْلَيْهِ قَبْلَ أَنْ يَتَكَلَّمَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، عَشْرَ مَرَّاتٍ كُتِبَتْ لَهُ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَمُحِيَ عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ وَرُفِعَ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ وَكَانَ يَوْمَهُ ذٰلِكَ كُلَّهُ فِي حِرْزٍ مِنْ كُلِّ مَكْرُوْهٍ وَحَرْسٍ مِنَ الشَّيْطَانِ وَلَمْ يَنْبَغِ لِذَنْبٍ أَنْ يُدْرِكَهُ فِي ذٰلِكَ الْيَوْمِ إِلَّا الشِّرْكُ بِاللّٰهِ)).

(اسناده ضعيف) التعليق الرغيب (١٦٦/١) (اس میں شہر بن حوشب راوی ضعیف ہے)

ترجمہ: روایت ہے ابوذر ؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو صبح کی نماز کے بعد کہے اور وہ اپنے پاؤں موڑے ہو یعنی دوزانو بیٹھا ہو جیسے نماز میں بیٹھا تھا دس بار لا اله الا الله سے قدیر تک۔ سے لکھی جائیں گی اس کے لیے دس نیکیاں اور مٹائی جائیں گی اس سے دس برائیاں اور بلند کئے جائیں گے اس کے دس (١٠) درجے اور اس دن محفوظ رہے گا وہ ہر برائی سے اور نگہبانی کی جائے گی اس کی شیطان سے اور ہلاک نہ کرے گا اس کو اس دن کوئی گناہ سوا شرک کے یعنی اگر شرک کرے گا تو ہلاک ہوگا اور گناہ معاف ہو جائیں گے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔ صحیح ہے غریب ہے۔

❀❀❀❀

بَابُ : مَا جَاءَ فِي جَامِعِ الدَّعَوَاتِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

جامع دعاؤں کے بیان میں

(٣٤٧٥) عَنْ بُرَيْدَةَ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ : سَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلًا يَدْعُوْ وَهُوَ يَقُوْلُ : اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْئَلُكَ بِأَنِّي أَشْهَدُ أَنَّكَ أَنْتَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْأَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ. قَالَ: فَقَالَ : ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ سَأَلَ اللّٰهَ بِاسْمِهِ الْأَعْظَمِ الَّذِي إِذَا دُعِيَ بِهِ أَجَابَ، وَإِذَا سُئِلَ بِهِ أَعْطٰى)) قَالَ زَيْدٌ: فَذَكَرْتُهُ لِزُهَيْرِ بْنِ مُعَاوِيَةَ بَعْدَ ذٰلِكَ بِسِنِيْنَ فَقَالَ : حَدَّثَنِي أَبُوْ إِسْحَاقَ عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ، قَالَ : زَيْدٌ ثُمَّ ذَكَرْتُهُ لِسُفْيَانَ فَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ. (اسناده صحيح) صفة الصلاة (١٣٤١)

ترجمہ: روایت ہے بریدہ اسلمی ؓ سے کہا انہوں نے کہ سنا رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو کہ وہ دعا کرتا تھا ان کلمات سے اللھم سے کفوًا احد تک۔ یعنی یا اللہ مانگتا ہوں میں تجھ سے اس وسیلہ سے کہ میں گواہ کرتا ہوں تجھ کو کہ کوئی معبود برحق نہیں سوا تیرے تو اکیلا ہے اور نرالا ہے ایسا کہ نہ جنا تو نے کسی کو اور نہ جنا تجھ کو کسی نے اور نہیں تیرا کوئی شریک ذات میں۔ کہا راوی نے کہ پھر فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: قسم ہے اس پروردگار کی کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے کہ اس نے مانگا اللہ تعالیٰ

سے اس کے اسم اعظم کے ساتھ کہ جب دعا کی جائے اس سے تو قبول کی جائے اور جب مانگا جائے اس کے وسیلہ سے تو عنایت کرے۔ کہا زید نے جو راوی حدیث ہیں کہ ذکر کی میں نے یہ حدیث زہیر بن معاویہ سے کئی برس کے بعد تو کہا انہوں نے کہ روایت کی مجھ سے ابواسحاق نے انہوں نے روایت کی مالک بن مغول سے۔ کہا زید نے پھر ذکر کیا میں نے اس کا سفیان سے تو انہوں نے بھی روایت کی مالک سے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔ غریب ہے۔ اور روایت کی شریک نے یہ حدیث ابواسحاق سے انہوں نے ابن بریدہ انہوں نے اپنے باپ سے۔ اور سنی ہے یہ روایت ابواسحاق نے مالک بن مغول سے۔

❁❁❁❁

٦٤۔ باب: في ايجاب الدعاء بتقديم الحمد والثناء والصلاة على النبي ﷺ قبله......

دعا میں سب سے پہلے حمد وثنا اور پھر نبی ﷺ پر درود پڑھنے سے دعا کا قبول ہونا

(٣٤٧٦) عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : ((اسْمُ اللّٰهِ الْأَعْظَمُ فِيْ هَاتَيْنِ الْآيَتَيْنِ ﴿ وَإِلٰهُكُمْ إِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَّا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ﴾ وَفَاتِحَةُ اٰلِ عِمْرَانَ ﴿ الٓمّٓ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ﴾)). (اسناده حسن) صحيح أبي داود (١٣٤٣) تخريج المشكاة (٢٢٩١ التحقيق الثاني)

ترجمہ: روایت ہے اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اسم اعظم ان دو آیتوں میں ہے ﴿وَإِلٰهُكُمْ إِلٰهٌ وَّاحِدٌ﴾ الآیۃ اور آل عمران کے شروع کی آیت ﴿الٓمّٓ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ﴾۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔ صحیح ہے۔

❁❁❁❁

(٣٤٧٧) عَنْ فُضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ : بَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَاعِدٌ إِذْ دَخَلَ رَجُلٌ فَصَلّٰى فَقَالَ : اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((عَجِلْتَ أَيُّهَا الْمُصَلِّيْ إِذَا صَلَّيْتَ فَقَعَدْتَّ فَاحْمَدِ اللّٰهَ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ وَصَلِّ عَلَيَّ ثُمَّ ادْعُهُ))، قَالَ : ثُمَّ صَلّٰى رَجُلٌ اٰخَرُ بَعْدَ ذٰلِكَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَصَلّٰى عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ : ((أَيُّهَا الْمُصَلِّيْ اُدْعُ تُجَبْ)).

(اسناده صحيح) صفة الصلاة . صحيح أبي داود (١٣٣١)

ترجمہ: روایت ہے فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ایک بار رسول اللہ ﷺ بیٹھے تھے ایک شخص آیا اور اس نے نماز پڑھی پھر کہا اللهم

اغفرلی وارحمنی یعنی یااللہ بخش مجھ کو اور رحم کر سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جلدی کی تو نے اے نمازی جب نماز پڑھ کر بیٹھے تو حمد کر اللہ کی جیسے اس کو لائق ہے اور درود بھیج مجھ پر پھر دعا کر اللہ سے۔ پھر نماز پڑھی دوسرے شخص نے اس کے بعد اور حمد کی اللہ تعالیٰ کی اور درود بھیجا رسول اللہ ﷺ پر سو فرمایا اس سے آپ نے اے نمازی دعا کر تیری دعا قبول ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ اور روایت کیا اس کو حیوۃ بن شریح نے ابو ہانی سے اور ابو ہانی کا نام حمید بن ہانی ہے اور ابو علی الجنبی کا نام عمرو بن مالک ہے۔

❀❀❀❀

(٣٤٧٨) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((اُدْعُوا اللّٰهَ وَأَنْتُمْ مُوْقِنُوْنَ بِالْإِجَابَةِ، وَاعْلَمُوْا أَنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَجِيْبُ دُعَاءً مِنْ قَلْبٍ غَافِلٍ لَاهٍ)). (حسن) الصحيحة (٥٩٦)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: دعا کرو اللہ سے اور تم کو یقین ہو قبول ہونے کا اور یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ قبول نہیں کرتا غافل اور کھیلتے ہوئے دل سے کچھ۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی روایت سے۔

❀❀❀❀
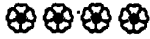
(٣٤٧٩) عَنْ فُضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ يَقُوْلُ: سَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلًا يَدْعُوْ فِيْ صَلَاتِهِ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((عَجِلَ هٰذَا)) ثُمَّ دَعَاهُ، فَقَالَ لَهُ أَوْلِغَيْرِهِ ((إِذَا صَلّٰى أَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِتَحْمِيْدِ اللّٰهِ وَالثَّنَاءِ عَلَيْهِ، ثُمَّ لِيُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ لِيَدْعُ بَعْدُ مَا شَاءَ)). (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے فضالہ بن عبیدؓ سے کہ انہوں کہا سنا نبی ﷺ نے ایک شخص کو کہ دعا کرتا تھا اپنی نماز کے بعد اور نہ درود پڑھا اس نے نبی ﷺ پر سو فرمایا نبی ﷺ نے جلدی کی اس نے پھر بلایا اس کو اور فرمایا اس سے یا اور کسی سے کہ جب نماز پڑھ چکے تو شروع کر اللہ کے حمد اور ثناء سے اور پھر درود بھیج نبی ﷺ پر پھر دعا کر جو چاہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ صحیح ہے۔

❀❀❀❀

٦٦۔ باب: دعاء: اللهم عافني في جسدي ......

دعا: اے اللہ! مجھے میرے جسم میں عافیت عطا فرما......

(٣٤٨٠) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : ((اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ جَسَدِيْ، وَعَافِنِيْ فِيْ بَصَرِيْ وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنِّيْ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ، سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ،

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ))۔ (ضعيف الاسناد) (حبیب بن ثابت کا عروہ سے سماع ثابت نہیں)

ترجمہ: روایت ہے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ تھے رسول اللہ ﷺ دعا کرتے ان لفظوں سے اَللّٰهُمَّ سے آخر تک۔ یعنی یا اللہ تندرستی دے میرے بدن میں اور عافیت دے میری آنکھ میں اور کردے میرا وارث مجھ سے کوئی معبود برحق نہیں ہے مگر اللہ حکمت والا بزرگ پاک ہے اور وہ پروردگار بڑے عرش کا اور سب تعریف اللہ کو ہے جو پالنے والا ہے عالموں کا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ غریب ہے۔ سنا میں نے محمد سے یعنی بخاریؒ سے کہ فرماتے تھے کہ حبیب بن ثابت کو سماع نہیں عروہ بن زبیر سے کچھ۔

❀❀❀❀

٦٧۔ بَابُ: الدعاء الذی علمه ﷺ فاطمة حين سألته الخادم ......

وہ دعا جو نبی ﷺ نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کو اس وقت سکھائی تھی جب انہوں نے آپ سے خادم کا مطالبہ کیا

(٣٤٨١) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ: قَالَ : جَاءَتْ فَاطِمَةُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ تَسْأَلُهُ خَادِمًا فَقَالَ لَهَا: قُوْلِيْ : ((اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ، رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ: مُنْزِلَ التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيْلِ وَالْقُرْاٰنِ، فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوٰى، أَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْءٍ أَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهٖ، أَنْتَ الْأَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُوْنَكَ شَيْءٌ، اقْضِ عَنِّي الدَّيْنَ وَأَغْنِنِيْ مِنَ الْفَقْرِ))۔ (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہا انہوں نے آئیں سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نبی ﷺ کے پاس کہ ایک خادم مانگیں، تو فرمایا ان سے آپؐ نے کہو تم اَللّٰهُمَّ سے آخر تک۔ یعنی یا اللہ پروردگار سات آسمانوں کے اور پروردگار بڑے عرش کے اے رب ہمارے اے رب ہر چیز کے اتارنے والے تورات اور انجیل اور قرآن کے چیرنے والے دانہ اور گٹھلی کے پناہ مانگتا ہوں میں تجھ سے ہر چیز کے فساد سے تو پکڑنے والا ہے ان کی چوٹی تو اول ہے تجھ سے پہلے کوئی چیز نہیں اور تو سب سے اوپر ہے تیرے اوپر کوئی نہیں اور تو پوشیدہ ہے نظروں سے کہ تجھ سے مخفی کوئی نہیں، ادا کردے میرا قرض اور بے پرواہ کردے مجھ کو محتاجی سے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ غریب ہے۔ اور ایسے ہی روایت کی بعض اصحاب اعمش نے اعمش سے مانند اس کے۔ اور روایت کی بعضوں نے اعمش سے انہوں نے ابو صالح سے مرسلاً اور نہیں ذکر کیا اس میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا۔

❀❀❀❀

٦٨ـ بَابٌ: دعاء: اللهم إني أعوذبك من قلب لا يخشع ......

دعا: اے اللہ! بے شک میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس دل سے جو خشوع سے خالی ہو......

(٣٤٨٢) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ، وَمِنْ دُعَاءٍ لَا يُسْمَعُ، وَمِنْ نَفْسٍ لَّا تَشْبَعُ وَمِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ، أَعُوْذُ بِكَ مِنْ هٰؤُلَاءِ الْأَرْبَعِ)). (صحيح) (التعليق الرغيب: ١/٧٥ـ) صحيح أبي داود (١٣٨٤ـ ١٣٨٥)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا پڑھتے تھے أَللّٰهُمَّ سے آخر تک۔ یعنی یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تجھ سے ایسے دل سے جس میں خوف یعنی اللہ کا نہ ہو اور ایسی دعا سے جو سنی نہ جائے اور ایسے نفس سے جو سیر نہ ہو اور ایسے علم سے جو نفع نہ دے پناہ مانگتا ہوں میں تجھ سے ان چاروں سے۔

فائدہ: اس بارے میں جابر اور ابو ہریرہ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ صحیح ہے غریب ہے اس سند سے۔

❀❀❀❀

٦٩ـ بَابٌ: قصة تعليم دعاء: ((اللهم ألهمني رشدي ......))

دعا [اللهم ألهمني رشدي......] کے سکھانے کا قصہ

(٣٤٨٣) عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِأَبِيْ: ((يَاحُصَيْنُ! كَمْ تَعْبُدُ الْيَوْمَ إِلٰهًا))؟ قَالَ أَبِيْ: سَبْعَةً: سِتَّةً فِي الْأَرْضِ، وَوَاحِدًا فِي السَّمَاءِ، قَالَ: ((فَأَيُّهُمْ تُعِدُّ لِرَغْبَتِكَ وَرَهْبَتِكَ))، قَالَ: الَّذِيْ فِي السَّمَاءِ، قَالَ: ((يَاحُصَيْنُ! أَمَا إِنَّكَ لَوْ أَسْلَمْتَ عَلَّمْتُكَ كَلِمَتَيْنِ تَنْفَعَانِكَ)) قَالَ: فَلَمَّا أَسْلَمَ حُصَيْنٌ قَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! عَلِّمْنِيْ الْكَلِمَتَيْنِ اللَّتَيْنِ وَعَدْتَنِيْ، فَقَالَ: ((قَالَ: اَللّٰهُمَّ أَلْهِمْنِيْ رُشْدِيْ وَأَعِذْنِيْ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ)). (اسناده ضعيف) تخريج المشكاة (٢٤٧٦) التحقيق الثاني)

ترجمہ: روایت ہے عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا میرے باپ سے رسول اللہ ﷺ نے کہ کتنے معبودوں کو پوجتا ہے تو ان دنوں؟ انہوں نے کہا سات ایک آسمان میں اور چھ زمین میں فرمایا آپ ؐ نے پھر کس سے تو امید اور خوف رکھتا ہے کہا انہوں نے اس سے جو آسمان میں ہے فرمایا آپ ؐ نے اے حصین آگاہ ہو اگر تو اسلام لائے میں تجھے دو کلمے ایسے سکھاؤں کہ نفع دیں تجھ کو۔ کہا راوی نے پھر جب وہ مسلمان ہوئے عرض کی یا رسول اللہ! اب سکھایئے مجھے وہ کلمے جن کا وعدہ کیا تھا آپ ؐ نے کہہ أَللّٰهُمَّ سے آخر تک۔ یعنی یا اللہ سکھا مجھے دینداری اور بچا مجھے میرے نفس کے شر سے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ غریب ہے۔ اور مروی ہوئی یہ عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے بھی اس سند سے۔

٧٠۔ باب: دعاء ((اللهم إني أعوذبك من الهم والحزن ......))

اس دعا کے بیان میں: اے اللہ! بے شک میں تیری پناہ مانگتا ہوں فکر اور غم سے

(٣٤٨٤) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَثِيرًا مَا كُنْتُ أَسْمَعُ النَّبِيَّ ﷺ يَدْعُو بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ: ((اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَضَلَعِ الدَّيْنِ وَقَهْرِ الرِّجَالِ)).

(اسناده صحيح) غاية المرام (٣٤٧) صحيح أبي داود (١٣٧٧ـ ١٣٧٨).

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا اکثر میں سنتا تھا رسول اللہ ﷺ سے کہ یہ دعا پڑھتے تھے اللھم سے آخر تک۔ یعنی یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تجھ سے فکر سے اور غم اور تھکن اور سستی اور بخیلی اور قرض کے غلبہ اور مردوں کے غصہ سے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ غریب ہے اس سند سے عمرو بن عمرو کی روایت سے۔

❀❀❀❀

(٣٤٨٥) عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَدْعُوا يَقُوْلُ: ((اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَفِتْنَةِ الْمَسِيْحِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ)). (اسناده صحيح) صحيح أبي داود (١٣٧٧)

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ یہ دعا پڑھتے تھے اَللّٰھُمَّ سے آخر تک۔ یعنی یا اللہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں سستی اور بڑھاپے اور نامردی اور بخیلی اور فتنہ سے مسیح دجال کے اور عذاب قبر سے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ صحیح ہے۔

❀❀❀❀

٧١۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي عَقْدِ التَّسْبِيحِ بِالْيَدِ

انگلیوں پر گننے کے بیان میں

(٣٤٨٦) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَعْقِدُ التَّسْبِيحَ بِيَدِهِ. [اسناده صحيح]

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے کہا دیکھا میں نے نبی ﷺ کو کہ اپنی انگلیوں پر تسبیح گنتے تھے۔ (صحیح)

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ غریب ہے اس سند سے اعمش سے کہ وہ عطا سے روایت کرتے ہوں۔ اور روایت کی شعبہ اور ثوری نے بھی عطاء بن سائب سے بڑے طول کے ساتھ۔ اور اس باب میں یسیرہ بنت یاسر سے بھی روایت ہے۔

❀❀❀❀

(۳۴۸۷) عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ عَادَ رَجُلًا قَدْ جَهِدَ حَتّٰى صَارَ مِثْلَ فَرْخٍ، فَقَالَ لَهُ: ((وَأَمَا كُنْتَ تَدْعُوْ؟ أَمَا كُنْتَ تَسْأَلُ رَبَّكَ الْعَافِيَةَ))، قَالَ: كُنْتُ أَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ مَا كُنْتَ مُعَاقِبِي بِهٖ فِي الْاٰخِرَةِ فَعَجِّلْهُ لِي فِي الدُّنْيَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((سُبْحَانَ اللّٰهِ إِنَّكَ لَا تُطِيْقُهُ أَوْلَا تَسْتَطِيْعُهُ، أَفَلَا كُنْتَ تَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ؟)). (اسنادہ صحیح) صحیح ابی اداود (۱۳۲۹)

ترجمہ: روایت ہے انسؓ سے کہ نبی ﷺ نے عیادت کی ایک صحابی کی کہ وہ سخت بیمار تھے کہ مانند چڑیا کے بچے کے ہوگئے تھے سو فرمایا ان سے آپؐ نے کہ تم اللہ سے دعا نہیں کرتے اور اس سے عافیت نہیں مانگتے تھے انہوں نے عرض کی کہ میں کہتا تھا یا اللہ جو تجھے عذاب کرنا مجھ پر آخرت میں ہے وہ دنیا ہی میں کر لے سو فرمایا نبی ﷺ نے سبحان اللہ تو طاقت نہیں رکھ سکتا تجھ سے نہیں ہوسکتا تو یہ کیوں نہیں کہتا کہ یا اللہ دے مجھے دنیا میں خوبی اور آخرت میں خوبی اور بچا مجھے عذاب دوزخ سے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ صحیح ہے غریب ہے اس سند سے۔ اور مروی ہوئی ہے کئی وجہ سے انسؓ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے۔

❀❀❀❀

(۳۴۸۸) عَنِ الْحَسَنِ فِي قَوْلِهٖ ﴿رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً﴾ قَالَ: فِي الدُّنْيَا الْعِلْمَ وَالْعِبَادَةَ، وَفِي الآخِرَةِ الْجَنَّةَ. (حسن لغیرہ) تفسیر الطبری: ۴/۲۰۵)

ترجمہ: روایت ہے حسن سے کہتے ہیں اس آیت میں دُنیا میں نیکی سے مراد علم اور عبادت ہے اور آخرت میں جنت۔

❀❀❀❀

۷۲۔ باب: دعاء: ((اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْهُدٰى وَالتُّقٰى وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰى))

دعاء: اے، اللہ! میں تجھ سے ہدایت، تقویٰ، پاکدامنی اور تونگری کا سوال کرتا ہوں

(۳۴۸۹) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَدْعُوْ: ((أَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْهُدٰى وَالتُّقٰى وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰى)).

(صحیح)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ سے کہ نبی ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے/ ''اے اللہ! میں تجھ سے ہدایت، تقوی، پاکدامنی اور تونگری (مخلوق سے بے نیازی) کا سوال کرتا ہوں''

❀❀❀❀

(۳۴۹۰) عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((كَانَ مِنْ دُعَاءِ دَاوٗدَ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُّحِبُّكَ وَالْعَمَلَ الَّذِيْ يُبَلِّغُنِيْ حُبَّكَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ، أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ نَّفْسِيْ وَأَهْلِيْ وَمِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ)). قَالَ: وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا ذَكَرَ دَاوٗدَ يُحَدِّثُ عَنْهُ قَالَ:

((كَانَ أَعْبَدَ الْبَشَرِ)).

(اسناده ضعيف) سلسلة الأحاديث الصحيحة (٧٠٧) تخريج المشكاة (٢٤٩٦ـ التحقيق الثانی) اس کی سند عبداللہ بن الربیعہ کی وجہ سے ضعیف ہے) البتہ اس کے آخری الفاظ "كَانَ أَعْبَدَ الْبَشَرِ" صحیح ہیں۔

ترجمہ: روایت ہے ابوالدرداءؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ داؤد علیہ السلام کی دعامیں سے یہ ہے کہ وہ کہتے تھے أَللّٰهُمَّ سے الْمَاءِ الْبَارِد تک۔ یعنی یااللہ میں پناہ مانگتا ہوں تجھ سے محبت تیری اور محبت اس کی جس کو تو چاہتا ہے اور وہ عمل کہ پہنچائے مجھے تیری محبت تک' یااللہ کردے اپنی محبت میرے لیے زیادہ پیاری میری جان سے اور مال سے اور میرے گھر والوں سے اور ٹھنڈے پانی سے۔ کہا راوی نے کہ آپؐ جب ان کا ذکر کرتے فرماتے وہ سب آدمیوں سے زیادہ عبادت کرنے والے تھے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ غریب ہے۔

❀❀❀❀

٧٣۔ بَابٌ: دعاء: ((اللّٰهُمَّ ارْزُقْنِي حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يَنْفَعُنِي حُبُّهُ عِنْدَكَ......))

دعاء: اے اللہ! مجھے اپنی محبت دے اور اس کی محبت جو نفع دے مجھ کو تیری درگاہ میں......

(٣٤٩١) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ الْخَطْمِيِّ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ فِي دُعَائِهِ: **((اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِي حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يَنْفَعُنِي حُبُّهُ عِنْدَكَ، اَللّٰهُمَّ مَا رَزَقْتَنِي مِمَّا أُحِبُّ فَاجْعَلْهُ قُوَّةً لِي فِيْمَا تُحِبُّ، اَللّٰهُمَّ وَمَا زَوَيْتَ عَنِّي مِمَّا أُحِبُّ فَاجْعَلْهُ فَرَاغًا لِي فِيْمَا تُحِبُّ)).**

(اسناده ضعيف) تخريج المشكاة (٢٤٩١ـ التحقيق الثانی) (اس میں سفیان بن وکیع ضعیف ہے)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن یزید رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ کی دعا تھی أَللّٰهُمَّ سے آخر تک۔ یعنی یااللہ دے مجھے محبت اپنی اور محبت اس کی جو نفع دے مجھ کو تیری درگاہ میں یااللہ جو دیا تو نے مجھے میری پیاری چیزوں سے سو کردے اس کو قوت اس چیز کی جس سے تو محبت رکھتا ہے اور جو روک لیا تو نے مجھ سے میری چیزوں سے تو کردے اس کو موجب فراغت کا اس چیز کے لیے جسے تو دوست رکھتا ہے یعنی جو ملے وہ تیری مرضیات اور محبوبات میں خرچ ہو اور جو جائے وہ سبب ہو میرے خالی اور فارغ ہونے کا کہ میں تیری مرضیات میں مشغول رہوں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ غریب ہے ابوجعفر خطمی کا نام عمیر بن یزید بن خماشہ ہے۔

مترجم: حقیقت میں یہ دعا ہموم اور غموم کو ایسا پاش پاش کرتی ہے جیسا سنگ گراں شیشہ نازک کو اور فوات اور حصول مقاصد کے وقت اس قدر لذت بخش دل و جان ہوتی ہے کہ احاطہ تحریر سے باہر ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر مؤمن کو اس کی لذت عنایت فرمائے اور اس فقیر کو بھی آمین یا مجیب الداعین۔

٧٤۔ باب: دعاء: ((اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُبِكَ مِنْ شَرِّ سَمْعِي وَمِنْ شَرِّ بَصَرِي......))

دعاء: اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں اپنے کانوں اور آنکھوں کے شر سے......

(٣٤٩٢) عَنْ شَكَلِ بْنِ حُمَيْدٍ قَالَ : أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ : يَارَسُولَ اللّٰهِ عَلِّمْنِي تَعَوُّذًا أَتَعَوَّذُ بِهِ، قَالَ : فَأَخَذَ بِكَفِّي فَقَالَ : ((اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ سَمْعِي وَمِنْ شَرِّ بَصَرِي، وَمِنْ شَرِّ لِسَانِي، وَمِنْ شَرِّ قَلْبِي، وَمِنْ شَرِّ مَنِيِّي)) يَعْنِي فَرْجَهُ. (اسناده صحيح) تخريج المشكاة (٢٤٧٢)

ترجمہ: روایت ہے شکل بن حمید سے انہوں نے کہا آیا میں نبی ﷺ کے پاس اور عرض کی میں نے کہ مجھے کوئی تعویذ ایسا بتائیے کہ میں اس کو پڑھا کروں سو آپ نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا اللھم سے مَنِيِّي تک۔ یعنی میں پناہ مانگتا ہوں تیرے ساتھ اپنے کانوں اور آنکھ اور زبان اور دل اور منی کے شر سے اور مراد منی سے فرج ہے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔ غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے سعد بن اوس کی روایت سے کہ وہ ہلال بن یحییٰ سے روایت کرتے ہیں۔

❀❀❀❀

٧٥۔ بَابٌ: دعاء: ((أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ ......))

دعا: میں تیری رضا کے سبب تیری ناراضگی سے پناہ مانگتا ہوں

(٣٤٩٣) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : كُنْتُ نَائِمَةً إِلٰى جَنْبِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَفَقَدْتُهُ مِنَ اللَّيْلِ فَلَمَسْتُهُ فَوَقَعَتْ يَدِي عَلٰى قَدَمَيْهِ وَهُوَ سَاجِدٌ وَهُوَ يَقُولُ : ((أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ، وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوبَتِكَ، لَا أُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ)).

(اسناده صحيح) (صفة الصلاة) صحيح أبي داود (٨٢٣).

ترجمہ: روایت ہے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا انہوں نے میں سوتی تھی بازو میں رسول اللہ ﷺ کے اور میں نے آپ کو رات کو نہ پایا اور ٹٹولا تو میرا ہاتھ آپ کے پیروں پر پڑا اور آپ سجدہ میں تھے اور فرماتے تھے اعوذ سے آخر تک۔ یعنی پناہ میں آتا ہوں میں تیری رضا کے تیرے غصہ سے اور پناہ میں آتا ہوں تیرے عفو کے تیرے عذاب سے نہیں پوری کرسکتا ہوں تعریف تیری تو ویسا ہی ہے جیسے تو نے اپنی ذات مقدس کی تعریف کی ہے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔صحیح ہے۔اور مروی ہوئی ہے یہ کئی سندوں سے ام المومنین عائشہؓ سے روایت کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے لیث سے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے اسی اسناد سے مانند اس کے۔اور اس میں یہ الفاظ زیادہ ہیں اعوذبك منك لا احصي ثناء عليك۔یعنی پناہ مانگتا ہوں میں تجھ سے تیرے ساتھ اور تعریف نہیں کر سکتا تیری۔

❀❀❀❀

٧٦۔ بَابٌ

(٣٤٩٤) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُعَلِّمُهُمْ هٰذَاالدُّعَاءَ كَمَا يُعَلِّمُهُمُ السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْاٰنِ: ((اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ، وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ)).(اسناده صحيح) صحيح أبي داود (١٣٧٦)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ ﷺ ہم کو یہ دعا ایسے سکھاتے تھے جیسے کوئی سورت سکھاتے ہوں قرآن کی اَللّٰهُمَّ سے آخر تک۔یعنی یا اللہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں عذاب دوزخ سے اور عذاب قبر سے اور پناہ میں آتا ہوں میں فتنہ سے مسیح دجال کے اور پناہ میں آتا ہوں میں فتنہ سے زندگی اور موت کے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

❀❀❀❀

(٣٤٩٥) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَدْعُوْ بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ: ((اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ، وَعَذَابِ النَّارِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ، وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْغِنٰى وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ، وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ، اَللّٰهُمَّ أَغْسِلْ خَطَايَايَ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وأَنْقِ قَلْبِيْ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا أَنْقَيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْمَاْثَمِ وَالْمَغْرَمِ)).

(اسناده صحيح) ارواء الغليل (١/٤٢) صحيح أبي داود (١٣٨٠)

ترجمہ: روایت ہے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا پڑھتے تھے اَللّٰهُمَّ سے آخر تک۔یعنی یا اللہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں آگ کے فتنہ سے اور آگ کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے اور قبر کے فتنہ سے اور امیری کے فتنہ سے اور فقیر کے فتنہ سے اور مسیح دجال کے شر سے یا اللہ دھو دے میری خطاؤں کو برف اور اولوں کے پانی سے اور صاف کر دے میرا دل گناہوں سے جیسا صاف کرتا ہے تو سفید کپڑے کو میل کچیل سے اور دوری ڈال دے میرے اور میرے گناہوں میں جیسے کہ دوری ڈال دی تو نے مشرق اور مغرب میں یا اللہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں اکساہٹ اور بڑھاپے اور گناہ اور چٹی سے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۳۴۹۶) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ عِنْدَ وَفَاتِهِ : ((أَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ وَأَلْحِقْنِيْ بِالرَّفِيْقِ الْأَعْلٰى)). (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے کہ سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ وفات کے وقت فرماتے تھے اللھم سے آخر تک۔یعنی یا اللہ بخش مجھ کو اور رحم کر مجھ پر اور ملا مجھ کو رفیق اعلیٰ سے یعنی بلند گروہ یعنی فرشتوں سے یا جماعت انبیاء سے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔صحیح ہے۔

❀❀❀❀

۷۷۔بَابُ: ((لَا يَقُوْلُ أَحَدُكُمْ: اغْفِرْلِيْ إِنْ شِئْتَ......))

تم میں سے کوئی شخص اس طرح نہ کہے کہ اللہ! اگر تو چاہے تو میری مغفرت فرما

(۳۴۹۷) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((لَا يَقُوْلُ أَحَدُكُمْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ إِنْ شِئْتَ، اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ إِنْ شِئْتَ، لِيَعْزِمِ الْمَسْأَلَةَ فَإِنَّهُ لَا مُكْرِهَ لَهُ)).

(اسناده صحيح) الروض النضير (۱۱۸۱) صحيح أبي داود (۱۳۳۳) .

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ نہ کہے کوئی تم میں سے دعا میں کہ اے اللہ میرے بخش مجھ کو اگر تو چاہے یا رحم کر مجھ پر اگر تو چاہے، چاہیے کہ غیر معلق کرے سوال کو کیونکہ نہیں ہے کوئی اکراہ کرنے والا اس کے لیے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔صحیح ہے۔

❀❀❀❀

۷۸۔ باب: ((يَنْزِلُ رَبُّنَا كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا ......))

ہمارا پروردگار اترتا ہے ہر رات کو آسمان دنیا پر

(۳۴۹۸) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((يَنْزِلُ رَبُّنَا كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا حِيْنَ يَبْقٰى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرُ، فَيَقُوْلُ مَنْ يَدْعُوْنِيْ فَأَسْتَجِيْبَ لَهُ، مَنْ يَسْأَلُنِيْ فَأُعْطِيَهُ، وَمَنْ يَسْتَغْفِرُنِيْ فَأَغْفِرَ لَهُ)). (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اترتا ہے رب ہمارا ہر رات کو آسمان دنیا پر جب باقی رہتی ہے تہائی رات آخر کی اور فرماتا ہے کون ہے کہ دعا کرے مجھ سے کہ میں قبول کروں دعا اس کی کون ہے کہ سوال کرے مجھ سے تاکہ میں دوں اس کو اور کون ہے کہ مغفرت مانگے کہ بخش دوں میں اس کو۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ صحیح ہے اور ابو عبداللہ الاغر کا نام سلمان ہے۔ اور اس باب میں علی، عبداللہ بن مسعود، ابو مسعود، جبیر بن مطعم، رفاعہ جہنی، ابو الدرداء اور عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔

❀❀❀❀

(۳۴۹۹) عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ : قِيلَ: يَارَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَيُّ الدُّعَا أَسْمَعُ؟ قَالَ : ((جَوْفُ اللَّيْلِ الْآخِرِ، وَدُبُرَ الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوبَاتِ))۔ (اسناده حسن) التعليق الرغيب : ۲/۲۷۶۔ تخريج الكلم الطيب (۱۱۳/۷۰۔ التحقيق الثانى)

ترجمہ: روایت ہے ابو امامہؓ سے کہا انہوں نے کہ عرض کی رسول اللہ ﷺ سے کہ کون سی دعا زیادہ مقبول ہوتی ہے فرمایا آپؐ نے کہ دعا آخر رات کی اور دعا فرض نمازوں کے بعد کی۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ اور مروی ہوئی ابو ذر سے اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپؐ نے دعا اخیر رات کی بہت افضل ہے اور امید ہے قبول ہونے کی اور مانند اس کے۔

❀❀❀❀

(۳۵۰۰) عَنْ أَنَسٍ يَقُولُ : إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ: اَللّٰهُمَّ أَصْبَحْنَا نُشْهِدُكَ وَنُشْهِدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ وَمَلَائِكَتَكَ وَجَمِيعَ خَلْقِكَ بِأَنَّكَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ إِلَّاغَفَرَاللّٰهُ لَهُ مَا أَصَابَ فِي يَوْمِهِ ذٰلِكَ، وَإِنْ قَالَهَا حِينَ يُمْسِي غَفَرَاللّٰهُ لَهُ مَا أَصَابَ فِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ مِنْ ذَنْبٍ))۔ (اسناده ضعيف) الكلم الطيب (۲۵) المشكاة (۲۳۹۸) التحقيق الثانى، سلسلة الأحاديث الضعيفة (۱۰۴۱) ضعيف أبى داود (۱۰۷۷۔ ۱۰۸۲)

ترجمہ: روایت ہے انسؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے کہا صبح کو اللھم سے رسولك تک۔ یعنی یا اللہ صبح کی ہم نے گواہ کرتے ہیں ہم تم کو اور گواہ کرتے ہیں ہم عرش کے اٹھانے والوں کو اور تیرے فرشتوں کو ساری مخلوق کو اور اس پر کہ تو معبود برحق ہے نہیں کوئی معبود برحق سوائے تیرے اکیلا ہے تو کوئی شریک نہیں تیرا اور محمد بندہ تیرا اور رسول تیرا ہے۔ انتہی۔ تو بخش دیتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو جو اس دن ہوں اور اگر کہے اس نے یہی کلمات شام کو تو بخش دیتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو جو اس رات کو ہوں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ غریب ہے۔

(۳۵۰۱) عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَارَسُوْلَ اللهِ! سَمِعْتُ دُعَاءَكَ اللَّيْلَةَ فَكَانَ الَّذِیْ وَصَلَ إِلَیَّ مِنْهُ أَنَّكَ تَقُوْلُ: ((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ، وَوَسِّعْ لِیْ فِیْ دَارِیْ، وَبَارِكْ لِیْ فِيْمَا رَزَقْتَنِیْ)) قَالَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((فَهَلْ تَرَاهُنَّ تَرَكْنَ شَيْئًا)). ضعيف۔لکن الدعاء حسن، الروض النضير (۱۱٦۷) غاية المرام (۱۲)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ ایک شخص نے عرض کی کہ یارسول اللہ سنی میں نے ایک دعا آپ کی آج کی رات سو پہنچی مجھے اس دعا یہ کہ آپؐ فرماتے تھے أَللّٰهُمَّ سے رَزَقْتَنِیْ تک۔ یعنی یا اللہ بخش دے گناہ میرے اور کشادگی دے میرے گھر میں اور برکت دے میرے رزق میں، فرمایا آپؐ نے پھر دیکھا تو نے اس دعا نے کچھ بھی چھوڑا۔ یعنی دین و دنیا کی سب بھلائیاں اس میں آ گئیں۔

فائدہ: ابوالسلیل کا نام ضریب بن نقیر ہے اور کوئی نفیر فا کے ساتھ کہتا ہے۔ اور حدیث حسن ہے۔ غریب ہے۔

❀❀❀❀

۷۹۔ بَابٌ: دعاء: ((اَللّٰهُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْيَتِكَ مَا يَحُوْلُ بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَعَاصِيْكَ......))

دعا: اے اللہ! ہم میں اپنے خوف کو اتنا تقسیم کر دے کہ ہمارے ہمارے گناہوں کے درمیان حائل ہو جائے

(۳۵۰۲) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: فَلَمَّا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْمُ مِنْ مَجْلِسٍ حَتّٰی يَدْعُوْ بِهٰؤُلَاءِ الدَّعَوَاتِ لِأَصْحَابِهِ: ((اَللّٰهُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْيَتِكَ مَا يَحُوْلُ بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَعَاصِيْكَ وَمِنْ طَاعَتِكَ مَا تُبَلِّغُنَا بِهِ جَنَّتَكَ، وَمِنَ الْيَقِيْنِ مَا تُهَوِّنُ بِهِ عَلَيْنَا مُصِيْبَاتِ الدُّنْيَا وَمَتِّعْنَا بِأَسْمَاعِنَا وَأَبْصَارِنَا وَقُوَّتِنَا مَا أَحْيَيْتَنَا وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنَّا وَاجْعَلْ ثَأْرَنَا عَلٰی مَنْ ظَلَمَنَا وَانْصُرْنَا عَلٰی مَنْ عَادَانَا وَلَا تَجْعَلْ مُصِيْبَتَنَا فِیْ دِيْنِنَا وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا أَكْبَرَ هَمِّنَا وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا وَلَا تُسَلِّطْ عَلَيْنَا مَنْ لَا يَرْحَمُنَا)).

(اسناده حسن) الكلم الطيب (۲۲٤/۱٦۹۔ تخريج المشكاة (۲٤۹۲۔ التحقيق الثانی)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا انہوں نے آنحضرت ﷺ کم کسی مجلس سے اٹھتے بغیر اس کے کہ یہ دعا کر لیں اپنے اصحابؓ کے لیے أَللّٰهُمَّ سے آخر تک۔ یعنی یا اللہ بانٹ دے ہمارے لیے اتنا خوف اتنا کہ حائل ہو جائے ہمارے گناہوں کے درمیان اور بانٹ دے فرماں برداریاں اتنی کہ پہنچا دے ہم کو تیری جنت تک اور بانٹ دے یقین اتنا کہ آسان ہو جائیں ہم پر مصیبتیں دنیا کی اور برخورداری دے ہم کو ہمارے کانوں سے اور ہماری آنکھوں سے اور ہماری قوتوں سے

جب تک تو ہم کو زندہ رکھے اور کر دے ہمارا وارث ہماری نسلوں سے اور خاص کر دے انتقام ہمارا اسی پر جو ہم پر ظلم کرے اور مدد دے ہم کو اس پر جو ہم پر زیادتی کرے اور مت کر مصیبت ہماری ہمارے دین میں اور نہ کر دنیا کو بڑا مقصود ہمارا اور نہ انتہا ہمارے علم کی اور مسلط نہ کر ہم پر ایسے شخص کو جو رحم نہ کرے ہم پر۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔ غریب ہے۔ اور روایت کی بعض نے یہ خالد بن ابو عمران سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمیر سے۔

مترجم: اس دعا میں سوا طلب مقصود کے بڑے بڑے عمدہ فائدے ہیں۔

اول:

فضیلت خوفِ الٰہی کے کہ وہ حائل اور مانع ہو جاتا ہے بندوں کا گناہوں سے معلوم ہوا کہ جو جتنا نافرمان اللہ کا ہے اتنا ہی خوف کم رکھتا ہے اور تقویٰ اور گناہوں سے بچنا یہی خوف ہے اور خوف الٰہی عمدہ چیز ہے کہ حضرت ؐ اپنے اصحاب ؓ کے لیے ہمیشہ مانگتے تھے۔

دوسری فضیلت:

یقین کی کہ بیان فرمایا آپ ؐ نے کہ یقین سے مصیبتیں ہلکی ہو جاتی ہیں اس لیے کہ جب آدمی کو یقین کامل ہوا کہ ہم کو ایک دن مرنا ہے اور اس دار المصائب سے سفر کرنا ہے تو ہر مصیبت اس پر آسان ہو جاتی ہے اور جن کو یقین ہوا کہ عبادات پر اللہ تعالیٰ ثواب کثیر اور طاعات پر اجر جزیل عنایت فرمائے گا اس پر ریاضات شاقہ آسان ہو جاتی ہیں اور جس کو یقین ہوا کہ مصیبت میں اللہ تعالیٰ صابرین کے بڑے درجے رکھے ہیں اور اللہ صابرین کے ساتھ ہے اس کو بے شک مصیبت عین راحت نظر آتی ہے اسی طرح جب اللہ تعالیٰ کی وعید اور عذابِ قبر اور عذابِ حشر و نار کا یقین ہو جاتا ہے تو آدمی کو ترک معاصی اور شہوات آسان ہو جاتا ہے غرض یقین بڑی مفتاح سہولت اور آسانی ہے۔

تیسری:

یہ جو فرمایا کہ خاص کر دے انتقام ہمارا اسی پر جو ظلم کرے ہم پر اس میں تعلیم کی کہ بے قصور سے انتقام نہ لیں اور ایک کی تقصیر پر دوسرے کو سزا نہ دیں جیسے جاہلیت کا دستور تھا کہ ایک کے بدلے دس (۱۰) کو مارتے۔

چوتھی:

یہ جو فرمایا مت کر مصیبت ہماری دین میں اس سے مراد یہ ہے کہ مصیبت دو قسم ہے ایک دنیا کی مثلاً فقر و محتاجی ہوئی یا دکھ درد و بیماری ہوئی، دوسری مصیبت دین میں کہ صحبت اہل بدع کی ہوئی یا رفاقت فساق کی یا معیت زانیوں کی یا گرفتاری معاصی میں کہ اس سے آدمی کی عاقبت خراب ہو جاتی ہے اور دین میں خلل آتا ہے اور اس میں ہرگز ثواب کی توقع نہیں، پس اس سے پناہ مانگی آپ ؐ نے۔

پانچویں:

مذمت دنیا کی کہ دعا کی آپ ﷺ نے کہ اس کو ہمارا بڑا مقصود نہ کر اس لیے کہ دنیا ملعون ہے اور طالب ملعون کا ملعون ہے۔ چنانچہ مروی ہے آپؐ سے کہ دنیا ملعون ہے اور جو اس میں ہے ملعون ہے مگر ذکر اللہ کا اور جو اس کی مدد کرے۔

چھٹی:

مذمت حاکم ظالم بے رحم ناخدا ترس کی کہ اس سے پناہ مانگی آپ ﷺ نے۔

❀❀❀❀

(۳۵۰۳) حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ : سَمِعَنِي أَبِي وَأَنَا أَقُولُ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْكَسَلِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ. قَالَ: يَا بُنَيَّ مِمَّنْ سَمِعْتَ هٰذَا؟ قُلْتُ: سَمِعْتُكَ تَقُولُهُنَّ. قَالَ : اَلْزَمْهُنَّ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُهُنَّ . (صحيح الاسناد)

ترجمہ: بیان کی ہم سے مسلم بن ابی بکرہؓ نے کہا انہوں نے کہ سنا میرے باپ نے کہ میں کہتا تھا یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تجھ سے فکر اور سستی اور عذاب قبر سے تو کہا انہوں نے اے میرے بیٹے کس سے سنی تو نے یہ دعا میں نے کہا تم سے کہا انہوں نے کہ گانٹھ میں باندھ رکھو اس دعا کہ اس لیے کہ میں نے سنی ہے رسول اللہ ﷺ سے کہ آپ ﷺ اس کو پڑھتے تھے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔ غریب ہے۔

❀❀❀❀

۸۰۔ بَابٌ: دعاء: ((لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ ......))

اس دعا کے بیان میں: ((لا الٰہ الا اللہ العلی العظیم ......))

(۳۵۰۴) عَنْ عَلِيٍّ قَالَ : قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((أَلَا أُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ إِذَا قُلْتَهُنَّ غَفَرَاللّٰهُ لَكَ وَإِنْ كُنْتَ مَغْفُورًا لَكَ؟ قَالَ قُلْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيمُ، الْكَرِيمُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ)). قَالَ عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ: وَأَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ أَبِيهِ بِمِثْلِ ذٰلِكَ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ فِي اٰخِرِهَا: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ.

(اسناده ضعيف) الروض النضير (۶۷۹۔ ۷۱۷) (اس میں حارث اعور ضعیف ہے)

ترجمہ: روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے، کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: کیا نہ سکھلاؤں میں تم کو ایسے کلمات کہ اگر تو نے ان کو کہے تو بخش دیا جائے اور بخشا ہوا ہو تو تیرے درجے بلند ہوں کہہ تو لا الٰہ الا اللہ سے رب العرش العظیم تک۔ یعنی کوئی معبود برحق نہیں سوا اللہ کے بلند ہے اور بڑا ہے نہیں کوئی معبود برحق مگر اللہ تحمل والا ہے بزرگی والا نہیں کوئی معبود برحق مگر اللہ پاک

ہے اللہ صاحب بڑے عرش کا کہا علی بن خشرم نے خبر دی ہم کو علی بن حسین بن واقد نے اپنے باپ سے مثل اس کے مگر انہوں نے آخر میں الحمد للہ رب العالمین پڑھایا۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے ابو اسحاق کی روایت سے کہ وہ حارث سے روایت کرتے ہیں وہ علیؓ سے۔

❀❀❀❀

٨١۔ بَابٌ: في دعوة ذى النون......

یونس علیہ السلام کی دعا

(٣٥٠٥) عَنْ سَعْدٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ : ((دَعْوَةُ ذِی النُّوْنِ إِذْ دَعَا وَهُوَ فِیْ بَطْنِ الْحُوْتِ: لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِیْنَ: فَإِنَّهُ لَمْ یَدْعُ بِهَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ فِیْ شَیْءٍ قَطُّ إِلَّا اسْتَجَابَ اللّٰهُ لَهُ)). (اسناده صحیح) تخریج الكلم الطیب : (١٢٢/٧٩۔ التعلیق الرغیب ٢/٢٧٥۔ و ٤٣/٣۔ تخریج المشكاة (٢٢٩٢ التحقیق الثانی)

ترجمہ: روایت ہے سعدؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے دعا ذوالنون کی جو پڑھی انہوں نے مچھلی کے پیٹ میں ایسے ہے کہ جو مسلمان اس سے دعا کرے اللہ قبول کرے اور وہ لا الہ سے ظالمین تک۔ یعنی نہیں کوئی معبود برحق مگر تو پاک ہے تو میں ظالموں میں سے ہوں۔

فائدہ : محمد بن یوسف نے ایک بار یوں کہا ابراہیم بن محمد بن سعد سے روایت ہے اور وہ سعد سے روایت کرتے ہیں اور وہ روایت کی کئی لوگوں نے یہ حدیث یونس بن اسحاق سے انہوں نے ابراہیم بن محمد بن سعد سے انہوں نے سعد سے اور نہیں ذکر کیا سند میں انہوں نہ روایت کی ہوا اپنے باپ سے۔ اور روایت کی بعضوں نے کہ وہ ابو احمد زبیری ہیں یونس سے انہوں نے کہا روایت ہے ابراہیم بن محمد بن سعد سے اور وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ سعد سے محمد بن یوسف کی روایت کی مانند۔

❀❀❀❀

٨٤۔ باب: ((إِنَّ لِلّٰهِ تِسْعَةً وَتِسْعِیْنَ إِسْمًا......))

بلاشبہ اللہ کے ننانوے نام ہیں۔......

(٣٥٠٦) عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ: عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ : ((إِنَّ لِلّٰهِ تِسْعَةً وَّتِسْعِیْنَ إِسْمًا مِائَةً غَیْرَ وَاحِدٍ مَنْ أَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ)). (اسناده صحیح) تخریج المشكاة (٢٢٨٨۔ التحقیق الثانی)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں ایک کم سو جو یاد کرے داخل ہو جنت میں۔

فائدہ : یوسف نے کہا خبر دی ہم کو عبدالاعلیٰ نے ہشام سے انہوں نے محمد بن احسان سے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مثل اس کے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ صحیح ہے۔ اور مروی ہوئی ہے ابو ہریرہؓ سے کئی سندوں سے کہ وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے۔

❁❁❁❁

باب

(٣٥٠٧) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ: قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِنَّ لِلّٰهِ تِسْعَةً وَتِسْعِيْنَ إِسْمًا مَنْ أَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ. هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ الْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ الْغَفَّارُ الْقَهَّارُ الْوَهَّابُ الرَّزَّاقُ الْفَتَّاحُ الْعَلِيْمُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الْخَافِضُ الرَّافِعُ الْمُعِزُّ الْمُذِلُّ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ الْحَكَمُ الْعَدْلُ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ الْحَلِيْمُ الْعَظِيْمُ الْغَفُوْرُ الشَّكُوْرُ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ الْحَفِيْظُ الْمُقِيْتُ الْحَسِيْبُ الْجَلِيْلُ الْكَرِيْمُ الرَّقِيْبُ الْمُجِيْبُ الْوَاسِعُ الْحَكِيْمُ الْوَدُوْدُ الْمَجِيْدُ الْبَاعِثُ الشَّهِيْدُ الْحَقُّ الْوَكِيْلُ الْقَوِيُّ الْمَتِيْنُ الْوَلِيُّ الْحَمِيْدُ الْمُحْصِيُ الْمُبْدِئُ الْمُعِيْدُ الْمُحْيِي الْمُمِيْتُ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ الْوَاجِدُ الْمَاجِدُ الْوَاحِدُ الصَّمَدُ الْقَادِرُ الْمُقْتَدِرُ الْمُقَدِّمُ الْمُؤَخِّرُ الْأَوَّلُ الْاٰخِرُ الظَّاهِرُ الْبَاطِنُ الْوَالِي الْمُتَعَالِي الْبَرُّ التَّوَّابُ الْمُنْتَقِمُ الْعَفُوُّ الرَّؤُوْفُ مَالِكُ الْمُلْكِ ذُوالْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ الْمُقْسِطُ الْجَامِعُ الْغَنِيُّ الْمُغْنِيُ الْمَانِعُ الضَّارُّ النَّافِعُ النُّوْرُ الْهَادِي الْبَدِيْعُ الْبَاقِي الْوَارِثُ الرَّشِيْدُ الصَّبُوْرُ)). (اسناده ضعيف)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں کہ ایک کم سو جو احصاء کرے ان کا داخل ہو جنت میں ھو الذی سے آخر تک۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے۔ روایت کی ہم سے کئی لوگوں نے صفوان سے اور نہیں جانتے ہم یہ حدیث مگر صفوان سے اور وہ ثقہ ہیں اہل حدیث کے نزدیک۔ اور مروی ہے یہ حدیث کئی سندوں سے بواسطہ ابو ہریرہؓ کے نبی ﷺ سے اور نہیں جانتے ہم اکثر روایتوں میں ذکر اسمائے الٰہی کا مگر اسی روایت میں۔ اور روایت کی آدم بن ابو ایاس نے یہ حدیث اور اسناد سے ابی ہریرہؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور ذکر کیا اس میں اسماء کا اور اس کی اسناد صحیح نہیں۔ روایت کی ہم سے ابن ابی عمر نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے ابی الزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ نے کہ اللہ تعالیٰ کے

ننانوے نام ہیں جو ان کو یاد رکھے داخل ہو جنت میں۔ اور اس روایت میں بھی ذکر اسماء کا نہیں یعنی تفصیل اس کی مذکور نہیں غرض تفصیل اسماء کی کسی حدیث صحیح میں وارد نہیں ہوئی اور یہ حدیث حسن ہے۔ صحیح ہے۔ اور روایت کی یہ ابو الیمان نے شعیب سے انہوں نے ابی الزناد سے اور نہیں ذکر کیا اس میں اسماء کا۔

مترجم: اس حدیث کے متعلق کئی فوائد ہیں کہ ان کا جاننا ضروری ہے اور نہایت مفید۔

اول:

یہ کہ علماء میں یہاں ایک بحث مشہور ہے کہ اسم عین مسمی یا غیر مسمی اور ہر طرف ایک جماعت گئی ہے مگر تحقیق اس مقام میں یہ ہے کہ ایسے مباحث خوض فی الباطل میں داخل ہیں اور گفتگو اس میں محض لایعنی۔ اور حدیث میں وارد ہوا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خوبی اسلام کی یہ ہے کہ مالا یعنی کو چھوڑ دے اور اللہ تعالیٰ نے دوزخیوں کے حال میں ارشاد فرمایا ہے کہ وہ کہیں گے ﴿ وَكُنَّا نَخُوضُ مَعَ الْخَائِضِينَ ﴾ پس مؤمن کامل کو چاہیے کہ ایسی مباحث میں لب نہ کھولے اور لا و نعم کچھ نہ بولے اور گفت و شنید اس میں خلاف سلف جانے۔

دوم:

یہ کہ حصر اسماء میں علماء کے دو قول ہیں جمہور تو اسی طرف گئے ہیں کہ اسمائے الٰہی اس سے زیادہ بھی ہیں لیکن دخول جنت کا وعدہ انہیں ننانوے سے خاص ہے۔ اور بعض نے کہا ہے کہ اسمائے حسنیٰ اسی عدد میں محصور ہیں مگر نووی نے جمہور کے اس قول پر اتفاق علماء کا نقل کیا ہے اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت جس کو احمد نے نکالا ہے اور ابن حبان نے صحیح کہا ہے وہ بھی اسی کی مؤید ہے کہ اس میں یہ لفظ ہیں وَأَسْأَلُكَ بِكُلِّ اسْمٍ سَمَّيْتَ بِهِ نَفْسَكَ اور ایک روایت میں ہے وَأَسْأَلُكَ بِأَسْمَائِكَ الْحُسْنٰى مَا عَلِمْتُ مِنْهَا وَمَا لَمْ أَعْلَمْ کہ یہ صاف دلالت کرتے ہیں کہ اس ننانوے کے سوا اور بھی نام ہیں اللہ تعالیٰ شانہ کے۔

سوم:

یہ کہ احصاء جو حدیث میں وارد ہوا ہے اس سے کیا مراد ہے علماء کے اس میں کئی اقوال ہیں۔

1. یہ کہ احصاء اہل ظاہر کے نزدیک معرفت الفاظ اور معانی کی ہے۔
2. اہل اللہ کے نزدیک متصف ہو جانا ان صفتوں سے اور متخلق باخلاق الٰہی ہو جانا اور ظہور ان کے حقائق کا اور بروز ان کے نتائج کا قلب سالک پر ذکر کیا ان تینوں قول کو ساوی نے حاشیہ جلالین میں اور حافظ ابن حجرؒ نے اس میں چار قول ذکر کیے ہیں۔

پہلا: یاد کیا کہ یہی تفسیر کی ہے بخاریؒ نے اپنی صحیح میں اور مسلم کے نزدیک بھی یہی ہے۔

دوسرا: یہ کہ معنی اس کے پہچانے اور اس پر ایمان لائے۔

تیسرا: یہ کہ جتنا ممکن ہے اس کے معنوں پر عمل کیا اور ان کے ساتھ متخلق ہوا۔

چوتھا: یہ کہ سارا قرآن پڑھ گیا اس لیے کہ قرآن ان سب اسماء کو شامل ہے اور اسی طرف گئے ہیں ابوعبداللہ زبیری۔

چہارم:

معانی اسمائے الٰہیہ میں اَللّٰہُ حلیمی نے کہا ہے کہ یہ اکبر الاسماء ہے اور اجمع ان کا اور وہ مشابہ ہے اسمائے اعلام موضوع ہے غیر مشتق اور معنی اس کے قدیم پوری قدرت والا اور جائز نہیں کہ اس کے سوا کسی کو اللہ کہیں۔ اور لسیبو سے مروی ہے کہ وہ اسم مشتق ہے اور خلیل سے دو روایتیں ہیں اور بیضاوی نے اس کو کئی لفظوں سے مشتق کہا ہے کہ یہ مقام اس کے ذکر کا نہیں بوجہ طول کے غرض اقوال اصحاب عربیت اور نحو کے اسی اسم مبارک میں بہت ہیں۔ اور بیہقی نے کہا ان سب قوتوں سے میرے نزدیک بہتر یہ ہے کہ وہ اسم علم ہے اور مشتق نہیں مثل سائر اسماء مشتقہ کے۔ اَلرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ قول معتبر یہ ہے کہ یہ دونوں اسم رحمت سے مشتق ہیں اور رحمٰن میں زیادہ رحمت بوجھی جاتی ہے رحیم سے کہ اس میں پانچ حرف ہیں اور رحیم میں چار اور بعض نے کہا کہ رحمٰن اسم عبرانی ہے اور آثار میں وارد ہوا ہے کہ وہ دونوں اسم رقیق ہیں اور ایک میں رقت زیادہ ہے بہ نسبت دوسرے کے اَلْمَلِكُ سب کا بادشاہ اور یہ نام حدیث میں آیا ہے اور قرآن میں بھی القدوس ہر عیب ونقصان سے پاک اَلسَّلَامُ خود سلامت اور عالم کا سلامت رکھنے والا اَلْمُؤْمِنُ اپنے دین حق کا باور کرنے والا یا مومنین کو ہول قیامت سے نجات دینے والا اور امن میں رکھنے والا اَلْمُهَيْمِنُ شاہد امانت دار محافظ اَلْعَزِيْزُ غالب عزت والا اَلْجَبَّارُ زبردست ٹوٹے پھوٹے کا جوڑنے والا اَلْمُتَكَبِّرُ عظیم الشان گھمنڈ والا اَلْخَالِقُ عدم سے پیدا کرنے والا اَلْبَارِئُ بے نمونہ دیکھے عالم کا بنانے والا اَلْمُصَوِّرُ صورت گر ہر مخلوق کے مناسب شکل اور صورت بنانے والا اَلْغَفَّارُ اپنے بندوں کے عیب اور گناہ بخشنے والا اور ان کی برائیوں کو ڈھکنے والا اَلْقَهَّارُ سب پر غالب اَلْوَهَّابُ بے عوض کثرت سے دینے والا اَلرَّزَّاقُ روزی دینے والا اَلْفَتَّاحُ رزق اور رحمت کے دروازے کھولنے والا اَلْعَلِيْمُ ہر چیز جاننے والا اَلْقَابِضُ بند کرنے والا ارواح اور روزی کا اور مخلوقات کو ایک مٹھی میں لے لینے والا اَلْبَاسِطُ کشادہ کرنے والا رزق کا اور جاری کرنے والا روح کا بدن میں اَلْخَافِضُ پست کرنے والا مغروروں کا اور زیر کرنے والا سرکشوں کا اَلرَّافِعُ بلند کرنے والا مومنین منکسرین کا' بالا دست کرنے والا زیردستوں کا اَلْمُعِزُّ عزت دینے والا اَلْمُذِلُّ ذلیل کرنے والا اَلسَّمِيْعُ ہر آواز کو سنتا اَلْبَصِيْرُ ہر چیز کو دیکھتا اَلْحَكَمُ فیصلہ کرنے والا اَلْعَدْلُ منصف مزاج حاکم اَللَّطِيْفُ مہربان باریک دان اَلْخَبِيْرُ اگلی پچھلی ہر چیز سے خبردار اَلْحَلِيْمُ بردباری سمائی والا کہ اہل کفر اور فسق کو جلدی نہیں پکڑتا اَلْعَظِيْمُ بزرگ جس کی بڑائی وہم وخیال سے باہر ہو اَلْغَفُوْرُ پردہ پوش اَلشَّكُوْرُ شکرگزاروں کا قدردان اَلْعَلِيُّ سب سے اونچا اَلْكَبِيْرُ سب سے بڑا اَلْحَفِيْظُ اپنی

مخلوق کا نگہدار اور محافظ اَلْمُقِیْتُ محافظ باقدرت خلائق کا قوت دینے والا اَلْحَسِیْبُ تمام عالم کو کافی اس کے سوا دوسرے کی حاجت ہرگز نہیں اَلْجَلِیْلُ بڑی شان والا اَلْکَرِیْمُ صاحبِ کرم کہ جس کے عطا کی انتہاء نہیں اَلرَّقِیْبُ ہر شیء کا نگہبان اَلْمُجِیْبُ حاجت روا دعا کا قبول کرنے والا اَلْوَاسِعُ کشادہ رحمت کشادہ عطاء اَلْحَکِیْمُ حاکم باحکمت استواء کا اَلْوَدُوْدُ نیکوں کا محب اہل معرفت کا محبوب اَلْمَجِیْدُ بزرگ ذات نیکوکار اَلْبَاعِثُ قیامت میں قبروں سے مردوں کا اٹھانے والا اَلشَّهِیْدُ ہر چیز اس کے آگے حاضر اَلْحَقُّ سچ جس کی ذات اور صفات میں کچھ بھی دھوکا نہیں اَلْوَکِیْلُ سارے عالم کا کارساز روزی کا ضامن اَلْقَوِیُّ زبردست اَلْمَتِیْنُ استوار کار جس کو تھکن اور ماندگی نہیں اَلْوَلِیُّ مددگار عالم کا کارساز اَلْحَمِیْدُ ہر کام کا سراہا سارے عالم کا محمود اَلْمُحْصِیْ ہر چیز کا گھیرنے والا ذرہ بھی اس کے علم سے باہر نہیں اَلْمُبْدِئُ بے مثال کے عالم کا ایجاد کرنے والا اَلْمُعِیْدُ دنیا میں زندوں کا مارنے والا آخرت میں مردوں کو زندگی بخشنے والا اَلْمُحْیِیْ جلانے والا اَلْمُمِیْتُ مارنے والا اَلْحَیُّ بذات خود زندہ اَلْقَیُّوْمُ بذات خود قائم دوسروں کا تھامنے والا اَلْوَاجِدُ غنی جس کو کچھ احتیاج نہیں اَلْمَاجِدُ بزرگی والا اَلْوَاحِدُ اکا جس کا دوسرا کوئی نہیں اَلصَّمَدُ سردار دائمی جو نہ کھائے نہ پیے سب اس کے محتاج ہوں اور وہ سب سے بے نیاز اَلْقَادِرُ صاحب قدرت اَلْمُقْتَدِرُ بڑے اقتدار والا اَلْمُقَدِّمُ تقدیم بخشنے والا اَلْمُؤَخِّرُ پیچھے ڈالنے والا اَلْأَوَّلُ سب سے پہلا کہ اس سے قبل کوئی نہیں اَلْاٰخِرُ پچھلا جس کے بعد کچھ نہیں اَلظَّاهِرُ قدرت کی راہ سے کھلا جس میں کچھ شک نہیں یا سب سے اوپر جس کے اوپر کوئی نہیں اَلْبَاطِنُ خلق کے وہم ونظر سے چھپا جس کی کنہ ذات پر کوئی آگاہ نہیں اَلْوَالِیُ مالک صاحب حکومت اَلْمُتَعَالِیُ بلند شان اور بلند ذات والا یعنی ذات اس کی عرش پر ہے سب سے اوپر اَلْبَرُّ اپنے بندوں پر مہربان اور نیکوکار اَلتَّوَّابُ توبہ قبول کرنے والا اَلْمُنْتَقِمُ بدکاروں کو سزا دینے والا اَلْعَفُوُّ گناہوں کا مٹانے والا گنہگاروں کا بخشنے والا اَلرَّءُوْفُ نہایت مہربانی والا مَالِكُ الْمُلْكِ سب جہانوں کا مالک جو چاہے سو کرے ذُوالْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ جلال والا صاحب تعظیم وتکریم اَلْمُقْسِطُ عادل منصف اَلْجَامِعُ قیامت میں خلائق کا جمع کرنے والا اَلْغَنِیُّ سب سے بے نیاز اَلْمُغْنِیُّ جس کو چاہے بے پرواہ بنا دے اَلْمَانِعُ روکنے والا اَلضَّارُّ ضرر پہنچانے والا اَلنَّافِعُ نفع دینے والا اَلنُّوْرُ بذات خود ظاہر اور غیر کا ظاہر کرنے والا جس کے نور سے ایمان کا ظہور ہے اَلْهَادِیُ نیک راہ بتانے والا مطلب پر پہنچانے والا اَلْبَدِیْعُ خود بے نظیر اور نئی او نچ کا لینے والا بے نمونہ اختراع کرنے والا اَلْبَاقِیُ موجود دائمی ہمیشہ قائم اَلْوَارِثُ فنائے عالم کے بعد قائم رہنے والا اَلرَّشِیْدُ راہ نما اَلصَّبُوْرُ بڑے سہار والا جو بدکاروں کو جلدی نہیں پکڑتا۔

❀❀❀❀

(٣٥٠٨) عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((إِنَّ لِلّٰهِ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ اسْمًا مَنْ أَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ.))

قَالَ : وَلَيْسَ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ ذِكْرُ الْأَسْمَاءِ. (اسناده صحيح) تخريج المشكاة (۲۲۸۸) التحقيق الثانى).

ترجمہ: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے نبی ﷺ سے کہ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں جو ان کو یاد رکھے داخل ہو جنت میں۔ اور اس روایت میں بھی ذکر اسماء کا نہیں۔

❀❀❀❀

(۳۵۰۹) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِذَا مَرَرْتُمْ بِرِيَاضِ الْجَنَّةِ فَارْتَعُوا))، قُلْتُ: يَارَسُولَ اللّٰهِ وَمَا رِيَاضُ الْجَنَّةِ؟ قَالَ: ((الْمَسَاجِدُ))، قُلْتُ: وَمَا الرَّتْعُ يَارَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ)).

(اسناده ضعيف) سلسلة الأحاديث الضعيفة (۱۱۵۰) (اسمیں حمید المکی مجہول ہے)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب گزرو تم باغوں میں جنت کے تو چرو میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ جنت کے باغ کون ہیں؟ آپؐ نے فرمایا مسجدیں میں نے عرض کیونکر چرنا ان میں فرمایا سبحان اللہ سے آخر تک۔ کہنا۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے۔

❀❀❀❀

(۳۵۱۰) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((إِذَا مَرَرْتُمْ بِرِيَاضِ الْجَنَّةِ فَارْتَعُوا))، قَالُوا : وَمَا رِيَاضُ الْجَنَّةِ ؟ قَالَ : ((حِلَقُ الذِّكْرِ)) . (اسناده حسن) سلسلة الأحاديث الصحيحة (۲۵۶۲ـ التعليق الرغيب: ۲/۳۳۵).

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب گزرو تم باغوں میں جنت کے تو چرو، پوچھا باغ جنت کے کیا ہیں؟ فرمایا حلقے وعظ کے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔ غریب ہے اس سند سے ثابت بن انس کی روایت سے۔

❀❀❀❀

۸۳۔ باب: فی الاسترجاع عند المصيبة

مصیبت کے وقت انا للہ...... پڑھنا

(۳۵۱۱) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا أَصَابَ أَحَدَكُمْ مُصِيبَةٌ فَلْيَقُلْ: إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رٰجِعُونَ، اَللّٰهُمَّ عِنْدَكَ أَحْتَسِبُ مُصِيبَتِي فَأْجُرْنِي فِيهَا وَأَبْدِلْنِي مِنْهَا خَيْرًا)). فَلَمَّا احْتُضِرَ أَبُوسَلَمَةَ قَالَ: اَللّٰهُمَّ اخْلُفْ فِي أَهْلِي خَيْرًا مِنِّي. فَلَمَّا قُبِضَ قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رٰجِعُونَ، عِنْدَ اللّٰهِ أَحْتَسِبُ مُصِيبَتِي فَأْجُرْنِي فِيهَا. (صحيح الاسناد)

ترجمہ: روایت ہے ام المؤمنین ام سلمہؓ سے وہ روایت کرتی ہیں ابوسلمہؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب پہنچے کسی کو مصیبت تو کہے انا للہ سے خیراً تک۔ یعنی ہم اللہ کے مال ہیں اور ہم اسی کی طرف جانے والے ہیں یا اللہ میں تیرے نزدیک سے اپنی مصیبت کا ثواب چاہتا ہوں تو ثواب دے مجھ کو اس میں اور بدل دے اس سے بہتر چیز یعنی جو فوت ہوگئی مجھ سے پھر جب موت حاضر ہوئی ابوسلمہ کی تو دعا کی انہوں نے کہ یا اللہ میرے پیچھے لا میرے گھر والوں میں مجھ سے بہتر شخص کو پھر جب ان کی روح قبض ہوگئی ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا انا للہ سے آخر تک۔ یعنی ہم اللہ کے مال ہیں ہم اسی کی طرف جانے والے ہیں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ غریب ہے اس سند سے اور مروی ہوئی ہے یہ اور سند سے بواسطہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے نبی ﷺ سے۔ اور ابوسلمہ کا نام عبداللہ بن عبدالاسد ہے۔

مترجم: اللہ تعالیٰ نے ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی دعا کو قبول فرمایا کہ وہ امہات المؤمنین میں داخل ہوئیں اللہ راضی ہو ان سب پر سے۔

❀❀❀❀

۸۴۔ بَابُ: فِي فضل سؤال العافية والمعافة

عافیت اور لوگوں کے شر اور ایذا سلامتی مانگنے کے فضیلت

(۳۵۱۲) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَارَسُولَ اللّٰهِ! أَيُّ الدُّعَاءِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: ((سَلْ رَبَّكَ الْعَافِيَةَ وَالْمُعَافَاةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ))، ثُمَّ أَتَاهُ فِي الْيَوْمِ الثَّانِي فَقَالَ: يَارَسُولَ اللّٰهِ! أَيُّ الدُّعَاءِ أَفْضَلُ؟ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ ذٰلِكَ، ثُمَّ أَتَاهُ فِي الْيَوْمِ الثَّالِثِ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ ذٰلِكَ قَالَ: ((فَإِذَا أُعْطِيتَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَأُعْطِيتَهَا فِي الْآخِرَةِ فَقَدْ أَفْلَحْتَ)) .

(اسناده ضعيف) سلسلة الأحاديث الضعيفة (۲۸۵۱) (اس میں سلمہ بن وردان ضعیف ہے)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہ ایک شخص آیا رسول اللہ ﷺ کے پاس اور اس نے عرض کی کہ یا رسول اللہ کس چیز کا مانگنا اللہ سے افضل ہے آپؐ نے فرمایا مانگ اپنے رب سے عافیت اور معافی دنیا اور آخرت میں پھر آیا وہ دوسرے دن اور اس نے ویسا ہی عرض کیا آپؐ نے پھر ویسا ہی فرمایا پھر آیا وہ تیسرے دن پھر آپؐ نے وہی فرمایا اور فرمایا کہ جب ملے تجھ کو عافیت دنیا میں اور آخرت میں تو تو مراد کو پہنچ گیا یعنی پھر کیا چاہیے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ غریب ہے اس سند سے ہم سلمہ بن وردان کی روایت سے اسے جانتے ہیں۔

(۳۵۱۳) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! أَرَأَيْتَ إِنْ عَلِمْتُ أَيَّ لَيْلَةٍ لَيْلَةَ الْقَدْرِ مَا أَقُوْلُ فِيْهَا؟ قَالَ : ((قُوْلِيْ: اَللّٰهُمَّ إِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّيْ)). (اسناده صحیح) تخريج مشكاة المصابيح (۲۰۹۱)

ترجمہ: روایت ہے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ عرض کی انہوں نے کہ یارسول اللہ بتایئے مجھ کو اگر میں جان جاؤں کہ کون سی رات شب قدر ہے تو کیا پڑھوں آپ نے فرمایا کہہ اَللّٰهُمَّ سے آخر تک۔ یعنی یا اللہ تو بخشنے والا ہے دوست رکھتا ہے بخشنے والے کو سو مجھ کو بخش۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۳۵۱۴) عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ قَالَ: قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! عَلِّمْنِيْ شَيْئًا أَسْأَلُهُ اللّٰهَ، قَالَ: ((سَلِ اللّٰهَ الْعَافِيَةَ))، فَمَكَثْتُ أَيَّامًا ثُمَّ جِئْتُ فَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! عَلِّمْنِيْ شَيْئًا أَسْأَلُهُ اللّٰهَ؟ فَقَالَ لِيْ : ((يَا عَبَّاسُ يَا عَمَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ سَلِ اللّٰهَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ)).

(اسناده صحیح) تخريج المشكاة (۲۴۹۰۔ التحقيق الثاني۔ سلسلة الأحاديث الصحيحة (۱۵۲۳)

ترجمہ: روایت ہے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے عرض کی کہ یارسول اللہ! مجھے سکھایئے ایسی چیز کہ میں اللہ سے مانگوں آپ نے فرمایا عافیت مانگو اللہ سے پھر تھوڑے دن میں ٹھہرا اور یہی عرض کی آپ نے فرمایا اے عباس رسول اللہ کے چچا مانگو اللہ سے عافیت دنیا کی اور آخرت کی۔

فائدہ: یہ حدیث صحیح ہے اور عبداللہ وہ بیٹے حارث کے ہیں وہ بیٹے نوفل کے اور ان کو سماع ہے عباس سے۔

❀❀❀❀

(۳۵۱۵) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَا سُئِلَ اللّٰهُ شَيْئًا أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يُسْأَلَ الْعَافِيَةَ)).
(اسناده ضعیف) تخريج المشكاة (۲۲۳۹) (اس میں عبدالرحمن الملیکی ضعیف ہے)

ترجمہ: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو چیزیں اللہ سے مانگی جاتی ہیں ان میں اللہ کے نزدیک سب سے بہتر عافیت ہے۔

❀❀❀❀

۸۵۔ باب: دعاء: ((اَللّٰهُمَّ خِرْلِيْ وَاخْتَرْلِيْ))

اس دعا کے بیان میں ((اَللّٰهُمَّ خِرْلِيْ وَاخْتَرْلِيْ))

(۳۵۱۶) عَنْ أَبِيْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَمْرًا قَالَ : ((اَللّٰهُمَّ خِرْلِيْ وَاخْتَرْلِيْ)).

(اسناده ضعیف) سلسلة الأحاديث الضعيفة (۱۵۱۵) (اس میں زنفل بن عبداللہ ضعیف ہے)

ترجمہ: روایت ہے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ جب ارادہ کرتے کسی کام کا فرماتے أَللّٰھُمَّ سے آخر تک۔ یعنی یا اللہ اختیار کر میرے واسطے خیر کو اور پسند فرما اور خیر و برکت دے میرے کام میں۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر زنفل کی روایت سے۔ اور وہ ضعیف ہیں محدثین کے نزدیک ان کو زنفل بن عبداللہ العرنی کہتے ہیں اور وہ عرفات میں رہا کرتے تھے اور اکیلے انہوں نے یہ روایت بیان کی ہے اور ان کا کوئی متابع نہیں۔

❀❀❀❀

باب

(٣٥١٧) عَنْ أَبِیْ مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَلْوُضُوْءُ شَطْرُ الْإِيْمَانِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَأُ الْمِيْزَانَ، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَآنِ أَوْ تَمْلَأُ مَا بَيْنَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ، وَالصَّلَاةُ نُوْرٌ، وَالصَّدَقَةُ بُرْهَانٌ، وَالصَّبْرُ ضِيَاءٌ، وَالْقُرْاٰنُ حُجَّةٌ لَكَ أَوْ عَلَيْكَ كُلُّ النَّاسِ يَغْدُوْ، فَبَائِعٌ نَفْسَهُ فَمُعْتِقُهَا أَوْ مُوْبِقُهَا)). (اسنادہ صحیح) تخریج مشكاة (٥٩)

ترجمہ: روایت ہے ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: وضو نصف ایمان ہے اور الحمد للہ بھر دیتا ہے میزان اعمال کو یعنی ثواب سے اور سبحان اللہ اور الحمد للہ دونوں بھر دیتے ہیں یا ہر ایک ان میں کا بھر دیتا ہے آسمان و زمین کے درمیان کو اور نماز نور ہے اور صدقہ دلیل ہے ایمان کی اور صبر روشنی ہے اور قرآن حجت ہے تیری نجات کی یا تیرے ہلاک کی اور ہر شخص صبح کرتا ہے اس حال میں کہ بیچنے والا ہے اپنے نفس کا پھر یا اس کا آزاد کرنے والا ہے یا ہلاک کرنے والا یعنی اگر اطاعت و عبادت کی اپنی جان کو عذاب سے نجات دی ورنہ ہلاک کیا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ صحیح ہے۔

❀❀❀❀

٨٦۔ باب: فيه حديثان ((التسبيح نصف الميزان ……))

اس میں دو حدیثیں ہیں ''سبحان اللہ نصف میزان ہے''

(٣٥١٨) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَلتَّسْبِيْحُ نِصْفُ الْمِيْزَانِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ يَمْلَؤُهُ، وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ لَيْسَ لَهَادُوْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ حَتّٰى تَخْلُصَ إِلَيْهِ)). (اسناده ضعيف) تخريج المشكاة (٢٣١٣۔ التحقيق الثانی) (اس میں عبدالرحمٰن بن زیادہ اور اسماعیل بن عیاش دونوں ضعیف ہیں)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: سبحان اللہ آدھی میزان بھر دیتا ہے یعنی ثواب سے اور الحمد

للہ ساری میزان بھر دیتا ہے اور لا الہ الا اللہ کے اور اللہ کے درمیان کوئی پردہ نہیں یہاں تک کہ وہ اللہ تک پہنچ جاتا ہے یعنی مقبول ہو جاتا ہے۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے۔اس سند سے اور اسناد اس کی کچھ قوی نہیں۔

❀❀❀❀

(۳۵۱۹) عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِيْ سُلَيْمٍ قَالَ: عَدَّهُنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ يَدِيْ أَوْ فِيْ يَدِهِ: ((اَلتَّسْبِيْحُ نِصْفُ الْمِيْزَانِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ يَمْلَؤُهُ، وَالتَّكْبِيْرُ يَمْلَأُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، وَالصَّوْمُ نِصْفُ الصَّبْرِ، وَالطُّهُوْرُ نِصْفُ الْإِيْمَانِ)).(اسناده ضعيف) تخريج المشكاة (۲۹۶) التعليق الرغيب (۲/۲٤٦) (اس میں جری النہدی مجہول ہے)

ترجمہ: روایت ہے ایک مرد سے جو قبیلہ بنی سلیم سے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے گن دیئے میری پانچ انگلیوں پر ہاتھ کے یا اپنے ہاتھ پر کہ سبحان اللہ آدھی میزان ہے اور یہ پہلی بات ہے اور دوسرے یہ کہ الحمد للہ بھر دیتی ہے اس کو تیسرے یہ کہ اللہ اکبر بھر دیتا ہے آسمان وزمین کے درمیان کو چوتھا یہ کہ روزہ نصف صبر ہے پانچویں یہ کہ طہارت نصف ایمان ہے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔اور روایت کی شعبہ اور ثوری نے ابو اسحاق سے۔

❀❀❀❀

۸۷۔ باب: دعاء عرفة: ((اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ......))

عرفہ کی دعا: اے اللہ! تمام تعریفیں تیرے لیے ہیں ہیں......

(۳۵۲۰) عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ قَالَ : أَكْثَرُ مَا دَعَا بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ فِي الْمَوْقِفِ : ((اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَالَّذِيْ تَقُوْلُ وَخَيْرًا مِمَّا نَقُوْلُ. اَللّٰهُمَّ لَكَ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ، وَإِلَيْكَ مَآبِيْ، وَلَكَ رَبِّ تُرَاثِيْ. اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَوَسْوَسَةِ الصَّدْرِ، وَشَتَاتِ الْأَمْرِ. اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّمَا تَجِيْءُ بِهِ الرِّيْحُ)).

(اسناده ضعيف) سلسلة الأحاديث الضعيفة (۲۹۱۸) (اس میں قیس بن ربیع کا حافظہ آخر میں خراب ہو گیا تھا۔)

ترجمہ: روایت ہے حضرت علیؓ سے کہا انہوں نے کہ اکثر جو دعا کی رسول اللہ ﷺ نے عرفہ کے دن بعد دوپہر کے وقوف عرفات میں وہ یہ تھی اَللّٰهُمَّ سے آخر تک۔یعنی یا اللہ تجھ کو تعریف ہے جیسے تو کہے اور بہتر اس سے جیسے ہم کہیں یا اللہ تیرے لیے ہے نماز ہماری قربانی اور زندگی اور موت ہماری اور تیری ہی طرف ہے لوٹنا ہمارا اور تیرے ہی لیے یا اللہ میراث میری یا اللہ میں

تجھ سے پناہ مانگتا ہوں عذاب قبر سے اور وسوسہ سے سینہ کے اور پریشانی سے کام کے یا اللہ میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں اس شر سے جو ہوا لاتی ہے۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے اس سند سے۔ اور اسناد اس کی قوی نہیں۔

❀❀❀❀

۸۸۔ باب: دعاء: ((اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَأَلَكَ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ ﷺ))

دعا: اے اللہ! ہم تجھ سے ہر اس خیر کا سوال کرتے ہیں جس کا تیرے نبی محمد ﷺ نے سوال کیا

(۳۵۲۱) عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ : دَعَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِدُعَاءٍ كَثِيرٍ لَمْ نَحْفَظْ مِنْهُ شَيْئًا قُلْنَا يَارَسُولَ اللّٰهِ! دَعَوْتَ بِدُعَاءٍ كَثِيرٍ لَمْ نَحْفَظْ مِنْهُ شَيْئًا قَالَ ((**أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى مَا يَجْمَعُ ذٰلِكَ كُلَّهُ؟ تَقُولُ اللّٰهُمَّ: إِنَّا نَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَأَلَكَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ ﷺ، وَنَعُوذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ ﷺ وَأَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَيْكَ الْبَلَاغُ، وَلَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ**)).

(اسناده ضعيف) سلسلة الأحاديث الضعيفة (۳۳۵۶) (اس میں لیث بن ابوسلیم راوی ضعیف ہے)

ترجمہ: روایت ہے ابوامامہؓ سے کہ پڑھیں رسول اللہ ﷺ نے بہت سی دعائیں کہ یاد نہ رہیں پھر عرض کی یا رسول اللہ آپؐ نے بہت سی دعائیں کیں کہ ہم کو کچھ یاد نہ رہیں آپؐ نے فرمایا میں تم کو ایسی چیز بتادوں جو ان کی جامع ہو تم کہو اَللّٰھُمَّ سے آخر تک۔ یعنی یا اللہ ہم مانگتے ہیں تجھ سے وہ خیر جو مانگی تجھ سے تیرے محمد نبی ﷺ نے اور پناہ میں آتے ہیں ہم تیری اس کے شر سے جس سے پناہ مانگی تیرے نبی محمد ﷺ نے اور تو ہی مددگار ہے اور تو ہے پہنچانے والا یعنی خیر اور شر کا اور طاقت گناہ سے بچنے کی اور قوت عبادت کرنے کی نہیں مگر اللہ کی طرف سے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔ غریب ہے۔

❀❀❀❀

۸۹۔ باب: دعاء: ((يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ......))

دعاء: اے دلوں کے پھیرنے والے......

(۳۵۲۲) عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ قَالَ : قُلْتُ لِأُمِّ سَلَمَةَ : يَاأُمَّ الْمُؤْمِنِينَ! مَا كَانَ أَكْثَرُ دُعَاءِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ إِذَا كَانَ عِنْدَكِ؟ قَالَتْ : كَانَ أَكْثَرُ دُعَائِهِ : ((يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ! ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ)). قَالَتْ : فَقُلْتُ : يَارَسُولَ اللّٰهِ! مَا أَكْثَرِ دُعَائِكَ يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ! ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ؟ قَالَ : ((**يَا أُمَّ سَلَمَةَ! إِنَّهُ**

لَيْسَ آدَمِيٌّ إِلَّا وَقَلْبُهُ بَيْنَ أُصْبُعَيْنِ مِنْ أَصَابِعِ اللّٰهِ فَمَنْ شَاءَ أَقَامَ وَمَنْ شَاءَ أَزَاغَ)). فَتَلَا مُعَاذٌ ﴿ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا ﴾ الآية. (اسناده صحيح) ظلال الجنة (٢٢٣)

ترجمہ: روایت ہے شہر بن حوشب سے کہ انہوں نے کہا ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہ اے ام المومنین آپ کی اکثر دعا کیا تھی جب وہ آپ کے پاس ہوتے انہوں نے کہا یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِيْ عَلٰی دِيْنِكَ اے دلوں کے پھیرنے والے جمادے میرے دل کو اپنے دین پر سو میں نے عرض کی یا رسول اللہ آپ اکثر یہ دعا کیوں کرتے ہیں آپ نے فرمایا اے ام سلمہ! کوئی آدمی ایسا نہیں جس کا دل اللہ کی دو انگلیوں میں نہ ہو پھر جسے وہ چاہتا ہے قائم رکھتا ہے یعنی دین حق پر اور جسے چاہتا ہے اس کا دل ٹیڑھا کر دیتا ہے۔ پھر معاذ نے جو راوی حدیث ہیں یہ آیت پڑھی ﴿رَبَّنَا لَا تُزِغْ﴾ الایة یعنی اے رب ہمارے مت ٹیڑھا کر ہمارے دلوں کو بعد اس کے کہ ہدایت کی تو نے۔

فائدہ: اس بارے میں ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا نواس بن سمعان انس جابر عبداللہ بن عمرو اور نعیم بن ہمار رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ اور یہ حدیث حسن ہے۔

❀❀❀❀

٩٠۔ بَابُ: دعاء دفع الارق ((اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوَاتِ......))

خوف یا وسوسہ دور کرنے کی دعاء "اللهم رب السماوات"......

(٣٥٢٣) عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ : شَكَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ الْمَخْزُوْمِيُّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا أَنَامُ اللَّيْلَ مِنَ الْأَرَقِ. فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ : ((إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَقُلِ: اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَمَا أَظَلَّتْ، وَرَبَّ الْأَرَضِيْنَ وَمَا أَقَلَّتْ، وَرَبَّ الشَّيَاطِيْنِ وَمَا أَضَلَّتْ، كُنْ لِيْ جَارًا مِنْ شَرِّ خَلْقِكَ كُلِّهِمْ جَمِيْعًا أَنْ يَفْرُطَ عَلَيَّ أَحَدٌ مِنْهُمْ أَوْ أَنْ يَبْغِيَ عَلَيَّ، عَزَّ جَارُكَ وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ)).

(اسناده ضعيف) الكلم الطيب (٤٧/٣٣) تخريج المشكاة (٢٤١١) (اس میں الحکم بن ظہیر راوی متروک ہے)

ترجمہ: روایت ہے بریدہ سے کہ شکایت کی خالد نے نبی ﷺ سے کہ رات کو میں نہ سو سکا یعنی کسی وسوسہ یا خوف کے سبب سے سو فرمایا نبی ﷺ نے جب پہنچے تو اپنے بچھونے پر کہہ تو اَللّٰهُمَّ سے آخر تک۔ یعنی یا اللہ پالنے والے ساتوں آسمانوں کو اور جن پر انہوں نے سایہ کیا اور پالنے والے زمینوں کو اور جن کو انہوں نے اٹھایا اور پالنے والے شیطانوں کو اور جن کو انہوں نے گمراہ کیا ہو جا تا تو ہمسایہ میرا اپنی ساری مخلوق کے شر سے بچانے کو نہ زیادتی کرے ان میں سے کوئی مجھ پر یا بغاوت، معزز ہے ہمسایہ تیرا اور بزرگ ہے ثنا تیری کوئی معبود نہیں سوا تیرے کوئی معبود نہیں مگر تو۔

فائدہ : اس حدیث کی اسناد قوی نہیں اور حکم بن ظہیر جو اس کی سند میں ہے وہ متروک الحدیث ہے کہ چھوڑ دی اس سے حدیث لینا بعض محدثین نے۔ اور مروی ہے یہ حدیث نبی ﷺ سے اور سند سے بھی سوا اس کے۔ اور وہ مرسل ہے۔

❀❀❀❀

۹۱۔ باب :قول ((یَا حَیُّ یَا قَیُّومُ ...... وَأَلِظُّوا بِیَاذَا الْجَلَالِ وَالْإِکْرَامِ))

قول: اے زندہ قائم رکھنے والے......اور لازم پکڑو تم یاذالجلال والاکرام کو

(۳۵۲۴) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا كَرَبَهُ أَمْرٌ قَالَ : ((یَاحَیُّ یَاقَیُّومُ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِیثُ)) وَبِإِسْنَادِهِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَلِظُّوا بِیَا ذَاالْجَلَالِ وَالْإِکْرَامِ)).

(حسن صحیح) تخریج الکلم الطیب /۱۱۸/۷۶۔ سلسلة الأحادیث الصحیحة (۱۵۳۶)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک ؓ سے کہا انہوں نے کہ تھے نبی ﷺ جب کوئی سخت کام ان پر آتا فرماتے یاحی یاقیوم برحمتك استغیث یعنی اے حی زندہ قائم رکھنے والے تیری رحمت کے وسیلہ سے فریاد کرتا ہوں میں۔ اور اسی اسناد سے مروی ہے کہ فرمایا آپ ؐ نے لازم پکڑو تم ذوالجلال والاکرام کو یعنی اے بڑائی اور بزرگی والے۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے۔ اور مروی ہوئی ہے یہ انس ؓ سے اور سند سے بھی سوا اس سند کے۔ چنانچہ روایت کی ہم نے محمود بن غیلان نے انہوں نے مؤمل سے انہوں نے حماد بن سلمہ سے انہوں نے حمید سے انہوں نے انس بن مالک ؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ؐ نے لازم پکڑو تم یاذاالجلال والاکرام۔ یہ حدیث غریب ہے۔ اور محفوظ نہیں ۔ اور مروی ہوئی یہ حماد بن سلمہ ؓ سے انہوں نے روایت کی حمید سے انہوں نے حسن بصری سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور یہ صحیح زیادہ ہے۔ اور مومل نے اس میں غلطی کی کہ کہا روایت ہے حمید سے وہ روایت کرتے ہیں انس ؓ سے اور ان کا کوئی متابع نہیں۔

❀❀❀❀

(۳۵۲۵) عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : ((أَلِظُّوا بِیَا ذَاالْجَلَالِ وَالْإِکْرَامِ)). (اسناده صحیح) [انظر ماقبله]

ترجمہ: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا لازم پکڑو تم یاذالجلال والاکرام کو۔

❀❀❀❀

۹۲۔ بَابٌ: فضل من اوی الی فراشه طاهرا یذکر الله

جو جائے اپنے بستر پر طہارت کے ساتھ اور یاد کرتا رہے اللہ تعالیٰ کو اس کی فضیلت

(۳۵۲۶) عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ طَاهِرًا

يَذْكُرُ اللّٰهَ حَتّٰى يُدْرِكَهُ النُّعَاسُ لَمْ يَنْقَلِبْ سَاعَةً مِنَ اللَّيْلِ يَسْأَلُ اللّٰهَ شَيْئًا مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ إِلَّا أَعْطَاهُ اللّٰهُ إِيَّاهُ)). (اسناده ضعيف) التعليق الرغيب: ٢٧١ تخريج المشكاة (١٢٥٠) تخريج الكلم الطيب (٤٣/٢٩ ـ التحقيق الثانی) (اس میں شہر بن حوشب راوی ضعیف ہے)

ترجمہ: روایت ہے ابوامامہ باہلیؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جو جائے اپنے بچھونے پر طہارت کے ساتھ اور یاد کرتا رہے اللہ کو یہاں تک کہ سو جائے نہیں کروٹ لیتا ہے وہ کسی طرف مگر جو مانگتا ہے وہ اللہ سے خیر دنیا اور آخرت کی اللہ اسے عنایت فرماتا ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ غریب ہے اور مروی ہوئی یہ شہر بن حوشب سے وہ روایت کرتے ہیں ابوظبیہ سے وہ عمرو بن عبسہ سے وہ نبی ﷺ سے۔

❀❀❀❀

۹۳۔ باب

(۳۵۲۷) عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ: سَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلًا يَدْعُو يَقُولُ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ تَمَامَ النِّعْمَةِ، فَقَالَ: ((أَيُّ شَيْءٍ تَمَامُ النِّعْمَةِ))؟ قَالَ: دَعْوَةٌ دَعَوْتُ بِهَا أَرْجُوا بِهَا الْخَيْرَ، قَالَ: ((فَإِنَّ مِنْ تَمَامِ النِّعْمَةِ دُخُولَ الْجَنَّةِ وَالْفَوْزَ مِنَ النَّارِ)) وَسَمِعَ رَجُلًا وَهُوَ يَقُولُ: يَاذَاالْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ فَقَالَ: ((قَدِ اسْتُجِيبَ لَكَ فَسَلْ)) وَسَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلًا وَهُوَ يَقُولُ: اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْئَلُكَ الصَّبْرَ قَالَ: ((سَأَلْتَ اللّٰهَ ا لْبَلَاءَ فَاسْئَلْهُ الْعَافِيَةَ)). (اسناده ضعيف) سلسلة الأحاديث الضعيفة (٤٥٢٠)

ترجمہ: روایت ہے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ سنا نبی ﷺ نے ایک شخص کو کہ کہتا تھا یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں پوری نعمت تو آپؐ نے فرمایا کیا ہے پوری نعمت اس نے عرض کی کہ میں نے ایک دعا کی کہ امید رکھتا ہوں اس سے بہتری کی آپؐ نے فرمایا پوری نعمت سے ہے داخل ہونا جنت میں اور بچ جانا دوزخ سے اور سنا آپؐ نے ایک شخص کو کہتا تھا یا ذوالجلال والاکرام آپؐ نے فرمایا تیری دعا مقبول ہے اب سوال کر اور سنا آپؐ نے ایک شخص کو کہ کہتا تھا یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تجھ سے صبر آپؐ نے فرمایا تو نے بلا مانگی اب اللہ سے عافیت مانگ لے۔

فائدہ: یہ روایت کی ہم سے محمد بن منیع نے انہوں نے اسماعیل سے انہوں نے جریری سے اسی اسناد سے مانند اس کے یہ حدیث حسن ہے۔

❀❀❀❀

(۳۵۲۸) عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهٖ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا فَزِعَ أَحَدُكُمْ فِي النَّوْمِ

فَلْيَقُلْ: أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهِ وَعِقَابِهِ وَشَرِّ عِبَادِهِ، وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَأَنْ يَحْضُرُوْنِ. فَإِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهُ)) فَكَانَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو يُعَلِّمُهَا مَنْ بَلَغَ مِنْ وَلَدِهِ، وَمَنْ لَمْ يَبْلُغْ مِنْهُمْ كَتَبَهَا فِيْ صَكٍّ ثُمَّ عَلَّقَهَا فِيْ عُنُقِهِ. (حسن) دون قوله "فكان عبدالله": الكلم الطيب/٤٨/٣٥

ترجمہ: روایت ہے عمرو بن شعیب کے دادا سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کوئی تم میں سے نیند میں چونک پڑے کہے اعوذ سے یحضرون تک۔ یعنی میں اللہ کی پوری باتوں کی پناہ میں آتا ہوں اس کے غضب سے اور عذاب سے اور اس کے بندوں کے فساد سے اور وسوسوں سے شیطان کے اور اس سے کہ وہ ہمارے پاس آئیں سو وہ خواب اسے ضرر نہ کرے گا۔ عبداللہ بن عمرو سکھا دیتے تھے اس کو جو بالغ ہوتا تھا ان کی اولاد سے اور جو نابالغ ہوتا تھا اس کو لکھ کر اس کے گلے میں لٹکا دیتے تھے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ غریب ہے۔

❀❀❀❀

۹۴۔ باب: دعاء علمه ﷺ ابابكر......

دعا جو آپ ﷺ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو سکھائی

(۳۵۲۹) عَنْ أَبِيْ رَاشِدِ الْحُبْرَانِيِّ قَالَ: أَتَيْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ فَقُلْتُ لَهُ حَدِّثْنَا مِمَّا سَمِعْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَأَلْقَى إِلَيَّ صَحِيْفَةً فَقَالَ : هٰذَا مَا كَتَبَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: فَنَظَرْتُ فِيْهَا فَإِذَا فِيْهَا إِنَّ أَبَابَكْرِ الصِّدِّيْقَ قَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! عَلِّمْنِيْ مَا أَقُوْلُ إِذَا أَصْبَحْتُ وَإِذَا أَمْسَيْتُ، قَالَ : ((يَاأَبَابَكْرٍ قُلْ: اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيْكَهُ أَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطٰنِ وَشَرْكِهِ وَأَنْ أَقْتَرِفَ عَلٰى نَفْسِيْ سُوْءًا أَوْأَجُرَّهُ إِلٰى مُسْلِمٍ)). (اسناده صحيح) تخريج الكلم الطيب (٢٢/٩) الصحيحة (٢٧٦٣)

ترجمہ: روایت ہے ابوراشد حبرانی سے کہا انہوں نے آیا کہ میں عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے پاس اور ان سے کہا کہ کوئی حدیث بیان کرو مجھ سے جو سنی ہو تم نے رسول اللہ ﷺ سے سو انہوں نے میری طرف ایک صحیفہ یعنی ورق لکھا ہوا ڈال دیا اور کہا کہ لکھوا دیا مجھ کو رسول اللہ ﷺ نے۔ کہا راوی نے کہ میں نے اسے دیکھا اس میں لکھا تھا کہ ابوبکرؓ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ سکھایئے مجھ کو جو میں کہا کروں صبح اور شام تو فرمایا آپ ؐ نے کہو تم اللھم سے آخر تک۔ یعنی یا اللہ پیدا کرنے والے آسمانوں اور زمین کے جاننے والے چھپی اور کھلی کے کوئی معبود برحق نہیں مگر، تو تو رب ہے ہر چیز کا اور مالک پناہ میں آتا ہوں میں تیری اپنے نفس کے شر سے اور شیطان کے فساد سے اور شراکت سے اور اس سے کہ کماؤں میں اپنے اوپر برائی یا کھینچ لے جاؤں اس کو کسی مسلم کی طرف۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔ غریب ہے اس سند سے۔

❀❀❀❀

۹۵۔ باب: ((لَا أحد أغير من الله......))

اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر کوئی غیرت والا نہیں

(۳۵۳۰) عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ قَالَ : سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ. قُلْتُ لَهُ: أَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ عَبْدِاللّٰهِ؟ قَالَ : نَعَمْ، وَرَفَعَهُ أَنَّهُ قَالَ: ((لَا أَحَدَ أَغْيَرُ مِنَ اللّٰهِ وَلِذٰلِكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَهَا وَمِنْهَا وَمَا بَطَنَ، وَلَا أَحَدٌ أَحَبُّ إِلَيْهِ الْمَدْحُ مِنَ اللّٰهِ وَلِذٰلِكَ مَدَحَ نَفْسَهُ)).

(اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے عمرو بن مرہ سے کہا انہوں نے کہ سنا میں نے ابووائل سے کہا انہوں نے کہ سنا میں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے عمرو بن مرہ کہتے تھے کہ میں نے پوچھا ابووائل سے کہ تم نے خود سنا عبداللہؓ سے انہوں نے کہا ہاں مرفوع کی انہوں نے روایت یعنی فرمایا آنحضرتؐ نے کہ اللہ سے بڑھ کر کوئی غیرت والا نہیں اور اس لیے حرام کیا اس نے بے حیائیوں کو کھلی ہوں یا چھپی اور کسی کو تعریف اچھی نہیں لگتی جتنی اللہ کو اچھی لگتی ہے اور اس لیے اس نے خود تعریف کی اپنی ذات مقدس کی۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔ صحیح ہے۔

❀❀❀❀

۹۶۔ باب: ((اَللّٰهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيْرًا......))

دعاء: اے اللہ! میں نے ظلم کیا اپنی جان پر بہت......

(۳۵۳۱) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي بَكْرِ الصِّدِّيْقِ أَنَّهُ قَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! عَلِّمْنِيْ دُعَاءً أَدْعُوْبِهِ فِيْ صَلٰوتِيْ قَالَ: ((قُلِ: اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ ظُلْمًا كَثِيْرًا وَّلَا يَغْفِرُالذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ فَاغْفِرْلِيْ مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِيْ إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ)). (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہؓ سے کہ انہوں نے عرض کی کہ اے رسول اللہ کے مجھے ایسی دعا سکھائیے کہ میں اپنی نماز میں پڑھا کروں آپؐ نے فرمایا کہہ تو اَللّٰهُمَّ سے آخر تک۔ یعنی یا اللہ میں نے ظلم کیا اپنی جان پر بہت اور نہیں بخشتا گناہوں کو کوئی مگر تو سو بخش دے مجھ کو اپنے نزدیک سے بخشا اور رحمت کر مجھ پر بے شک تو ہی ہے بخشنے والے رحمت کرنے والے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔ صحیح ہے غریب ہے۔

(۳۵۳۲) عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ أَبِي وَدَاعَةَ قَالَ : جَاءَ الْعَبَّاسُ إِلَىٰ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَكَأَنَّهُ سَمِعَ شَيْئًا فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى الْمِنبَرِ فَقَالَ : ((مَنْ أَنَا؟)) فَقَالُوا: أَنْتَ رَسُولُ اللّٰهِ عَلَيْكَ السَّلَامُ. قَالَ : ((أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ، إِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ الْخَلْقَ فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ فِرْقَةً، ثُمَّ جَعَلَهُمْ فِرْقَتَيْنِ فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ فِرْقَةً، ثُمَّ جَعَلَهُمْ قَبَائِلَ، فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ قَبِيلَةً، ثُمَّ جَعَلَهُمْ بُيُوتًا فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ بَيْتًا وَخَيْرِهِمْ نَسَبًا)).(اسناده ضعيف) سلسلة الأحاديث الضعيفة (۲۰۷۳) یزید بن ابی زیاد ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے مطلب بن ابی وداعہ سے کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ آئے رسول اللہ ﷺ کے پاس گویا کہ وہ کچھ سن کر آئے تھے (قریش سے) تو آپ ﷺ منبر پر کھڑے ہوئے اور فرمایا میں کون ہوں؟ لوگوں نے کہا آپ رسول ہیں اللہ کے سلام ہے آپ پر۔ فرمایا آپ ﷺ نے کہ میں محمد ﷺ ہوں بیٹا عبداللہ کا وہ بیٹے عبدالمطلب کے اللہ نے ساری مخلوق کو پیدا کیا اور ان کے اچھے لوگوں میں سے مجھے پیدا کیا پھر ان کے دو گروہ کیے تو مجھے بہتر گروہ میں بنایا پھر ان کے کئی قبیلے بنائے اور مجھے بہتر قبیلے سے پیدا کیا پھر ان کے کئی گھر بنائے اور مجھے بہتر گھر میں پیدا کیا اور بہتر ذات میں۔

❀❀❀❀

۹۷۔ باب: فی تساقط الذنوب

گناہوں کو جھاڑ دینے والے کلمات

(۳۵۳۳) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ بِشَجَرَةٍ يَابِسَةِ الْوَرَقِ فَضَرَبَهَا بِعَصَاهُ فَتَنَاثَرَ الْوَرَقُ. فَقَالَ : ((إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ لَتُسَاقِطُ مِنْ ذُنُوبِ الْعَبْدِ كَمَا تَسَاقَطَ وَرَقُ الشَّجَرَةِ هٰذِهِ)). (اسناده حسن) التعليق الرغيب (۲/۲۴۹)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ گزرے ایک درخت پر جس کے پتے سوکھے تھے سو مارا اس کو اپنی لاٹھی سے اور پتے اس کے جھڑ پڑے، سو فرمایا آپ نے کہ یہ چاروں کلمے الحمد للہ وغیرہ بندے کے گناہ جھاڑ دیتے ہیں جیسے جھڑتے ہیں پتے اس درخت کے۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔ اور نہیں جانتے ہم اعمش کو کہ سماع ہوا ان کو انس سے مگر انہوں نے دیکھا ہے انس رضی اللہ عنہ کو اور نظر کی ہے ان کی طرف۔

❀❀❀❀

(۳۵۳۴) عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الشَّبِيبِ السَّبَائِيِّ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا

شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ عَلَى إِثْرِ الْمَغْرِبِ بَعَثَ اللّٰهُ لَهُ مَسْلَحَةً يَحْفَظُوْنَهُ مِنَ الشَّيْطَانِ حَتّٰى يُصْبِحَ وَكَتَبَ لَهُ بِهَا عَشْرَ حَسَنَاتٍ مُوْجِبَاتٍ وَمَحَى عَنْهُ عَشْرَ سَيِّاٰتٍ مُوْبِقَاتٍ وَكَانَتْ لَهُ بِعِدْلِ عَشْرِ رَقَبَاتٍ مُؤْمِنَاتٍ)).

(اسناده حسن) صحيح الترغيب والترهيب (١/١٦٠/٤٧٢)

ترجمہ: روایت ہے عمارہ بن شبیب السبائی سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جو کہے لا الہ الا اللہ سے قدیر تک۔ دس بار بعد مغرب کے بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس کی طرف فرشتے کہ حفاظت کریں گے وہ اس کی صبح تک اور لکھی جائیں گی اس کے لیے دس نیکیاں رحمت کی واجب کرنے والی اور مٹائی جائیں گی اس سے دس برائیاں ہلاک کرنے والی اور ثواب ہوگا اس کو دس بردہ آزاد کرنے کا جو مسلمان ہوں۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے حسن ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر روایت سے لیث بن سعد کی اور ہم نہیں جانتے کہ عمارہ بن شبیب کو سماع ہو نبی ﷺ سے۔

❀❀❀❀

٩٨۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِيْ فَضْلِ التَّوْبَةِ وَالْإِسْتِغْفَارِ وَمَا ذُكِرَ مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ لِعِبَادِهٖ

توبہ اور استغفار کی فضیلت کے بیان میں اور اللہ تعالیٰ کی رحمت کا اپنے بندوں پر

(٣٥٣٥) عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ : أَتَيْتُ صَفْوَانَ بْنَ عَسَّالٍ الْمُرَادِيَّ أَسْأَلُهُ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَ : مَا جَاءَ بِكَ يَازِرُّ؟ فَقُلْتُ ابْتِغَاءَ الْعِلْمِ. فَقَالَ : إِنَّ الْمَلٰئِكَةَ لَتَضَعُ أَجْنِحَتَهَا لِطَالِبِ الْعِلْمِ رِضًا بِمَا يَطْلُبُ، فَقُلْتُ إِنَّهُ حَكَّ فِيْ صَدْرِي الْمَسْحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ بَعْدَ الْغَائِطِ وَالْبَوْلِ وَكُنْتُ امْرَءًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ فَجِئْتُ أَسْأَلُكَ هَلْ سَمِعْتَهُ يَذْكُرُ فِي ذٰلِكَ شَيْئًا؟ قَالَ: نَعَمْ كَانَ يَأْمُرُنَا إِذَا كُنَّا سَفْرًا أَوْمُسَافِرِيْنَ أَنْ لَا نَنْزِعَ خِفَافَنَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيهِنَّ إِنَّ مِنْ جَنَابَةٍ لٰكِنْ مِنْ غَائِطٍ وَبَوْلٍ وَنَوْمٍ. قَالَ فَقُلْتُ : هَلْ سَمِعْتَهُ يَذْكُرُ فِي الْهَوٰى شَيْئًا؟ قَالَ : نَعَمْ؟ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ سَفَرٍ فَبَيْنَا نَحْنُ عِنْدَهُ إِذْ نَادَهُ أَعْرَابِيٌّ بِصَوْتٍ لَّهُ جَهْوَرِيٍّ يَامُحَمَّدُ! فَأَجَابَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى نَحْوٍ مِنْ صَوْتِهٖ: ((هَاؤُمْ)). فَقُلْنَا لَهُ: وَيْحَكَ أُغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ فَإِنَّكَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ وَقَدْ نُهِيْتَ عَنْ هٰذَا، فَقَالَ وَاللّٰهِ لَا أَغْضُضُ. قَالَ لْأَعْرَابِيُّ: الْمَرْءُ يُحِبُّ الْقَوْمَ وَلَمَّا يَلْحَقْ بِهِمْ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((الْمَرْءُ مَعَ مَنْ

أَحَبَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) فَمَا زَالَ يُحَدِّثُنَا حَتّٰى ذَكَرَ بَابًا مِنْ قِبَلِ الْمَغْرِبِ مَسِيْرَةُ سَبْعِيْنَ عَامًا عَرْضُهُ۔ أَوْ الرَّاكِبُ فِيْ عَرْضِهِ۔ أَرْبَعِيْنَ أَوْسَبْعِيْنَ عَامًا، قَالَ سُفْيَانُ: قِبَلَ الشَّامِ، خَلَقَهُ اللّٰهُ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ مَفْتُوْحًا يَعْنِيْ لِلتَّوْبَةِ لَا يُغْلَقُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْهُ. (اسناده حسن) التعليق الرغيب: ٤/ ٧٣)

ترجمہ: روایت ہے زر بن حبیش سے انہوں نے کہا گیا میں صفوان بن عسال مرادی کے پاس کہ پوچھوں ان سے مسح موزوں کا سو پوچھا انہوں نے کیوں آئے تم اے زر تو کہا میں نے علم حاصل کرنے کو تو کہا انہوں نے ملائکہ اپنے بازو بچھاتے ہیں طالب علم کے لیے اس کی طلب سے راضی ہو کر پھر میں نے کہا کہ میرے دِل میں خیال آیا موزوں کے مسح کا بعد پاخانے اور پیشاب کے کریں یا نہ کریں اور میں ایک اصحابی ہوں رسول اللہ ﷺ کا سو آیا میں تمہارے پاس کہ پوچھوں میں تم سے کہ کچھ سنا ہے تم نے آپ سے کہ ذکر کرتے ہوں اس کا انہوں نے کہا ہاں ہم کو حکم کرتے تھے آپؐ جب ہم مسافر ہوں کہ نہ اتاریں ہم موزے تین دن اور رات مگر غسل جنابت کے لیے اور نہ اتاریں ہم پاخانے یا پیشاب یا سونے کے بعد پھر کہا میں نے کہ کچھ سنا تم نے ذکر کرتے تھے محبت کا انہوں نے کہا ہم ایک میں سفر ساتھ تھے رسول اللہ ﷺ کے ایک اعرابی آیا اور اس نے بلند آواز سے پکارا یا محمد تو آپ نے اس کو جواب دیا اسی آواز سے اور فرمایا کہ آؤ ہم نے اس سے کہا اے خرابی تیری پست کر اپنی آواز کو کہ تو پاس ہے نبی ﷺ کے اور منع ہے ان کے پاس آواز بلند کرنا تو کہا اس نے واللہ میں پست نہ کروں گا اپنی آواز کو اور کہا اس نے کہ آدمی دوست رکھتا ہے ایک قوم کو اور نہیں ملتا ان سے اور فرمایا نبی ﷺ نے کہ آدمی قیامت کے دن اس کے ساتھ ہوگا جس کو چاہتا ہے یعنی عمل میں اگرچہ ان کے برابر نہ ہو پھر صفوان مجھ سے باتیں کرتے رہے یہاں تک ذکر کیا ایک دروازہ کا کہ مغرب کی طرف ہے چوڑان اس کی ایسی ہے کہ چالیس یا ستر برس تک اس میں چلا جائے۔ اور سفیان نے کہا کہ وہ شام کی طرف سے پیدا کیا ہے اس کو اللہ نے جس دن پیدا کیا ہے آسمانوں کو اور زمین کو اور وہ کھلا ہوا ہے یعنی توبہ کے لیے اور بند نہیں ہوتا یہاں تک کہ آفتاب نکلے مغرب سے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(٣٥٣٦) عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ: أَتَيْتُ صَفْوَانَ بْنَ عَسَّالٍ الْمُرَادِيَّ فَقَالَ لِيْ: مَا جَاءَبِكَ، قُلْتُ: ابْتِغَاءَ الْعِلْمِ، قَالَ: بَلَغَنِيْ أَنَّ الْمَلَائِكَةَ تَضَعُ أَجْنِحَتَهَا لِطَالِبِ الْعِلْمِ رِضًا بِمَا يَفْعَلُ. قَالَ: قُلْتُ لَهُ: إِنَّهُ حَاكَ أَوْ حَكَّ فِيْ نَفْسِيْ شَيْءٌ مِنَ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَهَلْ حَفِظْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْهِ شَيْئًا؟ قَالَ: نَعَمْ، كُنَّا إِذَا كُنَّا سَفَرًا أَوْ مُسَافِرِيْنَ أَمَرَنَا أَنْ لَا نَخْلَعَ خِفَافَنَا ثَلَاثًا إِلَّامِنْ جَنَابَةٍ وَلٰكِنْ مِنْ غَائِطٍ وَبَوْلٍ وَنَوْمٍ، قَالَ: فَقُلْتُ: فَهَلْ حَفِظْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي الْهَوٰى شَيْئًا؟ قَالَ: نَعَمْ، كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ بَعْضِ أَسْفَارِهِ فَنَادَاهُ رَجُلٌ كَانَ فِيْ اٰخِرِ الْقَوْمِ بِصَوْتٍ جَهْوَرِيٍّ، أَعْرَابِيٌّ جِلْفٌ

جافٍ، فَقَالَ: یَامُحَمَّدُ! یَامُحَمَّدُ! فَقَالَ لَهُ الْقَوْمُ: مَهْ إِنَّكَ قَدْ نُهِیتَ عَنْ هٰذَا، فَأَجَابَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰی نَحْوٍ مِنْ صَوْتِهٖ: ((هَاؤُمُ)) فَقَالَ: الرَّجُلُ يُحِبُّ الْقَوْمَ وَلَمَّا يَلْحَقْ بِهِمْ. قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ)). قَالَ زِرٌّ فَمَا بَرِحَ يُحَدِّثُنِي حَتّٰی حَدَّثَنِي أَنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ جَعَلَ بِالْمَغْرِبِ بَابًا عَرْضُهُ مَسِيرَةُ سَبْعِينَ عَامًا لِلتَّوْبَةِ لَا يُغْلَقُ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ قِبَلِهٖ وَذٰلِكَ قَوْلُ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی ﴿ يَوْمَ يَأْتِي بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيمَانُهَا ﴾ . (صحیح الاسناد) [انظر ماقبله]

ترجمہ: ترجمہ اس کا اوپر گزر چکا ہے۔

اس میں عربی کو جلف جاف کہا یعنی احمق سخت و درشت مزاج اور باب توبہ کے بیان کے بعد یہ آیت پڑھی ﴿یوم یاتی﴾ الآیۃ یعنی جس دن آ جائیں گی بعض نشانیاں تیرے رب کی نفع نہ دے گا اس دن کسی کو ایمان اس کا یعنی جب آفتاب مغرب سے طلوع کرے گا کسی کی توبہ قبول نہ ہوگی۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ غریب ہے۔

❀❀❀❀

(۳۵۳۷) عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ يَقْبَلُ تَوْبَةَ الْعَبْدِ مَا لَمْ يُغَرْغِرْ)).

(اسنادہ حسن) التعلیق الرغیب (۴/۷۵) تخریج مشکاۃ المصابیح ۲۳۴۳۔ التحقیق الثانی)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اللہ توبہ قبول کرتا ہے بندے کی جب تک کہ غرغرہ نہ کرے۔ یعنی آخر سانس نہ لے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ غریب ہے۔ روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے ابو عامر عقدی سے انہوں نے عبدالرحمٰن سے انہوں نے اپنے باپ ثابت سے انہوں نے مکحول سے انہوں نے جبیر بن نفیر سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اوپر کی روایت کے اسی کے ہم معنی۔

❀❀❀❀

(۳۵۳۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَلّٰهُ أَفْرَحُ بِتَوْبَةِ أَحَدِكُمْ مِنْ أَحَدِكُمْ بِضَالَّتِهٖ إِذَا وَجَدَهَا)). (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ بندے کی توبہ سے اس سے زیادہ خوش ہوتا ہے جتنا کوئی اپنا کھویا ہوا اونٹ پا کر خوش ہو۔

فائدہ: اس بارے میں ابن مسعود نعمان بن بشیر اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ روایت حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔

(۳۵۳۹) عَنْ أَبِي أَيُّوبَ أَنَّهُ قَالَ حِينَ حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ: قَدْ كَتَمْتُ عَنْكُمْ شَيْئًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ : ((**لَوْلَا أَنَّكُمْ تُذْنِبُونَ لَخَلَقَ اللّٰهُ خَلْقًا يُذْنِبُونَ فَيَغْفِرُ لَهُمْ**)).

(اسناده صحيح) سلسلة الأحاديث الصحيحة (٩٦٧ـ ٩٧٠ و ١٩٦٣)

ترجمہ: روایت ہے ابوایوب رضی اللہ عنہ سے کہ جب ان کو موت سامنے آئی انہوں نے کہا میں نے ایک چیز سنی تھی رسول اللہ ﷺ سے اور وہ تم سے چھپاتا تھا سنا میں نے کہ فرماتے تھے اگر تم گناہ نہ کرو تو اللہ تعالیٰ ایک اور مخلوق پیدا کرے کہ وہ گناہ کرے اور اللہ ان کے گناہ معاف کرے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔غریب ہے۔اور مروی ہوئی ہے یہ محمد بن کعب سے وہ روایت کرتے ابوایوب رضی اللہ عنہ سے وہ نبی ﷺ سے مانند اس کی۔روایت کی یہ ہم سے قتیبہ نے انہوں نے عبدالرحمٰن سے انہوں نے عمرو سے جو مولیٰ ہیں عفرہ کے انہوں نے محمد بن کعب قرظی سے انہوں نے ابوایوب رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کی۔

❀ ❀ ❀ ❀

باب

(۳۵۴۰) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ : ((**قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: يَابْنَ اٰدَمَ! إِنَّكَ مَا دَعَوْتَنِي وَرَجَوْتَنِي غَفَرْتُ لَكَ عَلٰى مَا كَانَ فِيكَ وَلَا أُبَالِي. يَابْنَ اٰدَمَ! لَوْ بَلَغَتْ ذُنُوبُكَ عَنَانَ السَّمَاءِ ثُمَّ اسْتَغْفَرْتَنِي غَفَرْتُ لَكَ وَلَا أُبَالِي يَا ابْنَ اٰدَمَ! إِنَّكَ لَوْ أَتَيْتَنِي بِقُرَابِ الْأَرْضِ خَطَايَا ثُمَّ لَقِيتَنِي لَا تُشْرِكُ بِي شَيْئًا لَأَتَيْتُكَ بِقُرَابِهَا مَغْفِرَةً**)). (اسناده صحيح) سلسلة الأحاديث الصحيحة (١٢٧ و ١٢٨ـ الروض النضير (٤٣٢ـ المشكاة (٢٣٣٦ـ التحقيق الثانى) التعليق الرغيب /٢٦٨)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے بیٹے آدم کے تو جب تک مجھے پکارے جائے گا اور مجھ سے امید مغفرت کی رکھے گا میں تجھے بخشتا رہوں گا تو کسی کام میں ہو اور میں پرواہ نہیں رکھتا اے بیٹے آدم کے اگر پہنچ جائیں گناہ تیرے آسمان کے کناروں تک پھر بخشش مانگے تو مجھ سے تو بھی بخش دوں میں تجھ کو اور میں پرواہ نہیں رکھتا اے بیٹے آدم کے اگر تو زمین بھر گناہ لے کر مجھ سے ملے کہ شریک نہ کیا ہو تو نے میرے ساتھ کسی کو تو میں اتنی ہی بخشش لے کر تیرے آگے آؤں گا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے۔

مترجم: یعنی اس دنیا میں سب گنہگاروں نے گناہ کیے ہیں فرعون بھی اسی دنیا میں تھا اور ہامان بھی اسی دنیا میں بلکہ شیطان بھی اسی

میں پھر یوں سمجھئے کہ جتنے گناہ ان سب گناہ گاروں سے ہوئے ہیں سوایک آدمی وہ سب کچھ کرے لیکن شرک سے پاک ہو تو جتنے اس کے گناہ ہیں اللہ صاحب اتنی ہی اس پر بخشش کرے گا۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ توحید کی برکت سے سب گناہ بخشے جاتے ہیں جیسے کہ شرک کی شامت سے سب اچھے کام ناکارہ ہو جاتے ہیں اور یہی حق ہے اس لیے کہ جب شرک سے آدمی پورا پاک ہوا کہ کسی کو اللہ کے سوا مالک نہ سمجھے اور اس کے سوا کہیں بھاگنے کی جگہ نہ جانے اور یہ اس کے دل میں خوب ثابت ہو جائے کہ اللہ کے تقصیروار کو اس سے بھاگ کر کہیں پناہ نہیں اور اس کے مقابل کسی زور آور کا زور نہیں چلتا اور اس کے روبرو کسی کی حمایت کام نہیں آتی اور کوئی کسی کی سفارش اپنے اختیار سے نہیں کر سکتا سو جب یہ بات دل میں خوب ثابت ہو جائے پھر جتنے گناہ اس سے ہوں گے بشریت کی راہ سے ہوں گے یا بھول چوک کر اور ان گناہوں کا ڈر اس کے دل پر گھر کر رہا ہوگا اور ان سے ایسا بیزار ہوگا اور شرمندہ کہ اپنی جان سے بھی تنگ ہوگا اور بے شک ایسا آدمی اللہ کی رحمت کا مستحق ہے اور جوں جوں اس کا اضطرار اور بے قراری گناہوں کے سبب سے بڑھتی جاتی ہے دوں دوں رحمتِ الٰہی اس پر زیادہ ہوتی جاتی ہے سو یہ سمجھنا چاہیے کہ جس کی توحید کامل ہے اس کا گناہ وہ کام کرتا ہے کہ اوروں کی عبادت وہ کام نہیں کرتی فاسق موحد ہزار درجہ بہتر ہے متقی مشرک سے اور رعیتی پر تقصیر لاکھ درجہ افضل ہے باغی خوشامدی سے کہ یہ اپنی تقصیر پر شرمندہ ہے اور وہ اپنے فریب پر مغرور۔

❀ ❀ ❀ ❀

۹۹۔ باب: ((خَلَقَ اللّٰهُ مِائَةَ رَحْمَةٍ))

اللہ تعالیٰ نے سو رحمتوں کو پیدا کیا

(۳۵۴۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((خَلَقَ اللّٰهُ مِائَةَ رَحْمَةٍ فَوَضَعَ رَحْمَةً وَاحِدَةً بَيْنَ خَلْقِهِ يَتَرَاحَمُوْنَ بِهَا، وَعِنْدَ اللّٰهِ تِسْعَةٌ وَتِسْعُوْنَ رَحْمَةً)).

(اسناده صحيح) سلسلة الأحاديث الصحيحة (۱۶۳٤)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا سو رحمتوں کو اور اتاری ایک رحمت اس میں سے یعنی دنیا میں کہ جس کے سبب سے لوگ آپس میں رحم کرتے ہیں اور اس کے پاس ننانوے رحمتیں ہیں یعنی قیامت کے دن ان سے بخشے گا اپنے موحد بندوں کو۔

فائدہ: اس باب میں سلمان اور جندب بن عبداللہ بن سفیان بجلی رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(۳۵٤۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَوْ يَعْلَمُ الْمُؤْمِنُ مَا عِنْدَاللّٰهِ مِنَ الْعُقُوْبَةِ مَا طَمِعَ فِي

الْجَنَّةِ أَحَدٌ، وَلَوْ يَعْلَمُ الْكَافِرُ مَا عِنْدَاللّٰهِ مِنَ الرَّحْمَةِ مَا قَنَطَ مِنَ الْجَنَّةِ أَحَدٌ)).

(اسناده صحيح) سلسلة الاحديث الصحيحة (١٦٣٤)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر جان لے مؤمن اس عذاب کو جو اللہ کے پاس ہے ہرگز طمع نہ کرے جنت کی کوئی اور اگر جان لے کافر اس رحمت کو جو اللہ کے نزدیک ہے ناامید نہ ہو جنت سے کوئی۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔نہیں جانتے ہم اس کو مگر علاء بن عبدالرحمٰن کی روایت سے کہ وہ اپنے باپ سے اور وہ ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں۔

مترجم: حقیقت میں اللہ کی رحمت اور اس کا عذاب بے حساب ہیں۔کسی شاعر نے خوب کہا ہے۔ شعر

بتہدید گر برکشد تیغ حکم　　بمانند کرو بیان صم وبکم

دگر در دہد یک صلائے کرم　　عزازیل گوید نصیبے برم

❀❀❀❀

باب

(٣٠٤٣) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ : قَالَ ((إِنَّ اللّٰهَ حِيْنَ خَلَقَ الْخَلْقَ كَتَبَ بِيَدِهِ عَلَى نَفْسِهِ أَنَّ رَحْمَتِي تَغْلِبُ غَضَبِي)). (حسن صحيح) سلسلة الأحاديث الصحيحة (١٦٢٩) الروض النضير (١١١٨)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ اللہ تعالیٰ نے جب مخلوقات کو اپنے ہاتھ سے لکھا اپنی ذات کے واسطے کہ رحمت میری غالب ہے میرے غضب پر۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(٣٠٤٤) عَنْ أَنَسٍ قَالَ: دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَسْجِدَ وَرَجُلٌ قَدْ صَلّٰى وَهُوَ يَدْعُو وَهُوَ يَقُوْلُ فِي دُعَائِهِ : اَللّٰهُمَّ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْمَنَّانُ، بَدِيعَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ذَاالْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ. ((أَتَدْرُوْنَ بِمَا دَعَا اللّٰهَ؟ دَعَا اللّٰهَ بِاسْمِهِ الْأَعْظَمِ الَّذِيْ إِذَا دُعِيَ بِهِ أَجَابَ وَإِذَا سُئِلَ بِهِ أَعْطٰى)).

(اسناده صحيح) الروض النضير (١٣٣)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ داخل ہوئے نبی ﷺ مسجد میں اور ایک شخص نے نماز پڑھی اور وہ دعا کرتا تھا اور اپنی دعا میں کہتا تھا اللھم سے الاکرام تک۔یعنی یا اللہ کوئی معبود برحق نہیں مگر تو' تو ہی ہے احسان کرنے والا' پیدا کرنے والا آسمانوں کا اور زمین کا' صاحب بزرگی' اور بڑائی کا' سو فرمایا نبی ﷺ نے آیا جانتے ہو تم جن لفظوں سے اس نے دعا کی دعا

کی اس نے اللہ کے اسم اعظم سے کہ جب دعا کی جائے قبول کرے اور جب اس سے مانگے اس نام سے عطا کرے۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے اس سند سے اور مروی ہوئی یہ حدیث اور سند سے بھی انسؓ سے۔

❀❀❀❀

۱۰۰۔ باب: ((رَغِمَ أَنْفُ رَجُلٍ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ......))

اس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہو......

(۳۵۴۵) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((رَغِمَ أَنْفُ رَجُلٍ ذُكِرْتُ عِنْدَه فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ، وَرَغِمَ أَنْفُ رَجُلٍ دَخَلَ عَلَيْهِ رَمَضَانُ ثُمَّ انْسَلَخَ قَبْلَ أَنْ يُغْفَرَلَهُ. وَرَغِمَ أَنْفُ رَجُلٍ أَدْرَكَ عِنْدَهُ أَبَوَاهُ الْكِبَرَ فَلَمْ يُدْخِلَاهُ الْجَنَّةَ)). قَالَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ: وَأَظُنُّهُ قَالَ: ((أَوْأَحَدُهُمَا)).

(حسن صحيح) المشكاة (۹۲۷) التعليق الرغيب (۲/۲۸۳)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: ناک میں خاک بھرے اس شخص کے کہ میرا ذکر ہو اس کے پاس اور درود نہ پڑھا مجھ پر اور ناک میں خاک بھرے اس شخص کے کہ آیا اس پر رمضان اور چلا گیا قبل اس کے وہ بخشا گیا اور ناک میں خاک بھرے اس کے جس نے پایا اپنے ماں باپ کو بوڑھا اور نہ داخل کیا انہوں نے اس کو جنت میں یعنی ان کی خدمت سے مستحق جنت نہ ہوا۔ کہا عبدالرحمٰن نے اور گمان کیا میں نے کہ فرمایا ایک ان میں کا یعنی ماں باپ کا۔

فائدہ : اس بارے میں جابرؓ اور انسؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ غریب ہے اس سند سے۔ اور ربعی بن ابراہیم اور وہ بھائی ہیں اسماعیل بن ابراہیم کے اور وہ ثقہ ہیں اور وہ ابن علیہ ہیں اور مروی ہے بعض اہل علم سے کہ کہا انہوں نے جب درود بھیجتا ہے آدمی نبی ﷺ پر ایک بار مجلس میں تو کافی ہے اس کو جب تک اس مجلس میں رہے۔

❀❀❀❀

(۳۵۴۶) عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((أَلْبَخِيْلُ الَّذِي مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ)). (اسناده صحيح) المشكاة (۹۳۳) فضل الصلاة (۳۱/۱۴۔ ۳۹) التعليق الرغيب (۲/۲۸۴)

ترجمہ: روایت ہے علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ بخیل وہ ہے کہ جس کے آگے میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود نہ پڑھے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

۱۰۱۔ باب: دعا ((اللھم برد قلبی......))

دعا: اے اللہ میرے دل کو ٹھنڈا کر دے......

(۳۵۴۷) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِيْ أَوْفَى قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : ((اَللّٰهُمَّ بَرِّدْ قَلْبِيْ بِالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَالْمَاءِ الْبَارِدِ، اَللّٰهُمَّ نَقِّ قَلْبِيْ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ)).(اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے کہا کرتے تھے رسول اللہ ﷺ یہ دعا کرتے أَللّٰهُمَّ سے آخر تک۔یعنی یا اللہ ٹھنڈا کر دے میرے دل کو برف اور اولوں اور ٹھنڈے پانی سے یا اللہ صاف و پاک کر دے دل میرا گناہوں سے جیسا صاف کیا تو نے سفید کپڑا میل سے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

باب

(۳۵۴۸) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَنْ فُتِحَ لَهُ مِنْكُمْ بَابُ الدُّعَاءِ فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الرَّحْمَةِ وَمَا سُئِلَ اللّٰهَ شَيْئًا يَعْنِيْ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يُسْأَلَ الْعَافِيَةَ)).

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ الدُّعَاءَ يَنْفَعُ مِمَّا نَزَلَ وَمِمَّا لَمْ يَنْزِلْ فَعَلَيْكُمْ عِبَادَ اللّٰهِ بِالدُّعَاءِ)).

(اسناده ضعيف) تخريج المشكاة (۲۲۳۹) التعليق الرغيب (۲/۲۷۲) (اسناده حسن) تخريج المشكاة (۲۰۳۹) التعليق الرغيب : ۲/۲۷۲) اس ميں عبدالرحمٰن بن بن ابی بكر المليكی ضعيف هے ۔

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس کے لیے کھولے گئے دروازے دعا کے کھولے گئے اس کے لیے دروازے رحمت کے اور کوئی چیز مانگنا اللہ کو اتنی پیاری نہیں معلوم ہوتی جتنی عافیت مانگنا اور فرمایا دعا نفع دیتی ہے اس بلا کو جو اتر چکی ہے اور جو اترے گی یا ابھی نہیں اتری سو لازم جانو اے بندو اللہ کے دعا کو۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے۔نہیں جانتے ہم اس کو مگر عبدالرحمٰن بن ابی بکر قرشی سے اور وہ ملیکی ہیں اور ضعیف ہیں اہل حدیث کے نزدیک۔کلام کیا ان میں بعض محدثین نے ان کے حافظہ کی طرف سے۔اور روایت کیا اسرائیل نے یہ حدیث عبدالرحمٰن بن ابی بکر سے انہوں نے موسیٰ بن عقبہ سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپؐ نے اللہ سے نہیں مانگی کوئی شے پیاری زیادہ عافیت سے۔روایت کی یہ ہم سے قاسم بن دینار کوفی نے اسحاق بن منصور سے انہوں نے اسرائیل سے۔

۱۰۳۔ باب: مَنْ قَالَ كَلِمَةَ التوحِيدِ المُفَصِّل عَشْرَ مَرَّاتٍ

جوکلمۂ توحید ''لا الہ الا اللہ......'' دس بار کہے اس کی فضیلت

(۳۵۰۳) عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : ((مَنْ قَالَ عَشْرَ مَرَّاتٍ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، كَانَتْ لَهُ عِدْلَ أَرْبَعِ رِقَابٍ مِنْ وَلَدِ إِسْمٰعِيْلَ)). (اسناده صحيح) سلسلة الأحاديث الضعيفة، تحت الحديث (٥١٢٦) .

ترجمہ: روایت ہے ابوایوب انصاریؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جو کہے دس بار لا الہ الا اللہ سے قدیر تک۔ اس کو چار بردوں کے آزاد کرنے کا ثواب ہوگا۔

فائدہ : روایت کی گئی یہ حدیث ابوایوبؓ سے موقوفاً۔

❀❀❀❀

(۳۵۰٤) عَنْ صَفِيَّةَ تَقُوْلُ : دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَبَيْنَ يَدَيَّ أَرْبَعَةُ آلَافِ نَوَاةٍ أُسَبِّحُ بِهَا قَالَ: ((لَقَدْ سَبَّحْتِ بِهٰذِهِ أَلَا أُعَلِّمُكِ بِأَكْثَرَ مِمَّا سَبَّحْتِ))؟ فَقُلْتُ عَلِّمْنِي، ((فَقَالَ قُوْلِيْ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ خَلْقِهِ)). (منكر) [الرد على التعقيب الحثيث (٣٥۔ ٣٨)] ہاشم بن سعید ضعیف ہے ۔تقریب (٧٢٥٤،٢١٤٧)

ترجمہ: روایت ہے سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا سے کہ داخل ہوئے ان پر رسول اللہ ﷺ اور ان کے آگے چار ہزار گٹھلیاں تھیں کھجور کی کہ وہ تسبیح کرتی تھیں تو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: تو نے تسبیح کی ان گٹھلیوں کے اوپر میں نہ سکھا دوں تجھے ایسی تسبیح جو ثواب میں اس سے زیادہ ہو میں نے عرض کی ضرور سکھایئے فرمایا آپؐ نے کہو سبحان اللہ عدد خلقہ یعنی پاکی ہے اللہ تعالیٰ کو اس کی مخلوق کی گنتی کے برابر۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم صفیہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے مگر اسی سند سے ہاشم بن سعید کوفی کی روایت سے اور اسناد اس کی معروف نہیں ہے اور اس باب میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔

❀❀❀❀

(۳۵۰۵) عَنْ جُوَيْرِيَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ عَلَيْهَا وَهِيَ فِي مَسْجِدِهَا، ثُمَّ مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ بِهَا قَرِيْبًا مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ فَقَالَ لَهَا : ((مَا زِلْتِ عَلٰى حَالِكِ))؟ فَقَالَتْ نَعَمْ، فَقَالَ: ((أَلَا أُعَلِّمُكِ كَلِمَاتٍ تَقُوْلِيْنَهَا: سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ خَلْقِهِ، سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ خَلْقِهِ، سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ خَلْقِهِ، سُبْحَانَ اللّٰهِ رِضٰى نَفْسِهِ، سُبْحَانَ اللّٰهِ رِضٰى نَفْسِهِ، سُبْحَانَ اللّٰهِ رِضٰى نَفْسِهِ، سُبْحَانَ اللّٰهِ زِنَةَ عَرْشِهِ، سُبْحَانَ

اللّٰهِ زِنَةَ عَرْشِهٖ، سُبْحَانَ اللّٰهِ زِنَةَ عَرْشِهٖ، سُبْحَانَ اللّٰهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهٖ، سُبْحَانَ اللّٰهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهٖ، سُبْحَانَ اللّٰهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهٖ))۔

(اسناده صحيح) سلسلة الأحاديث الضعيفة تحت الحديث (٨٣) صحيح أبي داود (١٣٤٨)

ترجمہ: روایت ہے جویریہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ نبی ﷺ ان کی مسجد میں ان کے اوپر گزرے پھر دوبارہ آئے دوپہر کے وقت اور پوچھا ان سے کہ تم جب سے اسی حال پر یعنی تسبیح کرتی ہو میں تمہیں ایسے کلمات بتادوں کہ تم اسے کہو یعنی تاکہ ثواب اس کے برابر پاؤ یا زیادہ پھر فرمایا آپ نے سبحان اللہ سے آخر تک۔ یعنی پاکی ہے اللہ کو اس کی مخلوق کے عدد کے برابر اور یہ تین بار کہا اور پاکی ہے اللہ کو اس کی ذات مقدس کی خوشی کے برابر تین بار اور۔ پاکی ہے اللہ کو اس کے عرش کے وزن کے برابر اس کو تین بار کہا اور پاکی ہے اللہ کو اس کے کلموں کی سیاہی کے برابر یہ بھی تین بار کہا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور محمد بن عبدالرحمٰن مولیٰ ہیں آل طلحہ کے اور وہ شیخ ہیں مدینہ کے رہنے والے ثقہ ہیں۔ اور روایت کی ان سے مسعودی اور ثوری نے یہی حدیث۔

❀❀❀❀

١٠٤ ۔ بَابُ: ((إِنَّ اللّٰهَ حَيِيٌّ كَرِيمٌ......))

اللہ تعالیٰ حیادار اور کریم ہے

(٣٥٥٦) عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ حَيِيٌّ كَرِيمٌ يَسْتَحْيِي إِذَا رَفَعَ الرَّجُلُ إِلَيْهِ يَدَيْهِ أَنْ يَرُدَّهُمَا صِفْرًا خَائِبَتَيْنِ))۔

(اسناده صحيح) التعليق الرغيب (٢/٢٧٢) تخريج مشكاة المصابيح (٢٢٤٤) صحيح أبي داود (١٣٣٧)

ترجمہ: روایت ہے سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ بڑی شرم والا ہے اور اللہ شرم کرتا ہے جب آدمی اس کی طرف ہاتھ اٹھاتا ہے اس سے کہ خالی پھیرے ان کو اور محروم رکھے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ غریب ہے۔ اور روایت کی بعض نے یہی روایت اور مرفوع نہ کی۔

❀❀❀❀

(٣٥٥٧) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَجُلًا كَانَ يَدْعُو بِأُصْبُعَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَحِّدْ أَحِّدْ))۔

(حسن صحيح) ((صفة الصلاة)) تخريج مشكاة المصابيح (٩١٣)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ ایک شخص دعا کرتا تھا دو انگلیوں سے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک سے دعا کر ایک سے دعا کر۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے اور مراد حدیث کی یہ ہے کہ جب اشارہ کرے آدمی دعا میں یعنی تشہد میں تو ایک انگلی سے اشارہ کرے۔

❁❁❁❁

أَحَادِيثُ شَتّٰى

متفرق حدیثیں دعاؤں کی

١٠٥۔ باب: ((سَلُوا اللّٰهَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ ......))

مانگو اللہ تعالیٰ سے عفو اور عافیت

(٣٥٥٨) **عَنْ** رِفَاعَةَ قَالَ : قَامَ أَبُوبَكْرِ الصِّدِّيقُ عَلَى الْمِنْبَرِ ثُمَّ بَكَى فَقَالَ: قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَامَ الْأَوَّلِ عَلَى الْمِنْبَرِ ثُمَّ بَكَى فَقَالَ: ((**سَلُوا اللّٰهَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ، فَإِنَّ أَحَدًا لَمْ يُعْطَ بَعْدَ الْيَقِينِ خَيْرًا مِنَ الْعَافِيَةِ**)). (حسن صحيح) الروض النضير (٩١٧) تخرج الأحاديث المختارة (٦٢ـ٦٤)

ترجمہ: روایت ہے رفاعہ سے کہا انہوں نے کہ کھڑے ہوئے ابوبکر رضی اللہ عنہ منبر پر اور فرمایا کہ کھڑے ہوئے رسول اللہ ﷺ پہلے سال میں یعنی ہجرت کے پھر روئے اور ارشاد فرمایا کہ مانگو اللہ سے عفو اور عافیت اس لیے بعد یقین کے کسی کو کوئی چیز نہ ملی بہتر عافیت سے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔غریب ہے اس سند سے ابوبکرؓ سے۔

❁❁❁❁

١٠٦۔ باب: ((مَا أَصَرَّ مَنِ اسْتَغْفَرَ ......))

جس نے استغفار کی اپنے گناہ پر اس نے اصرار نہ کیا

(٣٥٥٩) **عَنْ** أَبِي بَكْرٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((**مَا أَصَرَّ مَنِ اسْتَغْفَرَ وَلَوْ فَعَلَهُ فِي الْيَوْمِ سَبْعِينَ مَرَّةً**)). (اسناده ضعيف) تخريج المشكاة (٢٣٤٠) ضعيف أبي داود (٢٦٧) (اس میں مولا ابی بکر مجہول ہے)

ترجمہ: روایت ہے ابوبکرؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس نے استغفار کی اپنے گناہ پر اس نے اصرار نہ کیا اگرچہ مرتکب ہوا گناہ کا دن میں ستر بار۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر ابونصیرہ کی روایت سے اور اسناد اس کی قوی نہیں۔

❀❀❀❀

۱۰۷۔ باب

(٣٥٦٠) عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ: لَبِسَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ثَوْبًا جَدِيدًا فَقَالَ : أَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي كَسَانِي مَا أُوَارِي بِهِ عَوْرَتِي، وَأَتَجَمَّلُ بِهِ فِي حَيَاتِي، ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ : ((**مَنْ لَبِسَ ثَوْبًا جَدِيدًا فَقَالَ: أَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي كَسَانِي مَا أُوَارِي بِهِ عَوْرَتِي وَأَتَجَمَّلُ بِهِ فِي حَيَاتِي، ثُمَّ عَمَدَ إِلَى الثَّوْبِ الَّذِي أَخْلَقَ فَتَصَدَّقَ بِهِ كَانَ فِي كَنَفِ اللّٰهِ وَفِي حِفْظِ اللّٰهِ وَفِي سِتْرِ اللّٰهِ حَيًّا وَمَيِّتًا**)).

(اسناده ضعيف) تخريج مشكاة المصابيح (٤٣٧٤) التعليق الرغيب (٣/١٠٠) سلسلة الأحاديث الضعيفة (٤٦٤٩) اس میں ابوالعلاء راوی مجہول ہے

ترجمہ: روایت ہے ابوامامہؓ سے کہ حضرت عمرؓ نے نیا کپڑا پہنا اور کہا الحمد للہ سے فی حیاتی تک۔ پھر کہا سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے جو پہنے نیا کپڑا اور کہے سب تعریف ہے اللہ کو پہنایا اس نے مجھ کو ایسا کپڑا کہ چھپاتا ہوں میں اس سے اپنا ستر اور سنوارتا ہوں میں اس سے اپنی زندگی میں پھر پرانا کپڑا صدقہ دے دیا ہوگا وہ اللہ کی حفاظت میں ہے اور پناہ میں اور پردہ میں زندگی اور موت میں۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے۔ اور روایت کی یہ یحییٰ بن ایوب نے عبید بن زحر سے انہوں نے روایت کی علی بن یزید سے انہوں نے قاسم سے انہوں نے ابوامامہؓ سے۔

❀❀❀❀

۱۰۸۔ باب

(٣٥٦١) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَ بَعْثًا قِبَلَ نَجْدٍ فَغَنِمُوا غَنَائِمَ كَثِيرَةً وَأَسْرَعُوا الرَّجْعَةَ فَقَالَ رَجُلٌ مِمَّنْ لَمْ يَخْرُجْ: مَا رَأَيْنَا بَعْثًا أَسْرَعَ رَجْعَةً وَلَا أَفْضَلَ غَنِيمَةً مِنْ هٰذَا الْبَعْثِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((**أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى قَوْمٍ أَفْضَلُ غَنِيمَةً وَأَسْرَعُ رَجْعَةً؟ قَوْمٌ شَهِدُوا صَلَاةَ الصُّبْحِ ثُمَّ جَلَسُوا يَذْكُرُونَ اللّٰهَ حَتَّى طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَأُولٰئِكَ أَسْرَعُ رَجْعَةً وَأَفْضَلُ غَنِيمَةً**)). (اسناده ضعيف)

التعليق الرغيب : (١/١٦٦ ـ الصحيحة تحت الحديث (٢٥٣١) (اس میں حماد بن ابی حمید راوی ضعیف ہے)۔

ترجمہ: روایت ہے عمر بن خطابؓ سے کہ نبی ﷺ نے بھیجا ایک لشکر نجد کی طرف اور انہوں نے بہت سی غنیمتیں حاصل کیں اور

جلدی لوٹ آئے تو ایک شخص نے کہا جوان کے ساتھ نہیں نکلا تھا کہ میں نے کوئی لشکر ایسا نہیں دیکھا جو ایسا جلد لوٹے اور ایسی عمدہ غنیمت لائے اس سے بڑھ کر تو فرمایا نبی ﷺ نے کیا میں بتادوں تم کو ایسے لوگ جو اس سے افضل غنیمت لائے ہوں اور ان سے جلد لوٹے ہوں اور وہ لوگ ہیں جو حاضر ہوئے نماز صبح میں یعنی جماعت میں پھر بیٹھے اللہ کا ذکر کرتے رہے یہاں تک کہ آفتاب نکلا سو وہ لوگ ہیں ان سے جلد لوٹنے والے ہیں اور ان سے افضل غنیمت لانے والے۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور حماد بن ابوحمید وہ محمد بن ابوحمید ہیں اور وہ ابوابراہیم انصاری مدینی ہیں اور وہ ضعیف ہیں حدیث میں۔

❀❀❀❀

(٣٥٦٢) عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ اسْتَأْذَنَ النَّبِيَّ ﷺ فِي الْعُمْرَةِ فَقَالَ : ((أَيْ أُخَيَّ أَشْرِكْنَا فِيْ دُعَاءِكَ وَلَا تَنْسَنَا)).

(اسنادہ ضعیف) تخریج مشکاۃ المصابیح (٢٢٤٨) ضعیف أبي داود (٢٦٤) (اس میں عاصم بن عبیداللہ ضعیف راوی ہے)

ترجمہ: روایت ہے حضرت عمرؓ سے کہ انہوں نے اجازت مانگی نبی ﷺ سے عمرہ کی تو آپؐ نے فرمایا: اے میرے چھوٹے بھائی شریک کرنا ہم کو بھی دعا میں اور بھولنا نہیں۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

١١٠۔ باب

(٣٥٦٣) عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ مُكَاتَبًا جَاءَهُ فَقَالَ : إِنِّيْ قَدْ عَجِزْتُ عَنْ كِتَابَتِيْ فَأَعِنِّيْ، قَالَ : أَلَا أُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ عَلَّمَنِيْهِنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ؟ لَوْ كَانَ عَلَيْكَ مِثْلُ جَبَلِ صِيْرٍ دَيْنًا أَدَّاهُ اللّٰهُ عَنْكَ. قَالَ : ((قُلِ اللّٰهُمَّ اكْفِنِيْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ، وَأَغْنِنِيْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ)).

(اسنادہ حسن) التعلیق الرغیب (٢/ ٤٠۔ تخریج الکلم الطیب (١٤٣/ ٩٩)

ترجمہ: روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ آیا ان کے پاس ایک مکاتب اور اس نے کہا میں اپنی ادائے کتابت سے عاجز ہو گیا سو میری مدد کیجیے آپؓ نے فرمایا تجھے ایسے کلمات سکھاتا ہوں جو سکھائے مجھ کو رسول اللہ ﷺ نے کہ اگر تجھ پر کوہ صیر کے برابر قرض ہو تو بھی ادا ہو جائے تو کہہ اللھم سے آخر تک۔ یعنی یا اللہ باز رکھ اور دور کر مجھ کو اپنے حرام سے حلال دے کر اور بے پرواہ کر دے مجھ کو اپنے غیر سے۔

❀❀❀❀

۱۱۱۔ باب: فی دعاء المریض

مریض کی دعا کے بیان میں

(۳۵٦٤) عَنْ عَلِيٍّ قَالَ : كُنْتُ شَاكِيًا فَمَرَّ بِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَأَنَا أَقُوْلُ : اَللّٰهُمَّ إِنْ كَانَ أَجَلِي قَدْ حَضَرَ فَأَرِحْنِي، وَإِنْ كَانَ مُتَأَخِّرًا فَارْفَعْنِي، وَإِنْ كَانَ بَلَاءً فَصَبِّرْنِي، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((**كَيْفَ قُلْتَ**))؟ قَالَ : فَأَعَادَ عَلَيْهِ مَا قَالَ، قَالَ : فَضَرَبَهُ بِرِجْلِهِ وَقَالَ : ((**اَللّٰهُمَّ عَافِهِ. أَوِ اشْفِهِ**)). شُعْبَةُ الشَّاكُ ـ قَالَ : فَمَا اشْتَكَيْتُ وَجْعِي بَعْدُ. (اسناده ضعيف) تخريج المشكاة (٦١٠٧)

ترجمہ: روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ میں بیمار ہوا اور آپ میرے پاس تشریف لائے اور میں کہتا تھا یا اللہ اگر میری موت قریب آئی ہو تو مجھے راحت دے اور اگر موت دور ہو تو مجھے اٹھا دے یعنی تندرست کر دے اور اگر امتحان منظور ہو تو صبر دے تو فرمایا آپؐ نے کیونکر کہا تو نے کہا علیؓ نے پھر کہی میں نے وہی بات، سو مارا مجھ کو آپؐ نے اپنے پیر سے اور فرمایا اللہ اس کو عافیت دے یا فرمایا شفا دے۔ شعبہ جو راوی حدیث ہیں ان کو شک ہے فرمایا حضرت علیؓ نے کہ پھر میں نے اپنے مرض کی شکایت نہیں کی یعنی تندرست ہو گیا۔

❀ ❀ ❀ ❀

(۳۵٦۵) عَنْ عَلِيٍّ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا عَادَ مَرِيضًا قَالَ : ((**أَللّٰهُمَّ أَذْهِبِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ، وَاشْفِ أَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا**)). (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ نبی ﷺ جب کسی بیمار کی عیادت فرماتے تو اذھب سے آخر تک۔ پڑھتے یعنی یا اللہ دور کر مرض کو اے رب لوگوں کے اور شفا دے اور تو ہی ہے شفا دینے والا نہیں شفا مگر تیری دی ہوئی ایسی شفا دے کہ کوئی مرض باقی نہ رہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

۱۱۲۔ باب: فی دعاء الوتر

وتر کی دعا میں سے

(۳۵٦٦) عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ فِي وِتْرِهِ : ((**اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ، وَأَعُوْذُ بِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ، وَأَعُوْذُبِكَ مِنْكَ لَا أُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ**)).

(اسناده صحيح) ارواء الغليل (٤٣٠) تخريج مشكاة المصابيح (١٢٧٦) صحيح أبي داود (٨٢٣).

ترجمہ: روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ وہ اپنے وتر میں یہ دعا پڑھتے اللھم سے آخر تک۔ یعنی یا اللہ تیری رضا کی پناہ میں آتا ہے تیرے غصہ سے تیری بخشش کی پناہ میں آتا ہوں تیرے عذاب سے میں پوری تعریف نہیں کرسکتا تو ویسا ہی ہے جیسی تعریف تو نے آپ اپنی ذات مبارک کی کی۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے حماد بن سلمہ کی روایت سے۔

❀❀❀❀

۱۱۳ ۔ باب: فِي دُعَاءِ النَّبِيِّ ﷺ وَتَعَوُّذِهِ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ

نبی ﷺ کی دعا اور فرض نماز کے بعد تعوذ کے بیان میں

(۳۵۶۷) **عَنْ سَعْدٍ** كَانَ يُعَلِّمُ بَنِيهِ هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ كَمَا يُعَلِّمُ الْمُكْتِبُ الْغِلْمَانَ وَيَقُولُ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَتَعَوَّذُ بِهِنَّ دُبُرَ الصَّلٰوةِ: ((**اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ أَرْذَلِ الْعُمُرِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ**)). (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے کہ سعدؓ اپنے بیٹوں کو یہ کلمات سکھاتے تھے جیسے کہ معلم لڑکوں کو سکھاتا ہے اور کہتے تھے کہ آپ ﷺ ان کے ساتھ پناہ مانگتے تھے ہر نماز کے بعد اَللّٰھُمَّ سے آخر تک۔ یعنی یا اللہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں نامردی سے اور تیری پناہ میں آتا ہوں بڑھاپے کی عمر سے یعنی جس میں عقل جاتی رہے، اور پناہ مانگتا ہوں میں فتنہ دنیا سے اور عذاب قبر سے۔

فائدہ: کہا ابوعیسیٰ نے کہ عبداللہ ابواسحاق ہمدانی اضطراب کرتے تھے اس روایت میں کہ کبھی کہتے تھے روایت ہے عمرو بن میمون سے وہ روایت کرتے ہیں عمر سے اور کبھی اور کچھ کہتے۔ اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اس سند سے۔

❀❀❀❀

(۳۵۶۸) **عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ** أَنَّهُ دَخَلَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ عَلَى امْرَأَةٍ وَبَيْنَ يَدَيْهَا نَوَاةٌ أَوْ قَالَ حَصَاةٌ تُسَبِّحُ بِهَا فَقَالَ: ((**أَلَا أُخْبِرُكَ بِمَا هُوَ أَيْسَرُ عَلَيْكَ مِنْ هٰذَا وَ أَفْضَلُ؟ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي السَّمَاءِ، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي الْأَرْضِ، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا بَيْنَ ذٰلِكَ، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا هُوَ خَالِقٌ، وَاللّٰهُ أَكْبَرُ مِثْلَ ذٰلِكَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ مِثْلَ ذٰلِكَ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ مِثْلَ ذٰلِكَ**)). (منكر) تخريج المشكاة (۲۳۱۱) سلسلة الأحاديث الضعيفة (۸۳) تخريج الكلم الطيب (۱۳/٤) (اس میں خزیمہ راوی مجہول ہے)

ترجمہ: روایت ہے سعد بن ابی وقاصؓ سے کہ وہ گئے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک عورت کے پاس اور ان کے آگے گٹھلیاں یا

کنکر تھے کہ وہ اس پر تسبیح کرتی تھیں تو آپ ؐ نے فرمایا کہ میں تم کو اس سے سہل یا افضل تسبیح سکھاؤں یعنی ثواب میں اس سے بہتر ہو اور لفظوں میں کم سبحان اللہ سے آخر تک ۔ یعنی پاکی ہے اللہ تعالیٰ کو آسمان اور زمین کی مخلوقات کے برابر اور جوان کے درمیان میں ہے اور پاکی ہے اس مخلوق کے برابر جس کو وہ پیدا کرنے والا ہے یعنی ابد تک اور بڑائی ہے اس کو اسی کے برابر اور حول ولاقوۃ نہیں ہے مگر اللہ کے ساتھ یہ بھی اتنی ہی مخلوق کے برابر۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔ غریب ہے سعد کی روایت سے۔

❀❀❀❀

(٣٥٦٩) عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((**مَا مِنْ صَبَاحٍ يُصْبِحُ الْعَبْدُ فِيهِ إِلَّا وَمُنَادٍ يُنَادِي سَبِّحُوا الْمَلِكَ الْقُدُّوسَ**)).

(اسناده ضعيف) سلسلة الأحاديث الضعيفة (٤٤٩٧) (اس میں ابوحکیم مولیٰ الزبیر مجہول ہے)

ترجمہ: روایت ہے زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے کہ کوئی صبح ایسی نہیں کہ ایک پکارنے والا پکارتا ہے کہ تسبیح کرو ملک قدوس کی۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے۔

❀❀❀❀

١١٤ ـ باب: في دعاء الحفظ

حفظ (قرآن) کی دعا کے بیان میں

(٣٥٧٠) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ : بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ إِذْ جَاءَهُ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ : بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي تَفَلَّتَ هٰذَا الْقُرْآنُ مِنْ صَدْرِي فَمَا أَجِدُنِي أَقْدِرُ عَلَيْهِ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((**يَا أَبَا الْحَسَنِ! أَفَلَا أُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ يَنْفَعُكَ اللّٰهُ بِهِنَّ وَيَنْفَعُ بِهِنَّ مَنْ عَلَّمْتَهُ وَيُثَبِّتُ مَا تَعَلَّمْتَ فِي صَدْرِكَ؟**)) قَالَ: أَجَلْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ! فَعَلِّمْنِي. قَالَ : ((**إِذَا كَانَ لَيْلَةُ الْجُمُعَةِ فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَقُومَ فِي ثُلُثِ اللَّيْلِ الْآخِرِ فَإِنَّهَا سَاعَةٌ مَشْهُودَةٌ وَالدُّعَاءُ فِيهَا مُسْتَجَابٌ. وَقَدْ قَالَ أَخِي يَعْقُوبُ ﴿ لِبَنِيهِ سَوْفَ أَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّي ﴾ يَقُولُ حَتّٰى تَأْتِي لَيْلَةُ الْجُمُعَةِ. فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَقُمْ فِي وَسَطِهَا فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَقُمْ فِي أَوَّلِهَا فَصَلِّ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ تَقْرَأُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولٰى بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَةِ يٰسٓ، وَفِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَحٰمٓ الدُّخَانَ، وَفِي الرَّكْعَةِ الثَّالِثَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَالٓمٓ**

تَنْزِيْلُ السَّجْدَةِ، وَفِي الرَّكْعَةِ الرَّابِعَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَتَبَارَكَ الْمُفَصَّلَ. فَإِذَا فَرَغْتَ مِنَ التَّشَهُّدِ فَاحْمَدِ اللّٰهَ وَأَحْسِنِ الثَّنَاءَ عَلَى اللّٰهِ وَصَلِّ عَلَيَّ وَأَحْسِنْ وَعَلٰى سَائِرِ النَّبِيِّيْنَ، وَاسْتَغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَلِإِخْوَانِكَ الَّذِيْنَ سَبَقُوْكَ بِالْإِيْمَانِ ثُمَّ قُلْ فِيْ اٰخِرِ ذٰلِكَ: اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ بِتَرْكِ الْمَعَاصِيْ أَبَدًا مَا أَبْقَيْتَنِيْ، وَأَرْحَمْنِيْ أَنْ أَتَكَلَّفَ مَالَا يَعْنِيْنِيْ، وَارْزُقْنِيْ حُسْنَ النَّظَرِ فِيْمَا يُرْضِيْكَ عَنِّيْ اَللّٰهُمَّ بَدِيْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ذَاالْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ وَالْعِزَّةِ الَّتِيْ لَا تُرَامُ أَسْئَلُكَ يَااَللّٰهُ يَارَحْمٰنُ بِجَلَالِكَ وَنُوْرِ وَجْهِكَ أَنْ تُلْزِمَ قَلْبِيْ حِفْظَ كِتَابِكَ كَمَا عَلَّمْتَنِيْ وَارْزُقْنِيْ أَنْ أَتْلُوَهُ عَلَى النَّحْوِ الَّذِيْ يُرْضِيْكَ عَنِّيْ. اَللّٰهُمَّ بَدِيْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ذَاالْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ وَالْعِزَّةِ الَّتِيْ لَا تُرَامُ أَسْئَلُكَ يَااللّٰهُ يَارَحْمٰنُ بِجَلَالِكَ وَنُوْرِ وَجْهِكَ أَنْ تُنَوِّرَ بِكِتَابِكَ بَصَرِيْ وَأَنْ تُطْلِقَ بِهٖ لِسَانِيْ وَأَنْ تُفَرِّجَ بِهٖ عَنْ قَلْبِيْ وَأَنْ تَشْرَحَ بِهٖ صَدْرِيْ وَأَنْ تَغْسِلَ بِهٖ بَدَنِيْ فَإِنَّهٗ لَا يُعِيْنُنِيْ عَلَى الْحَقِّ غَيْرُكَ وَلَا يُؤْتِيْهِ إِلَّا أَنْتَ وَلَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ. يَا أَبَا الْحَسَنِ اِفَافْعَلْ ذٰلِكَ ثَلٰثَ جُمَعٍ أَوْخَمْسًا أَوْسَبْعًا تُجَبْ بِإِذْنِ اللّٰهِ وَالَّذِيْ بَعَثَنِيْ بِالْحَقِّ مَا أَخْطَأَ مُؤْمِنًا قَطُّ)). قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ! فَوَاللّٰهِ مَا لَبِثَ عَلِيٌّ إِلَّا خَمْسًا أَوْسَبْعًا حَتّٰى جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ مِثْلِ ذٰلِكَ الْمَجْلِسِ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنِّيْ كُنْتُ فِيْمَا خَلَا لَا اٰخُذُ إِلَّا أَرْبَعَ اٰيَاتٍ أَوْنَحْوَهُنَّ فَإِذَا قَرَأْتُهُنَّ عَلٰى نَفْسِيْ تَفَلَّتْنَ وَأَنَا أَتَعَلَّمُ الْيَوْمَ أَرْبَعِيْنَ اٰيَةً وَنَحْوَهَا فَإِذَا قَرَأْتُهَا عَلٰى نَفْسِيْ فَكَأَنَّمَا كِتَابُ اللّٰهِ بَيْنَ عَيْنَيَّ وَلَقَدْ كُنْتُ أَسْمَعُ الْحَدِيْثَ فَإِذَا رَدَدْتُهٗ تَفَلَّتَ وَأَنَا الْيَوْمَ أَسْمَعُ الْأَحَادِيْثَ فَإِذَا تَحَدَّثْتُ بِهَا لَمْ أَخْرِمْ مِنْهَا حَرْفًا، فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عِنْدَ: ((ذٰلِكَ مُؤْمِنٌ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ يَا أَبَا الْحَسَنِ)). (اسناده موضوع) التعليق الرغيب: ٢/٢١٤ـ سلسلة الأحاديث الضعيفة (٣٣٧٤)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ علی بن ابی طالبؓ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور عرض کیا کہ میرے ماں باپ آپؐ پر فدا ہوں نکلا جاتا ہے قرآن میرے سینہ سے اور میں اس کے حفظ پر قادر نہیں' تو آپ نے فرمایا اے ابوالحسن میں تمہیں ایسے کلمات سکھا دوں کہ تم کو بھی نفع دیں اور جسے سکھاؤ اسے بھی اور جو سیکھو قرآن سے وہ سینہ میں رہے انہوں نے عرض کی کہ ہاں سکھایئے آپؐ نے فرمایا جب جمعہ کی رات ہو اگر اٹھ سکے تو تہائی رات میں آخر کے تو وہ گھڑی ایسی ہے کہ فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور دعا اس وقت قبول ہوتی ہے اور میرے بھائی یعقوب علیہ السلام نے اپنے بیٹوں کو وعدہ دیا کہ میں مغفرت مانگوں گا اپنے رب سے تمہارے لیے یعنی جب آئے رات جمعہ کی پھر اگر نہ ہو سکے تجھ سے تو کھڑا ہو درمیانی رات میں ورنہ اول رات میں اور چار رکعت پڑھ کر پہلی میں فاتحہ اور یاسین دوسری میں فاتحہ اور حم دخان تیسری میں فاتحہ اور الم تنزیل السجدہ

اور چوتھی میں فاتحہ اور تبارک جو مفصل میں ہے پھر جب تشہد پڑھ چکے تو حمد وثنا کر اللہ کی اور خوب درود بھیج مجھ پر اور تمام پیغمبروں پر اور مغفرت مانگ مؤمن مردوں اور عورتوں کے لیے اور ان بھائیوں کے لیے جو تجھ سے پہلے ایمان سے مشرف ہو چکے ہیں پھر آخر میں کہہ اللھم سے الا باللہ العظیم تک یعنی یا اللہ رحم کر مجھ پر ساتھ گناہ چھوڑ دینے کے جب تک مجھے زندہ رکھے اور رحم کر کہ بے فائدہ تکلف نہ کروں اور عنایت کر مجھے خوب غور کرنا تیرے پسندیدہ امور میں اے اللہ پیدا کرنے والے آسمانوں اور زمین کے صاحب جلال اور بزرگی کے اور ایسی عزت والے کہ کوئی اس عزت کی خواہش نہ کر سکے مانگتا ہوں تجھ سے اے بڑی رحمت کرنے والے تیرے جلال اور تیرے چہرے کی روشنی کے وسیلہ سے کہ لازم کر دے میرے دل پر یاد رکھنا اپنی کتاب کا جیسے کہ سکھائی تو نے اور توفیق دے کہ اسے پڑھوں میں جس طرح تو پسند کرے یا اللہ پیدا کرنے والے آسمانوں اور زمین کے جلال اور بزرگی والے اور ایسی عزت والے کہ جس کا کوئی ارادہ نہ کر سکے مانگتا ہوں تجھ سے اے اللہ تیری بزرگی اور تیرے چہرے کی روشنی کے وسیلے سے کہ پرنور کر دے میری آنکھیں اپنی کتاب سے اور جاری کر دے اس کو میری زبان پر اور کھول دے اس سے میرا دل اور کھول دے میرا سینہ اور دھو دے اس سے میرا بدن اس لیے کہ میری مدد حق پر کوئی نہیں کرتا سوا تیرے اور نہیں مدد کرتا کوئی مگر تو اور نہیں طاقت گناہ سے بچنے کی اور قوت نیکی کرنے کی مگر اللہ عظمت والے کی طرف سے۔ تمام ہوئی دعا پھر فرمایا آپ نے اے ابوالحسن ایسا ہی کر وتم تین جمعہ یا پانچ جمعہ یا سات جمعہ کے قبول ہوگی دعا تمہاری اللہ کے حکم سے اور قسم ہے اس پروردگار کی کہ جس نے بھیجا مجھ کو حق کے ساتھ کہ محروم نہ رہے گا اس کو پڑھ کر کوئی مؤمن کبھی ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ پانچ یا سات جمعہ کے بعد حضرت علی پھر آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے ویسے ہی مجلس میں اور عرض کی یا رسول اللہ پہلے میں چار آیتیں یاد کرتا تھا اور جب پڑھتا تھا بھول جاتا تھا اور اب چالیس آیتیں یاد کرتا ہوں اور جب پڑھتا ہوں تو گویا قرآن میرے آگے ہے اور میں حدیث سنتا تھا اور بار بار اس کو کہتا تھا پھر دل سے اتر جاتی تھی اور اب جو سنتا ہوں جب بیان کرتا ہوں اس میں سے ایک حرف نہیں چھوڑتا سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ قسم ہے رب کعبہ کی ابوالحسن بے شک مؤمن ہے۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر ولید بن مسلم کی روایت سے۔

❀ ❀ ❀ ❀

۱۱۵۔ باب: فی انتظار الفرج و غیر ذلك

تکلیف وغم وغیرہ کے ازالے کا انتظار کرنا

(۳۵۷۱) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((سَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ فَإِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ أَنْ يُسْئَلَ

وَأَفْضَلُ الْعِبَادَةِ انْتِظَارُ الْفَرَجِ)).

(اسنادہ ضعیف) سلسلة الأحاديث الضعيفة (٤٩٢) (اس میں حماد بن واقد کمزور حافظے کی وجہ سے ضعیف ہے)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: مانگو اللہ سے فضل اس کا اس لیے کہ دوست رکھتا ہے سوال کرنا اور افضل عبادت ہے انتظار کرنا دعا کے قبول ہونے کا۔

فائدہ: ایسے ہی روایت کی حماد بن واقد نے یہ حدیث اور حماد بن واقد حافظ نہیں رکھتے۔ اور روایت کی ابونعیم نے یہ حدیث اسرائیل سے انہوں نے حکیم بن جبیرؒ سے انہوں نے بواسطہ ایک مرد کے رسول اللہ ﷺ سے۔ اور حدیث ابونعیم کی اشبہ ہے کہ صحیح ہو بہ نسبت اس کی۔ [اس میں حکیم بن جبیر ضعیف ہے]

❀❀❀❀

(٣٥٧٢) عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُوْلُ : ((اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْعَجْزِ وَالْبُخْلِ)) وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنَ الْهَرَمِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ. (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ پڑھتے تھے یہ دعا یا اللہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں سستی اور عجز اور بخیلی سے اور اسی اسناد سے مروی ہے کہ آپؐ پناہ مانگتے تھے بڑھاپے اور عذاب قبر سے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(٣٥٧٣) عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((مَا عَلَى الْأَرْضِ مُسْلِمٌ يَدْعُو اللّٰهَ بِدَعْوَةٍ إِلَّا آتَاهُ اللّٰهُ إِيَّاهَا أَوْصَرَفَ عَنْهُ مِنَ السُّوْءِ مِثْلَهَا مَا لَمْ يَدْعُ بِمَأْثَمٍ أَوْ قَطِيْعَةِ رَحِمٍ)) فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ: إِذًا نُكْثِرُ. قَالَ : ((اللّٰهُ أَكْثَرُ)). (حسن صحيح) التعليق الرغيب (٢/ ٢٧١- ٢٧٢)

ترجمہ: روایت ہے عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی مسلمان ایسا نہیں کہ مانگے اللہ سے کوئی چیز مگر دیتا ہے اس کو وہ چیز یا دور کردیتا ہے اس سے کوئی برائی اس کے برابر جب تک دعا نہ کرے ساتھ گناہ کے یا قطع رحم کے سوا ایک شخص نے کہا کہ اب تو ہم بہت دعائیں کریں گے آپؐ نے فرمایا وہ اس سے بھی زیادہ قبول کرنے والا ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے۔ اور ابن ثوبان کا نام عبدالرحمٰن ہے اور وہ بیٹے ہیں ثابت کے وہ ثوبان کے وہ عابد شامی ہیں۔

١١٦ـ باب: الدعاء عند النوم

سونے کے وقت کی دعا

(٣٥٧٤) عَنِ الْبَرَاءِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : ((إِذَا أَخَذْتَ مَضْجَعَكَ فَتَوَضَّأْ وَضُوءَكَ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلَى شِقِّكَ الْأَيْمَنِ ثُمَّ قُلْ: اَللّٰهُمَّ أَسْلَمْتُ وَجْهِيْ إِلَيْكَ، وَفَوَّضْتُ أَمْرِيْ إِلَيْكَ، وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِيْ إِلَيْكَ رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ، لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِيْ أَنْزَلْتَ، وَبِنَبِيِّكَ الَّذِيْ أَرْسَلْتَ، فَإِنْ مُتَّ فِيْ لَيْلَتِكَ مُتَّ عَلَى الْفِطْرَةِ)) قَالَ: فَرَدَدْتُهُنَّ لِأَسْتَذْكِرَهُ، فَقُلْتُ: آمَنْتُ بِرَسُوْلِكَ الَّذِيْ أَرْسَلْتَ فَقَالَ: ((قُلْ آمَنْتُ بِنَبِيِّكَ الَّذِيْ أَرْسَلْتَ)).

(اسناده صحيح) [ق' وتقدم (٤٣٩٤)]

ترجمہ: روایت ہے براء بن عازبؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب تو اپنے بچھونے پر جائے تو وضو کرے جیسے نماز کے لیے وضو کرتا ہے پھر لیٹ داہنی کروٹ پر اور کہہ اَللّٰهُمَّ سے أَرْسَلْتَ تک۔ یعنی یا اللہ اپنا چہرہ کیا میں نے تیری طرف اور سونپ دیا میں نے کام اپنا تجھ کو اور پشت پناہ بنایا میں نے تجھ کو اور امید اور خوف کے وقت تیری ہی طرف رجوع ہونے والا ہوں۔ اور نہیں چھٹکارا اور نجات تیرے عذاب سے مگر تیری ہی طرف ایمان لایا میں تیری اس کتاب پر جو تو نے اتاری اور اس رسول ﷺ پر جو تو نے بھیجا پھر اگر مرا تو اس رات میں تو مرا تو فطرت اسلام پر۔ کہا راوی نے کہ پھر دوبارہ پڑھی میں نے یہ دعا کہ یاد ہو جائے مجھے اور کہا میں نے اس میں برسولك الذی ارسلت تو فرمایا آپؐ نے نہیں کہہ تو اٰمَنْتُ بِنَبِيِّكَ الَّذِيْ أَرْسَلْتَ۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور کئی سندوں سے مروی ہوئی ہے براء بن عازبؓ سے اور کسی روایت میں ہم وضو کا ذکر نہیں پاتے سوا اس روایت کے۔

❀❀❀❀

(٣٥٧٥) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ خُبَيْبٍ قَالَ: خَرَجْنَا فِيْ لَيْلَةٍ مَطِيْرَةٍ وَظُلْمَةٍ شَدِيْدَةٍ نَطْلُبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّيْ لَنَا قَالَ: فَأَدْرَكْتُهُ فَقَالَ: ((قُلْ)). فَلَمْ أَقُلْ شَيْئًا. ثُمَّ قَالَ: ((قُلْ)) فَلَمْ أَقُلْ شَيْئًا قَالَ: ((قُلْ)) فَقُلْتُ: مَا أَقُوْلُ؟! قَالَ: ((قُلْ: ﴿ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ ﴾ وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ حِيْنَ تُمْسِيْ وَتُصْبِحُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ تَكْفِيْكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ)). (اسناده حسن) التعليق الرغيب (١/٢٢٤) تخريج الكلم الطيب (٧/١٩)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن خبیب رضی اللہ عنہ سے کہا نکلے ہم مینہ کی رات تاریک میں رسول اللہ ﷺ کو ڈھونڈتے تھے تا کہ امامت کریں ہماری نماز میں سو پایا میں نے اور فرمایا آپؐ نے کہہ میں نے کچھ نہ کہا پھر فرمایا آپؐ نے کہہ میں نے کچھ نہ کہا پھر کہا

کہہ میں نے کہا کیا کہوں آپ نے فرمایا پڑھ تو قل ھو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس صبح اور شام تین بار کفایت کرے تجھ کو ہر چیز سے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے اور ابو سعید بڑاد کا نام ابی اسید بن ابی اسید ہے۔

❀❀❀❀

۱۱۷۔ باب: فی دعاء الضیف

مہمان کی دعا کے بیان میں

(۳۵۷۶) **عَنْ** عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ قَالَ : نَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى أَبِيْ فَقَالَ : فَقَرَّبْنَا إِلَيْهِ طَعَامًا فَأَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ أُتِيَ بِتَمْرٍ فَكَانَ يَأْكُلُهُ وَيُلْقِي النَّوٰى بِإِصْبَعَيْهِ جَمَعَ السَّبَّابَةَ وَالْوُسْطٰى۔ قَالَ شُعْبَةُ وَهُوَ ظَنِّيْ فِيْهِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ۔ وَأَلْقَى النَّوٰى بَيْنَ إِصْبَعَيْنِ ثُمَّ أُتِيَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَهُ ثُمَّ نَاوَلَهُ الَّذِيْ عَنْ يَمِيْنِهِ قَالَ : فَقَالَ أَبِيْ وَأَخَذَ بِلِجَامِ دَابَّتِهِ ادْعُ لَنَا فَقَالَ : ((**اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيْمَارَزَقْتَهُمْ وَاغْفِرْلَهُمْ وَارْحَمْهُمْ**)) . (اسناده صحیح)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے کہ اترے رسول اللہ ﷺ میرے باپ کے پاس اور لائے ہم ان کے نزدیک کھانا سو کھایا اس میں سے پھر کوئی لایا کھجور سو آپ کھاتے تھے اور گٹھلی اپنے کلمہ کی انگلی اور درمیان کی انگلی سے پھینکتے۔ شعبہ نے کہا اور میرا گمان یہ ہے اور اللہ چاہے صحیح ہو کہ آپ دو انگلیوں سے گٹھلیاں پھینکتے تھے پھر کچھ پینے کی چیز لائے تو آپ نے پی اور اپنے داہنے والے شخص کو دی پھر میرے باپ نے لگام آپ ﷺ کی سواری کی پکڑی اور عرض کیا کہ آپ دعا فرمایئے ہمارے لیے آپ نے دعا کی یا اللہ برکت دے ان کے رزق میں اور بخشش کر اور رحمت کر ان پر۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۳۵۷۷) **عَنْ** زَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ : ((**مَنْ قَالَ أَسْتَغْفِرُاللّٰهَ الَّذِيْ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَأَتُوْبُ إِلَيْهِ غَفَرَاللّٰهُ لَهُ وَإِنْ كَانَ فَرَّمِنَ الزَّحْفِ**)).

(اسناده صحیح) التعلیق الرغیب : ۲/۲٦۹) صحیح أبی داود (۱۳۵۸)

ترجمہ: روایت ہے زید رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے سنا نبی ﷺ سے آپ نے فرمایا جو کہے استغفر اللہ سے اتوب الیہ تک یعنی مغفرت مانگتا ہوں میں اس اللہ سے کہ کوئی معبود برحق نہیں ہے سوا اس کے زندہ ہے سب کا تھامنے والا اور توبہ کرتا ہوں اس کے آگے بخش دیتا ہے اللہ اس کو اگرچہ وہ جہاد سے بھاگا ہو۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے۔

۱۱۸۔ باب

(۳۵۷۸) عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ: أَنَّ رَجُلًا ضَرِيرَ الْبَصَرِ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ : أُدْعُ اللّٰهَ أَنْ يُعَافِيَنِي قَالَ : ((إِنْ شِئْتَ دَعَوْتُ، وَإِنْ شِئْتَ صَبَرْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ)) ، قَالَ : فَادْعُهُ، قَالَ : فَأَمَرَهُ أَنْ يَتَوَضَّأَ فَيُحْسِنَ وُضُوءَهُ وَيَدْعُوَ بِهٰذَا الدُّعَاءِ: ((اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْئَلُكَ وَأَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ إِنِّي تَوَجَّهْتُ بِكَ إِلَى رَبِّي فِي حَاجَتِي هٰذِهِ لِتُقْضَى لِيْ، اَللّٰهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِيَّ)) . (اسناده صحيح)

التوسل (۶۹۔ ۷۰) الروض النصير (۶۶۱) التعليق الرغيب (۱/۲۴۱۔ ۲۴۲) التعليق علىٰ ابن خزيمة (۱۲۰۹)

ترجمہ: روایت ہے عثمان بن حنیفؓ سے کہ ایک نابینا آپؐ کے پاس آیا اور عرض کی کہ دعا کیجیے کہ اللہ تعالیٰ مجھے عافیت دے آپؐ نے فرمایا اگر تو چاہے تو میں دعا کروں اور اگر چاہے تو صبر کر کہ وہ بہتر ہے تیرے لیے اس نے عرض کی کہ دعا ہی کیجیے میرے لیے سو حکم دیا آپؐ نے کہ وضو کرے اچھی طرح اور یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ سے آخر تک۔ یعنی یا اللہ میں مانگتا ہوں تجھ سے اور متوجہ ہوں تیری طرف بوسیلہ تیرے نبیؐ کے جو محمد ہیں نبی رحمت کے میں متوجہ ہوتا ہوں تیرے وسیلہ سے اپنے رب کی طرف اس حاجت میں کہ پوری کر دی جائے حاجت میری یا پھر قبول کر میرے حق میں شفاعت ان کی۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے ابو جعفر کی روایت سے اور وہ خطمی کے سوا ہیں۔

مترجم: اس روایت سے جو بعض ناداں یہ خیال کرتے ہیں کہ استعانت موتٰی سے جائز ہے یہ محض حماقت ہے اس لیے کہ خود رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "إِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ" یعنی جب مدد چاہے تو مدد چاہ اللہ سے اور یہ دعا اس نابینا کی آپ کی حیات میں تھی اور آپ کی حیات میں آپ سے شفاعت کا طالب ہونا جائز ہے مگر اس پر استعانت از موتٰی کو قیاس کرنا قیاس مع الفارق ہے۔ اور روایت طبرانی سے جو عموم حکم استعمال اس دعا کا لوگوں نے سمجھا ہے ضعیف ہے اس لیے کہ اس روایت میں روح بن صلاح راوی ضعیف ہے اور عابد سندھی نے اس پر تصریح کی ہے اور صاحب حصن حصین نے جو اس روایت میں یہ عبارت لکھی من كانت له ضرره فليتوضا وليصل ركعتين ثم ليقل ان کا ادراج ہے اور لفظ حدیث نہیں پس اس سے بھی استدلال کرنا عموم استعمال پر اس دعا کے محض باطل ہے غرض توسل احیاء سے جائز ہے نہ اموات سے۔ چنانچہ شیخ الاسلام احمد بن عبدالحلیم نے صراط مستقیم میں کہا ہے۔

فاعلم ان ذلك التوسل الذى ذكروه هو مما يفعل بالاحياء دون الاموات والميت لا يطلب منه شيء لادعا ولا غيره كذلك حديث الأعمىٰ فإنه يطلب من النبي ﷺ أن يدعواله ليرد الله عليه بصره فعلمه النبي ﷺ دعا وأمره فيه أن يسأل الله قبول شفاعة بنية فهذا يدل على أن النبي ﷺ شفع فيه وأمره أن يسأل الله فيؤذن شفاعته وان قوله أسألك وأتوجه إليك بنبيك بنى الرحمة أى بدعائه وشفاعته كما قال عمرو إنا نتوسل إليك بعم نبينا فلفظ التوجه والتوسل فى الحديثين

بمعنی واحدِ انتھیٰ۔

یعنی جو توسل حدیث میں مذکور ہے وہ توسل بالا حیاء ہے نہ بالاموات اور میت سے کچھ طلب نہیں کیا جاتا نہ دعا نہ غیر اس کا۔ اور حدیث اعمیٰ بھی اس پر دال ہے کہ اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے طلب دعا کی یعنی حیات میں اور آپ نے اس کو دعا سکھائی اور اس نے اللہ ہی سے مانگا کہ وہ اپنے نبی کی شفاعت قبول کرے اور اس سے صاف معلوم ہوا کہ آپ نے اس کے لیے شفاعت کی اور یہی قول حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا تھا کہ انہوں نے کہا ہم متوسل ہوتے ہیں اپنے نبیؐ کے چچا کے ساتھ۔ دیکھئے حضرت عمرؓ نے بنا بر عدم جواز توسل بالاموات کے آپ کی وفات کے بعد آپ توسل نہ کیا اب ان گور پرستوں کا قول جو اموات سے طلب حاجات کرتے ہیں حضرت عمرؓ کے قول و فعل کے آگے کیا اعتبار رکھتا ہے۔ انتہیٰ۔ خلاصة ما فی صواعق الا الهية بتقديم و تاخير۔

❁❁❁❁

(۳۵۷۹) عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ : ((أَقْرَبُ مَا يَكُوْنُ الرَّبُّ مِنَ الْعَبْدِ فِيْ جَوْفِ اللَّيْلِ الْآخِرِ فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَكُوْنَ مِمَّنْ يَذْكُرُ اللّٰهَ فِيْ تِلْكَ السَّاعَةِ فَكُنْ))۔

(اسناده صحيح) التعليق الرغيب : ۲/ ۲۷٦۔ تخريج المشكاة (۱۲۲۹)

ترجمہ: روایت ہے عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ بندہ بہت قریب جو ہوتا ہے اپنے رب سے تو آخر شب میں سو اگر تجھ سے ہو سکے کہ اس وقت ذکر ان الٰہی میں ہو تو ہو۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے۔

❁❁❁❁

(۳۵۸۰) عَنْ عُمَارَةَ بْنِ زَعْكَرَةَ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : ((إِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يَقُوْلُ إِنَّ عَبْدِي كُلَّ عَبْدِي الَّذِيْ يَذْكُرُنِيْ وَهُوَ مُلَاقٍ قِرْنَهُ)) يَعْنِيْ عِنْدَ الْقِتَالِ.

(اسناده ضعيف) سلسلة الأحاديث الضعيفة (۳۱۳۵) (اس میں عفیر بن معدان ضعیف ہے)

ترجمہ: روایت ہے عمارہ بن زعکرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ پورا بندہ میرا وہ ہے جو یاد کرے مجھ کو اپنے برابر والے مقابلہ کے وقت یعنی لڑائی کے وقت جہاد میں۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور اسناد اس کی قوی نہیں۔

❁❁❁❁

۱۱۹۔ باب: فی فضل لا حول ولا قوۃ الا باللہ

لاحول ولاقوۃ الا باللہ کی فضیلت کے بیان میں

(۳۵۸۱) عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ أَنَّ أَبَاهُ دَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ يَخْدُمُهُ قَالَ : فَمَرَّ بِيَ النَّبِيُّ وَقَدْ صَلَّيْتُ فَضَرَبَنِي بِرِجْلِهِ وَقَالَ : ((أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى بَابٍ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ)) ؟ قُلْتُ : بَلَى، قَالَ : ((لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ)) . (اسناده صحيح) سلسلة الأحاديث الصحيحة (۱۷٤٦)

ترجمہ: روایت ہے قیس بن سعد رضی اللہ عنہ سے کہ ان کے باپ نے ان کو سپرد کردیا تھا نبی ﷺ کے کہ آپ کی خدمت کریں تو انہوں نے کہ کہا آپ مجھ پر گزرے اور مجھے اپنے پیر سے مارا اور فرمایا کہ بتادوں تجھ کو ایک دروازہ جنت کا میں نے کہا ہاں آپ نے فرمایا لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے۔

❀❀❀❀

(۳۵۸۲) عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ، قَالَ : مَا نَهَضَ مَلَكٌ مِنَ الْأَرْضِ حَتّٰى قَالَ : لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ.

(اسناده صحيح مقطوعاً)

ترجمہ: صفوان بن سلیم سے روایت ہے کہتے ہیں کہ نہیں پرواز کی کسی فرشتے نے زمین سے یہاں تک کہ کہا لا حول ولا قوۃ الا باللہ۔

❀❀❀❀

۱۲۰۔ بَاب : فِيْ فَضْلِ التَّسْبِيحِ وَالتَّهْلِيلِ وَالتَّقْدِيسِ

تسبیح، تہلیل اور تقدیس کی فضیلت کے بیان میں

(۳۵۸۳) عَنْ يُسَيْرَةَ وَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ قَالَتْ : قَالَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((عَلَيْكُنَّ بِالتَّسْبِيحِ وَالتَّهْلِيلِ وَالتَّقْدِيسِ وَاعْقِدْنَ بِالْأَنَامِلِ فَإِنَّهُنَّ مَسْئُولَاتٌ مُسْتَنْطَقَاتٌ وَلَا تَغْفُلْنَ فَتَنْسَيْنَ الرَّحْمَةَ)). (اسناده حسن)

المشكاة (۲۳۱٦) سلسلة الأحاديث الضعيفة تحت الحديث (۸۳) صحيح أبي داود (۱۳٤٥)

ترجمہ: یسیرہ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: لازم پکڑو تم تسبیح اور تہلیل اور تقدیس کو اور گنو انگلیوں کے پوروں پر اس لیے کہ ان سے سوال کیا جائے گا اور حکم ہوگا ان کو بولنے کا یعنی قیامت کے دن اور غافل نہ ہو کہ بھول جاؤ گے تم رحمت کو یعنی اسباب رحمت کو۔

فائدہ: اس حدیث کو صرف روایت کیا ہانی بن عثمان نے۔ اور روایت کیا اس کو محمد بن ربیعہ نے ہانی بن عثمان سے۔

(٣٥٨٤) عَنْ أَنَسٍ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا غَزَا قَالَ : ((اَللّٰهُمَّ أَنْتَ عَضُدِيْ وَأَنْتَ نَصِيْرِيْ وَبِكَ أُقَاتِلُ)). (اسناده صحيح) تخريج الكلم الطيب (١٢٥) صحيح أبي داود (٢٣٦٦)

ترجمہ: روایت ہے انس ؓ سے کہا کہ نبی ﷺ جب جہاد کرتے کہتے اللهم سے آخر تک۔ یعنی یااللہ تو میرا قوت بازو ہے اور تو ہی میرا مددگار اور تیری ہی مدد سے لڑتا ہوں میں۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔ غریب ہے۔

❀❀❀❀

١٢٢ ـ باب: في دعاء يوم عرفة

یوم عرفہ کی دعا

(٣٥٨٥) عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : ((خَيْرُ الدُّعَاءِ دُعَاءُ يَوْمِ عَرَفَةَ وَخَيْرُ مَا قُلْتُ أَنَا وَالنَّبِيُّوْنَ مِنْ قَبْلِيْ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ)).

(اسناده حسن) تخريج المشكاة : ٢٥٩٨) التعليق الرغيب ٢/ ٢٤٢ . سلسلة الأحاديث الصحيحة (١٥٠٣) .

ترجمہ: بسند مذکور مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ بہتر دعا عرفہ کی دعا ہے اور بہتر قول میرا اور اگلوں پیغمبروں کا لا الہ الا اللہ سے آخر تک۔ ہے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔ غریب ہے اس سند سے اور حماد بن ابی حمید وہ محمد بیٹے ہیں ابی حمید کے اور کنیت ان کی ابوابراہیم انصاری ہے اور وہ قوی نہیں محدثین کے نزدیک۔

❀❀❀❀

١٢٣ ـ باب: دعاء: ((اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ سَرِيْرَتِيْ خَيْرًا مِنْ عَلَانِيَتِيْ))

دعاء: اے اللہ! میرا باطن ظاہر سے اچھا کردے

(٣٥٨٦) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ : عَلَّمَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((قُلِ اللّٰهُمَّ اجْعَلْ سَرِيْرَتِيْ خَيْرًا مِنْ عَلَانِيَتِيْ وَاجْعَلْ عَلَانِيَتِيْ صَالِحَةً. اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ مِنْ صَالِحِ مَا تُؤْتِي النَّاسَ مِنَ الْمَالِ وَالْأَهْلِ وَالْوَلَدِ غَيْرَ الضَّالِ وَلَا الْمُضِلِّ)).

[اسناده ضعيف] تخريج مشكاة المصابيح (٢٥٠٤ التحقيق الثاني) اس میں محمد بن حمید ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے عمر رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ؐ نے مجھ سے فرمایا کہ کہہ اَللّٰھُمَّ سے آخر تک۔ یعنی یا اللہ میرا باطن ظاہر سے اچھا کردے اور ظاہر نیک کردے اور یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تجھ سے بہتر اس میں کا جو دیتا ہے تو لوگوں کو مال اور بیوی اور لڑکے کہ خود گمراہ ہوں نہ کسی کو گمراہ کریں۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی اسناد سے اور اسناد اس کی قوی نہیں۔

❀❀❀❀

١٢٤۔ باب: دعاء ((یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِیْ……))

دعاء: اے دلوں کے پھیرنے والے! میرا دل جما دے (اپنے دین حق پر)

(٣٥٨٧) عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ الْجَرْمِيِّ عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يُصَلِّيْ وَقَدْ وَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى، وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى، وَقَبَضَ أَصَابِعَهُ وَبَسَطَ السَّبَّابَةَ وَهُوَ يَقُوْلُ : ((يَامُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِيْ عَلٰى دِيْنِكَ)).

(منكر بهذا السياق) [وانظر الأحاديث (٢٩١۔ ٢٩٣۔ ٢١٢٨۔ ٣٣٥٠)]

ترجمہ: بسند مذکور نبی ﷺ سے مروی ہے کہ آپ نماز میں بایاں ہاتھ بائیں ران پر اور داہنا ہاتھ داہنی ران پر رکھ کر انگلیوں کو بند کر کے اور انگشت کھولے کہتے تھے یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِيْ عَلٰى دِيْنِكَ یعنی اے دلوں کے پھیرنے والے میرا دل اپنے دین حق پر جما دے۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے اس سند سے۔

❀❀❀❀

١٢٥۔ باب: في الرقية إذا اشتكى

جب تکلیف ہو تو دم کرنا

(٣٥٨٨) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَالِمٍ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ قَالَ : قَالَ لِيْ : يَامُحَمَّدُ! إِذَا اشْتَكَيْتَ فَضَعْ يَدَكَ حَيْثُ تَشْتَكِيْ ثُمَّ قُلْ: بِسْمِ اللّٰهِ أَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ مِنْ وَجْعِيْ هٰذَا، ثُمَّ ارْفَعْ يَدَكَ ثُمَّ أَعِدْ ذٰلِكَ وِتْرًا فَإِنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَنِيْ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ حَدَّثَهُ بِذٰلِكَ .

(اسناده صحيح) سلسلة الأحاديث الصحيحة (١٢٥٨)

ترجمہ: ہم سے بیان کیا سالم نے، ہم سے بیان کیا ثابت بنانی نے کہ کہا انہوں نے مجھ سے کہ اے محمد جب درد ہو تجھے تو ہاتھ رکھ

جہاں درد ہو پھر کہہ بسم اللہ سے ہذا تک یعنی اللہ کے نام سے پناہ میں آتا ہوں اس کی عزت اور قدرت سے اس درد کے شر سے جو میں پاتا ہوں پھر اٹھا اپنا ہاتھ پھر ایسا ہی کر طاق عدد یعنی تین بار یا پانچ بار یا سات بار اس لیے کہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے روایت کی مجھ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے ایسا ہی بیان فرمایا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ غریب ہے اس سند سے۔

❀❀❀❀

١٢٦۔ باب: دعاء ام سلمة

ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی دعا

(٣٥٨٩) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ : عَلَّمَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((قُوْلِيْ اَللّٰهُمَّ هٰذَا اسْتِقْبَالُ لَيْلِكَ، وَاسْتِدْبَارُ نَهَارِكَ، وَأَصْوَاتُ دُعَاتِكَ، وَحُضُوْرُ صَلَوَاتِكَ، أَسْأَلُكَ أَنْ تَغْفِرَلِيْ)). (اسناده ضعيف) تخريج الكلم الطيب (٧٦/٣٥۔ تخريج المشكاة (٦٦٩) (سند میں ابی کثیر راوی ضعیف ہے) ضعيف أبي داود (٨٥)

ترجمہ: روایت ہے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہ انہوں نے کہا سکھائی مجھ کو رسول اللہ ﷺ نے یہ دعا أَللّٰهُمَّ سے آخر تک۔ یعنی یا اللہ یہ تیری رات کے آنے کا وقت ہے اور دن کے جانے کا اور تیرے پکارنے والوں کی آواز کا اور تیری نماز کے حاضر ہونے کا سو میں سائل ہوں تیری مغفرت کا۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور حفصہ بنت ابی کثیر کو ہم نہیں جانتے نہ ان کے باپ کو۔

❀❀❀❀

(٣٥٩٠) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ: قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَا قَالَ عَبْدٌ: لَا إِلٰهَ إِلَّااللّٰهُ قَطُّ مُخْلِصًا إِلَّا فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ حَتّٰى تَفْضِيَ إِلَى الْعَرْشِ مَا اجْتَنَبَ الْكَبَائِرَ)).

(اسناده حسن) تخريج المشكاة (٢٣١٤ التحقيق الثاني) التعليق الرغيب (٢٣٨/٢)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو بندہ لا الہ الا اللہ کہتا ہے خالص دل سے کھول دیئے جاتے ہیں اس کے لیے دروازے آسمان کے یہاں تک کہ وہ پہنچتا ہے عرش تک اور یہ چڑھنا کلمہ کا جب ہی ہوتا ہے کہ کبائر سے بچتا رہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ غریب ہے اس سند سے۔

❀❀❀❀

(٣٥٩١) عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ، عَنْ عَمِّهِ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُوْلُ : ((اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنْ مُنْكَرَاتِ الْأَخْلَاقِ وَالْأَعْمَالِ وَالْأَهْوَاءِ)). (اسناده صحيح) تخريج المشكاة : (٢٤٧١ ۔ التحقيق الثاني)

ترجمہ: زیاد بن علاقہ اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ یہ دعا پڑھتے تھے یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تجھ سے بری عادتوں برے عملوں اور بری خواہشوں سے۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے اور زیاد بن علاقہ کے چچا کا نام قطبہ بن مالک ہے اور وہ صحابی ہیں نبی ﷺ کے۔

❀❀❀❀

(۳۵۹۲) **عَنِ ابْنِ عُمَرَ** قَالَ: بَيْنَا نَحْنُ نُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ إِذْ قَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ: اللّٰهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيرًا وَسُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَأَصِيلًا، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((**مَنِ الْقَائِلُ كَذَا وَكَذَا؟**)) فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ: أَنَا يَارَسُولَ اللّٰهِ. قَالَ : ((**عَجِبْتُ لَهَا، فُتِحَتْ لَهَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ**)) قَالَ ابْنُ عُمَرَ : مَا تَرَكْتُهُنَّ مُنْذُ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ . (اسناده صحيح) صفة الصلاة (۷٤)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ ایک بار ہم نماز پڑھتے تھے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک شخص نے کہا اللہ اکبر سے اصیلاً تک۔ یعنی اللہ بڑی بڑائی والا ہے اور اسی کو ہے ساری تعریف اور بہت پاکی ہے صبح اور شام سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ کس نے کہا یہ کلمہ ایک شخص نے عرض کی میں نے یارسول اللہ آپ نے فرمایا تعجب ہوا مجھ کو کہ اس کلمہ کے لیے آسمان کے دروازے کھولے گئے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا جب سے میں نے آپ سے یہ حدیث سنی ہے نہیں چھوڑا میں نے وہ کلمہ۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے حسن ہے صحیح ہے اس سند سے اور حجاج بن ابی عثمان وہ حجاج بن میسرہ صواف ہیں اور کنیت ان کی ابوالصلت ہے اور وہ ثقہ ہیں محدثین کے نزدیک۔

❀❀❀❀

۱۲۷۔ باب : أَيُّ الْكَلَامِ أَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ

کون سی بات اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہے

(۳۵۹۳) **عَنْ أَبِي ذَرٍ** أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَادَهُ أَوْ أَنَّ أَبَاذَرٍّ عَادَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَارَسُولَ اللّٰهِ! أَيُّ الْكَلَامِ أَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ؟ فَقَالَ : ((**مَا اصْطَفَاهُ اللّٰهُ لِمَلَائِكَتِهِ: سُبْحَانَ رَبِّي وَبِحَمْدِهِ، سُبْحَانَ رَبِّي وَبِحَمْدِهِ**)). (اسناده صحيح) التعليق الرغيب (۲/۲٤۲) سلسلة الأحاديث الصحيحة (٤۹۸).

ترجمہ: روایت ہے ابوذر رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے عیادت کی ابوذر کی یا انہوں نے آنحضرت ﷺ کی عیادت کی کہا ابوذر رضی اللہ عنہ نے میرے ماں باپ آپ پر فدا ہیں اے رسول اللہ کے کون سا کلام اللہ کو بہت پیارا ہے فرمایا جو پسند کیا اللہ نے اپنے فرشتوں کے لیے سبحان ربی وبحمدہ یعنی پاک ہے رب میرا اور تعریف اسی کو ہے۔

❀❀❀❀

۱۲۸۔ باب: فِي الْعَفْوِ وَالْعَافِيَةِ

عفو اور عافیت کے بیان میں

(۳۵۹۴) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الدُّعَاءُ لَا يُرَدُّ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ)) قَالُوا: فَمَاذَا نَقُولُ يَارَسُولَ اللّٰهِ؟! قَالَ: ((سَلُوا اللّٰهَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ)). (منكر بهذا التمام: تخريج الكلم الطيب (۷۴/۵۱۔ ارواء الغليل (۱/۲۶۲) التعليق الرغيب (۱/۱۱۵). (اس میں یحییٰ بن یمان اور زید العمی دونوں ضعیف ہیں)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے دعا رد نہیں ہوتی اذان اور تکبیر کے درمیان تو عرض کی لوگوں نے پھر کیا کہیں ہم اس وقت فرمایا آپؐ نے مانگو اللہ سے عافیت دنیا اور آخرت میں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ اور زیادہ کی یحییٰ ہی نے اس حدیث میں یہ عبارت کہ کہا انہوں نے کیا کہیں ہم فرمایا آپؐ نے مانگو اللہ سے عافیت دنیا اور آخرت میں، روایت کی ہم سے محمود بن غیلان نے انہوں نے وکیع اور عبدالرزاق سے انہوں نے ابواحمد اور ابونعیم سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے زید عمی سے انہوں نے معاویہ سے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپؐ نے دعا رد نہیں کی جاتی یعنی ضرور قبول ہوتی ہے اذان اور تکبیر کے درمیان میں اور ایسے ہی روایت کی ابواسحاق ہمدانی نے یہ حدیث برید ہ بن ابی مریم نے انسؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کی اور یہ صحیح تر ہے۔

❀❀❀❀

(۳۵۹۵) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قال: ((الدُّعَاءُ لَا يُرَدُّ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ)).

(اسناده صحيح) [وقد معنیٰ ۲۱۲]

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے آپ نے فرمایا: دعا رد نہیں ہوتی اذان اور تکبیر کے درمیان میں۔

❀❀❀❀

باب

(۳۵۹۶) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((سَبَقَ الْمُفَرِّدُونَ))، قَالُوا وَمَا الْمُفَرِّدُونَ يَارَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((الْمُسْتَهْتَرُونَ فِي ذِكْرِ اللّٰهِ، يَضَعُ الذِّكْرُ عَنْهُمْ أَثْقَالَهُمْ فَيَأْتُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ خِفَافًا)).

(اسناده ضعيف) سلسلة الأحاديث الضعيفة (۳۶۹۰)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے آگے بڑھ گئے ہلکے پھلکے لوگ' لوگوں نے عرض کی کہ کون ہلکے پھلکے

ہیں آپؐ نے فرمایا جوذکر الٰہی میں ڈوبے ہوئے ہیں کہ ان سے بوجھ گناہوں کے اتار دیتا ہے اور وہ قیامت کے دن آئیں گے ہلکے ہو کر۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔غریب ہے۔

❀❀❀❀

(۳۵۹۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((لَأَنْ أَقُولَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ)). (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اگر میں کہوں سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر تو مجھے پیارا ہے ان سب چیزوں سے جن پر آفتاب نکلتا ہے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۳۵۹۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((ثَلَاثَةٌ لَا تُرَدُّ دَعْوَتُهُمْ: الصَّائِمُ حِينَ يُفْطِرُ، وَالْإِمَامُ الْعَادِلُ، وَدَعْوَةُ الْمَظْلُومِ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ فَوْقَ الْغَمَامِ وَيَفْتَحُ لَهَا أَبْوَابَ السَّمَاءِ، وَيَقُولُ الرَّبُّ وَعِزَّتِي لَأَنْصُرَنَّكَ وَلَوْ بَعْدَ حِينٍ)). (اسناده ضعيف) لكن صح منه الشطر الأول بلفظ: ((المسافر)) مكان ((الامام العادل)) وفي رواية ((الوالد))۔ التعليق الرغيب (۲/۶۳) سلسلة الأحاديث الضعيفة (۱۳۵۸) سلسلة الأحاديث الصحيحة (۵۹۶ و ۱۷۹۷) التعليق علىٰ ابن خزيمة (۱۹۰۱) شیخ البانی کہتے ہیں امام عادل کی جگہ ''مسافر'' کا اور ایک روایت کے مطابق والد کا ذکر ہے اور یہ صحیح ہے

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ تین شخصوں کی دعا ہرگز رد نہیں ہوتی ایک روزہ دار کی جب افطار کرتا ہے دوسرے امام عادل کی تیسرے مظلوم کی۔ اللہ تعالیٰ مظلوم کی دعا کو ابر کے اوپر اٹھا لیتا ہے اور اسکے لیے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور فرماتا ہے پروردگار کہ قسم ہے میری عزت کی میں تیری مدد کروں گا اگرچہ ایک مدت کے بعد ہو۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔اور سعدان قمی وہ سعدان بن بشیر ہیں۔اور روایت کی ان سے عیسیٰ بن یونس نے اور ابوعاصم وغیرہ نے بڑے بڑے لوگوں نے محدثین کے اور ابومجاہد کا نام سعد طائی ہے اور کنیت ان کی ابومدلہ ہے وہ مولیٰ ہیں ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کے اور ہم ان کو اسی حدیث سے جانتے ہیں۔اور مروی ہے ان سے یہی حدیث بہت طول کے ساتھ اور پوری۔

❀❀❀❀

(۳۵۹۹) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((اَللّٰهُمَّ انْفَعْنِي بِمَا عَلَّمْتَنِي وَعَلِّمْنِي مَا يَنْفَعُنِي

وَزِدْنِي عِلْمًا، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ وَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ حَالِ أَهْلِ النَّارِ))۔

(اسناده صحيح) دون قوله والحمد لله. تخريج مشكاة المصابيح (٣٤٩٣)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا أَللّٰهُمَّ سے آخر تک۔ یعنی یا اللہ نفع دے مجھ کو اس سے جو تو نے مجھے سکھائی یعنی اس پر عمل نصیب کر اور سکھا مجھ کو وہ چیز جو نفع دے اور زیادہ کر میرا علم سب تعریف اللہ کو ہے ہر حال میں اور پناہ مانگتا ہوں میں اللہ کے ساتھ دوزخیوں کے حال سے۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے اس سند سے۔

❀❀❀❀

۱۲۹۔ باب: ماجاء ان لله ملائكة سياحين في الارض

اس بیان میں کہ اللہ تعالیٰ کچھ فرشتے ہیں زمین میں سیر کرنے والے

(٣٦٠٠) عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِكَةً سَيَّاحِيْنَ فِي الْأَرْضِ فُضُلًا عَنْ كُتَّابِ النَّاسِ فَإِذَا وَجَدُوْا أَقْوَامًا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ تَنَادَوْا هَلُمُّوْا إِلٰى بُغْيَتِكُمْ فَيَجِيْئُوْنَ فَيَحُفُّوْنَ بِهِمْ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَقُوْلُ اللّٰهُ: أَيُّ شَيْءٍ تَرَكْتُمْ عِبَادِيْ يَصْنَعُوْنَ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: تَرَكْنَاهُمْ يَحْمَدُوْنَكَ وَيُمَجِّدُوْنَكَ وَيَذْكُرُوْنَكَ. قَالَ: فَيَقُوْلُ: هَلْ رَأَوْنِيْ؟ قَالَ : فَيَقُوْلُوْنَ: لَا. قَالَ: فَيَقُوْلُ: فَكَيْفَ لَوْرَأَوْنِيْ؟ قَالَ: فَيَقُوْلُوْنَ: لَوْ رَأَوْكَ لَكَانُوْا أَشَدَّ تَحْمِيْدًا وَأَشَدَّ تَمْجِيْدًا وَأَشَدَّ لَكَ ذِكْرًا، قَالَ: فَيَقُوْلُ: وَأَيُّ شَيْءٍ يَطْلُبُوْنَ؟ قَالَ: فَيَقُوْلُوْنَ: يَطْلُبُوْنَ الْجَنَّةَ، قَالَ: فَيَقُوْلُ: فَهَلْ رَأَوْهَا؟ فَيَقُوْلُوْنَ: لَا، قَالَ: فَيَقُوْلُ: فَكَيْفَ لَوْرَأَوْهَا: قَالَ: فَيَقُوْلُوْنَ: لَوْ رَأَوْهَا لَكَانُوْا أَشَدَّ لَهَا طَلَبًا وَأَشَدَّ عَلَيْهَا حِرْصًا، قَالَ: فَيَقُوْلُ: فَمِنْ أَيِّ شَيْءٍ يَتَعَوَّذُوْنَ؟ قَالُوْا: يَتَعَوَّذُوْنَ مِنَ النَّارِ، قَالَ: فَيَقُوْلُ: فَهَلْ رَأَوْهَا؟ فَيَقُوْلُوْنَ: لَا، قَالَ: فَيَقُوْلُ: فَكَيْفَ لَوْرَأَوْهَا؟ فَيَقُوْلُوْنَ: لَوْ رَأَوْهَا كَانُوْا أَشَدَّ مِنْهَا هَرَبًا وَأَشَدَّ مِنْهَا خَوْفًا وَأَشَدَّ مِنْهَا تَعَوُّذًا. قَالَ: فَيَقُوْلُ: إِنِّيْ أُشْهِدُكُمْ إِنِّيْ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ. فَيَقُوْلُوْنَ: إِنَّ فِيْهِمْ فُلَانًا الْخَطَّاءَ لَمْ يُرِدْهُمْ إِنَّمَا جَاءَ هُمْ لِحَاجَةٍ. فَيَقُوْلُ: هُمُ الْقَوْمُ لَا يَشْقٰى لَهُمْ جَلِيْسٌ))۔ (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابو سعید خدریؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ہیں زمین میں سیر کرنے والے نامۂ اعمال لکھنے والوں کے سوا کہ جب وہ کسی قوم کو پاتے ہیں اللہ کے ذکر میں ایک دوسرے کو پکارتے ہیں کہ آؤ اپنے مقصود کے لیے سو وہ آتے جاتے ہیں اور ان کو ڈھانپ لیتے ہیں آسمان دنیا تک سو فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کس کام میں چھوڑا تم نے میرے

بندوں کو وہ کہتے ہیں جب ہم نے ان کو چھوڑا تو وہ تیری تعریف کرتے تھے تیری بزرگی بولتے تھے اور تجھے یاد کر رہے تھے پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کیا انہوں نے مجھے دیکھا ہے وہ عرض کرتے ہیں نہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کیسا ہو جو وہ مجھے دیکھیں فرشتے عرض کرتے ہیں اگر وہ تجھے دیکھیں تو اور بھی زیادہ تعریف بزرگی بیان کریں اور زیادہ تجھے یاد کریں پھر اللہ فرماتا ہے کہ وہ مجھ سے کیا مانگتے ہیں فرشتے عرض کرتے ہیں مانگتے ہیں وہ جنت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کیا جنت انہوں نے دیکھی ہے وہ عرض کرتے ہیں نہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگر دیکھیں وہ جنت کو وہ عرض کرتے ہیں اگر وہ جنت کو دیکھیں تو اور زیادہ طلب اور حرص کریں پھر فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کس چیز سے پناہ مانگتے ہیں وہ کہتے ہیں دوزخ سے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کیا دوزخ انہوں نے دیکھی ہے وہ عرض کرتے ہیں کہ نہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگر دوزخ کو دیکھیں تو کیا ہو عرض کرتے ہیں کہ اگر وہ دوزخ کو دیکھیں تو وہ اور زیادہ بھاگیں ڈریں اور پناہ مانگیں اس سے پھر فرماتا ہے میں تم کو گواہ کرتا ہوں کہ میں نے بخش دیا ان کو پھر وہ کہتے ہیں کہ ایک شخص ان میں یوں ہی آ گیا یعنی کسی ضرورت کو جاتا تھا ان کو دیکھ کر بیٹھ گیا خاص ان سے ملنے کو نہیں آیا اللہ فرماتا ہے وہ لوگ ایسے ہیں کہ ان کے ساتھ رہنے والا بھی محروم نہیں ہوتا یعنی وہ بھی بخشا گیا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی یہ ابو ہریرہؓ سے اس سند کے سوا اور سند سے بھی۔

❀❀❀❀

۱۳۰۔ باب: فضل لا حول ولا قوة الا بالله

فضل لاحول ولاقوۃ الا باللہ

(۳۶۰۱) عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ: قَالَ : قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((أَكْثِرْ مِنْ قَوْلِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ فَإِنَّهَا كَنْزٌ مِنْ كُنُوْزِ الْجَنَّةِ)) قَالَ مَكْحُوْلٌ: فَمَنْ قَالَ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا مَنْجَأَ مِنَ اللّٰهِ إِلَّا إِلَيْهِ كَشَفَ عَنْهُ سَبْعِيْنَ بَابًا مِّنَ الضُّرِّ أَدْنَاهُنَّ الْفَقْرُ .

(اسناده صحيح) ، دون قول مكحول، فمن قال: فانه مقطوع، سلسلة الأحاديث الصحيحة (١٠٥)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ ان سے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے **لاحول ولا قوة الا بالله** بہت کہا کر اس لیے کہ وہ جنت کے خزانے سے ہے۔ مکحول نے کہا جو یہ کلمہ کہتا ہے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا مَنْجَأً مِنَ اللّٰهِ إِلَّا إِلَيْهِ دور کر دیتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے ستر طرح کے ضرر کو کہ ادنیٰ اس کا محتاجی ہے۔

فائدہ: یہ حدیث کی اسناد متصل نہیں اس لیے کہ مکحول کو سماع نہیں ابو ہریرہؓ سے یعنی بیچ میں کوئی راوی چھوٹ گیا ہے۔

(۳۶۰۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ مُسْتَجَابَةٌ وَإِنِّي اخْتَبَأْتُ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي وَهِيَ نَائِلَةٌ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ مَنْ مَاتَ مِنْهُمْ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا)). (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: ہر نبی کی ایک دعا مقبول ہے اور میں نے اپنی دعا اٹھا رکھی ہے اپنی امت کی شفاعت کے لیے اور وہ ان کو پہنچنے والی ہے ان شاء اللہ جو ان میں سے مرے گا کہ نہ شریک کیا ہوگا اس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

۱۳۱۔ باب: فی حسن الظن باللہ عزوجل

اللہ تعالیٰ کے بارے میں اچھا گمان رکھنا

(۳۶۰۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى: أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي وَأَنَا مَعَهُ حِيْنَ يَذْكُرُنِي، فَإِنْ ذَكَرَنِي فِي نَفْسِهِ ذَكَرْتُهُ فِي نَفْسِي، وَإِنْ ذَكَرَنِي فِي مَلَإٍ ذَكَرْتُهُ فِي مَلَإٍ خَيْرٍ مِنْهُمْ، وَإِنِ اقْتَرَبَ إِلَيَّ شِبْرًا اقْتَرَبْتُ مِنْهُ ذِرَاعًا، وَإِنِ اقْتَرَبَ إِلَيَّ ذِرَاعًا، اقْتَرَبْتُ إِلَيْهِ بَاعًا وَإِنْ أَتَانِي يَمْشِي أَتَيْتُهُ هَرْوَلَةً)). (اسناده صحيح) سلسلة الأحاديث الصحيحة (۲۲۸۷)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں اپنے بندے کے گمان کے ساتھ ہوں اور میں اس کے ساتھ ہوں جب مجھے یاد کرے اگر یاد کرے مجھے اپنے دل میں میں بھی یاد کرتا ہوں اس کو اپنے دل میں اور اگر یاد کرتا ہے مجھے ایک جماعت میں تو میں بھی یاد کرتا ہوں اس کو اس جماعت میں جو اس سے بہتر ہے یعنی فرشتوں کی جماعت میں اور اگر کوئی بندہ میری طرف ایک بالشت آئے تو میں اس کی طرف ایک ہاتھ آتا ہوں اور اگر کوئی میری طرف ایک ہاتھ آئے تو میں اس کی طرف ایک بام آتا ہوں اور اگر میری طرف چلتا ہوا آئے تو میں اس کی طرف دوڑتا ہوا آتا ہوں۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور مروی ہے اعمش سے اس حدیث کی تفسیر میں کہ یہ جو فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ جو میری طرف ایک بالشت آتا ہے میں اس کی طرف ایک ہاتھ آتا ہوں مراد اس سے یہ ہے کہ مغفرت اور رحمت اپنی اس کے ساتھ کر دیتا ہوں اور یہی تفسیر کی ہے بعض علمائے محدثین نے کہ کہا ہے انہوں نے کہ مراد اس سے یہ ہے کہ جب بندہ اللہ کی طرف اُس کی اطاعت اور فرمانبرداری سے تقرب ڈھونڈتا ہے اور اس کے مامورات اور احکام کو بجالاتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس پر رحمت اور مغفرت نازل ہوتی ہے۔

مترجم: غرض مؤلف رحمۃ اللہ علیہ کی اس تفسیر سے رد کرنا ہے مذہب باطل جہمیہ لعبیہ کا کہ وہ فرقہ ناریہ ضالہ وہمیہ کا اعتقاد رکھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر جگہ میں ہے اور ایسی روایات متشابہات کو استدلال کے لیے پیش کرنا حالانکہ یہ روایت خود ان کے عقائد فاسدہ کے رد کو کافی ہے اس لیے کہ اگر بالفرض موافق ان کے عقیدہ کے اللہ تعالیٰ بذات مقدس خود ہر جگہ موجود ہوتا تو تفاوت عباد کا اس کے قرب میں محض باطل تھا بلکہ دوری اس سے محال تھی اور طلب اس کے قرب کی محض تحصیل حاصل تھی اور جب قریب ہونا بندہ کا اللہ سے بجز اطاعت اور فرمانبرداری کے اور کچھ نہیں ہے تو قریب ہونا اللہ کا بھی سوا قبول طاعت اثبات اجر عفو مغفرت کے اور کچھ نہیں ہے غرض مؤلف رحمۃ اللہ علیہ نے جو تاویل اور تفسیر اس کی ذکر کی ہے وہی صحیح اور احق بالقبول ہے ورنہ خرط القتاد۔

❀❀❀❀

۱۳۲۔ باب: فی الاستعاذہ

استعاذہ کے بیان میں

(۳۶۰۴) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((اسْتَعِيذُوا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ، وَاسْتَعِيذُوا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ. اسْتَعِيذُوا بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ، وَاسْتَعِيذُوا بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ)). (صحيح الاسناد) صفة الصلاة ١٦٣

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: پناہ مانگو اللہ سے عذاب جہنم سے اور عذاب قبر سے اور فتنہ مسیح دجال سے اور فتنہ زندگی اور موت سے۔

فائدہ: یہ حدیث صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۳۶۰۴) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ قَالَ حِينَ يُمْسِي ثَلَاثَ مَرَّاتٍ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ يَضُرَّهُ حَمَةٌ تِلْكَ اللَّيْلَةَ)). قَالَ سُهَيْلٌ: فَكَانَ أَهْلُنَا تَعَلَّمُوهَا فَكَانُوا يَقُولُونَهَا كُلَّ لَيْلَةٍ فَلُدِغَتْ جَارِيَةٌ مِنْهُمْ فَلَمْ تَجِدْ لَهَا وَجَعًا. (اسناده صحيح) التعليق الرغيب (١/٢٢٦)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے جو شام کو تین بار کہے اعوذ سے ماخلق تک۔ یعنی پناہ مانگتا ہوں میں ان کلمات کے وسیلہ سے اس کی مخلوقات کے شر سے تو ضرر نہ کرے گا اس کو اس رات میں کوئی زہر۔ سہیل نے کہا ہمارے گھر والے یہ کلمہ روز کہا کرتے تھے سو ایک لڑکی کو ہم میں سے کاٹ کھایا سو اس کو بالکل درد نہ ہوا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ اور روایت کی مالکؒ نے یہ حدیث سہیل بن ابی صالح سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے

ابو ہریرہؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور روایت کی عبید بن عمر نے اور کئی لوگوں نے یہ حدیث سہیل سے اور نہیں ذکر کیا انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا۔

❀❀❀❀

(٣٦٠٤) (٢) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: قَالَ : دُعَاءٌ حَفِظْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ لَا أَدَعُهُ ((اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي أُعَظِّمُ شُكْرَكَ وَأُكْثِرُ ذِكْرَكَ وَأَتَّبِعُ نَصِيْحَتَكَ وَأَحْفَظُ وَصِيَّتَكَ)).

(اسناده ضعيف) المشكاة (٢٤٩٩ ـ التحقيق الثاني) (اس میں فرج بن فضالہ راوی ضعیف ہے)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ کہا انہوں نے میں کبھی نہ چھوڑوں گا ایک دعا جو سیکھی میں نے رسول اللہ ﷺ سے اور وہ اللھم سے آخر تک۔ ہے یعنی یا اللہ مجھے ایسی توفیق دے کہ میں تیرا بڑا شکر بجا لاؤں اور تیرا ذکر بہت کروں اور تیری نصیحت کی تابعداری کروں اور یاد رکھوں تیری وصیت کو۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔

❀❀❀❀

(٣٦٠٤)(٣) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَا مِنْ رَجُلٍ يَدْعُوا اللّٰهَ بِدُعَاءٍ إِلَّا اسْتُجِيبَ لَهُ، فَإِمَّا أَنْ يُعَجَّلَ لَهُ فِي الدُّنْيَا، وَإِمَّا أَنْ يُدَّخَرَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ، وَإِمَّا أَنْ يُكَفَّرَ عَنْهُ مِنْ ذُنُوبِهِ بِقَدْرِ مَا دَعَا، مَالَمْ يَدْعُ بِإِثْمٍ أَوْ قَطِيعَةِ رَحِمٍ أَوْ يَسْتَعْجِلُ)). قَالُوا : يَارَسُولَ اللّٰهِ! وَكَيْفَ يَسْتَعْجِلُ؟ قَالَ: ((يَقُولُ دَعَوْتُ رَبِّي فَمَا اسْتَجَابَ لِي)).

صحيح دون قوله ((واما ان يكفر عنه من ذنوبه بقدر ما دعا)) سلسلة الأحاديث الضعيفة (٤٤٨٣)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کوئی ایسا آدمی نہیں کہ اللہ سے کوئی دعا کرے اور قبول نہ ہو یعنی ہر دعا قبول ہوتی ہے سو دنیا میں اس کو مل جاتی ہے یا آخرت میں اس کے لیے ذخیرہ رہتی ہے یا کفارہ ہو جاتی ہے اس کے گناہوں کا موافق اس کے جتنی دعا کی تھی اس نے اور یہ وہاں تک ہے کہ کسی گناہ کے لیے دعا نہ کرے یا قطع رحم کے لیے اور جلدی نہ کرے اس کے قبول ہونے میں لوگوں نے عرض کی کہ جلدی کیسے یا رسول اللہ فرمایا جلدی یہ ہے کہ آدمی کہے یا اللہ میں نے دعا کی اور تو نے قبول نہ کی۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے اس سند سے۔

❀❀❀❀

(٣٦٠٤) (٤) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَا مِنْ عَبْدٍ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتّٰى يَبْدُوَ إِبْطُهُ يَسْأَلُ

اللّٰهَ مَسْأَلَةً إِلَّا آتَاهَا إِيَّاهُ مَالَمْ يَعْجَلْ))، قَالُوا : يَارَسُولَ اللّٰهِ! وَكَيْفَ عَجَلَتُهُ؟ قَالَ : ((يَقُولُ قَدْ سَأَلْتُ وَسَأَلْتُ فَلَمْ أُعْطَ شَيْئًا)) . (صحیح) دون الرفع۔

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کوئی بندہ ایسا نہیں جو بلند کرے اپنے ہاتھ یہاں تک کہ کھل جائے بغل اس کی اور پھر مانگے اللہ سے کوئی چیز مگر دیتا ہے اس کو اللہ تعالیٰ جب تک وہ جلدی نہ کرے۔لوگوں نے عرض کی یارسول اللہ جلدی کیسے آپؐ نے فرمایا کہتا ہے میں نے بہت مانگا میں نے بہت مانگا اور مجھے کچھ نہ ملا۔

فائدہ: روایت کی یہ حدیث زہری نے ابی عبید مولیٰ ابن ازہر سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپؐ نے مقبول ہے دعا تم میں سے ہر ایک کی جب تک کہ جلدی نہ کرے اور یہ نہ کہے کہ میں نے دعا کی اور قبول نہ ہوئی۔

❁ ❁ ❁ ❁

(٣٦٠٤)(٥) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ : قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِنَّ حُسْنَ الظَّنِّ بِاللّٰهِ مِنْ حُسْنِ عِبَادَةِ اللّٰهِ)).

(اسنادہ ضعیف) سلسلة الأحاديث الضعيفة (٣١٥٠) (اس میں سمیر بن نہار العبدی مجھول ہے)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ حسن ظن اللہ تعالیٰ کے ساتھ عمدہ عبادت ہے۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے اس سند سے۔

مترجم: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حسن ظن یعنی نیک گمان رکھنا بھی ایک عبادت ہے ہر بندہ کو چاہیے کہ اللہ سے نیک گمان رکھے اور مغفرت اور نجات کی امید سے ہمیشہ اپنا دل مسرور رکھے کہ ناامیدی اس کی رحمت سے کفر ہے مگر اس کے ساتھ ہی بجالا ناطاعات کا اور احتراز معاصی سے ضرور ہے اس لیے کہ ظن جانب راجح کا نام ہے نہ جانب مرجوع کا اور ایمان بین الخوف والرجا ہے اور جس نے اصلاح عقائد کی نہ کی اور توحید کو بخوبی حاصل نہ کیا وہ حسن ظن اللہ سے نہیں رکھ سکتا اس لیے کہ حسن ظن اللہ سے شعبہ ہے اس کی معرفت کا اور وہ معرفت و توحید سے محروم ہے پھر جب عقائد صالحہ حاصل ہوئے اب اعمال میں اس کے اگر قصور بھی ہے تو بھی امید مغفرت ہے۔

❁ ❁ ❁ ❁

(٣٦٤٠)(٦) عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((لِيَنْظُرَنَّ أَحَدُكُمْ مَا الَّذِي يَتَمَنّٰى، فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي مَا يُكْتَبُ لَهُ مِنْ أُمْنِيَّتِهِ)). (اسنادہ ضعیف) الضعيفة (٤٤٠٥) (مرسل (ضعیف) ہے)

ترجمہ: روایت ہے ابو سلمہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ہمیشہ چاہیے کہ نظر کرتا رہے ایک تم میں کا کہ کیا آرزو کرتا ہے اس لیے کہ وہ نہیں جانتا کہ کیا لکھا جاتا ہے اس کی آرزوؤں میں سے یعنی ہمیشہ نیک آرزو کرنا ضرور ہے کہ وبال آخرت کا سبب نہ ہو۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔

(٣٦٠٤)(٧) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَدْعُوْ فَيَقُوْلُ : ((اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِيْ بِسَمْعِيْ وَبَصَرِيْ وَاجْعَلْهُمَا الْوَارِثَ مِنِّي، وَانْصُرْنِيْ عَلٰى مَنْ يُظْلِمُنِيْ وَخُذْ مِنْهُ بِثَأْرِيْ)).

(اسناده حسن) الروض النضير (١٩٠)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ نبی ﷺ یہ دعا کرتے تھے اللھم سے آخر تک۔ یعنی یا اللہ برخورداری دے مجھے میری آنکھ اور کان سے اور دونوں کو میرا وارث کر دے یعنی باقی رکھ ان کو جب تک میں جیوں یا ان سے ایسے عمل ہوں کہ وہ آخرت میں کام آئیں اور ہمیشہ باقی رہیں اور مدد کر میری اس شخص پر جو مجھ پر ظلم کرے اور لے لے میرا بدلہ اس سے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔ غریب ہے۔

❀❀❀❀

(٣٦٠٤) (٨) عَنْ أَنَسٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((لِيَسْأَلْ أَحَدُكُمْ رَبَّهُ حَاجَتَهُ كُلَّهَا حَتّٰى يَسْأَلَ شِسْعَ نَعْلِهِ إِذَا انْقَطَعَ)). (اسناده ضعيف) سلسلة الأحاديث الضعيفة (١٣٦٢) ضعيف الجامع الصغير (٤٩٤٦)

ترجمہ: روایت ہے انسؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے چاہیے کہ مانگا کرے ہر شخص تم میں کا اپنے رب سے اپنی سب حاجتیں یہاں تک کہ تسمہ اپنی چپل کا بھی اگر ٹوٹ جائے۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے۔ اور روایت کی کئی لوگوں نے یہ حدیث جعفر بن سلیمان سے انہوں نے ثابت بنانی سے انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے اور نام نہ لیا انہوں نے سند میں انس رضی اللہ عنہ کا۔ چنانچہ روایت کی ہم سے صالح بن عبداللہ نے انہوں نے جعفر بن سلیمان سے انہوں نے ثابت بنانی سے انہوں نے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپؐ نے چاہیے کہ مانگے ہر کوئی تم میں کا اپنی سب حاجتیں اپنے رب سے یہاں تک کہ مانگے اس سے نمک اور مانگے اس سے تسمہ اپنی چپل کا جب ٹوٹ جائے۔ اور یہ روایت صحیح تر ہے قطن کی روایت سے جو انہوں نے جعفر بن سلیمان سے روایت کی یعنی جو اوپر مذکور ہوئی۔

❀❀❀❀

(٣٦٠٤) (٩) عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((لِيَسْأَلْ أَحَدُكُمْ رَبَّهُ حَاجَتَهُ، حَتّٰى يَسْأَلَهُ الْمِلْحَ وَحَتّٰى يَسْأَلَهُ شِسْعَ نَعْلِهِ إِذَا انْقَطَعَ)). (اسناده ضعيف)

ترجمہ: ثابت بنانی سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ چاہیئے کہ مانگے تم میں سے ہر شخص اپنی تمام حاجتیں اللہ تعالیٰ سے یہاں تک کہ نمک بھی اور اگر جوتی کا تسمہ ٹوٹ جائے تو بھی اللہ سے مانگے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

ابواب المناقب

عن رسول اللہ ﷺ

(المعجم ٤٦) فضیلتوں کے بیان میں (تحفة ٤٢)

١۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِیْ فَضْلِ النَّبِیِّ ﷺ

نبی ﷺ کی فضیلت کے بیان میں

(٣٦٠٥) عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِنَّ اللّٰهَ اِصْطَفٰی مِنْ وَلَدِ إِبْرٰهِیْمَ إِسْمٰعِیْلَ، وَاصْطَفٰی مِنْ وَلَدِ إِسْمٰعِیْلَ بَنِیْ كِنَانَةَ، وَاصْطَفٰی مِنْ بَنِیْ كِنَانَةَ قُرَیْشًا، وَاصْطَفٰی مِنْ قُرَیْشٍ بَنِیْ هَاشِمٍ، وَاصْطَفَانِیْ مِنْ بَنِیْ هَاشِمٍ))۔ صحیح : دون الاصطفاء الاول، سلسلة الاحادیث الصحیحة (٣٠٢)۔

ترجمہ: روایت ہے واثلہ بن اسقعؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ اللہ تعالیٰ نے چن لیا اولاد ابراہیم سے اسماعیل کو اور ان سے بنی کنانہ کو اور ان میں سے قریش کو اور ان میں سے بنی ہاشم کو اور ان میں سے مجھ کو (یعنی آپ خلاصہ ہیں موجودات اور اشرف اولاد ابراہیم ہیں)۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

(٣٦٠٦) عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى كِنَانَةَ مِنْ وَلَدِ إِسْمٰعِيْلَ، وَاصْطَفٰى قُرَيْشًا مِنْ كِنَانَةَ وَاصْطَفٰى هَاشِمًا مِنْ قُرَيْشٍ، وَاصْطَفَانِيْ مِنْ بَنِيْ هَاشِمٍ)).

(اسناده صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (٣٠٢) یزید بن ابی زیاد ضعیف ہے۔

ترجمہ: ترجمہ اس کا اوپر حدیث نمبر (٣٦٠٥) گزر چکا۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(٣٦٠٧) عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ قَالَ: قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّ قُرَيْشًا جَلَسُوْا فَتَذَاكَرُوْا أَحْسَابَهُمْ بَيْنَهُمْ فَجَعَلُوْا مَثَلَكَ كَمَثَلِ نَخْلَةٍ فِيْ كَبْوَةٍ مِنَ الْأَرْضِ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((إِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ الْخَلْقَ فَجَعَلَنِيْ مِنْ خَيْرِهِمْ مِنْ خَيْرِ فِرَقِهِمْ وَخَيْرِ الْفَرِيْقَيْنِ، ثُمَّ خَيَّرَ الْقَبَائِلَ فَجَعَلَنِيْ فِيْ خَيْرِ الْقَبِيْلَةِ، ثُمَّ خَيَّرَ الْبُيُوْتَ فَجَعَلَنِيْ فِيْ خَيْرِ بُيُوْتِهِمْ فَأَنَا خَيْرُهُمْ نَفْسًا وَخَيْرُهُمْ بَيْتًا)) .

(اسناده ضعيف) سلسلة الاحاديث نقد الكتانى (٣١ـ ٣٢ـ الضعيفة (٣٠٧٣)

ترجمہ: روایت ہے عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا عرض کیا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ قریش بیٹھ کر اپنے حسب کا ذکر کرنے لگے تو آپ ﷺ کی ایسے درخت سے مثال دی جو گھورے پر ہو تو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ساری مخلوق کو اور مجھے ان سب گروہوں سے اچھے گروہ میں پیدا کیا اور پسند کیا دو گروہوں کو (یعنی اولاد اسحٰق اور اولاد اسماعیل کو) پھر چنا قبیلوں سے اور مجھے بہتر قبیلہ میں کیا پھر چنا گھروں کو اور مجھے سب گھروں سے بہتر گھر میں کیا تو میں اُن سب سے ذات میں بھی بہتر ہوں اور گھرانے میں بھی۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے اور عبداللہ حارث کے بیٹے ہیں وہ نوفل کے۔

❀❀❀❀

(٣٦٠٨) عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ أَبِيْ وَدَاعَةَ قَالَ : جَاءَ الْعَبَّاسُ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَكَأَنَّهُ سَمِعَ شَيْئًا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ : ((مَنْ أَنَا))؟ فَقَالُوْا : أَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ السَّلَامُ، قَالَ : ((أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ. إِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ الْخَلْقَ فَجَعَلَنِيْ فِيْ خَيْرِهِمْ فِرْقَةً، ثُمَّ جَعَلَهُمْ فِرْقَتَيْنِ فَجَعَلَنِيْ فِيْ خَيْرِهِمْ فِرْقَةً، ثُمَّ جَعَلَهُمْ قَبَائِلَ فَجَعَلَنِيْ فِيْ خَيْرِهِمْ قَبِيْلَةً، ثُمَّ جَعَلَهُمْ بُيُوْتًا فَجَعَلَنِيْ فِيْ خَيْرِهِمْ بَيْتًا وَخَيْرِهِمْ نَفْسًا)) . (اسناده ضعيف) سلسلة الاحاديث الضعيفة (٣٠٧٣).

ترجمہ: روایت ہے مطلب بن وداعہ سے کہ عباس آئے رسول اللہ ﷺ کے پاس گویا وہ کچھ سن کر آئے تھے یعنی قریش وغیرہ سے

سو کھڑے ہوئے نبی ﷺ منبر پر اور فرمایا کہ میں کون ہوں لوگوں نے عرض کی آپ رسول ہیں اللہ کے سلام ہے آپ پر فرمایا آپ نے کہ میں محمد بیٹا ہوں عبداللہ کا وہ بیٹے ہیں عبدالمطلب کے اور اللہ نے ساری مخلوق کو پیدا کیا اور ان کے اچھے لوگوں میں سے مجھے پیدا کیا پھران کے دو گروہ کیے سو مجھے بہتر گروہ سے نکالا پھر ان کے کئی قبیلے کئے اور مجھے بہتر قبیلہ سے پیدا کیا پھران کے کئی گھر کئے اور مجھے بہتر گھر میں پیدا کیا اور بہتر ذات میں۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔اور روایت کی سفیان ثوری نے یزید بن ابی زیاد سے اس حدیث کی مانند جو اسماعیل بن ابی خالد سے مروی ہے اور انہوں نے یزید بن ابی زیاد سے روایت کی انہوں نے عبداللہ بن حارث سے انہوں نے عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے یعنی جو اوپر مذکور ہوئی۔

❀❀❀❀

(٣٦٠٩) عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ : قَالُوْا : یَارَسُوْلَ اللّٰهِ! مَتٰی وَجَبَتْ لَكَ النُّبُوَّةُ؟ قَالَ : ((**وَآدَمُ بَیْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ**)).(اسناده صحیح) سلسلة الاحادیث الصحیحة (١٨٥٦) تخریج المشكاة (٥٧٥٨).

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا پوچھا نبی ﷺ سے کہ کب واجب ہوئی آپ پر نبوت آپ نے فرمایا جب آدم کی جسد اور روح تیار ہو رہی تھی۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے۔

❀❀❀❀

(٣٦١٠) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((**أَنَا أَوَّلُ النَّاسِ خُرُوْجًا إِذَا بُعِثُوْا وَأَنَا خَطِیْبُهُمْ إِذَا وَفَدُوْا، وَأَنَا مُبَشِّرُهُمْ إِذَا أَیِسُوْا. لِوَاءُ الْحَمْدِ یَوْمَئِذٍ بِیَدِیْ، وَأَنَا أَكْرَمُ وَلَدِ اٰدَمَ عَلٰی رَبِّیْ وَلَا فَخْرَ**)). (اسناده ضعیف) تخریج المشكاة (٥٧٦٥).لیث راوی ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے میں سب سے پہلے نکلنے والا ہوں یعنی قبر سے اور میں خطیب ہوں ان کا جب وہ اللہ کی درگاہ میں حاضر ہوں گے اور میں خوشخبری سنانے والا ہوں ان کو جب وہ ناامید ہوں حمد الٰہی کا جھنڈا قیامت کے دن میں میرے ہاتھ میں ہوگا اور میں ساری اولاد آدم سے بہتر ہوں اللہ کے نزدیک اور کچھ فخر نہیں۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

❀❀❀❀

(٣٦١١) عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((**أَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ فَأُكْسَی الْحُلَّةَ مِنْ حُلَلِ الْجَنَّةِ ثُمَّ أَقُوْمُ عَنْ یَمِیْنِ الْعَرْشِ لَیْسَ أَحَدٌ مِنَ الْخَلَائِقِ یَقُوْمُ ذٰلِكَ الْمَقَامَ غَیْرِیْ**)).
(اسناده ضعیف) تخریج المشكاة (٥٧٦٦) ضعیف ترمذی (٤٨٢) ابی خالد مدلس و عنعن

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے میں پہلے ہوں ان میں کا جن کی قبر چیری جائے گی اور پہنایا جائے گا مجھے ایک جوڑا جنت کے جوڑوں سے پھر کھڑا ہوں گا میں عرش کے داہنی طرف کوئی وہاں کھڑا نہیں ہو سکے گا سوا میرے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(٣٦١٢) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((سَلُوا اللّٰهَ لِيَ الْوَسِيلَةَ)) قَالُوا: يَارَسُولَ اللّٰهِ! وَمَا الْوَسِيلَةُ؟ قَالَ: ((أَعْلَى دَرَجَةٍ فِي الْجَنَّةِ لَا يَنَالُهَا إِلَّا رَجُلٌ وَاحِدٌ أَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَنَا هُوَ)).

(اسناده صحيح) تخريج المشكاة (٥٧٦٧)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے مانگو اللہ تعالیٰ سے میرے لیے وسیلہ لوگوں نے عرض کی وسیلہ کیا چیز ہے آپؐ نے فرمایا ایک درجہ ہے جنت میں کہ نہ ملے گا وہ کسی کو مگر ایک شخص کو اور امید رکھتا ہوں کہ وہ میں ہی ہوں۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔ اور کعب جو اس کی سند میں ہیں وہ مشہور شخص نہیں اور ہم کسی کو نہیں جانتے کہ ان سے روایت کی ہو سوا لیث بن ابی سلیم کے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(٣٦١٣) عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَثَلِي فِي النَّبِيِّينَ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰى دَارًا فَأَحْسَنَهَا وَأَكْمَلَهَا وَأَجْمَلَهَا وَتَرَكَ مِنْهَا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ، فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوفُونَ بِالْبِنَاءِ وَيَعْجَبُونَ مِنْهُ، وَيَقُولُونَ: لَوْ تَمَّ مَوْضِعُ تِلْكَ اللَّبِنَةِ. وَأَنَا فِي النَّبِيِّينَ بِمَوْضِعِ تِلْكَ اللَّبِنَةِ)) وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ كُنْتُ إِمَامَ النَّبِيِّينَ وَخَطِيبَهُمْ وَصَاحِبَ شَفَاعَتِهِمْ غَيْرَ فَخْرٍ)).

(اسناده صحيح) تخريج فقه السيرة (١٤١) مشكاة المصابيح (٥٧٦٨) ظلال الجنة (٧٨٧).

ترجمہ: روایت ہے ابی بن کعبؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے میری مثال پیغمبروں میں ایسی ہے کہ جیسے کسی نے ایک محل بہت خوبصورت اور اچھا اور پورا بنایا اور اس میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی اور لوگ اس میں پھرتے تھے اور تعجب کرتے تھے یعنی اس کی خوبی کو دیکھ کر اور کہتے تھے کاش کہ یہ جگہ ایک اینٹ کی بھی پوری ہو جاتی پس میں پیغمبروں میں ایسا ہوں۔ اور اسی اسناد سے مروی ہے کہ آپؐ نے فرمایا جب قیامت کا دن ہوگا میں امام ہوں گا پیغمبروں کا اور خطیب اور صاحب شفاعت ان کا اور کچھ فخر نہیں دروازہ شفاعت اول میں ہی کھولوں گا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(٣٦١٤) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : ((إِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا يَقُوْلُ الْمُؤَذِّنُ ثُمَّ صَلُّوْا عَلَيَّ فَإِنَّهُ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلٰوةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا، ثُمَّ سَلُوْا لِيَ الْوَسِيْلَةَ فَإِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ لَا تَنْبَغِيْ إِلَّا لِعَبْدٍ مِنْ عِبَادِاللّٰهِ وَأَرْجُوْ أَنْ أَكُوْنَ أَنَا هُوَ، وَمَنْ سَأَلَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ حَلَّتْ عَلَيْهِ الشَّفَاعَةُ)). (اسناده صحيح) الارواء (٢٤٢) .التعليق علىٰ بداية السول (٢٠/٥٢)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے کہ سنا انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو کہ فرماتے تھے جب سنو تم اذان تو کہو جیسا مؤذن کہتا ہے پھر مجھ پر درود بھیجو اس لیے کہ جو مجھ پر درود بھیجتا ہے ایک بار اللہ اس پر دس بار رحمت نازل کرتا ہے پھر مانگو میرے لیے وسیلہ کہ وہ ایک درجہ ہے جنت میں کہ نہیں لائق اس کے مگر ایک بندہ اللہ کے بندوں سے اور میں امید رکھتا ہوں کہ وہ میں ہی ہوں اور جس نے میرے لیے وسیلہ مانگا اس کو میری شفاعت ہوگی یعنی قیامت میں۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور محمد نے کہا کہ عبدالرحمٰن بن جبیر قرشی ہیں اور وہ مصر کے رہنے والے ہیں اور عبدالرحمٰن جو پوتے نضیر کے وہ شامی ہیں۔

❀ ❀ ❀ ❀

(٣٦١٥) عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ اٰدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ، وَبِيَدِيْ لِوَاءُ الْحَمْدِ وَلَا فَخْرَ، وَمَا مِنْ نَبِيٍّ يَوْمَئِذٍ. اٰدَمُ فَمَنْ سِوَاهُ. إِلَّا تَحْتَ لِوَائِيْ، وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ وَلَا فَخْرَ)). وَفِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ.

(اسناده صحيح) تخريج شرح العقيدة الطحاوية (١٧٠) سلسلة الاحاديث الصحيحة (١٥٧١).

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید خدریؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے میں سردار ہوں اولاد آدم کا قیامت کے دن اور کچھ فخر نہیں اور میرے ہاتھ میں جھنڈا حمد الٰہی کا اور کچھ فخر نہیں اور کوئی نبی نہیں اس دن آدم ہو خواہ ان کے سوا مگر وہ میرے جھنڈے کے نیچے ہوگا اور پہلے میرے لیے زمین شق ہوگی اور کچھ فخر نہیں یعنی سب اظہار ہے اللہ کے فضل کا اور یہ بیان فخراً نہیں کہ اپنی بڑائی مقصود ہو اور اس حدیث میں ایک قصہ ہے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(٣٦١٦) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : جَلَسَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَنْتَظِرُوْنَهُ قَالَ : فَخَرَجَ حَتّٰى إِذَا دَنَا مِنْهُمْ سَمِعَهُمْ يَتَذَاكَرُوْنَ فَسَمِعَ حَدِيْثَهُمْ فَقَالَ بَعْضُهُمْ: عَجَبًا إِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ اتَّخَذَ مِنْ خَلْقِهٖ خَلِيْلًا، اتَّخَذَ إِبْرٰهِيْمَ خَلِيْلًا. وَقَالَ اٰخَرُ: مَاذَا بِأَعْجَبَ مِنْ كَلَامِ مُوْسٰى كَلَّمَهُ تَكْلِيْمًا. وَقَالَ اٰخَرُ: فَعِيْسٰى كَلِمَةُ اللّٰهِ وَرُوْحُهُ. وَقَالَ آخَرُ: اٰدَمُ اصْطَفَاهُ اللّٰهُ. فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ فَسَلَّمَ وَقَالَ: ((قَدْ

سَمِعْتُ كَلَامَكُمْ وَعَجَبَكُمْ. إِنَّ إِبْرٰهِيْمَ خَلِيْلُ اللّٰهِ وَهُوَ كَذٰلِكَ، وَمُوْسٰى نَجِيُّ اللّٰهِ وَهُوَ كَذٰلِكَ، وَعِيْسٰى رُوْحُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهُ وَهُوَ كَذٰلِكَ، وَاٰدَمُ اصْطَفَاهُ اللّٰهُ وَهُوَ كَذٰلِكَ أَلَا وَأَنَا حَبِيْبُ اللّٰهِ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا حَامِلُ لِوَاءِ الْحَمْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ، وَأَنَا أَوَّلُ شَافِعٍ وَأَوَّلُ مُشَفَّعٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ، وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ يُحَرِّكُ حِلَقَ الْجَنَّةِ فَيَفْتَحُ اللّٰهُ لِيْ فَيُدْخِلُنِيْهَا وَمَعِيَ فُقَرَاءُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا فَخْرَ، وَأَنَا أَكْرَمُ الْأَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ وَلَا فَخْرَ)).

(اسناده ضعيف) تخريج المشكاة (٥٧٦٢) (اس میں زمعہ بن صالح ضعیف ہے)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ چند اصحاب حضرت کے انتظار میں بیٹھے باتیں کر رہے تھے تو آپ نکلے اور ان کی باتیں سنیں سو کسی نے کہا تعجب ہے اللہ تعالیٰ نے ابراہیم کو اپنی مخلوق سے دوست بنالیا دوسرے نے کہا اللہ کا موسیٰ سے کلام کرنا اس سے عجیب تر ہے ایک نے کہا عیسیٰ صرف اللہ کے کلمہ کن سے پیدا ہو گئے اور روح ان کی اس کی طرف سے ہے اور کسی نے کہا آدم علیہ السلام کو اللہ نے پسندیدہ کیا تو آپ ان پر نکلے اور سلام کیا اور فرمایا کہ میں نے تمہاری باتیں سنیں اور تمہارا تعجب کرنا ابراہیم کی خلقت پر اور وہ ایسے ہی ہیں اور موسیٰ چنے ہوئے اللہ کے اور وہ ایسے ہی ہیں اور عیسیٰ کی روح اللہ کی طرف سے ہے اور اس کے کلمہ سے پیدا ہوئے اور وہ ایسے ہی ہیں اور آدم کو مقبول کرلیا اللہ نے اور وہ ایسے ہی ہیں یعنی جو درجات ان کے بیان ہوئے سب حق ہیں سلام اللہ علیہم اجمعین اور آگاہ ہو میں محبوب ہوں اللہ کا اور کچھ فخر نہیں اور میں اٹھانے والا ہوں حمد کے جھنڈے کو قیامت کے روز اور کچھ فخر نہیں اور میں پہلا شفاعت کرنے والا ہوں اور پہلا شفاعت قبول کیا گیا ہوں اور کچھ فخر نہیں اور میں پہلے جنت کی زنجیر درٹھوکوں گا اور کھولی جائے گی وہ میرے لیے اور داخل کرے گا مجھ کو اللہ اور میرے ساتھ فقراء مؤمنین ہوں گے اور کچھ فخر نہیں اور میں اگلوں پچھلوں سے بزرگ زیادہ ہوں اور کچھ فخر نہیں۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔

❁ ❁ ❁ ❁

(٣٦١٧) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ: مَكْتُوْبٌ فِي التَّوْرَاةِ صِفَةُ مُحَمَّدٍ، وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ يُدْفَنُ مَعَهُ. قَالَ: فَقَالَ أَبُوْمَوْدُوْدٍ: قَدْ بَقِيَ فِي الْبَيْتِ مَوْضِعُ قَبْرٍ. (اسناده ضعيف) تخريج المشكاة (٥٧٧٢)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن سلام سے کہ لکھا ہے تورات میں وصف محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اور یہ کہ عیسیٰ بن مریم ان کے ساتھ دفن ہوں گے۔ ابومودود نے کہا حجرہ مبارک میں ایک قبر کی جگہ باقی ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے کہا عثمان بن ضحاک نے اور معروف ضحاک بن عثمان مدینی ہیں۔

❁ ❁ ❁ ❁

(٣٦١٨) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : لَمَا كَانَ الْيَوْمُ الَّذِي دَخَلَ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمَدِينَةَ أَضَاءَ مِنْهَا كُلُّ شَيْءٍ، فَلَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الَّذِي مَاتَ فِيهِ أَظْلَمَ مِنْهَا كُلُّ شَيْءٍ، وَمَا نَفَضْنَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الْأَيْدِي وَإِنَّا لَفِي دَفْنِهِ حَتَّى أَنْكَرْنَا قُلُوبَنَا. (اسناده صحيح) المختصر (٣٢٩) تخريج مشكاة المصابيح (٥٩٦٢)

ترجمہ: روایت ہے انسؓ سے کہ جس دن رسول اللہ ﷺ مدینہ میں داخل ہوئے تھے سب چیز روشن ہوگئی تھی اور جس دن انتقال فرمایا ہر چیز تاریک ہوگئی اور ہم نے ابھی ہاتھوں سے خاک نہ جھاڑی تھی اور دفن میں مشغول تھے آپؐ کے کہ بدل گئے دل ہمارے یعنی وہ نورِ ایمان نہ رہے جو آپ ﷺ کی حیات میں تھے۔

فائدہ: یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے۔

مترجم: سوچنا چاہیے کہ جب ایسا جلدی انوار قلوب میں تغیر آ گیا تو اب کہ ہجرت قدسیہ سے چودہ سو چھ برس گزر گئے کیا کچھ فرق عظیم الشان آ گیا ہوگا۔

❀❀❀❀

٢۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي مِيلَادِ النَّبِيِّ ﷺ

نبی ﷺ کی پیدائش کے بیان میں

(٣٦١٩) عَنْ قَيْسِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ: وُلِدْتُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَامَ الْفِيلِ۔ قَالَ : وَسَأَلَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ قُبَاثَ بْنَ أَشْيَمَ أَخَابَنِي يَعْمَرَ بْنِ لَيْثٍ۔ أَأَنْتَ أَكْبَرُ أَمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ؟ فَقَالَ : رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَكْبَرُ مِنِّي وَأَنَا أَقْدَمُ مِنْهُ فِي الْمِيلَادِ، قَالَ : وَرَأَيْتُ خَذْقَ الطَّيْرِ أَخْضَرَ مُحِيلًا. (ضعيف الاسناد)

ترجمہ: روایت ہے قیس بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ پیدا ہوا میں اور رسول اللہ ﷺ جس سال ہاتھی کعبہ کو ڈھانے کو آئے تھے ابرہہ کے بھیجے ہوئے اور کہا کہ پوچھا عثمان بن عفان نے قباث بن اشیم سے جو قبیلہ بنی یعمر بن لیث سے تھے کہ تم بڑے ہو یا رسول اللہ ﷺ تو انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ مجھ سے بڑے ہیں اور پیدا ہونے میں میں ان سے پہلے ہوں اور میں نے دیکھی ہے بیٹ ان چڑیوں سبز کی یعنی جنہوں نے ابرہہ کے ہاتھیوں کو مارا تھا کہ رنگ اس کا بدل گیا تھا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر محمد بن اسحاق کی روایت سے۔

مترجم: قباثؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ مجھ سے بڑے ہیں اور پھر اپنی عمر ولادت ان سے پہلے بیان کی اور یہ کمال ادب تھا ان کا رسول معصوم ﷺ کی خدمت مبارک میں کہ اتنا بھی کہنا گوارا نہ کیا کہ میں ان سے بڑا ہوں سبحان اللہ یہ آداب تھے رسول اللہ ﷺ کے اصحاب کرام کے قلوب زکیہ اور طبائع سلیمہ میں بخلاف اخوان زمان کے کہ ان پر جب کوئی امر ونہی آپ کی پیش کی جاتی ہیں اور ان کے مذاہب محدثہ اور مشارب مبتدعہ کے خلاف ہوتی ہے تو کیا کیا سوء ادب کا اظہار کرتے ہیں کوئی کہتا ہے حدیث پر عمل کس سے

ہوسکتا ہے اوراس میں یہ مطلب نکلا کہ آپ محالات کا حکم فرماتے ہیں کوئی کہتا ہے حدیث کون سمجھ سکتا ہے اس کا یہ مطلب ہوا کہ آپ کی باتیں خلاف عقل ہوتی ہیں کوئی کہتا ہے حدیث پر چلنا سخت دشوار اور مشکل ہے اوراس کا یہ مطلب کہ آپ نے ہم کو سخت مشکل میں ڈالا۔ کوئی کہتا ہے یہ حدیث ہمارے امام نے نہیں لی ہم اس پر کیونکر عمل کریں اس کا یہ مطلب کہ آپ کے قول کا اعتبار نہیں اوراس پر عمل جائز نہیں جب تک امام حکم نہ دیں غرض ایسی ہی خرافاتیں بکتے ہیں اور محدثین متبعین کی طرف تعجب سے تکتے ہیں اور ہرگز آنحضرتؐ کے آداب وتعظیم پر نظر نہیں کرتے۔

❀❀❀❀

٣۔ بَابٌ : مَا جَاءَ فِي بَدْءِ نُبُوَّةِ النَّبِيِّ ﷺ

ابتدائے نبوت کے بیان میں

(٣٦٢٠) عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ : خَرَجَ أَبُو طَالِبٍ إِلَى الشَّامِ وَخَرَجَ مَعَهُ النَّبِيُّ ﷺ فِي أَشْيَاخٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَلَمَّا أَشْرَفُوا عَلَى الرَّاهِبِ هَبَطُوا فَحَلُّوا رِحَالَهُمْ فَخَرَجَ إِلَيْهِمُ الرَّاهِبُ وَكَانُوا قَبْلَ ذٰلِكَ يَمُرُّوْنَ بِهِ فَلَايَخْرُجُ إِلَيْهِمْ وَلَا يَلْتَفِتُ، قَالَ فَهُمْ يَحُلُّوْنَ رِحَالَهُمْ فَجَعَلَ يَتَخَلَّلُهُمُ الرَّاهِبُ حَتّٰى جَاءَ فَأَخَذَ بِيَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ : هٰذَا سَيِّدُالْعَالَمِيْنَ، هٰذَا رَسُوْلُ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، يَبْعَثُهُ اللّٰهُ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ. فَقَالَ لَهُ أَشْيَاخٌ مِنْ قُرَيْشٍ مَا عِلْمُكَ؟ فَقَالَ : أَنَّكُمْ حِيْنَ أَشْرَفْتُمْ مِنَ الْعَقَبَةِ لَمْ يَبْقَ حَجَرٌ وَلَا شَجَرٌ إِلَّا خَرَّ سَاجِدً، وَلَايَسْجُدَانِ إِلَّا لِنَبِيٍّ وَإِنِّي أَعْرِفُهُ بِخَاتَمِ النُّبُوَّةِ أَسْفَلَ مِنْ غُضْرُوْفِ كَتِفِهِ مِثْلَ التُّفَّاحَةِ ثُمَّ رَجَعَ فَصَنَعَ لَهُمْ طَعَامًا فَلَمَّا أَتَاهُمْ بِهِ وَكَانَ هُوَ فِي رَعِيَةِ الْإِبِلِ فَقَالَ : أَرْسِلُوْا إِلَيْهِ فَأَقْبَلَ وَعَلَيْهِ غَمَامَةٌ تُظِلُّهُ فَلَمَّا دَنَا مِنَ الْقَوْمِ وَجَدَهُمْ قَدْ سَبَقُوْهُ إِلَى فَيْءِ الشَّجَرَةِ فَلَمَّا جَلَسَ مَالَ فَيْءُ الشَّجَرَةِ عَلَيْهِ فَقَالَ انْظُرُوْا إِلَى فَيْءِ الشَّجَرَةِ مَالَ عَلَيْهِ، قَالَ : فَبَيْنَمَا هُوَ قَائِمٌ عَلَيْهِمْ وَهُوَ يُنَاشِدُهُمْ أَنْ لَّا يَذْهَبُوْا بِهِ إِلَى الرُّوْمِ فَإِنَّ الرُّوْمَ إِنْ رَأَوْهُ عَرَفُوْهُ بِالصِّفَةِ فَيَقْتُلُوْنَهُ، فَالْتَفَتَ فَإِذَا بِسَبْعَةٍ قَدْ أَقْبَلُوْا مِنَ الرُّوْمِ فَاسْتَقْبَلَهُمْ فَقَالَ : مَا جَاءَبِكُمْ؟ قَالُوْا جِئْنَا إِنَّ هٰذَا النَّبِيَّ خَارِجٌ فِي هٰذَا الشَّهْرِ فَلَمْ يَبْقَ طَرِيْقٌ إِلَّا بُعِثَ إِلَيْهِ بِأُنَاسٍ وَإِنَّا قَدْ أُخْبِرْنَا خَبَرَهُ، بُعِثْنَا إِلَى طَرِيْقِكَ هٰذَا، فَقَالَ : هَلْ خَلْفَكُمْ أَحَدٌ هُوَخَيْرٌ مِنْكُمْ؟ قَالُوْا إِنَّمَا أُخْبِرْنَا خَبَرَهُ بِطَرِيْقِكَ هٰذَا. قَالَ : أَفَرَأَيْتُمْ أَمْرًا أَرَادَ اللّٰهُ أَنْ يَّقْضِيَهُ هَلْ يَسْتَطِيْعُ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ رَدَّهُ؟ قَالُوْا : لَا، قَالَ : فَبَايَعُوْهُ وَأَقَامُوْا مَعَهُ، قَالَ : أَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ أَيُّكُمْ وَلِيُّهُ؟ قَالُوْا : أَبُوطَالِبٍ فَلَمْ يَزَلْ يُنَاشِدُهُ حَتّٰى رَدَّهُ أَبُوطَالِبٍ وَبَعَثَ مَعَهُ أَبُوبَكْرٍ بِلَالًا وَزَوَّدَهُ الرَّاهِبُ مِنَ الْكَعْكِ وَالزَّيْتِ)). (صحيح) فقه السيرة، دفاع عن الحديث النبوى (٦٢۔ ٧٢۔ المشكاة : ٥٩١٨۔ لكن ذكر بلال رضی اللہ عنہ فيه منكر، كما قيل .

ترجمہ: روایت ہے ابوموسیٰ اشعریؓ سے کہا انہوں نے کہ نکلے ابوطالب شام کی طرف یعنی تجارت کو اور نکلے نبی ﷺ بھی ان کے ساتھ اور بوڑھے لوگ بھی قریش کے پھر جب پہنچے بحیرا راہب کے پاس وہ اپنے صومعہ سے اترا اور ان لوگوں نے اپنے کجاوے اونٹوں سے اتارے سو وہ راہب ان کے پاس آیا اور ہمیشہ یہ جب وہاں جاتے تھے تو وہ کبھی ان کے پاس نہ آتا تھا اور ان کی طرف التفات نہ کرتا تھا سو وہ اپنے کجاوے اتار رہے تھے کہ راہب ان کے درمیان میں گھس آیا اور رسول اللہ ﷺ کا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا یہ سردار ہے سب جہاں کے لوگوں کا یہ رسولؐ ہے رب العالمین کا بھیجے گا اللہ اس کو سارے جہان کے لوگوں پر رحمت کے لیے سو بوڑھے قریش کے لوگوں نے کہا کہ تو کیا جانے اس نے کہا کہ جب تم اترے اس ٹیلے سے تو کوئی درخت اور پتھر باقی نہ رہا مگر گر پڑا سجدہ میں اور یہ دونوں سجدہ نہیں کرتے مگر نبی کو اور میں پہچانتا ہوں اس کو مہر نبوت سے جو ایک غدہ ہے شانہ پر مثل سیب کے پھر صومعہ میں گیا اور تیار کیا ان کے لیے کھانا پھر جب ان کے پاس لایا اس وقت آپ اونٹ چرانے گئے تھے پھر راہب نے کہا کہ کسی کو بھیجو ان کو بلاؤ تو آئے آپ اور ان پر بدلی سایہ کئے ہوئے تھی پھر جب ان کے پاس آئے تو لوگ درخت کے سایہ میں بیٹھے ہوئے تھے پھر جب آپؐ بیٹھے تو سایہ اس کا آپؐ پر جھک گیا سو راہب نے کہا کہ دیکھو درخت کا سایہ آپ پر جھک گیا۔ کہا راوی نے پھر وہ ان کے پاس کھڑا ان کو قسم دے کر کہہ رہا تھا کہ ان کو روم نہ لے جاؤ اس لیے کہ روم کے لوگ آ کر ان کو دیکھیں گے پہچان لیں گے ان کے اوصاف سے اور قتل کر ڈالیں گے پھر متوجہ ہوا تو دیکھا تو سات (۷) آدمی تھے کہ آئے تھے وہ روم سے سو متوجہ ہوا ان کی طرف اور ان سے پوچھا کہ تم کیوں آئے ہو؟ انہوں نے کہا ہم اس نبیؐ کے لیے آئے ہیں جو اس شہر سے آنے والا ہے اور ہر راہ پر کچھ کچھ لوگ بھیجے گئے ہیں اور جب ہم کو تمہاری طرف کی خبر لگی تو ہم تمہاری راہ پر بھیجے گئے اس نے کہا بھلا دیکھو تو جس کام کا اللہ ارادہ کرے اس کو کوئی پھیر سکتا ہے انہوں نے کہا نہیں اس نے کہا پھر بیعت کرو یعنی اس نبیؐ سے اور اس کی رفاقت میں رہو پھر وہ ان کی طرف مخاطب ہوا یعنی اہل مکہ کی طرف اور کہا کون ان کی خدمت کرتا ہے لوگوں نے کہا ابوطالب پس وہ ان کو قسم دیتا رہا یہاں تک کہ پھر آنحضرت ﷺ کو ابوطالب نے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ساتھ کر دیا آپؐ کے بلال رضی اللہ عنہ کو اور توشہ دیا ان کو راہب نے کعک اور زیت سے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے۔

مترجم: اس حدیث میں محدثین کو بہت کلام ہے۔ چنانچہ بعض نے اس کو ضعیف کہا ہے اور بعض نے باطل اس لیے کہ بلال رضی اللہ عنہ تو اس وقت تک پیدا بھی نہ ہوئے تھے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ سے بھی چھوٹے تھے کہ وہ آپ سے دو برس چھوٹے ہیں اور حافظ ابن حجرؒ نے اصابہ میں کہا ہے کہ رجال تو ثقات ہیں اور اس میں انکار کی کوئی وجہ نہیں سوا اس کے یعنی بلال رضی اللہ عنہ کی معیت کے اور احتمال ہے کہ یہ کسی راوی کا ادراج ہو غرض باقی حدیث معتبر ہے کذا فی اللمعات۔

٤۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي مَبْعَثِ النَّبِيِّ ﷺ وَابْنُ كَمْ كَانَ حِينَ بُعِثَ

نبی ﷺ کی بعثت کے بیان میں اور آپ کی عمر اس وقت کتنی تھی

(٣٦٢١) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : أُنْزِلَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ ابْنُ أَرْبَعِينَ فَأَقَامَ بِمَكَّةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرًا وَتُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ . (اسناده صحيح) مختصر الشمائل (٣١٧) .

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ ﷺ پر وحی اتری جب وہ چالیس برس کے تھے پھر مکہ میں تیرہ برس رہے اور مدینہ میں دس برس اور وفات ہوئی آپ کی جب تریسٹھ برس کے تھے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(٣٦٢٢) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : قُبِضَ النَّبِيُّ ﷺ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَسِتِّينَ سَنَةً. (شاذ) [المصدر قبل السابق]

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ آپ کی وفات ہوئی جب پینسٹھ برس کے تھے۔

فائدہ : ایسی ہی روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے اور روایت کی ان سے محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ نے اسی کی مثل۔

❀ ❀ ❀ ❀

(٣٦٢٣) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُولُ : لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِالطَّوِيلِ الْبَائِنِ وَلَا بِالْقَصِيرِ [الْمُتَرَدِّدِ]، وَلَا بِالْأَبْيَضِ الْأَمْهَقِ وَلَا بِالْآدَمِ وَلَيْسَ بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ وَلَا بِالسَّبِطِ، بَعَثَهُ اللّٰهُ عَلَى رَأْسِ أَرْبَعِينَ سنةً فَأَقَامَ بِمَكَّةَ عَشْرَسِنِينَ، وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرًا سِنِينَ، وَتَوَفَّاهُ اللّٰهُ عَلَى رَأْسِ سِتِّينَ سَنَةً وَلَيْسَ فِي رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ عِشْرُونَ شَعْرَةً بَيْضَاءَ . (صحيح) مختصر الشمائل رقم (١)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ بہت دراز قد نہ تھے اور نہ بہت کوتاہ اور رنگ آپ کا نہایت سفید نہ تھا اور نہ بالکل گندم گوں اور بال آپ کے سر کے نہ بہت ژولیدہ تھے نہ بالکل سیدھے' مبعوث کیا اللہ تعالیٰ نے ان کو جب چالیس برس کے تھے اور مکہ میں دس برس رہے اور مدینہ میں دس اور وفات پائی تریسٹھ برس کی عمر میں اور بیس بال سفید نہ تھے آپ کے سر میں اور ریش میں یعنی اس سے کم تھے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

٥۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي آيَاتِ نُبُوَّةِ النَّبِيِّ ﷺ وَمَا قَدْ خَصَّهُ اللّٰهُ بِهٖ

نبی ﷺ کے معجزات اور خصوصیات کے بیان میں

(٣٦٢٤) عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِنَّ بِمَكَّةَ حَجَرًا كَانَ يُسَلِّمُ عَلَيَّ لَيَالِيَ بُعِثْتُ إِنِّي لَأَعْرِفُهُ الْآنَ)). (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ مکہ میں ایک پتھر ہے کہ وہ مجھ پر سلام کرتا تھا جن راتوں میں معبوث ہوا تھا کہ میں اسے اب بھی پہچانتا ہوں۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(٣٦٢٥) عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ : كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ نَتَدَاوَلُ مِنْ قَصْعَةٍ مِنْ غُدْوَةٍ حَتَّى اللَّيْلِ تَقُوْمُ عَشَرَةٌ وَيَقْعُدُ عَشَرَةٌ، قُلْنَا فَمَا كَانَتْ تُمَدُّ؟ قَالَ : مِنْ أَيِّ شَيْءٍ تَعْجَبُ مَا كَانَتْ تُمَدُّ إِلَّا مِنْ هٰهُنَا وَأَشَارَ بِيَدِهٖ إِلَى السَّمَاءِ . (اسناده صحيح) تخريج مشكاة المصابيح (٥٩٢٨)

ترجمہ: روایت ہے سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ ہم نبی ﷺ کے ساتھ کھاتے رہے ایک کونڈی سے صبح سے رات تک کہ دس آدمی بیٹھتے تھے اور دس اٹھتے تھے ہم نے کہا سمرہ رضی اللہ عنہ سے کہ پھر اس کونڈی میں کچھ بڑھایا نہ جاتا تھا انہوں نے کہا تم کو تعجب کیوں آتا ہے اس میں کہیں سے بڑھایا نہ جاتا تھا مگر وہاں سے اور اشارہ کیا ہاتھ سے آسمان کی طرف یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کی امداد ہوتی تھی اس سے معلوم ہوا کہ خدائے رزق آسمانوں پر ہے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابوالعلاء کا نام یزید بن عبداللہ بن الشخیر ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

٦۔ باب: في قول علي في استقبال كل جبل و شجر النبي ﷺ بالتسليم

ہر پہاڑ اور درخت کے نبی ﷺ کا سلام کے ساتھ استقبال کرنے کے بارے میں علی رضی اللہ عنہ کا قول

(٣٦٢٦) عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ قَالَ : كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَخَرَجْنَا فِيْ بَعْضِ نَوَاحِيْهَا فَمَا اسْتَقْبَلَهُ جَبَلٌ وَلَا شَجَرٌ إِلَّا وَهُوَ يَقُوْلُ : اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ . (اسناده ضعيف) تخريج المشكاة (٥٩١٩۔ التحقيق الثاني)

ترجمہ: روایت ہے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے کہ ہم نبی ﷺ کے ساتھ بعض نواحی مکہ میں نکلے تو جو پہاڑ اور درخت سامنے آیا اس نے کہا سلام ہے تم پر اے رسول اللہ کے۔ (ولید بن ابی ثور اور عباد بن ابی یزید مجھول ہے۔)

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔اور روایت کی کئی لوگوں نے ولید بن ابی ثور سے اور کہا انہوں نے کہ روایت ہے عباد بن ابی یزید سے انہیں میں ہیں فروہ کہ جن کی کنیت ابوالمغراء ہے۔

❀❀❀❀

باب

(٣٦٢٧) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ خَطَبَ إِلَى لِزْقِ جِذْعٍ وَاتَّخَذُوْا لَهُ مِنْبَرًا فَخَطَبَ عَلَيْهِ فَحَنَّ الْجِذْعُ حَنِيْنَ النَّاقَةِ. فَنَزَلَ النَّبِيُّ فَمَسَّهُ فَسَكَتَ . (اسناده صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (٢١٧٤)

ترجمہ: روایت ہے انسؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ خطبہ پڑھتے تھے ایک کھجور کے تنے سے تکیہ لگا کر پھر جب آپؐ کے لیے منبر تیار کیا گیا اور آپؐ نے اس پر خطبہ پڑھا وہ تنا رونے لگا جیسے اونٹنی روتی ہے پھر اترے نبی ﷺ اور اس کو چھوا وہ چپ ہو رہا۔

فائدہ : اس باب میں ابی جابر ابن عمر سہل بن سعد ابن عباس رضی اللہ عنہما اور ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے۔اور یہ حدیث انس رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے۔

مترجم: یہ ستون چونکہ ذکر الٰہی سے مست و سرشار تھا اور ہمیشہ لذت یاد الٰہی سے شاد و فرحاں تھا جب منبر تیار ہوا وہ درد ہجراں اور فراق سے رونے لگا جب آپ کی جدائی سے چوب خشک کا یہ حال ہو تو انسان ان کی جدائی کا درد نہ پائے کیا معنی اور یقین جانو کہ تلطخ بہ محدثات امور و تعلق بہ بدعات بے نور آپ کی جدائی کا سبب ہیں کہ آپؐ ان سے نفور ہیں سو جو مؤمن ان چیزوں سے نفرت نہ کرے وہ چوب خشک سے بدتر ہے۔

❀❀❀❀

(٣٦٢٨) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: بِمَ أَعْرِفُ إِنَّكَ نَبِيٌّ؟ قَالَ: ((إِنْ دَعَوْتُ هٰذَا الْعِذْقَ مِنْ هٰذِهِ النَّخْلَةِ تَشْهَدُ أَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ؟)) فَدَعَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَجَعَلَ يَنْزِلُ مِنَ النَّخْلَةِ حَتّٰى سَقَطَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ قَالَ: ((ارْجِعْ)) فَعَادَ فَأَسْلَمَ الْأَعْرَابِيُّ. (اسناده صحيح) دون قوله: "فاسلم الاعرابى" تخريج المشكاة (٥٩٢٦ ـ التحقيق الثانى) سلسلة الاحاديث الصحيحة (٣٣١٥)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ ایک اعرابی آیا اور اس نے کہا کیونکر جانوں میں کہ آپؐ نبی ہیں آپؐ نے فرمایا اگر میں بلا دوں اس شاخ کو کھجور کی اور وہ گواہی دے کہ میں رسول ہوں تب تو جانے گا پھر بلایا آپؐ نے اور وہ کھجور سے اتر کر نبی ﷺ کے آگے گر پڑی اور پھر فرمایا کہ لوٹ جا وہ چلی گئی پس وہ اسلام لایا۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(٣٦٢٩) عَنْ أَبِي زَيْدِ بْنِ اَخْطَبَ قَالَ: مَسَحَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَدَهُ عَلَى وَجْهِي وَدَعَا لِي. قَالَ عَزْرَةُ: إِنَّهُ عَاشَ مِائَةً وَعِشْرِينَ سَنَةً وَلَيْسَ فِي رَأْسِهِ إِلَّا شُعَيْرَاتٌ بِيضٌ. (اسناده صحيح) التعليقات الحسان (٧١٢٨)

ترجمہ: روایت ہے ابوزیدؓ سے کہ ہاتھ پھیرا رسول اللہ ﷺ نے میرے منہ پر اور دعا کی میرے لیے۔ عزرہ نے کہا جو راوی حدیث ہیں کہ ابوزید ایک سو بیس برس تک زندہ رہے اور ان کے سر کے کئی ایک بال سے زیادہ سفید نہ تھے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ابوزید کا نام عمرو بن اخطب ہے۔

❀❀❀❀

(٣٦٣٠) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُولُ: قَالَ أَبُوطَلْحَةَ لِأُمِّ سُلَيْمٍ: لَقَدْ سَمِعْتُ صَوْتَ رَسُولِ اللهِ ﷺ: ضَعِيفًا أَعْرِفُ فِيهِ الْجُوعَ فَهَلْ عِنْدَكِ مِنْ شَيْءٍ؟ فَقَالَتْ: نَعَمْ فَأَخْرَجَتْ أَقْرَاصًا مِنْ شَعِيرٍ ثُمَّ أَخْرَجَتْ خِمَارًا لَهَا فَلَفَّتِ الْخُبْزَ بِبَعْضِهِ ثُمَّ دَسَّتْهُ فِي يَدِي وَرَدَّتْنِي بِبَعْضِهِ ثُمَّ أَرْسَلَتْنِي إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ، قَالَ: فَذَهَبْتُ بِهِ إِلَيْهِ فَوَجَدْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ النَّاسُ، قَالَ: فَقُمْتُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((أَرْسَلَكَ أَبُوطَلْحَةَ))؟ فَقُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: ((بِطَعَامٍ)) فَقُلْتُ: نَعَمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: لِمَنْ مَعَهُ: ((قُومُوا))، قَالَ: فَانْطَلَقُوا، فَانْطَلَقْتُ بَيْنَ اَيْدِيهِمْ حَتَّى جِئْتُ أَبَا طَلْحَةَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ. يَا أُمَّ سُلَيْمٍ! قَدْ جَاءَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِالنَّاسِ وَلَيْسَ عِنْدَنَا مَا نُطْعِمُهُمْ، قَالَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ. اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: فَانْطَلَقَ أَبُوطَلْحَةَ حَتَّى لَقِيَ رَسُولَ اللهِ ﷺ، فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَبُو طَلْحَةَ مَعَهُ حَتَّى دَخَلَا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((هَلُمِّي يَا أُمَّ سُلَيْمٍ! مَا عِنْدَكِ)) فَأَتَتْ بِذَلِكَ الْخُبْزِ فَأَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَفُتَّ وَعَصَرَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ بِعُكَّةٍ لَهَا فَأَدَمَتْهُ ثُمَّ قَالَ فِيهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَقُولَ، ثُمَّ قَالَ: ((ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ))، فَأَذِنَ لَهُمْ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا، ثُمَّ قَالَ: ((ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ)) فَأَذِنَ لَهُمْ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا. ثُمَّ قَالَ: ((ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ)) فَأَذِنَ لَهُمْ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا. فَأَكَلَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ وَشَبِعُوا، وَالْقَوْمُ سَبْعُونَ أَوْ ثَمَانُونَ رَجُلًا. (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے تھے کہ ابوطلحہؓ نے کہا ام سلیمؓ سے کہ میں نے سنی آواز رسول اللہ ﷺ کی ضعیف اور معلوم ہوتی ہے ان کو بھوک سو کچھ تمہارے پاس ہے انہوں نے کہا ہاں نکالی گئی روٹیاں جو کی پھر اوڑھنی میں لپیٹ کر میرے ہاتھ میں چھپا دیں اور کچھ اوڑھنی مجھے اوڑھا بھی دی پھر بھیجا مجھے رسول اللہ ﷺ کے پاس اور میں جب ان کے پاس گیا ان کو مسجد میں بہت لوگوں کے ساتھ بیٹھا پایا پھر میں ان کے پاس کھڑا ہوا اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا تجھے ابوطلحہؓ نے بھیجا ہے میں نے کہا ہاں فرمایا کھانا لے کر' میں نے عرض کی ہاں' آپؐ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا اٹھو پھر چلے اور میں

ان کے آگے تھا پھر جب ابوطلحہؓ کے پاس آیا میں اور میں نے ان کو خبر دی ابوطلحہؓ نے کہا اے ام سلیم رسول اللہ ﷺ لوگوں کے ساتھ تشریف لائے اور ہمارے پاس کچھ موجود نہیں کہ ان کو کھلائیں ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا اللہ اور رسول اس کا خوب جانتا ہے، سو ابوطلحہؓ چلے یہاں تک کہ ملے رسول اللہ ﷺ سے تو آئے رسول اللہ ﷺ اور ابوطلحہ ان کے ساتھ تھے یہاں تک کہ اندر آئے تو فرمایا رسول اللہ ﷺ اے ام سلیم! لاؤ جو تمہارے پاس ہے تو وہی روٹیاں آپؐ کے آگے لائیں اور حکم کیا رسول اللہ ﷺ نے کہ وہ توڑی گئیں اور اوندھادی اس پر ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کپی گھی کی اور چکنا کر دیا اس کو پھر پڑھا اس پر رسول اللہ ﷺ نے جو اللہ نے چاہا پھر فرمایا بلاؤ دس شخصوں کو سو بلایا اور وہ کھا کر سیر ہو گئے اور چلے گئے پھر فرمایا بلاؤ دس کو پھر وہ کھا کر سیر ہو کر چلے گئے پھر فرمایا بلاؤ دس کو اور وہ بھی کھا کر سیر ہو کر چلے گئے غرض سارے لوگ کھا کر سیر ہو گئے اور سب لوگ ستر یا اسی تھے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❁❁❁❁

(٣٦٣١) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَحَانَتْ صَلٰوةُ الْعَصْرِ وَالْتَمَسَ النَّاسُ الْوُضُوءَ فَلَمْ يَجِدُوا فَأُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِوَضُوءٍ فَوَضَعَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَدَهُ فِي ذٰلِكَ الْإِنَاءِ وَأَمَرَ النَّاسَ أَنْ يَتَوَضَّأُوا مِنْهُ قَالَ : فَرَأَيْتُ الْمَاءَ يَنْبُعُ مِنْ تَحْتِ أَصَابِعِهِ فَتَوَضَّأَ النَّاسُ حَتّٰى تَوَضَّأُوا مِنْ عِنْدِ آخِرِهِمْ .

(اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے دیکھا میں نے رسول اللہ ﷺ کو کہ نماز عصر کا وقت آچکا تھا اور لوگوں نے وضو کا پانی ڈھونڈھا اور نہ پایا سو لائے رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک وضو کا پانی اور آپؐ نے اس برتن میں ہاتھ رکھ کر اور لوگوں کو فرمایا کہ وضو کریں پھر میں نے دیکھا کہ آپ کی انگلیوں سے پانی جوش مارتا تھا اور لوگ وضو کرتے تھے یہاں تک کہ جو ان کے آخر میں تھا اس نے بھی وضو کر لیا۔

فائدہ : اس باب میں عمران بن حصین ابن مسعود اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے، حدیث انس رضی اللہ عنہ کی حسن صحیح ہے۔

❁❁❁❁

(٣٦٣٢) عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ : أَوَّلُ مَا ابْتُدِىءَ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِنَ النُّبُوَّةِ حِيْنَ أَرَادَاللّٰهُ كَرَامَتَهُ وَرَحْمَةَ الْعِبَادِ بِهِ أَنْ لَا يَرٰى شَيْئًا إِلَّا جَاءَتْ كَفَلَقِ الصُّبْحِ، فَمَكَثَ عَلٰى ذٰلِكَ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَمْكُثَ وَحُبِّبَ إِلَيْهِ الْخَلْوَةُ فَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يَخْلُوَ . (حسن صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ ابتدائے نبوت میں رسول اللہ ﷺ کی جب اللہ تعالیٰ نے بزرگی اور رحمت

اپنے بندوں کی ان سے چاہی تو یہ ہوا کہ وہ جو خواب دیکھتے تھے اس کی تعبیر صبح روشن کی طرح ظاہر ہو جاتی تھی پھر آپ کا یہی حال رہا جب تک اللہ نے چاہا اور ان دنوں آپ کو خلوت ایسی بھاتی تھی کہ کوئی شے ایسی پیاری نہ تھی۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

❀❀❀❀

(٣٦٣٣) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ : إِنَّكُمْ تَعُدُّوْنَ الْآيَاتِ عَذَابًا وَإِنَّا كُنَّا نَعُدُّهَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بَرَكَةً، لَقَدْ كُنَّا نَأْكُلُ الطَّعَامَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَنَحْنُ نَسْمَعُ تَسْبِيْحَ الطَّعَامِ. قَالَ : وَأُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِإِنَاءٍ فَوَضَعَ يَدَهُ فِيْهِ فَجَعَلَ الْمَاءُ يَنْبَعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((حَيَّ عَلَى الْوَضُوْءِ الْمُبَارَكِ وَالْبَرَكَةُ مِنَ السَّمَاءِ)) حَتّٰى تَوَضَّأْنَا كُلُّنَا . (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے کہا تم قدرت کی نشانیوں کو عذاب جانتے ہو اور ہم ان کو رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں برکت جانتے تھے اور ہم کھانا کھاتے تھے نبی ﷺ کے ساتھ اور تسبیح سنتے تھے اور لائے حضرتؐ کے پاس ایک برتن اور اس میں آپؐ نے ہاتھ رکھ دیا پھر پانی آپ کی انگلیوں کے درمیان سے بہنے لگا اور آپ نے فرمایا آؤ وضو مبارک پر اور برکت آسمان سے ہے یعنی اللہ کی طرف سے کہ وہ آسمانوں پر عرش پر ہے یہاں تک کہ ہم سب نے وضو کر لیا۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

٧۔ بَابُ : مَا جَاءَ كَيْفَ يَنْزِلُ الْوَحْيُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ

نزول وحی کی کیفیت کے بیان میں

(٣٦٣٤) عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ الْحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ كَيْفَ يَأْتِيْكَ الْوَحْيُ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((**أَحْيَانًا يَأْتِيْنِيْ مِثْلَ صَلْصَلَةِ الْجَرَسِ وَهُوَ أَشَدُّهُ عَلَيَّ، وَأَحْيَانًا يَتَمَثَّلُ لِيَ الْمَلَكُ رَجُلًا فَيُكَلِّمُنِيْ فَأَعِيْ مَا يَقُوْلُ**)). قَالَتْ عَائِشَةُ فَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَنْزِلُ عَلَيْهِ الْوَحْيُ فِي الْيَوْمِ الشَّدِيْدِ الْبَرْدِ فَيَفْصِمُ عَنْهُ وَإِنَّ جَبِيْنَهُ لَيَتَفَصَّدُ عَرَقًا. (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ حارث بن ہشام نے نبی ﷺ سے پوچھا کہ آپؐ پر وحی کیونکر آتی ہے؟ آپؐ نے فرمایا کبھی سنائی دیتی ہے مجھے گھنٹی کی سی جھنجھناہٹ اور وہ سخت ہوتی ہے اور کبھی فرشتہ میرے آگے آدمی کی صورت بن کر آتا ہے اور مجھ سے کلام کرتا ہے کہ میں اسے یاد کر لیتا ہوں ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے آپ کو دیکھا کہ سخت سردی میں جب وحی اترتی اور تمام ہو جاتی تو ان کے ماتھے پر پسینہ آ جاتا تھا یعنی بسبب شدت کے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: حارث بن ہشام مخزومی ہیں ابو جہل کے بھائی اور رفیق اور فتح مکہ کے دن ایمان لائے ہیں اور فضلائے صحابہؓ سے ہیں اور فتوح شام میں شہید ہوئے۔ پندرھویں سال ہجرت کے اور احتمال ہے کہ انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا کے آگے حضرتؐ سے یہ سوال کیا ہو یا ان کو خبر دی ہو اور اس صورت میں یہ مرسل ہے صحابی کی مگر حکم موصول میں ہے جمہور کے نزدیک اس لیے کہ عقل اور قیاس کو اس میں دخل نہیں۔ قولہ: آپؐ پر کیونکر وحی آتی ہے یعنی نفس وحی سے سوال کیا یا اس کے اوصاف سے اور بہر حال مراد یہ ہے کہ وحی لے کر فرشتہ کیونکر آتا ہے اور دو قسمیں وحی کی فرمائیں ایک آواز جرس دوسرے متمثل ہونا فرشتہ کا۔ بصورت مردم اول شدید ہے اس لیے کہ حامل متصف باوصاف سامع نہیں ہے اور ثانی آسان اس لیے کہ متصف باوصاف سامع ہے۔

❀❀❀❀

٨۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي صِفَةِ النَّبِيِّ ﷺ

نبی ﷺ کی صفات کے بیان میں

(٣٦٣٥) عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ : مَا رَأَيْتُ مِنْ ذِي لِمَّةٍ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ أَحْسَنَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، لَهُ شَعْرٌ يَضْرِبُ مَنْكِبَيْهِ، بُعَيْدَ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ، لَمْ يَكُنْ بِالْقَصِيرِ وَلَا بِالطَّوِيلِ . (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے براءؓ سے کہ کہا انہوں نے میں نے نہیں دیکھا کسی لمہ والے کو سرخ جوڑے میں خوبصورت زیادہ رسول اللہ ﷺ سے ان کے بال ایسے تھے کہ کندھے سے لگتے تھے اور دونوں شانوں میں آپ کے بہت فرق تھا نہ تھے کوتاہ قد نہ بہت لمبے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: لمہ وہ بال ہیں کہ کان کی لو سے نیچے ہوں اور دونوں شانوں کی دوری دلالت کرتی ہے سینہ کے چوڑے ہونے پر اور وہ علو ہمت اور وسعت علم اور فراخی حوصلگی پر دال ہے اور قد آپ ﷺ کا متوسط تھا مگر جب لوگوں میں کھڑے ہوتے سب سے اونچے معلوم ہوتے۔

❀❀❀❀

(٣٦٣٦) عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ : سَأَلَ رَجُلٌ الْبَرَاءَ أَكَانَ وَجْهُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مِثْلَ السَّيْفِ؟ قَالَ : لَا، مِثْلَ الْقَمَرِ. (اسناده صحيح) مختصر الشمائل (٩)

ترجمہ: روایت ہے ابو اسحاق سے کہ ان سے پوچھا کسی نے چہرہ آپ کا مثل تلوار کے تھا یعنی طولانی انہوں نے کہا نہیں مثل چاند کے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: سائل نے خیال کیا کہ چہرہ آپ کا لمبا ہوگا۔ براء رضی اللہ عنہ نے کہا نہیں گول تھا۔

❀ ❀ ❀ ❀

(٣٦٣٧) عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ ﷺ بِالطَّوِيلِ وَلَا بِالْقَصِيرِ، شَثْنَ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ، ضَخْمَ الرَّأْسِ، ضَخْمَ الْكَرَادِيسِ، طَوِيلَ الْمَسْرُبَةِ، إِذَا مَشٰى تَكَفَّا تَكَفِّيًا كَأَنَّمَا يَنْحَطُّ مِنْ صَبَبٍ لَمْ أَرَ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ مِثْلَهُ۔ (اسناده صحيح) مختصر الشمائل (٤٠)

ترجمہ: روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ نہ تھے نبی ﷺ بہت لمبے نہ بہت ٹھگنے پر گوشت تھیں ہتھیلیاں آپ کی اور تلوے بڑے تھے سر والے بڑے جوڑوں والے یعنی گھٹنے اور کہنیاں پر گوشت اور فربہ تھیں سینہ سے ناف تک باریک بال تھے جب چلتے آگے جھکتے چلتے جیسے کوئی اوپر سے نیچے اترتا ہو نہ دیکھا میں نے ان سے پہلے اور نہ ان کے بعد کوئی ان کے برابر۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ روایت کی ہم سے سفیان بن وکیع نے انہوں نے ابی سے انہوں نے مسعودی سے اسی اسناد سے مانند اس کے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(٣٦٣٨) عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ إِذَا وَصَفَ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: لَيْسَ بِالطَّوِيلِ الْمُمَّغِطِ، وَلَا بِالْقَصِيرِ الْمُتَرَدِّدِ، وَكَانَ رَبْعَةً مِنَ الْقَوْمِ، وَلَمْ يَكُنْ بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ وَلَا بِالسَّبِطِ كَانَ جَعْدًا رَجِلًا، وَلَمْ يَكُنْ بِالْمُطَهَّمِ، وَلَا بِالْمُكَلْثَمِ وَكَانَ فِي الْوَجْهِ تَدْوِيرٌ أَبْيَضُ مُشْرَبٌ، أَدْعَجُ الْعَيْنَيْنِ، أَهْدَبُ الْأَشْفَارِ، جَلِيلُ الْمُشَاسِ وَالْكَتَدِ، أَجْرَدُ ذُو مَسْرُبَةٍ، شَثْنُ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ، إِذَا مَشٰى تَقَلَّعَ كَأَنَّمَا يَمْشِي فِي صَبَبٍ، وَإِذَا الْتَفَتَ الْتَفَتَ مَعًا، بَيْنَ كَتِفَيْهِ خَاتَمُ النُّبُوَّةِ وَهُوَ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ أَجْوَدُ النَّاسِ كَفًا وَأَشْرَحُهُمْ صَدْرًا وَأَصْدَقُ النَّاسِ لَهْجَةً، وَأَلْيَنُهُمْ عَرِيكَةً، وَأَكْرَمُهُمْ عِشْرَةً، مَنْ رَآهُ بَدِيهَةً هَابَهُ، وَمَنْ خَالَطَهُ مَعْرِفَةً أَحَبَّهُ، يَقُولُ نَاعِتُهُ لَمْ أَرَ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ مِثْلَهُ ﷺ. (اسناده ضعيف) مختصر الشمائل۔ تخريج المشكاة ١١ ٥٧٩١) (اس کی سند متصل نہیں کیونکہ ابراہیم راوی کی علی سے ملاقات ثابت نہیں اور عمر بن عبداللہ راوی ضعیف ہے۔)

ترجمہ: روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ جب وہ حلیہ بیان فرماتے نبی ﷺ کا کہتے کہ آپ بہت لمبے نہ تھے اور نہ بہت ٹھگنے، میانہ قد والے تھے لوگوں میں اور بہت گھونگھر والے نہ تھے بال آپ کے اور نہ بالکل سیدھے بلکہ تھے تھوڑے گھونگھر لیے اور بہت فربہ بھی نہ تھے اور چہرہ بالکل گول بھی نہ تھا بلکہ اس میں کچھ گلائی تھی گوری رنگ سپیدی اور سرخی ملی ہوئی سیہ چشم لمبی پلکوں والی بڑے جوڑوں والے اور بڑے شانہ والے یعنی دونوں شانوں کے درمیان پر گوشت تھا بدن پر آپ کے بال نہ تھے مگر ایک

خط سینہ سے ناف تک کھنچا تھا بالوں کا پر گوشت تھی ہتھیلیاں اور تلوے آپ کے جب چلتے زمین پر پیر گاڑ کر رکھتے گویا وہ نیچے اترتے ہیں اور جب کسی کی طرف پھیر کر دیکھتے تو پورے بدن سے پھرتے فقط آنکھ چرا کر نہ دیکھتے۔ جیسے متکبروں کی عادت ہے اور نہ فقط گردن پھر کر جیسے ہلکے لوگوں کی عادت ہے، ان کے دونوں شانوں کے درمیان میں مہر نبوت تھی اور وہ خاتم النبیین تھے اور سب لوگوں سے اچھے سینہ والے یعنی بغض وحسد کسی سے نہ رکھتے تھے اور سینہ چوں آئینہ صاف رکھتے اور سب سے زیادہ سچے بات میں اور نرم طبیعت والے بزرگ عیش جوان کو یکبارگی دیکھتا ڈر جاتا اور جوان سے ملتا اور واقف ہوتا دوست رکھتا ان کی تعریف کرنے والا کہتا تھا کہ میں نے کبھی ان کے مثل نہ دیکھا نہ قبل ان کے نہ بعد۔ رحمت اور سلامتی بھیجے اللہ تعالیٰ ان پر۔

فائدہ : اس حدیث کی اسناد متصل نہیں کہا ابوجعفر نے سنا میں نے اصمعی سے کہتے تھے تفسیر میں صفت رسول اللہ ﷺ کے کہ ممغط بہت لمبا کہا انہوں نے اور سنا میں نے ایک اعرابی سے کہ وہ اپنی باتوں میں کہتا تھا تَمَغَّطَ فِيُ نُشَابَتِهٖ یعنی بہت کھینچا اپنا تیر اور مُتَرَدِّدُ ہے کہ جس کا بعض بدن بعض میں گھسا ہوا ہو ٹھنگنے پن کی وجہ سے اور قطط وہ بال ہیں جس میں بہت گھونگر ہو اور رَجِل وہ کہ جس کے بالوں میں تھوڑی سی خمیدگی ہو اور مُطَهَّمٌ نہایت فربہ کثیر اللحم اور مُكَلْثَمٌ جس کا چہرہ گول اور بدور ہو اور مُشْرَبٌ وہ جس کے رنگ میں سپیدگی اور سرخی ملی ہوئی اور یہ عمدہ ترین الوان ہے اور اَدْعَجُ وہ جس کی آنکھوں کی سیاہی خوب کالی ہو اَهْدَبُ جس کی پلکیں لمبی ہوں اور کَتِدُ دونوں شانوں سے ملنے کی جگہ اور کو کاہل بھی کہتے ہیں اور مسربہ ایک خط دراز مستقیم سینہ سے ناف تک ہے بالوں کا اور شَثْن وہ شخص جس کی انگلیاں ہاتھ پیروں کی اور ہتھیلی اور قدم فربہ پر گوشت ہوں اور تَقَلُّع قوت سے چلنا پیر گاڑھ کر اور صَبَبٌ اترنا عرب کہتا ہے اترے ہم صَبُرَبٌ اور صَبَبَ سے یعنی بلندی سے اور جلیل الْمُشَاشِ یعنی بڑے جوڑوں والے مراد اس سے شانوں کا سر ہے یعنی شانہ بلند تھے اور عشرت سے صحبت مراد ہے اس لیے کہ عشر ہم صحبت ہے اور بَدِيْهَةً یکبارگی اچانک عرب کہتا ہے بَدَهْتُهٗ بِأَمْرٍ یعنی اچانک یکبارگی گھبرا دیا اس کو کسی کام سے۔

❀ ❀ ❀ ❀

۹۔ باب: قول عائشة: كَأَنَ يَتَكَلَّمُ بِكَلَامٍ يُبَيِّنُهُ فَضْلٌ......

عائشہ رضی اللہ عنہا کا قول کہ نبی ﷺ ایسی گفتگو کرے جیسے خوب واضح فرماتے

(۳۶۳۹) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَسْرُدُ سَرْدَكُمْ هٰذَا وَلٰكِنَّهٗ كَانَ يَتَكَلَّمُ بِكَلَامٍ يُبَيِّنُهٗ، فَصْلٌ يَحْفَظُهٗ مَنْ جَلَسَ إِلَيْهِ . (اسناده حسن) المختصر (۱۹۱۔ تخریج المشكاة (۵۸۲۸) .

ترجمہ: روایت ہے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ رسول اللہ ﷺ تمہارے اس قدر جلدی جلدی باتیں نہ کرتے تھے بلکہ وہ ایسی کھلی ہوئی جدا جدا باتیں کرتے تھے کہ جو ان کے پاس بیٹھا ہو بخوبی یاد کر لے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر زہری کی روایت سے اور روایت کی یونس بن یزید نے زہری سے۔

❀❀❀❀

(٣٦٤٠) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُعِيْدُ الْكَلِمَةَ ثَلَاثًا لِتُعْقَلَ عَنْهُ . (حسن صحيح)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ ایک کلمہ کو تین بار فرماتے تھے کہ لوگ سمجھ لیں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اسے مگر عبداللہ بن مثنیٰ کی روایت سے۔

❀❀❀❀

١٠ ۔ باب: قول ابنجزء: ما رایت احدا اکثر تبسما......

ابن جزء رضی اللہ عنہ کا قول کہ میں نے کسی کو بھی زیادہ مسکراتے نہیں دیکھا......

(٣٦٤١) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ قَالَ: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَكْثَرَ تَبَسُّمًا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ .

(اسناده صحيح) مختصر الشمائل (١٩٤) تخريج المشكاة (٥٨٢٩ ـ التحقيق الثانى)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے کہا میں نے کسی کو زیادہ مسکراتے نہ دیکھا رسول اللہ ﷺ سے۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔ اور مروی ہوئی یہ یزید بن حبیب سے انہوں نے روایت کی عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ سے مثل اس کے روایت کی ہم سے یہ احمد بن خالد نے انہوں نے یحییٰ سے انہوں نے لیث سے انہوں نے یزید بن حبیب سے انہوں نے عبداللہ رضی اللہ عنہ بن حارث سے کہ اکثر ہنسی رسول اللہ ﷺ کی مسکرانا تھی۔

❀❀❀❀

(٣٦٤٢) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ قَالَ: مَا كان ضَحِكَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ إِلَّا تَبَسُّمًا.

(اسناده صحيح) تخريج المشكاة ايضاً.

ترجمہ: عبداللہ بن حارث سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ کا ہنسنا اکثر مسکرانا ہوتا تھا۔

فائدہ: یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو لیث بن سعد کی روایت سے مگر اسی سند سے۔

❀❀❀❀

١١ ۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِيْ خَاتَمِ النُّبُوَّةِ

مہر نبوت کے بیان میں

(٣٦٤٣) عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ يَقُوْلُ: ذَهَبَتْ بِيْ خَالَتِيْ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّ ابْنَ أُخْتِيْ

وَجِعٌ فَمَسَحَ بِرَأْسِيْ وَدَعَا لِيْ بِالْبَرَكَةِ وَتَوَضَّأَ فَشَرِبْتُ مِنْ وَضُوْئِهِ فَقُمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهِ فَنَظَرْتُ إِلَى الْخَاتَمِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ فَإِذَا هُوَ مِثْلُ زِرِّ الْحَجَلَةِ . (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے سائب بن یزید سے کہ لے گئیں مجھ کو خالہ میری نبی ﷺ کے پاس اور عرض کی یارسول اللہ میرا بھانجا بیمار ہے سو آپ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور میرے لیے برکت کی دعا کی اور وضو کیا آپ نے، سو پیا میں نے وضو کا بچا ہوا پانی اور پیچھے آپ کے کھڑا ہوا تو دیکھی میں نے مہر نبوت دونوں شانوں کے درمیان میں جیسے گھنڈی ہوتی ہے چھپر کٹ کی۔

فائدہ : اس بارے میں سلمان اور قرہ بن ایاس مزنی جابر بن سمرہ ابورمثہ بریدہ اسلمی عبداللہ بن سرجس عمر بن اخطب اور ابوسعید رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(٣٦٤٤) عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: كَأَنَّ خَاتَمُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَعْنِي الَّذِيْ بَيْنَ كَتِفَيْهِ غُدَّةٌ حَمْرَاءُ مِثْلَ بَيْضَةِ الْحَمَامَةِ . (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے، کہا انہوں نے کہ مہر نبوت رسول اللہ ﷺ کی یعنی جو شانوں کے درمیان میں تھی وہ ایک غدود تھا سرخ رنگ جیسے انڈا کبوتر کا۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

١٢۔ باب: قول ابن سمرة: كان في ساق رسول الله ﷺ حموشة......

ابن سمرہ رضی اللہ عنہ کا قول کہ رسول اللہ ﷺ کی دونوں پنڈلیوں میں باریکی تھی......

(٣٦٤٥) عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: كَانَ فِيْ سَاقَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حُمُوْشَةٌ وَكَأَنَّ لَا يَضْحَكُ إِلَّا تَبَسُّمًا وَكُنْتُ إِذَا نَظَرْتُ إِلَيْهِ قُلْتُ أَكْحَلَ الْعَيْنَيْنِ وَلَيْسَ بِأَكْحَلَ .

(اسناده ضعيف) (اس میں حجاج بن ارطاۃ ضعیف اور مدلس ہے)

ترجمہ: روایت ہے جابر بن سمرہؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ کی دونوں پنڈلیوں میں باریکی تھی اور آپ کا ہنسنا نہ تھا مگر مسکرانا اور جب میں آپ کو دیکھتا خیال کرتا کہ دونوں آنکھوں میں سرمہ لگائے ہوئے ہیں حالانکہ سرمہ نہ تھا یعنی خود آنکھوں کے پپوٹے اندر سے سیاہ تھے کہ معلوم ہوتا تھا کہ سرمہ لگا ہوا ہے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(٣٦٤٦) عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ضَلِيعَ الْفَمِ أَشْكَلَ الْعَيْنَيْنِ مَنْهُوسَ الْعَقِبِ.

[اسناده صحيح]

ترجمہ: روایت ہے جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ کشادہ دہان تھے اور عرب کے نزدیک یہ محمود ہے اور آنکھوں کے دورے سرخ اور ایڑوں میں گوشت کم۔

فائدہ : یہ حدیث ہے حسن ہے صحیح ہے۔ روایت کی ہم سے ابوموسیٰ نے انہوں نے محمد سے انہوں نے جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے سماک بن حرب سے انہوں نے جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے کہا کرتے تھے رسول اللہ ﷺ ضليع الفم اشكل العينين منهوس العقب۔ شعبہ نے کہا میں نے سماک سے پوچھا ضلیع الفم کیا ہے انہوں نے کہا کشادہ دہان میں نے کہا اشكل العينين انہوں نے کہا حدقۂ چشم کلاں یعنی بڑی آنکھ والے اور یہ نہایت حسن ہے میں نے کہا منهوس العقب انہوں نے کہا ایڑی میں گوشت کم اور یہ بھی حسن ہے۔
یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(٣٦٤٧) عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ضَلِيعَ الْفَمِ أَشْكَلَ الْعَيْنَيْنِ مَنْهُوسَ الْعَقِبِ .

(اسناده صحيح)

ترجمہ: اوپر گزر چکا ہے۔

❀❀❀❀

(٣٦٤٨) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : مَا رَأَيْتُ شَيْئًا أَحْسَنَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ كَأَنَّ الشَّمْسَ تَجْرِيْ فِيْ وَجْهِهٖ، وَمَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَسْرَعَ فِيْ مَشْيِهٖ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ كَأَنَّمَا الْأَرْضُ تُطْوٰى لَهٗ إِنَّا لَنُجْهِدُ أَنْفُسَنَا وَإِنَّهٗ لَغَيْرُ مُكْتَرِثٍ. (اسناده ضعيف) (اس میں عبداللہ ابن لہیعہ راوی ضعیف ہے)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ انہوں نے کہا میں نے کسی کو خوبصورت نہ دیکھا رسول اللہ ﷺ سے گویا سورج ان کے چہرہ پر پھرتا تھا یعنی ایسا درخشاں اور تاباں تھا اور کسی کو نہ دیکھا میں نے ان سے زیادہ چلنے والا گویا زمین ان کے لیے لپیٹی جاتی تھی ہم اپنی جانوں کو مشقت میں ڈالتے تھے یعنی ان کے ساتھ چلنے کو اور وہ بے پرواہ چلے جاتے تھے۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے۔

❀❀❀❀

(٣٦٤٩) عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((عُرِضَ عَلَيَّ الْأَنْبِيَاءُ فَإِذَا مُوسٰى ضَرْبٌ مِنَ الرِّجَالِ كَأَنَّهٗ

مِنْ رِجَالِ شَنُوءَةَ، وَرَأَيْتُ عِيسَى بْنَ مَرْيَمَ فَإِذَا أَقْرَبُ النَّاسِ مَنْ رَأَيْتُ بِهِ شَبَهًا عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُودٍ، وَرَأَيْتُ إِبْرٰهِيمَ فَإِذَا أَقْرَبُ مَنْ بِهِ شَبَهًا صَاحِبُكُمْ . يَعْنِي نَفْسَهُ. وَرَأَيْتُ جِبْرَءِيلَ فَإِذَا أَقْرَبُ مَنْ رَأَيْتُ بِهِ شَبَهًا دِحْيَةُ وَهُوَ ابْنُ خَلِيفَةَ الْكَلْبِيُّ)).

(اسناده صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (۱۱۰۰)

ترجمہ: روایت ہے جابرؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ آگے آئے میرے انبیاء یعنی شب معراج میں تو موسیٰ علیہ السلام ایک چھریرے جوان تھے جیسے قبیلہ شنوءہ کے لوگ ہوتے ہیں اور دیکھا میں نے عیسیٰ بن مریم کو تو ان سے بہت مشابہ لوگوں میں عروہ بن مسعودؓ ہیں اور دیکھا میں نے ابراہیم علیہ السلام کو تو ان سے بہت مشابہ تمہارا صاحب ہے مراد لیتے تھے آپ اپنے تئیں اور دیکھا میں نے جبرئیل کو تو ان سے بہت مشابہ دحیہ کلبی ہیں اور وہ اصحابؓ میں بہت خوبصورت تھے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

❀❀❀❀

۱۳ ـ بَابُ : مَا جَاءَ فِي سِنِّ النَّبِيِّ ﷺ وَابْنِ كَمْ كَانَ حِينَ مَاتَ

نبی ﷺ کی وفات کے وقت عمر کے بیان میں

(۳۶۵۰) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُولُ : تُوُفِّيَ النَّبِيُّ ﷺ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَسِتِّينَ . (شاذ) [ومعنیٰ (۳۴۵۶)]

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ وفات پائی رسول اللہ ﷺ نے جب وہ پینسٹھ برس کے تھے۔

فائدہ: روایت کی ہم سے نصر بن علی نے انہوں نے بشر بن مفضل سے انہوں نے خالد خداء سے انہوں نے عمار سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ وفات پائی رسول خدا ﷺ نے جب وہ پینسٹھ برس کے تھے۔ یہ حدیث حسن الاسناد ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۳۶۵۱) أَخْبَرَنَا ابْنِ عَبَّاسٍ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَسِتِّينَ۔

ترجمہ: ہمیں خبر دی ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ نبی ﷺ نے وفات پائی جب وہ پینسٹھ برس کے تھے۔

(۳۶۵۲) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : مَكَثَ النَّبِيُّ ﷺ ثَلَاثَ عَشْرَةَ سَنَةً يَعْنِي يُوحَى إِلَيْهِ، وَتُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ. (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ تشریف رکھی رسول اللہ ﷺ نے مکہ میں تیرہ برس یعنی بعد نبوت کے اور وفات پائی جب وہ تریسٹھ برس کے تھے۔

فائدہ: اس باب میں ام المومنین عائشہ انس بن مالک اور دغفل بن حنظلہ سے بھی روایت ہے۔ اور دغفل کا سماع نبی ﷺ سے صحیح

نہیں ہوا اور حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حسن غریب ہے عمرو بن دینار کی روایت سے۔

❁❁❁❁

(۳۶۵۳) عَنْ جَرِيرٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ أَنَّهُ قَالَ : سَمِعْتُهُ يَخْطُبُ يَقُولُ : مَاتَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ، وَأَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ وَأَنَا ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ . (اسناده صحيح) مختصر الشمائل (۳۱۸)

ترجمہ: روایت ہے جریر سے کہ انہوں نے کہا خطبہ میں معاویہ بن ابی سفیان نے فرمایا کہ وفات ہوئی رسول اللہ ﷺ کی اور وہ تریسٹھ برس کے تھے ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر بھی تریسٹھ برس کے تھے اور میں بھی تریسٹھ کا ہوں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❁❁❁❁

(۳۶۵٤) عَنْ عَائِشَةَ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَاتَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ . (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی ﷺ کی وفات تریسٹھ برس میں ہوئی۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی زہری کے بھتیجے نے زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے ام المؤمنین عائشہ سے اس کی مثل۔

❁❁❁❁

١٤ ـ باب: مَنَاقِبُ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رضی اللہ عنہ وَاسْمُهُ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُثْمَان وَلَقَبُهُ عَتِيقٌ

ابوبکر رضی اللہ عنہ صدیق رضی اللہ عنہ کے مناقب ان کا نام عبداللہ بن عثمان اور لقب عتیق ہے

(۳۶۵۵) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((أَبْرَأُ إِلَى كُلِّ خَلِيلٍ مِنْ خُلِّهِ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ ابْنَ أَبِي قُحَافَةَ خَلِيلًا، وَإِنَّ صَاحِبَكُمْ لَخَلِيلُ اللّٰهِ)).

(اسناده صحيح) سلسلة الاحاديث الضعيفة تحت الحديث (۳۰۳٤)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: میں ہر دوست کی دوستی سے باز آیا اور اگر میں کسی کو دوست بناتا تو ابن ابی قحافہ یعنی ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دوست بناتا اور تمہارا صاحب اللہ کا دوست ہے مراد لیتے تھے وہ اپنے آپ کو۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس بارے میں ابوسعید ابوہریرہ، ابن عباس رضی اللہ عنہما اور ابن زبیر رضی اللہ عنہم اجمعین سے بھی روایت ہے۔

(٣٦٥٦) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ : أَبُوبَكْرٍ سَيِّدُنَا وَخَيْرُنَا وَأَحَبُّنَا إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ .

[اسناده حسن] تخريج مشكاة المصابيح (٦٠١٨).

ترجمہ: روایت ہے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا انہوں نے بے شک ابوبکر رضی اللہ عنہ سردار ہمارے اور بہتر محبوب تر تھے ہم سب لوگوں سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کو۔

فائدہ : یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے۔

❀❀❀❀

(٣٦٥٧) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ : قُلْتُ لِعَائِشَةَ : أَيُّ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ كَانَ أَحَبَّ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَتْ : أَبُوبَكْرٍ، قُلْتُ : ثُمَّ مَنْ؟ قَالَتْ : عُمَرُ، قُلْتُ : ثُمَّ مَنْ؟ قَالَتْ : ثُمَّ أَبُوعُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ، قَالَ : قُلْتُ : ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ : فَسَكَتَتْ . (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن شقیق سے کہ انہوں نے کہا میں نے کہا ام المؤمنین عائشہؓ سے کہ اصحابؓ میں سب سے زیادہ پیارا کون تھا رسول اللہ ﷺ کا انہوں نے فرمایا ابوبکر رضی اللہ عنہ میں نے کہا پھر کون فرمایا عمرؓ میں نے کہا پھر کون؟ فرمایا ابوعبیدہ بن جراح۔ میں نے کہا پھر کون تو وہ چپ ہو رہیں۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(٣٦٥٨) عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِنَّ أَهْلَ الدَّرَجَاتِ الْعُلٰى لَيَرَاهُمْ مَنْ تَحْتَهُمْ كَمَا تَرَوْنَ النَّجْمَ الطَّالِعَ فِي أُفُقِ السَّمَاءِ، وَإِنَّ أَبَابَكْرٍ وَعُمَرَ مِنْهُمْ وَأَنْعَمَا)).

(اسناده صحيح) الروض النضير (٩٧٠)

ترجمہ: روایت ہے ابوسعیدؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ بلند درجوں والے جنت میں دیکھیں گے ان کو نیچے درجے والے جیسے تم دیکھتے ہو تارا نکلا ہوا آسمان کے کناروں میں ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر انہیں بلند درجے والوں میں ہیں اور کیا خوب ہیں۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے اور کئی سندوں سے مروی ہوئی ہے عطیہ سے انہوں نے روایت کی ابوسعید سے۔

❀❀❀❀

١٥۔ باب: ((لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيْلًا لَا تَّخَذْتُ أَبَابَكْرٍ خَلِيْلًا))

اگر میں کسی کو دوست بناتا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بناتا

(٣٦٥٩) عَنْ أَبِي الْمُعَلّٰى : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ خَطَبَ يَوْمًا فَقَالَ : ((إِنَّ رَجُلًا خَيَّرَهُ رَبُّهُ بَيْنَ أَنْ يَعِيْشَ فِي

الدُّنْيَا مَاشَاءَ أَنْ يَعِيشَ، وَيَأْكُلَ فِي الدُّنْيَا مَا شَاءَ أَنْ يَأْكُلَ، وَبَيْنَ لِقَاءِ رَبِّهِ؟ فَأَخْتَارَ لِقَاءَ رَبِّهِ)). قَالَ: فَبَكَى أَبُوبَكْرٍ. فَقَالَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ أَلَا تَعْجَبُونَ مِنْ هٰذَا الشَّيْخِ إِذْ ذَكَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ رَجُلًا صَالِحًا خَيَّرَهُ رَبُّهُ بَيْنَ الدُّنْيَا وَبَيْنَ لِقَاءِ رَبِّهِ فَأَخْتَارَ لِقَاءَ رَبِّهِ. قَالَ: فَكَأَنَ أَبُوبَكْرٍ أَعْلَمَهُمْ بِمَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ أَبُوبَكْرٍ: بَلْ نَفْدِيكَ بِآبَائِنَا وَأَمْوَالِنَا، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا مِنَ النَّاسِ أَحَدٌ أَمَنَّ إِلَيْنَا فِي صُحْبَتِهِ وَذَاتِ يَدِهِ مِنِ ابْنِ أَبِي قُحَافَةَ، وَلَوْكُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ ابْنَ أَبِي قُحَافَةَ خَلِيلًا، وَلٰكِنْ وُدٌّ وَإِخَاءُ إِيمَانٍ. مَرَّتَيْنِ أَوْثَلَاثًا. أَلَا وَإِنَّ صَاحِبَكُمْ خَلِيلُ اللّٰهِ)).

(ضعیف الاسناد) (اس میں ابن ابی المعلیٰ کا والد مجہول ہے)۔

ترجمہ: روایت ہے ابوالمعلیٰ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن خطبہ پڑھا اور فرمایا کہ ایک بندہ کو اللہ نے اختیار دیا کہ جب تک چاہیے جیے دنیا میں اور کھائے او جب چاہے اپنے رب سے ملے سو اختیار کی اس نے ملاقات اپنے رب کی سو رونے لگے ابوبکر رضی اللہ عنہ اور اصحابؓ نے کہا تم کو تعجب نہیں آتا اس بوڑھے پر کہ یہ کیوں روتا ہے جب ذکر کیا آپؐ نے ایک بندہ کا کہ اس کو مخیّر کیا تھا اللہ نے دنیا کی زندگی اور رب کے ملنے میں سو اس نے اختیار کی ملاقات اپنے رب کی کہا راوی نے کہ واقعی ابوبکر رضی اللہ عنہ ہم سے زیادہ علم رکھتے تھے کہ وہ آپ ﷺ کا قول سمجھ گئے کہ مراد اس سے آپ ہی کی ذات ہے۔ سو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا ہم فدا کریں گے آپ پر باپ دادا اور مال اپنے سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کوئی آدمی مجھ پر زیادہ والی خرچ کرنے والا اور حقوق صحبت بخوبی ادا کرنے والا ابن قحافہ سے بڑھ کر نہیں اور اگر میں کسی کو دوست دلی بناتا تو ابن ابی قحافہ کو بناتا لیکن بڑی دوستی اور برادری ایمان کی ہے فرمایا یہ کلمہ آپؐ نے دو یا تین بار اور فرمایا آگاہ ہو کہ صاحب تمہارا خلیل ہے اللہ کا، مراد لیا اس سے اپنے تئیں۔

فائدہ : اس بارے میں ابوسعیدؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث غریب ہے اور مروی ہوئی یہ حدیث ابوعوانہ سے انہوں نے روایت کی عبدالملک بن عمیر سے اور اسناد سے اور مراد أَمَنَّ إِلَيْنَا سے یہ ہے کہ بہت احسان کرنے والے اوپر ہمارے یعنی ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں۔

❀❀❀❀

(٣٦٦٠) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ: ((إِنَّ عَبْدًا خَيَّرَهُ اللّٰهُ بَيْنَ أَنْ يُؤْتِيَهُ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا مَاشَاءَ وَبَيْنَ مَا عِنْدَهُ فَأَخْتَارَ مَا عِنْدَهُ))، فَقَالَ أَبُوبَكْرٍ: فَدَيْنَاكَ يَارَسُولَ اللّٰهِ بِآبَائِنَا وَأُمَّهَاتِنَا. قَالَ: فَعَجِبْنَا. فَقَالَ النَّاسُ انْظُرُوا إِلَى هٰذَا الشَّيْخِ يُخْبِرُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ عَبْدٍ خَيَّرَهُ اللّٰهُ بَيْنَ أَنْ يُؤْتِيَهُ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا مَا شَاءَ، وَبَيْنَ مَا عِنْدَاللّٰهِ وَهُوَ يَقُولُ فَدَيْنَاكَ بِآبَائِنَا وَأُمَّهَاتِنَا؟ فَكَأَنَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ هُوَ الْمُخَيَّرَ، وَكَانَ أَبُوبَكْرٍ هُوَ أَعْلَمَنَا بِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنَّ مِنْ أَمَنِّ النَّاسِ عَلَيَّ

فِي صُحْبَتِهِ وَمَالِهِ أَبُوبَكْرٍ، وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيْلًا، لَاتَّخَذْتُ أَبَابَكْرٍ خَلِيْلًا وَّلٰكِنَّ أُخُوَّةُ الْإِسْلَامِ لَا تُبْقَيَنَّ فِي الْمَسْجِدِ خَوْخَةٌ إِلَّا خَوْخَةُ أَبِي بَكْرٍ)). [اسناده صحيح]

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید خدریؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ منبر پر بیٹھے اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ایک بندے کو مختار کیا کہ دنیا کی چیزوں سے اور زینت سے جو چاہے لے یا اختیار کرلے جو اللہ کے نزدیک ہے یعنی جنت اور رضوان سے تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا فدا کیا ہم نے آپؐ پر اپنے ماں باپ کو تو لوگوں نے تعجب سے کہا دیکھو اس بوڑھے کہ رسول اللہ تو خبر دیتے ہیں ایک بندے کی اللہ نے اس کو مخیرّ کیا دنیا کی زینت اور عقبیٰ کی دولت میں اور یہ کہتا ہے فدا کیا آپؐ پر ہم نے اپنے ماں باپ کو اور حقیقت میں وہ بندہ مخیرّ رسول اللہ ﷺ ہی تھے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ ہم سے زیادہ جاننے والے تھے ان کے حال کو، سو فرمایا نبی ﷺ نے کہ سب سے زیادہ میرے حقوق صحبت ادا کرنے والے اور اپنا مال خرچ کرنے والے ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں اور اگر میں کسی کو دوست بناتا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بناتا لیکن اخوت اسلام کافی ہے باقی نہ رہے کوئی کھڑکی مسجد میں مگر کھڑکی ابوبکر رضی اللہ عنہ کی یعنی سب کھڑکیاں بند کردو سوائے ابوبکر رضی اللہ عنہ کی کھڑکی کے اور یہ اشارہ ہے گویا ان کی خلافت کی طرف کہ خلیفہ کو اکثر ضرورت ہے مسجد میں آنے کی۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(٣٦٦١) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَالِأَحَدٍ عِنْدَنَا يَدٌ إِلَّا وَقَدْ كَافَأْنَا مَا خَلَا أَبَابَكْرٍ فَإِنَّ لَهُ عِنْدَنَا يَدًا يُكَافِئُهُ اللّٰهُ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَمَا نَفَعَنِي مَالُ أَحَدٍ قَطُّ مَا نَفَعَنِي مَالُ أَبِي بَكْرٍ، وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيْلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَابَكْرٍ خَلِيْلًا أَلَا وَإِنَّ صَاحِبَكُمْ خَلِيْلُ اللّٰهِ)).

(اسناده ضعيف) دون قوله: "وما نفعني" و فصيح ـ تخريج مشكلة الفقر (١٣)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی کا احسان مجھ پر ایسا نہیں جس کا بدلہ ہم نے نہ کردیا ہو سوائے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے کہ ان کا احسان جو ہم پر ہے اس کا بدلہ ان کو اللہ قیامت میں دے گا اور اتنا نفع مجھ کو کسی کے مال نے نہ دیا جتنا نفع پایا میں نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے مال سے اور اگر میں دوست بناتا کسی کو تو دوست بناتا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو آگاہ ہو کہ تمہارا صاحب اللہ کا دوست ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔

❀❀❀❀

١٦ ۔ باب: ((اِقْتَدُوا بِالَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِيْ أَبِيْ بَكْرٍ وَ عُمَرَ))

پیروی کرو میرے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ و عمر کی

(٣٦٦٢) عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((اقْتَدُوْا بِالَّذَيْنَ مِنْ بَعْدِيْ أَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ)).

(اسناده صحيح) تخريج مشكاة المصابيح (٦٠٥٢) سلسلة الاحاديث الصحيحة (١٢٣٣)

ترجمہ: روایت ہے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اقتداء کرو میرے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہما کا۔

فائدہ : اس بارے میں ابن مسعودؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور روایت کی سفیان ثوری نے یہ حدیث عبدالملک بن عمیر سے انہوں نے ربعی کے مولیٰ سے انہوں نے حذیفہؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے۔

مترجم: اس حدیث میں اشارہ ہے ان دونوں کی خلافتِ راشدہ کا اور ویسا ہی اللہ تعالیٰ نے کیا کہ انعقادِ خلافت ان کا باجماع صحابہ ہوا اور کسی نے اہل سنت سے اس کا انکار نہ کیا سوائے کلاب ناس گرفتار وسواس شیاطین الانس روافض ملاحدہ کے۔

قول ابوعیسیٰ:

روایت کی ہم سے احمد بن منیع نے اور کئی لوگوں نے سفیان بن عیینہ سے انہوں نے عبدالملک بن عمیر سے مانند اس کے اور سفیان بن عیینہ کبھی تدلیس کرتے تھے اس حدیث میں اور اکثر ذکر کرتے تھے کہ روایت زائدہ سے اور وہ روایت کرتے ہیں عبدالملک بن عمیر سے اور کبھی زائدہ کا ذکر نہ کرتے اور روایت کی یہ حدیث ابراہیم بن سعد نے سفیان ثوری سے انہوں نے عبدالملک بن عمیر سے انہوں نے ہلال سے جو مولیٰ ہیں ربعی کے انہوں نے ربعی سے انہوں نے حذیفہؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے۔

❀❀❀❀

(٣٦٦٣) عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ : كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ : ((إِنِّيْ لَا أَدْرِيْ مَا بَقَائِيْ فِيْكُمْ فَاقْتَدُوْا بِالَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِيْ)) وَأَشَارَ إِلَى أَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ . (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے حذیفہؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا میں نہیں جانتا کہ کب تک تمہارے درمیان رہوں، سو تم اقتداء کرو ان دو کا جو میرے بعد ہوں گے یعنی خلیفہ ہوں گے اور اشارہ کیا ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمرؓ کی طرف۔

❀❀❀❀

(٣٦٦٤) عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : لِأَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ: ((هٰذَانِ سَيِّدَا كُهُوْلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْأَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ إِلَّا النَّبِيِّيْنَ وَالْمُرْسَلِيْنَ)). (اسناده صحيح) [انظر ماقبله]

تترجمہ: روایت ہے انسؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ وعمرؓ دونوں سردار ہیں جنت کے ادھیڑ لوگوں کے اگلے ہوں یا پچھلے مگر انبیاء اور مرسلین کے، اور اے علی! تو انہیں خبر نہ دینا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے سے روایت کی ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے انہوں نے سفیان سے کہا سفیان نے کہ ذکر داؤد نے شعبی سے انہوں نے روایت کی حارث سے انہوں نے حضرت علیؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپؐ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمرؓ سردار ہیں جنت کے ادھیڑ لوگوں کے خواہ اگلے ہوں خواہ پچھلے سوا انبیاء اور مرسلین کے اور خبر نہ دینا ان کو اے علی۔

مترجم: کُھُوْلِ بضم کاف کھل کی اور کھل عربی میں اس کو کہتے ہیں جو مرد تیس برس کی عمر سے تجاوز کر گیا ہو اور چالیس تک پہنچا ہو یا پچاس تک اور آنحضرتؐ نے ان کو ادھیڑ فرمایا باعتبار دنیا کے کہ وہ دنیا میں ادھیڑ تھے اس لیے کہ جنت میں کوئی ادھیڑ نہیں سب نوجوان ہم عمر ہوں گے تو مراد یہ ہوئی کہ جو مسلمانوں میں ادھیڑ ہو کر انتقال کرتے ہیں یہ ان کے سردار ہوں گے اور بعض نے کہا ادھیڑ سے مراد عقیل اور ہوشیار لوگ ہوں گے کہ اس سن میں آدمی کے شعور وعقل کامل ہوتے ہیں۔ ملا علی قاری نے کہا ہے کہ ادھیڑ سے انسان کامل اور مرد عاقل مراد ہے اور مدارج جنت کے باعتبار عقل ومعرفت کے ہیں۔

❀❀❀❀

(٣٦٦٥) عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ قَالَ : كُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ إِذْ طَلَعَ أَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((هٰذَانِ سَيِّدَا كُهُوْلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْأَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ إِلَّا النَّبِيِّيْنَ وَالْمُرْسَلِيْنَ يَاعَلِيُّ لَا تُخْبِرْهُمَا)). (اسناده صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (٨٢٤).

تترجمہ: روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ وعمرؓ آئے اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ دونوں سردار ہیں جنت کے ادھیڑ لوگوں کے اگلے ہوں یا پچھلے مگر انبیاء اور مرسلین کے اے علیؓ تو ان کو خبر نہ کرنا۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے اس سند سے۔ اور ولید بن محمد موقری ضعیف ہیں حدیث میں اور مروی ہوئی یہ حدیث حضرت علیؓ سے اور سند سے بھی اور اس بارے میں اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔

❀❀❀❀

(٣٦٦٦) عَنْ عَلِيٍّ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((أَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ سَيِّدَا كُهُوْلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْأَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ مَا خَلَا النَّبِيِّيْنَ وَالْمُرْسَلِيْنَ، لَا تُخْبِرْهُمَا يَاعَلِيُّ)). (اسناده صحيح) [انظر ماقبله]

تترجمہ: روایت ہے علی رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ وعمرؓ دونوں سردار ہیں جنت کے ادھیڑ لوگوں کے اگلے ہوں یا پچھلے مگر انبیاء اور مرسلین کے اور خبر نہ دینا ان کو اے علی رضی اللہ عنہ۔

(٣٦٦٧) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ : قَالَ أَبُوبَكْرٍ : أَلَسْتُ أَحَقَّ النَّاسِ بِهَا، أَلَسْتُ أَوَّلَ مَنْ أَسْلَمَ، أَلَسْتُ صَاحِبَ كَذَا، أَلَسْتُ صَاحِبَ كَذَا. (صحيح) الاحاديث المختارة (١٩ ـ ٢٠)

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا کیا میں سب لوگوں سے زیادہ اس کا مستحق نہیں ہوں شاید خلافت مراد ہو کیا میں اول سب لوگوں سے ایمان نہیں لایا ہوں یعنی احرار لوگوں میں نہیں ہوں صاحب فلانی فضیلت کا کیا نہیں ہوں صاحب فلانی فضیلت کا۔

فائدہ : اس حدیث کو بعض نے شعبہ سے روایت کیا ہے انہوں نے جریری سے انہوں نے ابونضرہ سے انہوں نے کہا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا اور یہ صحیح تر ہے روایت کی یہ ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے عبدالرحمٰن سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے جریری سے انہوں نے ابی نضرہ سے کہا ابی نضرہ نے کہ فرمایا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اور ذکر کی حدیث ہم معنی اس کی اور نہیں نام لیا ابوسعید کا سند میں اور یہ صحیح تر ہے۔

❀❀❀❀

(٣٦٦٨) عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَخْرُجُ عَلَى أَصْحَابِهِ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ وَهُمْ جُلُوسٌ وَفِيهِمْ أَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ فَلَا يَرْفَعُ إِلَيْهِ أَحَدٌ مِنْهُمْ بَصَرَهُ إِلَّا أَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ فَإِنَّهُمَا كَانَا يَنْظُرَانِ إِلَيْهِ وَيَتَبَسَّمَانِ إِلَيْهِ وَيَتَبَسَّمُ إِلَيْهِمَا .

(اسناده ضعيف) تخريج المشكاة (٦٠٦٢) (اس میں حکم بن عطیہ راوی ضعیف ہے)

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نکلتے تھے اپنے اصحاب پر مہاجرین اور انصار سے اور اصحاب بیٹھے ہوتے اور ان میں ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ بھی ہوتے پھر کوئی آپ کی طرف نظر نہ اٹھاتا یعنی ہیبت سے مگر ابوبکر رضی اللہ عنہ و عمر کہ تھے نظر کرتے آپ ﷺ کی طرف اور مسکراتے اور آپ بھی ان کی دیکھ کر مسکراتے۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر حکم بن عطیہ کی روایت سے اور کلام کیا بعض محدثین نے حکم بن عطیہ میں۔

❀❀❀❀

(٣٦٦٩) عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَرَجَ ذَاتَ يَوْمٍ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ وَأَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ، أَحَدُهُمَا عَنْ يَمِينِهِ وَالْآخَرُ عَنْ شِمَالِهِ وَهُوَ آخِذٌ بِأَيْدِيهِمَا وَقَالَ: ((**هٰكَذَا نُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ**)). (اسناده ضعيف تخريج مشكاة المصابيح (٦٠٦٣) سلسلة الاحاديث الصحيحة (٨٢٤) تخريج الاحاديث المختارة (٥١٩ـ ٥٢٠) اس میں سعید بن مسلمہ قوی نہیں)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ ﷺ نکلے ایک دن اور داخل ہوئے مسجد میں اور ابوبکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہما دونوں آپ

کے ساتھ تھے ایک داہنی دوسرے بائیں اور آپ ان دونوں کے ہاتھ پکڑے ہوئے تھے اور فرمایا آپؐ نے اسی طرح اٹھائے جائیں گے ہم قیامت کے دن۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے اور سعید بن مسلمہ محدثین کے نزدیک قوی نہیں اور مروی ہوئی یہ حدیث اور سند سے بھی سوا اس سند کے نافع سے وہ روایت کرتے ہیں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے۔

❀❀❀❀

(٣٦٧٠) **عَنِ ابْنِ عُمَرَ**: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِأَبِي بَكْرٍ : ((**أَنْتَ صَاحِبِي عَلَى الْحَوْضِ، وَصَاحِبِي فِي الْغَارِ**)). (اسنادہ ضعیف) تخریج المشکاۃ (٦٠٢٨) کثیر اور اس کا شیخ دونوں ضعیف ہیں۔

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہ تم رفیق ہو میرے حوض کوثر پر اور رفیق تھے میرے غار میں یعنی ہجرت میں۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(٣٦٧١) **عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ حَنْطَبٍ** : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى أَبَابَكْرٍ وَعُمَرَ فَقَالَ : ((**هٰذَانِ السَّمْعُ وَالْبَصَرُ**)).

(اسنادہ صحیح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (٨١٤) اہل علم محققین نے اس کو المطلب کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف کہا ہے۔

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن حنطبؓ سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھ کر کہ یہ دونوں سمع و بصر ہیں۔

فائدہ : اس بارے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث مرسل ہے اور عبداللہ بن حنطب نے نہیں پایا رسول اللہ ﷺ کو یعنی بیچ میں کوئی راوی چھوٹ گیا ہے۔

مترجم: اس حدیث سے صاف ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہما کو وزیر کیا تھا رسول اکرم ﷺ کا زمین میں جیسے کہ وزیر تھے آپؐ کے جبرئیل اور میکائیل علیہما السلام آسمان میں اور کمال شرافت شیخین کی اس سے ظاہر ہے کہ مسلمانوں میں یہ دونوں ایسے ہیں جیسے بدن میں سمع و بصر اور اس سے اشارہ ہے ان کی وزارت و کالت پر اور تصریح ہے اس پر کہ وہ اتباع حق اور استماع اوامر الٰہیہ میں اور مشاہدہ انوار غیبیہ اور آیاتِ الٰہیہ میں یگانہ آفاق ہیں اور استحقاق خلافت میں ان پر مقدم کوئی نہیں۔

❀❀❀❀

(٣٦٧٢) **عَنْ عَائِشَةَ** أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((**مُرُوْا أَبَابَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ**)). فَقَالَتْ : عَائِشَةُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّ أَبَابَكْرٍ إِذَا قَامَ مَقَامَكَ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُكَاءِ فَأْمُرْ عُمَرَ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ، قَالَتْ : فَقَالَ: ((**مُرُوْا أَبَابَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ**))، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَقُلْتُ لِحَفْصَةَ قُوْلِي لَهُ إِنَّ أَبَابَكْرٍ إِذَا قَامَ فِي مَقَامِكَ لَمْ

يُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُكَاءِ، فَأْمُرْ عُمَرَ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَفَعَلَتْ: حَفْصَةُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّكُنَّ لَأَنْتُنَّ صَوَاحِبُ يُوسُفَ، مُرُوْا أَبَابَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ))، فَقَالَتْ: حَفْصَةُ لِعَائِشَةَ: مَا كُنْتُ لِأُصِيْبَ مِنْكِ خَيْرًا. (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا حکم کرو ابوبکر رضی اللہ عنہ کو کہ نماز پڑھائیں لوگوں کو یعنی امامت کریں تو عائشہؓ نے عرض کی کہ یارسول اللہ ابوبکر رضی اللہ عنہ جب کھڑے ہوں گے آپ ﷺ کی جگہ تو لوگوں کو رونے کے سبب سے قراءت نہ سنا سکیں گے یعنی نرم دل ہیں تو آپ حکم دیجیے عمر کو کہ وہ امامت کریں لوگوں کی پھر آپ نے فرمایا حکم کرو ابوبکر رضی اللہ عنہ کو کہ امامت کریں لوگوں کی تب عائشہ رضی اللہ عنہا نے ام المؤمنین حفصہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ تم عرض کرو آپؐ سے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ جب کھڑے ہوں گے آپ کی جگہ میں تو لوگوں کو قراءت نہ سنا سکیں گے رونے کے سبب سے تو حکم دیجیے کہ عمر امامت کریں لوگوں کی سو عرض کی حفصہ رضی اللہ عنہا نے اور فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ تم وہی تو ہو جنہوں نے یوسف کو تنگ کیا یعنی یہاں تک کہ انہوں نے لاچار قید خانہ میں جانا قبول کیا اور پھر فرمایا آپؐ نے کہ حکم کرو ابوبکر رضی اللہ عنہ کو کہ امامت کریں لوگوں کی سو حفصہ رضی اللہ عنہا نے کہا عائشہؓ سے یعنی بطور شکایت کے کہ تمہاری طرف سے مجھے کبھی خیر نہ پہنچی یعنی ایسی بات بتائی کہ آپ کی خفگی سنوائی۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس بارے میں عبداللہ بن مسعود اور ابوموسیٰ ابن عباس رضی اللہ عنہم اور سالم بن عبید رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

مترجم: اس حدیث میں بھی اشارہ ہے کہ احق بالخلافت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں اس لیے کہ وہ احق بالامامت ہیں نماز میں اور نماز افضل ارکانِ دین ہے پس امورِ دین میں بھی وہی امام ہیں اور سائر صحابہ مقتدی۔ اور رد ہے اس میں روافض متمردہ پر جو احق بالخلافت حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کہتے ہیں۔

❀❀❀❀

(٣٦٧٣) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَنْبَغِي لِقَوْمٍ فِيهِمْ أَبُوبَكْرٍ أَنْ يَؤُمَّهُمْ غَيْرُهُ)).

(ضعيف جدا) سلسلة الاحاديث الضعيفة (٤٨٢٠) (اس میں عیسیٰ بن میمون انصاری ضعیف ہے)

ترجمہ: روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے نہیں پہنچتا ہے کسی قوم کو کہ ان میں ابوبکر رضی اللہ عنہ ہو اور پھر امام بنائیں کسی شخص کو سوا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔

(٣٦٧٤) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ نُوْدِيَ فِي الْجَنَّةِ يَاعَبْدَاللّٰهِ هٰذَا خَيْرٌ، فَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّلٰوةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلٰوةِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجِهَادِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الرَّيَّانِ)). فَقَالَ أَبُوْبَكْرٍ: بِأَبِيْ أَنْتَ وَأُمِّيْ مَا عَلٰى مَنْ دُعِيَ مِنْ هٰذِهِ الْأَبْوَابِ مِنْ ضَرُوْرَةٍ، فَهَلْ يُدْعٰى أَحَدٌ مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ كُلِّهَا؟ قَالَ: ((نَعَمْ، وَأَرْجُوْا أَنْ تَكُوْنَ مِنْهُمْ)).

(اسناده صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (٢٨٧٨)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جوشخص خرچ کرے ایک جوڑا یعنی دو روپیہ یا دو پیسہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں پکارا جائے گا جنت میں اے بندے اللہ کے یہ خیر ہے یعنی تیرے لیے تیار کی گئی ہے پس جو نماز کو خوب ادا کرتا ہے اور دل اس کا شوق رکھتا ہے وہ نماز کے دروازہ سے بلایا جائے گا یعنی جنت میں اور جو اہل جہاد سے ہے وہ باب جہاد سے بلایا جائے گا اور جو اہل صیام سے ہے وہ ریان کے دروازہ سے بلایا جائے گا تو ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ سب دروازوں سے بلایا جانا ایک شخص کا تو کچھ ضرور نہیں اس لیے کہ ایک دروازہ سے طلب ہونا کافی ہے دخولِ جنت کے لیے مگر کوئی ایسا بھی ہے کہ براہ بزرگی اور شرافت سب دروازوں سے بلایا جائے آپؐ نے فرمایا کہ ہاں مجھے امید ہے کہ تم انہیں میں ہو۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(٣٦٧٥) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ : أَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ نَتَصَدَّقَ وَوَافَقَ ذٰلِكَ عِنْدِيْ مَالًا فَقُلْتُ الْيَوْمَ أَسْبِقُ أَبَابَكْرٍ إِنْ سَبَقْتُهُ يَوْمًا، قَالَ: فَجِئْتُ بِنِصْفِ مَالِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَا أَبْقَيْتَ لِأَهْلِكَ))؟ قُلْتُ مِثْلَهُ، وَأَتٰى أَبُوْبَكْرٍ بِكُلِّ مَا عِنْدَهُ، فَقَالَ: ((يَاأَبَابَكْرٍ! مَا أَبْقَيْتَ لِأَهْلِكَ))؟ فَقَالَ: اَبْقَيْتُ لَهُمُ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ، قُلْتُ: لَا اَسْبِقُهُ إِلٰى شَيْءٍ أَبَدًا. (اسناده حسن) تخريج المشكاة (٦٠٣٠)

ترجمہ: روایت ہے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہ ایک بار حکم کیا ہم کو رسول اللہ ﷺ نے صدقہ کا اور اتفاق سے ان دنوں میرے پاس مال بھی تھا تو میں نے اپنے دل میں کہا کہ میں بڑھ جاؤں گا ابو بکر رضی اللہ عنہ سے اگر آج کے دن بڑھ گیا کہا عمرؓ نے کہ پھر میں آدھا مال آپؐ کے پاس لے آیا اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم اپنے بال بچوں کے لیے کیا چھوڑ آئے ہو تو میں نے کہا اسی کے برابر اور ابو بکر رضی اللہ عنہ لے آئے جو ان کے پاس تھا یعنی سب کا سب۔ سو فرمایا آپؐ نے ان سے کہ تم کیا چھوڑ آئے ہو انہوں نے کہا چھوڑ آیا میں ان کے لیے اللہ اور رسول کو تب تو میں نے کہا میں ان سے کبھی آگے نہ بڑھ سکوں گا۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: اس حدیث سے فضیلت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی تمام صحابہ پر عموماً اور حضرت عمرؓ پر خصوصاً ثابت ہوئی اور یہی عقیدہ ہے اہل سنت والجماعت کا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ افضل امت ہیں ان کے بعد عمرؓ۔

❀❀❀❀

(٣٦٧٦) عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ أَنَّ امْرَأَةً أَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَكَلَّمَتْهُ فِيْ شَيْءٍ فَأَمَرَهَا بِأَمْرٍ فَقَالَتْ: أَرَأَيْتَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ إِنْ لَمْ أَجِدْكَ؟ قَالَ: ((**إِنْ لَمْ تَجِدِيْنِيْ فَأْتِيْ أَبَابَكْرٍ**)). (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے کہ ایک عورت آئی رسول اللہ ﷺ کے پاس اور اس نے کچھ عرض کی اور آپؐ نے اس کو کچھ حکم کیا پھر اس نے عرض کی اگر میں آپ کو نہ پاؤں یا رسول اللہ تو آپؐ نے فرمایا جب مجھ کو نہ پائے تو تو آ یا کر ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس۔ اور اس میں اشارہ ہے کہ آپؐ کے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوں گے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(٣٦٧٧) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**بَيْنَمَا رَجُلٌ رَاكِبٌ بَقَرَةً إِذْ قَالَتْ لَمْ أُخْلَقْ لِهٰذَا إِنَّمَا خُلِقْتُ لِلْحَرْثِ**))، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**اٰمَنْتُ بِذٰلِكَ أَنَا وَأَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ**)) قَالَ: أَبُوْسَلَمَةَ وَمَاهُمَا فِي الْقَوْمِ يَوْمَئِذٍ. (اسناده صحيح) الارواء (٢٤٧)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص بیل پر سوار تھا کہ اس نے کہا میں سواری کے لیے نہیں بنایا گیا میں تو کھیت جوتنے کے لیے بنایا گیا ہوں پھر فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ یقین کیا اس پر میں نے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر نے۔ اور وہ دونوں ان لوگوں میں حاضر نہ تھے۔

فائدہ: روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے اسی اسناد سے مانند اس کے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: اگرچہ سوابق اسلامیہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے اور فضائلِ ایمانیہ ان کے بہت ہیں مگر یہاں ہم بطور مشتے نمونہ از خروارے از بطور اختصار بیان کر دیتے ہیں۔

اول:

یہ کہ وہ نہایت شریف النسب ہیں۔ اور مصعب زبیری نے کہا ہے کہ اسی لیے ان کا نام عتیق ہوا کہ ان کے نسب میں کوئی عیب نہیں۔

ثانیاً:

یہ کہ وہ نہایت فصیح و بلیغ تھے اور معارک عظیمہ اور مجامع کثیرہ میں ان کے خطب بلیغہ مشہور ہیں۔

ثالثاً:

یہ کہ خمر کو جاہلیت میں انہوں نے اپنے اوپر حرام کیا تھا اور بت کو کبھی سجدہ نہ کیا۔ اور صواعق میں مذکور ہے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے بارے میں کبھی شک نہ کیا اور ابن الدغنہ نے ان کی بزرگی' شرافت' جودوسخا اور مہمان نوازی اور ہمدردی خلق پر گواہی دی اور شرفائے قریش نے اس کی تصدیق کی اور قبل اسلام آنحضرتؐ سے محبت اور الفتِ تامہ رکھتے تھے اور شام سے لوٹتے وقت آپ کے رفیق تھے۔ چنانچہ تفصیل اس کی اوپر مذکور ہوئی۔

اور احرار بالغین میں سب سے اول آپ اسلام سے مشرف ہوئے جیسا صغار صحابہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ اور غلام میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ اور نساء میں حضرت خدیجہ سباق مسلمین سے ہیں اور یہی قول محقق ہے محدثین کے نزدیک غرض حر بالغ معزز و مطاع خلق ان سے پہلے کوئی اسلام نہ لایا اور انہوں نے بعد اسلام ترغیب وتحریض اسلام پر یہاں تک کوشش کی کہ بہت سے لوگ دائرہ اسلام میں داخل ہوئے اور سبب ان کے اسلام کا فقط تنبیہ غیبی تھا۔ چنانچہ انہیں سے مروی ہے کہ میں ایک دن جاہلیت میں ایک درخت کے نیچے بیٹھا تھا اور اس نے آواز دی کہ فلاں وقت میں ایک پیغمبر ظاہر ہوگا تو سب سے اول اس پر ایمان لانا پھر جب آپ پر وحی نازل ہوئی اس درخت نے مجھے خبر دی اور میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے آپ کی رسالت کی تصدیق کی۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب آپؐ اسلام لائے آپ کی ترغیب سے عثمان بن عفان' زبیر بن عوام' عبدالرحمن بن عوف' سعد بن ابی وقاص اور طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہم اسلام سے مشرف ہوئے اور ان میں سے ہر ایک نجباء قریش اور ان اوسط بطون سے تھا اور حقیقت میں ان کے ایمان لانے سے کفر کی کمر ٹوٹ گئی اور ابتدائے اسلام اور غربت ایمان کے وقت چالیس ہزار درہم تقویتِ اسلام اور ترفیہ مسلمین کے لیے آپ کی خدمت میں صرف کیے اور سات شخصوں کو غلامانِ قریش میں سے کہ تصدیق رسالت اور توحید الوہیت میں راسخ القدم تھے اور موالی ان کے طرح طرح کی تکالیف اور شدائد ان کو پہنچاتے تھے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے خرید کیے اور اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے لیے آزاد کیے کہ انہیں میں ہیں بلال رضی اللہ عنہ اور عامر بن فہیرہ اور جب آیت ﴿ فاصدع بما تؤمر ﴾ اتری اور آپ ﷺ نے اظہار دعوت کا قصد کیا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے یہ امر خطیر اپنے ذمہ لیا اور خطبہ عجیبہ قریش پر پڑھا اور انہوں نے بہت ایذائیں آپ کو دیں اور اس پر صابر رہے۔ اور یہ پہلا خطبہ تھا جو اسلام میں پڑھا گیا۔

اور قریش نے کئی بار آنحضرت ﷺ کو ایذائیں پہنچانے کا قصد کیا اور ہر بار حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنی جان آپؐ پر فدا کی اور بلیات وآفات میں آپ کے نفس نفیس کا وقایہ اور سینہ سپر بنے۔ چنانچہ تفصیل اس کی کتب احادیث اور ازالۃ الخفاوغیرہ میں مذکور ہے اور جب قریش آپ کی ایذاء پر مجتمع ہوئے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ آنحضرتؐ کے شریک حال رہے اور پہلے جس نے اسلام میں مسجد بنائی ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں۔ انہوں نے اپنے گھر کے انگنائی میں مکہ میں مسجد بنائی اور قرآن کی قراءت میں مشغول ہوئے۔ روایت کیا اس کو بخاری نے اور اعلائے کلمۃ اللہ کے لیے محاربہ فارس اور روم میں انہوں نے شرط لگائی کہ روم فارس پر غالب ہوگا اور ویسا ہی ہوا

الحمد للہ اور آنحضرت ﷺ کی آمد و رفت جس قدر صدیق رضی اللہ عنہ کے گھر تھی اس قدر اور کہیں نہ تھی۔ چنانچہ مکہ میں ہر روز آپ صبح و شام ان کے گھر تشریف لائے۔

اور مروی ہے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ جب ہم مدینہ میں آئے تو صدیق اکبرؓ نے پوچھا کہ یا رسول اللہ آپؐ اپنی بیوی سے ہم بستر کیوں نہیں ہوتے آپؐ نے فرمایا مجھے مہر کا خیال ہے پس ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ساڑھے بارہ اوقیہ چاندی ان کے پاس بھیج دی آپؐ نے وہ ہمارے پاس روانہ کی اور مجھ سے ہم بستر ہوئے اور نہ تصدیق کی معراج کی ابوبکر رضی اللہ عنہ سے اول کسی نے اور آنحضرتؐ نے جب موسم حج میں اپنے تئیں حیاء عرب پر پیش کیا کہ کون آپ کی مدد کرتا ہے تو ہر بار حضرت صدیق رضی اللہ عنہ آپ کے رفیق رہے چنانچہ ریاض نضرت میں یہ قصص مفصل مذکور ہیں اور جنگ بدر میں جو افضل مشاہد اسلام سے تھے حضرت صدیق اکبر کو مآثر نمایاں حاصل ہوئے۔

اوّل یہ کہ کے عریش میں آپ ﷺ بھی تھے۔ دوسرے یہ کہ الہام عجیب آپ کے دل پر ہوا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب آنحضرتؐ دعا کرتے تھے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا کافی ہے آپ کو پھر نکلے لڑائی پر اور فرماتے تھے۔ ﴿ سیهزم الجمع ویولون الدبر ﴾ غرض صدیق کو الہام ہوا کہ دعا قبول ہوگئی۔

تیسرے یہ کہ لڑائی میں میمنہ لشکر صدیق اکبر کو عنایت ہوا اور میکائیل کو ان کے ہمراہ فرمایا اور میسرہ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو اور اسرافیل کو ان کے ساتھ کیا۔

چوتھے یہ کہ اسیرانِ بدر کے حق میں مشورہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا آپ کو پسند آیا اور اسی پر کاربند ہوئے اگرچہ آخر میں فضیلت حضرت عمر کی ظاہر ہوئی اور اسی طرح جنگ احد میں آپ کو بہت سے مآثر جمیلہ ہاتھ آئے چنانچہ آپ کی خدمت میں اسی دن سعی جمیلہ بجالائے چنانچہ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب اصحاب آپؐ کے منتشر ہوگئے پہلے جولوٹ کر آپ کے پاس آئے احد میں وہ ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے یہی کہا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اور کہا کہ جب میں لوٹا میں نے دیکھا ایک اور شخص کو اپنے ساتھ کہ وہ بھی آپ کی طرف آتا تھا اور وہ ابوعبیدہؓ بن جراح تھے روایت کیا اس کو حاکم نے اور کفار قریش بھی آنحضرتؐ کے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ کو گنتے تھے۔ چنانچہ ابوسفیانؓ نے تفحص حال لشکر اسلام کا کیا تو انہیں تین شخصوں کو پوچھا پہلے کہا کیا لشکر میں محمد ہیں تو آپؐ نے فرمایا اسے جواب نہ دو پھر پوچھا ابن قحافہؓ ہیں آپ نے فرمایا جواب نہ دو پھر کہا ابن خطابؓ ہیں پھر اس نے کہا یہ تینوں قتل ہوگئے اگر زندہ ہوتے تو ضرور جواب دیتے پھر حضرت عمرؓ نہ رہ سکے اور فرمایا آپ نے جھوٹا ہے تو اے دشمن اللہ تعالیٰ کے اللہ تعالیٰ نے تیرے لیے بچا رکھا ہے ایسی چیز کو جو ذلیل کرے گی تجھ کو اور آنحضرتؐ نے بعد احد تعاقب کفار کا کیا حضرت صدیق رضی اللہ عنہ اس معرکہ میں حاضر تھے الذین ﴿ استجابوا لله والرسول ﴾ کی بشارت میں شامل اور اسی طرح جنگ خندق میں ایک جانب لشکر کی حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کو عنایت ہوئی کہ اب تک مسجد آپ کی خندق کے نزدیک موجود ہے اور حقیقت میں وہ موضع نزول تھا حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کا غزوہ

خندق میں اور اسی طرح غزوہ مریسیع میں جب ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا پر منافقوں نے تہمت لگائی اور جن مسلمانوں نے براءت صدیقہ میں توقف کیا وہ معاتب ہوئے حضرت صدیق کو اس میں فضائل نمایاں نصیب ہوئے بچند وجوہ

اول یہ کہ اس واقعہ ہوش ربا میں کمال انقیاد اور تسلیم اور فدا ان سے ظاہر ہوا آنحضرت ﷺ کی خدمت میں۔ چنانچہ تشبع روایات سے معلوم ہوتا ہے۔

ثانی:

یہ کہ جب براءت عائشہ رضی اللہ عنہا نازل ہوئی اللہ تعالیٰ نے اس براءت میں ان کو بھی شریک کیا اور فرمایا ﴿اولئك مُبَرَّءُ وْنَ مما يقولون﴾۔

ثالث:

یہ کہ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ مسطح بن اثاثہ کو کچھ خرچ دیا کرتے تھے اور جب شرکت اس کی افک میں ظاہر ہوئی آپ نے ہاتھ روکا اس وقت اللہ تعالیٰ نے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کو اولو الفضل اور یہ آیت ﴿ ولا ياتل اولو الفضل منكم والسعة ان يوتوا اولى القربى ﴾ اور پھر حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں اللہ کی مغفرت دوست رکھتا ہوں اور نفقہ جاری کر دیا اور اسی طرح صلح حدیبیہ میں ان کو مآثر جمیلہ حاصل ہوئے۔

اول یہ کہ عروہ بن مسعودؓ نے جب آپ سے گستاخی کی حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے اس کو دشنام سخت اور اظہار جلادت اور جرأت کو کام فرمایا کہ وہ متجز بصلح ہو گئے اور جب حضرت فاروق رضی اللہ عنہ کو غیرت نے گھیرا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان کو وہی جواب دیا جو نبیؐ نے دیا تھا اس سے کمال قرب اور اتحاد ان کا نبیؐ کے ساتھ ظاہر ہوا اور صلح و جنگ میں جب صحابہ کا اختلاف ہوا حضرتؐ نے انہیں کے مشورہ پر عمل کیا اور اسی طرح غزوہ خیبر میں حضرت صدیق رضی اللہ عنہ حاضر رہے اور آپؐ نے ان کو امیر لشکر کیا اور اسی طرح سریہ بنی فزارہ پر امیر کیا اور جب لوگوں نے عرض کیا کہ آپ اطراف میں اور لوگوں کو تعلیم سنن و فرائض کے لیے روانہ فرماتے ہیں ابوبکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہما کو کیوں نہیں بھیجتے تو آپ نے فرمایا ''لا غِنٰی لی عنهما انهما من الذين كالسمع والبصر'' یعنی مجھے ہر وقت ان سے کام رہتا ہے اور وہ دین کے سمع و بصر ہیں اور اس سے کمال فضیلت شیخین کی ثابت ہوئی روایت کیا اس کو حاکم نے اور حضرت صدیق رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ ﷺ راتوں کو امور مسلمین میں مشورہ فرماتے تھے اور صبح کو اس پر کار بند ہوتے تھے رواہ احمد۔ اور جب ازواج طاہرات نے غیرت کی اور سورۂ تحریم نازل ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے شیخین کو صالح المؤمنین فرمایا: رواہ الحاکم۔ اور حضرت صدیق رضی اللہ عنہ غایت سعی کتمان اسرار میں آنحضرتؐ کے فرماتے تھے۔ چنانچہ یہ امر اس قصہ میں مذکور ہے جس میں حفصہ رضی اللہ عنہا کو عثمان رضی اللہ عنہ پر عرض کرنا مسطور ہے۔ رواہ البخاری۔

اور صدیق رضی اللہ عنہ ہر چیز میں سبقت فرماتے تھے یہاں تک کہ صحابہؓ میں آپ کا لقب سابق الی الخیر ہو گیا اور حضرت عمرؓ نے

ان کو سابق بالخیر فرمایا اور جب مدینہ میں قحط تھا اور کاروان شام پہنچا اور لوگ آپ کو خطبہ پڑھتے چھوڑ گئے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ کا ساتھ نہ چھوڑا اور ثابت قدم رہے اور اسی طرح غزوہ فتح مکہ میں حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کو فضائل نمایاں حاصل ہوئے۔

اول یہ کہ ابوسفیان قبل واقعہ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے طلب شفاعت کی اس سے معلوم ہوا کہ کفار بھی جانتے تھے کہ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کو بڑی وجاہت مؤمنوں میں حاصل ہے مگر تعجب ہے کہ غلاۃ روافض اس کے منکر ہیں۔

دوسرے کہ یہ باپ صدیق اکبر کے اس دن مشرف باسلام ہوئے اور یہ فضیلت سوا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے اور کسی کو نصیب نہ ہوئی کہ چار پشت ان کی شرف صحبت سے رسول اللہ ﷺ کے مشرف اور انوار ایمان سے منور ہوئے اور رسول اللہ ﷺ کے پاس جب حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے والد کو لائے آپ نے ان کے سینہ پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا کہ اسلام لاؤ وہ مسلمان ہو گئے موسیٰ بن عقبہ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا چار پشت کسی کے شرف صحبت سے رسول اللہ ﷺ کے سرفراز نہیں ہوئے سوا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے اور ملے حضرت سے ابوقحافہ، ابوبکر رضی اللہ عنہ، ان کے بیٹے عبدالرحمٰن اور ان کے بیٹے ابوعتیق اور قصہ حنین اور قضیہ ابی قتادہ میں مشورت ان کی شرف تصویب کو پہنچی۔

اور غزوۂ طائف میں بھی آپ کو فضائل جمیلہ اور مآثر جمیلہ ہاتھ آئے۔

اول یہ کہ صاحبزادہ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے اس میں مجروح ہوئے اور اسی زخم کے انتقاض سے وفات پائی۔

دوسرے یہ کہ بازگشت محاصرہ اہل طائف سے آپ کے مشورہ کے موافق ہوئی اور غزوۂ تبوک میں بھی بہت سے فضائل آپ کو حاصل ہوئے چنانچہ مال خرچ کرنے میں سب سے سبقت لے گئے اور اپنا کل مال اللہ کی راہ میں حاضر کیا اور فاروق اعظم نے نصف مال۔

دوسرے یہ کہ امامت لشکر کی آپ کو عنایت ہوئی۔

تیسرے کہ اثناء راہ میں آنحضرت ﷺ چند اصحاب کے ساتھ آرام کو اترے آخر شب میں اور وہاں قیام فرمایا کہ اگر لشکر ابوبکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہما کی اطاعت کرے تو راہ یاب ہو اور نویں سال حضرت ﷺ نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو امیر حاج کیا۔ اور وہ اول شخص ہیں کہ اسلام میں حاجیوں کے امیر ہوئے۔

اور یہاں پر بعض علماء سے غلطی ہوئی کہ انہوں نے سمجھا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو پیچھے روانہ کرنا بنظر عزل حضرت صدیق رضی اللہ عنہ تھا حالانکہ یہ غلط فہمی ہے حقیقت میں امیر حاج صدیق ہی تھے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ابلاغ براءت تحویل ہوئی تھی اور اسی لیے نسائی نے خطبہ حج ابوبکر رضی اللہ عنہ ہی سے روایت کیے ہیں کہ حضرت صدیق نے موسم حج میں پڑھے اور حجۃ الوداع میں آنحضرت ﷺ کے رفیق سفر تھے۔ اور سامان آپ کا اپنی سواری پر لادا تھا یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ جب بیمار ہوئے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے حق میں بڑی عنایات بجالائے۔ چنانچہ نماز کا ان کو امام کیا تمام صحابہ اس سے سمجھ گئے کہ وہ خلیفہ ہیں حضرت کے بعد وفات رسول اکرم ﷺ جو فضائل حضرت صدیق کو حاصل ہوئے منجملہ اس کے یہ ہے کہ آپ کے نزدیک دفن ہوئے اور موت وحیات میں آپ کا ساتھ نہ چھوڑا

اور خلفائے اربعہ میں سب سے پہلے آپ رسول اللہ ﷺ کے پاس عالم برزخ میں حاضر ہوئے۔

❁❁❁❁

(٣٦٧٨) عَنْ عَائِشَةَ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ بِسَدِّ الْأَبْوَابِ إِلَّا بَابَ أَبِي بَكْرٍ . (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی ﷺ نے حکم فرمایا کہ مسجد میں جن لوگوں کے دروازے ہیں بند کر دیئے جائیں مگر دروازہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کا (اس میں بھی اشارہ ہے کہ وہ خلیفہ ہیں رسول اللہ ﷺ کے کہ خلیفہ کو مسجد میں بیٹھنے کی زیادہ ضرورت ہے قضا اور افتاء وغیرہ کے لیے)۔

فائدہ : اس بارے میں ابوسعید سے بھی روایت ہے یہ حدیث غریب ہے اس سند سے۔

❁❁❁❁

(٣٦٧٩) عَنْ عَائِشَةَ : أَنَّ أَبَابَكْرٍ دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ : ((أَنْتَ عَتِيقُ اللّٰهِ مِنَ النَّارِ))، فَيَوْمَئِذٍ سُمِّيَ عَتِيقًا. (اسناده صحيح) تخريج المشكاة (٦٠٣١ ـ التحقيق الثانى)

ترجمہ: روایت ہے عائشہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا سے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ داخل ہوئے رسول اللہ ﷺ کے پاس اور آپ ؐ نے فرمایا کہ تم عتیق ہو یعنی آزاد کیے ہوئے ہو اللہ کی آگ سے یعنی دوزخ سے، سو اس دن سے ان کا نام عتیق ہو گیا (اے اللہ ہم کو بھی آزاد کر اپنے فضل سے دوزخ سے)۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے اور روایت کی بعض نے یہ حدیث معن سے اور کہا روایت ہے موسیٰ بن طلحہ سے وہ روایت کرتے ہیں عائشہ الصدیقہ رضی اللہ عنہا سے۔

(٣٦٨٠) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَلَهُ وَزِيرَانِ مِنْ أَهْلِ السَّمَاءِ، وَوَزِيرَانِ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ، فَأَمَّا وَزِيرَايَ مِنْ أَهْلِ السَّمَاءِ فَجِبْرَئِيلُ وَمِيكَائِيلُ، وَأَمَّا وَزِيرَايَ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ فَأَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ)).

(اسناده ضعيف) تخريج المشكاة (٦٠٦٥) (اس میں تلید بن سلیمان اور عطیہ عوفی دونوں ضعیف ہیں)

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید خدریؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کوئی نبی ایسا نہیں جن کے دو وزیر نہ ہوں آسمان والوں سے اور دو زمین والوں سے اور میرے دو وزیر آسمان والوں سے جبرائیل اور میکائیل علیہما السلام ہیں اور زمین والوں سے ابوبکر رضی اللہ عنہ و عمرؓ۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ اور ابوالحجاف کا نام داؤد بن ابی عوف ہے۔ اور مروی ہے سفیان ثوری سے کہ انہوں نے کہا ابوالحجاف مرد پسندیدہ تھے۔

اللهم اجمع بيننا وبينه يوم القيامة كما جمعت بيننا وبين تحرير احواله يومنا هذا

❁❁❁❁

مَنَاقِبُ أَبِي حَفْصٍ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ

مناقب ابو حفص عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ

(٣٦٨١) عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((اَللّٰهُمَّ أَعِزَّ الْإِسْلَامَ بِأَحَبِّ هٰذَيْنِ الرَّجُلَيْنِ إِلَيْكَ بِأَبِي جَهْلٍ أَوْبِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ)). قَالَ : وَكَانَ أَحَبَّهُمَا إِلَيْهِ عُمَرُ .

(اسناده صحيح) تخريج المشكاة (٦٠٤٥ ـ التحقيق الثاني)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ ﷺ نے دعا کی کہ یا اللہ قوی کر اسلام کو ابوجہل اور عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ دونوں سے جو پیارا ہو اس کے ساتھ اور ان دونوں میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ اللہ کو پیارے نکلے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت سے۔

مترجم: بمنطوق حدیث مذکورہ بلاشبہ مسلمانوں کو حضرت عمرؓ کے اسلام سے بڑی تقویت حاصل ہوئی اور اس دن سے اہل اسلام مکہ میں کھل کر رہنے لگے اور کفار بہت دبے۔

❀❀❀❀

(٣٦٨٢) عَنِ ابْنِ عَمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((إِنَّ اللّٰهَ جَعَلَ الْحَقَّ عَلٰى لِسَانِ عُمَرَ وَقَلْبِهِ)). قَالَ: وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: مَا نَزَلَ بِالنَّاسِ أَمْرٌ قَطُّ فَقَالُوا فِيهِ وَقَالَ فِيهِ عُمَرُ أَوْ قَالَ ابْنُ الْخَطَّابِ فِيهِ شَكٌّ خَارِجَةُ۔ إِلَّا۔ نَزَلَ فِيهِ الْقُرْاٰنُ عَلٰى نَحْوِمَا قَالَ عُمَرُ . (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ نے جاری کر دیا حق کو عمر رضی اللہ عنہ کی زبان اور دل پر اور ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ کوئی واقعہ لوگوں پر نہ پڑا اور اس میں لوگوں نے کلام نہ کیا مگر اترا قرآن حضرت عمرؓ کے قول کے موافق۔

فائدہ: اس بارے میں فضل بن عباس ابوذر اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے۔

❀❀❀❀

(٣٦٨٣) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : ((اَللّٰهُمَّ أَعِزَّ الْإِسْلَامَ بِأَبِي جَهْلِ بْنِ هِشَامٍ أَوْ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ))، قَالَ : فَأَصْبَحَ فَغَدَا عُمَرُ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَأَسْلَمَ.

(ضعيف جداً۔ تخريج المشكاة (٦٠٤٥) (اس میں نضر ابی عمر راوی متروک ہے)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ ﷺ نے دعا کی کہ یا اللہ عزت دے اسلام کو ابوجہل یا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے سو صبح کو عمر رضی اللہ عنہ اسلام لائے۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے اس سند سے اور کلام کیا ہے بعض محدثین نے نضر میں جن کی کنیت ابو عمر ہے اور وہ مناکیر روایت بیان کرتے ہیں۔

❀❀❀❀

(٣٦٨٤) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ : قَالَ عُمَرُ لِأَبِي بَكْرٍ: يَاخَيْرَ النَّاسِ بَعْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ أَبُوبَكْرٍ: أَمَا إِنَّكَ إِنْ قُلْتَ ذَاكَ فَلَقَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ : ((**مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ عَلٰى رَجُلٍ خَيْرٍ مِنْ عُمَرَ**)).

ترجمہ: روایت ہے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے کہ حضرت عمرؓ نے کہا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے اے بہتر لوگوں کے بعد رسول اللہ ﷺ کے تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تم تو یوں کہتے ہو اور میں نے سنا ہے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے سورج نہیں نکلا کسی مرد پر جو حضرت عمر سے بہتر ہو۔ یعنی بعد انبیاء علیہم السلام کے۔ (اسنادہ موضوع) سلسلة الاحاديث الضعيفة (١٣٥٧) (اس میں عبداللہ بن داؤد الواسطی ضعیف اور ابن اخی محمد بن المنکدر مجہول ہے)

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور اسناد اس کی کچھ خوب نہیں۔ اور اس بارے میں ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

❀❀❀❀

(٣٦٨٥) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ : مَا أَظُنُّ رَجُلًا يَنْتَقِصُ أَبَابَكْرٍ وَعُمَرَ وَيُحِبُّ النَّبِيَّ ﷺ .

(صحيح الاسناد مقطوع)

ترجمہ: روایت ہے ابن سیرینؒ سے کہا انہوں نے کہ میں نہیں خیال کرتا کسی کو کہ دوست رکھتا ہے نبی کو اور پھر تنقیص شان کرے ابوبکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہما کی۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے حسن ہے۔

❀❀❀❀

(٣٦٨٦) عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : ((**دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَإِذَا أَنَا بِقَصْرٍ مِنْ ذَهَبٍ، فَقُلْتُ: لِمَنْ هٰذَا الْقَصْرُ؟ قَالُوا: لِشَابٍّ مِنْ قُرَيْشٍ. فَظَنَنْتُ أَنِّي أَنَا هُوَ، فَقُلْتُ: وَمَنْ هُوَ؟ فَقَالُوا: عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ**)). (اسناده صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (١٤٠٥، ١٤٢٣).

ترجمہ: روایت ہے انسؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ داخل ہوا میں جنت میں یعنی عالم رؤیا میں سو دیکھا میں نے ایک محل سونے کا تو میں نے کہا یہ کس کا ہے فرشتوں نے کہا ایک جوان کا قریش میں ہے میں نے خیال کیا کہ میں ہوں پھر کہا میں نے کون ہے تو فرشتوں نے کہا وہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہیں۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: اس حدیث سے مبشر بالجنة ہونا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا اور کمال قرب ان کا آپ کے درجہ سے معلوم ہوا کہ آپ نے ان کے محل کو اپنا ہی خیال کیا۔

❀❀❀❀

(٣٦٨٧) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((رَأَيْتُ كَأَنِّي أُوْتِيْتُ بِقَدَحِ لَبَنٍ فَشَرِبْتُ مِنْهُ فَأُعْطَيْتُ فَضْلِي عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ))، قَالُوْا : فَمَا أَوَّلْتَهُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ : ((الْعِلْمُ)).

(اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ دیکھا میں نے خواب میں کہ لائے میرے پاس ایک پیالہ دودھ کا پھر میں نے پیا اور باقی عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دیا لوگوں نے عرض کی کہ کیا تعبیر کی اس کی آپ نے فرمایا تعبیر اس کی علم ہے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

مترجم: اس حدیث سے معلوم ہوئی قوت علمیہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی کہ کامل درجہ پر ہے اور نمونہ ہے قوی انبیاء کا۔

❀❀❀❀

(٣٦٨٨) عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((لَوْ كَانَ نَبِيٌّ بَعْدِي لَكَانَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ))

ترجمہ: روایت ہے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر بن خطاب ہوتے۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر شرح بن ہاعان کی روایت سے۔

❀❀❀❀

(٣٦٨٩) عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ : أَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَدَعَا بِلَالًا فَقَالَ : ((يَا بِلَالُ بِمَ سَبَقْتَنِي إِلَى الْجَنَّةِ؟ مَا دَخَلْتُ الْجَنَّةَ قَطُّ إِلَّا سَمِعْتُ خَشْخَشَتَكَ أَمَامِي، دَخَلْتُ الْبَارِحَةَ الْجَنَّةَ فَسَمِعْتُ خَشْخَشَتَكَ أَمَامِي فَأَتَيْتُ عَلَى قَصْرٍ مُرَبَّعٍ مُشْرِفٍ مِنْ ذَهَبٍ، فَقُلْتُ: لِمَنْ هٰذَا الْقَصْرُ؟ فَقَالُوْا لِرَجُلٍ مِنَ الْعَرَبِ، فَقُلْتُ: أَنَا عَرَبِيٌّ لِمَنْ هٰذَا الْقَصْرُ؟ قَالُوْا: لِرَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَقُلْتُ أَنَا قُرَشِيٌّ لِمَنْ هٰذَا الْقَصْرُ؟ قَالُوْا: لِرَجُلٍ مِنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ ﷺ، فَقُلْتُ: أَنَا مُحَمَّدٌ لِمَنْ هٰذَا الْقَصْرُ؟ قَالُوْا: لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ))، فَقَالَ بِلَالٌ : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا أَذَّنْتُ قَطُّ إِلَّا صَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ، وَمَا أَصَابَنِي حَدَثٌ قَطُّ إِلَّا تَوَضَّأْتُ عِنْدَهَا وَرَأَيْتُ أَنَّ لِلّٰهِ عَلَيَّ رَكْعَتَيْنِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ : ((بِهِمَا)).

(اسناده صحيح) التعليق الرغيب : ١/٩٩)

ترجمہ: روایت ہے بریدہ سے انہوں نے کہا کہ صبح کو رسول اللہ ﷺ نے بلایا بلال رضی اللہ عنہ کو اور فرمایا کہ اے بلال رضی اللہ عنہ کیا سبب ہے کہ تم جنت میں میرے آگے ہوتے ہو کبھی داخل نہ ہوا میں جنت میں کہ نہ سنی میں نے آواز تمہاری نعلین کی اپنے آگے داخل ہوا میں جنت میں آج کی شب اور سنی میں نے آواز تمہارے نعلین کی اپنے آگے پھر گزرا میں ایک چوکور اور بلند محل پر کہ سونے کا تھا سو پوچھا میں نے کہ یہ کس کا ہے فرشتوں نے کہا کہ ایک مرد عربی کا میں نے کہا میں عربی ہوں یہ کس کا ہے انہوں نے کہا یہ ایک مرد قرشی کا ہے میں نے کہا میں قرشی ہوں یہ کس کا ہے انہوں نے کہا ایک مرد کا ہے کہ امت محمد ﷺ سے ہیں میں نے کہا میں محمد ہوں یہ کس کا ہے انہوں نے کہا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا۔ پھر عرض کیا بلال رضی اللہ عنہ نے کہ یا رسول اللہ میں جب اذان دیتا ہوں تو دو رکعت پڑھ لیتا ہوں اور جب مجھے حدث ہوتا ہے وضو کرتا ہوں اور اللہ کے لیے دو رکعت ادا کرتا ہوں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ انہی دونوں باتوں کے سبب سے تو جنت میں میرے آگے ہوتا ہے۔

فائدہ: اس بارے میں جابرؓ معاذؓ انس اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ دیکھا میں نے ایک محل سونے کا جنت میں سو پوچھا یہ کس کا ہے فرشتوں نے کہا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور مراد اس قول سے آپ کی کہ میں داخل ہوا آج کی شب جنت میں یہ خواب ہے ایسا ہی مروی ہوا بعض روایتوں میں اور مروی ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ خواب انبیاء کا وحی ہے۔

مترجم: اس حدیث میں بڑی فضیلت وضوء اور تحية الوضوء کی ثابت ہوئی کہ وہ باعث ہے دخول جنت کا اور آگے چلنا بلال رضی اللہ عنہ کا رسول اللہ ﷺ سے ایسا تھا جیسے کہ چوبدار اور نقیب بادشاہوں کے آگے چلتے ہیں نہ یہ کہ وہ رسول اللہ ﷺ سے افضل ہیں۔

❀❀❀❀

(۳۶۹۰) عَنْ بُرَيْدَةَ يَقُوْلُ : خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ بَعْضِ مَغَازِيْهُ فَلَمَّا انْصَرَفَ جَاءَ تْ جَارِيَةٌ سَوْدَاءُ فَقَالَتْ : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنِّيْ كُنْتُ نَذَرْتُ إِنْ رَدَّكَ اللّٰهُ سَالِمًا أَنْ أَضْرِبَ بَيْنَ يَدَيْكَ بِالدُّفِّ وَأَتَغَنّٰى. فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((**إِنْ كُنْتِ نَذَرْتِ فَاضْرِبِيْ وَإِلَّا فَلَا**))، فَجَعَلَتْ تَضْرِبُ فَدَخَلَ أَبُوْبَكْرٍ وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عَلِيٌّ وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عُمَرُ فَأَلْقَتِ الدُّفَّ تَحْتَ اسْتِهَا ثُمَّ قَعَدَتْ عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((**إِنَّ الشَّيْطَانَ لَيَخَافُ مِنْكَ يَاعُمَرُ! إِنِّيْ كُنْتُ جَالِسًا وَهِيَ تَضْرِبُ فَدَخَلَ أَبُوْبَكْرٍ وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عَلِيٌّ وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ وَهِيَ تَضْرِبُ فَلَمَّا دَخَلْتَ أَنْتَ يَا عُمَرُ أَلْقَتِ الدُّفَّ**)).

(اسناده صحيح) نقد الكتانى (۴۷ـ ۴۸ـ سلسلة الاحاديث الصحيحة (۲۲۶۱).

ترجمہ: روایت ہے بریدہؓ سے کہا انہوں نے کہ نکلے رسول اللہ ﷺ کسی جہاد میں پھر جب آئے لوٹ کر ایک لڑکی آئی کالی اور

اس نے عرض کی کہ یا رسول اللہ میں نے نذر مانی تھی کہ اگر اللہ تعالیٰ آپ کو صحیح وسالم لائے گا تو میں آپ کے آگے دف بجاؤں گی اور گاؤں گی تو آپ نے فرمایا کہ اگر تو نے نذر مانی ہے تو بجا نہیں تو نہیں اور وہ بجانے لگی پھر آئے ابوبکر رضی اللہ عنہ اور وہ بجاتی رہی پھر علی رضی اللہ عنہ آئے اور وہ بجاتی پھر عثمان آئے اور وہ بجاتی رہی پھر حضرت عمرؓ آئے اور وہ دف اپنے چوتڑ کے نیچے ڈال کر بیٹھ گئی پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ شیطان تم سے ڈرتا ہے اے عمر میں بیٹھا تھا اور وہ دف بجاتی رہی اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آئے اور وہ بجاتی رہی اور حضرت علی آئے تو وہ بجاتی رہی اور حضرت عثمان آئے تو وہ بجاتی رہی پھر جب تم آئے اے عمرؓ تو اس نے دف ڈال دی۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے بریدہ کی روایت سے اور اس بارے میں عمر رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے۔

مترجم: شیخ نے لمعات میں کہا ہے کہ حدیث دف بجانے کی اباحت پر دال ہے اور عورتوں کی غنا کی حلت پر جب خوف فتنہ کا نہ ہو اور وہ گانا مہیج شہوت اور زنا کا نہ ہو لیکن حدیث میں ایک اشکال یہ ہے کہ پہلے آپ نے اس کو گانے دیا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ وعلی وعثمان رضی اللہ عنہم نے پھر حضرت عمرؓ کے آنے کے وقت آپ نے اسے کار شیطان فرمایا اور جواب اس کا بعض لوگوں نے یوں دیا ہے کہ پھرنا رسول اللہ ﷺ کا غزا سے صحیح وسالم ایک بڑی نعمت تھی اور موجب سرور وفرحت اس لیے کہ آپ نے حکم دیا اس کو وفائے نذر کا اور اس نظر سے وہ فعل منجملہ لہو نہ ہوا اور کراہت سے نکل آیا مگر وفائے نذر چونکہ تھوڑا بجانے سے بھی حاصل ہو جاتی ہے اور اس نے جب اس سے زیادہ بجایا گویا کراہت کی مرتکب ہوئی اور اسی وقت حضرت عمرؓ آئے پس آپ نے اس کو منع نہیں فرمایا کہ درجہ حرمت کو پہنچے اور برائی بھی اس کی فرمادی کہ ثبوت کراہت کا ہو جائے اور یہ سب جب ہے کہ خوف فتنہ کا نہ ہو اور جب خوف فتنہ کا ہو تو جو حکم فتنہ کا ہے وہی اس کے اسباب کا یعنی حرام ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(٣٦٩١) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ جَالِسًا فَسَمِعْنَا لَغَطًا وَصَوْتَ صِبْيَانٍ: فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَإِذَا حَبَشِيَّةٌ تَزْفِنُ وَالصِّبْيَانُ حَوْلَهَا، فَقَالَ: ((يَا عَائِشَةُ تَعَالَيْ فَانْظُرِيْ)) فَجِئْتُ، فَوَضَعْتُ لَحْيَيَّ عَلٰى مَنْكِبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَيْهَا مَا بَيْنَ الْمَنْكِبِ إِلٰى رَأْسِهِ فَقَالَ لِيْ: ((أَمَا شَبِعْتِ أَمَا شَبِعْتِ))؟ قَالَتْ: فَجَعَلْتُ أَقُوْلُ: لَا، لِأَنْظُرَ مَنْزِلَتِيْ عِنْدَهُ إِذْ طَلَعَ عُمَرُ قَالَتْ فَارْفَضَّ النَّاسُ عَنْهَا قَالَتْ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنِّيْ لَأَنْظُرُ إِلٰى شَيَاطِيْنِ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ قَدْ فَرُّوْا مِنْ عُمَرَ))، قَالَتْ: فَرَجَعْتُ . (اسناده صحيح) تخريج المشكاة (٦٠٤٩) .

ترجمہ: روایت ہے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ رسول اللہ ﷺ بیٹھے تھے کہ ہم نے ایک غل سنا اور آواز لڑکوں کی سو کھڑے ہوئے رسول اللہ ﷺ اور دیکھا ایک حبشی عورت ناچتی ہے اور لڑکے اس کے گرد ہیں تو آپ نے فرمایا اے عائشہ آؤ سو دیکھو

تو رکھ دی میں نے اپنی ٹھوڑی رسول اللہ ﷺ کے شانے پر اور اس کو دیکھنے لگی اور میری ٹھوڑی آپ کے شانہ اور سر کے درمیان میں تھی پھر فرمایا آپ نے مجھ سے کہ تیرا پیٹ بھرا یعنی تماشے سے اور میں کہنے لگی نہیں کہ دیکھوں آپ کو میری خاطر کس قدر ہے اسی عرصہ میں حضرت عمرؓ سامنے آئے اور سب لوگ بھاگ گئے اس عورت کے پاس سے اور فرمایا آپ نے کہ میں دیکھتا ہوں جن اور انس کے شیطانوں کو کہ بھاگ گئے عمر سے، کہا عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ پھر میں لوٹ آئی۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے۔

مترجم: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو امر صورت لہو ہو اگرچہ حرام نہیں کہ اس کو آپ نے دیکھا ہے مگر تاہم اس پر شیاطین کا اجتماع ہوتا ہے اور جب منکرات جو مہیج شہوت حرام ہیں اس کے ساتھ ملحق ہو جائیں تو پھر حرمت اس کی ظاہر ہے اگر کوئی کہے کہ شیاطین آپ کو دیکھ کر نہ بھاگتے تھے اور عمر کو دیکھ کر بھاگ گئے یہ کیسی بات ہے تو یہ پھر کچھ تعجب نہیں اس لیے آپ ﷺ بمنزلہ بادشاہ کے ہیں اور عمر بمنزلہ کوتوال اور شحنہ سے چور زیادہ ڈرتے ہیں بہ نسبت بادشاہ کے اور یہ فضیلت بھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو آپ ہی کے طفیل سے تو حاصل ہوئی۔

❀❀❀❀

(٣٦٩٢) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((أَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ، ثُمَّ أَبُوْبَكْرٍ، ثُمَّ عُمَرُ، ثُمَّ آتِي أَهْلَ الْبَقِيْعِ فَيُحْشَرُوْنَ مَعِيْ ثُمَّ أَنْتَظِرُ أَهْلَ مَكَّةَ حَتّٰى أُحْشَرَبَيْنَ الْحَرَمَيْنِ)).

(اسنادہ ضعیف) سلسلة الاحاديث الضعيفة (٢٩٤٩) (اس میں عاصم بن عمر العمری ضعیف ہے)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے پہلے میری قبر شق ہوگی پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ کی پھر عمر کی پھر آؤں گا میں بقیع والوں کے پاس اور وہ میرے ساتھ اٹھائے جائیں گے پھر انتظار کروں گا مکہ والوں کا یہاں تک کہ حشر ہوگا میرا حرمین کے درمیان میں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور عاصم بن عمر عمری میرے نزدیک حافظ نہیں محدثوں کے آگے۔

مترجم: اس حدیث سے فضیلت شیخین کی اور قرب ان کا رسول اللہ ﷺ سے بخوبی ثابت ہوا۔

❀❀❀❀

(٣٦٩٣) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((قَدْ يَكُوْنُ فِي الْأُمَمِ مُحَدَّثُوْنَ فَأِنْ يَّكُ فِيْ أُمَّتِيْ أَحَدٌ فَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ)). (حسن صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگلی امتوں میں محدثین ہوتے تھے اور میری امت میں محدث ہے تو عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور خبر دی مجھ کو بعض اصحاب نے ابن عیینہ سے یعنی سفیان بن عیینہ سے کہ انہوں نے کہا محدثین وہ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے دین کی فہم کامل عنایت کی۔

مترجم: قاموس میں ہے کہ محدث بروزن معظم بمعنی صادق کے ہے اور مجمع البحار میں ہے کہ محدث وہ شخص ہے جس کے دل میں بات فوراً آ جائے اور کمال حدس اور فراست سے کلام کرے اور یہ دولت اللہ جس کو عنایت کرے۔ اور بعض نے کہا محدث وہ ہے جس کا ظن صحیح نکلے گویا اس سے کسی نے کہہ دیا۔ اور بعض نے کہا محدث وہ ہے جس سے فرشتے بات کریں اور بعض روایتوں میں مکلمون بھی آیا ہے اور وہ اس معنی کا مؤید ہے اور بخاریؒ نے کہا محدث وہ ہے جس کی زبان پر حق اور صواب جاری ہو اور یہی تفسیر عمدہ ہے کہ حدیث مرفوع سے ثابت ہے چنانچہ فرمایا آپ ﷺ نے کہ حق جاری ہوتا ہے عمر کی زبان اور دل میں اور اسی لیے حضرت عمرؓ نے کہا موافقت کی میری رائے نے رب العالمین سے غرض محدث وہ ہے کہ جس کی رائے اقرب ترین آراء ہو حق سے اور سردار اس گروہ کے حضرت عمرؓ ہیں اگرچہ ہر عالم کتاب وسنت اور متبع احکام شریعت کو اس سے اپنے حوصلہ کے موافق بہرہ ہے اور معلوم ہوا کہ مقلدین کو اس نعمت عظمیٰ سے کچھ بہرہ نہیں اس لیے کہ وہ اپنی رائے کو راہ اللہ میں صرف ہی نہیں کرتے بلکہ دوسروں کی رائے پر تکیہ کیے ہوئے ہیں خطا ہو یا صواب اور اتباع حق سے مبرا ہیں کہ زبان وقلب پر ان کے ہرگز حق جاری نہیں ہوتا یعنی نہ قال اللہ نہ قال الرسول بلکہ رات دن ان کا وظیفہ افتی فلان قد افتی فلان۔

❀ ❀ ❀ ❀

(٣٦٩٤) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : ((يَطَّلِعُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ)) فَأَطَّلَعَ أَبُوْبَكْرٍ ثُمَّ قَالَ : ((يَطَّلِعُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ)) فَأَطَّلَعَ عُمَرُ.

(اسناده ضعيف) تخريج المشكاة (٦٠٦٧) (اس میں محمد بن حمید راوی ضعیف ہے)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ آتا ہے تم پر ایک جنتی سو آئے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ صدیق رضی اللہ عنہ پھر فرمایا آتا ہے تم پر ایک جنتی سو آئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ۔

فائدہ : اس بارے میں ابوموسیٰ اور جابرؓ سے روایت ہے یہ حدیث غریب ہے ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت سے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(٣٦٩٥) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((بَيْنَمَا رَجُلٌ يَرْعٰى غَنَمًا لَهُ إِذْجَاءَ الذِّئْبُ فَأَخَذَ شَاةً فَجَاءَ صَاحِبُهَا فَانْتَزَعَهَا مِنْهُ، فَقَالَ الذِّئْبُ: كَيْفَ تَصْنَعُ بِهَا يَوْمَ السَّبُعِ يَوْمَ لَارَاعِيَ لَهَا غَيْرِيْ))؟ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((فَآمَنْتُ بِذٰلِكَ أَنَا وَأَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ)) قَالَ أَبُوْسَلَمَةَ : وَمَا هُمَا فِي الْقَوْمِ يَوْمَئِذٍ .

(اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ایک چرواہا بکریاں چراتا تھا کہ ایک بھڑیئے نے آ کر ایک بکری پکڑی اور چرواہے نے اس سے چھڑالی وہ بولا کہ تو کیا کرے گا درندوں کے دن یعنی جس دن انسان مرجائیں گے اور درندے رہ جائیں گے کہ اس دن کوئی ان کا چرواہا نہ ہوگا میرے سوا فرمایا آپؐ نے کہ یقین لایا میں اس پر اور ابو بکر رضی اللہ عنہ اور عمرؓ۔ ابو سلمہؓ نے کہا کہ شیخین اس وقت حاضر بھی نہ تھے قوم میں (یعنی یہ کمال نوازش تھی کہ ان کی غیبت میں بھی ان کو یاد فرمایا اور کمال ایمان کی ان کی تعریف کی)۔

فائدہ: روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے سعد سے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: مآثر جمیلہ حضرت عمرؓ کے بھی بے حساب ہیں۔ چنانچہ آپ اشراف قریش میں سے ہیں اور قریش میں کمال عزت و وقار و وجاہت رکھتے تھے اور تدبیر غیبی اور دعائے محمدی ان کے اسلام کا سبب ہوئی مراد تھے نہ مرید اور مخلص تھے نہ مخلص تھے شتان بین المرتبتین۔ در و دیوار نے ان کو ندا کی اور رسول مختار نے ان کے اسلام کی دعا کی قبل اظہار دعوت نبوت آپ نے ایک خواب دیکھا کہ ایک شخص نے ایک گوسالہ ذبح کیا اور چیخ کر کہا یا جلیح[1] امر نجیح رجل فصیح یقول لا الٰہ الا اللہ غرض یہ گھبرا کر اٹھے اور انہیں دنوں دعوت نبوت شائع ہوئی۔ اور محمد بن اسحاق نے کہا کہ فاطمہ حضرت فاروق کی بہن اور ان کے شوہر سعید بن زید ان سے پیشتر ایمان لا چکے تھے جب ان کو خبر پہنچی تعصب آیا اور اپنے بہنوئی کی بہت اہانت کی اور بہن کا سر پھاڑ دیا کہ خون آلود ہوگئیں پھر ان کے دل میں رحم آیا اور سورہ طٰہٰ جو ان کے پاس تھی لے کر پڑھی اور داعیہ اسلام ان کے دل میں آیا اور آپ کی خدمت حاضر ہوئے اور اسلام لائے اور جب وہ اسلام سے مشرف ہوئے آنحضرتؐ نے ان کے لیے دعا کی کہ یا اللہ ان کے دل سے غل نکال دے اور ایمان بھر دے اور ان کے سینہ پر ہاتھ مارا۔

روایت کیا اس کو حاکم نے اور جب اسلام لائے اپنے اسلام کو شائع اور ظاہر کیا اور ایک لحظہ نہ چھپایا اور جو جو تکالیف اس راہ میں پیش آئیں ان کو شہد و شکر کی طرح گوارا کیا یہاں تک کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب وہ مسلمان ہوئے لوگوں سے کہا کون ایسا ہے جو بات جلدی کو مشہور کر دے لوگوں نے کہا جمیل بن معمر جمحی حضرت فاروق رضی اللہ عنہ صبح کو اس کے پاس گئے اور کہا کہ اے جمیل میں مسلمان ہوگیا اور اس نے کچھ جواب نہ دیا اور چادر کھینچتا ہوا باہر نکلا۔ حضرت عمرؓ اس کے ساتھ ہوئے عبد اللہ کہتے ہیں کہ میں بھی اپنے باپ کے ساتھ ہوا یہاں تک کہ جب وہ مسجد الحرام کے دروازہ پر پہنچا اس نے پکارا کہ اے گروہ قریش کے اور وہ اپنی مجلسوں میں بیٹھے ہوئے تھے جو کعبہ کے گرد تھیں ابن خطابؓ صابی ہوگیا یعنی اپنے باپ دادا کا دین چھوڑ بیٹھا اور نیا دین اختیار کیا۔ اور حضرت عمرؓ اس کے پیچھے تھے اور فرماتے تھے تو جھوٹا ہے میں مسلمان ہوا ہوں اور گواہی دیتا ہوں کہ معبود برحق نہیں بجز اللہ کے اور محمدؐ اس کے بندے اور رسولؐ ہیں اور لوگ ان کی طرف جھکے اور لوگوں سے لڑتے تھے اور لوگ ان سے لڑتے تھے یہاں تک کہ آفتاب ان کے سر پر آ گیا پھر جب آپ تھک گئے بیٹھ گئے اور لوگ ان کو گھیرے کھڑے تھے اور فرماتے تھے کہ میں اللہ کی قسم کھاتا ہوں کہ اگر

ہم لوگ تین سو ہوتے یعنی مسلمان تو مکہ چھوڑ دیتے یعنی ہجرت کر جاتے یا تم کو نکال دیتے مکہ سے۔

غرض وہ اسی حال میں تھے کہ ایک بوڑھا یمنی چادر کا جوڑا پہنے آیا اور اس کے بدن پر ایک منقش کرتا تھا اس نے کہا کیا ہے لوگوں نے کہا عمر صابی ہو گیا اس نے کہا پھر کیا ہوا۔ ایک مرد نے ایک کام کو اختیار کیا پھر تم کیا چاہتے ہو۔ کیا تم بنی عدی بن کعب کو جانتے ہو کہ وہ اپنی قوم کے آدمی تم کو دے دیں گے ایسے حال سے کہ تم سے کچھ تعرض نہ کریں گے اگر اس کو ایذا دو گے چلو چھوڑ دو اس کو کہا عبداللہ نے وہ ایسے ان کے پاس سے پھٹ گئے جیسے کپڑا پھٹ جاتا ہے اور میں نے اپنے باپ سے ہجرت کے بعد پوچھا کہ وہ بوڑھے کون تھے انہوں نے فرمایا اے بیٹے وہ عاص بن وائل سہمی تھے اور اگر چہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا اسلام بعثت سے چھٹے برس ہوا اور بہت سے سوابق ان سے فوت ہوئے مگر تائید الٰہی نے اس کے عوض قیام بحقوق خلافت بوجہ اتم اور توسط ان کا امت اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان نشر علوم میں اور ترویج دین میں ایسا عنایت کیا کہ اول امر میں اگر چہ وہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مفضول تھے مگر آخر امر میں ان کے ہمعنان و سہیم ہو گئے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں امروں کو بخوبی بیان فرمایا ہے۔ امر اول کو اس طرح کہ جب شیخین کی آپس میں تکرار ہوئی آپ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خطاب باعتاب فرمایا کہ میں نے کہا تھا میں رسول ہوں اللہ کا تمہاری طرف تو تم نے مجھ کو جھٹلایا

اور ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے میری تصدیق کی۔ روایت کی یہ بخاریؒ نے غرض اس میں سبقت اسلامی ابو بکر رضی اللہ عنہ کی مذکور ہے اور رؤیائے قلیب کی روایت میں آپ نے فرمایا کہ پھر ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ڈول لیا اور ان کے کھینچنے میں ضعف تھا اور اللہ نے ان کو بخش دے گا پھر عمرؓ نے ڈول لیا اور وہ بہت بڑا ہو گیا سو میں نے کوئی ایسا کڑیل جوان نہ دیکھا جو اس کے برابر کام کرتا ہو یہاں تک کہ لوگوں نے اپنے اونٹوں کو سیراب کر کے پانی کے گرد بٹھا دیا۔ روایت کیا اس کو شیخین وغیرہما نے اور اس میں کارگزاری ایام خلافت عمر رضی اللہ عنہ کی مذکور ہے۔

اور جب سے حضرت فاروق ایمان لائے مؤمنوں کی عزت بڑھ گئی۔ ابن مسعودؓ سے مروی ہے مازلنا اعزة منذ اسلم عمر رواہ البخاری۔ اور انہیں سے مروی ہے کہ ہم حرم میں نماز نہ پڑھ سکتے تھے یہاں تک کہ حضرت عمرؓ اسلام لائے اور انہوں نے نماز پڑھی اور ہم نے بھی ان کے ساتھ نماز پڑھی کعبہ کے نزدیک اور کمال شجاعت اور علو ہمت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی یہ ہے کہ آپ سے پیشتر آپ نے مدینہ کو ہجرت کی اور یہ گویا توطیہ اور مقدمہ ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت کا غرض اور فضائل اور حسنات ان کے بہت ہیں کہ تفصیل اس کی دراز ہے۔ ومن شاء فلیرجع الیٰ ازالة الخفاء۔

❀❀❀❀

---

[1] نام ہے ایک شخص کا۔

۱۸۔ باب: مَنَاقِبُ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رضی اللہ عنہ وَلَهُ كُنِيَّتَانِ يُقَالُ أَبُوعَمْرٍو وَأَبُوعَبْدِاللهِ

مناقب عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے

اوران کی دو کنیتیں ہیں ابوعمرو اور ابوعبداللہ

(۳۶۹۶) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ كَانَ عَلَى حِرَاءٍ هُوَ وَأَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ فَتَحَرَّكَتِ الصَّخْرَةُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((اهْدَأْ إِنَّمَا عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيقٌ أَوْ شَهِيدٌ)).

(اسناده صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة : ۲/۵۶۲) .

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ کوہ حرا پر تھے (کہ ایک پہاڑ ہے مکہ میں) ابوبکر رضی اللہ عنہ، عمر، عثمان، علی، طلحہ اور زبیر رضوان اللہ علیہم اجمعین آپ کے ساتھ تھے پس وہ پتھر ہلا یعنی جس پر یہ سب تھے اور نبی ﷺ نے فرمایا کہ ٹھہرا رہ کہ تجھ پر سوائے نبی یا صدیق وشہید کے اور کوئی نہیں۔

فائدہ: اس بارے میں عثمان، سعید بن زید، ابن عباس، سہل بن سعد، انس بن مالک اور بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ اور یہ حدیث صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۳۶۹۷) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ صَعِدَ أُحُدًا وَأَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَفَ بِهِمْ فَقَالَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ: ((اثْبُتْ أُحُدُ فَإِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَصِدِّيقٌ وَشَهِيدَانِ)).

(اسناده صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (۸۷۵)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ، ابوبکر رضی اللہ عنہ، عمر اور عثمان چڑھے احد پر اور وہ لرزا تو فرمایا نبی ﷺ نے ٹھہرا رہ کہ تجھ پر نبی اور صدیق اور دو شہیدوں کے سوا اور کوئی نہیں (اور دو شہید فرمایا عمر و عثمان کو)۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۳۶۹۸) عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِاللهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((لِكُلِّ نَبِيٍّ رَفِيقٌ وَرَفِيقِي. يَعْنِي فِي الْجَنَّةِ. عُثْمَانُ)). (اسناده ضعيف) سلسلة الاحاديث الضعيفة (۲۲۹۱) (اس میں شیخ من بنی زہرہ مجہول اور حارث بن عبدالرحمٰن اور طلحہ کے درمیان انقطاع ہے)۔

ترجمہ: روایت ہے طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے کہ کہا: رسول اللہ ﷺ نے ہر نبی کا ایک رفیق ہے اور رفیق میرا یعنی جنت میں عثمان بن عفان ہے۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے اور اسناد اس کی قوی نہیں اور وہ منقطع ہے۔

❀❀❀❀

باب

(۳۶۹۹) عَنْ أَبِي عَبْدِالرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ قَالَ : لَمَّا حُصِرَ عُثْمَانُ أَشْرَفَ عَلَيْهِمْ فَوْقَ دَارِهٖ ثُمَّ قَالَ : أُذَكِّرُكُمْ بِاللّٰهِ هَلْ تَعْلَمُوْنَ أَنَّ حِرَاءَ حِيْنَ انْتَقَضَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((**أُثْبُتْ حِرَاءُ فَلَيْسَ عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيْقٌ أَوْشَهِيْدٌ**))؟ قَالُوْا : نَعَمْ. قَالَ : أُذَكِّرُكُمْ بِاللّٰهِ هَلْ تَعْلَمُوْنَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فِيْ جَيْشٍ : ((**الْعُسْرَةِ مَنْ يُنْفِقُ نَفَقَةً مُتَقَبَّلَةً**))؟ وَالنَّاسُ مُجْهَدُوْنَ مُعْسِرُوْنَ فَجَهَّزْتُ ذٰلِكَ الْجَيْشَ؟ قَالُوْا : نَعَمْ. ثُمَّ قَالَ : أُذَكِّرُكُمْ بِاللّٰهِ هَلْ تَعْلَمُوْنَ أَنَّ بِئْرَ رُوْمَةَ لَمْ يَكُنْ يَشْرَبُ مِنْهَا أَحَدٌ إِلَّا بِثَمَنٍ فَابْتَعْتُهَا فَجَعَلْتُهَا لِلْغَنِيِّ وَالْفَقِيْرِ وَابْنِ السَّبِيْلِ؟ قَالُوْا : اَللّٰهُمَّ نَعَمْ. وَأَشْيَاءَ عَدَّهَا . (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابو عبدالرحمٰن اسلمی سے کہ جب محصور ہوئے حضرت عثمانؓ مدینہ میں چڑھے اپنے مکان کے کوٹھے پر اور فرمایا کہ میں تم کو یاد دلاتا ہوں اللہ کا واسطہ دے کر آیا تم جانتے ہو کہ حرا کو جب وہ ہلا تھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ٹھہر ارہ اے حرا کہ تجھ پر کوئی نہیں مگر نبی صدیق اور شہید ان لوگوں نے کہا ہاں پھر کہا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے میں تم کو یاد دلاتا ہوں اللہ کا واسطہ دے کر کہ آیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو جیش عسرت یعنی غزوہ تبوک کے لیے پسندیدہ خرچ دے یعنی اس کے لیے جنت ہے اور لوگ ان دنوں مشقت اور تنگی میں تھے، سو میں نے تیاری کر دی اس کی لوگوں نے کہا ہاں پھر آپ نے فرمایا میں تمہیں اللہ کا واسطہ دے کر یاد دلاتا ہوں آیا تم جانتے ہو رومہ کو کہ نام ہے ایک کنوئیں کا مدینہ میں اور اس میں سے کوئی پانی نہ پی سکتا تھا بغیر قیمت کے تو خریدا میں نے اس کو اور سبیل کر دیا غنی اور فقیر اور مسافر پر لوگوں نے کہا ہاں ہم جانتے ہیں اور اسی طرح بہت سے فضائل اپنے یاد کیے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے ابو عبدالرحمٰن کی روایت سے کہ وہ عثمانؓ سے روایت کرتے ہوں۔

❀❀❀❀

(۳۷۰۰) عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ خَبَّابٍ قَالَ : شَهِدْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ يَحُثُّ عَلٰى جَيْشِ الْعُسْرَةِ فَقَامَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! عَلَيَّ مِائَةُ بَعِيْرٍ بِأَحْلَاسِهَا وَأَقْتَابِهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، ثُمَّ حَضَّ عَلَى الْجَيْشِ. فَقَامَ عُثْمَانُ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! عَلَيَّ مِائَتَا بَعِيْرٍ بِأَحْلَاسِهَا وَأَقْتَابِهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، ثُمَّ حَضَّ

عَلَى الْجَيْشِ. فَقَامَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَقَالَ : عَلَيَّ ثَلَاثُمِائَةِ بَعِيرٍ. بِأَحْلَاسِهَا وَأَقْتَابِهَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، فَأَنَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَنْزِلُ عَنِ الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَقُولُ : ((**مَا عَلَى عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ هٰذِهِ، مَا عَلَى عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ هٰذِهِ**)) .

[اسناده ضعيف] تخريج مشكاة المصابيح (٦٠٧٢) (اس میں فرقد ابوطلحہ مجہول اور ولید بن ابی ہشام مستور ہے)

ترجمہ: روایت ہے عبدالرحمٰن بن خباب رضی اللہ عنہ سے کہا کہ حاضر ہوا میں نبی ﷺ کے پاس اور وہ ترغیب دے رہے تھے لشکر عسرت کے سامان کی تو کھڑے ہوئے عثمان رضی اللہ عنہ اور عرض کی کہ یارسول اللہ میرے ذمہ سو اونٹ ہیں مع جھولوں اور پالان کے اللہ کی راہ میں پھر ترغیب دی آپ نے اسی لشکر کی پھر کھڑے ہوئے عثمان رضی اللہ عنہ اور عرض کی کہ یارسول اللہ میرے ذمہ دوسو اونٹ ہیں مع جھولوں اور پالان کے اللہ کی راہ میں پھر ترغیب دی آپ نے اسی کی پھر کھڑے ہوئے عثمان اور عرض کی کہ یارسول اللہ میرے ذمہ تین سو اونٹ ہیں مع جھولوں اور پالان کے اللہ کی راہ میں سو دیکھا میں نے رسول اللہ ﷺ کو کہ اترے اوپر سے منبر کے اور فرماتے تھے کہ اب عثمانؓ پر کسی عمل کا مواخذہ نہیں جو کچھ کرے۔ وہ اس کے بعد یعنی قطعاً مغفور ومرحوم ہیں۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے اس سند سے اور اس بارے میں عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(۳۷۰۱) **عَنْ** عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ : جَاءَ عُثْمَانُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ بِأَلْفِ دِينَارٍ۔ قَالَ الْحَسَنُ بْنُ وَاقِعٍ وَكَانَ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ مِنْ كِتَابِي۔ فِي كُمِّهِ حِينَ جَهَّزَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ فَنَشَرَهَا فِي حِجْرِهِ. فَقَالَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ: فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يُقَلِّبُهَا فِي حِجْرِهِ وَيَقُولُ : ((**مَا ضَرَّ عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ الْيَوْمِ**)) مَرَّتَيْنِ . (اسناده حسن) تخريج المشكاة (٦٠٧٣)

ترجمہ: روایت ہے عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے کہا آئے حضرت عثمانؓ نبی ﷺ کے پاس ہزار دینار لے کر۔ حسن بن واقع جو راوی حدیث ہیں انہوں نے کہا کہ دوسری جگہ میری کتاب میں یوں ہے کہ لائے وہ اپنی آستین میں جب کہ تیاری کی لشکر عسرت کی اور ڈال دیا ان کی گود میں کہا عبدالرحمٰن نے پھر دیکھا میں نے نبی ﷺ کو کہ ان کو الٹ پلٹ کرتے تھے اپنی گود میں اور فرماتے تھے اب ضرر نہ کرے گا عثمان کو کوئی عمل آج کے بعد فرمایا یہ کلمہ دوبار۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(۳۷۰۲) **عَنْ** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : لَمَّا أَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِبَيْعَةِ الرِّضْوَانِ كَانَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَسُولَ

اللّٰهِ ﷺ إِلٰى أَهْلِ مَكَّةَ، قَالَ : فَبَايَعَ النَّاسَ، قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((**إِنَّ عُثْمَانَ فِيْ حَاجَةِ اللّٰهِ وَحَاجَةِ رَسُوْلِهِ**)) **فَضَرَبَ بِإِحْدٰى يَدَيْهِ عَلَى الْأُخْرٰى فَكَانَتْ يَدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لِعُثْمَانَ خَيْرًا مِنْ أَيْدِيْهِمْ لِأَنْفُسِهِمْ**)). (اسناده ضعيف) تخريج المشكاة (٦٠٧٤) **الحكم بن عبدالمالك ضعيف هے۔**

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہ کہا انہوں نے جب حکم کیا رسول اللہ ﷺ نے بیعت الرضوان کا اور عثمان رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے قاصد بن کر گئے تھے اہل مکہ کی طرف راوی نے کہا پھر بیعت کی لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے اور فرمایا آپؐ نے کہ عثمان اللہ اور رسول کے کام میں گیا ہے پس مارا آپؐ نے ایک ہاتھ اپنا دوسرے ہاتھ پر اور آنحضرت ﷺ کا ہاتھ عثمان کے لیے ہزار درجہ بہتر تھا لوگوں کے ہاتھوں سے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

مترجم: اس حدیث سے بڑی فضیلت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی ثابت ہوئی کہ نبی ﷺ نے اپنا ہاتھ گویا عثمان کا ہاتھ ٹھہرایا اور آپ کے نائب ہوئے بیعت میں اور بیعت الرضوان میں یہ بڑی فضیلت حاصل ہوئی الحمد للہ علی ذلک۔

❀❀❀❀

(٣٧٠٣) عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ حَزْنٍ الْقُشَيْرِيِّ قَالَ : شَهِدْتُ الدَّارَ حِيْنَ أَشْرَفَ عَلَيْهِمْ عُثْمَانُ، فَقَالَ : ائْتُوْنِيْ بِصَاحِبَيْكُمُ اللَّذَيْنِ أَلَّبَاكُمْ عَلَيَّ؟ قَالَ. فَجِيْءَ بِهِمَا كَأَنَّهُمَا جَمَلَانِ أَوْ كَأَنَّهُمَا حِمَارَانِ، قَالَ: فَأَشْرَفَ عَلَيْهِمْ عُثْمَانُ فَقَالَ: أَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ وَالْإِسْلَامِ هَلْ تَعْلَمُوْنَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ وَلَيْسَ بِهَا مَاءٌ يُسْتَعْذَبُ غَيْرَ بِيْرِ رُوْمَةَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((**مَنْ يَشْتَرِيْ بِئْرَ رُوْمَةَ فَيَجْعَلُ دَلْوَهُ مَعَ دِلَاءِ الْمُسْلِمِيْنَ بِخَيْرٍ لَهُ مِنْهَا فِي الْجَنَّةِ**))، فَاشْتَرَيْتُهَا مِنْ صُلْبِ مَالِيْ فَأَنْتُمُ الْيَوْمَ تَمْنَعُوْنِيْ أَنْ أَشْرَبَ مِنْهَا حَتّٰى أَشْرَبَ مِنْ مَاءِ الْبَحْرِ؟ قَالُوْا: اَللّٰهُمَّ نَعَمْ، فَقَالَ: أَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ وَالْإِسْلَامِ هَلْ تَعْلَمُوْنَ أَنَّ الْمَسْجِدَ ضَاقَ بِأَهْلِهِ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((**مَنْ يَشْتَرِيْ بُقْعَةَ آلِ فُلَانٍ فَيَزِيْدُهَا فِي الْمَسْجِدِ بِخَيْرٍ لَهُ مِنْهَا فِي الْجَنَّةِ**))؟ فَاشْتَرَيْتُهَا مِنْ صُلْبِ مَالِيْ فَأَنْتُمُ الْيَوْمَ وَأَنْتُمْ تَمْنَعُوْنِيْ أَنْ أُصَلِّيَ فِيْهَا رَكْعَتَيْنِ؟ قَالُوْا : اَللّٰهُمَّ نَعَمْ، قَالَ: أَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ وَالْإِسْلَامِ هَلْ تَعْلَمُوْنَ إِنِّيْ جَهَّزْتُ جَيْشَ الْعُسْرَةِ مِنْ مَالِيْ؟ قَالُوْا : اَللّٰهُمَّ نَعَمْ، ثُمَّ قَالَ : أَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ وَالْإِسْلَامِ هَلْ تَعْلَمُوْنَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ عَلٰى ثَبِيْرِ مَكَّةَ وَمَعَهُ أَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ وَأَنَا فَتَحَرَّكَ الْجَبَلُ حَتّٰى تَسَاقَطَتْ حِجَارَتُهُ بِالْحَضِيْضِ، قَالَ : فَرَكَضَهُ بِرِجْلِهِ، فَقَالَ : ((**اسْكُنْ ثَبِيْرُ فَإِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَصِدِّيْقٌ وَشَهِيْدَانِ**))؟ قَالُوْا : اَللّٰهُمَّ نَعَمْ، قَالَ : اَللّٰهُ أَكْبَرُ شَهِدُوْا لِيْ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ أَنِّيْ شَهِيْدٌ ثَلَاثًا . (اسناده حسن) الارواء (١٥٩٤) .

ترجمہ: روایت ہے ثمامہ بن حزن سے کہ کہا انہوں نے کہ حاضر ہوا میں مکان پر جب حضرت عثمانؓ اس پر چڑھے تھے اور فرمایا آپؓ نے میرے سامنے لاؤ ان دونوں کو جن دونوں نے تم کو جمع کیا ہے مجھ پر تو لائے ان کو اور وہ گویا دو اونٹ تھے یا دو گدھے یعنی نہایت فربہ اور قوی شخص تھے سو متوجہ ہوئے ان کی طرف حضرت عثمانؓ اور فرمایا آپ نے میں تم کو واسطہ دیتا ہوں اللہ تعالیٰ کا اور اسلام کا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ جب مدینہ تشریف لائے یہاں میٹھا پانی پینے کو نہ تھا سوائے بیر رومہ کے اور فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو اس کو خرید لے اور سب مسلمانوں کے برابر اپنا بھی ڈول سمجھے یعنی کچھ زیادہ تصرف اپنا نہ چاہے چن لیا جائے گا بدلہ اس کا جنت سے تو خریدا میں نے اس کو اپنے اصل مال سے اور تم مجھ کو آج روکتے ہو کہ میں اس میں سے پانی پیوں یہاں تک کہ میں پیتا ہوں سمندر کا پانی یعنی کھاری شور کہا سب لوگوں نے یا اللہ ہاں یہی بات ہے پھر فرمایا آپؓ نے کہ میں تم کو واسطہ دیتا ہوں اللہ تعالیٰ کا اور اسلام کا آیا تم جانتے ہو کہ مسجد تنگ ہوئی اپنے لوگوں پر یعنی مسجد نبوی سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو خرید ے فلانے لوگوں کی زمین اور بڑھا دے اس کو مسجد میں چن کر دیا جائے گا بدلا اس کا جنت سے تو خریدا میں نے اس کو اپنے اصل مال سے۔ اور آج تم مجھے اس میں دو رکعت پڑھنے نہیں دیتے کہا لوگوں نے کہ یا اللہ ہاں یہی بات ہے پھر فرمایا آپؓ نے میں تم کو اسطہ دیتا ہوں اللہ تعالیٰ اور اسلام کا تم جانتے ہو کہ تیار کر دیا میں نے سامان جیش عسرت کا یعنی غزوۂ تبوک کا اپنے مال سے لوگوں نے کہا ہاں پھر فرمایا آپ رضی اللہ عنہ نے واسطہ دیتا ہوں میں تم کو اللہ تعالیٰ اور اسلام کا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ شبیر پر تھے جو ایک پہاڑ ہے مکہ میں اور آپؐ کے ساتھ ابوبکر رضی اللہ عنہ، عمرؓ اور میں تھا پھر وہ ہلا یہاں تک کہ بعض پتھر اس کے نیچے گر پڑے یعنی فخر کی راہ سے تو لات ماری اس کو رسول اللہ ﷺ نے اور فرمایا ٹھہرا رہ اے شبیر تیرے اوپر نبی، صدیق اور دو شہیدوں کے سوا کون ہے لوگوں نے کہا کہ ہاں تب فرمایا انہوں نے: اللہ اکبر، گواہی دے چکے یہ میرے لیے شہادت کی قسم ہے رب کعبہ کی اور یہ تین بار فرمایا۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی گئی ہے حضرت عثمانؓ سے کئی سندوں سے۔

❀❀❀❀

(٣٧٠٤) **عَنْ** أَبِي الْأَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ: أَنَّ خُطَبَاءَ قَامَتْ بِالشَّامِ وَفِيهِمْ رِجَالٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَامَ آخِرُهُمْ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ مُرَّةُ بْنُ كَعْبٍ، فَقَالَ لَوْلَا حَدِيثٌ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ مَا قُمْتُ وَذَكَرَ الْفِتَنَ فَقَرَّبَهَا فَمَرَّ رَجُلٌ مُقَنَّعٌ فِي ثَوْبٍ فَقَالَ: ((**هٰذَا يَوْمَئِذٍ عَلَى الْهُدٰى**))، فَقُمْتُ إِلَيْهِ فَإِذَا هُوَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَأَقْبَلْتُ عَلَيْهِ بِوَجْهِهِ فَقُلْتُ هٰذَا؟ قَالَ: نَعَمْ. (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابی الاشعث صنعانی سے کہ بہت خطیب کھڑے ہوئے شام کے ملک میں کہ اس میں صحابی بھی تھے رسول

اللہ ﷺ کے پھر ان میں سے مرہ بن کعب رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور انہوں نے کہا کہ اگر حدیث نہ سنی ہوتی میں نے رسول اللہ ﷺ سے تو میں ہرگز خطبہ کے لیے کھڑا نہ ہوتا پھر ذکر کیا انہوں نے فتنوں کا اور بیان کیا ظہور ان کا قریب ہے اور گزرے ایک شخص منہ پر کپڑا اڈالے تو کہا مرہؓ نے یعنی آپ کا قول نقل کیا کہ یہ اس دن ہدایت پر ہوگا تو میں کھڑا ہوا ان کے پاس تو وہ عثمانؓ بن عفان تھے پھر میں نے مرہ کی طرف منہ کیا اور کہا کہ وہ یہی ہیں انہوں نے کہا کہ ہاں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس بارے میں ابن عمر، عبداللہ بن حوالہ اور کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔

مترجم: اس حدیث سے بخوبی معلوم ہوا کہ جو فتنہ حضرت عثمانؓ کے زمانِ خلافت میں ہوئے اس سے حضرت عثمانؓ پاک تھے اور ان کے اعداو قاتلین سب گرفتار فتنہ غرض خلیفہ برحق حق پر تھا اور وہ باطل پر۔

❀ ❀ ❀ ❀

(۳۷۰۵) عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : ((يَاعُثْمَانُ إِنَّهُ لَعَلَّ اللّٰهَ يُقَمِّصُكَ قَمِيصًا فَإِنْ أَرَادُوكَ عَلٰى خَلْعِهِ فَلَاتَخْلَعْهُ لَهُمْ)) وَ فِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ طَوِيلَةٌ . (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اے عثمانؓ شاید اللہ تجھ کو ایک کرتہ پہنائے اور لوگ اس کو اتارنا چاہیں تو تو ہرگز نہ اتارنا اس حدیث میں ایک قصہ طویلہ ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

مترجم: نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر اللہ تعالیٰ تجھے اس کام کا متولی کرے اور منافقین چاہیں کہ تیرا قمیص اتارلیں جو تجھے اللہ نے پہنایا ہے سو تو ہرگز نہ اتارنا تین بار یہی فرمایا نعمان نے کہا کہ میں نے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ تم نے یہ حدیث لوگوں کو کیوں نہ سکھائی انہوں نے فرمایا میں بھول گئی روایت کیا اس کو ابن ماجہ نے۔ شاید مؤلف رحمہ اللہ نے اسی کی طرف اشارہ کیا ہو اور روایتیں اس بارے میں بہت ہیں چنانچہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں آنحضرت ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ عثمانؓ بن عفان آئے اور جب ان کے قریب آئے آپؐ نے فرمایا اے عثمان تم مقتول ہوگے ایسے وقت میں کہ پڑھتے ہوگے سورۂ بقرہ اور ایک قطرہ تمہارے خون کا فسیکفیکھم اللہ پر گرے گا کہ مشرق و مغرب کے لوگ اس پر تم سے رشک کریں گے اور شفاعت قبول کی جائے گی تیری ربیعہ اور مضر کے قبیلہ کے برابر اور مبعوث ہوگا تو قیامت کے دن امیر المؤمنین ہر محروم کے اوپر۔ روایت کیا اس کو حاکم نے۔ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ عثمان رضی اللہ عنہ صبح کو اٹھے اور بیان کیا کہ میں نے خواب میں دیکھا نبی ﷺ کو آج کی رات اور فرمایا آپؐ نے اے عثمانؓ آج تم ہمارے ساتھ افطار کرنا پھر صبح کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ روزہ دار تھے کہ مقتول ہوئے رضی اللہ عنہ۔ روایت کیا اس کو حاکم نے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(۳۷۰۶) عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَوْهِبٍ: أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ مِصْرَ حَجَّ الْبَيْتَ فَرَأَى قَوْمًا جُلُوْسًا فَقَالَ: مَنْ هٰؤُلَاءِ؟ قَالُوْا: قُرَيْشٌ، قَالَ: فَمَنْ هٰذَا الشَّيْخُ؟ قَالُوْا: ابْنُ عُمَرَ فَأَتَاهُ فَقَالَ: إِنِّيْ سَائِلُكَ عَنْ شَيْءٍ فَحَدِّثْنِيْ أَنْشُدُكَ بِحُرْمَةِ هٰذَا الْبَيْتِ، أَتَعْلَمُ أَنَّ عُثْمَانَ فَرَّ يَوْمَ أُحُدٍ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: أَتَعْلَمُ أَنَّهُ تَغَيَّبَ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَلَمْ يَشْهَدْهَا؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: أَتَعْلَمُ أَنَّهُ تَغَيَّبَ يَوْمَ بَدْرٍ فَلَمْ يَشْهَدْهُ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَقَالَ: اللّٰهُ أَكْبَرُ، فَقَالَ لَهُ ابْنُ عُمَرَ: تَعَالَ حَتّٰى أُبَيِّنَ لَكَ مَا سَأَلْتَ عَنْهُ، أَمَّا فِرَارُهُ يَوْمَ أُحُدٍ فَأَشْهَدُ أَنَّ اللّٰهَ قَدْ عَفَا عَنْهُ وَغَفَرَ لَهُ، وَأَمَّا تَغَيُّبُهُ يَوْمَ بَدْرٍ فَإِنَّهُ كَانَتْ عِنْدَهُ أَوْ تَحْتَهُ ابْنَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**لَكَ أَجْرُ رَجُلٍ شَهِدَ بَدْرًا وَسَهْمُهُ**)). وَأَمَّا تَغَيُّبُهُ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَلَوْ كَانَ أَحَدٌ أَعَزَّ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ عُثْمَانَ لَبَعَثَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَكَانَ عُثْمَانَ، بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عُثْمَانَ وَكَانَتْ بَيْعَةُ الرِّضْوَانِ بَعْدَ مَا ذَهَبَ عُثْمَانُ إِلٰى مَكَّةَ، قَالَ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى: ((**هٰذِهِ يَدُ عُثْمَانَ**)) وَضَرَبَ بِهَا عَلٰى يَدِهِ وَقَالَ: ((**هٰذِهِ لِعُثْمَانَ**)). قَالَ لَهُ: اذْهَبْ بِهٰذَا الْآنَ مَعَكَ. (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے عثمان بن عبداللہ بن موہب سے کہ ایک مرد مصری آیا حج بیت اللہ کو تو کچھ لوگوں کو بیٹھے دیکھا اور کہا کہ یہ کون لوگ ہیں لوگوں نے کہا یہ قریش ہیں کہا یہ بوڑھا کون ہے کہا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما تو وہ مصری ان کے پاس آیا اور کہا میں تم سے کچھ پوچھنے والا ہوں سو تم مجھ سے بیان کرو تمہیں قسم ہے اس گھر کی حرمت کی کیا تم جانتے ہو کہ عثمانؓ بھاگ گئے تھے احد کے دن انہوں نے کہا ہاں پھر کہا کیا تم جانتے ہو کہ وہ حاضر نہ تھے بیعت الرضوان میں انہوں نے کہا ہاں اس نے کہا کیا تم جانتے ہو کہ وہ غیر حاضر رہے بدر میں انہوں نے کہا ہاں اس مصری نے کہا اللہ اکبر یعنی پھر تم ان کی فضیلت کے کیوں قائل ہو تو ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا آ میں تجھ سے بیان کروں تیرے سوالوں کو احد کے بھاگنے کا جو حال تو نے پوچھا تو گواہ رہ کہ وہ اللہ نے ان کو معاف کر دیا اور بخش دیا اور غیر حاضری بدر کی اس کا سبب یہ کہ ان کے نکاح میں صاحبزادی تھیں رسول اللہ ﷺ کی تو آپ نے ان سے فرمایا کہ تمہیں اس مرد کے برابر ثواب ہے جو بدر میں حاضر ہوا اور ان کا حصہ بھی تمہیں ملے گا اور غیر حاضری ان کی بیعت الرضوان سے اس کا سبب یہ ہے کہ اگر کوئی ان سے بڑھ کر مکہ میں عزت رکھتا ہوتا تو آپ اسی کو بھیجتے عثمانؓ کے بدلے اور آپ نے ان کو مکہ روانہ کیا اور بیعت الرضوان ان کے بعد ہوئی اور آپ نے اپنے دست مبارک کو کہا کہ یہ عثمان رضی اللہ عنہ کا ہاتھ ہے اور اس کو دوسرے ہاتھ پر مارا اور فرمایا یہ بیعت ہے عثمان رضی اللہ عنہ کی۔ پھر کہا عبداللہ نے جا یہ جواب اپنے ساتھ لے جا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: چونکہ مصری ہی لوگ باعث قتل وحصر امیر المؤمنین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ہوئے تھے اسی نظر سے اس مرد مصری کو بھی

ان سے بدگمانی تھی مگر عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جزائے خیر دے کہ انہوں نے خوب اس کی تسلی کر دی اللہ ہمارے زمانہ کے روافض کو بھی ہدایت کرے کہ وہ اصحاب ثلثہ کی خدمات میں گستاخیاں نہ کریں۔ آمین یارب العالمین۔

❀❀❀❀

(۳۷۰۷) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : كُنَّا نَقُوْلُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَيٌّ : أَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ .

(صحيح) تخريج المشكاة (٦٠٧٦)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ کہا انہوں نے ہم رسول اللہ ﷺ کی حیات میں بڑے لوگوں میں گنا کرتے تھے ابو بکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کو۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے غریب سمجھی جاتی ہے عبید اللہ بن عمرؓ کی روایت سے۔ اور روایت کی گئی ہے یہ حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کئی سندوں سے۔

❀❀❀❀

(۳۷۰۸) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِتْنَةً فَقَالَ : ((**يُقْتَلُ فِيْهَا هٰذَا مَظْلُوْمًا**)) لِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ)) . (حسن الاسناد)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ ذکر کیا رسول اللہ ﷺ نے ایک فتنہ کا اور فرمایا کہ عثمان رضی اللہ عنہ اس میں مظلوم قتل ہوں گے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔

❀❀❀❀

(۳۷۰۹) عَنْ جَابِرٍ قَالَ : أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِجَنَازَةِ رَجُلٍ لِيُصَلِّيَ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ، فَقِيْلَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَا رَأَيْنَاكَ تَرَكْتَ الصَّلٰوةَ عَلٰى أَحَدٍ قَبْلَ هٰذَا؟ قَالَ : ((**إِنَّهُ كَانَ يُبْغِضُ عُثْمَانَ فَأَبْغَضَهُ اللّٰهُ**)). (اسناده موضوع) سلسلة الاحاديث الضعيفة (١٩٦٧) (اس میں محمد بن زیاد سخت ضعیف ہے)۔

ترجمہ: روایت ہے جابرؓ سے کہ نبی ﷺ کے پاس ایک جنازہ لائے نماز کے لیے آپؐ نے نماز نہ پڑھی لوگوں نے عرض کی کہ یارسول اللہ ﷺ ہم نے کبھی نہ دیکھا آپ ﷺ کو کہ کسی کی نماز نہ پڑھی آپؐ نے فرمایا وہ بغض رکھتا تھا عثمانؓ سے اور اللہ بغض رکھتا ہے اس سے۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور محمد بن زیاد صاحب میمون بن مہران ضعیف ہیں حدیث میں اور محمد بن زیاد صاحب ابو ہریرہؓ وہ ثقہ ہیں اور کنیت ان کی ابوالحارث ہے اور محمد بن زیاد الہانی صاحب ابی امامہ ثقہ ہیں شامی کنیت ان کی ابوسفیان ہے۔

مترجم: یہ حدیث اگر چہ غریب ہے مگر روافض ملعونین کا حضرت ذوالنورین سے عداوت رکھنا باوجود ان روایات کے اس سے زیادہ غریب تر ہے۔

❀❀❀❀

(۳۷۱۰) **عَنْ** أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ : انْطَلَقْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَدَخَلَ حَائِطًا لِلْأَنْصَارِ فَقَضَى حَاجَتَهُ فَقَالَ لِي : ((**يَا أَبَامُوسَى اَمْلِكْ عَلَيَّ الْبَابَ فَلَا يَدْخُلَنَّ عَلَيَّ أَحَدٌ إِلَّا بِإِذْنٍ**)) ، فَجَاءَ رَجُلٌ فَضَرَبَ الْبَابَ فَقُلْتُ : مَنْ هٰذَا؟ قَالَ : أَبُوبَكْرٍ فَقُلْتُ : يَارَسُولَ اللّٰهِ! هٰذَا أَبُوبَكْرٍ يَسْتَأْذِنُ؟ قَالَ : ((**ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ**))، فَدَخَلَ وَجَاءَ رَجُلٌ آخَرُ فَضَرَبَ الْبَابَ فَقُلْتُ : مَنْ هٰذَا؟ فَقَالَ : عُمَرُ، فَقُلْتُ : يَارَسُولَ اللّٰهِ هٰذَا عُمَرُ يَسْتَأْذِنُ، قَالَ : ((**افْتَحْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ**)) فَفَتَحْتُ وَدَخَلَ وَبَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ، فَجَاءَ رَجُلٌ آخَرُ فَضَرَبَ الْبَابَ فَقُلْتُ : مَنْ هٰذَا؟ فَقَالَ : عُثْمَانُ، قُلْتُ : يَارَسُولَ اللّٰهِ! هٰذَا عُثْمَانُ يَسْتَأْذِنُ، قَالَ : ((**افْتَحْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلَى بَلْوَى تُصِيبُهُ**)) . (اسناده صحيح) صحيح الادب المفرد)

ترجمہ: روایت ہے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ داخل ہوا میں نبی ﷺ کے ساتھ انصار کے ایک باغ میں اور پوری کی آپؐ نے وہاں حاجت اپنی اور مجھ سے فرمایا اے ابوموسیٰ تم دروازہ پر رہو کہ کوئی داخل نہ ہونے پائے بغیر اذن کے سو ایک شخص آیا اور اس نے دروازہ کھٹکھٹایا میں نے کہا کون ہے انہوں نے کہا ابوبکر رضی اللہ عنہ میں نے کہا یارسول اللہ ابوبکر رضی اللہ عنہ اذن مانگتے ہیں آپؐ نے فرمایا ان کو اذن دو اور بشارت دو جنت کی سو وہ داخل ہوئے پھر دوسرے شخص آئے انہوں نے دروازہ کھٹکھٹایا میں نے کہا کون ہے انہوں نے کہا عمرؓ میں نے عرض کی یارسول اللہ عمرؓ اذن مانگتے ہیں آپؐ نے فرمایا ان کے لیے دروازہ کھول دو اور بشارت دو ان کو جنت کی اور دروازہ کھولا میں نے اور بشارت دی ان کو جنت کی پھر ایک شخص آئے انہوں نے دروازہ کھٹکھٹایا میں نے کہا کون انہوں نے کہا عثمانؓ میں نے عرض کی یارسول اللہ یہ عثمانؓ ہیں اذن مانگتے ہیں آپؐ نے فرمایا کھول دو ان کے لیے اور بشارت دو ان کو جنت کی ایک بلوے پر جوان پر ہوگا (اور وہ بلویٰ وہی آخر خلافت کا جس میں آپ رضی اللہ عنہ شہید ہوئے)۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور کئی سندوں سے عثمان نہدی سے مروی ہوئی ہے۔ اور اس بارے میں جابر اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔

❀❀❀❀

(۳۷۱۱) **عَنْ** أَبِي سَهْلَةَ قَالَ : قَالَ لِي عُثْمَانُ يَوْمَ الدَّارِ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَدْ عَهِدَ إِلَيَّ عَهْدًا فَأَنَا صَابِرٌ عَلَيْهِ. (اسناده صحيح) ظلال الجنة (۱۱۷۵ ـ ۱۱۷۶)

ترجمہ: روایت ہے ابوسہلہ سے کہ فرمایا مجھ سے حضرت عثمانؓ نے جب وہ اپنے گھر میں گھرے ہوئے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے

مجھ سے ایک عہد کیا ہے میں اس پر صابر ہوں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسماعیل بن ابی خالد کی روایت سے۔

مترجم: مآثر جمیلہ اور مجاہد حسنہ حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ کے بھی بہت ہیں از انجملہ یہ ہے کہ قریش میں آپ کا نسب بہت عالی تھی ننہال اور ددھیال دونوں طرف سے۔ استیعاب وغیرہ میں کہ عثمان بن عفان بن ابی العاص بن امیہ بن عبدالشمس بن عبد مناف بن قصی ہیں اور والدہ ان کی اروی بنت کریز بن ربیعہ بنت حبیب بن عبدالشمس اور ماں اروی کہ نام ان کا بیضاء ہے کہ وہ ماں ہیں حکیم بنت عبدالمطلب کی جو پھوپھی ہیں رسول اللہ ﷺ کی اور قبل اسلام بھی قریش میں ثروت و وجاہت رکھتے تھے اور متصف بہ سخا تھے بعض لوگوں نے کہا ذوالنورین ان کا لقب اسی لیے ہوا کہ دو سخاوتیں کیں ایک قبل اسلام ایک بعد اس کے اور فطرت سلیمہ ان کی بہت سے امور جاہلیت سے نفور و مہجور تھی اور یہ دلیل ہے اس پر کہ وہ اصل فطرت میں تشبہ بالانبیاء رکھتے تھے۔

استیعاب میں ہے کہ جاہلیت میں شراب انہوں نے اپنے اوپر حرام کی تھی اور ریاض میں ہے کہ انہوں نے فرمایا میں نے زنا نہیں کیا نہ جاہلیت میں نہ اسلام میں نہ چوری کی اور وہ سباق مسلمین سے ہیں ابوعبیدہؓ بن جراح اور عبدالرحمنؓ بن عوف سے بھی ایک روز پہلے ایمان لائے ہیں بدلالت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور وہ اس جماعت میں ہیں کہ انضمام عمر سے ان کے چالیس عدد پورے ہوئے اور آنحضرتؐ نے اپنی صاحبزادی رقیہ کو ان کے نکاح میں دیا اور ان کے حسن سلوک سے ہمیشہ شاد و مبتہج رہے اور جب کفار مکہ نے اہل اسلام کے۔ ایذاء پر کمر باندھی انہوں نے حبشہ کی طرف ہجرت کی اور وہ پہلے شخص ہیں کہ اپنی زوجہ کے ساتھ انہوں نے ہجرت کی بعد ابراہیم اور لوط علیہما السلام کے۔ اور آپ ان کی خبر کے ہمیشہ منتظر رہتے تھے اور آنحضرتؐ جب مدینہ میں رونق افروز ہوئے حضرت عثمانؓ انہیں دنوں حاضر خدمت ہوئے بخلاف اور مہاجرین حبشہ کے وہ بعد واقعہ خیبر کے آئے اور جب جہاد شروع ہوا جمیع غزوات میں آپ کے ہم رکاب رہے سوائے بدر کے کہ اس میں تیمارداری رقیہ رضی اللہ عنہا میں شاغل تھے بحکم آنحضرتؐ اور آپ نے ان سے اجر و غنیمت دونوں کا وعدہ کیا اس لیے بدر میں بھی شمار ہوئے اور جب غزوۂ احد میں ذرا صحابہ پسپا ہوئے رحمت الٰہی نے ان کا تدارک کیا اور اس خطا کو بذیل عفا اللہ عنہم چھپا دیا اور آنحضرتؐ نے اسراء مسلمین کی تسلی کے لیے ان کو مکہ روانہ کیا اور وہ عسکر مشرکین میں آئے اور ابان بن سعید بن العاص نے ان کو امان دی اور مکہ جا کر ہر مسلمان کو تسلی اور پیغام نبی ﷺ پہنچایا اور جب صلح حدیبیہ میں آپ نے ان کو مکہ روانہ فرمایا اور آوازہ ان کے قتل کا بلند ہوا وہی باعث ہوا بیعت الرضوان کا۔ اور آپ نے اپنے ایک ہاتھ پر دوسرا ہاتھ رکھا کہ یہ بیعت عثمان ہے اور اس لیے معدود ہوئے وہ اہل رضوان میں جب رقیہ رضی اللہ عنہا نے انتقال فرمایا آپ نے ان کے نکاح میں ام کلثوم رضی اللہ عنہا دیں۔ اور یہ عجیب فضیلت ہے کہ ان کے سوا کسی کو میسر نہیں اور جب ام کلثوم رضی اللہ عنہا کا بھی انتقال ہوا تو آپ نے فرمایا ان کے نکاح کی تجویز کرو کہ اگر میرے پاس چالیس بیٹیاں ہوتیں تو میں ایک ایک بیاہتا جاتا ان کے ساتھ اگرچہ ایک نہ رہتی۔

اور جیش عسرت کی تجہیز میں نصیب اوفی اور اکمل ان کو عنایت ہوا اور آپ نے ان کو اسی میں بشارت دی کہ اب کوئی عمل

ان کو نقصان نہیں کرتا اور تسبیل کی انہوں نے بیر رومہ کی اور توسیع کی مسجد نبوی کی ایک مربد خرید کی بیس ہزار کو اور غزوۂ تبوک کے مخمصہ شدیدہ کو کہ ایک قافلہ کا قافلہ قوت وطعام وادم کا آپ کی خدمت میں خرید کے حاضر کیا اور آپؐ نے اسے دیکھ کر آسمان کی طرف ہاتھ اٹھائے اور کہا کہ یا اللہ میں عثمانؓ سے راضی ہوا تو بھی راضی ہو جزاه الله عنا خير الجزاء ورضي عنا كما رضي عنه اور اکثر احیان کتابت وحی آپ نے کی ہے اور وہ اول شخص ہیں کہ انہوں نے آپ کے لیے خبیص پکایا اور وہ ایک قسم ہے حلوے کی کہ آٹے اور گھی اور شہد سے پکاتے ہیں اور آپ نے اسے بہت پسند کیا کھایا اور ان کے لیے دعا کی۔

اور ریاض نصرہ میں ہے کہ ایک بار کے گھر میں عسرت ہوئی اور لڑکے رونے لگے اور آپ نکلے کہ جابجا نماز پڑھتے اور دعا کرتے کہ حضرت عثمانؓ حاضر ہوئے اور اس پر مطلع ہو کر دنیا کو برا کہا اور چند بوجھے آٹا، گیہوں، کھجور اور چند بکریاں چھلے چھلائی اور تین سو درہم روانہ کیا اور کہا کہ کھانا دیر میں تیار ہوگا اس لیے روٹی اور بھنا ہوا گوشت بھی بھیجا اور آپ جب گھر میں تشریف لائے اور اس پر مطلع ہوئے باہر نکلے اور دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا کی کہ یا اللہ میں راضی ہوا عثمانؓ سے سو بھی راضی ہو دو بار یہی دعا کی اور کئی بار ایسی دعا کا اتفاق ہوا اور اعمال مقربہ سے حظ وافر اور نصیب کامل اللہ نے ان کو عنایت فرمایا تھا چنانچہ آپ کے زمانہ میں انہوں نے قرآن حفظ کیا اور بغایت قوی الحفظ تھے اور طہارت کے مابین اعتنائے کامل رکھتے تھے۔

چنانچہ حدیث حمران کی اور ایک جماعت کی جو صحیحین میں ہے اس پر شاہد عادل ہے اور صیام وقیام میں ید طولیٰ رکھتے تھے چنانچہ مولاۃ سے عثمان کی مروی ہے کہ آپ صوم دہر رکھتے تھے اور قیام اللیل بجالاتے تھے یعنی ساری رات جاگتے تھے سوا اول شب کے کہ تھوڑا سا سو جاتے تھے۔

اور صدقہ کا یہ حال تھا کہ ایک بار خلافت ابوبکر رضی اللہ عنہ میں مدینہ میں قحط ہوا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا شام تک اللہ تعالیٰ تمہاری تکلیف کھول دے گا پھر جب دوسرا دن ہوا ہزار شتر بار برد طعام کے حضرت عثمانؓ کے یہاں شام سے آئے اور تاجران کے پاس آئے اور دس گون کے بارہ اور چودہ اور پندرہ کے دام دینے لگے آپ نے فرمایا اور لوگ اس سے زیادہ مجھے دیتے ہیں لوگوں نے کہا وہ کون ہیں آپ نے فرمایا کہ یہ سب صدقہ ہے فقراء مدینہ پر کہ اللہ تعالیٰ نے اس کا دس گنا دینے کا وعدہ کیا ہے۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ اس شب میں نے خواب میں دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک سرخ گھوڑے پر سوار ہیں اور ہاتھ میں ایک نورانی چھڑی ہے اور دو نعلین آپؐ کے پیر میں ہیں کہ تسمے اس کے نور کے ہیں تو میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپؐ پر فدا ہیں مجھے آپ کی زیارت کا نہایت شوق تھا آپؐ نے فرمایا کہ میں عثمان کی شادی میں جاتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے ایک حور سے ان کی شادی جنت میں کی ہے اور انہوں نے ہزار اونٹ اللہ تعالیٰ کی راہ میں صدقہ کیے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے ان سے قبول کیا ہے اور اسی طرح اعتاق میں بلند پایہ رکھتے تھے۔ چنانچہ فرمایا انہوں نے کہ جب سے میں اسلام لایا کوئی جمعہ نہیں گزرا کہ میں نے ایک غلام آزاد نہ کیا اور اگر کوئی جمعہ ناغہ ہوتا تو جمعہ آئندہ میں اس کو جمع کرتا اور ادائے حج وعمرہ میں بھی ماشاءاللہ ان کا یہی حال تھا کہ

اکثر ایسا ہوتا کہ آپ عمرہ سے آتے اور پالان نہ اتارتے پھر چلے جاتے اور صلہ رحم میں بھی اپنے اقران سے ممتاز تھے۔ چنانچہ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے لَقَدْ قَتَلُوْهُ وَإِنَّهُ لَمِنْ أَوْصَلِهِمْ لِلرَّحِمِ وَأَتْقَاهُمْ لِلرَّبِّ۔ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی ایسا ہی مروی ہے اور اسی طرح مراتب سلوک میں پایہ عالی رکھتے تھے جزاہ اللہ عنا خیر الجزاء آمین۔

❀❀❀❀

١٩۔ باب: مَنَاقِبُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضی اللہ عنہ يُقَالُ: وَلَهُ كُنْيَتَانِ: أَبُوتُرَابٍ وَأَبُوالْحَسَنِ

باب: مناقب علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے اور ان کی دو کنیتیں مشہور ہیں ایک ابوتراب دوسری ابوالحسن

(٣٧١٢) عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ: بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ جَيْشًا وَاسْتَعْمَلَ عَلَيْهِمْ عَلِيَّ ابْنَ أَبِي طَالِبٍ فَمَضَى فِي السَّرِيَّةِ فَأَصَابَ جَارِيَةً فَأَنْكَرُوْا عَلَيْهِ وَتَعَاقَدَ أَرْبَعَةٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالُوْا: إِنْ لَقِيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَخْبَرْنَاهُ بِمَا صَنَعَ عَلِيٌّ، وَكَانَ الْمُسْلِمُوْنَ إِذَا رَجَعُوْا مِنْ سَفَرٍ بَدَءُوْا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَسَلَّمُوْا عَلَيْهِ ثُمَّ انْصَرَفُوْا إِلَى رِحَالِهِمْ، فَلَمَّا قَدِمَتِ السَّرِيَّةُ سَلَّمُوْا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَامَ أَحَدُ الْأَرْبَعَةِ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! أَلَمْ تَرَ إِلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ صَنَعَ كَذَا وَكَذَا. فَأَعْرَضَ عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، ثُمَّ قَامَ الثَّانِيْ فَقَالَ مِثْلَ مَقَالَتِهِ فَأَعْرَضَ عَنْهُ، ثُمَّ قَامَ إِلَيْهِ الثَّالِثُ فَقَالَ مِثْلَ مَقَالَتِهِ فَأَعْرَضَ عَنْهُ، ثُمَّ قَامَ الرَّابِعُ فَقَالَ مِثْلَ مَا قَالُوْا فَأَقْبَلَ إِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَالْغَضَبُ يُعْرَفُ فِيْ وَجْهِهِ فَقَالَ: **((مَا تُرِيْدُوْنَ مِنْ عَلِيٍّ، مَا تُرِيْدُوْنَ مِنْ عَلِيٍّ، مَا تُرِيْدُوْنَ مِنْ عَلِيٍّ؟ إِنَّ عَلِيًّا مِنِّيْ وَأَنَا مِنْهُ، وَهُوَ وَلِيُّ كُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ بَعْدِيْ))**. (اسناده صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (٢٢٢٣).

ترجمہ: روایت ہے عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر روانہ فرمایا اور علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو اس پر عامل کیا اور وہ گئے اس لشکر میں پھر لے لی انہوں نے مال غنیمت سے ایک لونڈی لوگوں نے اسے برا جانا اور چار صحابیوں نے اقرار کیا کہ ملاقات کے وقت آپ کو خبر کریں گے اور مسلمانوں کی عادت تھی کہ جب سفر سے آتے پہلے آپ کو سلام کرتے پھر گھر جاتے غرض جب لشکر لوٹ آیا اور آپ پر سلام کیا ایک ان چار کا کھڑا ہوا اور عرض کی کہ یا رسول اللہ دیکھئے علی رضی اللہ عنہ نے۔ کیا کیا آپ ﷺ نے منہ پھیر لیا پھر دوسرا کھڑا ہوا وہی کہا تیسرا اور چوتھا آپ ﷺ نے سب سے منہ پھیر لیا اور چوتھے سے متوجہ ہوئے اور غضب آپ ﷺ کے چہرہ سے معلوم ہوتا تھا اور تین بار فرمایا کیا چاہتے ہو تم علی سے؟ علی مجھ سے ہے اور میں علی ؓ سے ہوں اور وہ دوست ہے ہر مؤمن کا بعد میرے۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر جعفر بن سلیمان کی روایت سے۔

❀❀❀❀

(۳۷۱۳) عَنْ أَبِیْ سَرِیْحَةَ أَوْ زَیْدِ بْنِ أَرْقَمَ شَكَّ شُعْبَةُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ : ((مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاهُ)).

(اسناده صحیح) سلسلة الاحادیث الصحیحة (۱۷۵۰) الروض النضیر (۱۷۱) تخریج المشکاة (۶۰۸۲)

ترجمہ: روایت ہے ابی سریحہ یا زید بن ارقم سے شعبہ کو شک ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس کا میں دوست ہوں اس کا علی دوست ہے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور روایت کی شعبہ نے یہ حدیث میمون بن عبداللہؓ سے انہوں نے زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے اور ابوسریحہ کا نام حذیفہؓ ہے اور وہ بیٹے ہیں اسید کے اور وہ صحابی ہیں نبی ﷺ کے۔

مترجم: شیعہ جو اس حدیث سے استدلال کرتے ہیں ثبوت خلافت بلافصل پر حضرت علیؓ کے یہ محض باطل ہے بچند وجوہ اول یہ کہ مولیٰ عربی میں بہت معنوں پر آتا ہے اور اطلاق اس کا کبھی رب پر اور کبھی مالک اور سید پر اور کبھی منعم علیہ و معتق اور ناصر و محب اور تابع' جار' ابن عم' حلیف' عقیدہ' چند' عبد' معتق اور منعم پر آتا ہے پس تخصیص ایک معنی کی بغیر کسی مخصص کے باطل ہے اور لفظ کثیر المعنی سے خاص زیب ن معنی مراد لینا خلاف ہر عاقل ہے۔

دوسرے یہ کہ قطع نظر ان معانی کثیرہ متحملہ کے ہم نے یہ بھی تسلیم کیا کہ مولیٰ سے خلیفہ ہی مراد ہے مگر اس سے پھر ثبوت خلافت بلافصل کا محال ہے اور مطلق ثبوت خلافت محل خلاف نہیں۔

تیسرے یہ کہ مولیٰ کا مصدر بھی مختلف ہے کبھی وہ مشتق ہوتا ہے ولایت سے جو بالفتح ہے اور یہ مستعمل ہے نصب اور نصرت اور عتق میں پس اس صورت میں دلالت اس کی امارت اور حکومت پر ہو ہی نہیں سکتی اور کبھی ولایت سے جو بالکسر ہے کہ اس کے معنی امارت کے ہیں اس صورت میں پھر وہی اشکال درپیش ہے کہ امارت مطلقہ سے اثبات امارت مقیدہ کا محال ہے۔ انتہیٰ ما قال المترجم۔

❀❀❀❀

(۳۷۱۴) عَنْ عَلِیٍّ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((رَحِمَ اللّٰهُ أَبَابَكْرٍ، زَوَّجَنِیْ ابْنَتَهُ، وَحَمَلَنِیْ إِلٰی دَارِ الْهِجْرَةِ، وَأَعْتَقَ بِلَالًا مِنْ مَالِهِ. رَحِمَ اللّٰهُ عُمَرَ یَقُوْلُ الْحَقَّ وَإِنْ كَانَ مُرًّا. تَرَكَهُ الْحَقُّ وَمَالَهُ صَدِیْقٌ. رَحِمَ اللّٰهُ عُثْمَانَ تَسْتَحْیِیْهِ الْمَلَائِكَةُ. رَحِمَ اللّٰهُ عَلِیًّا اَللّٰهُمَّ أَدِرِ الْحَقَّ مَعَهُ حَیْثُ دَارَ)).

[ضعیف جداً] سلسلة الاحادیث الضعیفة (۶۰۹۴) المشکاة (۶۱۲۵) . (اس میں المختار بن نافع ضعیف ہے)

ترجمہ: روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے رحمت کرے اللہ تعالیٰ ابوبکر رضی اللہ عنہ پر کہ بیاہ دی انہوں نے مجھے لڑکی اپنی اور لے آئے مجھ کو ہجرت کے گھر اور آزاد کیا بلال رضی اللہ عنہ کو اپنے مال سے رحمت کرے اللہ تعالیٰ عمرؓ پر کہ حق بات کہتا ہے اگرچہ ناگوار ہو کسی کو حق نے اس کو ایسے حال میں چھوڑا کہ اس کا کوئی دوست نہیں یعنی سوا اللہ تعالیٰ اور رسول کے اور رحمت

کرے اللہ تعالیٰ عثمان پر کہ حیا کرتے ہیں اس سے فرشتے اور رحمت کرے اللہ تعالیٰ علیؓ پر کہ یا اللہ حق اس کے ساتھ رہے وہ جہاں کہیں ہو۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے۔

مترجم: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو معاملات حضرت علیؓ کے زمان خلافت میں ہوئے اور جن لوگوں نے آپ سے خلاف کیا مثل معاویہؓ وغیرہ نے اس میں حق حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف تھا اس لیے کہ دعا آپ کی مقبول ہے اور ان لوگوں سے جنھوں نے آپ کا خلاف کیا خطائے اجتہادی ہوئی اور خطائے اجتہادی محل طعن نہیں پس طعن اصحاب پر مقدمہ رفض ہے خواہ معاویہؓ ہوں یا کوئی اور۔

❀❀❀❀

(٣٧١٥) **عَنْ** عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ بِالرَّحْبَةِ فَقَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْحُدَيْبِيَةِ خَرَجَ إِلَيْنَا نَاسٌ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ فِيْهِمْ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو وَأُنَاسٌ مِنْ رُؤُسَاءِ الْمُشْرِكِيْنَ فَقَالُوْا : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! خَرَجَ إِلَيْكَ نَاسٌ مِنْ أَبْنَائِنَا وَإِخْوَانِنَا وَأَرِقَّائِنَا وَلَيْسَ لَهُمْ فِقْهٌ فِي الدِّيْنِ، وَإِنَّمَا خَرَجُوْا فِرَارًا مِنْ أَمْوَالِنَا وَضِيَاعِنَا فَأَرْدُدْهُمْ إِلَيْنَا فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَّهُمْ فِقْهٌ فِي الدِّيْنِ سَنُفَقِّهُهُمْ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((**يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ لَتَنْتَهُنَّ أَوْلَيَبْعَثَنَّ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ مَنْ يَضْرِبُ رِقَابَكُمْ بِالسَّيْفِ عَلَى الدِّيْنِ، قَدِ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ عَلَى الْإِيْمَانِ**)) قَالُوْا : مَنْ هُوَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ فَقَالَ لَهُ أَبُوْبَكْرٍ: مَنْ هُوَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ وَقَالَ عُمَرُ: مَنْ هُوَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((**هُوَ خَاصِفُ النَّعْلِ**)) وَكَانَ أَعْطَى عَلِيًّا نَعْلَهُ يَخْصِفُهَا، قَالَ : ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيْنَا عَلِيٌّ فَقَالَ : إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((**مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ**)) . (ضعيف الاسناد) [لكن الجملة الأخيرة منه صحيحة متواترة] (اس میں شریک القاضی مدلس ہے اور عن سے روایت کر رہا ہے)

ترجمہ: روایت ہے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے کہا رحبہ کوفہ میں کہ حدیبیہ کے دن ہماری طرف کئی مشرک نکلے کہ ان میں سہیل بن عمرو اور کئی سردار مشرکوں کے تھے اور انہوں نے کہا یارسول اللہ کئی شخص ہمارے بیٹوں، بھائیوں اور غلاموں میں سے آپ کی طرف نکلے ہیں کہ ان کو دین کی سمجھ نہیں اور ہمارے اموال اور ضیاع میں سے بھاگ گئے ہیں سو ہم کو پھیر دیجیے کہ اگر ان کو دین کی سمجھ نہیں تو ہم انہیں سمجھا دیں گے آپ نے فرمایا کہ اے گروہ قریش کے کہ تم اپنی نفسانیت سے باز آؤ ورنہ اللہ تعالیٰ ایسے لوگ تم پر بھیجے گا جو تمہاری گردن پر دین کی تلوار مارے اور اللہ نے آزما لیا ان کے دلوں کو ایمان پر لوگوں نے عرض کی کہ وہ کون ہے یارسول اللہ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بھی اور عمرؓ نے بھی عرض کی کہ کون ہے یارسول اللہ آپؐ نے فرمایا کہ وہ جوتی ٹانکنے والا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنی جوتی ٹانکنے کو دی تھی راوی نے کہا کہ پھر علیؓ ہم سے متوجہ ہوئے اور کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جو مجھ پر جھوٹ باندھے اپنی جگہ دوزخ میں ڈھونڈ لے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے ربعی کی روایت سے کہ وہ علیؓ سے روایت کرتے ہیں۔

۲۰۔ باب: قول الأنصار: كنا لنعرف المنافقين يغضهم على بن ابى طالب

انصار کا قول کہ ہم لوگ پہچانتے منافقین کو کہ وہ عداوت رکھتے ہیں علی بن ابی طالب سے

(۳۷۱۶) عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ: ((أَنْتَ مِنِّي وَأَنَا مِنْكَ)) وفي الحديث قصة. (اسناده صحيح) اسناده الصحيحة: ۳/۱۷۸) صحيح الجامع (۱۴۸۵) ارواء الغليل (۲۱۹۰)

ترجمہ: روایت ہے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں۔

❀ ❀ ❀ ❀

(۳۷۱۷) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: إِنْ كُنَّا لَنَعْرِفُ الْمُنَافِقِينَ نَحْنُ مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ بِبُغْضِهِمْ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ. (ضعيف الاسناد) جدا۔ (اس میں ابوھارون العبدی ضعیف ہے)

ترجمہ: روایت ہے کہ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم لوگ انصار کے ہیں پہچانتے ہیں منافقوں کو کہ وہ عداوت رکھتے ہیں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے اور کلام کیا شعبہ نے ابوہارون عبدی میں اور مروی ہوئی یہ حدیث اعمش سے انہوں نے روایت کی ابوصالح سے انہوں نے ابوسعید سے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(ب/۳۷۱۷) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ تَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((لَا يُحِبُّ عَلِيًّا مُنَافِقٌ، وَلَا يُبْغِضُهُ مُؤْمِنٌ)).
(اسناده ضعيف) المشكاة (۶۰۹۱) اس میں مساور راوی مجہول ہے (تقريب (۶۵۸۷))

ترجمہ: روایت ہے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے دوست نہیں رکھتا علی رضی اللہ عنہ کو کوئی منافق اور دشمن نہیں رکھتا ان کو کوئی مومن۔

فائدہ: اس باب میں علی رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(۳۷۱۸) عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي بِحُبِّ أَرْبَعَةٍ وَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ يُحِبُّهُمْ))، قِيلَ: يَارَسُولَ اللهِ سَمِّهِمْ لَنَا؟ قَالَ: ((عَلِيٌّ مِنْهُمْ)) يَقُولُ ذٰلِكَ ثَلَاثًا ((وَأَبُوذَرٍ وَالْمِقْدَادُ وَسَلْمَانُ، وَأَمَرَنِي بِحُبِّهِمْ وَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ يُحِبُّهُمْ)). (اسناده ضعيف) سلسلة الاحاديث الضيفة (۱۵۴۹) (اس کی سند شریک قاضی کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے)

ترجمہ: روایت ہے بریدہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم کیا ہے چار شخصوں کی محبت کا اور خبر دی کہ وہ بھی انہیں دوست رکھتا ہے لوگوں نے عرض کی اے رسول اللہ کے ان کے نام فرمایئے آپؐ نے فرمایا علیؓ ان میں سے ہیں یہ تین بار فرمایا اور نام لیتے تھے ابوذرؓ مقداد اور سلمان رضی اللہ عنہم کا اور فرماتے تھے کہ حکم کیا مجھ کو ان کی محبت کا اور خبر دی کہ وہ بھی ان سے محبت رکھتا ہے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر شریک کی روایت سے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(۳۷۱۹) **عَنْ حُبْشِيِّ بْنِ جُنَادَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((عَلِيٌّ مِنِّيْ وَأَنَا مِنْ عَلِيٍّ وَلَا يُؤَدِّيْ عَنِّيْ إِلَّا أَنَا أَوْ عَلِيٌّ))**. (اسناده حسن) مشكاة المصابيح (٦٠٩٢) صحيح الجامع الصغير (٤٠٩١) سلسلة الاحاديث الصحيحة (١٩٨٠) ظلال الجنة (١١٨٩)

ترجمہ: روایت ہے حبشی بن جنادہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ علیؓ مجھ سے ہے اور میں علیؓ سے ہوں اور صلح اور عہد نقض وغیرہ کو میری طرف سے کوئی ادا نہیں کر سکتا مگر میں یا علیؓ اور (یہ آپ نے جب فرمایا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ علی رضی اللہ عنہ کو روانہ کیا کہ وہ مشرکوں کو مقدمہ براءت کا سنا دیں)۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(۳۷۲۰) **عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : آخَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَ أَصْحَابِهِ فَجَاءَ عَلِيٌّ تَدْمَعُ عَيْنَاهُ فَقَالَ : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! آخَيْتَ بَيْنَ أَصْحَابِكَ وَلَمْ تُوَاخِ بَيْنِيْ وَبَيْنَ أَحَدٍ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((أَنْتَ أَخِيْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ))**. (اسناده ضعيف) تخريج المشكاة (٦٠٩٣) (اس میں حکیم بن جبیر راوی ضعیف ہے)۔

ترجمہ: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے اپنے اصحاب کے درمیان بھائی چارہ قائم فرمایا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ روتے ہوئے آئے اور کہا اے اللہ کے رسول آپ نے آپس میں بھائی بھائی بنا دیا اور مجھے کسی کا بھائی نہ کیا تو آپ نے فرمایا تم دُنیا اور آخرت میں میرے بھائی ہو۔

❀ ❀ ❀ ❀

(۳۷۲۱) **عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : كَانَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ طَيْرٌ فَقَالَ : ((اَللّٰهُمَّ ائْتِنِيْ بِأَحَبِّ خَلْقِكَ إِلَيْكَ يَأْكُلُ مَعِيْ هٰذَا الطَّيْرَ)) فَجَاءَ عَلِيٌّ فَأَكَلَ مَعَهُ.**

(اسناده ضعيف) تخريج المشكاة (٦٠٩٤) (ابن جوزی نے اس کو موضوع قرار دیا ہے)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا کہ میں آپ کے پاس تھا کہ آپ نے دعا کی کہ یا اللہ لے آ میرے پاس اس شخص کو جو ساری مخلوق سے زیادہ تیرا دوست ہو کہ وہ میرے ساتھ اس پرندہ کا گوشت کھائے پھر علیؓ حاضر ہوئے اور انہوں نے آپ کے ساتھ کھایا۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو سدی کی روایت سے مگر اسی سند سے اور مروی ہوئی یہ حدیث انسؓ سے کئی سندوں سے اور سدی کا نام اسماعیل بن عبدالرحمن ہے اور انہوں نے پایا ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو اور دیکھا ہے حسین بن علی رضی اللہ عنہما کو۔

❀❀❀❀

(٣٧٢٢) **عَنْ** عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ هِنْدٍ الْجَمَلِيِّ قَالَ : قَالَ عَلِيٌّ كُنْتُ إِذَا سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَعْطَانِيْ وَإِذَا سَكَتُّ ابْتَدَأَنِيْ . (اسناده ضعيف) المشكاة (٦٠٩٥) اس میں انقطاع ہے۔ عبداللہ بن عمرو بن ہند کا سیدنا علیؓ سے سماع ثابت نہیں۔

ترجمہ: عبداللہ بن عمرو بن ہند جملی سے روایت ہے کہ حضرت علیؓ نے فرمایا جب میں رسول اللہ ﷺ سے کچھ مانگتا عنایت فرماتے تھے اور جب میں چپ رہتا تب بھی مجھے پہلے دیتے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔

❀❀❀❀

(٣٧٢٣) **عَنْ** عَلِيٍّ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((**أَنَادَارُالْحِكْمَةِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا**)). (اسناده ضعيف) تخريج المشكاة (٦٠٩٦) ضعيف الجامع الصغير (١٣٢٢) سلسلة الاحاديث الضعيفة (٢٩٥٥) (اس میں محمد بن عمر بن الرومی لین الحدیث ہے)

ترجمہ: روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں گھر ہوں حکمت کا اور علیؓ اس کا دروازہ ہیں۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے منکر ہے روایت کی بعضوں نے یہ حدیث شریک سے اور ذکر نہ کیا اس میں صنابحی کا اور نہیں جانتے ہم کسی کی روایت سے اس کو سوا شریک کے ثقات سے اور اس باب میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔

❀❀❀❀

(٣٧٢٤) **عَنْ** سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ: أَمَرَ مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِيْ سُفْيَانَ سَعْدًا فَقَالَ: مَا مَنَعَكَ أَنْ تَسُبَّ أَبَا تُرَابٍ قَالَ : أَمَا مَا ذَكَرْتُ ثَلَاثًا قَالَهُنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَلَنْ أَسُبَّهُ لَأَنْ تَكُوْنَ لِيْ وَاحِدَةٌ مِنْهُنَّ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ يَقُوْلُ لِعَلِيٍّ وَخَلَفَهُ فِيْ بَعْضِ مَغَازِيْهِ؟ فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! تَخَلِّفُنِيْ مَعَ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ؟ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((**أَمَا تَرْضٰى أَنْ تَكُوْنَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰى إِلَّا أَنَّهُ لَا نُبُوَّةَ بَعْدِيْ**)). وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ يَوْمَ خَيْبَرَ: ((**لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ**

رَجُلًا يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ وَيُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ)). قَالَ: فَتَطَاوَلْنَا لَهَا فَقَالَ: ((اُدْعُوا لِيْ عَلِيًّا))، قَالَ: فَأَتَاهُ وَبِهِ رَمَدٌ فَبَصَقَ فِيْ عَيْنِهِ فَدَفَعَ الرَّايَةَ إِلَيْهِ فَفَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ، وَأُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: ﴿ نَدْعُ أَبْنَاءَ نَا وَأَبْنَاءَ كُمْ وَنِسَاءَ نَا وَنِسَاءَ كُمْ ﴾ الْآيَةَ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلِيًّا وَفَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا فَقَالَ: ((اَللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ أَهْلِيْ)). (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے کہ پوچھا معاویہ بن ابی سفیانؓ نے سعد کو کہ تم برا کیوں نہیں کہتے ابوتراب کو یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کہا جب تک یاد رکھوں گا میں تین باتوں کو کہ کہا تھا ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو نہیں برا کہوں گا ان کو ان میں سے ایک کو میرے واسطے ہونا اس سے اچھا ہے کہ میرے لیے سرخ اونٹ ہوں سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور مدینہ میں چھوڑا تھا ان کو آپ نے بعض مغازی میں، سو انہوں نے عرض کی کہ یارسول اللہ آپؐ مجھے چھوڑے جاتے ہیں عورتوں اور لڑکوں کے ساتھ کیا میں جہاد کے لائق نہیں تو فرمایا آپؐ نے کیا تو راضی نہیں ہوتا اس درجہ عالیہ پر کہ تو میری جانب سے ایسا ہو جیسا موسیٰ کی جانب سے یعنی وہ بھی کوہ طور جاتے وقت حضرت ہارون کو بنی اسرائیل میں خلیفہ کر گئے تھے مگر فرق اتنا ہے کہ نبوت میرے بعد کسی کو نہیں دوسرے یہ سنا میں نے کہ فرماتے تھے خیبر کے دن کہ آج جھنڈا الڑائی کا ایسے مرد کو دوں گا کہ وہ اللہ اور رسول کو دوست رکھتا ہے اور اللہ و رسول اس کو دوست رکھتے ہیں۔ کہا راوی نے پھر رغبت کی ہم سب لوگوں نے اس کی اور آپ نے فرمایا کہ بلاؤ میرے پاس علی کو اور وہ حاضر ہوئے اور ان کی آنکھیں دکھتی تھیں پس آپؐ نے لب مبارک ڈال دیا ان کی آنکھ میں اور دے دیا جھنڈا ان کو اور فتح دی اللہ نے ان کو تیسرے یہ کہ جب اتری آپؐ پر یہ آیت ﴿ندع ابناء نا﴾ سے آخر تک بلایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی، فاطمہ، حسن اور حسین رضی اللہ عنہم کو اور فرمایا کہ یا اللہ یہ میرے گھر والے ہیں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے اس سند سے۔

مترجم: یعنی حضرت معاویہؓ نے پوچھا کہ تم جوان کے یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خطائے اجتہادی کا اظہار اور ہمارے اجتہاد کی کوئی خوبی بیان نہیں کرتے اس کا کیا سبب ہے نہ یہ کہ حکم کیا ہو معاویہؓ نے کہ ان کو برا کہو اس لیے کہ صحابہ اس نفسانیت سے پاک تھے اور حقانیت کے پتلے صرف مراد ان کی یہی تھی کہ ان کی خطا لوگوں سے بیان کرو اور ہمارا صواب چنانچہ حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ انہوں حضرت معاویہؓ اور ان کے لوگوں کے حق میں یہی فرمایا کہ ہمارے بھائیوں نے ہم پر بغاوت کی نہ یہ کہ ان کو منافق کہیں یا کافر افسوس ہے کہ ہمارے اس زمانہ کے بھائیوں میں تکفیر کا بازار اس قدر گرم ہے اور تکفیر اس قدر ارزاں ہے کہ معاذ اللہ سعد نے ان کے جواب میں تین فضیلتیں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بیان فرمائیں اور آپ نے ان کو اپنا خلیفہ فرمایا جیسے موسیٰ علیہ السلام حضرت ہارون کو خلیفہ کر کے کوہ طور پر تشریف لے گئے تھے اور آیت مذکور کو آیت مباہلہ کہتے ہیں پوری آیت یوں ہے۔ ﴿فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَاءَ نَا وَأَبْنَاءَ كُمْ وَنِسَاءَ

نَا ونسائکُم وَأَنفُسَنَا وَأَنفسکُم ثُمَّ نَبْتَهِل فَنجعَلُ لَّعنَةَ اللّٰهِ عَلَى الْكَاذِبِينَ ﴾ ۔یعنی اگر پھر تجھ سے کوئی حجت کرے بعد اس علم کے جو تجھے آ چکا ہو کہہ ان سے کہ آ ؤ بلائیں ہم اپنے لڑکوں کو اور تمہارے لڑکوں اور اپنی عورتوں کو اور تمہاری عورتوں کو اور اپنی جانوں کو اور تمہاری جانوں کو پھر عاجزی کریں ہم دعا میں اور لعنت مانگیں ہم اللہ کی جھوٹوں کے لیے یعنی جو ہم میں سے جھوٹا ہو اس پر اللہ کی لعنت اور یہ آیت نصاریٰ نجران کے مقدمہ میں نازل ہوئی کہ جب عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں ان سے اور آپ سے تقریر ہوئی تو اللہ نے حکم مباہلہ کا اتارا اور انہوں نے آپس میں مشورہ کیا اور عاقب جوان کا سردار اور عاقل اور ہوشیار تھا اس نے اپنی قوم سے کہا کہ اے لوگو تم بخوبی جانتے ہو کہ محمد ﷺ اللہ کا نبی ہے اور قسم ہے اللہ کی کہ کسی نے نبی سے لعان نہیں کیا آخر کو اس کا یہ حال نہ ہوا کہ بڑا ان کا جینے نہ پایا اور چھوٹا ان کا بڑھنے نہ پایا اور اگر تم ان سے ملاعنہ کرو گے تو سب کے سب ہلاک ہو گے۔

اور آنحضرت ﷺ اپنی گود میں حسین رضی اللہ عنہ کو لے کر اور حسن رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر اس طرح حاضر ہوئے کہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ کے پیچھے تھیں اور حضرت علیؓ ان کے پیچھے جب اسقف نجران نے ان کو دیکھا اپنی قوم سے کہا کہ میں ایسے پاکیزہ چہرے دیکھتا ہوں کہ اگر اللہ سے سوال کریں تو پہاڑ ٹل جائے تو تم مباہلہ نہ کرنا ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے اور قیامت تک زمین پر نصرانی کا وجود نہ رہے گا پھر انہوں نے آپ سے عرض کی کہ ہم مناسب جانتے ہیں کہ آپؐ سے مباہلہ نہ کریں اور آپؐ ہم کو ہمارے دین پر اور ہم آپ کو آپؐ کے دین پر چھوڑ دیں آپؐ نے فرمایا کہ اگر مباہلہ سے تمہیں انکار ہے تو اسلام لاؤ کہ جو مسلمانوں کا حق ہے وہ تمہارا حق ہو اور جو ان پر واجب ہے وہ تم پر واجب ہو اور اگر تمہیں اسلام سے انکار ہے تو ہم تم سے لڑیں گے انہوں نے کہا ہم کو عرب سے لڑنے کی طاقت نہیں مگر آپؐ سے صلح کرتے ہیں کہ اگر آپؐ ہم سے نہ لڑیں اور ہمارے دین سے نہ پھریں تو ہم آپ کو ہر سال دو ہزار حلہ دیا کریں گے ایک ہزار صفر میں اور ایک ہزار رجب میں پھر اس پر صلح ٹھہر گئی اور مباہلہ اب بھی جائز ہے۔ چنانچہ ابن تیمیہ وغیرہ رحمہ اللہ نے منکران صفات سے رکن ومقام کے درمیان میں مباہلہ کرنا چاہا ہے مگر وہ بھی نجرانیوں کی طرح مباہلہ سے ڈر گئے ہیں اور مثبتان صفات سے مباہلہ نہ کر سکے۔

❀❀❀❀

(۳۷۲۵) عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ جَيْشَيْنِ وَأَمَّرَ عَلَى أَحَدِهِمَا عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ وَعَلَى الْآخَرِ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ وَقَالَ: إِذَا كَانَ الْقِتَالُ فَعَلِيٌّ، قَالَ: فَافْتَتَحَ عَلِيٌّ حِصْنًا فَأَخَذَ مِنْهُ جَارِيَةً فَكَتَبَ مَعِي خَالِدٌ كِتَابًا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ يَشِي بِهِ، قَالَ: فَقَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَرَأَ الْكِتَابَ فَتَغَيَّرَ لَوْنُهُ ثُمَّ قَالَ: **((مَا تَرٰى فِي رَجُلٍ يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ وَيُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ))**، قَالَ: قُلْتُ: أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ غَضَبِ اللّٰهِ وَمِنْ غَضَبِ رَسُولِهِ وَإِنَّمَا أَنَا رَسُولٌ فَسَكَتَ. (ضعيف الاسناد) [ومضى برقم (١٧٠٤)]

ترجمہ: روایت ہے براء بن عازبؓ سے کہ بھیجا نبی ﷺ نے دو لشکروں کو اور ایک پر علی کو امیر کیا دوسرے پر خالد کو اور فرمایا جب

لڑائی ہوتو حاکم علی ہیں تو فتح کیا حضرت علیؓ نے ایک قلعہ اور لے لی ایک لونڈی یعنی مال غنیمت سے تو لکھ بھیجا میرے ساتھ خالد رضی اللہ عنہ نے ایک خط آپ کی خدمت میں کہ چغل خوری کی اس میں یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ کی تو میں آیا آپ ﷺ کے پاس اور آپؐ نے خط پڑھوا کر سنا اور رنگ آپ کا متغیر ہو گیا اور مجھ سے فرمایا کیا چاہتا ہے تو اس شخص کے حق میں جو اللہ اور رسول کو دوست رکھتا ہے اور اللہ اور رسول اس کو دوست رکھتے ہیں میں نے کہا اللہ کی پناہ میں آتا ہوں اس کے اور اس کے رسول کے غضب سے اور میں تو قاصد ہوں یعنی میرا کیا قصور ہے آپؐ چپ ہو رہے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ امیر تھے ان کو اختیار تھا اگر ایک لونڈی لے لی تو کیا ہوا اور آپ ان پر حاکم تھے آپؐ نے اسے جائز رکھا حاکم کو اختیار ہے کہ مال غنیمت سے جس کو چاہے کچھ اس کے حسن خدمت کی نظر سے دے دے اور حضرت خالد رضی اللہ عنہ کو یہ مسئلہ نہ معلوم ہوگا اس لیے آپ سے اطلاع کر دی۔

❁ ❁ ❁ ❁

(۳۷۲۶) **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ : دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِﷺ عَلِيًّا يَوْمَ الطَّائِفِ فَانْتَجَاهُ فَقَالَ النَّاسُ : لَقَدْ طَالَ نَجْوَاهُ مَعَ ابْنِ عَمِّهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِﷺ : ((**مَا انْتَجَيْتُهُ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ انْتَجَاهُ**)). (اسناده ضعيف) تخريج المشكاة (٦٠٩٧) سلسلة الاحاديث الضعيفة (٣٠٨٤) ضعيف الجامع الصغير (٥٠٢٢)

ترجمہ: روایت ہے جابرؓ سے کہا انہوں نے کہ بلایا رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی کو طائف کے دن اور ان سے سرگوشی کی تو لوگ کہنے لگے آج آپؐ نے اپنے چچیرے بھائی کے ساتھ بہت دیر تک سرگوشی کی تو آپؐ نے فرمایا میں نے ان سے سرگوشی نہیں کی اللہ نے خود ان سے سرگوشی کی۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اجلح کی روایت سے اور روایت کی ابن فضیل کے سوا اور لوگوں نے بھی اجلح سے اور مراد اس قول کے کہ اللہ نے خود ان سے سرگوشی کی یہ ہے کہ اس نے مجھ کو حکم دیا کہ میں ان سے کان میں کچھ کہہ دوں۔

❁ ❁ ❁ ❁

(۳۷۲۷) **عَنْ** أَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِعَلِيٍّ : ((**يَا عَلِيُّ! لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ أَنْ يُجْنِبَ فِيْ هٰذَا الْمَسْجِدِ غَيْرِيْ وَغَيْرُكَ**)) قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ: قُلْتُ لِضَرَارِ بْنِ صُرَدٍ مَا مَعْنَى الْحَدِيْثِ؟ قَالَ : لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ يَّسْتَطْرِقُهُ جُنُبًا غَيْرِيْ وَغَيْرُكَ .

(اسناده ضعيف) تخريج المشكاة (٦٠٩٨) الضعيفة (٤٩٧٣) (اس میں عطیہ عوفی راوی ضعیف ہے)

ترجمہ: روایت ہے ابوسعیدؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے حضرت علیؓ سے کہ جائز نہیں میرے اور تیرے سوا کسی کو کہ جنب رہے اس مسجد میں علی بن منذر نے کہا میں نے ضرار بن صرد سے اس کے معنی پوچھے تو انہوں نے کہا اس سے مراد یہ ہے کہ حلال

نہیں کسی کو حالت جنابت میں اس مسجد سے گزر جائے حضرتؐ اور علیؓ کے سوا۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور محمد بن اسماعیل بخاریؒ نے اس حدیث کا مضمون سنا اور غریب جانا۔

مترجم: غرضیکہ یہ خصیصہ ہے آنحضرت ﷺ کا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کا کہ وہ حالت جنابت میں مسجد نبوی سے ہو کر چلے جائیں اور کسی کو جائز نہیں۔

❀❀❀❀

(۳۷۲۸) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : بُعِثَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ وَصَلّٰى عَلِيٌّ يَوْمَ الثُّلَاثَاءِ .

(ضعیف الاسناد) (اس میں مسلم الملائی ضعیف ہے)۔

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہ مبعوث ہوئے نبی ﷺ دوشنبہ کو اور نماز پڑھی حضرت علیؓ نے سہ شنبہ کو۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر مسلم اعور کی روایت سے اور مسلم اعور محدثین کے نزدیک قوی نہیں اور مروی ہوئی یہ حدیث مسلم سے انہوں نے روایت کی حبہ سے انہوں نے علیؓ سے مانند اس کے۔

❀❀❀❀

(۳۷۲۹) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ هِنْدٍ الْجَمَلِيِّ قَالَ : قَالَ عَلِيٌّ : كُنْتُ إِذَا سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَعْطَانِي، وَإِذَا سَكَتُّ ابْتَدَأَنِي . (اسناده ضعیف) تخريج المشكاة (٦٠٩٥) ضعيف الجامع الصغير (٦٠٨٧)

اس میں انقطاع ہے۔ عبداللہ بن عمرو بن ہند کا سیدنا علیؓ سے سماع ثابت نہیں۔

ترجمہ: عبداللہ بن عمرو بن ہند سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا جب میں رسول اللہ ﷺ سے مانگتا تو آپ مجھے عطا کرتے اور جب میں خاموش رہتا تو بھی پہلے عطا کرتے۔

❀❀❀❀

(۳۷۳۰) عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِعَلِيٍّ : ((أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسٰى)).

(اسناده صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (٤/٣٣٥)

ترجمہ: روایت ہے سعدؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے تم مجھ سے ایسے ہو جیسے ہارون موسیٰ سے یعنی خلیفہ ہو۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی یہ سعدؓ سے انہوں نے روایت کی نبی ﷺ سے کئی سندوں سے اور یحییٰ بن سعید انصاری کی روایت سے یہ غریب سمجھی جاتی ہے۔

❀❀❀❀

(۳۷۳۱) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِعَلِيٍّ: ((أَنْتَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰى إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ)). (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا حضرت علیؓ سے کہ تم مجھ سے بمنزلہ ہارون کے ہو مگر اتنا ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں یعنی جیسے ہارون تھے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور اس بارے میں سعد' زید بن ارقم' ابوہریرہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔

❀❀❀❀

(۳۷۳۲) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ۔ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ بِسَدِّ الْأَبْوَابِ إِلَّا بَابَ عَلِيٍّ. (اسناده صحيح) سلسلة الاحاديث الضعيفة، تحت الحديث (۴۹۳۲، ۴۹۵۱)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے حکم فرمایا ان دروازوں کے بند کرنے کا جو مسجد نبوی میں تھے مگر دروازہ علی کا۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو شعبہ کی روایت سے اس اسناد سے مگر اسی وجہ سے۔

❀❀❀❀

(۳۷۳۳) عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اَخَذَ بِيَدِ حَسَنٍ وَحُسَيْنٍ قَالَ: ((مَنْ أَحَبَّنِيْ وَأَحَبَّ هٰذَيْنِ وَأَبَاهُمَا وَأُمَّهُمَا كَانَ مَعِيْ فِيْ دَرَجَتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)).

(اسناده ضعيف) سلسلة الاحاديث الضعيفة (۳۱۲۲) تخريج المختاره (۳۹۲، ۳۹۷)

ترجمہ: روایت ہے علی بن ابی طالبؓ سے کہ نبی ﷺ نے ہاتھ پکڑا حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کا اور فرمایا جو دوست رکھے مجھ کو اور ان دونوں کو اور ان کے باپ اور ماں کو ہوگا میرے ساتھ میری جگہ میں قیامت میں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو جعفر بن محمد کی روایت سے مگر اسی سند سے۔

مترجم: اے اللہ تو گواہ ہے کہ یہ تیرا عاجز غلام تیرے فضل وکرم سے تیرے رسول کو اور حسنین اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اور آپ کی لخت جگر سیدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا اور تمامی اصحاب رسول کو سارے جہان سے زیادہ دوست رکھتا ہے اور ان کے سنن سنیہ کو تمامی عادات اور رسوم پر ترجیح دیتا ہے اور جب ان کی سنت مل جاتی ہے سارے عالم کے اقوال وافعال ومرغوبات پر پشت مارتا ہے اور یہ سب تیرا فضل ہے اور امید رکھتا ہے تیرے کرم سے کہ اسی پر میرا خاتمہ اور حشر ونشر ہو اَللّٰهُمَّ كَمَا جَمَعْتَنِيْ بَيْنَ حَدِيْثِ نَبِيِّكَ وَسُنَنِهِ فِي الدُّنْيَا فَأَجْمَعْ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُ فِي الْعُقْبٰى بِرَحْمَتِكَ وَكَرَمِكَ اٰمِيْنَ يَامُجِيْبَ الدَّاعِيْنَ۔

❀❀❀❀

(۳۷۳۴) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: أَوَّلُ مَنْ صَلّٰى عَلِيٌّ.

(اسناده صحيح) سلسلة الاحاديث الضعيفة، تحت الحديث (۴۹۳۲)۔

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ پہلے جس نے نماز پڑھی مومنوں میں حضرت علیؓ ہیں۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے اس سند سے نہیں جانتے ہم اس کو شعبہ سے کہ وہ روایت کرتے ہوں ابو بلج سے مگر محمد بن حمید کی روایت سے اور ابو بلج کا نام یحییٰ بن ابی سلیم ہے اور بعض علمائے محدثین نے کہا ہے کہ پہلے جو اسلام لائے مردوں سے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں اور اسلام لائے حضرت علی رضی اللہ عنہ جب وہ آٹھ برس کے تھے اور عورتوں میں سب سے اول خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا ایمان لائیں۔

❀❀❀❀

(۳۷۳۵) عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ يَقُوْلُ: أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ عَلِيٌّ، قَالَ عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِإِبْرٰهِيْمَ النَّخَعِيِّ فَأَنْكَرَهُ وَقَالَ: أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ أَبُوْبَكْرٍ الصِّدِّيْقُ.

(اسناده صحيح) سلسلة الاحاديث الضعيفة تحت الحديث: ٤١٣٩.

ترجمہ: روایت ہے زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اول جو اسلام لایا علیؓ ہیں عمرو بن مرہ نے کہا کہ میں نے اس کا ذکر ابراہیم نخعی سے کیا تو انہوں نے اس کو منکر جانا اور کہا کہ اول جو اسلام لائے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں، یعنی لڑکوں میں اول حضرت علیؓ، اور بوڑھے مردوں میں حضرت صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابوحمزہ کا نام طلحہ بن زید ہے۔

❀❀❀❀

(۳۷۳٦) عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: لَقَدْ عَهِدَ إِلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ النَّبِيُّ الْأُمِّيُّ أَنَّهُ لَا يُحِبُّكَ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضُكَ إِلَّا مُنَافِقٌ. قَالَ عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ: أَنَا مِنَ الْقَرْنِ الَّذِيْنَ دَعَا لَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ.

(اسناده صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (١٧٢٠)

ترجمہ: روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ فرمایا مجھ سے نبی ﷺ نے جو نبی امی تھے کہ دوست نہ رکھے گا تجھ کو مگر وہی جو مومن ہوگا اور بغض نہ رکھے گا تجھ سے مگر وہی جو منافق ہوگا۔ عدی بن ثابت نے کہا کہ میں اس قرن میں ہوں جن کے لیے آپ نے دعا کی یعنی قرون ثلثہ مشہود بالخیر میں ہوں۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۳۷۳۷) عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ: بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ جَيْشًا فِيْهِمْ عَلِيٌّ، قَالَتْ: فَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ رَافِعٌ يَدَيْهِ وَيَقُوْلُ: ((اَللّٰهُمَّ لَا تُمِتْنِيْ حَتّٰى تُرِيَنِيْ عَلِيًّا)).

(اسناده ضعيف) تخريج المشكاة (٦٠٩٩) (اس میں ابی الجراح اور ام شرحیل دونوں مجهول ہیں)۔

ترجمہ: روایت ہے ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے کہ بھیجا نبی ﷺ نے ایک لشکر کہ اس میں حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی تھے اور کہا انہوں نے کہ سنا میں نے کہ آپؐ ہاتھ اٹھا کر دعا کرتے تھے کہ یا اللہ نہ مار مجھ کو جب تک نہ دکھائے مجھ کو علی کو (یعنی آپؐ نے دعا کی کہ وہ زندہ لوٹ آئیں اس لیے کہ آخر میں ان سے بہت کام لینا ہے)۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے۔

مترجم: محامد حسنہ اور فضائل جمیلہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بھی بہت ہیں منجملہ ان کے یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے آپ قرابت قریبہ رکھتے تھے اور شرافت نسب میں بہت عالی تھے چنانچہ نسب ان کا یہ ہے علیؓ بن ابی طالب بن عبدالمطلب اور ماں ان کی فاطمہ بیٹی اسد کی اور وہ بیٹے ہاشم کے ہیں ابوعمر نے کہا ہے کہ وہ پہلی ہاشمیہ ہیں کہ انہوں نے ہاشمی کو جنا غرض حضرت مرتضیٰ اور ان کے بھائی پدر اور مادر دونوں کی طرف سے ہاشمی ہیں اور ان کے بعد حضرت حسنین رضی اللہ عنہما اور ان کے بعد امام محمد باقر اور عبداللہ محض اور بھائی ان کے سب دونوں طرف سے ہاشمی ہیں اور جناب رسول اللہ ﷺ نے ان کی والدہ یعنی فاطمہ کے لیے فرمایا کہ میری ماں کے انتقال کے بعد وہی میری ماں تھیں کہ ابوطالب کے ہاں جب دعوت ہوتی تو وہ ہم کو کھانے پر جمع کرتیں اور فاطمہ میرے لیے اس میں کچھ بچا رکھتیں کہ میں پھر کھاتا۔ روایت کیا اس کو حاکم نے اور ان کے افضل مناقب سے عجیب امر یہ ہے کہ پیدائش جوف کعبہ میں ہوئی اور آنحضرت ﷺ صغرسنی سے ان کی پرورش کے متکفل ہوئے اور آنحضرتؐ جب نماز کا وقت آتا ابتدائے نبوت میں گھاٹیوں کی طرف مکہ کے نکل جاتے اور علیؓ بن ابی طالب بھی ان کے ساتھ اپنے باپ سے چھپ کر چلے جاتے اور وہاں نماز ادا کرتے شام تک ایک دن ابوطالب اس پر مطلع ہو گئے اور وہ دونوں نماز ادا کرتے تھے انہوں نے آپ سے پوچھا کہ یہ کون سا دین ہے جس پر تم چلتے ہو آپ نے فرمایا کہ اے چچا یہ اللہ کا اور فرشتوں کا، رسولوں، ہمارے دادا حضرت ابراہیم علیہ السلام کا دین ہے اور اللہ نے مجھے اس کے ساتھ مبعوث کیا ہے اور ان کو دعوت کی انہوں نے کہا اے میرے بھتیجے یہ تو مجھ سے نہیں ہو سکتا کہ میں اپنے ماں باپ کا دین چھوڑ دوں مگر قسم ہے اللہ کی کہ جب تک جیوں گا کوئی تمہیں ایذا نہیں دے سکے گا۔ اور مروی ہوا ہے کہ انہوں نے حضرت علیؓ سے کہا کہ اے بیٹے یہ کیا دین ہے جس پر تم چلتے ہو انہوں نے کہا اے میرے باپ میں ایمان لایا ہوں رسول اللہ ﷺ پر اور تصدیق کی ہے ان کی اور ان کے ساتھ نماز پڑھتا ہوں اور ان کا تابع ہوں تو ابوطالب نے کہا وہ تجھے خیر کے سوا اور کچھ نہ بتائے گا تو تو ان کا ساتھ کبھی نہ چھوڑنا۔ سبحان اللہ کیا اچھی بات کہی اور جب ابوطالب کا انتقال ہوا اور حضرت علیؓ نے ان کو غسل دیا آنحضرت ﷺ نے حضرت علیؓ کے لیے ایسی دعائے خیر دی اور تسلی فرمائی کہ وہ فرماتے ہیں وہ دعا مجھے سرخ اونٹوں سے بھی زیادہ پیاری ہے۔

اور جب آنحضرت ﷺ نے ارادہ ہجرت مصمم کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرمایا کہ میرے بستر پر سو رہو وہ سو رہے اور اپنی جان عزیز آنحضرت ﷺ پر قربان کی اور آپ ﷺ کی ردائے مبارک اوڑھ لی کہ کافروں کو دھوکا ہوا اور آپ تشریف لے گئے پھر بعد چند روز کے علی رضی اللہ عنہ بھی ہجرت کر کے حاضر خدمت ہو گئے اور جب صحابہ میں مواخات واقع ہوئی آپ نے ان کو اپنا بھائی فرمایا۔ چنانچہ

روایت اس کی اوپر گزری اور مشہد بدر میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بڑے فضائل حاصل ہوئے۔
اول یہ کہ جب موضع بدر میں پہنچے چند لوگوں کو آپؐ نے خبر کفار دریافت کرنے کو روانہ کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی ان میں تھے۔
ثانیاً یہ کہ ہنگام مقاتلہ جب تین کفار لشکر سے نکلے اور مسلمانوں نے ان کا مدافعہ کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی ان میں تھے۔
ثالثاً یہ کہ جبرائیل یا میکائیل ان کے ساتھ تھے۔ روایت کیا اس کو حاکم نے اور بڑی فضیلت آپ کی یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی لخت جگر نور چشم پدر فاطمہ رضی اللہ عنہا کو ان کے نکاح میں دیا اور مشہد احد میں بھی آپ کو بڑے فضائل ہاتھ آئے چنانچہ جب مصعبؓ بن عمیر صاحب لواء شہید ہوئے آپ نے لوائے محمدی آپ کے ہاتھ میں دیا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے قریش کے صاحب لواء کو واصل جہنم کیا اور بعد ختم غزوہ کے جب زخم مبارک آنحضرت ﷺ کا دھویا جاتا تھا تو خدمت آبپاشی کی حضرت علی کو تھی اور خندق کے دن جب کفار خندق سے پار چلے آئے حضرت علیؓ نے بکمال شجاعت عمرو بن عبدود کو روانہ جہنم فرمایا اور اس سے کفار کی کمر ٹوٹ گئی۔
اور بیعت الرضوان میں بھی حاضر تھے اور نامہ صلح آپؐ کے دست مبارک سے لکھا گیا۔
فقیر مترجم کہتا ہے کہ میں نے اس روایت کو لکھا اللہ کا فضل بہت وسیع ہے امید ہے کہ مجھے بھی اس سے زلہ ربانی کا درجہ عنایت فرمائے اور غزوۂ خیبر میں رایت فتح آپ ہی کے ہاتھ میں تھا۔ چنانچہ روایت اس کی اوپر گزری اور اس غزوہ میں آپ نے بڑی شجاعت اور دلاوری فرمائی کہ سپر آپ کی ٹوٹ گئی تھی آپ نے اس کے عوض ایک دروازہ اکھاڑ لیا اور سپر بنالیا یہاں تک کہ فتح نمایاں ظاہر ہوئی ابو رافع فرماتے ہیں کہ ہم سات آدمی چاہتے تھے کہ اس کو الٹیں تو اسے الٹ نہ سکے اور مباہلہ کے وقت آپؐ نے ان کو اپنا اہل فرمایا۔ چنانچہ تفصیل اس کی اوپر گزری۔ غرض فضائل اور محامد آپ کے بہت ہیں جزاہ اللہ عنا خیر الجزا۔

❀❀❀❀

۲۱۔ مَنَاقِبُ أَبِي مُحَمَّدٍ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ

مناقب طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کے اور کنیت ان کی ابو محمد ہے

(۳۷۳۸) عَنِ الزُّبَيْرِ قَالَ: كَانَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ أُحُدٍ دِرْعَانِ فَنَهَضَ إِلَى الصَّخْرَةِ فَلَمْ يَسْتَطِعْ فَأَقْعَدَ تَحْتَهُ طَلْحَةَ، فَصَعِدَ النَّبِيُّ ﷺ حَتّٰى اسْتَوٰى عَلَى الصَّخْرَةِ، فَقَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: ((أَوْجَبَ طَلْحَةُ)). (اسناده حسن)

ترجمہ: روایت ہے زبیرؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ جنگ احد میں دو زرہیں پہنے ہوئے تھے اور ایک پتھر پر چڑھنے لگے تو نہ چڑھ سکے پس بٹھایا طلحہ رضی اللہ عنہ کو اپنے نیچے اور چڑھ گئے تو سنا میں نے کہ فرماتے تھے واجب ہو چکی طلحہ کے لیے یعنی جنت۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

مترجم: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ وہ جنتی ہیں اور جو معاملات ان کے اور حضرت علیؓ کے درمیان گزرے اللہ اسے معاف کرنے والا ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(٣٧٣٩) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : ((مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلٰى شَهِيْدٍ يَمْشِيْ عَلٰى وَجْهِ الْأَرْضِ فَلْيَنْظُرْ إِلٰى طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِاللّٰهِ)).

(اسناده صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (١٢٦)

ترجمہ: روایت ہے جابرؓ سے، کہا کہ سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے آپ نے فرمایا: جس کو خوش لگے کہ شہید کو زمین پر چلتا دیکھے تو طلحہ بن عبیداللہ کو دیکھے۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر صلت بن دینار کی روایت سے اور کلام کیا اس سے ان میں بعض اہل علم نے اور ضعیف کہا ہے ان کو اور کلام کیا ہے بعض نے صالح بن موسیٰ میں بھی۔

❀ ❀ ❀ ❀

(٣٧٤٠) عَنْ مُوْسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ : دَخَلْتُ عَلٰى مُعَاوِيَةَ قَالَ : أَلَا أُبَشِّرُكَ؟ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : ((طَلْحَةُ مِمَّنْ قَضٰى نَحْبَهُ)). (اسناده حسن).

ترجمہ: روایت ہے موسیٰ بن طلحہؒ سے کہا انہوں نے کہ میں داخل ہوا حضرت معاویہؓ کے پاس اور انہوں نے کہا میں تجھے ایک بشارت دوں میں نے سنا ہے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے طلحہؓ ان میں ہیں جن کے حق میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ اپنا کام پورا کر چکے ہیں یعنی تائید دین پوری کر چکے اور حقوق ایمان پورے بجا لا چکے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(٣٧٤١) عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ يَقُوْلُ: سَمِعَتْ أُذُنِيْ مِنْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يَقُوْلُ : ((طَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ جَارَاىَ فِي الْجَنَّةِ)). (اسناده ضعيف) تخريج المشكاة (٦١٢٣) سلسلة الاحاديث الضعيفة (٢٣١١) (اس میں ابوعبدالرحمٰن بن منصور ضعیف ہے)

ترجمہ: روایت ہے علی بن ابی طالبؓ سے کہ کہا انہوں نے میرے کانوں نے سنا رسول اللہ ﷺ کے منہ مبارک سے کہ فرماتے تھے طلحہؓ اور زبیرؓ دونوں ہمسایہ ہیں میرے یعنی جنت میں۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے کہ نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(۳۷۴۲) عَنْ طَلْحَةَ أَنَّ أَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالُوْا لِأَعْرَابِيٍّ جَاهِلٍ: سَلْهُ عَمَّنْ قَضٰى نَحْبَهُ، مَنْ هُوَ؟ وَكَانُوْا لَا يَجْتَرِئُوْنَ عَلٰى مَسْئَلَتِهِ يُوَقِّرُوْنَهُ وَيَهَابُوْنَهُ فَسَأَلَهُ الْأَعْرَابِيُّ فَأَعْرَضَ عَنْهُ، ثُمَّ سَأَلَهُ فَأَعْرَضَ عَنْهُ. ثُمَّ سَأَلَهُ فَأَعْرَضَ عَنْهُ. ثُمَّ إِنِّي اطَّلَعْتُ مِنْ بَابِ الْمَسْجِدِ وَعَلَيَّ ثِيَابٌ خُضْرٌ فَلَمَّا رَآنِي النَّبِيُّ ﷺ قَالَ: ((**أَيْنَ السَّائِلُ عَمَّنْ قَضٰى نَحْبَهُ**))؟ قَالَ الْأَعْرَابِيُّ: أَنَا، يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((**هٰذَا مِمَّنْ قَضٰى نَحْبَهُ**)). (حسن صحیح)

ترجمہ: روایت ہے طلحہؓ سے کہ اصحاب رسول اللہ ﷺ نے ایک اعرابی نادان سے کہا کہ پوچھ تو آپ سے کہ وہ کون ہے جو اپنا کام پورا کر چکا اور وہ جرأت نہ کرتے تھے آپ سے پوچھنے کی آپ کی توقیر کرتے تھے سو پوچھا آپؐ سے اعرابی نے اور آپؐ نے منہ پھیر لیا پھر پوچھا آپؐ نے منہ پھیر لیا پھر پوچھا آپؐ نے منہ پھیر لیا طلحہؓ نے کہا کہ میں پھر دروازہ سے مسجد میں آیا اور میں سبز کپڑے پہنے ہوئے تھا جب مجھ کو آپؐ نے دیکھا تو فرمایا کہ وہ پوچھنے والا کہاں ہے اعرابی نے کہا میں ہوں یا رسول اللہ آپؐ نے فرمایا یہ طلحہ انہیں لوگوں میں ہیں جو اپنا کام پورا کر چکے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر ابو کریب کی روایت سے کہ وہ یونس بن بکیر سے روایت کرتے ہیں۔ اور روایت کی کئی کبار محدثین نے ابو کریب سے یہی حدیث اور سنا میں نے محمد بن اسماعیل بخاری سے کہ وہ بھی روایت کرتے تھے اس کو ابو کریب سے اور کہا انہوں نے اس حدیث کو کتاب الفوائد میں۔

❀ ❀ ❀ ❀

۲۲۔ باب: مَنَاقِبُ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ رضی اللہ عنہ

مناقب زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کے

(۳۷۴۳) عَنِ الزُّبَيْرِ، قَالَ: جَمَعَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَبَوَيْهِ يَوْمَ قُرَيْظَةَ فَقَالَ: ((**بِأَبِيْ وَأُمِّيْ**)). (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے حضرت زبیرؓ سے کہ انہوں نے کہا جمع کیا میرے لیے رسول اللہ ﷺ نے اپنے ابوین بنی قریظہ کی لڑائی کے دن یعنی فرمایا کہ ماں باپ میرے تیرے اوپر فدا ہیں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

۲۳۔ باب: ((ان لکل نبی حواریا......))

ہر نبی کے حواری ہیں......

(۳۷۴۴) عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا وَإِنَّ حَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ

بْنُ الْعَوَّامِ)). (حسن صحيح)

ترجمہ: روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ ہر نبی کے حواری ہیں اور میرا حواری زبیر بن عوام ہے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور حواری کے معنی مددگار کے ہیں۔

❀ ❀ ❀ ❀

٢٤۔ باب

(٣٧٤٥) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : ((إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا وَإِنَّ حَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ)) وَزَادَ أَبُوْ نُعَيْمٍ فِيْهِ: يَوْمَ الْأَحْزَابِ قَالَ : ((مَنْ يَأْتِيْنَا بِخَبَرِ الْقَوْمِ))؟ قَالَ الزُّبَيْرُ: أَنَا قَالَهَا ثَلَاثًا. قَالَ الزُّبَيْرُ: أَنَا . (اسناده صحيح) الروض النضير (٦٩٧) تخريج المختارة (٤٣٣)

ترجمہ: روایت ہے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے کہا انہوں نے کہ سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے ہر نبی کے حواری ہیں اور میرے حواری زبیرؓ ہیں اور زیادہ کیا ابونعیم نے اس روایت میں یہ بھی کہ احزاب کے دن آپ نے فرمایا کہ کون لاتا ہے میرے پاس خبر کافروں کی یعنی وہ بھاگ گئے یا نہیں تو زبیرؓ نے عرض کی کہ میں اور آپ نے تین بار یہی فرمایا ہر بار زبیرؓ نے یہی جواب دیا کہ میں۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: یعنی جنگ احزاب میں کئی قوموں نے آ کر مدینہ کو گھیر لیا تھا اور آپ نے بمشورہ سلمان فارسی رضی اللہ عنہ مدینہ کے گرد خندق کھودلی اسی کو جنگ خندق بھی کہتے ہیں غرض ایک رات نہایت سردی تھی اور مارے جاڑے کے کوئی سر باہر نہ نکال سکتا تھا اس وقت آپ نے اصحاب سے فرمایا کہ کافروں کی خبر کون لا سکتا ہے کسی نے جواب نہ دیا سوا زبیرؓ کے پھر گئے اور کافروں کو دیکھا کہ مارے سردی کے اور ہوا کے پریشان ہیں اور خیمے ان کے اکھڑ گئے اور ہانڈیاں الٹ گئیں اور سب بھاگ گئے اور زبیر رضی اللہ عنہ کو بالکل سردی نہ معلوم ہوئی یہ معجزہ تھا آپ کا۔

❀ ❀ ❀ ❀

(٣٧٤٦) عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ: أَوْصَى الزُّبَيْرُ إِلَى ابْنِهِ عَبْدِاللّٰهِ صَبِيْحَةَ الْجَمَلِ فَقَالَ : مَا مِنِّيْ عُضْوٌ إِلَّا وَقَدْ جُرِحَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حَتَّى انْتَهَى ذٰلِكَ إِلَى فَرْجِهِ . (صحيح الاسناد)

ترجمہ: روایت ہے ہشام بن عروہ سے کہ وصیت کی زبیرؓ نے اپنے بیٹے عبداللہ کو جمل کی صبح کو اور کہا کہ کوئی عضو میرا ایسا نہیں جو زخمی نہ ہوا ہو رسول اللہ ﷺ کی رفاقت میں یہاں تک کہ میری فرج بھی (اور یہ وصیت شاید اس لیے کی کہ غسل کے وقت کوئی نقصان کا گمان نہ کرے سبحان اللہ کیا جان نثاریاں تھیں صحابہ کی آنحضرت ﷺ کے ساتھ کہ ساری امت کو ان سے فخر ہے)۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے حماد بن زید کی روایت سے۔

مترجم : جمل کہتے ہیں اونٹ کو اور یوم الجمل اس لڑائی کا نام ہے جس میں ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا اونٹ پر سوار ہو کر حضرت علیؓ سے مقابل ہوئی تھیں طلحہؓ اور زبیرؓ ام المومنین رضی اللہ عنہا کے ساتھ تھے اور بعد قتال پھر اپنی خطا سے مطلع ہوئیں اور اللہ کی رحمت نے اس کا تدارک کیا۔ چنانچہ مروی ہے ام المومنینؓ سے کہ انہوں نے فرمایا کاش میں ایک شاخ سبز ہوتی کسی درخت کی اور اس محاربہ میں نہ جاتی اور حضرت طلحہؓ نے بھی انتقال کے وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بیعت قبول کی اور زبیرؓ جب مقابل حضرت علی رضی اللہ عنہ ہوئے آپ نے ان سے فرمایا کہ تمہیں یاد نہیں کہ ایک دن میں اور تم چپکے چپکے باتیں کرتے تھے کہ آپ نے فرمایا تو ان سے سرگوشی کرتا ہے اور ایک دن یہ تجھ سے لڑے گا اور ظالم ہو گا یعنی زبیرؓ غرض جب ان کو وہ حدیث یاد آئی اپنی سواری جنگ سے پھیری اور لڑائی سے باز آئے راہ میں پھر ایک شخص نے ان کو شہید کیا غرض صحابہ میں جو اختلاف اور قتال باہمی ہوا ہے وہ براہ اجتہاد تھا اور مجتہد کو خطا میں بھی ایک ثواب ہے پس ہرگز وہ پاک لوگ قابل طعن نہیں بلکہ سب مرحوم و مغفور مرضی ہیں رضي الله عنهم و رضوا عنه۔

❀ ❀ ❀ ❀

٢٥ باب: مَنَاقِبُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفِ بن عبد عوف الزهری رضی اللہ عنہ

مناقب عبدالرحمٰن بن عوف بن عبد عوف زہری رضی اللہ عنہ کے

(٣٧٤٧) عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((أَبُوْبَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ، وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ، وَعُثْمَانُ فِي الْجَنَّةِ، وَعَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ، وَطَلْحَةُ فِي الْجَنَّةِ، وَالزُّبَيْرُ فِي الْجَنَّةِ، وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ فِي الْجَنَّةِ، وَسَعْدُ بْنُ أَبِيْ وَقَّاصٍ فِي الْجَنَّةِ، وَسَعِيْدُ بْنُ زَيْدٍ فِي الْجَنَّةِ، وَأَبُوْعُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ فِي الْجَنَّةِ)).

(اسناده صحيح) تخريج المشكاة (٦١١٨، ٦١١٩) تخريج شرح العقيدة الطحاوية (٧٢٨).

ترجمہ: روایت ہے عبدالرحمٰن بن عوف سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: ابوبکر جنت میں ہیں اور عمر جنت میں ہیں، اور عثمان جنت میں ہیں، اور علی جنت میں ہیں، اور طلحہ جنت میں ہیں، اور زبیر جنت میں ہیں، اور عبدالرحمٰن بن عوف جنت میں ہیں، اور سعد بن ابی وقاص جنت میں ہیں، اور سعید بن زید جنت میں ہیں، اور ابوعبیدہ جنت میں ہیں، یعنی یہ دسوں جنتی ہیں رضی اللہ عنہم اور انہیں عشرہ مبشرہ کہتے ہیں۔

فائدہ : روایت کی ہم سے ابومصعب نے کہ پڑھا انہوں نے عبدالعزیز بن محمد کے آگے انہوں نے روایت کی عبدالرحمٰن بن حمید سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے سعید بن زیدؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے۔ اور نہیں ذکر کیا اس سند میں عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کا اور مروی ہوئی یہ حدیث عبدالرحمٰن بن عبید سے انہوں نے روایت کی اپنے باپ سے انہوں نے سعید بن

زیدؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے اور یہ صحیح تر ہے حدیث اول سے۔

❀❀❀❀

(۳۷۴۸) عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ حَدَّثَهُ فِي نَفَرٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((عَشَرَةٌ فِي الْجَنَّةِ: أَبُوبَكْرٍفِي الْجَنَّةِ، وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ، وَعَلِيٌّ وَعُثْمَانُ وَالزُّبَيْرُ وَطَلْحَةُ وَعَبْدُالرَّحْمٰنِ وَأَبُوعُبَيْدَةَ وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ)) قَالَ : فَعَدَّ هٰؤُلَاءِ التِّسْعَةَ وَسَكَتَ عَنِ الْعَاشِرِ۔ فَقَالَ : الْقَوْمُ: نَنْشُدُكَ اللّٰهَ يَاأَبَاالْأَعْوَرِ! مَنِ الْعَاشِرُ؟ قَالَ :نَشَدْ تُمُونِي بِاللّٰهِ. أَبُوالْأَعْوَرِ فِي الْجَنَّةِ. قَالَ : هُوَ سَعِيدُ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ. (اسناده صحيح) ((تخريج شرح العقيدة الطحاوية)) الروض النضير (٤٢٥)

ترجمہ: روایت ہے سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے چند لوگوں میں بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دس شخص جنت میں ہیں ابوبکر رضی اللہ عنہ جنت میں ہیں۔ اور عمرؓ جنت میں ہیں اور علیؓ، عثمانؓ، زبیرؓ، طلحہؓ، عبدالرحمٰنؓ، ابوعبیدہؓ اور سعد بن ابی وقاصؓ۔ کہا راوی نے کہ پھر گنا انہوں نے ان نو شخصوں کو اور چپ رہے دسویں پر پھر لوگوں نے کہا قسم دیتے ہیں ہم تم کو اے اباالاعور وہ دسواں کون ہے تو انہوں نے کہا تم نے مجھ کو قسم دی اللہ کی ابوالاعور جنت میں ہیں۔ کہا راوی نے وہ سعید بن زید بن عمرو بن نفیل ہیں۔

فائدہ: سنا میں نے محمد سے کہتے تھے یہ زیادہ صحیح ہے حدیث اول سے۔

❀❀❀❀

(۳۷۴۹) عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ : ((إِنَّ أَمْرَكُنَّ لِمَمَّا يُهِمُّنِي بَعْدِي، وَلَنْ يَصْبِرَ عَلَيْكُنَّ إِلَّا الصَّابِرُونَ)) قَالَ : ثُمَّ تَقُولُ عَائِشَةُ : فَسَقَى اللّٰهُ أَبَاكَ مِنْ سَلْسَبِيلِ الْجَنَّةِ، تُرِيدُ: عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ وَقَدْ كَانَ وَصَلَ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ ﷺ بِمَالٍ بِيعَتْ بِأَرْبَعِينَ أَلْفًا .

(اسناده حسن) المشكاة (٦١٣٠، ٦١٣١)

ترجمہ: روایت ہے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے اپنی بیویوں سے کہ تمہارا کام ایسا ہے کہ مجھے فکر میں ڈالتا ہے کہ بعد میرے کیا ہوگا یعنی حال تمہارا اور نہ صبر کریں گے تمہارے ادائے حقوق اور خدمت میں مگر صابرین۔ کہا راوی نے کہ پھر ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی تھیں کہ اللہ تعالیٰ تیرے باپ کو سلسبیل جنت سے سیراب کرے مراد لیتی تھیں وہ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کو اور انہوں نے سلوک کیا تھا آپ کی بیویوں کے ساتھ ایسے مال سے جو چالیس ہزار کو بکا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

❀❀❀❀

(۳۷۵۰) عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ أَوْصَى بِحَدِيْقَةٍ لِأُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِيْعَتْ بِأَرْبَعِ مِائَةِ أَلْفٍ .

(حسن الاسناد صحيح بماقبله)

ترجمہ: روایت ہے ابوسلمہؓ سے کہ عبدالرحمٰن بن عوف نے وصیت کی ایک باغ کی امہات المؤمنین کے لیے کہ وہ چار لاکھ کو بکا شاید حدیث اول میں دینار اور اس حدیث میں درہم مراد ہیں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

٢٦۔ باب: مَنَاقِبُ أَبِي إِسْحَاقَ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رضی اللہ عنہ وَاسْمُهُ أَبِي وَقَّاصٍ مَالِكُ بْنُ وُهَيْبٍ

ابواسحاق سعد بن ابی وقاص کے مناقب

اور کنیت ان کی ابی اسحاق ہے وہ بیٹے ہیں ابی وقاص کے اور نام ان کا مالک ہے وہ بیٹے ہیں وہیب کے

(٣٧٥١) عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ اسْتَجِبْ لِسَعْدٍ إِذَا دَعَاكَ)).

(اسناده صحيح) تخريج المشكاة (٦١٦٥)

ترجمہ: روایت ہے سعدؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یا اللہ قبول کر سعد کی دعا کو جب وہ تجھ سے دعا کرے۔

فائدہ: مروی ہوئی ہے یہ حدیث اسماعیل سے انہوں نے روایت کی قیس سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ قبول کر سعد کی دعا کو جب وہ تجھ سے دعا کرے۔

❀❀❀❀

(٣٧٥٢) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللهِ قَالَ: أَقْبَلَ سَعْدٌ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((هٰذَا خَالِي فَلْيُرِنِي امْرُؤٌ خَالَهُ)).

(اسناده صحيح) تخريج المشكاة (٦١٢٧)

ترجمہ: روایت ہے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے کہ سعد آئے تو نبی ﷺ نے فرمایا یہ میرے ماموں ہیں بھلا کوئی دکھائے مجھے اپنا ماموں یعنی جیسے میرے ماموں ہیں ایسا کسی کا ماموں نہیں۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر روایت سے مجالد کے اور سعد قبیلہ بنوزہرہ سے تھے اور ماں رسول اللہ ﷺ کی اسی قبیلہ سے تھیں اس لیے آپؐ نے ان کو اپنا ماموں فرمایا۔

❀❀❀❀

(٣٧٥٣) عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: مَا جَمَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَبَاهُ وَأُمَّهُ لِأَحَدٍ إِلَّا لِسَعْدٍ، قَالَ لَهُ يَوْمَ أُحُدٍ: ((ارْمِ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي ارْمِ))، وقال له: ((أَيُّهَا الْغُلَامُ الْحَزَوَّرُ)). (منكر) بذكر الغلام الحزور

ترجمہ: روایت ہے علیؓ سے کہ جمع نہیں کیا رسول اللہ ﷺ نے اپنے ماں باپ کو کسی کے لیے سوا سعد کے کہ ان سے فرمایا احد کے دن مار تو ایک تیر میرے ماں باپ فدا ہیں تجھ پر مارا اے جوان پٹھے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور اس بارے میں سعدؓ سے بھی روایت ہے اور روایت کی کئی لوگوں نے یہ حدیث یحییٰ بن سعید

سے انہوں نے سعید بن مسیب سے روایت کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے لیث بن سعد سے اور عبدالعزیز بن محمد سے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے سعد بن ابی وقاصؓ سے کہا جمع کیا میرے لیے رسول اللہ ﷺ نے اپنے ماں باپ کو احد کے دن۔
یہ حدیث صحیح ہے۔ اور مروی ہوئی یہ حدیث عبداللہ بن شداد بن الہاد سے انہوں نے روایت کی علیؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے۔ روایت کی یہ ہم سے محمود بن غیلان نے انہوں نے وکیع سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے سعد بن ابراہیم سے انہوں نے عبداللہ بن شداد سے انہوں نے علی بن ابی طالبؓ سے کہا حضرت علیؓ نے نہیں سنا میں نے نبی ﷺ کو کہ فدا کیا ہو آپؐ نے اپنے ماں باپ کو کسی پر سوا سعد کے اور میں نے سنا ان کو احد کے دن کہ فرماتے تھے: مار تو اے سعد ایک تیر میرے ماں باپ تیرے اوپر فدا ہیں۔

❀❀❀❀

(۳۷۵۴) عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ : جَمَعَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَبَوَيْهِ يَوْمَ أُحُدٍ . [اسناده صحیح]

ترجمہ: سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ جمع کیا میرے لئے رسول اللہ ﷺ نے اپنے ماں باپ کو جنگ احد کے دن۔

فائدہ : یہ حدیث صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۳۷۵۵) عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ : مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَفْدِي أَحَدًا بِأَبَوَيْهِ إِلَّا لِسَعْدٍ، فَإِنِّي سَمِعْتُهُ يَوْمَ أُحُدٍ يَقُولُ : ((**ارْمِ سَعْدُ، فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي**)) . (اسناده صحیح)

ترجمہ: روایت ہے سیدنا علی بن ابی طالب سے، انہوں نے کہا: نہیں سنا میں نے نبی ﷺ کو کہ فدا کیا ہو آپ نے اپنے ماں باپ کو کسی پر سوا سعد رضی اللہ عنہ کے، اور میں نے سنا ان کو احد کے دن کہ فرماتے تھے: مار تو اے سعد ایک تیر، میرے ماں باپ فدا ہیں تجھ پر۔

❀❀❀❀

(۳۷۵۶) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : سَهِرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَقْدَمَهُ الْمَدِينَةَ لَيْلَةً فَقَالَ : ((**لَيْتَ رَجُلًا صَالِحًا يَحْرُسُنِي اللَّيْلَةَ**))، قَالَتْ : فَبَيْنَمَا نَحْنُ كَذٰلِكَ إِذْ سَمِعْنَا خَشْخَشَةَ السِّلَاحِ فَقَالَ : ((**مَنْ هٰذَا**))؟ فَقَالَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((**مَا جَاءَ بِكَ**))؟ فَقَالَ سَعْدٌ : وَقَعَ فِي نَفْسِي خَوْفٌ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَجِئْتُ أَحْرُسُهُ : فَدَعَا لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ نَامَ .

(اسناده صحیح) صحیح الادب المفرد ۶۲۲)

ترجمہ: روایت ہے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ ایک دن آنکھ نہ لگی رسول اللہ ﷺ کی مدینہ میں جب وہ کسی غزوہ سے لوٹ کر آتے تھے تو فرمایا آپؐ نے کہ کوئی نیک مرد ہوتا کہ وہ باقی رات میری چوکیداری کرتا فرمایا ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ

ہم اسی خیال میں تھے کہ ایک شخص کے ہتھیاروں کی آواز سنی اور آپ نے پوچھا کون انہوں نے عرض کی سعد بن ابی وقاص آپؐ نے فرمایا تم کیوں آئے کہا انہوں نے میرے دل میں خوف آیا کہ رسول اللہ ﷺ کو کوئی ضرر نہ پہنچائے تو حاضر ہوا میں کہ پہرہ دوں آپؐ کے لیے، سو دعا کی ان کے لیے رسول اللہ ﷺ نے اور سو گئے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

۲۷۔ باب: مَنَاقِبُ أَبِي الْأَعْوَرِ وَاِسْمُهُ: سَعِيْدُ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ رضی اللہ عنہ

مناقب سعید رضی اللہ عنہ کے اور کنیت ان کی ابوالاعور ہے اور وہ بیٹے ہیں زید کے وہ عمرو کے وہ نفیل کے

(۳۷۵۷) عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ أَنَّهُ قَالَ : أَشْهَدُ عَلَى التِّسْعَةِ أَنَّهُمْ فِي الْجَنَّةِ، وَلَوْ شَهِدْتُ عَلَى الْعَاشِرِ لَمْ آثَمْ قِيْلَ وَكَيْفَ ذٰلِكَ؟ قَالَ : كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِحِرَاءَ فَقَالَ : ((**اُثْبُتْ حِرَاءُ، فَإِنَّهُ لَيْسَ عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيْقٌ أَوْ شَهِيْدٌ**))، قِيْلَ: وَمَنْ هُمْ؟ قَالَ : رَسُوْلُ اللّٰهِ وَأَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ وَسَعْدٌ وَعَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، قِيْلَ: فَمَنِ الْعَاشِرُ؟ قَالَ: أَنَا. (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے سعید رضی اللہ عنہ سے کہ کہا انہوں نے میں گواہی دیتا ہوں نو شخصوں کی کہ وہ جنتی ہیں اور اگر دسویں کو کہوں تو بھی گنہگار نہیں لوگوں نے کہا کیونکر انہوں نے کہا کہ ہم ساتھ تھے رسول اللہ ﷺ کے حرا میں تو آپؐ نے فرمایا اے حرا ٹھہرا رہ کہ تیرے اوپر کوئی نبی ہے یا صدیق یا شہید ہے لوگوں نے عرض کی کہ وہ کون لوگ ہیں یعنی جنہیں آپؐ نے صدیق یا شہید فرمایا آپؐ نے فرمایا ابوبکر، عمر، عثمان، طلحہ، زبیر، سعد اور عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہم ہیں لوگوں نے کہا کہ وہ دسواں کون ہے سعید نے کہا میں ہوں۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور مروی ہوئی یہ کئی سندوں سے بواسطہ سعید بن زید رضی اللہ عنہ کے نبی ﷺ سے۔ روایت کی ہم سے احمد بن منیع نے انہوں نے حجاج بن محمد سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے حر بن صباح سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن اخنس سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے معنوں میں۔ یہ حدیث حسن ہے۔

❀❀❀❀

مَنَاقِبُ أَبِي عُبَيْدَةَ عَامِرِ بْنِ الْجَرَّاحِ رضی اللہ عنہ

مناقب ابوعبیدہ عامر بن جراح رضی اللہ عنہ کے

(ا) عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ: جَاءَ الْعَاقِبُ وَالسَّيِّدُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَا: ابْعَثْ مَعَنَا أَمِينَكَ، قَالَ: ((فَإِنِّي سَأَبْعَثُ مَعَكُمْ أَمِينًا حَقَّ أَمِينٍ))، فَأَشْرَفَ لَهَا النَّاسُ فَبَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ. قَالَ: وَكَانَ أَبُو إِسْحَاقَ إِذَا حَدَّثَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ عَنْ صِلَةَ قَالَ: سَمِعْتُهُ مُنْذُ سِتِّينَ سَنَةً.

[اسناده صحيح] تخريج مشكاة المصابيح (٦١٢٣) سلسلة الاحاديث الصحيحة (١٩٦٤)

ترجمہ: روایت ہے حذیفہؓ سے کہ آئے سردار اور اس کے نائب ایک قوم کے نبی ﷺ کے پاس اور ان دونوں نے کہا کہ بھیج دیجیے ہمارے ساتھ ایک اپنے امین کو آپؐ نے فرمایا میں تمہارے ساتھ ایک پورا امین بھیجتا ہوں، سو لوگ اس خدمت کی خواہش کرنے لگے پھر بھیجا آپؐ نے ابوعبیدہ کو اور کہا راوی نے کہ ابواسحاق جب یہ حدیث روایت کرتے صلہ سے تو کہتے کہ سنی میں نے یہ حدیث ان سے ساٹھ برس سے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور مروی ہوا ابن عمر اور انس رضی اللہ عنہم سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ ہر امت کا ایک امین ہوتا ہے اور اس امت کا امین ابوعبیدہ بن الجراحؓ ہے۔ روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے مسلم بن قتیبہ اور ابوداؤد سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے ابواسحاق سے کہ کہا حذیفہ نے کہ کہا میں نے صلہ بن زفر سے سونے کا آدمی ہے یعنی بہت اچھا ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(ب) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَائِشَةَ: أَيُّ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ كَانَ أَحَبَّ إِلَيْهِ؟ قَالَتْ: أَبُوبَكْرٍ، قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَتْ: ثُمَّ عُمَرُ، قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَتْ: ثُمَّ أَبُوعُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ، قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ؟ فَسَكَتَتْ. (اسناده صحيح) التعليق على الاحسان (٧٠٦٣)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن شقیق سے کہ کہا انہوں نے پوچھا میں ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ اصحاب میں بہت پیارا رسول اللہ ﷺ کا کون تھا؟ انہوں نے فرمایا ابوبکر میں نے کہا پھر کون پھر عمرؓ میں نے کہا پھر کون کہا انہوں نے ابوعبیدہ بن الجراحؓ میں نے کہا پھر کون تو وہ چپ ہو رہیں۔

❀ ❀ ❀ ❀

(ج) عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((نِعْمَ الرَّجُلُ أَبُوبَكْرٍ، نِعْمَ الرَّجُلُ عُمَرُ، نِعْمَ الرَّجُلُ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ)). (اسناده حسن) سلسلة الاحاديث الصحيحة (٢/٥٣٤)

ترجمہ: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: ابوبکر، عمر اور ابوعبیدہ رضی اللہ عنہم نیک آدمی ہیں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر سہیل کی روایت سے۔

❀❀❀❀

۲۸۔ باب: مَنَاقِبُ أَبِي الْفَضْلِ عَمِّ النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِالْمُطَّلِبِ رضی اللہ عنہ

مناقب عباس رضی اللہ عنہ کے

اور کنیت ان کی ابوالفضل ہے اور وہ چچا ہیں نبی ﷺ کے بیٹے ہیں عبدالمطلب کے

(۳۷۵۸) عَنْ عَبْدِالْمُطَّلِبِ بْنِ رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ أَنَّ الْعَبَّاسَ بْنَ عَبْدِالْمُطَّلِبِ دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مُغْضَبًا وَأَنَا عِنْدَهُ فَقَالَ: ((**مَا أَغْضَبَكَ**))؟ قَالَ: يَارَسُولَ اللّٰهِ! مَالَنَا وَلِقُرَيْشٍ إِذَا تَلَاقَوْا بَيْنَهُمْ تَلَاقَوْا بِوُجُوهٍ مُبْشَرَةٍ وَإِذَا لَقُونَا لَقُونَا بِغَيْرِ ذٰلِكَ. قَالَ فَغَضِبَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى احْمَرَّ وَجْهُهُ ثُمَّ قَالَ: ((**وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يَدْخُلُ قَلْبَ رَجُلٍ الْإِيمَانُ حَتّٰى يُحِبَّكُمْ لِلّٰهِ وَرَسُولِهِ**))؟ ثُمَّ قَالَ: ((**يَاأَيُّهَا النَّاسُ! مَنْ آذٰى عَمِّي فَقَدْ آذَانِي فَإِنَّمَا عَمُّ الرَّجُلِ صِنْوُ أَبِيهِ**)).

(اسنادہ ضعیف) الا قولہ ((عم الرجل)) فصحیح، المشکاۃ (٦١٥٦) سلسلة الاحاديث الصحيحة (٨٠٦)

ترجمہ: روایت ہے عبدالمطلب بن ربیعہ سے کہ عباس آئے رسول اللہ ﷺ کے پاس غضب ناک اور میں بھی آپ کے پاس تھا آپ نے پوچھا تم کیوں غصہ ہوئے انہوں نے کہا یارسول اللہ قریش کو ہم سے کیا پڑی ہے کہ جب وہ آپس میں ملتے ہیں کشادہ پیشانی سے ملتے ہیں اور جب ہم سے ملتے ہیں اور طرح ملتے ہیں۔ پھر غضب ناک ہوئے رسول اللہ ﷺ یہاں تک کہ چہرہ آپ ﷺ کا سرخ ہو گیا پھر فرمایا قسم ہے اس اللہ تعالیٰ کی کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے کہ کسی کے دل میں ایمان داخل نہیں ہو سکتا جب تک وہ اللہ اور رسول کے لیے تم کو دوست نہ رکھے پھر فرمایا اے لوگو! جس نے اذیت دی میرے چچا کو اس نے مجھے اذیت دی اس لیے کہ چچا آدمی کا مثل باپ کے ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۳۷۵۹) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((**الْعَبَّاسُ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ**)).

(اسنادہ ضعیف) تخریج المشکاۃ (٦١٥٧) سلسلة الاحاديث الضعيفة (٢٣١٥)

ترجمہ: حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے: عباس مجھ سے اور میں عباس سے ہوں۔

(۳۷۶۰) **عَنْ عَلِيٍّ** : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِعُمَرَ فِي الْعَبَّاسِ : ((**إِنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنْوُ أَبِيهِ**)) وَكَانَ عُمَرُ كَلَّمَهُ فِي صَدَقَتِهِ . (صحيح) الارواء (۳/۳٤۸، ۳۵۰)

ترجمہ: روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت عمرؓ سے حضرت عباسؓ کے بارے میں کہ چچا آدمی کا اس کے باپ کے برابر ہے اور حضرت عمرؓ نے ان سے کچھ گفتگو کی تھی صدقہ کے بارے میں (یہ حدیث حسن ہے)۔

❀❀❀❀

(۳۷٦۱) **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ** أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : ((**الْعَبَّاسُ عَمُّ رَسُولِ اللّٰهِ** ﷺ **وَإِنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنْوُ أَبِيهِ أَوْمِنْ صِنْوِ أَبِيهِ**)). (اسناده صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (۸۰٦۔ الارواء: ۳/۳٤۸، ۳۵۰) صحيح أبي داود (۱٤۳۵)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے: عباسؓ چچا ہیں رسول اللہؐ کے اور چچا آدمی کا مثل باپ کے ہے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو ابوالزناد کی روایت سے مگر اسی سند سے۔

❀❀❀❀

(۳۷٦۲) **عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ** قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِلْعَبَّاسِ : ((**إِذَا كَانَ غَدَاةَ الْاِثْنَيْنِ فَأْتِنِي أَنْتَ وَوَلَدُكَ حَتّٰى أَدْعُوَ لَهُمْ بِدَعْوَةٍ يَنْفَعُكَ اللّٰهُ بِهَا وَوَلَدَكَ**))، فَغَدَا وَغَدَوْنَا مَعَهُ فَأَلْبَسَنَا كِسَاءً ثُمَّ قَالَ : ((**اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْعَبَّاسِ وَوَلَدِهِ مَغْفِرَةً ظَاهِرَةً وَبَاطِنَةً لَا تُغَادِرُ ذَنْبًا، اَللّٰهُمَّ احْفَظْهُ فِي وَلَدِهِ**)) .

اسناده حسن، تخريج المشكاة (٦١٥٨)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت عباسؓ سے کہ دوشنبہ کی صبح کو تم اور تمہارا لڑکا دونوں میرے پاس آؤ کہ میں دعا کروں کہ اللہ نفع دے ان سے تم کو اور تمہارے لڑکوں کو، پھر ہم صبح کو گئے اور ہم کو آپؐ نے ایک چادر اڑھا دی اور دعا کی کہ یا اللہ بخشش کر عباس اور ان کے لڑکے کے لیے ظاہراً اور باطناً ایسی بخشش کہ کوئی گناہ نہ چھوڑے، اور یا اللہ توفیق دے کہ وہ اپنے لڑکے کا خوب حق ادا کرے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے۔

❀❀❀❀

۲۹۔ باب: مَنَاقِبُ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضی اللہ عنہما

مناقب برادرِ علی جعفر بن ابی طالب کے رضی اللہ عنہما

(۳۷٦۳) **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ** قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((**رَأَيْتُ جَعْفَرًا يَطِيرُ فِي الْجَنَّةِ مَعَ الْمَلَائِكَةِ**)).
(اسناده صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (۱۲۲٦) تخريج المشكاة (٦١٦٢).

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ میں نے جعفر کو دیکھا جنت میں اڑ رہے ہیں فرشتوں کے ساتھ۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے نہیں جانتے ہم اسے مگر عبداللہ بن جعفر کی روایت سے اور ضعیف کہا ہے یحییٰ بن معین وغیرہ نے عبداللہ بن جعفر کو اور وہ والد ہیں علی بن مدینی کے اور اس بارے میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔

❀❀❀❀

(٣٧٦٤) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : مَا احْتَذَى النِّعَالَ وَلَا انْتَعَلَ، وَلَا رَكِبَ الْمَطَايَا، وَلَا رَكِبَ الْكُوْرَ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَفْضَلُ مِنْ جَعْفَرٍ . (صحيح الاسناد موقوفاً)

ترجمہ: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا انہوں نے کہ نہ جوتی پہنی کسی نے اور نہ سوار ہوا سواری پر اور نہ چڑھا کوئی کاٹھی پر اونٹ کی بعد رسول اللہ ﷺ کے افضل جعفر سے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

❀❀❀❀

(٣٧٦٥) عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِجَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ((**أَشْبَهْتَ خَلْقِي وَخُلُقِي**)) وَفِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ. (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جعفر سے: تم میری صورت اور سیرت دونوں میں مشابہ ہو۔ اور اس حدیث میں ایک قصہ ہے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(٣٧٦٦) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : إِنْ كُنْتُ لَأَسْأَلُ الرَّجُلَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ عَنِ الْآيَاتِ مِنَ الْقُرْآنِ أَنَا أَعْلَمُ بِهَا مِنْهُ مَا أَسْأَلُهُ إِلَّا لِيُطْعِمَنِي شَيْئًا فَكُنْتُ إِذَا سَأَلْتُ جَعْفَرَ بْنَ أَبِي طَالِبٍ لَمْ يُجِبْنِي حَتّٰى يَذْهَبَ بِي إِلَى مَنْزِلِهِ فَيَقُوْلُ لِامْرَأَتِهِ : يَا أَسْمَاءُ! أَطْعِمِيْنَا فَإِذَا أَطْعَمَتْنَا أَجَابَنِي، وَكَانَ جَعْفَرٌ يُحِبُّ الْمَسَاكِيْنَ وَيَجْلِسُ إِلَيْهِمْ وَيُحَدِّثُهُمْ وَيُحَدِّثُوْنَهُ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُكَنِّيْهِ بِأَبِي الْمَسَاكِيْنِ . (ضعيف جدا المشكاة (٦١٥٢، التحقيق الثاني) (اس میں ابو اسحاق المخزومی متروک ہے)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ میں ہمیشہ لوگوں سے آیات قرآنی پوچھا کرتا تھا کہ اگرچہ میں اس سے زیادہ واقف ہوتا صرف اس لیے پوچھتا کہ وہ مجھے کھلائے پھر جب میں جعفر سے کچھ پوچھتا تو وہ جواب نہ دیتے جب تک اپنے گھر نہ لے جاتے اور اپنی بیوی سے فرماتے کہ ہمیں کھانا دو پھر جب وہ کھلا چکتیں تو مجھے جواب دیتے اور جعفر مسکینوں کو چاہتے تھے اور

ان کے ساتھ بیٹھتے اور باتیں کرتے تھے اور وہ بھی ان سے باتیں کرتے تھے، سو رسول اللہ ﷺ ان کو ابوالمساکین فرمایا کرتے تھے یعنی مسکینوں کے باپ۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے اور ابواسحاق مخزومی کا نام ابراہیم بن الفضل مدینی ہے اور بعض محدثین نے ان کے حافظہ میں کلام کیا ہے۔

(۳۷۶۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : كُنَّا نَدْعُو جَعْفَرَ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَبَا الْمَسَاكِينِ فَكُنَّا إِذَا أَتَيْنَاهُ قَرَّبَنَا إِلَيْهِ مَا حَضَرَ فَأَتَيْنَاهُ يَوْمًا فَلَمْ يَجِدْ عِنْدَهُ شَيْئًا فَأَخْرَجَ جَرَّةً مِنْ عَسَلٍ فَلَسَرَهَا فَجَعَلْنَا نَلْعَقُ مِنْهَا۔

ترجمہ: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ ہم جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو ابوالمساکین کہہ کر پکارتے تھے، جب ہم ان کے پاس آتے تو جب تک وہ موجود ہوتے ہمیں اپنے قریب رکھتے، سو ہم ان کے پاس ایک روز آئے تو انہوں نے (ہمیں پیش کرنے کے لیے) اپنے پاس کوئی چیز نہ پائی تو شہد کی ایک ٹھلیا نکالی اور اسے توڑ دیا، سو ہم اس میں سے (شہد) انگلی سے چاٹنے لگے۔

❀❀❀❀

۳۰۔ باب: مَنَاقِبُ أَبِي مُحَمَّدِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ ابْنِ أَبِي طَالِبٍ وَّالْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضی اللہ عنہما

ابومحمد حسن بن علی بن ابی طالب اور حسین بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما کے مناقب

(۳۷۶۸) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ)).

(اسناده صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (۷۹۶) تخريج مشكاة المصابيح (۶۱۶۳)

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ حسن اور امام حسین دونوں سردار ہیں جنت کے نوجوانوں کے۔

فائدہ: یہ روایت کی ہم سے سفیان نے انہوں نے جریر اور ابن فضیل سے انہوں نے یزید سے مانند اس کے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور ابن ابی نعم کا نام عبدالرحمٰن بن ابی نعم البجلی کوفی ہے۔

❀❀❀❀

(۳۷۶۹) عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ : طَرَقْتُ النَّبِيَّ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِي بَعْضِ الْحَاجَةِ فَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ وَهُوَ مُشْتَمِلٌ عَلَى شَيْءٍ لَا أَدْرِي مَا هُوَ، فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنْ حَاجَتِي قُلْتُ : مَا هٰذَا الَّذِي أَنْتَ مُشْتَمِلٌ عَلَيْهِ فَكَشَفَهُ فَإِذَا حَسَنٌ وَحُسَيْنٌ عَلَى وَرِكَيْهِ. فَقَالَ : ((هٰذَانِ ابْنَايَ وَأَبْنَا ابْنَتِي، اَللّٰهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُمَا فَأَحِبَّهُمَا وَأَحِبَّ مَنْ يُحِبُّهُمَا)). (اسناده حسن) تخريج المشكاة (۶۱۵۶) التحقيق الثانى .

ترجمہ: روایت ہے اسامہؓ سے کہ کہا انہوں نے میں ایک رات گیا نبی ﷺ کے پاس اپنے کسی کام کو سو آپؐ نکلے اور اپنی پیٹھ پر کچھ لپیٹے ہوئے تھے کہ میں نہ جانتا تھا جب میں اپنے کام سے فارغ ہوا میں نے کہا یہ کیا ہے آپؐ نے کھولا تو وہ حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما تھے آپؐ کے کولے پر اور فرمایا آپؐ نے یہ میرے بیٹے ہیں اور میری بیٹی کے بیٹے، یا اللہ! میں ان کو دوست رکھتا ہوں تو تو بھی ان کو دوست رکھ اور جو ان کو دوست رکھے اس کو بھی دوست رکھ۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

❀❀❀❀

(۳۷۷۰) **عَنْ** عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِیْ نُعْمٍ: أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ عَنْ دَمِ الْبَعُوْضِ یُصِیْبُ الثَّوْبَ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: انْظُرُوْا إِلٰی هٰذَا یَسْأَلُ عَنْ دَمِ الْبَعُوْضِ وَقَدْ قَتَلُوا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: ((**إِنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ هُمَا رِیْحَانَتَایَ مِنَ الدُّنْیَا**)).

(اسنادہ صحیح) تخریج المشکاۃ (٦١٥٥) سلسلة الاحادیث الصحیحة (٥٦٤)

ترجمہ: روایت ہے عبدالرحمٰن بن ابی نعم سے کہ ایک مرد نے عراق سے پوچھا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مچھر کے خون کا حکم جو کپڑے میں لگ جائے تو ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا دیکھو تو اس کو کہ یہ مچھر کے خون کا حکم پوچھتا ہے اور قتل کر ڈالا انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے فرزند ارجمند کو یعنی حسین رضی اللہ عنہ کو اور سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما دونوں میرے پھول ہیں دنیا کے۔

فائدہ: یہ حدیث صحیح ہے۔ اور روایت کی شعبہ نے محمد بن ابی یعقوب سے اور روایت کی ابو ہریرہؓ نے نبی ﷺ سے مانند اس کے اور ابن ابی نعم وہی عبدالرحمٰن بن ابی نعم بجلی ہیں۔

❀❀❀❀

(۳۷۷۱) **عَنْ** سَلْمٰی قَالَتْ: دَخَلْتُ عَلٰی أُمِّ سَلَمَةَ وَهِیَ تَبْکِیْ فَقُلْتُ مَا یُبْکِیْكِ؟ قَالَتْ: رَأَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ۔ تَعْنِیْ فِی الْمَنَامِ۔ وَعَلٰی رَأْسِهٖ وَلِحْیَتِهٖ التُّرَابُ فَقُلْتُ: مَالَكَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟! قَالَ: ((**شَهِدْتُ قَتْلَ الْحُسَیْنِ آنِفًا**)). (اسنادہ ضعیف) تخریج المشکاۃ (٦١٦٦) اس میں سلمیٰ مجهول راویہ ہے۔

ترجمہ: روایت ہے سلمیٰ سے انہوں نے کہا میں گئی ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس وہ رو رہی تھیں میں نے سبب پوچھا تو انہوں نے کہا میں نے دیکھا رسول اللہ ﷺ کو یعنی خواب میں اور ان کے سر اور ریش مبارک پر خاک تھی میں نے سبب پوچھا تو فرمایا میں حاضر ہوا تھا قتل میں حسینؓ کے ابھی۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔

❀❀❀❀

(۳۷۷۲) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُولُ: سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَيُّ أَهْلِ بَيْتِكَ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: ((الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ))، وَكَانَ يَقُولُ لِفَاطِمَةَ: ((ادْعِي لِيَ ابْنَيَّ فَيَشُمُّهُمَا وَيَضُمُّهُمَا إِلَيْهِ)).

[اسناده ضعيف] تخريج مشكاة المصابيح (٦١٦٧) (اس میں یوسف بن ابراہیم راوی ضعیف ہے)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہ وہ کہتے تھے کسی نے پوچھا رسول اللہ ﷺ سے کہ آپ کو اپنے گھر والوں سے کون زیادہ پیارا ہے فرمایا حسن اور حسین ؓ اور آپ سیدہ فاطمہ ؓ سے فرماتے تھے کہ بلاؤ ہمارے اپنے دونوں بیٹوں کو اور ان کو سونگھتے تھے اور اپنے کلیجے سے لگاتے تھے۔

فائدہ: یہ حدیث غریب انس ؓ کی روایت سے۔

❀❀❀❀

(۳۷۷۳) عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ: صَعِدَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْمِنْبَرَ فَقَالَ: ((إِنَّ ابْنِي هٰذَا سَيِّدٌ يُصْلِحُ اللّٰهُ عَلَى يَدَيْهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ)). (اسناده صحيح) الروض النضير (٩٢٣ـ الارواء (١٥٩٧))

ترجمہ: روایت ہے ابوبکرہ ؓ سے کہا کہ چڑھے رسول اللہ ﷺ منبر پر اور فرمایا یہ بیٹا میرا یعنی حسنؓ سید ہے کہ صلح کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھوں سے دو گروہوں میں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور مراد اس سے حسنؓ ہیں۔

مترجم: یعنی دو گروہ مسلمانوں کے آپس میں ان کے سبب سے صلح کر لیں گے اور وہ دو گروہ ایک حضرت معاویہؓ کے ساتھ تھا ایک حضرت حسنؓ کے ساتھ اور خلافت کا نزاع تھا پھر حسنؓ نے اپنی خلافت چھوڑ دی اور مسلمانوں کو قتل و قمع سے بچایا اور بڑا کام کیا۔ جزاہ اللہ عنا خیر الجزاء۔

❀❀❀❀

(۳۷۷٤) عَنْ أَبِي بُرَيْدَةَ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَخْطُبُنَا إِذْ جَاءَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ عَلَيْهِمَا قَمِيصَانِ أَحْمَرَانِ يَمْشِيَانِ وَيَعْثُرَانِ فَنَزَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْمِنْبَرِ فَحَمَلَهُمَا وَوَضَعَهُمَا بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ: ((صَدَقَ اللّٰهُ ﴿ إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ﴾ نَظَرْتُ إِلَى هٰذَيْنِ الصَّبِيَّيْنِ يَمْشِيَانِ وَيَعْثُرَانِ فَلَمْ أَصْبِرْ حَتَّى قَطَعْتُ حَدِيثِي وَرَفَعْتُهُمَا)).

(اسناده صحيح) تخريج مشكاة المصابيح (٦١٦٨) صحيح أبي داود (١٠١٦) موارد الظمآن (٢٢٣٠)

ترجمہ: روایت ہے ابوبریدہ ؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ خطبہ پڑھتے تھے کہ حسنؓ اور حسینؓ آئے اور وہ دونوں کرتے سرخ پہنے ہوئے تھے کہ چلتے تھے اور گر پڑتے تھے یعنی صغر سنی اور ضعف کے سبب سے تو اترے رسول اللہ ﷺ منبر سے اور دونوں کو

اٹھالیا اور اپنے آگے بٹھالیا پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سچ فرماتا ہے کہ مال اور اولاد تمہاری فتنہ ہے یعنی آزمائش دیکھا میں نے ان دونوں لڑکوں کو چلتے تھے اور گرتے تھے تو میں نہ رہ سکا یہاں تک کہ میں نے اپنی بات کاٹی اور ان کو اٹھالیا۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر حسین بن واقد کی روایت سے۔

مترجم: افسوس ہے کہ جن سے آنحضرت ﷺ کو اس قدر محبت اور الفت تھی ان کے ساتھ اس امت کے ظالموں نے کیا بدسلوکی کی اور کیسی ایذاء اور تکلیف دی انا للہ وانا الیہ راجعون۔

❀❀❀❀

(۳۷۷۵) **عَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ** قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((**حُسَيْنٌ مِنِّيْ وَأَنَا مِنْ حُسَيْنٍ، أَحَبَّ اللّٰهُ مَنْ أَحَبَّ حُسَيْنًا، حُسَيْنٌ سِبْطٌ مِنَ الْأَسْبَاطِ**)). (اسنادہ حسن) سلسلة الاحاديث الصحيحة (۱۲۲۷)

ترجمہ: روایت ہے یعلی بن مرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حسین مجھ سے ہے اور میں حسین سے۔ دوست رکھتا ہے اللہ اس کو جو دوست رکھے حسین کو اور حسین ایک نواسا ہے نواسوں میں سے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔

❀❀❀❀

(۳۷۷۶) **عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ** قَالَ : لَمْ يَكُنْ أَحَدٌ مِنْهُمْ أَشْبَهَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ .

(اسنادہ صحیح).

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ لوگوں میں رسول اللہ ﷺ سے مشابہ حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے زیادہ کوئی نہ تھا۔

❀❀❀❀

(۳۷۷۷) **عَنْ أَبِيْ جُحَيْفَةَ** قَالَ : رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَكَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ يُشْبِهُهُ . (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا تو ان کے مشابہ حسن بن علی رضی اللہ عنہما تھے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور اس باب میں ابوبکر صدیق، ابن عباس اور ابن الزبیر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔

❀❀❀❀

(۳۷۷۸) **عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ** قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ زِيَادٍ فَجِيْءَ بِرَأْسِ الْحُسَيْنِ فَجَعَلَ يَقُوْلُ بِقَضِيْبٍ لَهُ فِيْ أَنْفِهِ وَيَقُوْلُ : مَا رَأَيْتُ مِثْلَ هٰذَا حُسْنًا لِمَ يُذْكَرُ، قَالَ : قُلْتُ : أَمَا إِنَّهُ كَانَ مِنْ أَشْبَهِهِمْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. (اسنادہ صحیح) تخریج المشکاۃ (۶۱۷۰۔ التحقیق الثانی)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک ؓ سے کہا انہوں نے کہ میں ابن زیادہ نابکار کے پاس تھا اور لائے وہاں سر حسین رضی اللہ عنہ کا یعنی کربلا سے تو وہ ان کے ناک میں چھڑی مارتا تھا اور کہتا تھا میں نے ایسا حسن نہیں دیکھا اور یہ کیوں ذکر کیا جاتا ہے۔ راوی نے کہا کہ میں بولا وہ سب لوگوں سے زیادہ تر مشابہ تھے رسول اللہ ﷺ سے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

مترجم: بخاری کی روایت میں یہ لفظ فَجَعَلَ يَنْكُتُ وَقَالَ فِي حُسْنِهِ شَيْءٌ یعنی چھڑی مارتا تھا اور ان کے حسن میں عیب لگاتا تھا اور اس روایت کی تطبیق ترمذی کی روایت سے اس طرح ہو سکتی ہے کہ جو اس نے کہا کہ میں نے ایسا حسن نہیں دیکھا یہ کہنا اس نابکار کا بطریق طعن واستہزاء ہو۔

❀ ❀ ❀ ❀

(٣٧٧٩) عَنْ عَلِيٍّ قَالَ : اَلْحَسَنُ أَشْبَهُ بِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مَا بَيْنَ الصَّدْرِ إِلَى الرَّأْسِ، وَالْحُسَيْنُ أَشْبَهُ بِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مَا كَانَ أَسْفَلَ مِنْ ذٰلِكَ . (ضعيف) المشكاة (٦١٧٠) (اس میں ہانی بن ھانی مجہول ہے)

ترجمہ: روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ حسن ؓ سب سے زیادہ مشابہ تھے رسول اللہ ﷺ کے سینہ سے سر تک اور حسین رضی اللہ عنہ سینہ سے نیچے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(٣٧٨٠) عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ : لَمَّا جِيْءَ بِرَأْسِ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ زِيَادٍ وَأَصْحَابِهِ نُضِدَتْ فِي الْمَسْجِدِ فِي الرَّحَبَةِ فَانْتَهَيْتُ إِلَيْهِمْ وَهُمْ يَقُولُونَ : قَدْ جَاءَتْ قَدْ جَاءَتْ فَإِذَا حَيَّةٌ قَدْ جَاءَتْ تَخَلَّلُ الرُّؤُوسَ حَتّٰى دَخَلَتْ فِي مَنْخَرَيْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ زِيَادٍ فَمَكَثَتْ هُنَيْهَةً ثُمَّ خَرَجَتْ فَذَهَبَتْ حَتّٰى تَغَيَّبَتْ ثُمَّ قَالُوا : قَدْ جَاءَتْ، قَدْ جَاءَتْ، فَفَعَلَتْ ذٰلِكَ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا. (صحيح الاسناد)

ترجمہ: روایت ہے عمارہ بن عمیر سے کہ جب عبید اللہ بن زیاد اور اس کے لوگوں کے سر مسجد میں لا کر ڈال دیئے جو رحبہ میں تھے اور وہ نام ہے ایک مقام کا تو میں وہاں گیا اور لوگ کہنے لگے آیا آیا اور وہ ایک سانپ تھا کہ لوگوں میں سے ہو کر آیا اور عبید اللہ بن زیاد کے نتھنوں میں تھوڑی دیر گھسا رہا پھر نکلا اور چلا گیا اور غائب ہو گیا پھر لوگوں نے کہا آیا آیا اور پھر گھسا اسی طرح تین بار گیا یا دو بار اور یہ نمونہ تھا اللہ کے عذاب کا اس نابکار کے واسطے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(۳۷۸۱) عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ : سَأَلَتْنِي أُمِّي مَتٰى عَهْدُكَ؟ تَعْنِي بِالنَّبِيِّ ﷺ فَقُلْتُ : مَالِي بِهِ عَهْدٌ مُنْذُ كَذَا وَ كَذَا، فَنَالَتْ مِنِّي فَقُلْتُ لَهَا: دَعِينِي آتِي النَّبِيَّ ﷺ فَأُصَلِّي مَعَهُ الْمَغْرِبَ وَأَسْأَلُهُ أَنْ يَسْتَغْفِرَلِي وَلَكِ. فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ الْمَغْرِبَ فَصَلَّى حَتّٰى صَلَّى الْعِشَاءَ ثُمَّ انْفَتَلَ فَتَبِعْتُهُ فَسَمِعَ صَوْتِي فَقَالَ : ((مَنْ هٰذَا؟ حُذَيْفَةُ))؟ قُلْتُ : نَعَمْ. قَالَ : ((مَا حَاجَتُكَ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ وَلِأُمِّكَ))؟ قَالَ : ((إِنَّ هٰذَا مَلَكٌ لَمْ يَنْزِلِ الْأَرْضَ قَطُّ قَبْلَ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ، اسْتَأْذَنَ رَبَّهُ أَنْ يُسَلِّمَ عَلَيَّ وَ يُبَشِّرَنِي بِأَنَّ فَاطِمَةَ سَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَأَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ)) . (اسناده صحيح) التعليق الرغيب (۲۰۵، ۲۰۶۔ تخريج المشكاة (۶۱۷۱) سلسلة الحاديث الصحيحة (۲۷۸۵)

ترجمہ: روایت ہے حذیفہؓ سے کہا کہ پوچھا مجھ سے میری ماں نے کہ تو آپ کی خدمت میں کب جایا کرتا ہے میں نے کہا اتنے روزوں سے میرا کوئی حاضری کا وقت مقرر نہیں یعنی اکثر غیر حاضر رہتا ہوں تو وہ مجھ سے خفا ہوئیں میں نے کہا اب جانے دو میں آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر مغرب ان کے ساتھ پڑھوں گا اور آپ سے سوال کروں گا میرے اور تمہارے لیے مغفرت مانگیں پھر میں آپؐ کے پاس حاضر ہوا اور مغرب ان کے ساتھ پڑھی پھر آپ ﷺ نوافل پڑھتے رہے یہاں تک کہ عشاء پڑھی اور لوٹے اور میں آپؐ کے ساتھ چلا تو میری آواز سنی اور فرمایا کون حذیفہ ہے میں نے کہا جی فرمایا تمہارا کیا مطلب ہے بخشے تم کو اللہ اور تمہاری ماں کو اور فرمایا یہ ایک فرشتہ تھا کہ زمین پر کبھی نہ اترا تھا آج کی رات اس نے اجازت مانگی رب سے کہ مجھ پر سلام کرے اور بشارت دی کہ فاطمہ سردار جنت کی عورتوں کی حسن اور حسین سردار ہیں جنت کے جوانوں کے یعنی جو دنیا میں جوان تھے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسرائیل کی روایت سے۔

❀❀❀❀

(۳۷۸۲) عَنِ الْبَرَاءِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَبْصَرَ حَسَنًا وَحُسَيْنًا فَقَالَ : ((اَللّٰهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُمَا فَأَحِبَّهُمَا)).

(اسناده صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (۲۷۸۹)

ترجمہ: روایت ہے براءؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے دیکھا حسنؓ اور حسینؓ کو اور کہا یا اللہ میں ان کو دوست رکھتا ہوں تو بھی ان کو دوست رکھ۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۳۷۸۳) عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ يَقُولُ : رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَاضِعَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلٰى عَاتِقِهِ وَهُوَ يَقُولُ : ((اَللّٰهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُ فَأَحِبَّهُ)). (اسناده صحيح) سلسلة الأحاديث الصحيحة (۲۷۸۹) .

ترجمہ: روایت ہے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا دیکھا میں نے نبی ﷺ کو کہ حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو اپنے کندھے پر لیے ہوئے تھے اور فرماتے تھے یا اللہ میں اس کو دوست رکھتا ہوں تو بھی اس کو دوست رکھ۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۳۷۸۴) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَامِلَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلٰى عَاتِقِهِ، فَقَالَ رَجُلٌ : نِعْمَ الْمَرْكَبُ رَكِبْتَ يَاغُلَامُ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((**وَنِعْمَ الرَّاكِبُ هُوَ**)).

[اسناده ضعيف :] تخريج المشكاة (٦١٧٢) .(اس میں زمعہ بن صالح راوی ضعیف ہے)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ ﷺ حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو اپنے کندھے پر لیے ہوئے تھے تو ایک شخص نے کہا کیا خوب سواری پائی تو نے اے لڑکے نبی ﷺ نے فرمایا اور سوار بھی خوب ہے۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور زمعہ بن صالح کو بعض اہل علم نے ضعیف کہا ہے بسبب سوء حفظ کے۔

❀❀❀❀

۳۱۔ باب: مَنَاقِبُ أَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ ﷺ

نبی ﷺ کے اہل بیت کے مناقب

(۳۷۸۵) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ : رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِيْ حَجَّتِهِ يَوْمَ عَرَفَةَ وَهُوَ عَلٰى نَاقَتِهِ الْقَصْوَاءِ يَخْطُبُ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ : ((**يَاأَيُّهَا النَّاسُ! إِنِّيْ تَرَكْتُ فِيْكُمْ مَنْ إِنْ أَخَذْتُمْ بِهِ لَنْ تَضِلُّوْا كِتَابَ اللّٰهِ وَعِتْرَتِيْ أَهْلَ بَيْتِيْ**)). (اسناده صحيح) تخريج المشكاة (٦١٥٢ـ التحقيق الثاني).

ترجمہ: روایت ہے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے کہ دیکھا میں نے نبی ﷺ کو حج میں عرفہ کے اور وہ اپنی اونٹنی پر تھے جس کا نام قصویٰ تھا اور خطبہ پڑھتے تھے، سو سنا میں نے کہ فرماتے تھے اے لوگو! میں تمہارے لیے ایسی چیز چھوڑے جاتا ہوں کہ جب تک تم اسے پکڑے رہو گے کبھی گمراہ نہ ہو گے ایک کتاب اللہ کی دوسرے عترت یعنی اہل بیت اپنے۔

فائدہ: اس بارے میں ابوذر، ابوسعید، زید بن ارقم اور حذیفہ بن اسید رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ اس سند سے۔ اور زید بن الحسن سے سعید بن سلیمان اور کئی اہل علم نے روایت کی ہے۔

مترجم: تورپشتی نے کہا کہ عترت کے کئی معنی ہیں اس لیے آپ نے فرما دیا کہ مراد اس سے اہل بیت ہیں تا کہ معلوم ہو جائے کہ مقصود اس سے آپ ﷺ کی نسل اور بیبیاں اور قرابت قریبہ والے ہیں اور پکڑے رہنے سے مراد ہے ان کی محبت رکھنا اور ان کی حرمت

کی حفاظت کرنا اوران کی روایات پر عمل کرنا اوران کے اقوال حسنہ پر اعتماد کرنا اوریہی معاملہ کتاب سے ضرور ہے کہ اس کی حرمت نگاہ رکھنا اوراس پر عامل رہنا اوامر کو بجالانا اورنواہی سے باز رہنا۔

❀❀❀❀

(٣٧٨٦) عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ: النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنَّ كُلَّ نَبِيٍّ أُعْطِيَ سَبْعَةَ نُجَبَاءَ رُفَقَاءَ. أَوْ قَالَ رُقَبَاءَ وَأُعْطِيتُ أَنَا أَرْبَعَةَ عَشَرَ))، قُلْنَا مَنْ هُمْ؟ قَالَ: ((أَنَا وَابْنَايَ وَجَعْفَرُ وَحَمْزَةُ وَأَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ وَمُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَبِلَالٌ وَسَلْمَانُ وَعَمَّارٌ وَالْمِقْدَادُ وَحُذَيْفَةُ وَأَبُوذَرٍّ وَعَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ)).

(اسناده ضعيف) تخريج المشكاة (التحقيق الثانى ٦٢٥٥) ضعيف ترمذى (٧٩١) (اس میں کثیرالنواءضعیف راوی ہے)

ترجمہ: روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ ہر نبی کو اللہ تعالیٰ نے سات نقیب عنایت فرمائے ہیں اور مجھے چودہ ہم نے پوچھا کہ وہ کون ہیں تو آپ ﷺ نے مجھے اور میرے دونوں بیٹوں، جعفر، حمزہ، ابوبکر، عمر، مصعب بن عمیر، بلال، سلمان، عمار، مقداد، حذیفہ، ابوذر اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم کو فرمایا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ اس سند سے اور مروی ہوئی یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے موقوفاً۔

❀❀❀❀

(٣٧٨٧) عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ رَبِيبِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ ﴿ إِنَّمَا يُرِيدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا ﴾ فِي بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ، فَدَعَا النَّبِيُّ ﷺ فَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا فَجَلَّلَهُمْ بِكِسَاءٍ وَعَلِيٌّ خَلْفَ ظَهْرِهِ فَجَلَّلَهُ بِكِسَاءٍ ثُمَّ قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِي فَأَذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهِّرْهُمْ تَطْهِيرًا)). قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: وَأَنَا مَعَهُمْ يَارَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((أَنْتِ عَلَى مَكَانِكِ وَأَنْتِ إِلَى خَيْرٍ)). (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے عمرو بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہما سے جو گیلڑ تھے نبی ﷺ کے انہوں نے کہا جب یہ آیت اتری نبی ﷺ پر ﴿إِنَّمَا يُرِيدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ﴾ یعنی اللہ چاہتا ہے کہ دور کردے تمہاری ناپاکی کو اے گھر والو ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں، سو بلایا نبی ﷺ نے فاطمہ رضی اللہ عنہا، حسن، حسین رضی اللہ عنہما کو اوران پر ایک چادر ڈال دی اوران کے پیچھے حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے سوان سب پر ایک چادر ڈال کر آپ ﷺ نے عرض کی کہ یا اللہ یہ لوگ میرے گھر والے ہیں، سوان کی ناپاکی دور کردے۔ اوران کو بخوبی پاک کردے اور ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی کہ میں بھی ان میں ہوں یارسول اللہ آپ ﷺ نے فرمایا تم اپنی جگہ پر رہو اور تم نیکی پر ہو۔

فائدہ: اوراس بارے میں ام سلمہ، معقل بن یسار، ابی الحمراء اور انس بن مالک رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے یہ حدیث غریب ہے۔

مترجم: اللہ چاہتا ہے کہ دور کر دے تمہاری ناپا کی مراد ناپا کی سے اخلاق رذیلہ اور عادات خسیسہ ہیں یا وہ معاصی جن کی اللہ تعالیٰ نے نہی فرمائی یا وساوس وخطرات شیطانیہ اور ہوا جس وشبہات نفسانیہ کہ ان سب سے اللہ تعالیٰ نے اہل بیت کو پاک کیا۔ اور اہل بیت سے مراد آنحضرت ﷺ کی ازواج مطہرات ہیں جو بیت نبی میں تھیں۔ اور یہی روایت سعید بن جبیر کی ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور یہی قول ہے عکرمہ، مقاتل کا، اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور ایک جماعت تابعین کی اس طرف گئی ہے کہ مراد اہل بیت سے علی، فاطمہ اور حسنین رضی اللہ عنہم ہیں اور روایت مذکورہ بھی اس کی مؤید ہے مگر بہر حال نساء نبی اس سے خارج نہیں اس لیے کہ لفظ قرآنی اور ارشاد رحمانی خود ان کو شامل ہے اور زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ اہل بیت وہ ہیں جن پر صدقہ حرام ہے اور وہ آل علی، آل عقیل، آل جعفر اور آل عباس ہیں رضی اللہ عنہم۔ (من البغوی)

❀ ❀ ❀ ❀

(٣٧٨٨) عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِنِّي تَارِكٌ فِيكُمْ مَا إِنْ تَمَسَّكْتُمْ بِهِ لَنْ تَضِلُّوا بَعْدِي، أَحَدُهُمَا أَعْظَمُ مِنَ الْآخَرِ: كِتَابُ اللّٰهِ حَبْلٌ مَمْدُودٌ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ، وَعِتْرَتِي أَهْلُ بَيْتِي، وَلَنْ يَتَفَرَّقَا حَتّٰى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ فَانْظُرُوا كَيْفَ تَخْلُفُونِي فِيهِمَا)). (اسناده صحيح)

تخريج المشكاة ٦١٥٣۔ الروض النضير (٩٧٧، ٩٧٨) الصحيحة ٤/ ٣٥٦۔ ٣٥٧ رقم (١٧٦١)

ترجمہ: روایت ہے زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے میں تمہارے درمیان ایسی دو چیزیں چھوڑ جاتا ہوں ایک ان میں سے دوسرے سے بڑی ہے وہ جو بڑی ہے اللہ کی کتاب ہے کہ گویا ایک رسی ہے آسمان سے زمین تک لٹکی ہوئی اور دوسری میری عترت یعنی اہل بیت میرے کہ یہ دونوں جدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ وارد ہوں گے میرے ساتھ حوض کوثر پر، سو دیکھو میرے پیچھے ان کے ساتھ کیا کرتے ہو۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

مترجم: افسوس ہے کہ امت نے ان دونوں کے ساتھ کچھ حسن سلوک نہ کیا ایک گروہ نے تو قرآن کو بک بک ٹھہرایا اور رسم ورواج کی طرح اس کی تعلیم جانی اور دستور العمل اپنا آراء رجال کو کیا اور دوسرے گروہ نے اہل بیت کے ساتھ جو بدسلوکی ظاہر و باہر ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(٣٧٨٩) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((أَحِبُّوا اللّٰهَ لِمَا يَغْذُوكُمْ مِنْ نِعَمِهِ، وَأَحِبُّونِي بِحُبِّ اللّٰهِ، وَأَحِبُّوا أَهْلَ بَيْتِي بِحُبِّي)).

(اسناده ضعيف) تخريج فقه السيرة (٢٣) (محمد بن علی کا اپنے دادا سے سماع ثابت نہیں)۔

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دوست رکھو اللہ تعالیٰ کو اس لیے کہ وہ تم کو اپنی نعمتیں کھلاتا ہے

اور دوست رکھو مجھے اللہ تعالیٰ کے لیے اور دوست رکھو میرے اہل بیت کو میرے لیے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ اسی سند سے ہم اسے جانتے ہیں۔

❀❀❀❀

۳۲۔ باب: مَنَاقِبُ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَ عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ رضی اللہ عنہم

مناقب معاذ بن جبل اور زید بن ثابت اور ابی بن کعب اور عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہم کے

(۳۷۹۰) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : ((أَرْحَمُ أُمَّتِي بِأُمَّتِي أَبُوبَكْرٍ، وَأَشَدُّهُمْ فِي أَمْرِ اللّٰهِ عُمَرُ وَأَصْدَقُهُمْ حَيَاءً عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ وَأَعْلَمُهُمْ بِالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ، وَأَفْرَضُهُمْ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ، وَأَقْرَؤُهُمْ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ، وَلِكُلِّ أُمَّةٍ أَمِينٌ. وَأَمِينُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ أَبُوعُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ)). (اسناده صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (١٢٢٤)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سب سے زیادہ رحم کرنے والے میری امت پر ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں یعنی نرم دل اور سب سے زیادہ سخت اللہ کے کام بجالانے میں عمر اور سب سے زیادہ سچے عثمان بن عفان اور سب سے زیادہ حلال وحرام سے واقف معاذ بن جبل، اور سب سے زیادہ فرائض جاننے والے زید بن ثابت، اور سب سے زیادہ قراءت جاننے والے ابی بن کعب، اور ہر امت کا ایک امین ہے اور اس امت کا امین ابوعبیدہ بن جراح ہیں۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو قتادہ کی روایت سے مگر اسی سند سے اور روایت کی ہے یہ ابوقلابہ نے انس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کی۔

❀❀❀❀

(۳۷۹۱) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : ((أَرْحَمُ أُمَّتِي بِأُمَّتِي أَبُوبَكْرٍ، وَأَشَدُّهُمْ فِي أَمْرِ اللّٰهِ عُمَرُ وَأَصْدَقُهُمْ حَيَاءً عُثْمَانُ، وَأَقْرَؤُهُمْ لِكِتَابِ اللّٰهِ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وأَفْرَضُهُمْ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَأَعْلَمُهُمْ بِالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ أَلَا وَإِنَّ لِكُلِّ أُمَّةٍ أَمِينًا وَإِنَّ أَمِينَ هٰذِهِ الْأُمَّةِ أَبُوعُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ)). (اسناده صحيح)

ترجمہ: ترجمہ پیچھے گزر چکا ہے۔

❀❀❀❀

(۳۷۹۲) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ : ((إِنَّ اللّٰهَ أَمَرَنِيْ أَنْ أَقْرَءَ عَلَيْكَ لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا)) قَالَ : سَمَّانِيْ قَالَ : ((نَعَمْ فَبَكٰى)) .

(اسناده صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (۲۹۰۸)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے کہ اللہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ تمہارے آگے سورۂ لم یکن پڑھوں انہوں نے عرض کی کہ کیا اللہ نے میرا نام لیا؟ آپؐ نے فرمایا ہاں وہ رونے لگے یعنی شکر کی راہ سے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور مروی ہوئی یہی حدیث ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے انہوں نے روایت کی نبی ﷺ سے۔

❀❀❀❀

(۳۷۹۳) عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَهُ : ((إِنَّ اللّٰهَ أَمَرَنِيْ أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ فَقَرَأَ عَلَيْهِ ﴿ لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ أَهْلِ الْكِتٰبِ ﴾ فَقَرَأَ فِيْهَا : إِنَّ ذَاتَ الدِّيْنِ عِنْدَاللّٰهِ الْحَنِيْفِيَّةُ الْمُسْلِمَةُ لَا الْيَهُوْدِيَّةُ وَلَا النَّصْرَانِيَّةُ، مَنْ يَعْمَلْ خَيْرًا فَلَنْ يُكْفَرَهُ)) وَقَرَأَ عَلَيْهِ : (وَلَوْ أَنَّ لِابْنِ آدَمَ وَادِيًا مِنْ مَالٍ لَابْتَغٰى إِلَيْهِ ثَانِيًا، وَلَوْ كَانَ لَهُ ثَانِيًا لَابْتَغٰى إِلَيْهِ ثَالِثًا، وَلَا يَمْلَأُ جَوْفَ ابْنِ آدَمَ إِلَّا التُّرَابُ، وَيَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ تَابَ). [اسناده صحيح]

ترجمہ: ابی بن کعب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: بے شک اللہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ آپ پر قرآن پڑھوں، پس آپ نے ان پر ﴿ لم یکن الذین کفروا..... ﴾ کی تلاوت فرمائی اور اس میں یہ بھی پڑھا: بے شک دین داراللہ کے نزدیک وہ ہے جو یکسو اور مسلمان ہے، نہ کہ یہودی اور عیسائی، جو بھلائی کرے گا تو وہ اس (کے اجر) سے محروم نہیں کیا جائے گا۔ اور آپ نے ان پر یہ بھی پڑھا: اور اگر ابنِ آدم کے لیے مال کی ایک وادی ہو تو وہ اپنے لیے دوسری حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے اور اگر اس کے لیے دو وادیاں ہوں تو اپنے لیے تیسری حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اور ابن آدم کا پیٹ صرف مٹی بھرے گی اور اللہ اس کی توبہ قبول فرماتا ہے جو توبہ کرے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۳۷۹٤) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : جَمَعَ الْقُرْاٰنَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَرْبَعَةٌ كُلُّهُمْ مِنَ الْأَنْصَارِ : أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَأَبُوْزَيْدٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَنَسٍ : مَنْ أَبُوْزَيْدٍ؟ قَالَ : أَحَدُ عُمُوْمَتِيْ .

(اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہ انہوں نے کہا جمع کیا قرآن کو رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں چار شخصوں نے کہ سب انصار سے تھے ابیؓ بن کعب، معاذؓ بن جبل، زیدؓ بن ثابت اور ابوزید رضی اللہ عنہم راوی نے کہا میں نے کہا ابوزید کون ہیں؟ انسؓ نے کہا وہ میرے چچاؤں میں ہیں۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۳۷۹۵) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((نِعْمَ الرَّجُلُ أَبُوْبَكْرٍ، نِعْمَ الرَّجُلُ عُمَرُ، نِعْمَ الرَّجُلُ أَبُوْعُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ، نِعْمَ الرَّجُلُ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ، نِعْمَ الرَّجُلُ ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ، نِعْمَ الرَّجُلُ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ، نِعْمَ الرَّجُلُ مُعَاذُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوْحِ)). (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: کیا خوب ہیں ابوبکر، عمر، ابوعبیدہ بن جراح، اسید بن حضیر، ثابت بن قیس بن شماس، معاذ بن جبل اور معاذ بن عمرو بن جموح رضی اللہ عنہم۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر سہیل کی روایت سے۔

❀❀❀❀

(۳۷۹۶) عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ : جَاءَ الْعَاقِبُ وَالسَّيِّدُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَا : ابْعَثْ مَعَنَا أَمِينًا فَقَالَ : ((فَإِنِّي سَأَبْعَثُ مَعَكُمْ أَمِينًا حَقَّ أَمِينٍ)) فَأَشْرَفَ لَهَا النَّاسُ فَبَعَثَ أَبَاعُبَيْدَةَ قَالَ وَكَانَ أَبُوْإِسْحَاقَ إِذَا حَدَّثَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ عَنْ صِلَةَ قَالَ : سَمِعْتُهُ مُنْذُ سِتِّيْنَ سَنَةً . (اسناده صحيح) تخريج المشكاة (٦١٣٢ـ التحقيق الثاني ـ سلسلة الاحاديث الصحيحة (١٩٦٤) .

ترجمہ: روایت ہے حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ آیا سردار ایک قوم کا اور نائب اس کا نبی ﷺ کے پاس اور دونوں نے عرض کی کہ ہمارے ساتھ کوئی اپنا امین روانہ فرمائیے آپؐ نے فرمایا میں تیرے ساتھ ایسا امین بھیجوں گا جو حق امانت بخوبی ادا کرے اور لوگوں نے اس خدمت کی طمع کی۔ سو بھیجا آپؐ نے ان کے ساتھ ابوعبیدہ کو۔ کہا راوی نے ابواسحاق جب اس حدیث کو صلہ سے روایت کرتے تھے کہتے تھے کہ میں نے ساٹھ برس ہوئے کہ یہ حدیث ان سے سنی تھی اور یہ ان کا کمال حافظہ تھا۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور روایت کی گئی یہ عمرؓ اور انسؓ سے دونوں نے روایت کی نبی ﷺ سے کہ آپؐ نے فرمایا: ہر امت کا ایک امین ہے اور اس امت کا امین ابوعبیدہؓ۔

❀❀❀❀

٣٣۔ باب: مَنَاقِبُ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رضی اللہ عنہ

مناقب سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے

(٣٧٩٧) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِنَّ الْجَنَّةَ تَشْتَاقُ إِلٰى ثَلٰثَةٍ: عَلِيٍّ وَعَمَّارٍ وَسَلْمَانَ)).

(اسنادہ ضعیف) سلسلة الاحاديث الصعيفة (٦٣٢٩) اسکی سند حسن مدلس کے عنعنہ کی وجہ سے ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جنت تین شخصوں کی مشتاق ہے علی رضی اللہ عنہ، عمار رضی اللہ عنہ اور سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر حسن بن صالح کی روایت سے۔

مترجم: سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فارس کے تھے ان کے باپ آتش پرست تھے ان کو اللہ نے ہدایت کی دین کا شوق ہوا پھر یہودی ہوئے پھر نصرانی ایک مدت دین کی تلاش میں بسر کی کئی جگہ بکے آخر میں توفیق الٰہی آپ کی خدمت میں کھینچ لائی یہاں مشرف باسلام ہوئے بڑی عمر تھی قریب چارسو برس کے اور جنگ احزاب میں خندق انہیں کی صلاح ومشورہ سے کھودی گئی آپ نے ان کو اہل بیت سے فرمایا۔ جزاالله عنا خیرالجزاء۔

❀❀❀❀

٣٤۔ باب: مَنَاقِبُ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ وَكُنِيَّتُهٗ أَبُو الْيَقْظَانِ رضی اللہ عنہ

مناقب عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے اور کنیت ان کی ابوالیقظان ہے

(٣٧٩٨) عَنْ عَلِيٍّ قَالَ : جَاءَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ يَسْتَأْذِنُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ : ((ائْذَنُوا لَهٗ مَرْحَبًا بِالطَّيِّبِ الْمُطَيَّبِ)). (اسنادہ صحیح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (٢/٤٦٦) الروض النضير (٧٠٢)

ترجمہ: روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ عمار رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے اور اجازت چاہی نبی ﷺ نے فرمایا ان کو آنے دو مرحبا مرد پاک ذات پاک خصلت کو۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(٣٧٩٩) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَا خُيِّرَ عَمَّارٌ بَيْنَ أَمْرَيْنِ إِلَّا اخْتَارَ أَرْشَدَهُمَا)).

(اسنادہ صحیح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (٨٤٥)

ترجمہ: روایت ہے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: اختیار نہ دیا گیا عمار کو کسی دو امروں میں کہ نہ اختیار کیا انہوں نے ان میں سے بہتر کو۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے عبدالعزیز بن سیاہ کی روایت سے اور وہ شیخ کوفی ہیں اور ان سے محدثین نے روایت کی ہے اور ان کا ایک لڑکا ہے کہ اس کو یزید بن عبدالعزیز کہتے ہیں اور وہ ثقہ ہیں۔ روایت کی ان سے یحییٰ بن آدم نے۔

❀❀❀❀

☆ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ : كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ : ((إِنِّي لَا أَدْرِي مَا قَدْرُ بَقَائِي فِيكُمْ فَاقْتَدُوا بِالَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِي)). وَأَشَارَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ، ((وَاهْتَدُوا بِهَدْيِ عَمَّارٍ، وَمَا حَدَّثَكُمُ ابْنُ مَسْعُودٍ فَصَدِّقُوا)). (اسناده صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (١٢٣٣)

ترجمہ: روایت ہے حذیفہؓ سے کہا انہوں نے کہ ہم بیٹھے تھے نبی ﷺ کے پاس کہ فرمایا آپؐ نے نہیں میں جانتا کہ تم میں کب تک جیوں سو اقتداء کرو میرے بعد ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کی اور چلو چال عمار رضی اللہ عنہ کی اور ابن مسعودؓ جو حدیث بیان کریں اس کو سچ جانو۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی ابراہیم بن سعد نے یہ حدیث سفیان ثوریؒ سے انہوں نے عبدالملک بن عمیر سے انہوں نے ہلال مولیٰ ربعی سے انہوں نے حذیفہؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اس کی مانند۔

❀❀❀❀

(٣٨٠٠) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَبْشِرْ عَمَّارُ تَقْتُلُكَ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ)).

(اسناده صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (٧١٠).

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے بشارت ہو تجھ کو اے عمار کہ قتل کریں گے تجھ کو باغی لوگ۔

فائدہ : اس بارے میں ام سلمہ، عبداللہ بن عمر، ابی الیسر اور حذیفہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے علاء بن عبدالرحمٰن کی روایت سے۔

مترجم : اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت علیؓ اور حضرت معاویہؓ کے جنگ وجدل میں حضرت علی رضی اللہ عنہ حق پر تھے اور حضرت معاویہؓ خطا پر تھے مگر اصحاب سے چونکہ کف لسان واجب ہے اور خطا ان کی خطائے اجتہادی تھی اس لیے محل طعن نہیں اور حضرت عمار کو اصحاب معاویہؓ نے شہید کیا۔

❀❀❀❀

٣٥۔ باب: مَنَاقِبُ أَبِي ذَرٍّ الْغِفَارِيِّ رضي الله عنه

مناقب ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے

(٣٨٠١) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ : ((مَا أَظَلَّتِ الْخَضْرَاءُ وَلَا أَقَلَّتِ الْغَبْرَاءُ أَصْدَقَ مِنْ أَبِي ذَرٍّ)). (اسناده صحيح) تخريج مادل عليه القرآن (١٤٧) سلسلة الاحاديث الصحيحة (٢٣٤٣)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ آسمان نے کسی پر سایہ نہ کیا اور زمین نے کسی کو نہ اٹھایا جو زیادہ سچا ہوا ابوذرؓ سے۔

فائدہ: اس باب میں ابوالدرداءؓ اور ابوذرؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

❀❀❀❀

(۳۸۰۲) عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((**مَا أَظَلَّتِ الْخَضْرَاءُ وَلَا أَقَلَّتِ الْغَبْرَاءُ مِنْ ذِي لَهْجَةٍ أَصْدَقَ وَلَا أَوْفَى مِنْ أَبِي ذَرٍّ شِبْهِ عِيسَى بْنِ مَرْيَمَ**)) فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ كَالْحَاسِدِ: يَارَسُولَ اللّٰهِ! أَفَنَعْرِفُ ذٰلِكَ لَهُ قَالَ: ((**نَعَمْ فَاعْرِفُوهُ**)). (اسناده ضعيف) المشكاة (٦٢٣٩، التحقيق الثانى).

ترجمہ: روایت ہے ابوذرؓ سے کہ انہوں نے کہا میرے لیے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے آسمان نے کسی پر سایہ نہ کیا اور زمین نے کسی کو نہ اٹھایا جو زبان کا سچا زیادہ ہو اور بہتر ہوا ابوذرؓ سے اور بہت مشابہ ہے عیسیٰ بن مریم سے تو عمر بن خطابؓ نے آپ سے پوچھا جیسے کسی کو رشک آتا ہے کہ کیا ان کو خبر کر دیں ہم اس کی؟ آپؐ نے فرمایا کہ ہاں کہہ دو اس سے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔ اور روایت کی بعض نے یہ حدیث اور کہا کہ آپ نے یوں فرمایا کہ ابوذرؓ زمین پر ایسے زہد کے ساتھ بسر کرتا ہے جیسے عیسیٰ بن مریم علیہ السلام۔

❀❀❀❀

٣٦۔ باب: مَنَاقِبُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ رضی اللہ عنہ

مناقب عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے

(۳۸۰۳) عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنِ ابْنِ أَخِي عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ: لَمَّا أُرِيدَ قَتْلُ عُثْمَانَ جَاءَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ فَقَالَ لَهُ عُثْمَانُ: مَا جَاءَ بِكَ؟ قَالَ: جِئْتُ فِي نَصْرِكَ، قَالَ: اخْرُجْ إِلَى النَّاسِ فَاطْرُدْهُمْ عَنِّي فَإِنَّكَ خَارِجًا خَيْرٌ لِي مِنْكَ دَاخِلًا، فَخَرَجَ عَبْدُاللّٰهِ إِلَى النَّاسِ، فَقَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّهُ كَانَ اسْمِي فِي الْجَاهِلِيَّةِ فُلَانٌ فَسَمَّانِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَبْدَاللّٰهِ وَنَزَلَتْ فِيَّ آيَاتٌ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ، نَزَلَتْ فِيَّ ﴿ **وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَى مِثْلِهِ فَآمَنَ وَاسْتَكْبَرْتُمْ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِينَ** ﴾ وَنَزَلَتْ فِيَّ ﴿ **قُلْ كَفَى بِاللّٰهِ شَهِيدًا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ وَمَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ** ﴾ إِنَّ لِلّٰهِ سَيْفًا مَغْمُودًا عَنْكُمْ وَإِنَّ الْمَلٰئِكَةَ قَدْ جَاوَرَتْكُمْ فِي بَلَدِكُمْ هٰذَا الَّذِي نَزَلَ فِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَاللّٰهَ اللّٰهَ فِي هٰذَا الرَّجُلِ أَنْ تَقْتُلُوهُ فَوَاللّٰهِ لَئِنْ قَتَلْتُمُوهُ لَتَطْرُدُنَّ جِيرَانَكُمُ الْمَلَائِكَةَ وَلَتَسُلُّنَّ سَيْفَ اللّٰهِ الْمَغْمُودَ عَنْكُمْ فَلَا

يُغْمَدُ عَنْكُمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ قَالُوا : اقْتُلُوا الْيَهُودِيَّ وَاقْتُلُوا عُثْمَانَ.

(ضعیف الاسناد) (اس میں ابن اخی عبداللہ بن سلام مجھول ہے)

ترجمہ: روایت ہے عبدالملک سے کہ انہوں نے کہا جب ارادہ کیا لوگوں نے حضرت عثمانؓ کے قتل کا۔ آئے عبداللہ بن سلامؓ اور حضرت عثمانؓ نے ان سے پوچھا کہ تم کیوں آئے ہو انہوں نے عرض کی کہ آپ کی مدد کو آپ نے فرمایا جاؤ لوگوں کو میری ایذاء سے باز رکھو اس لیے کہ تمہارا باہر رہنا میرے لیے زیادہ مفید ہے اندر کے رہنے سے، تو عبداللہ باہر نکلے اور لوگوں سے کہا اے لوگو! میرا نام جاہلیت میں فلاں تھا اور نام رکھا میرا رسول اللہ ﷺ نے عبداللہ اور کئی آیتیں کتاب اللہ کی میری شان میں نازل ہوئیں چنانچہ ﴿ وَشَهِدَ شَاهِدٌ ﴾ اور ﴿ قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ﴾ میرے ہی لیے نازل ہوئی اور اللہ کی تلوار میان میں ہے اور ملائکہ تمہارے ہمسایہ ہیں اس شہر مدینہ میں جس میں اترے رسول اللہ ﷺ، سو ڈرو اللہ سے اور بچو اس شخص کے قتل سے سو قسم ہے اللہ تعالیٰ کی اگر تم نے اس کو قتل کیا یعنی حضرت عثمانؓ کو تو تمہارے ہمسایہ ملائکہ تم سے دور ہو جائیں گے اور تلوار اللہ تعالیٰ کی تم پر میان سے باہر ہو جائے گی کہ پھر قیامت تک میان میں نہ آئے گی سو لوگوں نے ان کی نصیحت سن کر جواب دیا کہ قتل کرو اس یہودی کو بھی اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو بھی۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر عبدالملک بن عمیر کی روایت سے۔ اور روایت کی شعیب بن صفوان نے یہ حدیث عبدالملک بن عمیر سے اور کہا انہوں نے کہ روایت ہے عمر بن محمد بن عبداللہ بن سلام سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے دادا عبداللہ بن سلام سے۔

مترجم: دونوں آیتیں عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کی شان میں نازل ہوئیں۔

اول ﴿ قُلْ اَرَاَيْتُمْ اِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَكَفَرْتُمْ بِهٖ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ عَلٰى مِثْلِهٖ فَاٰمَنَ وَاسْتَكْبَرْتُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴾ ۔یعنی کہہ تو اے نبی کہ بھلا دیکھو تو اگر یہ قرآن اللہ کے نزدیک سے ہو اور تم اس کے منکر ہوئے اور ایک گواہ بنی اسرائیل کا بھی اس کی گواہی دے چکا اور اس پر ایمان لا چکا اور تکبر کیا تم نے تو کتنا بڑا ظلم کیا بے شک اللہ راہ نہیں دیتا ظالموں کو۔ انتہیٰ۔

اور اس گواہ سے مراد عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ بھی ہیں یہی قول ہے قتادہ اور ضحاک کا کہ انہوں نے گواہی دی کہ قرآن کلام الٰہی ہے اور محمد ﷺ رسول ہیں۔

دوسری ﴿ وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَسْتَ مُرْسَلًا قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ وَمَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتٰبِ ﴾ یعنی کافر کہتے ہیں کہ تو رسول نہیں کہہ تو کافی ہے اللہ تعالیٰ گواہ میرے اور تمہارے درمیان اور جس کے پاس علم ہے کتاب کا اور مراد اس سے بھی عبداللہؓ بن سلام ہیں یہی قول ہے قتادہ کا۔ اور ان نابکاروں نے ظلم کیا جو ایسے مؤمن کامل الایمان کو یہودی کہا

اور حقیقت میں جب سے حضرت عثمانؓ خلیفہ برحق مقتول ہوئے اہل اسلام کبھی متفق ہو کر کسی دشمن سے نہ لڑے اور اللہ کے غضب کی تلوار ان کے اوپر کھینچی گئی جو کہ آپس میں پھوٹ ڈالنے اور تحریش فیما بینھم کا سبب ہوگئی۔

❀❀❀❀

(٣٨٠٤) عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عُمَيْرَةَ قَالَ : لَمَّا حَضَرَ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ الْمَوْتُ قِيْلَ لَهُ : يَاأَبَاعَبْدِالرَّحْمٰنِ! أَوْصِنَا قَالَ : أَجْلِسُوْنِيْ فَقَالَ : إِنَّ الْعِلْمَ وَالْإِيْمَانَ مَكَانَهُمَا مَنِ ابْتَغَاهُمَا وَجَدَهُمَا، يَقُوْلُ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، وَالْتَمِسُوْا الْعِلْمَ عِنْدَ أَرْبَعَةِ رَهْطٍ عِنْدَ عُوَيْمِرٍ أَبِي الدَّرْدَآءِ وَعِنْدَ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ وَعِنْدَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَعِنْدَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ الَّذِيْ كَانَ يَهُوْدِيًّا فَأَسْلَمَ. فَإِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : ((**إِنَّهُ عَاشِرُ عَشَرَةٍ فِي الْجَنَّةِ**)). (اسناده صحيح) المشكاة (٦٢٤٠).

ترجمہ: روایت ہے یزید بن عمیرہ سے کہ جب حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو موت قریب ہوئی لوگوں نے کہا ہم کو وصیت کرو انہوں نے کہا مجھ کو بٹھاؤ پھر کہا علم اور ایمان اپنی جگہ میں موجود ہے جو ان کو ڈھونڈے بے شک پائے تین بار یہی کہا اور کہا کہ علم کو ڈھونڈو چار شخصوں کے پاس ایک ابوالدرداءؓ دوسرے سلمان فارسیؓ تیسرے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، چوتھے عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ جو یہودی تھے اور اللہ نے ان کو شرف اسلام عنایت فرمایا اور میں نے سنا ہے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے کہ وہ ان دس میں ہیں جو جنتی ہیں۔

فائدہ: اس باب میں سعد سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

❀❀❀❀

٣٧۔ باب: مَنَاقِبُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضي الله عنه

مناقب عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے

(٣٨٠٥) عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((**اقْتَدُوْا بِاللَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِيْ مِنْ أَصْحَابِيْ أَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ وَاهْتَدُوْا بِهَدْيِ عَمَّارٍ وَتَمَسَّكُوْا بِعَهْدِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ**)). (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابن مسعودؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: پیروی کرو میرے بعد ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کی اور خصلت اختیار کرو عمار کی اور وصیت اور نصیحت پر چلو ابن مسعودؓ کے۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے اس سند سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت سے نہیں جانتے ہم اس کو مگر یحییٰ بن سلمہ بن کہیل کی روایت سے اور یحییٰ بن سلمہ ضعیف ہیں حدیث میں اور ابوالزعرا کا نام عبداللہ بن ہانی ہے اور وہ ابوالزعرا جن سے شعبہؒ اور ثوری اور

ابن عیینہ روایت کرتے ہیں ان کا نام عمرو بن عمرو ہے اور وہ بھتیجے ہیں ابوالاحوص کے رفیق ہیں ابن مسعودؓ کے۔

❀❀❀❀

(٣٨٠٦) عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ: أَنَّهُ سَمِعَ أَبَامُوْسٰى يَقُوْلُ: لَقَدْ قَدِمْتُ أَنَا وَأَخِي مِنَ الْيَمَنِ وَمَا نُرٰى حِيْنًا إِلَّا أَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ ﷺ لِمَا نَرٰى مِنْ دُخُوْلِهِ وَدُخُوْلِ أُمِّهِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ.

(اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے اسود بن یزید سے کہ انہوں نے سنا ابوموسیٰ سے کہ وہ کہتے تھے کہ آئے ہم اور بھائی ہمارے یمن سے اور ہم اکثر اوقات یہی دیکھتے تھے کہ عبداللہ بن مسعودؓ ایک شخص ہیں نبی ﷺ کے گھر والوں سے اس لیے کہ ہم بہت ان کی اور ان کی والدہ کی آمد ورفت دیکھتے نبی ﷺ کے گھر میں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔اور روایت کی یہ سفیان ثوری نے ابواسحاق سے۔

❀❀❀❀

(٣٨٠٧) عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ: أَتَيْنَا عَلٰى حُذَيْفَةَ فَقُلْنَا: حَدِّثْنَا بِأَقْرَبِ النَّاسِ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ هَدْيًا وَدَلًّا فَنَأْخُذَ عَنْهُ وَنَسْمَعَ مِنْهُ، قَالَ: كَانَ أَقْرَبُ النَّاسِ هَدْيًا وَدَلًّا وَسَمْتًا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ابْنُ مَسْعُوْدٍ حَتّٰى يَتَوَارٰى مِنَّا فِي بَيْتِهِ وَلَقَدْ عَلِمَ الْمَحْفُوْظُوْنَ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ﷺ أَنَّ ابْنَ أُمِّ عَبْدٍ مِنْ هُوَ أَقْرَبُهُمْ إِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى. (اسناده صحيح) التعليقات الحسان (٧٠٧٣)

ترجمہ: روایت ہے عبدالرحمٰن بن یزید سے کہا انہوں نے کہ آئے ہم حذیفہؓ کے پاس اور کہا ہم نے بتاؤ ہم کو کون شخص زیادہ قریب تھا بہ نسبت لوگوں کے رسول اللہ ﷺ سے چال چلن میں کہ ہم اس سے دین سیکھیں اور حدیثیں سنیں تو انہوں نے کہا سب سے زیادہ قریب لوگوں سے رسول اللہ ﷺ سے چال وچلن اور خصلت میں عبداللہ بن مسعودؓ ہیں اور وہ پوشیدہ حالات خانگی سے آپ کے واقف ہوتے تھے جو ہم نہ جانتے تھے اور بخوبی جانتے ہیں اصحاب رسول اللہ ﷺ کے جو کذب سے محفوظ ہیں کہ بیٹا ام عبد کا یعنی عبداللہ بن مسعودؓ ان سب سے زیادہ نزدیک ہیں اللہ تعالیٰ سے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(٣٨٠٨) عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَوْ كُنْتُ مُؤَمِّرًا أَحَدًا مِنْهُمْ مِنْ غَيْرِ مَشْوَرَةٍ لَأَمَّرْتُ ابْنَ أُمِّ عَبْدٍ)). (اسناده ضعيف) اس میں حارث اعور ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ اگر میں کسی کو امیر کرتا ان میں سے بغیر مشورہ کے تو امیر کرتا عبداللہ بن مسعود کو جو بیٹے ہیں ام عبد کے۔یعنی کسی لشکر خاص پر اور اس سے خلافت مراد نہیں اس لیے کہ خلیفہ قریش سے ہیں۔

(۳۸۰۹) عَنْ عَلِيٍّ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((لَوْ كُنْتُ مُؤَمِّرًا أَحَدًا مِنْهُمْ مِنْ غَيْرِ مَشُوْرَةٍ لَأَمَّرْتُ ابْنَ أُمِّ عَبْدٍ)). (اسناده ضعيف) [انظر ماقبله]

ترجمہ: روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ اگر میں کسی کو امیر کرتا ان میں سے بغیر مشورہ کے تو امیر کرتا عبداللہ بن مسعود کو جو بیٹے ہیں ام عبد کے۔ یعنی کسی لشکر خاص پر اور اس سے خلافت مراد نہیں اس لیے کہ خلیفہ قریش سے ہیں۔

فائدہ : اس حدیث کو نہیں جانتے ہم مگر حارث کی روایت سے کہ وہ علیؓ سے روایت کرتے ہیں روایت کی ہم سے سفیان بن وکیع نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے ابواسحاق سے انہوں نے حارث سے انہوں نے حضرت علیؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: اگر میں کسی کو امیر کرتا بغیر مشورہ کے تو امیر کرتا ابن ام عبد کو۔

❀❀❀❀

(۳۸۱۰) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((خُذُوا الْقُرْآنَ مِنْ أَرْبَعَةٍ: مِنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَسَالِمٍ مَوْلَى أَبِيْ حُذَيْفَةَ)).

(اسناده صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (۱۸۲۷).

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: قرآن سیکھو چار شخصوں سے عبداللہ بن مسعودؓ اور ابی بن کعبؓ اور معاذ بن جبلؓ اور سالم مولیٰ ابی حذیفہؓ سے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۳۸۱۱) عَنْ خَيْثَمَةَ بْنِ أَبِيْ سَبْرَةَ قَالَ: أَتَيْتُ الْمَدِيْنَةَ فَسَأَلْتُ اللّٰهَ أَنْ يُيَسِّرَ لِيْ جَلِيْسًا صَالِحًا فَيَسَّرَ لِيْ: أَبَاهُرَيْرَةَ فَجَلَسْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ لَهُ: إِنِّيْ سَأَلْتُ اللّٰهَ أَنْ يُيَسِّرَلِيْ جَلِيْسًا صَالِحًا فَوُفِّقْتَ لِيْ، فَقَالَ لِيْ: مِّنْ أَيْنَ أَنْتَ؟ قُلْتُ مِنْ أَهْلِ الْكُوْفَةِ جِئْتُ أَلْتَمِسُ الْخَيْرَ وَأَطْلُبُهُ فَقَالَ : أَلَيْسَ فِيْكُمْ سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ مُجَابُ الدَّعْوَةِ، وَابْنُ مَسْعُوْدٍ صَاحِبُ طَهُوْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَنَعْلَيْهِ، وَحُذَيْفَةُ صَاحِبُ سِرِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، وَعَمَّارٌ الَّذِيْ أَجَارَهُ اللّٰهُ مِنَ الشَّيْطَانِ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ، وَسَلْمَانُ صَاحِبُ الْكِتَابَيْنِ، قَالَ قَتَادَةُ: وَالْكِتَابَانِ : الْإِنْجِيْلُ وَالْقُرْآنُ. (اسناده صحيح).

ترجمہ: روایت ہے خیثمہ بن ابوسبرہ سے کہ کہا میں نے مدینہ میں آ کر دعا کی کہ مجھے کوئی رفیق صالح میسر ہو تو ابو ہریرہؓ مل گئے میں ان کے پاس بیٹھا اور کہا میں نے دعا کی تھی کہ رفیق صالح میسر ہو سو تم مل گئے انہوں نے کہا کہاں کے ہو میں نے کہا کوفہ کا اور میں طلب خیر میں یہاں آیا ہوں تو انہوں نے کہا کیا تم میں سعد بن مالک مجاب الدعوات نہیں اور ابن مسعود رسول

اللہ ﷺ کے وضو کا پانی دینے والے اور آپ کی نعلین اٹھانے والے نہیں اور حذیفہ آپ کے ہمراز نہیں اور وہ عمار نہیں جن کو بزبان رسول اللہ ﷺ نے شیطان سے بچایا ہے اور سلمان صاحب دو کتابوں کے نہیں' قتادہ نے کہا یعنی انجیل اور قرآن کے وہ پہلے نصرانی تھے اور انجیل پر ایمان لائے تھے اور پھر مشرف باسلام ہوئے اور قرآن پر ایمان لائے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور خیثمہ بیٹے ہیں عبدالرحمٰن کے وہ بیٹے ہیں ابو سبرہ کے اور سند میں وہ منسوب ہوئے اپنے دادا کی طرف۔

❀❀❀❀

۳۸۔ باب: مَنَاقِبُ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رضی اللہ عنہ

مناقب حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کے

(۳۸۱۲) عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ : قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! لَوِ اسْتَخْلَفْتَ قَالَ : ((إِنْ عَلَيْكُمْ فَعَصَيْتُمُوْهُ عُذِّبْتُمْ، وَلٰكِنْ مَا حَدَّثَكُمْ حُذَيْفَةُ فَصَدِّقُوْهُ، وَمَا أَقْرَأَكُمْ عَبْدُاللّٰهِ فَاقْرَءُوْهُ)). قَالَ عَبْدُاللّٰهِ فَقُلْتُ لِإِسْحَاقَ بْنِ عِيْسٰى : يَقُوْلُوْنَ هٰذَا: عَنْ أَبِيْ وَائِلٍ. قَالَ : عَنْ زَاذَانَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ .

(اسناده ضعيف) المشكاة (٦٢٤١) (اس میں شریک راوی ضعیف ہے)

ترجمہ: روایت ہے حذیفہؓ سے کہ انہوں نے کہا لوگوں نے عرض کی کہ یارسول اللہ کاش آپ خلیفہ کر دیتے ہم پر کسی کو تو آپ نے فرمایا اگر میں تم پر خلیفہ کروں اور پھر تم اس کا کہنا نہ مانو تو تم پر عذاب ہو لیکن جو تم سے حذیفہؓ بیان کرے اس کو سچ جانو اور جو عبداللہ پڑھائیں پڑھ لو۔ کہا عبداللہ نے جو راوی حدیث ہیں کہ میں نے اسحاق بن عیسیٰ سے کہا لوگ کہتے ہیں یہ مروی ہے ابی وائل سے انہوں نے کہا نہیں زاذان سے انشاء اللہ تعالیٰ۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے اور وہ شریک سے مروی ہے۔

مترجم: حضرت حذیفہؓ صاحب سر نبی ﷺ کہلاتے تھے اور آپؐ نے ان کو منافقوں کے نام بتلا دیئے تھے اور حضرت عمرؓ ان سے پوچھا کرتے تھے کہ میرا نام منافقوں میں تو نہیں، سبحان اللہ یہ ان کا کمال ایمان اور غایت خوف تھا۔ جزاہم اللہ عنا خیر الجزاء۔

❀❀❀❀

۳۹۔ باب: مَنَاقِبُ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ رضی اللہ عنہ

مناقب زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ

(۳۸۱۳) عَنْ أَسْلَمَ عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ فَرَضَ لِأُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ فِيْ ثَلَاثَةِ آلَافٍ وَخَمْسِمِائَةٍ، وَفَرَضَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ

عُمَرَ فِي ثَلَاثَةِ آلَافٍ. فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ لِأَبِيهِ: لِمَ فَضَّلْتَ أُسَامَةَ عَلَيَّ؟ فَوَاللّٰهِ! مَاسَبَقَنِي إِلَى مَشْهَدٍ، قَالَ: لِأَنَّ زَيْدًا كَانَ أَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ أَبِيكَ، وَكَانَ أُسَامَةُ أَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مِنْكَ، فَآثَرْتُ حِبَّ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ عَلَى حِبِّي. [اسناده ضعيف] تخريج المشكاة: (٦١٧٣).

ترجمہ: روایت ہے اسلم سے کہ حضرت عمرؓ نے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کو ساڑھے تین ہزار دیئے بیت المال سے اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو تین ہزار تو عبداللہ نے کہا آپ نے اسامہ کو مجھ پر فضیلت کیوں دی اور قسم ہے اللہ تعالیٰ کی انہوں نے کسی مشہد خیر میں مجھ سے پیش قدمی نہ کی تو حضرت عمرؓ نے فرمایا اس لیے کہ زید اسامہؓ کے باپ رسول اللہ ﷺ کو زیادہ پیارے تھے تیرے باپ سے اور اسامہ زیادہ پیارے تھے ان کو تم سے سو مقدم کیا میں نے رسول اللہ ﷺ کے محبوب کو اپنے محبوب سے۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے حسن ہے۔

❀❀❀❀

(٣٨١٤) **عَنْ** عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: مَا كُنَّا نَدْعُو زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ إِلَّا زَيْدَ بْنَ مُحَمَّدٍ حَتّٰى نَزَلَتْ ﴿ **أُدْعُوهُمْ لِآبَائِهِمْ هُوَ أَقْسَطُ عِنْدَاللّٰهِ** ﴾. (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا ہم زید بن حارثہ کو آپ کا بیٹا کہا کرتے تھے یہاں تک کہ یہ آیت اتری کہ پکارو لڑکوں کو ان کے باپوں کی طرف منسوب کر کے کہ یہ انصاف کی بات ہے اللہ کے نزدیک۔

فائدہ: یہ حدیث صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(٣٨١٥) **عَنْ** جَبَلَةَ بْنِ حَارِثَةَ قَالَ: قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ فَقُلْتُ: يَارَسُولَ اللّٰهِ! ابْعَثْ مَعِيَ أَخِي زَيْدًا، قَالَ: ((**هُوَ ذَا**))، قَالَ: ((**فَإِنِ انْطَلَقَ مَعَكَ لَمْ أَمْنَعْهُ**)). قَالَ زَيْدٌ: يَارَسُولَ اللّٰهِ! وَاللّٰهِ لَا أَخْتَارُ عَلَيْكَ أَحَدًا، قَالَ: فَرَأَيْتُ رَأْيَ أَخِي أَفْضَلَ مِنْ رَأْيِي. (اسناده حسن) المشكاة (٦١٧٤، التحقيق الثاني)

ترجمہ: روایت ہے جبلہ بن حارثہ رضی اللہ عنہ سے جو بھائی ہیں زید بن حارثہ کے انہوں نے کہا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کی کہ یارسول اللہ میرے بھائی زید کو میرے ساتھ روانہ فرمایئے آپ نے فرمایا وہ یہ موجود ہے اگر تمہارے ساتھ جائے تو میں کب روکتا ہوں زید نے کہا یارسول اللہ میں آپ کی صحبت چھوڑ کر کسی کی صحبت اختیار نہیں کرتا جبلہ نے کہا میں نے دیکھا کہ رائے میرے بھائی کی افضل تھی میری رائے سے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر ابن الرومی کی روایت سے کہ وہ علی بن مسہر سے روایت کرتے ہیں۔

❀❀❀❀

(٣٨١٦) عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَعَثَ بَعْثًا وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَطَعَنَ النَّاسُ فِي إِمْرَتِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنْ تَطْعَنُوا فِي إِمْرَاتِهِ فَقَدْ كُنْتُمْ تَطْعَنُوْنَ فِي إِمْرَةِ أَبِيْهِ مِنْ قَبْلُ، وَأَيْمُ اللّٰهِ! إِنْ كَانَ لَخَلِيْفًا لِلْإِمَارَةِ، وَإِنْ كَانَ مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ، وَإِنَّ هٰذَا مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ بَعْدَهُ)). (اسناده صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر روانہ کیا اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کو اس پر امیر کیا تو لوگ ان کے امیر ہونے پر طعن کرنے لگے تو آپ نے فرمایا تم اس کے امیر ہونے پر طعن کرتے ہو تو کیا ہوا اس کے باپ کے امیر ہونے پر بھی طعن کرتے تھے اول سے اور قسم ہے اللہ کی کہ وہ مستحق زیادہ تھا امارت کا اور بہت پیارا تھا میرا سب لوگوں میں اور یہ بھی یعنی اسامہ زیادہ پیارا ہے میرا سب لوگوں میں بعد اس کے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ روایت کی ہم سے علی بن حجر نے انہوں نے اسماعیل بن جعفر سے انہوں نے عبداللہ بن دینار سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند حدیث مالک بن انس کے یعنی جو اوپر عبداللہ سے مروی ہو چکی ہے۔

❀❀❀❀

٤٠۔ باب: مَنَاقِبُ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رضی اللہ عنہ

مناقب اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کے

(٣٨١٧) عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: لَمَّا ثَقُلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ هَبَطْتُ وَهَبَطَ النَّاسُ الْمَدِيْنَةَ فَدَخَلْتُ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَقَدْ أُصْمِتَ فَلَمْ يَتَكَلَّمْ، فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَضَعُ يَدَيْهِ عَلَيَّ وَيَرْفَعُهُمَا فَأَعْرِفُ أَنَّهُ يَدْعُوْ لِيْ. (اسناده حسن) تخريج المشكاة (٦١٧٥)

ترجمہ: روایت ہے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے کہ جب مرض شدید ہوا رسول اللہ ﷺ کا اترا میں اور چند لوگ مدینہ میں یعنی جرف سے جو ایک مقام ہے اور وہاں لشکر ان کا ٹھہرا ہوا تھا جو آپ نے روانہ فرمایا تھا اور داخل ہوا میں رسول اللہ ﷺ کے پاس اور آپ کی زبان بند ہو چکی تھی یعنی مرض الموت میں پھر آپ نے کچھ کلام نہ کیا اور اپنا ہاتھ مجھ پر رکھتے تھے اور اٹھاتے تھے اور میں جانتا تھا کہ میرے لیے دعا کرتے ہیں۔

مترجم: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مجیب الداعین اوپر ہے کہ دعا کے لیے آپ ہاتھ اوپر ہی اٹھاتے تھے اور یہی عقیدہ تھا تمام اصحاب وانبیاء کا۔

❀❀❀❀

(٣٨١٨) عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَتْ: أَرَادَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يُنَحِّيَ مُخَاطَ أُسَامَةَ، قَالَتْ عَائِشَةُ: دَعْنِيْ حَتّٰى أَكُوْنَ أَنَا الَّذِيْ أَفْعَلُ. قَالَ: ((يَا عَائِشَةُ! أَحِبِّيْهِ، فَإِنِّيْ أُحِبُّهُ)). (اسناده صحيح) تخريج المشكاة (٦١٧٦)

ترجمہ: روایت ہے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے کہ ارادہ کیا نبی ﷺ نے کہ پونچھیں رینٹ اسامہ کی تو ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی کہ آپ چھوڑ دیں میں پونچھ دیتی ہوں آپ نے فرمایا اے عائشہ ان کو دوست رکھو میں ان کو دوست رکھتا ہوں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

❀❀❀❀

(۳۸۱۹) عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ : كُنْتُ جَالِسًا إِذْ جَاءَ عَلِيٌّ وَالْعَبَّاسُ يَسْتَأْذِنَانِ، فَقَالَا : يَاأُسَامَةُ اسْتَأْذِنْ لَنَا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ يَارَسُولَ اللّٰهِ عَلِيٌّ وَالْعَبَّاسُ يَسْتَأْذِنَانِ قَالَ : ((**أَتَدْرِيْ مَا جَاءَ بِهِمَا**)) قُلْتُ : لَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((**لٰكِنِّيْ أَدْرِيْ، ائْذَنْ لَهُمَا**)) فَدَخَلَا، فَقَالَا : يَارَسُولَ اللّٰهِ! جِئْنَاكَ نَسْأَلُكَ أَيُّ أَهْلِكَ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ : ((**فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ**)) فَقَالَا مَا جِئْنَاكَ نَسْأَلُكَ عَنْ أَهْلِكَ. قَالَ : ((**أَحَبُّ أَهْلِيْ إِلَيَّ مَنْ قَدْ أَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَأَنْعَمْتُ عَلَيْهِ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ**)). قَالَا : ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ : ((**ثُمَّ عَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ**)). فَقَالَ الْعَبَّاسُ : يَارَسُولَ اللّٰهِ! جَعَلْتَ عَمَّكَ آخِرَهُمْ؟ قَالَ : ((**إِنَّ عَلِيًّا قَدْ سَبَقَكَ بِالْهِجْرَةِ**)) . (اسناده ضعيف) تخريج المشكاة (٦١٧٧)

ترجمہ: روایت ہے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے، کہا: میں بیٹھا تھا کہ علیؓ اور عباسؓ آئے اور اجازت مانگی اور مجھ سے کہا اے اسامہ اجازت لو ہماری رسول اللہ ﷺ سے میں نے عرض کی یارسول اللہ علیؓ اور عباسؓ اجازت چاہتے ہیں آپ نے فرمایا تو جانتا ہے کہ کیوں آئے ہیں میں نے عرض کی نہیں آپؐ نے فرمایا میں خوب جانتا ہوں کہ وہ کیوں آئے ہیں اجازت دے ان کو پھر ان دونوں نے عرض کی کہ یارسول اللہ ہم اس لیے حاضر ہوئے کہ آپ سے دریافت کریں کہ اپنے اہل سے آپ کو کون زیادہ پیارا ہے آپ نے فرمایا فاطمہ بیٹی محمد کی انہوں نے کہا ہم آپ کی اولاد کو نہیں پوچھتے آپ کے گھر والوں سے سوال کرتے ہیں آپ نے فرمایا گھر والوں میں مجھے وہ سب سے زیادہ پیارا ہے جس پر میں نے اور اللہ نے انعام کیا اور وہ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما ہے پھر ان دونوں نے عرض کی ان کے بعد کون پیارا ہے آپ نے فرمایا علیؓ بن ابی طالب' عباسؓ نے عرض کی یارسول اللہ آپؐ نے اپنے چچا کو سب سے آخر درجہ میں رکھا آپؐ نے فرمایا علیؓ نے تم سے پہلے ہجرت کی ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے اور شعبہ عمر بن ابی سلمہ کو ضعیف کہتے تھے۔

مترجم: اور اسی طرح ایمان بھی ان کا عباسؓ سے اول ہے۔

❀❀❀❀

٤١۔ باب: مَنَاقِبُ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الْبَجَلِيِّ رضي الله عنه

مناقب جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ کے

(٣٨٢٠) عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ : مَا حَجَبَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مُنْذُ أَسْلَمْتُ وَلَا رَآنِي إِلَّا ضَحِكَ .

(اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے جریر بن عبداللہؓ سے کہا کہ کبھی نہ محروم رکھا مجھے کسی عطا سے رسول اللہ ﷺ نے جب سے میں ایمان لایا اور جب دیکھا مجھے آپؐ نے ہنسے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ روایت کی ہم سے یحییٰ بن منیع نے انہوں نے معاویہ بن عمرو سے انہوں نے زائدہ سے انہوں نے اسماعیل بن ابی خالد سے انہوں نے قیس سے انہوں نے جریر سے کہا جریر نے کبھی محروم نہ رکھا مجھ کو رسول اللہ ﷺ نے جب سے میں اسلام لایا۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(٣٨٢١) عَنْ جَرِيرٍ قَالَ : مَا حَجَبَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مُنْذُ أَسْلَمْتُ، وَلَا رَآنِي إِلَّا تَبَسَّمَ. (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے جریر بن عبداللہؓ سے کہا کہ کبھی نہ محروم رکھا مجھے کسی عطا سے رسول اللہ ﷺ نے جب سے میں ایمان لایا اور جب دیکھا مجھے آپؐ نے ہنسے۔

❀❀❀❀

٤٢۔ باب: مَنَاقِبُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْعَبَّاسِ رضي الله عنه

مناقب عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے

(٣٨٢٢) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ إِنَّهُ رَآى جِبْرَئِيلَ مَرَّتَيْنِ وَدَعَالَهُ النَّبِيُّ ﷺ مَرَّتَيْنِ .

(ضعيف الاسناد) (ابو جہضم کی ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ملاقات ثابت نہیں)۔ نیز اس میں لیث ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ انہوں نے دیکھا جبرئیل کو دوبار اور دعا کی آپ نے ان کے لیے دوبار۔

فائدہ : یہ حدیث مرسل ہے ابو جہضم نے نہیں پایا ابن عباس کو اور نام ان کا موسیٰ بن سالم ہے۔

❀❀❀❀

(٣٨٢٣) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : دَعَانِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يُؤْتِيَنِي اللّٰهُ الْحُكْمَ مَرَّتَيْنِ .

(اسناده صحيح) الروض النضير (٣٩٥).

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ کہا انہوں نے دوبار دعا کی میرے لیے رسول اللہ ﷺ نے کہ عطا کرے اللہ مجھ کو حکمت۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔اس سند سے عطا کی روایت سے۔اور روایت کی یہ عطا نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے۔چنانچہ روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے عبدالوہاب ثقفی سے انہوں نے خالد خداء سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا سینہ سے لگایا مجھ کو رسول اللہ ﷺ نے اور فرمایا یا اللہ سکھادے اس کو حکمت۔

❀❀❀❀

(٣٨٢٤) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : ضَمَّنِي إِلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَقَالَ : ((اَللّٰهُمَّ عَلِّمْهُ الْحِكْمَةَ)) .

(اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے، کہا: سینہ سے لگایا مجھے رسول اللہ ﷺ نے اور فرمایا اے اللہ سکھادے اسے حکمت۔

❀❀❀❀

٤٣۔ باب: مَنَاقِبُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما

مناقب عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے

(٣٨٢٥) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّمَا بِيَدِىْ قِطْعَةُ إِسْتَبْرَقٍ وَلَا أُشِيْرُبِهَا إِلَى مَوْضِعٍ مِنَ الْجَنَّةِ إِلَّا طَارَتْ بِيْ إِلَيْهِ فَقَصَصْتُهَا عَلَى حَفْصَةَ فَقَصَّتْهَا حَفْصَةُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ : ((إِنَّ أَخَاكَ رَجُلٌ صَالِحٌ))، أَوْ : ((إِنَّ عَبْدَاللّٰهِ رَجُلٌ صَالِحٌ)). (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا انہوں نے دیکھا میں نے خواب میں کہ میرے ہاتھ میں ایک ٹکڑا ہے ریشمی مخمل کا کہ مجھے جنت میں جدھر اشارہ کرتا ہوں وہ مجھے لے اڑتا ہے اور میں نے بیان کیا حفصہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے تو آپ ؐ نے فرمایا تمہارے بھائی نیک مرد ہیں یا فرمایا عبداللہ رضی اللہ عنہ نیک مرد ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

٤٤۔ باب: مناقب لعبداللّٰه بن الزبير رضی اللہ عنہ

مناقب عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ

(٣٨٢٦) عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى فِي بَيْتِ الزُّبَيْرِ مِصْبَاحًا، فَقَالَ : ((يَا عَائِشَةُ! مَا أَرَى أَسْمَاءَ إِلَّا قَدْ نَفِسَتْ فَلَا تُسَمُّوهُ حَتَّى أُسَمِّيَهُ)) فَسَمَّاهُ عَبْدَاللّٰهِ وَحَنَّكَهُ بِتَمْرَةٍ بِيَدِهِ . (اسناده حسن)

ترجمہ: روایت ہے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی ﷺ نے دیکھا رات کو زبیر رضی اللہ عنہ کے گھر میں چراغ تو فرمایا کہ اے عائشہ میں یقین کرتا ہوں کہ اسماء یعنی بیوی زبیر کی جنے تو اس کا نام تم لوگ نہ رکھنا میں رکھوں گا پھر ان کا نام عبداللہ رکھا اور کھجور چبا کر ان کے منہ میں دی۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

❀❀❀❀

٤٥۔ باب: مَنَاقِبُ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ

مناقب انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے

(٣٨٢٧) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: مَرَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَسَمِعَتْ أُمِّي أُمُّ سُلَيْمٍ صَوْتَهُ، فَقَالَتْ: بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَارَسُولَ اللّٰهِ! أُنَيْسٌ قَالَ: فَدَعَالِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ثَلَاثَ دَعَوَاتٍ، قَدْ رَأَيْتُ مِنْهُنَّ اثْنَيْنِ فِي الدُّنْيَا، وَأَنَا أَرْجُو الثَّالِثَةَ فِي الْآخِرَةِ. (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا گزرے رسول اللہ ﷺ اور سنی میری ماں نے آواز ان کی تو عرض کی کہ میرے ماں باپ فدا ہوں آپ پر یارسول اللہ یہ انیس ہے پھر دعا کی میرے لیے رسول اللہ ﷺ نے تین دعائیں کہ دو اس میں سے دنیا میں دیکھ چکا ہوں اور تیسری کا امیدوار ہوں آخرت میں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ اس سند سے اور مروی ہوئی یہ حدیث کئی سندوں سے بواسطہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے نبی ﷺ سے۔

❀❀❀❀

(٣٨٢٨) عَنْ أَنَسٍ قَالَ: رُبَّمَا قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَا ذَاالْأُذُنَيْنِ)). قَالَ: أَبُو أُسَامَةَ: يَعْنِي يُمَازِحُهُ. (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے کہا اکثر مجھے رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے اے دو کان والے ابواسامہ نے کہا یہ فرمانا آپ کا بطریق مزاح تھا اور لطف یہ ہے کہ باوصف مزاح کے یہ قول آپ کا واقعی تھا کہ ہر شخص کے دو کان ہوتے ہیں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(٣٨٢٩) عَنْ أُمِّ سُلَيْمٍ أَنَّهَا قَالَتْ: يَارَسُولَ اللّٰهِ! أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ خَادِمُكَ أُدْعُ اللّٰهَ لَهُ. قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ أَكْثِرْ

مَالَهُ وَوَلَدَهُ، وَبَارِكْ لَهُ فِيمَا أَعْطَيْتَهُ)).

(اسناده صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (٢٢٤٦) تخريج مشكلة الفقر (١٢)

ترجمہ: روایت ہے ام سلیم رضی اللہ عنہا سے کہ انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ انس بن مالک آپ کا خادم ہے، سو اس کے لیے دعا کیجیے اللہ سے آپ نے فرمایا اے اللہ زیادہ کر اس کا مال، اولاد اور برکت دے اس کو اس میں جو تو نے اسے عنایت کی۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(٣٨٣٠) عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَنَّانِي رَسُولُ اللهِ ﷺ بِبَقْلَةٍ كُنْتُ أَجْتَنِيهَا.

(اسناده ضعيف:) تخريج المشكاة (٤٧٧٣، التحقيق الثاني) (اس میں جابر بن يزيد الجعفي راوی ضعیف ہے)

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ کہا انہوں نے کہ کنیت رکھی میری رسول اللہ ﷺ نے ایک ساگ کے ساتھ کہ جس کو میں چن رہا تھا اور اس ساگ کا نام حمزہ ہے اور کنیت ان کی ابوحمزہ ہے۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے جابر بن جعفی کی روایت سے کہ وہ ابونضر سے روایت کرتے ہیں اور ابونضر کا نام خیثمہ ہے اور وہ بیٹے ہیں ابوخیثمہ کے جو بصری ہیں اور انس رضی اللہ عنہ سے بہت روایت کرتے ہیں۔

❀❀❀❀

(٣٨٣١) عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ قَالَ: قَالَ لِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: يَاثَابِتُ! خُذْ عَنِّي فَإِنَّكَ لَمْ تَأْخُذْ عَنْ أَحَدٍ أَوْثَقَ مِنِّي، إِنِّي أَخَذْتُهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَأَخَذَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ جِبْرَئِيلَ، وَأَخَذَهُ جِبْرَئِيلُ عَنِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ.

(ضعيف الاسناد) میمون بن ابان مجہول ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ثابت بنانی سے کہ کہا مجھ سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے اے ثابت تم مجھ سے علم دین حاصل کرو کہ مجھ سے زیادہ معتبر آدمی کوئی تم کو نہ ملے گا اس لیے کہ میں نے لیا ہے ان علوم کو رسول اللہ ﷺ سے اور انہوں نے لیا ہے جبرئیل سے اور انہوں نے رب جلیل سے۔

فائدہ: روایت کی ہم سے ابوکریب نے انہوں نے زید بن حباب سے انہوں نے میمون ابوعبداللہ سے انہوں نے ثابت سے انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے ابراہیم بن یعقوب کی حدیث کی مانند یعنی جو اوپر گزری مگر اس میں یہ مذکور نہیں کہ لیا ہے ان علوم کو نبی ﷺ نے جبرئیل علیہ السلام سے۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر زید بن حباب کی روایت سے۔

❀❀❀❀

(٣٨٣٢) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ نَحْوَ حَدِيثِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ يَعْقُوبَ، وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ: وَأَخَذَهُ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ جِبْرِئِيلَ. (ضعيف) میمون بن ابان مجہول ہے، صرف ابن حبان نے اس کو ثقہ کہا ہے۔

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے ابراہیم بن یعقوب کی حدیث کی مانند یعنی جو اوپر گزری مگر اس میں یہ مذکور نہیں کہ لیا ہے ان علوم کو نبی ﷺ نے جبرائیل علیہ السلام سے۔

❀❀❀❀

(۳۸۳۳) عَنْ أَبِي خَلْدَةَ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي الْعَالِيَةِ : سَمِعَ أَنَسٌ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ؟ قَالَ : خَدَمَهُ عَشْرَ سِنِيْنَ وَدَعَا لَهُ النَّبِيُّ ﷺ، وَكَانَ لَهُ بُسْتَانٌ يَحْمِلُ فِي السَّنَةِ الْفَاكِهَةَ مَرَّتَيْنِ، وَكَانَ فِيْهَا رَيْحَانٌ ، يَجِدُ مِنْهُ رِيْحَ الْمِسْكِ . (اسناده صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (۲۲٤۱)

ترجمہ: روایت ہے ابوخلدہ سے کہا انہوں نے کہ میں نے ابوالعالیہ سے کہا کہ انسؓ نے احادیث سنی ہیں نبی ﷺ سے؟ انہوں نے کہا سنا کیسا کہ انہوں نے تو آپ کی خدمت کی ہے دس برس اور دعا کی ہے ان کے لیے نبی ﷺ نے اور ان کا ایک باغ تھا کہ ہر سال دو مرتبہ پھل لاتا تھا اور اس میں ایک پودا تھا کہ اس سے مشک کی خوشبو آتی تھی۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے حسن ہے اور ابوخلدہ کا نام خالد بن دینار ہے اور وہ ثقہ ہیں محدثین کے نزدیک اور انہوں نے پایا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو اور روایت کی ہے ان سے۔

مترجم: آنحضرت ﷺ کی دعائے خیر سے اللہ نے ان کو ایسی برکت عطا فرمائی کہ انہوں نے کہا میری زمین دوبارہ ہر سال بار آور ہوتی ہے اور میرا مال بہت ہے اور میری اولاد اور پوتے نواسے قریب سو کے ہیں۔ **كذا في المشكوة.**

❀❀❀❀

٤٦۔ باب: مَنَاقِبُ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ

مناقب ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے

(۳۸۳٤) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! أَسْمَعُ مِنْكَ أَشْيَاءَ فَلَا أَحْفَظُهَا، قَالَ : ((**ابْسُطْ رِدَاءَكَ**))، فَبَسَطْتُ فَحَدَّثَ حَدِيْثًا كَثِيْرًا، فَمَا نَسِيْتُ شَيْئًا حَدَّثَنِيْ بِهِ. (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے کہا کہ عرض کی میں نے یارسول اللہ آپ سے بہت حدیثیں سنتا ہوں اور یاد نہیں رہتیں آپ نے فرمایا کہ تم اپنی چادر پھیلاؤ، سو پھیلائی میں نے اپنی چادر اور آپ نے بہت حدیثیں فرمائیں کہ میں اس میں سے کچھ نہ بھولا اور یہ معجزہ آپ کا تھا۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور کئی سندوں سے مروی ہوئی ہے ابوہریرہؓ سے۔

❀❀❀❀

(۳۸۳۵) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَبَسَطْتُ ثَوْبِي عِنْدَهُ ثُمَّ أَخَذَهُ فَجَمَعَهُ عَلَى قَلْبِي، فَمَا نَسِيتُ بَعْدَهُ. (حسن الاسناد)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ انہوں نے کہا حاضر ہوا میں نبی ﷺ کی خدمت میں اور پھیلا دی میں نے اپنی چادر ان کے پاس اور آپ نے اس کو اکٹھا کر کے میرے دل پر رکھ دیا اس دن سے میں کچھ نہ بھولا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ اس سند سے۔

❀❀❀❀

(۳۸۳۶) عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ لِأَبِي هُرَيْرَةَ: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ! أَنْتَ كُنْتَ أَلْزَمَنَا لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَأَحْفَظَنَا لِحَدِيثِهِ. (صحيح الاسناد)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ انہوں نے ابو ہریرہؓ سے کہا تم ہم سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر رہنے والے تھے اور ہم سب سے زیادہ ان کی حدیثوں کو یاد رکھنے والے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔

❀❀❀❀

(۳۸۳۷) عَنْ مَالِكِ بْنِ أَبِي عَامِرٍ قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِاللّٰهِ فَقَالَ : يَا أَبَا مُحَمَّدٍ! أَرَأَيْتَ هٰذَا الْيَمَانِيَّ- يَعْنِي أَبَاهُرَيْرَةَ- أَهُوَ أَعْلَمُ بِحَدِيثِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مِنْكُمْ نَسْمَعُ مِنْهُ مَالَا نَسْمَعُ مِنْكُمْ، أَوْ يَقُولُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مَا لَمْ يَقُلْ؟ قَالَ : أَمَّا أَنْ يَكُونَ سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مَا لَمْ نَسْمَعْ عَنْهُ وَذٰلِكَ أَنَّهُ كَانَ مِسْكِينًا لَا شَيْءَ لَهُ ضَيْفًا لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَدُهُ مَعَ يَدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، وَكُنَّا نَحْنُ أَهْلَ بُيُوتَاتٍ وَغِنًى، وَكُنَّا نَأْتِي رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ طَرَفَيِ النَّهَارِ. لَا أَشُكُّ إِلَّا أَنَّهُ سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مَا لَمْ نَسْمَعْ، وَلَا تَجِدُ أَحَدًا فِيهِ خَيْرٌ يَقُولُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مَالَمْ يَقُلْ . (ضعيف الاسناد)

ترجمہ: روایت ہے مالک بن ابی عامر سے کہ انہوں نے کہا آیا ایک شخص طلحہ بن عبید اللہ کے پاس اور اس نے کہا اے ابو محمد دیکھے تو اس مرد یمانی یعنی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو کیا وہ رسول اللہ ﷺ کی حدیث تم سے زیادہ جانتا ہے کہ ہم اس سے بہت حدیثیں سنتے ہیں کہ تم سے نہیں سنتے کیا وہ رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ لگا دیتا ہے انہوں نے کہا کہ نہیں بے شک اس نے بہت سی حدیثیں سنی ہیں حضرتؐ سے کہ ہم نے نہیں سنیں اور اس کا سبب یہ تھا کہ وہ مسکین تھے یعنی اصحاب صفہ سے اور مہمان رہتے تھے رسول اللہ ﷺ کے کہ ہاتھ ان کا ساتھ پڑتا تھا رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ کے یعنی کھانے پینے میں اور ہم گھر بار والے لوگ تھے اور مالدار اور ہم حاضر ہوتے تھے آپ کی خدمت میں صبح و شام اور اس میں کچھ شک نہیں کہ اس نے سنی ہیں رسول اللہ ﷺ سے

بہت حدیثیں کہ ہم نے نہیں سنیں اور تو کسی نیک مرد کو نہ پائے گا کہ وہ رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ باندھے۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے حسن ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر محمد بن اسحاق کی روایت سے اور روایت کی یونس بن بکیر وغیرہ نے یہ حدیث محمد بن اسحاق سے۔

❀❀❀❀

(٣٨٣٨) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ لِيَ النَّبِيُّ ﷺ : ((مِمَّنْ أَنْتَ)) قُلْتُ : مِنْ دَوْسٍ. قَالَ : ((مَا كُنْتُ أَرٰى أَنَّ فِيْ دَوْسٍ أَحَدًا فِيْهِ خَيْرٌ)). (اسناده صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (٢٩٣٦)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ مجھ سے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے تم کس قبیلہ سے ہو؟ میں نے عرض کی کہ بنی دوس سے آپ نے فرمایا میں نہ جانتا تھا کہ دوس میں کوئی نیک مرد ہوگا۔

فائدہ: یہ حدیث غریب صحیح ہے اور ابو خلدہ کا نام خالد بن دینار ہے اور ابو العالیہ کا نام رفیع ہے۔

❀❀❀❀

(٣٨٣٩) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ بِتَمَرَاتٍ فَقُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أُدْعُ اللّٰهَ فِيْهِنَّ بِالْبَرَكَةِ فَضَمَّهُنَّ ثُمَّ دَعَا لِيْ فِيْهِنَّ بِالْبَرَكَةِ، فَقَالَ لِيْ : ((خُذْهُنَّ وَاجْعَلْهُنَّ فِيْ مِزْوَدِكَ هٰذَا أَوْ فِيْ هٰذَا الْمِزْوَدِ، كُلَّمَا أَرَدْتَ أَنْ تَأْخُذَ مِنْهُ شَيْئًا فَأَدْخِلْ يَدَكَ فِيْهِ فَخُذْهُ وَلَا تَنْثُرْهُ نَثْرًا))، فَقَدْ حَمَلْتُ مِنْ ذٰلِكَ التَّمْرِ كَذَا وَكَذَا مِنْ وَسْقٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، وَكُنَّا نَأْكُلُ مِنْهُ وَنُطْعِمُ، وَكَانَ لَا يُفَارِقُ حَقْوِيْ حَتّٰى كَانَ يَوْمُ قَتْلِ عُثْمَانَ فَإِنَّهُ انْقَطَعَ . (حسن الاسناد)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ لایا میں رسول اللہ ﷺ کے پاس کچھ کھجوریں اور عرض کی میں نے کہ یا رسول اللہ اس میں برکت کی دعا کیجیے آپ نے ان کو جمع کر کے اس میں برکت کی دعا کی اور مجھ سے فرمایا کہ اس کو اپنے توشہ دان میں رکھ اور جب اس میں سے لینا چاہو تو ہاتھ ڈال کر نکال لو اور اس کو جھاڑ و مت تو میں نے اس میں کتنے ہی ٹوکرے اللہ کی راہ میں خرچ کیے اور اس میں سے ہم کھاتے تھے اور لوگوں کو کھلاتے تھے اور میری کمر سے وہ تھیلی کبھی جدا نہ ہوتی یہاں تک کہ جس دن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ قتل ہوئے وہ گر گئی۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ اس سند سے اور مروی ہوئی یہ حدیث کئی سندوں سے ابو ہریرہؓ سے سوائے اس سند کے۔

مترجم: یہ آپ کی دعا کی برکت تھی کہ برسوں تک تھیلی میں سے کھاتے رہے اور کھلاتے رہے اور کئی بار وسق کے وسق اس میں سے خرچ کیے مگر تمام نہ ہوا اور وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے اور صاع قریب $2\frac{3}{4}$ سیر کے ہے اور اکثر تبرکات آنحضرت ﷺ کے حضرت عثمانؓ کے زمانہ خلافت تک دنیا سے مفقود ہو گئے۔ چنانچہ وہ تھیلی اور آپ ﷺ کی انگوٹھی حضرت عثمانؓ کے ہاتھ سے کنویں میں گر گئی۔ (حسن الاسناد)

(۳۸۴۰) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ رَافِعٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي هُرَيْرَةَ : لِمَ كُنِّيتَ أَبَاهُرَيْرَةَ؟ قَالَ : أَمَا تَفْرَقُ مِنِّي؟ قُلْتُ بَلَى، وَاللّٰهِ! إِنِّي لَأَهَابُكَ، قَالَ : كُنْتُ أَرْعَى غَنَمَ أَهْلِي، فَكَانَتْ لِي هُرَيْرَةٌ صَغِيرَةٌ فَكُنْتُ أَضَعُهَا بِاللَّيْلِ فِي شَجَرَةٍ، فَإِذَا كَانَ النَّهَارُ ذَهَبْتُ بِهَا مَعِي فَلَعِبْتُ بِهَا فَكَنَّوْنِي أَبَاهُرَيْرَةَ . (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن ابی رافع سے کہ میں نے پوچھا ابو ہریرہؓ سے کہ آپ کی کنیت ابو ہریرہؓ کیوں ہوئی انہوں نے کہا کیا تم مجھ سے ڈرتے ہو میں نے کہا ہاں تم سے ڈرتا ہوں انہوں نے کہا میں اپنے گھر والوں کی بکریاں چراتا تھا اور میری ایک بلی تھی چھوٹی سی اور میں اس کو رات کو درخت پر بٹھا دیتا تھا اور جب چرائی پر جاتا اور اس سے کھیلتا، سو لوگوں نے میری کنیت ابو ہریرہؓ رکھ دی۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

❀❀❀❀

(۳۸۴۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : لَيْسَ أَحَدٌ أَكْثَرَ حَدِيثًا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مِنِّي إِلَّا عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو فَإِنَّهُ كَانَ يَكْتُبُ وَكُنْتُ لَا أَكْتُبُ . (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ انہوں نے کہا مجھ سے زیادہ کوئی حدیث یاد نہیں رکھتا رسول اللہ ﷺ کی مگر عبداللہ بن عمرو کہ وہ لکھتے تھے اور میں لکھتا نہ تھا۔

مترجم: حضرت ابو ہریرہؓ بڑے کثیر الروایۃ ہیں اور قوی الحافظہ اور رسول اللہ ﷺ کے خاص خادم تھے رات دن احادیث یاد کرتے آپ نے ان کو اسی وجہ سے اول شب میں وتر پڑھنے کا حکم دیا تھا اور اصحاب صفہ میں تھے نہ مال نہ متاع نہ راس مال، دن رات صرف احادیث نبویہ یاد کرنا ان کا شغل تھا۔ رضی اللہ عنہ

❀❀❀❀

۴۷۔ باب: مَنَاقِبُ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ رضي الله عنه

مناقب معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کے

(۳۸۴۲) عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي عُمَيْرَةَ، وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ إِنَّهُ قَالَ لِمُعَاوِيَةَ : ((اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا وَاهْدِ بِهِ)).

(اسناده صحيح) تخريج المشكاة (٦٢٣) سلسلة الاحاديث الصحيحة (١٩٦٩)

ترجمہ: روایت ہے عبدالرحمٰن بن ابی عمیرہؓ سے اور وہ اصحاب رسول اللہ ﷺ میں تھے کہ نبی ﷺ نے معاویہ کے لیے دعا کی کہ

یا اللہ اس کو ہدایت پر اور ہدایت یافتہ کر دے اور لوگوں کو اس سے ہدایت کر۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

❀❀❀❀

(۳۲۸۴۳) عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ قَالَ : لَمَّا عَزَلَ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ عُمَيْرَ بْنَ سَعْدٍ، عَنْ حِمْصَ وَلَّى مُعَاوِيَةَ، فَقَالَ النَّاسُ عَزَلَ عُمَيْرًا وَّوَلَّى مُعَاوِيَةَ. فَقَالَ عُمَيْرٌ: لَا تَذْكُرُوا مُعَاوِيَةَ إِلَّا بِخَيْرٍ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، يَقُولُ : ((اَللّٰهُمَّ اهْدِ بِهِ)). (صحيح بما قبله)

ترجمہ: روایت ہے ابوادریس خولانی سے کہا جب معزول کیا حضرت عمرؓ نے عمیر بن سعد کو حمص کی حکومت سے اور حاکم کیا معاویہ کو تو کہنے لگے لوگ عمیر معزول ہوئے اور معاویہ حاکم ہوئے، سو عمیرؓ نے کہا ان کو کچھ نہ کہو مگر اچھی بات کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ وہ دعا کرتے تھے یا اللہ ہدایت کر معاویہ سے لوگوں کو۔

فائدہ۔ یہ حدیث غریب ہے۔ عمرو بن واقد ضعیف ہے۔

❀❀❀❀

۴۸۔ باب: مَنَاقِبُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہ

مناقب عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے

(۳۸۴۴) عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((أَسْلَمَ النَّاسُ وَآمَنَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ)).

[اسناده حسن:] سلسلة الاحاديث الصحيحة (۱۱۵) تخريج المشكاة (۶۲۳۶).

ترجمہ: روایت ہے عقبہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ مسلمان ہوئے لوگ اور مؤمن ہوئے عمروؓ بن العاص یعنی ایمان قلبی اللہ نے ان کو عنایت فرمایا جس کا درجہ اسلام سے اوپر ہے۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر ابن لہیعہ کی روایت سے کہ وہ مشرح سے روایت کرتے ہیں اور اسناد اس کی قوی نہیں۔

❀❀❀❀

(۳۸۴۵) عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِاللّٰهِ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ : ((إِنَّ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ مِنْ صَالِحِي قُرَيْشٍ)). (ضعيف الاسناد) (اس میں ابن ابی ملیکہ نے طلحہ کو نہیں پایا۔)

ترجمہ: روایت ہے طلحہ بن عبید اللہؓ سے کہ انہوں نے کہا سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے عمروؓ بن العاص قریش کے نیک لوگوں میں سے ہیں۔

فائدہ : اس حدیث کو نہیں جانتے ہم مگر نافع بن عمرو الجمحی کی روایت سے اور نافع ثقہ ہیں اور اسناد اس کی متصل نہیں اس لیے کہ ابن ابی ملیکہ نے نہیں پایا طلحہ رضی اللہ عنہ کو۔

❁ ❁ ❁ ❁

٤٩۔ باب: مَنَاقِبُ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ رضی اللہ عنہ

مناقب خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے

(٣٨٤٦) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : نَزَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ مَنْزِلًا، فَجَعَلَ النَّاسُ يَمُرُّوْنَ، فَيَقُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَنْ هٰذَا يَا أَبَاهُرَيْرَةَ))؟ فَأَقُوْلُ فُلَانٌ، فَيَقُوْلُ ((نِعْمَ عَبْدُاللّٰهِ هٰذَا)). وَيَقُوْلُ ((مَنْ هٰذَا))؟ فَأَقُوْلُ فُلَانٌ، فَيَقُوْلُ : ((بِئْسَ عَبْدُاللّٰهِ هٰذَا)). حَتّٰى مَرَّ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ، فَقَالَ : ((مَنْ هٰذَا)) فَقُلْتُ : هٰذَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ قَالَ : ((نِعْمَ عَبْدُاللّٰهِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ سَيْفٌ مِنْ سُيُوْفِ اللّٰهِ)) . (اسناده صحيح)

تخريج المشكاة (٦٢٦٢ التحقيق الثانى) سلسلة الاحاديث الصحيحة (١٨٢٦،١٢٣٧ ـ احكام الجنائز (١٦٦).

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ اترے ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کسی منزل میں یعنی کسی سفر میں اور لوگ نکلنے لگے ہمارے آگے تو رسول اللہ ﷺ فرمانے لگے کہ یہ کون ہے اے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور میں کہنے لگا یہ فلاں شخص ہے پھر آپ کسی کو فرماتے کہ یہ کیا اچھا بندہ ہے اللہ کا اور کسی کو فرماتے تھے کہ یہ کیا برا بندہ ہے اللہ کا یہاں تک کہ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ بھی نکلے اور آپ ؐ نے فرمایا یہ کون ہیں میں نے عرض کیا خالد بن الولید آپ نے فرمایا یہ کیا اچھا بندہ ہے اللہ کا خالد بن الولید ایک تلوار ہے اللہ کی تلواروں میں سے۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے اور ہم نہیں جانتے کہ زید بن اسلم کو سماع ہوا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور یہ حدیث مرسل ہے میرے نزدیک اور اس باب میں ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

مترجم: فرمانا رسول اکرم ﷺ کا اللہ تعالیٰ نے سچا کیا کہ ایام خلافت عمر رضی اللہ عنہ میں حضرت خالد بن الولید رضی اللہ عنہ سے بڑی تائید دین کی ہوئی اور فتوحات متعددہ حاصل ہوئے حقیقت میں اس ملت کی ایک تلوار تھے کہ اللہ تعالیٰ نے کافروں کی بربادی کے لیے میان سے باہر نکالی تھی۔جزاه الله عنا خير الجزاء.

❁ ❁ ❁ ❁

٥٠۔ باب: مَنَاقِبُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ رضی اللہ عنہ

مناقب سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے

(٣٨٤٧) عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ : أُهْدِيَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ثَوْبُ حَرِيْرٍ فَجَعَلُوْا يَعْجَبُوْنَ مِنْ لِيْنِهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ

اللّٰهِ ﷺ : ((أَتَعْجَبُوْنَ مِنْ هٰذَا؟ لَمَنَادِيْلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ أَحْسَنُ مِنْ هٰذَا)). (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے براء بن عازبؓ سے کہ کہا انہوں نے ہدیہ میں آئے رسول اللہ ﷺ کے پاس ریشمی کپڑے تو لوگ ان کی نرمی سے تعجب کرنے لگے اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا تم اس پر تعجب کرتے ہو بے شک رومال سعد بن معاذؓ کے جنت میں اس سے بہتر ہیں۔ اس سے ان کا جنتی ہونا ثابت ہوا۔

فائدہ: اس باب میں انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(٣٨٤٨) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ يَقُوْلُ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ وَجَنَازَةُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ بَيْنَ أَيْدِيْهِمْ ((اهْتَزَّلَهُ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ)). (اسناده صحيح) ارواء الغليل (٣/١٦٦ـ ١٦٧) ظلال الجنة (٥٥٢)

ترجمہ: روایت ہے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے، کہا کہ سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ آپ فرماتے تھے اور جنازہ سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کا ان کے آگے تھے ہل گیا ان کے لیے عرش رحمٰن کا یعنی مارے خوشی کے جب روح مبارک ان کی وہاں پہنچی۔

فائدہ: اس باب میں اسید بن حضیر سے اور ابوسعید اور رمیثہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(٣٨٤٩) عَنْ أَنَسٍ قَالَ : لَمَّا حُمِلَتْ جَنَازَةُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ قَالَ الْمُنَافِقُوْنَ : مَا أَخَفَّ جَنَازَتَهُ؟ وَذٰلِكَ لِحُكْمِهِ فِيْ بَنِيْ قُرَيْظَةَ. فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ : ((إِنَّ الْمَلٰئِكَةَ كَانَتْ تَحْمِلُهُ)).

(اسناده صحيح) تخريج المشكاة : (٦٢٣٧)

ترجمہ: روایت ہے انسؓ سے کہا انہوں نے جب اٹھایا گیا جنازہ سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کا منافقوں نے کہا کیا ہلکا جنازہ ہے اس کا اور یہ طعن انہوں نے اس لیے کیا کہ سعد رضی اللہ عنہ نے حکم کیا تھا بنی قریظہ کے قتل و نہب کا پھر جب خبر پہنچی اس کی رسول اللہ ﷺ کو آپؐ نے فرمایا کہ ملائکہ اس کو اٹھا رہے تھے۔

فائدہ: یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے۔

مترجم: بنی قریظہ کے یہود ایک قلعہ میں محبوس تھے لشکر اسلام نے ان کو گھیرا تھا اور وہ سعد بن معاذؓ کے فیصلہ پر راضی ہوئے اور سعدؓ نے یہ حکم کیا کہ ان کے جوان مقاتلین قتل ہوں اور مال ان کا مسلمانوں میں تقسیم ہو اور عورت واطفال غلام ولونڈی بنیں اور آنحضرت ﷺ نے ان کا فیصلہ بہت پسند فرمایا اور اسی پر عمل ہوا اس پر منافقوں نے جل کر یہ طعن کیا کہ ان کا جنازہ کیسا ہلکا ہے ان احمقوں کو یہ خبر نہ تھی کہ ملائکہ اٹھائے ہوئے ہیں۔

❀❀❀❀

لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللهِ لَأَبَرَّهُ، مِنْهُمُ الْبَرَاءُ بْنُ مَالِكٍ)).

(اسناده صحيح) تخريج المشكاة (٦٢٣٨) تخريج المشكاة (١٢٥) .صحيح الجامع الصغير (٤٥٧٣)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بہت سے پریشان بال غبار آلودہ دو پرانے کپڑے والے کہ جن کی طرف کوئی التفات نہیں کرتا ایسے ہیں کہ اگر وہ اللہ کے بھروسے پر قسم کھا بیٹھیں تو اللہ ان کی قسم سچی کر دے انہیں میں ہیں براء بن مالک۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

❀❀❀❀

۵۵۔ باب: مَنَاقِبُ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رضی اللہ عنہ

مناقب ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے

(۳۸۵۵) عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ : ((يَا أَبَا مُوسَى! لَقَدْ أُعْطِيتَ مِزْمَارًا مِنْ مَزَامِيرِ آلِ دَاوُدَ)). (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوموسیٰ تم کو ایک آواز خوش دی گئی ہے آل داؤد کی آوازوں میں سے۔

فائدہ: یہ حدیث غریب حسن صحیح ہے اور اس باب میں بریدہ اور ابوہریرہ اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔

❀❀❀❀

مَنَاقِبُ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ

مناقب سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کے

(۳۸۵۶) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ : كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَهُوَ يَحْفِرُ الْخَنْدَقَ وَنَحْنُ نَنْقُلُ التُّرَابَ فَيَمُرُّ بِنَا فَقَالَ : ((اَللّٰهُمَّ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشَ الْآخِرَةِ، فَاغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ)). (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے سہل بن سعد سے کہا انہوں نے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور آپ خندق کھدواتے تھے اور ہم لوگ مٹی اٹھاتے تھے، سو آپ ہمارے پاس آتے تھے اور فرماتے تھے کہ یا اللہ کوئی عیش نہیں سوائے آخرت کی عیش کے تو بخش دے انصار اور مہاجرین کو۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے اور ابوحازم کا نام سلمہ بن دینار اعرج زاہد ہے، روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

فرماتے تھے یا اللہ کوئی عیش نہیں سوا عیش آخرت کے سو بزرگی دے انصار اور مہاجرین کو۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔۔ اور مروی ہوئی یہ انس رضی اللہ عنہ سے کئی سندوں سے۔

❀❀❀❀

(۳۸۵۷) عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ: ((اَللّٰهُمَّ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْاٰخِرَةِ فَأَكْرِمِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ)). (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے: اے اللہ! کوئی عیش نہیں سوائے آخرت کی عیش کے، تو بزرگی دے انصار اور مہاجرین کو۔

٥٦۔ بَابُ: مَا جَآءَ فِيْ فَضْلِ مَنْ رَّاٰى النَّبِيَّ ﷺ وَصَحِبَهُ

صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کی فضیلت کے بیان میں

(۳۸۵۸) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((لَا تَمَسُّ النَّارُ مُسْلِمًا رَاٰنِيْ أَوْرَاٰى مَنْ رَاٰنِيْ)) قَالَ طَلْحَةُ: فَقَدْ رَأَيْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ، وَقَالَ مُوْسٰى: وَقَدْ رَأَيْتُ طَلْحَةَ، قَالَ يَحْيٰ وَقَالَ لِيْ مُوْسٰى: وَقَدْ رَأَيْتَنِيْ وَنَحْنُ نَرْجُو اللّٰهَ.

(اسناده ضعيف) تخريج المشكاة (٦٠١٣ ـ التحقيق الثانى) ضعيف الجامع الصغير (٦٢٧٧).

ترجمہ: روایت ہے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے کہ انہوں نے کہا سنا میں نے رسول اللہ ﷺ کو کہ فرماتے تھے دوزخ کی آگ نہ لگے گی اس مسلمان کو جس نے دیکھا مجھ کو یا دیکھا اس کو جس نے مجھ کو دیکھا۔ طلحہ نے کہا کہ میں نے دیکھا ہے جابر کو اور موسیٰ رضی اللہ عنہما کو۔ اور موسیٰ نے کہا میں نے دیکھا ہے طلحہ رضی اللہ عنہ کو۔ اور یحییٰ نے کہا موسیٰ نے مجھے کہا تم نے دیکھا ہے مجھ کو اور ہم سب امید رکھتے ہیں اللہ سے نجات کی۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر موسیٰ بن ابراہیم انصاری کی روایت سے اور روایت کی یہ علی بن مدینی نے اور کئی لوگوں نے محدثین کے موسیٰ سے۔

مترجم: امید رکھتا ہے اللہ سے نجات کی کہ اس نے خدمت کی ہے رسول اللہ ﷺ کی حدیث مبارک کی اور پھیلایا ہے ان کی احادیث مطہرہ کو ایک قطر عالم میں اور لکھا ہے اور ترجمہ کیا ہے اس حدیث کا بھی اور یہ سب اللہ کے فضل اور توفیق سے ہے نہ اس فقیر حقیر کی سعی اور کوشش سے اور امید رکھتا ہے اس امیر المومنین کے لیے نجات وفلاح وفوز دارین کی جس کی دستگیری باعث ہوئی اس کے طبع ونشر کے جزاہ اللہ عنا خیر الجزاء۔

❀❀❀❀

(۳۸۵۹) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِيْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ يَأْتِيْ قَوْمٌ بَعْدَ ذٰلِكَ تَسْبِقُ أَيْمَانُهُمْ شَهَادَاتِهِمْ أَوْ شَهَادَاتُهُمْ أَيْمَانَهُمْ)).

(اسناده صحيح) الروض النضير (۳٤۷) سلسلة الاحاديث الصحيحة (۷۰۰)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: سب زمانوں میں بہتر میرا زمانہ ہے پھر جو اس کے بعد ہو پھر جو اس کے بعد ہو یعنی تابعین اور تبع تابعین کا پھر ایسے لوگ آئیں گے کہ گواہی کے قبل قسم کھائیں گے اور ہر قسم کے قبل گواہی دیں گے۔

فائدہ: اس بارے میں عمر عمران بن حصین اور بریدہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: اس حدیث میں تین زمانوں کی آپ حضرت نے ارشاد فرمائی اول اپنا زمانہ اور صحابہ کا زمانہ آپ ہی کا زمانہ ہے اس لیے کہ صحابہ رسول اللہ ﷺ کے ہم عصر تھے اور اس کے بعد تابعین کا زمانہ اس کے بعد تبع تابعین کا اور اس کے بعد قرن رابع کی برائی، اور شیوع کذب، شہادت زور، اور ایمان کا ذہبہ، اور افتراء اور فتن کی خبر دی پس مؤمن متبع کو ضرور ہے کہ دین کی سند انہیں تین زمانہ کی عادات اور مروجات کو جانے اور جو چیز ان تین زمانوں میں بلانکیر اہل اسلام میں ہو بہتر سمجھے اور بعد اس کے جو امور مسلمانوں میں ایسے شائع ہوئے نہ اصل یا نظیر ان تین زمانوں میں نہ ہو ان کو لغو اور پوچ جانے اور ان فقہائے متقشفہ اور جہلائے متزہدہ اور فقراء مستفھہ کے اقوال پر مغرور نہ ہو جنہوں نے بدعات کو حسنہ کہہ کے لوگوں میں پھیلا دیا اور ہزاروں تعصبات مذہبی اور نفسانیتوں کو عوام کیا بلکہ خواص کی نظروں میں ایسا جما دیا کہ انوار حقانیت باجمعہا ان کے دلوں سے منطفی ہو گئے یریدون ﴿ ليطفئوا نور الله بافواههم ﴾۔

اور بقول شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے تعصب مذہبی اور تصلبمشر بی بھی اسی قرن رابع میں پیدا ہوا اور ہر ایک نے اپنا ایک نام گھڑا اور لقب جدا ٹھہرایا قبل اس کے تمامی اہل اسلام کا شعار محمدیت خالصہ تھا اور احمدیت مخلصہ مگر یہاں صحابہ اور تابعین کی تعریف وغیرہ جو اصولیون نے کی ہے اور علم حدیث میں اکثر کام آتی ہے اس کا جاننا ضروری ہے، سو صحابی محدثین کے نزدیک وہ مسلمان ہے کہ جس نے نبی ﷺ کو دیکھا ہے ابن الصلاح نے ایسا ہی کہا ہے اور نقل کیا ہے اس کو بخاری وغیرہ سے اور بعض نے کہا صحابی وہ ہے جس کی مجالست طویل ہوئی رسول اللہ ﷺ سے علی طریق المتبع اور صحابہؓ سب عدول ہیں کوئی ان میں ضعیف غیر معتبر نہیں اور ان میں اکثر کثیر الروایۃ سب سے زیادہ ابو ہریرہؓ ہیں کہ انہوں نے پانچ ہزار تین سو چوہتر حدیثیں روایت کی ہیں کہ ان میں سے سوا تین سو پر شیخین متفق ہیں یعنی بخاریؒ اور مسلمؒ۔ اور بخاریؒ نے انفراداً ترانوے حدیث روایت کی ہے اور مسلم نے ایک سو تراسی اور آٹھ سو سے زیادہ لوگوں نے ان سے حدیث سنی ہے اور وہ احفظ صحابہ تھے۔ اور امام شافعیؒ نے کہا ابو ہریرہؓ احفظ راویان حدیث تھے اپنے زمانہ میں اسناد کی اس قول کی بیہقی نے مدخل میں اور جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی اصحاب آپؐ کے جنہوں نے آپؐ سے روایت

کی اور حدیثیں سنیں ایک لاکھ چودہ ہزار تھے اور ان کے طبقات میں محدثین کا اختلاف ہے بعض نے ان میں طبقہ کیے ہیں کہ مذکور ہیں مطولات میں اور تابعی محدثین کے نزدیک وہ مسلمان ہے کہ صحبت میں رہا ہو صحابی کے اور بعض نے کہا جس نے صحابی سے ملاقات کی اور یہی قول اظہر ہے۔ کذا فی التدریب۔ اور ان کے محدثین کے نزدیک پندرہ طبقے ہیں۔ چنانچہ مذکور ہیں مطولات میں اور معلوم ہوگئی اس سے تعریف تبع تابعین کی۔ انتہیٰ۔

❀❀❀❀

۵۷۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِيْ فَضْلِ مَنْ بَايَعَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ

بیعت رضوان والوں کی فضیلت کے بیان میں

(۳۸۶۰) عَنْ جَابِرٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((لَا يَدْخُلُ النَّارَ أَحَدٌ مِمَّنْ بَايَعَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ)).

(اسناده صحيح) ظلال الجنة (۸۶۰) سلسلة الاحاديث الصحيحة (۲۱۶۰).

ترجمہ: روایت ہے جابرؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دوزخ میں داخل نہ ہوگا جس نے بیعت کی درخت کے نیچے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: مراد اس بیعت سے بیعت رضوان ہے اور تفصیل اس کی یہ ہے کہ چھٹے سال ہجرت کے رسول اللہ ﷺ دوشنبے کے روز غرہ ذی الحجہ کے چودہ سو آدمی یا کچھ کم وبیش لے کر بقصد عمرہ مدینہ سے لے کر حدیبیہ میں پہنچے اور حدیبیہ نام ہے ایک کنویں یا درخت کا کہ اس جگہ میں تھا اور اب نام ہو گیا اس مقام اور مکان آپ کے فیض تو امان میں معلوم تھا زمانہ صحابہ میں گم ہو گیا غرض جب حدیبیہ میں پہنچے قریش دخول مکہ سے مانع ہوئے آپ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو مکہ روانہ فرمایا کہ قریش کو مطلع کریں کہ ہم صرف عمرہ کو آئے ہیں نہ قتال کو اور یہاں شیطان نے خبر اڑا دی کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو کفار نے قتل کیا اس پر آپ کو بہت رنج ہوا اور تمام حاضرین سے ایک کیکر کے درخت کے نیچے بیعت لی اور اللہ تعالیٰ نے اس بیعت کو نہایت قبول فرمایا اور یہ آیت نازل ہوئی:

﴿ لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ إِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ ﴾

''یعنی اللہ راضی ہوا ان مومنوں سے جو درخت کے نیچے تجھ سے بیعت کرتے ہیں''۔

اور اس لیے اس کو بیعت الرضوان کہتے ہیں اور اللہ کی رضامندی سے آپ نے ان کو بشارت دی کہ اس بیعت کے لوگوں کو دوزخ سے آزادی ہے۔

غرض اس بیعت میں بڑی بڑی برکات حاصل ہوئیں اور اللہ تعالیٰ نے انا فتحنا میں اسی کی بشارت دی بقول اکثر مفسرین۔

❀❀❀❀

٥٨۔ بَابُ : فِيمَنْ سَبَّ أَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ

نبی ﷺ کے صحابہ کو جو برا بھلا کہے اس کے بیان میں

(٣٨٦١) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدرِيِّ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((لَا تَسُبُّوْا أَصْحَابِيْ فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا مَا أَدْرَكَ مُدَّ أَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيْفَهُ)). (اسناده صحيح) الظلال (٩٨٨) .

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید خدریؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: مت برا کہو میرے صحابہ کو اس لیے کہ قسم ہے اس پروردگار کی کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے اگر کوئی تم میں سے احد کے برابر سونا خرچ کرے تو ان کے ایک مد بلکہ آدھے مد کے برابر بھی نہ ہوگا یعنی ثواب میں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور نصیفہ سے نصف مد مراد ہے۔ روایت کی ہم سے حسن بن علی نے انہوں نے ابومعاویہ سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابوصالح سے انہوں نے ابوسعید خدریؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے۔

❀❀❀❀

(٣٨٦٢) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((اَللّٰهَ اللّٰهَ فِيْ أَصْحَابِيْ، لَا تَتَّخِذُوْهُمْ غَرَضًا بَعْدِيْ، فَمَنْ أَحَبَّهُمْ فَبِحُبِّيْ أَحَبَّهُمْ، وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ فَبِبُغْضِيْ أَبْغَضَهُمْ، وَمَنْ اٰذَاهُمْ فَقَدْ اٰذَانِيْ، وَمَنْ اٰذَانِيْ فَقَدْ آذَى اللّٰهَ، وَمَنْ اٰذَى اللّٰهَ يُوْشِكُ أَنْ يَأْخُذَهُ)). (اسناده ضعيف) تخريج شرح العقيدة الطحاوية (٤٧١ـ سلسلة الاحاديث الضعيفة (٢٩٠١) . (اس میں عبیدہ بن ابی رائطہ مجہول ہے)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: اللہ سے ڈرو اللہ سے ڈرو میرے اصحاب کے بارے میں اور ان کو ہدف ملامت نہ ٹھہراؤ میرے بعد اس لیے کہ جس نے ان سے محبت رکھی اس نے میری محبت کی راہ سے ان سے محبت رکھی اور جس نے ان سے عداوت کی اس نے میری ہی عداوت کی نظر سے ان سے عداوت کی اور جس نے ان کو ایذا دی اس نے مجھے ایذا دی اور جس نے مجھے ایذا دی اس نے اللہ کو ایذا دی اور جس نے اللہ کو ایذا دی اس کو ضرور پکڑے گا یعنی عذاب میں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے۔

❀❀❀❀

(٣٨٦٣) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ مَنْ بَايَعَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ إِلَّا صَاحِبَ الْجَمَلِ الْأَحْمَرِ)). (اسناده ضعيف) سلسلة الاحاديث الصحيحة، تحت الحديث (٢١٦٠) .

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ بے شک داخل ہوگا جنت میں جس نے بیعت کی درخت کے نیچے یعنی حدیبیہ میں مگر سرخ اونٹ والا۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے۔

مترجم : مراد اونٹ والے سے جد بن قیس منافق ہے کہ وہ اپنا اونٹ بیعت کے وقت ڈھونڈتا پھرتا تھا اور بیعت میں شریک نہ ہوا۔

❀❀❀❀

(٣٨٦٤) **عَنْ** جَابِرٍ أَنَّ عَبْدًا لِّحَاطِبٍ جَاءَ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَشْكُوْ حَاطِبًا، فَقَالَ : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! لَيَدْخُلَنَّ حَاطِبٌ النَّارَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ!: ((**كَذَبْتَ، لَا يَدْخُلُهَا فَإِنَّهُ شَهِدَ بَدْرًا وَالْحُدَيْبِيَّةَ**)). (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے جابرؓ سے کہ غلام حاطب رضی اللہ عنہ کا رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور حاطب کی شکایت کرنے لگا اور کہا کہ یارسول اللہ حاطب دوزخ میں داخل ہوگا آپ نے فرمایا جھوٹ کہا تو نے وہ دوزخ میں ہرگز نہ جائے گا اس لیے کہ وہ حاضر ہوا ہے بدر میں اور حدیبیہ میں۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(٣٨٦٥) **عَنْ** بُرَيْدَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((**مَا مِنْ أَحَدٍ مِنْ أَصْحَابِيْ يَمُوْتُ بِأَرْضٍ إِلَّا بُعِثَ قَائِدًا وَنُوْرًا لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ**)). (اسناده ضعيف) سلسلة الاحاديث الضعيفة (٤٤٦٨) . تخريج مشكاة المصابيح (٦٠١٦) ضعيف الجامع الصغير (٥١٨٣) (اس میں عثمان بن ناجیہ مستور ہے)

ترجمہ: روایت ہے بریدہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کوئی صحابی میرا ایسا نہیں کہ کسی زمین میں مرجائے مگر قیامت میں آئے گا وہ ان کا پیشوا اور نور ہوکر۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے اور روایت کی یہ حدیث عبداللہ بن مسلم نے ابوطیبہ سے انہوں نے بریدہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مرسلاً۔

❀❀❀❀

٥٩۔ باب

(٣٨٦٦) **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((**إِذَا رَأَيْتُمُ الَّذِيْنَ يَسُبُّوْنَ أَصْحَابِيْ فَقُوْلُوْا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلٰى شَرِّكُمْ**)). (اسناده ضعيف جداً) تخريج المشكاة (٦٠١٧ـ التحقيق الثانى) . (اس میں سیف بن عمر اور نضر بن حماد دونوں مجہول ہیں)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب دیکھو تم ان لوگوں کو کہ برا کہتے ہیں میرے اصحاب کو تو کہہ دو اللہ کی لعنت ہے تمہارے فساد پر۔

فائدہ: یہ حدیث منکر ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر عبید اللہ بن عمر کی روایت سے مگر اسی سند سے۔

❀ ❀ ❀ ❀

٦٠ ـ بَابُ : مَا جَآءَ فِي فَضْلِ فَاطِمَةَ [بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم] رضی اللہ عنہا

سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت کے بیان میں

(٣٨٦٧) **عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ** قَالَ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ: ((**إِنَّ بَنِيْ هِشَامِ بْنِ الْمُغِيرَةِ اسْتَأْذَنُونِي فِي أَنْ يُنْكِحُوا ابْنَتَهُمْ عَلِيَّ ابْنَ أَبِي طَالِبٍ فَلَا آذَنُ ثُمَّ لَا آذَنُ ثُمَّ لَا آذَنُ إِلَّا أَنْ يُرِيدَ ابْنُ أَبِي طَالِبٍ أَنْ يُطَلِّقَ ابْنَتِي وَيَنْكِحَ ابْنَتَهُمْ، فَإِنَّهَا بَضْعَةٌ مِنِّي، يَرِيبُنِي مَارَابَهَا، وَيُؤْذِينِي مَا آذَاهَا**)). (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہما سے کہ سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور وہ منبر پر تھے فرماتے تھے کہ بنی ہشام بن مغیرہ نے مجھ سے اجازت چاہی کہ ہم اپنی لڑکی علی کو بیاہ دیں سو میں اجازت نہیں دیتا نہیں دیتا مگر اگر ارادہ ہو ابن ابی طالب کا تو میری بیٹی کو طلاق دے دے اور ان کی بیٹی سے نکاح کر لے اس لیے کہ میری بیٹی میرا ٹکڑا ہے برا لگتا ہے مجھے جو اسے برا لگے اور ایذاء ہوتی ہے مجھ کو جس سے اسے ایذا ہو۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(٣٨٦٨) **عَنْ بُرَيْدَةَ** قَالَ : كَانَ أَحَبَّ النِّسَاءِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَاطِمَةُ وَمِنَ الرِّجَالِ عَلِيٌّ. قَالَ إِبْرَاهِيمُ: يَعْنِي مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ . (منكر) نقد الكتاني (٢٩) . عبداللہ بن عطاء مدلس کے سماع کی صراحت نہیں۔

ترجمہ: روایت ہے بریدہؓ سے کہ انہوں نے کہا سب سے زیادہ پیاری عورتوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا تھیں اور مردوں میں علی رضی اللہ عنہ۔ ابراہیم نے کہا یعنی اپنے اہل بیت سے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(٣٧٦٩) **عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ** أَنَّ عَلِيًّا ذَكَرَ بِنْتَ أَبِي جَهْلٍ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ : ((**إِنَّمَا فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّي، يُؤْذِينِي مَا آذَاهَا، وَيُنْصِبُنِي مَا أَنْصَبَهَا**)). (اسناده صحيح) الارواء: ٨/٢٩٤ .

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے کہ حضرت علیؓ نے ذکر کیا ابوجہل کی لڑکی سے نکاح کا اور نبی ﷺ کو یہ خبر پہنچی اور فرمایا آپؐ نے کہ فاطمہ میرا جگر گوشہ ہے اذیت دیتا ہے مجھے جو اسے اذیت دے اور تعب میں ڈالتا ہے مجھے جو اسے تعب میں ڈالے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اسی طرح کہا ایوب نے کہ روایت کی ہے ابن ابی ملیکہ سے وہ روایت کرتے ہیں ابوالزبیر سے اور کئی لوگوں نے کہا روایت ہے ابن ابی ملیکہ سے وہ روایت کرتے ہیں مسور سے اور احتمال ہے کہ ابن ابی ملیکہ نے دونوں سے روایت کیا ہو اس کو اور روایت کی عمرو بن دینار نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے لیث کی روایت سے۔

❁ ❁ ❁ ❁

(۳۸۷۰) **عَنْ** زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِعَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ: ((**أَنَا حَرْبٌ لِمَنْ حَارَبْتُمْ، وَسِلْمٌ لِمَنْ سَالَمْتُمْ**)). (اسناده ضعيف) تخريج مشكاة المصابيح: (٦١٤٥) سلسلة الاحاديث الضعيفة: (٦٠٢٨) (اس میں صبیح مولیٰ ام سلمہ غیر معروف ہے)۔

ترجمہ: روایت ہے زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حضرت علی، فاطمہ، حسن اور حسین رضی اللہ عنہم سے کہ میں لڑنے والا ہوں اس سے جس سے تم لڑو اور ملنے والا اس سے جس سے تم ملو۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور صبیح مولیٰ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے کچھ معروف نہیں ہیں۔

❁ ❁ ❁ ❁

(۳۸۷۱) **عَنْ** أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ جَلَّلَ عَلَى الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَعَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ كِسَاءً ثُمَّ قَالَ: ((**اَللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِي وَخَاصَّتِي أَذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهِّرْهُمْ تَطْهِيرًا**)). فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: وَأَنَا مَعَهُمْ يَارَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((**إِنَّكِ عَلَى خَيْرٍ**)). (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی ﷺ نے ایک چادر اڑھا دی حسن، حسین، علی اور فاطمہ رضی اللہ عنہم پر اور پھر فرمایا یا اللہ یہ لوگ میرے گھر والے ہیں اور خاص لوگ ہیں، سو تو ان کی نجاست دور کر دے اور پاک کر دے ان کو بخوبی یعنی اخلاق حسیہ اور عادات رذیلہ سے دور رکھ تو ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی کہ میں بھی ان کے ساتھ ہوں اے رسول اللہ کے آپؐ نے فرمایا تم خیر پر ہو۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور یہ احسن ہے ان روایتوں میں جو مروی ہیں اس باب میں اور اس باب میں انس، عمرو ابن ابی سلمہ اور ابی الحمراء سے بھی روایت ہے۔

❁ ❁ ❁ ❁

(۳۸۷۲) **عَنْ** عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ: مَارَأَيْتُ أَحَدًا أَشْبَهَ سَمْتًا وَدَلًّا وَهَدْيًا بِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي قِيَامِهَا

وَقُعُوْدِهَا مِنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَتْ : وَكَانَتْ إِذَا دَخَلَتْ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ قَامَ إِلَيْهَا فَقَبَّلَهَا وَأَجْلَسَهَا فِيْ مَجْلِسِهِ، وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا دَخَلَ عَلَيْهَا قَامَتْ مِنْ مَجْلِسِهَا فَقَبَّلَتْهُ وَأَجْلَسَتْهُ فِيْ مَجْلِسِهَا، فَلَمَّا مَرِضَ النَّبِيُّ ﷺ دَخَلَتْ فَاطِمَةُ فَأَكَبَّتْ عَلَيْهِ فَقَبَّلَتْهُ ثُمَّ رَفَعَتْ رَأْسَهَا فَبَكَتْ، ثُمَّ أَكَبَّتْ عَلَيْهِ ثُمَّ رَفَعَتْ رَأْسَهَا فَضَحِكَتْ، فَقُلْتُ : إِنْ كُنْتُ لَأَظُنُّ أَنَّ هٰذِهِ مِنْ أَعْقَلِ نِسَاءِ نَا فَإِذَا هِيَ مِنَ النِّسَاءِ، فَلَمَّا تُوُفِّيَ النَّبِيُّ ﷺ قُلْتُ لَهَا : أَرَأَيْتِ حِيْنَ أَكْبَبْتِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَرَفَعْتِ رَأْسَكِ فَبَكَيْتِ ثُمَّ أَكْبَبْتِ عَلَيْهِ فَرَفَعْتِ رَأْسَكِ فَضَحِكْتِ، مَا حَمَلَكِ عَلٰى ذٰلِكِ؟ قَالَتْ : إِنِّيْ إِذَنْ لَبَذِرَةٌ أَخْبَرَنِيْ إِنَّهُ مَيِّتٌ مِنْ وَجَعِهِ هٰذَا فَبَكَيْتُ ثُمَّ أَخْبَرَنِيْ إِنِّيْ أَسْرَعُ أَهْلِهِ لُحُوْقًا بِهِ فَذَاكَ حِيْنَ ضَحِكْتُ .

(اسناده صحيح) نقد الكتانى (٤٤-٤٥) .

ترجمہ: روایت ہے عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا سے کہ انہوں نے کہا نہیں دیکھا میں نے چال، چلن، خصلت اور عادت میں اور اٹھنے بیٹھنے میں مشابہ رسول اللہ ﷺ کا سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے زیادہ جو بیٹی تھیں آپ کی اور آپ کی یہ عادت تھی کہ جب وہ آتیں آپ کھڑے ہوتے یعنی محبت کی راہ سے اور ان کا بوسہ لیتے اور اپنی جگہ میں بٹھاتے اور آپ بھی جب ان کے پاس تشریف لاتے وہ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوتیں اور بوسہ لیتیں آپ کا اور بٹھاتیں آپ کو اپنی جگہ پر پھر جب آپ بیمار ہوئے آپ فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں اور آپ پر گر پڑیں اور بوسہ لیا آپ کا پھر اپنا سر اٹھایا اور رونے لگیں پھر آپ پر گریں اور سر اٹھا کر ہنسنے لگیں سو پہلے تو میں جانتی تھی کہ یہ سب عورتوں سے زیادہ عقل والی ہیں مگر ان کے ہنسنے پر سمجھی کہ وہ بھی آخر عورت ہی تو ہیں یعنی یہ کون سا موقع ہنسنے کا ہے۔ پھر جب آپ کی وفات ہوئی میں نے اسے پوچھا کہ کیا سبب تھا اس کا کہ میں نے تم کو دیکھا کہ تم گریں آپ پر اور سر اٹھا کر رونے لگیں پھر گریں اور سر اٹھا کر ہنسنے لگیں انہوں نے کہا میں نے آپ کی حیات میں یہ بھید چھپایا کہ افشائے راز آپ کا مناسب نہیں بات یہ تھی کہ پہلے آپ نے مجھے خبر دی کہ ان کا انتقال ہونے والا ہے اس مرض میں پھر مجھے خبر دی کہ ان کے گھر والوں میں سب سے اول میں ان سے ملوں گی، سو اس پر میں ہنسی۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ اس سند سے اور مروی ہوئی یہ حدیث کئی سندوں سے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے۔

❀❀❀❀

(٣٨٧٣) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ دَعَا فَاطِمَةَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَنَاجَاهَا فَبَكَتْ . ثُمَّ حَدَّثَهَا فَضَحِكَتْ. قَالَتْ : فَلَمَّا تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سَأَلْتُهَا عَنْ بُكَائِهَا وَضَحِكِهَا . قَالَتْ : أَخْبَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ يَمُوْتُ فَبَكَيْتُ، ثُمَّ أَخْبَرَنِيْ أَنِّيْ سَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ إِلَّا مَرْيَمَ ابْنَةَ عِمْرَانَ فَضَحِكْتُ . (اسناده صحيح) تخريج المشكاة (٦١٩٣) سلسلة الاحاديث الصحيحة (٢/٤٣٩) .

ترجمہ: اوپر گزر چکا ہے۔

(٣٨٧٣) عَنْ جُمَيْعِ بْنِ عُمَيْرِ التَّيْمِيِّ قَالَ : دَخَلْتُ مع عَمَّتِيْ عَلَى عَائِشَةَ فَسُئِلَتِ : أَيُّ النَّاسِ كَانَ أَحَبَّ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَتْ : فَاطِمَةُ، فَقِيْلَ : مِنَ الرِّجَالِ، قَالَتْ : زَوْجُهَا، إِنْ كَانَ مَا عَلِمْتُ صَوَّامًا قَوَّامًا .

(منکر) نقد الكتاني ص (٢٠) .اس میں جمیع بن عمیر ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے جمیع بن عمیر تیمی سے کہا انہوں نے کہ داخل ہوا میں اپنی پھوپھی کے ساتھ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس اور پوچھا میں نے ان سے کہ کون شخص زیادہ پیارا تھا رسول اللہ ﷺ کو انہوں نے فرمایا سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا میں نے کہا مردوں میں سے انہوں نے فرمایا ان کا شوہر یعنی حضرت علیؓ اور پھر فرمایا ام المومنین عائشہؓ نے کہ میں خوب جانتی ہوں کہ وہ بڑے روزہ رکھنے والے اور تہجد پڑھنے والے تھے۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے۔

❀❀❀❀

٦١۔ بَابُ : فِيْ فَضْلِ خَدِيْجَةَ رضی اللہ عنہا

باب :ام المومنین خدیجہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت میں

(٣٨٧٥) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : مَا غِرْتُ عَلَى أَحَدٍ مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ مَا غِرْتُ عَلَى خَدِيْجَةَ، وَمَابِيْ أَنْ أَكُوْنَ أَدْرَكْتُهَا، وَمَا ذَاكَ إِلَّا لِكَثْرَةِ ذِكْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَهَا وَإِنْ كَانَ لَيَذْبَحُ الشَّاةَ فَيَتَتَبَّعُ بِهَا صَدَائِقَ خَدِيْجَةَ فَيُهْدِيْهَا لَهُنَّ . (اسناده صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (١٥٥٤)

ترجمہ: روایت ہے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ انہوں نے کہا اتنا رشک مجھے کسی بیوی پر نہ آیا آپ کی بیویوں میں سے جتنا خدیجہ رضی اللہ عنہا پر رشک آیا اور کیا حال ہوتا میرا اگر میں ان کو پاتی اور رشک کا سبب اور کچھ نہ تھا بجز اس کے کہ آپ ان کو بہت یاد کرتے تھے اور بکری ذبح کرتے تھے اور ڈھونڈ ھ ڈھونڈ ھ کر خدیجہ رضی اللہ عنہا کے دوستوں (سہیلیوں) کو ہدیہ دیتے تھے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(٣٨٧٦) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : مَا حَسَدْتُ امْرَأَةً مَا حَسَدْتُ خَدِيْجَةَ، وَمَا تَزَوَّجَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِلَّا بَعْدَ مَا مَاتَتْ، وَذٰلِكَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَشَّرَهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ، لَاصَخَبَ فِيْهِ وَلَا نَصَبَ.

(صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ انہوں نے کہا اتنا رشک مجھ کو کسی پر نہ آیا جتنا خدیجہ رضی اللہ عنہا پر اور مجھ سے تو آپ

نے جب نکاح کیا تھا وہ انتقال فرما چکی تھیں اور رشک کا سبب یہ تھا کہ آپ نے ان کو بشارت دی ایک گھر کی جو ایک موتی سے بنا ہوا ہے نہ اس میں غل غپاڑا ہے نہ ایذا و تکلیف۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۳۸۷۷) عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ : ((خَيْرُ نِسَائِهَا خَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ، وَخَيْرُ نِسَائِهَا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ)). (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ کہا انہوں نے سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے کہ دنیا کی عورتوں میں اپنے زمانہ میں سب عورتوں سے بہتر ام المؤمنین خدیجہ رضی اللہ عنہا تھیں اور بہتر عورتوں کی اپنے زمانہ میں مریم بنت عمران ہیں۔

فائدہ: اس بارے میں انسؓ سے اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۳۸۷۸) عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : ((حَسْبُكَ مِنْ نِسَآءِ الْعَالَمِينَ: مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ، وَخَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ، وَفَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ، وَاٰسِيَةُ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ)). (اسناده صحيح) تخريج المشكاة(٦١٩٠) .

ترجمہ: روایت ہے حضرت انسؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کافی ہے تجھ کو جہاں کی عورتوں سے مریم بنت عمران، خدیجہ بنت خویلد، فاطمہ بنت محمد اور آسیہ بی بی فرعون کی رضی اللہ عنہن یعنی یہ چاروں سارے جہان سے افضل ہیں۔

فائدہ: یہ حدیث صحیح ہے۔

مترجم: یعنی یہ چاروں عورتیں مراتب کمال پر فائز ہوئیں اور اقتداء اور پیروی کے لائق ہیں اور محاسن اور مناقب ہر ایک کے بہت ہیں آپ مریم کو اللہ تعالیٰ نے صدیقہ فرمایا اور ان کے احسان کو بیان کیا ہے اور آپ خدیجہ رضی اللہ عنہا کو اللہ تعالیٰ اپنا سلام بھیجتا ہے اور آپ فاطمہؓ زنان جنت کی سردار ہیں اور آسیہ فرعون کی بیوی حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لائی تھیں اور جب فرعون بے عون ان کے ایمان لانے پر آگاہ ہوا ان کو چومیخ کر کے دھوپ میں لٹاتا اور بھاری پتھر سینہ پر رکھتا اور سلمان نے کہا ہے کہ ان کو دھوپ عذاب کرتا تھا پھر جب لوگ ان سے دور ہو جاتے فرشتے ان پر سایہ کرتے آخر جب ان کی وفات قریب ہوئی انہوں نے دعا کی: ﴿رَبِّ ابْنِ لِي عِنْدَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَنَجِّنِي مِنْ فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهِ وَنَجِّنِي مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ.﴾ یعنی یا اللہ بنا میرے لیے جنت میں اپنے نزدیک ایک گھر اور نجات دے مجھے فرعون سے اور اس کے کاموں سے اور نجات دے مجھے ظالم لوگوں سے پس اللہ تعالیٰ نے ان کی آنکھوں سے پردہ اٹھا دیا کہ جنت میں انہوں نے اپنا گھر دیکھ لیا۔ اور حسن اور ابن کیسان سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو جنت کی طرف اٹھا لیا کہ وہ اس میں کھاتی پیتی ہیں اور فرعون کے عمل سے شرک مراد ہے جیسے ظالموں سے موذی مشرک مراد ہیں غرض ایمان کامل اور صبر اور ثبات نے ان کو ایسے درجات عالیہ پر پہنچایا۔ جزاہ اللہ عنا خیر الجزاء۔

٦٢ـ بَابُ : مِنْ فَضْلِ عَائِشَةَ

ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت میں

(٣٨٧٩) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ النَّاسُ يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ، قَالَتْ: فَاجْتَمَعَ صَوَاحِبَاتِي إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ فَقُلْنَ: يَاأُمَّ سَلَمَةَ! إِنَّ النَّاسَ يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ، وَإِنَّا نُرِيدُ الْخَيْرَ كَمَا تُرِيدُ عَائِشَةُ، فَقُولِي لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَأْمُرِ النَّاسَ يُهْدُونَ إِلَيْهِ أَيْنَمَا كَانَ، فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ أُمُّ سَلَمَةَ فَأَعْرَضَ عَنْهَا، ثُمَّ عَادَ إِلَيْهَا فَأَعَادَتِ الْكَلَامَ، فَقَالَتْ: يَارَسُولَ اللّٰهِ! إِنَّ صَوَاحِبَاتِي قَدْ ذَكَرْنَ أَنَّ النَّاسَ يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ فَأْمُرِ النَّاسَ يُهْدُونَ أَيْنَمَا كُنْتَ، فَلَمَّا كَانَتِ الثَّالِثَةُ قَالَتْ ذٰلِكَ، قَالَ: ((**يَاأُمَّ سَلَمَةَ! لَا تُؤْذِينِي فِي عَائِشَةَ، فَإِنَّهُ مَا أُنْزِلَ عَلَيَّ الْوَحْيُ وَأَنَا فِي لِحَافِ امْرَأَةٍ مِنْكُنَّ غَيْرِهَا**))

[(اسنادہ صحیح)] وَقَدْ رَوَى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مُرْسَلًا.

ترجمہ: روایت ہے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ لوگ دیکھتے تھے باری ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی کہ جس دن رسول اللہ ﷺ ان کے یہاں ہوتے اسی دن ہدیہ لاتے تو کہا ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ میری سوکنیں سب جمع ہوئیں ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر اور سب نے کہا اے ام سلمہ لوگ اپنے ہدایا بھیجنے کو ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی باری ڈھونڈتے ہیں اور ہم سب ارادہ رکھتے ہیں خیر کا جیسا کہ ارادہ رکھتی ہیں عائشہؓ تو تم اس کا ذکر رسول اللہ ﷺ سے کرو کہ آپ حکم کر دیں لوگوں کو کہ وہ ہمیشہ آپ کو ہدیہ بھیجا کریں حضرت جہاں کہیں ہوں تو ذکر کیا اس کا ام سلمہؓ نے رسول اللہ ﷺ سے اور آپ نے کچھ خیال نہ کیا پھر دوبارہ کہا جب آپ تشریف لائے اور عرض کی کہ اے رسول اللہ کے میری سوکنیں ذکر کرتی ہیں کہ لوگ اپنے ہدیے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی باری میں روانہ فرماتے ہیں تو آپؐ لوگوں کو حکم فرمایئے کہ وہ ہدیہ بھیجا کریں آپؐ جہاں کہیں ہوں پھر جب تیسری بار آپ نے عرض کی آپؐ نے فرمایا اے ام سلمہ تم مجھے (حضرت) عائشہؓ کے بارے میں مت ستاؤ اس لیے کہ مجھ پر کسی عورت کے لحاف میں وحی نہ اتری سوا عائشہؓ کے یعنی محبت میری ان سے دنیا کے لیے نہیں بلکہ وہ اللہ کے نزدیک بھی مقبول ہے۔ اور بعض نے اس حدیث کو حماد سے انہوں نے ہشام سے انہوں نے اپنے باپ عروہؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مرسلاً روایت کی ہے۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے اور مروی ہے ہشام بن عروہ سے وہ روایت کرتے ہیں عوف سے وہ رمیثہ سے وہ ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کچھ مضمون اس کا۔ اور یہ حدیث مروی ہوئی ہے ہشام بن عروہ سے اور اس میں روایات مختلف ہیں اور روایت کی سلیمان بن ہلال نے ہشام بن عروہ سے حماد بن زید کی روایت کے مانند۔

(٣٨٨٠) عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ جِبْرَائِيْلَ جَاءَ بِصُوْرَتِهَا فِي خِرْقَةِ حَرِيْرٍ خَضْرَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ : إِنَّ هٰذِهٖ زَوْجَتُكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ . (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ جبریل علیہ السلام ایک پارہ حریر پران کی تصویر نبی ﷺ کے پاس لائے یعنی قبل نکاح کے اور فرمایا کہ یہ آپ کی بیوی ہیں دنیا اور آخرت میں۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر عبداللہ بن عمرو بن علقمہ کی روایت سے اور روایت کی عبدالرحمٰن بن مہدی نے یہ حدیث عبداللہ بن عمرو سے اسی اسناد سے مرسلاً اور نہیں ذکر کیا اس میں کہ روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور روایت کی ابواسامہ نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے نبی ﷺ سے کچھ مضمون اس میں سے۔

❀❀❀❀

(٣٨٨١) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((**يَا عَائِشَةُ! هٰذَا جِبْرَئِيْلُ وَهُوَ يَقْرَأُ عَلَيْكِ السَّلَامُ**)) قَالَتْ : قُلْتُ : وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ تَرٰى مَا لَا نَرٰى .

(اسناده صحيح) سلسلة الاحاديث الضعيفة، تحت الحديث (٥٤٣٣) .

ترجمہ: روایت ہے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اے عائشہ یہ جبرئیل ہیں کہ تم کو سلام کہتے ہیں انہوں نے کہا ان پر سلام ہے اور رحمت اللہ کی اور برکتیں اس کی آپ دیکھتے ہیں جو ہم نہیں دیکھتے۔

فائدہ : یہ حدیث صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(٣٨٨٢) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((**إِنَّ جِبْرَئِيْلَ يَقْرَأُ عَلَيْكِ السَّلَامَ**)) ، فَقُلْتُ : وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ . (اسناده صحيح) وقد مضى (٢٦٩٣).

ترجمہ: روایت ہے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جبریل تم کو سلام کہتے ہیں میں نے کہا ان پر بھی سلام اور رحمت اللہ کی۔

فائدہ : یہ حدیث صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(٣٨٨٣) عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى قَالَ : مَا أَشْكَلَ عَلَيْنَا ـ أَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ـ حَدِيْثٌ قَطُّ، فَسَأَلْنَا عَائِشَةَ إِلَّا وَجَدْنَا عِنْدَهَا مِنْهُ عِلْمًا . (اسناده صحيح) تخريج المشكاة (٦١٩٤) .

ترجمہ: روایت ہے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا جب ہم لوگ اصحاب رسول اللہ ﷺ پر کوئی حدیث مشکل ہوتی اور ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھتے تو اس کا ایک علم پاتے ان کے پاس۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

❀❀❀❀

(٣٨٨٤) **عَنْ** مُوْسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ : مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَفْصَحَ مِنْ عَائِشَةَ .

(اسناده صحيح) تخريج المشكاة (٦١٩٥) .

ترجمہ: موسیٰ بن طلحہ سے روایت ہے کہتے ہیں: ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے زیادہ میں نے کسی کو فصیح اللسان نہیں دیکھا۔

❀❀❀❀

(٣٨٨٥) **عَنْ** عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اسْتَعْمَلَهُ عَلَى جَيْشِ ذَاتِ السَّلَاسِلِ، قَالَ : فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! أَيُّ النَّاسِ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ : ((**عَائِشَةُ**)) ، قُلْتُ : مِنَ الرِّجَالِ؟ قَالَ : ((**أَبُوْهَا**)) . (اسناده صحيح) التعليق على "الاحسان" (٤٥٢٣) .

ترجمہ: عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں ایک لشکر پر امیر کیا اور انہوں نے کہا جب میں آیا تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کون شخص زیادہ پیارا ہے آپ کو۔ آپؐ نے فرمایا عائشہ میں نے عرض کی مردوں میں فرمایا ان کا باپ یعنی ابوبکرؓ۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(٣٨٨٦) **عَنْ** عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّهُ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ : مَنْ أَحَبُّ النَّاسِ إِلَيْكَ؟ قَالَ : ((**عَائِشَةُ**)) ، قَالَ : مِنَ الرِّجَالِ؟ قَالَ : ((**أَبُوْهَا**)) . (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے عمرو بن عاصؓ سے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ کون شخص آپ کو سب لوگوں سے زیادہ پیارا ہے آپؐ نے فرمایا عائشہ انہوں نے عرض کی مردوں میں آپؐ نے فرمایا ان کا باپ۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ اس سند سے اسماعیل کی روایت سے کہ وہ قیسؓ سے روایت کرتے ہیں۔

❀❀❀❀

(٣٨٨٧) **عَنْ** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((**فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيْدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ**)) . (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فضیلت ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی ساری عورتوں پر

ایسی ہے جیسے فضیلت گوشت اور روٹی کو تمام کھانوں پر۔

فائدہ : اس بارے میں ام المؤمنین عائشہ اور ابوموسیٰ رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور عبداللہ بن عبدالرحمن بن معمر کی کنیت ابوطوالۃ الانصاری مدینی ہے اور وہ ثقہ ہیں۔

❀ ❀ ❀ ❀

(۳۸۸۸) **عَنْ** عَمْرِو بْنِ غَالِبٍ أَنَّ رَجُلًا نَالَ مِنْ عَائِشَةَ عِنْدَ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ : اغْرُبْ مَقْبُوحًا مَنْبُوحًا، أَتُؤْذِي حَبِيبَةَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ . (ضعيف الاسناد) سفیان ثوری وابواسحاق دونوں مدلس ہیں۔

ترجمہ: روایت ہے عمرو بن غالب سے کہ ایک شخص نے عمارؓ بن یاسر کے آگے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کو کچھ کہا تو عمارؓ نے فرمایا جا مردود بدتر تو رسول اللہ ﷺ کے محبوب کو ایذا دیتا ہے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(۳۸۸۹) **عَنْ** عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زِيَادٍ الْأَسَدِيِّ قَالَ : سَمِعْتُ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ يَقُوْلُ : هِيَ زَوْجَتُهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ۔ يَعْنِي عَائِشَةَ. (اسناده صحيح) [وانظر الحديث (۳۸۸۰)]

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن زیاد اسدی سے کہ کہا سنا میں نے عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو کہتے تھے کہ وہ بیوی ہیں رسول اللہ ﷺ کی دنیا اور آخرت میں یعنی ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

(۳۸۹۰) **عَنْ** أَنَسٍ قَالَ : قِيلَ : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! مَنْ أَحَبُّ النَّاسِ إِلَيْكَ؟ قَالَ : ((**عَائِشَةُ**)). قِيلَ : مِنَ الرِّجَالِ؟ قَالَ : ((**أَبُوْهَا**)) . (اسناده صحيح) التعليق على الاحسان .

ترجمہ: روایت ہے حضرت انس خادم رسول اللہ ﷺ سے کہ کسی نے پوچھا کہ یارسول اللہ ﷺ کون زیادہ پیارا ہے آپ کو لوگوں میں آپؐ نے فرمایا عائشہ لوگوں نے عرض کی کہ مردوں میں آپ نے فرمایا ان کے باپ یعنی ابوبکر رضی اللہ عنہ۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے انس کی روایت سے۔

مترجم: ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا ام المؤمنین ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ان کو بڑا رتبہ عالی عنایت فرمایا کہ قرآن عظیم الشان میں سورۂ نور کو ان کی برأت سے نور علیٰ نور کیا کہ قیامت تک برأت اور طہارت ان کی بلکہ سائر اہل بیت کی حفاظ قراء کی زبان سے صلوٰۃ اور خطب میں پڑھی جاتی ہے اور اسی لیے علماء اسلام نے فرمایا ہے کہ طاعن ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کا کافر و مردود ہے اس لیے کہ وہ قرآن کا

منکر ہے اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو کمال تفقہ اور زہد وورع وتقویٰ عنایت فرمایا تھا اور بعد رسول اللہ ﷺ کے ایک مدت مدید تک اصحاب نے ان سے احادیث رسول کی سماعت کی اور آپ کی بیویوں میں ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی سب سے زیادہ کثیر الروایت ہیں اور اصحاب کو جو اشکال پیش ہوتا ام المؤمنین کے پاس اس کا خزانہ نکلتا اور فوراً وہ مشکلات علمیہ حل ہو جاتیں۔ جزاہا اللہ عنا خیر الجزاء۔

❀❀❀❀

٦٣۔ بَابٌ : فِي فَضْلِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ

نبی ﷺ کی بیویوں کی فضیلت میں

(٣٨٩١) عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ : قِيلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ بَعْدَ صَلوٰةِ الصُّبْحِ مَاتَتْ فُلَانَةُ۔ لِبَعْضِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ۔ فَسَجَدَ، فَقِيلَ لَهُ أَتَسْجُدُ هٰذِهِ السَّاعَةَ؟ فَقَالَ : أَلَيْسَ قَدْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِذَا رَأَيْتُمْ اٰيَةً فَاسْجُدُوْا)) ؟ فَأَيُّ اٰيَةٍ أَعْظَمُ مِنْ ذَهَابِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ.

(اسناده حسن) تخريج المشكاة (١٤٩١) .صحيح أبي داود (١٠٨١)

ترجمہ: روایت ہے عکرمہؒ سے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا گیا نماز صبح کے بعد کہ فلاں بیوی نے نبی ﷺ کی انتقال فرمایا تو وہ سجدہ میں گر پڑے لوگوں نے کہا آپ اس وقت سجدہ کرتے ہیں انہوں نے کہا آپ نے فرمایا کہ جب تم کوئی نشانی دیکھو تو سجدہ کرو تو کون سی آیت بڑی ہے آپ کی بیویوں کے جانے سے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے۔

❀❀❀❀

(٣٨٩٢) عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ قَالَتْ : دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَقَدْ بَلَغَنِي عَنْ حَفْصَةَ وَعَائِشَةَ كَلَامٌ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ : ((أَلَا قُلْتِ وَكَيْفَ تَكُونَانِ خَيْرًا مِنِّي وَزَوْجِي مُحَمَّدٌ وَأَبِي هٰرُوْنُ، وَعَمِّي مُوْسٰى))، وَكَانَ الَّذِي بَلَغَهَا أَنَّهُمْ قَالُوا : نَحْنُ أَكْرَمُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مِنْهَا، وَقَالُوا : نَحْنُ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ ﷺ وَبَنَاتُ عَمِّهِ . (ضعيف الاسناد) .(اس میں ھاشم ابن سعید الکوفی ضعیف ہے)

ترجمہ: روایت ہے صفیہ رضی اللہ عنہا سے جو بیٹی ہیں حیی کی انہوں نے کہا میرے پاس رسول اللہ ﷺ آئے ام المؤمنین حفصہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مجھے ایک بات پہنچی تھی کہ وہ میں نے آپ سے ذکر کی تو آپ نے فرمایا تم نے یہ کیوں نہ کہا کہ وہ دونوں مجھ سے بہتر کیونکر ہوں گی اس لیے کہ شوہر میرے محمد ﷺ ہیں اور باپ میرے ہارون ہیں اور چچا میرے موسیٰ علیہ السلام ہیں اور وہ بات یہ تھی کہ ام المؤمنین حفصہ اور ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا تھا کہ ہماری آبرو آپ کے نزدیک زیادہ ہے صفیہ رضی اللہ عنہا سے اس لیے کہ ہم پہلے تو بیویاں ہیں نبی ﷺ کی اور دوسرے بیٹیاں ہیں اس کے چچا کی۔

فائدہ : اس باب میں انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر ہاشم کوفی کی روایت سے اور اسناد اس کی کچھ ایسی قوی نہیں۔

مترجم: صفیہ رضی اللہ عنہا کا نسب یہ ہے صفیہؓ بنت حیی بن اخطب بن سعنہ بن ثعلبہ بن عبید بن کعب بن الخزرج بن ابی حبیب بن النضیر ابن النحام بن ناخوم۔ اور بعض نے تنخوم اور بعض نے نخوم کہا ہے اور اول قول یہود کا ہے اور اپنی زبان سے خوب واقف ہیں اور یہ لوگ بنی اسرائیل سے ہیں لاوی بن یعقوب کے نواسوں سے پھر اولاد سے ہارون بن عمران کے جو بھائی ہیں موسیٰ علیہ السلام کے اور اسی لیے آپ نے ہارون کو ان کا باپ اور حضرت موسیٰ کو ان کا چچا فرمایا اور صفیہ رضی اللہ عنہا کی ماں برہ بنت سموال ہیں کہ وہ بیوی تھیں سلام بن مشکم یہودی کی پھر اس کے بعد کنانہ بن ابی الحقیق کی اور وہ دونوں شاعر تھے اور کنانہ خیبر کے دن مقتول ہوا اور انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب خیبر فتح کیا اور قیدیوں کو اکٹھا کیا دحیہؓ بن خلیفہ آئے اور انہوں نے آپ سے ایک لونڈی مانگی آپ نے فرمایا جاؤ ایک لونڈی لے لو انہوں نے صفیہ رضی اللہ عنہا کو لیا اور لوگوں نے آپ سے عرض کیا یہ سردار ہیں قریظہ اور نضیر کی اور یہ آپ ہی کے لائق ہیں آپ نے دحیہؓ سے فرمایا تم اور لونڈی لے لو ان کو آپ نے پسند کیا اور ان کو پردہ میں رکھا اور نکاح کیا ان سے اور آزاد کیا اور ان کے لیے باری مقرر کی اور وہ بڑی عقل مند بیوی تھیں۔

اور اسحاق بن یسار سے مروی ہے کہ جب فتح کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قموص کو جو قلعہ تھا ابن ابی الحقیق کا صفیہؓ بنت حیی کو لائے اور ان کے ساتھ ایک چچیری بہن بھی تھی اور ان دونوں کو بلالؓ لے کر یہود کے مقتولین پر سے گزرے تو جب ان کو اس چچیری بہن نے دیکھا اپنا منہ پیٹنے لگی اور چیختی ہوئی اپنے سر پر خاک ڈالنے لگی اور آپ نے فرمایا کہ اس شیطانی کو میرے آگے سے دور کرو اور صفیہ کے لیے یہی حکم فرمایا کہ ہمارے پیچھے جگہ دو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کپڑا ان کو اڑھا دیا اور لوگوں نے جان لیا کہ آپ نے ان کو اپنے واسطے پسند فرمایا اور بلالؓ سے آپ نے فرمایا کہ اے بلال کیا تمہارے دل سے رحم نکل گیا کہ تم عورتوں کو ان کے مقتولین پر سے لے کر چلے اور صفیہؓ نے اس سے پیشتر خواب دیکھا تھا کہ ایک چاند ان کی گود میں اتر آیا ہے اور جب یہ خواب اپنے باپ سے بیان کیا اس نے ایک طمانچہ ان کے منہ پر ایسا مارا کہ اس کا نشان ان کے چہرہ پر ہو گیا اور کہا تو ایسی سرفراز ہو گی کہ بادشاہ عرب تک پہنچ جائے گی اور وہ نشان ان کے چہرہ پر جب تک تھا کہ وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور آپؐ نے اس کا سبب پوچھا اور انہوں نے سب کیفیت خواب کی بیان کی۔

اور انسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صفیہ کو آزاد کیا اور آزادی کو ان کا مہر ٹھہرایا۔ اور اس حدیث سے جائز ہوا عتق کا مہر قرار دینا اور محدثین کا یہی مذہب ہے اور حنفیہ نے اس کا خلاف کیا ہے جیسے اور احادیث کثیرہ کے وہ مخالف ہیں اور وفات ام المؤمنین صفیہ رضی اللہ عنہا کی سن چھتیس ہجری میں ہے اور بعض نے پچاس ہجری کہی ہے۔ جزاہا اللہ عنا خیر الجزاء۔

❀❀❀❀

(۳۸۹۳) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ دَعَا فَاطِمَةَ عَامَ الْفَتْحِ، فَنَاجَاهَا فَبَكَتْ، ثُمَّ حَدَّثَهَا فَضَحِكَتْ، قَالَتْ: فَلَمَّا تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ سَأَلْتُهَا عَنْ بُكَائِهَا وَضَحِكِهَا، قَالَتْ: أَخْبَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ يَمُوتُ فَبَكَيْتُ، ثُمَّ أَخْبَرَنِي أَنِّي سَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ إِلَّا مَرْيَمَ بِنْتَ عِمْرَانَ فَضَحِكْتُ.

(اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہ رسول اللہ ﷺ نے جس سال مکہ فتح ہوا سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بلایا اور ان کے کان میں کچھ کہا کہ وہ رودیں پھر کچھ کہا کہ ہنس دیں پھر جب آپ کی وفات ہوئی میں نے پوچھا ان کے رونے اور ہنسنے کا سبب تو انہوں نے کہا مجھے آپ نے اپنی وفات کی خبر دی تو میں رونے لگی پھر خبر دی کہ میں جنت کی سب عورتوں کی سردار ہوں سوا مریم کے تو میں ہنس پڑی۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے اس سند سے۔

❀❀❀❀

(۳۸۹۴) عَنْ أَنَسٍ قَالَ: بَلَغَ صَفِيَّةَ أَنَّ حَفْصَةَ قَالَتْ: بِنْتُ يَهُودِيٍّ فَبَكَتْ فَدَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ ﷺ وَهِيَ تَبْكِي، فَقَالَ: ((مَا يُبْكِيكِ؟)) قَالَتْ: قَالَتْ لِي حَفْصَةُ إِنِّي ابْنَةُ يَهُودِيٍّ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((**وَإِنَّكِ لَابْنَةُ نَبِيٍّ، وَإِنَّ عَمَّكِ لَنَبِيٌّ، وَإِنَّكِ لَتَحْتَ نَبِيٍّ، فَفِيمَ تَفْخَرُ عَلَيْكِ؟**)) ثُمَّ قَالَ: ((**اتَّقِي اللّٰهَ يَا حَفْصَةُ**)). (اسناده صحيح) تخريج المشكاة (٦١٩٢).

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ ام المؤمنین صفیہ رضی اللہ عنہا کو خبر پہنچی کہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے ان کو یہودی کی بیٹی کہا اور صفیہ رضی اللہ عنہا رونے لگیں اور آپ تشریف لائے اور وہ رو رہی تھیں تو آپ نے پوچھا کہ کیوں روتی ہو انہوں نے عرض کی کہ حفصہؓ نے مجھے یہودی کی لڑکی کہا تو آپ نے فرمایا تو نبی کی لڑکی ہے اور چچا تیرا بھی نبی ہے اور نکاح میں بھی نبی کے ہے پھر وہ تجھ پر کیا فخر کرتی ہے پھر فرمایا ڈر اللہ سے اے حفصہ رضی اللہ عنہا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے۔

❀❀❀❀

(۳۸۹۵) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((**خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِأَهْلِهِ، وَأَنَا خَيْرُكُمْ لِأَهْلِي، وَإِذَا مَاتَ صَاحِبُكُمْ فَدَعُوهُ**)). (اسناده صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (٢٨٥).

ترجمہ: روایت ہے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے بہتر تم میں وہ ہے جو اپنے گھر والوں سے اچھا سلوک رکھے اور میں تم سب سے زیادہ اچھا سلوک کرنے والا ہوں اپنے گھر والوں سے اور جب کوئی تم میں کا مر جائے تو اسے چھوڑ

دو۔ یعنی اس کی برائی نہ یاد کرو۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور روایت کی گئی یہ ہشام بن عروہ سے انہوں نے روایت کی اپنے باپ سے انہوں نے نبی ﷺ مرسلاً۔

❀❀❀❀

(٣٨٩٦) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((**لَا يُبَلِّغُنِيْ أَحَدٌ عَنْ أَحَدٍ مِنْ أَصْحَابِيْ شَيْئًا فَإِنِّيْ أُحِبُّ أَنْ أَخْرُجَ إِلَيْهِمْ وَأَنَا سَلِيْمُ الصَّدْرِ**))، قَالَ عَبْدُاللّٰهِ : فَأُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمَالٍ فَقَسَمَهُ النَّبِيُّ ﷺ فَانْتَهَيْتُ إِلٰى رَجُلَيْنِ جَالِسَيْنِ وَهُمَا يَقُوْلَانِ : وَاللّٰهِ! مَا أَرَادَ مُحَمَّدٌ بِقِسْمَتِهِ الَّتِيْ قَسَمَهَا وَجْهَ اللّٰهِ، وَلَا الدَّارَ الْآخِرَةَ، فَتَثَبَّتُّ حِيْنَ سَمِعْتُهُمَا فَأَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَأَخْبَرْتُهُ فَاحْمَرَّ وَجْهُهُ، وَقَالَ : ((**دَعْنِيْ عَنْكَ، فَقَدْ أُوْذِيَ مُوْسٰى بِأَكْثَرَ مِنْ هٰذَا فَصَبَرَ**)) .

(ضعيف الاسناد) اس میں ولید بن ہشام مستور ہے اور زید بن زائد کو ابن حبان کے علاوہ کسی نے ثقہ نہیں کیا)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے میرے صحابہ میں کوئی کسی کی برائی مجھ تک نہ لائے اس لیے کہ میں دوست رکھتا ہوں کہ جب ان کی طرف نکلوں تو صاف سینہ ہو میرا یعنی بے کینہ کہا عبداللہؓ نے کہ ایک بار آپ کے پاس کچھ مال آیا اور آپ نے اس کو بانٹا تو میں دو شخصوں کے پاس پہنچا کہ وہ کہہ رہے تھے اللہ کی قسم اس تقسیم سے محمد کو نہ رضائے الٰہی مطلوب ہے نہ خوبی آخرت پس برا جانا میں نے جب میں نے سنا اس کو تو آیا میں رسول اللہ ﷺ کے پاس اور میں نے ان کو خبر دی تو آپ کا چہرہ مبارک سرخ ہو گیا یعنی مارے غضب کے پھر فرمایا تم مجھے جانے دو اس لیے کہ موسیٰ اس سے زیادہ ستائے گئے اور صبر کیا۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے اس سند سے اور اس کی سند میں ایک مرد بڑھ گیا ہے۔ روایت کی ہم سے محمد بن اسماعیل نے انہوں نے عبیداللہ بن موسیٰ سے اور حسین بن محمد سے انہوں نے اسرائیل سے انہوں نے سدی سے انہوں نے ولید بن ابی ہشام سے انہوں نے زید بن زائدہ سے انہوں نے ابن مسعودؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے کچھ مضمون اس میں سے اس سند کے سوا اور سند سے۔

❀❀❀❀

(٣٨٩٧) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ؓ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((**لَا يُبَلِّغُنِيْ أَحَدٌ عَنْ أَحَدٍ شَيْئًا**)) .

(اسناده ضعيف) تخريج المشكاة (٤٨٥٢) [انظر السابق]

ترجمہ: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: کوئی میرے پاس کسی کی برائی لے کر نہ آئے۔

❀❀❀❀

٦٤۔ باب: فَضْلُ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رضی اللہ عنہ

فضیلت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی

(٣٨٩٨) عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَهُ: ((إِنَّ اللّٰهَ أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ)) فَقَرَأَ عَلَيْهِ ﴿ لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا ﴾ وَقَرَأَ فِيهَا: ((إِنَّ الدِّينَ عِنْدَاللّٰهِ الْحَنِيفِيَّةُ الْمُسْلِمَةُ لَا الْيَهُودِيَّةُ، وَلَا النَّصْرَانِيَّةُ، وَلَا الْمَجُوسِيَّةُ، مَنْ يَعْمَلْ خَيْرًا فَلَنْ يُكْفَرَهُ)). وَقَرَأَ عَلَيْهِ: ((لَوْ أَنَّ لِابْنِ اٰدَمَ وَادِيًا مِنْ مَالٍ لَا بْتَغٰى إِلَيْهِ ثَانِيًا، وَلَوْ كَانَ لَهُ ثَانِيًا لَّا بْتَغٰى إِلَيْهِ ثَالِثًا، وَلَا يَمْلَأُ جَوْفَ ابْنِ اٰدَمَ إِلَّا تُرَابٌ وَيَتُوبُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ تَابَ)). (اسناده حسن) تخريج المشكاة (١٤) سلسلة الاحاديث الصحيحة (٢٩٠٨).

ترجمہ: روایت ہے ابی بن کعبؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ان سے کہ اللہ تعالیٰ نے حکم کیا ہے کہ میں تم کو قرآن سناؤں پھر پڑھا آپ نے ان کے آگے لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا اور پڑھا اس میں ان الدین سے یکفرہ تک یعنی دین اللہ کے نزدیک ایک طرف کی ملت ہے نہ یہودیت نہ نصرانیت نہ مجوسیت اور جو نیکی کرے گا رد نہ کی جائے گی یعنی اس کا بدلہ پائے گا اور پڑھا آپ نے لو ان سے آخر تک یعنی اگر آدمی کا ایک جنگل بھرا ہوا ہو مال سے تو بھی دوسرا ڈھونڈتا ہے اور اگر دو جنگل ہوں تو تیسرا طلب کرتا ہے اور آدمی کا پیٹ ہرگز نہیں بھرتا مگر مٹی سے یعنی قبر کی اور توبہ قبول کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی جو توبہ کرے یعنی قناعت عنایت فرماتا ہے اس کو جو قناعت کرتا ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور مروی ہوئی ہے یہ اور سند سے بھی۔ اور روایت کی ہے عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابزی نے اپنے باپ سے انہوں نے ابی بن کعبؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو حکم کیا ہے کہ میں تمہارے آگے قرآن پڑھوں۔ اور روایت کی قتادہ نے انسؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو حکم فرمایا کہ میں تمہارے آگے قرآن پڑھوں۔

مترجم: حقیقت میں انسان ایسا حریص ہے کہ کسی طرح مال و متاع دنیوی سے سیر نہیں ہوتا بجز خاک گور کے کسی شاعر نے اسی مضمون کو نظم کیا ہے۔ شعر

گفت چشم تنگ دنیادار را	یا قناعت پر کند یا خاک گور

اور دوسرے نے کہا ہے۔ شعر

کاسۂ چشم حریصاں پر نشد	تا صدف قانع نشد پر در نشد

٦٥ـ فِي فَضْلِ الْأَنْصَارِ وَقُرَيْشٍ

باب : انصار وقریش کی فضیلت میں

(٣٨٩٩) عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((لَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَءًا مِنَ الْأَنْصَارِ)).
وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((لَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا أَوْ شِعْبًا لَكُنْتُ مَعَ الْأَنْصَارِ)) .

حسن صحيح۔ سلسلة الاحاديث الصحيحة (١٧٦٨) .

ترجمہ: روایت ہے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: اگر ہجرت دین میں نہ ہوتی تو میں ایک مرد انصاری ہوتا اور اسی اسناد سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اگر انصار کسی نالے یا کھائی میں چلیں تب بھی میں ان کے ساتھ رہوں یعنی ان کی رفاقت نہ چھوڑوں۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔

❀❀❀❀

(٣٩٠٠) عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ أَوْ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ فِي الْأَنْصَارِ : ((لَا يُحِبُّهُمْ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضُهُمْ إِلَّا مُنَافِقٌ، مَنْ أَحَبَّهُمْ فَأَحَبَّهُ اللّٰهُ، وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ فَأَبْغَضَهُ اللّٰهُ))، فَقُلْنَا لَهُ: أَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنَ الْبَرَاءِ فَقَالَ: إِيَّايَ حَدَّثَ .(اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے عدی بن ثابت سے وہ روایت کرتے ہیں براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے سنا نبی ﷺ سے یا کہا انہوں نے کہ فرمایا نبی ﷺ نے انصار کے حق میں کہ نہیں دوست رکھتا ہے ان کو مگر مومن اور نہیں بغض رکھتا ان سے مگر منافق اور جو ان کو دوست رکھے اللہ اس کو دوست رکھے اور جو ان سے بغض رکھے اللہ ان سے بغض رکھے، سو لوگوں نے عدی سے کہا کہ تم نے سنی ہے یہ حدیث براءؓ سے انہوں نے کہا ہاں براءؓ نے مجھ ہی سے تو بیان کی۔

فائدہ : یہ حدیث صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(٣٩٠١) عَنْ أَنَسٍ قَالَ : جَمَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نَاسًا مِنَ الْأَنْصَارِ، فَقَالَ ((هَلُمَّ هَلْ فِيْكُمْ أَحَدٌ مِنْ غَيْرِكُمْ فَقَالُوْا : لَا، إِلَّا ابْنَ أُخْتٍ لَنَا فَقَالَ ﷺ ابْنُ أُخْتِ الْقَوْمِ مِنْهُمْ)) ثُمَّ قَالَ : ((إِنَّ قُرَيْشًا حَدِيْثُ عَهْدُهُمْ بِجَاهِلِيَّةٍ وَمُصِيْبَةٍ وَإِنِّي أَرَدْتُ أَنْ أَجْبُرَهُمْ وَأَتَأَلَّفَهُمْ، أَمَا تَرْضَوْنَ أَنْ يَرْجِعَ النَّاسُ بِالدُّنْيَا وَتَرْجِعُوْنَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ إِلَى بُيُوْتِكُمْ))، قَالُوْا : بَلَى، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((لَوْ سَلَكَ النَّاسُ

وَادِيًا أَوْ شِعْبًا وَسَلَكَتِ الْأَنْصَارُ وَادِيًا أَوْ شِعْبًا لَسَلَكْتُ وَادِىَ الْأَنْصَارِ وَشِعْبَهُمْ)) .

(اسناده صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة : ١٧٧٦ـ الروض النضير (٩٦١) .

ترجمہ: روایت ہے انسؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے جمع کیا چند لوگوں کو انصار کے اور فرمایا کہ تم میں کوئی غیر تو نہیں انہوں نے عرض کی کہ کوئی غیر نہیں مگر ایک بھانجا ہمارا آپ نے فرمایا بھانجا قوم کا قوم میں داخل ہے پھر فرمایا کہ قریش اپنی نئی جاہلیت چھوڑ کر مسلمان ہوئے ہیں اور انہوں نے مصیبت بھی پائی ہے یعنی قتل واسر وغیرہ سے اور میں چاہتا ہوں کہ کچھ ان کی دل شکنی کا علاج کروں اور ان کا دل پرچاؤں یعنی اس لیے مال غنیمت میں سے میں نے ان کو کچھ دیا ہے کیا تم راضی نہیں ہوتے کہ لوگ دنیا لے کر اپنے گھر جائیں اور تم اللہ کے رسول کو لے کر اپنے گھر جاؤ لوگوں نے کہا کیوں نہیں ہم راضی ہوئے پھر فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: اگر لوگ کسی نالی یا کسی پہاڑ کی گھاٹی میں چلیں اور انصار نالی اور گھاٹی میں چلیں تو میں انصار ہی کا ساتھ دوں۔

فائدہ : یہ حدیث صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(٣٩٠٢) عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ: أَنَّهُ كَتَبَ إِلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يُعَزِّيهِ فِيمَنْ أُصِيبَ مِنْ أَهْلِهِ وَبَنِي عَمِّهِ يَوْمَ الْحَرَّةِ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ: أَنَا أُبَشِّرُكَ بِبُشْرَى مِنَ اللّٰهِ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يقولُ : ((**اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَلِذَرَارِيِّ الْأَنْصَارِ، وَلِذَرَارِيِّ ذَرَارِيِّهِمْ**)). (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے لکھا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو ایک خط تعزیت کا جب ان کے گھر والوں اور چچا کی اولاد سے کچھ لوگ کام آئے تھے دن حرہ کے اور اس میں یہ لکھا تھا کہ میں تم کو ایک بشارت دیتا ہوں اللہ کی طرف سے کہ سنی ہے میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرمایا آپ نے اے اللہ بخش دے انصار کو اور ان کی اولاد کو، اور ان کی اولاد کی اولاد کو یعنی تین پشتوں تک سب کی مغفرت کے لیے آپ نے دعا دی۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور روایت کی یہ قتادہ نے نضر بن انس سے انہوں نے زید بن ارقم سے۔

❀❀❀❀

(٣٩٠٣) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي طَلْحَةَ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((**أَقْرِئْ قَوْمَكَ السَّلَامَ فَإِنَّهُمْ مَا عَلِمْتُ أَعِفَّةٌ صُبُرٌ**)). (ضعيف لكن صح منه الشطر الثانى) تخريج المشكاة (٦٢٥١) .

ضعيف ترمذى (٣٩٤) ضعيف الجامع (٢١٧٥)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ ابوطلحہ نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے کہ سلام کہہ دو میرا تم اپنی قوم کو کہ

ان کو میں پرہیزگار اور صابر جانتا ہوں۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(٣٩٠٤) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((أَلَا إِنَّ عَيْبَتِي الَّتِي آوِي إِلَيْهَا أَهْلُ بَيْتِي وَإِنَّ كَرِشِي الْأَنْصَارُ، فَاعْفُوا عَنْ مُسِيئِهِمْ وَاقْبَلُوا مِنْ مُحْسِنِهِمْ)).

(منكر بذكر اهل البيت ،تخريج المشكاة (٦٢٤٩) . ضعيف ترمذى (٣٩٤) ضعيف الجامع (٢١٧٥.

ترجمہ: روایت ہے ابوسعیدؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا آگاہ ہو کہ میرے جامدانی کہ جس کی طرف میں لوٹ کر آتا ہوں میرے اہل بیت ہیں اور میرے رازدار اور امین انصار ہیں، سو معاف کر دو ان کی برائیوں کو بروں سے اور قبول کرلو نیکیوں کو ان کے نیکیوں سے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے اور اس باب میں انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

مترجم: عیبتہ جامدانی اور صندوق کو کہتے ہیں کہ جس میں کپڑے حفاظت سے رہیں آپ نے اہل بیت کو اپنی جامدانی فرمایا کہ وہ آپ کے خدمت گزار اور امانت دار تھے اور کرش جانور کے عضو کا نام ہے مثل معدہ کے آپ نے انصار کو کرش یعنی جیسے معدہ میں طعام وغذا تیار رہتی ہے اور مجتمع ہوتی ہے پھر اس سارے بدن کو نفع پہنچتا ہے اسی طرح میں خاطر جمعی سے انصار میں ہوں کہ نہایت دیانت اور امانت سے میرے عہود اور مواثیق اور اسرار کے حافظ و نگہبان ہیں اور دل و جان سے مجھ پر قربان ہیں۔ جَزَاهُمُ اللّٰهُ عَنَّا خَيْرَ الْجَزَاءِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَهُمْ وَارْحَمْ وَأَلْحِقْنَا بِهِمْ۔

❀❀❀❀

(٣٩٠٥) عَنْ سَعْدٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَنْ يُرِدْ هَوَانَ قُرَيْشٍ أَهَانَهُ اللّٰهُ)).

(اسناده صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (١١٧٨).

ترجمہ: روایت ہے سعدؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جو ارادہ کرے قریش کی ذلت کا اللہ اس کو ذلیل کرے۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے خبر دی ہم کو عبد بن حمید نے انہوں نے یعقوب بن ابراہیم بن سعد سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے صالح بن کیسان سے انہوں نے ابن شہاب سے اسی اسناد سے مانند اس کے۔

❀❀❀❀

(٣٩٠٦) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِي : ((لَا يُبْغِضُ الْأَنْصَارَ رَجُلٌ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ)).

(اسناده صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (١٢٣٤) .

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ دعا کی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ نہیں بغض رکھتا انصار سے جو ایمان رکھتا ہے اللہ پر اور پچھلے دن پر۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۳۹۰۷) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**اَلْأَنْصَارُ كَرِشِيْ وَعَيْبَتِيْ، وَإِنَّ النَّاسَ سَيَكْثُرُوْنَ وَيَقِلُّوْنَ، فَاقْبَلُوْا مِنْ مُحْسِنِهِمْ، وَتَجَاوَزُوْا عَنْ مُسِيْئِهِمْ**)). (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے انصار معدہ میرا ہیں اور جامدانی میری اور لوگ بڑھتے جائیں گے اور انصار کم ہوتے جائیں گے، سو قبول کرو ان کے نیکوں سے اور معاف کرو ان کے بدوں سے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۳۹۰۸) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**اَللّٰهُمَّ أَذَقْتَ أَوَّلَ قُرَيْشٍ نَكَالًا فَأَذِقْ آخِرَهُمْ نَوَالًا**)). (حسن صحيح) سلسلة الاحاديث الضعيفة، تحت الحديث (۳۹۸).

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ دعا فرمائی رسول اللہ ﷺ نے یا اللہ چکھایا تو نے قریش کو اول عذاب یعنی قتل واسر کا اور چکھا ان کو آخر میں مزا عنایت اور رحمت کا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ روایت کی ہم سے عبدالوہاب وراق نے انہوں نے یحییٰ سے انہوں نے اعمش سے مانند اس کے۔

❀❀❀❀

(۳۹۰۹) عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((**اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ، وَلِأَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ، وَلِأَبْنَاءِ أَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ وَلِنِسَاءِ الْأَنْصَارِ**)). (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے دعا کی کہ یا اللہ بخش دے انصار کو اور ان کی اولاد کو، اور ان کی اولاد کی اولاد کو، اور ان کی عورتوں کو۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ اس سند سے۔

❀❀❀❀

٦٦ـ بَابُ : مَا جَاءَ فِي أَيِّ دُوْرِ الْأَنْصَارِ خَيْرٌ

انصار کے گھروں کی فضیلت کے بیان میں

(٣٩١٠) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُوْلُ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ دُوْرِ الْأَنْصَارِ، أَوْبِخَيْرِ الْأَنْصَارِ؟)). قَالُوْا : بَلٰى يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ : ((بَنُو النَّجَّارِ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ: بَنُوْ عَبْدِالْأَشْهَلِ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ: بَنُو الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ: بَنُوْسَاعِدَةَ)) ثُمَّ قَالَ بِيَدَيْهِ فَقَبَضَ أَصَابِعَهُ ثُمَّ بَسَطَهُنَّ كَالرَّامِيْ بِيَدَيْهِ قَالَ : ((وَفِيْ دُوْرِ الْأَنْصَارِ كُلِّهَا خَيْرٌ)). (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: کیا نہ خبر دوں میں تم کو انصار کی یا فرمایا انصار کے بہتر لوگوں کی لوگوں نے عرض کی کیوں نہیں اے رسول اللہ کے فرمایا بہتر گھر انصار میں بنو نجار ہیں پھر جو ان کے قریب ہیں بنی عبدالاشہل پھر جو ان کے قریب ہیں بنی الحارث جو اولاد ہیں خزرج کی پھر جو ان سے قریب ہیں بنی ساعدہ پھر اشارہ کیا آپ نے دونوں ہاتھوں سے اور بند کیا انگلیوں کو اور پھر کھولا ان کو جیسے کوئی اپنے ہاتھوں سے کچھ پھینکتا ہے اور فرمایا کہ انصار کے سب گھروں میں خیر ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور مروی ہوئی یہ حدیث انسؓ سے وہ روایت کرتے ہیں ابو اسید ساعدی سے وہ نبی ﷺ سے۔

❀❀❀❀

(٣٩١١) عَنْ أَبِيْ أُسَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((خَيْرُ دُوْرِ الْأَنْصَارِ دُوْرُ بَنِي النَّجَّارِ، ثُمَّ دُوْرُ بَنِيْ عَبْدِالْأَشْهَلِ، ثُمَّ بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ، ثُمَّ بَنِيْ سَاعِدَةَ وَفِيْ كُلِّ دُوْرِ الْأَنْصَارِ خَيْرٌ)) ، فَقَالَ سَعْدٌ : مَا أَرٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ إِلَّا قَدْ فَضَّلَ عَلَيْنَا، فَقِيْلَ قَدْ فَضَّلَكُمْ عَلٰى كَثِيْرٍ .

(اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابو اسیدؓ ساعدی سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے انصار کے سب گھروں میں بہتر گھر بنی نجار کے ہیں پھر بنی عبدالاشہل کے پھر بنی الحارث بن الخزرج کے پھر بنی ساعدہ کے اور سب گھروں میں انصار کے خیر ہے سو سعد نے کہا میں دیکھتا ہوں رسول اللہ ﷺ کو کہ بے شک آپ نے فضیلت دے دی ہم پر اور لوگوں کو تو لوگوں نے ان سے کہا کہ تم کو بھی تو فضیلت دی اپنے بہت لوگوں پر۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور ابو اسید ساعدی کا نام مالک بن ربیعہ ہے۔

(٣٩١٢) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((خَيْرُ دِيَارِ الْأَنْصَارِ بَنُو النَّجَّارِ)).

(اسناده صحيح بماقبله)

ترجمہ: روایت ہے جابرؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ انصار کے سب گھروں میں بہتر بنونجار کے گھر ہیں۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے۔

❀❀❀❀

(٣٩١٣) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((خَيْرُ الْأَنْصَارِ بَنُوْ عَبْدِ الْأَشْهَلِ)).

(اسناده صحيح بماقبله بحديث)

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: انصار میں بہتر گھر بنوعبدالاشہل کے ہیں۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے اس سند سے۔

❀❀❀❀

٦٧۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِيْ فَضْلِ الْمَدِيْنَةِ

مدینہ کی فضیلت کے بیان میں

(٣٩١٤) عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ قَالَ : خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى إِذَا كَانَ بِحَرَّةِ السُّقْيَا الَّتِيْ كَانَتْ لِسَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((اِئْتُوْنِيْ بِوَضُوْءٍ)) فَتَوَضَّأَ ثُمَّ قَامَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ ثُمَّ قَالَ : ((اَللّٰهُمَّ إِنَّ إِبْرٰهِيْمَ كَانَ عَبْدَكَ وَخَلِيْلَكَ وَدَعَا لِأَهْلِ مَكَّةَ بِالْبَرَكَةِ، وَأَنَا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ أَدْعُوْكَ لِأَهْلِ الْمَدِيْنَةِ أَنْ تُبَارِكَ لَهُمْ فِيْ مُدِّهِمْ، وَصَاعِهِمْ مِثْلَ مَا بَارَكْتَ لِأَهْلِ مَكَّةَ مَعَ الْبَرَكَةِ بَرَكَتَيْنِ)). (اسناده صحيح) التعليق الرغيب (٢/١٤٤)

ترجمہ: روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا کہ نکلے ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ یہاں تک کہ جب پہنچے ہم حرہ سقیا میں جو نام ہے ایک مقام کا قریب مدینہ کے اور وہ محلّہ تھا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا وہاں فرمایا آپ نے کہ وضو کا پانی مجھے لا دو پھر وضو کر کے قبلہ رخ کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ یا اللہ ابراہیم تیرا بندہ اور دوست تھا اور اس نے دعا کی مکہ والوں کے لیے برکت کی اور میں تیرا بندہ اور رسول ہوں دعا کرتا ہوں مدینہ والوں کے لیے برکت دے تو ان کے مد اور صاع میں اس برکت سے دوگنی جو مکہ والوں کو ہے اور ہر برکت کے ساتھ دو برکتیں اور یعنی مکہ والوں سے چوگنی برکت عنایت کر۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور اس باب میں عائشہ، عبداللہ بن زید اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔

❀❀❀❀

(۳۹۱۵) عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَا: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ)). (حسن صحيح) ظلال الجنة (۷۳۱۔ الروض النضير (۱۱۱۵)

ترجمہ: روایت ہے علی بن ابی طالب اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان میں ایک باغ ہے جنت کے باغوں سے۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے حسن ہے اس سند سے، روایت کی ہم سے محمد بن کامل مروزی نے انہوں نے عبدالعزیز بن ابی حازم سے انہوں نے کثیر بن زید سے انہوں نے ولید بن رباح سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ نے میرے گھر اور منبر کے درمیان میں ایک باغ ہے جنت کے باغوں سے۔ اور اسی اسناد سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرمایا آپ نے ایک نماز میری اس مسجد میں بہتر ہے ہزار نمازوں سے اور مسجدوں کے مگر مسجد حرام کی ایک نماز آپ ﷺ کی مسجد کی ہزار نمازوں کے برابر ہے۔ چنانچہ ذکر کیا اس کو ابن الملک نے یہ حدیث صحیح ہے اور مروی ہوئی نبی ﷺ سے اور سند سے بھی سوا اس کے۔

❀❀❀❀

(۳۹۱۶) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ)).

[حسن صحيح] ظلال الجنة (۷۳۱) الروض النضير (۱۱۱۵).

ترجمہ: اوپر گزر چکا ہے۔

❀❀❀❀

(۳۹۱۷) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَنِ اسْتَطَاعَ أَنْ يَمُوتَ بِالْمَدِينَةِ فَلْيَمُتْ بِهَا فَإِنِّي أَشْفَعُ لِمَنْ يَمُوتُ بِهَا)). (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جس سے ہو سکے کہ مدینہ میں مرے تو وہیں مرے اس لیے کہ میں شفاعت کروں گا اس کی جو وہاں مرے۔

فائدہ: اس بارے میں سبیعہ بنت حارث اسلمیہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے ایوب سختیانی کی روایت سے۔

❀❀❀❀

(۳۹۱۸) عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ مَوْلَاةً لَهُ أَتَتْهُ، فَقَالَتْ: إِشْتَدَّ عَلَيَّ الزَّمَانُ، وَإِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَخْرُجَ إِلَى الْعِرَاقِ، قَالَ: فَهَلَّا إِلَى الشَّامِ أَرْضِ الْمَنْشَرِ؟ وَاصْبِرِي لَكَاعِ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ صَبَرَ عَلَى شِدَّتِهَا وَلَأْوَائِهَا كُنْتُ لَهُ شَهِيدًا أَوْ شَفِيعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). (اسناده صحيح) تخريج فقه السيرة (۱۸٤).

ترجمہ: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک مولاۃ ان کی آئیں اور کہنے لگی کہ مجھ پر زمانہ کی گردش ہے اور میں چاہتی ہوں کہ عراق کو جاؤں انہوں نے کہا شام کو نہیں جاتیں تم کہ وہ زمین ہے حشر و نشر کی اور صبر کر اے نادان اس لیے کہ میں نے سنا ہے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے جو صبر کرے مدینہ کی سختی اور بھوک پر میں اس کا گواہ اور شفیع ہوں گا قیامت کے دن۔

فائدہ: اس باب میں ابوسعید اور سفیان بن ابوزہیر اور سبیعہ اسلمیہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

❀❀❀❀

(۳۹۱۹) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ((اٰخِرُ قَرْيَةٍ مِنْ قُرَى الْإِسْلَامِ خَرَابًا الْمَدِيْنَةُ)).

(اسنادہ ضعیف) سلسلة الاحاديث الضعيفة (۱۳۰۰).

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: اسلام کے شہروں میں سب سے اخیر میں جو ویران ہوگا وہ مدینہ ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر جنادہ کی روایت سے کہ وہ ہشام سے روایت کرتے ہیں۔

❀❀❀❀

(۳۹۲۰) عَنْ جَابِرٍ: أَنَّ أَعْرَابِيًّا بَايَعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْإِسْلَامِ، فَأَصَابَهُ وَعْكٌ بِالْمَدِيْنَةِ، فَجَاءَ الْأَعْرَابِيُّ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ : أَقِلْنِي بَيْعَتِي. فَأَبَى فَخَرَجَ الْأَعْرَابِيُّ ثُمَّ جَاءَهُ، فَقَالَ أَقِلْنِي بَيْعَتِي فَأَبَى. فَخَرَجَ الْأَعْرَابِيُّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : **((إِنَّمَا الْمَدِيْنَةُ: كَالْكِيْرِ تَنْفِي خَبَثَهَا وَتَنْصَعُ طَيِّبَهَا)).**

(اسنادہ صحیح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (۲۱۷).

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ ایک اعرابی نے بیعت کی رسول اللہ ﷺ سے اسلام پر اور اس کو بخار آیا مدینہ میں اور وہ حاضر ہوا اور عرض کی کہ آپ مجھ سے اپنی بیعت پھیر لیں یعنی تاکہ میں مدینہ سے چلا جاؤں آپ نے نہ مانا پھر حاضر ہوا اور عرض کی کہ آپ مجھ سے اپنی بیعت پھیر لیں پھر نہ مانا آپؐ نے اور نکلا وہ اعرابی، سو فرمایا آپؐ نے مدینہ بمنزلہ بھٹی کے ہے دور کر دیتا ہے اپنی خباثت کو اور خالص کر دیتا ہے پاک کو یعنی جیسے بھٹی لوہے کا میل دور کر دیتی ہے مدینہ برے لوگوں کو نکال دیتا ہے۔

فائدہ: اس باب میں ابوہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۳۹۲۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ : لَوْ رَأَيْتُ الظِّبَاءَ تَرْتَعُ بِالْمَدِيْنَةِ مَاذَعَرْتُهَا. إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : **((مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا حَرَامٌ)).** (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ وہ کہتے تھے کہ اگر دیکھوں میں ہرن کو حوالی مدینہ کے چرتا ہوا تو ہرگز نہ ڈراؤں میں اس کو اس

لیے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ دو پتھریلی زمین کے درمیان میں حرم ہے۔

فائدہ : اس باب میں سعد، عبداللہ بن زید، انس، ابوایوب، زید بن زید، رافع بن خدیج، جابر بن عبداللہ اور سہل بن حنیف رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے مانند اس کے یعنی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت کی مانند اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: محدثین اور محققین کا یہی مذہب ہے کہ مدینہ بھی حرم ہے اگرچہ حنفیہ نے اس کا انکار کیا ہے مگر مذہب حنفیہ کا بالکل حدیث کے خلاف ہے اور ان سب صحابیوں نے جن کے نام اوپر مذکور ہوئے ہیں حرم ہونا مدینہ کا بیان فرمایا ہے اور یہی صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(٣٩٢٢) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ طَلَعَ لَهُ أُحُدٌ، فَقَالَ: ((هٰذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ. اَللّٰهُمَّ إِنَّ إِبْرٰهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ، وَإِنِّي أُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا)). (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے آیا کوہ احد تو آپ نے فرمایا یہ ایسا پہاڑ ہے کہ ہم کو دوست رکھتا ہے اور ہم بھی اس کو دوست رکھتے ہیں یا اللہ تحقیق ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم ٹھہرایا اور میں دونوں پتھریلی زمین کے درمیان کو یعنی مدینہ کو حرام ٹھہراتا ہوں۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(٣٩٢٣) عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ أَوْحٰى إِلَيَّ: أَيَّ هٰؤُلَاءِ الثَّلٰثَةِ نَزَلْتَ فَهِيَ دَارُ هِجْرَتِكَ: الْمَدِينَةِ أَوِ الْبَحْرَيْنِ، أَوْ قِنَّسْرِينَ)).

(اسناده موضوع) الرد على الكتاني، رقم الحديث (١) . (اس میں غیلان بن عبداللہ العامری لین الحدیث ہے)

ترجمہ: روایت ہے جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی کی کہ ان تینوں مقاموں میں جہاں تو جائے وہ تیری ہجرت کا گھر ہے مدینہ یا بحرین یا قنسرین۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر فضل بن موسیٰ کی روایت سے اور اکیلے ابوعامر نے اس کو روایت کیا ہے۔

❀❀❀❀

(٣٩٢٤) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يَصْبِرُ عَلٰى لَأْوَاءِ الْمَدِينَةِ وَشِدَّتِهَا أَحَدٌ إِلَّا كُنْتُ لَهُ شَفِيعًا أَوْ شَهِيدًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). (اسناده صحيح) تخريج فقه السيرة (١٨٤) .

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی ایسا نہیں کہ مدینہ کی بھوک اور سختی پر صبر کرے مگر میں اس کا شفیع یا گواہ ہوں گا قیامت کے دن۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ اس سند سے اور صالح بن ابی صالح بھائی ہیں سہیل بن ابی صالح کے۔

٦٨ـ بَابُ : فِيْ فَضْلِ مَكَّةَ

مکہ معظّمہ کی فضیلت میں

(٣٩٢٥) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ حَمْرَاءَ قَالَ : رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَاقِفًا عَلَى الْحَزْوَرَةِ، فَقَالَ : ((وَاللّٰهِ! إِنَّكَ لَخَيْرُ أَرْضِ اللّٰهِ، وَأَحَبُّ أَرْضِ اللّٰهِ إِلَى اللّٰهِ، وَلَوْلَا إِنِّيْ أُخْرِجْتُ مِنْكَ مَا خَرَجْتُ)).

(اسناده صحيح) تخريج مشكاة المصابيح (٢٧٥٢)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن عدی رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے کہا میں نے دیکھا رسول اللہ ﷺ کو کوہ حرورہ کے اوپر کھڑے ہوئے اور فرماتے تھے کہ قسم ہے اللہ کی اے مکہ تو بہتر ہے اللہ کی ساری زمین سے اور پیارا ہے ساری زمین سے اللہ کو اور اگر میں نہ نکالا جاتا تو ہرگز تجھ سے باہر نہ جاتا۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے۔ اور روایت کی یونس نے زہری سے مانند اس کے اور روایت کی یہ محمد بن عمرو نے ابوسلمہ سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور حدیث زہری کی جو ابوسلمہ سے مروی ہے کہ انہوں نے عبداللہؓ بن عدی بن حمراء سے روایت کی ہے وہ میرے نزدیک زیادہ صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(٣٩٢٦) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِمَكَّةَ : ((مَا أَطْيَبَكِ مِنْ بَلَدٍ وَأَحَبَّكِ إِلَيَّ، وَلَوْلَا أَنَّ قَوْمِيْ أَخْرَجُوْنِيْ مِنْكِ مَا سَكَنْتُ غَيْرَكِ)). (اسناده صحيح) تخريج المشكاة (٢٧٢٤).

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے مکہ سے کہ تو کیا اچھا شہر ہے اور مجھ کو سب سے زیادہ پیارا ہے اور اگر میری قوم مجھے نہ نکالتی تو میں سوائے تیرے کہیں نہ رہتا۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے۔

❀❀❀❀

٦٩ـ بَابُ : فِي فَضْلِ الْعَرَبِ

عرب کی فضیلت میں

(٣٩٢٧) عَنْ سَلْمَانَ قَالَ : قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((يَاسَلْمَانُ! لَا تُبْغِضْنِيْ فَتُفَارِقَ دِيْنَكَ))، قُلْتُ : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! كَيْفَ أُبْغِضُكَ وَبِكَ هَدَانَا اللّٰهُ، قَالَ : ((تُبْغِضُ الْعَرَبَ فَتُبْغِضُنِيْ)). (اسناده ضعيف)

سلسلة الاحاديث الضعيفة (٢٠٢٠ـ المشكاة (٥٩٩٨). (اس میں قابوس بن ابی ظبیان راوی ضعیف ہے)

ترجمہ: روایت ہے سلمان رضی اللہ عنہ سے کہا کہ مجھ سے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ اے سلمان نہ بغض رکھ تو مجھ سے کہ تیرا دین ہاتھ سے جاتا نہ رہے میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ میں آپؐ سے کیونکر بغض رکھوں گا اور آپؐ ہی کے سبب سے اللہ نے مجھے ہدایت کی فرمایا جب تو بغض رکھے گا عرب سے تو بغض رکھے گا مجھ سے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر ابو بدر بن شجاع بن ولید کی روایت سے۔

❀❀❀❀

(۳۹۲۸) عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((**مَنْ غَشَّ الْعَرَبَ لَمْ يَدْخُلْ فِيْ شَفَاعَتِيْ وَلَمْ تَنَلْهُ مَوَدَّتِيْ**)). (اسناده موضوع) سلسلة الاحاديث الضعيفة : ٥٤٥ـ تخريج المشكاة (٥٩٩٩) . (اس میں حصین بن عمر راوی کذاب ہے)

ترجمہ: روایت ہے عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جو خیانت کرے عرب سے داخل نہ ہوگا میری شفاعت میں اور نصیب نہ ہوگی اس کو محبت میری۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر حسین بن عمر احمسی کی روایت سے کہ وہ مخارق سے روایت کرتے ہیں اور حصین محدثین کے نزدیک کچھ قوی نہیں۔

❀❀❀❀

(۳۹۲۹) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِيْ رَزِيْنٍ عَنْ أُمِّهِ قَالَتْ : كَانَتْ أُمُّ الْحَرِيْرِ إِذَا مَاتَ أَحَدٌ مِنَ الْعَرَبِ إِشْتَدَّ عَلَيْهَا فَقِيْلَ لَهَا إِنَّا نَرَاكِ إِذَا مَاتَ الرَّجُلُ مِنَ الْعَرَبِ اشْتَدَّ عَلَيْكِ، قَالَتْ : سَمِعْتُ مُوْلَايَ يَقُوْلُ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((**مِنِ اقْتِرَابِ السَّاعَةِ هَلَاكُ الْعَرَبِ**)) قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِيْ رَزِيْنٍ : وَمَوْلَاهَا طَلْحَةُ بْنُ مَالِكٍ . (اسناده ضعيف) سلسلة الاحاديث الضعيفة (٤٥١٥) .(اس میں ام رزین مجہولہ ہے)

ترجمہ: روایت ہے محمد بن ابی رزین سے کہ انہوں نے روایت کی اپنی ماں سے کہ انہوں نے کہا حریر کی ماں کا یہ حال تھا کہ جب عرب میں سے کوئی مرتا تھا تو ان کو نہایت غم ہوتا تھا لوگوں نے کہا ہم دیکھتے ہیں کہ جب کوئی عرب مرتا ہے تو تم کو نہایت غم ہوتا ہے انہوں نے کہا میں نے سنا ہے اپنے مولا سے کہ وہ کہتے تھے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے قیامت قریب ہونے کی نشانی ہے عرب کا مرنا۔ محمد بن ابی رزین نے کہا کہ مولیٰ ان کے طلحہ بن مالک تھے۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر سلیمان بن حرب کی روایت سے۔

❀❀❀❀

(۳۹۳۰) عَنْ أُمِّ شَرِيْكٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((**لَيَفِرَّنَّ النَّاسُ مِنَ الدَّجَّالِ حَتّٰى يَلْحَقُوْا بِالْجِبَالِ**))

قَالَتْ أُمُّ شَرِيْكٍ : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! فَأَيْنَ الْعَرَبُ يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ : ((هُمْ قَلِيْلٌ)) .

(اسناده صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (٣٠٧٩) .

ترجمہ: روایت ہے ام شریک رضی اللہ عنہا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگ بھاگیں گے دجال سے یہاں تک کہ کوہستان میں جار ہیں گے ام شریک رضی اللہ عنہا نے عرض کی کہ یارسول اللہ عرب اس دن کہاں ہوں گے آپ نے فرمایا وہ ان دنوں بہت کم ہوں گے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

❀❀❀❀

(٣٩٣١) عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((سَامٌ أَبُو الْعَرَبِ وَيَافِثُ أَبُو الرُّوْمِ وَحَامٌ أَبُو الْحَبَشِ)) . (اسناده ضعيف) سلسلة الاحاديث الضعيفة (٣٦٨٣) .

ترجمہ: روایت ہے سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سام باپ ہیں عرب کے اور یافث روم کے اور حام حبش کے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے اور یافث کو یافت یعنی تاء مثناۃ سے اور یفث بھی کہتے ہیں۔

❀❀❀❀

٧٠۔ بَابٌ : فِيْ فَضْلِ الْعَجَمِ
عجم کی فضیلت میں

(٣٩٣٢) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ : ذُكِرَتِ الْأَعَاجِمُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((لَأَنَا بِهِمْ، أَوْ بِبَعْضِهِمْ أَوْثَقُ مِنِّيْ بِكُمْ أَوْ بِبَعْضِكُمْ)) . (اسناده ضعيف) تخريج المشكاة (٦٢٥٤) . ضعيف ترمذی (٥٢٤) (اس میں صالح بن ابی صالح ضعیف ہے)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس عجم کا ذکر آیا تو آپ نے فرمایا مجھے ان کا یا ان کے بعض کا زیادہ اعتماد ہے بہ نسبت تمہارے۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر ابوبکر بن عیاش کی روایت سے اور صالح وہ بیٹے ہیں مہران کے مولیٰ ہیں عمرو بن حریث کے۔

❀❀❀❀

(٣٩٣٣) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ : كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ أُنْزِلَتْ سُوْرَةُ الْجُمُعَةِ فَتَلَاهَا، فَلَمَّا بَلَغَ

﴿ وَاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْابِهِمْ ﴾ قَالَ لَهُ رَجُلٌ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! مَنْ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ لَمْ يَلْحَقُوْا بِنَا؟ فَلَمْ يُكَلِّمْهُ، قَالَ ـ وَسَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ فِيْنَا۔ قَالَ: فَوَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَدَهُ عَلٰى سَلْمَانَ فَقَالَ: ((وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْكَانَ الْإِيْمَانُ بِالثُّرَيَّا لَتَنَاوَلَهُ رِجَالٌ مِنْ هٰؤُلَاءِ)). (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ انہوں نے کہا ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے جب سورۂ جمعہ اتری تو پڑھا اس کو آپ نے پھر جب پہنچے ﴿ وَاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْابِهِمْ ﴾ یعنی اور لوگ جو ابھی ان سے نہیں ملے ایک شخص نے پوچھا یا رسول اللہ! وہ کون لوگ ہیں جو ابھی ہم سے نہیں ملے آپؐ نے کچھ نہ فرمایا اور سلمان فارسی رضی اللہ عنہ ہمارے درمیان موجود تھے پھر آپ نے اپنا ہاتھ سلمان پر رکھا اور فرمایا کہ قسم ہے اس کی کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے اگر ایمان ثریا میں لٹکا ہوتا تو اتار لاتے اس کو چند لوگ ان میں کے یعنی فارس کے۔

فائدہ: حدیث حسن ہے اور کئی سندوں سے ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔

مترجم: پوری آیت سورۂ جمعہ میں یہ ہے۔

﴿ هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّيْنَ رَسُوْلًا مِنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيَاتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ وَاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ . ﴾

''یعنی وہ اللہ ایسا ہی ہے کہ اٹھایا اس نے امیوں میں سے ایک رسول ان میں کا کہ پڑھتا ہے ان پر آیتیں اس کی اور پاک کرتا ہے اور ان کو سکھلاتا ہے ان کو کتاب اور حکمت اور تھے وہ اس سے پہلے صریح گمراہی میں اور وہ لوگ ہیں کہ ابھی ان میں نہیں ملے اور وہ زبردست ہے حکمت والا۔'' یعنی اس آیت میں بشارت ہے کہ ایک اور لوگ صحابہ سے آ کر ملیں گے اور دین کی تائید میں ان کے شریک ہوں گے۔

پس آپؐ نے فرمایا کہ وہ لوگ جن کی اس آیت میں بشارت ہے فارس کے لوگ ہیں اور حقیقت میں ایسا ہی ہوا کہ اکثر عجم کے لوگوں نے بڑی تائید لوگوں کی کی اور بڑی خدمت قرآن وحدیث کی بجالائے اور ہزاروں محدثین اور مفسرین اور مؤیدان کتاب وسنت فارس میں پیدا ہوئے۔

❀❀❀❀

۷۱۔ بَابُ: فِيْ فَضْلِ الْيَمَنِ

باب : یمن کی فضیلت میں

(۳۹۳۴) عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَظَرَ قِبَلَ الْيَمَنِ، فَقَالَ: ((اَللّٰهُمَّ أَقْبِلْ بِقُلُوْبِهِمْ وَبَارِكْ لَنَا فِيْ صَاعِنَا وَمُدِّنَا)). (اسناده حسن صحيح) تخريج المشكاة ٦٢٧٢ـ التحقيق الثاني، الارواء: ١٧٦/٤.

ترجمہ: روایت ہے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے نظر کی یمن کی طرف اور کہا کہ یا اللہ ان کے دل ہماری طرف پھیر دے اور ہمارے صاع اور مد میں برکت دے یعنی اگر وہ لوگ آئیں مدینہ میں تکلیف نہ پائیں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی روایت سے نہیں جانتے ہم اس کو مگر عمران قطان کی روایت سے۔

❀❀❀❀

(٣٩٣٥) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((أَتَاكُمْ أَهْلُ الْيَمَنِ هُمْ أَضْعَفُ قُلُوْبًا وَأَرَقُّ أَفْئِدَةً، الْإِيْمَانُ يَمَانٍ وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَّةٌ)). (اسناده صحیح) الروض النضير (١٠٣٤).

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے آئے تمہارے پاس لوگ یمن کے اور وہ نہایت نرم دل اور رقیق القلب ہیں، ایمان بھی یمن سے نکلا ہے اور حکمت بھی یمن سے نکلی ہے۔

فائدہ: اس باب میں ابن عباس سے اور ابن مسعود رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(٣٩٣٦) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((الْمُلْكُ فِي قُرَيْشٍ وَالْقَضَاءُ فِي الْأَنْصَارِ، وَالْأَذَانُ فِي الْحَبَشَةِ وَالْأَمَانَةُ فِي الْأَزْدِ)) يَعْنِي الْيَمَنَ.

(اسناده صحیح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (١٠٨٣).

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے سلطنت: اور بادشاہی قریش میں ہے اور قضا انصار میں اور اذان حبشہ میں اور امانت ازد میں یعنی یمن میں۔

فائدہ: روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے عبدالرحمٰن سے انہوں نے معاویہ سے انہوں نے ابو مریم سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے مانند اس کے اور مرفوع نہیں کیا اس کو اور یہ صحیح تر ہے زید بن حباب کی روایت سے۔

مترجم: سلطنت اور خلافت اللہ نے قریش کو ہی دی اور ائمہ قریش میں ہوئے اور اذان حبشیوں کو کہ ان کی آواز بلند ہے اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ مؤذن آنحضرت ﷺ کے حبشی تھے اور ایمان و حکمت کو جو یمنی فرمایا اس لیے کہ ایمان و حکمت دونوں مکہ سے نکلے ہیں اور مکہ تہامہ سے ہے اور تہامہ زمین یمن میں داخل ہے۔

❀❀❀❀

(٣٩٣٧) عَنْ أَنَسٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((الْأَزْدُ أَسَدُ اللّٰهِ فِي الْأَرْضِ، يُرِيْدُ النَّاسُ أَنْ يَضَعُوْهُمْ وَيَأْبَى اللّٰهُ إِلَّا أَنْ يَرْفَعَهُمْ، وَلَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَقُوْلُ الرَّجُلُ: يَالَيْتَ أَبِي كَانَ أَزْدِيًّا يَالَيْتَ أُمِّي كَانَتْ أَزْدِيَّةً)). (اسناده ضعیف) سلسلة الاحاديث الضعيفة (٢٤٦٧). (اس میں صالح بن عبدالکبیر مجہول ہے)

ترجمہ: روایت ہے انسؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: ازد مددگار ہیں اللہ کے زمین میں لوگ چاہیں گے کہ ان کو زیر کریں اور اللہ ان کی ایک نہ مانے گا اور ازدیوں کو بلند کرے گا اور لوگوں پر ایک وقت آئے گا کہ آدمی کہے گا کہ کاش میرا باپ ازدی ہوتا کاش میری ماں ازدی ہوتی۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور مروی ہوئی انسؓ سے اسی اسناد سے موقوفا اور وہ ہمارے نزدیک زیادہ صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۳۹۳۸) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُوْلُ : ((إِنْ لَمْ نَكُنْ مِنَ الْأَزْدِ فَلَسْنَا مِنَ النَّاسِ)). (صحيح الاسناد موقوف)

ترجمہ: روایت ہے انسؓ سے کہ وہ کہتے تھے اگر ہم ازدی نہ ہوں تو بھلے آدمی نہیں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۳۹۳۹) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ : كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَجَاءَهُ رَجُلٌ أَحْسَبُهُ مِنْ قَيْسٍ، فَقَالَ : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! الْعَنْ حِمْيَرًا فَأَعْرَضَ عَنْهُ، ثُمَّ جَاءَهُ مِنَ الشِّقِّ الْآخَرِ فَأَعْرَضَ عَنْهُ، ثُمَّ جَاءَهُ مِنَ الشِّقِّ الْآخَرِ فَأَعْرَضَ عَنْهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((رَحِمَ اللّٰهُ حِمْيَرًا أَفْوَاهُهُمْ سَلَامٌ، وَأَيْدِيهِمْ طَعَامٌ، وَهُمْ أَهْلُ أَمْنٍ وَإِيْمَانٍ)).

اسناده موضوع۔ سلسلة الاحاديث الضعيفة (۳٤۹) (اس میں میناء متروک ہے)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرۃؓ سے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے کہ ایک شخص آیا اور خیال کرتا ہوں میں کہ وہ بنی قیس کے قبیلہ سے تھا اور اس نے عرض کیا کہ یارسول اللہ قبیلہ حمیر کو لعنت فرمائیے، سو آپ نے منہ پھیر لیا اور پھر وہ اور طرف سے آیا پھر آپ نے منہ پھیر لیا پھر وہ اور طرف سے آیا پھر آپ نے منہ پھیر لیا پھر وہ اور طرف سے آیا پھر آپ نے منہ پھیر لیا اور فرمایا کہ اللہ رحمت کرے حمیر کے قبیلہ پر کہ منہ میں ان کے سلام ہے اور ہاتھ میں ان کے طعام اور وہ امن وایمان والے ہیں۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے عبدالرزاق کی روایت سے اور میناء سے اکثر منکر روایتیں مروی ہوتی ہیں۔

❀❀❀❀

۷۲۔ بَابٌ : فِيْ غِفَارٍ وَأَسْلَمَ وَجُهَيْنَةَ وَمُزَيْنَةَ

غفار، اسلم، جہینہ اور مزینہ کی فضیلتوں میں

(۳۹٤۰) عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((الْأَنْصَارُ وَمُزَيْنَةُ وَجُهَيْنَةُ وَأَشْجَعُ وَغِفَارُ وَمَنْ كَانَ مِنْ بَنِي عَبْدِ الدَّارِ مَوَالِيَ لَيْسَ لَهُمْ مَوْلًى دُوْنَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ مَوْلَاهُمْ)).

(اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار' مزینہ' جہینہ' اشجع اور غفار اور جو ہو قبیلہ عبدالدار سے وہ میرے رفیق ہیں کوئی ان کا رفیق نہیں سوا اللہ کے' اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم ان کا رفیق ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

❀❀❀❀

(۳۹۴۱) عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((أَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ، وَغِفَارُ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا، وَعُصَيَّةُ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ)). (اسناده صحيح)

ترجمہ: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلم (قبیلہ) کو اللہ سلامت رکھے اور غفار کی مغفرت فرمائے اور عصیہ نے نافرمانی کی اللہ اور رسول کی۔

❀❀❀❀

۷۳۔ بَابُ: فِي ثَقِيفٍ وَّبَنِي حَنِيفَةَ

ثقیف اور بنی حنیفہ کی فضیلت میں

(۳۹۴۲) عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالُوا: يَارَسُولَ اللّٰهِ! أَحْرَقَتْنَا نِبَالُ ثَقِيفٍ فَادْعُ اللّٰهَ عَلَيْهِمْ. فَقَالَ: ((اَللّٰهُمَّ اهْدِ ثَقِيفًا)). (اسناده ضعيف) تخريج المشكاة (٥٩٩٥) ۔اس کی سند ابوزبیر کے عنعنہ کی وجہ سے ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ لوگوں نے عرض کی یارسول اللہ جلا دیا ہم کو تیروں ثقیف نے تو بددعا کیجیے ان کے لیے، سو فرمایا آپ نے یا اللہ ہدایت کر ثقیف کو۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

❀❀❀❀

(۳۹۴۳) عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ: مَاتَ النَّبِيُّ ﷺ وَهُوَ يَكْرَهُ ثَلَاثَةَ أَحْيَاءٍ: ثَقِيفًا وَبَنِي حَنِيفَةَ وَبَنِي أُمَيَّةَ. (ضعيف الاسناد)

ترجمہ: روایت ہے عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے کہا وفات ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور وہ برا جانتے تھے تین قبیلوں کو ثقیف اور بنی حنیفہ اور بنی امیہ کو۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے۔

(۳۹۴۴) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((فِي ثَقِيفٍ كَذَّابٌ وَمُبِيرٌ)). (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قبیلہ بنی ثقیف میں ایک جھوٹا ہے ایک ہلاک کرنے والا۔

فائدہ : روایت کی ہم سے عبدالرحمٰن بن واقد نے انہوں نے شریک سے اسی اسناد سے مانند اس کے اور عبداللہ بن عصم کی کنیت ابا علوان ہے اور وہ کوفی ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر شریک کی روایت سے اور شریک کہتے ہیں کہ روایت ہے عبداللہ بن عصم سے۔ اور اسرائیل نے جو روایت کی انہی شیخ سے تو عبداللہ بن عصمہ کہا۔ اور اس باب میں اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے۔

آپ کا خبر دینا صحیح ہوا کہ ثقیف میں ایک جھوٹا کذاب مختار بن عبید ثقفی پیدا ہوا کہ اس نے دعویٰ نبوت کیا اور دوسرا حجاج بن یوسف ظالم کہ جس نے ہزاراں ہزار صالحین اور اکابر دین کو قتل کیا۔

❀❀❀❀

(۳۹۴۵) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَهْدٰى لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بَكْرَةً فَعَوَّضَهُ مِنْهَا سِتَّ بَكَرَاتٍ فَتَسَخَّطَهَا فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: **((إِنَّ فُلَانًا أَهْدٰى إِلَيَّ نَاقَةً فَعَوَّضْتُهُ مِنْهَا سِتَّ بَكَرَاتٍ فَظَلَّ سَاخِطًا، لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ لَا أَقْبَلَ هَدِيَّةً إِلَّا مِنْ قُرَشِيٍّ أَوْ أَنْصَارِيٍّ أَوْ ثَقَفِيٍّ أَوْ دَوْسِيٍّ))**. وَفِي الْحَدِيثِ كَلَامٌ أَكْثَرُ مِنْ هٰذَا.

(اسناده صحيح) تخريج المشكاة (۳۰۲۲ـ التحقيق الثاني ـ سلسلة الاحاديث الصحيحة (۱٦۸٤) .

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ ایک گنوار نے ہدیہ میں دی رسول اللہ ﷺ کو ایک جوان اونٹنی کا اور آپ نے اس کے عوض میں چھ اونٹنیاں عنایت فرمائیں پھر بھی وہ خفا رہا اور یہ خبر آپ کو پہنچی تو آپ نے اللہ کی حمد وثنا کی اور فرمایا کہ فلاں شخص نے مجھے ایک اونٹنی دی ہے اور میں نے اس کے بدلے میں چھ اونٹنیاں دی ہیں جب بھی وہ خفا رہا تو اب میں نے قصد کیا کہ ہرگز قبول نہ کروں ہدیہ کسی کا سوا قریشی یا انصاری یا دوسی کے۔ اور اس حدیث میں اور بھی ذکر ہے۔

فائدہ : یہ حدیث مروی ہوئی ابو ہریرہؓ سے کئی سندوں سے۔ اور یزید بن ہارون ایوب ابی العلاء سے روایت کرتے ہیں اور وہ ایوب بن مسکین ہیں اور ان کو ابن ابی مسکین بھی کہتے ہیں اور شاید کہ یہ حدیث وہی ہو جو مروی ہوئی ایوب سے انہوں نے روایت کی سعید مقبری سے اور وہ ایوب ابو العلاء ہیں اور وہی ایوب بن مسکین ہے اور ان کو ابن ابی مسکین بھی کہتے ہیں۔

❀❀❀❀

(۳۹۴٦) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: أَهْدٰى رَجُلٌ مِنْ بَنِي فَزَارَةَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ نَاقَةً مِنْ إِبِلِهِ الَّتِي كَانُوا أَصَابُوا بِالْغَابَةِ فَعَوَّضَهُ مِنْهَا بَعْضَ الْعِوَضِ فَتَسَخَّطَهُ فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ: **((إِنَّ رِجَالًا مِنَ الْعَرَبِ يُهْدِي أَحَدُهُمُ الْهَدِيَّةَ فَأُعَوِّضُهُ مِنْهَا بِقَدْرِ مَا عِنْدِي، ثُمَّ يَتَسَخَّطُهُ فَيَظَلُّ يَتَسَخَّطُ فِيهِ عَلَيَّ. وَايْمُ اللّٰهِ! لَا أَقْبَلُ بَعْدَ مَقَامِي هٰذَا مِنْ رَجُلٍ مِنَ الْعَرَبِ هَدِيَّةً إِلَّا مِنْ قُرَشِيٍّ أَوْ أَنْصَارِيٍّ أَوْ ثَقَفِيٍّ أَوْ دَوْسِيٍّ))**. (اسناده صحيح) [انظر ماقبله]

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ ایک شخص نے بنی فزارہ سے کہ ہدیہ میں دی رسول اللہ ﷺ کو ایک اونٹنی اپنی ان اونٹنیوں میں جو ملی تھیں غابہ میں تو آپ نے اس کے بدلے میں کچھ عنایت فرمایا اور وہ خفا ہوا، سو سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ آپ منبر پر فرمار ہے تھے کہ عرب کے لوگ مجھے ہدیہ دیتے ہیں اور میں اس کے بدلے میں جو میرے پاس ہوتا ہے دے دیتا ہوں پھر وہ خفا رہتے ہیں اور مجھ پر خفگی ہی جتاتے رہتے ہیں اور قسم ہے اللہ کی کہ اب اس کے بعد میں کسی عرب لوگوں کا ہدیہ نہ لوں گا مگر جو قرشی ہو یا انصاری یا ثقفی یا دوسی یعنی یہ لوگ فہمیدہ ہیں اور اعراب نادان۔

فائدہ: یہ حدیث زیادہ صحیح ہے یزید بن ہارون کی روایت سے۔

❀❀❀❀

(٣٩٤٧) عَنْ عَامِرِ بْنِ أَبِي عَامِرِ الْأَشْعَرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((**نِعْمَ الْحَيُّ الْأَسْدُ وَالْأَشْعَرُونَ لَا يَفِرُّونَ فِي الْقِتَالِ وَلَا يَغُلُّونَ، هُمْ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُمْ**))، قَالَ : فَحَدَّثْتُ بِذٰلِكَ مُعَاوِيَةَ فَقَالَ: لَيْسَ هٰكَذَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((**هُمْ مِنِّي وَإِلَيَّ**)). فَقُلْتُ : لَيْسَ هٰكَذَا حَدَّثَنِي أَبِي، وَلٰكِنَّهُ حَدَّثَنِي قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ : ((**هُمْ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُمْ**)) قَالَ فَأَنْتَ أَعْلَمُ بِحَدِيثِ أَبِيكَ. (اسناده ضعيف) سلسلة الاحاديث الضعيفة (٤٦٩٢) . (اس میں عبداللہ بن ملاذ مجہول ہے)

ترجمہ: روایت ہے عامر بن ابی عامر اشعری سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کیا خوب قبیلہ ہے بنی اسد کا اور قبیلہ بنی اشعر کا کہ وہ لوگ بھاگتے نہیں لڑائی سے اور چراتے نہیں مال غنیمت سے اور وہ مجھ سے ہیں میں ان سے۔کہا عامر نے کہ بیان کی میں نے یہ روایت حضرت معاویہؓ سے تو انہوں نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ وہ مجھ سے ہیں اور میرے ہو میں نے کہا میرے باپ نے بیان کیا آپ نے فرمایا وہ مجھ سے ہیں میں ان سے ہوں تب کہا حضرت معاویہؓ نے کہ تم ہی خوب واقف ہو اپنے باپ کی روایت سے۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر روایت سے وہب بن جریر کے۔اور اسد اور ازد دونوں قبیلہ ایک ہی ہیں۔

مترجم: اسد اور ازد دونوں ایک ہی شخص کا نام ہے اور وہ یمن کے ایک قبیلہ کا باپ تھا اور انصار سب اسی کی اولاد ہیں اور اشعر بھی ایک شخص کا لقب ہے کہ عمرو بن حارثہ اس کا نام ہے اور وہ بھی باپ ہیں یمن کے ایک قبیلہ کے کہ اسی میں سے ہیں ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ اور اشعریین سب اسی کی اولاد ہیں۔

(٣٩٤٨) عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((**أَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ، وَغِفَارُ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا**)). (اسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اسلم کو اللہ صحیح و سالم رکھے اور غفار کی مغفرت کرے۔

فائدہ: اس بارے میں ابوذر، ابو برزہ اسلمی، بریدہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔

❀❀❀❀

ترجمہ: زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس کاغذ کے ٹکڑوں سے قرآن مجید جمع کر رہے تھے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شام کے لیے خوشحالی ہے۔ ہم نے کہا: اے اللہ کے رسول! یہ کس وجہ سے ہے؟ آپ نے فرمایا: اس لیے کہ بے شک رحمٰن کے فرشتے اس پر اپنے پر پھیلائے ہوئے ہیں۔

❀❀❀❀

(٣٩٥٥) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((لَيَنْتَهِيَنَّ أَقْوَامٌ يَفْتَخِرُوْنَ بِآبَائِهِمُ الَّذِيْنَ مَاتُوْا، إِنَّمَا هُمْ فَحْمُ جَهَنَّمَ، أَوْلَيَكُوْنُنَّ أَهْوَنَ عَلَى اللّٰهِ مِنَ الْجُعَلِ الَّذِيْ يُدَهْدِهُ الْخِرَاءَ بِأَنْفِهِ إِنَّ اللّٰهَ قَدْ أَذْهَبَ عَنْكُمْ عُبِّيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ وَفَخْرَهَا بِالْآبَاءِ، إِنَّمَا هُوَ مُؤْمِنٌ تَقِيٌّ وَّفَاجِرٌ شَقِيٌّ، وَالنَّاسُ كُلُّهُمْ بَنُوْ آدَمَ، وَآدَمُ خُلِقَ مِنْ تُرَابٍ))۔ [اسناده حسن] التعليق الرغيب : ٤ / ٢١، ٣٣، ٣٤۔ غاية المرام (٣١٢) .

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: باز رہیں وہ لوگ کہ فخر کرتے ہیں اپنے باپ دادوں پر جو مر چکے یعنی حالت جاہلیت و کفر میں اور حقیقت میں وہ کوئلہ ہیں جہنم کا نہیں تو ذلیل ہو جائیں گے اللہ کے آگے گوبر یلی سے بھی زیادہ جو اپنے ناک سے گوہ گوبر کی گولیاں بناتا ہے اور بے شک اللہ نے دور کی تم سے بڑا اور لاف زنی جاہلیت کی اور فخر کرنا اپنے باپ دادوں پر اب تو لوگ مؤمن متقی ہیں اور فاجر شقی اور نسب کی حقیقت یہ ہے کہ سب لوگ اولاد آدم ہیں اور آدم مٹی سے بنے ہیں۔

فائدہ : اس باب میں ابن عمر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے۔

❀❀❀❀

(٣٩٥٦) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((قَدْ أَذْهَبَ اللّٰهُ عَنْكُمْ عُبِّيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ وَفَخْرَهَا بِالْآبَاءِ، مُؤْمِنٌ تَقِيٌّ وَّفَاجِرٌ شَقِيٌّ، وَالنَّاسُ بَنُوْ آدَمَ وَآدَمُ مِنْ تُرَابٍ))۔ [اسناده حسن] انظر ما قبله۔

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ اللہ نے دور کی تم سے لاف زنی جاہلیت کی اور فخر کرنا اپنے باپ دادا پر اب لوگ دو قسم کے ہیں مؤمن متقی یا بدکار شقی اور سب لوگ اولاد آدم ہیں اور آدم مٹی سے بنے ہیں۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔ اور سعید مقبری کو سماع ہے ابو ہریرہؓ سے اور روایت کیں انہوں نے اپنے باپ سے بہت سی چیزیں کہ روایت کی تھیں ان کے باپ نے ابو ہریرہؓ سے۔ اور روایت کی سفیان ثوری نے اور کئی لوگوں نے یہ حدیث ہشام بن سعد سے انہوں نے سعید مقبری سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے ابو عامر کی حدیث کی مانند جو ہشام بن سعد سے مروی ہے آخر سند تک۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَصَلَاتُهُ وَسَلَامُهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَآلِهِ الطَّاهِرِيْنَ۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِكَاتِبِهٖ وَلِوَالِدَيْهِ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

ابواب العلل

عن رسول اللہ ﷺ

(المعجم ٤٧) راویوں کے بیان میں (تحفة ٤٣)

خبر دی ہم کو کرخی نے ان کو قاضی ابو عامر ازدی نے اور شیخ غورجی اور ابوالمظفر دھان تینوں نے کہا کہ خبر دی ہم کو ابو محمد جراحی نے ان کو ابوالعباس محبوبی نے ان کو ابو عیسیٰ ترمذی یعنی مؤلف رحمہ اللہ نے کہ فرمایا انہوں نے جو کچھ اس کتاب میں حدیث ہے معمول بہ ہے اور تمسک کیا ہے اس کے ساتھ بعض اہل علم نے سوا دو حدیثوں کے ایک حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی کہ نبی ﷺ نے جمع کی عصر اور ظہر مدینہ میں مغرب اور عشاء بغیر خوف سفر اور مطر کے۔ اور دوسری حدیث نبی ﷺ کی کہ فرمایا آپ نے کہ جب کوئی شراب پیے کوڑے مارو اس کو پھر اگر پیے چوتھی بار تو اسے قتل کر ڈالو اور بیان کر دی ہم نے علت دونوں حدیثوں کی کتاب میں۔

مترجم: کہتا ہے کہ جمع بغیر عذر حرام ہے جمہور کے نزدیک بلکہ بحر زخار میں مذکور ہے بعض اہل علم سے کہ اس پر اجماع ہے یعنی حرام ہونا جمع بین الصلوٰتین کا بغیر عذر کے مجمع علیہ ہے اور بعض نے جواز اس کا بغیر عذر کے آپ سے اور زید بن علی سے روایت کیا ہے اور وہ روایت صحیح نہیں ہے اور حاصل یہ کہ اگر اس پر اجماع نہ بھی ہو تو بھی مذہب جمیع صحابہ تابعین اہل بیت اور علماء امت کا تو ہے اور بحر زخار میں کہا ہے کہ حرام ہے جمع بغیر عذر کے۔

غرض ادلہ ناطقہ وجوب توقیت پر اس قدر موجود ہیں کہ استیفا اس کا کتاب وسنت سے دشوار ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿ان الصلوٰة كانت على المؤمنين كتاباً موقوتاً﴾ اور آپ نے فرمایا کہ نماز کا ایک اول وقت ہے ایک آخر اور فرمایا الوقت

غرض ادلہ ناطقہ وجوب توقیت پر اس قدر موجود ہیں کہ استیفا اس کا کتاب وسنت سے دشوار ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿إِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوتًا﴾ اور حضرت نے فرمایا کہ نماز کا ایک اول وقت ہے ایک آخر اور فرمایا: الوقت بين هذين اور ائمہ معانی کے نزدیک مقرر ہو چکا ہے کہ مبتدا جو محلیے بلام جنس ہو وہ مقصورہ ہوتی ہے خبر پر برابر ہے کہ خبر بھی معرف بلام ہو یا نہ ہو، غرض الوقت یہاں مبتدا ہے اور وہ مقصور ہے بين هذين میں اور یہ آپ نے جب فرمایا کہ دو دن نماز سائل کے ساتھ پڑھ دی پس معلوم ہوا کہ وقت اپنے اوقات کے بیچ میں ہے اور انہی وقتوں میں مقصود ہے اور ایسا ہی قول ہے آپ کا ((وقت صلوتكم بين ما رايتم)) اور یہ ترکیب بھی صیغۃً اور مقاماً مفید حصر ہے۔

غرض رسول اللہ ﷺ نے اوقات صلوٰۃ کو قولاً اور فعلاً ایسا بیان کیا ہے کہ کسی مادرزاد اندھے پر بھی پوشیدہ نہیں رہ سکتا کہ بصیر حافظ على الصلوٰة پر اور ترمذی رحمہ اللہ نے بھی اسی کتاب میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ جو دو نمازیں بغیر عذر جمع کرے وہ کبائر کے دروازہ میں آ گیا مگر اس کی سند میں جنش ہے اور وہ حسین بن قیس الرجی ہے کہ ملقب بابی علی ہے اور وہ ضعیف ہے امام احمد وغیرہ نے اس کو ضعیف کہا ہے اور ابن ابی شیبہ اور عبدالرزاق نے بسند صحیح حضرت سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے اپنے خط میں ابوموسیٰ کو لکھا کہ جمع بين الصلوٰتين بغیر عذر کے کبائر سے ہے۔

اور بڑی دلیل مجوزین جمع کی مطلقاً یہی حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی ہے اور امہات میں مروی ہے کہ نبی ﷺ نے مدینہ میں پڑھیں سات یا آٹھ رکعت ظہر اور عصر اور مغرب اور عشاء کی اور ابوایوب نے کہا کہ شاید یہ معاملہ شب باراں میں ہو اور شیخین کی روایت میں ہے کہ میں گمان کرتا ہوں کہ آپ نے ظہر میں تاخیر کی ہو اور عصر میں تعجیل اور مغرب میں تاخیر کی ہو اور عشاء میں تعجیل۔

اور ایک روایت میں ہے کہ پڑھی آپ نے ظہر اور عصر جمعاً اور مغرب اور عشاء جمعاً بغیر خوف و سفر کے اور روایت کیا اس کو طبرانی نے اوسط میں اور کبیر میں اور روایت کی حافظ ہیثمی نے مجمع الزوائد میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ جمع کی رسول اللہ ﷺ نے ظہر اور عصر اور مغرب اور عشاء سو لوگوں نے عرض کی تو آپ نے فرمایا میں نے اس لیے کیا کہ تکلیف نہ ہو میری امت پر اور بعض لوگوں نے جو اس کو ضعیف کہا ہے اس لیے کہ اس میں ابن عبدالقدوس ہے تو ضعیف ان کی مضر نہیں اس لیے کہ ابن عبدالقدوس میں جو محدثین کو کلام ہے تو صرف اسی نظر سے کہ وہ ضعفاء سے روایت کرتا ہے اور اہل تشیع سے ہے اور اول غیر قادح باعتبار مانحن فيه کے اس لیے کہ اس کو کسی ضعیف سے روایت نہیں کیا بلکہ اعمش سے روایت کیا ہے، جیسا کہ حافظ ہیثمی نے کہا ہے اور تشیع بھی قادح نہیں ہو سکتا جب تک کہ حد معتبر سے تجاوز نہ کرے اور تجاوز اس کا حد معتبر سے منقول نہیں باوجودیکہ بخاری نے اس کو صدوق کہا ہے اور ابو حاتم نے لاباس بہ اور یہ دونوں بڑے امام ہیں جرح و تعدیل کے اور اس حدیث کو بزاز نے بھی سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ مضمون اس کا یہ ہے۔

جمع کیا نبی کریم ﷺ نے دو نمازوں کو مدینہ میں بغیر خوف کے اور طحاوی نے روایت کیا سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ جمع کیا رسول اللہ ﷺ نے ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا کو اور وہ مسافر نہ تھے اور ایک شخص نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا کہ آپ نے ایسا

کیوں کیا انہوں نے کہا تا کہ امت پر حرج نہ ہو اور روایت کیا اس کو مسلم نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ جمع کیا ظہر اور عصر اور مغرب اور عشاء کو مدینہ میں بغیر کوف اور مطر کے اور ترمذی نے بھی کہا بغیر خوف اور مطر کے اور اس روایت سے قول ابوایوب کا رد ہو گیا یعنی جو انہوں نے کہا تھا کہ شاید یہ معاملہ شب باراں کا ہو اور امام الحرمین سے تعجب ہے کہ انہوں نے کہا لفظ مطر متن حدیث میں وارد نہ ہوا حالانکہ مسلم اور ترمذی میں یہ لفظ صاف مذکور ہے اور جب یہ حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کو جو بڑی دلیل ہے مجوز جمع کی بغیر تقیید باعذار تجھے جمیع طرق سے معلوم ہو گئی، تو اب معلوم کرنا چاہیے کہ لفظ جمع کالغتہ ہیئت اجتماعیہ پر دلالت کرتا ہے اور یہ ہیئت جمع تقدیم اور جمع تاخیر اور جمع صوری تینوں میں موجود ہے مگر ایک وقت میں دو صورتوں یا تین کو شامل نہیں ہو سکتا خواہ مخواہ ان میں ایک ہی مراد ہے۔

اس لیے کہ فعل مثبت جمیع اقسام پر اپنے عام نہیں ہوتا جیسے کہ مختصر المنتہیٰ اور اس کی شرح میں اس پر تصریح کی ہے اور غایۃ السوال میں اور اکثر کتب اصول میں مذکور ہے اور جب یہ معلوم ہو گیا تو ان میں سے کوئی جمع متعین نہیں ہو سکتی مگر بدلیل اور روایت نسائی کی صاف دال ہے کہ یہ جمع جمع صوری تھی چنانچہ نسائی میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا نماز پڑھی میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ظہر اور عصر اور مغرب اور عشاء کی جمیعاً اور تاخیر کی آپ نے ظہر میں اور تعجیل کی عصر میں اور تاخیر کی مغرب میں اور تعجیل کی عشاء میں اور اس کی موید ہے جو ابوالشعثاء ابن عباس رضی اللہ عنہما کے راوی سے مروی ہے کہ ان سے ابن دینار نیکہا میں گمان کرتا ہوں کہ پہلی نماز میں تاخیر کی ہو گی اور دوسری میں تقدیم تو انہوں نے کہا میں بھی یہی گمان رکھتا ہوں اور اسی کی تائید کرتی ہے روایت ابن مسعود رضی اللہ عنہما کی بھی کہ مالک اور بخاری اور ابوداؤد اور نسائی نے اس کو نکالا ہے کہ کہا ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہ میں نے نہ دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ کبھی پڑھی ہو آپ نے کوئی نماز غیر میقات میں مگر دو نمازیں کہ جمع کیں آپ نے مغرب اور عشاء مزدلفہ میں اور نماز پڑھی آپ نے اس دن فجر کی قبل یقات، اس لیے کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس میں مطلقاً نفی کی جمع کی اور حصر کیا جمع کو مزدلفہ میں باوجود اس کے کہ وہ جمع بالمدینہ کے رواۃ سے ہے۔

غرض یہ سب موید ہیں اس امر کی کہ جمع بالمدینہ صوری تھی اور اگر حمل کریں اس کو جمع حقیقی پر تو ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی دونوں روایتوں میں تناقض لازم آئے گا اور گریز تناقض سے جمع کی طرف حتی الامکان واجب ہے اور ابن جریر کی روایت جو ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ بھی اس امر کی مصرح ہے، چنانچہ مروی ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ نکلے ہم پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور تاخیر کرتے تھے ظہر میں اور تعجیل کرتے تھے عصر میں اور دونوں کو جمع کرتے تھے اور تاخیر کرتے تھے مغرب میں اور تعجیل کرتے تھے عشاء میں اور جمع کرتے تھے ان دونوں کو اور یہ وہی جمع صوری ہے اور ابن عمر رضی اللہ عنہما بھی جمع بالمدینہ کے رواۃ سے ہیں، غرض جمع بالمدینہ جمع صوری ہے، ودونہ خرط القتاد انتهى ما قال المترجم.

اور کہا ابوعیسیٰ رحمہ اللہ نے کہ جو ذکر کیا ہم نے اس کتاب میں مذہب فقہاء کا اس میں سے جو قول سفیان ثوری رحمہ اللہ کا ہے تو اکثر اس میں سے روایت کیا ہم سے محمد بن عثمان کوفی نے انہوں نے روایت کیا عبیداللہ بن موسیٰ سے انہوں نے سفیان سے اور

بعض اس میں سے روایت کی ہم سے ابوالفضل مکتوم بن عباس ترمذی نے انہوں نے روایت کی محمد بن یوسف فریابی سے انہوں نے سفیان سے اور جو اس کتاب میں مالک بن انس کا قول ہے تو اکثر روایت کیا ہم سے تو اس کو اسحٰق بن موسیٰ انصاری نے انہوں نے معن بن عیسیٰ فزاری سے انہوں نے مالک بن انس سے۔

اور جو اس کتاب میں ابواب صوم سے ہے اس کی خبر دی ہم کو ابومصعب مدینی نے انہوں نے روایت کی سیدنا مالک بن انس رضی اللہ عنہ سے۔

اور بعض کلام مالک رضی اللہ عنہ کی خبر دی ہم کو موسیٰ بن حزام نے ان کو عبداللہ بن مسلم قعنبی نے ان کو مالک بن انس رضی اللہ عنہ نے اور جو اس کتاب میں ابن مبارک کا قول ہے وہ بیان کیا ہم سے احمد بن عبدہ آملی نے انہوں نے روایت کی ابن مبارک کے اصحاب سے انہوں نے ابن مبارک سے اور بعض روایات ہم کو بواسطہ ابووہب کے پہنچی ہیں ابن مبارک سے اور بعض بواسطہ علی بن الحسن اور بعض روایات کیں ہم سے عبدان نے انہوں نے سفیان بن عبدالملک سے انہوں نے ابن مبارک سے اور بعض پہنچی ہم کو بواسطہ ابن حبان کے ابن مبارک سے اور بعض روایت کی ہم سے وہب بن زمعہ نے انہوں نے فضالہ سے انہوں نے عبداللہ بن المبارک سے اور عبداللہ بن مبارک سے روایت کرنے والے اور بھی ہیں سوا ان کے جو ہم نے ذکر کیے اور جو اس کتاب میں امام شافعی رحمہ اللہ کا قول ہے تو اکثر سے اس میں خبر دی ہم کو حسن بن محمد زعفرانی نے انہوں نے روایت کی امام شافعی رحمہ اللہ سے اور جو وضوء اور نماز کے باب میں ہے اس کی خبر دی ہم کو ابوالولید مکی نے امام شافعی سے اور بعض روایات پہنچی ہم کو ابواسماعیل سے انہوں نے روایت کی یوسف بن یحییٰ قرشی بویطی سے انہوں نے امام شافعی رحمہ اللہ سے اور ذکر کی ابواسماعیل نے اکثر چیز بواسطہ ربیع کے امام شافعی رحمہ اللہ سے اور کہا ابواسماعیل نے کہ اجازت دی ہم کو ان چیزوں کی ربیع نے اور لکھ بھیجا ہماری طرف۔

اور جو اس میں امام احمد بن حنبل اور اسحٰق بن ابراہیم کا قول ہے اس کی خبر دی ہم کو اسحٰق بن منصور نے انہوں نے روایت کی امام احمد اور اسحٰق سے مگر جو ان میں سے مذکور ہے ابواب حج اور دیات اور حدیث میں اس کو میں نے نہیں سنا اسحٰق بن منصور سے بلکہ خبر دی اس کی مجھ کو محمد بن موسیٰ الاصم نے اسحٰق بن منصور سے انہوں نے احمد اور اسحٰق سے اور بعض کلام اسحٰق کی خبر دی ہم کو محمد بن فلیح نے انہوں نے روایت کی اسحٰق سے اور بیان کر دی ہم نے یہ اسانید بخوبی اس کتاب میں اس کتاب میں موقوف روایتیں ہیں یعنی وہ اس سند ترمذی کے سوا ہے اور اس کتاب میں علتیں حدیثوں کی اور احوال رجال کے اور تاریخ وغیرہ مذکور ہے اس کو لیا ہے میں نے کتاب التاریخ سے یعنی بخاری کی اور اکثر علل ایسی ہیں کہ میں نے خود مناظرہ کیا اس میں محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ سے اور بعض ایسی ہیں کہ مناظرہ کیا میں نے اس میں عبداللہ بن عبدالرحمٰن اور ابوزرعہ سے اور اکثر چیزیں محمد بن اسماعیل بخاری سے لیں اور کچھ تھوڑی عبداللہ اور ابوزرعہ سے اور ہم نے بیان کیے اس کتاب میں اقوال فقہاء اور علل احادیث کی تو اس کا سبب یہ ہوا کہ لوگوں نے ہم سے اس کی فرمائش کی اور ایک مدت تک ہم نے اسے شامل نہ کیا پھر جب یقین ہوا کہ اس میں لوگوں کا نفع ہے تو شامل کر دیا ہم نے اس کو کتاب میں۔

مترجم: کہتا ہے کہ اشارہ کیا مؤلف رحمہ اللہ نے اس طرف کہ حدیث رسول کے ہوتے ہوئے اقوال فقہاء کی حاجت نہ تھی، مگر اقوال فقہاء اور علل احادیث کو دو سبب سے ہم نے شامل کتاب کیا ایک تو فرمائش لوگوں کی دوسرے علت احوال رجال کے بیان میں وثوق اور عدم وثوق روایت کا معلوم ہوتا ہے اور اقوال فقہاء کے بیان میں معلوم ہو جاتا ہے کہ کس کے قول میں خطا ہے اور مخالفت حدیث کی اور کس کے قول میں خطا ہے اور موافقت حدیث کی اور چونکہ یہ امر موجب حصول کمال بصیرت ہے اس لیے ہم نے اس کو بھی شامل کتاب کیا، انتھی ما قال المترجم

فرمایا مؤلف رحمہ اللہ نے اس لیے ہم نے دیکھا کئی اماموں کو کہ انہوں نے بکمال شفقت ایسی تصنیفیں کیں کہ ان سے اگلوں میں سے کسی نے نہ کی تھیں ان ہی اماموں میں ہیں ہشام بن حسان اور عبدالملک بن عبدالعزیز بن جریج اور سعد بن ابی عروبہ اور مالک بن انس اور حماد بن سلمہ اور عبداللہ بن مبارک اور یحییٰ بن زکریا بن ابی زائدہ اور وکیع بن جراح اور عبدالرحمٰن بن مہدی وغیرہم۔

اور یہ لوگ اہل علم وفضل ہیں کہ تصنیف کی انہوں نے اللہ تعالیٰ نے ان کی تصنیف میں منفعت کثیر عنایت کی اور ان کو اللہ تعالیٰ کی درگاہ میں اجر جزیل ثابت ہوا اس لیے کہ نفع دیا اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو ان کی تصنیف سے اور وہ پیشوا اور مقتداء ہیں، فن تصنیف میں اور بعض لوگوں نے جن کو حدیث کا فہم نہیں انہوں نے رجال میں گفتگو کرنے پر عیب کیا یعنی سمجھا اپنی نافہمی سے یہ کہ غیبت میں داخل ہے حالانکہ ہم نے کتنے ہی ائمہ کو تابعین سے پایا کہ انہوں نے کلام کیا ہے رجال میں کہ انہی میں ہیں حسن بصری اور طاؤس کہ کلام کیا انہوں نے معبد جہنی میں اور کلام کیا سعید بن جبیر نے طلق بن حبیب میں اور کلام کیا ابراہیم نخعی اور عامر شعبی نے حارث اعور میں اور ایسے ہی رجال میں کلام کرنا مروی ہوا ہے ایوب سختیانی اور عبداللہ بن عون اور سلمان تیمی اور شعبہ بن حجاج اور سفیان ثوری اور مالک بن انس اور اوزاعی اور عبداللہ بن مبارک اور یحییٰ بن سعید قطان اور وکیع بن جراح اور عبدالرحمٰن بن مہدی وغیرہم سے جو اہل علم تھے، کہ کلام کیا انہوں نے رجال میں اور ضعیف کہا ان کو اور سبب اس کا ہمارے نزدیک تو خیر خواہی تھی مسلمانوں کی آگے اللہ جانے اور ان کا اکابر دین پر ہرگز یہ گمان نہیں ہوسکتا کہ انہوں نے لوگوں پر طعن یا ان کی غیبت کا ارادہ کیا ہو ہمارے نزدیک تو یہی بات ہے کہ ان کا ارادہ یہی تھا کہ بیان کر دیں ضعف ان لوگوں کا کہ مشہور ہو جائیں یعنی تاکہ لوگ ان کی حدیث سے احتراز کریں اور ضلالت سے بچیں۔ اور جن لوگوں کا ضعف بزرگوں نے بیان کیا ہے ان میں سے کوئی صاحب بدعت تھا، کوئی اپنی حدیث میں متہم تھا یعنی تہمت تھی کہ اس نے خود بنائی ہے یا کسی دوسرے وضاع سے لی ہے اور کوئی اصحاب غفلت اور کثیر الخطا تھا، یعنی بسبب ضعف حفظ کے بھول جاتا تھا اپنی حدیث کو پس ان اماموں نے ارادہ کیا کہ ان کا حال بیان کریں کہ ان کو دین کا خیال بہت تھا اور ہمیشہ اس کے درپے ثبات تھے، اور بات یہ ہے کہ گواہی دین زیادہ تر مستحق تحقیقات ہے حقوق واموال کی گواہی سے یعنی جب حقوق ناس اور ان کے اموال کی گواہیوں میں تزکیہ اور تحقیق گواہوں کی ضرور ہوتی ہے تو رواۃ کی تحقیق جو امور دینیہ کے گواہ ہیں ضرور تر ہوئی۔

روایت کی ہم سے محمد بن اسماعیل نے انہوں نے محمد بن یحییٰ بن سعید قطان سے انہوں نے اپنے باپ سے کہا ان کے باپ نے پوچھا میں نے سفیان ثوری اور شعبہ اور مالک بن انس اور سفیان بن عیینہ سے کہ اگر کسی شخص میں تہمت یا ضعف ہو تو اس سے ساکت رہیں یا بیان کر دیں تو ان سب نے جواب دیا کہ بیان کر دو، اور روایت کی ہم سے محمد بن رافع نیشاپوری نے انہوں نے یحییٰ بن آدم سے کہا، یحییٰ نے کہ لوگوں نے ابوبکر بن عیاش سے کہا کہ بعض لوگ حدیث بیان کرنے کو بیٹھتے ہیں اور لوگ ان کے پاس حاضر ہوتے ہیں حالانکہ ان کو لیاقت حدیث بیان کرنے کی نہیں تو ابوبکر نے کہا کہ لوگوں کا قاعدہ ہے کہ جو بیٹھے اس کے پاس بیٹھنے لگتے ہیں مگر صاحب سنت جب جب مر جاتا ہے اللہ اس کا ذکر و مذکور لوگوں میں جاری رکھتا ہے اور مبتدع کا کوئی ذکر نہیں کرتا۔

روایت کی ہم سے محمد بن علی بن الحسن بن شقیق نے انہوں نے نضر بن عبداللہ بن اصم سے انہوں نے اسماعیل بن زکریا سے انہوں نے عاصم سے انہوں نے ابن سیرین سے کہ ابن سیرین نے کہا کہ زمانہ سابق میں اسناد کی پوچھ کچھ نہ ہوتی تھی یعنی اس لیے کہ لوگ سچے اور عادل تھے، پھر جب فتنے واقع ہوئے محدثین نے اسناد پوچھنا شروع کیں لیکن وہ لے لیتے ہیں حدیث اہل سنت کی اور چھوڑ دیتے ہیں حدیث اہل بدعت کی اور روایت کی ہم سے محمد بن علی بن الحسن نے کہا انہوں نے کہ سنا میں نے عبدان سے کہ کہتے تھے عبداللہ بن مبارک کہ اسناد میرے نزدیک دین میں داخل ہے اور اگر اسناد نہ ہوتی جس کا جو دل چاہتا کہہ بیٹھتا اور اب جو اسناد ہے تو جب راوی سے پوچھو کہ تجھ سے کس نے بیان کیا تو وہ چپ رہ جاتا یعنی اگر جھوٹا ہے تو مبہوت ہو جاتا۔

اور روایت کی ہم سے محمد بن علی نے انہوں نے حبان بن موسیٰ سے کہ کہا حبان نے عبداللہ بن مبارک کے آگے ایک حدیث مذکور ہوئی انہوں نے کہا اس کی مضبوطی کے لیے اینٹوں کا پستہ درکار ہے یعنی انہوں نے اس کی اسناد ضعیف سمجھی اور روایت کی ہم سے احمد بن عبدہ نے انہوں نے وہب بن زمعہ سے کہ کہا وہب نے عبداللہ بن مبارک نے چھوڑ دی حدیث حسن بن عمارکی اور حسن بن دینار اور ابراہیم بن محمد اسلمی کی اور مقاتل بن سلمان اور عثمان بزی اور روح بن مسافر اور ابوشیبہ واسطی اور عمرو بن ثابت کی اور ایوب بن خوط اور ایوب بن سوید اور نصر بن طریف ابی جزء اور حکم اور حبیب حکم کی اور روایت کی عبداللہ بن مبارک نے ایک حدیث حبیب حکم سے کتاب الرقاق میں پھر چھوڑ دی اور حبیب کو میں نہیں جانتا کہا احمد بن عبدہ نے اور سنا میں نے عبدان سے کہ عبداللہ بن مبارک نے پڑھیں حدیثیں بکر بن خنیس کی اور آخر عمر میں جب ان حدیثوں پر گزرتے تھے ان سے اعراض کرتے تھے اور پھر ان کا ذکر نہ کرتے تھے اور کہا احمد نے اور بیان کیا ہم سے ابو وہب نے کہ عبداللہ بن مبارک کے آگے لوگوں نے ایک شخص کا نام لیا کہ وہ حدیث میں وہم کرتا تھا تو عبداللہ نے کہا اگر میں رہزنی کروں تو بہتر ہے اس سے کہ اس شخص سے روایت کروں، اور خبر دی مجھ کو موسیٰ بن حزام نے کہا انہوں نے کہ سنا میں نے یزید بن ہارون سے کہتے تھے کسی کو حلال نہیں کہ روایت کرے سلمان بن عمر نخعی کوفی سے اور سنا میں نے احمد بن حسن سے کہتے تھے ہم احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے پاس تھے تو ذکر کیا لوگوں نے کہ جمعہ کس پر واجب ہوتا ہے پس ذکر کیا لوگوں نے قول بعض علماء کا تابعین وغیرہم سے تو میں نے کہا کہ اس بارے

میں ایک حدیث نبی ﷺ کی امام احمد نے فرمایا نبی ﷺ کی میں نے کہا ہاں اور کہا میں نے روایت کی ہم سے حجاج بن نصیر نے انہوں نے معلوک بن عبار سے انہوں نے عبداللہ بن سعید مقبری سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جمعہ اس پر فرض ہے جو رات کو لوٹ کر اپنے گھر آ سکے کہا احمد بن حسن نے کہ غصے ہو گئے اس روایت کو سن کر امام احمد بن حنبل اور دوبار مجھ سے کہا کہ مغفرت مانگ اللہ سے اور انہوں نے اس لیے یوں کہا کہ تصدیق نہ ہوئی ان کو اس روایت کی رسول اللہ ﷺ سے بسبب ضعف اسناد کے غرضہ نہ جانا انہوں نے اس روایت کو نبی ﷺ سے اور حجاج بن نصیر ضعیف ہیں حدیث میں اور عبداللہ بن سعید مقبری کو بھی بہت ضعیف کہا ہے۔ یحییٰ بن سعید قطان نے غرض جس شخص سے حدیث مروی ہو اور وہ متہم ہو یعنی کذب و وضع کے ساتھ یا ضعف ہو بسبب غفلت اور کثرت خطا کے اور اس حدیث کا کوئی راوی نہ ہو سوا اس کے تو وہ قابل احتجاج نہیں اور روایت کی بہت سے اماموں نے ضعیف راویوں سے اور بیان کر دیا ہے احوال ان کا لوگوں سے۔

روایت کی ہم سے ابراہیم بن عبداللہ نے انہوں نے یعلیٰ بن عبید سے کہا یعلی نے کہا کہ ہم سے سفیان نے کہ بچو کلبی سے سو لوگوں نے کہا کہ تم جو روایت کرتے ہو اس سے تو کہا انہوں نے کہا میں پہچانتا ہوں اس کے سچ کو جھوٹ سے اور خبر دی ہم کو محمد بن اسماعیل نے انہوں نے روایت کی یحییٰ بن معین سے انہوں نے عفان سے انہوں نے ابو عوانہ سے کہا جب انتقال کیا حسن بصری نے میں نے ان کی کلام کی خواہش کی سو ڈھونڈنا شروع کیا میں نے ان کے اصحاب سے سو آیا میں ابان بن عیاش کے پاس اور اس نے جو کچھ پڑھا سب حسن ہی سے روایت کیا یعنی جو اس سے پوچھتے تھے حسن سے روایت کر دیتا تھا اور وہ محض جھوٹا تھا کہا ابو عوانہ نے کہ پھر میں اس سے کوئی روایت کرنا حلال نہیں جانتا اور روایت کی ہے ابان بن عیاش سے کئی اماموں نے اگرچہ اس میں ضعف اور غفلت ہے جیسا کہ بیان کیا ہے ابو عوانہ وغیرہ نے سو تو مغرور مت ہو اس پر کہ ثقہ لوگ اس سے روایت کرتے ہیں یعنی بعض ائمہ تنقید اور اعتبار کے لیے ضعفاء کی حدیث بھی لکھ لیتے تھے کہ اس میں نظر اور غور کریں گے تو اس سے ان کا ثقہ ہونا لازم نہیں آتا اس لیے کہ ابن میرین سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا بعض شخص مجھ سے روایت بیان کرتا ہے اور میں اس کو متہم نہیں جانتا و لیکن متہم جانتا ہوں اس سے اوپر کے راوی۔ ((انتھی قو کلام المترجم))

اور روایت کی کئی لوگوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ قنوت پڑھتے تھے وتر میں قبل رکوع کے ایسا ہی روایت کیا سفیان ثوری نے ابان بن عیاش سے اور روایت کی بعضوں نے ابان بن عیاش کے اسناد سے مانند اس کے اور اس میں زیادہ کیا کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما نے کہا خبر دی مجھ کو میری ماں نے کہ وہ رات کو رہیں نبی ﷺ کے پاس سو دیکھا انہوں نے آپ کو کہ قنوت پڑھتے آپ ﷺ نے قبل رکوع کے وتر میں اور ابان بن عیاش اگرچہ عبادت اور ریاضت کے ساتھ موصوف تھا مگر حدیث میں اس کا یہی حال تھا یعنی جھوٹ بول دیتا تھا اور بہت لوگ اصحاب حفظ ہوتے ہیں اور اکثر آدمی صالح ہوتے ہیں مگر شہادت کی لیاقت نہیں رکھتے نہ اس کو یاد رکھتے ہیں غرض جو متہم ہو کذب کے ساتھ حدیث میں یا غافل ہو کثیر الخطا پس لائق ہے کہ اس کی روایت کے ساتھ مشغول نہ ہوں یہی مختار ہے اکثر ائمہ حدیث کا یعنی

اس سے روایت نہ کریں، کیا دیکھا نہیں تو نے کہ عبداللہ بن مبارک نے بیان کیا ایک قوم سے اہل علم سے اور پھر جب ان پر ان کا حال کھل گیا تو چھوڑ دیا ان سے روایت کرنا اور کلام کیا ہے بعض محدثین نے بڑے بڑے علماء پر اور ان کو ضعیف کہا ہے سوء حفظ کے سبب اور توثیق کی ہے ان کی بعض ائمہ نے بسبب جلالت شان کے اور صدق کے اگرچہ ان سے وہم ہو گیا ہے بعض روایتوں میں اور کلام کیا ہے یحییٰ بن سعید قطان نے محمد بن عمرو میں اور پر ان سے روایت بھی کی ہے۔

روایت کی ہم سے ابوبکر عبدالقدوس بن محمد العطار نے انہوں نے علی بن مدینی سے کہا انہوں نے کہ پوچھا میں نے یحییٰ بن سعید سے حال محمد بن عمرو بن علقمہ کا تو کہا انہوں نے کہ تو ارادہ عفو کا رکھتا ہے یا تشدد کا میں نے کہا نہیں بلکہ تشدید چاہتا ہوں تو انہوں نے کہا وہ ان میں نہیں ہیں جن کا تو ارادہ رکھتا ہے اور وہ کہا کرتے تھے کہ اشیاخ ہمارے ابوسلمہ یعنی محمد بن عمرو اور یحییٰ بن عبدالرحمٰن بن حاطب ہیں کہا یحییٰ بن سعید نے اور پوچھا میں نے مالک بن انس سے حال محمد بن عمرو کا سو ان کے حق میں انہوں نے بھی وہی بات کہی جو میں نے کہی تھی، کہا علی نے کہ کہا اسحاق بن سعید نے کہ محمد بن عمرو بہتر ہیں سہیل بن ابی صالح سے اور وہ میرے نزدیک عبدالرحمٰن بن حرملہ سے بھی درجہ میں اوپر ہیں یعنی بہتر، کہا علی بن مدینی نے پھر کہا میں نے یحییٰ سے کیا دیکھا تم نے عبدالرحمٰن بن حرملہ سے انہوں نے کہا اگر چاہوں میں تلقین کروں تو کر سکتا ہوں علی نے کہا کہ وہ تلقین کیے جاتے تھے یحییٰ نے کہا ہاں، کہا علی بن مدینی نے اور روایت نہ کی یحییٰ نے شریک سے اور نہ ابوبکر بن عیاش سے اور نہ ربیع بن صبیح سے اور نہ مبارک بن فضالہ سے۔

کہا ابوعیسیٰ اور یحییٰ نے جو ان سے روایت لینا چھوڑ دیا تو اس نظر سے نہیں کہ وہ متہم بکذب تھے بلکہ اس نظر سے کہ ان کا حافظہ خوب نہ تھا اور نہ ذکر کیا گیا، یحییٰ بن سعید سے کہ ان کا قاعدہ تھا کہ جب آدمی ایک بار اپنے حفظ سے روایت کرے ایک طور پر اور دوسری بار اور طور سے تو اس کی کوئی روایت ثابت نہ جانتے تھے اور ان سے روایت لینا چھوڑ دیتے تھے اور جن لوگوں سے یحییٰ بن سعید قطان نے روایت لینا چھوڑ دیا ان سے عبداللہ بن مبارک اور وکیع بن جراح اور عبدالرحمٰن بن مہدی وغیرہ اور اماموں نے روایت کی ہے اور اسی طرح کلام کیا ہے بعض محدثین نے سہیل بن ابی صالح اور محمد بن اسحٰق اور حماد بن سلمہ اور محمد بن عجلان اور ان کی مانند اور لوگوں میں ان کے قلت حافظہ کے سبب سے ان کی بعض روایتوں میں اور پھر ان سے روایت کی ائمہ حدیث نے۔

مترجم: خلاصہ یہ کہ مؤلف رحمہ اللہ نے اس طرف اشارہ کیا کہ رواۃ دو قسم ہیں، ایک وہ کہ متہم بکذب ہیں، ان سے تو روایت نہ لینا چاہیے اور دوسرے وہ کہ متہم بکذب نہیں ہیں، صدوق ہیں مگر ان کے حافظہ میں کچھ فرق ہے ان سے لوگوں نے روایت لی بھی ہے اور ان کا سوء حفظ بھی بیان کر دیا۔

قال المؤلف رحمہ اللہ:

روایت کی ہم سے حسن بن علی حلوانی نے انہوں نے علی بن مدینی سے کہ کہا سفیان بن عیینہ نے ہم سہیل بن صالح کو ثبت

جانتے تھے، حدیث میں۔ روایت کی ہم سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ کہا سفیان بن عیینہ نے محمد بن عجلان ثقہ تھے مامون تھے، حدیث میں اور کلام کیا یحییٰ بن سعید قطان نے ہمارے نزدیک محمد بن عجلان کی روایت میں جو انہوں نے سعید مقبری سے روایت کی ہے، چنانچہ روایت کی ہم سے ابوبکر بن علی بن عبداللہ سے انہوں نے کہا کہ کہا یحییٰ بن سعید نے محمد بن عجلان کی حدیثیں سعید مقبری کی روایت سے بعض تو ایسی ہیں کہ محمد بن عجلان نے سعید سے روایت کی ہیں انہوں نے روایت کی ایک مرد سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے تو کہا محمد بن عجلان نے کہ دونوں قسم کی حدیثیں گڈمڈ ہوگئیں تو میں نے دونوں حدیثوں کو مسند کر دیا سعید سے انہوں نے روایت کی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے۔

مترجم: غرض مؤلف کی یہ ہے کہ یحییٰ بن سعید قطان نے جو محمد بن عجلان پر طعن کیا سبب اس کا یہ تھا کہ انہوں نے کہا میرے پاس دو قسم کی حدیثیں تھیں، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی ایک میں فقط سعید کا واسطہ تھا، دوسری میں سعید اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے بیچ میں ایک اور راوی تھا اور جب وہ دونوں قسم مجھ پر مشتبہ ہوگئیں تو میں سب کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے فقط بواسطہ سعید روایت کرنے لگا اس لیے آگے پھر مؤلف اسی کی تصریح فرماتے ہیں۔ انتہیٰ

قال المؤلف:

غرض میرے نزدیک یحییٰ بن سعید کا طعن ابن عجلان پر اسی سبب سے ہوا اور باوصف اس کی روایت کی ہیں یحییٰ نے ابن عجلان سے بہت حدیثیں اور اسی طرح جس نے کلام کیا ہے ابی لیلیٰ میں تو فقط سوء حفظ کے سبب سے کہا علی نے کہ کہا یحییٰ بن سعید نے روایت کی شعبہ نے ابن ابی لیلیٰ سے انہوں نے اپنے بھائی سے جو عیسیٰ ہیں انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے انہوں نے ابوایوب سے انہوں نے نبی ﷺ سے چھینک کے باب میں کہا یحییٰ نے کہ پھر ملا میں ابن ابی لیلیٰ سے تو روایت کی انہوں نے اپنے بھائی عیسیٰ سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے انہوں نے علی رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی کریم ﷺ سے کہا ابوعیسیٰ نے اور ابولیلیٰ کی روایتوں میں اکثر ایسا ہوتا ہے کہ وہ کبھی روایت کرتے ہیں کبھی کچھ بغیر اسناد کے اور یہ فقط نقصان حافظہ کے سبب سے ہے اس لیے کہ اکثر سلف کے لوگ حدیث نہ لکھتے تھے اور جس نے لکھی تو بعد سماع کے لکھی۔

مترجم: غرض یہ کہ عدم کتابت حدیث موجب ہوتی تھی ایسی خطاؤں کا جیسے ابن ابی لیلیٰ نے ایک بر کی روایت میں ابوایوب کا نام لیا ایک بار علی کا اور کتابت بھی کہیں ہوتی تھی تو بعد سماع کے۔

قال المولف اور سنا میں نے احمد بن حسن سے کہتے تھے سنا میں نے احمد بن حنبل سے کہتے تھے ابن ابی لیلیٰ ان میں ہیں جن کی روایت قابل احتجاج نہیں اور ایسا ہی ہے کلام ان علماء کا جنہوں نے کلام کیا ہے مجالد بن سعید اور عبداللہ بن لہیعہ وغیرہما میں کہ کلام کیا انہوں نے ان میں بسبب سوء حفظ کے اور بجہت کثرت خطا کے اور روایت کی ان لوگوں سے کتنے ہی اماموں نے غرض ایسے راوی جب منفرد ہوں کسی روایت کے ساتھ اور اس کا کوئی تابع نہ ہو تو وہ قابل احتجاج نہیں ایسا ہی کہا احمد بن حنبل نے کہ ابن ابی لیلیٰ کی روایت قابل احتجاج نہیں اور مراد اس سے وہی روایت ہے جو اکیلے ابن ابی لیلیٰ کی روایت کریں اور ان کا

متابع کوئی نہ ہو اور سب سے زیادہ وجہ ضعف اور عدم احتجاج کی اس کی روایت میں ہے جو اسناد یاد نہ رکھے اور اسناد میں کچھ بڑھا دے یا گھٹا دے یا اسناد بدل دے یعنی ایک حدیث کی اسناد دوسری میں لگا دے یا متن میں ایسا تغیر کر دے کہ جس کے معنوں میں فرق آ جائے پس اس کی روایت ہرگز قابل احتجاج نہیں اور جو شخص اسناد کو برابر بیان کر دے اور اس کو یاد رکھے اور کسی ایسے لفظ میں تغیر کرے جس سے معنوں میں تغیر نہ آئے تو اہل علم کے نزدیک کچھ مضائقہ نہیں۔

مترجم: یہاں تصریح کی مؤلف رحمہ اللہ نے کہ روایت بالمعنی جائز ہے اور ایسے تغیر سے جس سے معنوں میں فرق نہ آئے روایت میں طعن نہیں وارد ہوتا تفصیل اس کی یہ ہے کہ راوی دو حال سے خالی نہیں ناواقف الفاظ کے مدلولات سے اور ان کے مقاصد سے اور خبر نہیں رکھتا ان کے معانی اور مہامل سے اور معرفت کامل نہیں اس کو مصادیق الفاظ کی پس جائز نہیں اس کو روایت بالمعنی بالاتفاق اور ضرور ہے اس کو کہ وہی لفظ کہے جو سنا ہے اور دوسرا وہ ہے کہ ان سب سے واقف ہے تو ایک گروہ اصحاب حدیث اور فقہ اور اصول کا اس طرف گیا ہے کہ اس کو بھی روایت بالمعنی جائز نہیں اور ابن سیرین اور ثعلب اور ابوبکر رازی حنفیہ سے اسی طرف گئے ہیں اور مروی ہے یہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور جائز کہا ہے بعض نے اس کے لیے روایت بالمعنیٰ اور جمہور سلف وخلف نے کہ ائمہ اربعہ بھی اس میں ہیں اس کا جواز بیان فرمایا ہے اور مؤلف رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے اور احوال صحابہ اور سلف میں غور کرنے سے اس کے جواز میں کسی طرح کا شک اور شبہ نہیں رہتا اس لیے کہ وہ قصہ واحدہ کو الفاظ مختلفہ میں روایت کرتے تھے اور اس مسئلہ خاص میں ایک حدیث مرفوع بھی وارد ہوئی ہے کہ ابن مندہ نے معرفۃ الصحابہ اور طبرانی نے کبیر میں عبداللہ بن سلیمان بن اکتمہ لیثی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ میں آپ سے بہت سی حدیثیں سنتا ہوں اور یہ نہیں ہو سکتا کہ جیسے آپ سے سنوں ویسے ہی ادا کروں بلکہ اس میں کوئی حرف بڑھ جاتا ہے کوئی حرف گھٹ جاتا ہے سو فرمایا آپ نے کہ جب کسی حلال کو حرام نہ کرو اور کسی حرام کو حلال نہ کرو اور پہنچ جاؤ تم معنی کو تو کچھ مضائقہ نہیں یعنی ایسا تغیر جس سے معنوں میں فرق نہ آئے اور تحلیل حرام اور تحریم حلال لازم نہ آئے روایت میں کچھ قدح نہیں کرتا اور بیان کی گئی یہ روایت حسن سے تو انہوں نے کہا اگر یہ حدیث نہ ہوتی تو ہم لوگ روایت ہی نہ کرتے اور استدلال کیا ہے امام شافعی رحمہ اللہ نے اس کے جواز پر **انزل القرآن علی سبعة احرف فاقرء وا ما تیسر منه** اور کہا کہ جب اللہ کی رحمت اور رافت کا تقاضا یہ ہوا کہ اپنی کتاب کو سات لفظوں پر اتارا اور اس میں ایسا تغیر جائز رکھا کہ جس سے معنوں میں فرق نہ آئے تو غیر قرآن اس کے جواز کے لیے اولیٰ ہے اور بیہقی نے مکحول سے روایت کیا کہ انہوں نے کہا داخل ہوا میں اور ابوالازہر واثلہ بن اسقع پر اور کہا ہم نے کہ اے ابا الاسقع ہم سے ایسی حدیث روایت کرو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تم نے سنی ہو اور نہ اس میں وہم ہو نہ زیادت نہ نسیان، سو انہوں نے کہا کہ تم میں سے کسی کو قرآن یاد ہے ہم نے کہا پڑھا تو ہے ہم نے قرآن مگر خوب یاد نہیں بلکہ بڑھا دیتے ہیں ہم کہیں واؤ کو کہیں الف کو اور کہیں گھٹا دیتے ہیں تب انہوں نے کہا کہ قرآن تمہارے درمیان لکھا ہوا موجود ہے اور اس کو تم یاد نہیں کر سکتے بلکہ تم کہتے ہو کہ ہم سے اس میں کچھ زیادت اور نقصان ہو جاتا ہے پھر بھلا حدیث کا حال دیکھو کہ وہ تو ہم نے سنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور بعض حدیث ایک

بارسنی پس تم اسی کو کافی سمجھو کہ ہم روایت بالمعنیٰ کرتے ہیں اور مدخل میں جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حذیفہ نے کہا ہم عرب لوگ ہیں پھر بدل دیتے ہیں ہم باتوں کو اور مقدم ومؤخر کر دیتے ہیں اور شعیب بن الحجاب سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا داخل ہوا میں اور عبدان حسن پر اور کہا ہم نے کہ اے ابا سعید آدمی ایک حدیث بیان کرتا ہے اور اس میں کچھ کمی بیشی ہو جاتی ہے انہوں نے کہا جو قصداً ایسا کرے وہ کذب ہے اور جریر بن حازم نے کہا سنا میں نے حسن کو کہ وہ بہت حدیثیں بیان کرتے تھے کہ مضمون اس کا ایک ہوتا تھا اور کلام مختلف اور ابن عون نے کہا کہ حسن اور ابراہیم شعبی روایت بالمعنیٰ کیا کرتے تھے اور ابو ادریس نے کہا پوچھا ہم نے زہری سے تقدیم وتاخیر حدیث کو انہوں نے کہا یہ قرآن میں تو جائز ہے پھر حدیث میں کیوں روا نہ ہوگی اور جب تو جائز ہے نہ مصنفات میں اگرچہ لفظ مغیر بالکل ہم معنیٰ ہو قطعاً اور راوی بالمعنیٰ کو ضرور ہے کہ آخر روایت میں کہہ دے کہ اسی کے مانند ہے یا شبیہہ یا اشبہ ہے الفاظ اور اکثر صحابہ رضی اللہ عنہم کا یہ قاعدہ تھا حالانکہ وہ سب سے زیادہ جاننے والے تھے معانی کلام کو اور اہل لسان تھے۔

چنانچہ ابن ماجہ اور حاکم اور احمد نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے **فاغرورقت عيناه وانتفخت**، پھر کہا کہ حضرت نے یہی فرمایا مثل اس کے یا مانند وشبیہ اس کے اور مسند دارمی وغیرہ میں ہے کہ ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کی عادت تھی کہ وہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ روایت کرتے تھے اس کے بعد نحوہ اور شبہہ کہتے تھے اور ابن ماجہ میں انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ روایت کی پھر گھبرائے اور کہا ایسا ہی ہے یا جیسا فرمایا ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ **انتهىٰ كذا فى التدريب**

کہا مؤلف رحمہ اللہ نے روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے عبدالرحمٰن بن مہدی سے انہوں نے معاویہ بن صالح سے انہوں نے علاء بن حارث سے انہوں نے مکحول سے انہوں نے واثلہ بن اسقع سے کہ کہا انہوں نے کافی ہے تم کو ہماری روایت بالمعنیٰ اور روایت کی ہم سے یحییٰ بن موسیٰ نے عبدالرزاق سے انہوں نے معمر سے انہوں نے ایوب سے انہوں نے محمد بن سیرین سے کہ کہا محمد بن سیرین نے میں سنتا ہوں حدیث کو دس لفظوں مختلف سے کہ معنی اس کے ایک ہی ہوتے ہیں اور روایت کی ہم سے احمد بن منیع نے ان سے محمد بن عبداللہ انصاری نے انہوں نے ابن عون سے کہا ابن عون نے کہ ابراہیم نخعی اور حسن اور شعبی حدیثوں کو بالمعنیٰ روایت کیا کرتے تھے اور قاسم بن محمد اور محمد بن سیرین اور رجاء بن حیوۃ اعادہ حدیث کیا کرتے تھے انہیں حروف پر جن سے پہلے بیان کیا تھا۔ روایت کیا ہم سے علی بن خشرم نے ان سے حفص بن غیاث نے انہوں نے عاصم احول سے کہا عاصم نے کہ کہا میں نے ابوعثمان نہدی سے کہ آپ ایک بار حدیث بیان کرتے ہیں پھر اسی کو دوسری بار اور طرح بیان کرتے ہیں تو انہوں نے کہا اختیار کرلو تم سماع اول کو۔ روایت کی ہم سے جارود نے ان سے وکیع نے ان سے ربیع بن صبیح نے ان سے حسن نے کہا حسن نے جب معنیٰ حدیث ثابت ہوئی تو کافی ہے یعنی تتبع الفاظ ضروری نہیں۔ روایت کی ہم سے علی بن حجر نے ان سے عبداللہ بن مبارک نے انہوں نے سیف سے کہ وہ بیٹے ہیں سلیمان کے کہا سیف نے سنا میں نے مجاہد سے کہ

حدیث میں تو چاہے تو کچھ گھٹا دے مگر بڑھا مت یعنی گھٹانے میں کچھ نقصان نہیں کہ دوسرا راوی سے بیان کر دے گا یا تو ہی دوسرے وقت بیان کرسکتا ہے مگر اپنی طرف سے بڑھانے میں تو بڑا نقصان ہے۔

مترجم: اشارہ کیا مؤلف رحمہ اللہ نے اس روایت میں اس طرف کہ روایت کرنا بعض حدیث کا دون بعض جائز ہے یعنی ایک ہی حدیث میں سے راوی ایک ٹکڑا بیان کرے اور ایک نہیں اور اس میں کئی مذہب ہیں، محدثین کے بعض نے تو اس کو مطلقاً منع کیا ہے بناء علی منع الروایۃ بالمعنیٰ اور بعض نے اس کو ناجائز کہا ہے اگر چہ روایت بالمعنیٰ ان کے نزدیک جائز ہے مگر عدم جواز کے اس وقت قائل ہوئے ہیں کہ اس روایت کو اسی راوی نے یا کسی اور نے قبل اس کے بتمامہ بیان نہ کیا ہو اور اگر ایک بار اس نے یا اور کسی راوی نے پورا بیان کر دیا ہے تو رواء ہے کہ پھر دوبارہ اس کا ایک ٹکڑا بیان کریں اور بعض نے مطلقاً جائز رکھا ہے مگر صحیح یہ ہے کہ اس میں تفصیل ہے اور عارف حدیث کو روایت بعض کی اور ترک بعض کا روا ہے جب خبر متروک غیر متعلق بجز مروی ہو اور خبر متروک اور خبر مروی میں ایسا علاقہ نہ ہو کہ جز متروک کے ترک سے اختلال معنیٰ کا لازم آئے مثلاً جزءمتروک استثناء ہو یا غایت ہو یا شرط ہو غرض اس کے ترک سے دلالت مروی میں کچھ فرق نہ آئے تو حذف اس کا جائز ہے اور جواز اس کا بدیہی ہے جیسے اس کے غلام میں عدم جواز ضروری ہے اور اسی طرح تقطیع حدیث کے ابواب متفرقہ میں جیسے محدثین کا باب ہے اقرب الی الصواب ہے کذافی ا... ب انتہی ما قال المترجم

قال المؤلف رحمہ اللہ:

روایت کی ہم سے ابو عمار حسین بن حریث نے ان سے زید بن حباب نے انہوں نے ایک مرد سے کہ کہا اس نے کہ نکلے ہماری طرف سفیان ثوری اور کہا اگر میں تم سے کہوں جیسا میں نے سنا ہے بعینہٖ ویسا بیان کرتا ہوں تو ہرگز تم سچ نہ جانو حقیقت میں وہ اس کے معنی ہیں۔ روایت کی ہم سے حسین بن حریث نے کہا سنا میں نے وکیع سے کہتے تھے کہ اگر معنی وسعت نہ ہوتی تو لوگ ہلاک ہو جاتے یعنی سد باب روایت لازم آتا اور علم منقول بالکل اٹھ جاتا اور تفاضل علماء کا حفظ و اتقان اور تثبت عند السماع کی جہت سے ہے اگر چہ اکثر ائمہ باوجود حفظ کے خطا اور غلط سے نہیں بچے۔

روایت کی ہم سے محمد بن حمید رازی نے انہوں نے جریر سے انہوں نے عمارہ بن قعقاع سے انہوں نے کہا کہ مجھ سے ابراہیم نخعی رحمہ اللہ نے جب روایت کرے تو تو روایت کر ابو زرعہ سے جو بیٹے ہیں عمرو بن جریر کے اس لیے کہ انہوں نے مجھ سے ایک حدیث بیان کی پھر پوچھی میں نے ان سے دو برس بعد تو برابر بیان کر دی انہوں نے سفیان سے اور نہ گھٹایا اس میں سے ایک حرف روایت کی ہم سے ابو حفص عمرو بن علی نے انہوں نے یحییٰ بن سعید قطان سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے منصور سے کہا منصور نے کہ کہا میں نے ابراہیم سے سالم بن ابی الجعد کی حدیث تم سے زیادہ پوری کیوں نہیں ہوتی انہوں نے کہا اس لیے کہ وہ لکھتے تھے۔

روایت کی ہم سے عبدالجبار نے انہوں نے سفیان سے کہا کہ کہا مجھ سے عبدالملک بن عمیر نے کہ میں جب حدیث لیتا ہوں

تو اس میں سے ایک حرف نہیں چھوڑتا۔ روایت کی ہم سے حسین بن مہدی نے انہوں نے عبدالرزاق سے انہوں نے معمر سے کہا کہ کہا قتادہ نے نہیں سنی میرے کانوں نے کوئی بات کی یاد نہ رکھا ہو اس کو میرے دل نے روایت کی ہم سے سعید بن عبدالرحمٰن مخزومی نے انہوں نے سفیان بن عیینہ سے انہوں نے عمرو بن دینار سے کہ کہا انہوں نے کسی کو نہ دیکھا میں نے خوب بیان کرنے والا حدیث کا زہری سے روایت کی ہم سے ابراہیم بن سعید جوہری نے انہوں نے سفیان بن عیینہ سے کہا کہ ایوب سختیانی نے میں کسی کو اہل مدینہ سے علم حدیث میں بعد زہری کے یحییٰ بن کثیر سے بڑھ کر نہیں جانتا۔ روایت کی ہم سے محمد بن اسماعیل نے انہوں نے سلیمان بن حرب سے انہوں نے حماد بن زید سے کہ کہا انہوں نے ابن عون حدیث بیان کرتے تھے پھر جب میں ان سے بروایت ایوب اس کے خلاف بیان کرتا تھا وہ اپنی روایت چھوڑ دیتے تھے اور میں کہتا تھا کہ تم نے تو یوں ہی سنی ہے تو وہ کہتے تھے کہ ایوب ہم سب سے زیادہ جاننے والے تھے، محمد بن سیرین کی حدیث کو روایت کی ہم سے ابوبکر نے انہوں نے علی بن عبداللہ سے کہ انہوں نے کہا یحییٰ بن سعید سے کہ ہشام دستوائی اور مسعر میں کون زیادہ ثبت ہے تو انہوں نے کہا مسعر سب لوگوں سے زیادہ ثبت ہیں۔

روایت کی ہم سے ابوبکر عبدالقدوس بن محمد نے اور روایت کی مجھ سے ابوالولید نے کہا سنا میں نے حماد بن زید سے کہ کہتے تھے شعبہ نے مجھ سے جس روایت میں خلاف کیا میں نے اس کو چھوڑ دیا یعنی شعبہ کے اعتماد پر کہا ابوبکر نے اور روایت کی مجھ سے ابوالولید نے کہا مجھ سے حماد بن سلمہ نے کہ اگر تو حدیث کا ارادہ رکھتا ہے تو لازم کر صحبت شعبہ کی ...یت کی ہم سے عبدحمید نے انہوں نے ابوداؤد سے کہا کہ کہا شعبہ نے نہیں لی میں نے کسی سے کہ نہ گیا ہوں میں اس کے پاس ایک بار سے زیادہ اور نہیں لیں ہم میں نے کسی سے دس حدیثیں کہ نہ گیا ہوں میں اس کی خدمت میں دس بار سے زیادہ اور جس سے لیں میں نے پچاس حدیثیں حاضر ہوا میں اس کے پاس پچاس بار سے زیادہ اور جس سے لیں میں نے سو حدیثیں اس کے پاس گیا میں سو بار سے زیادہ مگر جہاں کوفی بارقی سے میں نے یہ حدیثیں سنی تھیں اور پھر دوبارہ جو گیا میں ان کے پاس تو وہ انتقال کر چکے۔

(قول المترجم) اور یہ نہایت قدر دانی تھی حدیث کی انتہیٰ۔

روایت کی ہم سے محمد بن اسماعیل نے عبداللہ بن اسود سے انہوں نے ابن مہدی سے کہ سنا میں نے سفیان سے کہتے تھے کہ شعبہ امیر المومنین ہیں حدیث کے۔

روایت کی ہم سے ابوبکر نے انہوں نے علی بن عبداللہ سے انہوں کہا سنا میں نے یحییٰ بن سعید سے کہتے تھے کوئی زیادہ پیارا نہیں مجھے شعبہ سے اور میرے نزدیک ان کے برابر کوئی نہیں اور جب سفیان ان کا خلاف کرتے ہیں تو سفیان کے قول پر اعتماد کرتا ہوں اور کہا میں نے یحییٰ سے کون ان دونوں میں طویل حدیث کو خوب یاد رکھنے والا ہے سفیان یا شعبہ تو انہوں نے کہا شعبہ زیادہ قوی تھے اس بارے میں اور کہا یحییٰ بن سعید نے شعبہ سب سے زیادہ واقف تھے احوال رجال سے اور خوب جانتے تھے کہ یہ فلاں سے مروی ہے اور اس نے فلاں سے روایت کیا ہے اور سفیان صاحبِ ابواب تھے، روایت کی ہم سے ابوعمار حسین بن

حریث نے کہا سنا میں نے وکیع سے کہتے تھے کہ...... سفیان مجھ سے زیادہ حافظہ رکھتے ہیں اور جب میں نے کسی حدیث کو سفیان سے پوچھا تو انہوں نے ویسے ہی بیان کی جیسے ان کے شیخ نے مجھ سے بیان کی تھی اور سنا میں نے اسحاق بن موسیٰ انصاری سے کہا سنا میں نے معن بن عیسیٰ سے کہتے تھے مالک بن انس تشدد رکھتے تھے یعنی احتیاط کرتے تھے بے اور تے کی مانند اور اس کے یعنی اتنی بھی تحقیقات چھوڑتے نہ تھے روایت کی ہم سے ابوموسیٰ نے انہوں نے ابراہیم بن عبداللہ بن قریم انصاری سے جو قاضی تھے مدینہ کے کہا کہ گزرے مالک بن انس رضی اللہ عنہ ابی حازم پر اور وہ بیٹھے حدیث بیان کر رہے تھے، پس نہ ٹھہرے امام مالک اور چلے گئے لوگوں نے اس کا سبب پوچھا تو کہا کہ وہاں بیٹھنے کی جگہ نہ تھی اور مکروہ جانا میں نے کہ لوں میں حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کھڑے کھڑے۔

مترجم: اشارہ کیا مؤلف رحمہ اللہ نے اس روایت سے آداب محدث کی طرف جو اس کو طلب حدیث اور اخذ روایت کے وقت ضرور ہیں، اسی میں سے ہے بیٹھ کر سماع کرنا حدیث کا اس لیے کہ کھڑے ہونے میں بخوبی تیقظ اور حفظ اور قدرت کاملہ سماع پر نہیں ہوتی اور اخلاص نیت اللہ کے واسطے اس کی طلب میں اس لیے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کسی ایسے علم کو سیکھے کہ جس سے طلب کی جاتی ہے رضا مندی اللہ کی اور نہ سیکھے اس کو مگر اس لیے کہ پائے وہ کوئی چیز دنیا کی نہ پائے گا وہ ہرگز بو جنت کی، اور عمدہ وجہ حصول نیت خالصہ کی یہ ہے جو مروی ہوئی عمرو بن نجید سے کہ انہوں نے پوچھا ابوجعفر بن حمدان سے کہ میں کس نیت سے حدیث لکھوں انہوں نے کہا تم جانتے نہیں کہ صالحین کے ذکر[1] کے وقت رحمت اترتی ہے انہوں نے کہا ہاں ابوجعفر نے کہا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو سردار ہیں، سب نیکیوں کے اور ضرور ہے طلب توثیق اور تسدید اور تیسیر کی اللہ جل جلالہ سے اور ضرور ہے استعمال اخلاق جمیلہ اور عادات رضیہ اور خصائل بہیہ کا اور ضرور ہے افراغ جہد اس کی اور تحصیل میں اور غنیمت جاننا اس کے امکان، چنانچہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حریص رہ اس کی طلب پر جو تجھے نفع دے اور اللہ سے مدد مانگ اور عاجز مت ہو اور پہلے سماع کرے اپنے ارجح شیوخ بلد سے اسناداً اور علماً شہرہ اور دینا اور جب ان سے فارغ ہو تو سائر بلدان کو رحلت کرے اور ہر جگہ اسانید عالیہ طلب کرے اور نقاء حفاظ اور ان کے مذاکرہ اور استفادہ پر حریص رہے چنانچہ جابر رضی اللہ عنہ کی رحلت مدینہ سے شام تک ایک حدیث کے لیے مشہور ہے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی رحلت حضرت

---

[1] ذکر تو عبادت ہے زبان کی اس نیت سے تو عبادت غیر کی ہوگی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت بھی شرک ہے، بندہ کے نام یا کلام سے اگر تبرک چاہے تو بغیر اس لحاظ کے اللہ تعالیٰ کے دین سیکھنے میں اس کی رضامندی ہے اور کسی نیت سے نہ چاہے بندہ کے نام اور کلام پڑھنے سے خوف ہے کہ اور عمل بھی ضائع ہوگا جب اس میں تبرک چاہے جیسے اللہ کا نام یا کلام پڑھنا بڑا عبادت ہے ولذکر اللہ اکبر یہاں سے حکم ختم صحیح بخاری کا جو بلیات میں مروج ہے یا بعضے جو شمائل وقصائد کے وظیفہ کرتے ہیں معلوم ہوا کہ یہ غلطی ہے بعضے برے مولویوں کی غرض کہ اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے اللہ اکبر، جیسے سجدہ رکوع طواف اعتکاف صوم عبادت ہیں، اسی طرح نام وکلام پڑھنا ذکر سے بڑھ کر عبادت ہے، اور سب عبادات خالص اللہ کے لیے چاہئیں، مالک نے کہا اللہ سے سوال بغیر اس کے نام وصفات کے نہ چاہیے۔ ۱۲ عبداللہ بن عبداللہ غزنوی رحمہ اللہ۔

خضر علیہ السلام کی طلب میں حصول علم کے لیے قرآن میں مذکور ہے۔ ابراہیم ادہم نے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ دفع کرتا ہے بلا کو اس امت سے اصحاب حدیث کے سفر اور نہایت حرص علم کے باعث نہ ہو اس کے تساہل کے تحمل حدیث میں کہ متروک ہو جائیں اس سے بعض شروط تحمل کی اور یہ بھی ضرور ہے کہ احادیث عبادات اور فضائل اعمال کی جو سنے اس پر کچھ عمل بھی کرے کہ یہ زکوۃ ہے ان حدیثوں کی اور سبب ہے ان کے یاد رہنے کا۔

بشر حافی رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ اے اصحاب حدیث ادا کرو زکوۃ حدیث کی عمل کرو دو سو حدیث میں سے پانچ حدیث پر یعنی جیسے دو سو درہم میں پانچ درہم زکوۃ واجب ہوتی ہے ایسے ہی دو سو حدیثوں سے پانچ پر تو عمل کرو اور احمد بن حنبل سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا نہ لکھی میں نے کوئی حدیث کہ عمل نہ کیا اس پر یہاں تک کہ پہنچا مجھ کو حجامت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ابوطیبہ نے اور عنایت کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ایک دینار سو میں نے بھی حجامت کروائی اور حجام کو ایک دینار دیا اور حجامت سے مراد پچھنے لگانا ہے اور ضرور ہے طالب حدیثوں کو کہ تعظیم کرے اپنے شیخ کی اور جس سے حدیث سنے اس لیے کہ یہ بھی اجلال ہے علم کا اور سبب ہے اس سے منتفع ہونے کا چنانچہ مغیرہ سے مذکور ہے کہ ہم ابراہیم اپنے شیخ سے ڈرتے تھے جیسے کوئی حاکم سے ڈرتا ہے اور بخاری نے کہا ہم نے یحییٰ بن معین سے بڑھ کر کسی کو نہ دیکھا کہ تعظیم کرتا ہو محدثین کی اور حدیث میں ہے تو اضعوا لمن تعلمون منه رواه البيهقي مرفوعا من حديث ابي هريرة وضعفه وقال الصحيح وقفه على عمر اور اعتقاد کرے جلالت شیخ کا اور کے رجحان کا غیر پر اور طالب رہے اس کی رضا کا اور زیادہ طلب نہ کرے اس سے کہ تھکائے اس کو بلکہ قناعت کرے اس پر جتنا وہ روایت کرے اس سے اور اپنے شیخ سے مشورہ لے اپنے امور میں اور شیخ کو ضرور ہے کہ خیر خواہی اور بذل نصح کرے اس کے واسطے اور جب فارغ ہو جائے تلمیذ اس کا اس کی روایت کے سماع سے تو ضرور ہے شیخ کو کہ اپنے سے اکمل کی طرف ہدایت کرے تاکہ علم طلبہ کا کامل ہو اور افادہ نشر احادیث کا کامل ہو اور حیا اور کبر ہرگز مانع نہ ہو اس کو علم کے طلب کرنے سے اور تلمذ سے اس شخص کے جو کم ہو نسب اور عمر وغیرہ میں اس لیے کہ مجاہد سے مروی ہے کہ علم حاصل نہیں کرتا حیا کرنے والا نہ متکبر اور صبر کرے جفائے شیخ پر اور اعتناء کرے مہم ضروری کے ساتھ اور فکر و غرور نہ کرے استکثار پر اور لکھے اور سماع کرے کتاب وخبر کو بالاستیعاب اور انتخاب کا ارادہ نہ کرے۔ خلاصہ مافي التدريب انتهى ما قال المترجم

قال المؤلف:

روایت کی ہم سے ابوبکر نے انہوں نے علی بن عبداللہ سے کہا علی نے کہ کہا یحییٰ بن سعید نے مالک کی روایت جو سعید بن مسیب سے مروی ہے مجھے زیادہ پیاری ہے اس سے جو بواسطہ سفیان ثوری کے ابراہیم نخعی سے مروی ہے پھر کہا یحییٰ نے قوم میں کوئی شخص حدیث میں زیادہ معتبر نہیں مالک بن انس رضی اللہ عنہ سے اور مالک امام تھے حدیث میں، سنا میں نے احمد بن حسن سے کہتے تھے سنا میں نے احمد بن حنبل سے کہ کہتے تھے نہیں دیکھا میں نے کسی کو یحییٰ بن سعید قطان کے برابر اور کہا احمد بن حسن نے کہ کسی نے پوچھا احمد بن حنبل سے وکیع اور عبدالرحمٰن بن مہدی کو تو انہوں نے فرمایا کہ وکیع اکبر ہیں قلب میں اور عبدالرحمٰن امام ہیں، سنا

میں نے محمد بن عمرو بن نبہان بن صفوان ثقفی بصری سے کہتے تھے، سنا میں نے علی بن مدینی کو کہتے تھے اگر میں چاہوں تو قسم کھا سکتا ہوں رکن اور مقام کے بیچ میں کسی کو نہ دیکھا میں نے علم میں زیادہ عبدالرحمٰن بن مہدی سے کہا ابوعیسیٰ نے اور کلام اس مقام میں اور روایت اہل علم سے بہت ہے اور بیان کیا ہم نے کچھ تھوڑا سا اس میں سے بطور اختصار کے تا کہ استدلال کیا جائے اس سے منازل علماء اور تفاضل فضلاء پر کہ بعض ان میں بعض سے افضل تھے حفظ و اتقان میں اور جس میں کلام کیا ہے، علماء نے تو کس وجہ سے کلام کیا ہے۔

مترجم: غرض یہ کہ یہاں تک احوال تھے رجال کے خواہ ثقہ ہوں یا ضعیف اور ضعف ان کا سوء حفظ کے سبب سے ہو یا اس کے سوا اور سبب سے اور اس کو اصطلاح محدثین میں جرح و تعدیل کہتے ہیں اور تفصیل اس کی اور کتب مطولہ میں اس فن کی موجود ہے اور جزو اعظم ہے فن حدیث کا کہ معلوم ہوتا ہے اسی حال قوت وضعف روایات کا اور وجوہ ترجیح بعض کے بعض پر اور وثوق عدم وثوق احادیث کا۔ انتہی ما قال المترجم

کہا مؤلف نے اور قراءت عالم کے سامنے جب اس کو حفظ ہو جو چیز کہ پڑھی جاتی ہے یا حفظ نہ ہو تو اس کے اصل کو دیکھ رہا ہو یعنی جس کی نقل پڑھی جاتی ہے صحیح ہے نزدیک اہل حدیث کے چنانچہ روایت کی ہم سے حسین بن مہدی بصری نے انہوں نے عبدالرزاق سے انہوں نے ابن جریج سے کہا کہ پڑھا میں عطاء بن ابی رباح کے آگے اور ان سے کہا کہ میں اس کو کیونکر روایت کروں انہوں نے کہا کہ روایت کی ہم سے اس کی عطا بن ابی رباح نے اور روایت کی ہم سے سوید بن نصر نے ان سے علی بن حصین نے ان سے ابی عصمہ نے انہوں نے یزید نحوی سے انہوں نے عکرمہ سے کہ چند لوگ ابن عباس کے پاس آئے اہل طائف سے ایک کتاب لے کر ان کی کتابوں میں، سو ابن عباس پڑھنے لگے ان پر بہ تقدم و تاخیر اور کہا انہوں نے کہ میں تو بھائی اس مصیبت سے عاجز آ گیا سو تم لوگ میرے آگے پڑھو کہ میرا اقرار ایسا ہے جیسا میرا پڑھنا تمہارے آگے۔ اور روایت کی ہم سے سوید نے ان سے علی بن حصین بن واقد نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے منصور بن معتمر سے کہا کہ جب دی کتاب آدمی نے اپنی دوسرے کو اور کہا کہ مجھ سے روایت کر اس کو تو اسے جائز ہے کہ اس سے روایت کرے اور سنا میں نے محمد بن اسماعیل سے کہتے تھے پوچھا میں نے ابو عاصم نبیل سے ایک حدیث تو کہا انہوں نے تم پڑھ جاؤ اس ہدیث کو میرے آگے تو میں نے چاہا کہ وہی پڑھیں میرے آگے تو انہوں نے کہا تم شیخ کے آگے تلمیذ کا پڑھنا روا نہیں رکھتے حالانکہ سفیان ثوری اور مالک بن انس اس کو روا رکھتے تھے۔ روایت کی ہم سے احمد بن حسن نے ان سے یحییٰ بن سلیمان جعفی مصری نے کہا کہ کہا عبداللہ بن وہب نے جس روایت میں حدثنا کہوں اس کو جان لو کہ میں نے لوگوں کے ساتھ سنی ہے اور جس میں حدثنی کہوں اس کو جان لو کہ میں نے اکیلے سنی ہے اور جس میں اخبرنا کہوں اس کو جان لو کہ استاذ پر پڑھی گئی ہے اور میں بھی حاضر تھا اور جس میں اخبرنی کہوں اسے جان لو کہ میں نے اکیلے استاذ کے آگے پڑھی ہے اور سنا میں نے ابوموسیٰ محمد بن مثنیٰ سے کہتے تھے سنا میں نے یحییٰ بن سعید قطان سے کہتے تھے۔ حدثنا اور اخبرنا ایک ہی ہے۔

کہا ابوعیسیٰ نے کہ ہم ابو مصعب مدینی کے پاس تھے کہ ان کے آگے پڑھی گئیں بعض حدیثیں ان کی سو میں نے ان سے

پوچھا کہ ہم کیونکر اس کو روایت کریں انہوں نے کہا کہ کہو حدیث بیان کی ابو مصعب نے کہا ابو عیسیٰ نے اور جائز رکھا ہے بعض اہل علم نے اجازت کو کہ جب اجازت دی کسی عالم نے کسی کو کہ روایت کرے اس کی طرف سے کسی حدیث کو تو اسے جائز ہے کہ اس کی طرف سے روایت کرے روایت کی ہم سے محمود بن غیلان نے ان سے وکیع نے ان سے عمران بن حدیر نے ان سے ابو مجلز نے ان سے بشیر بن نہیک نے کہا انہوں نے کہ لکھی میں نے ایک کتاب میں روایتیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی اور کہا میں ان سے کہ روایت کروں میں اسے آپ سے انہوں نے کہا ہاں!

روایت کی ہم سے محمد بن اسماعیل واسطی نے ان سے محمد بن حسن نے کہ عوف اعرابی نے کہا کہ ایک مرد نے کہا حسن سے میرے نزدیک آپ کی چند حدیثیں ہیں، میں ان کو روایت کروں انہوں نے فرمایا کہ ہاں کہا ابو عیسیٰ نے اور محمد بن حسن معروف محبوب بن الحسن ہیں اور روایت کی ہے ان سے کئی ائمہ نے۔ روایت کی ہم سے جارود بن معاذ نے انہوں نے انس سے انہوں نے عبید اللہ بن عمرو سے کہا عبید اللہ نے کہ آیا میں زہری کے پاس ایک کتاب لے کر اور میں نے کہا یہ آپ کی حدیثیں ہیں انہیں میں آپ سے روایت کروں انہوں نے کہا ہاں۔ روایت کی ہم سے ابو بکر نے انہوں نے علی بن عبد اللہ سے انہوں نے یحییٰ سے جو بیٹے ہیں سعید کے کہا کہ آئے ابن جریج ہشام بن عروہ کے پاس ایک کتاب لے کر اور کہا کہ آپ کی حدیثیں ہیں میں آپ سے اس کو روایت کروں انہوں نے کہا کہ ہاں کہا یحییٰ نے کہ میں نے اپنے دل میں کہا میں نہیں جانتا کہ کون سا امر بہتر ہے یعنی قراءت یا اجازت اور کہا علی نے کہ پوچھا میں نے یحییٰ بن سعید سے ابن جریج کی حدیثوں کو جو وہ عطاء خراسانی سے روایت کرتے ہیں کہا کہ ضعیف ہیں میں نے کہا کہ وہ تو کہتے ہیں کہ خبر دی مجھ کو عطاء نے کہا ان کا اخبرنی کہنا کچھ نہیں اس لیے کہ عطاء نے ان کو فقط کتاب دے دی تھی۔

مترجم: یہاں مؤلف رحمہ اللہ نے اخذ روایت کے طریقے بیان کیے اور ان میں سے کئی طرق ذکر کیے۔ اول یہ کہ شاگرد کتاب لے کر پڑھے اور استاد سنے حفظ سے یا اصل دیکھتا جائے۔ ثانی یہ کہ استاد کسی کو کتاب دے دے اور کہے کہ مجھ سے روایت کر یہ میرے مرویات ہیں جیسے منصور بن معتمر نے کہا، ثالث یہ کہ اجازت دے کوئی استاد کہ ہماری مرویات کو روایت کر، رابع یہ کہ شاگرد ایک کتاب لائے اور کہے کہ یہ تمہاری حدیثیں ہیں اور شیخ ان کی روایت کی اجازت دے، خامس یہ کہ کتاب نہ لائے بلکہ یونہی کہے کہ چند حدیثیں آپ کی میرے پاس ہیں اور شیخ اس کی اجازت دے۔

اب سنو کہ صورت اول کو محدثین عرض کہتے ہیں اس لیے کہ قاری ما یقرا ء کو شیخ پر عرض کرتا ہے جیسا کہ قرآن مقری پر عرض کیا جاتا ہے اور برابر ہے کہ تو خود پڑھے یا اور کوئی شاگرد پڑھے شیخ پر اور تو بھی سنتا ہو، غرض قائل ہوئے ہیں جواز وصحت عرض کے اصحاب میں سے انس اور ابن عباس اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم اور تابعین سے ابن مسیب اور ابو سلمہ اور قاسم بن محمد اور سالم بن عبد اللہ اور خارجہ بن زید اور سلیمان بن یسار اور ابن ہرمز اور عطاء اور نافع اور عروہ اور شعبی اور زہری اور مکحول اور حسن اور منصور اور ایوب اور ائمہ سے ابن جریج اور ثوری اور ابن ابی ذئب اور شعبہ اور ائمہ اربعہ اور ابن مہدی اور شریک اور لیث اور ابو عبید اور بخاری اور

ان کے سوا اور بہت سے محدثین محققین اور اس میں اختلاف ہے علماء کا کہ عرض اس کے برابر ہے جس کا لفظ شیخ سے سماع ہے یا عرض راجح ہے یا مرجوح، سواول یعنی مساوات مروی ہے مالک سے اور ان کے اشیاخ اور اصحاب اور معظم علمائے حجاز اور کوفہ اور بخاری وغیرہم سے اور حکایت کیا ہے اس کو رامہرمزی نے علی بن طالب سے اور ابن عباس سے چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ قراءت عالم پر بمنزلہ سماع کے ہے اس سے اور ابن عباس کا کہ پڑھو تو مجھ سے کہ تمہارا پڑھنا میرے آگے ایسا ہے جیسا میرا پڑھنا تمہارے آگے رواہ البیہقی فی المدخل وحکاہ ابوبکر الصیر فی عن الشافعی رحمہ اللہ۔

اور دوسرا مذہب یعنی عرض راجح ہے سماع سے مروی ہے ابوحنیفہ سے اور ابن ابی ذئب وغیرہما سے اور وہی مروی ہے امام مالک سے روایت کیا اس کو دار قطنی نے اور ابن فارس اور خطیب نے اور مذہب تیسرا یعنی راجح ہونا سماع کا عرض پر مروی ہے۔ جمہور اہل مشرق سے اور تدریب میں اس کو صحیح کہا ہے اور صورت ثانی کو جس میں استاد کتاب دے دے محدثین مناولہ کہتے ہیں اصل اس میں روایت بخاری ہے جس کو تعلیقاً کتاب العلم میں ایراد کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک امیر سریہ کو ایک خط دے دیا اور کہا کہ فلاں مقام پر پہنچ کر اس کی لوگوں کو اطلاع دینا۔ (الحدیث) اور مناولہ دو قسم ہے ایک قرون باجازت اور دوسرے مجرد عن الاجازت اور اس کی کئی صورتیں ہیں کہ مذکور ہیں، مطولات میں اور باقی تین صورتیں مؤلف رحمہ اللہ نے اجازت کی لکھی ہیں اور اجازت کی نو صورتیں ہیں کہ بیان کیں ہم نے بعض ان میں سے ارشاد اہل توحید میں جو مقدمہ ہے ترجمہ ترمذی کا...... فمن شاء فلیرجع الیه

کہا ابوعیسیٰ نے اور حدیث جب مرسل ہو تو اکثر اہل حدیث کے نزدیک صحیح نہیں اور ضعیف کہا ہے اس کو کئی لوگوں نے چنانچہ روایت کی ہم سے علی بن حجر نے انہوں نے بقیہ بن ولید سے انہوں نے عتبہ بن ابی حکیم سے کہا عتبہ نے کہ سنا زہری نے اسحاق بن عبداللہ بن ابی فروہ کو کہ وہ کہہ رہے تھے قال رسول اللہ ﷺ تو زہری نے کہا اللہ کی مار تجھ پر اے ابن ابی فروہ کہ تو ایسی حدیثیں لاتا ہے ہمارے پاس جس کی مہار اور لگام نہیں ہوتی یعنی سند معتمد علیہ نہیں ہوتی اور روایت کی ہم سے ابوبکر نے انہوں نے علی بن عبداللہ سے کہ کہا یحییٰ بن سعید نے مرسلات مجاہد کی میرے نزدیک بہت اچھی ہیں عطاء بن ابی رباح کی مرسلات سے اس لیے کہ عطاء ہر قسم کی حدیثوں کو مرسلاً روایت کرتے تھے اور کہا اس نے کہا یحییٰ نے مرسلات سعید بن جبیر کی مجھے بہت اچھی معلوم ہوتی ہیں، عطاء کی مرسلات سے اور کہا علی نے کہ کہا میں نے یحییٰ سے مرسلات مجاہد کی تمہارے نزدیک بہتر ہیں یا طاؤس کی انہوں نے کہا بہت قریب قریب ہیں دونوں، کہا علی نے اور سنا میں نے یحییٰ بن سعید سے کہتے تھے مرسلات ابی اسحٰق کی نزدیک میرے لاشئی محض ہیں یعنی غیر معتبر ہیں اور اعمش اور تیمی اور یحییٰ بن ابی کثیر کی اور مرسلات ابن عیینہ کی مثل ہوا کے ہیں یعنی غیر معتبر پھر کہا قسم ہے اللہ کی اور سفیان بن سعد کی مرسلات بھی ایسی ہیں اور کہا میں نے یحییٰ سے مرسلات مالک کی انہوں نے کہا یہ میرے نزدیک بہتر ہیں پھر کہا یحییٰ نے لوگوں میں کسی کی حدیث صحیح تر نہیں امام مالک سے روایت کی ہم سے سوار بن عبداللہ العنبری نے کہا انہوں نے کہا سنا میں نے یحییٰ بن سعید کو کہ کہتے تھے حسن بصری نے جس حدیث میں کہا قال رسول اللہ ﷺ ضرور پائی ہم نے اس کی کوئی اصل سوا ایک یا دو حدیثوں کے، کہا ابوعیسیٰ رحمہ اللہ نے اور جن بزرگوں نے مرسل کو ضعیف

اس لیے کہا ہے کہ احتمال ہے کہ اس میں ائمہ ثقات نے اس کو غیر ثقہ سے لیا ہو اس لیے کہ کلام کیا ہے حسن بصری نے معبد جہنی میں اور پھر ان سے روایت بھی کی چنانچہ روایت کی ہم سے بشر بن معاذ بصری نے انہوں نے مرحوم بن عبدالعزیز عطاء سے انہوں نے اپنے باپ اور چچا سے دونوں نے کہا سنا ہم نے حسن بصری سے کہ فرماتے تھے دور رہو معبد جہنی سے کہ وہ ضال اور مضل ہے کہا ابوعیسیٰ نے اور مروی ہے شعبی سے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے حارث اعور نے اور وکذاب تھا۔ یعنی رافضی

مترجم: معبد جہنی وہ شخص ہے کہ جس نے پہلے تقدیر کا انکار کیا اور منسوب تھا رفض کی طرف اور خبیث رئیس تھا قدریہ کا جو مجوس ہیں اس امت کے۔

کہا مؤلف نے اور سنا میں نے محمد بن بشار سے انہوں نے کہا عبدالرحمٰن بن مہدی کہتے تھے تم تعجب نہیں کرتے ہو سفیان بن عیینہ پر کہ میں نے چھوڑ دیا جابر جعفی کو بہ سبب اس قول کے جو ان سے حکایت کیا جاتا ہے ہزار حدیث سے زیادہ میں یعنی ہزار حدیث سے زیادہ جو ان سے مروی تھیں چھوڑ دیں اور پھر ان سے روایت کرتے تھے کہا محمد بن بشار نے اور چھوڑ دی عبدالرحمٰن بن مہدی نے حدیث جابر جعفی کی اور احتجاج بھی کیا ہے بعض علماء نے مراسیل سے۔

مترجم: مرسل وہ حدیث ہے جس میں تابعی کہے قال رسول اللہ ﷺ اور حضرت کے اور اس کے درمیان ایک راوی چھوٹ گیا ہو یعنی صحابی اور بعضوں نے کہا جس میں دو راوی متروک ہوئے وہ بھی مرسل ہے اور وہ ایک قسم ہے ضعیف حدیثوں میں سے جماہیر محدثین کے نزدیک۔ اور اکثر فقہاء اور اصولیون کے نزدیک اور مالک اور ابوحنیفہ اور احمد نے کہا ہے کہ وہ صحیح ہے اور بعضوں نے کہا صحیح مراسیل سے وہ مراسیل مراد ہیں جو قرون ثلاثہ مشہور بالخیر سے ارسال کی گئی ہوں اس لیے کہ بعد ان زمانوں کے خبر ہے افشائے کذب کی اور ابن جریر نے کہا اجماع ہے تابعین کا قبول مراسیل پر اور کسی کا انکار اس پر مذکور نہیں اور نہ کسی نے ائمہ سے اس پر انکار کیا ہے دوسری صدی تک۔

قال المؤلف:

روایت کی ہم سے ابوعبیدہ بن ابی السفر الکوفی نے ان سے سعید بن عامر نے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے سلیمان اعمش سے کہا سلیمان نے کہا میں نے ابراہیم نخعی سے کوئی روایت متصل بیان کرو مجھ سے جو مروی ہو عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے تو ابراہیم نے کہا جب میں تم سے کہوں عن عبداللہ تو جان لو کہ وہ میں نے خود ان سے سنی ہے اور جب کہوں قال عبداللہ تو میرے اور ان کے درمیان کئی واسطے ہیں اور مختلف ہوئے ہیں اہل علم تضعیف رجال میں جیسے مختلف ہیں وہ اس کے ماسوا میں اور مذکور ہے شعبہ سے کہ انہوں نے ضعیف کہا ابوالزبیر مکی کو اور عبدالملک بن ابی سلیمان اور حکیم بن جبیر کو اور چھوڑ دیا ان سے روایت لینا پھر لے لی روایت شعبہ نے ان لوگوں سے جو کہ حفظ و عدالت میں ان سے بھی کم تھے چنانچہ لی انہوں نے روایت جابر جعفی سے اور ابراہیم بن مسلم ہجری اور محمد بن عبیداللہ العزرمی اور کئی لوگوں سے جو نہایت ضعیف ہیں حدیث میں۔ روایت کی ہم سے محمد بن عمرو بن نبہان نے انہوں نے امیہ بن خالد سے کہا کہ کہا میں نے چھوڑ دیئے ہو تم روایت عبدالملک بن ابی سلیمان کی اور لیتے ہو روایت

محمد بن عبید اللہ العزرمی سے انہوں نے کہا ہاں کہا ابوعیسیٰ نے اور شعبہ روایت کرتے تھے عبدالملک بن ابی سلیمان سے پھر چھوڑ دیا ان کو اور کہا گیا ہے کہ چھوڑ دیا ہے انہوں نے اس لیے کہ منفرد ہوئے وہ اس حدیث کے ساتھ جو روایت کی عبدالملک نے عطاء بن ابی رباح سے انہوں نے جابر سے انہوں نے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ نے آدمی اپنے شفعہ کا مستحق ہے کہ اس کا انتظار کیا جائے اگرچہ غائب ہو جبکہ راہ ان دونوں کی ایک ہو اور ثابت کہا ہے ان کو کوئی اماموں نے اور روایت کی ہے ابوالزبیر اور عبدالملک بن ابی سلیمان اور حکیم بن جبیر سے، روایت کی ہم سے احمد بن منیع نے انہوں نے ہشیم سے انہوں نے حجاج اور ابن ابی لیلیٰ سے انہوں نے عطاء بن ابی رباح سے کہا انہوں نے تھے ہم جب نکلتے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کے پاس مذاکرہ کرتے آپس میں ان کی حدیثوں کا اور ابوالزبیر ہم سب سے زیادہ یاد رکھنے والے تھے حدیث کو۔

روایت کی ہم سے محمد بن یحییٰ بن ابی عمر نے انہوں نے سفیان بن عیینہ سے کہ کہا ابوالزبیر نے عطاء مجھے آگے کرتے تھے جابر بن عبداللہ کے پاس تاکہ یاد رکھوں میں ان کے لیے حدیث کو۔ روایت کی ہم سے ابن ابی عمر نے انہوں نے سفیان سے کہا سنا میں نے ایوب سختیانی سے کہتے تھے روایت کی مجھ سے ابوالزبیر نے اور سفیان نے اپنے ہاتھ کی مٹھی بند کی کہا ابوعیسیٰ نے مراد اس سے یہ تھی کہ وہ اتقان وحفظ میں کامل تھے اور مروی ہے عبداللہ بن مبارک سے کہ سفیان ثوری کہتے تھے کہ عبدالملک بن ابی سلیمان میزان تھے علم کے اور روایت کی ہم سے ابوبکر نے انہوں نے علی بن عبداللہ سے کہا پوچھا میں نے یحییٰ بن سعید سے حال حکیم بن جبیر کا انہوں نے کہا ترک کر دیا ان کو شعبہ نے اس حدیث کے سبب سے کہ روایت کی انہوں نے صدقہ کے باب میں یعنی حدیث عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کی کہ نبی ﷺ نے جو سوال کرے لوگوں سے اور اس کے پاس اتنا ہے کہ کام نکل جائے تو قیامت کے دن آئے گا کہ منہ اس کا چھلا ہوا ہوگا لوگوں نے کہا یارسول اللہ ﷺ کتنا مال ہے کہ جس سے آدمی کا کام نکلتا ہے اور اس کو سوال کی حاجت ہوتی فرمایا پچاس درہم یا اس کی قیمت کا سونا انتہیٰ، کہا علی نے کہا یحییٰ نے اور روایت کی حکیم بن جبیر سے سفیان ثوری اور زائدہ نے کہا علی نے کہ یحییٰ ان کی حدیث میں کچھ مضائقہ نہ دیکھتے تھے۔ روایت کی ہم سے محمود بن غیلان نے انہوں نے یحییٰ بن آدم سے انہوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے حکیم بن جبیر سے حدیث صدقہ کی کہا یحییٰ بن آدم نے پھر کہا عبداللہ نے جو رفیق ہیں شعبہ کے سفیان ثوری سے کاش کہ حکیم کے سوا اور کوئی شخص اس کو روایت کرتا تو کہا ان سے سفیان نے کیا شعبہ اس سے روایت نہیں کرتے انہوں نے کہا ہاں کہا سفیان نے سنا میں نے زبید کو کہ روایت کرتے تھے ان کو محمد بن عبدالرحمن بن یزید سے۔

کہا ابوعیسیٰ رحمہ اللہ نے اور جس حدیث کو ہم نے حسن کہا ہے تو حسن ہمارے نزدیک وہ حدیث ہے کہ اس کی اسناد میں کوئی متہم بکذب نہ ہو اور حدیث شاذ بھی نہ ہو اور مروی ہو اور سند سے بھی مثل اس کے سو وہ ہمارے نزدیک حسن ہے اور جو ذکر کی ہم نے اس میں حدیث غریب ہے، تو جاننا چاہیے کہ محدثین حدیث کو جانتے ہیں کئی وجوہ سے اور بہت سی حدیثیں جو غریب ہوتی ہیں اس لیے کہ مروی نہیں ہوتیں مگر ایک سند سے جیسے حدیث حماد بن سلمہ کچھ مروی ہے ابوالعشراء سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے

باپ سے کہا کہ عرض کی میں نے اے اللہ کے رسول کیا ذبح نہیں روا ہے مگر حلق اور لبہ میں سو فرمایا آپ نے اگر بھونک دے اس کی ران میں تو کافی ہے سو یہ حدیث ایسی ہے کہ متفرد ہوئے اس کے ساتھ حماد بن سلمہ ابی العشراء سے روایت کرنے میں اور ابوالعشراء کی کوئی حدیث معلوم نہیں ہوتی سوا اس کے اور یہ حدیث مشہور جو ہوئی علماء کے نزدیک تو حماد بن سلمہ کی روایت سے کہ نہیں جانتے ہم اس کو مگر انہی کی روایت سے یعنی اکثر ہوتا ہے کہ اماموں میں سے کوئی حدیث ایک ہی شخص روایت کرتا ہے اور معلوم نہیں ہوتی وہ مگر اسی کی روایت سے پھر اس شخص سے بہت لوگ روایت کرتے ہیں اور وہ مشہور ہو جاتی ہے، جیسے روایت عبداللہ بن دینار کی کہ روایت کی انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا بیع سے ولاء کے اور اس کے ہبہ سے اور نہیں معلوم ہوتی یہ مگر عبداللہ بن دینار کی روایت سے اگرچہ ان سے بہت لوگوں نے روایت کی ہے جیسے عبید اللہ بن عمر سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے سو وہم کیا اس میں یحییٰ بن سلیم نے اور صحیح یہی ہے کہ وہ مروی ہے عبید اللہ بن عمرو سے وہ روایت کرتے ہیں، عبداللہ بن دینار سے وہ ابن عمر سے ایسی ہی روایت کی عبدالوہاب ثقفی اور عبداللہ بن عمر سے انہوں نے عبداللہ بن دینار سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور روایت کی مؤمل نے یہ حدیث شعبہ سے تو شعبہ نے کہا بیشک میں آرزو رکھتا ہوں کہ اگر عبداللہ بن دینار نے مجھے اجازت دی تو میں کھڑا ہو کر اس کے سر میں بوسہ لوں، کہا ابوعیسیٰ رحمہ اللہ نے اور اکثر حدیثیں غریب سمجھی جاتی ہیں کہ ان میں کچھ زیادت ہوتی ہے یعنی ایسی زیادت جو ثقات سے مروی نہیں اور وہ زیادت صحیح جب ہوتی ہے کہ ایسے شخص سے مروی ہو جس کے حافظہ پر اعتماد کیا جاتا ہو یعنی اس وقت قابل قبول ہے جیسے کہ روایت کی مالک بن انس نے نافع سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا انہوں نے کہ مقرر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر رمضان سے ہر آزاد اور غلام اور مرد اور عورت پر جو مسلمانوں سے ہو ایک صاع کھجور سے یا ایک صاع جو سے کہا اور زیادہ کیا مالک نے اس حدیث میں لفظ من المسلمین کا یعنی جو مسلمانوں سے ہو، اور روایت کی ایوب سختیانی اور عبید اللہ بن عمر اور کئی اماموں نے حدیث کے اس حدیث کو نافع سے انہوں نے ابن عمر سے اور نہیں ذکر کیا اس میں لفظ من المسلمین کا اور روایت کی بعضوں نے نافع سے مثل روایت مالک کے مگر وہ ایسے لوگ ہیں ان کے حافظہ پر اعتماد نہیں کیا جا سکتا اور تمسک کیا ہے کئی اماموں نے مالک کی حدیث سے اور احتجاج کیا ہے اس سے انہیں میں ہیں، امام شافعی اور امام احمد بن حنبل کہ دونوں نے کہا جب کسی کے پاس غلام ایسے ہوں جو مسلمان نہیں تو ان کی طرف سے صدقہ فطر نہ دے۔ اور استدلال کیا انہوں نے امام مالک کی اسی روایت سے غرض جب زیادت ایسے حافظ کی طرف سے ہو جس کے حفظ پر اعتماد کیا جاتا ہے تو وہ زیادت مقبول ہے اور کتنی حدیثیں ایسی ہیں کہ کئی سندوں سے مروی ہوئیں اور ایک اسناد سے غریب سمجھی جاتی ہیں جیسے کہ یہ روایت۔ روایت کی ہم سے ابوکریب نے اور ہشام اور ابوالسائب اور حسین بن اسود نے چاروں نے کہا روایت کی ہم سے ابواسامہ نے انہوں نے برید بن عبداللہ بن ابی بردہ سے انہوں نے اپنے دادا سے انہوں نے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے کافر کھاتا ہے سات آنتوں میں اور مومن کھاتا ہے ایک آنت میں یہ حدیث غریب ہے اس سند سے من قبل اسنادہ اور یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی سندوں سے مروی ہے اور صرف ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ

کی روایت سے غریب سمجھی جاتی ہے چنانچہ پوچھا میں نے محمود بن غیلان سے حال اس حدیث کا تو انہوں نے کہا وہ روایت ہے ابوکریب کی ابواسامہ سے اور پوچھا میں نے محمد بن اسماعیل بخاری سے حال اس کا تو انہوں نے بھی یہی کہا یہ حدیث ہے ابوکریب کی جو مروی ہے ابواسامہ سے اور نہیں جانتے ہم اس کو مگر ابوکریب کی روایت سے سو میں نے کہا مجھ سے کئی شخصوں نے روایت کی ہے کہ سب ابواسامہ سے راوی ہیں سو وہ تعجب کرنے لگے اور کہا کہ میں نہیں جانتا کسی کو کہ روایت کی ہو یہ سوا ابوکریب کے اور کہا محمد بن اسماعیل بخاری نے کہ میں گمان کرتا ہوں کہ ابوکریب نے یہ حدیث ابواسامہ سے مذاکرہ میں یعنی بغیر روایت کرنے کے اور کسی بحث میں سنی۔ روایت کی ہم سے عبداللہ بن ابی زیاد اور کئی لوگوں نے شبابہ بن سوار سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے بکیر بن عطاء سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن یعمر رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے منع کیا دبا اور مزفت کے استعمال سے یہ حدیث غریب ہے اسناد کی طرف سے اس لیے کہ ہم کسی کو نہیں جانتے کہ شعبہ سے روایت کرتا ہو سوا شبابہ کی اس لیے غریب لکھی جاتی ہے کہ اکیلے انہوں نے روایت کی ہے شعبہ سے اور روایت کی شعبہ نے اور سفیان ثوری نے اسی اسناد سے بکیر بن عطاء سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن یعمر سے انہوں نے نبی ﷺ سے کہ آپ نے فرمایا الحج عرفۃ یعنی حج وقوف عرفات کا نام ہے سو یہ حدیث معروف صحیح تر ہے محدثین کے نزدیک اس اسناد سے۔ روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے معاذ بن ہشام سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے کہا یحییٰ نے کہ انہوں نے سنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ کہتے تھے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو ساتھ جائے جنازہ کے اور نماز پڑھے اس پر اس کو ایک قیراط ہے یعنی ثواب ہے اور جو اس کے ساتھ رہے یہاں تک کہ فراغت کی جائے اس کے کام سے سو اس کو دو قیراط ہیں لوگوں نے عرض کی اے اللہ کے رسول دو قیراط کتنے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا چھوٹا ان میں کا مثل احد کے ہے۔

روایت کی ہم سے عبداللہ بن عبدالرحمٰن نے انہوں نے مروان بن محمد سے انہوں نے معاویہ بن سلام سے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے ابومزاحم سے کہ سنا انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو ساتھ جائے جنازہ کے اس کو ایک قیراط ہے پھر ذکر کی حدیث مانند اس کے معنوں میں کہا عبداللہ نے اور خبر دی ہم کو مروان نے معاویہ بن سلام سے کہ کہا یحییٰ نے روایت کی مجھ سے ابوسعید مولی المہری نے حمزہ سے جو بیٹے ہیں سفینہ کے انہوں نے سائب سے کہ سنا انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے کہا میں نے ابومحمد عبداللہ بن عبدالرحمٰن سے کہ تمہاری وہ کونسی حدیث ہے جس کو محدثین نے غریب سمجھا ہے اور تم نے باسناد سائب بواسطہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے نبی ﷺ سے روایت کی ہے سو انہوں نے یہی حدیث مجھ سے بیان کی اور سنا میں نے محمد بن اسماعیل سے کہ روایت کرتے تھے یہ حدیث عبداللہ بن عبدالرحمٰن سے۔

کہا ابوعیسیٰ رحمہ اللہ نے اور یہ حدیث مروی ہوئی کئی سندوں سے بواسطہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے نبی ﷺ سے اور غریب سمجھی جاتی ہے یہ حدیث فقط اسناد کی راہ سے یعنی سائب کی روایت سے کہ وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے۔

روایت کی ہم سے ابوحفص عمرو بن علی نے انہوں نے یحییٰ بن سعید قطان سے انہوں نے مغیرہ بن ابی قرۃ السدوسی سے کہا انہوں

نے سنا میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہتے تھے کہا ایک شخص نے اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں اونٹ کا زانو باندھ کر اللہ پر بھروسہ کروں یا بے زانو باندھے بھروسا کروں فرمایا آپ نے زانو باندھ اس کا اور بھروسا کر کہا عمرو بن علی نے کہا یحییٰ بن سعید نے یہ حدیث میرے نزدیک منکر ہے۔

کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اس سند سے نہیں جانتے ہم اس کو انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت سے مگر اسی اسناد سے اور مروی ہوئی عمرو بن امیہ ضمری سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے۔

اور ہم نے اس کتاب میں رعایت اختصار کی رکھی اس لیے کہ امید ہے اس سے نفع کی اور مانگتے ہیں ہم اللہ سے کہ نفع دے اس کے مضمون سے اور اس کو ہماری نجات وفلاں کی حجت ٹھہرا دے اپنی رحمت سے اور اس کو وبال نہ ٹھہرائے ہمارے اوپر اپنی رحمت سے یہ آخر ہے کتاب کا اور سب تعریف ہے اللہ کو اکیلا ہے وہ جیسے اس نے انعام وافضال کیے اور صلوٰۃ وسلام ہو جیو اس کا سید المرسلین امی پر اور ان کے اصحاب وآل پر اور کافی ہے ہم کو اللہ اور کیا اچھا کام بنانے والا ہے اور نہیں طاقت گناہ سے بچنے کی اور نہ قوت عبادت کرنے کی مگر اللہ کی طرف سے جو بلند ہے اور سب سے بڑا اور اسی کو تعریف ہے پوری اور نبی اور ان کے آل واصحاب پر افضل صلوٰۃ اور ازکیٰ سلام اور سب تعریف اللہ کو ہے جو رب ہے تمام جہانوں کا۔

الحمدللہ ترمذی شریف مع کتاب العلل ختم ہوئی
کتبہ محبوب احمد خوشنویس

تمت بالخیر

ھر گھر کی ضرورت　　ھر لائبریری کی زینت

اُردو زبان میں پہلی مرتبہ

مکمل کتاب اور تحقیق و تخریج کے ساتھ

1 موطا امام مالک　2 صحیح بخاری　3 صحیح مسلم

4 سنن ابوداؤد　5 جامع ترمذی　6 سنن نسائی

7 سنن ابن ماجہ